تاریخ ابن کثیر

اردو ترجمہ

البدایۃ والنہایۃ

جلد ششم

حصہ یازدہم و دوازدہم

۲۴۸ ہجری سے ۴۰۸ ہجری تک کے واقعات کا تفصیلی بیان ابو العباس احمد بن محمد المعتصم کی خلافت، مختلف عباسی خلفاء کے عزل ونصب کے پریشان کن حالات، فاطمیین، بنو بویہ و سلجوقیوں کی اسلامی سلطنتوں کے احوال۔

آغاز سن ۴۰۹ ہجری، سلطان اسلام محمود غزنوی کے حالات، طغرل بیگ اور بساسیری سلطنت کے احوال، سلطان صلاح الدین ایوبی کی جنگی مہمات اور عظیم فتح اسلام بیت المقدس کی فتح کے احوال۔۔ مگر ۵۸۸ ہجری تک کے اہم واقعات کا تفصیلی بیان۔

حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل ابن کثیر متوفی ۷۷۴ھ

ترجمہ و تحقیق

مولانا ابو طلحہ محمد اصغر مغل [illegible]

مولانا محمد اسلم بن قاری رحمۃ اللہ صاحب شہداد پوری

دارالاشاعت
[illegible]

www.ahlehaq.org

[illegible]

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی
طباعت : [illegible]
ضخامت : 707 صفحات

[illegible]

[illegible]

ملنے کے پتے

[illegible]

انگلینڈ میں ملنے کے پتے

Islamic Books Centre
119-121 Halli Well Road
Bolton BL1 3NE, U.K.

Azhar Academy Ltd.
54-68 Little Ilford Lane
Manor Park London E12 5Qa
[illegible]

امریکہ میں ملنے کے پتے

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET
BUFFALO, NY 14212, U.S.A.

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON, TX-77074, U.S.A.

www.ahlehaq.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

البدایہ والنہایہ معروف بہ

تاریخ ابن کثیر

حصہ یازدہم ودوازدہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم	۳
فہرست مضامین	۳
تاریخ ابن کثیر حصہ یازدہم	۲۷
۲۴۸ھ کے بقیہ واقعات	۲۷
مستعین کی خلافت	۲۷
ابوالعباس احمد بن محمد المعتصم	۲۷
بغا کبیر کی وفات اور موسیٰ ابن بغا کا اس کی جگہ مقرر ہونا	۲۷
اہل حمص کی بغاوت	۲۷
خاص خاص لوگوں کی وفات	۲۷
ابوحاتم السجستانی	۲۸
۲۴۹ھ کے واقعات	۲۸
فتنہ بغداد	۲۸
مخصوصین کی وفات	۲۹
علی بن جہم	۲۹
واقعات ۲۵۰ھ	۳۰
یحییٰ بن عمر کا قتل	۳۰
واقعات ۲۵۱ھ	۳۱
بغداد اور سامرا والوں میں خلافت کے بارے میں اختلاف	۳۱
مستعین اور معتز دونوں کی طرف سے موسیٰ بن بغا کے نام خطوط	۳۱
ابن طاہر کا معاملہ سے یکسوئی اختیار کرنا	۳۲
ابن طاہر کا مستعین کو خلافت سے دستبردار ہونے پر آمادہ کرنا	۳۳
متفرق واقعات	۳۳
حرمین شریفین میں اسماعیل بن یوسف کی لوٹ مار	۳۳
خاص خاص افراد کا انتقال	۳۳
واقعات ۲۵۲ھ	۳۴
مستعین کے خلافت سے کنارہ کش ہونے کے بعد معتز باللہ کی خلافت کا بیان	۳۴
اس موقع پر شعراء کا معتز کی شان میں مدحیہ قصیدے کہنا	۳۵
بھائی کا بھائی کو قتل	۳۵
مستقل مستعین کے قتل کا بیان	۳۵
خاص افراد کا قتل	۳۶
واقعات ۲۵۳ھ	۳۶
عبدالعزیز بن ابی دلف کی شکست	۳۶
بندار کا قتل	۳۶
ابن طاہر کی وفات	۳۶
وصیف ترکی کا قتل	۳۶
موسیٰ بن بغا اور الکوکبی کے درمیان جنگ کے بعد قزوین پر موسیٰ کا قبضہ	۳۷
خاص افراد کی وفات	۳۷
حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات	۳۷
دنیا سے نفرت پیدا ہونے کا واقعہ	۳۷

www.ahlehaq.org

قلب کا خوف ۴۷
کاروباری معاملہ ۴۸
دعا کی قبولیت ۴۸
اقوال سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ ۴۸
واقعات ۲۵۴ھ ۴۹
مشہور افراد کی وفات ۴۹
ابوالحسن علی الہادی (نام و نسب) ۴۹
واقعات ۲۵۵ھ ۵۰
یعقوب بن لیث اور علی بن حسین کے درمیان زوردار مقابلہ اور یعقوب کا غلبہ ۵۰
خلیفہ معتز بن متوکل کا انجام ۵۰
حلیہ ۵۱
مہتدی باللہ کی خلافت ۵۱
خلیفہ مہتدی باللہ کا عوام الناس سے اصلاحی خطاب ۵۲
ایک خارجی کا دعوی اہل بیت ۵۲
خواص حضرات کی وفات ۵۳
جاحظ متکلم معتزلی ۵۴
محمد بن کرام ۵۴
واقعات ۲۵۶ھ ۵۵
موسیٰ بن بغا کا اپنی آمد کے موقع پر خلیفہ کے درمیان ہنگامہ کھڑا کرنا ۵۵
مہتدی باللہ کی خلافت سے دستبرداری اور احمد بن متوکل کی حکومت ۵۶ ۵۷
معتمد علی اللہ کی خلافت ۵۷
زبیر بن بکار ۵۷
امام محمد بن اسماعیل بخاری ۵۷
واقعات ۲۵۷ھ ۶۲
خارجی کی گرفتاری اور دو روایت دو طریقے سے اس کا قتل کیا جانا ۶۲
[illegible] ۶۲
افراد کی وفات ۶۳
واقعات ۲۵۸ھ ۶۳
صنج کا قتل ۶۳
ابو احمد کا دوسری جگہ نقل مکانی کرنا ۶۳
خاص افراد کی وفات ۶۳
واقعات ۲۵۹ھ ۶۴
واقعات ۲۶۰ھ ۶۵
خواص کی وفات ۶۵
واقعات ۲۶۱ھ ۶۶
موسیٰ بن بغا کو عہدے سے معزول کرنا ۶۶
وفات اعیان ۶۶
صحیح مسلم کے مصنف امام مسلم کے مختصر حالات ۶۷
امام مسلم کی موت کے وقوع کا سبب ۶۸
حضرت ابو یزید بسطامی کے حالات ۶۸
واقعات ۲۶۲ھ ۶۹
خاص خاص لوگوں کی وفات ۶۸
واقعات ۲۶۳ھ ۶۹
مشہور حضرات کی وفات ۷۰
واقعات ۷۰
موسیٰ بن بغا کی وفات ۷۰
مشہور لوگوں کی وفات ۷۰
ابو زرعہ کے حالات ۷۰
واقعات ۲۶۵ھ ۷۱
قاسم بن مہاۃ کا دلف بن عبد العزیز بن ابی دلف کو قتل کرنا ۷۱
پھر قاسم بن مہاۃ کا قتل کیا جانا ۷۱
خواص کا انتقال ۷۲
یعقوب بن اللیث الصفار ۷۲
واقعات ۲۶۶ھ ۷۲
خواص کی وفات ۷۳
واقعات ۲۶۷ھ ۷۳
ابو العباس بن الموفق باللہ کی جانب سے رحمتوں کی بارش ۷۳
شہر منیعہ پر الموفق باللہ کا قبضہ ۷۳
منصورہ شہر پر موفق باللہ کا قبضہ ۷۳

www.ahlehaq.org

ابو احمد الموفق کا حبشی سردار کے شہر مختارہ کا محاصرہ کرنا اور اس کے بالمقابل شہر موفقیہ تعمیر کروانا ۷۵
مشہور افراد کا سفر آخرت کو کوچ کرنا ۷۵
واقعات ۲۶۸ھ ۷۵
خواص کا انتقال ۷۶
واقعات ۲۶۹ھ ۷۶
خلیفہ کا ابن طولون سے ناراض ہونا ۷۷
مخصوصین کی وفات ۷۷
واقعات ۲۷۰ھ ۷۷
خواص کی وفات ۷۹
احمد ابن طولون کے حالات ۷۹
احمد بن طولون کی خوش قسمتی کا ایک واقعہ ۷۹
احمد بن طولون کی موت کا سبب بھینس کا دودھ پینا تھا ۸۰
حسن بن زید علوی کے حالات ۸۰
داؤد بن علی کے حالات ۸۱
ابن قتیبہ الدینوری کے حالات ۸۲
واقعات ۲۷۱ھ ۸۲
ابو العباس المعتضد بن موفق ابو احمد اور خمارویہ بن احمد بن طولون کے درمیان لڑائی ۸۲
مشہور لوگوں کی وفات ۸۳
مامون کی بیوی بوران کے حالات ۸۳
واقعات ۲۷۲ھ ۸۴
خواص کی وفات ۸۴
ابو معشر المنجم کے حالات ۳۸۴
واقعات ۲۷۳ھ ۸۵
مخصوصین کی وفات ۸۵
محمد بن عبد الرحمن بن الحکم الاموی کے حالات ۸۵
خلف بن احمد بن خالد کے حالات ۸۵
ابن ماجہ القزوینی کے حالات ۸۶
واقعات ۲۷۴ھ ۸۶
خاص خاص لوگوں کی وفات ۸۶
واقعات ۲۷۵ھ ۸۷
خواص کا انتقال ۸۸
ابوداؤد سجستانی کے حالات ۸۹
واقعات ۲۷۶ھ ۹۰
بقی بن مخلد کے حالات ۹۰
واقعات ۲۷۷ھ ۹۱
خاص خاص لوگوں کی وفات ۹۲
احمد بن عیسیٰ کے حالات ۹۲
ابوحاتم الرازی کے حالات ۹۳
یعقوب بن سفیان بن جوان کے حالات ۹۳
عریب المامونیہ کے حالات ۹۴
واقعات ۲۷۸ھ ۹۵
فرقہ قرامطہ کی تحقیق ۹۵
ابو احمد الموفق کے حالات ۹۷
اس کی موت کا سفر ۹۷
واقعات ۲۷۹ھ ۹۸
خلیفہ معتمد علی اللہ کے حالات ۹۸
البلاذری المؤرخ کے حالات ۹۹
معتضد کی خلافت ۹۹
خواص کی وفات ۱۰۰
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات ۱۰۰
واقعات ۲۸۰ھ ۱۰۱
اس وقت بغداد میں دار الخلافہ کی تعمیر ۱۰۱
خاص خاص افراد کی اموات ۱۰۲
احمد بن محمد بن عیسیٰ بن الازہر کے حالات ۱۰۲
علامہ سیبویہ کے حالات ۱۰۳
واقعات ۲۸۱ھ ۱۰۳
خواص کا انتقال ۱۰۳
ابوبکر عبد اللہ بن ابی الدنیا کے حالات ۱۰۴
واقعات ۲۸۲ھ ۱۰۵
مشہور افراد کا انتقال ۱۰۶

www.ahlehaq.org

اسماعیل بن اسحاق کے حالات ۱۰۶
خمارویہ بن احمد بن طولون کے حالات ۱۰۶
واقعات ۲۸۳ھ ۱۰۷
خاص خاص لوگوں کی وفات ۱۰۷
البحتری الشاعر کے حالات ۱۰۹
واقعات ۲۸۴ھ ۱۱۰
احمد بن المبارک ابو عمرو المستملی کے حالات ۱۱۱
اسحاق بن الحسن کے حالات ۱۱۱
واقعات ۲۸۵ھ ۱۱۱
ابراہیم بن اسحاق کے حالات ۱۱۲
مبرد نحوی کے حالات ۱۱۲
واقعات ۲۸۶ھ ۱۱۳
رافع بن ہرثمہ کا قتل ۱۱۳
اسماعیل بن احمد اور عمرو بن لیث میں مقابلہ اور اسماعیل کی فتح ۱۱۳
حبشی سے بڑے فسادی قرامطہ کے سردار ابو سعید جنابی کا ظہور ۱۱۳
الحسن بن بشار ۱۱۵
محمد بن یونس کے حالات ۱۱۵
واقعات ۲۸۷ھ ۱۱۶
ابوبکر بن ابی عاصم کے حالات ۱۱۷
واقعات ۲۸۸ھ ۱۱۷
خواص کی وفات ۱۱۷
بشر بن موسیٰ بن صالح ابو علی الاسدی کے حالات ۱۱۷
واقعات ۲۸۹ھ ۱۱۸
خلیفہ معتضد باللہ کے حالات ۱۱۹
مکتفی باللہ ابو احمد کی خلافت ۱۲۶
سپہ سالار بدر کا قتل ۱۲۶
واقعات ۲۹۰ھ ۱۲۷
خواص کی وفات ۱۲۸
امام احمد بن حنبل کے حالات ۱۲۸
واقعات ۲۹۱ھ ۱۲۹
احمد بن یحییٰ کے حالات ۱۲۹
واقعات ۲۹۲ھ ۱۳۰
خواص کی وفات ۱۳۰
واقعات ۲۹۳ھ ۱۳۱
الداعیہ کا ظہور ۱۳۱
خواص کی وفات ۱۳۲
ابوالعباس الناشی الشاعر کے حالات ۱۳۲
واقعات ۲۹۴ھ ۱۳۳
زکرویہ کا قتل ۱۳۳
خواص کی وفات ۱۳۳
محمد بن نصر کے حالات ۱۳۴
واقعات ۲۹۵ھ ۱۳۵
المقتدر باللہ ابوالفضل کی خلافت ۱۳۶
متوطین ۱۳۶
ابوالحسن النوری کے حالات ۱۳۷
اسماعیل بن احمد السامانی کے حالات ۱۳۷
واقعات ۲۹۶ھ ۱۳۸
خواص کی وفات ۱۳۹
خلف بن عمرو بن عبدالرحمٰن بن عیسیٰ کے حالات ۱۳۹
شاعر اور خلیفہ کے لڑکے ابن المعتز کے حالات ۱۳۹
محمد بن حسین بن حبیب کے حالات ۱۴۰
واقعات ۲۹۷ھ ۱۴۱
محمد بن داؤد بن علی کے حالات ۱۴۱
محمد بن عثمان بن ابی شریح کے حالات ۱۴۲
موسیٰ بن اسحاق کے حالات ۱۴۲
یوسف بن یعقوب کے حالات ۱۴۲
واقعات ۲۹۸ھ ۱۴۳
خاص خاص افراد کی وفات ۱۴۳
ابن الراوندی کے حالات ۱۴۳
جنید بن محمد کے حالات ۱۴۳
صافی الحرمی ۱۴۶

www.ahlehaq.org

اسحاق بن حسین بن اسحاق	۱۴۶	خواص کی وفات	۱۵۹
حسین بن احمد بن محمد بن زکریا کے حالات زندگی	۱۴۶	واقعات ۳۰۶ھ	۱۵۹
واقعات ۲۹۹ھ	۱۴۷	خواص کی وفات	۱۵۹
احمد بن ابراہیم ابو عمرو الخفاف کے حالات	۱۴۷	احمد بن عمر بن سریج کے حالات	۱۶۰
بہلول بن اسحاق بن بہلول کے حالات	۱۴۷	احمد بن یحییٰ کے حالات	۱۶۰
محمد بن اسماعیل ابو عبداللہ المغربی	۱۴۸	محمد بن خلف بن حیان کے حالات	۱۶۰
محمد بن یحییٰ	۱۴۸	منصور بن اسماعیل بن عمر کے حالات	۱۶۱
واقعات ۳۰۰ھ	۱۴۹	ابو نصر المحب	۱۶۱
خواص کی وفات	۱۴۹	واقعات ۳۰۷ھ	۱۶۱
الاحوص بن الفضل	۱۴۹	خواص کی وفات	۱۶۱
عبداللہ بن عبداللہ بن طاہر کے حالات	۱۴۹	۳۰۸ کے واقعات	۱۶۲
[illegible] کی وفات و حالات	۱۵۰	خواص کی وفات	۱۶۲
ابراہیم بن احمد بن محمد کے حالات و وفات	۱۵۰	واقعات ۳۰۹ھ	۱۶۳
واقعات ۳۰۱ھ	۱۵۱	منصور حلاج کے حالات	۱۶۳
خواص کی وفات	۱۵۱	انہیں حلاج کہنے کی مختلف وجوہ ہیں	۱۶۳
جعفر بن محمد کے حالات	۱۵۲	حلاج کی مکاریوں کا بیان	۱۶۹
واقعات ۳۰۲ھ	۱۵۲	حلاج کے قتل گاہ کی صفتیں	۱۶۹
خواص کی وفات	۱۵۳	خواص کی وفات	۱۷۳
قاضی ابو زرعہ محمد بن عثمان الشافعی کے حالات	۱۵۳	واقعات ۳۱۰ھ	۱۷۳
واقعات ۳۰۳ھ	۱۵۳	خواص کی وفات	۱۷۳
مشہورین کی وفات	۱۵۳	ابو بشر الدولابی کے حالات	۱۷۳
النسائی احمد بن علی کے حالات	۱۵۳	ابو جعفر بن جریر الطبری کے حالات	۱۷۳
حسن بن سفیان کے حالات	۱۵۴	واقعات ۳۱۱ھ	۱۷۶
رویم بن احمد کے حالات	۱۵۵	خواص کی وفات	۱۷۷
ابو علی جبائی کے حالات	۱۵۵	الخلال احمد بن محمد بن ہارون کے حالات	۱۷۷
ابو الحسین بن بسام الشاعر کے حالات	۱۵۵	ابو محمد الجریری کے حالات	۱۷۷
واقعات ۳۰۴ھ	۱۵۵	الزجاج صاحب معانی القرآن	۱۷۷
خاص خاص لوگوں کی وفات	۱۵۷	حامد بن عباس	۱۷۷
یوسف بن حسین بن علی کے حالات	۱۵۷	ابن خزیمہ	۱۷۸
لیموت بن المزرع بن لیموت کے حالات	۱۵۸	واقعات ۳۱۲ھ	۱۷۸
واقعات ۳۰۵ھ	۱۵۸	علی بن محمد الفرات کے حالات	۱۷۹

www.ahlehaq.org

محمد بن محمد بن سلیمان کے حالات	۱۸۰	قاہر باللہ کی خلافت کا بیان	۱۹۷
واقعات ۳۱۳ھ	۱۸۰	خواص کی وفات	۱۹۸
مشہور لوگوں کی وفات	۱۸۱	احمد بن عمیر بن جوصا کے حالات	۱۹۸
علی بن عبد الحمید کے حالات	۱۸۱	ابوعلی بن خیران کے حالات	۱۹۸
ابوعباس السراج الثقفی کے حالات	۱۸۱	القاضی ابوعمر اسماعیل محمد بن یوسف کے حالات	۱۹۸
واقعات ۳۱۴ھ	۱۸۱	واقعات ۳۲۱ھ	۱۹۹
خواص کی وفات	۱۸۲	بنی بویہ کی امر کی ابتداء اور ان کی حکومت	۲۰۰
واقعات ۳۱۵ھ	۱۸۲	بنی بویہ کا نسب نامہ	۲۰۰
خواص کی وفات	۱۸۳	خواص کی وفات	۲۰۱
ابن الجصاص الجوہری کے حالات	۱۸۳	احمد بن محمد بن سلامہ کے حالات	۲۰۱
علی بن سلیمان بن مفضل کے حالات	۱۸۵	احمد بن محمد بن موسیٰ بن النضر کے حالات	۲۰۱
واقعات ۳۱۶ھ	۱۸۵	مقتدر کی والدہ کے حالات	۲۰۲
خواص کی وفات	۱۸۶	عبدالسلام بن محمد کے حالات	۲۰۲
بنان بن محمد بن حمدان بن سعید کے حالات	۱۸۶	احمد بن حسن بن درید بن عتاہیہ کے حالات	۲۰۲
واقعات ۳۱۷ھ	۱۸۷	واقعات ۳۲۲ھ	۲۰۳
قرامطہ کا حجر اسود چوری کر کے اپنے علاقے میں لے جانا	۱۸۸	قاہر کو خلافت سے معزول کرنے اور اس کی آنکھیں نکلوانے اور اسے طرح طرح کی تکالیف دینے کا بیان	۲۰۳
خواص کی وفات	۱۹۰	راضی باللہ ابی العباس محمد بن مقتدر باللہ کی خلافت کا بیان	۲۰۳
احمد بن مہدی بن رستم	۱۹۰	افریقہ کے مہدی کی وفات کا بیان	۲۰۵
بدر بن الہیثم کے حالات	۱۹۰	خواص کی وفات	۲۰۶
عبداللہ بن محمد بن عبد العزیز کے حالات	۱۹۱	محمد بن احمد بن اسم ابوعلی الروذباری	۲۰۶
الکعبی المتکلم کے حالات	۱۹۱	محمد بن اسماعیل کے حالات	۲۰۷
واقعات ۳۱۸ھ	۱۹۲	واقعات ۳۲۳ھ	۲۰۷
خواص کی وفات	۱۹۳	خواص کی وفات	۲۰۹
احمد بن اسحاق کے حالات	۱۹۳	نفطویہ نحوی کے حالات	۲۰۹
یحییٰ بن محمد بن صاعد کے حالات	۱۹۳	عبداللہ بن عبدالصمد بن المہتدی باللہ	۲۰۹
الحسن بن علی بن احمد کے حالات	۱۹۳	عبدالملک بن محمد بن عدی	۲۰۹
واقعات ۳۱۹ھ	۱۹۳	علی بن فضل بن طاہر	۲۰۹
خواص کی وفات	۱۹۳	محمد بن احمد بن اسد	۲۰۹
علی بن حسین بن حرب بن عیسیٰ	۱۹۳	واقعات ۳۲۴ھ	۲۱۰
واقعات ۳۲۰ھ	۱۹۵	خواص کی وفات	۲۱۱
مقتدر باللہ کے حالات	۱۹۶		

www.ahlehaq.org

محمد بن عبداللہ کے حالات	۴۴۶	خواص کی وفات	۴۵۴
ابونصر الفارابی کے حالات	۴۴۶	ابوالعباس الاصم کے حالات	۴۵۵
واقعات ۳۳۰ھ	۴۴۶	واقعات ۳۳۷ھ	۴۵۵
مشہور لوگوں کی وفات	۴۴۷	مشہورین کی وفات	۴۵۵
ابوالحسن کرخی کے حالات	۴۴۷	ابوسعید بن یونس کے حالات	۴۵۶
محمد بن صالح بن یزید کے حالات	۴۴۷	ابن درستویہ النحوی کے حالات	۴۵۶
واقعات ۳۳۱ھ	۴۴۷	محمد بن حسن	۴۵۶
خواص کی وفات	۴۴۸	محمد بن علی	۴۵۶
منصور قاہی کے حالات	۴۴۸	واقعات ۳۳۸ھ	۴۵۶
خواص کی وفات	۴۴۸	خاص خاص افراد کی وفات	۴۵۷
اسماعیل بن محمد بن اسماعیل بن صالح کی وفات	۴۴۸	ابوبکر النجاد کے حالات	۴۵۷
احمد بن محمد بن زیاد کے حالات	۴۴۸	جعفر بن محمد بن نصیر بن قاسم کے حالات	۴۵۷
واقعات ۳۳۲ھ	۴۴۹	محمد بن ابراہیم بن یوسف بن محمد کے حالات	۴۵۷
خواص کی وفات	۴۴۹	محمد بن جعفر بن محمد بن فضالہ کے حالات	۴۵۷
علی بن محمد بن ابی الفہم کے حالات	۴۴۹	ابومحمد عبداللہ بن احمد بن علی کے حالات	۴۵۸
محمد بن ابراہیم	۴۵۰	واقعات ۳۳۹ھ	۴۵۸
محمد بن موسیٰ بن یعقوب	۴۵۰	ابوعلی الحافظ کے حالات	۴۵۹
واقعات ۳۳۳ھ	۴۵۰	حسان بن محمد بن احمد بن مروان کے حالات	۴۵۹
خواص کی وفات	۴۵۰	محمد بن ابراہیم بن خطاب کے حالات	۴۵۹
علی بن محمد بن عقبہ بن ہمام کے حالات	۴۵۰	عبدالواحد بن عمر بن محمد کے حالات	۴۵۹
محمد بن علی بن احمد بن عباس	۴۵۱	ابو احمد العسال کے حالات	۴۵۹
ابوالخیر تیناتی	۴۵۱	واقعات ۳۴۰ھ	۴۶۰
واقعات ۳۳۴ھ	۴۵۱	خواص کی وفات	۴۶۰
خواص کی وفات	۴۵۱	الناصر لدین اللہ کے حالات	۴۶۰
ابوبکر بن حداد کے حالات	۴۵۱	خواص کی وفات	۴۶۱
ابو یعقوب الاذرعی کے حالات	۴۵۲	ابوسہل بن زیاد القطان کے حالات	۴۶۱
واقعات ۳۳۵ھ	۴۵۲	اسمٰعیل بن علی بن اسمٰعیل بن علی کا بیان	۴۶۱
خواص کی وفات	۴۵۳	احمد بن محمد بن سعید	۴۶۱
غلام ثعلب کے حالات	۴۵۳	تمام بن محمد	۴۶۱
محمد بن علی کے حالات	۴۵۳	حسین بن قاسم	۴۶۱
واقعات ۳۳۶ھ	۴۵۳	عبداللہ بن اسمٰعیل بن ابراہیم	۴۶۱

www.ahlehaq.org

قتیب بن عبداللہ	۴۶۱
محمد بن احمد بن حیان	۴۶۲
ابو علی خازن	۴۶۲
واقعات ۳۵۱ھ	۴۶۲
الحسن بن محمد بن ہارون	۴۶۴
عبدالباقی بن قانع کے حالات	۴۶۵
ابوبکر النقاش المقری کے حالات	۴۶۵
واقعات ۳۵۲ھ	۴۶۵
رومیوں کے بادشاہ النقفور کے حالات جس کا نام دمستق تھا	۴۶۶
المصیصہ کا اسلامیہ المنصورہ کا محاصرہ	۴۶۹
خواص کی وفات	۴۷۵
واقعات ۳۵۳ھ	۴۷۵
خواص کی وفات	۴۷۵
واقعات ۳۵۴ھ	۴۷۷
مشہور شاعر متنبی کے احوال	۴۷۸
مشہور لوگوں میں وفات پانے والے	۴۸۱
محمد بن حبان کے حالات	۴۸۱
محمد بن حسن بن یعقوب کے حالات	۴۸۱
واقعات ۳۵۵ھ	۴۸۲
ابوبکر بن حدالی کے حالات	۴۸۳
واقعات ۳۵۶ھ	۴۸۴
معزالدولہ بویہ کی وفات	۴۸۵
خواص میں سے وفات پانے والے	۴۸۵
کافور الاخشید	۴۸۶
ابو علی القالی کے حالات	۴۸۶
واقعات ۳۵۷ھ	۴۸۷
خواص کی وفات	۴۸۷
محمد بن احمد بن مخلد کے حالات	۴۸۷
کافور بن عبداللہ الاخشیدی	۴۸۸
واقعات ۳۵۸ھ	۴۸۸
واقعات ۳۵۹ھ	۴۸۹

خواص کی وفات	۴۹۰
سلیمان بن احمد بن ایوب کے حالات	۴۹۱
الرفاء شاعر احمد بن السری	۴۹۱
ابوالحسن کندی	۴۹۱
محمد بن جعفر کے حالات	۴۹۱
محمد بن حسن کے حالات	۴۹۱
محمد بن جعفر بن محمد کے حالات	۴۹۱
واقعات ۳۶۰ھ	۴۹۲
واقعات ۳۶۱ھ	۴۹۳
مشہور لوگوں میں سے وفات پانے والے	۴۹۳
واقعات ۳۶۲ھ	۴۹۳
مشہورین کی وفات	۴۹۵
محمد بن حسن کے حالات	۴۹۶
واقعات ۳۶۳ھ	۴۹۶
خلیفہ مطیع اللہ کا خلافت سے دستبردار ہونا اور الطائع کا خلیفہ بننا	۴۹۶
معز فاطمی اور افتکین کے درمیان مقابلہ	۴۹۷
معز فاطمی کا قرامطہ سے دمشق چھیننا	۴۹۷
فصل	۴۹۸
عباس بن حسین کے حالات	۴۹۸
ابوبکر عبدالعزیز بن جعفر کے حالات	۴۹۹
علی بن محمد کے حالات	۴۹۹
ابوالفراس (حارث بن سعید)	۴۹۹
علی بن محمد ابن الشاعر	۴۹۹
واقعات ۳۶۴ھ	۳۰۰
دمشق کے فاطمیوں کے قبضے سے چھن جانے کا ذکر	۳۰۱
خواص کی وفات	۳۰۲
سبکتگین کے حالات	۳۰۲
واقعات ۳۶۵ھ	۳۰۳
مشہور لوگوں میں سے وفات پانے والے	۳۰۳
الحسین بن محمد بن احمد کے حالات	۳۰۳

www.ahlehaq.org

ابو احمد بن عدی الحافظ ۳۰۳
المعز الفاطمی کے حالات ۳۰۳
واقعات سن ۳۶۶ھ ۳۰۵
بنو سبکتگین کی حکومت کی ابتداء ۳۰۶
مشہور لوگوں میں سے وفات پانے والے ۳۰۷
حسین بن احمد کے حالات ۳۰۷
اسماعیل بن نجید کے حالات ۳۰۸
حسن بن بویہ ۳۰۸
محمد بن اسحاق ۳۰۸
محمد بن حسن ۳۰۸
ابوالحسین علی بن احمد ۳۰۸
واقعات ۳۶۷ ہجری ۳۰۹
عزالدولہ بن بختیار کا قتل ۳۱۰
خواص کی وفات ۳۱۱
بختیار بن بویہ الدیلمی ۳۱۱
محمد بن عبدالرحمن کے حالات ۳۱۱
واقعات ۳۶۸ھ ۳۱۲
قسام الترابی کا دمشق کا بادشاہ بننا ۳۱۲
خواص کی وفات ۳۱۳
العقیقی ۳۱۳
احمد بن جعفر ۳۱۳
تمیم بن معز علوی ۳۱۳
ابوسعید السیرافی کے حالات ۳۱۳
عبداللہ بن ابراہیم کے حالات ۳۱۴
عبداللہ بن محمد بن ورقاء ۳۱۴
محمد بن عیسیٰ کے حالات ۳۱۴
واقعات ۳۶۹ھ ۳۱۳
مشہور ہیں میں سے اس سال وفات پانے والے احمد بن زکریا ابوالحسن اللغوی ۳۱۶
احمد بن عطا بن احمد ۳۱۶
عبداللہ بن ابراہیم کے حالات ۳۱۶
محمد بن صالحؒ ۳۱۶
واقعات ۳۷۰ھ ۳۱۶
ابوبکر الرازی الحنفی کے حالات ۳۱۷
محمد بن جعفر ۳۱۷
ابن خالویہ ۳۱۷
واقعات ۳۷۱ھ ۳۱۷
خواص کی وفات ۳۱۷
الاسماعیلی ۳۱۷
الحسین بن علی بن حسن ۳۱۷
عبدالعزیز بن حارث ۳۱۸
علی بن ابراہیم ۳۱۸
علی بن محمد الاحدب المزور ۳۱۸
الشیخ ابوزید المروزی الشافعی ۳۱۸
محمد بن خفیف کے حالات ۳۱۹
واقعات ۳۷۲ھ ۳۱۹
عضد الدولہ کی زندگی کے کچھ حالات ۳۱۹
محمد بن جعفر ۳۲۱
واقعات ۳۷۳ھ ۳۲۱
مشہورین کی وفات ۳۲۱
بلکین بن زیری بن مناد ۳۲۱
سعید بن سلام ۳۲۱
عبداللہ بن محمد کے حالات ۳۲۲
واقعات ۳۷۴ھ ۳۲۲
القاضی ابی الفتح محمد بن حسن کے حالات ۳۲۲
خواص کی وفات ۳۲۲
واقعات ۳۷۵ھ ۳۲۳
خواص کی وفات ۳۲۳
ابوعلی بن ابی ہریرہ ۳۲۳
الحسین بن علی ۳۲۳
ابوالقاسم الدارکی ۳۲۳
محمد بن عبداللہ بن محمد بن صالح ۳۲۳

www.ahlehaq.org

واقعات ۳۷۶ھ ۳۲۴
واقعات سنہ ۳۷۷ھ ۳۲۴
خواص کی وفات ۳۲۴
احمد بن حسین بن علی ۳۲۴
اسحاق بن المقتدر باللہ ۳۲۵
جعفر بن المکتفی باللہ ۳۲۵
ابو علی فارسی النحوی ۳۲۵
ستیتہ ۳۲۵
واقعات ۳۷۸ ۳۲۵
خواص کی وفات ۳۲۵
الحسن بن علی بن ثابت ۳۲۵
خلیل بن احمد القاضی ۳۲۵
زیاد بن محمد بن زید بن جعفر ۳۲۵
واقعات ۳۷۹ھ ۳۲۶
خواص کی وفات ۳۲۶
شرف الدولہ ۳۲۶
محمد بن جعفر بن عباس ۳۲۶
عبدالکریم بن عبدالکریم ۳۲۶
محمد بن مطرف ۳۲۷
واقعات ۳۸۰ھ ۳۲۷
خواص کی وفات ۳۲۷
یعقوب بن یوسف ۳۲۷
واقعات ۳۸۱ ۳۲۷
مشہور لوگوں کی وفات ۳۲۸
احمد بن الحسین بن مہران ۳۲۸
عبداللہ بن احمد بن معروف ۳۲۹
جوہر بن عبداللہ ۳۲۹
واقعات ۳۸۲ھ ۳۲۹
خواص کی وفات ۳۳۰
محمد بن ابو لی کے حالات ۳۳۰
ابو احمد العسکری ۳۳۰
واقعات ۳۸۳ھ ۳۳۰
خواص کی وفات ۳۳۱
احمد بن ابراہیم ۳۳۱
واقعات ۳۸۴ھ ۳۳۱
خواص کی وفات ۳۳۱
ابراہیم بن ہلال ۳۳۱
عبداللہ بن محمد ۳۳۱
علی بن عیسیٰ بن عبداللہ ۳۳۲
محمد بن عباس بن احمد بن قزاز ۳۳۲
محمد بن عمران بن موسیٰ بن عبداللہ ۳۳۲
واقعات ۳۸۵ھ ۳۳۲
الصاحب بن عباد ۳۳۲
الحسن بن حامد ۳۳۳
ابن شاہین الواعظ کے حالات ۳۳۳
ابی الدارقطنی ۳۳۴
عباد بن عباس بن عباد ۳۳۵
عقیل ۳۳۵
بن محمد بن عبداللہ ابو احمد ابوالحسن الاحنف العکبری ۳۳۵
محمد بن عبداللہ بن سکرہ کے حالات ۳۳۶
یوسف بن عمر مسرور کے حالات ۳۳۶
یوسف بن ابی سعید ۳۳۶
واقعات ۳۸۶ھ ۳۳۶
احمد بن ابراہیم کے حالات ۳۳۷
ابو طالب مکی کے حالات ۳۳۷
العزیز صاحب مصر کے حالات ۳۳۷
واقعات ۳۸۷ھ ۳۳۸
الحسن بن عبداللہ ۳۳۸
عبداللہ بن محمد بن عبداللہ کے حالات ۳۳۸
ابن زولاق ۳۳۹
ابن بطہ عبیداللہ بن محمد ۳۳۹
علی بن عبدالعزیز بن مدرک ۳۳۹

www.ahlehaq.org

فخر الدولہ بن بویہ ۳۲۹
ابن معروف القاضی کے حالات ۳۳۰
سامانی سلطنت کے آخری بادشاہ نوح بن منصور کے حالات ۳۳۰
ابو الطیب سہل بن محمد ۳۳۰
واقعات ۳۸۸ھ ۳۳۱
خطابی ۳۳۱
حسین بن احمد بن عبداللہ ۳۳۱
صمصام الدولہ ۳۳۱
عبدالعزیز بن یوسف الحکار ۳۳۱
محمد بن احمد ۳۳۲
واقعات ۳۸۹ھ ۳۳۲
زاہر بن عبداللہ ۳۳۲
عبداللہ بن محمد بن اسحاق ۳۳۲
واقعات ۳۹۰ھ ۳۳۲
خواص کی وفات ۳۳۳
احمد بن محمد ۳۳۳
عبیداللہ بن عثمان بن یحییٰ ۳۳۳
الحسین بن محمد بن خلف ۳۳۳
عمر بن احمد ۳۳۳
[illegible] ۳۳۳
محمد بن [illegible] حسن ۳۳۳
محمد بن عمر بن یحییٰ ۳۳۳
[illegible] ۳۳۳
[illegible] ۳۳۳
[illegible] ۳۳۳
[illegible] ۳۳۳
واقعات ۳۹۱ھ ۳۳۳
[illegible] کی وفات ۳۳۵
[illegible] ۳۳۵
[illegible] ۳۳۵
[illegible] ۳۳۵
عیسیٰ بن وزیر علی بن عیسیٰ ۳۳۵
واقعات ۳۹۲ھ ۳۳۶
خواص کی وفات ۳۳۶
ابن جنی کے حالات ۳۳۶
علی بن عبدالعزیز ۳۳۷
واقعات ۳۹۳ھ ۳۳۷
خواص کی وفات ۳۳۸
ابوالحسن بن احمد بن محمد ۳۳۸
الطائع للہ عبدالکریم بن مطیع ۳۳۸
محمد بن عبدالرحمٰن بن عباس بن زکریا ۳۳۸
محمد بن عبداللہ ۳۳۸
میمونہ بنت شاقولہ واعظہ ۳۳۸
واقعات ۳۹۴ھ ۳۳۹
خواص کی وفات ۳۵۰
ابوعلی الاسکافی ۳۵۰
واقعات ۳۹۵ھ ۳۵۰
خواص کی وفات ۳۵۰
محمد بن احمد بن موسیٰ بن جعفر کے حالات ۳۵۰
محمد بن اسماعیل ۳۵۰
ابوالحسین احمد بن فارس ۳۵۰
واقعات ۳۹۶ھ ۳۵۱
خواص کی وفات ۳۵۱
ابوسعید اسماعیلی ۳۵۱
محمد بن احمد ۳۵۲
ابوعبداللہ بن مندہ ۳۵۲
واقعات ۳۹۷ھ ۳۵۲
عبدالصمد بن عمر بن اسحاق ۳۵۲
ابوالعباس بن واصل ۳۵۳
واقعات ۳۹۸ھ ۳۵۳
مصحف ابن مسعود اور ابی کے حالات کو قصہ گو شیخ ابی حامد ۳۵۳
اسفرائنی کے ایک خراسانی کے جلسے میں [illegible] ۳۵۳

www.ahlehaq.org

الجوزی نے منتظم میں ذکر کیا ہے		ابوالطیب سہل بن محمد	۳۶۱
سال رواں میں قرامطہ کا اعلان کیا جانا	۳۵۳	واقعات ۴۰۳ھ	۳۶۱
ابو محمد الباجی	۳۵۳	خواص کی وفات	۳۶۲
عبداللہ بن احمد	۳۵۳	احمد بن علی ابوالحسن البتی	۳۶۲
العزیز الفاطمی	۳۵۵	الحسن بن حامد بن علی بن مروان کے حالات	۳۶۲
محمد بن یحییٰ	۳۵۵	الحسین بن الحسن	۳۶۳
بدیع الزمان	۳۵۵	فیروز ابوالنصر	۳۶۳
واقعات ۳۹۹ھ	۳۵۵	قابوس بن وشمگیر	۳۶۳
خواص کی وفات	۳۵۶	القاضی ابوبکر الباقلانی	۳۶۳
عبداللہ بن احمد بن محمد بن حسین	۳۵۶	محمد بن موسیٰ بن محمد کے حالات	۳۶۳
محمد بن علی بن الحسین	۳۵۶	القابسی ابوالحسن علی بن محمد بن خلف	۳۶۴
ابوالحسن علی بن احمد بن سعید کے حالات	۳۵۶	الحافظ بن الفرضی	۳۶۴
القادر باللہ کی والدہ	۳۵۶	واقعات سن ۴۰۴ھ	۳۶۵
واقعات ۴۰۰ھ	۳۵۶	الحسن بن احمد	۳۶۵
خواص کی وفات	۳۵۷	علی بن سعید الاصطخری	۳۶۵
ابو احمد الموسوی النقیب	۳۵۷	واقعات ۴۰۵ھ	۳۶۵
الحجاج بن ہرمز ابوجعفر	۳۵۷	خواص کی وفات	۳۶۶
ابو عبداللہ محمد المعروف بالتاجر	۳۵۸	محمد بن شاذان بن محمد	۳۶۶
واقعات ۴۰۱ھ	۳۵۸	بدر بن حسنویہ بن حسین ابوالنجم الکردی	۳۶۶
خواص کی وفات	۳۵۸	حسن بن حسین بن حمکان	۳۶۷
ابراہیم بن محمد بن عبید	۳۵۸	عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن ابراہیم	۳۶۷
عمید الجیوش الوزیر کے حالات	۳۵۸	عبدالرحمن بن محمد	۳۶۷
خلف الواسطی کے حالات	۳۵۹	ابوالنصر عبدالعزیز بن عمر کے حالات	۳۶۷
ابو عبید الہروی	۳۵۹	عبدالعزیز بن عمر بن محمد بن نباتہ	۳۶۷
علی بن محمد بن الحسین بن یوسف الکاتب	۳۵۹	عبدالغفار بن عبدالرحمن ابوبکر الدینوری الفقیہ الاصبہانی	۳۶۷
واقعات ۴۰۲ھ	۳۵۹	[illegible]	۳۶۸
فاطمیین کے نسب پر اہل بغداد اور علماء کا طعن کرنا	۳۶۰	ابن فورک کے حالات	۳۶۸
خواص کی وفات	۳۶۱	تاریخ ابن کثیر حصہ دوازدہم	۳۷۰
الحسن بن الحسین بن علی [illegible]	۳۶۱	[illegible]	۳۷۰
عثمان بن عیسیٰ ابوعمرو الباقلانی	۳۶۱	۴۰۶ھ کے واقعات	۳۷۰
محمد بن احمد ابو محمد	۳۶۱	شیخ ابو حامد اسفرائینی کے حالات و واقعات	۳۷۰

www.ahlehaq.org

ابو حامد اسفرائینی کی وفات ۳۷۱
ابو احمد الفرضی ۳۷۱
شریف رضی ۳۷۱
شریف رضی کی وفات ۳۷۱
[illegible] بن منصور [illegible] کے حالات و واقعات ۳۷۲
[illegible] بن منصور کی وفات ۳۷۲
۴۰۷ھ کے واقعات ۳۷۳
وزیر فخر الملک کی وفات ۳۷۳
۴۰۸ھ کے واقعات ۳۷۳
حاجب کبیر شاشی ابو نصر کے حالات و واقعات ۳۷۳
۴۰۹ھ کے واقعات ۳۷۴
رجاء بن عیسیٰ کے حالات و واقعات ۳۷۴
عبداللہ بن محمد بن ابی علان کے حالات و واقعات ۳۷۴
علی بن نصر بن ابو الحسین کے حالات و واقعات ۳۷۴
مہذب الدولہ علی بن نصر کی وفات ۳۷۴
عبدالغنی بن سعید کے حالات و واقعات ۳۷۵
محمد بن امیر المؤمنین کے حالات و واقعات ۳۷۵
محمد بن امیر المؤمنین کی وفات ۳۷۵
ابو الفتح محمد بن ابراہیم بن محمد بن یزید کے حالات و واقعات ۳۷۵
۴۱۰ھ کے واقعات ۳۷۵
احمد بن موسیٰ بن مردویہ بن فورک ۳۷۶
ہبۃ اللہ بن سلامت ۳۷۶
۴۱۱ھ کے واقعات ۳۷۶
[illegible] واقعہ ۳۷۷
۴۱۲ھ کے واقعات ۳۷۸
ابو سعد مالینی کے حالات ۳۷۹
حسن بن حسین کے حالات ۳۷۹
[illegible] بن منصور بن غالب کے حالات ۳۷۹
حسین بن عمرو کے حالات ۳۷۹
محمد بن [illegible] کے حالات ۳۷۹
محمد بن احمد بن محمد بن احمد کے حالات و واقعات ۳۷۹
محمد بن احمد بن محمد بن احمد کی وفات ۳۸۰
ابو عبدالرحمٰن السلمی ۳۸۰
ابو عبدالرحمٰن السلمی کی وفات ۳۸۰
ابو علی حسن بن علی دقاق نیشاپوری کے حالات و واقعات ۳۸۰
صریع الدلال شاعر ۳۸۱
صریع الدلال شاعر کی وفات ۳۸۱
۴۱۳ھ کے واقعات ۳۸۱
ابن البواب کاتب کے حالات و واقعات ۳۸۲
علی بن عیسیٰ کے حالات و واقعات ۳۸۳
محمد بن احمد بن محمد بن منصور کے حالات و واقعات ۳۸۳
ابن الصمان کے حالات و واقعات ۳۸۳
۴۱۴ھ کے واقعات ۳۸۳
حسن بن فضل بن سہلان کے حالات ۳۸۳
حسن بن محمد بن عبداللہ کے حالات و واقعات ۳۸۳
علی بن عبداللہ بن جہضم کے حالات ۳۸۳
قاسم بن جعفر بن عبدالواحد کے حالات ۳۸۴
محمد بن احمد بن حسن بن یحییٰ بن عبدالجبار کے حالات ۳۸۴
محمد بن احمد کے حالات ۳۸۴
ہلال بن محمد کے حالات ۳۸۵
۴۱۵ھ کے واقعات ۳۸۵
احمد بن محمد بن عمر بن حسن کے حالات و واقعات ۳۸۵
احمد بن محمد بن احمد کے حالات و واقعات ۳۸۵
عبداللہ بن عبداللہ کے حالات و واقعات ۳۸۶
عبداللہ بن عبداللہ کی وفات ۳۸۶
عمر بن عبداللہ بن عمر کے حالات و واقعات ۳۸۶
محمد بن حسن کے حالات ۳۸۶
۴۱۶ھ کے واقعات ۳۸۶
سابور بن اردشیر کے حالات ۳۸۷
عثمان نیشاپوری کے حالات و واقعات ۳۸۷
محمد بن حسن بن صالحان کے حالات ۳۸۷
ملک شرف الدولہ کا ذکر ۳۸۷

www.ahlehaq.org

[illegible] کے حالات ۳۸۷
۴۱۷ھ کے واقعات ۳۸۸
احمد بن محمد بن عبد اللہ کے حالات و واقعات ۳۸۸
قاضی القضاۃ ابن ابی الشوارب کی وفات ۳۸۹
جعفر بن ابان کے حالات ۳۸۹
محمد بن احمد بن عبدویہ کا ذکر ۳۸۹
علی بن احمد بن عمر بن حفص کا ذکر ۳۸۹
صاعد بن حسن کا ذکر ۳۸۹
قفال مروزی کے حالات ۳۸۹
۴۱۸ھ کے واقعات ۳۹۰
احمد بن محمد بن عبد اللہ کا ذکر ۳۹۱
حسین بن علی بن حسین کے حالات ۳۹۱
حسین بن علی بن حسین کی وفات ۳۹۱
محمد بن حسین بن ابراہیم کے حالات ۳۹۱
ابو القاسم لالکائی کا ذکر ۳۹۱
ابو القاسم لالکائی کی وفات ۳۹۲
ابو القاسم بن امیر المومنین قادر کا ذکر ۳۹۲
ابن عبد شریف کا ذکر ۳۹۲
ابو اسحاق کے حالات و واقعات ۳۹۲
ابو اسحاق کی وفات ۳۹۲
امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ کے حالات واقعات ۳۹۲
امام قدوری کی وفات ۳۹۲
۴۱۹ھ کے واقعات ۳۹۲
حمزہ بن ابراہیم بن عبد اللہ کے حالات ۳۹۳
محمد بن محمد بن ابراہیم بن مخلد کا ذکر ۳۹۳
[illegible] کا ذکر ۳۹۳
ابو الفوارس ابن بہاء الدولہ کا ذکر ۳۹۳
ابو محمد بن سماد کا ذکر ۳۹۳
[illegible] کا ذکر ۳۹۳
ابن فلوس شاعر کا ذکر ۳۹۳
۴۲۰ھ کے واقعات ۳۹۳
حسین بن ابی القتین کا ذکر ۳۹۳
علی بن عیسیٰ بن فرج بن صالح کے حالات ۳۹۴
علی بن عیسیٰ بن فرج بن صالح کی وفات ۳۹۵
اسد الدولہ کے حالات ۳۹۵
۴۲۱ھ کے واقعات ۳۹۵
سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ۳۹۵
احمد بن عبد اللہ بن احمد کے حالات ۳۹۶
حسین بن محمد خلیع کا ذکر ۳۹۷
سلطان محمود غزنوی کے حالات و واقعات ۳۹۷
سلطان محمود غزنوی کی وفات ۳۹۸
۴۲۲ھ کے واقعات ۳۹۸
قائم بامر اللہ کی خلافت کے احوال ۳۹۹
حسین بن جعفر کا ذکر ۴۰۰
عبد الوہاب بن علی کے حالات ۴۰۰
۴۲۳ھ کے واقعات ۴۰۱
بدوح بن محمد بن احمد کا ذکر ۴۰۲
علی بن محمد بن حسن کا ذکر ۴۰۲
محمد بن طیب کا ذکر ۴۰۲
علی بن ہلال کا ذکر ۴۰۲
۴۲۴ھ کے واقعات ۴۰۲
احمد بن حسین بن احمد کے حالات ۴۰۳
۴۲۵ھ کے واقعات ۴۰۳
احمد بن محمد بن احمد بن غالب کے احوال ۴۰۳
احمد بن محمد بن عبد الرحمن بن سعید کے حالات ۴۰۴
ابو علی بندنیجی کا ذکر ۴۰۴
عبد الوہاب بن عبد العزیز کا ذکر ۴۰۴
غریب بن محمد کے احوال ۴۰۴
۴۲۶ھ کے واقعات ۴۰۵
احمد بن کلیب شاعر کے حالات واقعات ۴۰۵
حسن بن احمد کے حالات ۴۰۶
حسن بن عثمان کا ذکر ۴۰۶

www.ahlehaq.org

۴۲۷ھ کے واقعات ۴۰۷
احمد بن محمد بن ابراہیم ثعالبی کا ذکر ۴۰۷
۴۲۸ھ کے واقعات ۴۰۸
احمد بن محمد قدوری کا ذکر ۴۰۸
حسن بن شہاب کے احوال ۴۰۸
لطف اللہ احمد بن عیسیٰ کا ذکر ۴۰۸
محمد بن احمد کا ذکر ۴۰۸
محمد بن حسن کا ذکر ۴۰۹
مہیار دیلمی شاعر کے احوال ۴۰۹
عبداللہ بن حسن کا ذکر ۴۰۹
ابو علی سینا کے حالات و واقعات ۴۱۰
۴۲۹ھ کے واقعات ۴۱۱
ثعالبی صاحب یتیمۃ الدہر کے احوال ۴۱۲
استاد ابو منصور کا ذکر ۴۱۲
۴۳۰ھ کے واقعات ۴۱۲
ابو نعیم کی وفات ۴۱۳
حسن بن حفص کا ذکر ۴۱۳
حسین بن محمد بن حسن ۴۱۳
عبدالملک بن محمد ۴۱۴
محمد بن حسین بن خلف ۴۱۴
محمد بن عبداللہ ۴۱۴
فضل بن منصور ۴۱۴
عبداللہ بن علی بن مظفر ۴۱۴
ابو زید دبوسی ۴۱۴
موسیٰ اعراب القرآن کے مصنف ۴۱۵
آغاز ۴۳۱ھ ۴۱۵
قرواش کی وفات ۴۱۵
اسماعیل بن احمد ۴۱۵
بشریٰ فاتنی ۴۱۵
محمد بن علی ۴۱۵
آغاز ۴۳۲ھ ۴۱۶
محمد بن حسین ۴۱۶
آغاز ۴۳۳ ہجری ۴۱۶
بہرام بن مافنہ ۴۱۷
محمد بن جعفر بن حسین ۴۱۷
مسعود الملک بن ملک محمود ۴۱۸
آغاز ۴۳۴ ہجری ۴۱۸
ابو ذر ہروی ۴۱۸
محمد بن الحسین ۴۱۸
آغاز ۴۳۵ھ ماتحتین ۴۱۹
ابوکالیجار اپنے بھائی جلال الدولہ کے بعد ۴۱۹
بغداد کا بادشاہ ۴۱۹
حسین بن عثمان ۴۱۹
عبداللہ بن ابی الفتح ۴۱۹
سلطان جلال الدولہ ۴۲۰
آغاز ۴۳۶ھ ۴۲۰
حسین بن علی ۴۲۰
عبدالوہاب بن منصور ۴۲۰
شریف مرتضیٰ ۴۲۱
محمد بن احمد ۴۲۱
ابو الحسن بصری معتزلی ۴۲۲
آغاز ۴۳۷ھ ۴۲۲
اس سال جن شخصیات کا انتقال ہوا ۴۲۲
خدیجہ بنت موسیٰ ۴۲۲
احمد بن یوسف سلیکی منازی ۴۲۲
آغاز ۴۳۸ھ ۴۲۳
الشیخ ابو محمد جوینی ۴۲۳
آغاز سن ۴۳۹ھ ۴۲۳
احمد بن محمد بن عبداللہ بن احمد ۴۲۳
عبدالواحد بن محمد ۴۲۳
محمد بن حسن بن علی ۴۲۳
محمد بن احمد بن موسیٰ ۴۲۳

www.ahlehaq.org

محمد بن الحسین	۳۲۵	محمد بن ابو تمام	۳۳۲
محمد بن علی بن ابراہیم	۳۲۵	آغاز سن ۴۴۶ھ	۳۳۲
شیخ ابو علی مکی	۳۲۵	حسین بن جعفر بن محمد	۳۳۳
آغاز سن ۴۴۰ھ	۳۲۵	عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمن	۳۳۳
حسن بن عیسیٰ بن مقتدر	۳۲۶	آغاز سن ۴۴۷ھ	۳۳۳
عبداللہ بن محمد بن احمد بن عثمان	۳۲۶	حسن بن علی	۳۳۴
علی بن حسن	۳۲۶	علی بن حسن بن علی	۳۳۴
محمد بن جعفر بن ابو الفرج	۳۲۶	آغاز سن ۴۴۸ھ	۳۳۵
محمد بن محمد بن ابراہیم	۳۲۶	علی بن احمد بن علی بن سالک	۳۳۶
سلطان ابو کالیجار	۳۲۶	محمد بن عبدالواحد بن محمد الصباغ	۳۳۶
آغاز سن ۴۴۱ھ	۳۲۷	ہلال بن محسن	۳۳۷
احمد بن محمد بن منصور	۳۲۷	سن ۴۴۹ھ کے واقعات و حادثات	۳۳۷
علی ابن حسن	۳۲۷	اس سن میں وفات پانے والے لوگ	۳۳۹
عبدالوہاب بن قاضی ماوردی	۳۲۸	احمد بن عبداللہ بن سلیمان	۳۳۹
حافظ ابو عبداللہ صوری	۳۲۸	استاد ابو عثمان صابونی	۳۴۳
آغاز سن ۴۴۲ھ	۳۲۹	سن ۴۵۰ھ میں پیش آنے والے واقعات و حادثات	۳۴۳
علی بن عمر بن حسن	۳۲۹	اس سال فوت ہونے والے افراد	۳۴۶
عمر بن ثابت	۳۲۹	الحسین بن محمد ابو عبداللہ الوانی الفرضی	۳۴۶
قرواش بن مقلد	۳۲۹	داؤد اخو طغرل بیگ	۳۴۶
مودود بن مسعود	۳۲۹	ابو الطیب الطبری	۳۴۶
آغاز سن ۴۴۳ھ	۳۳۰	القاضی الماوردی	۳۴۶
محمد بن محمد بن احمد	۳۳۰	رئیس الرؤساء ابو القاسم بن المسلمۃ	۳۴۷
آغاز سن ۴۴۴ھ	۳۳۰	منصور بن الحسین	۳۴۷
اس سال انتقال کرنے والی شخصیات حسن بن علی	۳۳۱	سن ۴۵۱ھ میں پیش آنے والے واقعات	۳۴۷
علی بن حسین	۳۳۱	فصل	۳۴۸
قاضی ابو جعفر	۳۳۱	سلطان طغرل بیگ کے ہاتھوں بساسیری کا قتل	۳۴۹
آغاز سن ۴۴۵ھ	۳۳۱	امیر سلطان ابو الحارث البساسیری ترکی کے حالات	۳۵۰
احمد بن محمد بن روح	۳۳۲	الحسن بن الفضل	۳۵۰
یحییٰ بن علی	۳۳۲	علی بن محمود بن ابراہیم بن ماجرہ	۳۵۱
محمد بن شیخ ابی طالب مکی	۳۳۲	محمد بن علی	۳۵۱
محمد بن احمد	۳۳۲	ابو عبداللہ الونی الفرضی	۳۵۱

www.ahlehaq.org

سن ۴۵۲ھ میں پیش آنے والے واقعات وحادثات ۴۵۱
اس سال وفات پانے والے افراد ۴۵۲
ابو منصور الجیلی ۴۵۲
الحسن بن محمد ۴۵۲
محمد بن عبداللہ ۴۵۲
قطر الندی ۴۵۲
سن ۴۵۳ھ میں پیش آنے والے واقعات وحادثات ۴۵۲
اس سال وفات پانے والے افراد ۴۵۳
سن ۴۵۴ھ میں پیش آنے والے حادثات ۴۵۳
اس سال وفات پانے والے افراد ۴۵۴
ثمال ابن صالح ۴۵۴
الحسن بن علی بن محمد ۴۵۴
الحسین بن ابی یزید ۴۵۵
سعد بن محمد بن منصور ۴۵۵
سن ۴۵۵ھ میں پیش آنے والے حادثات ۴۵۵
بادشاہ طغرلبک کی خلیفہ کی بیٹی کے پاس آمد ۴۵۵
اس سال وفات پانے والے افراد ۴۵۶
ابو محمد علی بن الحسن بن حزم ابو محمد الظاہری ۴۵۶
سعید بن مروان ۴۵۶
الملک ابو طالب ۴۵۶
سن ۴۵۶ھ میں پیش آنے والے واقعات وحادثات ۴۵۷
عبد الواحد بن علی بن برہان ۴۵۸
سن ۴۵۷ھ کے واقعات وحادثات ۴۵۹
سن ۴۵۸ھ کے حادثات واقعات ۴۵۹
اس سال وفات پانے والے افراد ۴۶۰
حافظ کبیر ابو بکر بیہقی ۴۶۰
اس سال وفات پانے والے افراد ۴۶۰
[illegible] ۴۶۰
الحسن بن غالب ۴۶۰
قاضی ابو یعلی بن الفراء حنبلی ۴۶۱
ابن سیدہ ۴۶۱
سن ۴۵۹ھ کے واقعات وحادثات ۴۶۱
اس سال وفات پانے والے افراد ۴۶۲
محمد بن اسماعیل بن محمد ۴۶۲
سن ۴۶۰ھ کے واقعات وحادثات ۴۶۲
اس سال وفات پانے والے افراد ۴۶۲
عبد الملک بن محمد بن یوسف بن منصور ۴۶۳
ابو جعفر محمد بن الحسن الطوسی ۴۶۳
سن ۴۶۱ھ کے واقعات وحادثات ۴۶۳
اس سال وفات پانے والے افراد ۴۶۳
الفورانی صاحب الابانہ ۴۶۳
سن ۴۶۲ھ کے واقعات وحادثات ۴۶۵
اس سال وفات پانے والے افراد ۴۶۶
الحسن بن علی ۴۶۶
محمد بن احمد بن سہل ۴۶۶
سن ۴۶۳ھ کے واقعات وحادثات ۴۶۶
اس سال وفات پانے والے افراد ۴۶۷
احمد بن علی ۴۶۷
حسان بن سعید ۴۶۹
الحسین بن محمد بن الحسین بن حمزہ ۴۶۹
محمد بن وشاح بن عبداللہ ۴۶۹
الشیخ الاجل ابو عمر عبدالبر النمری ۴۷۰
ابن زیدون ۴۷۰
کریمہ بنت محمد ۴۷۰
سن ۴۶۴ھ کے واقعات وحادثات ۴۷۰
اس سال وفات پانے والے افراد ۴۷۱
ابو منصور شیخ پوری ۴۷۱
محمد بن احمد ۴۷۱
محمد بن احمد بن شادہ ۴۷۱
سن ۴۶۵ھ کے واقعات وحادثات ۴۷۱
بادشاہ الپ ارسلان کی وفات اور اس کے بیٹے ملک شاہ کی حکومت ۴۷۱

اس سال وفات پانے والے افراد	۴۷۲	۴۶۹ھ کے واقعات	۴۸۰
سلطان الپ ارسلان	۴۷۲	عبداللہ بن محمد بن عبداللہ	۴۸۲
ابوالقاسم قشیری	۴۷۳	حیان بن خلف	۴۸۲
ابن صربعر	۴۷۳	ابو نصر السجزی الوائلی	۴۸۳
محمد بن علی	۴۷۳	محمد بن علی بن الحسین	۴۸۳
۴۶۶ھ کے واقعات و حادثات	۴۷۳	سن ۴۷۰ھ کے واقعات و حادثات	۴۸۴
بغداد کا غرق ہونا	۴۷۳	اس سال وفات پانے والے افراد	۴۸۴
اس سال وفات پانے والے افراد	۴۷۳	احمد بن محمد بن احمد بن یعقوب	۴۸۴
احمد بن محمد بن الحسن اصبہانی	۴۷۵	احمد بن محمد	۴۸۴
عبدالعزیز بن احمد بن علی	۴۷۵	احمد بن عبدالملک	۴۸۴
الماوردی	۴۷۵	عبداللہ حسن بن علی	۴۸۴
۴۶۷ھ کے واقعات	۴۷۵	عبدالرحمن بن مندہ	۴۸۴
خلیفہ قائم بامر اللہ کی وفات	۴۷۵	عبدالملک بن محمد	۴۸۴
مقتدی بامر اللہ کی خلافت	۴۷۶	شریف ابو جعفر حنبلی	۴۸۴
اس سال وفات پانے والے افراد	۴۷۷	محمد بن محمد بن عبداللہ	۴۸۵
خلیفہ قائم بامر اللہ	۴۷۷	سن ۴۷۱ھ کے واقعات	۴۸۵
الداؤدی	۴۷۷	اس سال وفات پانے والے افراد	۴۸۵
ابوالحسن علی بن الحسن	۴۷۸	سعد بن علی	۴۸۵
۴۶۸ھ کے واقعات و حادثات	۴۷۸	سلیم بن الجوزی	۴۸۶
اس سال وفات پانے والے افراد	۴۷۹	عبداللہ بن شمعون	۴۸۶
محمد بن علی	۴۷۹	۴۷۲ھ کے واقعات و حادثات	۴۸۶
محمد بن القاسم	۴۷۹	اس سال فوت ہونے والے افراد	۴۸۶
محمد بن محمد بن عبداللہ	۴۷۹	عبدالملک بن الحسن بن احمد بن خیرون	۴۸۶
محمد بن نصر بن صالح	۴۷۹	محمد بن محمد بن احمد	۴۸۶
مسعود بن الحسن	۴۷۹	ہیاج بن عبداللہ	۴۸۶
الواحدی المفسر	۴۷۹	سن ۴۷۳ھ کے واقعات و حادثات	۴۸۷
اس سال وفات پانے والے افراد	۴۸۰	اس سال وفات پانے والے افراد	۴۸۷
[illegible] بن محمد بن الحسن ابو منصور الدیلمی	۴۸۰	احمد بن محمد بن احمد	۴۸۷
طاہر بن احمد بن بابشاذ	۴۸۰	الصلیحی	۴۸۷
عمر بن محمد	۴۸۰	محمد بن الحسین	۴۸۷
یوسف بن محمد بن الحسن	۴۸۰	یوسف بن الحسن	۴۸۸

سن ۴۷۴ھ کے واقعات وحادثات ۴۸۸
اس سال وفات پانے والے افراد ۴۸۸
داؤد بن سلطان بن ملکشاہ ۴۸۸
القاضی ابو الولید الباجی ۴۸۸
ابو الاغر دبیس بن علی بن مزید ۴۸۹
عبداللہ بن احمد بن رضوان ۴۸۹
سن ۴۷۵ھ کے واقعات وحادثات ۴۸۹
اس سال وفات پانے والے افراد ۴۸۹
عبدالوہاب بن محمد ۴۸۹
ابن ماکولا ۴۸۹
سن ۴۷۶ھ کے واقعات وحادثات ۴۹۰
اس سال وفات پانے والے افراد ۴۹۱
شیخ ابو اسحاق الشیرازی ۴۹۱
طاہر بن حسین ۴۹۱
محمد بن احمد بن اسمٰعیل ۴۹۱
محمد بن احمد بن حسین بن [illegible] ۴۹۲
سن ۴۷۷ھ کے واقعات وحادثات ۴۹۲
اس سال وفات پانے والے افراد ۴۹۲
احمد بن محمد بن دوست ۴۹۲
ابن الصباغ ۴۹۳
مسعود بن ناصر ۴۹۳
سن ۴۷۸ھ کے واقعات وحادثات ۴۹۳
اس سال وفات پانے والے افراد ۴۹۳
احمد بن محمد بن الحسن ۴۹۳
الحسن بن علی ۴۹۳
ابو سعد المتولی ۴۹۳
امام الحرمین ۴۹۳
محمد بن احمد بن عبداللہ بن احمد ۴۹۵
ابو عبداللہ الدامغانی القاضی ۴۹۶
محمد بن علی المحتسب ۴۹۶
محمد بن طاہر الصابی ۴۹۶
منصور بن دبیس ۴۹۶
عبداللہ بن احمد السکی ۴۹۶
سن ۴۷۹ھ کے واقعات وحادثات ۴۹۷
اس سال وفات پانے والے افراد ۴۹۸
امیر جعبر بن سابق القشیری ۴۹۸
امیر جنقل ۴۹۸
علی بن فضال المجاشعی ۴۹۸
علی بن احمد التستری ۴۹۸
یحییٰ بن اسماعیل الحسنی ۴۹۸
سن ۴۸۰ھ کے واقعات وحادثات ۴۹۹
اس سال وفات پانے والے افراد ۴۹۹
اسماعیل بن ابراہیم ۴۹۹
طاہر بن حسین البندنیجی ۴۹۹
محمد بن امیر المؤمنین المقتدی ۴۹۹
محمد بن محمد بن زید ۵۰۰
محمد بن ہلال بن المحسن ۵۰۰
عبداللہ بن علی ۵۰۰
ابوبکر بن عمر امیر الملثمین ۵۰۰
فاطمہ بنت علی ۵۰۰
سن ۴۸۱ھ کے واقعات وحادثات ۵۰۱
اس سال وفات پانے والے افراد ۵۰۱
احمد ابن السلطان ملکشاہ ۵۰۱
عبداللہ بن محمد ۵۰۱
۴۸۲ھ کے واقعات وحادثات ۵۰۱
عبدالصمد بن احمد بن علی ۵۰۲
علی بن ابی یعلیٰ ۵۰۲
عاصم بن الحسن ۵۰۲
محمد بن احمد بن حامد ۵۰۲
محمد بن احمد بن عبداللہ ۵۰۲
۴۸۳ھ کے واقعات وحادثات ۵۰۲
اس سال وفات پانے والے افراد ۵۰۳

www.ahlehaq.org

وزیر ابو نصر بن جہیر	۵۰۳	ابو شجاع الوزیر کے حالات	۵۱۳
۴۸۴ھ کے واقعات وحادثات	۵۰۳	القاضی ابو بکر الشاشی	۵۱۵
اس سال وفات پانے والے افراد	۵۰۳	ابو عبداللہ الحمیدی کے حالات	۵۱۵
عبدالرحمن بن احمد	۵۰۳	عبداللہ بن الشیخ ابی الوفاء بن عقیل	۵۱۶
محمد بن احمد بن علی	۵۰۳	واقعات ۴۸۹ھ	۵۱۶
محمد بن عبداللہ بن الحسن	۵۰۵	عبداللہ بن ابراہیم بن عبداللہ کے حالات	۵۱۶
ارتق بن اکسب الترکمانی	۵۰۵	عبدالمحسن بن احمد المکی کے حالات	۵۱۷
۴۸۵ھ واقعات وحادثات	۵۰۵	عبدالملک بن ابراہیم کے حالات	۵۱۷
اس سال وفات پانے والے افراد	۵۰۶	محمد بن احمد بن عبدالباقی بن منصور کے حالات	۵۱۷
جعفر بن یحییٰ بن عبداللہ	۵۰۶	ابو المظفر السمعانی کے حالات	۵۱۷
نظام الملک الوزیر	۵۰۶	واقعات ۴۹۰ھ	۵۱۷
عبدالباقی بن محمد بن الحسن	۵۰۸	احمد بن محمد بن حسن کے حالات	۵۱۸
مالک بن احمد بن علی	۵۰۸	المعمر بن محمد	۵۱۸
السلطان ملکشاہ	۵۰۸	یحییٰ بن احمد بن محمد البستی کے حالات	۵۱۸
بغداد کی جامع کا بانی	۵۱۰	واقعات ۴۹۱ھ	۵۱۸
مرزبان بن خسرو وتاج الملک	۵۱۰	خواص کی وفات	۵۱۹
ہبۃ اللہ بن عبدالوارث	۵۱۰	طراد بن محمد بن علی کے حالات	۵۱۹
آغاز ۴۸۶ھ	۵۱۰	المظفر ابو الفتح ابن رئیس الرؤساء ابو القاسم	۵۱۹
جعفر بن المقتدی باللہ	۵۱۱	واقعات ۴۹۲ھ	۵۱۹
سلیمان بن ابراہیم	۵۱۱	اسی سال فرنگیوں نے بیت المقدس پر قبضہ کیا	۵۱۹
ابن محمد بن سلیمان ابو مسعود اصفہانی	۵۱۱	خواص کی وفات	۵۲۰
عبدالواحد بن احمد بن الحسن	۵۱۲	السلطان ابراہیم بن السلطان محمود	۵۲۰
علی بن احمد بن یوسف	۵۱۲	عبدالباقی بن یوسف کے حالات	۵۲۱
علی بن محمد بن محمد	۵۱۲	ابو القاسم امام الحرمین	۵۲۱
ابو نصر علی بن ہبۃ اللہ ابن ماکولا	۵۱۲	واقعات ۴۹۳ھ	۵۲۱
آقسنقر الحاجب	۵۱۲	خواص کی وفات	۵۲۲
خواص کی وفات	۵۱۳	عبدالرزاق الغزنوی الصوفی	۵۲۲
الحسن بن احمد بن خیرون کے حالات	۵۱۳	الوزیر عمید الدولہ ابن جہیر	۵۲۲
التکش ابو المظفر	۵۱۳	ابن جزلہ الطبیب کے حالات	۵۲۲
رزق اللہ بن عبدالوہاب کے حالات	۵۱۳	واقعات ۴۹۴ھ	۵۲۲
ابو یوسف القزوینی کے حالات	۵۱۳	مشہور لوگوں کی وفات	۵۲۳

احمد بن محمد ۵۲۳
عبداللہ بن حسن ۵۲۳
عبدالرحمٰن بن ماجہ کے حالات ۵۲۳
فرج بن عبدالملک ۵۲۳
محمد بن احمد ۵۲۳
محمد بن حسن ۵۲۳
محمد بن علی بن عبداللہ کے حالات ۵۲۳
محمد بن منصور کے حالات ۵۲۳
محمد بن منصور القسری ۵۲۳
نصر بن احمد کے حالات ۵۲۳
واقعات ۴۹۵ھ ۵۲۵
ابوالقاسم صاحب مصر کے حالات ۵۲۵
محمد بن عبداللہ کے حالات ۵۲۵
واقعات ۴۹۶ھ ۵۲۵
خواص کی وفات ۵۲۶
احمد بن علی کے حالات ۵۲۶
ابوالمعالی ۵۲۶
السیدہ بنت القائم بامر اللہ ۵۲۶
واقعات ۴۹۷ھ ۵۲۶
الرشید بن منصور ۵۲۷
ابو یعلی بن محمد ۵۲۷
العلاء بن حسن بن وہب ۵۲۷
محمد بن احمد بن عمر ۵۲۷
واقعات ۴۹۸ھ ۵۲۷
خواص کی وفات ۵۲۷
السلطان برکیارق بن ملک شاہ کے حالات ۵۲۷
عیسیٰ بن عبداللہ ۵۲۷
محمد بن احمد بن ابراہیم ۵۲۷
ابوعلی الدوالی الحسین بن محمد ۵۲۸
محمد بن علی بن حسن بن ابی الصقر کے حالات ۵۲۸
واقعات ۴۹۹ھ ۵۲۸
ابوالفتح الحاکم ۵۲۸
محمد بن احمد کے حالات ۵۲۸
محمد بن عبداللہ بن حسن ۵۲۹
مہارش بن مجلی ۵۲۹
واقعات ۵۰۰ھ ۵۲۹
فخر الملک ابوالمظفر کا قتل ۵۳۰
خواص کی وفات ۵۳۰
احمد بن محمد بن مظفر ۵۳۰
جعفر بن محمد کے حالات ۵۳۰
عبدالوہاب بن محمد ۵۳۱
محمد بن ابراہیم ۵۳۱
یوسف بن علی ۵۳۱
واقعات ۵۰۱ھ ۵۳۱
خواص کی وفات ۵۳۲
تمیم بن معز بن بادیس ۵۳۲
صدقہ بن منصور کے حالات ۵۳۲
واقعات ۵۰۲ھ ۵۳۲
خواص کی وفات ۵۳۲
الحسن العطوی ۵۳۳
الحسن بن علی ۵۳۳
الرویانی صاحب البحر ۵۳۳
یحییٰ بن علی کے حالات ۵۳۳
واقعات ۵۰۳ھ ۵۳۳
خواص کی وفات ۵۳۳
احمد بن علی ۵۳۳
عمر بن عبدالکریم ۵۳۳
محمد معروف باخی حماد ۵۳۳
واقعات ۵۰۴ھ ۵۳۳
خواص کی وفات ۵۳۳
ادریس بن حمزہ ۵۳۳
علی بن محمد ۵۳۵

www.ahlehaq.org

واقعات ۵۰۵ھ	۵۳۵	محمد بن احمد بن طاہر	۵۴۲
خواص کی وفات	۵۳۶	محمد بن علی بن محمد	۵۴۲
محمد بن محمد بن محمد کے حالات	۵۳۶	محفوظ بن احمد کے حالات	۵۴۲
واقعات ۵۰۶ھ	۵۳۶	واقعات ۵۱۱ھ	۵۴۲
مشہورین کی وفات	۵۳۷	مشہورین کی وفات	۵۴۲
صاعد بن منصور	۵۳۷	القاضی المرتضیٰ	۵۴۲
محمد بن موسیٰ بن عبداللہ	۵۳۷	محمد بن سعد	۵۴۳
معمر بن علی	۵۳۷	امیر الحاج	۵۴۳
ابوعلی المصری	۵۳۷	واقعات ۵۱۲ھ	۵۴۳
نزہہ	۵۳۷	خلیفہ مستظہر باللہ کی وفات	۵۴۳
ابوسعد السمعانی	۵۳۷	امیر المومنین کی خلیفہ مسترشد کی خلافت	۵۴۳
واقعات ۵۰۷ھ	۵۳۸	خواص کی وفات	۵۴۳
خواص کی وفات	۵۳۸	خلیفہ المستظہر	۵۴۳
اسماعیل بن ابی الوفا ابی بکر بن الحسین الجیلی	۵۳۸	ارجوان الارمنیہ	۵۴۳
شجاع بن ابی شجاع کے حالات	۵۳۸	بکر بن محمد بن علی	۵۴۳
محمد بن احمد کے حالات	۵۳۸	الحسین بن محمد بن عبدالوہاب	۵۴۳
محمد بن طاہر کے حالات	۵۳۸	یوسف بن احمد ابو طاہر	۵۴۳
ابوبکر الشاشی کے حالات	۵۳۹	ابوالفضل بن خازن کے حالات	۵۴۵
المؤتمن بن احمد	۵۳۹	واقعات ۵۱۳ھ	۵۴۵
واقعات ۵۰۸ھ	۵۴۰	مشہور لوگوں کی وفات	۵۴۵
واقعات ۵۰۹ھ	۵۴۰	ابن عقیل	۵۴۵
خواص کی وفات	۵۴۰	ابوالحسن علی بن محمد الدامغانی	۵۴۶
اسماعیل بن محمد	۵۴۰	المبارک بن علی کے حالات	۵۴۶
شیب بن عبداللہ المستظہری	۵۴۱	واقعات ۵۱۴ھ	۵۴۶
عبداللہ بن المبارک کے حالات	۵۴۱	مشہورین کی وفات	۵۴۸
یحییٰ بن تمیم بن المعز بن بادیس	۵۴۱	احمد بن عبدالوہاب بن السبتی	۵۴۸
واقعات ۵۱۰ھ	۵۴۱	عبدالرحیم بن عبدالکبیر	۵۴۸
خواص کی وفات	۵۴۱	عبدالعزیز بن علی	۵۴۸
عقیل بن ابوالوفا علی الوفا	۵۴۱	واقعات ۵۱۵ھ	۵۴۸
علی بن احمد بن محمد	۵۴۱	ابن القطاع السعدی ابوالقاسم علی بن جعفر بن محمد	۵۴۹
محمد بن منصور	۵۴۱	ابوالقاسم شہنشاہ	۵۴۹

www.ahlehaq.org

عبدالرزاق بن عبداللہ	۵۴۹
خاتون السفریہ	۵۵۰
المظفر بن علی	۵۵۰
واقعات ۵۱۶ھ	۵۵۰
خواص کی وفات	۵۵۱
عبداللہ بن احمد کے حالات	۵۵۱
علی بن احمد السمیرمی	۵۵۱
صاحب مقامات کے حالات	۵۵۱
الطغرائی الشاعر	۵۵۲
واقعات ۵۱۷ھ	۵۵۳
خواص کی وفات	۵۵۳
احمد بن محمد کے حالات	۵۵۳
واقعات ۵۱۸ھ	۵۵۳
احمد بن علی بن ہارون	۵۵۳
عبداللہ بن محمد بن جعفر	۵۵۳
واقعات ۵۱۹ھ	۵۵۳
آقسنقر البرسقی	۵۵۵
ہلال بن عبدالرحمان	۵۵۵
القاضی ابو سعید ہروی	۵۵۵
واقعات ۵۲۰ھ	۵۵۵
احمد بن محمد بن محمد	۵۵۵
احمد بن علی	۵۵۶
بہرام بن بہرام	۵۵۶
صاعد بن سیار	۵۵۶
واقعات ۵۲۱ھ	۵۵۶
خواص کی وفات	۵۵۷
محمد بن عبدالملک	۵۵۷
فاطمہ بنت الحسین ابن الحسن ابن فضلویہ	۵۵۷
ابو محمد عبداللہ بن محمد	۵۵۷
واقعات ۵۲۲ھ	۵۵۸
خواص کی وفات	۵۵۸
حسن بن علی بن صدقہ کے حالات	۵۵۸
حسین بن علی	۵۵۸
طغتکین الاتابک کے حالات	۵۵۸
واقعات ۵۲۳ھ	۵۵۹
اسعد بن ابی نصر	۵۵۹
واقعات ۵۲۴ھ	۵۵۹
مصر کے حاکم کا قتل	۵۶۰
خواص کی وفات	۵۶۰
حسین بن محمد	۵۶۰
محمد بن سعدون بن مرجا کے حالات	۵۶۱
واقعات ۵۲۵ھ	۵۶۱
مشہورین کی وفات	۵۶۱
احمد بن محمد بن عبدالقاہر الصوفی	۵۶۱
الحسن بن سلیمان	۵۶۱
حماد بن مسلم کے حالات	۵۶۱
علی بن المستظہر باللہ	۵۶۲
محمد بن احمد	۵۶۲
محمود سلطان ابن سلطان ملک شاہ کے حالات	۵۶۲
عبداللہ بن محمد	۵۶۲
واقعات ۵۲۶ھ	۵۶۲
خواص کی وفات	۵۶۳
احمد بن عبداللہ کے حالات	۵۶۳
محمد بن محمد بن حسین	۵۶۳
واقعات ۵۲۷ھ	۵۶۳
خاص خاص لوگوں کی وفات	۵۶۳
احمد بن سلامہ کے حالات	۵۶۳
اسعد بن ابی نصر بن ابی الفضل	۵۶۳
ابن الزاغونی الحنبلی	۵۶۳
حسن بن محمد	۵۶۳
علی بن یعلی	۵۶۳
محمد بن احمد	۵۶۳

محمد بن محمد ۵۶۵
ابو محمد عبد الجبار ۵۶۵
واقعات ۵۲۸ھ ۵۶۵
خواص کی وفات ۵۶۵
احمد بن علی بن ابراہیم ۵۶۵
ابو علی الفارقی ۵۶۵
عبد اللہ بن محمد ۵۶۵
محمد بن احمد ۵۶۶
محمد بن عبد الواحد الشافعی ۵۶۶
ام خلیفہ ۵۶۶
واقعات ۵۲۹ھ ۵۶۶
راشد باللہ کی خلافت ۵۶۷
احمد بن محمد بن حسین ۵۶۷
اسماعیل بن عبد اللہ ۵۶۷
دبیس بن صدقہ ۵۶۷
طغرل السلطان ابن السلطان محمد بن ملک شاہ ۵۶۸
علی بن محمد الدوجانی ۵۶۸
الفضل ابو منصور ۵۶۸
واقعات ۵۳۰ھ ۵۶۸
مقتفی لامر اللہ کی خلافت ۵۶۸
ایک اچھے قاعدہ کے متعلق اجماع ۵۶۸
خواص کی وفات ۵۶۹
محمد بن حمویہ ۵۶۹
محمد بن عبد اللہ ۵۶۹
محمد بن فضل ۵۶۹
واقعات ۵۳۱ھ ۵۶۹
خواص کی وفات ۵۶۹
احمد بن محمد بن ثابت ۵۷۰
عبد اللہ بن احمد ۵۷۰
واقعات ۵۳۲ھ ۵۷۰
اس سال وفات پانے والے مشہور لوگ ۵۷۱
احمد بن محمد ۵۷۱
عبد المنعم عبد الکریم کے حالات ۵۷۱
محمد بن عبد الملک ۵۷۱
خلیفہ راشد کے حالات ۵۷۱
انوشروان بن خالد کے حالات ۵۷۲
واقعات ۵۳۳ھ ۵۷۳
خواص کی وفات ۵۷۳
زاہر بن طاہر کے حالات ۵۷۳
یحییٰ بن یحییٰ بن علی ۵۷۳
واقعات ۵۳۴ھ ۵۷۳
خواص کی وفات ۵۷۵
احمد بن جعفر ۵۷۵
عبد السلام بن فضل ۵۷۵
واقعات ۵۳۵ھ ۵۷۵
خواص کی وفات ۵۷۵
محمد بن عبد الباقی ۵۷۵
یوسف بن ایوب کے حالات ۵۷۶
واقعات ۵۳۶ھ ۵۷۶
خواص کی وفات ۵۷۶
اسماعیل بن احمد بن عمر کے حالات ۵۷۶
یحییٰ بن علی کے حالات ۵۷۶
واقعات ۵۳۷ھ ۵۷۷
واقعات ۵۳۸ھ ۵۷۷
خواص کی وفات ۵۷۷
عبد الوہاب بن مبارک کے حالات ۵۷۷
علی بن طراد کے حالات ۵۷۷
الزمخشری محمود کے حالات ۵۷۷
واقعات ۵۳۹ھ ۵۷۸
ابراہیم بن محمد بن منصور کے حالات ۵۷۸
سعد بن محمد کے حالات ۵۷۸
عمر بن ابراہیم ۵۷۸

www.ahlehaq.org

واقعات ۵۳۰ھ	۵۷۸
خواص کی وفات	۵۷۹
احمد بن محمد کے حالات	۵۷۹
علی بن احمد	۵۷۹
موہوب بن احمد کے حالات	۵۷۹
واقعات ۵۳۱ھ	۵۷۹
خواص کی وفات	۵۸۰
زنگی بن آقسنقر	۵۸۰
سعد الخیر کے حالات	۵۸۰
شافع بن عبد الرشید کے حالات	۵۸۰
عبد اللہ بن علی	۵۸۱
عباس محمد العربی	۵۸۱
محمد بن طراد	۵۸۱
وجیہ بن طاہر کے حالات	۵۸۱
واقعات ۵۳۲ھ	۵۸۱
خواص کی وفات	۵۸۱
اسعد بن عبد اللہ	۵۸۱
ابو محمد عبد اللہ بن محمد کے حالات	۵۸۲
نصر اللہ بن محمد کے حالات	۵۸۲
عبد اللہ بن علی کے حالات	۵۸۲
واقعات ۵۳۳ھ	۵۸۲
اس سال وفات پانے والے مشہور افراد	۵۸۳
ابراہیم بن محمد کے حالات	۵۸۳
شاہان شاہ بن ایوب	۵۸۳
علی بن حسین کے حالات	۵۸۳
ابوالحجاج یوسف بن دوباس کے حالات	۵۸۴
واقعات ۵۳۴ھ	۵۸۴
خواص کی وفات	۵۸۵
احمد بن نظام الملک کے حالات	۵۸۶
احمد بن محمد کے حالات	۵۸۶
حسن بن عبد اللہ	۵۸۶

غازی بن آقسنقر	۵۸۶
قلعہ اقادم	۵۸۶
۵۳۵ھ کے واقعات	۵۸۶
۵۳۵ھ میں وفات پانے والے بڑے لوگ	۵۸۷
حسن بن ذوالنون	۵۸۷
عبد الملک بن عبد الوہاب	۵۸۷
عبد الملک بن ابی النصر بن عمر	۵۸۷
فقیہ ابو بکر ابن العربی	۵۸۷
۵۳۶ھ کے واقعات	۵۸۷
۵۳۶ھ میں وفات پانے والے	۵۸۸
۵۴۷ھ کے واقعات	۵۸۸
اس سال وفات پانے والے بڑے لوگ	۵۸۹
المظفر بن اردشیر	۵۸۹
سلطان مسعود	۵۸۹
یعقوب خطاط کاتب	۵۸۹
۵۳۸ھ کے واقعات	۵۸۹
اس سال وفات پانے والی اہم شخصیات	۵۹۰
شعراء	۵۹۰
علی بن سلار	۵۹۰
۵۳۹ھ کے واقعات	۵۹۰
سلطان نور الدین دمشق میں	۵۹۰
آگ بھڑک اٹھی	۵۹۰
اس سال وفات پانے والی اہم شخصیات	۵۹۱
رئیس مؤید الدولہ	۵۹۱
عطاء خادم	۵۹۱
۵۵۰ھ کے واقعات	۵۹۱
نور الدین کا بعلبک پر قبضہ	۵۹۱
اس سال وفات پانے والی اہم شخصیات	۵۹۲
محمد بن ناصر	۵۹۲
۵۵۱ھ کے واقعات	۵۹۲
سلطان سلیمان شاہ کی گرفتاری	۵۹۳

www.ahlehaq.org

السعدیہ پر قبضہ	۵۹۳	۵۵۴ھ کے واقعات	۶۰۰
سنجر کا فرار	۵۹۳	بغداد کی تباہی	۶۰۰
بغداد کا محاصرہ	۵۹۳	بغداد میں سیلاب سے تباہی	۶۰۰
بغداد کی بدحالی	۵۹۳	اس سال وفات پانے والے بڑے بڑے سرکردہ لوگ	۶۰۰
مشہور ومعروف لوگ جن کی اس سال وفات ہوئی	۵۹۳	احمد بن معالی	۶۰۰
علی بن الحسین	۵۹۳	سلطان محمد بن محمود بن محمد بن ملکشاہ	۶۰۰
محمود بن اسماعیل بن قادوس	۵۹۳	۵۵۵ھ کے واقعات	۶۰۱
شیخ ابوالبیان	۵۹۳	تور مشترک	۶۰۱
عبدالغافر بن اسماعیل	۵۹۵	ابوالمظفر یوسف بن المقتفی المستنجد باللہ کی خلافت	۶۰۱
۵۵۲ھ کے واقعات	۵۹۵	مصر کا فاطمی خلیفہ الفائز	۶۰۲
شام کی تباہی	۵۹۵	خسرو شاہ بن بہرام شاہ	۶۰۲
اعنک اور شیزر پر قبضہ	۵۹۵	ملکشاہ بن سلطان محمود بن محمد بن ملکشاہ	۶۰۲
خراسان میں قحط	۵۹۶	قیماز بن عبداللہ الارجوانی	۶۰۲
بانیاس کی فتح	۵۹۶	اس سال وفات پانے والے بڑے بڑے لوگ	۶۰۳
اس سال وفات پانے والے مشہور ومعروف لوگ	۵۹۶	الامیر مجاہد الدین	۶۰۳
احمد بن محمد	۵۹۶	الشیخ عدی بن المسافر	۶۰۳
احمد بن بختیار	۵۹۶	عبدالواحد بن احمد	۶۰۳
سلطان سنجر	۵۹۶	محمد بن یحییٰ	۶۰۳
محمد بن عبداللطیف	۵۹۷	۵۵۶ھ کے واقعات	۶۰۳
محمد بن المبارک	۵۹۷	ملک الصالح کا قتل	۶۰۳
یحییٰ بن عیسیٰ	۳۹۷	عادل کی وزارت	۶۰۳
۵۵۳ھ کے واقعات	۳۹۷	خطا اور غزوں میں جنگ	۶۰۵
محمود اور غز کی جنگ	۵۹۷	ابوحکیم کی ولادت	۶۰۵
مؤید اور ابوالقاسم کی جنگ	۵۹۷	اس سال وفات پانے والے مشہور معروف لوگ	۶۰۵
مستضی کی پیدائش	۵۹۸	حمزہ بن علی بن طلحہ	۶۰۵
فرنگیوں کی شکست	۵۹۸	۵۵۷ھ کے واقعات	۶۰۵
سلطان کی دمشق واپسی	۵۹۸	نظام الملک کی معزولی	۶۰۵
اس سال وفات پانے والے مشہور ومعروف لوگ	۵۹۸	اس سال وفات پانے والے مشہور ومعروف لوگ	۶۰۶
عبدالاول بن عیسیٰ	۵۹۸	شیخ ابو شجاع الحنفی	۶۰۶
احمد بن منصور	۵۹۸	صدقہ بن وزیر الواعظ	۶۰۶
یحییٰ بن سلامہ	۵۹۸	زبیدہ خاتون	۶۰۶

۵۵۸ھ کے واقعات ۶۰۶
عبدالمومن کی وفات ۶۰۶
سیف الدین کا قتل ۶۰۷
ابوسعدی جلاوطنی ۶۰۷
وہ مشاہیر جن کی اس سال وفات ہوئی ۶۰۷
ابو محمد عبدالرحمن بن علی ۶۰۷
علی بن علی ۶۰۷
محمد بن عبدالکریم ۶۰۷
۵۵۹ھ کے واقعات ۶۰۸
شاور کے بیٹوں کا قتل ۶۰۸
ضرغام کا قتل ۶۰۸
فرنگیوں کا حملہ ۶۰۸
سلطان نورالدین کا حملہ ۶۰۹
حارم کی فتح ۶۰۹
بانیاس کی فتح ۶۰۹
حجاج کی واپسی ۶۰۹
اس سال وفات پانے والے مشاہیر ۶۰۹
جمال الدین ۶۰۹
کرامت ۶۰۹
شیرکوہ کے ساتھ تعلق ۶۱۰
وفات ۶۱۰
اس سال وفات پانے والے مشاہیر ۶۱۰
ابن الخازن الکاتب ۶۱۰
۵۶۰ھ کے واقعات ۶۱۰
اس سال وفات پانے والے مشاہیر ۶۱۰
محمد بن بطیخ ۶۱۰
محمد بن عبداللہ بن العباس بن عبدالحمید ۶۱۱
مرجان الخادم ۶۱۱
ابن تلمیذ ۶۱۱
وزیر ابن ہبیرہ ۶۱۱
بغداد میں خلافت کا انتظام ۶۱۱
ابن ہبیرہ کی وفات ۶۱۲
۵۶۱ھ کے واقعات ۶۱۲
عزالدین کا فرار ۶۱۲
اس سال وفات پانے والے بعض مشاہیر ۶۱۲
الحسن بن عباس ۶۱۲
عبدالعزیز بن الحسن ۶۱۳
شیخ عبدالقادر جیلی (الجیلانی) ۶۱۳
۵۶۲ھ کے واقعات ۶۱۳
مصر پر حملہ ۶۱۳
اسدالدین کی مصر آمد ۶۱۳
اسدالدین کے ہاتھوں اسکندریہ کی فتح ۶۱۴
عمادالکاتب کی دمشق آمد ۶۱۴
اس سال وفات پانے والے مشاہیر ۶۱۵
برغش امیر الحاج ۶۱۵
ابوالمعالی الکاتب ۶۱۵
الرشید الصوفی ۶۱۵
۵۶۳ھ کے واقعات ۶۱۵
بغداد میں لوٹ مار ۶۱۵
ملکہ کا حج ۶۱۵
اس سال وفات پانے والے مشاہیر ۶۱۵
جعفر بن عبدالواحد ۶۱۵
ابوسعد السمعانی ۶۱۶
عبدالقاہر بن محمد ۶۱۶
محمد بن عبدالحمید ۶۱۶
یوسف بن عبداللہ ۶۱۶
۵۶۴ھ کے واقعات ۶۱۶
مصر کی فتح ۶۱۶
نورالدین کی مصر روانگی ۶۱۷
شاور کا انجام ۶۱۷
اسدالدین کی کرامت ۶۱۷
شیرکوہ کا انتقال ۶۱۷

www.ahlehaq.org

شاور کا قتل ٩١٧
مسلمانوں کی خوشی ٩١٨
اسد الدین کی وفات ٩١٨
صلاح الدین کو پہنائی جانے والی خلعت کی خصوصیات ٩١٨
طواشی کا قتل ٩١٩
سوڈان کا واقعہ ٩١٩
نور شاہ کی تدبیر ٩١٩
مصر کی فتح ٩٢٠
اس سال وفات پانے والے مشاہیر ٩٢٠
سعد اللہ بن نصر بن سعید الدجاجی ٩٢٠
شاور بن مجیر الدین ٩٢٠
شاور کا نسب ٩٢١
شیرکوہ بن شادی ٩٢١
اسد الدین کی ترقی ٩٢١
محمد بن عبد اللہ بن عبد الواحد ٩٢١
محمد الفارقی ٩٢١
المطہر بن عبد الواحد ٩٢١
٥٦٥ھ کے واقعات ٩٢٢
فرنگی لشکروں کی مصر روانگی ٩٢٢
لشکر کا استقبال ٩٢٢
فرخ روانگی ٩٢٢
امام مسجد کا خواب ٩٢٢
کرک کا لشکری محاصرہ ٩٢٣
اس سال وفات پانے والے مشاہیر ٩٢٣
الملک قطب الدین مودود بن زنگی ٩٢٣
٥٦٦ھ کے واقعات ٩٢٣
مستنجد وفات ٩٢٣
حلیہ ٩٢٣
تدفین ٩٢٣
مستضیٔ کی خلافت ٩٢٣
رقہ پر قبضہ ٩٢٣
مساجد کی تعمیر ٩٢٣
نور الدین کا استقبال ٩٢٥
خواب میں زیارت ٩٢٥
شیعہ قاضیوں کی معزولی ٩٢٥
مصر میں اہم امور ٩٢٥
اس سال وفات پانے والے مشاہیر ٩٢٥
طاہر بن محمد بن طاہر ٩٢٥
یوسف القاضی صاحب دیوان الانشاء ٩٢٦
یوسف بن الخلیفہ ٩٢٦
٥٦٧ھ کے واقعات ٩٢٦
مصری خلیفہ عاضد کی وفات ٩٢٦
عبیدیوں کے آخری خلیفہ "عاضد" کی موت ٩٢٦
ولادت ٩٢٦
عاضد کی وفات ٩٢٧
محلات سے حاصل شدہ سامان کی تفصیل ٩٢٨
نور الدین کی خدمت میں عہدہ ٩٢٨
خلیفہ مہدی الفاطمی ٩٢٩
فاطمی نسل ٩٢٩
فتنوں کا عمومی پھیلاؤ ٩٢٩
صلاح الدین اور نور الدین کی ناراضگی ٩٣٠
نور الدین کی مصر روانگی ٩٣٠
صلاح الدین کی پریشانی ٩٣١
صلاح الدین کو باپ کی نصیحت ٩٣١
نور الدین کی رضامندی ٩٣١
نواک کا انجام ٩٣١
اس سال وفات پانے والے مشاہیر ٩٣١
عبد اللہ بن احمد ٩٣١
محمد بن محمد بن محمد ٩٣٢
یوسف بن الجوزی الصوفی ٩٣٢
نصر اللہ بن عبد اللہ ابو الفتوح ٩٣٢
شیخ ابو بکر ٩٣٢

۵۶۸ھ کے واقعات	۹۳۲	ابن قرقول ابراہیم بن یوسف	۹۳۰
کرک کا محاصرہ	۹۳۲	فصل	۹۳۰
نوبیوں کا فرار اور قتل	۹۳۲	سلطان نور الدین زنگی کی وفات اور سیرت	۹۳۰
یمن کی فتح	۹۳۳	ولادت اور تعلیم	۹۳۱
نجم الدین کی وفات	۹۳۳	دمشق کی تعمیر نو	۹۳۱
قطب الدین نیشاپوری سے ملاقات	۹۳۳	فتوحات	۹۳۱
شہاب الدین کی بغداد سے واپسی	۹۳۳	قاضی کمال الدین کی تقرری	۹۳۱
متفرق واقعات	۹۳۳	عادات	۹۳۱
اس سال وفات پانے والے مشاہیر	۹۳۳	[illegible]	۹۳۲
ابوبکر [illegible] الاندلسی	۹۳۳	[illegible]	۹۳۲
امیر نجم الدین ابو الشکر ایوب بن شادی	۹۳۳	اصحاب نور الدین زنگی	۹۳۲
عماد الدین کے پاس	۹۳۴	عدالت میں حاضری	۹۳۲
اسد الدین کی گرفتاری	۹۳۴	دار العدل کی تعمیر	۹۳۳
صلاح الدین کی ولادت	۹۳۴	سلطان کی بہادری	۹۳۳
نجم الدین کی وفات	۹۳۵	جنگوں میں شرکت	۹۳۳
[illegible]	۹۳۵	قاضی قطب الدین کا جواب	۹۳۳
[illegible]	۹۳۵	سلطان کی گرفتاری	۹۳۳
الحسن بن صافی بن بزدن الترکی	۹۳۵	ترقیاتی کام	۹۳۳
۵۶۹ھ کے واقعات	۹۳۶	دار الحدیث کی تعمیر	۹۳۳
بغداد میں [illegible]	۹۳۶	سنت سے لگاؤ	۹۳۳
موصل میں سیلاب سے تباہی	۹۳۶	خواب کی تعبیر	۹۳۳
نور الدین اور شہرزوری کی ملاقات	۹۳۶	گناہوں سے نفرت	۹۳۳
[illegible] کی معزولی	۹۳۶	ٹیکسوں کا خاتمہ	۹۳۳
غلاموں کی گرفتاری	۹۳۶	شیخ عمر کے ساتھ خط و کتابت	۹۳۵
[illegible]	۹۳۷	شیخ ابو الفتح کا بیان	۹۳۶
[illegible] سے جنگ	۹۳۷	حسن کی شہادت	۹۳۶
[illegible]	۹۳۷	مساجد کی تعمیر	۹۳۶
مصر میں بغاوت	۹۳۷	وفات	۹۳۶
[illegible] ابی الحسن	۹۳۸	مہمانوں کی ضیافت	۹۳۷
[illegible]	۹۳۸	تدفین	۹۳۷
[illegible]	۹۳۹	سلطان کا حلیہ	۹۳۷

www.ahlehaq.org

صالح کی حکومت	۶۴۷
دمشق پر حملہ	۶۴۸
اس سال وفات پانے والے مشاہیر	۶۴۸
الحسن بن الحسن	۶۴۸
الاہوازی	۶۴۸
محمود بن زنگی بن آقسنقر	۶۴۹
مدت حکومت	۶۴۹
الخضر بن الخضر	۶۴۹
واقعات ۵۷۰ھ	۶۴۹
مصر پر حملہ	۶۴۹
سازش	۶۵۰
جب شہر ہموار ہو گیا	۶۵۰
بعلبک روانگی	۶۵۰
حمص روانگی	۶۵۰
حلب روانگی	۶۵۰
شیعوں کی شرارت	۶۵۱
صلاح الدین پر قاتلانہ حملہ	۶۵۱
طرابلس روانگی	۶۵۱
وجہ نزول	۶۵۲
حماۃ روانگی	۶۵۲
صلح کی دعوت	۶۵۲
صلاح الدین کے ساتھ جنگ	۶۵۲
حلب کی طرف روانگی	۶۵۲
نئے امراء کی تقرری	۶۵۲
مجموعی	۶۵۳
کچھ متفرق واقعات	۶۵۳
اس سال میں وفات پانے والے مشاہیر	۶۵۳
روح بن احمد	۶۵۳
قیماز بن عبداللہ	۶۵۳
واقعات ۵۷۱ھ	۶۵۳
صلاح الدین اور فرنگیوں کی صلح	۶۵۳
سیف الدین کا خط	۶۵۳
سیف الدین کا صلاح الدین کا گھیراؤ	۶۵۳
سیف الدین کی شکست	۶۵۳
سامان کی تقسیم	۶۵۳
اس سال میں وفات پانے والے مشہور لوگ	۶۵۶
۵۷۲ھ کے واقعات	۶۵۷
اس سال فوت ہونے والے مشہور و معروف لوگ	۶۵۸
علی بن عساکر	۶۵۸
محمد بن عبداللہ	۶۵۸
شمس الدین خطیب	۶۵۹
۵۷۳ھ کے واقعات	۶۵۹
اس سال میں وفات پانے والے مشہور و معروف لوگ	۶۶۰
صدقہ بن الحسین	۶۶۰
محمد بن اسعد بن محمد	۶۶۱
محمود بن تکش شہاب الدین الحارمی	۶۶۱
۵۷۴ھ کے واقعات	۶۶۱
ابن اثیر کا بیان	۶۶۱
فروخ شاہ	۶۶۲
قلعہ داویہ	۶۶۲
قتل بالخفی	۶۶۲
اس سال میں وفات پانے والے مشہور و معروف لوگ	۶۶۲
حیص بیص	۶۶۳
محمد بن نسیم	۶۶۳
۵۷۵ھ کے واقعات	۶۶۳
قلعہ احزان کی تباہی کا بیان	۶۶۳
دمشق قحط کا ذکر	۶۶۳
المستضئی (بامر اللہ) کی وفات اور کچھ حالات	۶۶۵
اس سال میں وفات پانے والے بزرگ اور معروف لوگ	۶۶۶
ابراہیم بن علی	۶۶۶
اسماعیل بن موہوب	۶۶۶
المبارک بن علی بن الحسن	۶۶۶

www.ahlehaq.org

ناصرالدین اللہ ابوالعباس احمد بن المستضی ۶۶۶
۵۷۶ھ کے واقعات ۶۶۶
سلطان توران شاہ کی وفات ۶۶۷
حج بیت اللہ ۶۶۸
اس سال میں وفات پانے والے معروف اور بزرگ لوگ ۶۶۸
۵۷۷ھ کے واقعات ۶۶۹
سلطان صالح بن نورالدین الشہید کی وفات ۶۷۰
سلطان کا تقویٰ ۶۷۰
وصیت ۶۷۰
عزالدین کی حلب آمد ۶۷۰
حلب پر قبضہ ۶۷۰
یمن میں طغتکین کی حکومت ۶۷۰
فرنگیوں کی عہد شکنی ۶۷۱
قراقوش کی افریقہ روانگی ۶۷۱
اس سال وفات پانے والے مشاہیر ۶۷۱
الشیخ کمال الدین ابوالبرکات ۶۷۱
۵۷۸ھ میں ہونے والے واقعات ۶۷۱
دوبارہ حلب روانگی ۶۷۱
فصل ۶۷۲
عزالدین المسعود کی وفات ۶۷۲
خوبیاں ۶۷۳
عادات ۶۷۳
اس سال وفات پانے والے مشاہیر ۶۷۳
الشیخ ابوالعباس ۶۷۳
لطف بن عبداللطیف بن مسعود بن جعفر ال ۶۷۳
علامہ قطب الدین ابوالمعالی ۶۷۳
۵۷۹ھ کے واقعات ۶۷۳
فتح آمد ۶۷۳
بوری بن ایوب کا انتقال ۶۷۳
آقسنقر کے ساتھ معاہدہ ۶۷۳
صلاح الدین کی مراجعت ۶۷۳
بیت المقدس کی فتح کی خوشخبری ۶۷۴
حلب سے روانگی ۶۷۵
الکرک کا محاصرہ ۶۷۵
۵۸۰ھ کے واقعات ۶۷۵
الغوریوں کی آمد ۶۷۵
فرنگیوں کا تعاقب ۶۷۶
اربل کا محاصرہ ۶۷۶
۵۸۱ھ کے واقعات ۶۷۶
اہل موصل کی سلطان کے ساتھ صلح ۶۷۶
صلاح الدین کی بیماری ۶۷۷
اس سال وفات پانے والے مشاہیر ۶۷۷
مہذب الدین عبداللہ بن اسعد موصلی ۶۷۸
امیر ناصرالدین محمد بن شیرکوہ ۶۷۸
المحمود بن محمد ابن علی بن اسماعیل ۶۷۸
الامیر سعدالدین مسعود ۶۷۸
الست خاتون عصمت الدین ۶۷۸
الحافظ ابو موسیٰ المدینی ۶۷۸
ابوالقاسم السہیلی ۶۷۹
تصانیف ۶۷۹
ولادت ۶۷۹
۵۸۲ھ کے واقعات ۶۷۹
اس سال وفات پانے والے مشاہیر ۶۸۰
ابومحمد عبداللہ بن ابی الوحش ۶۸۰
۵۸۳ھ کے واقعات ۶۸۰
اس سال بیت المقدس کی فتح ۶۸۳
"اور" "۹۲" سال بعد عیسائیوں کے ہاتھوں سے اس کی ۶۸۳
واگزاری"
بیت المقدس میں پہلا جمعہ ۶۸۴
عجیب واقعہ ۶۸۵
فصل ۶۸۶
اس سال وفات پانے والے مشاہیر ۶۸۸

www.ahlehaq.org

الشیخ عبد المغیث بن زہیر الحربی	۶۸۸	جرمن فوج کی تباہی	۶۹۳
علی بن خطاب بن خلف	۶۸۸	جرمنوں کی آمد کے اثرات	۶۹۳
الامیر شمس الدین محمد بن عبد الملک بن مقدم	۶۸۸	سلطان کے خیمے پر حملہ	۶۹۳
محمد بن عبید اللہ	۶۸۸	فرنگی کمک کی آمد	۶۹۳
نصر بن فتیان بن مطر	۶۸۸	فصل	۶۹۵
ابو الحسن الداسطانی	۶۸۸	قراقوش کا خط	۶۹۵
۵۸۴ھ کے واقعات	۶۸۸	کمک کی آمد	۶۹۵
الکرک کی طرف لشکر کی روانگی	۶۸۹	بیروت سے کمک	۶۹۵
صلاح مشورہ	۶۸۹	برجوں پر حملہ	۶۹۵
سواحل کی فتح	۶۸۹	کامیاب کاروائی	۶۹۶
شاہ انطاکیہ کے ساتھ خط و کتابت	۶۸۹	شاہ ارمل کی وفات	۶۹۶
صفد اور قلعہ کوکب کی فتح	۶۸۹	قاضی فاضل کا خط	۶۹۶
فاطمیوں کی ریشہ دوانیاں	۶۹۰	ایک اور خط	۶۹۶
اس سال وفات پانے والے مشاہیر	۶۹۰	تیسرا خط	۶۹۷
الامیر والکبیر ملاذ الملوک والسلاطین	۶۹۰	شاہ مغرب کو اطلاع	۶۹۷
ابو محمد عبد اللہ بن علی	۶۹۱	فرنگیوں کا حملہ	۶۹۷
الغازی ابی قطور	۶۹۱	اہل شہر کی درخواست	۶۹۷
۵۸۵ھ کے واقعات	۶۹۱	فصیل پر جنگ	۶۹۷
واقعہ عکا	۶۹۱	اس سال وفات پانے والے مشاہیر	۶۹۸
اس سال وفات پانے والے مشاہیر	۶۹۲	جرمن بادشاہ	۶۹۸
القاضی شرف الدین ابو سعد	۶۹۲	محمد بن محمد بن عبد اللہ	۶۹۸
کردار و خوبیاں	۶۹۲	۵۸۷ھ کے واقعات	۶۹۸
تالیفات	۶۹۲	فرنگیوں پر حملہ	۶۹۸
احمد بن عبد الرحمن بن وہبان	۶۹۳	فرانسیسی بادشاہ کی آمد	۶۹۹
الفقیہ الامیر ضیاء الدین عیسیٰ	۶۹۳	انفور کی آمد	۶۹۹
المبارک بن المبارک الکرخی	۶۹۳	عکا کے محاصرے میں سختی	۶۹۹
واقعات ۵۸۶ھ	۶۹۳	برج کی تباہی	۶۹۹
[illegible] کی مہم	۶۹۳	صلاح الدین سے فرنگی بادشاہ کی درخواست	۷۰۰
قلعہ پر قبضہ	۶۹۳	فصیل کی تباہی	۷۰۰
جرمنوں کی تباہی	۶۹۳	فصیلوں پر فرنگیوں کا قبضہ	۷۰۰
مصری بیڑے کی آمد	۶۹۳	فرنگیوں کے ساتھ خط و کتابت	۷۰۱

www.ahlehaq.org

عکا پر فرنگی قبضہ	۷۰۱	ختم شد تاریخ ابن کثیر حصہ ۱۱، ۱۲	۷۰۷
مسلمانوں کی فتح	۷۰۱		
مسلمانوں کی تباہی	۷۰۱		
فرنگی بادشاہ سے گفتگو	۷۰۱		
شاہ کعب پر حملہ	۷۰۲		
اس سال وفات پانے والے مشاہیر	۷۰۲		
ملک مظفر	۷۰۲		
امیر حسام الدین محمد بن عمر بن لاشین	۷۰۲		
امیر علم الدین سلیمان بن حیدری حلبی	۷۰۲		
الصفی بن القابض	۷۰۲		
ماہر طبیب اسعد بن المطران	۷۰۲		
نجم الدین الخبوشانی	۷۰۳		
واقعات ۵۸۸ھ	۷۰۳		
المرکیس کا قتل	۷۰۳		
الداروم پر قبضہ	۷۰۳		
مسلمانوں کی پریشانی	۷۰۳		
صلح و مشورہ	۷۰۳		
سلطان کا خطاب	۷۰۳		
حاضرین کی دعوت	۷۰۳		
سلطان سے درخواست	۷۰۳		
فرنگیوں کا مشورہ	۷۰۴		
فرنگیوں کا تعاقب	۷۰۵		
صلح کی گفتگو	۷۰۵		
دوبارہ گفتگو	۷۰۵		
فرنگیوں کی للکار	۷۰۵		
شاہ فرنگ کی بیماری	۷۰۵		
اس سال وفات پانے والے مشہور لوگ	۷۰۶		
قاضی شمس الدین محمد بن موسیٰ	۷۰۶		
امیر سیف الدین علی بن احمد المشطوب	۷۰۶		
عزالدین قلج ارسلان بن مسعود	۷۰۶		
شاعر ابو المرہف نصر بن منصور النمیری	۷۰۶		

www.ahlehaq.org

تاریخ ابن کثیر — حصہ یازدہم

۲۴۸ ہجری کے بقیہ واقعات

مستعین کی خلافت

آغاز سال ۲۴۹ ہجری

ابوالعباس احمد بن محمد المعتصم ..... جس دن المنتصر باللہ کا انتقال ہوا تو عوام الناس نے اس کے ہاتھ پر اسی دن بیعت کی تھی تو ان کی ایک تھوڑی سی جماعت نے اسے حق اور اسے منصور کے نعرے لگا کر ان کی خلافت سے بغاوت کی، خود بعض افراد بھی ان کی حمایت میں لڑے ہو گئے دوسری جانب مدد کے طور پر مستعین باللہ کی فوج مقابلہ پر آ گئی فریقین کے درمیان بہت دیر تک جنگ جاری رہی پھر دونوں طرف کے بہت سے لوگ جنگ میں قتل کر دیئے گئے بغداد کے بہت سے گھر لوٹ مار کا نشانہ بنے بہت سے مختلف قسم کے فتنے ظاہر ہونے لگے تو مستعین کو فتح حاصل ہوئی اور وہ خلیفہ بن گیا انہوں نے زمام حکومت سنبھال لی اپنے قائدین کو عہدوں سے معزول کر کے موافقین کو ان کی جگہ فائز کیا۔ بلاد کے لوگوں سے روابط ختم کئے بلاد کے لوگوں سے تعلقات استوار کئے کچھ منصوبے شروع کئے کچھ روک دیئے کچھ عرصہ تک اسی پالیسی کے تحت کام ہوتا رہا۔

بغا کبیر کی وفات اور موسیٰ ابن بغا کا اس کی جگہ مقرر ہونا ..... اسی سال ماہ جمادی الآخری میں بغا کبیر نے اس دار فانی سے کوچ کی جس کی وجہ سے خلیفہ وقت نے ان کے باصلاحیت لائق ترین لڑکے موسیٰ بن بغا کو ان کے عہدہ پر مقرر کر دیا تھا پھر اس نے مشرق اور مغرب کے اطراف میں مسلسل حملے کئے جس کے نتیجے میں اس نے اس کا بڑا حصہ اور ولایت کا متفرق ساز و سامان جمع کیا اور بہت سی بستی بن اعلیٰ موتی بھی فتح کر لئے اور بیس ہزار من سونے چاندی کا ایک تکیہ بھی اس کے ہاتھ لگ گیا۔

اہل حمص کی بغاوت ..... نیز اس سال حمص کے باشندوں نے اپنے حاکم کے خلاف علم بغاوت بلند کیا اسے شہر سے باہر نکال دیا تو حاکم وقت نے اس جرم کی پاداش میں ان کے سرغنوں کو گرفتار کر کے ان کے ٹھکانے ختم کرنے کے اقدامات جاری کئے اسی سال محمد بن سلیمان الزینبی نے لوگوں کو حج بیت اللہ کرایا۔

خاص خاص لوگوں کی وفات ..... احمد بن صالح، حسین بن علی الکرابیسی، عبدالجبار بن علاء، عبدالملک بن شعیب، عیسیٰ بن حماد، محمد بن

www.ahlehaq.org

حمید رازی، محمد بن زنبور، محمد بن علاء ابو کریب، محمد بن یزید ابو ہاشم الرفاعی اس سال وفات پانے والوں میں مشہور و معروف شخصیات میں سے تھے۔

ابو حاتم السجستانی آپ کا نام گرامی سہل بن محمد بن عثمان بن یزید الجشمی ابو حاتم النحوی اللغوی ہے۔ آپ نے بہت سی کتابیں تصنیف فرمائیں اور علم لغت میں مہارت تامہ حاصل کی۔ علم لغت میں آپ کے استاد ابو عبیدہ اور اصمعی جیسے حضرات تھے۔ آپ نے ابو زید انصاری سے بہت زیادہ روایتیں بیان کی ہیں، مبرد اور ابن درید وغیرہ جیسے حضرات آپ کے شاگردوں میں سے تھے۔ آپ بااخلاق اور بہت زیادہ راہ خدا میں خرچ کرنے اور قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے تھے۔ یومیہ ایک دینار صدقہ کرنے اور ہفتہ میں ایک قرآن شریف کی تلاوت کا معمول تھا۔ آپ نے شعر و شاعری بھی کی ہے آپ ہی کے چند اشعار ہیں

> عوام الناس نے اس کے حسین چہرہ کو ظاہر کر دیا پھر اس کی وجہ سے گناہ میں مبتلا ہونے والوں کو ملامت کرنا شروع کر دی اگر لوگوں
> کو میری پاکدامنی کا خطرہ ہوتا تو اس کے خوبصورت چہرہ کو ظاہر نہ کرتے۔

وفات محرم میں آپ نے وفات پائی بعض حضرات کا قول یہ ہے کہ اسی سال ماہ رجب المرجب میں آپ کی وفات کا واقعہ پیش آیا۔

۲۴۹ھ کے واقعات

مسلمانوں کی ایک جماعت اور رومیوں کے درمیان وسط ماہ رجب جمعۃ المبارک کے روز مقام ملطیہ کے قریب مقابلہ ہوا اور سخت جنگ ہوئی۔ جانبین سے کافی افراد مارے گئے اور امیر المسلمین عمر بن عبداللہ بن الاقطع اور ان کے ساتھ دو ہزار مسلمان بھی مارے گئے اور اسی جنگ میں مسلمانوں کی ایک جماعت کے امیر حضرت علی بن یحییٰ ارمنی بھی قتل کر دیے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ان دونوں امیروں کا تعلق اکابر انصار سے تھا۔

فتنہ بغداد ماہ صفر کے شروع میں بغداد میں ایک بہت بڑا فتنہ پیش آیا جس کا سبب یہ بنا کہ امراء کی ایک جماعت نے زبردستی خلافت چھیننے کی کوشش اور خلیفہ متوکل کو قتل کر ڈالا اور اس کے ساتھ ساتھ خلیفہ منتصر اور خلیفہ مستعین کی طاقت کو بھی کمزور کر دیا تو عوام الناس پر ان کی یہ حرکت ناگوار گزری چنانچہ عوام الناس نے جمع ہو کر جیل پر حملہ کر کے اس میں سے قیدیوں کو نکال لیا پھر سب جمع ہو کر شہر کے کنارہ کے دونوں پلوں کی طرف آگئے ایک پل کو توڑ پھوڑ کر اور دوسرے کو آگ لگا کر ختم کر دیا پھر انہوں نے عوام الناس سے مدد کی درخواست کی تو ایک بہت بڑی جماعت نے ان کی درخواست پر اپنی مدد پیش کر دی۔ اس کے بعد سب نے مل کر بہت سے مقامات پر لوٹ مار کی اور یہ سب واقعات بغداد کی مغربی جانب میں رونما ہوئے۔

پھر مالداروں نے سرحدوں پر دشمنان اسلام سے جنگ کرنے والے مسلمانوں اور مقتول مسلمانوں کا بدلہ لینے کے لئے بغداد کی عوام سے مالی مدد کا مطالبہ کیا جس کے جواب میں رومیوں سے جہاد کرنے کے لئے چاروں طرف سے مسلمان بغیر ساز و سامان کے ٹوٹ پڑے۔ اس فتنہ کا سبب یہ تھا کہ دشمنان اسلام سے جہاد کرنے کے لئے خلیفہ اور ملک کی افواج روم کے علاقوں میں پھیل گئیں اور وہ خلافت کے اصل مقصد کو چھوڑ کر اور اپنی ذمہ داریوں کو پس پشت ڈال کر خلاف شرع امور میں مشغول ہو گئے جس کی وجہ سے عوام الناس ان سے ناراض ہو گئی اور مذکورہ ہنگامے انہوں نے برپا کئے پھر اکیس ربیع الاول کو سامرا کے لوگوں نے بغداد کی طرح قید خانہ جا کر وہاں کے قیدیوں کو بھی جیل خانوں سے نکال لیا وہاں کے سپاہی جن کا نام زرافہ تھا ان لوگوں کے مقابلہ میں آ گئے لیکن عوام الناس نے ان کو شکست دے دی اس ہنگامے کی روک تھام کے لئے وصیف اور بغا صغیر اور ترکی کے عوام نے مقابلہ میں آ کر قتال کیا جس کے نتیجے میں انہوں نے بہت سے افراد کو قتل کیا لیکن یہ فتنہ برابر جاری رہا تاہم ایک زمانہ کے بعد از خود ختم ہو گیا۔

اسی سال ماہ ربیع الثانی میں ترک عوام کے درمیان ایک فتنہ کھڑا ہو گیا جس کی وجہ یہ تھی کہ خلیفہ مستعین نے اپنے دور خلافت میں تین شخصوں کو

بہت آزادی دے دی گئی تھی۔

(۱) ... اتامش ترکی نامی شخص جس کا شمار خلیفہ کے اخص الخواص اور وزیروں میں ہوتا تھا اور وہ خلیفہ کے صاحبزادے عباس کی دیکھ بھال کرتا اور اسے شاہسواری سکھانا بھی اسی کے سپرد تھا۔

(۲) خلیفہ کے مقربین میں سے دوسرا شخص شاہک الخادم تھا۔

(۳) خلیفہ کی والدہ بھی جو اپنی من مانی کرتی تھی اور اس کا ایک کاتب تھا جس کا نام سلمہ بن سعید النصرانی تھا۔ چنانچہ ان میں سے اتامش نامی شخص نے بیت المال کے اموال میں سے فضول خرچی کر کے اسے بالکل خالی کر دیا۔ اس کی یہ حرکت عوام کو بالکل برداشت نہیں ہوئی اس لئے وہ سب اس پر بگڑے ہوئے تھے اور کوشش کرتے رہے اور خلیفہ کے پاس اس کی موجودگی کے وقت لوگوں نے خلیفہ کے محل کا گھیراؤ کر لیا اس وقت خلیفہ بے یار و مددگار رہ گیا اور وہ کچھ نہ کر سکا بالآخر لوگوں نے ذلت آمیز طریقے سے اسے گرفتار کر کے قتل کر ڈالا اور اس کا گھر بار جائداد مع سامان کے لوٹ لیا اس کے بعد خلیفہ نے ابو صالح عبداللہ بن احمد بن یزداد کو اپنا وزیر چن لیا اور بغا صغیر کو فلسطین کا اور وصیف کو اہواز کا حاکم بنا دیا جس کی وجہ سے پہلے سے بھی زیادہ فتنے اور ہنگامے وجود میں آئے اور خلیفہ کی طاقت و قوت کمزور پڑ گئی۔

۳ جمادی الآخر کو جمعرات کے دن سامرا کے علاقہ میں مغاربہ کے درمیان بے چینی کی کیفیت پیدا ہو گئی جس کی وجہ سے وہ جمع ہو کر اتحاد و اتفاق کا مظاہرہ کرنے لگے لیکن یہ اتحاد ان کے درمیان دیر تک قائم نہیں رہتا۔ ۲۵ جمادی الآخر بروز جمعہ مطابق ۱۹ ماہ تموز سامرا کے علاقہ میں بڑی زور دار بارش ہوئی اور مسلسل بجلی کی چمک کے ساتھ ابر کی گھٹا چھائی رہی اور پورا دن موسلادھار بارش ہوتی رہی۔

ماہ ذی الحجہ میں رے کے علاقہ میں زبردست زلزلہ آیا اور زور دار آندھی چلی جس نے وہاں کی عمارتوں کو اکھاڑ کر رکھ دیا اور بہت سے افراد کو ہلاک کر دیا اور باقی ماندہ افراد جنگل کی طرف نکل کھڑے ہوئے۔ اسی ماہ میں مکہ مکرمہ کے گورنر عبدالصمد بن موسیٰ بن محمد بن ابراہیم امام نے لوگوں کو حج کرایا۔

مخصوصین کی وفات ... اس سال خاص خاص لوگوں میں وفات پانے والوں میں یہ حضرات تھے ایوب بن محمد الوزان، کتاب المسند کے مصنف حسن بن الصباح البزار، رجاء بن مرجا الحافظ، التفسیر الکافی کے مصنف عبد بن حمید، عمرو بن علی الفلاس۔

علی بن جہم ... علی بن جہم بن بدر بن مسعود بن اسید القرشی السامی جو سامہ بن لؤی الخراسانی ثم البغدادی کی اولاد میں سے تھے۔ ان کا شمار مشہور شعراء اور مسلم شدہ دیانتداروں میں ہوتا تھا۔ ان کے اشعار کا ایک دیوان ہے جس میں اچھے اشعار بھی ہیں اور ایسے اشعار بھی ہیں جس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف باتیں کی گئی تھیں۔ اور یہ خلیفہ متوکل کے مقربین میں سے تھے ایک مرتبہ خلیفہ نے ناراض ہو کر خراسان کی طرف ان کو نکل جانے کا حکم دیا اور اپنے نائب کو حکم دیا کہ وہ ان کو ننگا کر کے مارے چنانچہ نائب نے خلیفہ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے ان کے ساتھ ایسا ہی کیا۔

ان کے کہے ہوئے عمدہ اشعار میں سے کچھ یہ بھی ہیں:

> بے دینی اور غیر رشتہ داری کی دشمنی سے بڑھ کر کوئی مصیبت نہیں۔ اس لئے کہ وہ تیری عزت کے برباد کرنے میں کسی چیز کا خیال
> نہیں رکھے گا اور وہ تیری محفوظ عزت داریوں پر حملہ آور ہو گا۔

انہوں نے یہ اشعار مروان بن ابی حفصہ کی ہجو میں کہے تھے جس کے جواب میں مروان نے مندرجہ ذیل شعر کہے:

> کیا اس کے بعد علی بن جہم شعر گوئی کا دعویٰ کرتا ہے حالانکہ میں یقین سے کہتا ہوں کہ وہ شاعر نہیں تھا اور اصل بات یہ ہے کہ میرا
> والد اس کی والدہ کا پڑوسی تھا جب اس نے اشعار کہنے کا دعویٰ کیا تو اس نے میرے سامنے اس کا راز فاش کر دیا۔

علی بن جہم شام آنے کے بعد عراق جانے کے ارادے سے لوٹا جب حلب پر اس کا گزر ہوا تو وہاں کے لوگوں نے اس پر حملہ کر دیا علی بن جہم نے جواباً ان سے مقابلہ کیا جس میں وہ سخت زخمی ہو گیا بالآخر یہی اس کی موت کا سبب بن گیا اس وقت اس کے کپڑوں سے ایک تحریر برآمد ہوئی جس میں مندرجہ ذیل اشعار لکھے ہوئے تھے:

www.ahlehaq.org

دے رہے ہیں کہ اگر رسول اللہ اس وقت ہم میں موجود ہوتے تو بھی اس مقتول کی تعریف فرماتے۔ لیکن عبداللہ بن طاہر نے ان کی اس بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ اس کے بعد ابو ہاشم جعفری یہ اشعار کہتے ہوئے جدا ہوئے:

اے بنی طاہر تمہیں اس کے کھانے میں مزہ نہیں آئے گا اس لئے کہ نبی کا گوشت خوش گوار نہیں ہوتا۔ یہ ایسا شخص ہے جس کا
چاہنے والا خود رب العالمین ہے اور اس کی کامیابی یقینی ہے۔

اس موقع پر خلیفہ نے کوفہ کے نائب امیر حسین بن اسماعیل کے پاس ایک شخص کو امیر بنا کر بھیجا تھا چنانچہ وہ یحییٰ بن عمر کے قتل کے بعد کوفہ میں داخل ہوئے اور انھوں نے کوفہ والوں کے قتل عام کا ارادہ کیا لیکن نائب امیر نے انہیں منع کر دیا اور شہر والوں کے لئے عام معافی کا اعلان کر دیا اس طریقہ پر رب العزت نے اس فتنے کا خاتمہ فرمایا۔

واقعات ۲۵۱ھ

اسی سال مستعین اور بغا صغیر اور وصیف تینوں نے مل کر باغر ترکی کے قتل کا منصوبہ بنایا اور یہ متوکل کے قتل میں ملوث لیڈروں اور سرداروں میں سے تھا چنانچہ طے شدہ منصوبے کے تحت اسے قتل کر دیا گیا اور اس کی جائیداد و دفینوں کو ضبط کر لیا گیا۔ اس کے بعد خلیفہ بڑی تیز رفتار گھوڑی پر سوار ہو کر سامرا سے بغداد چلے گئے جس کی وجہ سے نظام حکومت درہم برہم ہو گیا۔ یہ واقعہ محرم میں رونما ہوا بغداد پہنچنے کے بعد خلیفہ نے محمد بن عبداللہ بن طاہر کے پاس رہائش اختیار کی۔

بغداد اور سامرا والوں میں خلافت کے بارے میں اختلاف۔۔۔۔ اسی زمانے میں بغداد اور سامرا کے عوام میں ایک بہت بڑے فتنے نے جنم لیا جس کا ظہور اس صورت میں ہوا کہ سامرا والوں نے معتز کے ہاتھ پر لوگوں کو بیعت کرنے کی دعوت دی اور بغداد کے باشندوں نے مستعین کی بیعت کو بدستور باقی رکھا۔

اس کے بعد سامرا والے معتز اور اس کے بھائی موید کو جیل سے چھڑا کر لے گئے اور معتز کو اپنا سربراہ بنا لیا اور وہاں کے بیت المال پر قبضہ کر لیا جس میں اس وقت کل پانچ لاکھ دینار تھے اور مستعین کی والدہ کی کل رقم دس لاکھ دینار اور مستعین کے لڑکے کی املاک چھ لاکھ دینار تھی۔

اس وقت سامرا میں معتز کی پوزیشن خوب مستحکم ہو گئی دوسری طرف مستعین نے محمد بن عبداللہ بن طاہر کو بغداد کی حفاظت کے بارے میں ہدایت جاری کرتے ہوئے کہا کہ شہر کی دونوں دیواریں اور خندق کی مرمت کی جائے اور اس منصوبے کے لئے اس نے تین لاکھ تیس ہزار درہم کا اعلان کیا اور ہر دروازے پر حفاظت کے لئے ایک چوکیدار مقرر کیا اور جدید شہر کی چار دیواری پر پانچ منجنیق اور چھوٹی توپیں نصب کیں ان میں سے ایک منجنیق بہت بڑی تھی جس کا نام غضبان تھا اور دیگر آلات جنگ اور دشمن سے بچاؤ کی تدابیر اور لوگوں کی فوری کا بھی انتظام کیا اور دشمن کا سد باب کرنے کے لئے چاروں طرف کے پل توڑوا دیئے۔

اس موقع پر معتز نے محمد بن عبداللہ بن طاہر کو خط کے ذریعے اپنی حکومت میں شمولیت کی دعوت دی اور اس میں ان باتوں کا بھی ذکر کیا جو اس کے والد متوکل نے محمد بن عبداللہ بن طاہر سے عہد و پیمان کے طور پر لکھی تھیں کہ میرے بعد ولی عہد میرا لڑکا معتز ہوگا لیکن محمد بن عبداللہ نے اس خط کی طرف کوئی توجہ نہیں دی بلکہ اس کے خلاف دلائل ذکر کرتے ہوئے اس کی حکومت میں شامل ہونے کے بارے میں صاف جواب دے دیا۔

مستعین اور معتز دونوں کی طرف سے موسیٰ بن بغا کے نام دعوتی خط۔۔۔۔ اس کے بعد مستعین اور معتز دونوں نے موسیٰ بن بغا کو خط کے ذریعے اپنی طرف آنے کی دعوت دی تاکہ حمص والوں سے قتال کیا جائے اور معتز نے اس کے پاس دس جھنڈے بھیجے تاکہ وہ اپنے ساتھیوں میں سے جسے چاہے دے اور مستعین نے اسے اپنی حکومت میں شمولیت اور اس کا نائب حاکم بننے کی بھی دعوت دی۔

www.ahlehaq.org

لیکن موسیٰ بن بغا کبیر فوراً سوار ہو کر سامرا چلا گیا اور معتز کے حلقے میں شامل ہو گیا اسی طرح عبداللہ بن بغا صغیر بغداد میں اپنے والد کے پاس فرار ہو کر معتز کے قافلے سے جا ملا اس کے علاوہ بہت سے امراء اور ترکی لوگوں نے بھی معتز کی حمایت کا اعلان کر دیا۔

معتز نے اپنے بھائی احمد بن متوکل کو مستعین سے قتال کرنے پر آمادہ کیا اور اس کے ساتھ ایک لشکر بھیجنے کا بھی وعدہ کیا جس کی وجہ سے وہ اس کام کے لئے تیار ہو گیا چنانچہ وہ ترکی وغیرہ پانچ ہزار کا لشکر لے کر بغداد کی طرف چلا گیا اور اپنے لشکر کے مقام پر جمعہ کی نماز پڑھائی۔

اور اپنے بھائی معتز کے لئے دعا کی اور پھر سات صفر اتوار کی شب بغداد شہر پہنچ گیا تو اس وقت بھی اس کے ساتھ ایک بڑی جماعت آ ملی ابو احمد کے لشکر میں ایک شخص تھا جس کا نام باذنجانہ تھا اس موقع پر اس نے مندرجہ ذیل اشعار کہے۔

> اے بنی طاہر اللہ کے اس لشکر سے ڈرو جس کو موت بہت زیادہ محبوب ہے اور اس لشکر کے مقابلہ میں مت آؤ جس کا امیر ابو احمد ہے جو کہ بہترین مولیٰ اور بہترین مددگار ہے۔

اس کے بعد دونوں لشکروں میں گھمسان کی جنگ شروع ہو گئی اور بہت زیادہ خوفناک واقعات رونما ہوئے جنہیں ابن جریر نے تفصیل سے بیان کیا ہے۔

پھر معتز نے اپنے بھائی کی مدد کے لئے موسیٰ بن اشناس کے ہمراہ تین ہزار ترکیوں کی کمک بھیجی یہ لوگ ربیع الاول کی بالکل آخری تاریخ کو پہنچے پس انہوں نے شہر کے مغربی کنارے باب قطربل کے نزدیک پڑاؤ ڈالا اور ابو احمد کا لشکر باب شماسیہ کے قریب ٹھہرا اس وقت بڑی زوردار لڑائی چل رہی تھی اور لوگوں کا قتل عام ہو رہا تھا۔

ابن جریر نے واقعات بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ جنگ کے دوران معتز نے اپنے بھائی احمد کو بذریعہ خط بغداد والوں سے لڑائی میں سست رفتاری دکھانے پر ملامت کی جس کے جواب میں ابو احمد نے مندرجہ ذیل اشعار لکھ کر روانہ کئے:

> ہمارے پاس موت آنے کا ایک ہی راستہ ہے اور زمانہ کبھی ہمارے موافق ہوتا ہے اور کبھی ناموافق۔ ہمارے ایام لوگوں کے لئے عبرت کے واقعات ہیں۔ بعض ان میں سے بوقت صبح پیش آنے والے ہیں اور بعض بوقت شب۔ ان میں سے بعض مصیبتیں ایسی ہیں جو کہ بچے کو بوڑھا کر دینے والی ہیں اور بعض ایسی ہیں کہ ان میں کیا دوست کیا دشمن سب کو رسوا کر دے اور ایک آگ بھڑکی ہوئی شہر پناہ ہے کہ جس کی بلندی کو دیکھنے سے نظریں بھی تھک جاتی ہیں اور ایک گہرا پانی ہے ہلاک کر دینے والی جنگ ہے اور بالکل تیار شدہ تلوار ہے۔ اور ایک بہت بڑا خطرہ ہے اور ایک مضبوط قلعہ ہے۔ اور صبح کے وقت پکارنے والے کی دھیمی صدا کہتے ہوئے کہ ایک زوردار چیخ ہے لیکن وہ کوئی بھلی چیز نہیں ہے۔ پس کوئی پڑا ہوا ہے اور زخمی حالت میں ہے اور کوئی جلا ہوا ہے اور کوئی غرق شدہ ہے۔ یہ قتل کیا ہوا ہے اور یہ پچھاڑا ہوا ہے اور کوئی منجنیق کے ذریعے چور چور ہے۔ وہاں بہت زیادہ مال کا بازار گرم ہے اور لوٹ مار ہے اور تباہ شدہ گھر ہیں جو لوگوں کو خوش کرنے والے ہیں۔ جب ہم کسی راستے پر چلتے ہیں تو کچھ دیر کے بعد اسے بند پاتے ہیں۔ اللہ ہی کی مدد سے ہم اپنے مقصود تک پہنچیں گے اور اسی کی مدد سے ہم کمزور ہونے کے باوجود دشمن پر فتح اور کامیابی حاصل کریں گے ابن جریر کہتے ہیں کہ مذکورہ اشعار علی بن امیہ کے ہیں جو کہ مخلوع اور مامون کے فتنے کے موقع پر کہے گئے تھے۔

فریقین کے درمیان مختلف اوقات میں لڑائی جاری رہی اور شہر پر ابو احمد کا محاصرہ رہا اور بغداد کے باشندے اس سال آخر تک تنگ حالی کا شکار رہے اور بہت سے واقعات میں دونوں فریقوں کے کافی تعداد میں لوگ مارے گئے کبھی ابو احمد غالب آ جاتا اور شہر کے بعض دروازوں پر قبضہ کر لیتا لیکن طاہر کے لوگ ان پر حملہ کر کے انہیں بھگا دیتے اور ان میں سے بہت سوں کو قتل کر دیتے پھر اپنے ٹھکانوں پر واپس پہنچ جاتے اور کچھ وقت تک جنگ رک جاتی۔

ابن طاہر کا منافقانہ پالیسی اختیار کرنا۔ لیکن جب بھی بغداد میں غلہ اور سامان رسد میں کمی آتی تو بغداد والے پست ہمتی کا شکار ہو

www.ahlehaq.org

جانے لگا پھر عوام میں ابن طاہر کے بارے میں مشہور ہو گیا کہ وہ درحقیقت معتز کے ساتھ ہے نہ کہ مستعین کے ساتھ جب یہ افواہ اس سال کے آخر تک بے لوگوں کے ان شکوک و شبہات کا ابن طاہر کو علم ہو گیا تو وہ خلیفہ اور عوام کے سامنے معذرت کرنے لگا اور بڑی بڑی قسمیں کھانے لگا لیکن عوام کے دلوں میں اس کے متعلق شکوک و شبہات بدستور قائم رہے اور انہیں اطمینان نہیں ہوا ایک موقع پر عوام کے ایک ہجوم نے ابن طاہر کے مکان کا گھیراؤ کر لیا اس وقت خلیفہ بھی اس میں موجود تھا لوگوں نے مطالبہ کیا کہ خلیفہ ان کے روبرو آ کر ابن طاہر کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرے چنانچہ چاروں طرف سے شور برپا ہو گیا بالآخر خلیفہ ان کے سامنے آیا اس وقت اس نے کالے کپڑے پہنے ہوئے تھے اور آپ ﷺ کی چادر مبارک اوڑھی ہوئی تھی اور ہاتھ میں چھڑی تھی۔

اس موقع پر اس نے عوام سے خطاب کرتے ہوئے آپ ﷺ کا واسطہ دے کر کہا کہ تم اپنے گھروں کو واپس لوٹ جاؤ اور ابن طاہر کے بارے میں مطمئن ہو جاؤ اس لئے کہ وہ صحیح آدمی ہے تب جا کر شور ختم ہوا اور لوگ اپنے گھروں کو لوٹے۔

پھر ذی الحجہ کی ابتداء میں خلیفہ ابن طاہر کے گھر سے رزق الخادم کے گھر منتقل ہو گئے اور ابن طاہر کے گھر کے بالمقابل لوگوں کو عید الاضحیٰ کی نماز پڑھائی اور خلیفہ اس روز اس حالت میں لوگوں کے سامنے آئے کہ ان کے جسم پر بردہ نبوی اور ہاتھ میں چھڑی تھی اور وہ دن بغداد کے لوگوں کے لئے محاصرہ اور مہنگائی کی وجہ سے ایک سخت ترین دن تھا اور لوگوں پر خوف تھا اور بھوک چھائی ہوئی تھی جو کہ ان کے لباس سے عیاں تھی۔

اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں سب کے ساتھ عافیت کا معاملہ فرمائے۔

ابن طاہر کا مستعین کو خلافت سے دستبردار ہونے پر آمادہ کرنا ...... جب معاملہ حد سے گزر گیا اور تنگ حالی عام ہو گئی اور بچے بھوک سے نڈھال ہو گئے اور عوام پریشان ہو گئی تو ابن طاہر نے اولاً اشاروں کنایوں سے کنارہ لیے اور پھر کھل کر اپنی مصالحانہ پالیسی کا اظہار کر دیا حتیٰ کہ خلیفہ سے اس بارے میں مناظرہ کرتے ہوئے کہنے لگا کہ آپ کے لئے بہتر یہی ہے کہ خلافت سے دستبردار ہو کر کچھ نقد اور معاوضہ مال پر صلح کر لیں اور ہر سال اپنی ضروریات اور اخراجات کے لئے کچھ وظیفہ مقرر کر لیں اور وہ اسی کوشش میں لگا رہا بالآخر خلیفہ اس کی بات ماننے پر تیار ہو گیا۔

اس موقع پر جو شرائط ان کے درمیان طے ہوئیں ابن طاہر نے ان کو ایک کاغذ پر لکھ لیا پھر بیس ذی الحجہ کو ابن طاہر رصافہ کی سواری پر سوار ہو کر گیا اور قاضیوں اور فقہا کو جمع کر کے خلیفہ کے پاس لا کر انہیں اس بات پر گواہ بنایا کہ خلیفہ نے اپنے تمام اختیارات محمد کے سپرد کر دیئے ہیں اور اسی طرح دربان اور خدام کی ایک جماعت کو بھی گواہ بنایا پھر مہر خلافت پر بھی قبضہ کر لیا اور مستعین کے پاس رات کو کافی دیر بیٹھا رہا اور صبح ہوتے ہی عوام میں ابن طاہر کے بارے میں چہ میگوئیاں شروع ہو گئیں۔

اس کے بعد ابن طاہر نے امراء کی ایک جماعت کو خط دے کر معتز کے پاس بھیجا جب وہ جماعت معتز کے پاس پہنچی تو اس نے ان کا بہت اکرام کیا اور خلعتیں دیں اور جو بھی اصلاحات اور تحائف ان کے سامنے پیش کئے گئے اس کے علاوہ ۲۵۲ ہجری میں یہ اور بھی واقعات پیش آئے جن کا تذکرہ عنقریب آ رہا ہے۔

متفرق واقعات ...... اسی سال ربیع الاول میں قزوین اور زنجان کے علاقے میں اہل بیت میں سے ایک شخص کا ظہور ہوا جس کا نام حسین احمد بن اسماعیل بن محمد بن اسماعیل الارقط بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب تھا اور وہ کوکبی کے لقب سے مشہور تھا۔ آئندہ اوراق میں ان کے باقی احوال کا بیان ہوگا۔

اسی زمانہ میں موسیٰ بن عبد اللہ الحسنی کے بھانجے اسماعیل بن یوسف علوی بھی منظر عام پر آئے جن کا تذکرہ آگے ہوگا۔ اور سال رواں ہی میں بنی طالب سے حسین بن حمزہ بن عبد اللہ بن حسین بن علی بن حسن بن علی بن ابی طالب کا بھی ظہور ہوا اس موقع پر مستعین نے ان سے مقابلہ کرنے کے لئے مزاحم بن خاقان کو روانہ کیا چنانچہ دونوں کا مقابلہ ہوا۔ بالآخر علوی شکست کھا گیا اور اس کے بہت سے ساتھی بھی قتل کر دیئے گئے اس کے بعد مزاحم نے کوفہ میں داخل ہو کر ایک ہزار مکانات کو جلا ڈالا اور جو افراد علوی کے ساتھ جنگ میں شامل تھے ان کے اموال کو لوٹ لیا اور علوی کی آزاد کردہ بعض لونڈیوں کو بھی بیچ ڈالا۔

www.ahlehaq.org

حرمین شریفین میں اسماعیل بن یوسف کی لوٹ مار ...... اس سال میں اسماعیل بن یوسف بن ابراہیم بن عبداللہ بن حسن بن حسین بن ابی طالب نے مکہ المکرمہ پر حملہ کیا، جس سے وہاں کا نائب حاکم جعفر بن فضل خوف زدہ ہو کر فرار ہو گیا اس نے اس کا گھر اور اس کے ساتھیوں کے گھر لوٹ لیے اور بہت سے افراد کو قتل کر ڈالا اور خانہ کعبہ میں موجود سونا چاندی خوشبو غلاف کعبہ سب پر قبضہ کر لیا اور لوگوں سے دو لاکھ دینار چھین لئے پھر مدینہ منورہ چلا گیا وہاں کا نائب حاکم علی بن حسین بھی اس سے ڈر کر بھاگ گیا۔ پھر اسماعیل بن یوسف ماہ رجب میں دوبارہ مکہ میں داخل ہوا اور اہل مکہ کو گھیر لیا جس کی وجہ سے وہاں کے بہت سے باشندے بھوک اور پیاس سے ہلاک ہو گئے۔ اس موقع پر مکہ میں مہنگائی اس قدر ہو گئی کہ تین اوقیہ روٹی ایک درہم، ایک رطل گوشت چار درہم اور پانی کی بوتل تین درہم تک بکنے لگی اور اس فتنے کی وجہ سے اہل مکہ مختلف مصائب میں مبتلا ہو گئے۔

مدینہ منورہ میں قیام کرنے کے بعد وہ ظالم جدہ چلا گیا وہاں کے تاجروں کے اموال لوٹ لئے اور سوداگروں سے چھین لیں اور مکہ سامان لانے والے قافلوں کو لوٹ لیا۔ اللہ تعالیٰ اس کا ستیاناس کرے۔ پھر وہ ظالم دوبارہ مکہ آیا اور حج کے موقع پر کسی کو وقوف عرفہ نہیں کرنے دیا اور بہت سے حاجیوں کو قتل کر کے ان کے اموال چھین لئے اللہ تعالیٰ اس کی کوئی عبادت بھی قبول نہ کرے۔ اس سال ان بڑے بڑے فتنوں کے ظہور پذیر ہونے کی وجہ سے خرافات وحوادث بہت کثرت سے ہوئے۔

خاص خاص افراد کا انتقال اس سال خواص میں سے یہ افراد دنیا سے رخصت ہوئے اسحاق بن منصور الکوسج، حمید بن زنجویہ، عمرو بن رجاء المصیصی، ابو التقی ہشام بن عبد الملک الیزنی۔

واقعات ۲۵۲ھ

مستعین کے خلافت سے کنارہ کش ہونے کے بعد معتز باللہ کی خلافت کا بیان اس سال کا آغاز اس حال میں ہوا کہ ابو عبداللہ محمد المعتز بن جعفر المتوکل بن محمد المعتصم بن ہارون الرشید کی خلافت بڑی مستحکم ہو چکی تھی۔

ان کے بارے میں دو قول اور بھی ہیں (۱) احمد (۲) زبیر۔ ابن عساکر نے اسی آخری قول کو ترجیح دیتے ہوئے اپنی تاریخ میں زبیر ہی کے نام سے ان کے احوال کا تذکرہ کیا ہے۔

جب مستعین نے خلافت سے دستبردار ہو کر معتز کے ہاتھ پر بیعت کر لی تو بغداد کے خطباء نے ۴ محرم کو جامع مسجدوں میں خطبہ جمعہ دیتے ہوئے خلیفہ معتز باللہ ہی کا نام لیا اس کے بعد مستعین اپنے اہل وعیال اور باندیوں سمیت رصافہ سے حسن بن سہل کے گھر منتقل ہو گیا اور اس کام پر خلیفہ نے سعید بن رجاء کے ہمراہ ایک جماعت کو مامور کیا چنانچہ انہوں نے مستعین سے چادر، چھڑی اور مہر خلافت لے کر معتز باللہ کے پاس بھیج دی پھر معتز نے مستعین کو پیغام بھیجا کہ موتیوں کی وہ قیمتی انگوٹھی جن میں ایک کا نام برج اور دوسری کا نام جبل ہے وہ بھی دے دیں اس نے وہ بھی بھجوا دیں۔

پھر مستعین نے مکہ مکرمہ جانے کی اجازت مانگی لیکن اجازت نہیں ملی پھر انہوں نے بصرہ جانے کی اجازت مانگی تو جواب ملا کہ بصرہ آفت زدہ علاقہ ہے انہوں نے جواب دیا کہ خلافت سے دستبردار ہونا اس سے بھی زیادہ آفت زدہ ہے پھر انہوں نے واسط جانے کی اجازت مانگی اجازت مل گئی چنانچہ وہ چند محافظوں کی نگرانی میں واسط چلے گئے۔

اس کے بعد خلیفہ معتز نے احمد بن اسرائیل کو ہدایا عطا کئے اور اس کی تاج پوشی کر کے اسے اپنا وزیر بنا لیا جب بغداد میں حالات معمول پر آ گئے اور معتز کی پوزیشن مستحکم ہو گئی اور عوام اس کی تابع ہو گئی اور سرحدوں سے سامان کی آمد ورفت شروع ہو گئی اور بغداد کے عوام خوشحال ہو گئے، ابو احمد ۱۲ محرم الحرام جمعہ کے روز سامرا چلا گیا اور ابن طاہر نے امراء کی ایک جماعت کے ساتھ اسے رخصت کیا تو اس موقع پر ابو احمد نے ابن طاہر کو پانچ جوڑے اور ایک تلوار عطیہ پیش کئے اور اسے صراۃ سے ہی الوداع کہہ کر بھیج دیا۔

www.ahlehaq.org

اس موقع پر شعراء کا معتز کی شان میں مدحیہ قصیدے کہنا ...... چنانچہ ابن جریر نے اس موقع پر پڑھے گئے اشعار اور قصیدے نقل کئے ہیں جو معتز کی تعریف اور مستعین کے خلافت سے دستبردار ہونے پر لوگوں کی جانب سے دلی اطمینان پر مشتمل ہیں۔ اور اس موقع پر شعراء نے ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر اشعار کہے ہیں اس بارے میں محمد بن مروان بن ابی الجنوب بن مروان کے اشعار سب سے زیادہ معتز کی مدح اور مستعین کی مذمت پر مشتمل ہیں:

> تمام اختیارات کا مالک معتز بن گیا اور مستعین اپنی پہلی حالت پر لوٹ آئے۔ حالانکہ اسے علم بھی تھا کہ ملک حقیقت میں تیرا ہے پھر بھی اس کے نفس نے اس کو دھوکہ دیا، اور حکومت کا عطا در حقیقت رب العالمین کے قبضہ قدرت میں ہے چنانچہ اسی ذات نے مستعین کی حکومت ختم کر کے آپ کو عطا کی۔ حقیقت میں حکومت کرنا اس کو زیب نہیں دیتا جیسا کہ شادی شدہ عورت کو نکاح کرنا زیب نہیں دیتا۔ لوگوں کے نزدیک اس کی خلافت سے زیادہ بری کوئی چیز نہیں تھی اور اس کے خلافت سے دستبردار ہونے پر لوگوں کو بڑی خوشی ہوئی ہے۔ اے کاش کشتیاں اسے اٹھا کر کسی ٹیلے پر پھینک آتیں اسے پھینک کر آنے والے ملاح پر میری جان قربان ہو۔ آپ سے پہلے کتنے بادشاہوں نے لوگوں پر ظلم کیا ہے حکومت کی بھاری ذمہ داری جو آپ کے سپرد کی گئی ہے اگر ان کے سپرد کی جاتی تو وہ صحیح چل بھی نہ پاتے۔ آپ کی وجہ سے لوگوں کی تنگ حالی خوشحالی میں تبدیل ہو گئی اور اللہ ہی تنگی کے بعد خوشحالی لانے والا ہے۔ ہم اللہ کے حضور دعا کرتے ہیں کہ وہ اس خلافت کے صدقے آپ سے تمام برائیاں ختم کر دے اس لئے کہ اس نے ہم سے برائیاں ختم کرنے کے لئے آپ کو ذریعہ بنایا۔

پھر معتز نے سامرا سے بغداد کے نائب حاکم محمد بن عبداللہ بن طاہر کو وصیف، بغا اور جن لوگوں کے نام ان کے دفتروں میں درج تھے ان سب کے ناموں کو ختم کرنے کے بارے میں ہدایات جاری کیں اور بغا اور وصیف کے قتل کا ارادہ کر لیا پھر ان دونوں کے بارے میں راضی کرنے کی کوشش کی گئی تو وہ راضی ہو گیا۔

بھائی کا بھائی کو قتل ...... اسی سال ماہ رجب میں معتز نے اپنے بھائی مؤید کو چالیس کوڑے لگوا کر ولی عہدی سے برطرف کر دیا اس کے بعد دوسرے بھائی احمد کو بھی جیل خانہ میں ڈال دیا اور جمعہ کے روز اس کی برطرفی کا اعلان کیا اور اسے مجبور کیا کہ وہ خود ہی استعفیٰ پیش کرے اس کے بعد وہ صرف پندرہ روز زندہ رہا اس کے قتل کی کیفیت کے بارے میں دو قول ہیں:

(۱) سمور کے لحاف میں اسے لپیٹ کر اس کی دونوں طرفوں کو بند کر دیا گیا جس کی وجہ سے دم گھٹ کر وہ مر گیا۔

(۲) برف کی سلوں پر اسے لٹا دیا گیا جس کی وجہ سے اس کا انتقال ہو گیا اس کے بعد اسے قید خانہ سے نکالا گیا اس وقت اس پر کوئی نشان نہیں تھا۔

پھر معتز نے امراء اور قاضیوں کی ایک جماعت کو مدعو کیا چنانچہ انہوں نے آ کر بغیر کسی زخم اور نشان کے اس کی موت کی گواہی دی پھر اسے گدھے پر سوار کر کے اس کی والدہ کے حوالے کر دیا گیا جس نے اس کو قبر میں دفن کر دیا۔

معزول مستعین کے قتل کا بیان ...... سال رواں ماہ شوال میں معتز نے اپنے نائب محمد بن عبداللہ کو مستعین کے مقابلہ میں احمد بن طولون کو تیار کرنے کا حکم دیا چنانچہ ابن طولون نے اس کے لئے خوب تیاری کی اور اس کام کے لئے ۲۳ رمضان کو روانہ ہو گیا اور تین شوال کو قاطول نے اسے گرفتار کر کے احمد بن طولون کے سامنے حاضر کر دیا پھر اسے قتل کر دیا گیا۔

بعضوں نے کہا کہ اس کی اتنی شدید پٹائی کی گئی کہ وہ مر گیا اور بعض کہتے ہیں کہ اسے دریا کے وسط میں ڈال دیا گیا جس میں وہ ڈوب کر مر گیا۔

ابن جریر نے ذکر کیا ہے کہ سعید بن صالح جو اس کے قتل پر مامور تھا مستعین نے اس سے دو رکعت نفل پڑھنے کی مہلت طلب کی چنانچہ مہلت ملنے پر اس نے نماز شروع کی اور آخری سجدہ کی حالت میں اسے قتل کر دیا گیا اور اس کو اسی جگہ دفن کر دیا گیا جس پر اس کے نشانات مٹا دیئے گئے۔

اس کے بعد مستعین کا سر معتز کی خدمت میں پیش کیا گیا اس وقت وہ شطرنج میں مشغول تھا اس نے کہا رہنے دو، فارغ ہونے تک

دو چنانچہ محبس سے فارغ ہو کر اس نے اسے دیکھا پھر اس کو قتل کرنے کا حکم دیا۔

پھر اس کو قتل کرنے والے سعید بن صالح کے لئے پچاس ہزار درہم انعام کا اعلان کیا علاوہ ازیں اسے مصر کا حاکم بھی بنا دیا۔

خاص افراد کا قتل اس سال وفات پانے والے مشہور حضرات میں سے یہ حضرات تھے اسماعیل بن یوسف علوی، جس ظالم نے دمشق میں شورش برپا کی تھی جس میں اللہ نے بلا مہلت کے ہی اللہ اس ظالم کو ہلاک کر دیا۔ مستعین جس کا تذکرہ پہلے ہو چکا، اسحاق بن بہلول، زیاد بن ایوب، محمد بن بشار بندار، موسیٰ بن مثنیٰ ابوالحسن، یعقوب بن ابراہیم الدورقی بھی قتل ہوئے۔

واقعات ۲۵۳ھ

اسی سال ماہ رجب میں معتز نے بغا کبیر کی سربراہی میں چار ہزار کا لشکر ہمدان کے مضافات کی طرف عبدالعزیز بن ابی دلف سے مقابلہ کرنے کے لئے بھیجا اس لئے کہ اس نے معتز کی حکومت سے بغاوت اختیار کر لی تھی اور وہ ہمدان کے اطراف میں بیس ہزار کی فوج کے ساتھ مقابلہ کرنے کے لئے تیار تھا۔

عبدالعزیز بن ابی دلف کی شکست چنانچہ فریقین میں جنگ ہوئی اور اسی سال میں عبدالعزیز کو زبردست شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ پھر رمضان میں دونوں کے درمیان مقام کرج میں دوبارہ مقابلہ ہوا اس مرتبہ بھی عبدالعزیز کو شکست فاش ہوئی اور اس کے بہت سے ساتھی قتل کر دیئے گئے اور اس کے بچوں سمیت اس کی والدہ کو بھی گرفتار کر لیا گیا اور مقتولین کے سر اور بہت سے سرداروں کو اونٹوں پر رکھ کر معتز کے پاس بھیج دیا اور جو علاقے اس کے زیر تسلط تھے ان پر بھی قبضہ کر لیا گیا۔

اسی سال رمضان میں بغا شرابی کو خلعت اور جوڑے عطا کئے گئے اور اس کی تاج پوشی کی گئی۔

اسی سال میں مقام وارین کے قریب عید الفطر کے دن ایک خوفناک واقعہ پیش آیا جس کا سبب یہ بنا تھا کہ ایک شخص مساور نامی کو اس علاقہ کا رئیس مقرر کیا گیا تو بہت سے خارجی اس کے مقابلے پر آ گئے۔

بندار کا قتل ادھر ایک بندار نامی شخص تین سو افراد کے ہمراہ اس کی مدد کے لئے آیا چنانچہ سخت جنگ ہوئی اور خارجیوں کے پچاس آدمی قتل ہو گئے اور بندار کے ساتھی سو آدمی قتل کر دیئے گئے حتیٰ کہ خود بندار بھی قتل ہو گیا۔

ابن طاہر کی وفات اس کے بعد مساور حلوان چلا گیا اور وہاں کے باشندوں سے مقابلہ کیا اور خراسان کے حاجیوں نے بھی حلوان والوں کی مدد کی لیکن پھر بھی مساور نے ان کے چار سو کے قریب افراد قتل کر دیئے اور خود اس کی جماعت کے بھی اس مقابلہ میں کافی افراد قتل کئے گئے۔

وصیف ترکی کا قتل اس سال ۲۸ شوال کو وصیف ترکی کے قتل کا بھی واقعہ پیش آیا وہ اس موقع پر سامرا میں لوگوں نے اس کے دروازہ سے اس کی جان لینے کی کوشش کی لیکن وہ اپنی کوشش میں ناکام رہا۔ اس کے بعد خلیفہ نے اس کے اختیارات بغا شرابی کے حوالے کر دیئے۔ اسی سال میں چودھویں شب کو چاند گرہن ہو گیا اور اس کا اکثر حصہ غائب ہو گیا اور اندھیرا چھا گیا۔ چاند گرہن ہونے کے موقع پر بغداد کے نائب حاکم محمد بن عبداللہ بن طاہر کا بغداد میں انتقال ہو گیا کیونکہ اس کے سر اور اس کے حلق میں زخم ہو گئے تھے جن کی تاب نہ لاتے ہوئے وہ مر گیا اس کے بعد اس کی نماز جنازہ پڑھانے کے بارے میں اس کے لڑکے طاہر اور اس کے بھائی عبیداللہ کا اتنا شدید اختلاف ہوا کہ تلواریں نیام سے باہر آ گئیں اور لوگوں پر پتھروں کی بارش ہونے لگی اور لوگوں نے یا طاہر یا منصور کے نعرے بلند کر کے شور برپا کر دیا اس صورت حال کو دیکھ کر اس کا بھائی عبیداللہ اعراض کر

لیڈروں کی ایک جماعت کے ساتھ مشرقی کنارے اپنے گھر چلا گیا اور اس کے بعد اس کے لڑکے طاہر نے باپ کی وصیت پر عمل کرتے ہوئے اپنے والد کی نماز جنازہ پڑھائی۔

جب اس کے مرنے کا معتز کو علم ہوا تو اس نے اس کے بدلے میں عبیداللہ کو خلعت اور حکومت کا کوئی عہدہ دے دیا عبیداللہ نے یہ خبر لانے والے شخص کو پچاس ہزار درہم دیئے۔

اسی سال معتز نے اپنے بھائی احمد کو سر من رای (رہا) سے واسط کی طرف پھر بصرہ کی طرف پھر بغداد کی طرف جلاوطن کیا۔

موسیٰ بن بغا اور الکوکبی کے درمیان جنگ کے بعد قزوین پر موسیٰ کا قبضہ اس سال ذی قعدہ کے اختتام پر دو بڑے سرداروں موسیٰ بن بغا کبیر اور حسین بن احمد الکوکبی الطالبی جس کا ظہور قزوین کے علاقہ میں ۲۵۱ھ میں ہوا تھا کے درمیان زبردست جنگ ہوئی اور کوکبی شکست سے دوچار ہوا اور قزوین پر موسیٰ بن بغا کا قبضہ ہو گیا اور کوکبی نے دیلم کی طرف بھاگ کر جان بچائی۔

اس موقع پر ابن جریر نے کوکبی کے بعض ساتھیوں سے نقل کیا ہے کہ کوکبی نے جنگ کے موقع پر اپنے ساتھیوں کو چمڑے سے تیار شدہ ڈھالوں میں جن میں تیر اثر نہیں کرتے کے استعمال کا حکم دیا اور موسیٰ بن بغا نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ جنگ بھی جاری رکھیں اور باقی ماندہ راستے پر تیل ڈالتے جائیں تا کہ دشمن یہ سمجھے کہ ہم کو شکست ہو گئی ہے چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا تو کوکبی کا لشکر ان کا تعاقب کرتا رہا جب کوکبی کا لشکر درمیان میں پہنچ گیا تو موسیٰ بن بغا نے اپنے ساتھیوں کو تیل میں آگ لگانے کا حکم دیا چنانچہ آگ لگا دی گئی جس کی وجہ سے کوکبی کے کافی ساتھی جل گئے اور باقی ماندہ فرار ہونے لگے تو ان پر موسیٰ بن بغا نے حملہ کر دیا اور ان کے کافی ساتھیوں کو قتل کر دیا خود کوکبی دیلم کی طرف فرار ہو گیا اور قزوین پر موسیٰ بن بغا نے قبضہ کر لیا۔

اس سال عبداللہ بن محمد بن سلیمان الزینبی نے لوگوں کو حج کرایا۔

خاص افراد کی وفات اس سال ابو الاشعث اور احمد بن سعید الدارمی وفات پانے والے خاص لوگوں میں سے تھے۔

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات (۱) حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار مشائخ صوفیہ میں ہوتا ہے اور حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے استاد ہیں آپ نے ہشیم اور ابوبکر بن عیاش علی بن غراب یحییٰ بن الیمان یزید بن ہارون وغیرہ سے روایتیں بیان کی ہیں اور ان سے ان کے بھتیجے جنید بن محمد ابو الحسن النوری محمد بن فضل سجادہ سقطی اور ایک جماعت نے روایتیں بیان کی ہیں۔ اور تجارت کے لئے ان کے پاس ایک دکان تھی جس میں یہ تجارت کیا کرتے تھے۔

دنیا سے نفرت پیدا ہونے کا واقعہ: ایک مرتبہ ان کی دکان کے پاس ایک باندی کا گزر ہوا جس کا برتن ٹوٹ گیا تھا جس میں وہ اپنے آقا کے لئے کچھ سامان خریدنے آئی تھی اور وہ اس کی وجہ سے رو رہی تھی تو آپ نے اسے دیکھ کر کچھ پیسے دے دیئے کہ وہ دوسرا برتن خرید لے اس سارے منظر کو آپ کے استاد حضرت معروف کرخی دیکھ رہے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری نظر میں دنیا کی نفرت ڈال دے کہتے ہیں کہ اسی دن سے مجھے اس قدر دنیا سے نفرت ہو گئی۔

قلب کا غناء انہی کا واقعہ ہے کہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ عید کے دن میں جا رہا تھا کہ اچانک میں نے معروف کرخی کو دیکھا کہ ان کے ساتھ ایک غریب بچہ ہے میں نے سوال کیا کہ یہ بچہ آپ کے ساتھ کیوں ہے فرمایا کہ ایک جگہ بچے اخروٹ کے ساتھ کھیل رہے تھے اور یہ ان کے پاس اداس کھڑا تھا میں نے اس سے اس کی اداسی کی وجہ پوچھی تو اس نے کہا کہ میں یتیم غریب ہونے کی وجہ سے اخروٹ خرید کر ان کے ساتھ نہیں کھیل سکتا تو میں نے اسے اپنے ساتھ لے لیا کہ کچھ گٹھلیاں جمع کر کے اس کو دے دوں تا کہ یہ بھی اخروٹ خرید کر کھیلے اور اسے خوشی حاصل ہو میں نے عرض کیا کہ کیا میں

---

(۱) سیر اعلام النبلاء ۱۲/۱۸۵

www.ahlehaq.org

اس نے لئے لباس اور اخراجات کا انتظام کر دوں؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر انتظام ہوا تو معاف کر سکتے ہو۔ وہ شخص چلا گیا چنانچہ میں نے انتظام کر دیا اس پر انہوں نے دعا دی کہ اللہ تعالیٰ تمہارے قلب کو غنی کرے۔ کہتے ہیں کہ اس وقت سے دنیا میرے لئے حقیر ترین شئی بن گئی۔

کاروباری معاملہ ۔۔۔ انہی کا دوسرا واقعہ ہے کہ ان کے پاس ۶۰ بادام تھے ایک آدمی نے انہیں خریدنا چاہا تو دونوں کے درمیان بھاؤ طے ہوا کہ بادام کا ایک کر ۶۳ دینار کا ہوگا پھر وہ شخص خریدے بغیر چلا گیا اتفاق سے بادام مہنگے ہو گئے اور بادام کا ایک کر ۹۰ دینار کا ہو گیا۔ پھر دوبارہ وہ شخص آیا اور اس نے کہا کہ میں ۹۰ دینار میں بادام کا ایک کر لوں گا۔ انہوں نے کہا نہیں چونکہ ہمارے درمیان پہلے ہی بھاؤ طے ہو چکا ہے اس لئے میں بادام کا ایک کر ۶۳ دینار میں دوں گا دونوں اپنے موقف پر جمے رہے آخر کار اس شخص نے بادام نہیں خریدے اور واپس چلا گیا۔

دعا کی قبولیت ۔۔۔ ایک مرتبہ ایک عورت نے ان سے آ کر کہا کہ میرے لڑکے کو پولیس نے گرفتار کر لیا ہے آپ ان کے پاس اپنے کسی آدمی کو بھیج دیں کہ وہ اس پر سختی نہ کریں یہ سن کر حضرت سری سقطی نے نماز شروع کر دی اور دیر تک اسی میں مشغول رہے یہ دیکھ کر عورت کو بڑا غصہ آیا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو عورت کہنے لگی کہ میرے بیٹے کے متعلق کچھ کریں انہوں نے جواب دیا کہ اسی وقت سے میں آپ کے لڑکے کو چھڑانے کی فکر میں لگا ہوا ہوں۔ چنانچہ اسی وقت ایک عورت نے آ کر اس عورت کو خوشخبری سنائی کہ تیرے بیٹے کو پولیس نے چھوڑ دیا ہے اور وہ گھر آ گیا ہے یہ سن کر وہ عورت واپس چلی گئی۔

اقوال سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ ۔۔۔ حضرت سری سقطی ہی کا قول ہے کہ میری کوشش ہے کہ میں ایسا لقمہ کھاؤں کہ اللہ کی جانب سے مجھ پر اس بارے میں کوئی مواخذہ نہ ہو اور نہ ہی مجھ پر کسی کا احسان ہو لیکن تا حال میں اپنی کوشش میں کامیاب نہیں ہوا ہوں۔

انہی کا قول ہے کہ تیس سال سے میں جزری کھانے کی خواہش کر رہا ہوں لیکن نہیں کھا سکا۔

حضرت سری سقطی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہمارے بازار میں آگ لگ گئی تو میں اپنی دکان کا حال دیکھنے کے لئے گھر سے نکلا راستہ میں ایک شخص نے خوشخبری دی کہ آپ کی دکان بچ گئی سلامت ہے میں نے یہ سن کر اللہ کا شکر ادا کیا پھر مجھے خیال آیا کہ اپنی دکان کے بچ جانے پر تو اللہ کا شکر ادا کر لیا لیکن دوسروں کی دکان کا خیال نہیں آیا تو میں اپنی اس کوتاہی پر تیس سال سے استغفار کر رہا ہوں۔ خطیب نے اس واقعہ کو نقل کیا ہے۔

جنید لکھتے ہیں کہ میرے خیال میں سری سقطی سے بڑا کوئی عابد نہیں تھا ۹۸ سال وہ زندہ رہے لیکن مرض الموت کے علاوہ میں نے انہیں لیٹا ہوا نہیں دیکھا۔

حضرت جنید کا قول ہے کہ ایک مرتبہ میں ان کی عیادت کے لئے گیا تو میں نے طبیعت کے بارے میں ان سے پوچھا تو انہوں نے ایک شعر پڑھا جس کا ترجمہ یہ تھا کہ میں اپنی بیماری کی اپنے معالج کو کیسے شکایت کروں اور جو مرض طبیب ہی کی جانب سے پیدا ہوا ہو اس سے کیا شکایت کروں۔ جنید کہتے ہیں کہ اس کے بعد ہوا کے لئے میں نے ان پر پنکھا جھلنا شروع کیا تو انہوں نے فرمایا جو شخص اندر سے جل کر ختم ہو گیا ہو اس کو یہ پنکھا کیا فائدہ دے گا پھر انہوں نے مندرجہ ذیل اشعار پڑھے:

> دل جل رہا ہے اور آنسو جاری ہیں اور مصائب جمع ہیں اور صبر کا پیالہ لبریز ہو چکا ہے۔ ان کاموں کے نتیجے میں جو اس نے خواہش نفس اور شوق سے کئے ہوں کیا سکون ملے گا جس کا اپنا گھر نہ ہو۔ اے خدا اگر میرے مقدر میں کچھ سکون ہے تو موت تک وہ مجھے عطا کر دے۔

حضرت جنید فرماتے ہیں کہ پھر میں نے ان سے نصیحت کی درخواست کی تو انہوں نے فرمایا کہ غلط لوگوں کی صحبت مت اختیار کرو اور اچھے لوگوں کی صحبت میں رہنے کے وقت بھی اللہ کو مت بھولو۔

خطیب نے ذکر کیا کہ حضرت سری سقطی کی وفات ۶ رمضان ۲۵۳ھ بروز منگل فجر کے بعد ہوئی اور بعد عصر شونیزی قبرستان میں ان کی تدفین ہوئی اور ان کی قبر مشہور و معروف ہے اور حضرت جنید کی قبر ان کے پہلو میں ہے۔

ابو عبید بن حربویہ کا قول ہے کہ حضرت سری سقطی کے انتقال کے بعد میں نے انہیں خواب میں دیکھا میں نے ان سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری اور میرے جنازہ میں حاضرین کی بخشش فرمادی میں نے عرض کیا کہ میں بھی آپ کے جنازے میں شریک ہوا تھا یہ سن کر انہوں نے ایک رجسٹر نکالا لیکن اس میں میرا نام نہیں تھا میں نے کہا کہ میں واقعتاً آپ کے جنازے میں تھا تو اس کے حاشیہ میں میرا نام لکھا پایا۔

ابن خلکان کا قول ہے کہ ان کی وفات ۲۵۱ھ میں ہوئی اور بعض کا قول ہے کہ ۲۵۶ھ میں ہوئی واللہ اعلم۔

ابن خلکان کہتے ہیں کہ حضرت سری سقطی اکثر یہ اشعار پڑھا کرتے تھے:

> جب میں نے محبت کا دعویٰ کیا تو محبوب نے کہا کہ جھوٹ ہے کیوں کہ آپ کے اعضاء پر گوشت موجود ہے۔ جب تک جسم پر گوشت ہے اس وقت تک محبت کا دعویٰ غلط ہے اور اسی طرح جب تک اتنا دبلا نہ ہو جائے کہ کسی بھی پکارنے والے کا جواب نہ دے سکے اس وقت تک محبت کا دعویٰ کرنا صحیح نہیں۔

واقعات ۲۵۴ھ

اسی سال معتز نے بغا شرابی کے قتل کا حکم دیا اور قتل کے بعد اس کے سر کو پہلے سامرا میں پھر بغداد میں سر عام لٹکا دیا اور اس کی جاگیر اور آمدنیوں پر بھی قبضہ کر لیا۔

سال رواں ہی میں خلیفہ نے احمد بن طولون کو مصر کا گورنر مقرر کیا اور یہی اس کی مشہور یونیورسٹی کے بانی ہیں

اسی سال علی بن حسین بن اسماعیل بن عباس نے لوگوں کو حج کرایا۔

مشہور افراد کی وفات...... اس سال وفات پانے والے مشہور افراد یہ ہیں زیاد بن ایوب حسانی، علی بن محمد بن موسیٰ الرضی جن کی وفات ۲۶ جمادی الآخری بروز پیر کو بغداد میں ہوئی اور ابو احمد المتوکل نے شارع ابی احمد پر ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور بغداد میں واقع ان کے گھر ہی میں ان کی تدفین ہوئی محمد بن عبداللہ مخرمی، مومل بن اہاب کی وفات بھی اسی سال ہوئی۔

ابو الحسن علی الہادی (نام و نسب) یہ ابن محمد الجواد بن علی رضا بن موسیٰ کاظم بن جعفر صادق بن محمد باقر بن علی زین العابدین بن حسین شہید بن علی عسکری جو جھوٹے اور گمراہ فرقہ کے نزدیک المنتظر کے لقب سے مشہور ہیں کے والد ہیں یہ بڑے متقی اور پرہیزگار تھے متوکل نے انہیں سامرا میں منتقل کردیا تھا تو وہاں ۲۰ سال چھ ماہ ان کا قیام رہا اور وہیں ان کا انتقال ہوا۔

اسی سال ایک مرتبہ انہی کے متعلق خلیفہ متوکل کے سامنے کسی نے ذکر کردیا کہ ان کے گھر میں ہتھیار اور لوگوں کے بہت سے خطوط ہیں جن سے حکومت کے خلاف سازش کا خطرہ ہے متوکل نے اسی وقت کچھ محافظ دستوں کو ان کے گھر چھاپہ مارنے کے لئے بھیجا انہوں نے ان کے گھر پہنچ کر دیکھا کہ وہ خالی زمین پر اون کا جبہ پہن کر قبلہ رخ بیٹھے ہوئے ہیں ان لوگوں نے اسی حالت میں انہیں گرفتار کر کے متوکل کے سامنے پیش کر دیا وہ اس وقت شراب نوشی میں مشغول تھا اس نے انہیں دیکھ کر ان کا بڑا احترام کیا اپنے قریب انہیں جگہ دی اور شراب کا گلاس ان کے سامنے پیش کر دیا انہوں نے عرض کیا کہ اے امیر المومنین پیدائش سے اس عمر تک کبھی شراب نہیں پی اس لئے مجھے معذور سمجھیں چنانچہ اس نے ان کو مجبور نہیں کیا۔

پھر متوکل نے انہیں کچھ اشعار سنانے کے لئے کہا چنانچہ انہوں نے مندرجہ ذیل اشعار سنائے

> لوگوں نے پہاڑ کی چوٹیوں پر رات گزاری اس خیال سے کہ بڑے پہلوان ان کی حفاظت کریں گے لیکن ان کا یہ خیال غلط

www.ahlehaq.org

پاؤں ہو گئے، پھر لوگوں نے انہیں گھیر رکھا تھا اور بعض افراد انہیں مار کر کہہ رہے تھے کہ خلافت سے مستعفی ہو جاؤ۔

پھر انہیں ایک تنگ و تاریک کوٹھری میں ڈال دیا گیا مختلف سزائیں انہیں دی جاتی رہیں حتیٰ کہ انہوں نے استعفیٰ پیش کر دیا اور لوگوں نے مہتدی باللہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی پھر انہیں ایسے شخص کے حوالے کر دیا گیا جو انہیں مختلف قسم کی سزائیں دیتا رہا اور تین دن تک ان کا کھانا پینا بند کر دیا پانی طلب کرنے پر بھی انہیں پانی نہیں دیا گیا اس کے بعد چونے سے بھرے ہوئے تہ خانے میں انہیں ڈال دیا گیا اور اسی میں ان کی موت واقع ہوئی پھر ان کی لاش کو باہر لائے تو ان کے اعضاء و جسم بالکل ٹھیک و سالم تھے اس لئے امراء کی ایک جماعت کو گواہ بنایا گیا کہ وہ اپنی موت مرے ہیں اور ان پر تشدد کا کوئی نشان نہیں اور یہ واقعہ اسی سال ماہ شعبان کی ۲ تاریخ بروز ہفتہ پیش آیا۔ اور مہتدی باللہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور ۲۴ برس کی عمر میں قصر صوامع کی جانب اپنے بھائی منتصر کے پاس دفن کر دیئے گئے اور یہ منصب خلافت پر ۴ سال ۶ ماہ ۲۳ یوم فائز رہے۔

حلیہ۔۔۔ معتز دراز قد بھاری جسم لمبی ناک گول چہرہ جس کی سفید رنگت گھنگھریالے کالے بال گھنی داڑھی خوبصورت آنکھیں تنگ ابروئیں اور سرخ چہرے والے تھے۔

ایک مرتبہ یہ اپنے والد کی حیات میں ان کے ساتھ حضرت امام احمد کے پاس گئے تھے تو انہوں نے اس وقت ان کی تیزی ذہن اور حسن ادب و حسن فہم کی تعریف فرمائی تھی۔

خطیب بغدادی نے علی بن حرب کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ ایک بار میں معتز کے پاس گیا اور انہیں دیکھ کر میں نے فیصلہ کیا ان سے زیادہ خوبصورت خلیفہ میں نے نہیں دیکھا اس وقت میں نے سجدہ کیا معتز نے مجھے دیکھ کر کہا کہ آپ غیر اللہ کو سجدہ کر رہے ہیں۔ میں نے ان کے سامنے حدیث بیان کی کہ آپ ﷺ جب کوئی خوش کن چیز دیکھتے تھے یا کوئی خوشخبری سنتے تو اللہ کے حضور سجدہ شکر بجا لاتے اس لئے میں نے یہ سجدہ شکر کیا ہے۔

زبیر بن بکار کا قول ہے کہ خلیفہ معتز کو جب میری آمد کی اطلاع ہوئی تو وہ اسی وقت میرے خیر مقدم کے لئے آئے تو جلدی میں ان کا پاؤں پھسل گیا تو انہوں نے مندرجہ ذیل اشعار کہے:

زبان کے پھسلنے سے انسان کی موت واقع ہوتی ہے نہ کہ پاؤں کے پھسلنے سے۔ زبان کا پھسلا ہوا سر کے بل جا گرتا ہے اور
پاؤں کا پھسلا ہوا کچھ وقت کے بعد ٹھیک ہو جاتا ہے۔

ابن عساکر نے بیان کیا ہے کہ معتز کے والد متوکل کی زندگی میں معتز کے ختم قرآن کی تقریب کے موقع پر ایک بہت بڑے اجتماع کی تیاری کی گئی اس سلسلے میں کافی روز تک لوگوں کی آمد و رفت رہی اس تقریب میں تمام وقت کے معزز حضرات اور ان کے عزیز و اقارب نے شرکت کی اس وقت جب انہوں نے منبر پر بیٹھ کر اپنے والد ماجد کو سلامی دی اور لوگوں کے سامنے تقریر کی تو وہاں کلاف میں تمام افراد پر ایک لاکھ دو ہزار درہم کی قیمت کے برابر موتی اور سونا چاندی نچھاور کی گئی علاوہ ازیں بھی قیمتی جوڑے، موتیوں کی لڑی اور بہت سا سامان بھی نچھاور کیا گیا۔

اور یہ ایک تاریخی دن تھا اس کے بعد اس سے قبل دارالخلافہ میں جس جیسی کوئی تقریب منعقد نہیں ہوا تھا اور اس موقع پر معتز کی والدہ قبیحہ اور ان کے استاد محمد بن عمران کو بھی قیمتی جوڑے، موتیوں کی لڑی، گھریلو ساز و سامان اور بہت سا سونا چاندی ہدیۃً عطا کیا گیا۔

مہتدی باللہ کی خلافت **(نام و نسب)** ابو محمد عبداللہ محمد بن واثق بن معتصم بن ہارون ہے۔ ان کی بیعت کا واقعہ اسی سال ۲۹ رجب کو پیش آیا جب کہ معتز نے امر خلافت سے عاجزی کا اظہار کرتے ہوئے از خود استعفیٰ پیش کر دیا اور ایک قابل و معتمد شخص جس کا نام محمد بن واثق باللہ تھا اسے خلیفہ بنانے کی خواہش ظاہر کی پھر سب سے اول معتز پھر خواص نے پھر عوام نے محمد بن واثق کے ہاتھ پر بیعت کی اور معتز نے استعفیٰ دے دیا اور محمد بن واثق کو خلیفہ بنانے کی تحریر بھی لکھ دی۔

اسی سال ماہ رجب میں بغداد میں ایک خوفناک فتنہ ظاہر ہوا اس کی صورت میں بغداد کے شہریوں نے ان سے پہلے ولی عہد بنائے معتز کے بھائی احمد بن متوکل کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی دعوت دی اور اس موقع پر بغداد میں بہت سے افراد قتل کئے گئے اور انہیں

سامرا میں معتز کی خلافت سے دستبرداری کا اور بیعت مہتدی کا علم ہی نہیں ہوا تھا جب ۷ شعبان کو انہیں مہتدی کی بیعت کا علم ہوا تو وہ اپنے مطالبے سے دستبردار ہو گئے اس کے بعد مہتدی کی خلافت مستحکم ہو گئی اور امور مملکت معمول کے مطابق چلنے لگے۔

اسی زمانے میں ماہ رمضان میں معتز کی والدہ کے پاس بیس لاکھ دینار کے قریب اموال اور جواہر ظاہر ہوئے اور اسی طرح اس کے پاس ایک مکوک (ڈیڑھ صاع وزن) کی مقدار میں زمرد اور بڑے قیمتی موتی بھی ظاہر ہوئے نیز ایک کلچھے کے برابر بے مثال سرخ یاقوت بھی ظاہر ہوا۔ حالانکہ اس کے لڑکے معتز کے سرداروں نے اپنی باقی ماندہ تنخواہوں کے سلسلے میں معتز سے صرف پچاس ہزار دینار کا مطالبہ کیا اور صالح بن وصیف کو بطور رضا اس پیش کیا تھا لیکن معتز کے پاس اس وقت خزانہ میں بالکل مال نہ تھا تو اس نے اپنی والدہ سے قرض مانگا تو اس نے انکار کر دیا تھا۔

پھر جب اس کے لڑکے کو قتل کر دیا گیا تو اس کے پاس بڑا مال اور بہت سا مال نکل آیا اور ہر سال اس لاکھ کے برابر سے غلہ ملتا تھا لیکن یہ سارا مال اس کے لڑکے معتز کے دشمن صالح بن وصیف کے پاس تھا پھر بعد میں صالح بن وصیف سے اس کی شادی بھی ہو گئی تھی لیکن وہ اس کے لئے ان الفاظ سے بددعا کرتی تھی کہ جس طرح صالح بن وصیف نے میرا راز فاش کیا اور میرے لڑکے کو قتل کیا اور مجھے پریشان کیا اور میرا مال چھین لیا اور مجھے گھر سے بے گھر کر دیا اور زبردستی مجھے لوٹ لیا اے اللہ! تو بھی اس صالح بن وصیف کو یونہی رسوا کر۔

اس کے بعد مہتدی باللہ کے زمانے کی حکومت قائم ہو گئی اور منصفانہ تھی گزشتہ حکومتوں کے مقابلہ میں یہ حکومت قدرے بہتر تھی ایک موقع پر انہوں نے اپنے وزراء سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ میری والدہ کو دس لاکھ دینار غلہ نہیں دیا جاتا اور ایک روز سے زائد روزینہ کی مجھے فکر نہیں البتہ مجھے قریب ضرورت مند بھائیوں کی فکر ضرور ہے۔

اسی سال ۲۷ رمضان جمعرات کے روز صالح بن وصیف نے وزیر احمد بن اسرائیل اور ابو نوح عیسیٰ بن ابراہیم جو پہلے نصرانی تھا پھر مسلمان ہو گیا اور قبیحہ کا کاتب تھا کو سزا کے احکامات جاری کر کے ہر ایک کا مال چھین کر اسے ۵۰۰ کوڑے لگوا کر دونوں کے جسم ٹکڑے ٹکڑے کر کے بازار کا طواف کروایا اور اسی حالت میں اس کی جان نکل گئی یہ کاروائی اگرچہ خلیفہ مہتدی باللہ کی رضامندی سے نہیں ہوئی لیکن حقیقت میں وہ صالح بن وصیف کو منع کرنے پر قادر نہیں تھے۔

اسی زمانے میں ماہ رمضان میں شہر بغداد میں زبردست فتنہ رونما ہوا اس طرح کہ محمد بن اوس اور اس کے متبعین اور ایک لاکھ کے قریب عوام اور کمینوں میں مقابلہ ہوا اور یہ جنگ نیزوں، تیروں اور کوڑوں کے ذریعے ہوئی اور جنگ میں لوگوں کی کثیر تعداد ماری گئی پھر محمد بن اوس شکست کھا گیا اور دس لاکھ کے قریب اس کا سامان لوٹ لیا گیا پھر لوگوں نے محمد بن اوس کو بغداد سے نکل جانے کا حکم دے دیا چنانچہ وہ تنہا خوف زدہ ہو کر بغداد چلا گیا اس کی وجہ یہ تھی کہ عوام میں اس کی بد اخلاقی اس کا خبیث پن اس کی شیطانیت مشہور تھی۔

خلیفہ مہتدی باللہ کا عوام الناس سے اصلاحی خطاب: خلیفہ مہتدی باللہ نے عوام الناس سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ گانے بجانے اور گانے والے غلاموں اور لونڈیوں کو سامراء سے نکال دیا جائے اور شاہی محل میں دلچسپی کے لئے پالے جانے والے درندوں اور چیتوں کو قتل کر دیا جائے اور اسی طرح شکاری کتوں کو مار ڈالا جائے لہو و لعب کے آلات توڑ دیئے جائیں اور مظلوم کو اس کا حق دلوایا جائے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا جائے اور مظلوموں کے لئے بھی نشست کا اہتمام کیا جائے۔

دن بدن اس کی حکومت شام وغیرہ کے علاقوں میں قائم ہو گئی پھر انہوں نے موسیٰ بن بغا کبیر کے پاس دعوت نامہ بھیجا تاکہ وہ ان کے پاس موجود ترکی لوگوں پر قابو پائیں اور خلافت مزید مستحکم ہو جائے لیکن موسیٰ بن بغا کبیر نے اپنے علاقوں میں جنگ و قتال کے خوف سے خلیفہ وقت کی دعوت قبول کرنے سے معذرت ظاہر کر دی۔

ایک خارجی کا دعویٰ اہل بیت: اسی سال ماہ شوال میں بصرہ میں ایک خارجی نے اہل بیت میں سے ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے کہا کہ علی بن محمد بن احمد بن عیسیٰ بن زید بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب ہے حالانکہ اس موقع پر اس نے کذب بیانی سے کام لیا تھا اس لئے کہ

www.ahlehaq.org

حقیقتاً اس کا تعلق قبیلہ عبد القیس سے تھا اور اس کا پیشہ حروری تھا اور اصل میں اس کا نام علی بن محمد بن عبد الرحیم تھا اور اس کی والدہ کا نسب نامہ قرۃ بنت علی بن رحیب بن محمد بن حکیم تھا اور قبیلہ بنی اسد بن خذیمہ سے اس کا تعلق تھا۔

ابن جریر نے کہا ہے کہ مضافات میں سے کسی دیہات کا باشندہ تھا، اور اسی شخص کا ۲۴۹ھ میں بحرین کے علاقہ میں بھی ظہور ہوا تھا اور اس نے دعویٰ کیا تھا کہ یہ علی بن محمد بن الفضل بن حسین بن عبد اللہ بن عباس بن علی بن ابی طالب ہے اور ہجر کے عوام کو اس نے اپنی اطاعت قبول کرنے کی دعوت دی چنانچہ بہت لوگوں نے اس کی اطاعت قبول کر لی اور یہ عظیم فتنے اور زبردست جنگ کا سبب بنا۔

بصرہ میں دوسری بار اس کے ظہور کے موقع پر کچھ جنگی بدوی اس کے تابع ہو گئے پھر یہ انہیں اپنے ساتھ لے کر دریائے دجلہ پار کر کے دیناری کے گھر ٹھہرا اور عوام میں اس نے مشہور کر رکھا تھا کہ میں قرآن کی اسراء، کہف، ص، انبیاء جیسی بڑی بڑی سورتوں کو بہت جلد یاد کر لیتا ہوں حالانکہ مجھ سے علاوہ دوسرے لوگ ایک طویل مدت میں بھی ان سورتوں کو حفظ نہیں کر سکتے۔

اسی کا قول ہے کہ ایک دن میں جنگل میں بیٹھا ہوا سوچ رہا تھا کہ میں کون سے شہر کا رخ کروں تو میں بصرہ کی طرف چل پڑا یکا یک آسمان سے ندا آئی کہ بصرہ کا رخ کرو تو میں بصرہ کی طرف چل پڑا بصرہ کے قریب پہنچ کر میں نے بصرہ کے باشندوں کو دو گروہوں سعدیہ اور بلالیہ میں بٹا ہوا پایا میں نے ان میں سے ایک ایک کے ساتھ مل کر دوسرے پر حملہ کا ارادہ کیا لیکن میں اس میں کامیاب نہ ہو سکا۔

اس کے بعد یہ بغداد چلا گیا اور وہاں پر اس کا ایک سال قیام رہا اور اپنے آپ کو یہ محمد بن احمد بن عیسیٰ بن زید کی طرف منسوب کرتا تھا اور اس کو یہ بھی کہتا تھا کہ اللہ تعالیٰ مجھے لوگوں کے دلوں کے بھید کی خبر دیتا ہے اس کی اس بات پر بغداد کے ذلیل جنگی قسم کے لوگ اس کے تابع ہو گئے۔

اس کے بعد ۲۵۵ھ میں یہ دوبارہ بصرہ آ گیا وہاں پر بھی کافی افراد اس کے پیروکار بن گئے لیکن اب بھی اتنی تعداد نہیں تھی کہ باقاعدہ کسی سے مقابلہ کریں اس کے بعد اطراف بصرہ سے ایک بڑا لشکر جو ساز و سامان اور زرہوں سے لیس تھا اس کے مقابلہ میں آ گیا اور اس خارجی کے لشکر کے پاس صرف تین تلواریں تھیں اس کے باوجود اس خارجی نے مد مقابل کو شکست دے دی پھر یہ خارجی اپنے لشکر کے ہمراہ بصرہ کے ارادہ سے نکلا وہاں پر ایک شخص نے بلا زین و لگام کے گھوڑا اسے ہدیہ کے طور پر دیا تو صرف رسی باندھ کر یہ اس پر سوار ہو گیا اور اس کے منہ کو کھجور کی چھال کی رسی سے باندھ دیا اور راستے میں ایک شخص پر حملہ آور ہو کر اسے قتل کی دھمکی دے کر اس سے ہزار درہم اور دوسرے پر حملہ کر کے اس سے تین تازی گھوڑے چھین لئے اور ایک جگہ سے بہت سا اسلحہ اور سامان لوٹ لیا اور یہ لوٹ مار اس نے اس علاقہ میں پہلی بار کی اب یہ خارجی ہتھیار اور گھوڑے لے کر اپنے لشکر میں پہنچ گیا۔

اس کے بعد بصرہ کے نائب حاکم اور اس کے درمیان متعدد بار جنگیں ہوئیں اور ہر بار یہ خارجی ان پر غالب آتا رہا یوں رفتہ رفتہ اس کے متبعین کا حلقہ وسیع ہوتا چلا گیا اور اس کی پوزیشن کے استحکام میں دن بدن اضافہ ہوتا چلا گیا لیکن تاحال یہ خارجی عام لوگوں کے اموال نہیں چھینتا تھا اور نہ انہیں تکلیف میں مبتلا کرتا تھا بلکہ بادشاہ اور وزراء کے اموال پر حملہ آور ہوتا تھا۔

ایک جنگ کے موقع پر اس خارجی کو شکست بھی ہوئی اور اس کا لشکر منتشر ہو گیا لیکن پھر رفتہ رفتہ منظم ہو کر اس نے بصرہ والوں پر حملہ کر کے انہیں شکست دی اور ان کے بہت سے افراد مار ڈالے اور کافی قیدی بنا لئے اور جو قیدی بھی اس کے سامنے لایا جاتا اسے اسی وقت قتل کر دیتا اب بصرہ کے باشندے اس کے نام سے ڈرنے لگے پھر خلیفہ نے ایک خاص لشکر اس سے مقابلہ کرنے کے لئے روانہ کیا۔

پھر اس کے بعض ساتھیوں نے بصرہ والوں پر اچانک حملہ کر کے اس پر بزور قبضہ کرنے کا اسے مشورہ دیا لیکن اس نے ان کا مشورہ رد کرتے ہوئے کہا کہ ہم خود آہستہ آہستہ ان کے قریب ہوں گے تاکہ وہاں کی عوام خود ہمیں ان کا مقابلہ کرنے کی دعوت دیں اس خارجی اور اہل بصرہ کے بقیہ احوال ان شاء اللہ ۲۵۶ھ کے حالات تفصیل میں آپ پڑھیں گے۔

اسی سال علی بن حسین بن اسماعیل بن محمد بن عبد اللہ بن عباس نے لوگوں کو حج کرایا۔

خواص حضرات کی وفات اس سال خواص میں وفات پانے والے یہ حضرات تھے جاحظ معتزلی عبد اللہ بن عبد الرحمن ابو محمد

www.ahlehaq.org

الداری، عبداللہ بن ہاشم الطوسی، خلیفہ ابوعبداللہ معتز بن متوکل، محمد بن عبدالرحیم جن کا لقب صاعقہ تھا۔

جاحظ متکلم معتزلی[1] انہی کی طرف فرقہ جاحظیہ منسوب ہے ان کی آنکھ کا ڈھیلا ابھرا ہوا ہونے کی وجہ سے ان کا نام جاحظ مشہور ہو گیا تھا اور اسی کی وجہ سے انہیں حدقی کہا جاتا ہے اور یہ انتہائی بدشکل اور بد منظر تھے عقیدہ بھی ان کا درست نہیں تھا بدعت اور گمراہی ان کی طرف منسوب ہوتی تھی۔ یہاں تک کہ بعض افراد کے نزدیک انہیں کافر بھی کہا جاتا ہے اور ضرب المثل کے طور پر مشہور ہے کہ یہ بات ہے اس شخص کے لئے جسے جاحظ نے کافر بنا دیا۔

لیکن علمی لحاظ سے وہ ایک صاحب فن اور تمام علوم میں مہارت رکھنے والے عالم تھے اور انہوں نے علوم میں بہت سی کتابیں تصنیف فرمائی ہیں جن سے ان کی تیزی ذہن اور حاضر الدماغی کا اندازہ ہوتا ہے اور ان کی تصنیف کردہ کتابوں میں سے کتاب الحیوان والکتاب والتبیین بہت زیادہ مشہور ہیں جن کے بارے میں ابن خلکان کا قول ہے کہ ان کی تصنیف کردہ کتابوں میں سے یہ دو کتابیں سب سے عمدہ ہیں نیز ابن خلکان نے ان کے واقعات نقل کر کے ان کے حالات کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔

جاحظ کو آخر میں فالج کی شکایت ہوگئی تھی چنانچہ یہ کہا کرتے تھے کہ فالج کی وجہ سے میرا بایاں حصہ اتنا شل ہو گیا ہے کہ اگر اسے قینچی سے کاٹا جائے تو مجھے پھر بھی محسوس نہیں ہوگا اور یہ کہتے تھے کہ میرا دایاں حصہ اتنا حساس ہے کہ اگر اس پر مکھی بھی بیٹھ جائے تو مجھے تکلیف ہوتی ہے اور میرے لئے عمر کا بھی نوے سال پورا تکلیف دہ سال ہے اور اس وقت وہ یہ اشعار پڑھا کرتے تھے

کیا تو بڑھاپے کی حالت میں جوانی کے ایام جیسی صحت کی امید کرتا ہے۔ یقیناً نئے اور پرانے کپڑے میں فرق ہوتا ہے۔

محمد بن کرام[2] انہی کی طرف فرقہ کرامیہ منسوب ہے اور یہ آپ ﷺ اور آپ کے صحابہ کے متعلق احادیث وضع کرنے اور گھڑنے کو جائز کہتے تھے اور یہ محمد بن کرام بن عراف بن حزابہ بن البراء ابوعبداللہ سجستانی ہیں ان کے نام میں کاف پر زبر اور راء پر تشدید ہے اور یہ جبال کے دامن پر ہے اور قبیلہ بنی تراب سے ان کا تعلق ہے۔

بعض دیگر حضرات کے نزدیک ان کے نام میں کاف پر زبر کے بجائے زیر ہے اور انہوں نے پوری زندگی بیت المقدس میں ہی گزاری اور دوسرے شخص جو کرام کے نام سے مشہور ہیں وہ نیشاپور کے شیوخ میں سے ہیں لیکن ابوعبداللہ حاکم اور ابن عساکر وغیرہ حضرات کی رائے یہ ہے کہ یہ دو نام ایک ہی شخص کے ہیں۔

انہوں نے علی بن حجر، علی بن اسحاق حنظلی سمرقندی، ابراہیم بن یوسف، ملک بن سلیمان الھروی، احمد بن حرب، عتیق بن محمد الجرمی، احمد بن الازہر، احمد بن عبداللہ، محمد بن تمیم الفاریابی سے روایتیں کی ہیں اور اول الذکر دو شخص علی بن حجر اور علی بن اسحاق حنظلی سمرقندی مجہولی اور بکثرت احادیث بیان کرتے تھے۔

پھر محمد بن کرام سے محمد بن اسماعیل بن اسحاق، ابواسحاق بن سفیان، عبداللہ بن محمد القیراطی، ابراہیم بن حجاج نیشاپوری نے روایتیں بیان کی ہیں۔

حاکم نے ان کے بارے میں ذکر کیا ہے کہ طاہر بن عبداللہ نے انہیں قید خانہ میں ڈال دیا تھا جیل سے رہا ہونے کے بعد یہ شام کے سرحدی علاقے میں چلے گئے پھر دوبارہ نیشاپور آ گئے تو پھر طاہر بن عبداللہ نے انہیں جیل بھیج دیا اور کافی عرصہ انہوں نے جیل کاٹی اور جیل میں یہ جمعہ کی تیاری کرتے جیل کے حکام سے جمعہ کی اجازت مانگتے اجازت نہ ملنے پر کہتے کہ اے اللہ آپ کو معلوم ہے کہ میں نے تو جمعہ نہیں چھوڑا بلکہ جیل کے حکام

---

[1] امالی المرتضیٰ ۱: ۱۹۴، بغیۃ الوعاۃ ۳۶۵، تاریخ بغداد ۱۲: ۲۱۲، سرح العیون ۱۳۲، شذرات الذہب ۲: ۱۲۱، العبر ۲: ۲۵۶، الفہرست ۲۰۸۔ ۲۱۲، لسان المیزان ۴: ۳۵۵، ۳۵۷

[2] تذکرۃ الحفاظ ۲: ۱۰۹، لسان المیزان ۵: ۳۵۳، ۳۵۶، اللباب ۳: ۸۹، الملل والنحل ۱: ۱۵۹، میزان الاعتدال ۴: ۲۱، النجوم الزاہرۃ ۳: ۲۳، الوافی بالوفیات ۴: ۳۷۵، ۳۷۷

www.ahlehaq.org

لئے مجھے منع کر دیا ہے۔

بعض افراد فرماتے ہیں کہ بیت المقدس میں چار سال رہے جہاں مشہد عیسیٰ کے قریب ستون کے پاس ان کی مجلس منعقد ہوا کرتی تھی اور کثیر تعداد میں لوگ ان کی مجلس میں شریک ہوا کرتے تھے۔ لیکن پھر جب ان کا یہ عقیدہ کہ ایمان بلا عمل کے صرف قول کا نام ہے عوام کے سامنے آیا تو وہ ان سے متنفر ہو گئے اور والی بیت المقدس نے انہیں زغر کے نشیبی علاقے کی طرف جلاوطن کر دیا اور وہیں ان کی وفات ہوئی لیکن تدفین بیت المقدس میں ہی ہوئی۔

حاکم کی رائے یہ ہے کہ بیت المقدس میں رات کے وقت ان کی وفات ہوئی اور وہیں انبیاء علیہم السلام کی قبور کے پاس باب اریحا کے نزدیک انہیں دفن کیا گیا اور بیت المقدس میں ان کے متبعین کی تعداد بیس ہزار کے قریب تھی۔

واقعات ۲۵۶ھ

موسیٰ بن بغا کا اپنی آمد کے موقع پر خلیفہ کے درمیان ہنگامہ کھڑا کرنا: اسی سال ۱۲ محرم الحرام پیر کی صبح کو موسیٰ بن بغا الکبیر سامرا آیا چنانچہ ایک بہت بڑے لشکر کے ساتھ جو اس کے دائیں بائیں اور آگے پیچھے تھا وہ شہر میں داخل ہوا اور دار الخلافہ میں خلیفہ کی نشست کے پاس پہنچ کر اس نے دربار میں داخل ہونے کی اجازت چاہی لیکن خلیفہ کی جانب سے اسے پیغام ملا کہ باہر ٹھہرو پر انکار کر اسی وقت ان کو شک ہو گیا کہ خلیفہ نے ان پر صالح بن وصیف کو مسلط کرنے کے لئے فریب دہی سے کام لیا ہے۔

اس کے بعد وہ بزور خلیفہ کے دربار میں داخل ہو گئے اور آپس میں انہوں نے ترکی زبان میں مشورہ کر کے خلیفہ کو ان کی نشست سے اٹھا دیا اور وہاں پر رکھا ہوا سب ساز و سامان لوٹ لیا پھر وہ خلیفہ کو ذلت آمیز طریقے سے دوسرے گھر میں لے گئے۔

خلیفہ ان کے اس طور پر کو دیکھ کر کہنے لگے کہ اے موسیٰ میں نے تو دراصل تمہارے پاس اس وجہ سے بھیجا تھا تا کہ میں تمہارے ذریعے سے صالح بن وصیف پر قابو پا سکوں لیکن معلوم نہیں کہ اس کے باوجود بھی تم دھوکہ میں مبتلا ہو گئے اور مجھ پر تمہیں شک ہو گیا۔

موسیٰ بن بغا نے خلیفہ کی باتیں سن کر کہا کہ جب تک آپ ان باتوں پر قسم نہیں اٹھائیں گے ہمیں یقین نہیں آئے گا چنانچہ خلیفہ نے ان کے سامنے قسم اٹھائی تب جا کر انہیں اطمینان قلب حاصل ہوا پھر از سر نو انہوں نے بالمشافہ خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کی اور انہوں نے اپنے اوپر صالح بن وصیف کو مسلط کرنے کے بارے میں خلیفہ سے عہد و پیمان لیا اور اس پر ان کی صلح ہو گئی۔

اس کے بعد موسیٰ بن بغا اور اس کے ساتھیوں نے صالح بن وصیف کے پاس پیغام بھیجا کہ ہمارے پاس آ کر معتز اور اس کے کاتب وغیرہ جن کو صالح بن وصیف نے قتل کیا تھا کے بارے میں ہم سے گفتگو کرے جواب میں وصیف بن صالح نے انہیں ایک وقت دے دیا کہ میں اس وقت تمہارے پاس حاضر ہو جاؤں گا۔

لیکن حقیقت میں صالح بن وصیف نے ان سے مقابلہ کرنے کے لئے ایک لشکر تیار کرنا شروع کر دیا پھر رات تک وہ ایک رات روپوش ہو گیا۔

موسیٰ بن بغا والوں نے اس کی روپوشی کی خبر سن کر شہر میں اس کی گمشدگی کا اعلان کروا دیا اور اس کو پناہ دینے والے شخص کو دھمکی بھی دی لیکن ماہ صفر کے آخر تک اس کا کوئی سراغ نہیں لگ سکا۔

اس وقت موسیٰ بن بغا کے ساتھی آپس میں مشورہ کرنے لگے کہ خلیفہ کو خلافت سے معزول کر دینا چاہیے کیونکہ یہ ٹھیک آدمی معلوم نہیں ہوتے لیکن پھر انہی میں سے بعض کہنے لگے کہ کیا تم پابند صوم و صلوٰۃ شخص کو جو کہ منکرات سے بھی اجتناب کرتا ہو اور جو کہ شراب نوشی سے بھی پرہیز کرتا ہے ایسے خلیفہ کو قتل کرو گے؟ یاد رکھو اس معاملہ میں کوئی بھی تمہارا ساتھ نہیں دے سکے گا۔

ان کی اس گفتگو کا خلیفہ کو بھی علم ہو گیا چنانچہ خلیفہ تلوار لہراتے ہوئے کرتے [illegible] برآمد ہوئے اپنی نشست پر انہوں نے بیٹھ کر موسیٰ بن بغا اور اس

www.ahlehaq.org

کے ساتھیوں کو بلا کر کہا کہ مجھے تمہاری چہ میگوئیوں کا علم ہو گیا ہے اب کان کھول کر سن لو کہ میں نے موت کی تیاری کر لی ہے اور بیٹے فرزند کے متعلق اپنے بھائی کو وصیت کر دی ہوں چنانچہ جب تک میرے ہاتھ میں تلوار ہے اس وقت تک میں تم سے مقابلہ کرتا رہوں گا اور یاد رکھو اگر تم نے میرا ایک بال بھی بیکا کیا تو تم سب یا اکثر ہلاک ہو جاؤ گے۔ تم نے شرم و حیا اور دین کو پس پشت ڈال دیا ہے اس امیر نے تمہیں اس اقدام (قتل خلیفہ) اور اللہ کی مخالفت پر تیار کیا اور تمہارے نزدیک اچھے اور برے لوگوں میں کوئی پہچان ہی نہیں ہے اور سب تمہارے نزدیک برابر ہیں تم میرے اور میرے بھائیوں کے گھروں میں جا کر دیکھو ان میں تمہیں آسائش اور راحت تام کی کوئی چیز نہیں ملے گی اور ہمارے اور عام لوگوں کے گھروں میں تم کوئی فرق نہیں پاؤ گے اور تمہارا خیال ہے کہ مجھے صالح بن وصیف کے ٹھکانے کا علم ہے حالانکہ مجھے اس کی کوئی خبر نہیں اب تم خود جا کر اس کی تفتیش کرو اور اس کا سراغ لگاؤ تاکہ تمہیں تشفی اور تسلی حاصل ہو۔

اس کے بعد موسیٰ بن بغا اور اس کے ساتھیوں نے خلیفہ سے اس تقریر پر قسم کا مطالبہ کیا خلیفہ نے کہا کہ میں قسم اٹھانے سے انکار نہیں کرتا لیکن کل جمعہ کے دن عوام الناس کی موجودگی میں قسم اٹھاؤں گا خلیفہ کی اس بات سے ان کے دل کچھ نرم ہو گئے۔

پھر ۲۲ صفر اتوار کے دن موسیٰ بن بغا اور اس کے ساتھی صالح بن وصیف کا سراغ لگانے میں کامیاب ہو گئے اور انہوں نے اسے قتل کر کے بعد مغرب خلیفہ کے سامنے اس کا سر پیش کر دیا اسے دیکھ کر خلیفہ نے صرف اتنا کہا کہ اسے چھپا دو پھر خلیفہ پھر اپنے اذکار و تسبیح میں مشغول ہو گئے پھر دوسری صبح ان کا سر نیزے پر رکھ کر پورے شہر کا گشت کرایا گیا اور یہ اعلان ہوا کہ اپنے آقا کو قتل کرنے والے کا یہ انجام ہے اس کے بعد حالات خراب ہوتے چلے گئے یہاں تک کہ خلیفہ مہتدی کو بھی خلافت سے معزول کر کے قتل کر دیا گیا۔

مہتدی باللہ کی خلافت سے دستبرداری اور احمد بن متوکل کی حکومت جب موسیٰ بن بغا کو علم ہوا کہ مساور شاری نے علاقہ میں فتنہ برپا کیا ہوا ہے تو وہ اس سے مقابلہ کرنے کے لیے ایک بڑا لشکر جس میں مفلح اور بایکباک ترکی بھی تھا لے کر آیا اور دونوں میں جنگ ہوئی لیکن مساور شاری فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا اور یہ لوگ اپنے مقصد میں ناکام ہو کر واپس چلے گئے اور مساور شاری اس جنگ سے قبل ہی اپنی طاقت کو نمایاں کر چکا تھا۔

اس کے بعد خلیفہ نے ترکوں میں پھوٹ ڈلوانے کی غرض سے بایکباک کو خط لکھا کہ وہ سامرا میں موسیٰ بن بغا کا مقابلہ کر کے اس کے لشکر پر قابض ہو کر ان پر امیر بن جائے جب خط اس کے پاس پہنچا تو اس نے وہ خط موسیٰ بن بغا کو دکھا دیا اس کے بعد موسیٰ بن بغا مہتدی کے خلاف بھڑک اٹھا اور آپس کے اختلافات ختم کر کے دونوں نے خلیفہ کے خلاف متحد ہو کر سامرا کا رخ کیا۔

ادھر خلیفہ کو بھی ان کی آمد کی اطلاع ہو گئی۔ وہ چاروں طرف سے لوگوں کا لشکر جمع کر کے مقابلے کے لیے نکل پڑے۔ جب موسیٰ بن بغا اور بایکباک کو خلیفہ کی آمد کا پتہ چلا تو موسیٰ بن بغا تو خراسان کی طرف فرار ہو گیا اور بایکباک نے رجب کو ہتھیار ڈال کر خلیفہ کی اطاعت قبول کر لی خلیفہ اپنی کابینہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ بایکباک کو ان کے سامنے لایا گیا۔ اور اس موقع پر خلیفہ نے کابینہ سے اس کے متعلق مشورہ لیا تو کابینہ کے ایک رکن صالح بن علی بن یعقوب بن ابی جعفر منصور نے کہا کہ اے خلیفہ آپ سے بڑا بہادر خلیفہ آپ سے پہلے نہیں آیا اور ابو مسلم خراسانی اس سے بڑا شیطان تھا اور اس کا لشکر بھی اس کے لشکر سے بڑا تھا لیکن جب منصور نے اسے قتل کرایا تو فتنہ ختم ہو گیا اور اس کے ساتھی بھی ختم ہو گئے۔

اس کی یہ بات سن کر خلیفہ نے بایکباک کی گردن اڑانے کا حکم دیا پھر اس کے سر کو ترکیوں کے سامنے پھینک دیا لیکن ترکیوں نے اسے اچھا نہیں سمجھا اور وہ خلیفہ کا ساتھ چھوڑ کر ان کے خلاف بایکباک کے بھائی طغوتیا کے ساتھ جمع ہو گئے لیکن پھر بھی خلیفہ باقی ماندہ ساتھیوں کو لے کر ان سے مقابلہ کرنے کے لئے نکلے اور ان پر حملہ کر کے ان کے چار سو آدمیوں کو قتل کر دیا انہوں نے بھی جواباً خلیفہ پر حملہ کر دیا اس وقت خلیفہ اور اس کے ساتھی شکست کھا گئے اور خلیفہ ہاتھ میں سونتی ہوئی تلوار لے کر پکارنے لگے کہ اے لوگو تم اپنے خلیفہ کی مدد کرو پھر وہ اپنے ایک معاون احمد بن جمیل کے گھر میں داخل ہو گئے اور اپنے ہتھیار اتار کر سفید لباس پہن لیا اور جلدی سے نکل کر چھپنے کا ارادہ کیا لیکن احمد بن خاقان نے انہیں اس کا موقع نہیں دیا اور اسی وقت انہیں گرفتار کر کے ان کو تیر سے مارا اور ان کے کولہے پر نیزہ سے حملہ کر دیا پھر انہیں ایک سواری پر سوار کر کے ایک شخص کو ان پر محافظ مقرر کر دیا اسی

وقت خلیفہ کے بدن پر ایک شلوار اور قمیص تھی۔

پھر انہیں احمد بن خاقان کے گھر لے آئے جہاں لوگوں نے انہیں لاتوں اور گھونسوں پر رکھ لیا اور ان کے چہرے پر تھوکنے لگے اور چھ لاکھ دینار کی تحریر پر ان سے دستخط لئے پھر ان پر ایک شخص کو مقرر کر دیا جو ان کے خصیتین کو دباتا رہا حتیٰ کہ ان کی جان نکل گئی۔

اور ان کی کل مدت خلافت پانچ دن کم ایک سال ہے اور سن پیدائش کے بارے میں دو قول ہیں نمبر ایک ۲۱۹ھ دوسرا ۲۱۵ھ۔

آپ گندمی رنگ، دبلے پتلے، گنجے ہوئے اور گھنی داڑھی والے تھے آپ کی کنیت ابو عبد اللہ تھی آپ کی نماز جنازہ جعفر بن عبد الواحد نے پڑھائی اور منتصر بن متوکل کے مقبرہ میں آپ کو دفن کیا گیا۔

خطیب بغدادی کا قول ہے کہ جب سے خلافت متوکل تک آپ گذشتہ خلفاء سے بڑھے ہوئے تھے اور ایک حدیث بھی روایت کی ہے کہ آپ ﷺ سے حضرت عباس نے خلافت کے بارے میں سوال کیا جواب میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے لئے نبوت اور تمہارے لئے خلافت ہے اور اس کی ابتدا بھی تم سے ہوگی اور اس کا اختتام بھی تم پر ہوگا اور حضرت عباس سے آپ نے فرمایا کہ تم سے محبت رکھنے والے کو میری شفاعت حاصل ہو گی نہ کہ بغض رکھنے والے کو۔

خطیب نے بیان کیا ہے کہ ایک شخص نے خلیفہ مہتدی سے اپنے مدمقابل پر کسی جھگڑے میں فیصلہ طلب کیا تو اس نے انصاف کے ساتھ اس کے حق میں فیصلہ کر دیا تو اس پر اس نے مندرجہ ذیل اشعار کہے

> تم نے ایسے شخص کو حاکم بنایا جس نے روشن چاند کی مانند واضح فیصلہ کر دیا۔ نہ تو وہ راشی ہے اور نہ اسے نقصان میں پڑنے والے
> کے نقصان کی پرواہ ہے۔

یہ اشعار سن کر خلیفہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ تجھے تیری زبان مبارک کرے تیری تعریف سے مجھے خوشی نہیں ہوئی کیونکہ میں مسند خلافت پر یہ آیت پڑھ کر بیٹھا ہوں

> ونضع الموازين القسط ليوم القيامة فلا تظلم نفس شيئا وان كان مثقال حبة من خردل اتينا بها
> وكفى بنا حاسبين [1]
>
> ”ہم روز قیامت انصاف کا ترازو رکھ دیں گے جس سے کسی پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں ہوگا اگر چہ کسی کا کوئی عمل رائی کے برابر وزن کا ہو۔
> صحیح حساب کے لئے ہم ہی بہت کافی ہیں۔“

راوی کا بیان ہے کہ اس کے گرد بیٹھا ہوا مجمع رونے لگا اور اس دن سے زیادہ میں نے لوگوں کو روتا ہوا نہیں پایا۔

بعض کا کہنا ہے کہ خلیفہ مہتدی منصب خلافت پر فائز ہونے کے بعد سے قتل کے دن مسلسل روزہ رکھتے رہے اور اسی طرح وہ تقویٰ، قناعت، زہد، عبادت، شدت احتیاط میں حضرت عمر بن عبد العزیز کے نقش قدم پر تھا اگر وہ مزید کچھ عرصہ زندہ رہتے اور حالات بھی سازگار ہوتے تو حتی الوسع انہی کے نقش قدم پر چلتے اور انہوں نے خلفاء کی توہین کرنے والے اور منصب خلافت کی توہین کرنے والے ترکیوں کو ختم کرنے کا عزم کر رکھا تھا۔

احمد بن سعید الاموی کا قول ہے کہ ایک روز مکہ میں ہم کچھ ساتھی جمع ہو کر اہل عرب کے اشعار کے بارے میں بحث و مباحثہ کر رہے تھے کہ ہمارے پاس ایک شخص آ کر شعر پڑھنے لگا اور ہمیں وہ شخص مجنون محسوس ہو رہا تھا۔

> اے گروہ کے شریر لوگو تم کس امر میں مشغول ہو حالانکہ دیگر لوگ امر عظیم میں مبتلا ہیں۔ تمہارا امام قتل کیا جا چکا
> ہے اور اسلام کا شیرازہ بکھر رہا ہے اور تم شعر و اشعار کے بارے میں سر جوڑ کر بیٹھے ہوئے ہو اور بظاہر تم نے اچھا مشغلہ اختیار
> کر رکھا ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ اس دن کی تاریخ ہم نے نوٹ کر لی بعد میں پتہ چلا کہ اسی روز ۲۵۶ھ بروز ۱۶ رجب کو خلیفہ مہتدی کو قتل کر دیا گیا۔

---

[1] سورۃ الانبیاء ۴۷

www.ahlehaq.org

نے مجھے منع کیا ہے۔

بعض افراد فرماتے ہیں کہ بیت المقدس میں چار سال رہے اور اس حجرہ عیسیٰ کے قریب ستون کے پاس ان کی مجلس منعقد ہوا کرتی تھی اور کثیر تعداد میں لوگ ان کی مجلس میں شریک ہوا کرتے تھے۔ لیکن پھر جب ان کا یہ عقیدہ کہ ایمان بلا عمل کے صرف قول کا نام ہے عوام کے سامنے آیا تو وہ ان سے متنفر ہو گئے اور والی بیت المقدس نے انہیں زغر کے نشیبی علاقے کی طرف جلاوطن کر دیا اور وہیں ان کی وفات ہوئی لیکن تدفین بیت المقدس میں ہی ہوئی۔

حاکم کی رائے یہ ہے کہ بیت المقدس میں رات کے وقت ان کی وفات ہوئی اور وہیں انبیاء علیہم السلام کی قبروں کے پاس باب اریحا کے نزدیک انہیں دفن کیا گیا اور بیت المقدس میں ان کے متبعین کی تعداد بیس ہزار کے قریب تھی۔

واقعات ۲۵۶ھ

موسیٰ بن بغا کا اپنی آمد کے موقع پر خلیفہ کے درمیان ہنگامہ کھڑا کرنا ...... اسی سال ۱۲ محرم الحرام جمعرات کی صبح کو موسیٰ بن بغا الکبیر سامرا آ پہنچا چنانچہ ایک بہت بڑے لشکر کے ساتھ جو اس کے دائیں بائیں اور آگے پیچھے تھا وہ شہر میں داخل ہوا اور بارگاہ خلافت میں خلیفہ کی نشست کے پاس پہنچ کر اس نے دربار میں داخل ہونے کی اجازت چاہی لیکن خلیفہ کی جانب سے اسے پیغام ملا کہ باہر کچھ دیر انتظار کرو اسی وقت ان کو شک ہو گیا کہ خلیفہ نے ان پر صالح بن وصیف کو مسلط کرنے کے لئے فریب ہی سے کام لیا ہے۔

اس کے بعد وہ بدوقت خلیفہ کے دربار میں داخل ہو گئے اور آپس میں انہوں نے ترکی زبان میں مشورہ کر کے خلیفہ کو ان کی نشست سے اٹھا دیا اور وہاں پر رکھا ہوا سب مال و سامان لوٹ لیا پھر وہ خلیفہ کو ذلت آمیز طریقے سے دوسرے کمرہ میں لے گئے۔

خلیفہ ان کے اس طرز عمل کو دیکھ کر کہنے لگے کہ اے موسیٰ میں نے تو خود تمہارے پاس اطلاع نامہ بھیجا تھا تاکہ میں تمہارے ذریعے سے صالح بن وصیف پر قابو پا سکوں لیکن معلوم نہیں کہ اس کے بعد تم بھی کیوں آپس میں جدا ہو گئے اور مجھ پر تمہیں شک ہو گیا۔

موسیٰ بن بغا نے خلیفہ کی باتیں سن کر کہا کہ جب تک آپ ان باتوں پر قسم نہیں اٹھائیں گے ہمیں یقین نہیں آئے گا چنانچہ خلیفہ نے ان کے سامنے قسم اٹھائی تب جا کر انہیں اطمینان قلب حاصل ہوا پھر از سرنو انہوں نے بالمشافہ خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کی اور انہوں نے اپنے اوپر صالح بن وصیف کو مسلط نہ کرنے کے بارے میں خلیفہ سے عہد و پیمان لیا اور اسی پر ان کی صلح ہو گئی۔

اس کے بعد موسیٰ بن بغا اور اس کے ساتھیوں نے صالح بن وصیف کے پاس پیغام بھیجا کہ ہمارے پاس آ کر معتز اور اس کے کاتب وغیرہ جن کو صالح بن وصیف نے قتل کیا تھا کے بارے میں ہم سے گفتگو کرے جواب میں وصیف بن صالح نے انہیں ایک وقت دے دیا کہ میں اس وقت تمہارے پاس حاضر ہو جاؤں گا۔

لیکن حقیقت میں صالح بن وصیف نے ان سے مقابلہ کرنے کے لئے ایک لشکر تیار کرنا شروع کر دیا پھر اچانک وہ ایک رات روپوش ہو گیا۔

موسیٰ بن بغا والوں نے اس کی روپوشی کی خبر سن کر شہر میں اس کی گمشدگی کا اعلان کیا اور اس کو پکڑ دینے والے شخص کو انعام کی پیشکش بھی کی لیکن ماہ صفر کے آخر تک اس کا کوئی سراغ نہیں مل سکا۔

اس وقت موسیٰ بن بغا کے ساتھی آپس میں مشورہ کرنے لگے کہ خلیفہ کو خلافت سے معزول کر دینا چاہئے کیونکہ یہ آدمی معلوم نہیں ہوتے لیکن پھر انہی میں سے بعض کہنے لگے کہ کیا تم پابند صوم و صلوٰۃ شخص کو جو کہ منکرات سے بھی اجتناب کرتا ہو اور جو گزشتہ خلفاء سے بہتر بھی ہے ایسے خلیفہ کو قتل کرو گے اور کہا اس معاملہ میں کوئی بھی تمہارا ساتھ نہیں دے سکے گا۔

ان کی اس گفتگو کا خلیفہ کو بھی علم ہو گیا چنانچہ خلیفہ تلوار لہراتے ہوئے گھر سے نکلے اور اپنی نشست پر انہوں نے بیٹھ کر موسیٰ بن بغا اس

کے ساتھیوں کو بلا کر کہا کہ مجھے تمہاری چپقلشوں کا علم ہو گیا ہے اب کان کھول کر سن لو کہ میں نے موت کی تیاری کر لی ہے اور بیٹے فرزند کے متعلق اپنے بھائی کو وصیت کر چکا ہوں چنانچہ جب تک میرے ہاتھ میں تلوار ہے اس وقت تک میں تم سے مقابلہ کرتا رہوں گا اور یاد رکھو اگر تم نے میرا ایک بال بھی بیکا کر دیا تو تم سب یا اکثر ہلاک ہو جاؤ گے۔ تم نے شرم و حیا اور دین کو پس پشت ڈال دیا ہے جبکہ امیر نے تمہیں اس بات امر (قتل خلیفہ) اور اللہ کی مخالفت پر تیار کیا اور تمہارے نزدیک مجھے جو بڑے لوگوں میں کوئی پہچان ہی نہیں ہے اور سب تمہارے نزدیک برابر ہیں تم میرے اور میرے بھائیوں کے گھروں میں جا کر دیکھو ان میں تمہیں آسائش و راحت تام کی کوئی چیز نہیں ملے گی اور ہمارے اور دوسرے لوگوں کے گھروں میں تم کوئی فرق نہیں پاؤ گے اور تمہارا خیال ہے کہ مجھے صالح بن وصیف کے ٹھکانے کا علم ہے حالانکہ مجھے اس کی کوئی خبر نہیں اب تم خود جا کر اس کی تفتیش کرو اور اس کا سراغ لگاؤ تا کہ تمہیں تشفی اور تسلی حاصل ہو۔

اس کے بعد موسیٰ بن بغا اور اس کے ساتھیوں نے خلیفہ سے اس تقریر پر قسم کا مطالبہ کیا خلیفہ نے کہا کہ میں قسم اٹھانے سے انکار نہیں کرتا لیکن کل جمعہ کے دن امام لوگوں کی موجودگی میں قسم اٹھاؤں گا خلیفہ کی اس بات سے ان کے دل کچھ نرم ہو گئے۔

پھر ۲۲ صفر اتوار کے دن موسیٰ بن بغا اور اس کے ساتھی صالح بن وصیف کا سراغ لگانے میں کامیاب ہو گئے اور انہوں نے اسے قتل کر کے بعد مغرب خلیفہ کے سامنے اس کا سر پیش کر دیا اسے دیکھ کر خلیفہ نے صرف اتنا کہا کہ اسے چھپا دو یہ کہہ کر خلیفہ پھر اپنے ذکر و تسبیح میں مشغول ہو گئے پھر دوسری صبح ان کا سر نیزے پر رکھ کر پورے شہر میں گشت کرایا گیا اور یہ اعلان ہوتا رہا کہ یہ ہے آقا کو قتل کرنے والے کا انجام ہے اس کے بعد حالات خراب ہوتے چلے گئے یہاں تک کہ خلیفہ مہتدی کو بھی خلافت سے معزول کر کے قتل کر دیا گیا۔

مہتدی باللہ کی خلافت سے دستبرداری اور احمد بن متوکل کی حکومت...... جب موسیٰ بن بغا کو علم ہوا کہ مساور شاری نے علاقہ میں فتنہ برپا کیا ہوا ہے تو وہ اس سے مقابلہ کرنے کے لئے ایک بڑا لشکر جس میں مفلح اور بایکباک ترکی بھی تھا لے کر آیا اور دونوں میں جنگ ہوئی لیکن مساور شاری فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا اور یہ لوگ اپنے مقصد میں ناکام ہو کر واپس چلے گئے اور مساور شاری اس جنگ سے قبل ہی ایک علاقہ کا بڑا حصہ تباہ کر چکا تھا۔

اس کے بعد خلیفہ نے ترکوں میں پھوٹ ڈالنے کی غرض سے بایکباک کو خط لکھا کہ وہ سامرا میں موسیٰ بن بغا کا مقابلہ کر کے اس کے لشکر پر قابض ہو کر اس پر امیر بن جائے جب خط اس کے پاس پہنچا تو اس نے وہ خط موسیٰ بن بغا کو دکھا دیا اس کے بعد موسیٰ بن بغا مہتدی کے خلاف بھڑک اٹھا اور آپس کے اختلافات ختم کر کے دونوں نے خلیفہ کے خلاف متحد ہو کر سامرا کا رخ کیا۔

ادھر خلیفہ کو بھی ان کی آمد کی اطلاع ہو گئی۔ وہ بھی دوسری طرف سے لوگوں کا لشکر جمع کر کے مقابلے کے لئے نکل پڑے۔ جب موسیٰ بن بغا اور بایکباک کو خلیفہ کی آمد کا پتہ چلا تو موسیٰ بن بغا تو خراسان کی طرف فرار ہو گیا اور بایکباک نے ۱۲ رجب کو ہتھیار ڈال کر خلیفہ کی اطاعت قبول کر لی خلیفہ اپنی کابینہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ بایکباک کو ان کے سامنے لایا گیا اور اس موقع پر خلیفہ نے کابینہ سے اس کے متعلق مشورہ طلب کیا تو کابینہ کے ایک رکن صالح بن علی بن یعقوب بن ابی جعفر منصور نے کہا کہ اے خلیفہ آپ سے بڑا بہادر خلیفہ آپ سے پہلے کوئی نہیں آیا ابو مسلم خراسانی اس سے بڑا شیطان تھا اور اس کا لشکر بھی اس کے لشکر سے بڑا تھا لیکن جب منصور نے اسے قتل کرایا تو فتنہ ختم ہو گیا اور اس کے ساتھی بھی ختم ہو گئے۔

اس کی یہ بات سن کر خلیفہ نے بایکباک کی گردن اڑانے کا حکم دیا پھر اس کے سر کو ترکوں کے سامنے پھینک دیا لیکن ترکوں نے اسے اچھا نہیں سمجھا اور وہ خلیفہ کا ساتھ چھوڑ کر ان کے خلاف بایکباک کے بھائی طغوتیا کے ساتھ جمع ہو گئے لیکن پھر بھی خلیفہ باقی ماندہ ساتھیوں کو لے کر ان سے مقابلہ کرنے کے لئے نکلے اور ان پر حملہ کر کے ان کے چار ہزار آدمیوں کو قتل کر دیا انہوں نے بھی جواباً خلیفہ پر حملہ کر دیا اس وقت خلیفہ اور اس کے ساتھی شکست کھا گئے اور خلیفہ ہاتھ میں سونتی ہوئی تلوار لے کر پکارنے لگے کہ اے لوگو تم اپنے خلیفہ کی مدد کرو پھر وہ اپنے ایک ساتھی احمد بن جمیل کے گھر میں داخل ہو گئے اور اپنے ہتھیار اتار کر سفید لباس پہن لیا اور جلدی سے نکل کر چھپنے کا ارادہ کیا لیکن احمد بن خاقان نے انہیں اس کا موقع نہیں دیا اور اسی وقت انہیں گرفتار کر کے ان کو تیر سے مارا اور ان کے کولہے پر نیزے سے حملہ کر دیا پھر انہیں ایک سواری پر سوار کر کے ایک شخص کو ان پر محافظ مقرر کر دیا اس

وقت خلیفہ کے بدن پر ایک شلوار اور قمیص تھی۔

پھر انہیں احمد بن خاقان کے گھر لے آئے جہاں لوگوں نے ان کی لاتوں اور گھٹنوں پر، کولہوں اور ان کے چہرے پر تھوکتے گئے اور چھوڑا کو دیا، کہ تحریر پر ان سے دستخط لئے پھر ان پر ایک شخص کو مقرر کر دیا جو ان کے خصیتین کو مارتا اور دباتا رہا حتیٰ کہ ان کی جان نکل گئی۔

اور ان کی کل مدت خلافت پانچ دن کم ایک سال ہے اور ان کی پیدائش کے بارے میں دو قول ہیں، ایک ۲۱۹ھ دوسرا ۲۱۵ھ۔

آپ گندمی رنگ، دبلے پتلے، جھکے ہوئے اور گھنی داڑھی والے تھے آپ کی کنیت ابو عبداللہ تھی آپ کی نماز جنازہ جعفر بن عبدالواحد نے پڑھائی اور منتصر بن متوکل کے مقبرہ میں آپ کو دفن کیا گیا۔

خطیب بغدادی کا قول ہے کہ مذہب، عبادات اور تقویٰ میں آپ گذشتہ خلفاء سے بڑھے ہوئے تھے اور ایک حدیث بھی روایت کی ہے کہ آپ ﷺ سے حضرت عباس نے خلافت کے بارے میں سوال کیا جواب میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے لئے نبوت اور تمہارے لئے خلافت ہے اور اس کی ابتداء بھی تم سے ہوگی اور اس کا اختتام بھی تم پر ہوگا اور حضرت عباس سے آپ نے فرمایا کہ تم سے محبت رکھنے والے کو میری شفاعت حاصل ہو گی نہ کہ بغض رکھنے والے کو۔

خطیب نے بیان کیا ہے کہ ایک شخص نے خلیفہ مہتدی سے اپنے مدمقابل پر کسی جھگڑے میں فیصلہ طلب کیا تو اس نے انصاف کے ساتھ اس کے حق میں فیصلہ کر دیا تو اس پر اس نے مندرجہ ذیل اشعار کہے:

> تم نے ایسے شخص کو حاکم بنایا جس نے روشن چاند کی مانند واضح فیصلہ کر دیا۔ نہ تو وہ راشی ہے اور نہ اسے نقصان میں پڑنے والے کے نقصان کی پرواہ ہے۔

یہ اشعار سن کر خلیفہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ تجھے تیری زبان مبارک کرے تیری تعریف سے مجھے خوشی نہیں ہوئی کیونکہ میں مسند خلافت پر یہ آیت پڑھ کر بیٹھا ہوں:

> ونضع الموازين القسط ليوم القيامة فلا تظلم نفس شيئا وإن كان مثقال حبة من خردل أتينا بها
> وكفى بنا حاسبين (۱)

> ”ہم روز قیامت انصاف کا ترازو لگائیں گے جس سے کسی پر ذرہ برابر ظلم نہیں ہوگا اگرچہ کسی کا کوئی عمل ذرہ برابر دانے کا ہو اور صحیح حساب کے لئے ہم ہی بہت کافی ہیں۔“

راوی کا بیان ہے کہ اس کے گرد بیٹھا ہوا مجمع رونے لگا اور اس دن سے زیادہ میں نے لوگوں کو روتا ہوا نہیں دیکھا۔

بعض کا کہنا ہے کہ خلیفہ مہتدی منصب خلافت پر فائز ہونے کے بعد سے قتل کے دن مسلسل روزہ رکھتے رہے اور اسی طرح وہ تقویٰ، قناعت، زہد و تقویٰ، عبادت، شدت احتیاط میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کے نقش قدم پر تھے اگر وہ زندہ رہتے اور حالات بھی سازگار ہوتے تو بنی امیہ میں سے ان کے نقش قدم پر چلتے اور انہوں نے خلفاء کی توہین کرنے والے اور منصب خلافت کی توہین کرنے والے ترکیوں کو ختم کرنے کا عزم کر رکھا تھا۔

احمد بن سعید الاموی کا قول ہے کہ ایک روز مکہ میں ہم کچھ ساتھی جمع ہو کر نحو اور عرب کے اشعار کے بارے میں بحث و مباحثہ کر رہے تھے اچانک ہمارے پاس ایک شخص آ کر شعر پڑھنے لگا اور ہمیں وہ شخص مجنون محسوس ہو رہا تھا۔

> یہ لوگو! تم شعر و نحو کی امر میں مشغول ہو اللہ سے حیا کرو اور ملک کے دوسرے لوگ امر عظیم میں مبتلا ہیں، تمہارا امام قتل کیا جا چکا ہے اور اسلام کا شیرازہ بکھر چکا ہے اور تم نحو اور اشعار کے بارے میں سر جوڑ کر بیٹھے ہوئے ہو اور تم نے یہ اچھا مشغلہ اختیار کر رکھا ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ اس دن کی تاریخ ہم نے نوٹ کر لی بعد میں ہمیں پتہ چلا کہ اسی روز ۲۵۶ھ بروز بدھ ۱۴ رجب کو خلیفہ مہتدی کو قتل کر دیا گیا۔

---

(۱) الانبیاء: ۴۷

معتمد علی اللہ کی خلافت …… یہ احمد بن متوکل علی اللہ بن فتیان سے مشہور ہیں امیر یارجوخ کے گھر میں اسی سال ۱۳ رجب بروز منگل ان کے ہاتھ پر بیعت کی گئی اور یہ واقعہ مہتدی کی خلافت سے دستبردار ہونے سے چند روز پہلے کا ہے پھر بیعت عامہ ۱۴ رجب کو ہوئی۔

اسی وقت موسیٰ بن بغا اور مفلح اپنے گھر (سرمن رئی) چلے گئے جس کی وجہ سے پہلے سے موجود شور ہنگامے ختم ہو گئے لیکن وہ شخص جو علوی ہونے کا دعویٰ کر رہا تھا اس وقت بھی بصرہ کا محاصرہ کئے ہوئے تھا اور خلیفہ کی فوج اس کے مقابلہ میں تھی وہ وہاں لوگوں کو قتل کر دیتا تھا اور ان کا اموال بھی چھین لیتا تھا اور زنگی غلام لے سامان ان سے سب ہوئے تو قریوں کو لوٹ لیتا تھا پھر اس کے بعد ابلہ اور عبادان وغیرہ شہروں پر بھی اس کا قبضہ ہو گیا یہ بصرہ کے آس پاس سے بہت زیادہ قوت ور ہو گیا روز بروز ترقی اور دیگر زرد سامان کے اعتبار سے اس کی قوت میں اضافہ ہو رہا تھا۔ اس سال کے اختتام تک اس کی یہی حالت رہی۔

اسی سال کوفہ میں ایک شخص جس کا نام علی بن زید بن طالبی تھا اس کا ظہور ہوا تو خلیفہ کا لشکر اس کے مقابلہ میں آیا لیکن طالبی غالب رہا اور اس کی پوزیشن مستحکم ہو گئی۔

اور اسی سال ذی الحجہ میں محمد بن واصل تمیمی نے اہواز کے نائب حاکم حارث بن سیما شرابی پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا اور اہواز پر قبضہ کر لیا

اسی سال ماہ رمضان میں ری شہر پر حسن بن زید طالبی کا قبضہ ہو گیا شوال میں موسیٰ بن بغا اس کے مقابلہ میں نکلا اور خلیفہ نے اسے رخصت کیا۔

اور اسی زمانے میں باب دمشق کے قریب ایک عظیم فتنے نے جنم لیا کہ دمشق کے نائب حاکم اماجور اور ابن عیسیٰ بن شیخ کے درمیان مقابلہ ہوا اور اماجور کے ساتھ صرف دو سو شہسوار تھے اور عیسیٰ بن شیخ کے ساتھ بیس ہزار کا لشکر تھا لیکن پھر بھی اماجور نے اسے شکست دے دی پھر خلیفہ نے عیسیٰ بن شیخ کو آرمینیہ کے شہروں پر اس شرط پر حاکم بنایا کہ وہ شام چھوڑ دے گا چنانچہ اس نے یہ شرط منظور کرتے ہوئے شام کو چھوڑ دیا۔

اس سال محمد بن احمد بن عیسیٰ بن منصور نے لوگوں کو حج کروایا دوران حج کرنے والوں میں ابو احمد بن متوکل بھی تھا لیکن وہ حج سے جلدی فارغ ہو کر ۲۷ ذی الحجہ ہی کو شام سامرا چلا گیا۔

اور اسی سال جیسے کہ پیچھے گزر چکا خلیفہ مہتدی باللہ نے وفات پائی۔

زبیر بن بکار …… یہ ابن عبداللہ بن مصعب بن ثابت بن عبداللہ بن زبیر بن عوام قرشی مکی ہیں مکہ کے قاضی تھے آپ بغداد میں جوان ہوئے اور ان کی "انساب قریش" کے نام سے ایک کتاب ہے۔ حقیقت میں یہ انساب قریش کے بارے میں بہت ہی جامع مانع کتاب ہے اور ان سے ابن ماجہ وغیرہ نے روایتیں لی ہیں اور دار قطنی اور خطیب نے ان کی تعریف اور توثیق کی ہے اسی سال ماہ ذیقعدہ میں مکہ میں ۸۴ سال کی عمر تک انہوں نے وفات پائی۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری …… صحیح بخاری شریف انہی کی تصنیف کردہ ہے ہم نے شروع بخاری میں ان کے حالات تفصیل سے بیان کئے ہیں انہی کا خلاصہ یہاں بھی بیان کیا گیا ہے۔

چنانچہ یہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بن بردزبہ جعفی ہیں ان کی کنیت ابو عبداللہ بخاری ہے آپ حافظ حدیث اور اپنے زمانے کے تمام محدثین کے مقتدی اور پیشوا ہیں۔ مختلف سالوں کے موقع پر آپ کی کتاب صحیح بخاری کا مقدمہ (مقدمہ) ہے آپ کی کتاب کی مقبولیت اور اس میں موجود حدیث کی صحت پر تمام علماء بلکہ تمام مسلمانوں نے اتفاق کیا ہے۔

آپ کی پیدائش ۱۹۴ھ ۱۳ شوال جمعہ کی شب ہوئی بچپن ہی میں آپ کے والد کا انتقال ہو گیا تھا جس کی وجہ سے آپ کی پرورش والدہ کی گود میں ہوئی اور زمانہ طالب علمی ہی میں آپ کو کئی چوٹی کی بہت سی حدیثیں حفظ ہو گئی تھیں دس سال کی عمر میں آپ نے درس نظامی مکمل کر لیا تھا یہاں تک کہ آپ کے متعلق نقل کیا گیا ہے کہ سات سال کی عمر میں ستر ہزار احادیث آپ کو حفظ ہو گئی تھیں ۱۸ سال کی عمر میں آپ نے حج کیا پھر مکہ ہی میں علم حدیث مختلف سالوں تک حاصل کرتے رہے پھر حجاز، عراق وغیرہ دیگر شہروں میں جا کر بھی آپ نے مشائخ حدیث سے علم حدیث حاصل کیا اور ایک ہزار

سے بڑے آئمہ و شیوخ حدیث سے روایتیں نقل کی ہیں اور پھر آپ سے بھی بہت سے لوگوں نے احادیث نقل کی ہیں۔ خطیب بغدادی نے آپ کے شاگرد فربری کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نوے ہزار افراد کے ساتھ امام بخاری سے احادیث سنی ہیں لیکن اس وقت میرے علاوہ دنیا سے سب رخصت ہو گئے۔ اب موجودہ کتاب صحیح بخاری کی حدیثیں امام بخاری کے شاگرد فربری ہی کے واسطے سے ہیں اس کے علاوہ دیگر شاگرد و حماد بن شاکر، ابراہیم بن معقل، طاہر بن محمد اور ابو طلحہ منصور بن محمد بن علی البزدوی النسفی جن کی وفات ۳۲۹ھ میں ہوئی نے بھی امام بخاری سے حدیثیں بیان کی ہیں اور امیر ابو نصر بن ماکولا نے ان کی توثیق کی ہے۔

امام بخاری سے روایت کرنے والوں میں امام مسلم بھی ہیں جنہوں نے اپنی صحیح (مسلم) کے علاوہ امام بخاری سے روایتیں لی ہیں اور امام مسلم امام بخاری کا احترام کے درجے میں ادب کرتے تھے اور ہمیشہ ان کی تعظیم و تکریم کرتے تھے اسی طرح امام ترمذی نے اپنی سنن میں [illegible] کی بحث کے موقع پر ان سے روایتیں لی ہیں۔

امام بخاری آٹھ بار بغداد آئے اور ہر بار امام احمد سے ملاقات ہوئی امام احمد نے خراسان میں ان کے قیام کو ناپسند کرتے ہوئے انہیں بغداد میں قیام کا مشورہ دیا۔

امام بخاری کی عادت تھی کہ رات کو نیند سے بیدار ہو کر چراغ جلاتے اور اس وقت جو بھی مضامین ان کے ذہن میں آتے ان کو لکھ لیتے پھر چراغ بجھا کر سو جاتے پھر دوبارہ نیند سے بیدار ہو کر اسی طرح کرتے حتیٰ کہ بعض مرتبہ ایک ہی رات میں بیس مرتبہ نیند سے بیدار ہوتے۔

امام بخاری بچپن ہی میں کسی وجہ سے نابینا ہو گئے تھے جس سے آپ کی والدہ کو بہت صدمہ ہوا تھا ایک بار آپ کی والدہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خواب میں دیکھا اور وہ ان سے کہہ رہے تھے کہ ماشاء اللہ اللہ تعالیٰ تیری دعا اور تیرے رونے کی کثرت سے تیرے لڑکے کی آنکھیں صحیح کر دیا چنانچہ صبح ہوتے ہی حضرت امام بخاری کی بینائی لوٹ آئی۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے اپنی تصنیف کردہ حدیثوں کا اندازہ لگایا تو صرف مسند لکھی ہوئی احادیث کی تعداد دو لاکھ تھی اور وہ سب مجھے حفظ یاد تھیں۔

ایک مرتبہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سمرقند تشریف لے گئے وہاں پر چار سو علماء کا اجتماع منعقد ہوا جس میں انہوں نے بہت سی حدیثوں کو سند اور متن کے اعتبار سے خلط ملط کر کے بطور امتحان کے امام بخاری پر پیش کر دیا آپ نے ہر حدیث کو متن اور سند کے اعتبار سے صحیح بیان کر دیا اور اغلاط کی نشاندہی بھی فرما دی جس کے بعد کسی قسم کے اعتراض کی گنجائش نہیں رہی۔ اسی قسم کا واقعہ ان کے ساتھ بغداد میں بھی پیش آیا۔

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں یہ بھی منقول ہے کہ ایک مرتبہ کتاب دیکھنے سے انہیں حفظ ہو جاتی تھی اس کے علاوہ بھی اس قسم کی بہت سی باتیں ان کے بارے میں مشہور ہیں اسی لئے اس زمانے کے تمام ساتھیوں، مشائخ اور علماء نے ان کی دل کھول کر تعریف کی ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ آپ کے متعلق فرماتے ہیں کہ خراسان نے آپ جیسا آدمی پیدا نہیں کیا۔

علی بن مدینی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ امام بخاری کا کوئی ہمسر پیدا نہیں ہوا۔

اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: امام بخاری اگر حضرت حسن بصری کے زمانے میں ہوتے تو لوگ علم حدیث، معرفت حدیث و فقہ میں امام بخاری کی طرف محتاج ہوتے۔

ابوبکر بن ابی شیبہ اور محمد بن عبداللہ بن نمیر کا کہنا ہے کہ ہم نے امام بخاری کی مثل کسی کو نہیں پایا۔

علی بن حجر کا قول ہے کہ میرے علم میں نہیں ہے کہ امام بخاری کا کوئی ہم مثل ہو گا۔

محمود بن نظر بن سہل شافعی کا قول ہے کہ میں بصرہ، شام، حجاز، کوفہ کے علماء کے پاس گیا ان کے سامنے جب بھی امام بخاری کا تذکرہ آ جاتا تو وہ ان کو اپنے سے بہتر سمجھتے تھے۔

ابوالعباس الدغولی نے کہا کہ بغداد کے باشندوں نے امام بخاری کے بارے میں ایک شعر کہا ہے:

امام بخاری کی اقامت تک مسلمانوں میں خیر و برکت اور سلامتی موجود رہی جبکہ آپ کی وفات کے بعد

فلاس فرماتے ہیں کہ جس حدیث کو امام بخاری نہ جانتے ہوں وہ حقیقت میں حدیث ہی نہیں ایسا ہی یعقوب بن ابراہیم دورقی نے بھی کہا۔

بعض حضرات نے تو فقہ اور حدیث میں امام بخاری کو امام احمد بن حنبل پر ترجیح دی ہے۔

قتیبہ بن سعید کہتے ہیں کہ مشرق اور مغرب سے لوگ میرے پاس آئے مگر امام بخاری جیسا کوئی نہیں آیا۔

مرجی بن رجاء کہتے ہیں کہ امام بخاری کو اپنے زمانے کے علماء پر عورتوں پر مردوں کی فضیلت کی طرح فضیلت حاصل تھی بلکہ آپ کے زمانے سے پہلے والوں یعنی تابعین وصحابہ پر بھی آپ کو فضیلت حاصل تھی کسی کہنے والے نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ وہ زمین پر اللہ تعالیٰ کی چلتی پھرتی نشانی تھی۔

ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی فرماتے ہیں کہ محمد بن اسماعیل بخاری ہم میں سب سے زیادہ فقیہ عابد بادیانت اور علم دین کے طالب تھے۔

اسحاق بن راہویہ کہا کرتے تھے کہ امام بخاری مجھ سے زیادہ صاحب بصیرت تھے۔

ابو حاتم رازی فرماتے ہیں امام بخاری عراق آنے والوں میں سب سے بڑے عالم تھے۔

عبداللہ عجلی کا قول ہے کہ میں نے ابو زرعہ اور ابو حاتم کو امام بخاری کے پاس بیٹھا ان سے حدیث سنتے دیکھا امام مسلم بھی امام بخاری کے پائے کے آدمی نہیں تھے امام بخاری امام محمد بن یحییٰ ذہلی سے بڑے عالم تھے اور خود امام محمد بن یحییٰ ذہلی باوجود عالم ہونے کے خوب اچھی طرح جانتے تھے۔

کسی کا قول ہے کہ میں نے محمد بن نصر علی کو امام بخاری سے اسماء الرجال ان کی کنیت اور حدیث کے علل کے بارے میں سوال کرتے ہوئے دیکھا امام تیر کی طرح انکو جواب دے رہے تھے گویا کہ وہ سورۃ اخلاص کی تلاوت کر رہے ہیں۔

احمد بن حمدون قصار کا قول ہے کہ میں نے امام مسلم کو امام بخاری کے پاس آتے دیکھا انہوں نے سب سے پہلے امام بخاری کا بوسہ لیا اور فرمایا کہ اے استاذ الاساتذہ اے سید المحدثین اے طبیب الحدیث مجھے اپنے پاؤں چومنے کی اجازت دیجئے پھر کفارہ مجلس کی حدیث کے بارے میں ان سے پوچھا امام بخاری کے مطمئن کرنے پر امام مسلم نے فرمایا کہ سوائے حاسد کے آپ سے کوئی بغض نہیں رکھے گا۔ اور میرے نزدیک دنیا میں کوئی آپ جیسا نہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ میں نے حدیث کی علل و تاریخ اور اسانید کی معرفت میں خراسان اور عراق میں امام بخاری سے بڑا کوئی عالم نہیں دیکھا اور ہم ایک روز عبداللہ بن منیر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ انہوں نے امام بخاری کو دعا دیتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس امت کی زینت بنائے امام ترمذی فرماتے ہیں کہ امام بخاری کے حق میں ان کی دعا قبول ہوگئی۔ ابن خزیمہ کا قول ہے کہ میں نے کسی کو امام بخاری سے زیادہ حدیث کا علم رکھنے والا اور حدیث کا حافظ کرنے والا نہیں پایا اور علماء نے جو آپ کی قوت حافظہ ذہانت علم تقویٰ زہد عبادت پر تعریفی کلمات کہے ہیں اگر ان کو بیان کرنا شروع کر دیا جائے تو یہ بحث بہت طویل ہو جائے گی لیکن اس وقت ہم حوادث زمانہ کی وجہ سے اختصاراً ان چیزوں کو یہاں بیان کر رہے ہیں امام بخاری انتہائی درجے کے باحیا بہادر سخی متقی اور زاہد انسان تھے۔

امام بخاری خود فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن کسی کی غیبت کرنے پر اللہ تعالیٰ مجھ سے مؤاخذہ نہیں فرمائیں گے ان کی اس بات پر ان سے سوال کیا گیا کہ آپ نے راویوں پر جرح کرتے ہوئے ان کے بارے میں جو کچھ کہا ہے وہ غیبت میں شمار نہیں ہوگا جواب میں آپ نے حضور ﷺ کی ایک حدیث نقل کی کہ ایک موقع پر ایک منافق کے بارے میں صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ یہ شخص بہت برا بیٹا ہے آپ ﷺ کا اس کو برا کہنا غیبت نہیں ہے اسی طرح ہم نے راویوں کے متعلق جو کچھ کہا اپنی جانب سے نہیں کہا بلکہ محدثین سے جو کچھ منقول تھا اسی کو ہم نے ذکر کیا ہے تو یہ کوئی غیبت نہیں ہے۔

امام بخاری بہت زیادہ تہجد کی نماز پڑھتے تھے اور رمضان شریف میں روزانہ ایک قرآن پاک ختم کرنے کا معمول تھا اور اللہ نے آپ کو بہت مال و دولت عطا کیا تھا جس سے آپ ظاہراً اور مخفی طریقہ پر زیادہ صدقہ کیا کرتے تھے اور بہت زیادہ صدقہ و خیرات کرنے کا معمول تھا۔ آپ شریف النفس اور مستجاب الدعوات بھی تھے۔

بخارا کے نائب حاکم خالد بن احمد ذہلی نے امام بخاری کے پاس پیغام بھیجا کہ میرے گھر آ کر میرے بچوں کو علم کی تعلیم دیں جواب میں امام

بخاری نے فرمایا کہ علم دین تمہارا محتاج نہیں ہے کہ وہ تمہارے گھر آئے بلکہ تم اس کے محتاج ہو اس لئے اگر بچوں کو تعلیم دلوانا چاہتے ہو تو ان کو میرے گھر بھیج دیں ہاں میں نہیں آ سکتا امام بخاری کے اس جواب پر نائب حاکم ناراض ہو گیا اتفاق سے انہی دنوں نائب حاکم کے پاس محمد بن یحییٰ الذہلی کا خط آیا کہ بخاری کا عقیدہ یہ ہے کہ قرآن کے الفاظ مخلوق ہیں اور اس مسئلہ میں امام بخاری اور محمد بن یحییٰ الذہلی کے درمیان اختلاف تھا اور نائب حاکم اس مسئلہ میں محمد بن یحییٰ کے ساتھ تھے کہ الفاظ قرآن مخلوق نہیں ہیں اور امام بخاری نے اس مسئلہ پر افعال عباد کے نام سے ایک کتاب بھی لکھی تھی اور محمد بن یحییٰ کے خط لکھنے کا مقصد یہ تھا کہ کسی طریقے سے نائب حاکم اور عوام الناس کو امام بخاری سے متنفر کیا جائے کیوں کہ عوام الناس میں امام بخاری بہت زیادہ مقبول تھے حتیٰ کہ امام بخاری کے گھر تشریف لانے کے وقت لوگ ان پر سونا چاندی نچھاور کرتے اور امام بخاری کے لئے درس حدیث دینے کے لئے ایک خاص جگہ مقرر تھی جہاں پر بیٹھ کر وہ لوگوں کو درس حدیث دیتے تھے نائب حاکم نے ایک روز لوگوں کو امام بخاری کا درس سننے سے منع کر دیا لیکن لوگوں نے ان کی بات نہیں مانی جس کی وجہ سے اس نے خفا ہو کر امام بخاری کی جلاوطنی کے احکامات جاری کر دیئے اس موقع پر امام بخاری نے اس نائب حاکم کے لئے بددعا کر دی۔

چنانچہ ایک ماہ گزرنے سے پہلے ہی ابن طاہر کے لئے حکم آیا کہ اس کو گدھی پر سوار کر کے شہر کا گشت کرایا جائے اور ساتھ ہی اس کو عہدہ سے برطرف کر کے جیل بھجوایا اور جیل ہی میں اس کی موت واقع ہو گئی اور اسی طرح جو لوگ امام بخاری کی مخالفت میں اس کے ساتھ تھے وہ بھی طرح طرح کی تکلیفوں میں مبتلا ہوئے اور ان کا انجام بھی برا ہوا۔

اس کے بعد امام بخاری وہاں سے نکل کر سمرقند سے دو فرسخ کے فاصلہ پر شہر خرتنگ میں اپنے رشتہ داروں کے یہاں چلے گئے اور بارگاہ ایزدی میں دعا کرنے لگے کہ اے اللہ فتنوں کے ظہور سے پہلے ہی مجھے اپنے پاس بلا لے اس کے بعد ہی امام بخاری مرض میں مبتلا ہوئے اور بالآخر ۲۵۶ھ شب عید الفطر ہفتہ کی رات بوقت عشاء ان کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی اور آپ کی وصیت کے مطابق علاوہ قمیص عمامہ کے تین سفید کپڑوں میں آپ کو کفن دیا گیا اور عید الفطر کے دن بعد نماز ظہر آپ کی نماز جنازہ ہوئی۔ اور تدفین کے بعد آپ کی قبر سے بہت تیز خوشبو آنے لگی اور چند دنوں تک یہی کیفیت رہی اور آپ کی قبر کے پاس چند سفید نور کے ستون بھی ظاہر ہوئے اور آپ کل ۶۲ سال زندہ رہے اور آپ نے لوگوں کے لئے علم نافع چھوڑا جس کی وجہ سے آپ کی وفات کے بعد آپ کا نامہ اعمال بند نہیں ہوگا بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے آپ کے نامہ اعمال میں عمل صالح لکھا جاتا رہے گا اور اس بات کا حدیث نبوی ﷺ سے بھی ثبوت ہے کہ انسان کے مرنے سے اس کا نامہ اعمال بند ہو جاتا ہے سوائے تین چیزوں کے اگر اس نے اپنے پیچھے چھوڑی ہیں ان میں سے ایک علم نافع بھی ہے۔

صحیح بخاری کی شرائط دیگر تمام کتب کی شرائط سے وزنی ہیں حتیٰ کہ امام مسلم کی صحیح مسلم کی شرائط بھی صحیح بخاری کی شرائط کا مقابلہ نہیں کر سکتیں کسی فصیح شاعر نے امام بخاری کی شان میں بہت عمدہ اشعار کہے ہیں:

> اگر عوام الناس انصاف کریں تو حقیقت میں کتاب صحیح بخاری سونے کے پانی سے لکھنے کے قابل ہے۔ بخاری شریف ہی صحیح اور غلط کے درمیان فرق کرنے والی ہے اور وہی قوی اور کمزور کے درمیان سد سکندری کی طرح حائل ہونے والی ہے۔ اس کی اسناد آسمان کے ستاروں کے مانند مشعل راہ ہیں یہ کتاب روشن ستاروں کی طرح تمام متون کے سامنے امام کا درجہ رکھتی ہے۔ اس کے ذریعے دین اسلام کا ترازو قائم ہے اور اس کے ذریعے عرب کے بعد عجم بھی نکلتے ہیں۔ یہ کتاب انسان کو جہنم سے دور کرنے والی ہے۔ یہ کتاب اللہ کے حبیب حضور اکرم ﷺ کے لئے ایک باریک سا پردہ ہے اور مشکلات دور کرنے کے لئے واضح نص ہے۔ اے عالمو! تمام علماء دین کے نزدیک اس کتاب کا درجہ اور مرتبہ تمام کتب سے اونچا ہے۔ امام بخاری آپ احادیث جمع کرنے میں تمام آئمہ سے سبقت لے گئے اور آپ کی کامیابی کا خود انہوں نے اقرار کیا ہے۔ ناقدین میں سے آپ نے کمزوروں اور جھوٹوں کو الگ کر دیا ہے اور آپ نے کتاب صحیح بخاری شریف کی حسن ترتیب اور تبویب میں بہت بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کے بدلے میں آپ کی خواہش کے مطابق عطا کرے اور دنیا اور آخرت میں آپ کو بہت وسعت عطا کرے۔

واقعات ۲۵۷ھ

اسی سال خلیفہ معتمد نے یعقوب بن لیث کو بلخ، طخارستان اور اس کے آس پاس کے علاقوں کرمان، سجستان، سندھ وغیرہ کا حاکم مقرر کیا۔

اسی دوران میں خلیفہ نے اپنے بھائی ابو احمد کو کوفہ، طریق مکہ، حرمین شریفین اور یمن کا حاکم بنایا، پھر ماہ رمضان میں بغداد، سواد، واسط، کور دجلہ، بصرہ، اہواز اور فارس کو اس کی حکومت میں شامل کرتے ہوئے اسے اجازت دے دی کہ وہ ان علاقوں میں میری قائم مقامی کے فرائض انجام دیں۔

اسی سال ماہ رجب میں بصرہ میں سعید الحاجب اور حبشی علوی کے درمیان مقابلہ ہوا، سعید الحاجب نے اسے شکست دے کر اس کے قبضے سے بہت سے مرد اور عورتیں اور بچیاں آزاد کرالیں اور اس سے کافی تعداد میں مال واپس چھین لیا اور اسے زبردست طریقے سے دبایا، پھر ایک رات حبشی علوی نے موقع پا کر سعید اور اس کے لشکر پر حملہ کر کے اس کے بہت سے ساتھیوں کو قتل کر دیا حتیٰ کہ بعض کے بقول خود سعید بن صالح بھی قتل ہو گیا۔

پھر ایک موقع پر منصور بن جعفر خیاط اور اس مجرم حبشی علوی کے درمیان زبردست مقابلہ ہوا اس علوی نے مدمقابل کو شکست دے دی۔

خناق کی گرفتاری اور اذیت ناک طریقے سے اس کا قتل کیا جانا . . . اسی سال بغداد کے ایک مقام پر کہ جس کا نام خناق تھا سے علیحدہ ایک شخص گرفتار کیا گیا جس نے بہت سی عورتوں کو گلا گھونٹ کر قتل کیا تھا اس کی عادت تھی کہ عورت کو پکڑ کر لاتا اس سے مطلب پورا کرتا پھر اس کا گلا گھونٹ کر اسے قتل کر دیتا اور جو کچھ اس کے پاس سامان وغیرہ ہوتا اسے چھین لیتا اس ظالم کو گرفتار کر کے خلیفہ کے سامنے پیش کیا گیا اس نے اپنے سامنے اسے دو ہزار چار سو کوڑے لگوائے لیکن پھر بھی اس ظالم کو موت نہیں آئی حتیٰ کہ جلادوں نے اس کے خصیتین کو ٹکٹکی کی لکڑی سے مار کر اس کی جان نکال دی پھر اسے بغداد لا کر سولی پر لٹکا دیا گیا پھر اس کے جسم کو آگ میں جلا دیا گیا۔

حبشی خبیث کا زور پکڑنا . . . اسی سال ۱۴ شوال المکرم کو چاند گرہن ہوا اور اس کا کچھ حصہ چھپ گیا اور جمعہ ۱۷ شوال کی صبح خبیث حبشی علوی نے زبردستی بصرہ میں داخل ہو کر اس کے باشندوں کو قتل کرنا شروع کر دیا اور بصرہ کا نائب حاکم اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس کی آمد کی خبر سن کر وہاں سے بھاگ گیا اور اس ظالم نے جامع بصرہ اور بہت سے گھروں کو جلا ڈالا اور لوگوں کے اموال لوٹ لئے پھر اس ظالم کے ساتھی ابراہیم بن مہلبی نے کہا کہ جسے امان چاہیے وہ ہمارے پاس آ جائے چنانچہ بہت سے لوگ اس کے پاس جمع ہو گئے اس ظالم نے موقع پا کر سب کو قتل کر دیا اس ظالم کی عادت تھی کہ جہاں پر بھی لوگوں کو جمع ہوتے دیکھتا تو اپنے ساتھیوں کو انہیں قتل کرنے کا اشارہ کر دیتا تو فوراً اس کے ساتھی انہیں قتل کرنے کے لئے ان پر ٹوٹ پڑتے پھر تو اس ظالم کے ساتھیوں کی چیخنے کی آواز آتی یا مقتولین کے کلمہ پڑھنے کی آواز آتی اور عورتوں تک یہ ظالم لوگوں کے ساتھ بھی یہ سلوک کرتے رہے۔

لوگ ان سے خوفزدہ ہو کر بھاگ گئے اور یہ ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ تک بالاخانوں میں آگ لگا دیتے تھے جو کہ وہاں موجود انسان، جانور، ساز و سامان وغیرہ سب کو خاکستر کر دیتی تھی اس کے بعد انہوں نے شہر کی جامع مسجد کو بھی جلا ڈالا اور مقتولین نے بہت سے مردار دیا ابو المفضل محمد بن عثمانی ایک جماعت کو ختم کر دیا فانا للہ وانا الیہ راجعون۔

پھر اس خبیث کو جس نے فارس میں بھی فتنہ برپا کیا تھا خبر ملی کہ بصرہ والوں کے پاس سامان رسد وغیرہ کافی آ گیا ہے اور وہ سب خوشحال ہو گئے ہیں اس پر وہ حسد کرنے لگا۔

ابن جریر نے بعض ساتھیوں سے نقل کیا ہے کہ وہ خبیث یہ بھی کہا کرتا تھا کہ بصرہ والوں کے خلاف میں نے بددعا کی ہے مجھے خطاب کر کے کہا گیا کہ بصرہ والے آپ کے لئے روٹی کی مانند ہیں جس کو تم کناروں سے کھاؤ جب آدھی روٹی ہو جائے گی تو بصرہ والے ختم ہو جائیں گے تو میں نے اس بات کی یہ تاویل کی ہے کہ اس میں روٹی سے مراد چاند ہے اور ٹوٹنے سے مراد اس کا گرہن ہونا ہے یہ بات اس کے ساتھیوں میں مشہور ہو گئی تھی اور پھر واقع میں اس کی خبر کے مطابق ہوا اور اس کی وجہ یہ بھی تھی کہ مسیلمہ کذاب وغیرہ کی طرح شیطان اس کے ساتھ ہوتا تھا جو اس سے اس قسم

کی باتیں کرتا تھا۔

دوران خلافت کے سالوں کے دوران اس خبیث حبشی علوی نے اپنے ساتھیوں کو یہ بھی کہا کہ میں نے بصرہ والوں کے لئے بددعا کی تھی جس کے بعد مجھے فضا میں بصرہ کے باشندوں کو قتل ہوتے ہوئے دکھلایا گیا اور فرشتوں کو میں نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ قتال کرتے ہوئے دیکھا ہے جس کی وجہ سے میرے ساتھی ثابت قدمی کے ساتھ جنگ کرتے رہے اور میں بصرہ والوں پر غالب آ گیا اور وہ شکست کھا گئے۔

جب بصرہ کے کچھ علوی اس خبیث کے ساتھ آ ملے تو وہ یحییٰ بن زید کی طرف اپنی جھوٹی نسبت کرنے لگا اس لئے کہ یحییٰ بن زید کی صرف ایک لڑکی تھی جس کا بچپن میں انتقال ہو گیا تھا اللہ تعالیٰ اس بدمعاش کذاب کا ستیاناس کرے۔

اس سال ذیقعدہ کے شروع میں خلیفہ معتمد نے امیر موفق کی ماتحتی میں ایک بہت بڑا لشکر اس ظالم حبشی کے مقابلے کے لئے بھیجا انہوں نے راستے میں سعید بن احمد باہلی کو گرفتار کر لیا جس کے زیر تسلط بطائح کا علاقہ تھا وہاں پر اس نے لوٹ مار کا بازار گرم کر رکھا تھا۔

اسی سال ہی میں محمد بن واصل نے ارض فارس میں خلیفہ کی حکومت سے بغاوت کر کے اس علاقے پر قبضہ کر لیا تھا۔

اسی زمانے میں روم کے ایک باشندے بسیل صقلبی نے روم کے بادشاہ میخائیل بن توفیل پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا اور سلطنت روم پر قابض ہو گیا۔ میخائیل چوبیس سال سے رومیوں پر بادشاہت کر رہا تھا۔ اسی سال فضل بن اسحاق عباسی نے لوگوں کو حج کرایا۔

امراء کی وفات...... اسی سال معزز حضرات جو فوت ہوئے ان میں یہ حضرات تھے:

(۱)... حسن بن عرفہ بن یزید ابو علی جزء کے مصنف ہیں جو محدثین کے یہاں مشہور ہے اور جس کی روایت بھی کی جاتی ہے۔ ان کی عمر ایک سو دس سال سے متجاوز تھی اور بعض کے نزدیک ایک سو سات سال سے متجاوز تھی ان کے دس لڑکے تھے جن کے نام عشرہ مبشرہ کے اسموں پر تھے اور یہ امام احمد بن حنبل کی خدمت میں بھی حاضری دیتے تھے۔ ۱۵۰ھ میں پیدا ہوئے ایک سو سات سال زندہ رہ کر اس سن وفات پائی۔

(۲)... ابو سعید اشج، زید بن اخزم طائی ، وہ ان افراد میں جو حبشی ظالم کے قتل کا نشانہ بنے تھے ان میں یہ بھی شامل تھے۔

(۳)... علی بن خشرم یہ امام مسلم کے شیوخ میں سے ہیں اور ان سے امام مسلم نے بہت زیادہ روایتیں لی ہیں۔

(۴) عباس بن فرج ابو الفضل ریاشی نحوی لغوی یہ عرب کی تاریخ اور ان کی سیرتوں سے بہت زیادہ واقف تھے اور بہت بڑے محدث عمدہ عالم تھے اصمعی، ابو عبیدہ وغیرہ سے انہوں نے روایتیں لی ہیں ان سے ابراہیم حربی، ابوبکر بن ابی الدنیا وغیرہ نے روایتیں لی ہیں یہ بھی بصرہ کے ظالم علوی کے قتل کا نشانہ بنے تھے۔ ابن خلکان نے وفیات میں ان کا تذکرہ کیا ہے۔

اصمعی نے ان سے ایک قصہ نقل کیا ہے کہ ایک دیہاتی اپنے لڑکے کو تلاش کرتے ہوئے ہمارے پاس سے گزرا ہم نے اس کے اوصاف کے بارے میں اس سے پوچھا تو اس نے کہا کہ وہ ایک دینار جیسا ہے۔ ہم نے لاعلمی کا اظہار کر دیا تھوڑی دیر کے بعد ہم نے دیکھا کہ وہ ایک کالے کلوٹے بچے کو کندھے پر اٹھا کر لا رہا ہے ہم نے کہا کہ اس کے بارے میں تو ہمیں علم تھا اس لئے کہ یہ تو صبح سے یہیں کے بچوں کے ساتھ کھیل رہا ہے پھر اس دیہاتی نے مندرجہ ذیل اشعار پڑھے

بیٹوں میں سے چھپانے کے وقت رات کے آخری حصے میں تو جو ان لیتا ہو بہت اچھا لگتا ہے
جس طرح آنکھوں میں اس کی محبت ہے اللہ تعالیٰ دل میں بھی اس کی محبت پیدا کر دے۔

واقعات ۲۵۸ھ

اسی سال ۱۰ ربیع الاول بدھ کے دن خلیفہ نے اپنے بھائی ابو احمد کو دیار مصر، قنسرین، عواصم کا حاکم بنایا اور ربیع الثانی کی ابتدا میں اس نے اپنے اختیارات سنبھال لئے۔

مفلح کا قتل ...... اسی سال خلیفہ نے اپنے بھائی موفق کو خلعت عطا کر کے مع ساز و سامان، ہتھیار، لشکر کے اس ظالم حبشی کے مقابلہ کے لئے بھیجا چنانچہ دونوں میں سخت جنگ ہوئی، دوران جنگ مفلح کے سینے میں تیر لگا جس سے اس کی موت واقع ہوئی اور اس کی لاش کو سامرا لے جا کر دفن کر دیا گیا، اس موقع پر اس ظالم حبشی کے سرداروں میں سے ایک سردار یحییٰ بن محمد بحرانی کو گرفتار کر کے خلیفہ معتمد کے سامنے لایا گیا، اسی وقت اس کو ۲۰۰ کوڑے لگوا کر اس کے مخالف ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے پھر تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے اسے قتل کر دیا گیا پھر اسے آگ میں جلا دیا گیا۔

اس سردار کو گرفتار کرنے والے ابو احمد کے لشکر کے ساتھی تھے جب اس سردار کے قتل کی خبر ظالم علوی کو پہنچی تو اس نے افسوس کیا پھر وہ کہنے لگا کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ اس کا قتل ہی بہتر تھا کیوں کہ اس میں سب سے بڑی برائی یہ تھی کہ مال غنیمت میں سب سے اچھا مال اپنے لئے چھپا کر رکھ لیتا تھا اس خبیث کا یہ بھی کہنا ہے کہ مجھ پر نبوت پیش کی گئی لیکن اس کی ذمہ داریوں کے بوجھ کے ڈر سے میں نے قبول نہیں کی۔

اسی سال ربیع الثانی میں سعید بن احمد باہلی خلیفہ کے پاس پہنچا تو خلیفہ نے اسے ۵۰۰ کوڑے لگوائے جس سے اس کا انتقال ہو گیا پھر اسے سولی دے دی گئی۔

اسی سال ہی میں سامرا شہر میں باب العامہ کے پاس ظالم علوی کے ۱۳ ساتھیوں اور ایک قاضی کو قتل کیا گیا۔

اسی زمانے میں محمد بن واصل نے دوبارہ خلیفہ کی اطاعت قبول کی اور فارس کا خراج خلیفہ تک پہنچایا اور بہت سے امور کی اصلاح کی۔

ابو احمد کا دوسری جگہ نقل مکانی کرنا ...... اسی سال ابو احمد اور ظالم علوی کے درمیان زبردست مقابلہ ہوا دونوں جانبوں سے بہت سے افراد مارے گئے اس کے بعد ابو احمد شہر واسط کی طرف منتقل ہو گیا، ماہ رمضان کے شروع میں ایک زبردست زلزلہ آیا جس سے بہت سے مکانات منہدم ہو گئے اور تقریباً بیس ہزار افراد ہلاک ہو گئے۔

اسی سال لوگوں میں ایک سخت وبا پھیل گئی جس سے بغداد، سامرا، واسط وغیرہ شہروں میں بہت زیادہ جانی نقصان ہوا، اسی زمانے میں بغداد میں قطاع (ہاتھ پاؤں کا کاٹا ہوا تھا) ہاری نے لوگوں پر حملہ کر دیا۔

اسی سال ۷ رمضان جمعرات کے روز سامرا شہر باب العامہ کے قریب سے ملحق کالے رنگ والے ایک شخص کو گرفتار کر کے ۱۰۰۰ کوڑے لگوائے گئے حتیٰ کہ اس کا انتقال ہو گیا۔

۹ رمضان بروز جمعہ امیر یارجوخ کا انتقال ہوا خلیفہ کے بھائی ابو عیسیٰ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں جعفر بن معتمد علی اللہ نے بھی شرکت کی۔

اسی سال ہی میں خراسان کے علاقوں میں موسیٰ بن بغا، حسین بن زید کے ساتھیوں میں مقابلہ ہوا موسیٰ بن بغا نے انہیں شکست دی، اسی سال مسرور بلخی اور مساور خارجی کے درمیان جنگ ہوئی اور مسرور بلخی نے فتح حاصل کی اور مساور خارجی کے بہت سے ساتھی گرفتار کر لئے۔

اس سال فضل بن اسحاق نے لوگوں کو حج کرایا۔

خاص افراد کی وفات ...... اس سال احمد بن بدیل، احمد بن حفص، احمد بن سنان قطان، محمد بن یحییٰ بن ذہلی، یحییٰ بن معاذ رازی وفات پانے والوں میں خاص حضرات میں سے تھے۔

واقعات ۲۵۹ھ

اسی سال ۲۶ ربیع الاول بروز جمعہ ابو احمد بن متوکل واسط سے سامرا لوٹ آیا اور حبشی ظالم سے لڑنے کے لئے محمد مولد کو جو بہت بڑا بہادر اور انتہائی زیرک قائد تھا نائب مقرر کر دیا۔

اس سال خلیفہ نے سرداروں کی ایک جماعت زنج کوفہ کے پاس بھیجی جنہوں نے اسے ذبح کر کے چالیس ہزار دینار اس سے چھین لئے اسی زمانہ میں خراسان کے شہروں پر یعقوب بن لیث نے قبضہ کر کے وہاں لوٹ مار کا بازار گرم کر دیا اور آل طاہر کی حکومت ختم ہو گئی۔

اسی سال ماہ ذوالحجہ میں معتمد نے موسیٰ بن بغا کو زنج کے مقابلہ میں بھیجا اور خلیفہ نے اسے رخصت کیا اور بہت سے انعامات سے عطا کئے اور ساتھ ہی عبدالرحمن بن مفلح کو اہواز کے علاقوں کا نائب مقرر کیا اور ان کے بھیجنے کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ ظالم علوی کے مقابلہ میں موسیٰ ابن بغا کی بوقت ضرورت مدد کریں چنانچہ عبدالرحمن بن مفلح نے ظالم کے لشکر کو شکست دے کر اس کے کافی ساتھیوں کو قتل کر دیا اور کافی لوگوں کو گرفتار کر لیا اور ان پر ایسا رعب طاری ہو گیا کہ دوبارہ ان کو سر اٹھانے کی جرأت نہیں ہوئی ظالم علوی نے ان کو واپس لانے کی بہت کوشش کی لیکن وہ اپنی کوشش میں ناکام رہا پھر اس کے بعد اس ظالم کے لشکر کے سب سے بڑے سردار علی بن ابان مہلبی اور عبدالرحمن بن مفلح کے درمیان لڑائیاں ہوئیں پھر اللہ کے فضل سے ظالم علوی کا لشکر جب تنگ ہو چکا گیا تو خراسان بن مصعب مغلوب ہو کر ظالم علوی کے پاس لوٹ آیا۔

عبدالرحمن بن مفلح نے اس جنگ کے موقع پر گرفتار شدہ قیدیوں کو سر من رای بھیج دیا تو لوگوں نے انہیں خلیفہ تک پہنچنے سے پہلے لوٹ کر قتل کر دیا اسی سال روم کے بادشاہ نے سمیساط اور ملطیہ پر قبضہ کرنا چاہا وہاں کے باشندوں نے اس سے مقابلہ کر کے اس کے جرنیل کو قتل کر دیا بادشاہ شکست کھا کر بھاگ گیا اور وہ ناکام و نامراد ہو کر لوٹ آیا۔

اسی سال یعقوب بن لیث نے نیشاپور میں داخل ہو کر ہرات میں تیس سال سے مدعی نبوت کو گرفتار کر کے قتل کر دیا اور اس کے سر کو نیزے پر لٹکا کر شہر کا گشت کرایا گیا اور اس کے پاس سے ایک تحریر برآمد ہوئی جس میں عجیب و غریب باتیں لکھی ہوئی تھیں۔

اسی زمانہ میں ابراہیم بن محمد بن اسماعیل بن جعفر بن سلیمان بن اسحاق بن علی بن عبداللہ بن عباس نے لوگوں کو حج کرایا اس سال مشہور لوگوں میں سے وفات پانے والے ابراہیم بن یعقوب بن اسحاق ابو اسحاق الجوزجانی ہیں جو دمشق کے خطیب و امام تھے ان کی بہت سی مشہور تصنیفات ہیں جن میں سے ایک المترجم ہے جو کہ بہت سے علوم اور کثیر فوائد کا مجموعہ ہے۔

واقعات ۲۶۰ھ

اس سال مکہ میں بہت شدید قحط پڑ گیا جس کی وجہ سے لوگ نقل مکانی پر مجبور ہو گئے اور مکہ لوگوں سے خالی ہو گیا یہاں تک کہ وہاں کا حاکم بھی مکہ چھوڑ کر چلا گیا اور مہنگائی اتنی بڑھ گئی کہ گندم کا ایک کر ایک سو پچاس دینار میں فروخت ہونے لگا اور چند دنوں تک یہی کیفیت جاری رہی۔

اسی زمانہ میں ظالم علوی نے کوفہ کے نائب کو قتل کر دیا۔

اسی سال ہی میں رومیوں نے مسلمانوں کے لؤلؤہ کے قلعہ پر قبضہ کر لیا۔

اسی سال ہی میں ابراہیم بن محمد بن اسماعیل نے لوگوں کو حج کرایا۔

خواص کی وفات: اس سال مشہور لوگوں میں وفات پانے والے یہ حضرات تھے حسن بن محمد زعفرانی، عبدالرحمن بن شرف، مالک بن طوق صاحب الرحبہ جو رحبہ کی طرف منسوب ہیں وہ مالک بن طوق ہی ہیں انہی کی وجہ سے مالک بن طوق بھی کہا جاتا ہے۔ حنین بن اسحاق العبادی جنہوں نے اقلیدس کتاب کی اصلاح کی ہے اس سے پہلے ثابت بن قرہ نے اس کتاب کو لکھا حنین نے بھی اس موضوع پر کتاب المسائل کے نام سے ایک کتاب لکھی اس کے علاوہ انہوں نے جالینوس کی کتابوں کو یونانی زبان سے عربی زبان میں منتقل کیا۔

مامون الرشید کو اس قسم کی کتب سے بہت زیادہ دلچسپی تھی اور اس سے قبل جعفر برمکی کو بھی ان کتب کا شوق تھا۔ حنین نے علم طب میں بھی بہت سی کتب لکھیں ہیں اور مسائل حنین انہی کی طرف منسوب ہیں اور وہ اس فن کے بہت زیادہ ماہر تھے اسی سال ۶ صفر منگل کے روز ان کا انتقال ہوا یہ بات ابن خلکان نے لکھی ہیں۔

واقعات ۲۶۱ھ

اسی سال حسن بن زید نے دیلم سے طبرستان میں شالوس شہر کو جلا ڈالا کیونکہ اس کے باشندوں نے ان کے خلاف یعقوب بن لیث سے تعلقات قائم کر رکھے تھے۔

اسی سال ماہ جمادی الاولیٰ میں یحییٰ بن حفص کو جو کرمان کے راستے پر حکومت کر رہا تھا مساور خارجی نے قتل کر دیا مسرور بلخی نے اس پر حملہ کا قصد کیا اور ابو احمد بن متوکل نے اس کا تعاقب کیا لیکن پا نہ سکا اور وہ بادل ناخواستہ واپس آ گیا۔

[illegible] میں ابن واصل جس کا فارس پر قبضہ تھا اس کے اور عبدالرحمن بن مفلح کے درمیان مقابلہ ہوا تو ابن واصل نے عبدالرحمن کو شکست دے دی اور اسے گرفتار کر لیا اور طاشتمر کو قتل کر دیا اور اس کے لشکر کو بہت تھوڑے لوگوں کے سوا قتل کر دیا پھر ابن واصل نے موسیٰ بن بغا کے مقابلے کے ارادے سے واسط کا رخ کیا۔

موسیٰ بن بغا کو عہدے سے معزول کرنا: موسیٰ بن بغا نے جب ان حالات کی خبر سنی تو خلیفہ کے پاس آ کر کہنے لگا کہ بہتری اسی میں ہے کہ ابن واصل سے صلح کر لی جائے کیونکہ ان شہروں میں فتنوں کا ظہور بہت زیادہ ہے خلیفہ نے غصہ ہو کر اسے عہدے سے معزول کر دیا اور اپنے بھائی ابو احمد کو ان علاقوں کا حاکم بنا دیا۔

اسی سال ابوالساج اور زنج خبیث کے درمیان جنگ ہوئی جس میں ابوالساج کا داماد مارا گیا خبیث غالب آ گیا اور اس نے اہواز میں داخل ہو کر بہت سے لوگوں کو قتل کر دیا اور کافی گھروں کو جلا دیا پھر ابوالساج نے اہواز کی نیابت سے استعفیٰ دے دیا تو خبیث کے لشکر نے اہواز کو ویران کر دیا پھر خلیفہ نے ابراہیم بن سیما کو اہواز کا حاکم مقرر کر دیا۔

اسی سال مسرور بلخی نے خبیث سے مقابلہ کرنے کے لئے لشکر تیار کیا اسی زمانے میں خلیفہ نے نصر بن احمد بن اسد سامانی کو ماوراء النہر کا حاکم بنایا اور خراسان میں اس کے پاس تحریری حکم نامہ بھیجا۔

اسی سال یعقوب بن لیث حرب بن واصل کے مقابلہ میں نکلا ارجان میں دونوں کے درمیان مقابلہ ہوا یعقوب نے اسے شکست دے کر اس کے شہر پر قبضہ کر لیا اور اس کے ساتھیوں میں سے بہت سے لوگوں کو قتل کر دیا اور اس کے گھر کے افراد کو گرفتار کر لیا اور چار کروڑ کے قریب اس کا مال بھی لوٹ لیا اور زم کے علاقوں میں ان کے ساتھیوں کو بھی قتل کر دیا۔

اسی سال ماہ شوال کی ۳ تاریخ کو خلیفہ معتمد نے اپنے بعد اپنے صاحبزادے جعفر کو خلیفہ مقرر کیا اور اس کا لقب مفوض الی اللہ رکھا اور اس کو بلاد مغرب کا حاکم بنایا اور افریقہ، مصر، شام، جزیرہ، موصل، آرمینیہ، طریق خراسان وغیرہ علاقوں کو بھی اس کی حکومت میں شامل کر دیا اور اس کا معاون موسیٰ بن بغا کو مقرر کر دیا۔

اس صاحبزادے کے بعد خلافت کے لئے ابو احمد المتوکل کو منتخب کیا اور اس کا لقب موفق باللہ رکھا اور اس کو مشرق کا حاکم مقرر کر دیا اور بغداد، کوفہ، طریق مکہ، مدینہ، یمن، کسکر، کور دجلہ، اہواز، فارس، اصفہان، کرخ، دینور، رے، زنجان، سندھ وغیرہ کے علاقوں کو اس کی حکومت میں شامل کر دیا اور ان کی ولی عہدی کے متعلق تحریری معاہدے لکھوائے گئے جو اطراف ملک میں پڑھ کر سنائے گئے اور ایک تحریر خانہ کعبہ میں چسپاں کر دی گئی۔

اسی سال فضل بن اسحاق نے لوگوں کو حج کرایا۔

وفات الاعیان: اسی سال وفات پانے والوں میں مشہور حضرات یہ ہیں: احمد بن سلیمان الرہاوی، احمد بن عبداللہ العجلی، حسن بن ابی الشوارب، داؤد بن سلیمان الجعفری، شعیب بن ایوب، معتمد علی اللہ کے بھائی عبداللہ بن واثق، ابو شعیب سوسی، ابو یزید بسطامی، علی بن الخطاب اور ان کے علاوہ صحیح مسلم کے مصنف مسلم بن حجاج۔

صحیح مسلم کے مصنف امام مسلم کے مختصر حالات ...... یہ مسلم ابو الحسین القشیری النیشاپوری ہیں آپ حفاظ حدیث میں سے ہیں اور کتاب صحیح مسلم جس کا درجہ اکثر علماء کے نزدیک بخاری کے بعد ہے کے مصنف ہیں البتہ مغاربہ اور مشارقہ میں سے ابو علی نیشاپوری نے چند وجوہ سے کتاب صحیح مسلم کو صحیح بخاری پر ترجیح دی ہے۔

(۱) مسلم میں معلق حدیثوں کی تعداد بہت کم ہے۔

(۲)...... امام مسلم ایک مضمون کی ساری حدیثوں کو ایک ہی جگہ ذکر کرتے ہیں امام بخاری کی طرح ٹکڑوں کی شکل میں ذکر نہیں کرتے ان دونوں وجوہ سے تو یقیناً صحیح مسلم کو صحیح بخاری پر ترجیح حاصل ہے لیکن مجموعی اعتبار سے صحیح بخاری صحیح مسلم پر مقدم ہے اس لئے کہ امام بخاری نے صحیح بخاری میں حدیث لینے کے لئے دو شرطیں مقرر کی ہیں۔

(۱) راوی مروی عنہ (شیخ) کا معاصر ہو۔

(۲) دونوں کی آپس میں کم از کم ایک بار ملاقات بھی ہوئی ہو لیکن امام مسلم نے اپنی صحیح میں دوسری شرط کو چھوڑ دیا ہے جیسا کہ یہ چیز علوم حدیث میں بیان کی گئی ہیں اور ہم نے بھی شرح بخاری میں تفصیل سے اسے بیان کردیا ہے۔

ماحصل کلام یہ ہے کہ امام مسلم نے حجاز، شام، مصر کا سفر کر کے ان علاقوں میں بہت سے محدثین سے حدیثیں سنی ہیں جن کی تفصیل حافظ مزی نے اپنی کتاب تہذیب میں حروف ابجد کی ترتیب پر بیان کی ہے۔

پھر امام مسلم سے بھی بہت سے حضرات نے حدیثیں لی ہیں ان میں سے ایک تو امام ترمذی ہیں جنہوں نے اپنی کتاب جامع ترمذی میں محمد بن عمرو عن ابی سلمہ عن ابی ہریرہ کی سند سے ایک حدیث نقل کی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ رمضان کی اول تاریخ معلوم کرنے کے لئے شعبان کے چاند کو اچھی طرح دیکھو۔

ان کے علاوہ موسیٰ بن محمد، عبدالرحمن بن ابی حاتم، ابن خزیمہ، ابن صاعد، ابو عوانہ اسفرائنی نے بھی امام مسلم سے روایات لی ہیں۔

خطیب بغدادی کا قول ہے کہ مجھے محمد بن احمد بن یعقوب عن احمد بن نعیم ضبی عن ابی الفضل محمد بن ابراہیم عن احمد بن سلمہ کی سند سے خبر ملی ہے کہ احمد بن سلمہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو زرعہ اور ابو حاتم کو معرفت احادیث میں امام مسلم کو ان کے مشائخ پر ترجیح دیتے ہوئے دیکھا ہے اور اسی طرح ابن یعقوب عن محمد بن نعیم عن حسین بن محمد السرخسی کی سند سے ہمیں یہ پتہ چلا کہ امام مسلم نے اپنی کتاب صحیح مسلم کو تین لاکھ سنی ہوئی حدیثوں سے لکھا ہے۔

اور خطیب بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ ابو علی حسین بن علی نیساپوری سے نقل کیا ہے کہ میں نے آسمان کے نیچے علم حدیث میں صحیح مسلم سے زیادہ صحیح کتاب نہیں دیکھی۔

ایک مرتبہ اسحاق بن راہویہ کے سامنے امام مسلم کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے عجمی زبان میں ایک جملہ کہا کہ جس کا ترجمہ یہ تھا کہ امام بڑی اعلیٰ شان شخصیت کے مالک ہیں۔

اسی طرح اسحاق بن منصور نے امام مسلم کی تعریف میں فرمایا کہ امام مسلم کی موت تک ہم بھلائی پر ہیں۔

اس کے علاوہ دیگر علماء محدثین نے بھی آپ کے لئے تعریفی کلمات کہے ہیں۔

ابو عبداللہ محمد بن یعقوب الاخرم فرماتے ہیں کہ ایسا شاذ و نادر ہی ہوگا کہ کوئی حدیث آپ ﷺ سے ثابت ہونے کے باوجود ان دونوں کے علم میں نہ ہو۔

خطیب بغدادی نے بواسطہ ابو عمرو محمد بن حمدان الحیری سے نقل کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو العباس احمد بن سعید بن عقدہ سے سوال کیا کہ امام بخاری اور امام مسلم دونوں میں بڑا عالم کون ہے انہوں نے جواب دیا کہ دونوں ہی بڑے عالم ہیں میں نے چند بار ان سے یہی سوال کیا اور انہوں نے یہی جواب دیا پھر انہوں نے فرمایا کہ امام بخاری کو اہل شام کے بارے میں غلطی ہوگئی ہے اس طرح پر کہ انہوں نے ان کی کتب لے کر ان کا مطالعہ کیا پھر ایک ہی شخص کو کبھی کنیت سے ذکر کردیا اور کبھی نام سے ذکر کردیا پھر ان کو غلطی ہوگئی کہ یہ دو شخص ہیں لیکن امام مسلم کو اس قسم کی غلطی نہیں

ہوئی کیونکہ انہوں نے اپنی صحیح میں منقطع اور مرسل احادیث بیان کی ہیں۔

خطیب کا قول ہے کہ امام مسلم امام بخاری کے نقش قدم پر چلے ہیں اور ان کے علوم کا مطالعہ کیا لیکن کبھی امام مسلم نے اپنے کو امام بخاری سے بڑا نہیں سمجھا۔ جب امام بخاری آخر میں نیشاپور تشریف لاتے تو امام مسلم ان کے ساتھ ساتھ رہتے۔

دار قطنی کا قول ہے کہ اگر بخاری نہ ہوتے تو امام مسلم کی بھی حدیث کے سلسلے میں آمد و رفت نہ ہوتی۔

خطیب ابوبکر نے محمد بن عبداللہ بن ابو جعفر بن محمد بن ابو حامد احمد بن حمدون القصار کی سند سے روایت کیا ہے کہ امام مسلم نے امام بخاری کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کی پیشانی کو بوسہ دیا اور فرمایا کہ اے استاذ الاساتذہ اے سید المحدثین! مجھے اپنے پاؤں مبارک چومنے کی اجازت دیجئے پھر آپ نے امام بخاری سے:

حدثک محمد بن سلام حدثنا مخلد بن يزيد الحراني حدثنا ابن جريج عن موسى بن عقبة عن سهيل عن ابيه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم في كفارة المجلس

اس حدیث کی سند کے بارے میں سوال کیا امام بخاری نے فرمایا کہ یہ سند صحیح نہیں ہے کیونکہ اس باب کی اس حدیث کے علاوہ کوئی دوسری حدیث میرے علم میں نہیں اور یہ بھی معلول ہے اور اس کی اصل سند حدثنا به موسى بن اسماعيل حدثنا وهيب عن سهيل عن عون بن عبدالله قوله ہے اس لئے کہ موسیٰ بن عقبہ کا سہیل سے سماع ثابت نہیں ہے میں نے کہا کہ میں نے اس حدیث کو الگ بیان کر کے اس کے طریق میں الفاظ علل کو بھی بیان کیا ہے۔

خطیب نے یہ بھی کہا کہ امام مسلم اس مسئلہ میں کہ لفظ قرآن مخلوق ہیں امام بخاری کے ساتھ تھے اور خطیب نے پھر وہ واقعہ بیان کیا جو امام بخاری اور محمد بن یحییٰ ذہلی کے درمیان پیش آیا اور جس کی وجہ سے امام بخاری کو جلاوطن کیا گیا اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ ایک روز ذہلی نے اپنی مجلس میں جس میں امام مسلم بھی تھے اعلان کیا کہ خلق قرآن کے مسئلہ میں جو امام بخاری کا حامی ہو وہ ہماری مجلس سے اٹھ جائے یہ سن کر امام مسلم فوراً اس مجلس سے اٹھ کر چلے گئے اور امام ذہلی سے جو روایتیں سنی تھیں انہیں وہ واپس لکھ کر بھیج دیں اس کے بعد ان سے روایت کرنا چھوڑ دیا اور ان دونوں کے درمیان بہت دوری ہو گئی لیکن امام بخاری نے امام ذہلی سے اپنی صحیح وغیرہ میں روایتیں لی ہیں اور خلق قرآن کے مسئلہ میں انہیں معذور سمجھا۔

امام مسلم کی موت کے وقوع کا سبب ...... خطیب بغدادی نے امام مسلم کی وفات کا سبب یہ بیان فرمایا کہ ایک دن درس حدیث کی مجلس میں ایک شخص نے ان سے ایک حدیث کے بارے میں سوال کیا تو اس وقت وہ اس کا جواب نہ دے سکے اس کے بعد میں گھر تشریف لانے کے بعد رات کے وقت گھر والوں سے فرمایا کہ میرے پاس کوئی نہ آئے اور چراغ جلا کر حدیث تلاش کرنا شروع کر دیا اتفاق سے اسی روز کھجوروں کا ایک ٹوکرا تحفہ میں ملا تھا وہ بھی اس وقت ان کے نزدیک رکھا ہوا تھا حدیث تلاش کرنے کے ساتھ ساتھ اس ٹوکرے سے کھجوریں بھی نکال نکال کر کھاتے رہے اسی حالت میں صبح ہو گئی اور کھجوریں ساری ختم ہو گئیں لیکن انہیں اس کا علم بھی نہیں ہوا اور اس کی وجہ سے ان کا پیٹ خراب ہو گیا۔

بالآخر اتوار کی شام اسی سبب سے ان کا انتقال ہو گیا اور ۲۶۱ھ ماہ رجب پیر کے روز نیشاپور میں انہیں دفن کیا گیا۔ اور ۲۰۴ھ میں امام شافعی کی وفات ہوئی یہی امام مسلم کا سن پیدائش ہے کل آپ پچپن سال زندہ رہے۔

حضرت ابو یزید بسطامی کے حالات[1] ...... ان کا نام طیفور بن عیسیٰ بن علی ہے مشائخ صوفیہ سے آپ کا تعلق ہے آپ کے دادا مجوسی تھے پھر بعد میں مسلمان ہو گئے ان کی والدہ متقی پرہیزگار بھی تھیں لیکن یہ بزرگی میں ان سے آگے تھے کسی نے ان سے دریافت کیا کہ آپ اس درجہ

---

[1] [illegible] حلیۃ الاولیاء [illegible] طبقات الصوفیہ [illegible]
[illegible] وفیات الاعیان [illegible]

تک نہیں پہنچے انہوں نے فرمایا کہ بیعت کو روک دو۔ علاوہ دین کو کثرت سے فانی [illegible] کر دو میری قربت تھے کہ میں نے اپنے نفس کو اللہ کی طرف دعوت دی لیکن اس نے میری بات نہیں مانی تو میں نے اسے ساتھ لئے بغیر ہی چلا گیا۔

انہی کا قول ہے کہ جب تم کسی آدمی کو ہواؤں میں اڑتا دیکھو تو تم اس کی بزرگی پر مت عقیدہ کرو جب تک تم اسے احکامِ شریعت کا پابند نہ پاؤ۔

ابن خلکان کا قول ہے کہ ابو یزید بسطامی کی کرامات ظاہر اور مشہور ہیں ۲۶۱ھ میں ان کی وفات ہوئی۔

انہی کا قول ہے کہ ان سے بہت سے خلافِ شرع امور اور شطحیات بھی مروی ہیں جن کی فقہاء اور صوفیہ نے بڑی دور دراز تاویلیں کی ہیں بعض نے فرمایا کہ یہ چیزیں ان سے حالتِ جذب میں سرزد ہوئی ہیں بعض دوسرے حضرات نے ان کو بدعت اور خطا میں شمار کر کے ان کو بہت بڑا بدعتی کہا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی کہا ہے کہ یہ چیزیں ان کے عقائد فاسدہ کی علامت ہیں جن کو انہوں نے دل میں چھپا رکھا تھا اور بعض اوقات بلاقصد ظاہر ہو جاتی تھیں۔

واقعات ۲۶۲ھ

اس سال یعقوب بن لیث ایک لشکر جرار لے کر [illegible] واسط میں داخل ہو گیا اس موقع پر خود خلیفہ معتمد باللہ سامراء سے مقابلے میں نکلا اور خلیفہ کا بھائی ابو احمد ایک بہت بڑا لشکر لے کر جس کے آگے [illegible] پر امیر موسیٰ بن بغا تھا [illegible] خلیفہ کی مدد کے لئے آ پہنچے [illegible] کے درمیان دونوں لشکروں کے درمیان سخت مقابلہ ہوا آخر یعقوب مغلوب ہو گیا اتفاق سے یعقوب کی [illegible] کے دن تھے ابو احمد نے ان کے بہت سے لوگوں کو قتل کر کے ان کے سونا چاندی خوشبو اور جانوروں پر قبضہ کر لیا اور یہ بھی کہا گیا کہ یعقوب کے لشکر میں محمد بن طاہر کو جکڑے ہوئے تھے جن پر مصیبت کا نشان تھا پھر خلیفہ نے محمد بن طاہر کے لئے پانچ لاکھ درہم [illegible] کا اعلان کر کے اسے بغداد کا نائب مقرر کیا اور یعقوب واپس اہواز کی طرف چلا گیا۔

اس سال یعقوب بن لیث نے دوبارہ اہواز پر قبضہ کر کے وہاں سے اس کے عامل کو بھگا دیا۔

اسی زمانہ میں خلیفہ کے لشکر اور ظالم حبشی کے سردار کے درمیان بہت سی لڑائیاں ہوئیں۔

[illegible] میں علی بن محمد بن ابی الشوارب کو قاضی بنایا گیا اور اسماعیل بن اسحاق کو بغداد کی دونوں جانبوں کا قاضی مقرر کیا گیا اس سال فضل بن اسحاق ہاشمی نے لوگوں کو حج کرایا۔

اسی زمانہ میں [illegible] لوگوں میں کسی بات پر جھگڑا ہوا اور لڑائی ہوئی جس میں بہت سے آدمی قتل ہو گئے اور خطرہ ہو گیا کہ کہیں لوگوں کا حج فوت نہ ہو جائے لیکن پھر حاجی فیصلہ پر دونوں کے درمیان صلح ہو گئی۔

بعض خاص لوگوں کی وفات ...... اس سال مخصوصین میں سے وفات پانے والے مندرجہ ذیل حضرات تھے صالح بن علی بن یعقوب بن منصور، عمر بن شبہ النمیری، محمد بن عاصم، مشہور و معروف کتاب مسند حافل کے مصنف یعقوب بن شیبہ وغیرہ۔

واقعات ۲۶۳ھ

اس سال حبشیوں سے مختلف علاقوں میں زبردست لڑائیاں ہوتی رہیں خلیفہ کے لشکر سے بعض سرداروں کا محاصرہ کر کے ایک ایک کو قتل کر دیا۔

اس سال قوم صقالبہ نے لؤلؤہ قلعہ رومی سرکشوں کے حوالے کیا اسی زمانے میں شرکب جمال کے بھائی نے نیشاپور پر قبضہ کر کے وہاں سے حسین بن طاہر کو نکال دیا اور ساتھ ہی اس نے وہاں کے باشندوں سے ان کے اموال میں سے تہائی مال تاوان وصول کر لیا۔

مشہور حضرات کی وفات...... اس سال وفات پانے والے مشہور حضرات یہ ہیں مساور بن عبدالحمید الشاری الخارجی جو کہ بڑے نامور بہادروں میں سے تھا اور عرب اور غیر عرب کی کافی تعداد میں اس کے ساتھ جمع ہو گئے اور کوئی بھی اس پر قابو نہ پا سکا آخر خلیفہ نے اس کو ہلاک کر دیا۔

خلیفہ کا وزیر عبیداللہ بن یحییٰ بن خاقان جس کو اس کے خادم رشیق نے میدان میں سخت چوٹ پہنچائی تھی جس کی وجہ سے وہ گھوڑے سے منہ کے بل گرا تھا اور اس کے دماغ کا پانی کان اور ناک کے راستے سے نکل کر بہہ گیا اور تین گھنٹے بعد ہی اس کی وفات ہو گئی ابو احمد متوکل نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور اس کے جنازے کے ساتھ چلا اور یہ ۲۶۳ھ ذوالقعدہ جمعہ کا دن تھا اور خلیفہ نے دوسرے دن حسن بن مخلد کو اس کی جگہ مقرر کر دیا۔

پھر جب موسیٰ بن بغا سامرا آیا تو اس نے ان کو معزول کر کے ان کی جگہ سلیمان بن وہب کو مقرر کیا اور عبیداللہ بن یحییٰ بن خاقان کا گھر جو جعفری کے نام سے مشہور تھا اس کے حوالے کر دیا۔

احمد بن ازہر، حسن بن ابی الربیع، معاویہ بن صالح اشعری نے بھی اسی سال وفات پائی۔ اسی سال فضل بن اسحاق عباسی نے لوگوں کو حج کرایا۔

واقعات...... اسی سال محرم میں ابو احمد اور موسیٰ بن بغا نے سامرا میں لشکر تیار کر کے وہ خود وہاں سے بغداد کے ارادے سے نکلے اور خلیفہ نے خود اپنے ہاتھوں سے ان کو رخصت کیا۔

موسیٰ بن بغا کی وفات...... اتفاق سے صفر میں ہی موسیٰ بن بغا کا انتقال ہو گیا اور اس کی لاش کو سامرا لا کر وہیں دفن کر دیا گیا۔

اسی زمانے میں محمد بن المولد کو سلیمان بن جامع سے مقابلہ کرنے کے لئے واسط کا حاکم مقرر کیا گیا اور سلیمان بن جامع جو خبیث زنجی کی جانب سے واسط پر حاکم تھا دونوں کے درمیان کافی روز تک لڑائیاں جاری رہیں یہاں تک کہ محمد بن المولد نے اسے شکست دے دی۔

اسی سال ابن دیرانی دینور شہر کی طرف آیا دلف بن عبدالعزیز بن ابی دلف اور ابن عیاض نے اس کا مقابلہ کر کے اسے شکست دے کر اس کا مال لوٹ لیا اور وہ خائب و خاسر ہو کر حلوان لوٹا۔

موسیٰ بن بغا کی وفات کے بعد خلیفہ نے اس کے مقرر کردہ وزیر سلیمان بن وہب کو معزول کر کے اسے جیل میں ڈال دیا اور اس کے اور اس کے رشتہ داروں کے گھروں کو لوٹنے کا حکم دیا اور حسن بن مخلد کو اس کی جگہ مقرر کر دیا جب ابو احمد کو اس کا علم ہوا تو وہ ایک لشکر لے کر سامرا کی طرف چلا خلیفہ کا بھائی اسے دیکھ کر غربی جانب قلعہ بند ہو گیا۔

آٹھ ذی الحجہ کو ابو احمد پل پار کر کے خلیفہ معتمد کے پاس پہنچ گیا لیکن اتفاق سے دونوں کے درمیان قتال کی نوبت نہیں آئی اور سلیمان بن وہب کی رہائی اور وزارت بحال کرنے پر اتفاق ہو گیا پس حسن بن مخلد فرار ہو گیا اس کا مال اور جائداد لوٹ لیا گیا ابو عیسیٰ بن متوکل چھپ کر پھر ظاہر ہو گیا اور امراء کی ایک جماعت ابو احمد سے خوف زدہ ہو کر موصل چلی گئی۔

اسی سال ہارون بن محمد بن اسحاق بن موسیٰ بن عیسیٰ ہاشمی کوفی نے لوگوں کو حج کرایا۔

مشہور لوگوں کی وفات...... اس سال خاص لوگوں میں سے مندرجہ ذیل حضرات نے وفات پائی۔

(۱)... احمد بن عبدالرحمن بن وہب

(۲) - مصر کے باشندے امام شافعی سے روایت کرنے والے اسماعیل بن یحییٰ المزنی ان دونوں کے حالات طبقات شافعیہ میں ہم نے بیان کر دیے ہیں۔

(۳)... ابوزرعہ

ابوزرعہ کے حالات[1]...... یہ عبیداللہ بن عبدالکریم ابوزرعہ الرازی مشہور حفاظ حدیث میں سے ہیں۔

---

[1] تاریخ ابن عساکر ۱۰/ ۳۲۵، ۳۵۴ تاریخ بغداد ۱۰/ ۳۲۶، ۳۳۷ تذکرۃ الحفاظ ۲/ ۵۵۷، ۵۵۹ تہذیب التہذیب ۳/ ۸ تہذیب الکمال ۸۸۳، ۸۸۸ الجرح والتعدیل ۱/ ۳۲۸، ۳۴۹

ایک قول کے مطابق سات لاکھ احادیث ان کو یاد تھیں۔

یہ بڑے متقی، پرہیزگار، زاہد و متواضع انسان تھے ان کے ورع، تقویٰ اور دیانت پر ان کے ہمعصروں نے ان کی تعریف کی ہے اور مزید اس بات کی گواہی دی ہے کہ یہ ان چیزوں میں اپنے ہمعصروں سے بڑھے ہوئے تھے۔

یہ امام احمد کی صحبت کے وقت صرف فرض نمازیں پڑھتے اور ان کے علمی نکات کے سننے کو نوافل پر ترجیح دیتے تھے اختتام ذی الحجہ کے روز ان کی وفات ہوئی۔ ان کا سن پیدائش ۲۰۰ھ اور ایک قول کے مطابق ۱۹۰ھ ہے باقی ان کے حالات تفصیل سے ہم نے اپنی کتاب التکمیل میں بیان کر دیئے ہیں۔

دمشق کے قاضی محمد بن اسماعیل بن علیہ نے بھی اسی سال وفات پائی امام شافعی سے روایت کرنے والے یونس بن عبدالاعلیٰ الصدفی المصری نے بھی اسی سال وفات پائی اور ان دونوں کے حالات ہم نے التکمیل اور طبقات میں بیان کر دیئے ہیں۔

متوکل کی محبوباؤں میں سے ایک محبوبہ قبیحہ والدہ معتز کی وفات بھی اسی سال ہوئی اس نے جواہر، موتی، سونا چاندی اور بہت سا نایاب و بے مثل سامان جمع کیا تھا لیکن پھر وہ سارا اس سے چھین لیا گیا تھا کیونکہ اس کے بیٹے معتز کو لشکر کی تنخواہ نہ دینے کی وجہ سے قتل کیا گیا تھا اور یہ پچاس ہزار دینار دے کر اس کی جان بچا سکتی تھی لیکن اس نے ایسا نہیں کیا اسی سال ماہ ربیع الاول میں اس کی وفات ہوئی۔

واقعات ۲۶۵ھ

اسی سال ابو احمد کے عامل ابن لیثویہ اور خبیث الزنجی کی جانب سے مقرر کردہ نائب سلیمان بن جامع کے درمیان جنگ ہوئی اور ابن لیثویہ اس پر غالب رہا اور اس کے بہت سے ساتھیوں کو قتل کر دیا اور ۴۷ کو قیدی بنا لیا اور اس کی سواریوں اور کشتیوں کو جلا دیا اور اس کا بہت سا مال غنیمت حاصل کیا۔

اسی زمانے میں محرم میں دیار مصر کے نائب حاکم ابن طولون نے شہر انطاکیہ کا محاصرہ کر کے سیما طویل سے اختیارات چھین لئے اس کے بعد اس کے پاس روم کے بادشاہ کی طرف سے ہدایا آئے ان ہدایا میں مسلمان قیدی بھی تھے جن کے پاس ایک ایک قرآن تھا اور ان قیدیوں میں ثغور کا عامل عبداللہ بن رشید بن کاؤس بھی تھا اب دیار مصر کے ساتھ ساتھ پورے ملک شام پر احمد بن طولون کی حکومت قائم ہو گئی کیونکہ جب دمشق کے نائب حاکم اماجور کا انتقال ہوا تو ابن طولون مصر سے نکلا راستے میں رملہ مقام پر اماجور کے لڑکے سے ملاقات ہوئی تو ابن طولون نے باپ کے عہدہ پر اسے برقرار رکھا پھر دمشق چلا گیا اور اس پر قابض ہو گیا پھر حمص چلا گیا وہاں کے باشندوں نے بھی اس کی اطاعت قبول کر لی۔

پھر حلب پہنچ کر اس پر بھی قبضہ کر لیا پھر انطاکیہ چلا گیا اور وہاں پر جو کچھ ہوا اس کا بیان پہلے گزر گیا ہے۔

ابن طولون نے اپنے صاحبزادے عباس کو مصر کا حاکم بنا دیا پھر جب اسے اپنے والد کے بارے میں شام پہنچنے کی اطلاع ملی تو جو کچھ اس وقت بیت المال میں مال تھا امراء کی ایک جماعت کو لے کر سارا مال لوٹ لیا اور والد سے بغاوت کر کے ریگستانی علاقہ میں چلا گیا اور اس کے والد نے اس کے تعاقب میں ایک جماعت بھیجی جو اس کو ساتھیوں سمیت گرفتار کر کے لے آئی اس کے بعد باقی ساتھیوں کو قتل کر کے اسے جیل میں ڈال دیا گیا۔

قاسم بن مہاۃ کا دلف بن عبدالعزیز بن ابی دلف کو قتل کرنا پھر قاسم بن مہاۃ کا قتل کیا جانا...... اسی سال قاسم بن مہاۃ نامی شخص کا ظہور ہوا جس نے دلف بن عبدالعزیز بن ابی دلف کو قتل کر کے اصبہان پر قبضہ کر لیا لیکن بعد میں دلف کے ساتھیوں نے اسے قتل کر کے احمد بن عبدالعزیز کو ان پر حاکم بنا دیا۔

اسی زمانے میں خالم زنجی نے نعمانیہ علاقہ میں داخل ہوکر لوگوں کو قتل کر دیا اور جلا دیا پھر اس نے جرجرایا کا رخ کیا تو یہاں لوگ اس سے خوفزدہ ہوکر اپنی عزت و آبرو کی حفاظت کی غرض سے بغداد چلے گئے۔

رواں سال ہی میں ابواحمد نے عمرو بن لیث کو خراسان، فارس، اصبہان، سجستان، کرمان، سندھ وغیرہ کا حکمران بنا کر اسے بڑا باوے تمام علاقوں کی طرف روانہ کر دیا۔ اسی سال خالد حبشی نے شہر تستر کا محاصرہ کرلیا اور قریب تھا کہ اس پر قبضہ کرلے لیکن تکین بخاری نے جنگ کا لباس پہنے بغیر جلدی سے اس کا مقابلہ کر کے اس کے بہت سے ساتھیوں کو قتل کر دیا اور اسے شکست دے دی اور اس کا سردار علی بن ابان مہلبی ذلیل ہوکر بھاگ گیا۔

ابن جریر کا قول ہے کہ یہ واقعہ مشہور باب کورک کے قریب پیش آیا۔

پھر علی بن ابان مہلبی نے تکین بخاری اور خالد حبشی کے درمیان اپنے تعلقات استوار کرنے کی کوشش کی اور تکین اس کے لئے تیار بھی ہو گیا لیکن مسرور بلخی کو اس کا علم ہو گیا اور اس نے جلدی سے ان کے پاس آ کر تکین کو گرفتار کر لیا۔

اس کے بعد تکین کا گروہ تین حصوں میں تقسیم ہو گیا جن میں سے ایک خالد حبشی کے ساتھ ہو گیا اور دوسرا محمد بن عبداللہ کردی کے ساتھ ہو گیا تیسرا مسرور بلخی کے ساتھ ہو گیا کیونکہ اس نے ان کو امان دی تھی اور ان کے قائم کی جگہ مؤنس کو ان کا مقرر کیا تھا۔

اسی سال ہارون بن محمد بن اسحاق بن موسیٰ عیسیٰ نے لوگوں کو حج کرایا۔

خوص کا انتقال۔۔۔ اس سال مشہور لوگوں میں سے ان حضرات نے وفات پائی احمد بن منصور رمادی جو محدث عبدالرزاق کے راوی اور امام محمد کے ساتھ رہنے والوں میں ان کا شمار ہوتا تھا ۸۳ سال کی عمر میں انہوں نے وفات پائی، سعدان بن نصر، عبداللہ بن محمد المخرمی، علی بن حرب طائی، ابو حفص، منبہ، یوسف بن موسیٰ الرازی، محمد بن سحنون۔ ابن اثیر نے اپنی کامل میں لکھا ہے کہ اسی سال ابوالفضل العباس بن فرج ریاشی کو بصرہ میں حبشیوں نے قتل کر دیا۔

یعقوب بن الیث الصفار۔۔۔ اس سال وفات پانے والوں میں یعقوب بن الیث الصفار بھی ہیں جو کہ عجمی شخص اور زبردست بہادر بادشاہوں میں سے تھا انہوں نے بہت سے شہر فتح کئے۔ یہ ایک الرخج شہر بھی تھا جس میں حبشیوں کا سردار رہتا تھا اس کا تخت سونے کا بنا ہوا تھا جسے بارہ افراد اٹھائے پھرتے تھے اور اس نے پہاڑ کی چوٹی پر ایک گھر بنا رکھا تھا جس کا نام اس نے مکہ رکھا ہوا تھا۔

یعقوب نے ان کے سردار کو اس شان و شوکت کے ساتھ دیکھا تو حملہ کیا اسے قتل کر کے اس کے شہر پر قبضہ کر لیا گیا اور اس شہر کے باشندے بادشاہ کی اطاعت قبول کر کے اس کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہوئے۔

لیکن پھر بعد میں اس یعقوب بن الیث نے خلیفہ سے بغاوت کا اعلان کر دیا تھا جس کی وجہ سے ابواحمد موفق نے اسے قتل کر دیا تھا اور پھر اس کے زیر تسلط علاقوں کے باشندوں نے اس کے بھائی عمرو بن لیث کو حاکم بنا لیا اور پھر بغداد اور سامرا پر اس کی حکومت قائم ہوئی تھی۔

واقعات ۲۶۶ھ

اس سال ماہ صفر میں اساتکین نے رے شہر پر غلبہ پا کر وہاں سے اس کے عامل کو نکال دیا پھر اس نے قزوین کا رخ کیا وہاں کے باشندوں نے اس سے صلح کر لی اس کے بعد یاطمش نے قزوین میں داخل ہوکر وہاں کی عوام سے بہت سا مال وصول کیا پھر دوبارہ اس نے رے کا رخ کیا لیکن وہاں کے لوگوں نے اسے رے میں داخل نہیں ہونے دیا تو زبردستی رے میں داخل ہو گیا۔

اسی زمانے میں رومیوں کے ایک لشکر نے دیار ربیعہ پر حملہ کر دیا اور اس کے باشندوں کو قتل کیا اور لگ بھگ ۲۵۰ کے قریب لوگوں کو گرفتار کر لیا اسی وقت موصل اور نصیبین کے لوگ جہادیوں کی مدد کے لئے پہنچ گئے تب اہل روم وہاں سے جان بچا کر بھاگ گئے اور اپنے شہر لوٹ گئے۔

دوران سال ہی میں عمرو بن اللیث نے عبیداللہ بن طاہر کو بغداد اور سامرا کا حاکم مقرر کیا اور ابو احمد نے اس کے پاس خلعت بھیجے اور خود عمرو بن لیث نے بھی اسے خلعتیں اور سونے کی دو چھڑیاں بھیجیں اور اس کے ماتحت علاقے ان علاقوں کے قریب تھے جن پر اس کا بھائی حاکم تھا۔

اسی سال اذکوتکین علی بن ابان مجلی کے مقابلے میں نکلا تو اس نے علی بن ابان کے قیدی امیروں کو ایک ایک کر کے قتل کیا پھر اس نے علی بن ابان کا رخ کیا اور دونوں کے درمیان شدید لڑائی ہوئی پھر آخر علی بن ابان کو کامیابی ہوئی اور اس نے اذکوتکین کے بہت سے افراد کو قتل کر دیا اور بہتوں کو قیدی بنایا پھر انہیں قتل کر کے ان کے سروں کو حبشیوں کے سردار کے پاس بھیج دیا اس نے ان کو شہر کے دروازے پر لٹکا دیا۔

اسی زمانے میں حمص کے باشندوں نے اپنے عامل عیسیٰ کرخی پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا۔

دوران سال ہی میں حسن بن محمد بن جعفر بن عبداللہ بن حسین اصغر العقیقی نے طبرستان والوں کو اپنی اطاعت کی دعوت دی اور ان سے جھوٹ بولا کہ حسین بن زید گرفتار ہو گیا ہے اور اب میرے علاوہ اس کا کوئی نائب نہیں بن سکتا۔ طبرستان کے باشندوں نے اس کی یہ بات سن کر اس سے بیعت کر لی حسین بن زید کو اس کا پتہ چلا تو اس نے اس کا تعاقب کر کے اسے قتل کر دیا اس کے اور اس کے متبعین کے اموال کو لوٹ کر ان کے گھروں کو جلا دیا۔

اسی سال مدینہ اور اطراف مدینہ میں جعفریہ اور علویہ کے درمیان فتنہ برپا ہوا اور جو حسن بن زید طبرستان پر غالب آیا تھا اس کے خاندان کا ایک شخص ان پر غالب آ گیا اور جعفریہ و علویہ کے درمیان قتال کے سبب ان پر بہت ہنگامے اور فتنوں نے جنم لیا۔

اسی زمانے میں کچھ بدوؤں نے غلاف کعبہ پر جھگڑا کر کے اسے لوٹ لیا پھر ان میں سے بعض حبشی کے سردار کی طرف چلے گئے اور ان کی تنگی کی وجہ سے اس سال حج کے موقع پر لوگوں کو بڑی سختی پیش آ گئی۔

اسی زمانے میں رومیوں نے دیبد شہر میں فتنہ برپا کیا۔

دوران سال ہی میں حبشی کے سردار کے لشکر نے رامہرمز میں داخل ہو کر طویل قتل و قتال کرنے کے بعد اس کو فتح کر لیا۔

اسی سال ابن ابی الساج مکہ میں داخل ہوا تو مخزومی نے اس کا مقابلہ کیا لیکن ابن ابی الساج نے اس پر غلبہ پا کر اس کے گھر کو جلا دیا اور مال پر قبضہ کر لیا اور یہ واقعہ ۸ ذی الحجہ کو پیش آیا پھر خلیفہ کی جانب سے حرمین کی سرداری ابن ابی الساج کو سونپ دی گئی اسی سال ہارون بن محمد نے لوگوں کو حج کرایا۔

دوران سال ہی میں بلاد اندلس اور بلاد مغرب کے حاکم محمد بن عبدالرحمن الداخل نے کشتیاں تیار کروائیں تاکہ وہ شہر قرطبہ میں داخل ہو کر ان کے ذریعے بحر محیط تک پہنچ جاتا کہ اس جانب سے چیزوں کی آمد و رفت ہو سکے اور نیز وہاں کے باشندوں سے قتل و قتال کر سکے لیکن تیار ہونے کے بعد جب کشتیاں بحر محیط میں داخل ہوئیں تو ان کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے اور چند مسافروں کے علاوہ باقی سب غرق ہو گئے۔

اسی زمانے میں ملطیہ شہر میں مسلمانوں اور رومیوں میں بڑی خونریزی کے ساتھ مقابلہ ہوا اور اس میں مسلمانوں کی ایک جماعت شہید ہو گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

دوران سال ہی میں ابن طولون کے غلام لؤلؤ نے موسیٰ بن اتامش سے قتال کیا لؤلؤ نے اسے شکست دے کر اسے گرفتار کر کے احمد بن طولون کے پاس بھیج دیا اور وہ اس وقت خلیفہ کی جانب سے مصر و افریقہ کا نائب حاکم تھا پھر اس لؤلؤ اور رومیوں کے درمیان مقابلہ ہوا اور بہت سے رومی قتل کر دیے گئے۔

ابن اثیر کا قول ہے کہ اسی سال منصب خلافت کمزور پڑنے اور خلیفہ کے بھائی ابو احمد کے حبشیوں کے ساتھ قتال میں مشغول ہونے کی وجہ سے حالات بہت خراب ہو گئے اور لوگوں کی معاشی حالت بہت کمزور ہو گئی اور بہت سے سرداروں اور لشکروں نے شہروں میں سر اٹھایا۔ اسی سال دو ماہ تک گرمی بہت شدید ہوئی پھر سردی بھی شدید پڑی حتیٰ کہ پانی جم گیا۔

خواص کی وفات...... اس سال وفات پانے والے خواص حضرات یہ تھے ابراہیم بن ہانی، اصبہان کے قاضی صالح بن امام احمد بن حنبل، محمد بن شجاع الثلجی جو جہمیہ کے سرداروں میں سے ہیں، محمد بن عبدالملک الدقیقی۔

واقعات ۲۶۷ھ

ابوالعباس بن الموفق باللہ کی جانب سے زحمتوں کی بارش ..... اسی سال ابو احمد الموفق نے اپنے لڑکے ابو العباس کو زنگیوں سے مقابلے کے لئے بہترین ترتیب اور بندوبست طریقے سے تیار کر کے دس ہزار سوار اور پیادہ سپاہیوں کے ہمراہ بھیجا چنانچہ انہوں نے زنگیوں کا رخ کیا اور دونوں کے درمیان متعدد واقعات میں واقعے در واقعے سے پے در پے لڑائیاں ہوتی رہیں جن کو ابن جریر نے تاریخ میں تفصیل سے بیان کیا ہے۔

خلاصہ اس تفصیل کا یہ ہے کہ جن شہروں پر زنگیوں کا قبضہ تھا انہی شہروں پر ابو العباس کا بھی قبضہ ہو گیا حالانکہ یہ ابھی عمر کے لحاظ سے ناتجربہ کار نوجوان ہی تھا لیکن اللہ نے اس کی حفاظت فرمائی اسے بلند کیا اور اس کا رعب قائم کیا یہاں تک کہ دشمن زیر ہوتے رہے دعائیں قبول ہوتی رہیں اور اللہ نے اس کے ہاتھوں فتح نصیب فرمائی اور اس پر اپنی نعمتوں کی تکمیل کی یہی نوجوان اپنے چچا معتمد کے بعد مسند خلافت پر بیٹھا۔

شہر منیعہ پر الموفق باللہ کا قبضہ ..... پھر ابو احمد نے ماہ صفر میں بغداد سے ایک لشکر تیار کیا اور ماہ ربیع الاول میں وہ شہر واسط میں داخل ہوا وہاں پہنچ کر اپنے لڑکے سے اس کی ملاقات ہوئی اس موقع پر صاحبزادے نے والد کو اپنے لشکر کے احوال سناتے ہوئے بتایا کہ انہوں نے بڑے خلوص سے دشمن سے مقابلہ کیا اور جہاد کی مشقتوں کو بڑی خندہ پیشانی کے ساتھ برداشت کیا خلیفہ نے خوش ہو کر سب کو خلعتیں عطا کیں۔

اس کے بعد ابو احمد نے دونوں لشکروں کو لے کر حبشی سردار کا رخ کیا اور وہ اس وقت شہر منیعہ میں تھا جسے اس نے خود آباد کیا تھا اور اسی نے اس کا نام رکھا تھا وہاں حبشی سردار نے ابو احمد کا ڈٹ کر مقابلہ کیا لیکن ابو احمد زبردستی اس کے شہر میں داخل ہو گیا اور حبشی وہاں سے بھاگ گئے تو ابو احمد نے ان کے تعاقب میں لشکر بھیجا اس نے مقام بطائح میں انہیں پکڑ لیا کچھ کو قتل اور کچھ کو قیدی بنا لیا ابو احمد کو اس موقع پر بہت سا مال غنیمت ہاتھ لگا اور ابو احمد نے تقریباً پانچ ہزار عورتوں کو حبشیوں کے قبضے سے چھڑا کر ان کے گھروں کی طرف شہر واسط واپس بھیج دیا۔

منصورہ شہر پر موفق باللہ کا قبضہ ..... اس کے بعد موفق نے خبیث حبشی سردار کے شہر منصورہ کا رخ کیا اور سلیمان بن جامع بھی اسی شہر میں تھا چنانچہ خلیفہ معتمد نے ان حبشیوں کا محاصرہ کر لیا اور ان سے مقابلہ کیا اور فریقین کے کافی افراد مارے گئے اور ابو العباس بن موفق نے حبشی کے ایک سردار احمد بن ہندی کو ایک تیر مارا جو اس کے دماغ میں جا کر لگا اور اسی کی وجہ سے اس کی موت واقع ہو گئی اور یہ مقتول سردار حبشی سردار کے مقربین میں سے تھا اسے اس کے قتل پر بہت زیادہ صدمہ ہوا۔

اس کے بعد ابو احمد نے ۲۷ ربیع الاول بروز ہفتہ حسن انتظام سے لشکر ترتیب دے کر خبیث حبشی کے شہر کا محاصرہ کر لیا اور پھر ابو احمد نے آگے بڑھ کر چار رکعت نماز پڑھی جس میں اللہ سے انتہائی انکساری اور گڑگڑا کر کامیابی کی دعا کی اور پھر حبشی کا گھیراؤ کر کے جنگ کی اور راستے میں جو اس نے پل بنا رکھے تھے انہیں شکست دے کر اس کے شہر کی خندقوں تک پہنچ گیا اس وقت ابو احمد کو معلوم ہوا کہ یہ شہر تو ایک مضبوط قلعہ ہے اور اس حبشی نے شہر کے چاروں طرف دشمن سے بچاؤ کے لئے خندقیں کھود رکھی ہیں اور دیواریں بنا رکھی ہیں اور ایک دیوار سے دوسری دیوار تک پہنچنے کے لئے ایک مستقل جنگ کرنی پڑتی تھی چنانچہ ابو احمد ان سب خندقوں اور دیواروں کو پھلانگ کر دشمنوں کو زیر کرتے ہوئے خبیث حبشی سردار کے شہر کے قریب پہنچ گیا وہاں بڑی خونریز جنگ ہوئی جس میں کافی حبشی مارے گئے اور باقی ماندہ بھاگ گئے اور حبشیوں کی بہت سی عورتیں جن میں سلیمان بن جامع کی زوجات بھی تھیں گرفتار کر لی گئیں اور اس کے علاوہ بہت سی عورتیں اور بچے گرفتار کر لئے گئے اور ان کے قبضے سے دس ہزار عورتوں کو آزاد کر کے ان کے گھروں کو واپس بھیج دیا گیا۔

مزید یہ کہ ابو احمد نے محلوں اور دیواروں کو گرانے کا حکم دیا اور خندقوں کو بند کرنے کا حکم دیا اور سترہ دن وہاں قیام کیا اور فرار ہونے والوں کے تعاقب میں لوگوں کو بھیجا ان میں سے جو بھی واپس آیا ابو احمد نے اسے نرمی اور خلوص کے ساتھ حق قبول کرنے کی دعوت دی کیونکہ جنگ سے یہی مقصود تھا کہ یہ لوگ حق اور دین پر قائم ہو جائیں ان میں سے بعضوں نے اس بات کو قبول کیا ان کو اپنے سرداروں کے پاس بھیج دیا اور انکار کرنے

والوں کو قید اور قتل کر دیا۔

اس کے بعد ابو احمد نے اہواز کا رخ کر کے اس کے باشندوں پر حملہ کر کے وہاں سے ان کو بھگا دیا اور ان کے سرداروں کو قتل کر دیا جن میں ابو عیسیٰ محمد بن ابراہیم البصری بھی تھا اور ان کا بہت سا مال جو ان کے پاس تھا اس کے ساتھ ساتھ بہت سا مال غنیمت بھی حاصل کیا۔

اس موقع پر موفق نے حبشیوں کے سردار کو ایک خط لکھا جس میں اسے گناہوں، مظالم، جھوٹی نبوت، شہروں کو ویران کرنے، عورتوں کے ساتھ بدتمیزی کرنے جیسے جرائم سے توبہ تائب ہونے کی دعوت دی اور توبہ کرنے پر اس کے لئے امان کا اعلان کیا لیکن اس نے اس خط کا کوئی جواب نہیں دیا۔

ابو احمد الموفق کا حبشی سردار کے شہر مختارہ کا محاصرہ کرنا اور اس کے بالمقابل شہر موفقیہ تعمیر کروانا ...... جب خبیث حبشی نے خط ابو احمد کے خط کا انکار کیا اور اس کا جواب نہیں دیا تو ابو احمد نے اسی وقت پچاس ہزار جنگجو اور نوجوانوں کو لے کر حبشی کے شہر کا رخ کیا جب اس کے قریب پہنچا تو اس کو بڑے مضبوط قلعہ کی شکل میں پایا جس پر سخت حفاظتی انتظامات کئے گئے تھے اور اس حبشی خبیث پر تین سو نوجوان تلواریں، نیزے لئے ہوا سے مسلح ہو کر پہرہ دیتے تھے اور ان کے علاوہ اور بھی بہت سے محافظ تھے یہ دیکھ کر ابو احمد نے اپنے لڑکے عباس کو آگے کیا چنانچہ وہ آگے بڑھا حتیٰ کہ حبشی سردار کے تخت تک پہنچ گیا اور اس کا سخت محاصرہ کر لیا اس کے اتنے اچانک اقدامات پر حبشی کو بڑا تعجب ہوا پھر حبشیوں نے چاروں طرف سے اس پر تیروں کی بارش کر دی لیکن اس نے ان کو شکست دے دی پھر حبشی سرداروں کی ایک جماعت موفق کے ساتھ آ ملی تو موفق نے ان کا اکرام کیا اور ان کو ہدایا پیش کئے ان کے علاوہ بھی اور بہت سے افراد حبشی ظالم سے ٹوٹ کر موفق کے پاس آ گئے۔

اس کے بعد پندرہ شعبان کو ابو احمد نے سواری پر سوار ہو کر حبشی ظالم کے علاوہ سب کے لئے امان کا اعلان کر دیا اعلان سنتے ہی حبشی ظالم کے لشکر کے بہت سے افراد ابو احمد کے پاس آ گئے اس صورت حال کو دیکھ کر ابو احمد نے حبشی ظالم کے شہر کے بالمقابل ایک موفقیہ نام سے شہر تعمیر کرایا اور دوسرے شہروں سے بہت سا سامان منگا کر اس میں رکھوا دیا تاجروں کو اس میں تجارت کرنے کی اجازت دی تو بکثرت نادر عجائب اشیاء اور سامان اس شہر میں ملنے لگا جو اس سے پہلے کسی شہر میں نہیں ملتا تھا اور معاشی لحاظ سے بھی اس شہر کی بڑی ترقی ہوئی جس کی وجہ سے اس شہر کی شان و شوکت میں بہت اضافہ ہو گیا ابو احمد نے اس شہر کو حبشی ظالم سے قتال کے وقت آسانی کی غرض سے بنایا تھا۔

پھر اس کے آخر تک حبشی ظالم کا محاصرہ جاری رہا اور ان کے درمیان بڑی بڑی لڑائیاں ہوتی رہیں اور عام و خاص لوگوں کی ایک بڑی تعداد اس حبشی ظالم سے کٹ کر اس کے خلاف ہو گئی اور صرف امراء و خواص سرداروں کی تعداد پچاس ہزار کے قریب تھی۔ ابو احمد اور اس کے ساتھیوں کی تعداد و قوت، طاقت میں دن بدن اضافہ ہوتا چلا گیا۔

اسی سال ہارون بن محمد ہاشمی نے لوگوں کو حج کرایا۔

مشہور افراد کا سفر آخرت کو کوچ کرنا ...... خواص میں اس سال وفات پانے والے مندرجہ ذیل حضرات تھے اسماعیل بن یعقوب، اسحاق بن ابراہیم بن شاذان، یحییٰ بن نصر خولانی، عباس بن الفرج الریاشی، محمد بن حماد بن بکر ابو بکر المقری جو ہشام بزار کے ساتھی ہیں محمد بن عزیز ایلی، یحییٰ بن محمد بن یحییٰ ذہلی حسکان، سنن ابی داؤد کے راوی یونس بن حبیب۔

واقعات ۲۶۸ھ

اسی سال محرم میں حبشی ظالم کے ایک بہت بڑے معتمد علیہ سردار جعفر بن ابراہیم جو سجان کے نام سے مشہور تھا نے ابو احمد سے امان طلب کی چنانچہ ابو احمد نے خوش ہو کر اس کے لئے امان نامہ جاری کیا اس کے بعد ابو احمد کے حکم سے وہ سردار سواری پر سوار ہو کر ابو احمد کے گھر کے سامنے کھڑا ہو گیا اور لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا کہ حبشی اور اس کے ساتھی جھوٹے اور دھوکے باز ہیں اسی وجہ سے اس کے لشکر کے بہت سے لوگوں نے امان طلب کی اور

بیچ نالوں کے گزرگاہ بند کرنے کا مشورہ دیا ہے۔

اس کے بعد ابو احمد نے اپنے ساتھیوں کو حبشی کے شہر کی دیواروں کے گرانے کا حکم دیا اور خاص طور پر انہیں ہدایت جاری کی کہ میری اجازت کے بغیر حبشی کے شہر میں داخل نہ ہوں۔

دوسری جانب دشمنوں نے شہر کی دیوار پر توڑ دی جس سے آنے جانے کا راستہ ہو گیا یہ دیکھ کر ابو احمد کے ساتھی شہر میں داخل ہو گئے حبشیوں نے ان سے قتال کیا لیکن مسلمان انہیں شکست دیتے ہوئے اس شہر تک پہنچ گئے اور پھر نامعلوم مقامات سے حبشی مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے اور انہوں نے کافی مسلمانوں کو قتل کیا اور لوٹ مار کی باقی مسلمان بھاگنے میں کامیاب ہو گئے ابو احمد بات نہ ماننے پر ان سے ناراض ہوا اور مقتولین کے ورثاء کے لئے وظیفہ کا اعلان کیا لوگ اس کے اس اقدام سے بہت خوش ہوئے۔

اس موقع پر ابو العباس نے حبشی تک کھانا پہنچانے والی جماعت کو گرفتار کر کے قتل کر دیا اس طرح حبشیوں کے سردار بہبوذ بن عبد الوہاب کو بھی گرفتار کر کے قتل کر دیا اور اس کا قتل مسلمانوں کے لئے فتح عظیم اور حبشیوں کے لئے ایک بہت بڑی مصیبت سے کم نہ تھا۔ اسی خوشی کے موقع پر عمرو بن لیث نے تین لاکھ دینار پچاس من مشک، پچاس من عنبر، دو سو من عود ایک ہزار کی قیمت کے قریب چاندی اور کچھ منقش کپڑے اور بہت سے غلام ابو احمد کو ہدیہ پیش کئے۔

اسی زمانے میں روم کے بادشاہ ابن صقلبیہ نے ملطیہ کے شہروں کا محاصرہ کر لیا فوری طور پر مرعش کے لوگ ان کی مدد کو پہنچ گئے تب جا کر وہ خبیث فرار ہوا۔

اسی سال ابن طولون کے عامل صاعد نے طرسوس کے علاقے میں رومیوں سے قتال کر کے سترہ ہزار رومیوں کو قتل کر دیا۔

اسی زمانے میں ہارون ہاشمی نے لوگوں کو حج کرایا۔

اسی سال منی میں احمد بن عبد اللہ خجستانی کو قتل کر دیا گیا۔

خواص کا انتقال ..... خواص میں سے اس سال احمد بن سیار، احمد بن شیبان، احمد بن یونس، عیسیٰ بن احمد بلخی، حضرت امام شافعی کے مصاحب یا شاگردوں سے روایت کرنے والے فقیہ مالکی عبد اللہ بن عبد الحکیم مصری ہیں۔

واقعات ۲۶۹ھ

اس سال ابو احمد نے حبشی کے شہر کو ویران کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی اور لشکر خاص اس کے شہر میں داخل ہونے ہی والا تھا کہ اس اثناء میں ایک رومی تیر انداز کی جانب سے ابو احمد کے سینے میں ایک تیر لگا اور قریب تھا کہ اس کی وجہ سے ان کی جان نکل جائے۔ ان کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہوگئی لیکن اس حالت میں بھی وہ بہادری دکھاتے ہوئے جنگ پر اڑے رہے پھر وہ مجبوراً موفقیہ شہر میں بغرض علاج تشریف لے گئے اور ان کی طبیعت بہت ناساز ہوگئی اور لوگ حبشی غلام سے خوفزدہ ہو گئے اور ابو احمد کو واپس جانے کا مشورہ دینے لگے لیکن آپ نے یہ مشورہ قبول نہیں کیا۔

آخرکار ماہ شعبان میں اللہ نے انہیں صحت یاب کر دیا تو مسلمانوں کو بہت خوشی ہوئی اور ان کی جان میں جان آئی اسی وقت ابو احمد نے حبشی سردار کے شہر کا محاصرہ کر لیا ابو احمد نے جس شہر والے کا شہر ویران کیا تھا حبشی سردار نے اس سے دوبارہ اسی شہر کو آباد اور مستحکم کر دیا۔

ابو احمد نے دوبارہ حبشی کے شہر کا محاصرہ کر لیا اور اس کے آس پاس کے علاقوں کو ویران کرنے کا حکم دیا پھر شہر کا محاصرہ مزید سخت کر دیا اور مستقل طور پر شہر کا محاصرہ کئے رکھا حتی کہ شہر کا مغربی حصہ فتح ہو گیا اور ابو احمد نے حبشی اور اس کے سرداروں کے گھروں کو تہس نہس کر کے بعد ازاں ان کے بے حساب اموال پر قبضہ کر لیا اور حبشی کی عورتوں کو بھی گرفتار کر لیا اور بہت سے مسلمان بچوں اور عورتوں کو اس کے شکنجے سے آزاد کرایا اور عزت و اکرام

کے ساتھ ان کے گھروں کو لوٹا دیا۔

اس کے بعد حبشی سردار نے شہر کی مشرقی جانب بھاگ کر پناہ لے لی اور وہاں تک لوگوں کی آمد و رفت اور سامان رسد پہنچنے کے لئے جو پل ٹوٹ چکے تھے اس حبشی نے ان کی مرمت کی اور دوبارہ انہیں تعمیر کروالیا ابو احمد نے اس جانب کے ویران کرنے اور پلوں کے توڑنے کا حکم دیا اس سال کے آخر تک اس شہر کا محاصرہ جاری رکھا حتیٰ کہ اس جانب کے لوگوں نے بھی ابو احمد کی اطاعت قبول کر لی اور اس جانب سے آمدنیوں اور اموال پر بھی ابو احمد نے قبضہ کر لیا اور حبشی ظالم اپنی اولاد و ازواج اور اموال کو چھوڑ کر ایسا فرار ہوا کہ دوبارہ اس کو سر اٹھانے کی ہمت نہیں ہوئی ان ساری چیزوں پر ابو احمد نے قبضہ کر لیا باقی اس جنگ کے احوال کی بڑی تفصیلات ہیں جن کو ابن جریر نے تفصیلاً اور ابن اثیر ابن کثیر نے مختصراً بیان کیا ہے واللہ اعلم۔

جب خلیفہ معتمد نے دیکھا کہ ابو احمد امور خلافت پر قابض ہو گیا ہے اور اسی کا حکم چلنے لگا ہے اور اسی کی طرف سے فیصلے خراج اموال آنے لگے ہیں اور وہ جسے چاہتا ہے حاکم مقرر کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے معزول کر دیتا ہے تو اس نے احمد بن طولون کو خط لکھا جس میں اس شکوہ کا بھی اظہار کیا ابن طولون نے جواب میں لکھا کہ آپ میرے پاس مصر آ جائیں جہاں تک ہو سکا میں آپ کی مدد کروں گا اور آپ کا ساتھ دوں گا۔

اس کے بعد خلیفہ معتمد اپنے بھائی موفق کی عدم موجودگی کو غنیمت سمجھ کر سرداروں کی ایک جماعت کو لے کر جمادی الاولیٰ میں وہاں سے نکل گیا اور ابن طولون ایک لشکر کے ساتھ مقام رقہ پر اس کی آمد کا منتظر تھا جب خلیفہ کا موصل اور الجزیرہ کے نائب حاکم اسحاق بن کنداج کے پاس سے گزر ہوا تو اس نے خلیفہ اور سرداروں کو ابن طولون کے پاس جانے سے روک دیا اور انہیں اس قبیح حرکت پر لعن طعن کی اور انہیں سامرا جانے پر مجبور کر دیا چنانچہ وہ ذلیل ہو کر واپس سامرا چلے گئے۔

خلیفہ کا ابن طولون سے ناراض ہونا...... جب موفق کو اس سازش کا علم ہوا تو اس نے اسحاق کا شکریہ ادا کیا اور جب اسے بلاد افریقہ تک ابن طولون کے تمام اختیارات سونپ دیئے اور اپنے بھائی کو عام مقامات پر ابن طولون پر لعنت کرنے کا حکم دیا تو معتمد کو مجبوراً خلیفہ نے حکم پر عمل کرنا پڑا حالانکہ ابن طولون نے تمام خطبوں اور اہم مقامات سے موفق کا نام ہٹا دیا تھا۔

اس سال ذیقعدہ میں ابن طولون اور موفق کے ساتھیوں میں کسی بات پر جھگڑا ہو گیا جس میں ابن طولون کے دو سو ساتھی مارے گئے اور باقی بھاگ گئے اور ساتھیوں نے ان کا کافی مال لوٹ لیا اسی زمانے میں بدوؤں نے حجاج کے قافلے پر لوٹ مار کر کے ان سے پانچ سو سامان سے لدے ہوئے اونٹ چھین لئے۔

مخصوصین کی وفات...... اس سال مخصوصین میں سے وفات پانے والے یہ حضرات تھے ابراہیم بن یعقوب الکلبی، معتصم کے مولیٰ معتزلہ کے سردار جعفر بن معشر معتزلی کے شاگرد احمد بن خلاد بشر المریسی کے شاگرد سلیمان بن حفص معتزلی، ابی الہذیل العلاف، ارمینیہ اور دیار بکر کے نائب حاکم سلیمان بن حفص معتزلی، کثردوں میں سے ابو نصر یوسف بن محمد العادی۔

واقعات ۲۷۰ھ

اس سال حبشی ظالم سردار کے قتل کا واقعہ پیش آیا جس کا بیان یہ ہے کہ جب موفق ظالم حبشی کے شہر مختارہ کی بربادی سے فارغ ہوا اس میں موجود مال و جائداد پر قابض ہو گیا اور مردوں کو قتل کر دیا اور عورتوں اور بچوں کو قیدی بنا لیا اور حبشی سردار قتل و قتال کی گرم بازاری سے گھبرا کر بھاگ گیا اور دوسرے علاقوں میں انتہائی ذلت و بدحالی کا شکار ہوا اور بے سرو سامانی کی حالت میں چلا گیا تو موفق فاتحانہ انداز میں موفقیہ میں داخل ہوا۔

اسی موقع پر احمد بن طولون کے غلام لولو نے اس سے بغاوت کر کے موفق کی اطاعت قبول کرنے کا اعلان کیا اور اسی سال ۳ محرم کو وہ موفق کے پاس آ گیا ابو احمد نے اس کی آمد پر اس کی تعظیم و تکریم کی اور اس کو ہدایا اور تحفے پیش کیں اور اس کے ساتھ حسن اخلاق کا برتاؤ کیا اور حبشی سردار سے

شان کے لئے متعدد کشتیوں کے طور پر سے بھیجا اور خود بھی ایک لشکر جرار لے کر اس کے پیچھے گیا اور اس وقت خبیث ظالم نے دوسرے شہر میں پناہ لے رکھی تھی ابو احمد نے اس شہر کا کئی روز تک محاصرہ کر کے رکھا حتیٰ کہ اسے نکال کر اس شہر سے نکال دیا اور اس کے اموال و املاک پر قبضہ کر لیا۔

اس کے بعد ابو احمد نے لوگوں کو خبیث ظالم کے تعاقب میں بھیجا، لوگ اس کے مقربین کی ایک جماعت کو گرفتار کر کے لائے جن میں اس کا خاص الخواص سلیمان بن جامع بھی تھا اسے دیکھ کر عوام الناس نے خوشی میں نعرہ تکبیر بلند کیا۔

اس کے بعد ابو احمد نے سب کو جمع کر کے تمام سرداروں نے یکبارگی حملہ کر کے جنگ بھڑکا دی اور جب تک اس نے ظالم خبیث کے قتل کی خوشخبری نہیں سن لی اس وقت تک اس نے جنگ جاری رکھی یہاں تک کہ لؤلؤ کا غلام اس ظالم خبیث کا سر لے آیا۔

خبیث ظالم کے ساتھیوں کی تباہی کے بعد جب ابو احمد کو یقین ہو گیا کہ یہ خبیث ظالم ہی کا سر ہے تو وہ فوراً اللہ کے سامنے شکر بجا لایا پھر وہ شہر موفقیہ کی طرف لوٹا اور خبیث خبیث کا سر ایک شخص اس کے سامنے اٹھا کر چل رہا تھا اور سلیمان قیدی بن کر اس کے ساتھ ساتھ تھا ابو احمد اسی حالت میں شہر موفقیہ میں داخل ہوا اور اس موقع پر سب مسلمان خوش تھے اور ان کے لئے یہ ایک تاریخی دن تھا۔

پھر ظالم خبیث کا لڑکا انکلای اور ابان بن علی المہلبی جو جنگ کو بھڑکانے میں پیش پیش تھا کو قیدی بنا کر لایا گیا اور اس کے ساتھ پانچ ہزار قیدی اور بھی تھے اس سے مسلمانوں کو اور بھی خوشی ہوئی۔

ابو قرطاس نامی شخص جس نے ابو احمد کے سینے میں تیر مارا تھا وہ رامہرمز کی طرف فرار ہو گیا اس کے تعاقب میں کچھ لوگ بھیجے گئے جو اسے گرفتار کر کے لے آئے تو ابو احمد کے لڑکے ابو العباس نے اسے قتل کر دیا۔

ابو احمد نے خبیث کے باقی ساتھیوں کو معاف کر کے ان کو امان دے دی اور اس موقع پر عام مسلمانوں نے یہ اعلان کیا کہ جو لوگ خبیث سے تنگ ہو کر اپنے گھروں سے بھاگ گئے تھے وہ واپس آ جائیں۔

اس کے بعد ابو احمد بغداد واپس آ گیا اور اس کا لڑکا ابو العباس اس کے آگے چل رہا تھا جس کے پاس خبیث کا سر تھا اور لوگوں کو دکھانے کے لئے ایک شخص نے اسے سر پر اٹھا رکھا تھا پھر چلتے چلتے اسی سال ۱۲ جمادی الاولیٰ کو ابو احمد بغداد پہنچا اور یہ مسلمانوں کے لئے ایک تاریخی دن تھا اور اسی دن خبیث کی جھوٹی کذاب کا بھی خاتمہ ہو گیا ۲۵۵ھ ۲۶ رمضان بدھ کے روز اس ظالم کا ظہور ہوا تھا اور ۲۷۰ھ بروز ہفتہ ۲ صفر کو اس کا خاتمہ ہوا گویا ۱۴ برس چار ماہ چھ یوم اس نے حکومت کی۔ اللہ ہی کے لئے تمام تعریفیں ہیں۔

اس خبیث کی بربادی حکومت کے خاتمہ پر اس کے قتل پر بہت سے اشعار کہے گئے ہیں جن میں یحییٰ بن محمد اسلمی کے مندرجہ ذیل اشعار ہیں:

> میں اپنے وقت میں یہ اشعار کہہ رہا ہوں جس وقت میں خوشخبری لانے والا ایسے واقعہ کی خوشخبری لایا ہے جس نے اسلام کو کمزور ہونے کے بعد عزت بخشی۔ اللہ تعالیٰ لوگوں میں سے بہترین شخص کو بہترین بدلہ دے جس نے لوگوں کی ایسے وقت میں حفاظت کی کہ وہ بالکل غیر محفوظ ہو چکے تھے۔ وہ تمہارے دین متین کی حفاظت کے لئے کھڑا ہوا جب کہ اور کوئی دوسرا شخص دین کی تجدید کے لئے کھڑا نہیں ہوا جس وقت دین ختم ہو چکا تھا۔ اور اس نے ملک کو مضبوط کیا جبکہ وہ مضبوط ہونے کے بعد کمزور ہو چکا تھا وہ ان دشمنوں کو ختم کرنے کے ساتھ بہائے ہوئے خون کا بدلہ لینے لگا اور وہ ایسی طاقتوں میں آیا جو بالکل ختم اور ویران ہو چکی تھیں تاکہ ان کو دوبارہ آباد کرے جن میں رہنے والے تھے اور وہ ایسے شہروں میں آیا جن کو ویران بنا دیا اور ختم کر دیا گیا تھا اور وہ سب بالکل مٹنے کے قریب تھے۔ اور اس نے بدلہ لیا ان کے ذریعے مسلمانوں کے بیٹے اور رونے والی آنکھوں کو راحت بخشی۔ اب یہ کہہ تیں اللہ کے قرآن کی تلاوت کی جانے لگی اور بھاگنے والوں اور واپس آنے والوں کی رہائشوں کی جانے لگی۔ اور اس نے دوستوں اور دیہاتی لوگوں اور اس کی مخلوق سے کوچ کر کے ایک عمدہ دست کا جائزہ کروا دیا گیا۔

اسی سال رومی ایک بڑا لشکر لے کر لڑنے کے لئے آئے اور مقام طرطوس پر پڑاؤ ڈالا۔

دوسری طرف مسلمان ان کے مقابلہ کے لئے نکلے اور رات ہی کو ان پر حملہ کر دیا اور ایک ہی رات میں اللہ کے فضل سے ستر ہزار رومی قتل کر دیئے گئے اور ان کے بڑے دشمنوں کو بھی قتل کر دیا جن میں ان کے بڑے بڑے جرنیل بھی تھے اور باقی رومیوں سے گھوڑوں کو چھین لیا اور اس جنگ

سے مسلمانوں کو بہت سا مال غنیمت ہاتھ لگا جس میں سات سونے چاندی کی صلیبیں تھیں اور سب سے بڑی صلیب خالص سونے کی بنی ہوئی تھی جس کو ہیرے جواہرات سے مزین کیا گیا تھا۔

اور جو مال غنیمت میں چار سونے کی اور دو چاندی کی کرسیاں تھیں اور بے شمار برتن تھے اور دس ہزار ریشم کے جھنڈے تھے، کافی ریشم تھا۔ بے شمار مال و دولت تھی۔ پندرہ ہزار گھوڑے تھے ان کے ساتھ زین، ہتھیار، تلواریں بھی تھیں۔ وللہ الحمد۔

خواص کی وفات...... اس سال خواص میں وفات پانے والوں میں بطور خاص احمد ابن طولون تھے۔

احمد ابن طولون کے حالات[1]...... ان کی کنیت ابو العباس مصری شہروں کے امیر اور وہ جامع ابن طولون کی طرف منسوب ہے در حقیقت اس کا بانی یہی احمد ہے اس نے دمشق، عواصم اور ثغور پر عرصہ دراز تک حکومت کی ہے۔

ان کے والد طولون ان ترکیوں میں سے تھے جن کو بخارا کے عامل نوح بن اسد السامانی نے ۲۰۰ھ یا ۱۹۰ھ میں مامون الرشید کو ہدیہ میں پیش کیا تھا۔

اس احمد کا سن پیدائش ۲۱۴ھ ہے اور اس کے والد طولون کی وفات ۲۳۰ھ یا ۲۴۰ھ میں ہوئی۔

ابن خلکان نے نقل کیا ہے کہ احمد طولون کا حقیقی بیٹا نہیں تھا بلکہ اس کا لے پالک بیٹا تھا واللہ اعلم۔

ابن عساکر نے نقل کیا ہے کہ احمد کی والدہ ایک ترکی کی باندی تھی جس کا نام ہاشم تھا اور اس نے احمد کی پرورش بہت ناز و نعمت، حفاظت، سرداری، حکومت کے ساتھ کی تھی اور اسے آواز کے اچھا ہونے کے ساتھ ساتھ خاص طریقے سے قرآن پاک کی تعلیم دی گئی تھی اور وہ ترکی لڑکوں کو محرمات، منکرات کے ارتکاب پر ملامت کرتا تھا۔

ابن عساکر نے بعض مشائخ مصر سے نقل کیا ہے کہ طولون اس کا حقیقی باپ نہیں تھا بلکہ اس نے اس کی حسن صورت، شرافت، بچپن میں گناہوں سے دوری، جبلی محبت سے اس کو لے پالک (منہ بولا) بیٹا بنا رکھا تھا۔

احمد بن طولون کی خوش قسمتی کا ایک واقعہ...... ایک بار اس کے والد طولون نے اسے دار الخلافہ کسی کام سے بھیجا احمد جب وہاں پہنچا تو دیکھا کہ طولون کی ایک باندی کسی غلام کے ساتھ غلط حرکت میں مشغول ہے اس نے جلدی میں اپنا کام کیا اور سامان لے کر وہاں سے آ گیا اور والد سے اس بات کا ذکر نہیں کیا لیکن اس باندی کو یقین تھا کہ احمد نے میری ضرور شکایت کی ہو گی چنانچہ وہ باندی طولون کے پاس آ کر کہنے لگی آپ کا لڑکا مجھے ایک مکان میں لے گیا تھا اور مجھ سے غلط حرکت کرنے کی اس نے کوشش کی بس اتنی بات کر کے وہ باندی چلی گئی بادشاہ کو یقین ہو گیا کہ واقعی میرے لڑکے نے یہ حرکت کی ہے اس نے احمد کو بلا کر کسی حاکم کے نام مہر لگا ہوا خط اس کے حوالے کیا کہ اسے اس تک پہنچاؤ لیکن اس باندی کی بات کا اس کے سامنے کوئی تذکرہ نہیں کیا اور اس خط میں لکھا تھا کہ جیسے ہی یہ شخص آپ کے سامنے پہنچے اس کی گردن اڑا کر اس کا سر میرے پاس بھیج دینا۔ چنانچہ احمد یہ خط لے کر یہاں سے چلا راستے میں اس باندی کے پاس سے گزرا تو اس نے سوچا کہ میری شکایت پر خلیفہ نے اس سے کیا کہا اس سے پوچھوں اس نے احمد سے کہا کہ ٹھہر جاؤ احمد نے کہا کہ میں جلدی میں ہوں خلیفہ کا خط پہنچانا ہے اس باندی نے وہ خط اس سے لے کر اس غلام کو دے دیا جس نے اس کے ساتھ بدفعلی کی تھی کہ جو انعام ملتا ہے اس غلام کو مل جائے جیسے ہی وہ غلام خط لے کر دربار میں پہنچا تو وہ خط حاکم کے حوالے کر دیا حاکم نے اس خط کو پڑھتے ہی اس کے قتل کا حکم دیا اور اس کا سر ابن طولون کے پاس بھیج دیا ابن طولون کو اس کا سر دیکھ کر بڑا تعجب ہوا اور احمد کو بلا کر کہا کہ اصل قصہ کیا ہے؟ وہ میرے سامنے بیان کرو اس وقت احمد نے خلیفہ کے سامنے ساری حقیقت کھول کر بیان کر دی تب اس باندی کو بھی یقین ہو گیا کہ خلیفہ کو اصل بات کا علم ہو گیا اس لئے اس کے پیچھے چھوٹنے لگے اور اس نے فوراً خلیفہ کے سامنے حاضر ہو کر اقرار جرم کر کے اس پر معافی چاہتی

---

[1] تاریخ طبری ۹: [illegible] النجوم الزاهرة [illegible] وفیات الاعیان [illegible]

اور حموی وغیرہ نے ظاہر کردی اس واقعہ سے طولون کے ہاں احمد کی وقعت بڑھ گئی اور اپنے بعد اس کے لئے ولی عہدی کی وصیت لکھ دی۔

پھر جن مصری علاقوں پر معتمد کی حکومت تھی ان علاقوں کا نائب حاکم بنا، اور ۲۵۴ھ ۲۳ رمضان بروز بدھ ان علاقوں میں داخل ہوا۔ وہاں کے باشندوں سے اخلاق حسنہ سے پیش آیا اور بیت المال سے اور صدقات سے ان پر کافی خرچ کیا اور ایک سال مصر سے اس کو چالیس لاکھ آمدنی حاصل ہوئی۔

اس نے مصر میں جامع مسجد بنوائی جس پر ایک لاکھ بیس ہزار خرچ کئے۔ اور ۲۵۹ھ یا ۲۶۶ھ میں اس کی تکمیل ہوئی اور ہر روز اس کا عام دستر خوان لگتا تھا جس پر عام و خاص کھانا کھاتے تھے اور ہر ماہ ایک ہزار دینار صدقہ کرنے کا معمول تھا۔

ایک دن خزانچی نے اس سے آکر کہا کہ میرے پاس ہر روز تہبند اور چادر پہنے ایک عورت آکر مجھ سے سوال کرتی ہے کیا میں اس کو کچھ دے دیا کروں؟ اس نے کہا کہ جو بھی تم سے سوال کیا کرے اسے خالی ہاتھ مت جانے دو۔

احمد بن طولون بڑا مضبوط حافظ قرآن تھا اور اس کی آواز بہت شیریں تھی۔

ابن خلکان نے اس کے بارے میں بیان کیا ہے کہ اس نے اٹھارہ ہزار آدمیوں کو قتل کیا تھا صبراً۔

ساٹھ ہزار دینار خرچ کر کے اس نے ایک ہسپتال بنوایا تھا اور دس ہزار خرچ کر کے بچوں کے کھیل کود کے لئے اس نے ایک میدان بنوایا تھا اور لوگوں پر صدقات و خیرات کرنے اور ان پر احسان کرنے کا بہت زیادہ عادی تھا۔

پھر امیر ماخوذ کے بعد ۲۶۴ھ میں دمشق پر بھی اس کی حکومت قائم ہوگئی وہاں کی رعایا کے ساتھ بھی اس نے اچھا برتاؤ کیا۔

ایک مرتبہ اتفاق سے بیت کنیسہ میں آگ لگ گئی جس کی وجہ سے گھروں کو اور لوگوں کے اموال کو نقصان پہنچا۔ یہ خبر سنتے ہی وہ فوراً سوار ہو کر اپنے منشی ابو عبداللہ احمد بن محمد الواسطی کو لے کر صورت حال کا جائزہ لینے کے لئے بیت کنیسہ پہنچ گیا اور اس واقعہ سے متاثرین کے لئے ستر ہزار دینار کا اعلان کیا چنانچہ اس رقم میں سے متاثرین پر خرچ کرنے کے بعد بھی چودہ ہزار دینار بچ گئے لیکن احمد بن طولون نے اس رقم کو بھی انہی پر خرچ کرنے کا حکم دیا۔

پھر ایک موقع پر دمشق میں خود شہر کے فقراء کے لئے ایک بہت بڑی رقم کا اعلان کیا اور ہر فقیر کے حصے میں ایک دینار آیا۔ پھر اس نے شہر انطاکیہ کا محاصرہ کر کے وہاں کے والی کو قتل کر کے اس شہر پر بھی قبضہ کر لیا۔

احمد بن طولون کی موت کا سبب بھینس کا دودھ پینا تھا ... اسی سال ذیقعدہ کے مہینے میں شوقیہ طور پر بھینس کا دودھ پینے کی وجہ سے اس کو ایک خاص قسم کا مرض لگ گیا اطباء نے اس کا علاج کیا اور دودھ کا پرہیز بتایا لیکن اس نے اس سے پرہیز نہیں کیا بلکہ چھپ کر دودھ پیتا رہا۔ آخر اسی سبب سے اس کی موت واقع ہوگئی۔

اس نے اپنے پیچھے بہت سا مال و دولت چھوڑی جس میں دس لاکھ دینار اور کافی جائیدادیں اور سات ہزار غلام اور ستر ہزار گھوڑے وغیرہ تھے۔ پھر ان میں بعض نے اس سے بھی زیادہ تعداد بیان کی ہے اور اس کی اولاد کی تعداد ۳۳ تھی جن میں سے سترہ صرف بیٹے تھے۔ اس کے بعد اس کے بیٹے خمارویہ نے حکومت سنبھالی اور شہروں پر اس کے قبضہ کی وجہ معتضد کے زمانے تک ہے جب کہ موفق کی جنگی سرداروں کے ساتھ جنگ میں مشغولیت تھی۔

اسی سال کتاب الخراج کے مصنف عبدالکریم بن ہیثم کاتب کی وفات ہوئی۔

ابن خلکان نے ذکر کیا ہے کہ اسی سال ذی الحجہ میں احمد بن محمد شافعی، ابو علی اسید بن عاصم جمال، بکار بن قتیبہ مصری اور حسن بن زید علوی کا انتقال ہوا۔

حسن بن زید علوی کے حالات ..... یہ طبرستان کے رہنے والے ہیں رجب میں ان کا انتقال ہوا ان کی حکومت کل ۱۹ سال ۸ ماہ ۶ دن رہی ان کے بعد ان کے بھائی محمد بن زید خلیفہ بنے اور حسن بن زید بہت سخی اور شریف النفس تھے، فقہ اور عربی زبان پر ان کو عبور حاصل تھا۔

ایک مرتبہ ایک شاعر نے ان کی تعریف کرتے ہوئے ایک جملہ کہا کہ جس کا ترجمہ ہے کہ اللہ بڑا ہے اور محمد بن زید بھی بڑے ہیں۔ انہوں نے کہا اسے ذات الٰہی کے ساتھ ملانا مناسب نہیں، اللہ تیرا منہ بند کرے۔ تجھے یوں کہنا چاہیے تھا کہ اللہ بڑا ہے اور محمد بن زید مالک کا بندہ ہے پھر شاعر نے اتر کر ان کے

منہ کے بل گر پڑے کہ اس نے بدولت شیطان سے حفاظت کی اور اپنی پیشانی کو مٹی میں ڈال کر عاجزی کا اظہار کیا اور شاعر کو نکلوا دیا۔

ایک دوسرے شاعر نے ان کی تعریف میں ایک شعر کہا جس کا ترجمہ یہ ہے: یوں مت کہو کہ ایک خوشخبری ہے بلکہ دو خوشخبریاں ہیں۔

(۱) ... دعوت دینے والے کا چہرہ۔

(۲) ... مہرجان (پارسیوں کی عید) کا دن۔ یہ سن کر حسن نے کہا کہ اگر تم پہلے مصرعہ کے بجائے دوسرے مصرعہ سے شعر کی ابتدا کرتے تو زیادہ اچھا تھا کیونکہ لا تقل بشری میں لا سے شعر کی ابتدا مناسب بات نہیں ہے۔

شاعر نے جواب میں کہا کہ دنیا میں لا الٰہ الا اللہ سے بہتر کوئی کلمہ نہیں ہے حالانکہ اس کی ابتدا بھی لا سے ہے حسن بن زید نے اس کی بات کو قبول کرتے ہوئے اس کے لئے انعام کا اعلان کیا۔

حسن بن علی بن عفان العامری اور داؤد بن علی نے بھی اس سال وفات پائی۔

داؤد بن علی کے حالات [۱] ..... اصبہانی، پھر بغدادی بہت بڑے فقیہ اور ظاہر المذہب تھے اور تمام اہل ظاہر کے امام تھے، ابو ثور، ابراہیم بن خالد، اسحاق بن راہویہ، سلیمان بن حرب، عبداللہ بن مسلمہ القعنبی، مسدد بن مسرہد وغیرہ محدثین سے انہوں نے حدیثیں روایت کی ہیں پھر ان سے ان کے لڑکے فقیہ ابوبکر بن داؤد اور زکریا بن یحییٰ الساجی نے روایت کی ہے۔

خطیب کا قول ہے کہ یہ بہت بڑے فقیہ اور زاہد تھے اور ان کی کتابوں میں کافی احادیث موجود ہیں جن سے ان کی علمی صلاحیت ظاہر ہوتی ہے ان کی پیدائش ۲۰۰ھ اور وفات ۲۷۰ھ میں ہے۔

ابو اسحاق الشیرازی نے نقل کیا ہے کہ ان کی اصل اصبہان ہے کوفہ میں پیدا ہوئے بغداد میں جوان ہوئے اور اپنے ہم عصروں پر انہیں فوقیت حاصل تھی۔

ان کے درس میں سبز چادروں والے چار سو علماء شریک ہوتے تھے اور کٹر شافعی المسلک تھے اس موضوع پر انہوں نے ایک رسالہ بھی لکھا تھا۔

بعض نے کہا ہے کہ ان کی نماز بڑے خشوع و خضوع اور تواضع والی تھی صرف ازدی کا قول ہے کہ ان کی حدیثیں متروک ہو گئی تھیں البتہ امام احمد نے فرمایا کہ چونکہ انہوں نے قرآن کے بارے میں ایک غلط کلام کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا قرآن مخلوق ہے جیسا کہ امام بخاری کی طرف بھی یہ بات منسوب ہے اس لئے ان کے بارے میں محدثین نے چہ میگوئیاں شروع کی ہیں اور امام احمد نے یہ بھی فرمایا کہ یہ مشہور فقہاء میں سے تھے لیکن قیاس کی نفی کر کے انہوں نے اپنے کو بہت محدود کر لیا تھا اس وجہ سے ان کا بہت سے مسائل میں دائرہ تنگ ہو کر رہ گیا تھا کیونکہ انہوں نے نص کے معنی میں غور و فکر کئے بغیر صرف ظاہری اتباع کر کے بہت سے نظام فقہ کے قول کو اپنی ذات پر لازم کر لیا تھا۔

ان کے علاوہ اگر باقی فقہاء کسی مسئلہ میں اتفاق کر لیں تو اجماع منعقد ہونے کا اس بارے میں علماء کے بے شمار اقوال ہیں جن کی تفصیل کا یہاں موقع نہیں۔

اسی سال امام شافعی کے شاگرد ربیع بن سلیمان مرادی نے بھی وفات پائی ان کے حالات ہم نے طبقات شافعیہ میں بیان کر دیے ہیں اسی طرح ۲۷۰ھ میں آخری عمر میں جیل جانے سے قبل دیار مصر کے قاضی بکار بن قتیبہ کا بھی اسی سال انتقال ہوا اور احمد بن طولون نے موفق کی بیعت سے جب انکار کیا تو جیل بھیج دیا تھا اور اسی میں ان کا انتقال ہوا۔

یہ بہت اونچے درجے کے عالم زاہد تھے قرآن پاک کی تلاوت کا بہت زیادہ معمول تھا اور ساتھ ساتھ اپنے نفس کا بھی محاسبہ کرتے رہتے تھے ان کی وفات کے بعد تین سال تک عہدہ قضاء خالی رہا۔ محمد بن یحییٰ [illegible] بخاری کا بھی اسی سال انتقال ہوا۔

---

[۱] تاریخ بغداد ۸/۳۶۹-۳۷۵، شذرات الذہب ۲/۱۵۸، طبقات الفقہاء ۹۲، طبقات المفسرین للداؤدی ۱/۱۶۶-۱۶۹، میزان الاعتدال ۲/۱۴-۱۶

ابن قتیبہ الدینوری کے حالات:- یہ عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ ابو محمد الدینوری النحوی اللغوی ہیں قضاۃ کے عہدے پر فائز تھے اور بہت سی مفید نادر اور دلچسپ علوم پر مشتمل کتابوں کے مصنف تھے بغداد میں انہوں نے اسحاق بن راہویہ سے حدیث حاصل کی اور ابو حاتم سجستانی سے علم لغت حاصل کیا اور بہت سی کتابیں لکھیں اور بہت سی تصنیفات جمع کیں ان میں سے چند یہ ہیں:

(۱) کتاب المعارف۔
(۲) ادب الکاتب جس کی شرح ابو محمد بن سید البطلیوسی نے لکھی۔
(۳) کتاب مشکل القرآن والحدیث۔
(۴) عیون الاخبار۔
(۵) اصلاح الغلط۔
(۶) کتاب الخیل۔
(۷) کتاب الانواء۔
(۸) کتاب المسائل والجوابات۔
(۹) کتاب المیسر والقداح وغیرہ۔

ان کا سن پیدائش ۲۱۳ھ ہے اور سن وفات میں دو قول ہیں (۱) ۲۷۰ھ (۲) ۲۷۶ھ بہر حال ساٹھ سال سے زائد عمر نہیں پائی ہے۔ ان کے لڑکے احمد نے ان کی تمام تصنیفات سے روایت کی ہیں

۳۲۱ھ میں مصر میں انہوں نے قضاء کا عہدہ سنبھالا لیکن صرف ایک سال کی ہی توفیق ہوئی تھی اس لیے کہ ۳۲۲ھ میں انہوں نے وفات پائی

اس سال خراسان میں [illegible] سے وفات پانے والے حضرات میں محمد بن اسحاق بن جعفر الصغانی، محمد بن [illegible] بن الحکم اور مصعب بن احمد جنید کے ساتھیوں میں سے ابو احمد صوفی [illegible] اور ابو سلیمان داؤد [illegible] داؤد ظاہری [illegible]۔

واقعات ۲۷۱ھ

اس سال خلیفہ نے عمرو بن لیث کو خراسان کی ولایت سے معزول کر کے اس کی جگہ محمد بن طاہر کو مقرر کر دیا اور منبروں پر عمرو بن لیث پر لعنت کرنے کا حکم دیا اور عمرو بن لیث کے مقابلے میں ایک لشکر بھیجا عمرو بن لیث نے اسے شکست دے دی۔

ابو العباس المعتضد بن موفق ابو احمد اور خمارویہ بن احمد بن طولون کے درمیان لڑائی

اسی زمانے میں ابو العباس بن المعتضد بن موفق ابو احمد اور خمارویہ بن احمد بن طولون کے درمیان مقابلہ ہوا تفصیل اس کی یوں ہے کہ جب خمارویہ اپنے والد کے بعد بلاد مصر اور شام کا حکمران بنا تو خلیفہ کی جانب سے اس کے مقابلے میں ایک لشکر آیا جس میں جزیرہ کا نائب حاکم اسحاق بن کنداج اور ابن ابی الساج بھی تھے چنانچہ شیزر کے مقام پر ان کے درمیان مقابلہ ہوا لیکن خمارویہ نے شام ان کے حوالے کرنے سے صاف انکار کر دیا اس موقع پر انہوں نے ابو العباس بن موفق سے مدد طلب کی چنانچہ وہ خود ان کی مدد کے لئے آگیا اور اس نے خمارویہ بن احمد کو شکست دی اور دمشق اور اس کے مضافات پر قابض ہو گیا۔

اس کے بعد اس نے بلاد رملہ میں خمارویہ کا پیچھا کیا اور طواحین نامی چشمہ کے پاس جس سے پانی وہاں پن چکیوں کے درمیان [illegible] سے

اس کا نام جنگ طواحین بھی ہے۔ ابتداء ابو العباس کو فتح ہوئی اور خمارویہ ایسا بھاگا کہ وہ مصر کے دروں تک اس نے پیچھے مڑ کر بھی نہیں دیکھا۔

اس کے بعد ابو العباس اور اس کے ساتھی اطمینان سے اس کے لشکر کے لوٹنے میں مصروف ہو گئے اچانک کمین گاہوں سے نکل کر خمارویہ کے لشکر نے ان پر حملہ کر دیا، بہت سوں کو قتل کر دیا اور ابو العباس کا لشکر شکست کھا گیا خود ابو العباس ایسا فرار ہوا کہ دمشق پہنچنے تک اس نے بھی مڑ کر نہیں دیکھا اور مصریوں نے اس کے لئے شہر کے دروازے نہیں کھولے پھر طرطوس میں جا کر اس نے سانس لیا۔

اب مصری اور عراقی دونوں لشکر بلا امیر کے آپس میں لڑتے رہے بالآخر مصریوں کو فتح ہوئی کیونکہ انہوں نے اپنے قائد ان کے عوض خمارویہ کے بھائی کو امیر مقرر کر لیا تھا اسی وجہ سے انہوں نے فتح حاصل کی اور دمشق اور شام ان کے قبضے میں رہا یہ واقعہ عجیب اتفاقات میں سے ہے۔

اسی سال سرزمین اندلس کے بلاد مغرب میں بڑی لڑائیاں ہوئیں اسی سال حسین بن جعفر بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب کے دو لڑکے محمد اور علی نے مدینہ منورہ میں داخل ہو کر کافی تعداد میں لوگوں کو قتل کر دیا اور ان کا بہت سا سامان چھین لیا اور اتنا بڑا فساد برپا کیا کہ ایک ماہ تک مسجد نبوی میں نماز باجماعت اور جمعہ نہیں ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اسی زمانے میں مکہ مکرمہ میں بھی فتنہ کھڑا ہوا اور لوگ مسجد حرام کے پاس لڑتے رہے۔

اسی سال ہارون بن موسیٰ نے لوگوں کو حج کرایا۔

مشہور لوگوں کی وفات:..... اس سال ان حضرات نے وفات پائی آئمہ جرح و تعدیل میں سے امام یحییٰ بن معین کے شاگرد عباس الدوری، عبدالرحمن بن محمد بن منصور بصری، محمد بن حماد طہرانی، محمد بن سنان قزاز، یوسف بن مسلم، مامون کی زوجہ بوران۔

مامون کی بیوی بوران کے حالات:..... یہ مامون کی بیوی ہے کہا جاتا ہے کہ اس کا نام خدیجہ تھا اور بوران اس کا لقب تھا لیکن اول قول راجح ہے مامون نے فم الصلح کے مقام پر ۲۱۰ھ میں جب یہ ۱۸ سال کی لڑکی تھی اس سے نکاح کیا اور اس دن اس کے والد نے اس پر اور لوگوں پر مشک کی گولیاں پھینکیں جن میں کاغذ کے ٹکڑے لپیٹے ہوئے تھے کہ ان میں کسی پر کسی بستی کا نام کسی پر کسی باندی کا نام کسی پر کسی غلام کا نام لکھا ہوا تھا کسی پر گھوڑے کا نام لکھا ہوا تو جس کے ہاتھ میں آیا وہی اس کا مالک بنا دیا گیا۔

اور اس کے علاوہ خوشبو کے نذرانے عنبر کے ٹکڑے بھی پھینکے گئے تھے اور اسی کے والد نے مامون اور اس کے لشکر پر ان کے قیام کے زمانے میں ۱۹ دن تک پانچ کروڑ درہم خرچ کئے تھے پھر جب مامون رخصت ہونے لگا تو اسے ایک کروڑ درہم دیئے اور فم الصلح کی زمین کا ٹکڑا اس کے نام کر دیا اور ۲۱۰ھ میں مامون نے اس کے ساتھ خلوت کی۔

پھر جب مامون بیٹھنے لگا تو اس کے لئے سونے کی چٹائی بچھائی گئی اور اس کے قدموں پر جواہرات کے ہزاروں دانے بکھیر دیئے گئے اور سونے کی طشت میں چالیس من کی عنبر وزن کی شمع رکھی گئی تھی۔

مامون نے یہ منظر دیکھ کر کہا کہ یہ اسراف ہے پھر اس نے چٹائی پر پڑے ہوئے موتی دانوں کو دیکھ کر کہا کہ اللہ ابو نواس کو قتل کرے جس نے شراب کی تعریف کرتے ہوئے یہ شعر کہا کہ گویا اس کے بلبلے کے چھوٹے اور بڑے بلبلے سونے کی زمین پر موتی کی کنکریاں ہیں۔

پھر مامون نے موتیوں کو جمع کرنے کا حکم دیا پھر انہیں تخت پر رکھ کر کہا کہ یہ میری طرف سے تیرے لئے ہدیہ ہے اس کے علاوہ اگر اور کسی چیز کی ضرورت ہو تو وہ بھی بتادے اس کی دادی نے کہا کہ جب اس نے اجازت دے دی ہے تو اب اس سے کچھ ضرور طلب کرے اس نے کہا کہ میری خواہش یہ ہے کہ آپ ابراہیم بن مہدی سے راضی ہو جائیں اس نے کہا کہ میں اس سے راضی ہو گیا ہوں۔

اس کے بعد مامون نے اس سے جماع کرنے کا ارادہ کیا تو اسے حائضہ پایا یہ قصہ ماہ رمضان کا ہے اسی سال ۸۰ سال کی عمر میں اس نے وفات پائی۔

واقعات ۲۷۲ھ

اسی سال قزوین کا نائب حاکم اذکوتکین چار ہزار جنگجوؤں کو لے کر محمد بن زید علوی سے مقابلہ کرنے اٹھا جو اپنے بھائی حسن بن زید کے بعد طبرستان کا والی بنا تھا اور اس وقت اس نے دیلمی وغیرہ میں لوگوں کے ایک بہت بڑے لشکر کے ساتھ رے میں پڑاؤ ڈالا ہوا تھا چنانچہ دونوں کے درمیان مقابلہ ہوا اذکوتکین نے اسے شکست دے کر اس کے لشکر کے پاس جو کچھ تھا سارا لوٹ لیا اور ان کے چھ ہزار افراد قتل کئے۔

اس کے بعد اذکوتکین نے رے میں داخل ہو کر اس پر قبضہ کر کے وہاں کے باشندوں سے ایک لاکھ دینار کا مطالبہ کیا اور رے کے اطراف میں اہم عہدوں پر اپنے آدمی مقرر کر دیئے۔

اسی زمانہ میں ابوالعباس بن موفق اور طرطوس کے سرحدی علاقے کے حاکم یازمان الخادم کے درمیان مقابلہ ہوا طرطوس کی عوام نے ابوالعباس کے خلاف مشتعل ہو کر وہاں سے نکال باہر کیا چنانچہ وہ بغداد واپس لوٹ آئے۔

اسی سال ہی میں حمدان بن حمدون اور ہارون شاری موصل شہر میں داخل ہوئے اور ہارون شاری نے وہاں کی جامع مسجد جمعہ کی نماز پڑھائی اسی زمانے میں بنو شیبان نے موصل کے علاقہ میں فتنہ برپا کیا۔

اسی سال حبشی کے باقی ماندہ لوگوں نے بصرہ میں یا منصور اور یا انکلائی کے نعرے لگا کر سر اٹھایا اور انکلائی حبشی خبیث کا لڑکا تھا۔ خلیفہ نے سلیمان بن جامع ابان بن علی مہلبی ان کے علاوہ پانچ اور سرداروں کو (یہ سب اس وقت قیدی تھے) ان سے مقابلہ کرنے کے لئے بھیجا چنانچہ انہوں نے انہیں قتل کر کے ان کے سر خلیفہ کے سامنے پیش کر دیئے اور ان کے جسموں کو سولی پر لٹکا دیا یوں یہ فتنہ ختم ہوا۔

اسی سال ہی مدینہ منورہ کے حالات صحیح ہوئے اور لوگ واپس آ گئے۔

اسی زمانہ میں بلاد اندلس میں بہت لڑائیاں ہوئی اور عیسائیوں نے مسلمانوں سے اندلس کے کئی بڑے شہر چھین لئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اسی سال صاعد بن مخلد کاتب فارس سے واسط آیا موفق نے اس کے استقبال کے لئے سرداروں کو بھیجا چنانچہ وہ بڑی شان و شوکت سے واسط میں داخل ہوا اور اس وقت وہ بڑے غرور اور تکبر میں تھا یہ دیکھ کر موفق نے فوراً اس کو اور اس کے اہل کو گرفتار اور اس کے اموال لوٹنے کا حکم دیا اور اس کی جگہ پر ابوالصقر اسماعیل بن بلبل کو کاتب بنا دیا۔

اسی سال ہارون بن محمد بن اسحاق نے لوگوں کو حج کرایا۔

خواص کی وفات: اس سال خواص میں سے وفات پانے والے مندرجہ ذیل ہیں حضرات ابراہیم بن ولید بن حماس احمد بن عبدالحمید بن عطاردی اسدی جو یونس بن بکیر سے سیرت کی روایت کرنے والے اور وہ اسحاق بن یسار وغیرہ سے روایت کرنے والے ہیں۔ ابو عتبہ حجازی سلیمان بن سیف، سلیمان بن وہب الوزیر جن کو موفق نے قید خانہ میں ڈال دیا تھا ابو حاتم حنظلی سے روایت کرنے والے شعیب بن بکار محمد بن صالح بن عبدالرحمن انماطی جن کا لقب محمد کیلجہ تھا یحییٰ بن معین کے استاذ تھے۔

محمد بن عبدالوہاب الفراء، محمد بن عبید المنادی، محمد بن عوف حمصی، ابو معشر منجم۔

ابو معشر منجم کے حالات[1]: ان کا نام جعفر بن محمد بلخی ہے اپنے زمانے میں علم نجوم کے استاذ تھے اس علم میں ان کی بہت سی مشہور تصنیفات ہیں جیسے مدخل، زیج، الوف وغیرہ، تفسیر [illegible] کے متعلق مضمون پر بھی انہوں نے کلام کیا ہے۔

ابن خلکان کا قول ہے کہ ان کے اندازے عجیب و درست نکلتے تھے چنانچہ ایک بادشاہ نے کسی شخص کو قتل کرنے کے لئے تلاش کیا وہ شخص کہیں جا کر چھپ گیا لیکن پھر اس کے دل میں خیال آیا کہ ابو معشر علم نجوم کے ذریعے حساب لگا کر بادشاہ کو میرے بارے میں بتا دے گا اس

---

[1] شذرات الذہب ۲/۱۶۲، وفیات الاعیان ۱/۳۵۸/۳۵۹

لئے اس نے تانبے کا برتن منگوا کر اسے خون سے بھرا اور اس کے بیچ میں سونے کا ہاون رکھا اور خود اس ہاون پر بیٹھ گیا۔

ادھر بادشاہ نے ابو معشر کو بلا کر کہا کہ حساب لگا کر مجھے اس شخص کے بارے میں بتاؤ کہ وہ کہاں ہے چنانچہ ابو معشر نے حساب لگا کر کہا کہ وہ شخص اس وقت سونے کے پہاڑ پر بیٹھا ہوا ہے اور وہ پہاڑ خونی سمندر میں ہے بادشاہ نے کہا کہ یہ بات سمجھ میں نہیں آئی اس نے دوبارہ حساب لگا کر بتایا اس نے پھر وہی حساب لگا کر دوبارہ بتایا آخر کار مجبور ہو کر بادشاہ نے اس شخص کے لئے امان کا اعلان کیا جب وہ شخص مطمئن ہو کر بادشاہ کے پاس آیا تو بادشاہ نے اس سے پوچھا کہ تم کہاں تھے تو اس نے ساری صورت حال بیان کر دی اور وہ بالکل ابو معشر کے حساب کے مطابق تھی اس موقع پر لوگوں کو ابو معشر کے حساب لگا کر بتانے پر بڑی حیرت ہوئی۔

لوگوں نے علم جزء علم حرف علم اختلاج اعضاء کی نسبت جعفر بن محمد الصادق کی طرف کی ہے جو کہ درست نہیں۔ حقیقت میں ان علوم کے ماہر جعفر بن ابی معشر ہی تھے۔

واقعات ۲۷۳ھ

اسی سال موصل کے نائب حاکم اسحاق بن کنداج اور اس کے دوست قنسرین کے نائب حاکم ابن ابی الساج میں اختلاف ہو گیا اور جنگ تک نوبت پہنچ گئی اور ابن ابی الساج مصر کے حاکم خمارویہ جس کا نام خطبوں میں لیا جاتا تھا اس کا تابع تھا اس موقع پر خمارویہ شام آیا تو ابن ابی الساج نے اس کے ساتھ مل کر اسحاق بن کنداج کا رخ کیا اور دونوں میں مقابلہ ہوا آخر کنداج شکست کھا کر قلعہ ماردین کی طرف بھاگ گیا اور ابن ابی الساج کو فتح ہوئی اور اس نے موصل جزیرہ وغیرہ علاقوں پر قبضہ کر لیا اور ان علاقوں میں اس کی دھاک بیٹھ گئی اب ان علاقوں کے خطبوں میں بھی خمارویہ کا نام لیا جانے لگا۔

اسی سال موفق نے ابن طولون کے غلام لؤلؤ کو پکڑ کر اس سے چار لاکھ دینار کا مطالبہ کیا اور اسے جیل میں ڈال دیا اور وہ کہتا تھا کہ میری برائی کا سبب کثرت مال تھا پھر فقر و ذلت کی حالت میں اسے جیل سے رہا کر دیا گیا اور وہ ہارون بن خمارویہ کے زمانہ میں ایک غلام کے ساتھ ٹٹو پر سوار ہو کر مصر آیا اور درحقیقت اسے اپنے آقا کی نافرمانی کرنے پر سزا ملی۔

اسی زمانہ میں روم کے بادشاہ پر اس کے لوگوں نے حملہ کر کے اس کو قتل کر دیا اور اپنے میں سے ایک شخص کو اس کی جگہ بادشاہ بنا دیا۔

مخصوصین کی وفات... اسی سال محمد بن عبدالرحمن بن الحکم الاموی اور خلف بن احمد بن خالد کا انتقال ہوا۔

محمد بن عبدالرحمن بن الحکم الاموی کے حالات[1]... یہ اندلس کے حاکم تھے کل ۶۵ سال ان کی عمر ہوئی ۳۴ سال انہوں نے حکومت کی۔ ان کا سرخی مائل سفید رنگ تھا۔ میانہ قد اور چھوٹی گردن والے تھے مہندی اور وسمہ سے داڑھی پر خضاب لگاتے تھے بڑے عقلمند اور ہوشیار تھے اشیاء مشتبہ کی حقیقت کو پہچان لیتے تھے ان کی صرف نرینہ اولاد ۳۳ تھی۔

ان کے بعد ان کے لڑکے منذر نے حکومت کی لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کی وجہ سے ان کے نزدیک وہ محبوب شخصیت تھی۔

خلف بن احمد بن خالد کے حالات... یہ معتمد کے زمانہ میں جیل میں رہتے ہوئے خراسان کے حاکم تھے یہ وہی شخص ہے جس نے امام بخاری کو بخارا سے جلاوطن کیا تھا اور امام بخاری نے بددعا کی جو کہ اس کے لئے بددعا کی تھی جس کے بعد اس نے فلاح نہیں پائی اور ایک ماہ سے زائد اس کی حکومت نہیں چل سکی تھی کہ اس کی ساری چیزیں چھین کر اسے گدھے پر سوار کر کے شہر کا گشت کرایا گیا پھر اسے جیل میں ڈال دیا گیا تھا کہ جیل ہی میں اس سال اس کی وفات ہوئی یہ اصل میں امام حدیث کی توہین کرنے والوں کی سزا ہے۔

---

[1] البیان المغرب ۲/ ۱۳۱ شذرات الذہب ۲/ ۱۶۳ جذوۃ المقتبس ۲/ ۲۵ الکامل لابن الاثیر ۷/ ۴۴۴ الوافی بالوفیات ۳/ ۲۲۳ ۔ ۲۲۵

اس سال وفات پانے والوں میں یہ حضرات بھی ہیں اسحاق بن سیار، امام احمد کے بھتیجے اور ان کے مشہور راوی حنبل بن اسحاق، ابو ایوب طوسی مشائخ صوفیہ میں سے بہت بڑے بزرگ اور صاحب کرامت ابراہیم بن شریف، امام ابن اثیر نے کامل میں ذکر کیا ہے کہ امام ابوداؤد کا انتقال بھی اسی سال ہوا اور فضل اس معاملہ میں ان کو وہم ہوا ہے کیونکہ امام ابوداؤد کا انتقال ۲۷۵ھ میں ہوا ہے اسی سال ابن ماجہ القزوینی کا بھی انتقال ہوا۔

ابن ماجہ القزوینی کے حالات ۔۔۔ یہ ابو عبداللہ محمد بن یزید بن ماجہ ہیں مشہور کتاب السنن کے جامع ہیں جو کہ ۳۲ کتاب ڈیڑھ ہزار ابواب پر مشتمل ہے سوائے چند حدیثوں کے چار ہزار جید احادیث پر مشتمل ہے اور یہ کتاب ان کے کمال علم، تبحر علمی، اصول حدیث پر واقفیت اور اصول و فروع میں متبع سنت ہونے پر شاہد ہے۔

ابو زرعہ رازی سے منقول ہے کہ انھوں نے ابن ماجہ کی کچھ حدیثوں پر اعتراض کیا ہے جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ یا تو موضوع ہیں یا منکر ہیں۔

ابن ماجہ نے تفسیر پر تفسیر حافل کے نام سے ایک مفصل کتاب اور صحابہ کے زمانہ سے اپنے زمانہ تک تاریخ پر مشتمل کتاب "تاریخ کامل" کے نام سے لکھی ہے۔

ابو یعلیٰ خلیل بن عبداللہ الخلیلی القزوینی کا قول ہے کہ آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے محمد بن یزید بن ماجہ ہے اور آپ جد ماجہ کے نام سے مشہور ہیں جو ربیعہ کے غلام تھے آپ بہت بڑے عالم تھے کافی تعداد میں آپ کی تصانیف ہیں جن میں سے کتاب السنن اور تاریخ کامل بہت مشہور ہیں آپ نے حصول حدیث کی خاطر عراق، مصر، شام کا سفر کیا اور بڑے بڑے مشائخ سے آپ نے علم حدیث حاصل کیا آپ نے اپنے مشائخ کے کچھ حالات بھی لکھے جن کو ہم نے کتاب التکمیل میں بیان کر دیا ہے۔ آپ سے کبار متقدمین میں سے ابن سیبویہ، محمد بن عیسیٰ الصفار، اسحاق بن محمد، علی بن ابراہیم بن سلمہ القطان، احمد بن ابراہیم، سلیمان بن یزید نے حدیثیں روایت کی ہیں۔

بعض کا قول ہے کہ ابن ماجہ کی وفات پیر کے روز ہوئی آپ کے بھائی ابوبکر نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی، ۲۲ رمضان ۲۷۳ھ منگل کے روز آپ کو آپ کے بھائی ابوبکر اور عبداللہ اور آپ کے لڑکے عبداللہ بن محمد بن یزید نے دفن کر دیا، ۶۴ سال آپ اس دنیا میں زندہ رہے۔

واقعات ۲۷۴ھ

اسی سال سامرا میں موفق اور عمرو بن لیث کے درمیان جنگ کے حالات پیدا ہو گئے چنانچہ ابو احمد موفق کے ارادے سے الگ لیکن وہ فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا اور موفق کے بعد جو شخص طالب نہ ہوا دونوں کے درمیان جنگ ہوئی اور ابتدا میں حالات عمرو بن لیث کے حق میں رہے تو موفق کی طرف پیش قدمی کی اور پھر اہواز جانے کا ارادہ کیا لیکن موفق نے انھیں واپسی کا موقع نہیں دیا بلکہ ان پر حملہ کر کے ان کا کل مال اپنے لڑکے ابوالعباس کو دے دیا اور خود شیراز کے قریب پہنچ گیا۔

اسی زمانے میں طرطوس کا نائب یازمان الخادم نے بلاد روم میں رومیوں سے جہاد کر کے کافی لوگوں کو قتل کیا اور مال غنیمت حاصل کر کے صحیح سالم واپس آ گیا۔

اس سال ابن محمد المولد کے دوست نے سامرا میں داخل ہو کر تجار کے گھروں کو لوٹ لیا اور واپس آ گیا یہ شخص راستوں پر لوگوں کی حفاظت پر مامور تھا لیکن اس نے اپنی ذمہ داری چھوڑ کر لوٹ مار شروع کر دی حتیٰ کہ پولیس بھی اس کے مقابلے سے عاجز آ گئی۔

خاص خاص لوگوں کی وفات ۔۔۔۔ اس سن میں وفات پانے والے یہ حضرات ہیں:

(۱) ابراہیم بن محمد بن یحییٰ ابواسحاق، ابن الجوزی نے ان کے متعلق کہا کہ یہ حافظ، عالم تھے قعنبی وغیرہ سے انہوں نے روایت کی ہے اسی سال جمادی الاخریٰ میں ان کی وفات ہوئی۔

(۲) اسحاق بن ابراہیم بن زیاد ابو یعقوب العطار اسی سال ربیع الاول میں ان کی وفات ہوئی۔

(۳) ایوب بن سلیمان بن صغدی انہوں نے آدم بن ابی ایاس سے انہوں نے ابن صاعد اور مکرم سے روایت کی ہے یہ ثقہ تھے اسی سال رمضان میں ان کا انتقال ہوا۔

(۴) حسن بن مکرم بن حسان بن علی البزار انہوں نے عفان، ابی النضر، یزید بن ہارون سے اور ان سے محاملی اور ابن مخلد عطاری نے روایت کی ہے یہ ثقہ تھے اسی سال رمضان میں ۹۳ سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔

(۵) حنبل بن اسحاق بن حنبل ابو الحسین ابو علی ان کا لقب کروی تھا یہ ابن ابی داؤد وغیرہ سے انہوں نے روایت کی ہے۔ ابن ابی حاتم نے ان کو صدوق اور دارقطنی نے ثقہ کہا ہے ۸۰ سال کی عمر سے کچھ اوپر ہو کر انہوں نے اسی سن ماہ ذی الحجہ میں وفات پائی۔

(۶) عبداللہ بن روح بن عبداللہ بن ابی محمد المدائنی جو عبدوس سے مشہور ہیں انہوں نے شبابہ، یزید بن ہارون سے روایت کی ہے ثقہ لوگوں میں ان کا شمار ہوتا تھا اسی سال جمادی الاخریٰ میں ان کا انتقال ہوا۔

(۷) عبداللہ بن ابی سعید ابو محمد الوراق ان کا اصلی وطن بلخ ہے بغداد میں انہوں نے رہائش اختیار کی اور شریح بن یونس، عفان، علی بن جعد وغیرہ سے انہوں نے روایت کی ہے یہ ثقہ، اخبار و آداب بیان کرنے والے اور لطیفے سنانے والے تھے اسی سال جمادی الاخریٰ میں ۷۷ سال کی عمر میں ان کا انتقال ہوا۔

(۸) محمد بن اسمٰعیل بن زیاد ابو عبداللہ، مغنی کا قول ہے کہ ان کی کنیت ابو بکر المدنی تھی، ابوالنضر، ابوالیمان، الاصمعی سے انہوں نے حدیثیں سنیں پھر ان سے ابوالحسین المنادی، محمد بن مخلد، ابن ماجہ نے حدیثیں سنیں اور یہ ثقہ تھے۔

واقعات ۲۷۵ھ

اسی سال محرم الحرام میں ابن ابی الساج اور خمارویہ کے درمیان اختلاف پیدا ہو گیا پس دمشق کے مشرقی کنارے ثنیۃ العقاب کے پاس دونوں کے درمیان مقابلہ ہوا خمارویہ نے ابن ابی الساج پر قابو پا کر اسے شکست دے دی۔ حمص میں ابن ابی الساج کی چاندی کی کان تھی خمارویہ نے ایک تیز رفتار شخص کو بھیجا جس نے ابن ابی الساج کے پہنچنے سے پہلے ہی اس پر قبضہ کر لیا اور ابن ابی الساج کو وہاں داخل نہیں ہونے دیا پھر اس نے حلب کا رخ کیا وہاں بھی خمارویہ نے اسے داخل ہونے نہیں دیا پھر اس نے رقہ کا راستہ لیا تو وہاں بھی خمارویہ نے اس کا پیچھا کیا پھر وہ موصل چلا گیا لیکن وہاں سے بھی خمارویہ کے خوف سے فرار ہو گیا۔

اس کے بعد خمارویہ موصل پہنچا اور اس نے بیٹھنے کے لئے ایک بہت بڑا تخت بنوایا۔ خمارویہ موصل میں دریائے فرات کے کنارے اس پر بیٹھتا تھا اس وقت ابن کنداج اس پر بڑا حسد کرنے لگا اور چھپ کر اس تک پہنچا تا کہ اس کی کوئی چیز چرا لے لیکن وہ اس میں ناکام رہا اتفاقاً کسی دن ابن ابی الساج اور خمارویہ میں لڑائی ہو گئی مگر ابن ابی الساج کو بڑی تکلیف برداشت کرنی پڑی لیکن جان بچ گئی اس کے بعد وہ موفق کے پاس بغداد چلا گیا تو موفق نے اس کا بڑا اعزاز و اکرام کیا اور اس پر خلعت ڈالی اور اپنے ساتھ پہاڑی راستے سے لے گیا اور اسحاق بن کنداج جزیرہ کے علاقہ میں دیار بکر کی طرف چلا گیا۔

اسی زمانے میں موفق نے اپنے لڑکے ابوالعباس کو ایک قلعہ میں مقید کر دیا جس کی وجہ یہ تھی کہ موفق نے اس کو کسی مقام پر جانے کا حکم دیا تھا لیکن وہ شام کے علاوہ کہیں جانے کے لئے تیار نہیں ہوا اور شام پر اس کے چچا نے اسے حاکم بنایا تھا تو اسی وجہ سے موفق نے اسے قید کرنے کا حکم دیا جس کی وجہ سے عوام کے امراء اس سے بد ظن ہو گئے اور بغداد میں ہنگامے شروع ہو گئے اس وقت موفق نے بغداد آ کر لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا

کہ کیا تم میرے بڑے کے بچہ سے زیادہ شفیق ہو جب یہ بات کر لوگ خاموش ہو گئے اس کے بعد موفق نے اسے رہا کر دیا۔

اسی سال ذی الحجہ میں رافع نے محمد بن زید علوی پر حملہ کر کے جرجان شہر اس سے چھین لیا تو وہ استر آباد کی طرف بھاگ گیا وہاں بھی چند سال تک اس نے محاصرہ کر کے رکھا جس کی وجہ سے مہنگائی اتنی ہو گئی کہ ایک درہم کا نمک دو درہم میں بکتا تھا پھر محمد بن زید علوی رات کو چھپ کر ساریہ چلا گیا تو اسی زمانہ میں رافع نے اس سے بہت سے شہر چھین لئے۔

اسی سال ماہ محرم یا صفر میں منذر بن محمد بن عبدالرحمن حاکم اندلس نے ۴۶ سال کی عمر میں وفات پائی ایک سال گیارہ ماہ انہوں نے حکومت کی۔ گندمی رنگت دراز قد والے چہرے پر چیچک کے داغ تھے۔ بہت زیادہ سخی اور خوبیوں کے مالک تھے۔ شعراء سے بڑی محبت کرتے تھے۔ ان پر بہت مال خرچ کرتے تھے۔ ان کے بعد ان کے بھائی عبداللہ خلیفہ بنے لیکن ان کے ناقص انتظام کی وجہ سے پورے اندلس میں بہت زیادہ فتنے پیدا ہوئے حتیٰ کہ اس کی وجہ سے اسے ہلاک کر دیا گیا۔

خواص کا انتقال...... اس سال خواص میں سے ان حضرات کا انتقال ہوا۔

(۱)...... امام احمد کے شاگرد ابوبکر احمد بن محمد بن حجاج المروزی یہ سب سے بڑے تھے امام احمد تمام شاگردوں پر انہیں فوقیت دیتے تھے اور ان سے محبت کرتے تھے اور ان سے فرصت کے وقت کام بھی لیتے تھے اور ان کو ہر وقت سوال کرنے کی اجازت تھی انہوں نے ہی بوقت وفات امام احمد کی آنکھیں بند کی تھیں اور انہیں غسل دینے والوں میں یہ بھی تھے۔

امام احمد سے انہوں نے بہت زیادہ مسائل نقل کئے ہیں اور امام احمد کے ساتھ رہنے کی وجہ سے انہوں نے بہت اونچا مقام حاصل کر لیا تھا ایک موقع پر سامرا میں ان کی خدمت میں ایک بہت بڑی رقم پیش کی گئی لیکن انہوں نے قبول نہیں کی۔

(۲)...... احمد بن محمد بن غالب بن خالد بن مرداس ابو عبداللہ باہلی بصری جو خلیل کے غلاموں میں سے مشہور ہیں، بغداد میں رہے سلیمان بن داؤد الشاذکونی شیبان بن فروخ قرۃ بن حبیب وغیرہ سے انہوں نے روایت کی ہے ان سے ابن ماجہ، ابن قتیبہ وغیرہ نے روایت کی ہے۔

ان کے متعلق ابو حاتم کا قول ہے کہ ان کی احادیث منکر ہوتی ہیں اور مجہول شیوخ سے مروی ہوتی ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ ابو حاتم نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ حدیث بیان کرنے میں غلط بیانی سے کام لینے والے شخص تھے مگر یہ خود نیک انسان تھے لیکن ابو داؤد وغیرہ نے اس بات کی تکذیب کی ہے۔

ابن عدی کا بیان ہے کہ خود ان کا قول ہے کہ لوگوں کے دلوں کو نرم کرنے کے لئے میں نے موضوع حدیثیں بیان کی ہیں، یہ عابد زاہد شخص تھے صرف سبزی پر گزارہ کرتے تھے ان کی وفات پر بغداد کے تمام بازار بند ہو گئے اور تمام لوگوں نے ان کی نماز جنازہ میں شرکت کی پھر ان کو کشتی میں رکھ کر بصرہ لے جا کر اسی سال رجب میں وہیں ان کو دفن کر دیا۔

(۳)...... احمد بن ملاعب انہوں نے یحییٰ بن معین وغیرہ سے روایت کی ہے بہت بڑے عالم فاضل اور ثقہ تھے ان کی وجہ سے اشاعت احادیث کا بہت کام ہوا۔

(۴)...... ابو سعید حسن بن حسین بن عبداللہ بن سکری نحوی لغوی مصنف۔

(۵)...... اسحاق بن ابراہیم بن ہانی ابو یعقوب نیشاپوری امام احمد آزمائش کے زمانہ میں انہی کے پاس روپوش ہوئے تھے۔

(۶)...... عبداللہ بن یعقوب بن اسحاق تیمی العطار الموصلی۔ ابن اثیر کا قول ہے کہ یہ حکام کے نزدیک عادل اور بہت بڑے محدث شمار ہوتے تھے۔

(۷)...... یحییٰ بن ابی طالب۔

(۸)...... ابو داؤد السجستانی۔

ابوداؤد سجستانی کے حالات[1]...... یہ سنن ابوداؤد کے جامع ہیں ان کا نام سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد بن عمرو بن عمران ابوداؤد السجستانی ہے۔ جن محدثین نے طلب حدیث کے سلسلہ میں اسفار کیے ان میں سے ایک یہ بھی ہیں چنانچہ انہوں نے کثرت کے ساتھ احادیث جمع کر کے اپنی کتاب تصنیف کی مسائل کا استنباط کیا اور تالیف کی شام، مصر، حجاز، عراق، خراسان کے مشائخ سے انہوں نے بے شمار احادیث سنیں ان کی کتاب سنن ابی داؤد علماء میں بڑی مشہور و مقبول ہے ابو حامد غزالی کا قول ہے کہ ایک مجتہد کے لئے معرفت احادیث کے سلسلے میں سنن ابوداؤد کافی ہے۔

ابوداؤد سے بہت سی ایک جماعت نے احادیث نقل کی ہیں جن میں ان کے لڑکے ابوبکر عبداللہ، ابوعبدالرحمن نسائی، احمد بن سلیمان النجاد ہیں اور احمد بن سلیمان امام ابوداؤد سے روایت کرنے والے آخری شخص ہیں ابوداؤد بصرہ میں رہے اور ایک سے زائد مرتبہ بغداد آ کر آپ نے ابوداؤد کا درس دیا۔

بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ امام ابوداؤد نے سنن ابوداؤد بغداد ہی میں لکھ کر امام احمد بن حنبل کی خدمت میں پیش کی تو انہوں نے اس کی تحسین کی اور اس کے متعلق تعریفی کلمات ارشاد فرمائے۔

خطیب بغدادی کا قول ہے کہ مجھ تک ابوبکر بن داسہ کے واسطے سے یہ خبر پہنچی ہے کہ انہوں نے ابوداؤد کو یہ کہتے سنا ہے کہ میں نے پانچ لاکھ حدیثیں لکھیں پھر ان میں چار ہزار آٹھ سو منتخب کر کے سنن ابی داؤد لکھی۔ اور ان سب کا خلاصہ میں یہ چار حدیثیں کافی ہیں۔

(۱)...... تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

(۲)...... انسان کے اسلام کی خوبی میں سے ہے کہ وہ غیر مفید کاموں اور باتوں کو چھوڑ دے۔

(۳)... مومن اس وقت تک مومن کہلانے کا مستحق نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے بھی وہی چیز پسند کرے جسے خود اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

(۴)...... حلال چیزیں بھی بالکل واضح ہیں اور حرام بھی بالکل واضح ہیں اور ان دونوں کے درمیان کچھ چیزیں مشتبہات میں سے ہیں۔

خطیب کہتے ہیں کہ میں نے عبدالعزیز بن جعفر حنبلی سے انہوں نے ابوبکر خلال کو یہ کہتے سنا کہ امام ابوداؤد اپنے زمانہ کے سب سے بڑے امام ہیں اور ایسے شخص ہیں کہ علوم کی تخریج کی معرفت اور ان کے مواقع کی شناخت میں امام ابوداؤد کے مقابلہ کا ان کے زمانہ میں کوئی شخص نہ تھا اپنے زمانے کے سب سے بڑے عالم، متقی اور پرہیزگار تھے امام احمد نے ان سے ایک حدیث سنی اور وہ ابی العشراء کی مسند تھی جس کا ترجمہ یہ ہے کہ آپ ﷺ سے عتیرہ (وہ بکری جسے زمانہ جاہلیت میں مشرکین عرب رجب کے ماہ میں اپنے بتوں کے نام ذبح کرتے تھے) کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے اس کی اچھائی بیان کی (ابتدائے اسلام کے زمانہ کی یہ بات ہے)۔

ابوبکر اصبہانی اور ابوبکر بن صدقہ امام ابوداؤد کی بڑی قدر کرتے تھے اور ان کی تعریف میں ایسے کلمات استعمال فرماتے تھے کہ کسی اور دوسرے کے لئے وہ کلمات استعمال نہیں فرماتے تھے۔

ابراہیم حربی کا قول ہے کہ امام ابوداؤد کے لئے حدیث اس قدر آسان اور نرم کر دی گئی تھی جس قدر حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے لوہا نرم کر دیا گیا تھا کسی کہنے والے نے کہا کہ امام ابوداؤد حدیث، علل حدیث، سند حدیث کے سلسلے میں حفاظ اسلام میں سے ایک تھے آپ بڑے متقی، عبادت گزار اور پاکباز، مجتہدین حدیث میں سے تھے۔

کسی کا قول ہے کہ شریعت پر عمل کرنے میں حضرت ابن مسعود آپ ﷺ کے مشابہ، علقمہ ان کے مشابہ، ابراہیم علقمہ کے مشابہ، منصور ابراہیم کے مشابہ، سفیان منصور کے مشابہ، احمد وکیع ان کے مشابہ، ابوداؤد احمد کے مشابہ تھے۔

محمد بن بکر بن عبدالرزاق کا قول ہے کہ امام ابوداؤد کی دو آستینوں میں سے ایک کشادہ اور دوسری تنگ ہوتی تھی کسی نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا

---

[1] تاریخ بغداد ۹/ ۵۵، ۵۹ تذکرۃ الحفاظ ۲/ ۵۹۱، ۵۹۳ تہذیب التہذیب ۴/ ۱۶۹ - ۱۷۳، الجرح والتعدیل ۴/ ۱۰۱، ۱۰۲، طبقات الحفاظ ۲۶۱، ۲۶۲ وفیات الاعیان ۲/ ۴۰۴، ۴۰۵

کے تمام دیہاتوں کی حفاظت کے لئے ہے اور وہ حریری کی ضرورت نہیں۔

امام ابو داؤد کا سن پیدائش ۲۰۲ھ ہے اور آپ نے ۲۷۵ھ کو بصرہ میں ۱۶ شوال ۷۳ سال کی عمر میں وفات پائی اور سفیان ثوری کی قبر کی بغل میں ان کو دفن کیا گیا ہم نے ان کے باقی حالات اور ان کے بارے میں علماء کے تعریفی کلمات کا بیان اپنی کتاب التکمیل میں درج کر دیا ہے۔

اسی سال محمد بن اسحاق بن عباس بن منصور الفقیہ نے اسی عمر کے بعد وفات پائی جو بڑا بہادر اور فصیح تھا اور عمدہ اشعار بہت کہتا تھا اس کے اچھے شعروں میں سے دو شعر یہ ہیں

(۱) بہت سے بیمار اور طبیب اور عیادت کرنے والے مریض کے مرنے کے بعد بھی زندہ رہ جاتے ہیں۔

(۲) ...جب لوگوں کا پرندہ کا شکار کیا جاتا ہے اور وہ موقع پا کر بھاگ جاتا ہے اور شکاری کی پرواز ناکام ہوتی ہے۔

واقعات ۲۷۶ھ

اسی سال محرم میں بغداد کی کوتوالی پر عمرو بن لیث کو مقرر کیا گیا اور اس کا نام منقش کر کے ستونوں اور پردوں پر لکھ دیا گیا پھر اسے معزول کیا گیا اور اسے معزول کر کے اس کی جگہ عبید اللہ بن طاہر کو مقرر کر دیا گیا۔

اسی زمانہ میں موفق نے ابن ابی الساج کو آذربائیجان کا نائب مقرر کیا اور اسی سال ہارون الشاری الخارجی نے موصل شہر پر قبضہ کر لیا چنانچہ مشرقی جانب اس نے پڑاؤ ڈالا مجبوراً اس کے باشندوں نے اس کے پاس آ کر امن طلب کیا تو اس نے انہیں امن دے دیا اور پھر وہاں سے لوٹ آیا۔

اسی سال حرمین اور طائف کے امیر ہارون بن محمد عباسی نے لوگوں کو حج کرایا حج سے واپسی پر حاجیوں نے کسی جگہ قیام کیا جہاں پانی نہ تھا اور ان کو بھی بعض ہوئی اور اس کی وجہ سے بہت سے لوگ ہلاک ہو گئے تھے اور اسے پریشانی ہوئی۔

ابن جوزی نے منتظم اور ابن اثیر نے کامل میں ذکر کیا ہے کہ اس سال بصرہ کی نہر الصلہ میں ایک ٹیلہ ابھر آیا (جو ٹیلہ بنی شقیق کے نام سے مشہور ہے) اس میں حوض کی طرح سات قبریں تھیں اور ان میں سات صحیح سالم جسم تھے جن میں سے مشک کی خوشبو آ رہی تھی ان میں سے ایک نوجوان تھا جس کے سر پر لمبے بال تھے اور اس کے ہونٹ پر تری تھی ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا اس نے ابھی پانی پیا ہے اس کی آنکھیں سرمگیں تھیں اور اس کے کولہے پر تلوار کا نشان تھا لوگوں نے اس کے بال اتارنے کی کوشش کی لیکن ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ زندہ شخص کے بال ہیں اس لئے اپنی کوشش میں ناکام رہے۔

اسی سال احمد بن حازم بن ابی عزرہ (جو مسند مشہور ہونے والے ہیں اور ان سے عالی قسم کی احادیث مروی ہیں) اور بقی بن مخلد کا انتقال ہوا۔

بقی بن مخلد کے حالات:۔ ۔ ۔ یہ عبد الرحمن اندلسی الحافظ الکبیر ہیں ان کی مسند فقہی ترتیب پر ہے جس کی مثال نہیں۔ تیرہ سو صحابہ کرام سے روایتیں نقل کی ہیں ابن حزم نے ان کو مسند احمد پر ترجیح دی ہے لیکن میرے نزدیک یہ بات قابل غور ہے ظاہر یہ ہے کہ مسند احمد درجہ میں اس سے بڑی مطول ہے اور اس سے عمدہ و جامع ہے۔

آپ نے حصول حدیث کے لئے عراق وغیرہ کا سفر کر کے دو سو سے زائد محدثین و علماء سے حدیثیں لی ہیں اس کے علاوہ بھی آپ کی تصنیفات ہیں اور آپ مرد صالح عابد و زاہد مستجاب الدعوات تھے ایک مرتبہ ان کے پاس ایک عورت نے آ کر کہا کہ میرے لڑکے کو فرنگی پکڑ کر لے گئے ہیں میرے پاس ایک چھوٹا سا مکان ہے آپ میرا وہ مکان فروخت کروا دیں اور مجھے وہ رقم دے دیں تاکہ اپنے لڑکے کو ان سے چھڑا لوں میں ہر وقت پریشان رہتی ہوں مجھے سکون نہیں ملتا نہ مجھے کھانا پینا اچھا لگتا ہے انہوں نے اس سے کہا کہ اب تم چلی جاؤ میں غور کرتا ہوں چنانچہ وہ

عورت چلی گئی اور یہاں انہوں نے اللہ سے دعا مانگنا شروع کی تھوڑی دیر کے بعد وہ عورت بچے کو لے کر آئی اور کہا کہ میرا بیٹا چھوٹ کر آ گیا ہے انہوں نے اس لڑکے سے پوچھا کیا ہوا؟ اس نے کہا مجھے بیڑیوں میں بادشاہ کی خدمت پر لگا دیا گیا تھا ایک بار میں جا رہا تھا کہ میرے پاؤں سے بیڑی خود بخود نکل گئی پھر سپاہی نے قصہ کیا آ کر کہا کہ یہ تم نے کیا کیا میں نے کہا کہ مجھے خبر تک نہیں ہوئی انہوں نے دوبارہ ڈال کر اس کے ذریعے خوب مضبوط کر دی پھر میرے پاؤں سے بیڑی الگ ہو گئی لیکن وہ پھر گر گئی اور تین بار ایسا ہی ہوا آخر وہ پریشان ہو کر صاحب کے پاس گئے اور ان سے یہ صورت حال بیان کر دی اس نے پوچھا کہ اس کی والدہ زندہ ہے میں نے کہا کہ ہاں اس نے کہا کہ اس نے اپنے لڑکے کے لئے دعا کی ہے اور وہ پوری ہو گئی اس لئے تم اسے آزاد کر دو چنانچہ انہوں نے مجھے چھوڑ دیا اور میں اپنے گھر پہنچ گیا معلوم ہوا کہ وہ وہی وقت تھا جب شیخ نے اس کے لئے دعا کی تھی۔

محمد بن عبداللہ کاتب کا بھی اسی سال انتقال ہوا اور یہ بہت صدقہ کرنے والے اور پابند صلوٰۃ تھے ابو الفرج ابن الجوزی نے ان کی تعریف کی ہے البتہ ابن الاثیر نے کامل میں ان پر اعتراض کیا ہے اور کہا ہے کہ ان میں تکبر اور حماقت کا اثر تھا لیکن دونوں باتوں کو جمع کیا جا سکتا ہے۔

اس سال وفات پانے والوں میں ابن قتیبہ بھی ہیں ان کا نام عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ الدینوری ثم البغدادی ہے اور ان کا شمار علماء، ادباء، حفاظ اور اذکیاء میں ہوتا تھا اور یہ بہت بڑے ثقہ تھے۔ جس کے گھر میں ان کی تصنیفات میں سے کوئی تصنیف نہ ہو وہ اس کو اچھا نہیں سمجھتے تھے۔

ان کی وفات کا سبب یہ ہوا کہ انہوں نے گرم گرم ہریسہ کا ایک لقمہ کھایا تھا جس کی وجہ سے بے ساختہ ان کی زبان سے چیخ نکلی اور ظہر تک اس کی وجہ سے بے ہوش رہے پھر کچھ افاقہ ہو گیا پھر مسلسل زبان پر کلمہ شہادت جاری رہا حتیٰ کہ اسی حال پر جب سحری کے وقت ان کی وفات ہو گئی دوسرا قول ان کی وفات کے بارے میں ۲۷۰ھ کا ہے لیکن اول قول ہی صحیح ہے۔

اس سال وفات پانے والوں میں عبدالملک بن محمد بن عبداللہ ابوقلابہ الرقاشی بھی تھے۔ یہ حافظ قرآن تھے ان کی کنیت ابو محمد تھی۔ لیکن ان کا لقب ابو قلابہ ان کی کنیت پر غالب تھا انہوں نے یزید بن ہارون، روح بن عبادہ، ابو داؤد طیالسی وغیرہ سے روایت حدیث کی ہے۔ اور ان سے ابن صاعد محاملی، نجاد، ابو بکر شافعی وغیرہ نے نقل کی ہے یہ بڑے متقی شخص تھے ہر روز چار سو رکعتیں نفل پڑھتے تھے۔ انہوں نے حافظہ سے ساٹھ ہزار احادیث روایت کی ہیں ان میں سے بعض کا غلط ہونا انہیں معلوم ہو گیا تھا ان کی وفات اسی سال شوال میں چھیاسی سال کی عمر میں ہوئی۔

اسی طرح محمد بن احمد بن ابی العوام محمد بن اسماعیل الصائغ، یزید بن عبدالصمد نے بھی اسی سال وفات پائی

اسی سال وفات پانے والوں میں امام اہل الحدیث ابن عبدالحکم بھی ہیں ان کا نام عبداللہ بن عبدالحکم بن عبداللہ صاحب المغنی ہے انہوں نے مصر میں وفات پائی۔ جہاں تک ان کی اور ان کی اولاد کی طرف بعض تصنیفیں منسوب ہونے کا تعلق ہے تو ابن خلکان نے ذکر کیا ہے واللہ اعلم بالصواب۔

واقعات ۲۷۷ھ

اس سال طرطوس کے نائب حاکم یازمان خادم نے خمارویہ کے حق میں خطبہ دیا کیونکہ خمارویہ نے اس کے پاس بہت سا سامان اور تحفے تحائف بھیجے تھے۔

اسی زمانے میں خمارویہ کے لوگوں کی ایک جماعت بغداد آئی۔

اسی سال بغداد میں مظالم کی روک تھام کے لئے یوسف بن یعقوب کو مقرر کیا گیا اور لوگوں میں یہ اعلان کیا گیا کہ اگر کسی پر ظلم ہوا ہے اگرچہ وہ خلیفہ موفق یا کوئی اور ہو ان میں سے کسی نے کچھ کیا ہو تو وہ شخص حاضر ہو جائے اس کی وجہ سے لوگوں میں اچھی عادت کی روح چل گئی اور ایسا کچھ بہادری کا مظاہرہ ہو گیا کہ گزشتہ زمانہ جس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔

اس سال بھی گزشتہ سال والے امیر نے لوگوں کو حج کرایا۔

خاص خاص لوگوں کی وفات...... اس سال نمایاں شخصیتوں میں سے ان حضرات کا انتقال ہوا:

ابراہیم بن اسحاق بن ابی العنبس ابن سماعہ کے بعد بغداد کے قاضی تھے یہ ابو اسحاق الکوفی ہیں انہوں نے یعلیٰ بن عبید وغیرہ سے سماعت حدیث کی۔ ان سے ابن ابی الدنیا وغیرہ نے روایت کی ہے ثقہ عالم زاہد نیک صفت تھے ۹۳ سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔ [illegible]

احمد بن عیسیٰ کے حالات[1] یہ ابو سعید الخراز ہیں جو عبادت، مجاہدہ، تقویٰ، مراقبہ میں مشہور صوفیہ میں سے ہیں اور ان علوم کے بارے میں ان کی تصنیفات بھی ہیں۔ ان کی کرامات اور احوال لوگوں میں مشہور ہیں۔ تکالیف پر صبر کرنے کے عادی تھے انہوں نے ابراہیم بن ادہم کے شاگرد ابراہیم بن بشار وغیرہ سے حدیثیں روایت کی ہیں پھر ان سے علی بن محمد المصری اور ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

ان کے عمدہ کلام میں سے چند ایک:

قول:... ایک پل بھی ہے کہ دعا میں تمہیں اللہ کے سامنے موقع آجائے تو تم اس کے ذریعے قرب با عزت سے اپنی بخشش کرالو۔

قول:... عافیت نیکوں اور بروں کے لئے ایک قسم کا پردہ ہے لیکن بلا کے نازل ہونے کے وقت انسان کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔

قول:... باطن کے خلاف ظاہری عمل بے معنی ہے اور فرمایا کہ بے مقصد باطن کے ساتھ مشغولیت وقت ضائع کرنا ہے اور فرمایا کہ مقربین کے گناہ نیک لوگوں کی نیکیاں ہیں۔

قول:...... اللہ تعالیٰ کے فیصلے سے پہلے، فنا کا نام تفویض اور اس کے بعد بقا کا نام تسلیم ہے۔

امام بیہقی نے اپنی سند سے روایت کیا کہ ان سے آپ علیہ السلام کے اس قول (کہ لوگوں کے دل فطرتاً اچھے محسن سے محبت کرتے ہیں) کے بارے میں پوچھا گیا تو جواب میں آپ نے فرمایا کہ تعجب ہے اس شخص پر جو اللہ تعالیٰ کو محسن سمجھتے ہوئے اس کی طرف کامل طور پر متوجہ نہیں ہوتا امام بیہقی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اگرچہ صحیح نہیں لیکن پھر بھی ان کا جواب بہترین ہے۔

ایک مرتبہ ان کے لڑکے سعید نے ان سے چاندی کا ایک دانق مانگا جواب میں فرمایا کہ اگر تم اللہ کی سواری پر سوار ہو کر بادشاہوں کے دروازے تک چلا جائے لیکن پھر بھی دوبارہ ان کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھے تب تم میرے لئے۔

ابن عساکر نے ان سے نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ بھوک کی وجہ سے میں نے اللہ تعالیٰ سے کھانے کے سوال کا ارادہ کیا پھر میرے دل میں خیال آیا کہ یہ بات توکل کے خلاف ہے پھر میں نے صبر کے سوال کا ارادہ کیا تو ایک آواز دینے والے نے آواز دے کر یہ اشعار کہے۔

(۱) وہ یہ جانتا ہے کہ وہ ہم سے قریب ہے اور ہمارے پاس آنے والے کو ہلاک نہیں کیا جاتا ہے۔

(۲) ... وہ ہم سے ضعف صبر کے بعد مطالبہ کرتا ہے گویا کہ ہم اسے نہیں دیکھ رہے حالانکہ ہم اسے دیکھ رہے ہیں۔

یہ فرماتے ہیں کہ ان کے بعض دوست جو فرغانہ سے تشریف لائے تھے اور حج کے لئے جا رہے تھے انہوں نے مجھ سے کہا کہ عاشق معشوق کی ہر چیز کو اپنے دل کے سامنے پیش کرتا ہے لیکن معشوق کی نشانی یا علامت ملنے پر اسے تسلی نہیں ہوتی بلکہ وہ اس کے حالات جاننے کے بارے میں کوشش کرتا رہتا ہے۔

پھر انہوں نے مندرجہ ذیل اشعار پڑھے:

(۱) میں تم سے اپنی محبوب کی جگہ کے بارے میں سوال کرتا ہوں کیونکہ اس کے دور ہونے کے بعد اس کے بارے میں مجھے کوئی خبر نہیں۔

(۲) .. کاش کہ مجھے اس کی جگہ اور اس کے گھر کے بارے میں خبر ہوتی!!

(۳) اس وقت میں ہوا کی طرح صبح و شام اس کا پیچھا کرتا اگرچہ میری سواری کے ساتھی مجھ سے تنگ آجاتے۔

ان کی وفات کے بارے میں تین قول ہیں (۱) ۲۷۷ھ (۲) ۲۸۶ھ (۳) ۲۴۷ھ لیکن پہلا قول صحیح ہے۔

اسی سال [illegible] (جن کا لقب [illegible] ہے) کی وفات ہوئی انہوں نے عفان و ابو نعیم سے

---

[1] تاریخ بغداد ۲۷۶/۴، ۲۷۸ [illegible] حلیۃ الاولیاء ۲۴۶/۱۰، ۲۴۹ شذرات الذہب ۱۹۲/۲، ۱۹۳ طبقات الاولیاء ص ۳۰، ۳۵ [illegible] ۲۲۹/۱

صاحب حدیث کی ہے۔ پھر ان سے ابوبکر شافعی وغیرہ نے روایت کی ہے دارقطنی نے ان کی توثیق کی ہے اسی سال ۸۲ سال کی عمر میں ماہ شوال میں ان کی وفات ہوئی۔

ابو حاتم الرازی کے حالات ...... یہ محمد بن ادریس بن منذر بن داؤد بن مہران ابو حاتم الحنظلی الرازی ہیں جو آئمہ حفاظ حدیث، اہل حدیث اور جرح و تعدیل کے جاننے والوں میں سے ہیں۔ ابوزرعہ کے ساتھی ہیں انہوں نے بہت سی حدیث سنیں اور حصول حدیث کے لئے دور دراز کے سفر کئے اور کبار محدثین سے انہوں نے حدیثیں روایت کی ہیں۔ پھر خود ان سے بہت سے حضرات نے روایت حدیث کی ہے جن میں ربیع بن سلیمان اور یونس بن عبدالاعلیٰ جو ان سے عمر میں بڑے ہونے کے باوجود روایت کرنے والے ہیں۔

ابو حاتم نے بغداد بھی آ کر درس حدیث دیا اور بغداد والوں نے بھی ان سے احادیث روایت کی ہیں جن میں ابراہیم حربی، ابن ابی الدنیا اور محاملی وغیرہ بھی شامل ہیں۔

ایک بار انہوں نے اپنے صاحبزادے سے فرمایا کہ میں نے طلب حدیث میں ہزار ہزار فرسخ پیدل سفر کیا ان کے متعلق یہ بھی آتا ہے کہ بعض مرتبہ ان پر فقر و فاقہ کی نوبت آ گئی تھی کہ تین دن تک بھوکے رہے اور پھر کسی ساتھی سے نصف دینار قرض لے کر گزارہ کیا۔ علماء فقہاء نے ان کے بارے میں تعریفی کلمات کہے ہیں۔

بعض مرتبہ انہوں نے بڑے بڑے محدثین کو تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا کہ جو مجھے ایک صحیح حدیث سنائے گا اس کو میں ایک درہم دوں گا لیکن کوئی بھی ایسا نہیں کر سکا حالانکہ اس وقت حاضرین میں ابوزرعہ رازی جیسے محدثین بھی تھے۔

ان کی وفات اسی سال ماہ شعبان میں ہوئی۔

اسی سال محمد بن الحسین بن موسیٰ بن الحسن ابو جعفر الکوفی الخزاز جو حنینی سے مشہور ہیں ان کی بھی وفات ہوئی مسند کبیر انہی کی کتاب ہے عبیداللہ بن موسیٰ العبسی، ابی نعیم وغیرہ سے انہوں نے روایت حدیث کی ہے پھر ان سے ابن صاعد، محاملی، ابن سماک وغیرہ نے روایت کی ہے یہ صدوق و ثقہ تھے۔

محمد بن سعدان ابو جعفر الرازی کی بھی اسی سال وفات ہوئی انہوں نے ۲۰۰ سے زائد مشائخ سے حدیثیں سنی ہیں لیکن ان میں سے چند حدیثیں ان سے مروی ہیں اسی سال شعبان میں ان کا انتقال ہوا۔

ابن جوزی کا قول ہے کہ محمد بن سعدان النحوی کا قعنبی سے روایت کرنا صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ غیر مشہور ہیں اور محمد بن سعدان النحوی مشہور ہیں جن کی وفات ۲۳۱ھ میں ہوئی۔

ابن الاثیر نے کامل میں کہا ہے کہ اسی سال یعقوب بن سفیان بن جوان الامام الفسوی کا انتقال ہوا اور یہ شیعیت کی طرف مائل تھے۔

یعقوب بن یوسف بن معقل الاموی جن کے مولیٰ ابو العباس محمد بن الاصم کے والد ہیں ان کا انتقال بھی اسی سال ہوا۔

عریب المغنیہ المامونیہ کا انتقال بھی اسی سال ہوا بعض حضرات کا قول ہے کہ یہ جعفر بن یحییٰ البرمکی کی لڑکی تھی۔

یعقوب بن سفیان بن جوان کے حالات[1] ..... یہ ابو یوسف بن ابی معاویہ الفارسی الفسوی ہیں انہوں نے کافی حدیثوں کا سماع کیا ہے اور ایک ہزار سے زائد ثقہ مشائخ حدیث سے روایت کی ہیں۔ ان میں سے ہشام بن عمار، دحیم، ابو الجماہر، سلیمان بن عبدالرحمن، سعید بن منصور، ابو عاصم، علی بن ابراہیم، سلیمان بن حرب، محمد بن کثیر، عبیداللہ بن موسیٰ اور قعنبی بھی ہیں۔ پھر ان سے روایت کرنے والوں میں ترمذی، نسائی، ابوبکر بن ابی داؤد، حسن بن سفیان، ابن خراش، ابن خزیمہ، ابو عوانہ الاسفرائینی وغیرہ ہیں۔ انہوں نے تاریخ و معرفت وغیرہ پر بہت سی مفید کتابیں لکھی ہیں۔

حصول حدیث کے لئے انہوں نے دور دراز علاقوں کے سفر کئے اور ۳۰ سال تک گھر سے باہر رہے۔

ابن عساکر نے ان سے روایت کیا ہے کہ زمانہ طالب علمی میں چراغ کی روشنی میں احادیث لکھتا تھا ایک رات لکھتے لکھتے اچانک میری آنکھ

---

[1] تذکرۃ الحفاظ ۲: ۵۸۲، تہذیب التہذیب ۱۱: ۳۸۵، الجرح والتعدیل ۹: ۲۰۸، شذرات الذہب ۲: ۱۷۱

کوئی چیز گری جس کی وجہ سے میری بینائی ختم ہو گئی حتیٰ کہ جہاں بھی مجھے نظر نہیں آتا تو مجھے بڑا افسوس ہوا کیونکہ بینائی بھی جاتی رہی اور اس کی وجہ سے کتابت حدیث کا مشغلہ بھی جاتا رہا اور اس وقت دیئے بھی میں گھر سے دور ہوں پھر میری آنکھ لگ گئی خواب میں آپ علیہ السلام کی زیارت ہوئی تو میں نے آپ علیہ السلام کے سامنے اپنی پریشانی کا اظہار کیا آپ نے مجھے قریب ہونے کا حکم دیا تو میں قریب ہو گیا پھر آپ نے اپنا دست مبارک میری آنکھوں پر رکھا اور ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ آپ قرآن کریم کی تلاوت فرما رہے ہیں پھر بیدار ہونے پر میری بینائی لوٹ آئی اس پر میں نے اللہ کا شکر ادا کیا۔

ابو زرعہ نقل کرتے ہیں حاکم ابو عبداللہ نیسابوری ان کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ اپنے زمانہ میں حدیث کے امام تھے آپ نیسابور بھی آئے اور وہاں بھی مشائخ سے حدیثیں سنیں بعض نے ان کے بارے میں کہا کہ یہ شیعیت کی طرف مائل تھے۔

ابن عساکر کا قول ہے کہ فارس کے گورنر یعقوب بن لیث کو ان کے بارے میں کسی نے شکایت کی کہ یہ حضرت عثمان بن عفان پر اعتراض کرتے ہیں تو انہوں نے ان کو حاضر ہونے کا حکم دیا ان کے وزیر نے ان کو بتایا کہ یعقوب بن سفیان ہمارے شیخ عثمان بن سعید السجزی پر اعتراض کرتے ہیں بلکہ وہ عثمان بن عفان صحابی پر اعتراض کرتے ہیں اس پر حاکم نے کہا کہ گر رہنے دیا جائے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔

ابن عساکر فرماتے ہیں کہ ان کے وزیر نے یہ کہا ہے کہ یہ عثمان بن عفان صحابی پر اعتراض کرتے تھے تو یہ ٹھیک نہیں اس لئے کہ یہ تو پہلے ہی فوت ہو چکے تھے۔

ان کی وفات اسی سال رجب میں بصرہ میں ہوئی۔ وفات کے بعد کسی نے آپ کو خواب میں دیکھا کہ ان سے سوال کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرمائی اور فرمایا کہ جیسے تم دنیا میں احادیث لکھواتے تھے آسمان پر بھی لکھواؤ تو میں چوتھے آسمان پر بیٹھا ہوں اور میرے سامنے فرشتوں کی ایک جماعت جس میں حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی ہوتے ہیں اور وہ سونے کے قلموں سے مجھ سے احادیث لکھتے ہیں۔

عریب المامونیہ کے حالات...... ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں ان کے حالات قلمبند فرمائے ہیں بعض حضرات سے منقول ہے کہ یہ جعفر البرمکی کی بیٹی ہیں۔ برامکہ کی حکومت کے خاتمہ کے وقت ان کو اغوا کر کے مامون الرشید کو فروخت کر دیا تھا۔ آگے عمارہ بن اسحاق کے حوالے سے ان کے حالات نقل کیا ہے کہ یہ عورتوں میں سب سے زیادہ حسین، ادیب، گانے والی، ستار بجانے والی اور شطرنج کھیلنے والی تھی۔ تمام خوبیاں جو عورتوں میں ہوتی ہیں ان میں بدرجہ اتم موجود تھیں۔ اس کے ساتھ ساتھ بہترین ادیب، فصیح و بلیغ اشعار کہنے والی تھی مامون اس سے محبت کرتا تھا پھر اس کے بعد معتصم اس سے محبت کرتا تھا لیکن یہ محمد بن حامد نامی شخص سے محبت کرتی تھی اور ابن عساکر کے قول کے مطابق اس سے بارہا اس سے اختلاط بھی ہوا۔

پھر اس کے بعد یہ صالح منذری سے محبت کرنے لگی اور چھپ کر اس نے اس سے شادی بھی کر لی تھی اور اس کے بارے میں اشعار بھی کہتی تھی ایک مرتبہ اس نے متوکل کے سامنے اشعار کہے لیکن وہ سمجھ سکا تو اس کی سہیلیاں مسکرا گئیں اس پر متوکل نے اس سے کہا کہ اس کا عمل تمہارے عمل سے بہتر ہے۔

ابن عساکر نے اس کے اشعار کثرت سے نقل کیے ہیں یہاں پر وہ اشعار نقل کیے جاتے ہیں جو اس نے متوکل کو عید آنے کے موقع پر پیش کرتے ہوئے کہے

> لوگوں نے آ کر مجھے خبر دی کہ خلیفہ کو عید ہو گئی میں نے کہا کہ عشق کی آگ میرے سینے میں بھڑک رہی ہے کاش خلیفہ کا غلام کے بجائے مجھے قربان کیا جاتا اور ان کو اجر ملتا رہتا۔ میرے مظلوم ہونے کے لئے اتنا کافی ہے کہ میرے سامنے اس کے غلام کو قتل کیا جائے پھر بھی غم کے بادلوں میں میرے گناہ ہوں۔ میری جان خلیفہ پر قربان ہو اور میرا شکر کے طور پر خلیفہ کے لئے قربانی کرنا بہت عمدہ اچھی چیز ہے۔

پھر اس کے محبت زدہ ہونے پر اس نے مندرجہ ذیل اشعار کہے

میں تیری محبت کی محبت کے مقابلے میں اس ذات کا شکر ادا کرتا ہوں جس نے آپ کو صحت عطا کی۔ ہمیشہ آپ بیماریوں اور مصیبتوں سے دور رہیں۔ آپ کی صحت کی وجہ سے زمانہ کی رونق لوٹ آئی اور سخاوت اور داد و دہش کے ہاتھوں میں تیزی آ گئی۔ آپ سے زیادہ درگزر کرنے والا اور برائیوں کو ختم کرنے والا تاج کے بعد دین کی حفاظت کے لئے کوئی بادشاہ کھڑا نہیں ہوگا۔ اللہ ہمیشہ جعفر کو صحیح سلامت رکھے اور اس کی پیشانی کے نور سے ظلم کی تاریکیوں کا خاتمہ فرمائے۔

یہ چند اشعار بھی اس نے خلیفہ کی صحت کے زمانہ میں پڑھے:

> گمراہی اور کفر کے مٹ جانے کے باوجود خلیفہ جعفر کو صحت عطا کرنے والی ذات کی ہم تعریف کرتے ہیں۔ اس کی بیماری کی مثال ایسے ہی ہے جیسے چاند کو تھوڑا سا گہن لگ گیا اور پھر وہ روشن ہو گیا ہو۔ اس کی صحت دین کے لئے عزت اور قوت ہے اور اس کی بیماری دین کے لئے مضبوط کڑا توڑنے کے مترادف ہے۔ اس نے بیمار ہو کر پورے عالم کو بیمار کر دیا اور اس کے خوف کی شدت سے شہر تاریک ہو گئے۔ تیرے صحت یاب ہونے پر لوگ بھی صحت یاب ہو گئے اور اس سے پہلے وہ گویا آگ کے انگاروں پر پڑے ہوئے تھے۔ خلیفہ جعفر کی سلامتی ہی دنیا کی سلامتی ہے اور اللہ کرے وہ قیامت تک صحیح سالم رہے۔ جس نے فضل و احسان لوگوں پر عام کیا اور وہ تقویٰ اور گناہوں سے دور ہے۔

ان کے علاوہ بھی اس کے بہت عجیب اور عمدہ اشعار ہیں اس کی پیدائش ۲۰۱ھ اور وفات ۲۷۷ھ ہے ۷۶ سال کی عمر میں اس نے سر من رای میں وفات پائی۔

واقعات ۲۷۸ھ

ابن الجوزی کا قول ہے کہ اسی سال ماہ محرم میں ایک ستارہ نکلا جو سر کے بالوں کی طرح گھنا اور پھیلا ہوا تھا پھر وہ اور زیادہ بڑا ہو گیا۔

اسی زمانہ میں دریائے نیل کا پانی اتنی گہرائی میں چلا گیا کہ جس کی سابقہ اور موجودہ زمانہ میں کوئی مثال نہیں ملتی اور اس کی وجہ سے مہنگائی بھی بہت زیادہ ہو گئی۔

اسی سال ہی میں عبید اللہ بن سلیمان کو وزارت کی خلعت سے نوازا گیا اسی ماہ محرم میں موفق کی جہاد سے واپسی کے موقع پر لوگوں نے نہروان تک گرم جوشی سے استقبال کیا پھر وہ بغداد پہنچا تو وہ ایک مہلک مرض میں مبتلا ہو گیا اور صفر کے شروع تک گھر سے باہر نہ نکل سکا اور پھر چند دن بعد اس کا انتقال ہو گیا۔

فرقہ قرامطہ کی تحقیق:۔۔ اسی زمانہ میں فرقہ قرامطہ نے زور پکڑا جو کہ زندقہ اور الحاد کا ایک فرقہ ہے جو فارس کے کافر مجوسیوں کی اقتدا کرتا ہے جو زرتشت اور مزدک کو نبی مانتے ہیں یہ دونوں محرمات کو حلال کرنے والے ہیں پھر اس کے بعد قرامطہ ہر کسی دعوت دینے والے کی پیروی کرنے والے ہو گئے دراصل ان کو عقل کے کم ہونے کی وجہ سے جاہل شخصوں نے گمراہ کیا ہے اور قرمط بن الاشعث کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے ان کا نام فرقہ قرامطہ مشہور ہو گیا۔

انہی کا دوسرا نام اسماعیل الاعرج بن جعفر صادق کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے فرقہ اسماعیلیہ ہے۔

ان کے متعلق ایک قول یہ بھی ہے کہ ان کے لیڈر نے انہیں ہر روز ۵۰ نمازیں پڑھنے کا حکم دیا تاکہ ان سے اس کا مکر و فریب پوشیدہ رہے پھر اس نے ایک جگہ مقرر کی اور اپنے متبعین کے لئے کچھ اصول وضع کئے پھر انہیں امام اہل بیت کی دعوت دی۔

انہی کا تیسرا نام باطنیہ ہے کیونکہ یہ رفض کو ظاہر اور خالص کفر کو چھپاتے ہیں۔

اس فرقہ کا چوتھا نام خرمیہ اور بابکیہ ہے جو بابک خرمی جس کا ظہور معتصم کے زمانہ میں ہوا تھا اور پھر اس کو قتل کر دیا گیا تھا اس کی طرف نسبت کرنے کی وجہ سے ان کا یہ نام مشہور ہو گیا ہے۔

ان کا پانچواں نام محمرہ بھی ہے عباسیوں کی مخالفت اور مجوس کی موافقت میں لال رنگ کو شعار بنانے کی وجہ سے یہ نام مشہور ہو گیا ہے امام معصوم کی طرف تعلیم کی نسبت کرنے کی وجہ سے ان کا چھٹا نام تعلیمیہ ہے۔ رائے اور عقل کے مقتضیٰ کو انہوں نے چھوڑ دیا تھا اس کی وجہ سے ان کا ساتواں نام سبعیہ مشہور ہو گیا ہے کیونکہ ان کا عقیدہ ہے کہ یہ سات عالم کو متحرک ستارے ہی چلانے والے ہیں چنانچہ پہلے آسمان میں چاند، دوسرے میں عطارد، تیسرے میں زہرہ، چوتھے میں شمس، پانچویں میں مریخ، چھٹے میں مشتری، ساتویں میں زحل ستارہ ہے۔

ابن الجوزی کا قول ہے کہ فرقہ بابکیہ کی اب بھی ایک ایسی جماعت باقی ہے کہ سال میں ایک بار رات کے وقت ان میں مردوں اور عورتوں کا اختلاط ہوتا ہے جس میں سارے چراغ بند کر دیے جاتے ہیں پھر وہ لوگ عورتوں پر دست درازی کرتے ہیں لہذا جو عورت جس مرد کے ہاتھ لگ جاتی ہے وہ اس کو اپنے لئے حلال شمار کرتا ہے اور اس سے زناکاری کرتا ہے۔ ابن الجوزی نے ان کے حالات پر بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔

ابن الجوزی سے پہلے باقلانی جو متکلم کے نام سے مشہور ہیں انہوں نے بھی اپنی کتاب (هتک الاستار و کشف الاسرار) میں ان پر رد کیا ہے اور اس کتاب پر بھی رد کیا ہے جسے فاطمیوں کے قاضی نے دیار مصر میں تصنیف کیا تھا جس کا نام اس نے (البلاغ الاعظم والناموس الاکبر) رکھا تھا اور اس کی دعوت کو ۱۶ مرحلوں پر تقسیم کیا تھا پہلے مرحلہ میں لوگوں کو اپنا متبع بناتے تھے پھر اگر وہ اہل سنت میں سے ہوتا تو اس کو صرف اتنا کہتے تھے کہ حضرت علی کو حضرت عثمان پر فضیلت حاصل تھی پھر چوتھے مرحلے میں کہتے تھے کہ حضرات شیخین کو گالی دی جا سکتی ہے کیونکہ انہوں نے حضرت علی اور اہل بیت پر ظلم کیا تھا پھر کہتے کہ صحابہ کرام نے شیخین کے ہاتھ پر بیعت کر کے اور باقی امت نے ان کی تائید کر کے غلطی کی ہے۔ پھر حتی کہ دین اسلام پر انہوں نے اعتراض کرنا شروع کر دیا اور پھر ایسی گمراہی کی باتیں پیش کرنے لگے جن کو بے وقوف جاہل بدبخت ہی قبول کر سکتا ہے۔

ان جیسے لوگوں ہی کے متعلق قرآن میں ارشاد باری ہے کہ:

> قسم ہے آسمان کی جس میں راستوں کے جیسے جالے ہیں کہ تم سب لوگ قیامت کے بارے میں مختلف گفتگو میں ہو اس سے وہی پھرتا ہے جس کو پھرنا ہوتا ہے۔ {سورۃ الذاریات آیت ۷۔۹}

یعنی اس کو ایسی گمراہی میں مبتلا ہونے والا ہی گمراہ کر سکتا ہے اسی طرح ارشاد خداوندی ہے:

> تم اور جس کی تم عبادت کرتے تھے کوئی بھی کسی کو گمراہ کرنے والا نہیں ہے بجز ایک کے جو جہنم میں داخل ہونا ہی ہے۔
>
> [سورۃ صافات آیت ۱۶۱۔۱۶۳]

اور یہ بھی فرمایا کہ

> اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لئے دشمن جن اور انسان بنائے ہیں جو ایک دوسرے کو دھوکے کی باتیں بنا بنا کر اور سنا کر دھوکا دیا کرتے تھے لیکن اے نبی اگر تمہارا رب چاہتا تو وہ کبھی ایسی حرکتیں نہیں کر سکتے تھے اس لئے اے نبی آپ ان لوگوں کو ان کے باطل عقیدوں میں ہی مبتلا رہنے دیں تا کہ ان لوگوں کی غلط باتوں کی طرف ان کے دل مائل رہیں جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے اور تا کہ اپنے قول و فعل سے یہ راضی رہیں اور دوسروں کی طرح یہ بھی اسی انداز سے جرم کرتے رہیں۔
>
> (سورۃ انعام آیت ۱۱۲، ۱۱۳)

ان سے ملتی جلتی اور بہت سی آیات ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ کم عقل جاہل گمراہوں کے ساتھ صحبت میں یہ لوگ ہی شریک ہوتے ہیں جیسے کہ بعض شعراء کا قول ہے کہ وہ گمراہوں اور دیوانوں کے علاوہ کسی پر غالب آنے والا نہیں۔

پھر یہ فرقہ کفر و زندقہ اور جہالت میں اس حد تک پہنچ گیا کہ دین و عقل والے کے لئے ان سے دور رہنا ہی بہتر ہے اور یہ کفر و جہالت میں ایسے ہو گئے کہ خود شیطان نے ان سے سبق لیا جیسا کہ بعض شعراء کا قول ہے کہ میں ابلیس کے لشکر کا ایک فرد تھا اب ابلیس میرے لشکر کا ایک فرد

ملتی گئی ہے۔

قصہ مختصر یہ ہے کہ اس فرقے نے اس سال اودھم مچایا اور سب پر ان کا رعب چھا گیا اور ان کی پوزیشن اتنی مستحکم ہو گئی کہ انہوں نے علی الاعلان مسجد حرام میں داخل ہو کر حاجیوں کو قتل کر دیا اور حجر اسود کو اکھاڑ کر اپنے شہر لے گئے یہ ۳۱۷ھ کا واقعہ ہے پھر ۳۳۹ھ تک حجر اسود انہی کے قبضے میں رہا جس کی وجہ سے ۲۲ سال تک حجر اسود اپنی جگہ سے غائب رہا۔ فانا للہ وانا الیہ راجعون۔

یہ سب ہاشمی خلافت کے کمزور ہونے اور ترکیوں کے منصب خلافت تک جا پہنچنے اور ان کے شہروں پر غالب آنے اور آپس کے اختلافات کی وجہ سے ہوا۔

اسی سال دو بڑے حادثے رونما ہوئے (۱) قرامطی فرقہ کا ظہور (۲) ناصر الدین ابو احمد الموفق کا انتقال۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد اس کے بیٹے ابو العباس معتضد کو مسلمانوں کے لئے باقی رکھا جو کہ انتہائی نڈر اور بہادر تھا۔

ابو احمد الموفق کے حالات...... یہی امیر ناصر الدین اللہ ہے اور ان کو موفق ابو طلحہ بن متوکل بھی کہا جاتا ہے۔ ان کا بھائی جس وقت خلیفہ بنا تھا اسی وقت اس نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ جعفر کے بعد تم خلیفہ ہو گے پھر جب معتمد سر بر آرائے خلافت ہوا اور اس کی خلافت لمبی ہو گئی تو لوگوں نے موفق کو ناصر الدین اللہ کا لقب دیا اس کے بعد امور سلطنت انہی کے قبضے میں آ گئے۔ اور خراج وغیرہ بھی انہی کے پاس جمع ہونے لگے اور خطبوں میں بھی انہی کا نام لیا جانے لگا اس طرح کہ "اے اللہ ہمارے امیر ناصر الدین اللہ ابو احمد الموفق جو امیر المؤمنین کے بھائی اور مسلمانوں کے خلیفہ ہیں ان کی اصلاح فرما" پھر اتفاق سے ان کے بھائی کی موت سے چھ ماہ پہلے ہی ان کا انتقال ہو گیا یہ عقل کامل، حسن تدبیر والا، ملک کی حفاظت اور رعب قائم رکھنے کے لئے اپنے ساتھ فوجوں کو مضبوط رکھتا تھا اور بروقت مظلوم کو ظالموں سے بدلہ دلاتا تھا اور ادب، لغت، نسب، فقہ، سیاست میں مہارت تامہ رکھتا تھا اس کے علاوہ بھی اس میں بے شمار خوبیاں تھیں۔

اس کی موت کا سفر...... ایک موقع پر اس کو گٹھیا کا مرض شروع ہو گیا تو پھر یہ اسی حالت میں بغداد آ گیا اور اپنے گھر سے ہی باہر نہیں نکل سکا پھر اس کا مرض شدت اختیار کر گیا جس کی وجہ سے اس کے پاؤں پر بہت ورم آ گیا اور اس کے جسم میں بھی جلن تھی جس کی وجہ سے اس کے لئے برف وغیرہ ٹھنڈی چیزوں کا انتظام کیا جاتا تھا اور ۴۰ آدمی باری باری اس کی چارپائی ایک طرف سے دوسری طرف حرکت دیتے تھے۔

ایک دن اس نے بیماری سے تنگ آ کر کہا کہ مجھے یقین ہے کہ تم میری وجہ سے تنگ ہو گئے ہو کاش میں بھی تم میں سے ایک آدمی کی طرح ہوتا میں بھی تمہاری طرح کھانا کھاتا اور آرام کرتا عافیت کے ساتھ زندگی گزارتا اور یہ بھی اس نے کہا کہ میرے دفتر میں ایک لاکھ افراد کے نام درج ہیں لیکن ان میں سے سب سے بدتر حال میں میں ہوں۔ ابن الجوزی کا قول ہے کہ ۴۷ سال سے کچھ کم عمر پائی ہے۔

اس کی وفات کے بعد امراء ان کے صاحبزادے ابو العباس کے پاس بیعت کے لئے جمع ہو گئے چنانچہ اس نے اپنے والد کی وفات کے بعد ان سے بیعت لی اور منبر پر خطبہ دیا اور سلطنت، منصب وزارت اور تمام اہل منصب اسی کے حکم میں چلنے لگے اور اس کو معتضد باللہ کا لقب دیا گیا۔

اسی سال ادریس بن سلیم الفقعسی الموصلی نے وفات پائی ابن الاثیر کا قول ہے کہ ان کو بہت زیادہ احادیث یاد تھیں اور یہ بہت نیک تھے۔

دلف کے بیٹے عمرو بن عبد العزیز کا انتقال بھی اسی سال ہوا اور ان کے بعد ان کے لڑکے کو ان کے منصب پر مقرر کیا گیا۔ طرطوس کے نائب یازمان خادم کا انتقال بھی اسی سال ہوا رومیوں کے شہروں کے محاصرے کے زمانے میں منجنیق کا ایک پتھر لگا تھا جو ان کی موت کا سبب بنا تھا۔

طرطوس ہی میں ان کو دفن کر دیا گیا ان کے بعد خمارویہ کے حکم سے سرحدی علاقوں کے نائب احمد عجیفی مقرر ہوئے لیکن پھر بعد میں اس نے انہیں معزول کر کے اپنے چچا کے لڑکے موسیٰ بن طولون کو ان کی جگہ مقرر کر دیا۔

ابن الجوزی نے کسی کے ذریعے سے نقل کیا ہے کہ اسی سال روم کے شہروں میں مسلمانوں کو خبر پہنچی کہ ایک شخص تھا پھر اسی دوران مسلمانوں نے کسی شہر کا محاصرہ کیا تو اس کی نظر ایک رومی لڑکی پر پڑی اور اسی وقت اس پر فریفتہ ہو گیا اور اس کے پاس پیغام بھیجا کہ تجھ سے ملاقات کا کیا طریقہ

ہے؟ لڑکی نے کہا کہ نصرانیت قبول کر کے سیدھا میرے پاس آ جاؤ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا جس کی وجہ سے مسلمانوں کو بہت زیادہ دھچکا لگا اور [illegible] صدمہ ہوا۔

پھر کچھ دنوں کے بعد مسلمان اس قلعہ کے پاس سے گزرے جس میں وہ اس لڑکی کے ساتھ تھا تو مسلمانوں نے اسے غیرت دلاتے ہوئے کہا کہ کیا تجھے قرآن، علم وعمل، روزہ، نماز اور جہاد کا [illegible] اس نے کہا کہ سوائے ایک آیت کے مجھے قرآن بھلا دیا گیا ہے اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ (بسا اوقات کفار یہ تمنا کریں گے کیا ہی اچھا ہوتا کاش ہم بھی ایمان لائے ہوتے" تو انہیں چھوڑ دے کہ وہ اطمینان سے کچھ وقت کے لئے کھائیں پئیں اور ان کی تمنائیں انہیں غفلت میں رکھیں عنقریب اپنا نتیجہ جان لیں گے) پ ۱۴ الحجر آیت نمبر ۲ اور اب میں فی الحال ان لوگوں میں مال و اولاد کا مالک ہوں۔

واقعات ۲۷۹ھ

اب تک حکومتی ذمہ داریاں جو جعفر کے سپرد تھیں اس سال محرم کے آخر میں اس نے ان سے بھی دستبرداری کا اعلان کر دیا ہے اب مکمل طور پر ابو العباس المعتضد بن الموفق کی حکومت قائم ہوگئی اور خطبوں میں اس کا نام لیا جانے لگا اس موقع پر یحییٰ بن علی نے انہیں مبارکباد دیتے ہوئے مندرجہ ذیل اشعار کہے تھے:

> جس شخص کے آپ سردار ہیں وہ آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرمائے جو آپ کی فضیلتوں کو جاننے والا ہے آج کے بعد آپ ہی خلیفہ بنے ہیں تو کل آپ کے بعد علاء عظیم بن جائیں گے اب آپ سے امید تعلق رکھنے والوں کے مقاصد پورے ہوں گے اور آپ کا دشمن ذلیل و رسوا ہوگا آپ سے پہلے دین کے ستون میں کجی آ گئی تھی لیکن اب وہ دوبارہ سیدھا ہو گیا خلیفہ کا چہرہ روشن اور بشاش ہے اور جس کو ہم نے پایا اور اس کی وجہ سے ہر تاریک چیز روشن ہوگئی۔ اب جو مقام آپ کو حاصل ہوا اس کو آپ مضبوطی سے پکڑیں اس لئے کہ سارے لوگوں کے قلعے بھی آپ اسے مضبوطی سے پکڑ سکتے ہیں۔

اسی سال بغداد میں اعلان کر دیا گیا کہ قصہ گوئی کرنے والوں اور راستوں میں بیٹھ کر نجومی کرنے والوں اور کاہنوں کو روکا جائے اور راستوں پر بیٹھنے کی اجازت نہیں اور کتابوں کے فلسفہ اور جدل کی کتب فروخت کرنے کی اجازت نہیں۔ یہ سب ابو العباس کی ہمت سے ہو سکا تھا۔

اسی زمانہ میں ہارون شاری اور فتنہ شیبان میں جنگ ہوئی جس کی تفصیل ابن اثیر نے کامل میں بیان کردی ہے۔

اسی سال ۱۹ رجب پیر کی رات معتمد علی اللہ کی وفات ہوئی۔

خلیفہ معتمد علی اللہ کے حالات ۔۔۔ یہ امیر المؤمنین معتمد بن المتوکل بن المعتصم بن الرشید ہیں ان کا نام احمد بن جعفر بن محمد بن ہارون الرشید ہے ۲۳ سال ۶ دن ان کی خلافت رہی یہ پچاس سال کی عمر تک زندہ رہے اور اپنے بھائی سے عمر میں چھ ماہ بڑے تھے اور ان کی وفات کے بعد ایک سال سے کچھ زیادہ زندہ رہے اور اپنے بھائی کی موجودگی میں یہ بالکل بے اختیار تھے حتیٰ کہ ایک مرتبہ انہوں نے تین سو دینار منگوائے لیکن ان کو نہیں ملے اسی پر کسی شاعر نے یہ اشعار کہے ہیں:

> خلیفہ کے لئے عجائبات میں سے ہے کہ ایک ادنیٰ سی چیز کا حصول بھی ان کے لئے ناممکن بن کر رہ گیا ہے۔ حالانکہ خلافت کے نام پر تو پوری دنیا حاصل کی جاسکتی ہے لیکن یہ خلیفہ ہوتے ہوئے بھی بے اختیار ہے۔ کل آمدنیاں اور خراج اسی کے پاس آتے ہیں لیکن اسے ان میں سے تھوڑی سی چیز بھی استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

معتمد پہلا خلیفہ تھا جس نے دارالخلافہ سامرا سے بغداد منتقل کیا پھر اس کے بعد دارالخلافہ بغداد ہی میں رہا اور بعد میں آنے والے [illegible] خلیفہ بغداد

گئی ہے۔

ابن اثیر نے ذکر کیا ہے کہ ایک رات اس نے بہت زیادہ کھانا کھایا اور خوب شراب پی جس کی وجہ سے قصر حسنی بغداد میں اس کا انتقال ہو گیا۔

وفات کے بعد معتضد نے قاضیوں اور سرداروں کی ایک جماعت کو بلا کر انہیں اس بات پر گواہ بنایا کہ خلیفہ کو کسی نے قتل نہیں کیا بلکہ وہ اپنی موت مرا ہے اس کے بعد اسے غسل و کفن دے کر اس کی نماز جنازہ پڑھ کر اس کو سامراء لے جا کر وہیں دفن کر دیا اور دوسرے دن صبح کے وقت لوگوں نے معتضد کے ہاتھ پر بیعت کی۔ البلاذری المؤرخ کا انتقال بھی اسی سال ہوا۔

البلاذری المؤرخ کے حالات(۱) ...... ان کا نام احمد بن یحییٰ بن جابر بن داؤد ابو الحسن ہے ان کے نام کے بارے میں دو قول اور بھی ہیں (۱) ابو جعفر (۲) ابو بکر بغدادی البلاذری۔ تاریخ بلاذری انہی کی کتاب ہے انہوں نے ہشام بن عمار، ابو عبید القاسم بن سلام ابو الربیع الزہرانی اور ان کے علاوہ ایک جماعت سے حدیثیں سنی ہیں پھر ان سے یحییٰ بن الندیم، احمد بن عمار، ابو یوسف بن یعقوب بن نعیم بن قرقارۃ الازدی نے بھی حدیثیں روایت کی ہیں۔

ابن عساکر نے ذکر کیا ہے کہ یہ بہت بڑے ادیب تھے اور ان کی اچھی اچھی کتابیں مشہور عام پر آ گئی ہیں مامون کی انہوں نے بہت زیادہ تعریف کی ہے متوکل کی صحبت بھی انہیں حاصل رہی ہے۔ معتمد کے زمانے میں ان کی وفات ہوئی۔ آخر عمر میں انہیں وسواس اور شکوک و شبہات کا مرض لگ گیا تھا۔

ابن عساکر نے ان کے بارے میں نقل کیا ہے کہ ان کا قول ہے کہ ایک مرتبہ محمود الوراق نے کہا کہ مجھے ایسے شعر کہو جن کی وجہ سے بعد میں تمہارا نام باقی رہے اور ان کے گناہ آپ سے ختم ہو جائیں تو میں نے ان کی درخواست پر مندرجہ ذیل اشعار کہے

اے نفس موت کی تیاری اور نجات کے لئے کوشش کر اس لئے کہ موت سے مفر ممکن نہیں ہے اس لئے کہ تو ایک نہ ایک دن مرنے والا ہے اور عنقریب تو ختم ہو جائے گا اور ساری امیدیں اور خواہشات دھری رہ جائیں گی۔ تو جمع کرنے والا ہے لیکن وراثت چھوڑ جانے والا ہے لہٰذا اپنے نفس کی فکر کر اس لئے کہ موت بالکل تیار ہے۔ اس عمر میں جس سے مجھے آگاہ کیا گیا ہے جو باقی رہ گئی ہے کیا امید رکھتا ہے تو زمین کے کس حصے کا مالک ہے جو قبر کے علاوہ ان کی جگہ تیری موت میں ہے انسان زمانے کی لذتوں کی کیا فکر اور خواہش کرتا ہے حالانکہ اس کی سانسیں بھی گنی ہوئی ہیں اور اس میں ادا کی جائیں گی۔

معتضد کی خلافت ...... یہ امیر المومنین ابو العباس احمد بن ابی احمد الموفق بن جعفر المتوکل ہیں جو بنی عباس میں سے سولہویں خلیفہ تھے ان کے ہاتھ پر اس وقت جب معتمد کی موت کی صبح بیعت خلافت کی گئی اس سے پہلے خلافت کا معاملہ کمزور ہو چکا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے عدل، ہمت، جرأت کی برکت سے اسے دوبارہ مضبوط کر دیا۔

اسی دوران عمرو بن لیث نے اس کے پاس ہدیے بھیجے اور اس نے خراسان کی گورنری کی درخواست کی تو اس نے قبول کرتے ہوئے اس کو خلعت اور جھنڈا عطا کیا عمرو بن لیث نے خوشی سے وہ جھنڈا تین روز تک اپنے گھر پر لگا کر رکھا خراسان کے موجودہ گورنر رافع بن ہرثمہ کو معزول کر دیا اب عمرو بن لیث خراسان میں داخل ہوا اور رافع بن ہرثمہ کا تعاقب جاری رکھا حتیٰ کہ ۲۸۳ھ میں اسے قتل کر کے اس کا سر خلیفہ کے پاس بھیج دیا اب خراسان کی حکومت کے سارے معاملات عمرو بن لیث کے حوالے کر دیئے گئے۔

اسی سال خمارویہ نے مصر سے حسین بن عبد اللہ کے ذریعے خلیفہ معتضد کی خدمت میں بہت سے تحفے تحائف بھجوائے جس سے خوش ہو کر خلیفہ نے خمارویہ کی لڑکی سے شادی کر لی اس موقع پر خمارویہ نے اپنی لڑکی کو جہیز میں بے شمار بیش قیمت سامان دیا حتیٰ کہ سونے کے سو دان بھی دیئے اور یہ سارا سامان شب عروسی کی صبح مصر سے دار الخلافہ پہنچا دیا گیا یہ منظر بڑا ہی عجیب منظر تھا۔ اسی سال محمد بن عیسیٰ بن الشیخ نے ماردین کا ملک چھین لیا جو اس سے پہلے اسحاق بن کنداج کے قبضے میں تھا۔

اس سال ہارون بن محمد عباسی نے لوگوں کو حج کروایا اور وہ ۲۶۴ھ سے لوگوں کو حج کرا رہا تھا اور یہ اس کے حج کرانے کا آخری سال تھا۔

---

[۱] تاریخ ابن عساکر ۲/ ۱۲۵/ ۱۲۶، تہذیب بدران ۲/ ۱۱۰، لسان المیزان ۱/ ۳۲۲، ۳۲۳، الوافی بالوفیات ۸/ ۲۳۹، ۲۴۱

خواص کی وفات ...... اس سال خواص میں سے مندرجہ ذیل حضرات نے وفات پائی:

(۱) امیر المومنین المعتمد۔

(۲) ابوبکر بن ابی خیثمہ۔

(۳) احمد بن زہیر بن ابی خیثمہ جو تاریخ کے مصنف ہیں اور علم انہوں نے ابو نعیم اور عفان سے حاصل کیا جبکہ علم الحدیث احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین سے، نسب کا علم مصعب زبیری سے، اور ادبیات کا علم ابو الحسن المدائنی سے اور علم ادب محمد بن سلام جمحی سے حاصل کیا۔ یہ بہت بڑے ثقہ اور مضبوط مشہور حافظ تھے ان کی کتاب التاریخ کثیر الفوائد ہے جو بہت سی چیزوں پر مشتمل ہے۔ ان سے بغوی، ابن صاعد، ابن ابی داؤد اور ابن منادی نے روایت کی ہے۔ ۹۴ سال کی عمر میں اسی سال جمادی الاولیٰ میں ان کی وفات ہوئی۔

(۴) خاقان ابو عبداللہ صوفی کی بھی اسی سال وفات ہوئی جن کے مکاشفات اور کرامات لوگوں میں مشہور ہیں۔

(۵) اسی سال وفات پانے والوں میں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات ...... ان کے نام میں تین اقوال ہیں:

(۱) محمد بن عیسیٰ بن سورۃ بن موسیٰ بن ضحاک۔

(۲) محمد بن عیسیٰ بن یزید بن سورۃ بن سکن۔

(۳) محمد بن عیسیٰ بن سورۃ بن شداد بن عیسیٰ السلمی الترمذی الضریر ان کے بارے میں ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ مادر زاد نابینا تھے۔

آپ اپنے زمانے کے اونچے مرتبے کے اماموں میں سے تھے۔ ان کی تصنیفات بہت مشہور ہیں جن میں الجامع، الشمائل، اسماء الصحابہ وغیرہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں آپ کی کتاب جامع ترمذی صحاح ستہ میں سے ہے اور تمام علماء کے نزدیک مقبول ہے۔

البتہ ابن حزم کی امام ترمذی کے مرتبے سے ناواقفیت امام ترمذی کے لئے نقصان دہ نہیں ہے بلکہ خود ابن حزم کے لئے نقصان دہ ہے کیونکہ اس کی وجہ سے حفاظ حدیث میں ان کا مرتبہ کم ہو گیا ہے اس کے بعد ایک شعر ہے جب دن کا روشن ہونا دلیل پر موقوف ہو جائے تو کس طرح کوئی چیز ذہنوں میں ٹھیک بیٹھ سکتی ہے۔ ابن حزم نے امام ترمذی کے مجہول ہونے کا اپنی کتاب الایصال میں تذکرہ کر دیا ہے۔

امام ترمذی نے بہت سے علماء سے روایت حدیث کی ہے ان میں سے محمد بن اسماعیل بخاری بھی ہیں اور صاحب مسند الہیثم بن کلیب الشاشی، محمد بن محبوب المحبوبی، محمد بن منذر بن شکر۔

ابو یعلیٰ الخلیل بن عبداللہ بن احمد ابن شمار خلیلی ظاہری طور پر حافظ الحدیث ہیں اور ان کی یہ کتاب حدیث میں اور ایک کتاب جرح و تعدیل میں ہے آپ سے ابو محبوب اور علماء نے روایت کی ہے امام ترمذی ثقہ اور امامت علم میں مشہور تھے ۲۷۹ھ کے بعد آپ کی وفات ہوئی۔

حافظ ابو عبداللہ محمد بن احمد بن سلیمان الغنجار نے تاریخ بخارا میں لکھا ہے کہ امام ترمذی بخاری کے علاوہ امام بخاری سے روایت کرنے والے صاحب الجامع والتاریخ ہیں ۹ یا ۱۳ رجب پیر کے روز ترمذ میں آپ کا انتقال ہوا۔ حافظ ابو حاتم ابن حبان نے ان کو ثقات میں شمار کرتے ہوئے فرمایا آپ ان حضرات میں سے تھے جنہوں نے احادیث جمع کر کے تصنیف کیں زبانی یاد کیں اور ان کا مذاکرہ کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ خود فرماتے ہیں کہ مجھ سے بخاری نے حدیث عطیہ کی جو ابی سعید سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے علی! میرے اور تمہارے علاوہ کسی کے لئے جنابت کی حالت میں مسجد میں رہنا جائز نہیں ہے۔ ابو الفضل نے تمہید میں امام ترمذی کے حوالے سے نقل کیا ہے میں نے یہ کتاب تصنیف کرنے کے بعد عراق، خراسان کے علماء کے سامنے پیش کی تو سب اس سے خوش ہوئے اور جس کے گھر میں یہ کتاب ہے تو گویا آپ ﷺ گفتگو فرما رہے ہیں۔

یہ کتاب جامع ترمذی ایک سو کتابوں پر مشتمل ہے امام ترمذی نے سمرقند میں کتاب العلل کے نام سے بھی ایک کتاب تصنیف فرمائی تھی اور اس کی تصنیف سے ۲۷۰ھ میں فارغ ہوئے۔

ابن عطیہ کا قول ہے کہ میں نے محمد بن طاہر مقدسی سے سنا انہوں نے ابو اسماعیل عبداللہ بن محمد انصاری کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میرے نزدیک بخاری مسلم سے زیادہ جامع ترمذی روشن ہے۔ میں نے ان سے اس کی وجہ پوچھی انہوں نے فرمایا کہ بخاری مسلم کی حدیث سے فن حدیث کا ماہر شخص ہی فائدہ حاصل کر سکتا ہے کیونکہ بخاری مسلم میں حدیث کی تشریح نہیں ہوتی اور جامع ترمذی میں حدیث کے ساتھ اس کی تشریح بھی ہوتی ہے۔

اب میری رائے یہ ہے کہ امام ترمذی پیدائشی طور پر نابینا نہیں تھے بلکہ بعد میں نابینا ہو گئے تھے کیونکہ انہوں نے حصول حدیث کے لئے سفر بھی کئے اور مشائخ سے حدیثیں بھی سنیں اور انہیں لکھا بھی اور ان کا مذاکرہ بھی کیا اور ان پر کتابیں بھی تصنیف فرمائیں پھر صحیح مشہور قول کے مطابق ماہ رجب میں ترمذ شہر میں ہی ان کا انتقال ہوا۔ واللہ اعلم۔

واقعات ۲۸۰ھ

اسی سال ماہ محرم میں معتضد نے ایک ایسے حبشی سردار کو قتل کیا جس نے اس سے پناہ حاصل کی تھی اور جو سعد کے نام سے مشہور تھا کیونکہ اس کے بارے میں خوف تھا کہ یہ ایک ایسے شخص کی اتباع کی دعوت دیتا ہے جو غیر معروف ہے جس کے احوال و حالات کا کچھ علم نہیں اور اس نے اس کے ذریعے ایک بڑی جماعت کو فتنہ میں ڈال دیا تھا۔

چنانچہ خلیفہ معتضد نے اسے حاضر کر کے اس سے یہ پوچھا لیکن اس نے کچھ نہیں بتایا اور کہنے لگا کہ اگر وہ شخص میرے قدموں کے نیچے ہو پھر بھی میں نہیں بتاؤں گا تو خلیفہ نے اس کو ستون کے ساتھ باندھنے کا حکم دیا اس کے بعد اسے آگ میں ڈلوایا جس کی وجہ سے اس کی کھال ختم ہو گئی پھر سات محرم کو اس کی گردن اڑا کر اسے سولی پر لٹکا دیا گیا

اسی زمانہ میں ماہ صفر میں خلیفہ معتضد بغداد سے ارض موصل میں رہنے والے بنی شیبان کی طرف روانہ ہوا۔ وہ لوگ بادیہ پہاڑ کے پاس پہنچ کر ان پر سخت حملہ کیا اس سفر میں خلیفہ معتضد کے ساتھ ایک بہترین حدی خوان بھی تھا جس نے اس موقع پر سواری پر حدی خوانی کرتے ہوئے مندرجہ ذیل اشعار کہے:

جب میں نے توباد پہاڑ دیکھا تو میں زور سے چلانے لگا اور جب اس نے مجھے دیکھا تو میں عشق کی حد کرنے لگا۔ میں نے اس سے کہا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جن کو تم نے اپنے سایہ میں اس زمانہ کی موافقت میں پناہ دے رکھی تھی۔ اس نے کہا کہ وہ مجھے اپنا نائب بنا کر چلے گئے اور ہمیشہ آباد جہان کس کا رہا۔

اسی سال ہی شاہ معتضد نے حلوان گھاٹی کے پست کرنے کا حکم دیا اور اس کام پر بیس ہزار دینار خرچ کئے کیونکہ لوگوں کو اس کی وجہ سے بڑی تکلیف تھی۔

اسی زمانہ میں خلیفہ نے دار منصور کو جامع منصور میں شامل کر کے اس کی توسیع کرنے کا حکم دیا کیونکہ منصور کا گھر جامع منصور کے سامنے تھا تو اس کو مستقل طور پر مسجد بنا کر دونوں کے درمیان سترہ دروازے بنائے اور منبر و محراب کا رخ مسجد کی طرف پھیر دیا تا کہ جامع منصور مسجد کے قبلہ کی سمت میں ہو جائے اور اس کام پر بھی اس نے بیس ہزار دینار خرچ کئے۔

خطیب کا قول ہے کہ اس کے بعد معتضد کے غلام بدر نے قصر منصور کی چھتوں کا اس میں اضافہ کر دیا جو بدریہ کے نام سے مشہور ہیں۔

اس وقت بغداد میں دار الخلافہ کی تعمیر ... سب سے پہلے اس کی بنیاد اس سال معتضد نے رکھی اور سب سے پہلے بغداد میں دار الخلافہ میں اس نے قیام کیا اور پھر آخر تک خلفاء اسی میں قیام کرتے رہے۔

سب سے پہلے یہ گھر حسن بن سہل کا تھا جو قصر حسنی کے نام سے مشہور تھا پھر اس کے بعد اس کی لڑکی اور مامون کی بیوی بوران کی ملکیت میں آ گیا

چنانچہ اس نے اس کی تعمیر کی

پھر معتضد نے اس کو منتقل کرنے کا حکم دیا جس کو اس نے حفاظت میں لیا اور اس وقت ہوا اس کی عمارت میں کمزوری آ گئی تھی یا کسی جگہ مرمت کی ضرورت تھی تو اس کی مناسب مرمت کرادی اور اس میں مختلف قسم کے فرش بچھوا دیئے اور باندیاں اور خادموں سے اسے آباد کر دیا اور سوئی کو سے پینے کی چیزیں اور بچھونوں سے سجادیا پھر اس کی چابیاں معتضد کے حوالے کر دیں۔

پھر جب معتضد اس میں داخل ہوا تو اس کی اندر کی چیزیں دیکھ کر حیران رہ گیا پھر خود اس نے بھی اس میں زیادتی کی اور وسیع کیا اور اس کے چاروں طرف چار دیواری بنوادی اور اس کی حد ثریا نامی قصر تک لے گیا اس نے اس میں ایک میدان بھی بنوایا اور اس میں دریائے دجلہ کے کنارے ایک شاندار محل بنوایا بعد میں مکتفی نے اس میں محل بنوایا اور پھر مقتدر کے زمانے میں اس میں بہت کچھ وسعت ہو گئی لیکن پھر ایک وقت ایسا بھی آیا کہ اس کا سب نام و نشان مٹ گیا اور تاتاریوں کے زمانے تک اس کے نشانات باقی رہے۔ پھر انہوں نے اس کو اور بغداد کو ویران کر دیا اور اس وقت کے آزاد لوگوں کو قیدی بنا لیا اس کی مزید تفصیل ۶۵۶ھ کے بیان میں آجائے گی۔

خطیب کا قول ہے کہ میری رائے یہ ہے کہ بوران نے معتمد کو گھر دیا تھا نہ کہ معتضد کو اس لئے کہ اس کے خلیفہ بننے سے پہلے ہی اس کی وفات ہو گئی تھی۔

اسی سال اردبیل نامی جگہ میں چھ بار زلزلہ آیا جس کی وجہ سے مکانات منہدم ہو گئے اور بمشکل سو مکانات باقی رہے اور عمارتوں کی زد میں آ کر ایک لاکھ پچاس ہزار افراد ہلاک ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اسی زمانے میں رے اور طبرستان کے شہروں میں پانی ختم ہو گیا تھا یہاں تک کہ تین رطل پانی ایک درہم میں بکنے لگا اور مہنگائی بھی بہت زیادہ ہو گئی اسی سال اسماعیل بن احمد سامانی نے ترکوں کے شہروں میں جہاد کیا اور ان کے شاہی علاقوں کو فتح کر لیا حتیٰ کہ اس کی بیوی خاتون اس کا والد اور دس ہزار افراد کو گرفتار کر لیا اور مال غنیمت میں جانور سامان اور اموال حاصل کئے اور ایک ایک شہسوار کو ایک ہزار درہم ملے۔

اسی زمانے میں ابوبکر محمد بن ہارون بن اسحاق الہاشمی نے لوگوں کو حج کرایا۔

خاص خاص افراد کی وفات۔۔۔۔ اس سال قوم میں سے مندرجہ ذیل افراد نے وفات پائی:

(۱) احمد بن یسار بن ایوب الفقیہ الشافعی جو زہد و عبادت میں مشہور تھے۔

(۲) ...احمد بن ابی عمران موسیٰ بن عیسیٰ ابو جعفر البغدادی جو علمائے حنفیہ میں سے تھے تو انہوں نے محمد بن سماعہ سے علم حاصل کیا جو ابو جعفر طحاوی کے استاد ہیں اور یہ نابینا تھے حدیث انہوں نے علی بن جعد وغیرہ سے حاصل کی پھر مصر آ کر زبانی حدیثیں سنانے لگے ابن یونس نے ان کا تاریخ مصر میں ثقات میں شمار کیا اسی سال محرم میں انہوں نے وفات پائی۔

(۳) احمد بن محمد بن عیسیٰ بن الازہر نے بھی اسی سال وفات پائی۔

احمد بن محمد بن عیسیٰ بن الازہر کے حالات۔۔۔ یہ واسط کے قاضی تھے انہوں نے بھی ایک کتاب مسند کے نام سے لکھی تھی مسلم بن ابراہیم، ابی سلمہ التبوذکی، ابی نعیم، ابو ولید وغیرہ محدثین سے انہوں نے حدیثیں روایت کی ہیں محدثین کے نزدیک یہ ثبت اور تقویٰ کی صفت کے ساتھ متصف تھے تو انہوں نے محمد بن حسن کے شاگرد ابو سلیمان جوزجانی سے علم حاصل کیا معتز کے زمانے میں مشرقی بغداد پر حاکم رہے پھر موفق کا زمانہ آیا تو اس نے ان سے اور اسماعیل قاضی سے مطالبہ کیا کہ جو کچھ تمہارے پاس یتیموں کے اموال جو تقسیم سے بچا ہوا ہے واپس کر دو۔

اس کے مطالبے پر اسماعیل نے تو جلدی سے جو کچھ باقی تھا وہ واپس کر دیا البتہ ابو العباس البرتی نے اس سے کچھ مہلت مانگی مہلت ملنے پر انہوں نے وہ اموال یتیموں کو دے دیا اور مال ان میں تقسیم کر دیا پھر خلیفہ نے ان سے وہ مال طلب کیا انہوں نے کہا کہ اب میرے پاس کچھ بھی باقی نہیں ان کی اس بات پر خلیفہ نے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے انہیں معزول کر دیا اس کے بعد وہ اپنے گھر میں ہی ذکر و عبادت میں مشغول رہے اور اسی سال ذی الحجہ میں انہوں نے وفات پائی۔

وفات کے بعد کسی نے ان کو خواب میں دیکھا کہ وہ آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے آپ علیہ السلام انہیں دیکھ کر کھڑے ہو گئے اور ان سے معانقہ فرمایا اور ان کی پیشانی پر بوسہ دیا اور فرمایا کہ اپنی سنت پر عمل کرنے والے کو میں خوش آمدید کہتا ہوں۔ اسی سال جعفر بن محمد کی وفات ہوئی جو رات کے وقت اپنے والد سے عقیدہ گوئی کیا کرتے تھے۔

سوق کے غلام راشد کا بھی دینور شہر میں اسی تجارت میں انتقال ہوا پھر ان کی لاش کو بغداد لے جایا گیا۔

اسی طرح الرد علی بشر المریسی فیما ابتدعه من تاویل المذهب الجهمیة (کتاب کے مصنف عثمان بن سعید الدارمی نے بھی اسی سال وفات پائی۔

اکابرین امراء سے سرور الکرم کا انتقال بھی اسی سال ہوا۔ محمد بن اسماعیل الترمذی جو مفید تصنیفوں والے ہیں، ان کی وفات بھی اسی سال ہوئی۔ یہ بات ابن الاثیر نے بیان کی ہے۔ ہمارے شیخ ذہبی کی ولادت بھی اسی سال ہوئی۔

مشہور محدث ہلال بن العلاء کا انتقال بھی اسی سال ہوا اور ان کی بہت سی احادیث ہم تک پہنچی ہیں۔

اس سال وفات پانے والوں میں نحویوں کے استاذ علامہ سیبویہ بھی تھے۔

علامہ سیبویہ کے حالات: ان کی وفات کے بارے میں چند اقوال ہیں (۱) ۱۷۷ھ (۲) ۱۸۸ھ (۳) ۱۶۱ھ (۴) ۱۹۴ھ واللہ اعلم۔

یہ ابو بشر عمرو بن عثمان بن قنبر ہیں کہ فقیہ حارث بن کعب کے غلام ہیں بعض کا قول ہے کہ یہ ربیع بن زیاد حارثی البصری کے غلام ہیں ان کے رخساروں کی خوبصورتی اور زردی کی وجہ سے ان کا لقب سیبویہ مشہور ہو گیا ان کے رخسار ایسے لگتے تھے کہ گویا کہ وہ سیب ہیں، فارسی لغت میں سیبویہ کے معنی سیب کی خوشبو کے آتے ہیں۔

یہ بہت بڑے علامہ اور امام تھے اور اپنے زمانہ سے آج تک نحویوں کے شیخ چلے آ رہے ہیں اور تمام لوگ ان کی فن نحو کی کتاب "الکتاب" کے محتاج ہیں اور ایسے کم ہی افراد ہوں گے جنہوں نے ان کی اس کتاب کو کما حقہ سمجھا ہو گا۔ ان کی اس کتاب کی بہت سے حضرات نے شرح لکھی ہے۔

سیبویہ کے استاذ خلیل احمد ہیں سیبویہ کافی عرصہ تک ان کی خدمت میں رہے اور جب یہ استاذ کے پاس جاتے تو وہ انہیں دیکھ کر کہتے کہ سنت کی پابندی کرنے والے شاگرد کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ عیسیٰ بن عمرو یونس بن حبیب اور ابو زید انصاری، ابو الخطاب الاخفش الکبیر وغیرہ بھی امام سیبویہ کے اساتذہ میں سے ہیں۔

آپ اسی زمانے میں بصرہ سے بغداد آئے جس زمانے میں امام کسائی امین بن رشید کی تربیت فرما رہے تھے اتفاقاً کسی موقع پر دونوں جمع ہو گئے اور دونوں کے درمیان کچھ مسائل نحو پر مناظرہ ہوا چلتے چلتے بات یہاں تک پہنچی کہ کسائی نے کہا کہ میں بچھو کو بھڑ کی بھی سے زیادہ ڈسنے والا گمان کرتا تھا لیکن تجربے نے اس کے خلاف ثابت کر دیا اس پر سیبویہ نے کہا کہ اب ہمارے درمیان فیصلہ ایک خالص دیہاتی کرے گا امام کسائی کے شاگرد امین کی خواہش بھی کہ فتح میرے استاذ کی ہونی چاہیے چنانچہ اس نے ایک دیہاتی سے سوال کیا تو اس نے سیبویہ کی موافقت میں جواب دیا جس کی وجہ سے استاذ شاگرد کو بڑی ندامت ہوئی اور شاگرد نے اس دیہاتی سے کہا کہ امام کسائی جیسے بڑے امام تو آپ کے جواب کے خلاف ہیں اس نے کہا کہ میں کیا کروں جو کسائی کہتے ہیں وہ میری زبان پر آتا ہی نہیں تب شاگرد نے اس سے کھل کر بات کی اور کہا کہ تم ہمارے امام کسائی کی بات کی تائید کرو چنانچہ اس نے دوبارہ آ کر امام کسائی کی بات کی تائید کر دی جس سے سیبویہ کی فتح شکست میں تبدیل ہو گئی اور مجلس اس پر برخاست ہو گئی اس کے بعد سیبویہ نے اس بات کو اپنی بے عزتی سمجھتے ہوئے خیال کیا کہ امام کسائی وغیرہ نے اس موقع پر تعصب سے کام لیا اس وجہ سے انہوں نے بغداد چھوڑ دیا اور شیراز کی ایک بیضاء نامی بستی میں ان کی وفات ہوئی۔

بعض کا قول ہے کہ سیبویہ بیضاء بستی میں پیدا ہوئے تھے اور اسی سال شیراز شہر میں ان کی وفات ہوئی ان کی وفات کے بارے میں اس کے علاوہ چند اقوال اور بھی ہیں (۱) ۱۷۷ھ (۲) ۱۸۸ھ (۳) ۱۶۱ھ (۴) ۱۹۴ھ واللہ اعلم۔ ان کی عمر چالیس سال سے کچھ زائد تھی دوسرا قول یہ ہے کہ ان کی عمر

۳۲ سال تھی ان کی قبر پر کسی نے غم زدہ ہو کر مندرجہ ذیل اشعار لکھے:

> طویل ملاقات کے بعد دوست رخصت ہو گئے اور ملاقات کی جگہ بہت دور ہو گئی دوستوں نے تم کو ایک جگہ ڈال دیا اور خود منتشر ہو گئے۔ تم کو ایک جنگل بیابان میں چھوڑ کر چلے گئے جہاں تم سے کوئی ایک ساعت بھی نہیں رکتا اور تم کو اکیلا پریشانی میں چھوڑ کر چلے گئے جس کا کوئی علاج اور حل بھی نہیں کیا۔ فیصلہ کرنے والے نے فیصلہ کر دیا اور تم ایک جنگل بیابان کے مکین بن کر رہ گئے دوست تم سے منہ موڑ کر رخصت ہو گئے۔

واقعات ۲۸۱ھ

اس سال مسلمان روم کے شہروں میں فتوحات کرتے ہوئے داخل ہوئے اور کافی مال غنیمت حاصل کر کے صحیح سالم واپس ہوئے اسی زمانہ میں رَی اور طبرستان کے شہروں کے کنویں اور چشموں کا پانی خشک ہو گیا جس کی وجہ سے مہنگائی بہت ہو گئی اور لوگ ایک دوسرے کو آپس میں کھانے لگے حتیٰ کہ اپنی اولاد کو بھی کھانے لگے۔ نعوذ باللہ من ذلک۔

اسی سال ذی الحجہ میں معتضد نے قلعہ ماردین کا محاصرہ کیا جو اس سے پہلے حمدان بن حمدون کے قبضہ میں تھا معتضد نے زبردستی اس کو فتح کر کے اس کے سامان پر قبضہ کر لیا پھر اس کو ویران کرنے کا حکم دیا چنانچہ اس کو منہدم کر دیا۔

اسی زمانے میں مصر کے حاکم خمارویہ کی لڑکی جو کہ معتضد کے ساتھ بیاہی ہوئی تھی اس نے تحفے میں چاندی کے علاوہ سونے کے سامان بھی بھیجے اس کے علاوہ دیگر ضروریات کا سامان بھی بہت زیادہ تھا اور سامان کے علاوہ نقدی دس لاکھ پچاس ہزار دینار تھے تاکہ ان سے جو چیزیں مصر میں نہیں تھیں اور عراق میں تھیں وہ خرید کر بغداد پہنچیں۔

اسی زمانے میں معتضد نے بلاد جبل کا رخ کیا اور اپنے لڑکے علی کو رَی، قزوین، زنجان، ابہر، قم، ہمدان اور دینور کا حاکم بنایا اور اس کا منشی احمد بن الاصبغ کو بنایا اور عمر بن عبدالعزیز بن ابی دلف کو اصبہان، نہاوند اور کرخ کا حاکم بنایا پھر بغداد واپس آ گیا۔

اسی سال محمد بن ہارون بن اسحاق نے لوگوں کو حج کرایا اور حجاج کو راستے میں بہت زیادہ پیاس کا سامنا کرنا پڑا جس کی وجہ سے بہت سے حاجی ہلاک ہو گئے اور کچھ کو ایک علاقے میں زوردار موسلا دھار بارش ہوئی جس کی وجہ سے لوگ پانی جمع کر سکے۔

خواص کا انتقال: اس سال خواص میں سے کتاب الصفات کے مصنف ابراہیم بن حسین بن دیزیل الحافظ نے وفات پائی ان کی ایک بڑی ضخیم کتاب جنگ صفین کے بارے میں بھی ہے۔

اسی سال ابو جعفر کوفہ میں احمد بن محمد الباہلی کا بھی انتقال ہوا۔

اسی سال وفات پانے والوں میں اسحاق بن ابراہیم (۱) بھی ہیں جو ابن الختلی کے نام سے مشہور ہیں یہ محدثین کے علاوہ لوگوں کو فتویٰ دیتے تھے۔

اسی سال ابوبکر عبداللہ بن ابی الدنیا القرشی کا انتقال ہوا۔

ابوبکر عبداللہ بن ابی الدنیا کے حالات (۲) ...... یہ بنو امیہ کے آزاد کردہ غلام ہیں ان کا نام عبداللہ بن محمد بن عبید بن سفیان بن قیس ابوبکر

---

(۱) تاریخ بغداد ۶/۳۸۲ طبقات الحنابلہ ۱/۱۱۰ المنتظم ۵/۱۴۸ شذرات الذہب ۲/۱۷۹

(۲) تاریخ بغداد ۱۰/۸۹ تذکرۃ الحفاظ ۲/۶۷۷ الجرح والتعدیل ۵/۱۶۳ تہذیب الکمال ۵/۱۲ المنتظم ۵/۱۴۸

(۳) النجوم الزاہرہ ۳/۸۶ طبقات الحفاظ ۲۹۵

ابن ابی الدنیا ہوا تھا۔ جنہوں نے تمام علوم و فنون میں کتابیں لکھیں ہیں اور ان کی ساری تصانیف مشہور و مفید اور عوام میں متداول ہیں ان کی تصانیف کی تعداد کے بارے میں مختلف اقوال ہیں (۱) ۱۰۰ (۲) تقریباً ۲۰۰ (۳) اس سے بھی زیادہ (۴) اس سے کم۔

انہوں نے ابراہیم بن المنذر حزامی، خالد بن خداش، علی بن جعد وغیرہ سے حدیثیں سنیں۔

یہ خلیفہ معتضد اور اس کے صاحبزادے مکتفی کو ادب وغیرہ کی تعلیم دیتے تھے جس پر یہ ان کو پندرہ دینار ملتے تھے۔ یہ صدوق ثقہ ثبت حافظ اور اعلیٰ جوانمردی کے مالک تھے۔

لیکن صالح بن محمد جزرہ کا ان کے بارے میں قول ہے کہ ایک شخص محمد بن اسحاق بلخی جس سے انہوں نے روایتیں لی ہیں یہ شخص بڑا جھوٹا تھا ناموں اور احادیث کے لیے اپنی طرف سے اسناد گھڑ لیتا تھا اس طرح یہ منکر احادیث بھی روایت کرتا تھا۔

ایک مرتبہ ابن ابی الدنیا کے پاس کچھ دوست غرض ملاقات آئے تو گھر سے باہر ان کے انتظار میں بیٹھ گئے اچانک زوردار بارش ہوئی۔ جس کی وجہ سے ابن ابی الدنیا گھر سے باہر نہ نکل سکے۔ انہوں نے ایک کاغذ پر مندرجہ ذیل اشعار لکھ کر ان کے پاس بھیجے۔

اے میرے پیارے دوستو میں تمہاری زیارت کا مشتاق ہوں۔ میں تم کو کیسے بلا سکتا ہوں حالانکہ میرا دل تمہارے پاس ہے لیکن
ہماری ملاقات کے درمیان بارش نے رکاوٹ ڈال دی۔

انہوں نے اسی سال جمادی الاولیٰ میں ستر سال کی عمر میں وفات پائی یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور شونیزیہ قبرستان میں ان کو دفن کیا گیا۔

اس سال وفات پانے والوں میں عبدالرحمٰن بن عمرو ابو زرعہ مصری الدمشقی الحافظ الکبیر ہیں جو ابن ابی زرعہ [illegible] الرازی سے مشہور ہیں یہ بھی [illegible] کی وجہ سے [illegible] میں آپ [illegible] شمار کئے گئے تھے۔

واقعات ۲۸۲ھ

اسی سال محرم کے مہینہ پانچویں تاریخ بروز اتوار کو خلیفہ معتضد نے اپنی بیوی قطر الندیٰ کے ساتھ خلوت میں وقت گزارا جو پچھلے سال ابن الجصاص کے ساتھیوں کے ساتھ پہنچی تھی اور اس وقت خلیفہ بغداد سے باہر تھا اور یہ بڑا اہتمام [illegible] کی وجہ سے لوگوں کے لئے مخصوص راستوں سے گزرنے کو منع کر دیا گیا تھا۔

اسی زمانے میں خلیفہ نے لوگوں کو نیروز کے دن آگ جلانے پانی بہانے اور کاشتکاروں کا خاص لوگوں کو جو کرنے اور دیگر مجوسیوں کے مشابہ اعمال سے منع کر دیا اور گیارہویں جون تک اسے مؤخر کرنے کا حکم دیا اور اس کا نام نیروز معتضدی رکھا اور یہ فرمان پورے ملک میں پڑھ کر سنایا گیا۔

اسی سال اس میں ابوالجیش خمارویہ بن احمد بن طولون نے دمشق سے آ کر خلیفہ کو یہ خبر دی کہ خمارویہ کو اس کے غلاموں نے قتل کر دیا اس کے بعد اس کے لوگوں نے اس کے بیٹے جیش کو خلیفہ بنایا پھر اسے بھی قتل کر دیا اور اس کا گھر لوٹ لیا اس کے بعد اس کے بھائی ہارون کو خلیفہ بنا لیا اور اس نے ہر سال خلیفہ کو چار لاکھ پچاس ہزار دینار دینے کا اقرار کیا ہے۔

معتضد نے کہا کہ ٹھیک ہے لیکن جب اس کی جگہ مقرر کی گئی تو اس نے اس کو معزول کر کے اس کی جگہ عیسیٰ بن محمد نوشری کو مقرر کر دیا تو اس نے طولونیوں کے اموال کو غصب کیا اور کچھ ان سے آخری [illegible] تھا۔

اسی سال محمد بن ابی الساج کے غلام [illegible] کو قتل سے [illegible] گیا [illegible] کی حالت میں مصر پہنچا [illegible] سے [illegible] عزت و مرتبہ والا تھا۔

مشہور افراد کا انتقال: اس سال وفات پانے والے اشخاص میں سے مندرجہ ذیل حضرات تھے۔

(۱) کتاب النبات کے مصنف احمد بن داؤد ابو حنیفہ الدینوری اللغوی۔

(۲) اسماعیل بن اسحاق۔

اسماعیل بن اسحاق کے حالات[1]: یہ ابن اسماعیل بن حماد بن زید ابو اسحاق الازدی القاضی ہیں ان کا اصل وطن بصرہ ہے بغداد میں پلے بڑھے انہوں نے مسلم بن ابراہیم، محمد بن عبداللہ انصاری، قعنبی، علی بن مدینی سے حدیث سنی یہ حافظ فقیہ مالکی تھے انہوں نے احادیث جمع کیں اور اس کی شرح کی تفسیر، فقہ، حدیث میں انہوں نے کتابیں تصنیف کیں۔

متوکل کے زمانے میں سوار بن عبداللہ کے بعد قاضی بنے پھر معزول ہوئے پھر دوبارہ قاضی بنے پھر قاضی القضاۃ بن گئے۔

اسی سال ۲۲ ذی الحجہ کی شب اچانک ان کا انتقال ہو گیا، ۸۳ سال سے کچھ زیادہ انہوں نے عمر پائی۔

مسند مشہور کے مصنف حارث بن محمد بن ابی اسامہ کا انتقال بھی اسی سال ہوا۔

اسی سال خمارویہ بن احمد بن طولون نے بھی وفات پائی۔

خمارویہ بن احمد بن طولون کے حالات: یہ ۲۷۰ھ میں اپنے والد کے بعد مصر کے حاکم رہے انہوں نے معتضد بن موفق سے ان کے والد کی زندگی میں رملہ یا صعید مقام پر مقابلہ کیا تھا جس کی تفصیل گزر چکی ہے پھر جب معتضد خلیفہ بنا تو اس نے تمام اختلافات ختم کر کے خمارویہ کی لڑکی سے شادی کر لی۔

پھر اسی سال ذی الحجہ میں خمارویہ کے غلاموں میں سے کسی غلام نے سرکش ہو کر خمارویہ کو بستر پر ذبح کر دیا کیونکہ خمارویہ نے کسی باندی کے ساتھ بدفعلی کرنے پر اسے متہم کیا تو خمارویہ نے کل ۳۲ سال عمر پائی اس کے بعد اس کا لڑکا ہارون بن خمارویہ حاکم بنا اور یہ اس خاندان کا آخری حاکم تھا۔

ابن اثیر نے ذکر کیا ہے کہ عثمان بن سعید بن خالد ابو سعید الدارمی کی وفات بھی اسی سال ہوئی یہ شافعی تھے فقہ انہوں نے امام شافعی کے شاگرد بویطی سے حاصل کیا۔

ہم نے پہلے ذکر کیا ہے کہ بادشاہ فضل ابن یحییٰ بن محمد بن المسیب بن موسیٰ بن زہیر بن یزید بن کیسان ابن باذان کی وفات بھی اسی سال ہوئی اور انہوں نے آپ علیہ السلام کی زندگی ہی میں اسلام قبول کر لیا تھا۔ اسی سال ابو محمد الشرقی الادیب الملقب العابد البلخی کا بھی انتقال ہوا انہوں نے حصول حدیث کے لئے دور دراز کے سفر کئے ان کے اساتذہ یحییٰ بن معین ہیں کتاب الجامع فی الجرح والتعدیل میں ان سے روایتیں مروی ہیں اسی طرح انہوں نے احمد بن حنبل علی بن المدینی سے بھی روایتیں لی ہیں خلف بن ہشام البزار سے انہوں نے قراءت پڑھی اور علم لغت ابن الاعرابی سے حاصل کیا یہ بہت بڑے ثقہ تھے۔

کوفہ میں اصمعی کے شاگرد محمد بن قاسم بن خلاد ابو العیناء البصری[2] الضریر الشاعر الادیب الاخباری اللغوی کی بھی وفات ہوئی ان کی کنیت ابو عبداللہ ہے اور لقب ابو العیناء ہے کیونکہ ایک مرتبہ ان سے عیناء کی تصغیر کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ عیینا ادب حکایات مذاہب یا قول میں بڑے ماہر تھے البتہ علم حدیث میں مہارت بہت کم تھی۔

---

[1] [illegible] تذکرۃ الحفاظ [illegible] الجرح والتعدیل [illegible] شذرات الذہب [illegible] عبر [illegible] تاریخ بغداد [illegible]

[2] تاریخ بغداد [illegible] شذرات الذہب [illegible] عبر [illegible] میزان الاعتدال [illegible] وفیات الاعیان [illegible]

واقعات ۲۸۳ھ

اسی سال محرم میں خلیفہ معتضد ہارون الشاری سے قتال کرنے کے قصد سے بغداد سے بلاد موصل کی طرف نکلا معتضد نے اسے شکست دے کر گرفتار کر کے اسے بغداد بھیج دیا۔ جب خلیفہ بغداد پہنچا تو ہارون الشاری کی سولی کا آرڈر جاری کیا اس کو سولی دینے کے بعد خلیفہ نے کہا کہ مشرکین کے ناپسند کرنے کے باوجود غلبہ اللہ ہی کے نام کو حاصل ہوگا۔

اس جنگ میں حسین بن حمدان نے خارجیوں کے مقابلہ میں خلیفہ کا بھرپور ساتھ دیا جس کی وجہ سے خلیفہ نے اس کے والد حمدان بن حمدون کو (جسے قلعہ ماردین کے فتح کے وقت گرفتار کیا گیا تھا) رہا کر دیا اور اس کو خلعت عطا کی۔

اسی زمانہ میں خلیفہ نے یہ فرمان جاری کیا کہ ذوی الفروض کو میراث سے حصہ دینے کے بعد باقی مال اگر عصبہ نہ ہوں تو ذوی الارحام میں تقسیم کر دیا جائے اور یہ فتویٰ ابوحازم نے جاری کیا تھا اور اس میں لکھا کہ حضرت زید بن ثابت کے علاوہ تمام صحابہ کا اس پر اتفاق ہے۔ جبکہ البتہ ان کے نزدیک یہ بچا ہوا مال بیت المال میں جمع کرا دیا جائے۔

اس موقع پر علی بن محمد بن ابی الشوارب نے ابوحازم کا ساتھ دیا جبکہ قاضی یوسف بن یعقوب نے ان کی مخالفت کی لیکن خلیفہ نے ان کے قول کی طرف کوئی توجہ نہیں دی بلکہ ابوحازم کے فتویٰ کی اشاعت کی لیکن اس کے باوجود یوسف بن یعقوب کو شرقی حصے کا قاضی مقرر کر دیا اور اس کو خلعت سے نوازا اور اسی طرح ابوحازم کو متعدد علاقوں کا قاضی بنا دیا۔

اسی زمانہ میں مسلمان اور رومیوں میں قیدیوں کا تبادلہ ہوا چنانچہ رومیوں سے ۲۵۰۴ مسلمان قیدیوں کو چھڑایا گیا۔

اسی سال ہی میں صقالبہ نے قسطنطنیہ میں رومیوں کا محاصرہ کر لیا مجبوراً روم کے بادشاہ نے مسلمان قیدیوں سے مدد طلب کی اور انہیں وافر مقدار میں ہتھیار بھی دیے چنانچہ مسلمانوں نے قوم صقالبہ سے مقابلہ کیا اور انہیں شکست دے دی اس کے بعد روم کے بادشاہ نے بعض مسلمانوں سے خائف ہو کر انہیں مختلف علاقوں میں بھیج دیا۔

اسی سال عمرو بن لیث کسی ضروری کام سے نیشاپور سے نکلا اور پیچھے وقتی طور پر نائب رافع بن ہرثمہ کو بنا دیا اس نے منبر پر دعا میں محمد بن زید علوی اور اس کے لڑکے کے لئے دعا کی عمرو بن لیث کو اس کا پتہ چلا تو وہ اسی وقت واپس ہوا اور اس نے رافع بن ہرثمہ کا محاصرہ کر لیا حتیٰ کہ اس کو شہر سے نکلنے پر مجبور کر دیا اور رافع بن ہرثمہ کو خوارزم کے راستہ پر قتل کر دیا۔

اسی زمانہ میں خلیفہ نے اپنے وزیر عبیداللہ بن سلیمان کو عمر بن عبدالعزیز بن ابی دلف کے مقابلہ میں بھیجا جب وہ عمر کے قریب پہنچا تو عمر نے اس سے امان طلب کی چنانچہ اس نے عمر کو امان دے دی اور گرفتار کر کے خلیفہ کے پاس لے آیا اور وہاں امراء کی ایک جماعت نے اس کا استقبال کیا اور خلیفہ نے اسے بھی انعامات سے نوازا۔

خاص خاص لوگوں کی وفات ...... ان میں سے اس سال مندرجہ ذیل لوگوں نے وفات پائی:

(۱) ...... ابراہیم بن مہران ابواسحاق الثقفی السراج النیشاپوری، امام احمد کبھی ان کے پاس تشریف لے جاتے تھے ان کا گھر مغربی جانب قطیعہ الربیع میں تھا امام احمد ان کے پاس آ کر بڑے خوش ہوتے اور بعض مرتبہ روزہ بھی انہی کے پاس افطار فرماتے اس سال ماہ صفر میں ان کی وفات ہوئی۔

(۲) ...... اسحاق بن ابراہیم بن محمد بن عبدالرحمن ابوالقاسم الختلی یہ وہ اسحاق ختلی ہیں جن کا پہلے ذکر ہو چکا ہے انہوں نے داؤد بن عمرو الضبی اور بہت سے لوگوں سے احادیث سنیں امام دارقطنی نے ان کے بارے میں فرمایا کہ یہ حفاظ حدیث میں قوی نہیں تھے تقریباً اسی سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔

(۳) ...... سہل بن عبداللہ بن یونس التستری ابو محمد، یہ آئمہ صوفیہ میں سے ہیں اور حضرت ذوالنون مصری سے ان کی ملاقات ہوئی ہے ان کے

عمدہ کلام میں سے ایک یہ بھی ہے:

گزشتہ دن ختم ہو چکا آج کا دن حالت نزع میں ہے کل آنے والا اب تک پیدا نہیں ہوئی۔

انہی کے کلام کے مثل ایک شاعر کا شعر بھی ہے جو مافات مضی ختم ہو گیا آئندہ نامعلوم ہے تیرے واسطے تو بس وہی وقت ہے جس میں تو موجود ہے

شیخ محمد حوار نے ان کی تعزیت فرمائی ایک قول ان کی وفات کے بارے میں یہ ہے کہ ۲۸۲ھ میں ان کی وفات ہوئی۔

(۴) عبدالرحمن بن یوسف بن سعید بن خراش ابو محمد الحافظ المروزی کی وفات بھی اسی سال ہوئی حصول حدیث کی خاطر انہوں نے کئی دور دراز کے سفر کئے یہ حدیث کے حافظ اور جرح وتعدیل میں ماہر تھے ان پر شیعیت کی طرف مائل ہونے کا الزام تھا

خطیب نے ان کے بارے میں ذکر کیا ہے کہ سفر میں پیاس کی وجہ سے مجھے پانچ مرتبہ پیشاب پینا پڑا۔

(۵) علی بن محمد بن ابی الشوارب اموی بصرہ کے قاضی عبدالملک الاموی کی وفات بھی اسی سال ہوئی عبدالملک وقتاً فوقتاً قاضی القضاۃ بھی رہے ہیں اور وقت میں ان کا شمار ہوتا تھا انہوں نے ابوالولید ابو عمر الحوضی وغیرہ سے حدیثیں لی ہیں پھر ان سے نجاد اور ابن صاعد اور ابن قانع اور بہت سے لوگوں نے علم حاصل کیا۔

(۶) ابن الرومی[1] الشاعر کی وفات بھی اسی سال ہوئی یہ علی بن عباس بن جریج ابوالحسن ہے جو ابن الرومی سے مشہور ہیں یہ عبداللہ بن جعفر کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ اشعار میں انہوں نے ایک مستقل دیوان لکھا۔ مشہور اور قابل داد اشعار کہنے والے شاعر تھے ان کے چند اشعار یہ ہیں۔

> جب تم بخیلوں کی تعریف کرو گے تو تم ان کی قوت کو یاد کرو گے جو دین میں نقائص کے علاوہ ہیں۔ اور تم ان کو طویل عمر اور مسرت میں مبتلا کرو گے اس کے بعد اگر وہ تم کو محروم کریں تو یہ بھی انصاف ہے۔

نیز انہی کے اشعار ہیں:

> جب زمانہ تم کو سخت اذیت پہنچائے اور تمہارے ساتھ عدل نہ کرے تو تم صبر کرو اور لوگوں پر شکوہ مت کرو اس لئے کہ زمانہ جس انداز سے تم کو اذیت پہنچاتا ہے اسی انداز میں ان سے بھی بدلہ لیتا ہے۔

یہ بھی انہی کے کہے ہوئے اشعار ہیں:

> تمہارے دشمن تمہارے دوستوں سے ہی پیدا ہوتے ہیں اس لئے تم لوگوں سے دوستی مت لگاؤ۔ جیسا کہ زیادہ کھانے پینے سے بیماریاں جنم لیتی ہیں جب کسی دوست کی دوستی میں ترقی آئے گی تو وہ تمہارا دشمن بن جائے گا اور سارا معاملہ الٹ پلٹ ہو جائے گا۔ اگر کثرت اچھی چیز ہوتی تو دوستی میں بھی کثرت اچھی ہوتی۔ جن کو تم زیادہ سمجھتے ہو وہ حقیقت میں کم ہی ہیں تم چیزوں کے پیچھے پڑ جاتے ہو جو چیزوں میں لگی ہوئی ہوں۔ یعنی زیادہ دوستوں کو تم خوبی تک سمجھو اس نے کیا اکثر دوست برا سمجھ کر چھوڑ دیتے ہیں اور کسی کو مدد سمجھنے والے ہوتے ہیں۔ پانی کی بڑی مقدار بھی ہلاک کرنے والی نہیں ہوتی بلکہ پانی کا ایک قطرہ ہی ہلاک کرنے کے لئے کافی ہوتا ہے۔

کچھ اور اشعار بھی انہوں نے کہے:

> خاندانی حسب ونسب کا دعویٰ تو ہر شخص کر سکتا ہے جب اصل تو اپنی ہی کرنی کا ہوتا ہے۔ اپنے کئے ہوئے کام پر اعتبار کرو کسی کی ذاتی شرافت کو کسی اعتبار سے قابل اعانت مت سمجھو۔ انسان کا اپنا عمل ہی کام آئے گا اگرچہ وہ اپنے آباؤ اجداد کو شریف بڑے حسب ونسب والا شمار کرے۔ جس طرح کہ کوئلے نے پھل دینا چھوڑ دیا ہو تو لوگوں کے نزدیک لکڑی شمار ہوتا ہے اگرچہ وہ اصل میں پھل دار لکڑی ہے۔ بزرگی کے لائق وہ شخص بھی ہوتا ہے جس نے اپنے کو شریف نفسوں کے ساتھ بلند کیا ہو اور اولاد ہی کے ذریعے اپنے کو جوان شمار کیا ہو۔

---

[1] تاریخ بغداد ۱۲/۲۳، شذرات الذهب ۲/۱۸۸، ۱۸۹ وفیات الاعیان ۳/۳۵۸-۳۶۲۔

اس کے لطیف شعروں میں سے چند یہ ہیں:

> اس کی آنکھ بیمار ہونے کی وجہ سے میرا دل بیمار ہے کاش جس کے پاس میں فریاد لے کر جاؤں اس کے دل میں رحم ہو۔ اس کے چہرے میں چمک کی وجہ سے ہمیشہ ایک روشن سورج ہے اس کے بالوں کے سیاہ ہونے کی وجہ سے اس پر کالی رات ہے۔ اگر وہ متوجہ ہو تو چودھویں کا چاند لگے اگر چلے تو متحرک ٹہنی معلوم ہو اگر نظر اٹھائے تو سفید ہرن معلوم ہو۔ اس کی وجہ سے میری آنکھیں ٹھنڈی ہو گئیں لیکن اس کی بیماری طویل ہو گئی اور تمہاری پریشانیاں ایسی ہیں جن کو نعمتوں نے حاصل کیا۔ اس نے دیکھا جس اس نے تیر کے ذریعے میرے دل کو نشانہ بنایا پھر وہ میری طرف متوجہ ہوئی تو قریب تھا کہ میں حیران و پریشان ہو جاتا۔ اس کا دیکھنا بھی مصیبت سے خالی نہیں اور نہ دیکھنا تو گویا تیروں کی بارش ہے اور تیروں کی بارش بھی انتہائی تکلیف دہ ہے۔ اے میرے خون کو حلال جاننے والی اور مجھ پر رحم کرنے والے کو نہ رحم جاننے والی تیرے حلال و حرام نے کوئی انصاف نہیں کیا۔ تمہاری رائیں، پیرہ تلواریں ہیں اگر وہ حادثات کے مقابلہ میں آ جائیں ستارے معلوم ہوتے ہیں۔ ان میں سے بعض تو لوگوں کے راستوں کے لئے نشانات اور چراغ کا کام دینے والے ہیں۔ اور تاریکی کو دور کرنے والے ہیں اور بعض شیاطین کو مارنے کے لئے ہیں۔

ان شاعر کے بارے میں ذکر کیا گیا ہے کہ ان کی پیدائش ۲۲۱ھ میں اور وفات اسی سال یا اگلے سال ۲۸۴ھ میں ہوئی ان کی وفات کا یہ سبب بنا کہ معتضد کا وزیر قاسم بن عبداللہ ان کے ہجویہ اشعار سے بہت ڈرتا تھا ایک مرتبہ اس نے ان کی موجودگی میں ان سے چھپا کر کھانے میں زہر ملا دیا جب انہوں نے اس کو محسوس کیا تو فوراً اٹھ گئے۔

وزیر نے پوچھا کہ کہاں جا رہے ہو تو جواب دیا کہ جہاں تم نے (موت کو) بھیجا ہے وہاں جا رہا ہوں اس نے کہا کہ میرے والدین کو سلام کہہ دینا انہوں نے کہا کہ میں جہنم کے پاس نہیں جاؤں گا اور وہ جہنم میں ہیں۔

محمد بن سلیمان بن حبیب ابن [illegible] ابوالمنقری ابوالمعلی نے بھی اسی سال وفات پائی یہ حفاظ حدیث میں سے ہیں ابو داؤد حدیث کے بارے میں ان سے سوال کرتے تھے [illegible] وہ ہیں جنہوں نے ان پر اعتراض کرتے ہوئے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔

اس سال وفات پانے والوں میں محمد بن غالب بن حرب ابو جعفر الضبی (جو تمتام سے مشہور ہیں) تھے انہوں نے سفیان، قبیصہ، قعنبی سے روایتیں لی ہیں۔ یہ ثقات میں سے تھے۔

امام دارقطنی نے ان کے بارے میں لکھا ہے کہ بعض مرتبہ ان سے روایت حدیث میں غلطی بھی واقع ہوئی ہے رمضان میں ۹۰ سال کی عمر میں انہوں نے وفات پائی البحتری الشاعر کی وفات بھی اسی سال ہوئی۔

البحتری الشاعر کے حالات[1] ...... ان کا دیوان مشہور ہے ان کا نام ولید بن عبادہ ہے ان کو ابن عبید بن یحییٰ ابو عبادہ الطائی البحتری الشاعر بھی کہا جاتا ہے ان کا اصلی وطن منبج ہے بغداد میں نشوونما پائی متوکل و دیگر سرداروں کی مدح میں انہوں نے اشعار کہے۔ ان کے مدحیہ اشعار ان کے مرثیہ اشعار سے بہتر ہیں کسی نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے جواب دیا کہ مدحیہ اشعار طمع اور لالچ میں کہے جاتے ہیں اور مرثیہ اشعار حق وفا کی خاطر کہے جاتے ہیں اور ان دونوں میں فرق ہے۔

[illegible] ابن المرزبان نے ان کے بارے میں اشعار لکھے ہیں۔

کسی نے ان سے کہا کہ آپ ابو تمام سے بڑے شاعر ہیں انہوں نے جواب دیا کہ اگر ابو تمام نہ ہوتے تو میں شعر گوئی کو ذریعہ معاش نہیں بنا سکتا تھا ابو تمام اشعار میں میرے استاد کے درجے میں ہیں۔

اصلی وطن واپس آ کر اسی سال یا اگلے سال وفات پائی۔

---

[1] الاعلام [illegible] تاریخ بغداد [illegible] شذرات الذهب [illegible]

واقعات ۲۸۴ھ

اسی سال محرم میں رافع بن ہرثمہ کا سر بغداد لایا گیا خلیفہ نے ظہر تک مشرقی بغداد میں اس کے لٹکانے کا حکم دیا پھر رات کو مغربی بغداد میں لوگوں کی عبرت کے لئے اسے لٹکا دیا گیا۔

اسی زمانہ میں ابی الشوارب کی موت کے ۵ ماہ کے ایام کے بعد محمد بن یوسف بن یعقوب کو ابی جعفر المنصور کے شہر کا قاضی بنا دیا گیا اور اتنی دیر تک قضاء کا عہدہ خالی رہا۔

اور اسی سال ۱۱ ربیع الاول میں وقت عصر سے لے کر رات تک مصر میں شدید اندھیرا ہو گیا اور آسمانوں میں سرخی چھا گئی حتیٰ کہ آدمی اور دیوار بھی سرخ نظر آنے لگیں پھر لوگوں نے جنگل کی طرف نکل کر اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور توبہ تائب ہوئے جس کی وجہ سے وہ سیاہی و سرخی ختم ہو گئی۔

اسی زمانہ میں معتضد نے منبروں پر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر لعنت بھیجنے کا ارادہ کیا اس کے وزیر نے اس کو منع کرتے ہوئے کہا کہ لوگ دلی طور پر ان کے لئے رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ استعمال کرتے ہیں لیکن معتضد نے اس کی بات پر کوئی توجہ نہیں دی بلکہ ایک خط لکھ کر تمام آئمہ کے پاس بھیج دیا جس میں یہ لکھا ہوا تھا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر لعنت کریں اور اپنی موافقت میں چند من گھڑت حدیثیں بھی اس میں لکھ دیں اور یہ خطبہ پورے بغداد میں پڑھا جانے لگا اور لوگوں کو حضرت امیر معاویہ کے لئے رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور رحمۃ اللہ علیہ کہنے سے منع کر دیا گیا۔

لیکن وزیر اپنی بات پر جما رہا اور اس نے کہا کہ اے خلیفہ آپ سے پہلے یہ کام کسی خلیفہ نے نہیں کیا ایسا کرنے سے لوگ انہی کی طرف جائیں گے تو معتضد نے بغاوت کے خطرے کے پیش نظر اس کام کو چھوڑ دیا اتفاق کی بات یہ ہے کہ وزیر حضرت علی کو گالیاں دینے والا ناصبی تھا اسی سے معلوم ہوا کہ معتضد کا اس حرکت پر آمادہ ہونا خود اس کے برے خیالات کی وجہ سے تھا۔

اسی سال یہ اعلان بھی کر دیا گیا کہ من گھڑت قصے بیان کرنے والوں نجومیوں اور لڑائی جھگڑے کرنے والوں کے پاس کوئی نہ جائے اور نوروز کا بھی اہتمام نہ کریں لیکن پھر بعد میں اس کی مخالفت ختم کر دی گئی پس وہ لوگ مسافروں پر پانی ڈالنے لگے حتیٰ کہ فوجیوں اور پولیس والوں پر بھی پانی پھینکنے لگے یہ بھی معتضد کی بری حرکتوں میں سے ایک تھی۔

ابن الجوزی نے کہا کہ اس سال نجومیوں نے پیش گوئی کی کہ اس سال موسم سردی میں تمام ملک میں اس قدر زور دار بارش ہوگی کہ تمام ندیاں اور نالے امنڈ آئیں گے لوگ یہ دہشت ناک خبریں سن کر خوف کی وجہ سے پہاڑوں کی چوٹیوں اور ان کی کھوہوں میں چلے گئے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی پیش گوئی کو جھٹلا دیا کہ اس سال اتنی کم بارش ہوئی کہ اس سے پہلے کبھی اتنی کم بارش نہیں ہوئی تھی کہ نہریں اور چشمے خشک ہو گئے اور پانی کا قحط پڑ گیا تو مجبور ہو کر لوگوں نے صلاۃ الاستسقاء ادا کی اور بارش کے لئے دعائیں کیں۔

اسی سال رات کے وقت ایک شخص ننگی تلوار لیے ہوئے دار الخلافہ میں چکر لگاتے ہوئے نظر آیا لیکن جب اسے پکڑنے کی کوشش کی جاتی تو بھاگ جاتا اور بعض گھر والے اسے چھتوں، باغوں اور دار الخلافہ کے اردگرد چکر لگاتے ہوئے نظر آتا لیکن اس کی حقیقت حال معلوم نہ ہو سکی اس کی وجہ سے معتضد کو بھی بہت پریشانی ہوئی اور اس نے دار الخلافہ کی چار دیواری اونچا کرنے کا حکم دیا اور مزید حفاظتی انتظامات کئے اور پہرہ داروں کو ہر طرف پھیلا کر بہت کوشش کی لیکن اس کا کوئی فائدہ ظاہر نہیں ہوا۔

پھر اس نے منتر پڑھنے والوں، نجومیوں اور جادوگروں کو بلوا کر ان سے حساب لگوایا لیکن اس کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہوا۔

پھر کافی دنوں کے بعد اصل قصہ ظاہر ہوا کہ معتضد کے ایک خصی خادم کو اس کی خاص باندیوں میں سے کسی سے عشق ہو گیا تھا لیکن اس تک رسائی بلکہ اس کا دیکھنا بھی ناممکن تھا تو اس نے اس تک رسائی کے لئے مختلف قسم کے رنگوں کی ڈاڑھی، بال اور خوف ناک لباس بنوایا۔ وہ ڈاڑھی اور لباس پہن کر

شروع رات میں جاتا اور باندیوں کو ڈراوے دیتا تو اس کو دیکھنے کے لئے چاروں طرف سے باندیاں اور غلام جمع ہو جاتے اتنے میں وہ کہیں چھپ کر اپنا لباس وغیرہ اتار دیتا اور انہی کے ساتھ شامل ہو جاتا اور سوالیہ انداز میں پوچھتا کہ یہ حرکت کس نے کی ہے اسی دوران وہ اپنی معشوق کو بھی دیکھ لیتا اور اشاروں اور کنایوں میں اپنا مقصد حاصل کر لیتا۔ معتضد کے زمانے تک یہی سلسلہ رہا پھر اس نے اس کو ایک لشکر کے ساتھ طرطوس بھیج دیا اور وہ وہیں ہلاک ہو گیا اور باندی نے بھی ساری صورتحال بیان کر دی۔

احمد بن المبارک ابو عمرو المستملی کے حالات [1] ابو عمرو المستملی الزاہد النیساپوری ہیں جو حفظویہ العابد کے لقب سے مشہور ہیں انہوں نے قتیبہ، احمد، اسحاق وغیرہ سے سماعت حدیث کی ہے پچیس سال تک مشائخ سے حدیثیں نقل کرتے رہے، یہ فقیر بدحال دنیا سے کنارہ کش تھے۔

ایک روز یہ ابو عثمان سعید بن اسماعیل کی مجلس وعظ میں گئے تو وہ انہیں دیکھ کر رونے لگے اور لوگوں سے کہنے لگے کہ میں ایک بدحال دنیا سے کنارہ کش، بہت بڑے عالم کو دیکھ کر رو رہا ہوں اور مجھے تمہارے سامنے ان کا نام لیتے ہوئے شرم آتی ہے۔

لوگوں نے ان کی یہ بات سن کر دراہم، انگوٹھی، کپڑے بڑی مقدار میں ان کے سامنے پیش کر دیے یہ منظر دیکھ کر ابو عمرو مستملی اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ اے لوگو میں وہی شخص ہوں جس کا نام شیخ نے تمہارے سامنے نہیں لیا اور اگر مجھے ان پر تہمت کا خطرہ نہ ہوتا تو جس چیز کو انہوں نے ظاہر نہیں کیا میں بھی ظاہر نہ کرتا یہ سن کر ابو عثمان کو ان کے اخلاص پر بڑا تعجب ہوا پھر ابو عمرو نے وہ سارا سامان لے کر مسجد سے نکلنے سے پہلے ہی فقراء اور ضرورت مندوں میں تقسیم کر دیا ان کی وفات اسی سال جمادی الآخری میں ہوئی اس سال اسحاق بن الحسن کا بھی انتقال ہوا۔

اسحاق بن الحسن کے حالات [2] یہ اسحاق بن الحسن ابن میمون بن سعد ابو یعقوب الحربی ہیں انہوں نے عفان، ابو نعیم وغیرہ سے حدیث کا سماع کیا یہ ابراہیم الحربی سے تین سال بڑے تھے ان کے انتقال کے اعلان پر لوگ نماز جنازہ کے لئے ان کے گھر پہنچ گئے بعض لوگوں نے یہ سمجھا کہ ابراہیم الحربی کا انتقال ہو گیا ہے اس لئے وہ ان کے گھر پہنچ گئے ابراہیم الحربی کہنے لگے کہ تمہیں مغالطہ ہو گیا ہے لیکن عنقریب تم یہاں بھی آ جاؤ گے چنانچہ اس کے بعد وہ ایک سال بھی زندہ نہیں رہے۔

اسحاق بن محمد بن یعقوب الزہری کا انتقال بھی اسی سال ہوا ان کی عمر ۹۰ سال تھی یہ انتہائی نیک اور ثقہ تھے یہ اسحاق بن موسیٰ بن عمران الفقیہ ابو یعقوب الاسفرائینی الشافعی کی بھی اسی سال وفات ہوئی، عبداللہ بن علی بن حسن بن اسماعیل ابو العباس الہاشمی کی وفات بھی اسی سال ہوئی ان کی شخصیت بغداد میں شہرت یافتہ تھی اور جامع رصافہ کے امام بھی تھے عبدالعزیز بن معاویہ العتابی (جو عتاب بن اسید بصری کی اولاد سے تھے پھر بغداد آ گئے تھے) کا بھی انتقال اسی سال ہوا انہوں نے ازہر السمان، ابی عاصم النبیل سے روایت حدیث کی ہے یزید بن ہیثم بن طہمان ابو خالد الدقاق (جو البادی سے مشہور ہیں) کی وفات بھی اسی سال ہوئی۔

ابن الجوزی کا قول ہے کہ صحیح قول کے مطابق یہ البادء کے بجائے البادی سے مشہور تھے کیوں کہ یہ جڑواں پیدا ہوئے تھے اور پیدائش میں اول یہی تھے انہوں نے یحییٰ بن معین وغیرہ سے روایت حدیث کی ہے یہ انتہائی نیک ثقہ تھے۔

واقعات ۲۸۵ھ

اسی سال صالح بن مدرک الطائی نے اجفر مقام پر حجاج کو لوٹ کر ان کے اموال اور عورتوں پر قبضہ کر لیا جس کی قیمت دس لاکھ دینار تھی۔

اسی زمانہ میں ۲۰ ربیع الاول بروز اتوار کوفہ کے دیہاتی علاقوں میں اولاً اندھیری چھا گئی پھر بجلی کی چمک اور کڑک کے ساتھ زوردار بارش ہوئی اور

---

(۱) تذکرۃ الحفاظ ۲/[illegible] شذرات الذہب ۲/[illegible] [illegible] الوافی بالوفیات [illegible]

(۲) شذرات الذہب ۲/[illegible] [illegible] لسان المیزان ۱/[illegible] میزان الاعتدال ۱/[illegible] الوافی بالوفیات [illegible]

بعض دیہاتوں میں بارش کے ساتھ سفید پتھر بھی گرے جو بارہ درہم کے وزن کے برابر تھے اور آندھی سرخ، زرد، سیاہ چلی جس نے بہت سے درختوں کو اکھیڑ پھینکا اور دریا میں اتنا ابال آیا کہ بغداد غرق ہونے کا خطرہ پیدا ہو گیا رواں سال ہی میں موفق کے آزاد کردہ غلام راغب الخادم نے روم کے شہروں میں جہاد کر کے بہت سے قلعوں کو فتح کر لیا اور بہت سے افراد کو قید کر لیا اور جو ان کے ساتھ تین ہزار قیدی تھے انہیں قتل کر دیا پھر صحیح سالم ہو کر واپس لوٹ آیا۔

اسی سال محمد بن عبد اللہ الہاشمی نے لوگوں کو حج کرایا۔

اسی زمانہ میں احمد بن عیسیٰ بن شیخ صاحب آمد کی وفات ہوئی ان کے انتقال کے بعد ان کا لڑکا محمد آمد پر قابض ہو گیا تب معتضد ادھر گئے اور اس کا محاصرہ کر لیا پھر بزور معتضد کی اطاعت قبول کر لی اس نے خوش ہو کر اس کا بڑا اعزاز و اکرام کیا اور اپنے لڑکے مکتفی کو اس کا نائب بنا دیا۔

اس کے بعد معتضد نے قنسرین اور عواصم کا رخ کیا وہاں پر ہارون بن خمارویہ سے بھی علاقے لے لئے پھر بعض علاقوں میں اسے مکمل اختیارات دے دیے اور مصر میں صلح سے کام چلایا۔

اسی سال ابن الاخشید نے بلاد روم کی اہل طرطوس سے مقابلہ کر کے بہت سے قلعوں کو ان سے چھین لیا وللہ الحمد اسی سال وفات پانے والوں میں ابراہیم بن اسحاق بن بشیر بن عبد اللہ بن رستم ابو اسحاق حربی بھی ہیں۔

ابراہیم بن اسحاق کے حالات۔۔۔ یہ ابراہیم بن اسحاق بن بشیر بن عبد اللہ بن رستم ابو اسحاق الحربی ہیں جو فقہ اور حدیث کے اماموں میں سے ہیں یہ بہت زاہد و عابد تھے امام احمد بن حنبل سے مسائل کا علم حاصل کیا اور ان سے بہت زیادہ روایت بھی کی۔

امام دار قطنی کا قول ہے کہ ابراہیم حربی امام مصنف، عالم، تمام علوم میں ماہر، صدوق تھے یہ زہد و تقویٰ میں امام احمد کے برابر تھے ان کے عمدہ کلاموں میں سے کچھ اقتباسات یہ ہیں۔

> بہادر شخص وہ ہے جو اپنی پریشانی کو اپنے گھر والوں تک بھی ظاہر نہ کرے۔ خود اپنے متعلق کہتے ہیں کہ مجھے چالیس سال سے آدھے سر کے درد کی شکایت ہے لیکن میں نے آج تک کسی پر اس کو ظاہر نہیں کیا۔ بیس سال سے میری ایک آنکھ کی بینائی ختم ہوئی ہے لیکن کسی کو اس کا علم نہیں۔ ستر سال سے بھی زائد گزر گئے میں نے اپنے گھر والوں سے کھانا نہیں مانگا اگر وہ دیتے تو کھا لیا ورنہ صبر کر کے سو گیا۔

رمضان میں ان کا یومیہ خرچ صرف ڈیڑھ درہم ہوتا تھا کیونکہ ان کے گھر میں سالن میں صرف بھنے ہوئے بینگن یا شوربہ اور روٹی یا قیمہ ہوتی تھی۔ ایک مرتبہ خلیفہ معتضد نے ان کی خدمت میں دس ہزار درہم بھیجے تو انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا خلیفہ نے ایک دوبارہ پیغام بھیجا کہ یہ رقم آپ اپنے علم کے مستحقین میں تقسیم کر دیں۔ پھر انہوں نے جواب دیا کہ یہ مال ہم سے کسی اور نے پہلے جمع کیا ہو گا خلیفہ کو میرا پیغام یاد دلا دیں کہ ہمیں اسی حالت پر چھوڑ دو ورنہ ہم یہ شہر چھوڑ کر کہیں اور چلے جائیں گے۔

ان کی وفات کے وقت ان کے بعض دوست ان کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے اس وقت ان کی ایک بچی اپنی پریشانی کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگی اس وقت صرف ہم خشک روٹی اور نمک پر گزارا کر رہے ہیں اور کبھی صرف خشک روٹی ہی ہوتی ہے یہ سن کر ان کے والد نے کہا کہ تم کو خوف ہے کہ گھر کے ایک کونے میں میرے ہاتھ کے لکھے ہوئے بارہ ہزار جزء رکھے ہوئے ہیں ان میں سے ایک جزء کی قیمت ایک درہم ہے تو اس وقت تمہارے پاس روزانہ ایک جزء بیچ دیا کرو جس کے پاس بارہ ہزار جزء ہوں تو وہ فقیر نہیں ہو سکتا۔

اسی سال ۲۸۵ھ میں ابراہیم کی وفات ہوئی باب الانبار کے پاس قاضی یوسف بن یعقوب نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور ان کے جنازہ میں علماء اور لوگوں کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی۔ مشہور و معروف شخصیت مبرد نحوی کی بھی اسی سال وفات ہوئی۔۔

مبرد نحوی کے حالات۔۔۔ یہ محمد بن یزید بن عبد الاکبر ابو العباس الازدی الثمالی ہیں جو مبرد نحوی سے مشہور ہیں بصرہ کے رہنے والے لغت اور عربی زبان کے اماموں میں سے ہیں امام مازنی، ابو حاتم سجستانی ان کے استاذ ہیں یہ نقل علوم میں ثقہ اور قابل اعتماد تھے فصیح اور ہوشیار بھی تھے

لوگوں کو متاثر کرتے تھے ادب میں ان کی ایک کتاب الکامل کے نام سے مشہور ہے۔ ان کے مبرد نام کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے حاکم کے خوف سے ایک حاکم کے پانی کوزے کے نیچے چھپ کر جان بچائی تھی۔

مبرد کہتے ہیں کہ ایک دن میں اپنے کچھ دوستوں کے ساتھ رقہ میں پاگل خانہ میں پاگلوں کے پاس پہنچا تو وہاں ہم نے اچھی شکل وصورت والا اچھے لباس میں ملبوس ایک نوجوان کو دیکھا شاید وہ بھی وہاں بندھا ہوا تھا اس نے ہمیں دیکھتے ہی سلام کیا اور پوچھا کہ تم کون ہو ہم نے کہا کہ ہم عراقی ہیں اس نے کہا کہ عراقیوں پر میرے والدین قربان ہوں اب تم مجھے کچھ اشعار سناؤ یا پھر میں سناؤں ہم نے کہا کہ آپ ہی سنا دیں چنانچہ اس نے مندرجہ ذیل اشعار سنائے:

> خدا ہی جانتا ہے کہ میں غم سے نڈھال ہو رہا ہوں اور میں اپنی پریشانی کے اظہار سے قاصر ہوں، میری دو روحیں ہیں ایک پر شہر نے قبضہ کر رکھا ہے اور دوسری پر دوسرے شہر نے۔ میرا جو اس شہر میں ہے اس کو تو صبر نفع دے سکتا ہے اور شاید تمہارا ساتھی اس کو مضبوط کر سکتی ہے یہ میری جان روح حاضر ہو جائے کی طرح ہے اس جگہ پر جو کیفیات تم محسوس کر رہے ہو وہی کیفیات میں بھی محسوس کر رہا ہوں۔ جب میری محبوبہ کے خاندان والوں نے کوچ کی شب میں اپنے اونٹوں کو شتربانوں پر میری محبوبہ کو سوار کیا تو وہ محبت کی وجہ سے اونٹ سے پیچھے کو مڑی۔ اس نے پردوں کے درمیان دیکھنے والوں کے لیے اپنا چہرہ ظاہر کیا اس وقت نظر جھکا کر وہ میری طرف دیکھنے لگی اس حال میں کہ اس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ پھر اس کی انگلیوں کو ناخنوں سے جدا ہوتے ہوئے کہ جن کے پورے تم مہندی میں رنگے ہوئے تھے میں نے زور سے پکار کر کہا کہ اے اونٹ تم میری محبوبہ کو لادنے نہ اٹھا سکو گے اس جدائی پر پھٹکار ہو میرے ہمراہ جانے والوں پر کیا آفت پڑی کہ سفر جدائی شروع ہو گیا اور وہ اس کی وجہ سے جدا ہو گئے اے لوگو۔ یہ عہد والے جلدی کرتا کہ میں انہیں رخصت کروں جلدی کر تیرے کوچ کرنے میں میری موت ہے جب میں نے کئے ہوئے وعدے پر قائم ہوں میں اسے کیسے توڑ سکتا ہوں کاش مجھے کوئی پانے والا ملامت کرنے والوں سے عشق کی حقیقت بتا دے۔

مبرد کہتے ہیں کہ میرے دوستوں میں سے ایک دوست جوان سے نفرت کرنے والا تھا اس نے کہا کہ وہ تو مر گئے تو جوان نے کہا کہ پھر تو مجھے بھی مر جانا چاہیے میرے دوست نے کہا کہ اگر تو یہ چاہتا ہے تو مر جا چنانچہ اس نے انگڑائی لے کر ایک ستون کے ساتھ ٹیک لگائی اور اسی وقت اس کی جان نکل گئی پھر اس کی تدفین کے بعد ہم واپس ہوئے۔ مبرد کی عمر ستر سال سے کچھ زائد تھی۔

واقعات ۲۸۶ھ

اسی سال ربیع الاول میں آمد پر ابن شیخ نے قبضہ کر لیا ہارون بن احمد بن طولون نے مصر سے معتضد کے پاس خط لکھا جس وقت وہ آمد پر مقیم تھا کہ وہ قنسرین اور عواصم کے شہر اس کے حوالے کر دے گا کہ مصر پر اس کی حکومت باقی رہے معتضد نے اس کی شرط قبول کر لی پھر اس نے آمد سے عراق کا قصد کیا اور آمد کی چار دیواری کو ختم کرنے کا حکم دیا لیکن اسے مکمل ختم نہ کیا جا سکا ابن المعتمد نے آمد کی فتح پر مبارکباد دیتے ہوئے یہ اشعار کہے:

> تم خلیفہ کو جانے دو اور عاصی کی طرف سے تم غبطہ میں رہو اور زمانہ تم کو مبارکباد دے رہا ہے۔ بہت سے واقعات ایسے ہیں اگر قوموں کے مقابلے میں آگے بڑھ گئے تو زمانہ پیچھے ہٹ جائے گا۔ وہ خود شیر ہے اور اس کے شکار بھی شیر ہیں ان شیروں کے خون کرنے کی وجہ سے اس کے ناخن مقید نہیں ہوتے۔

جب خلیفہ بغداد واپس پہنچا تو اس کے پاس حسب معمول عمرو بن لیث کی طرف سے ہدیہ آیا جو چالیس ہزار قیمت کا تھا اور گھوڑے اور ان کی

زمین ہتھیار اور دیگر چیزیں ہیں اس کے علاوہ تھیں اور یہ ۲۲ جمادی الاولیٰ بروز جمعرات کا دن تھا۔

رافع بن ہرثمہ کا قتل اسی زمانے میں اسماعیل بن احمد السامانی اور عمرو بن لیث کے درمیان سخت جنگ ہوئی کیوں کہ عمرو بن لیث نے جب رافع بن ہرثمہ کو قتل کر کے اس کا سر خلیفہ کے پاس پہنچایا تو اس سے ماوراء النہر کے علاقوں کی حکومت کا مطالبہ کیا جسے خلیفہ نے قبول کر لیا اس فیصلے کی وجہ سے ماوراء النہر کے نائب حاکم اسماعیل بن احمد السامانی کو سخت پریشانی ہوئی اور اس نے عمرو بن لیث کو خط لکھا کہ تمہارے زیر قبضہ کافی علاقے ہیں تم انہی پر قناعت کرو لیکن عمرو بن لیث نے اس کی بات نہیں مانی۔

اسماعیل بن احمد اور عمرو بن لیث میں مقابلہ اور اسماعیل کی فتح بالآخر اسماعیل نے ایک بہت بڑے لشکر کے ساتھ اس کا رخ کیا اور بلخ کے پاس دونوں میں مقابلہ ہو گیا عمرو بن لیث کو شکست ہوئی اور اسے قیدی بنا لیا گیا۔

جب اسماعیل بن احمد کے سامنے اسے لایا گیا تو اسماعیل نے کھڑے ہو کر اس کا استقبال کیا اور بوسہ دیا اس کا چہرہ دھویا خلعت سے نوازا اور اسے امن دے کر مطمئن کر دیا اور خلیفہ کو لکھا کہ ان علاقوں کی عوام عمرو بن لیث سے بہت تنگ ہے خلیفہ نے خط کے جواب میں لکھا کہ اس کی آمدنیاں اور اموال پر قبضہ کر لیا جائے چنانچہ قبضہ کر لیا گیا۔

عمرو بن لیث کی کایا پلٹ گئی حالانکہ اس سے پہلے اس کے محل کے باورچی خانے کا سامان چھ سو اونٹوں پر لادا جاتا تھا اور اس سے عجیب بات یہ ہے کہ گرفتاری کے وقت عمرو بن لیث کے ساتھ پچاس ہزار لشکر تھے لیکن کسی کو کچھ نہیں کیا گیا اور نہ کسی کو گرفتار کیا گیا۔ اصل میں لالچی انسان کا انجام یہی ہوتا ہے اور لالچ ہی نے اس کو اس مقام تک پہنچایا اور یہ تو ضرورت سے زیادہ طلب دنیا اور لالچی شخص کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا پہلے سے قانون چلا آ رہا ہے۔

حبشی سے بڑے فسادی، قرامطہ کے سردار ابوسعید جنابی کا ظہور اس کا ظہور اسی سال جمادی الآخری میں بحرین کے نواحی علاقے میں ہوا بہت سے دیہاتی قسم کے لوگ اس کی طرف متوجہ ہو گئے اور اس کا دبدبہ چھا گیا اپنے اردگرد کے کافی دیہاتوں کے لوگوں کو اس نے قتل کر دیا پھر بصرہ کے قریب قطیف علاقے میں اس نے داخل ہونے کا ارادہ کیا اس موقع پر خلیفہ معتضد نے وہاں کے نائب حاکم کو اس کی چار دیواری قائم کرنے کا حکم دیا چنانچہ اس نے چالیس ہزار دینار خرچ کر کے اس کی چار دیواری بنوائی جس کی وجہ سے ابو سعید اور اس کے ساتھی قطیف میں داخل نہ ہو سکے۔

اس سے قبل ابو سعید جنابی اور اس کے ساتھیوں نے ہجر اور اس کے اردگرد کے علاقوں پر قبضہ کر کے وہاں بڑا فساد برپا کیا اصل میں یہ شخص غلہ کا دلال تھا اور لوگوں کو سامان کی قیمتیں بتاتا تھا انہی دنوں ۲۸۱ھ میں ایک شخص یحییٰ بن مہدی کا ظہور ہوا قطیف کے عوام نے لوگوں کو مہدی کی بیعت کی دعوت دی تو ایک شخص علی بن علاء بن حمدان الزیادی نے اس کے ہاتھ پر بیعت کی قطیف کے شیعوں نے بھی اس کے ہاتھ پر بیعت کر لی انہی میں سے ابو سعید جنابی بھی تھا پھر رفتہ رفتہ اس کی قوت میں اضافہ ہوتا چلا گیا اور قرامطہ وغیرہ بھی اس کے ساتھ مل گئے تھے۔ یہ ان کا امیر بن گیا اور ان پر اس کا حکم چلنے لگا اصل میں یہ جنابہ نامی شہر کا باشندہ تھا اس کا اور اس کے ساتھیوں کا باقی تذکرہ انشاء اللہ عنقریب آئے گا۔

یہ واقعہ اس سال کا بہت اہم واقعہ ہے پھر اس کی سند سے یہ واقعہ بھی ذکر کیا کہ ایک عورت نے اپنے شوہر کے خلاف پانچ سو دینار مہر کا دعویٰ کیا شوہر نے انکار کر دیا تو وہ عورت اپنے موافق گواہ لے آئی لیکن گواہوں نے کہا کہ پہلے تم اپنے چہرے سے نقاب اٹھاؤ تاکہ ہم تمہارا چہرہ دیکھ کر گواہی دیں کہ تم واقعی اسی کی عورت ہو اور وہ اس پر مصر ہو گئے شوہر نے ان کے اصرار کو دیکھ کر کہا کہ تمہیں اس کا چہرہ دیکھنے اور میرے خلاف گواہی دینے کی ضرورت نہیں ہے میں اس کے دعوے کا اقرار کرتا ہوں عورت نے جب دیکھا کہ اب بھی شوہر میرا احترام کرتا ہے تو اس نے کہا کہ میں اب تمہیں دنیا و آخرت سے بری کرتی ہوں۔

(۱) احمد بن عیسیٰ ابو سعید الخراز ان کا شیخ ذہبی نے تذکرہ کیا ہے کہ ان کی وفات اسی سال ہوئی۔ ابن الجوزی نے [illegible] سال ان کی وفات

کے ہاتھ میں ہوئی

اسی سن وفات پانے والوں میں اسحاق بن محمد بن احمد بن ابان بھی ہیں ان کی کنیت ابو یعقوب النخعی الاحمر ہے شیعوں کا فرقہ اسحاقیہ انہی کی طرف منسوب ہے ابن نوبختی نے ... ابن الجوزی نے ذکر کیا ہے کہ یہ حضرت علی کی خدائی کا معتقد تھا پھر وہ خدائی ان سے حسن ان سے حسین کی طرف منتقل ہوئی جس کا ظہور ہر وقت ہوتا رہتا ہے اور نصیریہ کے لوگوں نے اسی کی اتباع کی۔

اسے احمر بھی کہتے ہیں۔ یہ کہ اس کو برص کی بیماری لگ گئی تھی تو یہ اپنے چہرے پر رنگ ملتا تاکہ رنگت تبدیل ہو جائے تو شیخ نے اس کے علاوہ بھی اس کی بہت سی غلط باتیں نقل کی ہیں اور معتزلی وغیرہ نے بھی اس کے واقعات اور احوال نقل کی ہیں شاید ہی دنیا میں کوئی ایسا شخص ہوگا جس کا تذکرہ بھی برائی کے ساتھ کیا جاتا ہو

بقی بن مخلد بن یزید ابو عبد الرحمن الاندلسی الحافظ کی وفات بھی اسی سال ہوئی ان کا تعلق علماء مغرب سے ہے تفسیر، مسند، سنن و آثار میں ان کی تصنیف کردہ کتابیں ہیں۔ ابن حزم نے ان کی تفسیر کو تفسیر ابن جریر پر اور مسند کو مسند احمد اور مصنف ابن ابی شیبہ پر ترجیح دی ہے لیکن یہ بات قابل غور ہے اس لئے کہ ابن حزم نے پہلے تاریخ میں ان کے محدث ہونے کو بیان کرتے ہوئے ان کی تعریف کی ہے اور کہا ہے کہ قوت حافظہ اور اتقان کے مالک تھے اس کے ساتھ ساتھ یہ مستجاب الدعوات بھی تھے اور پچھتر سال کی عمر میں اسی سال ان کی وفات ہوئی اس سال وفات پانے والوں میں الحسن بن بشار بھی ہیں۔

الحسن بن بشار: ان کی کنیت ابو علی الخیاط ہے ابو بلال اشعری سے انہوں نے احادیث روایت کی ہیں ان سے ابو بکر الشافعی نے روایت حدیث کی، ثقات میں ان کا شمار ہوتا تھا۔

یہ کسی بیماری میں مبتلا تھے رات کو خواب میں دیکھا کہ ایک شخص کہہ رہا ہے کہ لا کھاؤ اور لا کی مالش کرو انہوں نے اس کی تعبیر یہ نکالی کہ اس سے قرآن کی آیت زیتونة لا شرقية ولا غربية (سورۂ نور آیت ۳۵) کی طرف اشارہ ہے چنانچہ انہوں نے کھانے پینے میں زیتون تیل کا استعمال شروع کر دیا پھر اس کے کھانے سے بیماری سے انہیں نجات ملی۔

محمد بن ابراہیم ابو جعفر الانماطی کی وفات بھی اسی سال ہوئی۔ یہ مربع سے مشہور اور یحییٰ بن معین کے شاگرد ہیں ثقہ تھے اور ان کا حافظہ تیز تھا۔

عبد الرحیم ... الشیخ المصنف علی بن عبد العزیز البغوی (جن کی مسند ہے) کی وفات بھی اسی سال ہوئی۔ محمد بن یونس کا انتقال بھی اسی سال ہوا۔

محمد بن یونس کے حالات: ... یہ ابن یونس بن سلیمان بن عبید بن ربیعہ بن کدیم ابو العباس القرشی البصری الکدیمی ہیں روح بن عبادہ کی بیٹی کے بیٹے ہیں ان کی پیدائش ۱۸۳ھ میں ہوئی انہوں نے عبد اللہ بن داؤد، ابو الولید الطیالسی، ابو عاصم اور دیگر لوگوں سے حدیث سنی پھر ان سے ابن السماک، النجاد، ابو بکر بن مالک القطیعی نے حدیثیں روایت کیں۔ ابو بکر بن مالک القطیعی ان سے روایت کرنے والے آخری انسان ہیں۔ یہ قوت حافظہ کے مالک اور غریب حدیث بہت زیادہ بیان کرنے والے تھے اسی وجہ سے علماء نے ان کے بارے میں چہ میگوئیاں کی ہیں جس کی تفصیل ہم نے اپنی کتاب التکمیل میں بیان کر دی ہے۔

اسی سال ... کی نماز جنازہ سے پہلے ان کا انتقال ہوا ان کی عمر ۹۰ سال سے تجاوز کر گئی تھی قاضی یوسف بن یعقوب نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ یعقوب بن اسحاق بن نجیح ابو یوسف الواسطی کا انتقال بھی اسی سال ہوا۔ انہوں نے یزید بن ہارون سے ۳۰ ہزار حدیث کی پھر بغداد آ کر چار ہزار حدیثیں بیان کیں اور ... کے پاس سے شرکت کا وعدہ کیا لیکن ... سے قبل رات ہی ۱۱۲ سال کی عمر میں ان کا انتقال ہو گیا۔

ابو سعید الخراز کی وفات بھی اسی سن ہوئی جیسا کہ ابن ... نے کہا ہے اور ابن الجوزی کے قول کے مطابق ۲۷۷ھ میں انہوں نے وفات پائی۔

واقعات ۲۸۷ھ

اس سال ابو سعید جنابی کے ساتھی قرامطہ نے ہجر کے مضافات میں زبردست ہنگامہ برپا کئے لوگوں کو قتل کر دیا بچوں کو گرفتار کر لیا اور فساد برپا کئے رکھا۔ خلیفہ نے عباس بن عمرو الغنوی کی ماتحتی میں ایک عظیم لشکر تیار کر کے ابو سعید سے مقابلہ کرنے کے لئے یمن اور بحرین کی طرف بھیج دیا عباس کے ساتھ دس ہزار کا نوجوان بھی تھے چنانچہ دونوں میں مقابلہ ہوا ابو سعید نے سب کو گرفتار کر لیا۔ سوائے امیر کے تمام کو قتل کر دیا یہ بڑا عجیب واقعہ تھا اور عمرو بن لیث کے واقعہ کے برخلاف تھا کیونکہ اس واقعہ میں پچاس ہزار میں سے صرف عمرو بن لیث کو گرفتار کیا گیا تھا اور اس واقعہ میں صرف امیر بچا تھا۔

یہ بھی ذکر کیا گیا ہے کہ گرفتار شدگان کو جب ابو سعید کے سامنے ایک ایک کر کے قتل کیا جا رہا تھا تو ابو العباس بھی ان کے درمیان موجود تھا پھر ابو العباس کو اکیلا دور لے جا کر چھوڑ دیا گیا اور اس سے کہا کہ اپنے خلیفہ کے پاس جا کر یہ سارا ماجرا بیان کر۔ یہ واقعہ اسی سال شعبان کے مہینے میں ہوا۔

اس واقعہ کے بعد لوگ بہت پریشان ہو گئے حتی کہ بصرہ والوں نے نقل مکانی کا ارادہ کر لیا لیکن یہاں کے نائب حاکم نے انہیں منع کر دیا۔

اس سال رومیوں نے طرطوس کے راستے پر قبضہ کر لیا کیونکہ گزشتہ سال اس کے نائب حاکم ابن الاخشید کا انتقال ہو گیا تھا اور اس کی جگہ مظفر کے مددگار ابو ثابت کو حاکم مقرر کیا گیا تھا تو رومیوں نے اس موقع کو غنیمت سمجھ کر لشکر جمع کر لیا چنانچہ ابو ثابت نے ان کا مقابلہ کیا بالآخر رومیوں کو فتح ہوئی اور انہوں نے ابو ثابت کو ان کے لشکر سمیت گرفتار کر لیا جس کی وجہ سے ثغر کے لوگوں نے ابن الاعرابی کو اپنا حاکم مقرر کر لیا۔ یہ واقعہ ماہ ربیع الثانی میں پیش آیا۔

اسی سال محمد بن زید علوی طبرستان و دیلم کے امیر کو قتل کر دیا گیا کیونکہ اسماعیل السامانی نے جب عمرو بن لیث کو شکست دی تو محمد بن زید نے سوچا کہ اسماعیل اپنے علاقے سے آگے نہیں بڑھے گا اور خراسان اس وقت خالی ہے لہذا وہ خراسان کے ارادے سے نکلا لیکن اسماعیل اس سے پہلے ہی خراسان پر قابض ہو گیا اور محمد بن زید کو خط لکھا کہ اپنے علاقے تک محدود رہو لیکن وہ نہیں مانا مجبوراً اسماعیل نے مقابلہ کی تیاری کی تب محمد بن ہارون کی ماتحتی میں ایک لشکر روانہ کر دیا چنانچہ دونوں کا مقابلہ ہوا محمد بن ہارون پیچھے ہٹ گیا تو محمد بن زید کے لشکر نے اس کا تعاقب کیا اس نے پلٹ کر ان پر سخت حملہ کر کے انہیں شکست دے دی اور ان کا سامان لوٹ لیا اس موقع پر محمد بن زید شدید زخمی ہو گیا بالآخر چند روز بعد وہی اس کی موت کا سبب بنا۔

اس جنگ میں محمد بن زید کے بیٹے زید کو بھی گرفتار کر کے اسماعیل بن احمد کے پاس بھیج دیا اس نے اس کا اکرام کیا اور اسے کافی امداد سے نوازا محمد بن زید علوی بڑا ادیب و فاضل شخص تھا لوگوں کے ساتھ بڑے حسن سلوک کے ساتھ پیش آتا تھا لیکن یہ شیعیت کی طرف مائل تھا۔

ایک دن دو شخص ان کے پاس جھگڑا لے کر آئے ان میں سے ایک کا نام معاویہ اور دوسرے کا نام علی تھا محمد بن زید نے کہا کہ فیصلہ تو علی کے حق میں ہوگا معاویہ نے کہا کہ اے امیر ذرا سنیں اور معاملہ کو دیکھیں کیونکہ میرا والد کٹر شیعوں میں سے تھا اس نے محض اہل سنت کی دلجوئی کی خاطر میرا نام معاویہ رکھا گیا اور اس کا والد پکا ناصبی تھا تمہاری وجہ سے اس کا نام علی رکھا گیا اس کی حاضر جوابی سے محمد بن زید بڑا خوش ہوا اور ان کے ساتھ اچھا معاملہ کیا۔

ابن الاثیر نے اپنی کامل میں کہا ہے کہ اس سال وفات پانے والوں میں اسحاق بن یعقوب بن عمر بن خطاب العدوی مدنی بھی ہیں جو کئی برس تک یمامہ اور بحرین کے حاکم تھے پھر ان کی جگہ عبداللہ بن ہاشم بن عبداللہ بن مظفر کو حاکم بنا دیا گیا ابو عبید قاسم بن سلام کے شاگرد علی بن عبد العزیز البغوی کا انتقال بھی اسی سال ہوا ابو العباس احمد بن مہدی الرازی الموصلی کی وفات بھی اسی سال ہوئی یہ خواص میں سے تھے۔

علامہ ابو الفرج ابن الجوزی نے ذکر کیا ہے کہ خمارویہ بن احمد بن طولون کی لڑکی معتضد کی بیوی قطر الندی کی وفات بھی اسی سال ہوئی ابن الجوزی نے کہا ہے کہ اسی سال ماہ رجب میں ہوئی اور رصافہ کے قصر محل میں اس کی تدفین ہوئی۔

یعقوب بن یوسف بن ایوب ابو بکر المطوعی نے بھی اسی سال وفات پائی انہوں نے احمد بن حنبل علی بن المدینی سے احادیث سنی ہیں ان

سے مجاہد اور عطاء نے روایت کی۔ یہ یومیہ پچیس ہزار بار سورۃ اخلاص کا وظیفہ کرتے تھے۔

صاحب کتاب کا قول ہے کہ اس سال وفات پانے والوں میں السنۃ اور دیگر مصنفات والے ابوبکر بن ابی عاصم بھی ہیں۔

ابوبکر بن ابی عاصم کے حالات...۔ یہ احمد بن عمرو بن ابی عاصم النبیل ہیں فن حدیث میں ان کی بہت سی تصنیفات ہیں ان میں سے ایک اہم و مفید مصنفات علیٰ طریق السلف بھی ہے یہ حافظ حدیث تھے صالح بن احمد کے بعد اصبہان کے قاضی بنے حصول حدیث کے لئے انہوں نے دور دراز کے اسفار کئے ابوتراب نخشبی وغیرہ کی صحبت میں رہے۔

ان کی کرامت کا ایک عجیب قصہ ہے کہ ایک مرتبہ ان کے ساتھ دو یا تین لوگ سفر میں تھے۔ چلتے چلتے ایک سفید ٹیلے پر پہنچے تو انہوں نے اس ریت کے ٹیلے کو دیکھ کر کہا کہ اللہ کے حضور دعا کی کہ آج کے دن ہمیں سفید حلوہ عطا کر دے چنانچہ تھوڑی دیر کے بعد ایک دیہاتی نے سفید حلوہ لا کر ان کی خدمت میں پیش کر دیا پھر انہوں نے اسے کھایا۔

ان کی وفات کے بعد کسی نے ان کو خواب میں حالت نماز میں دیکھا نماز سے فراغت کے بعد ان سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ جواب میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ موانست کا معاملہ فرما کر میری وحشت کو دور کر دیا۔

واقعات ۲۸۸ھ

اس سال چند واقعات کا ظہور ہوا۔

(۱)...رومیوں نے ایک لشکر جرار کے ساتھ خشکی اور دریائی راستوں سے رقہ کے لوگوں پر حملہ کر کے کافی لوگوں کو قتل کر دیا اور پندرہ ہزار لوگوں کو گرفتار کر لیا۔

(۲)...آذربائیجان کے باشندوں میں اتنی سخت وبا پھیلی کہ اس کی وجہ سے اموات اتنی کثرت سے ہوئیں کہ مردوں کو دفن کرنے والا کوئی نہیں تھا چنانچہ مردوں کو بغیر دفن کے سڑکوں پر چھوڑ دیا۔

(۳)...اہواز کے علاقوں میں وقت عصر سے تہائی رات تک سخت آندھی چلی پھر سخت ترین زلزلہ آیا اور چند روز تک یہی کیفیت رہی جس کی وجہ سے عمارتیں گر گئیں اور بعض زمین میں دھنس گئیں یہاں تک کہ بے شمار افراد ہلاک ہوئے انا للہ و انا الیہ راجعون۔

(۴)...قرامطہ بصرہ کے بالکل قریب پہنچ گئے جس کی وجہ سے بصرہ کے عوام خوف زدہ ہو گئے اور انہوں نے نقل مکانی کا ارادہ کر لیا لیکن بصرہ کے نائب حاکم نے انہیں منع کر دیا۔

خواص کی وفات...۔ اس سال خواص میں بشر بن موسیٰ بن صالح ابو علی الاسدی کی وفات ہوئی۔

بشر بن موسیٰ بن صالح ابو علی الاسدی کے حالات...۔ ان کا سن پیدائش ۱۹۰ھ ہے انہوں نے صرف ایک حدیث بن کر اکثر احادیث ہوذہ بن خلیفہ، حسن بن موسیٰ الاشیب، ابی نعیم، علی بن جعد، اصمعی وغیرہ سے سنی پھر ان سے ابن المنادی، ابن مخلد، ابن صاعد، النجاد، ابو عمر الزاہد، الخطبی، ابوبکر شافعی، ابن الصواف وغیرہ نے روایت کی یہ ثقہ امین، قوت حافظہ کے مالک تھے اور اشراف میں سے تھے امام احمد ان کا بڑا اکرام فرماتے تھے ان کے اشعار میں سے چند اشعار یہ ہیں۔

میں کمزور ہو گیا ہوں اس لئے کہ اسی سال سے زیادہ عمر والا شخص کمزور ہو جاتا ہے۔ اور وہ اس قیدی کی طرح چلتا ہے جس کے
پاؤں میں بیڑیاں پڑی ہوئی ہوں اس کے پاؤں میں بیڑی ہونے کی وجہ سے اس کے قدم قریب قریب پڑتے ہیں۔

ثابت بن قرہ بن ہارون ابوالحسن کو بعض نے زہرون بن ثابت بن کرام بن ابراہیم الصابی الفیلسوف الحرانی بھی کہا جاتا ہے کی وفات بھی اسی سال ہوئی

ان کی کافی تعداد میں کتابیں ہیں ان میں سے ایک کتاب اقلیدس بھی ہے جسے حنین بن اسحاق العبادی نے عربی زبان میں منتقل کیا ہے یہ اصل میں صابی مشرک آدمی تھے پھر اسے ترک کر کے علم ہندسہ میں لگ گئے اور اس میں بہت اونچا مقام حاصل کیا۔

اس کے بعد یہ بغداد آ گئے وہاں ان کی بڑی شہرت ہوئی اور نجومیوں کے ساتھ ان کو خلیفہ کے پاس آنا جانا ہوتا تھا لیکن انہوں نے اپنا مسلک تبدیل نہیں کیا۔

اسی طرح ان کے پوتے ثابت بن سنان نے ایک عمدہ کتاب تاریخ پر لکھی جو بڑی مشہور ہوئی وہ بہت زیادہ فصیح و بلیغ اور کامل انسان تھے۔

اسی طرح ان کے چچا ابراہیم بن ثابت بن قرۃ سب سے عارف اور طبیب قسم کے شخص تھے قاضی ابن خلکان نے ان سب کے حالات بیان کیے ہیں۔

حسین بن عمرو بن جہم ابو الحسن الشعیری کی وفات بھی اسی سال ہوئی یہ منصوری جماعت میں ہونے کی وجہ سے شہید تھے یہ حافظ تھے ہونے کی وجہ سے انہوں نے علی بن مدینی سے روایت کی ہے اور بشر حافی سے کچھ باتیں نقل کی ہیں پھر ان سے عمر بن سماک نے حدیث روایت کی ہے عبید اللہ بن سلیمان بن وہب معتضد کے وزیر کا انتقال بھی اسی سال ہوا یہ معتضد کے مقربین میں سے تھا اور اس کو اس کی موت سے بڑا افسوس ہوا تھا اور اس کے لئے اس وقت یہ سب سے اہم ترین مسئلہ تھا کہ وزارت کے عہدہ پر کس کو مقرر کیا جائے پھر معتضد نے اپنا غم ہلکا کرنے کے لئے اس کے صاحبزادے قاسم بن عبید اللہ کو اس کی جگہ پر وزیر بنا دیا۔

ابو القاسم عثمان بن سعید بن بشار کی وفات بھی اسی سال ہوئی یہ کبار شافعیہ میں سے تھے اور انماطی سے مشہور تھے اور طبقات شافعیہ میں ہم نے ان کا ذکر کر دیا ہے۔

ہارون بن محمد بن اسحاق بن موسیٰ بن عیسیٰ ابو موسیٰ الہاشمی کی وفات بھی اسی سال ہوئی یہ متواتر کئی سالوں تک موسم حج میں لوگوں کی امامت کرتے رہے انہوں نے حدیثیں سنیں پھر روایت کی اسی سال رمضان میں ان کی وفات ہوئی۔

واقعات ۲۸۹ھ

اسی سال قرامطہ نے کوفہ کے مضافات کی طرف پیش قدمی کی جواب میں کوفہ کے سرداروں نے ان کی ایک جماعت کو گرفتار کر کے ان کے سردار ابو الفوارس کے ہمراہ خلیفہ کے پاس بھیج دیا خلیفہ نے اس کو حاضر کر کے اس کے دانت اور ناخن نکلوا دیئے اور اس کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے پھر قتل کر کے بغداد میں اسے سولی پر لٹکا دیا۔

اسی سال قرامطہ نے بڑی دل لشکر کے ساتھ دمشق پر چڑھائی کر دی تو وہاں کے نائب حاکم طغج بن جف نے ان کا مقابلہ کیا لیکن انہوں نے متعدد بار اسے شکست دی جس کی وجہ سے وہاں کے لوگوں کی حالت ابتر ہو گئی اور یہ سب کچھ یحییٰ بن زکرویہ بن مہرویہ کی سرکشی سے ہوا جس نے قرامطہ کے سامنے یہ دعویٰ کیا تھا کہ وہ محمد بن عبد اللہ بن اسماعیل بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب ہے حالانکہ اس نے یہ جھوٹا دعویٰ کیا تھا اور اس نے یہ بھی دعویٰ کیا تھا کہ اس کے متبعین کی تعداد ایک لاکھ ہے اور یہ کہ اس کی اونٹنی منجانب اللہ مامور ہے جہاں بھی جائے گی اس کے ساتھ چلنے والوں کو فتح ہوگی۔

اس کی یہ باتیں لوگوں میں مشہور ہو گئیں اور انہوں نے اسے شیخ کا لقب دے دیا اور بنی اصبغ کے کچھ لوگ اس کے تابع بن گئے جو فاطمیین کے نام سے مشہور ہو گئے تب خلیفہ نے ان کے مقابلہ کے لئے لشکر پر لشکر روانہ کیا لیکن اس لشکر کو بھی شکست ہو گئی۔

پھر انہوں نے رصافہ شہر میں داخل ہو کر اس کی جامع مسجد کو آگ لگا دی اور جہاں بھی ان کا گزر ہوتا گیا وہاں کے لوگوں کو لوٹتے گئے اور ان کی یہی حالت رہی حتیٰ کہ یہ لوگ دمشق میں داخل ہو گئے وہاں کے نائب حاکم نے ان کا مقابلہ کیا لیکن انہوں نے اسے شکست دے کر بہت سارے افراد کو

کر دیئے اور کوئی مال لوٹ لیا انا للہ وانا الیہ راجعون انھی پریشان کن حالات میں خلیفہ معتضد باللہ کی وفات ہوگئی۔

خلیفہ معتضد باللہ کے حالات …… یہ احمد بن الامیر ابی احمد الموفق ہیں جن کا لقب ناصر الدین اللہ ہے ان کے والد کا نام محمد تھا بعض نے کہا کہ طلحہ بن جعفر المتوکل علی اللہ بن المعتصم بن ہارون تھا ان کی کنیت ابوالعباس المعتضد باللہ تھی ۲۴۲ھ یا ۲۴۳ھ میں پیدا ہوئے ان کی والدہ ام ولد تھیں یہ گندمی رنگ، دبلے جسم اور میانہ قد والے تھے اور ان کے چہرے کے بالوں کی جڑیں سفید ہوگئی تھیں اور داڑھی کے اگلے حصے میں ایک لانبی لکیر تھی ان کے سر کے بال بھی سفید تھے۔

۱۹ رجب بروز پیر ۲۷۹ھ کو یہ خلیفہ بنے عبید اللہ بن وہب بن سلیمان کو اپنا وزیر بنایا اسماعیل بن اسحاق، یوسف بن یعقوب، ابن ابی الشوارب کو قاضی مقرر کیا۔

ان کے چچا معتمد کے دور میں خلافت کا معاملہ کمزور ہو گیا تھا جب یہ خلیفہ بنے تو انہوں نے اسے از سر نو درست کیا اور اس کو خوب مضبوط کیا یہ بڑے بہادر اور باکمال انسان تھے عقلمندی، جرات، سمجھ بوجھ کے اعتبار سے قریش کے نامور انسانوں میں سے تھے ان کے والد بھی ایسے ہی تھے۔

ابن الجوزی نے سند کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ خلیفہ معتضد ایک بار سفر کرتے ہوئے ایک دیہات میں ککڑی کے کھیت کے پاس سے گزرے تو اس کا مالک خلیفہ کو پکار پکار کر آواز دے رہا تھا خلیفہ نے اسے بلا کر وجہ پوچھی اس نے کہا کہ آپ کے خادموں نے میرے کھیت سے زبردستی ککڑی توڑ لی ہیں خلیفہ نے کہا کہ تم ان کو پہچان لو گے اس نے کہا کہ ہاں تو خلیفہ نے اپنے خادموں کو بلا کر اس کے سامنے کر دیا اس نے ان میں سے تین کو پہچان لیا خلیفہ نے ان کی گرفتاری کا حکم دے دیا صبح ہوئی تو لوگوں نے تینوں کو راستے کے چوراہے پر پھانسی پر لٹکا ہوا دیکھا لوگوں نے اسے پسند نہیں کیا اور خلیفہ کی برائی کرنا شروع کر دی۔

کچھ روز کے بعد خلیفہ کے خواص نے مشورہ کیا کہ خلیفہ سے نرم لہجے میں اس واقعہ کی مذمت کی جائے چنانچہ ایک آدمی تیار ہوا اور رات کے وقت خلیفہ کے پاس آیا خلیفہ اس کی بات سمجھ گیا خلیفہ نے کہا کہ مجھے تیری بات معلوم ہو گئی ہے اب اسے ظاہر کر دے اس نے کہا کہ امن کی شرط کے ساتھ، خلیفہ نے کہا کہ منظور ہے اس نے کہا کہ عوام الناس یہ کہتے ہیں کہ آپ نے ان لوگوں کے قتل میں جلدی کی ہے اس وجہ سے وہ آپ کے اس فعل کو ناپسند کرتے ہیں کہ یہ ناحق کیا، خلیفہ نے جواب دیا کہ جب سے میں خلیفہ بنا ہوں آج تک میں نے کسی کو قتل نہیں کیا میں نے کہا کہ آپ نے احمد بن طیب کو کیوں قتل کیا جب کہ وہ آپ کا خادم بھی تھا اور اس سے کوئی جرم سرزد بھی نہیں ہوا تھا۔

خلیفہ نے کہا کہ کاش تم حقیقت حال سے باخبر ہوتے اس نے مجھے کفر اختیار کرنے کی دعوت دی تھی اس پر میں نے اسے کہا تھا میں صاحب شریعت کا چچازاد بھائی ہوں اور میں تو شریعت کو قائم کرنے والا ہوں تو کیا میں اسلام کو چھوڑ کر اس کے خاندان سے نکل جاؤں تو میں نے اسے کفر کے اختیار کرنے پر قتل کیا ہے۔

اس کے بعد میں نے خلیفہ سے ککڑی چوری کرنے والوں کے قتل کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ تینوں ککڑی چوری کرنے والے نہیں تھے بلکہ وہ ڈاکو اور چور تھے انہوں نے بہت سے لوگوں کا مال لوٹا اور بہت سوں کو قتل کیا اور اس جرم کی سزا قتل ہے تو میں نے انہیں جیل سے نکلوا کر قتل کر دیا اور عوام الناس پر یہ ظاہر کیا کہ یہ ککڑی چوری کرنے والے ہیں تاکہ فوجی زمین پر فساد برپا کرنے اور لوگوں پر زیادتی کرنے اور انہیں تکلیف پہنچانے سے باز رہیں پھر خلیفہ نے جیل سے ککڑی چوری کرنے والوں کو نکلوایا اور ان سے توبہ کروا کر ان کو رہا کر دیا اور انہیں کچھ خلعتیں عطا کر کے ان کے عہدوں پر بحال کر دیا۔

ابن الجوزی نے بیان کیا کہ ایک روز خلیفہ معتضد بغداد سے چلا اور باب شماسیہ کے قریب ٹھہر گیا اور لشکر میں اعلان کروا دیا کہ کوئی بھی شخص کسی باغ سے کوئی چیز نہ چوری کرے اتنے میں ایک حبشی کو لایا گیا جس نے کسی باغ سے کھجوروں کا خوشہ توڑا تھا خلیفہ نے اسے غور سے دیکھا اور اس کے قتل کا حکم دے دیا اس کے بعد لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا کہ تم یہ کہو گے کہ آپ علیہ السلام نے تو ایسی چیزوں کے بارے میں ہاتھ کاٹنے سے منع فرمایا اور آپ نے مزید ظلم کیا کہ اسے بھی قتل کرا دیا۔

خلیفہ نے کہا کہ اصل بات یہ ہے کہ یہ شخص اس حبشی خبیث کے ساتھیوں میں سے تھا، اس نے میرے والد کی حیات میں امان طلب کی تھی پھر امان ملنے کے بعد اس نے ایک مسلمان سے لڑائی کی تھی جس کی وجہ سے اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا تھا پھر اس مسلمان کا انتقال بھی ہو گیا لیکن میرے والد نے محض اس کی دلجوئی کی وجہ سے اسے معاف کر دیا تھا لیکن میں نے اسی وقت تہیہ کر لیا تھا کہ جب بھی مجھے موقع ملے گا تو میں اسے قتل کروں گا تو آج سے بہتر کوئی موقع نہیں تھا۔

ابو بکر خطیب نے ذکر کیا ہے کہ شیخ ابو العباس ابن سریج کے واسطے سے یہ خبر ملی ہے کہ ایک روز اسماعیل بن اسحاق قاضی خلیفہ معتضد کے پاس گیا تو دیکھا کہ اس کے پاس کچھ رومی خوبصورت نوجوان بیٹھے ہوئے ہیں میں نے انہیں غور سے دیکھا اس وقت خلیفہ مجھے دیکھ رہا تھا پھر میں نے جانے کا ارادہ کیا تو خلیفہ نے مجھے اشارہ سے منع کر دیا پھر جب وہ لڑکے چلے گئے تو خلیفہ نے میرے اطمینان کی خاطر کہا کہ واللہ آج تک میں نے کسی لڑکے سے بدفعلی نہیں کی۔

امام بیہقی نے محمد بن عمر کے واسطے سے نقل کیا ہے کہ ابن سریج قاضی اسماعیل بن اسحاق ایک روز خلیفہ معتضد کی خدمت میں حاضر ہوا تو خلیفہ نے انہیں ایک کتاب دکھائی جس میں علماء کی کتابوں کی لغزشیں جمع تھیں میں نے اسے دیکھ کر کہا کہ اے امیر المومنین یہ تو کسی زندیق اور کافر کا کام ہو سکتا ہے میں نے کہا کہ یہ ممکن ہے اس لئے کہ جس عالم نے متعہ کو جائز قرار دیا ہے اس نے گانے کو حرام قرار دیا اور جس نے گانا مباح قرار دیا اس نے آلات لہو و لعب کو جائز قرار نہیں دیا اب اگر کوئی شخص علماء کی لغزشوں کو جمع کر کے خود ان میں مبتلا ہو وہ اپنا دین ہی برباد کرے گا کسی کا کیا نقصان کرے گا ان باتوں کو سن کر خلیفہ نے اس کتاب کو جلانے کا حکم دے دیا۔

خطیب نے اپنی سند سے صافی الحرمی الخادم سے نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ میں خلیفہ کے ساتھ چلا جا رہا تھا کہ چلتے چلتے خلیفہ ایک کمرے سے آباد شدہ مکان کے پاس رک گئے وہاں پر ہم نے دیکھا کہ خلیفہ کا لڑکا جعفر بیٹھا ہوا ہے اور اس کے پاس اس کے ہم عمر دس خوبصورت لڑکے بھی بیٹھے ہوئے ہیں اور اس کے پاس انگور کے خوشوں سے بھرا ہوا ایک طبق بھی رکھا ہوا ہے حالانکہ وہ انگور کا موسم نہیں تھا وہ اس میں سے خود بھی انگور کھا رہا ہے اور اپنے دوستوں کو بھی کھلا رہا ہے یہ دیکھ کر معتضد وہاں سے اٹھ کر ایک مکان کے کونے میں مغموم ہو کر بیٹھ گیا میں نے عرض کیا کہ اے امیر المومنین کیا بات ہے انہوں نے جواب دیا کہ افسوس ہو تجھ پر مجھے اس کے قتل کی وجہ سے جہنم کا ڈر ہے اور لوگوں کی طرف سے اس کا خطرہ نہ ہوتا تو میں اسے قتل کر دیتا کیونکہ اس کے قتل ہی میں عوام الناس کی بہتری ہے میں نے عرض کیا کہ اے امیر المومنین اللہ آپ کی پریشانیوں کو دور فرمائے خلیفہ نے کہا کہ اے صافی اس لڑکے میں سخاوت کا جذبہ بہت زیادہ ہے جیسا کہ آپ نے ابھی دیکھ بھی لیا اور عام طور پر بچوں کی طبیعت سخاوت کو پسند نہیں کرتی اور عوام الناس میرے بعد میری اولاد کے علاوہ کسی اور کو خلیفہ بنانے پر راضی نہیں ہوں گے لہٰذا میرے بعد مکتفی خلیفہ بنے گا لیکن وہ بھی اپنی بیماری کی وجہ سے زیادہ وقت زندہ نہیں رہے گا۔

پھر اس کے بعد لامحالہ یہی جعفر خلیفہ بنے گا یہ اپنی نوجوانوں سے محبت اور ان کی صحبت کی وجہ سے بیت المال کے اموال کو ضائع کر دے گا اور مسلمانوں کے امور خطرے میں پڑ جائیں گے اور ملکی سرحدیں کمزور ہو جائیں گی۔ فتنوں کا ظہور ہو گا لوٹ مار کثرت سے ہو گی اور خوارج اور شریر قسم کے لوگ زور پکڑیں گے صافی کہتے ہیں کہ خلیفہ کی کہی ہوئی باتوں کو میں نے ہو بہو ایک ایک کر کے پورا ہوتے ہوئے دیکھا۔

ابن الجوزی نے معتضد کے بعض حکام کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ ایک روز معتضد دوپہر کے وقت سویا ہوا تھا اور ہم اس کی چارپائی کے ارد گرد بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک وہ گھبرا کر خواب سے جاگ اٹھا اور ہمیں آواز دی ہم فوراً حاضر ہو گئے اس نے کہا کہ اس وقت دریائے دجلہ جاؤ اور جو کشتی خالی نظر آئے اس کے ملاح کو پکڑ کر میرے پاس لے آؤ اور کشتی کو اسی جگہ چھوڑ آؤ۔

چنانچہ ہم حکم خلیفہ جلدی سے دریائے دجلہ پہنچے ہم نے واقعی ایک خالی کشتی کو آتے دیکھا تو ہم نے فوراً اس کے ملاح کو پکڑ کر خلیفہ کے سامنے حاضر کر دیا ملاح خلیفہ کو دیکھتے ہی کانپنے لگا خلیفہ نے گرج دار آواز میں اسے پکارا اب تو اس کی جان نکلنے لگی خلیفہ نے کہا کہ اے ملعون جس عورت کو تو نے آج قتل کیا ہے اس کا صحیح واقعہ میرے سامنے بیان کر دے ورنہ تجھے میں قتل کر دوں گا وہ تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد کہنے لگا کہ اے

خلیفہ آج میں فلاں گھاٹ پر کشتی لے جا رہا تھا کہ ایک خوبصورت عورت پر میری نظر پڑ گئی جو کہ لباس سے مرصع اور زیورات اور جواہرات سے مالا مال تھی پس جب میں نے اسے دیکھ کر اس پر میری نیت بگڑ گئی تو کسی طریقے سے میں نے اس پر قابو پا کر اس کا منہ باندھ کر اسے پانی میں غرق کر دیا اور زیورات وغیرہ جو اس نے پہنے ہوئے تھے ان سب پر قبضہ کر لیا اور میں نے سوچا کہ اگر یہ سارا سامان میں گھر لے گیا تو یہ بات لوگوں میں مشہور ہو جائے گی تو اب میں وہ سارا سامان لے کر واسط کی طرف جا رہا تھا تو مجھے یہ لوگ آپ کے پاس پکڑ کر لے آئے۔

خلیفہ نے پوچھا کہ وہ زیورات وغیرہ کہاں ہیں؟ اس نے کہا کہ کشتی کے اگلے تختوں کے نیچے۔ خلیفہ نے اس سامان کو حاضر کرنے کا حکم دیا چنانچہ وہ سامان بھی لایا گیا وہ بہت زیادہ اور قیمتی زیورات تھے۔

پھر جہاں پر ملاح نے عورت کو قتل کیا تھا خلیفہ نے اسی جگہ پر ملاح کو غرق کرنے کا حکم دیا اور یہ اعلان کرایا کہ عورت کے وارثین آ کر عورت کے مال پر قبضہ کر لیں چنانچہ تین دن تک متواتر بغداد کے بازاروں میں یہ اعلان ہوتا رہا تین دن کے بعد عورت کے وارثین نے آ کر وہ سارے زیورات وغیرہ وصول کر لئے اور اس ملاح کو اس میں سے کچھ بھی نہ ملا۔

اس کے بعد خادمین نے خلیفہ سے سوال کیا کہ آپ کو اس واقعے کے بارے میں کیسے علم ہوا؟ اس پر خلیفہ نے کہا کہ میں نے اسی وقت خواب میں ایک سفید بالوں سفید داڑھی اور سفید کپڑوں والے بزرگ کو دیکھا کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ اے احمد تمہیں نظر آنے والی کشتی کے ملاح کو پکڑو اور اس سے عورت کے قتل اور اس کے زیورات کے بارے میں سوال کرو۔ پھر اس پر شرعی حد قائم کرو۔ خلیفہ نے کہا کہ پھر تم نے یہاں پر سارا واقعہ آنکھوں سے مشاہدہ کر لیا۔

عفیف السکر تدی خلیفہ کے دربان کہتے ہیں کہ ایک بار شکار کرنے کے لئے خلیفہ کے ساتھ جا رہا تھا چلتے چلتے ہم اور خلیفہ لشکر سے الگ ہو گئے تو اچانک ہمیں اپنی طرف آتے ہوئے ایک شیر نظر آیا خلیفہ نے مجھے کہا کہ اے عفیف آج تمہیں اپنی جان کی خیر معلوم ہوتی ہے میں نے عرض کیا کہ آج تو جان کا بچنا مشکل ہی ہے پھر خلیفہ نے کہا کہ میں گھوڑے سے نیچے اترتا ہوں تم میرے گھوڑے کو قابو میں رکھنا میں نے کہا کہ ٹھیک ہے اس کے بعد خلیفہ نے گھوڑے سے اتر کر اپنے کپڑوں کو سمیٹا اور تلوار نیام سے نکال کر نیام کو میری طرف پھینک دیا پھر آہستہ آہستہ شیر کی طرف بڑھتا گیا حتی کہ شیر نے ان پر حملہ کر دیا انہوں نے بھی شیر پر تلوار سے وار کر کے اس کا ہاتھ اڑا دیا۔ شیر اپنے ہاتھ کی فکر میں لگ گیا اتنے میں خلیفہ نے دوبارہ اس کی کمر پر وار کر کے اس کے دو ٹکڑے کر دیئے جس کی وجہ سے شیر زمین پر گر پڑا خلیفہ نے اس کے خون سے تلوار صاف کر کے اسے نیام میں ڈالا پھر گھوڑے پر سوار ہو کر لشکر کی طرف چل پڑے۔

عفیف کہتے ہیں کہ خلیفہ کی وفات تک میں ان کے ساتھ رہا لیکن میں نے کسی سے یہ واقعہ نہیں سنا مجھے معلوم نہ ہو سکا کہ خلیفہ نے اپنی بہادری کے اظہار یا اسے اہمیت نہ دینے یا پھر سرد مزاجی کی وجہ سے کہ میں نے اپنی جان کی فکر کی اس وجہ سے یہ قصہ کسی کے سامنے بیان نہیں کیا۔

ابن عساکر نے ابن الحسن النوری سے روایت کیا ہے کہ وہ ایک شراب سے بھری ہوئی کشتی کے پاس سے گزرے انہوں نے ملاح سے پوچھا کہ یہ شراب کس کی ہے؟ ملاح نے جواب دیا کہ خلیفہ کی ہے تو النوری اس کشتی میں سوار ہو گئے اور ایک مٹکے کے علاوہ شراب کے تمام مٹکے توڑ دیئے اس وقت ملاح زور زور سے چیخ رہا تھا جس کی وجہ سے پولیس وہاں پہنچ گئی اور اس نے نوری کو گرفتار کر کے خلیفہ کے سامنے پیش کر دیا خلیفہ نے سوال کیا کہ تم کون ہو؟ اس نے کہا کہ میں محتسب ہوں خلیفہ نے کہا کہ تم کو کس نے محتسب بنایا؟ اس نے جواب دیا کہ جس ذات نے آپ کو خلیفہ بنایا اسی نے مجھے محتسب بنایا خلیفہ نے تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد اس سے سوال کیا کہ یہ کام تم نے کیوں کیا؟ اس نے جواب دیا کہ آپ کے اس کام سے پیش نظر کہ عذاب جہنم سے آپ محفوظ رہیں پھر کچھ دیر سکوت کر کے خلیفہ نے سوال کیا کہ ایک مٹکا شراب آپ نے کیوں چھوڑ دیا؟

اس نے جواب دیا کہ میں یہ کام خالص اللہ کی رضا کے لئے کر رہا تھا جب ایک مٹکا باقی رہ گیا تو میرے دل میں یہ بات آئی کہ لوگ تمہیں بڑی شاباش دیں گے کہ تم نے خلیفہ وقت کے خلاف اقدام کیا اس بات کے پیدا ہوتے ہی میں نے یہ کام چھوڑ دیا اس کی یہ بات سن کر معتضد نے کہا کہ اب تم آزاد ہو جہاں جانا چاہتے ہو جاؤ تم آج کے بعد جہاں تمہیں کوئی برائی نظر آئے اسے روک دینا۔

النوری نے جواب دیا کہ آج کے بعد میں برائی کو پھر کرنے سے نہیں روکوں گا اس لئے کہ اب تک تو میں یہ کام اللہ کی رضا کے لئے کر رہا تھا اور آج کے بعد آپ کے سپاہی کی حیثیت سے کروں گا۔

اس کے بعد خلیفہ نے کہا کہ تم اپنی کسی خواہش کا اظہار کرو انہوں نے کہا کہ سب سے بڑی میری خواہش یہ ہے کہ آپ مجھے ملازمت سے الگ ہونے دیں۔ خلیفہ نے کہا کہ میری طرف سے تم آزاد ہو چنانچہ وہ وہاں سے نکل کر بصرہ گئے کسی گمنام گوشہ میں زندگی بسر کرنے لگے اس خوف سے کہ کوئی شخص اپنا کام نکلوانے کے لئے انہیں خلیفہ کے پاس جانے پر مجبور نہ کرے۔ پھر خلیفہ معتضد کی وفات کے بعد وہ بغداد آگئے۔

قاضی ابو الحسن محمد بن عبد الواحد ہاشمی نے ایک بزرگ سے جو تاجر تھا نقل کیا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ کسی بڑے حاکم پر میرا بہت زیادہ قرض تھا لیکن وہ ٹال مٹول سے کام لیتا تھا اور مجھے میرا حق نہیں دیتا تھا جب میں قرض کے سلسلے میں اس کے پاس جاتا تو وہ صاف صاف جواب دے دیتا بلکہ اپنے نوکروں کے ذریعے مجھے تنگ بھی کرتا تھا آخر میں نے ایک وزیر سے شکایت کی لیکن کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوا پھر میں شکایت لے کر والی ملک کی خدمت میں حاضر ہوا لیکن انہوں نے بھی میرا مسئلہ حل نہ کیا اب میں بالکل مایوس ہو چکا تھا اور سوچ رہا تھا کہ کس سے فریاد کروں۔

اچانک مجھے کسی نے کہا کہ تم فلاں درزی کے پاس کیوں نہیں جاتے جو فلاں مسجد کا امام بھی ہے میں نے کہا کہ بڑے بڑے حکام میرا کام نہ کر سکے اور اس ظالم سے میرا حق نہ دلوا سکے یہ بے چارہ درزی کیا کرے گا اس نے کہا کہ جن جن کے پاس تم نے فریاد کی، ان سب سے زیادہ اس درزی کا اس ظالم پر رعب و دبدبہ ہے لہذا تم اس درزی کے پاس ضرور جاؤ تمہارا مسئلہ حل ہو جائے گا۔

تاجر کہتا ہے کہ پھر اسی کیفیت میں میں اس درزی کے پاس پہنچا اور میں نے اس کے سامنے اپنا مسئلہ بیان کیا وہ شخص فوراً مجھے لے کر اس ظالم کی طرف چل دیا اور جب اس ظالم نے دیکھا تو فوراً کھڑا ہو گیا اور اس کا اعزاز و اکرام کیا اس درزی نے صرف اس کو اتنا کہا کہ یا تو اس کا حق دے دو ورنہ میں اذان دے دوں گا اس نے یہ سنتے ہی فوراً میرا سارا قرض ادا کر دیا۔

تاجر کہتا ہے کہ مجھے اس درزی کی خستہ حالت اور پھٹے پرانے کپڑوں کے باوجود اس ظالم کے اس کے سامنے سرنگوں ہونے پر بڑا تعجب ہوا پھر میں نے اس کی خدمت میں کچھ ہدیہ پیش کیا لیکن اس نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ اگر میں اس قسم کے ہدیے قبول کرتا تو بہت مالدار ہوتا پھر میں نے اپنے تعجب اور اس کی کیفیت کا اس کے سامنے اظہار کر کے اس سے حقیقت حال کے بارے میں سوال کیا۔

اس نے جواب دیا کہ اصل میں ہمارے محلے میں ایک ترک خوبصورت نوجوان رہتا تھا ایک روز اس کے سامنے سے ایک حسین و جمیل عورت اچھا لباس پہنے ہوئے گزری جو حمام سے نکل کر آئی تھی وہ ترک اس وقت شراب کے نشے میں مست تھا وہ اٹھا اور اس کو پکڑ کر اس کے ساتھ چمٹ گیا اور اسے زبردستی اپنے گھر میں داخل کرنے کی کوشش کرنے لگا لیکن عورت انکار کر رہی تھی اور زور زور سے پکار رہی تھی کہ اے میرے مسلمان بھائیو میں شادی شدہ ایک عورت ہوں یہ شخص میرے ساتھ برائی کرنا چاہتا ہے اور مجھے زبردستی اپنے گھر لے جانا چاہتا ہے اور میرے شوہر نے قسم اٹھا رکھی ہے کہ اگر غیر کے گھر میں رات گزاری تو مجھے طلاق ہو جائے گی جس کی وجہ سے مجھے ایسی شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے گا جو کبھی دور نہ ہو گی۔

درزی کہتا ہے کہ عورت کی فریاد سن کر میں کھڑا ہوا اور میں نے اس عورت کو اس ظالم کے پھندے سے آزاد کرانے کی کوشش کی لیکن اس نے مجھے لوہے کے ڈنڈے سے مار کر میرا سر زخمی کر دیا اور وہ عورت کو زبردستی گھر میں لے جانے میں کامیاب ہو گیا میں نے وہاں سے واپس آ کر اپنا سر دھویا اور اس کی پٹی کی اور عشاء کی نماز پڑھانے کے بعد میں نے لوگوں سے کہا کہ اس ظالم نے جو کچھ میرے ساتھ کیا ہے آپ اس سے باخبر ہو چکے ہو اب ہم اٹھ کر چلیں اور عورت کو اس کے ظلم سے نجات دلائیں پھر ہم سب نے جا کر اس کے گھر پر حملہ کر دیا جس پر اس کے نوکروں نے ہمیں پکڑ لیا اور ڈنڈوں سے مارا اور خاص طور پر مجھے تو اتنا مارا کہ میں لہولہان ہو گیا اور ہمیں انتہائی ذلت کے ساتھ اپنے گھر سے نکال دیا پھر میں اپنے گھر کی طرف چلا لیکن تکلیف کی شدت کی وجہ سے مجھے راستے کا بھی پتہ نہیں چل رہا تھا بمشکل میں گھر پہنچا اور آرام کے لئے بستر پر لیٹا لیکن نیند نہ آئی اور میں اس فکر میں تھا کہ کسی طرح یہ عورت رات اس کے گھر نہ گزارے تاکہ اس پر طلاق واقع نہ ہو۔

اچانک مجھے خیال آیا کہ میں رات ہی کو اذان فجر دے دوں تاکہ وہ ظالم یہ سوچ کر کہ صبح ہو گئی ہے اس عورت کو چھوڑ دے اور وہ اپنے گھر پہنچ جائے چنانچہ میں اذان دینے کے لئے منارہ پر چڑھا اور میں اس ظالم کے گھر کے دروازہ کی طرف دیکھ رہا تھا اور اپنی عادت کے مطابق اذان سے پہلے بات کر رہا تھا کہ میں عورت کو نکلتے ہوئے دیکھوں پھر میں نے اذان دی لیکن وہ عورت اب تک نہیں نکلی پھر میں نے سوچا کہ اسی وقت فجر کی نماز کرا دوں تاکہ لوگوں کو صبح ہونے کا یقین ہو جائے اور ساتھ ساتھ میں اس عورت کے نکلنے کی طرف بھی دیکھ رہا تھا میں اسی سوچ میں ڈوبا ہوا تھا کہ

اچانک شہسوار اور پیدل لوگوں کی جماعت آئی اور انہوں نے سوال کیا کہ ابھی اذان کس نے دی ہے میں نے یہ سوچ کر کہ یہ لوگ میری مدد کریں گے میں نے کہا کہ اذان میں نے دی ہے۔

یہ سن کر انہوں نے مجھے نیچے اترنے کا حکم دیا چنانچہ میں نیچے اترا انہوں نے مجھے کہا کہ اسی وقت خلیفہ نے آپ کو بلایا ہے انہوں نے مجھے پکڑ کر فوراً خلیفہ کے سامنے حاضر کر دیا میں نے جیسے ہی خلیفہ کو خلافت کی نشست پر بیٹھے ہوئے دیکھا تو میں کانپنے لگا اور میں بہت زیادہ گھبرا گیا خلیفہ نے مجھے قریب ہونے کا حکم دیا میں قریب ہو گیا پھر انہوں نے کہا کہ تسلی سے بیٹھو کسی چیز کا خوف مت کرو اور مسلسل مجھے تسلی دیتے رہے حتیٰ کہ میرا خوف ختم ہوا اور مجھے اطمینان ہو گیا پھر خلیفہ نے پوچھا کہ تم نے ہی بے وقت اذان کہی میں نے کہا جی ہاں اے امیر المومنین! انہوں نے دوبارہ سوال کیا کہ ابھی تک تو رات کا اکثر حصہ باقی ہے اتنی جلدی تم نے اذان کیوں دی اور تم نے اس کے ذریعے روزہ رکھنے والے نماز پڑھنے والے سفر کرنے والے کو دھوکے میں مبتلا کر دیا۔

میں نے عرض کیا اے امیر المومنین اگر آپ کی طرف سے جان بخشی کا وعدہ ہو تو میں اصل واقعہ سے آپ کو باخبر کروں انہوں نے وعدہ کر لیا پھر میں نے سارا واقعہ سنا دیا جس کو سن کر خلیفہ غضب ناک ہو گیا اور حکم دیا کہ اسی وقت اس حاکم اور عورت کو جس حال میں بھی ہوں ان کو حاضر کرو۔ چنانچہ فوراً انہیں حاضر کر دیا عورت کو تو اسی وقت چند با اعتماد عورتوں کے ساتھ اس کے شوہر کے پاس بھیج دیا اور ان سے کہہ دیا کہ اس کے شوہر سے کہہ دینا یہ عورت معذور اور بے قصور ہے اس لئے اس سے عفو اور نرمی کا معاملہ کریں پھر اس حاکم نوجوان ترکی سے پوچھا کہ بیت المال سے تیرا کتنا وظیفہ مقرر ہے اور اس وقت تیرے پاس کتنا مال کتنی باندیاں اور بیویاں ہیں؟ اس کے بتانے پر معلوم ہوا کہ مذکورہ چیزیں اس کے پاس وافر مقدار میں ہیں۔

خلیفہ نے اس سے کہا کہ تیرا استحقاق ہی جو اللہ کی دی ہوئی اس قدر نعمتوں کے بعد بھی تو نے اللہ کی حرمت کی ہتک کی اور اس کی حدود سے تجاوز کیا اور خلیفہ کے خلاف تو نے اتنا بڑا اقدام کیا اور پھر مزید اس پر ظلم یہ کہ منع کرنے والے کی پٹائی کی اور اسے لہولہان کر دیا اور اس کی بے عزتی کی لیکن اس کے پاس ان باتوں کا کوئی جواب نہیں تھا۔

خلیفہ نے اس کو ذلت کا لباس پہنوا کر اور پاؤں میں بیڑیاں اور گلے میں پھندا ڈلوا کر اس کی سخت پٹائی لگوائی اور پھر اسے دریا میں ڈلوا دیا یہی اس کا آخری انجام ہوا۔

پھر پولیس والے کو حکم دیا کہ اس کے گھر میں موجود اموال سامان وغیرہ سب کو اپنی تحویل میں لے لیا جائے اور اس مرد صالح درزی کو کہا کہ جب بھی تم کبھی چھوٹی بڑی برائی دیکھو چاہے یہ پولیس والے ہی کریں تو مجھے باخبر کر دینا اگر ہماری ملاقات ہو سکے تو ٹھیک ہے ورنہ چاہے یہی وقت ہو یا اس کے علاوہ کوئی اور وقت ہو اذان دے دینا۔

درزی نے اس تاجر سے کہا کہ خلیفہ کے خوف کی وجہ سے اب جب بھی میں ان کے ارکان میں سے کسی کو کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کا حکم دیتا ہوں تو وہ فوراً اس پر عمل پیرا ہوتا ہے لیکن اس واقعہ کے بعد اب تک مجھے اس قسم کی اذان دینے کی ضرورت پیش نہیں آئی۔

معتضد کے وزیر عبیداللہ بن سلیمان نے بیان کیا ہے کہ میں ایک روز خلیفہ معتضد کے پاس بیٹھا ہوا تھا ایک خادم ہاتھ کے پنکھے سے ان کے سر سے مکھیاں اڑا رہا تھا اچانک اس خادم کا ہاتھ خلیفہ کی ٹوپی پر لگا جس کی وجہ سے وہ ٹوپی اس خلیفہ کے سر سے گر گئی وزیر کہتا ہے کہ میں بہت خوف زدہ ہو گیا اور مجھے اس خادم کی جان کا خطرہ ہوا لیکن خلیفہ نے اس کی طرف توجہ نہیں دی بلکہ ٹوپی اٹھا کر سر پر رکھ لی پھر کسی خادم سے کہا کہ اس مکھی اڑانے والے لڑکے کو جا کر آرام کرنے دو کیوں کہ وہ تھک گیا ہے اور پنکھا جھلنے والوں کی تعداد میں اضافہ کر دو۔

وزیر نے کہا کہ ہم نے اللہ کا شکر ادا کیا اور خلیفہ کی بردباری پر اس کی تعریف کی اس کے بعد خلیفہ نے کہا کہ اس خادم سے غلطی قصداً نہیں ہوئی بلکہ خطاً ہو گئی ہے اور سزا جان بوجھ کر جرم کرنے والے کو دی جاتی ہے خطاً یا سہواً جرم کرنے والے کو سزا نہیں دی جاتی۔

معتضد کے دربان خفیف سمرقندی کہتے ہیں کہ جب خلیفہ کو اس کے وزیر عبیداللہ بن سلیمان کے قتل کی خبر ملی تو اس نے طویل سجدہ کیا ہم نے پوچھا کہ یہ آپ نے کیا کیا حالانکہ عبیداللہ تو آپ کا خادم تھا اور خیر خواہ تھا خلیفہ نے کہا کہ میں نے شکر کے طور پر سجدہ کیا کہ میں نے اس کی زندگی میں نہ تو اسے معزول کیا اور نہ اسے کوئی تکلیف دی اور ابن سلیمان بڑی منصوبہ بندی والا اور بڑا تجربہ کار تھا اس لئے خلیفہ نے اس کی جگہ احمد بن محمد بن فرات کو وزیر بنانے

کا ارادہ کیا لیکن خلیفہ کے سپہ سالار بدر نے اس کو منع کر کے قاسم بن عبید اللہ کو وزیر بنانے کا مشورہ دیا اور اصرار کر کے خلیفہ کو اس پر راضی بھی کر لیا چنانچہ خلیفہ نے اسے اس کے والد کی تعزیت کرنے اور وزارت کی خوشخبری سنانے کے لئے بھیجا لیکن قاسم بن عبید اللہ مکتفی کی خلافت اور بدر کے قتل تک ہی وزیر رہ سکا اس لئے کہ معتضد نے اپنی فراست اور دور اندیشی کی بنا پر پہلے ہی بدر اور قاسم کے درمیان عداوت کو بھانپ لیا تھا۔

ایک روز معتضد کے پاس کچھ مجرمین کا قضیہ آیا تو اس نے ان کے بارے میں وزیر سے مشورہ کیا تو اس نے بعض کو سولی دینے اور بعض کو جلانے کا مشورہ دیا خلیفہ نے کہا کہ تو نے سخت مشورہ دیا ہے کہ میرے غصے کی آگ کو ٹھنڈا کر رہا ہے اور خلیفہ اس سے کہنے لگا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ لوگ خلیفہ کے پاس اللہ کی امانت ہیں اور روز قیامت اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا اس وجہ سے خلیفہ نے وزیر کے مشورہ پر عمل نہیں کیا۔

معتضد جب منصب خلافت پر فائز ہوا تھا اس وقت بیت المال بالکل خالی تھا اور حالات بہت خراب تھے اور عربوں نے شہروں میں فساد برپا کیا ہوا تھا لیکن خلیفہ کی ان تھک محنت اور حسن انتظام کی بنا پر بیت المال مال سے مالا مال ہو گیا اور چاروں طرف امن و امان قائم ہو گیا۔

خلیفہ کے اپنی باندی کی وفات پر چند مرثیہ اشعار یہ ہیں:

> اے میری محبوبہ تیرے بعد تیری جیسی کوئی محبوبہ نہیں ملی۔ تو میری آنکھ سے بے شک دور ہے لیکن دلی طور پر قریب ہے۔ تیری موت کے بعد محبوب میں میرا کوئی حصہ نہیں رہا۔ اب تیری طرف سے میرا دل رقیب ہے اگرچہ تم مجھ سے دور ہو۔ تمہاری موت کے بعد زندگی بالکل بے مزہ ہو کر رہ گئی ہے۔ کاش کہ تم کو تمہارے بعد میرے غم اور گریہ زاری کی خبر ہوتی۔ غم کے جلانے کی وجہ سے میرے دل کا پردہ شعلوں میں جل رہا ہے۔ اب امید نہیں ہے میرا دل کس وقت خوش ہو اگرچہ تم اسے خوش رہنے کا حکم دو۔ میرے آنسو میری مخالفت نہیں کرتے اور میرا صبر میری کوئی بات قبول نہیں کرتا۔ میں گھروں پر نہیں روتا لیکن ان میں رہنے والے ایک مکین پر روتا ہوں۔ اے غم کر کے زمانے نے مجھ سے خیانت کی ہے اور میں اس سے کامل مطمئن تھا۔ اس کی طرف سے میں نے اپنے دل کو رخصت کر دیا اس کے ساتھ ہی میرا دل مسافر بن کر چلا گیا۔

اس کے بیٹے معتز نے چند تعزیتی اشعار لکھ کر اس کے پاس بھیجے:

> اے امام ہدیٰ آپ کی عمر دراز ہو آپ ہمیشہ صحیح و سالم رہیں۔ آپ ہی نے تو ہمیں نعمتوں پر شکر کی اور تکلیفوں پر صبر کی تعلیم دی ہے۔ پس گزشتہ مصیبت پر صبر کیجئے اس لئے کہ جو چیز پہلے خوشی کا سبب تھی اب وہ ثواب عظیم کا سبب بن گئی۔ ہم اس پر راضی ہیں کہ ہم مر جائیں اور آپ زندہ رہیں اس لئے کہ ہمارے نزدیک اس میں ہمارے لئے بہت بڑی خوشی . . اپنے آقا کو خوش کر کے دنیا سے گیا تو اس نے حقیقت میں بہت بڑی کامیابی حاصل کی اور اس کی موت بہت عمدہ موت آئی۔

ابو العباس عبد اللہ بن معتز العباسی بن عمر المعتضد ایک حسینہ کی وفات پر مرثیہ کہتا ہے:

> اے زمانے! تجھ پر افسوس ہے۔ تو نے کسی کو نہیں چھوڑا اور تو بدترین باپ ہے کہ تو خود ہی اپنی اولاد کو کھا جاتا ہے۔ استغفر اللہ! میں نے کیا کہہ دیا بلکہ یہ تو سب کچھ تقدیر کے مطابق ہوا میں اللہ وحدہ لاشریک بے نیاز پر راضی ہوں۔ اے قبر کی تنگ و تاریکی میں رہنے والے۔ کہاں گئے وہ لشکر جن سے تم کینہ رکھتے تھے کہاں گئے وہ خزانے جن کو تم شمار بھی نہیں کر سکتے تھے؟ کہاں گئے وہ محلات جن کو تم مضبوط کرنا چاہتے تھے تو وہ مضبوط ہو جاتے اور سونے کی چمک دمک سے وہ روشن ہو رہے تھے؟ لیکن اب وہ بے حرمت ہو گئے۔ کہاں گیا وہ تخت شاہی جس سے تم نے رعب داب جما رکھا تھا کہ کوئی بھی دیکھنے والا کانپ اٹھتا تھا۔ انہوں نے تیز رفتار اونٹنیوں کو تیار رکھا تھا جو طاقت میں اونٹ کے برابر تھی اور ان کے بوجھوں سے جھاگ اٹھتی تھی۔ کہاں گئے وہ دشمن جن کے جیالوں کو تم نے کمزور کر رکھا تھا۔ کہاں گئے وہ وفود جو ہر وقت تمہارے دروازے پر پڑے رہتے تھے۔ کہاں گئے وہ افراد جو مراتب کے لحاظ سے تمہارے سامنے کھڑے رہتے تھے ان میں جو چلا گیا اور اس نے گناہ نہیں کیا تو وہ کامیاب ہو گیا۔ کہاں گئے وہ عمدہ گھوڑے جن کو تم نے خون سے رنگین کر رکھا تھا؟ ان بہادروں اور شیروں کو کمر پر اٹھائے پھرتے تھے۔ کہاں گئے وہ تیز سے کمان اور کہاں گئی وہ تلواریں اور کہاں گئے وہ سیدھے تیر جو تمہارے نشانوں کے مطابق لگتے تھے چاہے وہ نشانہ دور کا ہو

یا قریب کا؟ وہ مجلسیں کہاں گئیں جو سیلاب کی طرح جب کسی قلعہ کی کمزور دیوار پر ماری جاتی تو وہ دیوار بیٹھ جاتی؟ وہ تمہارے وہ کام کہاں گئے جنہیں تم نت نئے انداز سے کرتے تھے اور تم یہ سوچتے بھی نہیں تھے کہ دور گزرتا ہمیشہ منقطع ہوا کرتا ہے۔ کہاں گئے وہ باغات جن کی نالیاں ہمیشہ بہا کرتی تھیں اور گانے والے پرندے ان میں رہتے تھے وہ ہرنیوں کی مانند دوشیزائیں خوشبو میں بھڑکتی ہوئیں کہاں گئیں جو چمکتی پھرتی تھیں نئے نئے گوٹے لگے ہوئے جوڑوں کو بدن پر ڈال کر؟ وہ کھیل کے سامان کہاں گئے اور وہ شراب کہاں گئی جس کو تم نے یاقوت سے بنی ہوئی ایک زرد گھونٹ تھا جس کے اوپر چاندی کی چادر ڈال دی گئی ہو؟ کہاں گیا تمہارا دشمنوں پر حملہ کرنا بنی العباس کی حکومت کی اصلاح کی غرض سے جب کہ اس میں فساد بھر رہا ہو۔ تم ہمیشہ مجبور کر دیا کرتے تھے ان میں سے ایک بہادر شیر کو اور تم چور چور کر کے رکھ دیتے تھے ہر سرکش زبردست مضبوط دشمن کو۔ اب تم ایسے ہو گئے ہو کہ تمہاری ذات کا نشان بھی باقی نہیں رہا تم ایسے ہو گئے ہو کہ تم پہلے کبھی نہیں تھے۔ جو عقل مند انسان زندگی میں کرے اس کے علاوہ کچھ بھی باقی نہیں رہتا صرف خدا ہی ہے جس کی حکومت کو دوام ہے۔

اس مرثیہ کو ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں بیان کیا ہے۔

ایک رات معتضد کے پاس اس کے دوست جمع تھے اور خوش گپیاں چل رہی تھیں جب مجلس برخاست ہوئی تو سب اپنی اپنی جگہوں سے چلے گئے اور سب سو گئے اس کے بعد ایک خادم نے آ کر ان کو بیدار کیا اور کہا کہ خلیفہ کہہ رہا ہے کہ میری نیند اڑ گئی ہے اور اس حالت میں ایک شعر ایجاد کیا ہے کہ اس کا دوسرا مصرعہ نہیں بن رہا ہے تم میں سے جو بنا دے گا اس کو انعام سے نوازوں گا وہ شعر یہ ہے۔

رات کو جب ہم بیدار ہوئے تو خیال آنے کی وجہ سے تو ہم نے دیکھا کہ گھر خالی میدان ہے اور محبوب کی ملاقات بہت دور معلوم ہوتی ہے۔

راوی کہتا ہے کہ سب لوگ اٹھ کر بیٹھ گئے اور دوسرا شعر بنانے کی سوچ میں لگ گئے پھر ان میں سے جلدی میں ایک ساتھی نے یہ شعر تیار کیا

میں نے اپنی آنکھ سے کہا کہ نیند کی کیفیت پیدا کرو اور پھر سوچا کہ شاید رات کو محبوب کا خیال دوبارہ آ جائے۔

پھر جب وہ خادم شعر لے کر خلیفہ معتضد کے پاس گیا تو وہ خوش ہوا اور اسے قیمتی انعام سے نوازا۔

ایک روز معتضد نے مخصوص شعراء میں حسن بن منیع ہذلی بصری کے اشعار بہت پسند آئے۔

افسوس ہے اس شخص پر جس نے میری نیند اچاٹ کر دی اور وہ دور رہا اور اس نے میرے خیالوں کو اور بھی دوگنا کر دیا اس کی میں نظروں سے سورج کا حسن جھک گیا ہے یا اس کی آنکھوں کی وجہ سے چودھویں کا چاند روشن ہوا اس کے چہرے میں ایسا بھولا پن اور شرمیلا انداز ہے کہ اس کی وجہ سے شریفوں کے دل سے اس کی برائیاں مٹ جاتی ہیں جہاں بھی وہ جاتا ہے۔

اسی سال ربیع الاول میں معتضد کی تکلیف بڑھ گئی تو بڑے بڑے سردار یونس خادم جیسے معتضد کے وزیر قاسم بن عبید اللہ کے پاس جمع ہوئے اور تجدید بیعت کا اشارہ کیا چنانچہ ایسا ہی ہوا بیعت مضبوط ہو گئی اور اس میں بہت سی مصلحتیں تھیں۔

معتضد نے بوقت وفات مندرجہ ذیل اشعار کہے:

زمانہ سے فائدہ حاصل کر لو اس لیے کہ تم باقی نہیں رہو گے اگر زمانے میں کوئی عمدگی ہو تو اسے لے لو اور گندگی چھوڑ دو اور زمانہ پر بھروسہ مت کرو اس لیے کہ میں نے اسے امین سمجھا لیکن اس نے میرے لیے کوئی حال نہیں چھوڑا اور نہ میرے کسی حق کی رعایت کی۔ میں نے بڑے بڑے بہادروں کو قتل کیا اور کسی دشمن کو نہیں چھوڑا اور کسی سے تعلق پر کوئی نشان نہیں چھوڑا اور میں نے ملک کے ہر گوشہ سے مخالف کو نکال دیا مشرقی مغربی جانب انہیں بھیج کر دیا۔ جب میں عزت و بلندی کے ستاروں تک پہنچا اور تمام مخلوق میرے سامنے سرنگوں ہو گئی تو حوادث نے مجھے ایسا تیر مارا جس نے میری زندگی کی چنگاری بھی بجھا دی اور عنقریب مجھے قبر کے گڑھے میں ڈال دیا جائے گا۔ میرا جمع شدہ مال میرے کام نہیں آیا اور میں نے کسی بادشاہ سے پالا نہیں پڑا لیکن اس کی محبت نے مجھے نرمی کے قریب کر دیا۔ میں نے بے وقوفی کی وجہ سے اپنی دنیا و دین کو برباد کر دیا ہے کوئی ایسا

انسان نہیں جو میری طرح بدقسمت ہو کر بستر پر پڑا ہو۔ کاش مجھے کوئی خبر دیدے کہ موت کے بعد مجھے اللہ کی رحمت کی طرف لے جایا جائے گا یا جہنم میں ڈالا جائے گا۔

ان کی وفات اسی سال ۲۲ ربیع الاول بروز پیر کو ہوئی ان کی عمر ۵۰ سال سے بھی کم تھی ان کی خلافت ۹ سال ۹ ماہ ۱۳ یوم رہی۔ نرینہ اولاد میں سے تین لڑکے علی مکتفی، جعفر المقتدر، ہارون اور مونث اولاد سے گیارہ یا سترہ لڑکیاں چھوڑیں۔ یہ فضول خرچ نہیں تھے اس وجہ سے بعض نے ان کو خلفاء میں سے ان بارہ میں سے حضرت جابر بن سمرہ والی حدیث میں ذکر کردہ خلفاء راشدین میں شمار کیا ہے واللہ اعلم۔

مکتفی باللہ ابو محمد کی خلافت(۱) ...... یہ علی بن المعتضد باللہ ہیں اسی سال ربیع الاول میں ان کے والد کی وفات کے بعد لوگوں نے ان کے ہاتھ پر بیعت خلافت کی۔ خلفاء میں ان کے اور حضرت علی کے ماسوا کسی کا بھی یہ نام نہیں تھا نہ حسن بن علی بن ابی طالب، ہادی، مستکفی باللہ اور ان کے علاوہ کسی کی بھی ابو محمد کنیت نہیں تھی۔

جس وقت یہ منصب خلافت پر فائز ہوا تو اطراف ملک میں فتنے بہت زیادہ ہو گئے اور اسی سال رجب میں سخت زلزلہ آیا۔

اسی زمانے میں رمضان میں آفتاب طلوع ہونے تک ستارے بے شمار ٹوٹ ٹوٹ کر گرتے رہے۔

خلافت ملنے کے وقت یہ رقہ میں تھے وزراء اور ارکان دولت نے تحریری طور پر ان کو اطلاع دی خبر ملتے ہی یہ بغداد پہنچ گئے یہ ۸ جمادی الاولی کا دن تھا اسی دن عمرو بن ابی اللیث الصفار کے قتل کا حکم دیا جو ان کے والد کے قید خانے میں قید تھا ان کے والد نے جو جیل خانے بنائے تھے ان سب کو ختم کر کے جامع مسجد تعمیر کرنے کا حکم دیا۔

اس نئے خلیفہ کے وزیر قاسم بن عبیداللہ کو چھ خلعتیں اور ایک تلوار عطا کی۔ بوقت خلافت ان کی عمر ۲۵ سال کچھ ماہ تھی۔

اسی سال قرامطہ نے زور پکڑا اور انہوں نے حاجیوں کو لوٹ لیا اور بعض نے اپنا نام امیر المؤمنین ظاہر کیا تب خلیفہ نے ان کے مقابلہ میں ایک لشکر روانہ کیا جس نے بہت سا مال خرچ کر کے ان میں سے بعض کا خاتمہ کر دیا۔

اسی زمانے میں محمد بن ہارون نے اسماعیل بن احمد سامانی کی اطاعت سے بغاوت کی جس کی وجہ سے ری والوں نے اسے قتل کر کے محمد بن زید علوی سے خط و کتابت کے ذریعے رابطہ کر لیا چنانچہ وہ ان کے پاس پہنچ گیا اور ان پر حاکم بن گیا جب اسماعیل بن احمد السامانی کو اس کی خبر ملی تو وہ اس کے مقابلے میں اترا اور اسے ذلیل و خوار کر کے وہاں سے بھگا دیا۔

ابن الجوزی نے منتظم میں لکھا ہے کہ اسی سال ۱۹ ذی الحجہ کو لوگوں نے موسم گرما میں گرمی کا لباس پہن کر نماز ادا کی اس کے بعد اتنی تیز ٹھنڈی ہوا چلی کہ لوگ آگ سے گرمی حاصل کرنے کے لئے مجبور ہو گئے اور انہوں نے سردی کا لباس پہنا اور سردی کی وجہ سے پانی جم گیا۔

ابن الجوزی کا قول ہے کہ بصرہ میں بھی اسی طرح ہوا اور بصرہ میں تیز ٹھنڈی ہوا چلی جس نے درختوں کو اکھیڑ کر رکھ دیا اور ایک علاقہ زمین میں دھنس گیا جس کے نیچے دب کر سات ہزار افراد ہلاک ہو گئے اور ابن الجوزی و ابن الاثیر کا قول ہے کہ اسی سال بغداد میں بہت سے زلزلے آئے لیکن بعد صورت حال بہتر ہو گئی۔

اسی سال فضل بن عبداللہ نے لوگوں کو حج کرایا۔

اسی سال مشاہیر صوفیہ میں سے ابراہیم بن محمد بن ابراہیم کی وفات ہوئی ابن الاثیر کا قول ہے کہ یہ سری سقطی کے ساتھیوں میں سے تھے ان سے یہ مشہور ہے کہ انہوں نے کہا اللہ کو یاد کرنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ احمد بن محمد المعتضد باللہ کی بھی اسی سال وفات ہوئی یہ بہادر تھے اور کثرت جماع کی وجہ سے ان کا بدن خشک ہو گیا تھا، حکماء ان کی اس بیماری کا جو علاج تجویز کرتے یہ ان کی مخالفت کرتے جس کی وجہ سے یہ ختم ہو گئے۔

سپہ سالار بدر کا قتل ...... قاسم بن عبیداللہ وزیر نے معتضد کے خاندان سے حکومت چھیننے کا تہیہ کر لیا تھا اس کے بارے میں اس نے بدر

---

(۱) تاریخ بغداد ۱۱/ ۳۱۶، ۳۱۷، تاریخ الخلفاء ۴۰۰، ۳۰۲، شذرات الذهب ۲/ ۱۹۷، النجوم الزاهرة ۳/ ۱۳۵

سے بھی مشورہ کیا تھا لیکن بدر نے اس سے انکار کر دیا تھا پھر جب مکتفی خلیفہ بنا تو وزیر کو اپنے قتل کا خطرہ پیدا ہو گیا اس وجہ سے اس نے بدر کے بارے میں مکتفی کے کان بھرنے شروع کر دیئے چنانچہ مکتفی نے بدر کی غیر موجودگی میں کسی شخص کو بھیج کر اس کے سارے اموال پر قبضہ کر لیا اور وزیر کے ذریعے اس کے پاس امان کا پیغام بھیجا جب بدر آ گیا تو کسی شخص کو اس کے قتل پر آمادہ کر لیا چنانچہ اسی سال ۶ رمضان جمعہ کے روز اسے قتل کر کے اس کا سر جسم سے الگ کر کے بقیہ اس کے جسم کا حصہ اس کے ورثاء کے حوالے کر دیا اس کے گھر والے تابوت میں اسے بند کر کے مکہ لے گئے اور اس کی وصیت کے مطابق اسے وہیں دفن کر دیا اور اس نے وفات سے پہلے اپنے تمام غلاموں کو آزاد کر دیا اور بوقت قتل اس نے دو رکعت نماز پڑھی۔

حسین بن محمد بن عبدالرحمن بن فہم بن محرز بن ابراہیم ابو علی الحافظ البغدادی کی وفات بھی اسی سال ہوئی انہوں نے خلف بن ہشام یحییٰ بن معین محمد بن سعد وغیرہ سے اور ان سے ختلی حافظ، رازی وغیرہ نے حدیثیں سنیں یہ صرف امراء پر حدیثیں سناتے تھے اور ان کو اخبار، نسب، شعر، اسماء الرجال میں بہت مہارت تھی فقہ میں مذہب عراقیین کے متبع تھے امام دارقطنی نے ان کو ضعیف کہا ہے۔

سنن پر تاریخ لکھنے والے عمارہ بن وثیمہ بن موسیٰ ابو رفاعہ الفارسی کی وفات بھی اسی سال ہوئی یہ مصر میں پیدا ہوئے ابی صالح کاتب اللیث وغیرہ سے انہوں نے حدیث سنی۔ امراء کبار میں سے ہارون بن اللیث الصفار کا انتقال بھی اسی سال ہوا مکتفی کے پہلی مرتبہ بغداد آنے کے موقع پر قید خانے میں انہیں قتل کیا گیا۔

واقعات ۲۹۰ھ

اس سال یحییٰ بن زکرویہ بن مہرویہ ابو القاسم القرمطی (جو شیخ سے مشہور ہیں) نے ایک بہت بڑے لشکر کے ساتھ رقہ کے اطراف میں فساد برپا کیا خلیفہ نے دس ہزار جنگجوؤں کا لشکر اس کے مقابلہ میں روانہ کیا۔

اسی زمانے میں خلیفہ سامرا میں اقامت کے ارادے سے بغداد سے روانہ ہوا لیکن اس کے وزیر نے اسے روک دیا چنانچہ وہ دوبارہ بغداد آ گیا۔

اسی سال رقہ میں باب دمشق کے پاس یحییٰ بن زکرویہ قتل کیا گیا اور ایک مغربی شخص نے آگ سے جلاتے ہوئے نیزے سے اس پر حملہ کیا پھر دوسرے لوگوں نے اسے لے کر جلا دیا اور اس مغربی شخص کا تعلق مصریوں کے لشکر سے تھا۔

اسی سال اس کا بھائی حسین قرامطہ کا معاملہ لے کر کھڑا ہوا اور اس نے اپنا نام احمد کنیت ابو العباس، لقب امیر المومنین ظاہر کیا اور قرامطہ نے اس کی اطاعت قبول کر لی۔ اس کے بعد حسین نے دمشق کا محاصرہ کر لیا اور اہل دمشق نے مال پر اس سے صلح کر لی پھر اس نے حمص کا رخ کیا اور اسے فتح کر لیا اور وہاں کے منبروں پر اس کا نام لیا جانے لگا پھر اس نے حماۃ، معرۃ النعمان کا رخ کیا اور زبردستی اسے فتح کر لیا اور ان کے اموال اور ان کی عورتوں کو اپنے لئے حلال کر لیا اور جانوروں کو قتل کر دیا اور بچوں کو مکاتب میں داخل کیا اور اپنے ساتھیوں کے لئے عورتوں کو حلال کر دیا اور ایسا بھی ہوا کہ ایک عورت سے پوری جماعت نے جماع کیا اور جب اس کے یہاں بچے کی پیدائش ہوئی تو پوری جماعت نے ایک دوسرے کو مبارکباد دی۔

اس شخص کے ان بدحالات سے تنگ آ کر شام والوں نے خلیفہ کو اس کی بابت خط لکھا خلیفہ نے اس کے مقابلے کے لئے ایک بہت بڑا لشکر تیار کیا اور ان پر اموال خرچ کئے اور وہ لشکر رمضان میں روانہ ہوا اور رقہ میں آ کر اس نے پڑاؤ ڈالا اور قرامطہ سے مقابلہ کے لئے چاروں طرف لشکر پھیلا دیا۔

یہ قرامطی اپنے ساتھیوں کو ان القاب سے خط لکھا کرتا تھا کہ یہ خط عبداللہ مہدی احمد بن عبداللہ المہدی المنصور کی طرف سے ہے جو اللہ کے دین کی مدد کرنے والا اللہ کے امر کو قائم کرنے والا اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ کرنے والا اللہ کی کتاب کی طرف دعوت دینے والا اللہ کی حدود سے تجاوز نہ کرنے والا آپ علیہ السلام کی اولاد میں سے پسندیدہ ہے اور وہ یہ بھی کہتا تھا کہ وہ اولاد علی و فاطمہ سے ہے حالانکہ وہ اپنے اس دعوے میں جھوٹا تھا اس لئے کہ وہ تو قریش کا سب سے بڑا دشمن پھر بنی ہاشم کا سب سے بڑا دشمن تھا اس نے قبیلہ بنی سمرہ میں داخل ہو کر سب کو قتل کر دیا اور ان

کی عورتوں کو معاف کر لیا۔

اسی سال مظفر بن حاج کی جگہ ابو عامر احمد بن عمرو کو عامل بنایا گیا۔

اسی زمانے میں فضل بن محمد عباسی نے لوگوں کو حج کرایا۔

خواص کی وفات ...... اس سال خواص میں سے عبداللہ بن امام احمد بن حنبل کا انتقال ہوا۔

امام احمد بن حنبل کے حالات[1] ...... یہ عبداللہ بن الامام احمد بن حنبل ابو عبدالرحمن الشیبانی ہیں یہ بہت بڑے امام حافظ حدیث اپنے والد وغیرہ سے کثرت سے روایت کرنے والے ہیں۔

ابن المنادی کا قول ہے کہ ان کے والد سے زیادہ کوئی بھی روایت کرنے والا نہیں ہے انہوں نے اپنے والد سے تیس ہزار مسند اور ایک لاکھ بیس ہزار تفسیر کی روایت کی ہیں ان میں سے بعض ان کو اور بعض کی اجازت حاصل کر کے روایت کی ہے ان میں سے بعض ناسخ بعض منسوخ بعض مقدم بعض مؤخر ہیں ان کا تعلق کتاب اللہ سے بھی ہے اور تاریخ سے بھی ہے حدیث میں کرامات القراء اور مناسک الکبیر والصغیر، حدیث شیوخ ان کی تصنیفات سے ہیں۔

ابن المنادی نے یہ بھی کہا کہ ہم نے دیکھا اپنے شیوخ کو معرفت رجال، علل حدیث، نام اور ان کی کنیتوں کے بارے میں احمد بن حنبل کی عبارت کا اقرار کرتے ہوئے دیکھا اور یہ کہ عراق وغیرہ میں ہمیشہ حدیث کی تلاش میں لگے رہتے تھے اور ہم نے اسلاف کو بھی ان کے بارے میں ان باتوں کا اقرار کرتے ہوئے دیکھا حتیٰ کہ بعض نے ان کی تعریف میں مبالغے سے کام لیا۔

بیماری کے وقت ان کی تدفین کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے صحیح سند سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ یہاں پر کوئی نبی مدفون ہیں لہٰذا مجھے یہیں دفن کیا جائے اور یہ کہ نبی کے قریب دفن ہونا مجھے اپنے والد کے پاس دفن ہونے سے زیادہ پسند ہے۔

اسی سال جمادی الاولیٰ میں ستتر سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی اور ان کے والد کی طرح ان کی نماز جنازہ میں بھی لوگوں کے جم غفیر نے شرکت کی ان کے بھتیجے نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور باب التبن نامی قبرستان میں ان کو دفن کیا گیا۔

عبداللہ بن احمد بن سعید ابو محمد بابلی المروزی کی وفات بھی اسی سال ہوئی یہ ابو تراب کی صحبت میں رہے اور جنید نے ان کی بڑی تعریف کی ہے محمد بن ابراہیم ابو بکر الحافظ (جو ابو بلال کے نام سے مشہور ہیں) کی وفات بھی اسی سال ہوئی یہ ثقہ اور ثبت تھے۔

محمد بن حسین بن فرج ابو میسرہ الہمدانی کی وفات بھی اسی سال ہوئی ان کی مسند کتاب ہے اور یہ مشہور ثقات اور مصنفین میں سے تھے۔ محمد بن عبداللہ ابو بکر دقاق کی وفات بھی اسی سال ہوئی یہ عابد اور صوفی مشرب تھے جنید سے انہوں نے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک روز شیطان کو خواب میں برہنہ دیکھا تو انہوں نے شیطان سے کہا کہ تجھے لوگوں سے شرم نہیں آتی اس نے کہا کہ یہ حقیقت میں انسان نہیں ہیں اگر یہ حقیقت میں انسان ہوتے تو میں ان کے ساتھ کھیلتا جیسا کہ بچے گیند سے کھیلتے ہیں حقیقۃً جو لوگ انسان ہیں وہ ان کے علاوہ ہیں میں نے پوچھا کہ وہ کہاں ہیں اس نے کہا کہ وہ شونیزی مسجد میں ہیں جنہوں نے میرا دل کمزور اور میرا جسم لاغر کر دیا ہے اور جب بھی ان کو بہکانے کی کوشش کرتا ہوں تو وہ اللہ کی طرف اشارہ کر دیتے ہیں جس کی وجہ سے میں جلنے کے قریب ہو جاتا ہوں۔

جنید کہتے ہیں کہ میں نے بیدار ہو کر کپڑے تبدیل کئے اور شونیزی مسجد کی طرف چلا اور وہاں پہنچ کر میں نے دیکھا کہ تین بزرگ چادر میں لپٹے ہوئے ہیں ان میں سے ایک میری طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا کہ اس خبیث کی بات سے دھوکہ مت کھانا اور اے جنید تم اتنے سادے ہو کر ہر کسی کی بات کو قبول کر لیتے ہو ان تینوں بزرگوں کے نام یہ ہیں (۱) ابو بکر الدقاق (۲) ابو الحسین نوری (۳) محمد بن علی بن حبیب بن عبداللہ الجمالی صوفی شافعی امام مزنی کے شاگرد ابن یونس نے ان کو ثقہ قرار دیا ہے۔

---

(۱) تاریخ بغداد [illegible] تذکرۃ الحفاظ [illegible] الجرح والتعدیل [illegible] تہذیب التہذیب [illegible]

واقعات ۲۹۱ھ

اس سال قرامطہ اور خلیفہ کے لشکر کے درمیان سخت مقابلہ ہوا بالآخر قرامطہ کو شکست ہوئی اور ان کا سردار حسین بن زکرویہ گرفتار کر لیا گیا اور اسے ایک بڑی جماعت کے ہمراہ خلیفہ کے پاس بھیج دیا اور مشہور ہاتھی پر سوار کر کے بغداد میں اسے داخل کیا گیا اور خلیفہ نے ایک بہت اونچی جگہ بنانے کا حکم دیا جس پر اسے بٹھایا گیا اور اس کے ساتھیوں میں سے ایک ایک کو لا کر اس کے سامنے قتل کیا گیا اس طرح سب مر گئے پھر اس کے منہ میں ایک موٹی لکڑی جس کے کنارے سے جلی ہوئی تھی گاڑ دی گئی پھر اس کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیے گئے اور اس کے جسم کو اٹھا لیا گیا پھر اس کے باقی حصہ کو جلا دیا گیا۔

اور اس کا سر ایک لکڑی پر لٹکا کر بغداد کے بازاروں میں گھمایا گیا یہ واقعہ ربیع الاول میں پیش آیا۔

اسی زمانے میں ترکیوں نے بلاد اسلام کے شہروں کا رخ کیا مسلمانوں نے ان کو رات ٹھہرنے کی جگہ دی انھوں نے کافروں کو قتل کر دیا اور کافروں کو قیدی بنا لیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے کافروں کو ان کے غصہ میں بھرا ہوا لوٹا دیا کہ ان کی کچھ بھی مراد پوری نہ ہوئی۔

(پ ۲۱، سورۃ الاحزاب آیت ۲۵)

نیز اس سال ہی میں بادشاہ روم نے دس بڑے جھنڈے تیار کیے اور ہر جھنڈے کے ساتھ دس ہزار رومی روانہ کیے انہوں نے شہروں کے اطراف میں بڑی لوٹ مار مچائی ایک بڑی مخلوق کو قتل کیا اور عورتوں اور بچوں کو قیدی بنا لیا۔

اسی زمانے میں طرطوس کے نائب حاکم نے بلاد روم میں داخل ہو کر شہر انطاکیہ فتح کر لیا یہ ساحل سمندر پر قسطنطنیہ شہر کے برابر ایک بڑا شہر ہے اور پانچ ہزار قیدی مسلمانوں کو چھڑا لیا اور بہت سی بحری کشتیوں پر قبضہ کر لیا اور کافی مال غنیمت حاصل کیا ایک ایک سوار کے حصے میں ہزار دینار آئے۔

اسی سال فضل بن عبدالملک ہاشمی نے لوگوں کو حج کرایا۔

اسی سال خواص میں سے احمد بن یحییٰ نحوی بن زید بن سیار کی وفات ہوئی۔

احمد بن یحییٰ کے حالات[1] ...... یہ احمد بن یحییٰ بن زید بن سیار ابو العباس الشیبانی ہیں ان کا لقب ثعلب ہے نحو اور لغت میں کوفیوں کے امام ہیں ان کی پیدائش ۲۰۰ھ ہے۔

انہوں نے محمد بن زیاد الاعرابی، زبیر بن بکار، قواریری وغیرہ سے روایتیں لی ہیں پھر ان سے ابن الانباری، ابن عرفہ، ابو عمر زاہد وغیرہ نے روایت حدیث کی۔ یہ ثقہ، حجت، دیندار، صالح، بہت سچے اور حافظہ میں مشہور تھے ذکر کیا گیا ہے کہ قواریری سے انہوں نے ایک لاکھ حدیث سنی اسی سال ۱۳ جمادی الاولیٰ بروز ہفتہ ۹۱ سال کی عمر میں انہوں نے وفات پائی۔

ابن خلکان نے ان کی موت کا سبب بیان کرتے ہوئے تحریر کیا ایک روز یہ جامع مسجد سے ایک کتاب کا مطالعہ کرتے ہوئے نکلے اور ان کے کانوں کی سماعت ختم ہو چکی تھی چلتے چلتے ایک گھوڑے نے ان کو ٹکر ماری جس کی وجہ سے یہ گڑھے میں جا گرے اور ان کو دماغی طور پر چوٹ آئی اور ایک دن بعد ان کا انتقال ہو گیا۔

ان کی تصنیف کردہ کتابوں میں سے کتاب الفصیح ہے جو صفحات کے اعتبار سے اگرچہ مختصر ہے لیکن کثیر فوائد پر مشتمل ہے اسی طرح کتاب المصون، اختلاف النحویین، معانی القرآن، کتاب القراءات، معانی الشعر، وکتاب حسن زیادات وغیرہ کتابیں بھی انہی کی ہیں یہ شاعر بھی تھے ان کے اشعار میں سے چند یہ ہیں۔

> جب تم کسی شخص کی غذا تھے پھر تم نے اسے چھوڑ دیا تو اس کے بعد کب تک وہ شخص زندہ رہے گا جس کی تم غذا بنے تھے۔ وہ شخص اسی قدر باقی رہے گا جس قدر گوہ پانی میں باقی رہتی ہے یا بیابان کے متعلق رہنے والی اس کی مچھلی باقی رہتی ہے۔ تم کو میری طرف سے اس بات نے دھوکہ میں ڈال رکھا ہے کہ میں نے اسے انتہائی کوشش سے برداشت کر لیا ہے حالانکہ تمہاری

---

[1] تذکرۃ الحفاظ ۲/۶۶۶، ۶۶۸ تاریخ بغداد ۵/۲۰۴، ۲۱۲ النجوم الزاہرۃ ۳/۱۳۳ بغیۃ الوعاۃ ۱/۳۹۶، ۳۹۸

طرف سے میرے نفس کو ایسی تکلیف پہنچی ہے جو اسے عنقریب ہلاک کر دے گی۔ اگر میرے نفس میں وہ قوت ہوتی جو سخت پتھر میں ہوتی ہے تو اسے ایک دعا کے ساتھ گرا دیتا اور ان ہواؤں سے بھی جو تیز چلتی ہیں اور ان کے نشانات ہر جگہ باقی رہتے ہیں۔ اب میری بجز سے شاید اللہ تعالیٰ ہمیں جمع کر دے تو اس وقت میں تم سے ان دکھوں کی شکایت کروں گا جو تمہاری طرف سے پہنچے ہیں۔

اسی سال قاسم بن عبیداللہ بن سلیمان بن وہب کا انتقال ہوا یہ خلیفہ معتضد کی حکومت کے آخری دنوں میں اپنے والد کی وفات کے بعد وزیر بنے تھے پھر اس کا لڑکا مکتفی باللہ خلیفہ بنا پھر اسی سال رمضان میں یہ بیمار ہوا تو انہوں نے جیل حکام کے پاس یہ پیغام بھیجا کہ قید خانے کے تمام قیدیوں کو رہا کر دیا جائے پھر اسی سال ذیقعدہ میں ۳۲ سال کی عمر میں انہوں نے وفات پائی اور یہ خلیفہ کے محبوب بندوں میں سے تھا اور سات ہزار دینار سے زیادہ مال کے بدلے انہوں نے جو کچھ چھوڑا۔

محمد بن محمد بن اسمٰعیل بن شداد ابو عبداللہ الجہضمی کی وفات بھی اسی سال ہوئی یہ واسط کے قاضی اور جہروتی سے مشہور تھے علی بن المدینی اور نمیر وغیرہ سے انہوں نے احادیث سنی تھیں یہ ثقہ اور عادل آدمی تھے۔

محمد بن ابراہیم الحنجی محمد بن علی الصائغ بھی اسی سال وفات پانے والوں میں سے تھے۔

مشہور قراء ائمہ علماء میں سے قنبل کی وفات بھی اسی سال ہوئی۔

واقعات ۲۹۲ھ

اسی سال خلیفہ مکتفی کی جانب سے محمد بن سلیمان دس ہزار جنگجو جوانوں کو لے کر دیار مصر کی طرف ہارون بن خمارویہ سے مقابلہ کرنے کے لئے روانہ ہوا ہارون نے آگے بڑھ کر اس سے مقابلہ کیا دونوں میں شدید جنگ ہوئی پہلا غلبہ محمد بن سلیمان کو نصیب ہوئی پھر یہ جزائر طولونی ان کے مقابلہ میں آ گئے محمد بن سلیمان نے ان کو بھی قتل کر دیا اور ان کی حکومت اسی پر ختم ہو گئی پھر انہوں نے تحریری طور پر مکتفی کو فتح کی خوشخبری پہنچائی۔

اس سال بھی گذشتہ سالوں کی طرح فضل بن عبدالملک نے لوگوں کو حج کرایا۔

خواص کی وفات ۔۔۔ اس سال خواص میں سے ابراہیم بن عبداللہ بن مسلم الکجی (ابو مسلم) کا انتقال ہوا یہ حدیث میں مشائخ ثقات میں سے تھے ان کے درس میں صرف احادیث لکھنے والوں کی تعداد پچاس ہزار سے اوپر تھی دیکھنے اور سننے والوں کی تعداد اس کے علاوہ ہوتی تھی ان سے بہت کرامات منقول ہیں آگے والے لوگوں کو لکھوایا کرتے تھے اور ان میں سے ہر ایک دوسرے کو سناتا تھا اور ہجوم کی وجہ سے بعض تو کھڑے ہو کر احادیث لکھتے تھے۔

یہ جب اس ہزار احادیث لکھوا کر فارغ ہوتے تو خاص طور پر بہت کچھ صدقہ کرتے جب یہ مکمل طور پر کسی کتاب سے فارغ ہوتے تو ایک ہزار دینار خرچ کر کے ایک پرتکلف دعوت کی اور فرمانے لگے کہ میں نے آپ ﷺ کے پاس گواہی دی تھی میری گواہی قبول کی گئی تو یہ میں نے شکر کے طور پر کیا ہے۔

ابن الجوزی خطیب بغدادی نے ابو مسلم الکجی سے نقل کیا ہے کہ ایک روز میں گھر سے نکلا ایک حمام کے پاس سے میرا گزر ہوا میں نے حمام کے نگہبان سے پوچھا کہ حمام میں کوئی ہے؟ اس نے جواب دیا خالی ہے پھر جب میں حمام میں داخل ہوا تو اندر سے اچانک آواز آئی کہ ابو مسلم اسلام علیکم

[illegible]

تمام شہر والوں سے تم تنگ آ رہے ہو گے پھر اس نے مندرجہ ذیل اشعار پڑھے۔

> اے باری تعالیٰ نعمت کے عطا کرنے پر تکلیف کے دور کرنے پر ہر حال میں ہم آپ کی حمد کرتے ہیں۔ تم جو چاہتے ہو وہ ہو
> جاتا ہے اور تم ایسے طریقے سے بن لیتے ہو کہ عام طور پر اس طریقے پر سنا نہیں جاتا۔

ابو مسلم کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں جلدی سے حمام سے نکلا اور میں نے مالک حمام سے کہا کہ تم تو کہہ رہے تھے کہ اندر کوئی نہیں ہے حالانکہ اندر سے تو میں نے آواز سنی ہے انہوں نے پوچھا کہ واقعی آپ نے آواز سنی ہے میں نے کہا کہ ہاں واقعی میں نے آواز سنی ہے۔

پھر انہوں نے بتایا کہ یہ واقعی کوئی جن ہے جو بعض مرتبہ اشعار پڑھتا ہے اور اچھی باتیں کرتا ہے پھر میں نے ان سے پوچھا کہ اس کے کہے ہوئے اشعار تمہیں یاد ہیں اس پر انہوں نے مندرجہ ذیل اشعار سنائے:

> اے حد سے زیادہ گناہ کرنے والے گناہوں سے باز آ جا تب تک تو جہالت کی وجہ سے ڈٹ کر گناہ کرتا رہے گا کب تک
> تم اپنے گناہوں کی وجہ سے اپنے رب کو ناراض کرتے رہو گے حالانکہ وہ تم سے اچھا معاملہ کرتا ہے۔ جس شخص کو یہ معلوم نہیں
> کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہیں یا ناراض ہیں تو اس شخص کی پلکیں کیسے جھپکتی ہیں۔

عبدالحمید ابن عبدالعزیز ابو حازم القاضی الحنفی کی وفات بھی اسی سال ہوئی یہ بہترین قاضی فقہاء ائمہ علماء میں سے تھے بہت بڑے متقی گناہوں سے بچنے والے عزت دار اور امانت دار تھے المنتظم میں ابن الجوزی نے ان کے اچھے حالات اور عمدہ افعال کا تذکرہ کیا ہے۔

واقعات ۲۹۳ھ

اسی سال قرامطہ نے حسین قرمطی کے بھائی (جو ذی الشامہ کے نام سے مشہور ہیں اور جس نے گزشتہ سال کافی افراد کو قتل کیا تھا) کے ارد گرد دریائے فرات کے راستے سے جمع ہو گئے چنانچہ اس نے ان کو لے کر زمین میں فساد برپا کیا۔

پھر اس نے طبریہ کا رخ کیا انہوں نے اسے داخل ہونے سے روکا لیکن اس نے زبردستی داخل ہو کر کافی لوگوں کو قتل کر دیا اور وافر تعداد میں ان کے اموال پر قبضہ کر لیا پھر دوبارہ اس نے دیہات کا رخ کیا اور اس موقع پر ایک اور جماعت اس سے مل گئی چنانچہ انہوں نے وہاں کے اکثر لوگوں کو قتل کر کے ان کی ساری جائیدادوں پر قبضہ کر لیا پھر یہ مال تین ہزار اونٹوں پر سوار کر کے لے گئے تب جا کر مکتفی نے اس کے مقابلہ میں ایک عظیم الشان لشکر روانہ کیا چنانچہ اس لشکر نے ان کا مقابلہ کیا اور ان کو شکست دے کر ان کے سردار کو گرفتار کر لیا پھر اس کی گردن اڑا دی۔

الداعیہ کا ظہور: اسی سال قرامطہ کے ایک شخص الداعیہ کا یمن میں ظہور ہوا اس نے صنعاء کا محاصرہ کیا اور زبردستی اس میں داخل ہو گیا اور وہاں کے کافی باشندوں کو قتل کر دیا پھر صنعاء کے باشندوں نے اس کا مقابلہ کر کے اسے شکست دی پھر دوبارہ اس نے بعض شہروں پر غارت گری کی اس موقع پر خلیفہ نے مظفر بن حاج کو اس علاقہ کا نائب حاکم مقرر کیا چنانچہ یہ حاکم اس کی وفات تک یمن کے پیچھے لگا رہا۔

اور اسی سال عید الفطر کے موقع پر قرامطہ کی ایک جماعت نے کوفہ میں داخل ہو کر یا ثارات الحسین یا احمد یا محمد کے نعرے لگائے اور اس سے مراد ان کی وہ افراد تھے جو اس سے پہلے بغداد میں قتل کیے گئے تاکہ ان کے ساتھ اظہار ہمدردی ہو ان میں سے کچھ افراد عیدگاہ کی طرف سے کوفہ میں داخل ہوئے تب جا کر لوگوں نے ان کا پیچھا کیا اور ان کو پتھر مار کر ان میں سے بیس افراد کو قتل کر دیا اور باقی ذلیل ہو کر واپس بھاگ گئے۔

اسی سال بصرہ میں شیخ نامی شخص کا ظہور ہوا جس نے امیر کی اطاعت سے بغاوت کی تھی اور بنو تمیم بھی اس کے ساتھ ہو گئے خلیفہ نے دمشق سے [illegible] احمد بن [illegible] کو روانہ کیا وہاں اس نے [illegible] کا محاصرہ کیا چنانچہ یہ اس کے مقابلے میں نکلے اور [illegible] علاقے میں

دونوں کے درمیان مقابلہ ہوا لیکن خلنجی نے انہیں زبردست شکست دی پھر خلیفہ نے اس کے مقابلے میں ایک دوسرا لشکر بھیجا انہوں نے اس کو شکست دے کر اسے گرفتار کر کے امیر کے حوالے کر دیا پھر اس کا کوئی پتہ نہ چلا۔ اس کے بعد یہ لشکر دیار مصر کے معاملات میں مشغول ہو گیا۔

اسی وقت قرامطہ نے بھی ایک لشکر عبداللہ بن سعید (جو بچوں کا معلم تھا) کی ماتحتی میں بصرہ بھیجا چنانچہ وہ لشکر بصری اذرعات بثنیہ کی طرف گیا اور وہاں کے باشندوں سے قتال کیا پھر فوری ان کو امان دی پھر جب پورے طور پر ان پر قابو پا لیا تو پہلے لڑنے والوں کو قتل کر دیا اور بچوں کو قیدی بنا لیا۔

پھر اس نے دمشق کا رخ کیا تو دمشق کے نائب حاکم احمد بن کیغلغ یعنی صالح بن فضل نامی نے اس کا مقابلہ کیا لیکن قرامطی غالب رہا اور دمشق کا نائب حاکم کافی ساتھیوں سمیت قتل کر دیا گیا اس کے بعد اس نے دمشق کا محاصرہ کر لیا لیکن اسے فتح نہیں کر سکا پھر اس نے طبریہ کا رخ کیا وہاں پر اس نے کافی لوگوں کو قتل کیا اور ان کے اموال پر قبضہ کر لیا جیسا کہ بیان کیا جا چکا۔

پھر اس نے ہیت کا رخ کیا اس کا قبضہ کر لیا پھر جیسا کہ ہم نے ماقبل میں بیان کیا کہ پھر قرمطی نے کوفہ کا رخ کیا یہ سب کچھ زکرویہ بن مہرویہ کے اشارے پر ہو رہا تھا اس وقت وہ خود کسی نامعلوم مقام پر روپوش تھا جب کوئی اس کا نام پکارتا تو وہ فوراً اپنے بنائے ہوئے کنوئیں میں چلا جاتا اور ایک عورت اس کنوئیں پر بیٹھے ہوئے تنور پر روٹیاں پکانا شروع کر دیتی تو کسی کو بھی معلوم نہیں ہوتا کہ وہ کہاں ہے۔

اس موقع پر خلیفہ نے ایک لشکر اس کے مقابلے میں بھیجا زکرویہ نے خود اپنے متبعین کے ساتھ اس کا مقابلہ کیا اور اس کے لشکر پر غالب آ گیا اور ان کے کافی اموال پر قبضہ کر لیا اب اس کی پوزیشن بہت مضبوط ہو گئی اور اس کا حکم چلنے لگا پھر خلیفہ نے ایک اور لشکر اس کے مقابلے میں بھیجا ان کے بقیہ حالات ہم عنقریب بیان کریں گے۔

اسی سال ترکیوں کی ایک جماعت نے خراسان کے نائب حاکم اسماعیل بن احمد السامانی کے خلاف بغاوت کی۔

اسی زمانے میں حلب کے بعض مقامات پر رومیوں نے غارت گری کر کے ان میں سے بعض کو قتل کر دیا بعض کو لوٹ لیا اور بعض کو قید کر دیا اس سال فضل بن عبدالملک نے لوگوں کو حج کرایا۔

خواص کی وفات

اس سال خواص میں سے ابو العباس الناشی الشاعر کی وفات ہوئی۔

ابو العباس الناشی الشاعر کے حالات[1] ان کا نام عبداللہ بن محمد ابو العباس المعروف ناشی ہے ان کا اصل تعلق شہر انبار سے ہے اور ایک وقت بغداد میں بھی رہے پھر مصر چلے گئے اور وہیں ان کی وفات ہوئی یہ بڑے بڑے شعراء سے مقابلہ کرنے والے منطقین اور متکلمین پر اعتراض کیا کرتے تھے۔

یہ ذہین شاعر تھے لیکن عقل سے کورے تھے آپ علیہ السلام کے نسب مبارک پر ان کا کہا ہوا ایک بہت اچھا قصیدہ ہے جسے ہم نے سیرۃ کی کتاب میں بیان کیا ہے۔

ابن خلکان کا قول ہے کہ تمام علوم میں ان کو مہارت تھی خاص طور پر علم منطق میں اسی طرح فنون میں ایک ہی قافیہ کا قصیدہ ہے جس میں چار ہزار اشعار ہیں اس کے علاوہ بھی ان کی مختلف تصانیف اور بہت سے اشعار ہیں۔

ابو ثور کے ساتھی فقہاء میں سے عبید بن محمد بن خلف ابو محمد البزار ان کا انتقال بھی اسی سال ہوا یہ ابو ثور کی فقہ کے قائل تھے۔ یہ ثقہ تھے اور حفاظ حدیث میں سے مشہور حضرت احمد بن عمرو بن عبدالخالق ابو بکر البزار الحافظ (جو البزار کے نام سے مشہور ہیں) کی وفات بھی اسی سال ہوئی بخاری کے ایک [illegible] انہوں نے ایک مسند تصنیف کی۔

[illegible] کی وفات ہوئی۔

---

[1] [illegible]

واقعات ۲۹۴ھ

اسی سال محرم میں مکہ سے خراسان آنے والے حاجیوں کے قافلے پر زکرویہ نے حملہ کر دیا اور ایک ایک کر کے سب کو قتل کر دیا اور عورتوں کو قیدی بنا لیا اور سب کا مال چھین لیا جو تقریباً بیس لاکھ کے قریب تھا اور اس موقع پر بیس ہزار حاجی قتل کیے گئے اور قرامطہ کی عورتیں قریب ہی سے کام لیتے ہوئے زخمیوں کے درمیان پانی لئے پھرتی تھیں لیکن زخمیوں میں سے جو پانی مانگتا تھا اسے قتل کر دیتی تھیں ان پر اور ان کی عورتوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔

زکرویہ کا قتل — جب اس واقعہ کی خبر خلیفہ کو ملی تو اس نے زکرویہ خبیث کے مقابلہ کے لئے ایک عظیم الشان لشکر تیار کیا چنانچہ دونوں کے درمیان سخت مقابلہ ہوا چند کے علاوہ تمام قرامطہ قتل کر دیئے گئے یہ واقعہ اسی سال ربیع الاول میں پیش آیا۔

اسی جنگ میں ایک آدمی نے زکرویہ کے سر پر تلوار سے حملہ کیا اور تلوار کی ضرب کا اثر اس کے دماغ تک پہنچا جس کی وجہ سے پانچ یوم کے بعد اس کا انتقال ہو گیا اس کے بعد لوگوں نے اس کا پیٹ چاک کر کے اس کا حلیہ بگاڑ دیا اور قرامطہ کی ایک جماعت کو ساتھ گرفتار کر کے اس کا سر بغداد بھیج دیا راستے میں خلیفہ کے لشکر نے ان کا مال سامان وغیرہ سب کچھ چھین لیا پھر اس کے قتل کا حکم دے دیا اور اس خبیث کے سر کو خراسان کے شہروں کا طواف کرایا گیا تاکہ آئندہ سال لوگوں کو حج کرنے میں دشواری پیش نہ آئے اور گرفتار شدگان میں بچے اور عورتیں سب کو آزاد کر دیا۔

اسی زمانے میں طرطوس کے راستے سے دمشق کے نائب حاکم احمد بن کیغلغ نے رومیوں پر حملہ کر کے چار ہزار رومیوں کو قتل کر دیا اور پچاس ہزار بچوں کو گرفتار کر لیا۔

اس موقع پر کچھ پادریوں نے اسلام قبول کر لیا اور دو سو مسلمان قیدی آزاد ہو گئے روم کے بادشاہ نے ان پادریوں کے مقابلے میں ایک لشکر بھیجا تو مسلمانوں کی ایک جماعت نے آگے بڑھ کر ان کا مقابلہ کیا اور بعضوں کو قتل کر دیا اور بہت سا مال غنیمت ان کے ہاتھ لگا۔

جب یہ قافلہ خلیفہ کے پاس پہنچا تو اس کا بڑا اکرام کیا اور ان کی مانگی مرادیں پوری کیں۔

اسی سال ہی میں شام میں ایک شخص کا ظہور ہوا جس نے سفیانی ہونے کا دعویٰ کیا اسے گرفتار کر کے بغداد بھیج دیا گیا وہاں پر اس نے یہ ظاہر کیا کہ اسے وسوسے کا مرض ہے اس کی وجہ سے اسے چھوڑ دیا گیا اس سال فضل بن عبدالملک ہاشمی نے لوگوں کو حج کرایا۔

خواص کی وفات اس سال خواص میں سے وفات پانے والے یہ حضرات تھے:

(۱) حسین بن محمد بن حاتم بن یزید بن علی بن مروان ابوعلی جو عبید العجل سے مشہور ہیں یہ حافظ حدیث، بہت زیادہ حدیثیں بیان کرنے والے مسندات کے حفظ میں بہت زیادہ آگے بڑھنے والے تھے۔ اسی سال ماہ صفر میں ان کی وفات ہوئی۔

(۲) صالح بن محمد بن عمرو بن حبیب ابوعلی اسدی قبیلہ خزیمہ سے ان کا تعلق ہے یہ جزرہ سے مشہور ہیں کیونکہ ان کے ایک استاد تھے جن کے پاس خرزہ (منکا) تھا جس سے وہ بیماریوں کا علاج کیا کرتے تھے انہوں نے ایک مرتبہ غلطی سے خرزہ کے بجائے جزرہ کہہ دیا جس کی وجہ سے بعد میں یہ اسی لقب سے مشہور ہو گئے۔

یہ حافظ حدیث، بہت زیادہ احادیث بیان کرنے والے تھے حصول حدیث کے لئے انہوں نے بڑے دور دراز کے سفر کئے چنانچہ شام مصر خراسان وغیرہ گئے اور کچھ عرصہ بغداد میں رہے پھر وہاں سے بخارا چلے گئے یہ ثقہ صدوق اور امین تھے یحییٰ بن معین سے انہوں نے بہت سی روایتیں نقل کی ہیں اور بہت سے سوالات کئے۔ رقہ میں یہ ۲۰۵ھ میں پیدا ہوئے۔

(۳) محمد بن حسین بن محمد بن عبداللہ بن علی بن عبداللہ عباسی جو البیاضی سے مشہور ہیں۔ کیونکہ ایک مرتبہ یہ سفید لباس پہن کر خلیفہ کے پاس گئے تھے تو خلیفہ نے ان کو بیاضی کہہ کر پکارا تو اسی وقت سے البیاضی ان کا لقب پڑ گیا یہ ثقہ تھے ابن ابی الدنیا وغیرہ نے ان سے احادیث

روایت کی ہیں قرامطہ نے اسی سال انہیں قتل کیا۔

(۴) .. محمد بن الامام اسحاق بن راہویہ کی وفات بھی اسی سال ہوئی انہوں نے اپنے والد امام احمد بن حنبل سے احادیث روایت کی ہیں فقہاء اور محدثوں کے عالم تھے یہ بہترین مسلک و سیرۃ کے حامل تھے قرامطہ کے ہاتھوں اسی سال قتل ہونے والے لوگوں میں یہ بھی تھے۔

(۵) اس سال وفات پانے والوں میں محمد بن نصر ابو عبد اللہ مروزی بھی تھے۔

محمد بن نصر کے حالات[1] ...... یہ بغداد میں پیدا ہوئے نیشاپور میں پلے بڑھے سمرقند میں رہے صحابہ تابعین بعد میں آنے والوں کے اختلاف کے بارے سب سے بڑے عالم تھے یا احکام کے بہت زیادہ واقف تھے حصول علم کے لئے انہوں نے دور دراز کے سفر کئے۔ بڑے بڑے مشائخ سے انہوں نے احادیث کی ہیں بہت سی مفید کتابوں کے مصنف تھے۔ وہ بطریق اور خشوع و خضوع سے نماز ادا کرنے والے تھے اور نماز کے بارے میں انہوں نے ایک بہت بڑی کتاب بھی تصنیف فرمائی تھی۔ خطیب بغدادی نے ان کا قول نقل کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ میں مکہ کے ارادہ سے مصر میں کشتی میں سوار ہوا اور اس وقت میرے ساتھ ایک باندی بھی تھی راستے میں کشتی ڈوب گئی اور میرا سارا سامان بھی غرق ہو گیا لیکن میں اور باندی دونوں بچ گئے اور ہم ایک جزیرے پر پہنچ گئے وہاں پر پینے کے لئے ہم نے پانی تلاش کیا لیکن تلاش کرنے کے باوجود پانی نہیں ملا تو میں نے زندگی سے مایوس ہو کر اپنا سر باندی کی ران پر رکھا اور مجھے اونگھ آ گئی تو اچانک ایک شخص ہاتھ میں پیالہ اٹھائے ہوئے یہ کہتا ہوا نظر آیا کہ یہ پیالہ لو اور پانی پیو میں نے پیالہ لے کر میں نے پانی پیا اور باندی کو بھی پلایا پھر اس شخص کا کوئی پتہ نہ چلا کہ کہاں سے آیا تھا اور کہاں گیا پھر اللہ تعالیٰ نے ہماری مدد فرمائی اور ہمیں اس تکلیف سے نجات دلائی۔ محمد بن نصر بہت زیادہ اکرام کرنے والے اور بہت بڑے سخی تھے۔

اسماعیل بن احمد سامانی امیر خراسان کے بادشاہ سے ہر سال محمد بن نصر کو چار ہزار درہم بطور ہدیہ پیش کرتے تھے پھر محمد بن نصر ان سب کو راہ خدا میں پیش کر دیتے تھے۔ کسی نے ان کو مشورہ دیا کہ اگر اس رقم میں سے آپ کچھ رقم آئندہ وقت کے لئے بچا کر رکھ لیں تو بہتر ہے تاکہ بوقت ضرورت پریشانی نہ ہو اس بات پر محمد بن نصر نے فرمایا کہ مصر میں میرا سالانہ خرچ بیس درہم تھا لیکن سال بھر میں بیس درہم بھی بچ جاتے تھے۔

محمد بن نصر جب اسماعیل احمد السامانی سے ملنے جاتے تھے تو وہ انہیں دیکھ کر کھڑے ہو کر ان کا استقبال کیا کرتے تھے اور ان کے ساتھ بڑے اعزاز و اکرام کا معاملہ فرماتے تھے ایک دن ان کے بھائی اسحاق بن احمد پاس بیٹھے ان سے ناراض ہو گئے اور ان سے کہنے لگے کہ آپ خلیفہ ہونے کے باوجود محمد بن نصر کا کھڑے ہو کر استقبال کرتے ہیں۔ اسماعیل کہتے ہیں کہ میں اپنے بھائی کی ان باتوں سے بڑا پریشان ہوا اور اسی حالت میں مجھے نیند آ گئی خواب میں آپ علیہ السلام کی زیارت ہوئی آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تمہاری اور تمہارے بھائی کی حکومت محمد بن نصر کی عزت کی وجہ سے قائم ہے یاد رکھو کہ اگر تم نے محمد بن نصر کی گستاخی کی تو پھر تمہاری حکومت بھی ختم ہو جائے گی۔

ایک مرتبہ محمد بن نصر، محمد بن جریر طبری، محمد بن منذر ایک گھر میں جمع ہو کر حدیث لکھ رہے تھے اسی دوران کھانے کا وقت ہو گیا لیکن ان کے پاس کھانے کے لئے کچھ نہیں تھا انہوں نے آپس میں قرعہ اندازی کی کہ جس کا نام نکل آئے وہ باہر جا کر کوشش کر کے کھانے کے لئے کچھ لے آئے اتفاق سے محمد بن نصر کا نام نکل آیا محمد بن نصر باہر جانے کے بجائے وضو کر کے نماز میں مشغول ہو گئے اور نماز پڑھتے رہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہے یہ ظہر کا وقت تھا اسی وقت مصر کے نائب احمد بن طولون کو آپ ﷺ کی زیارت ہوئی اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے احمد بن طولون محدثین کی خبر گیری رکھو اور ان کی ضروریات کو پورا کرو۔

جیسے ہی یہ خواب سے بیدار ہوئے فوراً لوگوں سے پوچھا کہ محدثین کہاں ہیں لوگوں نے بتایا کہ وہ فلاں جگہ ہیں اسی وقت اپنے قاصد کے ذریعے ان کی خدمت میں ہزار ہزار دینار بھیج دیے اور اللہ رب العزت نے محمد بن نصر کی دعا کی برکت سے ان کے کھانے کا انتظام فرما دیا اس کے بعد مصر کے نائب احمد بن طولون نے اس جگہ کو خرید کر وہاں پر مسجد تعمیر کروائی اور اسے محدثین کے نام پر منسوب کر دیا اور ان کی ضروریات کے لئے کچھ جاگیریں مقرر فرما دیں۔

---

(۱) ذکرہ الکامل ۷/۲۵۹، تاریخ بغداد ۳/۳۱۵، ۳۱۶

محمد بن نصر کو کافی عرصہ تک اولاد نہیں ہوئی تھی لیکن وہ اللہ تعالیٰ سے اولاد کے لئے دعا کیا کرتے تھے ایک دن ایک شخص آیا اور اس نے ان کو ایک بیٹے کی خوشخبری سنائی تو فوراً انہوں نے شکریہ کے طور پر اللہ تعالیٰ کے سامنے ہاتھ اٹھا کر فرمایا (تمام تعریف اس ذات پاک کے لئے ہیں جس نے بڑھاپے کی حالت میں مجھے اسماعیل نامی لڑکا عنایت فرمایا) ان کے اس واقعے سے چند مفید باتیں معلوم ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے بڑھاپے کی حالت میں انہیں نرینہ اولاد سے نوازا۔ انہوں نے آپ علیہ السلام کی اتباع کرتے ہوئے ساتویں دن آنے سے پہلے پیدائش کے دن اپنے لڑکے کا نام ابراہیم رکھا۔

موسیٰ بن ہارون بن عبداللہ ابوعمران کی وفات بھی اسی سال ہوئی جن کے والد حمال کے نام سے مشہور تھے ان کا سن پیدائش ۲۱۴ھ ہے۔ احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین وغیرہ سے انہوں نے احادیث سنی اپنے زمانے میں حفظ حدیث اور اسماء الرجال کے امام تھے یہ ثقہ تھے۔ علوم میں ان کو بڑا رسوخ تھا صاحب ورع اور بڑے متقی تھے۔

عبدالغنی بن سعید الحافظ کا قول ہے کہ یہ حدیث پر سب سے اچھی گفتگو فرمانے والے تھے علی بن مدینی، موسیٰ بن ہارون، دارقطنی ان سب نے ان کی تعریف فرمائی ہے۔

واقعات ۲۹۵ھ

اسی سال رومیوں اور مسلمانوں کے درمیان قیدیوں کا تبادلہ ہوا رومیوں کی قید سے چھوٹنے والے مردوں اور عورتوں کی تعداد تقریباً تین ہزار تھی۔

اسی زمانہ میں ماہ صفر میں خراسان اور ماوراء النہر کے حاکم اسماعیل بن احمد السامانی کی وفات ہوئی یہ عاقل عادل حسن سیرت کے مالک بڑے حلیم و کریم تھے یہ وہی شخصیت ہے جو محمد بن نصر کا بڑا اکرام کرتی تھی۔ اور ان کے استقبال میں کھڑی ہوتی تھی۔

اسماعیل بن احمد السامانی کی وفات کے بعد ان کے صاحبزادے احمد بن اسماعیل بن احمد السامانی حاکم بنے اس موقع پر خلیفہ نے ان کی خدمت میں ہدایا پیش کئے ایک روز اسماعیل بن احمد کے پاس لوگوں نے انساب کے ذریعے فخر کا تذکرہ کیا اس پر انہوں نے فرمایا کہ فخر اپنے اعمال و کردار پر ہوتا ہے اور انسان کے لئے ذاتی نہ کہ خاندانی شرافت پر فخر کرنا مناسب ہے یعنی فخر اپنے ذاتی کمال پر کیا جاتا ہے نہ کہ نسب یعنی باپ دادا کے ذریعے۔ بعض کا قول ہے کہ میں نے اپنی ذاتی کوشش سے نہ کہ آباؤ اجداد کی وجہ سے اونچا منصب حاصل کیا ہے۔

اسی پر کسی شاعر کے مندرجہ ذیل شعر ہیں:

میں اپنے ذاتی کمال پر فخر کرتا ہوں اور میری شناخت میرا ادب ہے میں بنی ہاشم اور عربی النسل ہونے کی وجہ سے فخر نہیں کرتا۔
حقیقت میں بہادر وہ ہے جو یہ کہے کہ میں بہادر ہوں نہ کہ وہ جو یہ کہے کہ میرے آباء بہادر تھے۔

اسی سال ذیقعدہ میں خلیفہ مکتفی باللہ ابو محمد ابن المعتضد کی وفات ہوئی اب ان کی وفات اور ان کے کچھ حالات کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

یہ امیر المؤمنین المکتفی باللہ بن معتضد بن امیر ابی احمد الموفق بن المتوکل علی اللہ ہیں اور ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ علی ان کے اور حضرت علی کے علاوہ کسی اور کا نام نہیں تھا اور اسی طرح ابو محمد ان کے، حسن بن علی بن ابی طالب کے علاوہ کسی کی کنیت نہیں تھی۔

ان کی پیدائش ماہ رجب ۲۶۴ھ میں ہوئی اور ۱۹ ربیع الاول ۲۸۹ھ جمعہ کے روز ان کی والد کی وفات کے بعد ان کے ہاتھ پر بیعت کی گئی بوقت خلافت ان کی عمر ۲۵ سال تھی یہ حسین و جمیل پتلے چہرے خوبصورت بال، گھنی اور چوڑی ڈاڑھی والے تھے ان کے خلیفہ بننے کے بعد کسی شاعر نے مندرجہ ذیل اشعار کہے:

خلیفہ وقت کی موت سب سے بڑی مصیبت ہے اور ان کے لڑکے کا ان کی جگہ حاکم بننا بڑی بخشش ہے۔ رحمت خداوندی کی
بدلی اس کے وجود کو سیراب کرتی رہے اور ہمیشہ اس کے لئے دعائیں اور سلام قائم رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس کو باقی رکھے اور

ناختم ہونے والی عطائیں اس کے لئے ہوتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس کی آرزوئیں پوری کرتا ہے اور اس کی مکھ پر سے بڑا مرتبہ
رہیں۔ یہ مکتفی باللہ ہے اللہ تعالیٰ ہر مشکل وقت میں اس کی دستگیری فرماتا ہے۔

کسی شاعر نے خلیفہ کے مخفی انعامات سے علاوہ انہی کے چند اشعار یہ بھی ہیں:

کون ہے جو میری محبت، محبت، عشق کا ادراک کرے۔ وہ ہمیشہ میرا غلام بن کر رہا لیکن میری محبت اس سے اٹکی ہوئی رہی
جس نے مجھے اپنا قاصر غلام بنالیا۔ میں حقیقتاً آزاد ہوں لیکن اس کی محبت کی وجہ سے میں آزادی کا مالک نہیں بن سکا۔

اس کی انگوٹھی کے نگینہ پر عبارت لکھی ہوئی تھی (علی المتوکل علی ربہ) میرا نام علی ہے اور میں اللہ پر توکل کرنے والا ہوں اور جعفر، عبدالصمد، موسیٰ، عبداللہ، ہارون، الفضل، عیسیٰ، عباس، عبدالملک، یہ سب اس کی اولاد میں سے تھے۔

اس کے دور خلافت میں انطاکیہ فتح ہوا جس میں کافی مسلمان قیدی پھنسے ہوئے تھے انہوں نے اپنی وفات کے وقت اپنے بھائی کو وارث کر دیا اور ان کے بالغ ہونے کا یقین تو تھا نہیں انہوں نے اسی سال کی ۱۲ ذیقعدہ بروز جمعہ کو اور بہت سے قاضیوں کو بلایا اور قاضیوں کو گواہ بنا کر اپنی وفات کے بعد میرے بھائی فضل بن جعفر مقتدر خلیفہ ہوں گے اور انہیں مقتدر باللہ کا لقب عطا کیا گیا تھا ان کے بعد ایک قول کے مطابق ظہر، عصر کے درمیان ۱۲ ذیقعدہ کو ان کو دفن کیا گیا اس وقت ان کی عمر ۳۳ یا ۳۲ سال تھی ان کی مدت خلافت چھ سال چھ ماہ ۱۹ روز تھی اور خاص اپنے مال سے چھ ہزار دینار انہوں نے صدقہ کرنے کی وصیت کی تھی یہ بچپن سے جمع کرتے رہے تھے اور ان کو قناذر کی بیماری تھی۔

المقتدر باللہ ابو الفضل کی خلافت ...... اسی سال بروز جمعہ ۱۲ ذیقعدہ کو ان کے بھائی کی وفات کے بعد ان کے ہاتھ پر بیعت کی تجدید کی گئی ان کی عمر اس وقت ۱۳ سال ایک ماہ ۲۱ یوم کی تھی اتنی چھوٹی عمر میں ان سے پہلے کوئی خلیفہ نہیں ہوا تھا۔

انہوں نے مسند خلافت پر فائز ہوتے ہی چار رکعت نماز نفل پڑھی پھر با آواز بلند دعا کرائی پھر عام لوگوں نے ان سے بیعت کی اور بعض اہم مقامات پر ان کا نام لکھا گیا اس وقت بیت المال میں ڈیڑھ کروڑ دینار اور عام بیت المال میں چھ ہزار دینار سے زائد تھے اس کے علاوہ قیمتی موتیوں کی آمدنیاں جو پہلے امیر المؤمنین کے دور سے چلی آ رہی تھیں وہ بھی تھیں لیکن جب انہوں نے اپنی بیویوں اور دوستوں پر خرچ کرتے ختم کر ڈالا اور بیچ ڈالا اور اتنا تھا ان کے خزانوں کا بھی حال ہوا یہ اسی طرح دیگر جزیروں میں وزیروں کی تعداد بھی بڑھ جاتی رہی ابوالحسن علی بن محمد بن فرات بھی ان کے وزیروں میں سے تھے ان کو تین مرتبہ وزیر بنایا گیا اسی وجہ سے معزول کر دیا گیا پھر دوبارہ وزیر بنایا پھر معزول کر دیا پھر قتل کر دیا۔

ان تمام باتوں کو ابن الجوزی نے تفصیل سے بیان کیا ہے ان کے لئے چار کر خشم و خدم اور غلاموں کی تعداد بھی بہت زیادہ تھی یہ فطرتاً نہایت متقی اور بڑے عبادت گزار تھے نفلی روزہ سے بہت زیادہ رکھتے تھے۔

ان کے دور حکومت میں پہلی بار آنے والے لوگوں کے دن میں انہوں نے تیس ہزار گائیں بکریاں وغیرہ بطور تقسیم کئے اور ان ہی کے زمانے میں جاری رسومات طور اور کئے وظائف بھی بحال کر دیے جن قیدیوں کو چھوڑنا ممکن تھا انہیں بھی رہا کر دیا اور اس کام کی ذمہ داری قاضی ابو عمر محمد بن یوسف کے حوالے کر دی ان کے لئے کشادہ مجلسوں میں بہت ہی عمدہ قسم کی چٹائیاں بچھی تھیں جن کی دیکھ بھال پر باقاعدہ بڑا روپیہ خرچ ہوتا تھا اور مسجد کے گرا کر مسلمانوں کے لئے سڑکیں تعمیر کروانے کا حکم جاری کیا اس کے علاوہ کچھ اور باتوں کا ذکر ان کے وفات کے ذیل میں آئے گا۔

متوفین ...... اس سال وفات پانے والوں میں ابو اسحاق المزکی بھی ہیں یہ ابو اسحاق المزکی ابراہیم بن محمد بن یحییٰ بن محمد بن عبداللہ الثقہ الزاہد ہیں نیشاپور میں حدیث و رجال اور علل کی معرفت کے لحاظ سے اپنے زمانے کے امام تھے انہوں نے بڑے بڑے مشائخ سے احادیث کی امام مسلم کے پاس آنا جانا تھا اور ان سے مذاکرہ بھی کرتے تھے ان کی مجلس بڑی باادب ہوتی تھی بعض کو ان کے متعلق مستجاب الدعوات ہونے کا قوی یقین ہے ان کے پاس رہائش کے لئے ایک مکان اور گزر بسر کے لئے ایک دکان تھی جس کی ماہانہ آمدنی سترہ درہم تھی جس سے یہ اپنے اہل و عیال کا خرچ چلاتے تھے۔

کئی کئی ماہ بالکل بھی گوشت نہیں کھایا کرتے تھے ان کے پاس سال بھر کی [illegible] جو پہلی بھی [illegible] معاف [illegible] تھا [illegible] حسین بن

علی الوفا کا قول ہے کہ میں نے ان جیسا بزرگ نہیں دیکھا۔

ابوالحسین النوری کی وفات بھی اسی سال ہوئی۔

ابوالحسین النوری کے حالات[1] ...... ان کا نام احمد بن محمد ہے بعض نے ان کا نام محمد بن محمد بتایا ہے لیکن اول قول صحیح ہے یہ ابن بغوی سے مشہور ہیں ان کا اصل وطن خراسان ہے حضرت سری سقطی سے انہوں نے حدیثیں روایت کی ہیں پھر یہ خود قوم کے بڑے علماء میں سے تھے۔

ابو محمد المغازلی کا قول ہے کہ میری نظر میں ابوالحسین النوری سے بڑا عبادت گزار آدمی نہیں گزرا ان سے پوچھا گیا کیا جنید بغدادی بھی ان سے بڑے عابد نہیں تھے تو انہوں نے فرمایا کہ ہاں۔

نوری کے بارے میں کسی کا قول ہے کہ بیس برس تک انہوں نے اس طریقے پر روزے رکھے کہ ان کے اہل خانہ اور غیر اہل خانہ کو بھی اس کا علم نہیں ہوا۔

اسماعیل بن احمد السامانی کے حالات[2] . یہ خراسان کے والیوں میں سے تھے انہوں نے عمرو بن لیث صفار کو قتل کیا اور معتضد کو بذریعہ خط اس کی اطلاع دی اس نے خوش ہو کر ان کو خراسان کا حاکم بنا دیا پھر مکتفی نے ری اور ماوراء النہر کا حاکم بنایا اور انہوں نے ان شہروں میں دشمنوں سے جہاد کیا اور ان پر سخت حملہ کر کے دشمنوں کو مرعوب کیا اور اہم اہم شہروں تک مسافر خانے بنوائے جن میں ایک ہزار گھڑ سوار ٹھہر کے رہنے کی گنجائش تھی ان کی احتیاجات کے لئے ان کے نام بہت سی جائیدادیں وقف کر دی تھیں۔

طاہر بن محمد بن عمرو بن لیث نے ان کی خدمت میں بہت سے قیمتی تحائف بھیجے ان میں تیرہ موتی تھے جن کا وزن سات سات مثقال کے برابر تھا ان میں سے بعض سرخ رنگ اور بعض نیلے رنگ کے تھے جن کی قیمت ہزاروں میں تھی اسماعیل بن احمد سامانی نے یہ تحائف خلیفہ معتضد کے پاس بھیجے اور طاہر کی سفارش کی تو خلیفہ نے طاہر کے بارے میں سفارش قبول کر لی جب مکتفی کو ان کی وفات کی خبر ملی تو اس نے ان کی وفات پر یہ شعر کہہ کر اظہار افسوس کیا

زمانہ ہر بزرگ جیسے لوگوں کو ختم کر چھوڑتا ہے افسوس ہائے افسوس ان کی شان تو بڑی اونچی تھی۔

المعمری الحافظ کی بھی اسی سال وفات ہوئی یہ عمل الیوم واللیلۃ کتاب کے مصنف ہیں ان کا نام حسن بن علی بن شبیب ابو علی المعمری الحافظ ہے حصول علم کے لئے انہوں نے دور دراز کے سفر کئے اور مشائخ سے احادیث کی اور کافی لوگوں سے ملاقات کی انہی میں علی بن المدینی، یحییٰ بن معین ہیں ان سے ابن صاعد، النجاد، الخلدی وغیرہ نے احادیث لی۔

یہ علم کے دریا حدیث کے حافظ صدوق تھے انہوں نے جو حاصل کی ہے۔ عمدہ ہونے کے اعتبار سے ساتھ ساتھ بتاتے تھے کیونکہ اس وقت ان کی عمر اسی سال سے زیادہ ہو گئی تھی لوگوں کی بہت عزت کیا کرتے تھے ابو یعلیٰ کی بیٹی کے نام پر انہیں قاضی مقرر کیا گیا تھا ان کی والدہ ام الحسن بنت ابی سفیان سے مشہور تھیں یہ معمر بن راشد کے شاگرد تھے اسی وجہ سے یہ معمری کے نام سے مشہور تھے انہوں نے دن رات کے عمل کے بیان میں بہت عمدہ کتاب لکھی اسی سال ۱۰ محرم الحرام جمعہ کی شب ان کی وفات ہوئی۔

عبداللہ بن حسن بن احمد بن ابی شعیب کی وفات بھی اسی سال ہوئی ابی شعیب کا نام عبداللہ بن مسلم ابو شعیب الاموی الحرانی المؤدب المحدث ابن المحدث ہے ۲۰۶ھ میں ان کی پیدائش ہوئی انہوں نے اپنے والد اور عفان بن مسلم وغیرہ سے احادیث کی یہ صدوق ثقہ امین تھے اسی سال ذوالحجہ میں ان کی وفات ہوئی محمد بن احمد کیسان (جن کا تذکرہ پہلے ہو چکا ہے) کی وفات بھی اسی سال ہوئی۔

اسی زمانے میں ابو جعفر الترمذی محمد بن احمد بن نصر ابو جعفر الترمذی الفقیہ الشافعی کی وفات ہوئی یہ عالم و زاہد تھے امام دارقطنی نے ان کا ثقات میں شمار کیا ہے یہ بڑے عابد تھے۔

---

[1] الاعلام [illegible] تاریخ بغداد [illegible] طبقات الصوفیہ [illegible] النجوم الزاہرہ [illegible]

[2] [illegible] شذرات الذہب [illegible] العبر [illegible] وفیات الاعیان [illegible] النجوم الزاہرہ [illegible]

قاضی احمد بن کامل کا قول ہے کہ عراق میں ابن شبلی کے شاگردوں میں ان سے بڑھ کر کوئی نامور اور متقی نہیں تھا ان کی خوراک بہت کم تھی فقر و فاقہ کے عادی تھے بڑے متقی اور عابد تھے ان کا ایک فرزند صرف یہ دو ہم تھا کسی سے سوال نہیں کرتے تھے آخری عمر میں ان پر جنون کی طاری ہو گئی تھی اسی سال محرم میں ان کی وفات ہوئی۔

واقعات ۲۹۶ھ

اسی سال ۲۰ ربیع الاول میں بعض فوجی سرداران سرا اور قاضی کے لوگ مقتدر باللہ کو خلافت سے معزول کر کے ابن المعتز کو اس کی جگہ خلیفہ بنانے پر متفق ہو گئے لیکن پھر خون خرابے کے خوف کی وجہ سے انہوں نے اپنا ارادہ ترک کر دیا۔

مقتدر اپنے وزیر کے ساتھ گیند کھیل رہا تھا کہ کے لئے باہر گیا ہوا تھا حسین بن حمدان نے اسے قتل کرنے کا ارادہ کیا خلیفہ نے چیخ و پکار اور شور شرابے کی آواز سنی تو وہ فورا دار الخلافہ میں داخل ہو گیا اس کا دروازہ بند کر لیا وزیر اور جانب امراء منصب اور سرداروں نے مخرمی کے گھر میں جمع ہو کر ابن المعتز کے ہاتھ پر بیعت کر لی انہوں نے خلافت کا خطبہ پڑھا اور اپنا لقب المرتضی باللہ رکھا۔ حضرت صولی کا قول ہے کہ لوگوں نے ان کا لقب المنصف باللہ رکھا اور انہوں نے ابو عبد اللہ محمد بن داؤد کو اپنا وزیر بنایا اور مقتدر باللہ کو دار الخلافہ سے ابن طاہر کے گھر منتقل ہو جانے کا حکم دیا چنانچہ مقتدر باللہ نے ان کے حکم کی تعمیل کی اس کے دوسرے روز حسین بن حمدان دار الخلافہ پر قبضہ کرنے کے ارادے سے نکلا لیکن مقتدر کے حامیوں نے اسے دار الخلافہ میں داخل نہ ہونے دیا اور اس کا مقابلہ کیا اور اس کو شکست دے دی اور وہ بمشکل وہاں سے اپنے اہل و عیال اور ساز و سامان لے کر فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا پھر وہ اسی وقت موصل چلا گیا۔

اس کے بعد ابن المعتز کی حکومت کا شیرازہ بکھر گیا جس کی وجہ سے ابن المعتز نے سامرا جانے کا ارادہ کیا لیکن اس کے حامیوں نے اسے اس کی اجازت نہیں دی اس کے بعد اس نے ابن الجصاص کے گھر میں داخل ہو کر پناہ طلب کی چنانچہ اس نے پناہ دے دی اور شہر میں لوٹ مار اور قتل و غارت کا بازار گرم ہو گیا۔

مقتدر نے ابن المعتز کی جماعت کو ختم کرنے کے لئے کچھ لوگوں کو روانہ کیا چنانچہ انہوں نے کاتب کو قید کر لیا اور بالآخر قتل کر دیا اور ابن الفرات کو وزارت پر دوبارہ بحال کر دیا اور لوگوں نے مقتدر کے ہاتھ پر دوبارہ تجدید بیعت کی اور ابن الجصاص کے گھر پر کچھ لوگ قبضہ کرنے کے لئے بھیجے چنانچہ انہوں نے ابن الجصاص کے گھر پر قبضہ کر کے ابن المعتز اور ابن الجصاص کو گرفتار کر کے خلیفہ کے سامنے لا کر حاضر کر دیا ابن الجصاص نے تو ایک بھاری رقم دے کر اپنی جان چھڑا لی لیکن ابن المعتز گرفتار رہا اور ربیع الثانی کو لوگوں کو اس کی موت کا علم ہوا چنانچہ انہوں نے اس کی لاش نکال کر اس کے ورثاء کے حوالے کر دی جنہوں نے اسے دفن کر دیا ابن المعتز کے علاوہ جو لوگ اس کے ساتھ اس فتنے میں شریک تھے مقتدر نے ان سب کو معاف کر دیا۔

ابن الجوزی کا قول ہے کہ امین اور مقتدر کے سوا کوئی خلیفہ بھی معزول ہونے کے بعد دوبارہ خلیفہ نہیں بنا۔

اسی سال ۲۹ ربیع الاول بعد نماز عصر بغداد میں زبردست برف باری ہوئی حتی کہ لوگوں کے گھروں کی چھت پر چار چار انگلیوں کے برابر برف جم گئی یہ بغداد کی تاریخ میں بہت ہی نادر واقعہ تھا۔

اسی سال بارش بالکل نہیں ہوئی حتی کہ لوگوں نے گھروں سے نکل کر صلوٰۃ استسقاء پڑھی اور دعائیں کیں۔

اسی زمانے میں ماہ شعبان میں خلیفہ نے مونس خادم کو خلعت عطا کر کے رومیوں سے جہاد کرنے کے لئے طرطوس روانہ کیا۔

رمضان میں مقتدر نے یہود و نصاریٰ کے لئے آرڈر جاری کیا کہ دفتروں میں ملازموں کی فہرست میں ان کا نام نہ لکھا جائے اور وہ گھروں میں رہیں اور اپنا مخصوص لباس استعمال کریں اور شانوں کے درمیان زنار لٹکائیں اور معمولی حیثیت کے ساتھ رہیں۔

اسی سال فضل بن عبدالملک ہاشمی نے لوگوں کو حج کروایا لیکن پانی کی قلت کی وجہ سے بہت سے لوگ راستے ہی سے واپس ہو گئے۔

خواص کی وفات ..... اس سال خواص میں سے مندرجہ ذیل لوگوں نے وفات پائی:

(۱) احمد بن محمد بن زکریا بن ابی عتاب ابوبکر البغدادی الحافظ جو کہ میمون کے نام سے مشہور تھے انہوں نے نصر بن علی الجہضمی وغیرہ سے احادیث روایت کیں اور ان سے طبرانی وغیرہ نے روایت کی یہ حدیث سنانے سے احتیاط کرتے تھے صرف مذاکرہ کے موقع پر ان سے احادیث سنی جاتی تھیں اسی سال شوال میں ان کی وفات ہوئی۔

(۲) ابوبکر الاثرم احمد بن محمد بن ہانی بن طائی الاثرم کی وفات بھی اسی سال ہوئی امام احمد کے شاگرد عفان ابو الولید قعنبی ابو نعیم اور ایک بہت بڑی جماعت سے انہوں نے احادیث سنی یہ تین حافظ صادق تھے ان کی ذکاوت اور تیزی ذہن کی وجہ سے ابن معین کا قول ہے کہ ان کے والدین میں کوئی ایک جن تھا علل ناسخ منسوخ کے بارے میں ان کی تصنیف کردہ کتابیں موجود ہیں یہ گویا علم کے سمندر تھے۔

(۳) خلف بن عمرو بن عبدالرحمن بن عیسیٰ کی وفات بھی اسی سال ہوئی۔

خلف بن عمرو بن عبدالرحمن بن عیسیٰ کے حالات ..... یہ ابو محمد العکبری ہیں انہوں نے احادیث کی سماعت کی یہ صاحب ثروت تھے ان کے پاس ۳۰ انگوٹھیاں اور ۳۰ چھڑیاں تھیں ان میں سے ایک ماہ تک روزانہ ایک استعمال کیا کرتے تھے پھر دوسرے ماہ نئی ترتیب سے تھے ان کے گھر میں ایک کوڑا لٹکا رہتا تھا ان سے اس کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا کہ یہ اہل وعیال کو ڈرانے کے لئے رکھا ہوا ہے۔

(۴) ابن المعتز کی وفات کا سانحہ بھی اسی سال پیش آیا۔

شاعر اور خلیفہ کے لڑکے ابن المعتز کے حالات ..... یہ عبداللہ بن المعتز باللہ محمد بن المتوکل علی اللہ جعفر بن المعتصم باللہ محمد بن الرشید الہاشمی العباسی ہیں۔ ان کی کنیت ابو العباس تھی یہ فصیح و بلیغ ادیب اور فی البدیہہ شاعر تھے لوگوں کو نیکی کی دعوت دینے والے اور برائی سے روکنے والے تھے مبرد اور ثعلب سے انہوں نے احادیث سنیں ان سے بہت سی مفید اور ادب کی باتیں منقول ہیں ان میں سے مندرجہ ذیل باتیں بھی ہیں۔

> زندہ لوگوں کے سانس گناہوں کے سبب ہیں۔ دنیا والے سواری ہیں ان کی سوتی ہوئے حالت میں ان پر سفر کیا جاتا ہے۔ اکثر نیند بیدار کی جاتی ہے ہوتی نہیں۔ اکثر پانی پینے والوں کو سیرابی سے پہلے اچھو لگ جاتا ہے۔ شہرت سے زائد ترقی کرنے والے کو مال و دولت کی زیادتی بھی مستغنی کر سکتی ہے۔ مال سے تعلق رکھنے والوں کی جب بھی عزت زیادہ ہوئی تو اس سے بڑی مصیبت ان پر آئے گی۔ جس شخص کو لالچ سفر پر مجبور کر دے تو طلب اس کو بیمار کر دے گی یا طلب اس کو کمزور کر دے گی۔ حرص انسان کے مرتبے کو بڑھانے کے بجائے گھٹاتا ہے۔ بادشاہ کا سب سے بڑا مقرب سب سے بڑا بدبخت ہے جیسا کہ آگ کے سب سے زیادہ قریب چیز جلد جلتی ہے۔ دنیاوی عزت میں بادشاہ کا شریک اخروی ذلت میں بھی اس کے ساتھ شریک ہو گا۔ حاسد کو برا جاننے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ تمہاری خوشی پر اس کو غم ہو گا۔ فرصت جلدی ختم ہونے والی ہے اور دیر سے آنے والی خوشی ہے۔ رازوں کے محافظ زیادہ ہو جائیں تو وہ جلد کھل جاتے ہیں۔ گوشہ نشینی بادشاہ کی ہلاکت سے تمہاری حفاظت کرے گی جزع و فزع صبر سے بڑی تکلیف دہ چیز ہے۔ عفو و درگزر کرنے والے شخص کو مت اذیت دو۔ میت کا ذکر کہ اس کے لئے عزت اور وجاہت کے لئے ذلت کا سبب ہے۔

ان باتوں کے علاوہ بھی ان سے بہت سی حکیمانہ باتیں منقول ہیں اس موقع کی مناسبت سے مندرجہ ذیل ان کے چند اشعار ہیں۔

اے انسان مال کو جلدی استعمال کر کے بیہودہ کر دے اس لئے کہ اس دنیا میں انسان کو ثبات نہیں۔ کتنے ایسے انسان ہیں جو مال کو جمع کرنے والے ہیں لیکن پھر ایسی حادثوں نے ان کا گلا دبا دیا اور پھر وہی ان کے وارث بن گئے۔ اے مالدار زبردست ہو جا اے امردی کے مالک اے بنی آدم کے شیطان اے بری شہوت کے غلام دنیا کو عبرت کی نگاہ سے

دیوانوں کی اس نے حد سے تجاوز کیا ہے اور عشق جب دو فرشتوں کو سامنے لے آتا ہے۔ اے نفس موت سے پہلے افسوس کر تو پر
لے اس سے قبل کہ وقت ہمارے درمیان جدائی اور پراگندگی لے آئے۔ عام لوگوں نے میری موت پر رونے کے وقت مجھ
سے خیانت کی ہے، حقیقت میں موت کے بعد وفا کرنے والا انسان ہی وفادار ہے۔

صولی نے نقل کیا ہے کہ ابن المعتز کے اسدی نے دیکھا کہ ابن المعتز کی نظر کسی لونڈی پر پڑی جس کی وجہ سے وہ اس پر فریفتہ ہو گیا اور اس کے عشق کے مرض میں مبتلا ہو گیا۔ ایک روز اس کا والد اس کی عیادت کے لئے آیا اور اس سے اس کے حال کے بارے میں دریافت کیا تو اس نے جواب میں یہ شعر پڑھے

اے لوگو مجھے ملامت کرو اور اس کے حسین اور شکل چہرہ کو دیکھ کر مجھے معذور سمجھو۔ اگر تمہیں اس سے زیادہ یا اس کی مثل کوئی حسین
مل جائے تو پھر مجھے ملامت کرو۔

راوی کہتے ہیں کہ اس کے والد نے اصل حقیقت کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو اسے بتایا گیا کہ ایک باندی پر عاشق ہو گیا ہے تو اس کے والد نے اس کے آقا سے سات ہزار درہم میں باندی خرید کر اس کے حوالے کر دی۔

اس بات کا پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ اس سال ربیع الاول میں امراء و قضاۃ نے خلیفہ مقتدر باللہ کو خلافت سے ہٹا کر اس کی جگہ ابن المعتز کو خلیفہ بنانے پر اتفاق کر لیا تھا اور مرتضی اور منتصف باللہ اس کا لقب رکھ دیا گیا تھا لیکن اس کی خلافت ایک دن یا اس سے بھی کم قائم رہی پھر دوبارہ مقتدر غالب آ گیا اور اس نے ابن المعتز کو قتل کر کے ابن المعتز کو گھر میں نظر بند کر دیا تھا اور یونس ابن الخادم کو اس پر محافظ مقرر کر دیا پھر اسی سال ربیع الاول میں اسے قتل کر دیا گیا اس کے متعلق کہا گیا ہے کہ اس نے وفات کے دن مندرجہ ذیل اشعار کہے

اے نفس صبر سے کام لے ہو سکتا ہے کہ تیرا انجام اچھا ہو، تیری دنیا نے بہت دن تیرا ساتھ دیا ہے، مگر تجھ سے خیانت کر دی۔ ایک
روز صبح کے وقت میرے پاس سے ایک پرندہ گزرا میں نے اس سے کہا کہ کاش کہ مجھے بھی آزادی میسر ہوتی۔ یہ طولانی تجھے ہی
مبارک ہو، میرے ہمراہ مشرق کی جانب جانے کا ہے جو مصر آئے گا تو اس سے دوستوں کو میرا سلام کہہ دینا، جس کے بعد ہی تیری آخری
منزل ہو۔ موت پر اعتماد کرنے والے لوگ خدا کرے اس سے چھٹکارا ہو جائے، اس سے محبت کرنے والا اس کے آنسو بہائے گا۔
بہت سے صبح و شام لوگوں کی موت آ چکی اور بہت سے جال میں پھنسے ہوئے رہا ہو گئے۔ یہ میری زندگی کا آخری دن ہے شاید
کہ مجھ پر کوئی رونے والا ہو۔

جب اسے قتل کرنے کے لئے لایا گیا تو اس نے یہ اشعار کہے

میری موت پر خوش ہونے والے دشمنوں کو کہہ دو کہ تھوڑا انتظار کرو تمہارے سامنے بھی مصائب اور آفات ہیں۔ ممکن ہے زمانہ ہو
ملتا ہے کہ میری طرف سے تم پر مصائب آ گئیں۔

پھر ربیع الاول کو اسے قتل کر دیا گیا۔ ابن خلکان نے اس کی بہت سی تصنیفات کا ذکر کیا ہے جن میں سے طبقات الشعراء، کتاب اشعار الملوک، کتاب الآداب، کتاب البدیع، کتاب فی الغناء ہیں یہ بھی ذکر کیا ہے کہ امراء کی ایک جماعت نے مقتدر کو خلافت سے معزول کر کے ابن المعتز کے ہاتھ پر بیعت خلافت کر لی تھی جو صرف ایک دن باقی رہی اور اس کے بعد جماعت بکھر گئی اور ابن المعتز نے ابن جصاص جوہری کے گھر میں پناہ لی لیکن پھر اسے گرفتار کر کے معزول کر دیا گیا اور ابن الجصاص نے دو ہزار دینار دے کر اپنی جان چھڑائی۔ ابن المعتز کو خادم مونس نے گلا گھونٹ کر قتل کر دیا اور اس کے چہرے پر خضاب استعمال کرتے تھے۔ پچاس سال زندہ رہے اس کی بہت سی مفید باتیں اور اشعار نقل کئے گئے ہیں۔ محمد بن الحسین بن حبیب کا انتقال بھی اسی سال ہوا۔

محمد بن حسین بن حبیب کی وفات[1]

یہ محمد بن حسین بن حبیب ابو حصین الوادعی القاضی صاحب المسند ہیں کوفہ کے باشندے

---

[1] تاریخ بغداد ۲/۲۰۹، شذرات الذہب ۲/۲۲۲، طبقات الحفاظ

جن سے ابن بعد میں بغداد والے احمد بن یونس الیربوعی، یحییٰ بن عبدالحمید الحمانی، ابن واثق سے انھوں نے حدیث بیان کی ہیں ان سے ابن صاعد، محاملی وغیرہ نے روایت کی ہے۔

امام دارقطنی کا ان کے بارے میں قول ہے کہ یہ ثقہ تھے ۲۹۶ھ میں ان کی وفات ہوئی۔

وزیر علی بن عیسیٰ کے چچا محمد بن داؤد بن جراح ابو عبداللہ الکاتب کا بھی اسی سال انتقال ہو گیا اخبار و ایام الخلفاء کے عالم تھے ان کی بہت سی تصنیفات ہیں عمر بن شبہ وغیرہ سے انھوں نے احادیث روایت کی اسی سال ربیع الاول میں ۵۳ سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔

واقعات ۲۹۷ھ

اسی سال قاسم بن سیما نے صائفہ سے جہاد کیا۔ اسی زمانہ میں یونس الخادم نے رومیوں کے قبضہ سے مسلمان قیدیوں کو آزاد کروایا۔

ابن الجوزی نے ثابت بن سنان سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے مقتدر کے دور حکومت میں ہتھیلیوں اور بازوؤں کے بغیر ایک عورت دیکھی تھی اس کی دونوں ہتھیلیاں اس کے کندھوں سے نکلی ہوئی تھیں اور وہ ان سے کوئی کام نہیں کر سکتی تھی مگر وہ اپنے سب کام جو عورتیں ہاتھوں سے کرتی ہیں وہ اپنے پاؤں سے کرتی تھی۔

اسی سال ہی میں بغداد میں بارش نہ ہونے کی وجہ سے بہت مہنگائی ہو گئی اور اسی سال مکہ میں اتنے زور سے بارش ہوئی کہ کعبہ کے ستون بھی ڈوب گئے اور چاہ زمزم بہہ کر ابل پڑا ایسا منظر اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا گیا۔

اسی سال فضل ہاشمی نے لوگوں کو حج کرایا۔

محمد بن داؤد بن علی کی اسی سال وفات ہوئی۔

محمد بن داؤد بن علی کے حالات یہ محمد بن داؤد بن علی ابو بکر الفقیہ ظاہری کہلاتے ہیں یہ مشہور و معروف ادیب اور فقیہ تھے انھوں نے کتاب الزہرہ کے نام سے ایک کتاب لکھی تھی اپنے والد کے مذہب و مسلک پر چلنے والے تھے انھوں نے اپنے والد کی رضامندی حاصل کر لی تھی ان کے والد ان سے بڑی محبت کرتے تھے اور ان کو اپنے ساتھ رکھتے تھے۔

رویم بن محمد کا قول ہے کہ ہم ایک روز ان کے والد داؤد کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ محمد بن داؤد ان کے پاس روتے ہوئے آئے والد نے وجہ پوچھی لڑکے نے بتایا کہ بچوں نے مجھے (عشوق العصفور) کا لقب دیا ہے ان کی یہ بات سن کر ان کے والد مسکرائے والد کی مسکراہٹ دیکھ کر یہ بہت غصہ ہوئے اور والد سے کہا کہ تم نے مجھے ان سے بھی زیادہ تکلیف پہنچائی ہے اس کے بعد ان کے والد نے انھیں گلے لگا کر کہا کہ اے میرے لخت جگر اس قسم کے القاب منزل من اللہ کی جانب سے عطا کیے جاتے ہیں اور تم [illegible] ان کے والد کی وفات کے بعد انھیں ان کی مسند پر بٹھایا گیا تو لوگوں نے انھیں حقارت کی نظر سے دیکھا ایک روز کسی نے ان سے [illegible] کے بارے میں پوچھا انھوں نے جواب دیا کہ جب انسان میں فہم کی صلاحیت ختم ہو جائے اور [illegible] ظاہر ہو [illegible] اس جواب سے لوگوں کے دلوں میں ان کی عظمت بڑھ گئی۔

ابن الجوزی نے نفطویہ سے نقل کیا ہے [illegible] محمد بن داؤد [illegible] محبت میں [illegible] اور وفات [illegible] ان کی وفات ہوئی۔

صاحب [illegible] کا قول ہے کہ [illegible] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے [illegible] ان کی وفات [illegible] ان کے بارے میں منقول ہے [illegible]

کتاب الزہرہ کے نام سے ایک کتاب لکھی اور ان کے والد نے فقہ میں جن مقامات پر نشان لگائے تھے ان سب کو انہوں نے ختم کر دیا۔

یہ قاضی ابو عمر محمد بن یوسف کی موجودگی میں ابو العباس بن سریج سے بہت مناظرہ کرتے تھے اور لوگ اس سے بڑے خوش ہوتے تھے ایک روز ابن سریج نے ان سے کہا کہ کتاب الزہرہ کی وجہ سے تمہاری شہرت زیادہ ہوئی ہے انہوں نے جواب میں کہا کہ تم مجھے اس کتاب کی وجہ سے عار دلاتے ہو تم تو اس کے پڑھنے کی خرابیوں کی بھی اصلاح نہیں کر سکتے ہم نے تمہیں اس مذاق میں یہ کتاب لکھ دی ہے تم اس سے اچھی کتاب لکھ کر دکھاؤ۔

قاضی ابو عمر کا قول ہے کہ ایک روز میں اور ابو بکر بن داؤد گھوڑے پر سوار ہو کر جا رہے تھے تو ایک باندی اچانک ان کے سامنے آ کر یہ اشعار پڑھنے لگی

> میں تمہارے سامنے اس دل کی شکایت لے کر حاضر ہوا ہوں جسے تم نے مسخ کر دیا ہے تو اس جاہل شکایت کے جو اس محبوب سے شکایت کرتا ہے جس نے اسے بیمار کر دیا۔ میری بیماری میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ وہ جس بڑی مشقت کو میں جھیل رہا ہوں تم اسے معمولی سمجھتے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تو عشق کے غم میں ہر ستم کو حرام کیا ہے مجھے غلط قتل کرنے والا تم اسے حلال سمجھتے ہو۔

وفات: محمد بن داؤد کی وفات اسی سال رمضان المبارک میں ہوئی ابن سریج نے ان کی تعزیت میں صرف ایک جملہ استعمال فرمایا میں محمد بن داؤد کی زبان کو کھانے والی مٹی کی تعریف کرتا ہوں۔

محمد بن عثمان بن ابی شیبہ کے حالات (۱)

محمد بن عثمان بن ابی شیبہ ابو جعفر ہیں یحییٰ بن معین، علی بن المدینی اور ان کے علاوہ بہت سے لوگوں سے انہوں نے احادیث بیان کی ہیں پھر ان سے ابن صاعد، خلدی، بغوی وغیرہ نے روایتیں لی ہیں تاریخ اور اس کے علاوہ دوسرے موضوعات پر ان کی کتابیں ہیں صالح بن محمد جزرہ وغیرہ نے ان کی توثیق کی ہے لیکن عبداللہ بن احمد کا قول ہے کہ یہ صاف صاف جھوٹ بولتے تھے۔ ان سے روایت کرنے والے لوگوں پر انہوں نے تعجب کیا ہے اسی سال ربیع الاول میں ان کی وفات ہوئی۔

محمد بن طاہر بن عبداللہ بن حسین بن مصعب کی وفات بھی اسی سال ہوئی بیت الامارۃ اور حشم سے ان کا تعلق تھا ایک مدت تک عراق پر پھر خراسان پر امیر رہے پھر ۲۵۹ھ میں یعقوب بن لیث نے ان پر غلبہ پا کر انہیں گرفتار کر لیا اس کے بعد یہ چار سال تک ان کے ساتھ رہے اور ان کے اطراف میں گھومتے رہے پھر کسی موقع پر ان سے چھٹکارا پا کر اپنے نفس کو بچانے میں کامیاب ہو گئے اس کے بعد وفات تک بغداد میں رہے۔ موسیٰ بن اسحاق کی بھی اسی سال وفات ہوئی۔

موسیٰ بن اسحاق کے حالات (۲)

یہ موسیٰ بن اسحاق بن موسیٰ بن عبداللہ ابو بکر الانصاری الخطمی ہیں ان کا سن پیدائش ۲۱۰ھ ہے انہوں نے اپنے والد، احمد بن حنبل، علی بن الجعد وغیرہ سے احادیث سنی پھر ان سے ان کی جوانی ہی میں بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی اور بہت سے آدمیوں نے ... شافعی المسلک تھے اہواز کے قاضی رہے ہیں اس کے ساتھ ساتھ یہ ثقہ فاضل ہیں لیکن انہیں اکثر ... سے احادیث بیان کرنے والے تھے اسی سال محرم میں ان کی وفات ہوئی۔

اسی سال یوسف بن یعقوب کی وفات ہوئی۔

یوسف بن یعقوب کے حالات

یہ یوسف بن یعقوب بن اسماعیل بن حماد بن زید قاضی ابو عمر کے والد ہیں انہوں نے بھی ... ثقہ ... اور مشہور شخصیات میں سے تھے ان کا سن پیدائش ۲۰۸ھ ہے سلیمان بن حرب، عمرو بن مرزوق، مسدد وغیرہ سے انہوں نے احادیث سنی ہیں ... ۲۷۶ھ میں انہیں مشرقی بغداد کا قاضی بنا دیا گیا تھا یہ پاکدامن اور گناہوں سے بہت زیادہ بچنے والے تھے۔

چنانچہ ایک بار معتضد کا خادم آیا اور عدالت میں اپنے مد مقابل سے بڑھ کر بیٹھنے لگا تو قاضی نے اسے ...

---

(۱) تاریخ بغداد ۳/ ۴۲، شذرات الذہب ۲/ ۲۲۶، لسان المیزان ۵/ ۲۸۰، میزان الاعتدال ۳/ ۶۴۲

(۲) تاریخ بغداد ۱۳/ ۵۲، تذکرۃ الحفاظ ۲/ ۶۹۶، الجرح والتعدیل ۸/ ۱۳۷، شذرات الذہب ۲/ ۲۲۶، ۲۲۷

بیچنے کے لیے کہا لیکن اس نے تکبر کی وجہ سے اس کی یہ بات نہیں مانی یہ دیکھ کر قاضی یوسف نے اس کو اٹھالیا اور کہا کہ کسی غلاموں کے کاروبار کرنے والے شخص کو لایا جاتا کہ اس کے ذریعے میں اسے فروخت کر کے اس کی قیمت خلیفہ کے پاس بھیج دوں لیکن اتنے میں وہاں آ گیا اور اس نے اس کا ہاتھ پکڑ کر خصم کے برابر بٹھا دیا۔

فیصلہ ہو جانے کے بعد خادم خلیفہ کے پاس آ کر رونے لگا اس نے وجہ پوچھی تو اس نے ساری سرگذشت اس کے سامنے بیان کر دی اس کے بعد خلیفہ نے کہا کہ قسم بخدا اگر قاضی ابو یوسف تجھے فروخت کر دیتا تو میں تجھے کبھی نہ خریدتا اس لئے کہ شریعت کے مقابلے میں ہمارے نزدیک تمہاری حیثیت نہیں اور یہ قاضی حضرات حکومت کے ستون اور دین کے محافظ ہیں اسی سال رمضان میں ان کی وفات ہوئی۔

واقعات ۲۹۸ھ

اسی سال قاسم بن سیما روم کے شہروں سے واپس ہوا اور بغداد میں داخل ہوا اس وقت اس کے ساتھ قیدی اور کفار تھے جن کے ہاتھوں میں جھنڈے تھے جن پر سونے کے صلیب بنے ہوئے تھے اور اس کے علاوہ قیدیوں کی مخلوق تھی۔

اسی سال خراسان کے نائب حاکم احمد بن اسماعیل بن احمد السامانی نے ہدایا بھیجے جن میں ۱۲۰ غلام جنگ کے خاص اسلحہ کے علاوہ اپنے ضروری سامان کے ساتھ تھے اور ۵۰ باز تھے اور کپڑوں کے تھان اور مشک کے رطل سے لدے ہوئے ۲۵۰ اونٹ تھے۔

اسی زمانہ میں قاضی عبداللہ بن علی بن محمد بن عبدالملک بن ابی الشوارب پر فالج کا حملہ واقع ہوا جس کی وجہ سے ان کی جگہ مشرقی بغداد اور شیخ پر ان کے صاحبزادے محمد کا تقرر کیا گیا۔

اسی سال ہی میں دو شخصوں کو گرفتار کیا گیا جن میں سے ایک کا نام ابو کثیر اور دوسرا مصری سے مشہور تھا ان کے بارے میں بتایا گیا کہ یہ ایسے شخص کے متبع ہیں جس کا نام محمد بن بشر ہے اور وہ خدائی کا دعویٰ کرنے والا ہے۔

اسی سال رومیوں کے لاذقیہ کی طرف رخ کرنے کی خبر مشہور ہوئی نیز یہ معلوم ہوا کہ اسی زمانہ میں موصل شہر کی طرف سے ایک زبردست گرم ہوا چلی جس کی وجہ سے بہت سے لوگ ہلاک ہو گئے۔

اسی سال فضل ہاشمی نے لوگوں کو حج کروایا۔

خاص خاص افراد کی وفات۔ اس سال خواص میں سے مندرجہ ذیل لوگوں نے وفات پائی۔

ابن راوندی اس کی وفات اسی سال ہوئی۔

ابن الراوندی کے حالات [1]...... یہ مشہور بے دینوں میں سے ایک ہے اس کا والد بظاہر مسلمان لیکن حقیقت میں یہودی تھا اور اس نے تورات میں تحریف کی تھی جیسا کہ اس کے لڑکے نے قرآن کو قرآن سے الگ کر کے اس میں تحریف کی تھی اس نے ایک کتاب قرآن کے رد میں لکھی جس کا نام الدامغ اور ایک کتاب شریعت کے رد میں لکھی جس کا نام الزمردہ رکھا تھا اور اسی موضوع پر ایک کتاب التاج کے نام سے لکھی اسی طرح کتاب الفرید، کتاب امامۃ المفضول بھی لکھی۔

ایک جماعت نے اس کی ان کتابوں کو رد کیا ان ہی میں سے معتزلہ کے شیخ ابو علی محمد بن عبدالوہاب الجبائی بھی ہیں اور انہوں نے بڑے احسن طریقے سے رد کیا ہے اور اسی طرح ان کے لڑکے ابو ہاشم عبدالسلام بن ابی علی بھی اسی جماعت سے ہیں۔

شیخ ابو علی کا قول ہے کہ میں نے اس جاہل کی کتاب کو مکمل طور پر پڑھا ہے بے ہودہ جھوٹ اور افتراء کے علاوہ کوئی مفید بات مجھے اس کتاب میں نہیں ملی اسی طرح ایک کتاب قدم عالم اور صانع کی نفی اور اپنے مذہب کی صحت اور اہل توحید کے رد میں لکھی ایک اور کتاب لکھی جس میں ہر جگہ

---

[1] [illegible]

آپ علیہ السلام کی نبوت کا انکار اور آپ کی طرف جھوٹ کی نسبت اور کلام اللہ شریف پر اعتراض کیا اور ایک اور کتاب لکھی جس میں یہود و نصاریٰ اور دین کے مذہب کو اسلام پر ترجیح دی اور نبوت کا انکار کیا اس کے علاوہ اس میں ایسی باتیں لکھیں جن کی وجہ سے اس کا کفر واضح ہو گیا۔ ان سب باتوں کو ابن الجوزی نے نقل کیا ہے۔

ابن الجوزی نے منتظم میں ان کی بیہودہ باتوں اور قرآن شریف پر ان کے اعتراضات کا بڑا حصہ نقل کر کے ان پر رد کیا ہے اور بتایا ہے کہ یہ شخص ذلیل ترین شخص ہے اور اس کی جہالت و نادانی ظاہر ہو چکی ہے اور اس کے کلام کی طرف توجہ یا اس پر رد کرنے کو اس کی عزت افزائی کے مترادف قرار دیا ہے۔

اس شخص کی طرف شعر، لہو اور کبوتر کے بعض واقعات بھی منسوب ہیں جو زمانہ میں سے کچھ اور جو مثل گزرتے ہیں جن کو اس قسم کے ہم مسلک اور ہم مذہب لوگوں کے مطابق ہیں جو مذہب پر مذاق کرنے والے لیکن درحقیقت میں کافر و زندیق ہیں جو بظاہر کثرت سے اس قسم کے لوگ موجود تھے جو بظاہر مسلمان لیکن حقیقت میں منافق تھے درحقیقت یہ لوگ اللہ اور اس کی کتاب اور اس کے دین کا مذاق اڑانے والے ہیں جیسے کہ لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ اگر آپ ان سے سوال کریں تو وہ کہیں گے کہ ہم تو محض دل لگی اور مذاق سے ایسی باتیں کرتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہی تم مذاق کرتے تھے تم عذر پیش نہ کرو تم نے تو ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کر لیا ہے (سورۃ التوبہ آیات ۶۵، ۶۶)۔

ابو عیسیٰ الوراق ابن الراوندی کے ساتھ رہتے تھے اور دونوں کا یہی مذہب تھا جب لوگوں کو ان کے معاملہ کا علم ہوا تو انہوں نے بادشاہ کو خبر کر دی تو اس نے ان کو طلب کیا ابو عیسیٰ کو تو جیل میں ڈال دیا گیا یہاں تک کہ وہیں اس کی وفات ہو گئی اور ابن الراوندی نے بھاگ کر ابن لاوی یہودی کے گھر میں پناہ لی اور اسی دوران اس نے ایک کتاب دامغ القرآن (قرآن کو کچل دینے والی کتاب) کے نام سے لکھی اس کے بعد وہ تھوڑے ہی ایام زندہ رہا اور پھر بیمار ہوا اور اسے چند دنوں پر لٹکا دیا گیا۔

ابو الوفاء ابن عقیل کا قول ہے کہ میں نے ایک صحیح کتاب میں پڑھا ہے کہ اس ملحد زندیق کی اتنی بیہودہ باتیں کرنے کے بعد بھی ۳۶ سال زندہ رہا اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے اور اس کا برا کرے اور اس پر رحم نہ کرے ابن خلکان نے اپنی کتاب وفیات میں مختصر انداز میں ذکر کیا ہے گویا کہ وہ کوئی کھانے کے لئے ڈھونڈ رہا ہے جیسا کہ علماء و شعراء کے ذکر میں ان کی عادت ہے شعراء کے حالات کو طویل کرتے ہیں اور علماء کو مختصر انداز میں بیان کرتے ہیں اور زندقہ و فحش کا تذکرہ نہیں کرتے۔

ابن خلکان نے ان کی تاریخ وفات ۲۴۵ھ لکھی ہے لیکن ان کو اس بارے میں سراسر وہم ہوا ہے صحیح قول یہ ہے کہ ان کی وفات اسی سال ہوئی جیسا کہ ابن الجوزی وغیرہ نے بیان کیا ہے۔

جنید بن محمد کی وفات بھی اسی سال ہوئی۔

جنید بن محمد کے حالات: …… جنید بن محمد بن جنید ابو القاسم خزاز قواریری ہیں ان کا اصل تعلق نہاوند سے ہے بغداد میں پیدا ہوئے اور وہیں نشو و نما پائی حسن بن عرفہ سے انہوں نے احادیث کی سماعت کی اور ابو ثور ابراہیم بن خالد کلبی سے فتویٰ دینا شروع کیا ہم نے طبقات شافعیہ میں ان کا بیان کیا ہے۔

حارث محاسبی اور اپنے ماموں سری سقطی کی صحبت کی وجہ سے یہ مشہور ہوئے بہت بڑے عابد تھے کثرت عبادت کی برکت کے سبب اللہ نے ان پر علوم کھول دیئے کاروبار دکان کو لاصوفیہ کے طرز پر کام فرماتے تھے ہر روز تین سو نوافل پڑھا کرتے تھے اور تسبیحات ان کا معمول تھا چالیس برس تک بیٹھے رہے اللہ تعالیٰ نے علم نافع اور عمل صالح کی برکت سے ان پر ایسے امور کھولے جو اس زمانہ میں کسی پر نہیں کھلے تھے اور جب کوئی کسی فن میں کلام کرتا تو وہ اس فن کے بارے میں معلومات فراہم کر دیتے تھے حتیٰ کہ ایک مسئلہ کی اتنی وجوہ بیان کرتے جو علماء کی سوچ سے بھی بالاتر ہوتی اور اسی طرح تصوف وغیرہ میں بھی کلام فرماتے۔

بوقت وفات یہ قرآن مجید کی تلاوت اور نماز میں مشغول ہو گئے کسی نے ان سے کہا کہ اس وقت آپ بھی نرمی فرمائیں تو فرمایا کہ اس وقت مجھ سے زیادہ محتاج کون ہو سکتا ہے کیونکہ میرے اعمال نامہ لپیٹے جانے کا وقت ہے ابن خلکان نے ان کے متعلق ذکر کیا ہے کہ فقہ میں ان کے ساتھی ابو ثور تھے اور انہوں نے سفیان ثوری کا مذہب اختیار کیا تھا اور شبلی نے ان کی صحبت و خدمت میں رہ کر بے مثال ترقی حاصل کی۔

کہا گیا ہے کہ ایک مرتبہ کسی نے ان سے کوئی مسئلہ پوچھا تو انہوں نے اس کے بہت سے جوابات دیئے سائل نے کہا کہ میں ان میں سے کسی جواب کے متعلق دوبارہ نہیں جانتا اس لئے دوبارہ بیان کر دیجئے انہوں نے دوبارہ پہلے جوابوں کے علاوہ بہت سے جوابات دیئے جن کو سن کر سائل نے کہا کہ حضور میں نے پہلے یہ جوابات نہیں سنے تھے لہٰذا دوبارہ بیان کر دیجئے انہوں نے ان کے علاوہ بہت سے جوابات دیئے جنہیں سن کر سائل نے کہا کہ میں نے یہ باتیں نہیں سنی تھیں؟ لہٰذا تیسری مرتبہ بیان کر دیں لہٰذا آپ مجھے یہ جوابات لکھوا دیجئے جنید نے کہا کہ اگر میں اپنی طرف سے جوابات دیتا تو لکھوا دیتا مطلب یہ تھا کہ یہ جواب اللہ تعالیٰ نے میرے قلب پر نازل اور میری زبان پر جاری کئے ہیں میں نے کسی کتاب میں دیکھ کر یا کسی استاد سے پوچھ کر نہیں دیئے بلکہ اللہ رب العزت نے اپنے فضل سے میری زبان پر جاری فرمائے پھر سائل نے ان سے پوچھا کہ آپ اتنے بڑے عالم آپ کیسے بن گئے جواب دیا کہ چالیس سال تک اللہ تعالیٰ کے سامنے بیٹھ کر میں نے یہ مقام حاصل کیا ہے اور صحیح بات یہ ہے کہ حضرت سفیان ثوری کے مذہب اور طریقہ پر کاربند تھے واللہ اعلم۔

حضرت جنید سے عارف کی شناخت کے بارے میں سوال کیا گیا تو جواب دیا کہ جو شخص تمہارے سامنے بغیر تمہارے راز ظاہر کر دے اور فرمانے لگے کہ ہمارا مذہب قرآن و سنت کے ساتھ مقید ہے جو شخص قرآن پڑھے نہ حدیث پر عمل کرتا رہے ہمارے مذہب کے مطابق اس کی اقتداء کیا جاتا ہے۔

کسی نے ان کے پاس تسبیح دیکھ کر ان سے پوچھا کہ آپ اتنے بڑے بزرگ ہو کر بھی تسبیح رکھتے ہیں جواب میں فرمایا کہ اسی کے ذریعے تو میں نے اللہ تعالیٰ تک رسائی حاصل کی ہے لہٰذا اسے کیسے چھوڑ دوں ایک مرتبہ ان کے ماموں حضرت سری سقطی نے فرمایا کہ لوگوں سے گفتگو کیا کرو لیکن انہوں نے اپنے آپ کو اس لائق نہیں سمجھا۔

رات کو خواب میں آپ علیہ السلام کی زیارت نصیب ہوئی آپ علیہ السلام نے ان سے فرمایا کہ لوگوں سے گفتگو کیا کرو صبح کو ماموں کے سامنے خواب کو بیان کیا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ نے میری بات پر عمل نہیں کیا حتیٰ کہ آپ علیہ السلام نے بھی وہی بات فرمائی تب جا کر انہوں نے لوگوں سے گفتگو شروع کی۔

ایک روز ان کے پاس ایک نصرانی مسلمان کی شکل میں آیا اور ان سے سوال کیا کہ آپ علیہ السلام کے اس قول (مومن کی فراست سے ڈرو اس لئے کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے) کا کیا مطلب ہے انہوں نے تھوڑی دیر سوچ کر فرمایا کہ تمہارے اسلام لانے کا وقت قریب ہے؟ لہٰذا اب تم مسلمان ہو جاؤ چنانچہ اس نے اسلام قبول کر لیا۔

انہی کا قول ہے کہ سب سے زیادہ فائدہ مجھے ایک بچی کے منہ سے یہ اشعار سن کر ہوا:

> جب میں کہتا ہوں کہ فراق نے مجھے محبت کی مجلس سے نکال دیا تو تم کہتی ہو کہ اگر فراق نہ ہوتا تو محبت میں مزہ نہ آتا اگر میں سوال کرتا ہوں کہ عشق نے مجھے [illegible] جلا دیا تو تم جواب دیتی ہو کہ عشق میں تو قلب کی شرافت ہے۔ اگر میں اپنا قصور پوچھتا ہوں تو تم کہتی ہو کہ تیری زندگی ہی ایک ایسا گناہ ہے کہ دوسرے گناہ [illegible] کہتے ہیں کہ یہ اشعار سن کر میں نے زور سے چیخ ماری [illegible] صاحب خانہ باہر آیا [illegible] اس نے پوچھا کہ کیا ہوا میں نے جو سنا تھا بیان کر دیا تو اس نے کہا کہ یہ باندی میں نے آپ کو ہبہ کر دی میں نے کہا کہ مجھے قبول ہے اور آج کے بعد سے یہ آزاد ہے [illegible] ایک نیک لڑکا پیدا ہوا جس نے تیس حج کئے۔

سعید بن احمد بن سعید کا کہنا ہے کہ جنید ابن محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات کے وقت [illegible] پھر بیٹھ گئے اور آپ کی وفات ہوئی، [illegible] کا قول ہے۔

خطیب کا قول ہے کہ [illegible] بیان کیا گیا ہے [illegible] اللہ تعالیٰ نے [illegible] میں [illegible]

[illegible]

آپ کی طرف سے مغفرت کی امید ہے تیرا ہی گمان حسن ظن آیا تو مجھے زمین پر اس سے بڑھ کر کوئی محروم نہیں۔

خطیب نے ذکر کیا ہے کہ ایک مرتبہ کسی نے ان سے سوال کیا کہ آپ کا کون سا عمل سب سے زیادہ قابل قبول ہے؟ جواب میں فرمایا کہ میرے جوان ہونے کے بعد میرے گھر والوں نے میری شادی کا ارادہ کیا لیکن میں شادی کرنے پر تیار نہیں ہوا اس کے بعد ایک عورت میرے پاس آ کر کہنے لگی کہ مجھے آپ سے اس قدر محبت ہو گئی ہے کہ میرا سکون میری نیند ختم ہو گئی ہے اور میں رب العالمین سے دعا کرتی ہوں کہ وہ آپ میں ہماری شادی کرا دے۔

ابو عثمان فرماتے ہیں کہ اس کی باتیں سن کر میں نے اس سے سوال کیا کہ کیا تمہارے والد زندہ ہیں اس نے جواب دیا کہ ہاں زندہ ہیں میں نے اس کے والد اور گواہوں کو بلا کر اس سے نکاح کر لیا جب میں نے اس سے خلوت کی تو معلوم ہوا کہ وہ کانی لنگڑی اور بدصورت ہے پھر میں نے کہا کہ اے اللہ جو آپ نے میرے مقدر میں لکھا ہے اس پر میں آپ کی حمد کرتا ہوں اب میرے گھر والے مجھے ملامت کرنے لگے لیکن میں بھی اس سے حسن اخلاق سے پیش آیا حالانکہ بعض مرتبہ مجھے باہر جانے سے بھی منع کر دیتی تھی اور میں اس وقت ایسے ہوتا گویا کہ انگاروں پر بیٹھا ہوں محسوس کرتا تھا لیکن اس کی محبت کی وجہ سے میں نے اس کے عیب کو کسی پر ظاہر نہیں کیا اور میں نے پندرہ سال مسلسل اسی حالت میں گزارے تو مجھے خود اس عمل کی وجہ سے سب سے زیادہ مقبول ہونے کی امید ہے۔

ابوالحسن محمد بن حمزہ کا انتقال ہوا ان کو ابن عبداللہ بھی کہا جاتا ہے جن کا تعلق مشائخ صوفیہ سے ہے یہ جنید کی محفل رکھتے تھے ان کا معمول تھا انھوں نے اپنا نام محمد بن الکذاب رکھا ہوا تھا کیونکہ یہ ایک شعر پڑھا کرتے تھے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے نفس مجھے تیرے علاوہ کسی چیز میں مزہ نہیں آتا اس سے تو جیسا چاہے میرا امتحان لے۔

انتقال کا پتہ جب جنید کو چلا تو یہ ان کے بارے میں لوگوں سے کہتے تھے کہ تم نے ان کو کیسا پایا کہتے ہیں: ہم نے پایا کہ محبت کے بارے میں ان کا بہترین کلام ہے آخر میں ان کو دوسرا مرض لگ گیا تھا اور یہ رحمت کے بارے میں انھوں نے بڑا عمدہ کلام کیا ہے۔

صافی الحرمی…ان کا انتقال بھی اسی سال ہوا یہ دولت عباسیہ کے اکابر امراء میں سے تھے انھوں نے مرض الوفات میں وصیت کی تھی کہ میرے غلام کو میرا کوئی حق نہیں لیکن ان کے انتقال کے بعد ان کے غلام نے ذہن کو مدد دیئے اور سونے کا ایک برتن پیچھے لا کر [illegible] وزیروں نے اس میں سے کچھ نکال کر [illegible] کے پاس چھوڑ دیا۔

اسحاق بن حنین بن اسحاق…ان کی وفات اسی زمانے میں ہوئی۔ اسحاق بن حنین بن اسحاق ابو یعقوب العبادی ہیں قبائل حیرہ کی طرف منسوب ہیں اور طبیب ابن طبیب ہیں علم طب میں ان کی اور ان کے والد کی بہت سی عربی کتابیں ہیں ان کے والد نے یونان سے ارسطاطالیس کے کلام کو یونانی زبان سے عربی زبان میں منتقل کیا ہے۔ حسین بن احمد بن محمد بن زکریا کی وفات بھی اسی سال ہوئی۔

حسین بن احمد بن محمد بن زکریا کے حالات زندگی[1]…… یہ حسین بن احمد بن محمد بن زکریا ابو عبداللہ الشیعی ہیں یہ وہی شخص ہے جس نے مہدی کی دعوت کا کام اپنے ذمہ لیا تھا اور اس مہدی کا نام عبیداللہ بن میمون تھا جو فاطمی ہونے کا دعویٰ کرتا تھا حالانکہ اس کے متعلق مؤرخین کا کہنا ہے کہ وہ سلمیہ کا ایک یہودی تھا اور اس کا پیشہ رنگریزی تھا۔

ابن کثیر یہاں پر یہ بات ذکر ہو چکی ہے کہ یہ ابو عبداللہ الشیعی بڑی مال و دولت لے کر افریقہ کے شہروں میں چلا گیا اور پھر افریقہ پر غالب آ کے [illegible] اپنی حکومت کے خاتمے کی کوشش میں لگا رہا خود اپنی کوشش میں بھی کامیاب ہو گیا اور [illegible] مہدی وہاں مشرق سے [illegible] دولت [illegible] اس کے ہاتھ سے [illegible] مقتولوں کے [illegible] اس نے قتل کیا ہے۔

---

(۱) [illegible]

اور ابوعبداللہ شیعی کے بھائی نے اس کی موافقت کر لی کرتے تھے اپنی فوج میں کمی کی تو مصریوں کی فکر میں لگا ہوا تھا اس پر پیش قدم رہا اور اس نے مہدی کو ختم کرنے کی کوشش کی لیکن مہدی کو ان کی سازش کا علم ہوگیا اور وہ ان سے بچ کر قیروان کے شہروں میں سے رقادہ شہر میں چلا گیا یہ ان خلفاء کے ذکر کردہ ہونے کا خلاصہ ہے۔

واقعات ۲۹۹ھ

ابن الجوزی کا قول ہے کہ اسی سال تین دمدار ستارے ایک رمضان میں اور دو ذوالقعدہ میں ظاہر ہوئے جو چند ایام تک باقی رہے۔

سال رواں ہی میں فارس کے علاقوں میں طاعون کی وبا پھیلی جس میں سات ہزار افراد ہلاک ہوگئے۔

اسی زمانے میں خلیفہ نے وزیر علی بن محمد بن فرات سے ناراض ہوکر اسے معزول کردیا اور اس کے گھر لوٹنے کا حکم دیا چنانچہ بری طرح اس کا گھر لوٹا گیا اور اس کی جگہ ابوعلی محمد بن عبیداللہ بن یحییٰ بن خاقان کو مقرر کردیا اور اس کے لئے مقتدر کی والدہ نے کوشش کی تھی کیونکہ ابوعلی محمد بن عبیداللہ نے ایک لاکھ دینار دینے کی پیشکش کی تھی۔

اسی زمانے میں دیار مصر اور خراسان وغیرہ کی حکومتوں کی طرف سے کافی تعداد میں ہدایا موصول ہوئے جن میں پانچ لاکھ دینار جو مصر میں ایک خزانے سے ملے تھے وہ بھی تھے اس کے علاوہ بہت سے جانور اور کئی عجیب و غریب چیزیں اور کتابیں تھیں جو بلا محنت و جہد کے غریب سے حاصل کر کے لائے گئے تھے اور اسی خزانے سے ایک انسان کی پسلی بھی ملی تھی جس کے بارے میں معلوم ہوا تھا کہ یہ قوم عاد کے کسی انسان کی ہے اسی طرح اس میں ایک بالشت چوڑا ایک بکرا بھی تھا جس سے دودھ بھی نکالا جاتا تھا۔

ابن ابی الساج نے ان ہدایا میں سے کافی کچھ بھیجا اور سال رواں میں ایک قیمتی ہدیہ بھیجا تھا اس کے علاوہ احمد بن اسماعیل بن احمد سامانی نے خراسان کے شہروں سے کافی تعداد میں قیمتی تحائف بھی بھیجے تھے اسی سال دونوں سے مقرر شدہ حجاج کے امیر فضل بن عبدالملک ہاشمی نے لوگوں کو حج کرایا اسی سال احمد بن نصر بن ابراہیم ابوعمرو الخفاف کی وفات ہوئی۔

احمد بن ابراہیم ابوعمرو الخفاف کے حالات یہ احمد بن نصر بن ابراہیم ابوعمرو الخفاف الحافظ ہیں یہ ایک لاکھ احادیث کا مذاکرہ کیا کرتے تھے اسحاق بن راہویہ اور ان کی جماعت سے انہوں نے احادیث سنی تھیں ایک سال سے زائد انہوں نے مسلسل روزے رکھے صدقہ کرنے کا بہت زیادہ معمول تھا ایک مرتبہ ایک سائل نے ان سے سوال کیا تو انہوں نے اس کو دو درہم دے دیئے اس نے الحمدللہ کہا تو انہوں نے اس کو پانچ درہم دے دیئے پھر اس نے الحمدللہ کہا تو مزید پانچ درہم دے دیئے سائل الحمدللہ کہتا رہا اور یہ دیتے رہے حتیٰ کہ یہ سو درہم ہوگئے اس کے بعد سائل نے ان کے لئے برکت کی دعا دی یہ کہنے لگے اگر تم الحمدللہ کہتے رہتے تو میں دیتا رہتا اگرچہ یہ سلسلہ دس ہزار تک پہنچ جاتا بہلول بن اسحاق بن بہلول کی وفات بھی اسی سال ہوئی۔

بہلول بن اسحاق بن بہلول کے حالات یہ بہلول بن اسحاق بن بہلول ابن حسان بن سنان ابو محمد التنوخی ہیں انہوں نے اسماعیل بن ابی اویس، سعید بن منصور وغیرہ سے احادیث کا سماع کیا تھا ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے جن میں ابوبکر احمد بن کامل بھی ہیں یہ ثقہ حافظ احادیث تھے اور فصیح خطبہ دینے والے تھے سال رواں ہی میں ۹۵ سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔

حسین بن عبداللہ بن احمد ابوعلی خرقی کی وفات بھی اسی سال ہوئی یہ مذہب حنبلی کے فقیہ عمر الخرقی کے والد ہیں جنہوں نے مختصر لکھا تھا ان کی وفات بھی اسی سال عید الفطر کے دن ہوئی اور انہیں امام احمد بن حنبل کی قبر کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

محمد بن اسماعیل ابو عبداللہ المغربی: ان کی وفات اسی سال ہوئی انہوں نے ننگے پاؤں ساٹھ حج کئے تھے اور یہ رات کی تاریکی میں دن کی روشنی میں لوگوں کے پیدل چلنے کی طرح چلتے تھے اور لوگ ان کے پیچھے ان کی اتباع کرتے تھے اور یہ حرم تک پہنچ جاتے تھے۔

ان کا قول ہے [illegible]

بوقت وفات انہوں نے وصیت کی تھی کہ انہیں ان کے شیخ علی بن رزین کے پہلو میں دفن کیا جائے اب ان دونوں کی قبریں طور پر بنی ہوئی ہیں۔

ابو نعیم کا قول ہے کہ ابو عبداللہ نے بہت زیادہ عمر پائی ۱۲۰ کی عمر میں ان کا انتقال ہوا ان کی قبر ان کے استاد علی بن رزین کی قبر کے پاس طور پر بنا ہوا ہے۔

ابو عبداللہ کا قول ہے کہ [illegible] سب سے افضل عمل ہے

انہی کا قول ہے کہ فقیر حقیقی شخص وہ ہے جو [illegible]

انہی کا قول ہے کہ مالدار کی چاپلوسی اور اس کے سامنے تواضع کرنے والا شخص سب سے ذلیل ترین فقیر ہے فقیر کی عزت کرنے والا اور اس کے سامنے تواضع اختیار کرنے والا شخص سب سے بڑا مالدار ہے۔

محمد بن ابی بکر بن ابی خیثمہ کی وفات بھی اسی سال ہوئی ان کے والد تاریخ کے جمع کرنے میں ان کی مدد لیتے تھے یہ ذکی اور بیدار حافظہ کے مالک تھے اسی سال ذوالقعدہ میں ان کی وفات ہوئی۔

محمد بن احمد بن کیسان نحوی کی وفات بھی اسی سال ہوئی یہ کوفی حافظہ اور ان کے مسائل سے بہت زیادہ واقف تھے یہ بیک وقت بصریین اور کوفیین کے نحو کے حافظ تھے۔

ابن مجاہد کا قول ہے کہ یہ ان دونوں شیخ مبرد اور ثعلب سے بھی بڑے نحوی تھے۔

محمد بن یحیی: ان کی وفات بھی اسی سال ہوئی یہ محمد بن یحیی ابو سعید تمیمی دمشقی [illegible] ابراہیم بن سعد جوہری، احمد بن منیع، ابن ابی شیبہ وغیرہ سے انہوں نے حدیث کی سماعت کی پھر ان سے ابو بکر نقاش وغیرہ نے احادیث کا سماع کیا۔ یہ محمد بن یحیی مکفن کے نام سے مشہور تھے اس کی وجہ خطیب نے یہ بیان کی ہے کہ ان کی وفات ہوگئی پھر ان کو غسل کفن دیا گیا اور نماز جنازہ پڑھ کر ان کو دفن کیا گیا رات کے وقت قبر چور آ کر ان کی قبر کھودی اور کفن اتارنے کی کوشش کی تو یہ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے چور خوف زدہ ہو کر بھاگ گیا اور محمد بن یحیی قبر سے نکل کر گھر پہنچ گئے اور دروازہ کھٹکھٹایا اندر سے آواز آئی کہ کون ہے انہوں نے جواب دیا کہ میں یحیی ہوں پھر آواز آئی کہ کیوں ہمارے زخموں پر نمک پاشی کرتے ہو تو انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم میں ہی ہوں دروازہ کھولو [illegible] جلدی کی تب گھر والوں نے انہیں پہچان کر دروازہ کھولا اور ان کا غم خوشی میں تبدیل ہو گیا [illegible] حقیقت میں ان کی موت کے بجائے ان پر سکتہ طاری ہو گیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے [illegible] ان کی زندگی کا سبب بن گیا اس کے بعد یہ چند سال زندہ رہے پھر [illegible] ان کی وفات ہوئی۔

[illegible] کی وفات بھی اسی سال ہوئی [illegible]

واقعات ۳۰۰ھ

اس سال دریائے دجلہ کا پانی اوپر آ گیا تھا۔

اسی زمانے میں بغداد میں موسلادھار بارش ہوئی۔

اسی سال ۱۸ جمادی الاخری بدھ کی شب بہت سے ستارے ٹوٹ کر گرے تھے سال رواں ہی میں بغداد میں بیماریاں کثرت سے پھیلی ہوئی تھیں کتے اور جنگل کے بھیڑیے بھی پاگل ہو گئے تھے اور وہ کئی دن تک لوگوں کو کاٹ لیتے تھے جس کی وجہ سے انہیں کتے کی بیماری لگ جاتی تھی۔

اسی زمانے میں دینور کا پہاڑ دھنس گیا یعنی ایک ٹیلہ معلوم ہوتا تھا اس کے نیچے سے کافی پانی نکلا تھا جس سے چند دیہات غرق ہو گئے تھے۔

اسی سال لبنان کے پہاڑ کا ایک حصہ ٹوٹ کر سمندر میں گر گیا تھا۔

وہاں سرزمین میں خچر نے گھوڑے کا بچہ جنا تھا۔

اسی زمانے میں حسین بن منصور حلاج کو سولی دی گئی تھی اس کے بعد بھی دو چار دن تک دو دن مشرقی جانب دو دن مغربی جانب، تو یہ واقعہ اس سال ربیع الاول میں پیش آیا تھا۔

اس سال بھی گزشتہ سالوں کی طرح فضل بن عبدالملک ہاشمی نے لوگوں کو حج کروایا تھا خدا ان کے اس عمل کو قبول فرما کر اسے ثواب عطا فرمائے۔

خواص کی وفات۔۔۔ اسی سال خواص میں سے حسب ذیل لوگوں نے وفات پائی۔

الاحوص بن المفضل۔۔۔ یہ احوص بن المفضل بن معاویہ بن خالد بن غسان ابو امیہ الغلابی ہیں جو بصرہ وغیرہ کے قاضی رہے ہیں انہوں نے اپنے والد سے ایک تاریخی واقعہ بیان کیا ہے کہ ابن فرات ایک بار ان کے پاس چھپ گیا پھر جب وہ وزیر ہوا تو اس کو بصرہ کا قاضی بنایا تھا یہ گواہوں سے بہت بدلہ لینے والے تھے جب ابن فرات کو معزول کر دیا گیا تو بصرہ کے نائب حاکم نے انہیں جیل میں ڈال دیا تھا اور جیل ہی میں ان کی وفات ہوئی تھی۔

ابن الجوزی کا قول ہے کہ ان کے علاوہ کسی قاضی کی وفات جیل میں نہیں ہوئی۔ عبیداللہ بن عبداللہ طاہر کی وفات بھی اسی سن میں ہوئی۔

عبیداللہ بن عبداللہ بن طاہر کے حالات۔۔۔ یہ عبیداللہ بن عبداللہ بن طاہر بن الحسین بن مصعب ابو احمد الخزاعی ہیں انہیں بغداد کا والی بنایا گیا تھا زبیر بن بکار سے انہوں نے احادیث کا سماع کیا تھا پھر ان سے صولی اور طبرانی نے سماع کیا یہ ادیب و فاضل تھے ان کے اشعار میں سے دو شعر یہ ہیں۔

> دوری کی وجہ سے خط و کتابت کرنا عاشقوں کا حق ہے جو عشق کی آگ کو ٹھنڈا کرتا ہے۔ قربت کا حق آنکھوں سے زیارت کرنا ہے جو عشق
> کی آگ کو شعلہ دینے والی ہے جو ختم نہ ہو۔

اتفاق سے ان کی ایک محبوب ترین باندی بیمار ہو گئی تھی اس نے ان سے برف کی خواہش ظاہر کی لیکن برف ایک شخص کے علاوہ کسی کے پاس نہیں تھی انہوں نے اپنے خادم کو برف لینے کے لئے بھیجا اس نے دکاندار سے ایک رطل برف کے لئے کہا تو اس کی ضرورت معلوم ہو گئی جس کی وجہ سے اس نے کہا کہ ایک رطل برف کم سے کم دوں گا بلکہ کل برف پانچ ہزار درہم میں دوں گا یہ سن کر ان کا خادم مشورہ کے لئے ان کے پاس آیا تو اس نے کہا کہ خوب پر افسوس ہے جلدی کی بھی نہ لے آ۔ وہ خادم برف والے کے پاس گیا تو اس نے کہا کہ اب ایک رطل دس ہزار درہم میں دوں گا تو وہ خادم دس ہزار میں خرید کر لے آیا پھر دوبارہ باندی نے برف کی خواہش ظاہر کی کیونکہ اس کو برف سے کچھ افاقہ ہوا تھا پھر خادم نے ایک رطل دس ہزار میں خرید کر اس کو دی پھر دوبارہ ضرورت پڑنے پر دس ہزار درہم میں خرید کر اس کو دی پھر دوبارہ ضرورت ہے تو پھر دس ہزار درہم میں برف خرید لی۔

اب برف والے کے پاس صرف دو رطل برف باقی رہ گیا تو ان میں سے ایک رطل اس نے بیماری کی خاطر ہزار درہم میں بیچ دیا اور خادم نے ایک رطل برف اتنی قیمت پر خریدی کیا اب صرف ایک رطل برف اس کے پاس باقی تھا خادم نے کہا کہ یہ برف مجھے دے دو برف والے نے کہا کہ ہزار درہم میں دوں گا خادم نے ہزار درہم میں اس سے وہ برف خرید لی۔ خدا کی شان کہ بیمار اس کو کھا کر صحت یاب ہو گیا اور اس نے خوشی میں کامل رقم صدقہ کر دی تاکہ برف والے نے جو پایا اس سے بھی اس صدقہ میں سے کچھ دیا اب برف والا بہت امیر بن گیا اور اس کو بیمار نے اپنے پاس خادم رکھ لیا۔

الصنوبری شاعر کی وفات وحالات یہ احمد بن محمد بن حسن ابو بکر الضبی الصنوبری الحلبی ہیں ان کے بارے میں ابن عساکر کا قول ہے کہ یہ بہت عمدہ شاعر تھے علی بن سلیمان الاخفش سے بھی روایت ہوتی ہے ان کے عمدہ اشعار میں سے چند اشعار ذکر کیے جاتے ہیں۔

> تیری محبوبہ نے جانا کہ میری بیماری نے ان دونوں کو دور کر دیا ہے جس میں تھوڑی سی عقل ہو۔ میرے آنسو اب ایک طویل عرصہ تک بہنے کی وجہ سے تھک چکے ہیں اب تو میری آنکھوں میں بہنے کی طاقت نہیں رہی۔ میرے لئے بہت تعجب خیز صورت ہے لیکن میری آنکھ کی بیماری نے اس کی بھی خدمت نہیں کی۔ پھر میں نے اس کے رخسار کو دیکھ کر بوسہ دینے کا ارادہ کیا لیکن پھر ارادہ کیا کہ اس کے قریب گیا تو کہیں میں نہ جاؤں کہ سورج جیسے الاسود کے مشابہ تھا اور اس کے رخسار کی روشنی آنے سے سورج رخسار کی روشنی کے مشابہ بھی دونوں کے درمیان چھپ جاتا ہے لیکن پھر اس کے رخسار ظاہر ہوتے ہیں۔

حافظ بیہقی نے تاریخ حاکم سے اور امام ابوالفضل نصر بن محمد الطوسی سے نقل کرتے ہیں کہ ابو بکر الصنوبری یہ اشعار پڑھا کرتے تھے۔

> بڑھاپے نے بدن کی تمام تصویر کو برباد کر دیا آنکھوں کی کنارہ کے راستے سے بدل گئی ہے اور رنگ میں انقلاب آ گیا۔ زمانے میں اب وقت گزرنے کی وجہ سے جب اس کی لاٹھی کے سہارے چلتا تھا تو اس کے مسکن پر کرنے لگیں۔

ابن عساکر نے ان کے چند اشعار نقل کئے ہیں جو انہوں نے اپنے بچے کے مرنے کے وقت کہے تھے اور ان کا لڑکا ان کے سینے پر پڑا ہوا رو رہا تھا:

> لوگوں نے جس کے والدین اور قوم قریب تھے اور وہ اس کی محبوب چیز کو اس سے جدا کر دیا۔ لوگوں نے اس سے الگ ہونے کے ساتھ اور اس کی ساتھ رہنے کی ہوتی ان کی محبت کو چھڑا دیا۔ اس کے مکمل ہونے کے بعد جو اس پر عاشق ہوتے ہیں تعجب ہے لیکن جدائی نے اس کو اس کا راستہ دکھا دیا۔

ابراہیم بن احمد بن محمد کے حالات وفات یہ ابراہیم بن احمد بن محمد ابن المولد ابو اسحاق صوفی الرقی مشائخ میں سے ہیں انہوں نے ابو عبداللہ بن جلا الدمشقی سے احادیث روایت کی اور ان کی صحبت بھی اختیار کی تھی ان کے علاوہ بھی جنید وغیرہ سے انہوں نے احادیث روایت کی تھیں پھر ان سے قاسم بن محمد اور ابو عبدالرحمن سلمی نے احادیث روایت کی تھیں ابن عساکر نے ان کے اشعار میں سے مندرجہ ذیل شعر نقل کیے ہیں:

> تیری ملاقاتیں میرے مقابلہ میں خاص ان لوگوں پر تھیں جو مجھ سے بہت دور ہیں جن کو قریب رہنا مجھے نصیب نہ ہو سکا۔ جو تم سے ناراض کرنے والے ہیں سب سے تم نے آزاد کر دی ہے پھر بھی تمہارا عدل کا رقیب تھا۔ جب سے تم سے عشق کیا۔ تیرے عدل نے نہ ظاہر کو اور میرے عدل کو بھی مزین کیا تھا اور اس سے عشق کرنا چاہوں اور خوشی کرتا ہے۔ ضرورت نہیں ہے کہ کسی بیمار کے پاس حکیم ہو جو اس کے لئے مفید ہو جب کہ تم نے اپنا عاشق بیمار کیا ہوا ہے اور تم ہی اس کے طبیب ہو۔

اس کے علاوہ بھی ان کے چند اشعار ہیں۔

خاموشی انسان کو ہر بلا سے محفوظ رکھتی ہے خاموشی کی دولت پانے والا غنیمت کا بہترین مال پانے والا ہے۔ انسان کے لئے
تنہا ہاں کہنے سے بڑی کوئی مصیبت نہیں۔ زبان کے پھسلنے کا نقصان قدم کے پھسلنے کے نقصان سے بڑا ہے۔ پس حرکت میں
ڈالنے والی زبان کی حفاظت کرو کیونکہ بارہا شریف انسان اس کی وجہ سے ذلیل ہو گیا۔

واقعات ۳۰۱ھ

اسی سال حسین بن حمدان نے صائفہ سے جہاد کیا اور رومیوں کے بہت سے قلعوں پر قبضہ کر لیا اور ان کے بے شمار افراد کو قتل کر دیا اس سال اسی میں خلیفہ مقتدر نے محمد بن عبیداللہ کو وزارت سے معزول کر کے اس کی جگہ عیسیٰ بن علی کو وزیر بنا دیا حالانکہ وہ اس کو پسند نہ کرتا تھا وہ عدل و انصاف کے ساتھ متصف اور حق کی اتباع کرنے والا تھا۔

اسی زمانے میں بغداد میں تموز و آب (جولائی و اگست) کے مہینوں میں بہت سخت خونی بیماری پھیلی جس کی زد میں آ کر کافی لوگ ہلاک ہو گئے۔

اسی سال عمان کے گورنر کی طرف سے ہدایا موصول ہوئے جن میں سفید پرندہ اور کالی ہرنی بھی تھی۔

اسی سال ہی میں ماہ شعبان میں خلیفہ مقتدر سواری پر سوار ہو کر باب شماسیہ تک گیا پھر اس سے اتر کر دریائے دجلہ کے قریب اپنے گھر میں چلا گیا اور یہ پہلی سواری تھی جو علی الاعلان اس نے کی۔

اسی زمانے میں وزیر علی بن عیسیٰ نے خلیفہ مقتدر سے قرامطہ کے سردار ابو سعید حسن بن بہرام الجنابی کے نام خط لکھنے کی اجازت مانگی خلیفہ نے اسے اجازت دے دی تو اس نے اس کو ایک طویل خط لکھا جس میں اسے خلیفہ کی اطاعت نماز کی پابندی زکوٰۃ کی ادائیگی اور منکرات سے اجتناب کی دعوت دی تھی نیز اسے علماء اللہ کو برا بھلا کہنے دین کا مذاق اڑانے اور آزادوں کو غلام بنانے سے منع کیا تھا اور اسے جنگ اور قتل کی دھمکی دی تھی لیکن خط پہنچنے سے پہلے ہی ابو سعید کو اس کے کسی خادم نے قتل کر دیا تھا اور اس کے بعد اس کے بیٹے سعید کو عامل بنایا تھا لیکن اس کا بھائی ابو طاہر سلیمان بن ابی سعید اس پر غالب آ گیا تھا جب اس نے وزیر کا خط پڑھا تو اس کا جواب دیا جس کا ماحصل یہ ہے

> تم کو بعض غلط باتیں ہمارے مخالفوں کی جانب سے پہنچی ہیں اور جب خلیفہ ہمیں کفر کی طرف منسوب کرتا ہے تو وہ ہمیں اطاعت گزاری اور فرمانبرداری کی دعوت کیسے دیتا ہے۔

اسی سال ہی میں حسین بن منصور الحلاج کو اس طرح بغداد لایا گیا کہ اس کا غلام دوسرے اونٹ پر سوار ہو کر آواز لگا رہا تھا کہ اے لوگو اسے اچھی طرح پہچان لو یہ قرامطہ کے داعیوں میں سے ایک ہے پھر اس کو قید کر دیا گیا پھر وزیر کے سامنے حاضر کیا گیا جب اس سے گفتگو ہوئی تو معلوم ہوا کہ یہ شخص قرآن شریف حدیث فقہ لغت اخبار و شعر سے ناواقف ہے۔

اس پر اعتراض یہ تھا کہ اس نے بعض خطوط میں اشاروں کنایوں کے ذریعے لوگوں کو گمراہی اور جہالت کی دعوت دی تھی اور یہ اکثر خطوط میں یہ عبارت لکھا کرتا تھا تبارک ذو النور الشعشعانی۔

وزیر نے اس سے کہا کہ طہارت اور فرائض کا سیکھنا تمہارے لئے زیادہ مناسب تھا ایسے خطوط لکھنے سے جن کو تم خود بھی سمجھنے سے قاصر ہو اور آخر تمہیں اس قسم کے ادب سمجھنے کی کیا ضرورت پیش آ گئی پھر اس کے لئے سولی کا حکم دیا گیا صرف دکھانے کے لئے نہ کہ قتل کرنے کے لئے پھر اسے سولی سے اتار کر دارالخلافہ میں ٹھہرایا گیا وہاں پر اس نے اپنے آپ کو اہل سنت اور زاہد ظاہر کیا حتیٰ کہ دارالخلافہ کے بہت سے جاہل خدام اس کے فریب میں آ گئے کہ اس سے تبرک حاصل کرنے لگے اور اس کے کپڑوں کو چومنے لگے اس کے حالات بیان ہوں گے کہ پھر اسے فقہاء اور صوفیہ کے اتفاق سے قتل کر دیا گیا اسی سال کے آخر میں بغداد میں شدید وبا پھیلی جس کی وجہ سے کافی افراد ہلاک ہو گئے خصوصاً حربیہ میں تمام گھروں کے

دروازے بند کر دیئے گئے اس سال بھی فضل بن عبدالملک نے لوگوں کو حج کرایا۔

خواص کی وفات ... اس سال خواص میں سے مندرجہ ذیل لوگوں نے وفات پائی۔
ابراہیم بن خالد شافعی یہ علم و عمل دونوں کے جامع تھے اور ابن عمر اسماعیل کے شاگردوں میں سے تھے جعفر بن محمد نے بھی اسی سال وفات پائی۔

جعفر بن محمد کے حالات ... یہ جعفر بن محمد ابن الحسین بن المستفاض ابوبکر الفریابی دینور کے قاضی ہیں طلب علم میں انہوں نے اطراف کے چکر لگائے تھے اور بہت سے مشائخ سے احادیث سنی تھیں جیسے قتیبہ ابی کریب علی بن المدینی وغیرہ۔ ان سے ابوالحسین بن المنادی نجاد ابوبکر شافعی اور بہت سے افراد نے احادیث کی اور بغداد کو انہوں نے اپنا مسکن بنایا یہ ثقہ حافظ حجت تھے۔
ان کے دروس میں حاضر ہونے والوں کی تعداد تقریباً تیس ہزار ہوتی تھی اور ان میں سے حدیث لکھنے والوں کی تعداد تین سو تھی اور دوات لے کر آنے والوں کی تعداد دس ہزار ہوتی تھی اسی سال محرم میں ۹۴ سال کی عمر میں انہوں نے وفات پائی وفات سے پانچ سال پہلے ہی انہوں نے اپنی قبر کھود رکھی تھی جس پر وہ آتے جاتے تھے لیکن پھر اتفاق سے وہاں دفن نہ ہو سکے اور دوسری جگہ دفن ہوئے اللہ ان پر بے حد رحمت نازل فرمائے۔
ابو سعید الجنابی القرامطی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ قرامطہ کے سردار حسن بن بہرام ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے ہجر بحرین اور اس کے اردگرد علاقوں میں اس کا بڑا اثر و رسوخ تھا۔
علی بن احمد الراسبی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی واسط سے لے کر شہرزور وغیرہ تک کے علاقے ان کے زیر تسلط تھے انہوں نے میراث میں بہت زیادہ مال چھوڑا تھا جس میں نقدی کی مقدار بے شمار تھی اس کے علاوہ ایک ہزار دینار کے قریب سونے چاندی کے برتن تھے اور تقریباً ایک ہزار گھوڑے خچر اور اونٹ تھے۔
محمد بن عبداللہ بن علی بن محمد بن ابی الشوارب کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ اخنف کے نام سے مشہور تھے اپنے والد کی وفات کے بعد ان کی جگہ پر سر من رأی شہر کے قاضی مقرر ہوئے تھے ان کی وفات ماہ رجب میں ہوئی تھی گویا کہ دونوں کی وفات کے درمیان ۲۲ ماہ کا فاصلہ تھا اور دونوں کو ایک ہی جگہ دفن کیا گیا تھا۔
ابوبکر بن محمد بن ہارون البردیجی الحافظ جن کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

واقعات ۳۰۲ھ

اسی سال مونس خادم کا خط آیا تھا کہ اس نے رومیوں پر حملہ کر کے ان کے ایک سو پچاس سرداروں کو گرفتار کر لیا جس کی وجہ سے مسلمانوں کو بڑی خوشی ہوئی تھی۔
اسی زمانے میں مقتدر نے اپنے پانچ بچوں کی ختنہ کروائی تھی جس پر چھ ہزار دینار خرچ کیے گئے تھے اس سے پہلے بھی اور ان کے ساتھ بھی خلیفہ مقتدر نے بہت سے یتیم بچوں کی ختنہ اور ان کے لباس کا بہت اچھا انتظام کیا تھا اور انعامات دیئے یہ اس کے نیک کاموں میں شمار ہوا۔
دوران سال عید میں مقتدر نے ابو العباس محمد سے قیمتی کپڑے اور برتنوں کے علاوہ دو ہزار دینار کا عطیہ دیا تھا اسی زمانے میں خلیفہ نے اپنے بچوں کو مکتب میں داخل کیا تھا جس کا عمل بڑی دھوم دھام سے کیا تھا۔
اسی سال وزیر نے بغداد کے علاقے میں کافی رقم خرچ کر کے شفاخانہ بنایا تھا۔
گزشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی فضل ہاشمی نے لوگوں کو حج کرایا تھا لیکن حجاج کی واپسی کے موقع پر قرامطہ کی ایک جماعت اور عرب کے بدوؤں نے قافلوں کے راستوں سے ان کا مال لوٹا تھا اور بعض کو قتل کر دیا تھا اور دو سو سے زائد آزاد عورتوں کو قیدی بنایا تھا فانا للہ وانا الیہ راجعون۔

خواص کی وفات ...... مذکورہ لوگوں میں سے وفات پانے والے مندرجہ ذیل حضرات تھے۔

(۱) بشر بن نصر بن منصور ابو القاسم الفقیہ الشافعی کی وفات بھی اسی سال ہوئی یہ مصر کے باشندے تھے اور غلام عرق سے مشہور تھے۔ عرق بادشاہ کے غلاموں میں سے ایک غلام تھا جس کے ذمہ ڈاک کا کام تھا بشر بن نصر اسی کے ساتھ مصر آیا تھا جہاں اس نے اقامت کی۔

(۲) بدعہ جاریہ کی وفات بھی اسی سال ہوئی یہ حسن و صورت میں بہت زیادہ مشہور تھی مغنیات میں سے ایک مغنیہ تھی یہ عریب کی باندی تھی اس سے اس باندی والی کے آقا سے ایک لاکھ دینار میں خریدنے کی کوشش کی گئی تھی لیکن باندی نے آقا کی جدائی پسند نہیں کی۔ پھر اس کے آقا نے وفات کے وقت سے آزاد کر دیا تھا اسی سال اس کی وفات ہوئی تھی اور اس نے بوقت انتقال اس قدر مال و جائداد کی میراث چھوڑی کہ اس قدر کسی اور نے بھی نہیں چھوڑی۔

القاضی ابو زرعہ محمد بن عثمان الشافعی کی وفات کا واقعہ بھی اسی سال پیش آیا تھا۔

قاضی ابو زرعہ محمد بن عثمان الشافعی کے حالات[1] ...... یہ مصر پھر دمشق کے قاضی رہے تھے انہوں نے ہی شام اور اس کے اطراف میں مذہب شافعی کے مطابق فیصلے دینے شروع کئے تھے جبکہ اس سے پہلے اہل شام امام اوزاعی کے مذہب کے مطابق عمل کرنے والے تھے اور ان کے بعد کافی لوگوں نے مذہب اوزاعی کو ترک نہیں کیا تو یہ ثقہ عادل قاضی القضاۃ بننے سے پہلے یہودی تھے پھر بعد میں اسلام لائے تھے اور معاملات اسلام میں بہت اونچا مقام حاصل کر لیا تھا ہم نے طبقات شافعیہ میں ان کے احوال ذکر کر دیئے ہیں۔

واقعات ۳۰۲ھ

اسی سال مقتدر نے حرمین شریفین کے لئے کافی مال اور جائیدادیں وقف کی تھیں اور بہت سے قصبے، بازار اور سرائے کی آمدنی کو حرمین پر وقف کر دیا تھا۔ اسی زمانے میں عرب کے بدوؤں کی ایک جماعت گرفتار کر کے لائی گئی تھی جنہوں نے حجاج کے ساتھ ڈاکہ زنی کی تھی لیکن عوام الناس ان کی ذلت کی وجہ سے قابو سے باہر ہو گئے تھے اور انہوں نے اسی وقت انہیں قتل کر دیا تھا اور جو زندہ بچے تھے بادشاہ کی ناراضگی کی وجہ سے انہیں مختلف سزائیں دی گئی تھیں۔

اسی سال بغداد میں مچھلیوں کے بازار میں زبردست آگ لگ گئی تھی جس نے سارے بازار کو جلا دیا تھا۔

سال رواں ہی میں مقتدر نے وہ جنگ بند کر دی تھی جو اس سے پہلے تک جاری رکھی ہوئی تھی۔

اسی زمانے میں مفلح خادم نے لوگوں کو حج کرایا تھا۔

اسی سال جب وزیر کو قرامطہ کی طرف سے حجاج کے بارے میں تشویش ہوئی تو اس نے ان کو ایک طرف مصروف رکھنے کے لئے ان سے خط و کتابت شروع کر دی تھی اس موقع پر بعض لوگوں نے قرامطہ کے ساتھ تعلقات کا ان پر الزام لگایا تھا لیکن جب لوگوں پر صورت حال واضح ہوئی تو ان کے دلوں میں ان کی عظمت بڑھ گئی۔

مشہور لوگوں کی وفات ...... مشہور لوگوں میں سے اس سال مندرجہ ذیل افراد نے وفات پائی۔

(۱) النسائی احمد بن علی کی وفات بھی اسی سال ہوئی۔

النسائی احمد بن علی کے حالات[2] ...... یہ النسائی احمد بن علی بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار ابو عبد الرحمٰن النسائی صاحب

---

[1] شذرات الذہب ۲/۲۳۹ النجوم الزاہرہ ۳/۱۸۳، ۱۸۴ الوافی بالوفیات ۴/۸۱، ۸۲ حسن المحاضرۃ ۱/۳۹۹

[2] تذکرۃ الحفاظ ۲/۶۹۸، ۷۰۱ شذرات الذہب ۲/۲۳۹، ۲۴۰ تہذیب التہذیب ۱/۳۶ العبر ۲/۱۲۳ وفیات الاعیان ۱/۷۷

حسن تصنیف میں جا پہنچے۔ اپنے زمانے کے امام تھے اور آپ معاصرین اور فضلاء سے بڑھے ہوئے تھے تحصیل علم کے لئے بڑے اور دور دراز کے سفر کئے تھے اور فن حدیث میں مشغول رہے تھے اور ماہرین آئمہ اور مشائخ سے بہت سی حدیث روایت کی تھیں انہوں نے بہت احتیاط اختیار کی تھی ان کے حالات و احوال ہم نے اپنی کتاب التکمیل میں ذکر کر دیئے ہیں۔

بہت سے لوگوں کی ایک مخلوق نے ان سے حدیث روایت کی تھیں انہوں نے سنن کبیر جمع کر کے پھر اس سے مختصر احادیث منتخب کی تھیں اور ان کے مطابق بھی صحیح حافظ نسائی نے اپنی کتاب میں حقائق ایمان اور علم و عرفان کا مشاہدہ ہوتا ہے۔

حاکم نے دارقطنی سے نقل کیا ہے کہ ابو عبدالرحمٰن النسائی کو اپنے زمانے کے تمام ماہرین حدیث پر فوقیت حاصل تھی اور انہوں نے اپنی کتاب کا نام الصحیح رکھا تھا۔

ابو علی الحافظ کا قول ہے کہ جتنی شرطیں امام مسلم نے اپنی کتاب کے لئے مقرر کی تھیں امام نسائی نے اپنی کتاب کے لئے اس سے بھی سخت شرطیں مقرر کی تھیں۔ اور یہ آئمہ مسلمین میں سے تھے حاکم کا قول ہے کہ امام نسائی بلا مقابلہ حدیث کے امام تھے۔

ابو الحسین محمد بن مظفر کا قول ہے کہ میں نے مصر میں اپنے مشائخ کو امام نسائی کے تقدم کا اعتراف کرتے ہوئے دیکھا اور میں نے ان کو دن و رات میں عبادت، حج و جہاد کی مواظبت پر ان کی تعریف کرتے ہوئے دیکھا۔

نسائی کے بارے میں منقول ہے کہ ایک دن روزہ رکھنا ایک دن افطار کرنا ان کا معمول تھا ان کی چار بیویاں اور دو باندیاں تھیں ان کو جماع کی بہت عادت تھی خوبصورت چہرہ اور چمکدار رنگ تھے، کہتے تھے آزاد عورتوں کے درمیان باری تقسیم کرنے کی طرح باندیوں کے درمیان بھی باری تقسیم کرتے تھے۔

دارقطنی کا قول ہے کہ ابو بکر بن حداد بہت زیادہ احادیث پڑھتے تھے لیکن آپ کے بعد وہ امام نسائی کے علاوہ کسی سے احادیث روایت نہیں کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ میرے اور خدا کے درمیان حجت کے لئے یہ کافی ہیں۔

ابن یونس کا کہنا ہے کہ امام نسائی امام فی الحدیث، ثقہ، ثبت اور حافظ الحدیث تھے اور ۳۰۲ھ میں مصر سے نکل گئے تھے۔

ابن عدی کہتے ہیں کہ میں نے منصور الفقیہ اور احمد بن محمد بن سلامۃ الطحاوی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ امام نسائی آئمہ مسلمین میں سے تھے اور اسی طرح بہت سے آئمہ نے بھی امام نسائی کی تعریف کی اور ان کے فضل و علم کی گواہی دی ہے امام نسائی کو حمص کا قاضی مقرر کیا گیا یہ تمام باتیں میں نے اپنے شیخ مزی سے سنی انہوں نے طبرانی سے روایت کی جنہوں نے اپنی کتاب معجم الاوسط میں یہ بات یوں بیان کی ہے کہ ہم سے احمد بن شعیب نے بیان کیا ہے جو کہ حمص کے حاکم تھے اور پھر انہوں نے بیان کیا اور یہ بھی ذکر کیا ہے کہ یہ حسین و جمیل تھے ان کا چہرہ قندیل کی طرح چمکتا تھا وہ اپنی غذا میں ایک مرغ کی کھجوری نبیذ استعمال کیا کرتے تھے۔

بعض نے ان کی ہجرت کی بحث کی ہے اور کہا ہے کہ امام نسائی ایک بار دمشق آئے تھے تو دمشق کے لوگوں نے ان سے حضرت معاویہ کے بارے میں سوال کیا تھا تو انہوں نے جواب دیا تھا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت کے لئے اتنا کافی نہیں ہے کہ ایک سر ایک سر کے بدلے میں ہو یہ بات سن کر دمشق کے لوگ شدت غصے میں کھڑے ہوگئے اور ان کی خصیتین کی جگہ پر مار کر انہیں جامع مسجد سے باہر نکال دیا وہاں سے نکل کر مکہ آگئے اور وہیں ان کی وفات ہوئی اور مکہ میں ان کی قبر ہے ہمارے شیخ محمد بن اسحاق اصبہانی نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

امام دارقطنی کا قول ہے کہ امام نسائی مصر میں سب سے بڑے فقیہ تھے اور احادیث کی صحت و سقم اور رجال حدیث کے بارے میں سب سے زیادہ واقف تھے جب انہوں نے اتنا اونچا مقام حاصل کر لیا تو لوگ ان پر حسد کرنے لگے تو وہ رملہ چلے گئے تھے وہاں پر لوگوں نے ان سے حضرت معاویہ کی فضیلت کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا جس کے بعد لوگوں نے انہیں مارنا شروع کر دیا انہوں نے لوگوں سے کہا کہ مجھے مکہ پہنچا دو لوگوں نے انہیں مکہ پہنچا دیا وہ انتہائی تکلیف میں تھے پھر مکہ ہی میں ان کی وفات ہوئی اور انہوں نے علم و فضائل کے ساتھ شہادت کی فضیلت بھی حاصل کی ۳۰۳ھ تک یہ مکہ مکرمہ میں رہے۔

حافظ ابوبکر محمد بن عبدالغنی بن نقطہ نے ان کی تقیید کے مسودے میں لکھا ہے اور ابو عامر محمد بن سعدون العبدری الحافظ نے ذکر کیا ہے کہ تیرہ صفر بروز پیر کا وصال ہے کہ نسائی کا فلسطین کے شہر رملہ میں انتقال ہوا تھا اور بیت المقدس میں ان کو دفن کیا گیا تھا۔

ابن خلکان نے نقل کیا ہے کہ اسی سال شعبان میں ان کا انتقال ہوا تھا اور انہوں نے حضرت علی اور ان کے اہل بیت کے فضائل پر ایک کتاب بھی لکھی تھی کیونکہ جس وقت یہ ۳۰۲ھ میں دمشق میں آئے تھے اس وقت انہوں نے یہاں کے شہروں کے لوگوں میں حضرت علی کی نفرت محسوس کی تھی اور اس کے بعد لوگوں نے ان سے حضرت معاویہ کے فضائل کے بارے میں سوال کیا تھا تو انہوں نے وہ جواب دیا کہ جو پیچھے گزر چکا اس کے بعد لوگوں نے ان کے خصیتین کو چھیڑا یا مارا تھا جس کی وجہ سے ان کی وفات ہو گئی تھی اسی طرح ابن یونس اور ابو جعفر طحاوی نے نقل کیا ہے کہ اسی سال ماہ صفر میں فلسطین میں ان کی وفات ہوئی تھی ان کی پیدائش ۲۱۵ھ یا ۲۱۴ھ میں تھی گویا کہ ان کی عمر ۸۸ سال تھی حسن بن سفیان کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

حسن بن سفیان کے حالات[1] ... یہ حسن بن سفیان ابن عامر بن عبدالعزیز بن النعمان بن عطاء ابو عباس الشیبانی النسوی ہیں یہ خراسان کے محدث تھے اور لوگ ان کے پاس دور دراز علاقوں سے سفر کر کے آتے تھے خود بھی انہوں نے حصول علم کے لئے دور دراز کے سفر کئے تھے اور فقہ ابو ثور سے پڑھا تھا۔

وہ انہی کے مذہب کے مطابق فتویٰ دیا کرتے تھے اور ادب نضر بن شمیل کے شاگردوں سے حاصل کیا تھا اور ان کے پاس بھی خراسان سے لوگ حصول علم کے لئے آتے تھے۔

ان کا ایک عجیب واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ یہ اپنے ساتھیوں سمیت حصول حدیث میں مشغول تھے کہ ان پر تنگی آ گئی اور تین دن تک یہ کچھ بھی نہیں کھا سکے اور کھانا خریدنے کے لئے ان کے پاس کچھ بھی نہیں تھا کہ سوال کرنے پر مجبور ہو گئے تھے لیکن ان کی غیرت نے گوارا نہیں کیا تھا کہ سوال کریں اور بھوک سے بدحال ہو گئے تھے آخر انہوں نے قرعہ اندازی کی کہ جس کا نام نکل آئے وہ کسی سے کھانے کا انتظام کرے۔

اتفاق سے حسن بن سفیان کا نام نکل آیا تو یہ اپنے ساتھیوں سے جدا ہو کر مسجد کے کونے میں چلے گئے اور دو رکعت طویل اور خشوع و خضوع کے ساتھ پڑھیں اور خوب گڑگڑا کر اللہ سے دعا کی ابھی یہ نماز سے فارغ بھی نہیں ہوئے تھے کہ ایک خوبصورت حسین و جمیل نوجوان نے مسجد میں داخل ہو کر پوچھا کہ حسن بن سفیان کہاں ہیں میں نے عرض کیا کہ میں ہی حسن بن سفیان ہوں اس نے کہا امیر طولون نے تمہیں سلام کہا ہے اور تم میں سے ہر ایک کے لئے سو دینار ہدیہ کے طور پر بھیجے ہیں۔

ہم نے اس سے سوال کیا کہ آخر آپ کو اس پر کس چیز نے مجبور کیا ہے اس نے جواب دیا کہ گزشتہ رات وہ سب سے الگ ہو کر سویا تھا کہ خواب میں اس کے پاس ایک شہسوار آیا جس کے ہاتھ میں نیزہ تھا اس نے اس نیزے کی نوک اس کی کوکھ میں چبھونا شروع کی اور اسے تین مرتبہ زور سے کہا کہ اٹھو اور حسن بن سفیان اور اس کے ساتھیوں کی خبر گیری کرو اس لئے کہ وہ فلاں مسجد میں تین دن سے بھوکے بیٹھے ہوئے ہیں طولون نے اس سے پوچھا کہ تم کون ہو اس نے کہا کہ میں جنت کا داروغہ ہوں۔

اس کے بعد طولون نیند سے بیدار ہوا اور اس کی کوکھ میں بڑی تکلیف محسوس ہو رہی تھی اس نے اسی وقت تمہارے پاس یہ بھیجا پھر وہ خود بھی ان کی زیارت کے لئے حاضر ہوا اور اس ساری جگہ کو خرید کر محدثین کے لئے وقف کر دیا اللہ تعالیٰ اس کو اس کا بہترین صلہ عطا فرمائے۔

حسن بن سفیان آئمہ حدیث فرسان حدیث اور حفاظ حدیث میں سے تھے۔

ایک مرتبہ ان کے پاس ابن جریر جیسے محدثین کی جماعت جمع ہو گئی تھی اور انہوں نے بطور امتحان کے احادیث کو غلط ملط کر کے ان کے سامنے بیان کیا تھا لیکن حسن بن سفیان نے نوے سال عمر ہونے کے باوجود ان احادیث کو صحیح کر کے بیان کر دیا اور اس عمر میں بھی ان کا حافظہ اور ضبط اسی قدر تھا کہ کوئی بھی حدیث ان کے حافظہ سے باہر نہیں تھی اور اسی وقت بھی راویوں کے درمیان فرق کرتے تھے مثلاً الحمصی کوفی ہیں اور ... بصری

---

[1] تذکرۃ الحفاظ ۲/ ۷۰۳، ۷۰۵، الجرح والتعدیل ۳/ ۱۴، طبقات الشافعیہ ۲/ ۲۴۳

ہیں اور الحمصی کی مصری ہیں۔

رویم بن احمد کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ رویم بن احمد بن یزید بن رویم ابو الحسن ہیں۔

رویم بن احمد کے حالات[1] ...... ابو الحسن ہیں اور ان کو ابو محمد بھی کہا جاتا ہے یہ اکابر صوفیہ میں سے تھے قرآن اور اس کے معانی کے عالم تھے اور داؤد بن علی ظاہری کے مذہب پر عمل پیرا تھے۔

بعض کا قول ہے کہ چالیس سال تک انہوں نے دنیا کی محبت چھپائی ہوئی تھی یعنی وہ صوفیانہ زندگی گزار رہے تھے مگر جب اسماعیل بن اسحاق کو بغداد کا قاضی بنایا گیا تو اس نے ان کو اپنے دروازہ پر کھڑا کیا تھا اس وقت انہوں نے صوفیانہ طریق کو ترک کر کے قیمتی ریشمی لباس پہن لیا تھا اور گھوڑے پر سوار ہو گئے تھے اور حلال کھانے کا اہتمام ترک کر دیا تھا عمدہ کھانا ہی کھایا کرتے تھے۔

اس سال زہیر بن صالح ابن الامام احمد بن حنبل کی وفات ہوئی تھی انہوں نے اپنے والد سے علم حدیث حاصل کی تھی۔
ان سے ابو بکر احمد بن سلمان النجاد نے احادیث روایت کی تھیں یہ ثقہ تھے جوانی ہی میں ان کا انتقال ہو گیا تھا دارقطنی نے اسی طرح بیان کیا ہے ابو علی الجبائی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

ابو علی جبائی کے حالات[2] ...... یہ معتزلہ کے شیخ تھے ان کا نام محمد بن عبد الوہاب الجبائی تھا اپنے زمانے میں معتزلہ کی ایک جماعت کے سربراہ تھے ابو الحسن اشعری نے بھی ان کا مذہب اختیار کر لیا تھا لیکن پھر بعد میں اس سے رجوع کر لیا تھا اور جبائی کی تفسیر قرآن کے نام سے ایک بڑی طویل تفسیر تھی جس میں اس نے اپنی طرف سے گویا کہ معتزلہ کے مذہب ہی کی باتیں بیان کی تھیں ابو الحسن اشعری نے اس کا رد کرتے ہوئے کہا تھا کہ گویا قرآن اہل جبا کی زبان میں نازل ہوا تھا ان کی ولادت ۲۳۵ھ میں ہوئی تھی اسی سال ان کی وفات ہوئی تھی ابو الحسن بن بسام شاعر کا انتقال بھی ہوا تھا۔

ابو الحسین بن بسام الشاعر کے حالات[3] ...... ان کا نام علی بن احمد بن منصور بن نصر بن بسام البسامی شاعر تھا یہ لوگوں کی ہجو کرنے میں بڑے ماہر شاعر تھے انہوں نے کسی کو بھی معاف نہیں کیا تھا حتیٰ کہ اپنے والد اور والدہ اور بھائیوں کی بھی ہجو کی تھی ابن خلکان نے ان کے بہت سے اشعار نقل کیے ہیں ان میں سے چند اشعار یہاں پر ذکر کیے جاتے ہیں جن میں متوکل کا حسین بن علی کی قبر کو ویران کر کے اس کا نام و نشان مٹا کر اس پر کھیتی کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔

> قسم بخدا اگر امیہ نے کسی نبی کی بیٹی کے لڑکے کو ظلماً قتل کیا ہے تو تیری زندگی کی قسم اس کے باپ کی اولاد نے اس کی قبر کو منہدم کر کے اس کے ساتھ ویسا ہی سلوک کیا ہے لوگوں نے ان کے قتل میں شریک نہ ہونے پر افسوس کیا تھا تو انہوں نے اس کی بوسیدہ ہڈیوں کے ساتھ ایسا کر کے اس کا بدلہ لیا ہے۔

واقعات ۳۰۴ھ

اس سال مقتدر نے اپنے وزیر ابو الحسن علی بن عیسیٰ کو وزارت سے معزول کر دیا تھا جس کی وجہ یہ تھی کہ اس کے اور ام موسیٰ قہرمانہ کے درمیان سخت نفرت ہو گئی تھی چنانچہ وزیر نے خود وزارت سے معزول کرنے کا مطالبہ کیا تھا چنانچہ اسے معزول کر دیا گیا تھا لیکن اس کی جائیداد کو چھیڑا نہیں گیا اور ابو الحسن بن فرات نے وزارت کا مطالبہ کر دیا تھا جسے پانچ سال پہلے معزول کر دیا گیا تھا چنانچہ اسے دوبارہ وزارت پر بحال کر دیا گیا اور خلیفہ نے اسے

---

(۱) تاریخ بغداد ۸/ ۴۳۰، ۴۳۲، النجوم الزاہرہ ۳/ ۱۸۹، صفوۃ الصفوۃ ۲/ ۲۴۲، ۲۴۳، حلیۃ الاولیاء ۱۰/ ۲۹۶، ۳۰۲

(۲) شذرات الذہب ۲/ ۲۴۱، لسان المیزان ۵/ ۲۷۱، النجوم الزاہرہ ۳/ ۱۸۹، وفیات الاعیان ۴/ ۲۶۷، ۲۶۹، فرق و طبقات المعتزلہ ص ۸۵

(۳) تاریخ بغداد ۱۱/ ۶۳، فوات الوفیات ۲/ ۹۳، النجوم الزاہرہ ۳/ ۱۸۹۔

ثوبے کے روز ساتھ مخلصین منعادی تھیں اس کے ساتھ تین لاکھ درہم بھی دیئے تھے اور ریشمی کپڑوں کے تکیے اور گھوڑے مع جھولوں کے علاوہ بہت سا سامان تھا اس بارات بڑی زوردار دعوت تھی جس میں چالیس ہزار دینار خرچ ہوئی تھی۔

اسی سال کے وسط میں یہ مشہور ہوا تھا کہ زبزب نامی ایک جانور رات کو نکل کر بچوں کو اٹھا کر لے جاتا ہے اور سوئے ہوئے لوگوں پر حملہ کر کے کسی شخص کا ہاتھ توڑ دیتا ہے اور کسی عورت کا پستان کاٹ دیتا ہے تو اس وجہ سے لوگ اپنے گھروں کی چھت پر تانبے کے کھلے برتن رکھ کر اس کو پیٹ کر قریب آنے سے روکتے تھے حتیٰ کہ پورے بغداد میں گھروں پر رات کے وقت برتن لٹک جاتے تھے اور لوگ کھجور کی شاخوں کی جھونپڑی بنا کر ان میں اپنے بچوں کی حفاظت کرتے تھے چوروں نے اس موقع کو غنیمت جان کر کثرت سے لوٹ مار اور چوریاں کیں۔

خلیفہ نے لوگوں کو مطمئن کرنے کے لئے حکم دیا کہ دریائی کتوں کو پکڑ کر پل پر پھانسی دے کر چھوڑ دیا جائے چنانچہ پھانسی دیا گیا جس کی وجہ سے لوگ مطمئن ہو گئے اور ان کا چین و سکون لوٹ آیا۔

اسی زمانے میں ثابت بن سنان طبیب کو بغداد کے پانچ شفاخانوں کا نگران بھی بنایا گیا تھا۔

اسی سال خراسان سے خط پہنچا کہ کسی جنگ میں قتل ہونے والے بیس شہداء کی قبریں ملی ہیں ایک پرچہ پر ان کے نام لکھے ہوئے ہیں جو ان کی گردن کے ساتھ بندھے ہوئے ہیں وہاں کے جسم بالکل تروتازہ ہیں اور کوئی تغیر نہیں ہے رضی اللہ عنہم۔

خاص خاص لوگوں کی وفات ...... اس سال خواص میں سے ان لوگوں نے وفات پائی۔

(۱) لیث بن محمد بن احمد بن جیش الصالحی اور عبداللہ بن الحسین بن ملقبہ بن محمد بن عطاء بن صاحب ابوالحسن المکی جن کا لقب فریعہ تھا انہوں نے بغداد آکر احادیث بیان کی تھیں یہ ثقہ محدث تھے یوسف بن حسین رازی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

یوسف بن حسین بن علی کے حالات[1] ...... یہ ابو یعقوب الرازی ہیں احمد بن حنبل سے انہوں نے احادیث سنی تھیں اور ذوالنون مصری کی صحبت اختیار کی تھی اور ذوالنون مصری کے بارے میں انہیں معلوم ہوا تھا کہ انہیں اسم اعظم معلوم ہے اس وجہ سے انہوں نے اس اسم اعظم کو حاصل کرنے کا فیصلہ کیا تھا خود فرماتے ہیں کہ اس کو حاصل کرنے کے لئے جب میں ذوالنون مصری کے پاس پہنچا تو انہوں نے میرے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا کیونکہ میری اس وقت بڑی داڑھی تھی اور میرے ساتھ ایک بڑی چھاگل تھی۔

ایک دن ایک شخص نے ان سے مناظرہ کیا اور انہیں خاموش کر دیا میں نے ان سے کہا کہ آپ ذرا اسے چھوڑ کر میرے پاس آ جائیے چنانچہ میرے پاس آ گیا اور میں نے اس سے مناظرہ کر کے اسے خاموش کر دیا اس کے بعد ذوالنون مصری اپنی جگہ سے اٹھ کر میرے پاس تشریف لائے اور معذرت کرنے لگے اس کے بعد بھی میں نے ایک سال ان کی خدمت کی پھر ان سے اسم اعظم کا سوال کیا اس مرتبہ وہ ناراض نہیں ہوئے اور مجھ سے وعدہ کیا اس کے بعد چھ ماہ تک میں ان کی خدمت میں رہا پھر انہوں نے ایک طبق رومال میں لپٹا ہوا مجھے دیا اور کہا کہ یہ طبق میرے فلاں دوست کو دے آؤ۔

یوسف بن حسین کہتے ہیں کہ میں جاتے ہوئے راستے میں سوچتا جا رہا تھا کہ آخر اس میں ایسی کونسی قیمتی چیز ہے جو میرے ذریعے بھیجوائی جا رہی ہے جب میں پل کے پاس سے گزر رہا تھا میں نے اسے کھول کر دیکھا تو اس میں سے چوہا نکل کر بھاگ گیا یہ دیکھ کر مجھے بڑا غصہ آیا کہ ذوالنون نے میرے ساتھ مذاق کیا ہے اسی حالت میں میں ذوالنون کے پاس پہنچا تو انہوں نے مجھے دیکھ کر کہا کہ تجھ پر افسوس ہے میں نے تو تجھے ایک چوہے کا امین بنایا تھا تو جب ایک چوہے کے بارے میں تم نے امانت داری سے کام نہیں لیا تو اسم اعظم کے بارے میں تم کس طرح امانت داری سے کام لو گے اب یہاں سے چلے جاؤ دوبارہ میرے سامنے مت آنا۔

مروی ہے کہ ان کو کسی نے انتقال کے بعد خواب میں دیکھا تو ان سے پوچھا کہ اللہ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ فرمایا انہوں نے جواب دیا کہ موت کے وقت میں نے ایک بات کہی تھی جس کی وجہ سے میری مغفرت ہو گئی میں نے کہا تھا کہ اے میرے رب زندگی میں میں نے

---

[1] تاریخ بغداد [illegible] شذرات الذہب [illegible] العبر [illegible] النجوم الزاہرۃ [illegible]

ڈوبنے سے ایک بہت بڑی نصیحت لی تھی اور میں نے اپنے نفس سے یہ عہد کیا کہ میں خیانت کی تھی تو میں نے عرض کیا کیا اے میرے آقا! میری نصیحت نے مجھ میری خیانت مجھے واپس کروا دے چنانچہ اسی وقت میری بخشش کر دی گئی۔ یموت بن المزرع بن یموت کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

یموت بن المزرع بن یموت کے حالات[1] یہ یموت بن مزرع بن یموت ابو بکر العبدی قبیلہ قیس میں سے تھے۔ یہ جاحظ ادیب کے بھانجے تھے بغداد آ کر انہوں نے ابو عثمان مازنی، ابو حاتم السجستانی، ابی الفضل الریاشی وغیرہ سے احادیث بیان کی تھیں۔ یہ صاحب اخبار، آداب اور مزاحیہ طبیعت کے تھے انہوں نے اپنا نام تبدیل کر کے محمد رکھ لیا تھا لیکن یہ نام ان کا مشہور نہ ہو سکا۔ یہ جب کسی مریض کی عیادت کے لئے ان کے گھر جاتے تھے تو گھر والے دروازے سے پوچھتے تھے کہ کون ہے؟ تو یہ جواب میں نام کے بجائے کہتے کہ میں ابن المزرع ہوں تا کہ مریض کے گھر والے نام کی وجہ سے بری فال نہ لیں۔

واقعات ۳۰۵ھ

اسی سال روم کے بادشاہ کا قاصد قیدیوں کے چھڑانے اور صلح کے سلسلے میں بغداد آیا جو بڑا نکلو نوجوان تھا اور اس کے ساتھ ایک بوڑھا اور ترجمان تھا مگر جب یہ بغداد پہنچا تو انہوں نے یہاں پر حیرت انگیز چیزوں کا مشاہدہ کیا۔ کیونکہ اس موقع پر خلیفہ نے چاہا کہ وہ ایسی قوت و شوکت کے ذریعے ایسی چیز ظاہر کرے جس سے دشمن کے دل میں دہشت بیٹھ جائے چنانچہ تمام فوج ایک جگہ جمع ہو گئی جن کی تعداد ایک لاکھ ساٹھ ہزار تھی جن میں پیدل بھی تھے اور گھڑ سوار بھی اور فوج کی قطار لگی تھی اس کے علاوہ بھی چند مجید چیزیں منظم طور پر ہتھیاروں سے لیس تھیں۔ اس کے علاوہ خلیفہ کے سات ہزار غلام تھے جن میں سے چار ہزار سفید اور تین ہزار سیاہ تھے یہ بھی قیمتی لباس اور ہتھیاروں سے لیس تھے اور سات سو دربان بھی تھے ان کے علاوہ پالتو جانور اور ہاتھی وغیرہ بھی کافی تعداد میں تھے جب قاصد دار الخلافہ میں داخل ہوا تو اس منظر کو دیکھ کر وہ حیرت زدہ ہو گیا اور کروفر، حشم و خدم دیکھ کر اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں اور جب وہ دربان کے پاس سے گزرا تو اس نے اس کو خلیفہ سمجھا پھر اسے بتایا گیا کہ یہ تو دربان ہے اس کے بعد وزیر کے پاس سے گزرا اور اس کا فاخرانہ لباس اور شان و شوکت دیکھ کر اس نے خلیفہ سمجھ لیا پھر اسے بتایا گیا کہ یہ خلیفہ کا وزیر ہے۔

اس موقع پر دار الخلافہ کو نہایت خوبصورت انداز میں سجایا گیا ایسا منظر اس سے پہلے کبھی دیکھنے میں نہیں آیا اس میں ۳۸۰۰۰ پردے لگائے گئے تھے جن میں سے بارہ ہزار پانچ سو سونے کے تھے اس کے علاوہ ۲۲۰۰۰ بے مثال خوبصورت قالین بچھائے گئے تھے اور اس میں سو قسم کے وحشی جانور بھی تھے ان میں سے ایک قسم انسانوں سے مانوس تھی جو انسان کے ہاتھ سے کھانا کھاتی تھی دوسری قسم بالکل وحشی جو درندہ تھی۔

اس کے بعد اسے مشہور باغ کی زیارت کرائی گئی جس میں صاف شفاف پانی بہہ رہا تھا اور اس کے درمیان سونے چاندی کے درخت تھے جن میں ۱۸ ٹہنیاں تھیں جن میں سے اکثر سونے کی تھیں اور ان ٹہنیوں پر سونے چاندی کے پتے اور موتی اور یاقوت لگے ہوئے تھے اور ہوا چلنے کی وجہ سے ان میں سے آوازیں نکل رہی تھیں اور ان پر پرندے اصلی پرندوں کی طرح حرکت کر رہے تھے جن میں سے ایک قسم کی دہشت آ رہی تھی۔

پھر اسے ایک محل کی سیر کرائی گئی جس کا نام انہوں نے فردوس رکھا تھا اس میں اتنے خوبصورت قالین اور گلدان تھے جن کا بیان ممکن نہیں اور اس کی دیوار پر تلواریں اور زرہیں لٹکی ہوئی تھیں جب کسی بھی مقام پر اس کا گزر ہوتا تو وہ حیرت زدہ ہو جاتا اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جاتیں۔

اب اس کے بعد اسے اس جگہ لے جایا گیا جہاں پر مقتدر باللہ تخت پر بیٹھا ہوا تھا اس تخت پر سونے سے جڑے ہوئے سیاہ لباس میں بیٹھا ہوا تھا اور اس کے دائیں اور بائیں جانب نو نو قیمتی جواہر لٹکے ہوئے تھے جن کی روشنی دن کی روشنی کو بھی ماند کر رہی تھی اور جن کا خریدنا بھی محال تھا۔

---

[1] [illegible] تاریخ بغداد [illegible] البدایہ والنہایہ [illegible]

اس وفد کو خلیفہ سے صلح اور فدیہ کے واسطے پیش کیا گیا تھا اور خلیفہ کا وزیر علی بن محمد بن فرات خلیفہ کے سامنے کھڑا ہوا تھا اس کے نزدیک ترجمان کھڑا ہوا تھا وزیر ترجمان سے بات کرتا اور ترجمان اس وفد سے بات کرتا جب یہ گفتگو سے فارغ ہوئے تو خلیفہ نے ان میں سے ہر ایک کو دو لباس دیے جن میں سے ایک میں پانچ ہزار درہم تھے پھر گفتگو سے فارغ ہوئے تو دار الخلافہ کے بقیہ مقامات کی سیر کرائی گئی اور وہ جب کہ ان کو سے بھی انہیں لے جایا گیا جہاں پر ہاتھی زرافے اور دیگر جانور تھے اور جیسا کہ ایک کتاب والا لکھتا ہے یہ عجیب واقعہ اس سال کے عجائبات میں سے تھا۔

اس سال بھی فضل ہاشمی نے لوگوں کو حج کرایا تھا۔

خواص کی وفات اس سال خواص میں سے متعدد اہل لوگوں کی وفات ہوئی تھی۔ محمد بن احمد ابو موسیٰ نحوی کی جو حامض سے مشہور تھے اور چالیس برس تک ثعلب کی صحبت میں رہے تھے اور ان کے حلقہ میں ان کی نیابت بھی کرتے رہے۔

انہوں نے غریب الحدیث، خلق الانسان، الوحوش، والنبات کے نام سے کتابیں لکھیں تھیں یہ دیندار ثقہ صالح تھے ان سے ابو عمر زاہد نے احادیث روایت کی تھیں۔ اس سال ذی الحجہ میں بغداد میں ان کی وفات ہوئی تھی اور باب التین کے قریب مدفون ہوئے تھے۔

عبداللہ بن بشر ابو الحافظ عمران بن موسیٰ ابو حفص فضل بن حباب قاسم بن زکریا بن یحییٰ المعمر المقری ان حضرات کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی ان میں سے آخر الذکر بڑے ثقہ محدث تھے ابو کریب سوید بن سعید سے انہوں نے احادیث کی سماعت کی تھی ان سے قاضی ابو المعالی نے احادیث سنی تھیں بغداد میں ان کی وفات ہوئی تھی۔

واقعات ۳۰۶ھ

اسی سال کے شروع محرم میں بیمار شفا خانہ کا افتتاح کیا گیا جسے مقتدر کی والدہ محترمہ نے بنوایا تھا اور اس کا نگران سنان بن ثابت کو مقرر کیا گیا تھا اور ڈاکٹروں اور دیگر عملہ کا بھی اس میں انتظام کیا گیا تھا اور اس کا ماہانہ خرچ چھ سو دینار تھا سنان بن ثابت ہی نے خلیفہ کو اس کے بنانے کا مشورہ دیا تھا چنانچہ اس کے مشورہ کو قبول کرتے ہوئے یہ شفاخانہ بنوایا تھا اور مقتدری اس کا نام رکھا تھا۔

اسی زمانہ میں مونس کے مصر کی طرف سے اس کی قلعوں پر فتح ہونے کی مبارک خبر پہنچی تھی۔

اسی سال عوام کے اندر ان کو اطلاع دینے والی خلیفہ کی موت کی جھوٹی خبر پھیل گئی تھی اس وقت خلیفہ عوام کو مطمئن کرنے کے لئے ایک عظیم الشان لشکر کے ساتھ سواری پر سوار ہو کر روانہ ہوا اور پھر وہاں سے باب عامہ کے قریب پہنچ کر کافی دیر تک لوگوں کو دکھانے کے لئے وہیں ٹھہرا رہا پھر واپس آ گیا تب جا کر لوگوں کو خلیفہ کی حیات کے بارے میں اطمینان حاصل ہوا اور ہیجان ختم ہو گیا۔

ماہ ربیع الاول میں خلیفہ نے حامد بن عباس کو وزیر بنا کر خلعت سے نوازا اور چار سو غلام اس کی خدمت کے لئے متعین کئے چند دنوں کے بعد معلوم ہو گیا کہ اس میں وزارت چلانے کی صلاحیت نہیں ہے تو خلیفہ نے علی بن عیسیٰ کو اس کا معاون مقرر کر دیا پھر امور سلطنت حامد بن عباس کے فرائض کی انجام دہی کرتے تھے پھر امور سلطنت ان کو سونپ دی گئی پھر آئندہ سال انہیں مستقل وزیر بنا دیا گیا۔

اسی سال مقتدر کی والدہ محترمہ نے ہر جمعہ کو ثمل قہرمانہ کے لئے اپنی تربت پر مکمل کچہری لگانے کا حکم دیا تھا جس مجلس میں قاضی اور فقہاء بھی ہوتے تھے۔

اس سال بھی فضل ہاشمی نے لوگوں کو حج کرایا۔

خواص کی وفات اس سال خواص میں سے وفات پانے والے حضرات یہ تھے ابو العباس احمد بن عمر بن سریج قاضی الشافعی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی انہوں نے بہت سی تصانیف لکھی تھیں یہ شافعی مسلک کے فقیہ تھے ان کو شیخ المذہب کہا جاتا تھا

تھا اسی سال شعبان میں ان کی وفات ہوئی تھی۔ احمد بن حسن الصوفی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ مشہور محدث تھے [illegible] انہوں سے پڑھی تھی۔ احمد بن عمر بن سریج کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

احمد بن عمر بن سریج کے حالات[1]: یہ احمد بن عمر بن سریج ابوالعباس [illegible] شافعی تھے چار سو کتابوں کے مصنف تھے [illegible] تالیف کئے تھے۔ [illegible] ان کا لقب تھا۔ ابوالقاسم انماطی اصحاب شافعی مزنی وغیرہ جیسے حضرات سے انہوں نے فقہ حاصل کیا تھا انہوں نے کئی اطراف میں مذہب شافعی کی اشاعت کا کام کیا تھا ہم نے طبقات میں ان کا تذکرہ [illegible] ستاون سال چھ ماہ کی عمر پا کر اسی سال جمادی الاولیٰ میں ان کی وفات ہوئی تھی۔

ابن خلکان کا قول ہے کہ ستاون سال [illegible] اسی سال ۲۵ ربیع الاول [illegible] ان کی وفات ہوئی تھی اور ان کی قبر کی زیارت کے لئے لوگ آتے تھے۔ احمد بن یحییٰ کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

احمد بن یحییٰ کے حالات[2]: یہ احمد بن یحییٰ ابو عبداللہ الجلاء [illegible] شام میں ان کا مسکن [illegible] ابو تراب [illegible] ذوالنون مصری کی صحبت اختیار کی تھی [illegible] نے ان کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے جوانی کی حالت میں والدین سے درخواست کی تھی کہ مجھے اللہ کے لئے ہبہ کر دیں چنانچہ انہوں نے [illegible] پھر ایک طویل عرصہ ان سے غائب رہا [illegible] رات کے وقت میں نے ان کا دروازہ کھٹکھٹایا تو انہوں نے پوچھا کون ہے؟ میں نے کہا کہ میں تمہارا بیٹا [illegible] ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ہم [illegible] چنانچہ انہوں نے دروازہ نہیں کھولا۔

حسن بن یوسف بن اسماعیل بن حماد بن زید القاضی ابو یعلیٰ کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ قاضی ابی عمر محمد بن یوسف کے بھائی تھے [illegible] عبداللہ بن احمد بن موسیٰ بن زیاد کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی ابو محمد الجوالیقی القاضی (جو عبدان سے مشہور تھے) اہوازی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی ان کا سن پیدائش ۲۱۶ھ تھا یہ حفاظ حدیث میں سے تھے ایک لاکھ احادیث ان کو یاد تھیں انہوں نے مشائخ اور ابواب سے جمع کی تھیں [illegible] کامل بن طلحہ وغیرہ سے انہوں نے روایت حدیث کی تھی پھر ان سے ابن صاعد محاملی وغیرہ نے روایت کی تھی۔

محمد بن بابشاذ کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ بغداد کے باشندے تھے اور عبیداللہ بن معاذ العنبری بشر بن معاذ العقدی وغیرہ سے احادیث روایت [illegible] ان کی جائے [illegible] سال ان کی وفات ہوئی تھی۔

محمد بن [illegible] کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ [illegible] بشر بن معاذ وغیرہ سے احادیث روایت کرتے تھے [illegible] بن زیاد نے بھی اسی سال وفات پائی تھی۔

محمد بن خلف بن حیان کے حالات[3]: یہ محمد بن خلف بن حیان بن صدقہ بن زیاد ابوبکر الضبی القاضی ہیں وکیع سے مشہور تھے یہ عالم فاضل [illegible] تصنیفات بھی ہیں [illegible] انہوں نے احادیث کی تھیں پھر ان سے احمد بن کامل [illegible] احادیث [illegible] مشہور ہیں۔

---

[1] [illegible] تاریخ بغداد [illegible] البدایہ والنہایہ [illegible] طبقات الشافعیہ [illegible]

[2] تاریخ بغداد [illegible] شذرات الذہب [illegible] العبر [illegible]

[3] شذرات الذہب [illegible] وفیات الاعیان [illegible] مرآۃ الجنان [illegible]

جب لوگ ہمیشہ کتب میں باقی رہنے والے علم کو حاصل کرنے کے لئے نکلتے ہیں۔ تو میں بھی دامن پھیلا کر پوری کوشش کر کے نکلتا ہوں اسی حال میں کہ میری دوات میرے کان، میرا قلب اس کا رجسٹر ہوتا ہے اسی سال منصور بن اسماعیل بن عمر کی وفات ہوئی تھی۔

منصور بن اسماعیل بن عمر کے حالات [1]... یہ منصور بن اسماعیل بن عمر ابوالحسن الفقیہ آنکھ سے نابینا تھے مذہب شافعی پر ان کی تصنیفات ہیں ان کے اشعار بڑے عمدہ ہوتے تھے ابن الجوزی کا قول ہے کہ یہ اپنے اشعار کے ذریعے تشیع کا اظہار کرتے تھے اولاً فوج میں تھے بعد میں آنکھوں سے نابینا ہونے کی وجہ سے فوجی ملازمت چھوڑ کر رملہ میں انہوں نے رہائش اختیار کر لی تھی پھر بعد میں مصر آ گئے تھے وہیں انہوں نے وفات پائی۔

ابونصر المحب کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ مشائخ صوفیہ میں سے تھے بہت بڑے سخی اور صاحب مروت تھے ایک بار ایک سائل کے پاس سے گزرے جو اس طرح پیچھے سے سوال کر رہا تھا کہ میرے سفارشی آپ علیہ السلام ہیں یہ سن کر انہوں نے اپنا تہبند پھاڑ کر اس کے دو حصے کئے اور آدھا اس سائل کو دے دیا پھر وہ حمام چلے گئے جب لوٹ آئے تو بقیہ نصف یہ کہہ کر اسے دے دیا کہ اس حقیر شے کو بھی قبول کر لو۔

واقعات ۳۰۷ھ

اسی سال صفر میں کرخ میں باقلائیین میں سخت آگ لگ گئی تھی جس میں بہت سے افراد ہلاک ہو گئے تھے۔ اسی زمانہ میں ربیع الاول میں کرخ کے نزدیک ۱۵۰ قیدیوں کو لایا گیا تھا جن کو امیر بدر الحمامی نے رہا کیا تھا ان ہی دنوں میں ایک چمکدار بہت بڑا ستارہ ٹوٹ کر گرا تھا اور گرتے ہی اس کے تین ٹکڑے ہو گئے تھے اس کے بعد گرج سے ایک شدید کڑک سنی گئی تھی حالانکہ آسمان پر بادلوں کا نام و نشان بھی نہیں تھا اس کو ابن الجوزی نے ذکر کیا ہے۔

اسی سال قرامطہ نے بصرہ میں داخل ہو کر شدید فساد برپا کیا تھا اسی زمانے میں خلیفہ نے حامد بن عباس کو معزول کر کے اس کی جگہ عسکری پر محسن بن فرات کو متعین کیا تھا۔

ماہ رمضان میں عوام لوگوں نے جیل کے دروازے توڑ کر قیدیوں کو نکال لیا تھا لیکن پولیس نے سب کو دوبارہ گرفتار کر کے قید خانہ میں ڈال دیا تھا۔

اسی سال ام موسیٰ قہرمانہ کے بھائی نے لوگوں کو حج کرایا تھا۔

خواص کی وفات [2]... خواص میں سے اس سال جن حضرات نے وفات پائی تھی ان میں مسند مشہور کے مصنف ابو یعلیٰ موصلی کا انتقال بھی اسی سال ہوا تھا امام احمد بن حنبل اور ان کی جماعت سے انہوں نے روایات کی تھیں یہ حافظ، بہترین مصنف، حدیث روایت کرنے میں عادل اور حدیث کے حافظ تھے۔ اسحاق بن عبداللہ بن ابراہیم بن عبداللہ بن مسلم ابو یعقوب بغدادی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی حصول علم کے لئے انہوں نے شام و مصر کا سفر کیا تھا اور کافی احادیث لکھی تھیں اور ایک مسند بھی تصنیف کی تھی۔ یہ بغداد کے ثقہ و قابل لوگوں میں سے تھے ان سے ابن المظفر الحافظ نے احادیث روایت کی تھیں یہ ثقہ حافظ اور عارف تھے اسی سال حلب میں ان کی وفات ہوئی تھی۔

زکریا بن یحییٰ الساجی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ فقیہ محدث حدیث و فقہ میں ابو الحسن اشعری کے شیخ تھے۔

علی بن سہل بن الازہر ابو الحسن الاصبہانی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ پہلے بڑے دنیادار تھے پھر اس سے توبہ کر کے عابد و زاہد بن گئے کہ کھانا پینا

---

[1] [illegible]

[2] [illegible]

چھوڑ دیا ہو کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے شوق نے مجھے کمزور بنا دیا اور یہ بھی کہتے تھے کہ جس طرح لوگوں کی موت مصائب اور بیماریوں میں آتی ہے اس طرح میری موت نہیں آئے گی میری موت تو ایک جھٹکے کی مانند ہے جب میں اللہ تعالیٰ سے مانگوں گا تو اسی وقت میری موت آ جائے گی چنانچہ ایسے ہی ہوا ایک مرتبہ ایک جماعت کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک زبان سے کہا لبیک اسی وقت ان کی جان نکل گئی۔ محمد بن ہارون الرویانی صاحب مسند اور مؤرخ الدوری ہیثم بن خلف کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

۳۰۸ ہجری کے واقعات

اس سال بغداد میں مہنگائی بہت زیادہ ہو گئی تھی جس کی وجہ سے لوگ بہت زیادہ پریشان تھے اور انہوں نے تنگ آ کر حامد بن عباس کے گھر کا محاصرہ کر لیا تھا کیونکہ اس نے خلیفہ سے غلہ ٹھیکے پر لیا تھا جو مہنگائی کا سبب تھا اور لوگوں نے جمعہ کے دن خطیب پر زیادتی کر کے نماز جمعہ کے روز خطبہ نہیں دینے دیا تھا اور منبروں کو توڑ دیا تھا اس صورت حال کو دیکھ کر خلیفہ نے عوام کے قتل کا حکم دے دیا اور حامد بن عباس سے جو ٹھیکہ لیا تھا اسے بھی توڑ دیا جس کی وجہ سے مہنگائی بالکل ختم ہو گئی تھی کہ گندم کا ایک کر پانچ درہم سے بھی کم میں فروخت ہونے لگا اور لوگ بھی اسی وجہ سے خوش ہو گئے تھے اور انہوں نے سکون کا سانس لیا تھا۔

اسی سال ماہ تموز (جولائی) میں سخت سردی پڑی تھی حتیٰ کہ لوگ گھروں کی چھتوں سے نیچے اتر آئے تھے اور انہوں نے لحاف اور چادریں اوڑھ لی تھیں۔

اسی زمانے میں شہر میں بلغم نکلنے کے مرض بھی پیدا ہو گیا تھا جس کا سبب سخت سردی تھی اور اسی کی وجہ سے کھجور کے بعض درختوں کو بھی نقصان پہنچا تھا۔

اسی سال قہرمانہ کے بھائی احمد بن عباس نے لوگوں کو حج کروایا تھا۔

خواص کی وفات …… خواص میں سے اس سال مندرجہ ذیل لوگوں نے وفات پائی تھی:

(۱) ابراہیم بن سفیان الفقیہ[۱] جنہوں نے صحیح مسلم امام مسلم سے روایت کی تھی۔

احمد بن الصلت بن المغلس ابو العباس الحمانی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ ضعیف محدثین میں سے تھے اپنے ماموں جبارہ بن مغلس ابی نعیم، مسلم بن ابراہیم، ابی بکر بن ابی شیبہ، ابی عبید قاسم بن سلام وغیرہ سے احادیث روایت کی تھیں انہوں نے تمام احادیث امام ابو حنیفہ وغیرہ کے فضائل پر لکھی تھیں۔ یحییٰ بن معین، علی بن مدینی، بشر بن الحارث سے جتنی بھی احادیث انہوں نے نقل کی سب جھوٹی تھیں۔

ابو الفرج بن جوزی کا قول ہے کہ محمد بن ابو الفوارس نے مجھ سے بیان کیا تھا کہ احمد بن صلت جھوٹی احادیث گھڑا کرتا تھا۔ اسحاق بن احمد الخزاعی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔ مفضل جندی، ابو الطیب بن محمد بن وہب الدینوری کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

عبد اللہ بن ثابت بن یعقوب ابو محمد المقری النحوی التوزی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی بغداد ان کا مسکن تھا عمر بن شبہ سے یہ احادیث روایت کرتے تھے پھر ان سے ابو عمرو زاہد نے احادیث روایت کی تھیں ان کے اشعار میں سے چند اشعار مندرجہ ذیل ہیں:

جب تم علم کی حفاظت اور اس کی یاد سے غافل ہو جاؤ گے تو تمہارا علم عمر بھی ہونے کے باوجود تمہیں نفع نہیں دے گا۔ اس
حالت میں تم جاہلوں کی طرح مجلس میں حاضر ہو جاؤ گے تمہارا علم کتب میں امانت رکھا ہوا ہوگا۔ جس شخص کی یہ صفت ہوگی اس کا
زمانہ اس کا ساتھ نہیں دے گا۔

---

[۱] شذرات الذہب ۲ / ۲۵۱، العبر ۲ / ۱۳۶

واقعات ۳۰۹ھ

اس سال بغداد [illegible] میں ایک زندیق کے قتل کی وجہ سے زبردست آگ لگ گئی تھی اور یہ آگ زندیق کے حامیوں نے لگائی تھی جس کی وجہ سے کافی لوگ ہلاک ہو گئے تھے اسی زمانے میں مقتدر نے مونس الخادم کو مصر و شام کے علاقوں کا امیر بنایا تھا اور مظفر اس کا لقب رکھا تھا اور [illegible] اس کی خبر پورے ملک میں پہنچا دی گئی تھی۔

اسی سال ذی قعدہ میں ابو جعفر محمد بن جریر طبری وزیر علی بن عیسیٰ کے گھر دعوت میں مناظرہ کرنے کے لئے گئے تھے جنہوں نے ان پر کچھ اعتراضات کئے تھے لیکن [illegible] نہیں آیا تھا۔

اسی سال ذی الحجہ میں وزیر حامد بن عباس نے خلیفہ کو ایک باغ تحفہ میں دیا جسے اس نے خود تیار کیا تھا اس کا نام الناعورہ رکھا تھا اس کی قیمت ایک لاکھ دینار تھی اس نے اس میں بہت قیمتی قسم کے فرش بچھائے تھے۔

اسی سال حسین بن منصور حلاج کو قتل کیا گیا تھا یہاں پر ہم اختصار سے اس کے حالات اور اس کے قتل کی کیفیت مختصر انداز میں عدل و انصاف کو ملحوظ رکھتے ہوئے [illegible] بیان کریں گے۔

منصور حلاج کے حالات[1] ہم حلاج کے بارے میں جو باتیں کہنے والے ہیں ان کی طرف غلط افعال و اقوال کی نسبت کرنے سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں چنانچہ ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ حسین بن منصور بن محمی الحلاج ابو مغیث یا ابو عبداللہ تھے ان کے دادا کا نام محمی تھا جو مجوسی تھا اور فارس کے شہر بیضاء کے رہنے والے تھے جو واسط یا تستر میں پیدا ہوئے تھے پھر بغداد آ گئے تھے اور مکہ مکرمہ میں بھی ان کا آنا جانا رہتا تھا اور مکہ مکرمہ میں [illegible] سردی و گرمی میں مسجد حرام کے درمیان بیٹھتے تھے چند سال تک ان کی یہی حالت رہی کہ مجاہدہ اور مشقت برداشت کرتے رہے اور [illegible] بیٹھتے تھے [illegible] افطار کے وقت [illegible] چند گھونٹ پانی پر گزارا کرتے تھے کل ایک سال تک یہی معمول تھا اور [illegible] جنید بن محمد، عمرو بن عثمان المکی، ابو الحسین النوری جیسے اعلیٰ مشائخ صوفیہ کی صحبت اختیار کی تھی۔

خطیب بغدادی کا قول ہے کہ صوفیہ اس کے بارے میں مختلف رہے ہیں اکثر نے حلاج کو صوفیہ میں شمار نہیں کیا لیکن متقدمین میں سے ابو العباس بن عطاء البغدادی اور محمد بن خفیف الشیرازی اور ابراہیم بن محمد النصرآبادی النیسابوری نے ان کو صوفیہ میں شمار کر کے ان کے کلام کو جمع کیا ہے حتیٰ کہ ابن خفیف کا قول ہے کہ حسین بن منصور عالم ربانی تھے۔

محمد بن حسین ابو عبدالرحمن السلمی کا قول ہے کہ [illegible] انہوں نے روح کے بارے میں کوئی بات حلاج سے نقل کی تھی تو [illegible] انبیاء اور صدیقین کے بعد اگر کوئی موحد ہے تو وہ صرف حلاج ہے [illegible] شبلی کا قول ہے [illegible] میں اور حسین بن منصور ایک ہی تھے اس کے علاوہ کوئی فرق نہیں تھا کہ انہوں نے [illegible] ظاہر کر دیا تھا۔

[illegible] نہیں کیا تھا۔

خطیب کا قول ہے کہ جن صوفیہ نے [illegible] اس کے افعال کی وجہ سے شعبدہ باز اور اس کے عقیدے کی وجہ سے زندیق [illegible] آج تک اس کی طرف نسبت کرنے والے لوگ موجود ہیں [illegible] تھے۔

[illegible] حلاج کے بارے میں [illegible] قتل [illegible]

---

[1] تاریخ بغداد [illegible] طبقات الصوفیہ [illegible] المنتظم [illegible]

اور اس پر بھی کہ حلاج کافر کذاب سازشی شعبدہ باز تھا اکثر صوفیوں کی رائے بھی یہی ہے۔

دوسرے بعض افراد نے ان کے بارے میں حسن ظن کا اظہار کیا ہے تو ہم کہیں گے کہ وہ ان کے ظاہر سے واقف ہوئے کیونکہ ان کے باطنی قول و فعل پر وہ مطلع نہ ہو سکے کیونکہ شروع میں حلاج عابد، صاحب اہل علم اور صوفی تھے لیکن علم سے عاری تھے اس وجہ سے انہوں نے اپنے عروج کی بنیاد تقویٰ پر نہیں رکھی اس وجہ سے ان کی برائیاں اچھائیوں کے مقابلہ میں زیادہ ہیں۔

حضرت سفیان بن عیینہ کا قول ہے کہ فاسد عالم یہود کے اور فاسد عابد نصاریٰ کے مشابہ ہیں اسی وجہ سے حلاج پر حلول اور اتحاد کا غلبہ ہو گیا تھا جس کی وجہ سے یہ اہل حلول اور تحریف میں سے ہو گئے تھے۔

ان کے بارے میں یہ بھی منقول ہے کہ ان کے احوال الٹ پلٹ ہو گئے تھے اور یہ شہروں کا چکر لگاتا تھا اور بظاہر حرکت تھا کہ میں لوگوں کو اللہ کی طرف بلاتا ہوں اور یہ بات بھی ہے کہ یہ ہندوستان چلا گیا تھا وہاں پر اس نے جادو سیکھا تھا اور کہتا تھا کہ میں اس کے ذریعے لوگوں کو اللہ کی طرف دعوت دیتا ہوں اور اہل ہند اس کو مغیث کہہ کر لکھا کرتے تھے اور اہل ترکستان مقیت، اہل خراسان ممیز، اہل فارس ابو عبداللہ الزاہد، اہل خوزستان ابو عبداللہ الزاہد حلاج الاسرار، اہل بغداد مصطلم اور اہل بصرہ مخیر کے نام سے ان سے مکاتبت کرتے تھے۔

انہیں حلاج کہنے کی مختلف وجوہ ہیں . . . (۱) اہل اھواز ان سے اپنے دلوں کی باتیں پوچھا کرتے تھے۔

(۲) ایک بار خود انہوں نے کسی روئی دھنے والے سے کسی کام کے لئے کہا تو اس نے کام سے عذر کیا انہوں نے کہا کہ تم جاؤ میں تمہارا کام کرتا ہوں وہ جلدی سے کام کر کے آیا تو اس نے دیکھا کہ سب روئی حلاج نے دھن کر رکھ دی ہے۔

(۳) یہ جس پیشے کی طرف اشارہ کرتے فوراً وہی اس سے جدا ہو جاتی تھی لیکن یہ باتیں کل ہو رہی ہیں اور صحیح طور پر ان کی صحت ثابت نہیں ہے اگر یہ بات صحیح ہو تو یہ کسی شیطانی عمل کا نتیجہ ہیں۔ کہ ساتھیوں کی وہ خدمت کرتے تھے بعض نے ایک وجہ اور بیان کی ہے کہ ان کے والد روئی دھنے کا کام کرتے تھے اس وجہ سے یہ بھی اکثر دل میں اس قسم کا کام کرتے تھے جیسا کہ ان کے مندرجہ ذیل اشعار سے ظاہر ہے:

> میری روح تمہاری روح کے ساتھ مل کر اس طرح ایک ہو گئی جس طرح عنبر مشک کے ساتھ مل کر ایک ہو جاتی ہے جب تم کو کوئی چیز چھوتی ہے تو مجھے بھی چھوتی ہے اب تم اور میں دو قالب یک جان ہو گئے۔ میری روح تمہاری روح کے ساتھ ایسے مل گئی جیسے صاف پانی میں شراب مل جاتی ہے جب تمہیں کوئی چیز محسوس ہوتی ہے تو مجھے بھی محسوس ہوتی ہے۔ میں نے تمہاری تمنا میں تمہیں طلب کیا تو میری تمنا تم سے مخاطب ہو کر کہنے لگی۔ کہ مطالب کے لئے ہم جمع ہو گئے اور مطلوب کے لئے ہم جدا ہو جائیں گے اگر تم نظر آنے کی وجہ سے بھول گئے تو خوشی نے تمہیں تمہاری آنکھوں کے قریب کر دیا۔

ابن عطا کے سامنے حلاج کے مندرجہ ذیل اشعار پڑھے گئے۔

> میں عذاب حاصل کرنے کے لئے تمہاری ملاقات کا مشتاق ہوں نہ کہ ثواب حاصل کرنے کے لئے۔ عذاب کی لذت حاصل کرنے کے علاوہ میں نے تمام مقصد حاصل کر لئے۔

یہ اشعار سن کر ابن عطاء نے فرمایا ان اشعار سے شوق کے عذاب کی زیادتی کا جنون اور افسوس کی آگ زیادہ ہوتی ہے لیکن اگر یہ صاف ہو اور وفا کرنے والا ہو تو یہ چشمے اور حق کے قابل ہے مسلسل چشمے اور ذوق کی طرف چلا جاتا ہے۔ اسی طرح ابو عبداللہ بن خفیف کو حلاج کے مندرجہ ذیل اشعار سنائے گئے:

> پاک ہے وہ ذات جس نے اپنا ناسوت ظاہر کر کے اپنے لاہوت کی چمک کو چھپا دیا پھر وہ کھانے پینے والوں کی شکل میں اپنی مخلوق کے سامنے ظاہر ہوا
> یہاں تک کہ مخلوق نے آنکھ میں آنکھ ڈال کر دوسرے کو دیکھا جس طرح پلک کو پلک دیکھ لیتی ہے۔

ابن خفیف نے کہا کہ ان شعروں کے کہنے والے پر اللہ کی لعنت ہو انہیں بتایا گیا کہ یہ حلاج کے شعر ہیں جواب میں کہا کہ اس پر بھی اللہ کی لعنت ہو۔

حلاج کی طرف یہ اشعار بھی منسوب ہیں:

> شاید تم میری حالت کے بارے میں سوال کرو اور یہ کہ تمہارے بعد میں نے نفس کو ظاہر نہیں کیا۔ اگر مجھے اپنی حالت معلوم
> ہوتی تو میں مستور ہوتا اور مجھے یہ بھی معلوم نہیں کہ میں کہاں ہوتا۔

ابن خلکان کا قول ہے کہ یہ سمنون کے اشعار ہیں نہ کہ حلاج کے۔

حلاج کے اشعار میں سے چند شعر یہ ہیں:

> اگر تمہارے غم میں میری آنکھ جاگے اور روئے تو اس کو اس کا مقصد حاصل نہ ہو۔ اگر تیرے علاوہ میرے دل میں کسی کی محبت ہو
> تو تمہارے رخساروں کے نقش باغ کھلیں اور نہ اس کے پھل پک سکیں۔ دنیا نے مجھے مغالطے میں ڈال دیا گویا میں اس کے حال
> سے ناواقف ہوں۔ اس کی حرام چیزوں سے بادشاہ نے منع کیا ہے اور میں اس کی حلال چیزوں سے بھی پرہیز کرتا ہوں۔ میں
> نے اسے عاشق پایا تو اس کی لذت میں نے اسی کو ہبہ کر دی۔

حلاج مختلف قسم کے لباس استعمال کرتا تھا، کبھی صوفیا کا، کبھی فقراء کا، کبھی فوجیوں کا، کبھی دولت مند بادشاہ کا۔ بعض نے اسے اس حالت میں دیکھا ہے کہ پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے ہاتھ میں ڈنڈا اور چھاگل لئے ادھر ادھر گھوم رہا ہے انہوں نے اس سے پوچھا یہ کیسی حالت ہے اس کا جواب اس نے مندرجہ ذیل اشعار کے ذریعے دیا:

> اگر تم نے مجھے پھٹے پرانے کپڑوں میں پایا ہے تو بے چین ہونے کی ضرورت نہیں اس لئے کہ یہ ایک آزاد شریف آدمی کے جسم
> پر پہنے ہوئے ہیں۔ اگر تم نے میری موجودہ حالت کو پچھلی حالت سے جدا ہوا دیکھا ہے تو یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔
> کیوں کہ آنے والے وقت میں مجھے یا تو بڑی عزت ملے گی یا قتل ہو جاؤں گا تیری زندگی کی قسم میں نے ایک امر عظیم سے
> ٹھانا ہے۔

اس کے منتخب کلام میں سے ہے کہ ایک مرتبہ کسی نے اس سے کہا تھا کہ اللہ کی مقرر کردہ حدود کے مطابق حق پر چلو

خطیب نے منصور ان کا قول نقل کیا ہے کہ سب کی سب کتب کا خلاصہ چار چیزوں میں ہے (۱) اللہ کی محبت (۲) دنیا سے بغض (۳) قرآن کی اتباع (۴) پچھلی حالت کے ختم ہونے کا خوف۔

میں کہتا ہوں کہ آخری دو باتوں پر حلاج نے کبھی عمل نہیں کیا اور وہ گمراہی اور بدعت میں لگ گیا ہم اللہ سے اس کی عافیت کے طالب ہیں۔

ابو عبد الرحمٰن نے عمرو بن عثمان مکی کے واسطے سے نقل کیا ہے کہ ہم دونوں مکہ کی گلیوں میں چل رہے تھے اور میں آہستہ آہستہ قرآن کریم کی تلاوت کر رہا تھا حلاج نے میرا قرآن سن لیا اور کہنے لگا کہ اس جیسی عبارت بنانا میرے لئے بالکل مشکل نہیں میں اسی وقت اس سے جدا ہو گیا۔

خطیب کا قول ہے کہ مجھ سے مسعود بن ناصر نے ابن باکویہ شیرازی سے انہوں نے کہا کہ میں نے ابو زرعہ طبری کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ حلاج کی باتوں کو بعض نے قبول کیا ہے اور بعض نے قبول نہیں کیا لیکن میں نے محمد بن یحییٰ الرازی سے انہوں نے عمرو بن عثمان کو حلاج پر لعنت کرتے ہوئے دیکھا ہے اور وہ یہ بھی کہتے تھے کہ میں اسے قتل کر دوں گا میں نے عرض کیا کہ آپ نے اس میں کون سی برائی دیکھی انہوں نے کہا کہ میں قرآن کی ایک آیت پڑھ رہا تھا کہ اس نے کہا کہ میں بھی ایسا قرآن بنا سکتا ہوں۔

ابو زرعہ طبری کا قول ہے کہ میں نے ابو یعقوب اقطع سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ حلاج کے حسن طریقہ اور محنت کو دیکھ کر میں نے اپنی لڑکی کی شادی اس سے کی تھی لیکن بعد میں مجھے اس کے کذاب ساحر دھوکہ باز اور خبیث ہونے کا علم ہوا۔

میں کہتا ہوں کہ عثمان نے اپنی لڑکی کی شادی حلاج سے مکہ مکرمہ میں کی تھی اور ام الحسین بنت یعقوب الاقطع تھی احمد بن حسین بن منصور اس کا لڑکا تھا اور اس نے خطیب کے مطابق اپنے والد کی سیرت بیان کی تھی۔

ابو القاسم قشیری نے اپنے رسالہ باب حفظ قلوب المشائخ میں ذکر کیا ہے کہ عمرو بن عثمان نے حلاج کو مکہ مکرمہ میں کاغذ پر کچھ لکھتے ہوئے دیکھ کر اس سے پوچھا تھا کہ یہ کیا ہے اس نے کہا کہ میں قرآن کے مقابلے میں کچھ لکھ رہا ہوں تو انہوں نے یہ سن کر اسے بددعا کی تھی جس کے بعد وہ کامیاب نہیں

ہوتا تھا اور انہوں نے ابو جعفر بے کو بھی ذبح کیا تھا کہ اس نے اپنی زندگی کی شہادت اس سے بیان کی۔ اس کے علاوہ عمر بن عثمان نے اطراف میں خطوط لکھے تھے جن میں اس پر لعنت کی گئی تھی اور لوگوں کو اس سے ڈرایا گیا تھا اس لئے حلاج شہروں میں مختلف مقامات پر گھومتا رہا اور وہ یہی ظاہر کرتا تھا کہ میں لوگوں کو اللہ کی طرف بلاتا ہوں اور مختلف حیلے بہانوں سے وہ وہ مرتے دم تک رہا اور اس کی یہی حالت رہی یہاں تک کہ اللہ نے جو حق ہے عذاب نازل کر کے اس کی طرح اس پر عذاب نازل کیا اور زندیقوں کے قدموں پر چلنے والی شریعت کی تلوار نے اس سے رہائی نہ دی بیشک اللہ زیادہ جانتا ہے اس سے کہ اس کو اپنے کی دوستی پر مسلط کرے۔

آخر ایسا کیوں نہ ہوتا کہ اس نے بڑی زندیقی کی تھی اور اس جیسا شخص جس میں ہوا اشارہ قرآن سے نازل ہوتے تھے چنانچہ قرآن کا مقابلہ کیا تھا ایسے انسان کے متعلق اللہ تعالیٰ نے صاف فرما دیا

> جو کوئی اس مقام میں ہو قرآن کی آیات کا انکار کرے گا ہم اسے سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔ [illegible]
>
> اصل بات یہ ہے کہ یہ سب سے بڑا ظالم تھا اور یا اسلام دشمنی میں کفار قریش کے مشابہ تھا اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں فرمایا۔
>
> جب بھی ہماری آیتیں ان کے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہم نے یہ آیتیں سن لیں اگر ہم اب چاہیں تو ان جیسی آیتیں بنا سکتے ہیں اس میں تو اگلے لوگوں کے قصے ہیں۔ [illegible]

حلاج کی مکاریوں کا بیان خطیب بغدادی نے بیان کیا ہے کہ حلاج نے اپنے کسی خاص شاگرد کو پہاڑی علاقے میں بھیجا تھا کہ وہ وہاں جا کر لوگوں پر اپنی عبادت زہد و تقویٰ ظاہر کرے پھر جب تم دیکھو کہ لوگ تمہاری طرف متوجہ ہو رہے ہیں اور تم سے معتقد ہو گئے ہیں تو تم ان سے کہنا کہ میں نابینا ہوں پھر کچھ دنوں کے بعد ان سے کہنا کہ میں پاؤں سے بھی معذور ہوں پھر جب وہ ان کا علاج شروع کریں تو تم ان سے کہنا کہ میں نے آپ علیہ السلام کی خواب میں زیارت کی ہے اور آپ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تمہیں اس مرض سے نجات ایک قطب اللہ کے ولی کے ذریعے ملے گی جس کا ظہور عنقریب فلاں وقت فلاں تاریخ کو فلاں شہر میں ہوگا اس لئے جو تم علاج کروا رہے ہو اس سے فائدہ نہیں پہنچے گا اور حلاج اس سے کہتا کہ پھر اس وقت میں اس جگہ آ جاؤں گا۔

اس کے بعد وہ ان کا خاص شاگرد چلا جاتا اور وہاں پر خوب عبادت وغیرہ کرتا اور قرآن پاک کی تلاوت کرتا اور کچھ عرصے تک وہ لوگوں کے سامنے اسی حالت میں رہتا اس کی بزرگی کو دیکھ کر وہاں کے لوگ اس کے معتقد ہو جاتے اور اس سے محبت کرنے لگتے پھر وہ ان سے کہتا کہ میں نابینا ہوں پھر کچھ دنوں کے بعد کہتا کہ میں پاؤں سے بھی معذور ہوں یہ سن کر لوگ اس کے علاج کی ہر ممکن کوشش کرتے لیکن کوئی فائدہ نہ ہوتا پھر وہ ان سے کہتا تھا کہ اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا اس لئے کہ مجھے خواب میں آپ علیہ السلام نے بتایا ہے کہ تمہیں اس مرض سے نجات ایک قطب سے ملے گی جس کا ظہور عنقریب فلاں تاریخ فلاں شہر میں ہوگا وہ لوگ پہلے تو اسے اٹھا کر مسجد لے جاتے تھے پھر اسے اٹھا کر مسجد سے باہر لے گئے پھر وہ وقت مقرر پر شہر میں داخل ہوا کہ اس حالت میں کہ اس نے سفید اونی کپڑے پہنے ہوئے تھے پھر وہ مسجد میں داخل ہوا ایک ستون سے لگ کر بیٹھ کر عبادت میں مشغول ہو گیا لوگوں نے انہی صفات کے ذریعے اسے پہچان لیا جن صفات کا تذکرہ اس نے ان کے سامنے کیا تھا تو لوگ اس کے نزدیک گئے اس سے مصافحہ کیا پھر انہوں نے اس بیمار کو اس کی اطلاع دی اس نے کہا کہ میرے سامنے اس کی صفات بیان کرو چنانچہ انہوں نے اس کے سامنے اس کے اوصاف بیان کئے اس نے کہا کہ یہی وہ بزرگ ہے جس کی خواب میں آپ علیہ السلام نے مجھے بشارت دی ہے تم مجھے اس کے پاس لے چلو چنانچہ انہوں نے اسے اٹھا کر اس کے سامنے بٹھا دیا اس بزرگ نے اس سے بات کی تو اس کو پہچان لیا۔

پھر اس بیمار نے اس کے سامنے آپ علیہ السلام کا خواب بیان کیا یہ سن کر حلاج نے ہاتھ اٹھا کر اس کے لئے دعا کی پھر اپنا لعاب اس کی آنکھوں پر لگایا تو وہ بالکل صحیح و سالم دیکھنے لگا گویا وہ نابینا تھا ہی نہیں اس موقع پر عوام الناس شہر کے امراء سردار بھی موجود تھے وہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے سب نے مل کر غل مچا دیا اور نعرہ تکبیر بلند کیا اور حلاج کی عظمت ان کے دلوں میں بڑھ گئی کیونکہ اس نے مکر و فریب سے کام لیا تھا پھر وہ ایک عرصے تک ان کے پاس رہا اور وہ اس کی تعظیم و اکرام کرتے رہے اور اس بات کا انتظار کرتے رہے کہ شاید وہ ان سے

دنیاوی مال و متاع کا مطالبہ کرے۔

پھر جب اس نے ان کے پاس سے جانے کا ارادہ کیا تو انہوں نے اس کے لئے بہت سا مال جمع کر کے اسے پیش کیا تو اس نے کہا کہ مجھے اس مال کی ضرورت نہیں ہے البتہ یہ تمہارا ساتھی ہے اس کے کچھ بھائی ساتھی وغیرہ ہیں جو ابدال ہیں اور طرطوس کی سرحدوں پر جہاد کرتے ہیں اور حج و صدقہ کیا کرتے ہیں آپ یہ سب انہیں دیں کیونکہ ان کو اس کی ضرورت ہے وہ نادار شخص کہنے لگا کہ شیخ نے سچ کہا، ان کے ذریعے اللہ نے میری آنکھیں صحیح کر دیں اور مجھے بیماری سے نجات دی ان شاء اللہ بقیہ عمر میں اپنے ان بھائیوں کے ساتھ جہاد و حج کرنے میں گزاروں گا پھر انہیں بقدر استطاعت مال دینے پر ابھارا۔ اس کے بعد حلاج چلا گیا اور وہ آدمی ان کے پاس ایک مدت تک ٹھہرا رہا حتیٰ کہ جب اس نے وہاں کافی مال جمع کر لیا جس میں سونا چاندی بھی تھا تو وہ وہاں سے نکل کر حلاج کے پاس آ گیا پھر انہوں نے وہ سارا مال تقسیم کر لیا۔

کسی نے ایک واقعہ بیان کیا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حلاج کی کرامتوں کا چرچا سنا تھا تو میں نے اسے آزمانے کا ارادہ کیا چنانچہ میں نے اس کے پاس پہنچ کر اسے سلام کیا اس نے کہا کہ میں آپ کی کیا خدمت کروں میں نے کہا کہ تازہ مچھلی سے میری خدمت کریں چنانچہ وہ اندر گیا پھر کچھ دیر کے بعد تڑپتی ہوئی مچھلی لے کر آیا اور اس کے پاؤں پر مٹی لگی ہوئی تھی اس نے کہا کہ میں نے اللہ سے دعا کی تو اللہ نے مجھے بطائح کی جانب جانے کا حکم دیا تاکہ میں مچھلی لاؤں چنانچہ میں دلدل میں داخل ہوا اور یہ مٹی اسی کی ہے میں نے کہا کہ مجھے بھی اپنا گھر دکھاؤ اگر کوئی راز مجھ پر ظاہر ہوا تو میں تم پر ایمان لے آؤں گا چنانچہ وہ مجھے اپنے گھر لے گیا اور اس نے دروازہ بند کر دیا میں نے گھر کا چکر لگایا تو مجھے نکلنے کا کوئی راستہ دکھائی نہ دیا تو میں بہت حیران ہوا پھر میں نے ایک پردہ دیکھا جو ساگوان کی لکڑی کا بنا ہوا تھا میں نے اسے حرکت دی تو وہ کھل گیا اور میں اس کے ذریعے ایک بڑے باغ تک پہنچا جس میں ہر قسم کے پھل تھے جن کے باقی رکھنے کا بڑا اچھا انتظام کیا ہوا تھا اور بہت سی کھانے پینے کی چیزیں تھیں اور ایک حوض تھا جس میں ہر قسم کی چھوٹی بڑی مچھلیاں تھیں میں اس میں داخل ہوا میں نے اس میں سے ایک مچھلی نکال لی میرے پاؤں پر بھی حلاج کے پاؤں کی طرح مٹی لگ گئی پھر میں دروازے کی طرف آیا میں نے اس سے کہا کہ دروازہ کھولو میں تجھ پر ایمان لاتا ہوں جب اس نے میری حالت دیکھی تو فوراً قتل کرنے کے لئے میری طرف دوڑا میں نے اس کے منہ پر مچھلی مار کر کہا کہ تو نے مجھے تھکا دیا آج جب میں اس سے بچ کر نکل گیا تو چند دن بعد پھر وہ مسکراتے ہوئے مجھ سے ملا اور کہا کہ اگر تو نے میرے راز کو فاش کر دیا تو میں تجھے قتل کر دوں گا یہ کہتے ہیں کہ اسی وجہ سے اس کی زندگی میں میں نے کسی سے یہ واقعہ بیان نہیں کیا۔

ایک روز حلاج نے ایک شخص سے کہا کہ اگر تم مجھ پر ایمان لے آؤ تو میں تمہیں ایک چڑیا بنا دوں گا اس کی تھوڑی سی بیٹ اگر تم ایک مٹکے پر ڈال دو گے تو وہ سارا سونا ہی بن جائے گا یہ سن کر اس شخص نے حلاج سے کہا کہ اگر تم مجھ پر ایمان لاؤ تو میں تمہیں ایک ایسا ہاتھی عطا کروں گا کہ وہ جب چت لیٹ جائے تو اس کے پاؤں آسمان پر جا لگیں اور اگر ایک آنکھ میں تم اسے چھپاؤ تو چھپ جائے یہ سن کر حلاج خاموش اور لاجواب ہو گیا۔

حلاج جب بغداد آیا تو لوگوں کو اپنی مکاریوں اور شعبدہ بازیوں کے ذریعے سے دعوت دینے لگا لوگ عقل سے کورے ہونے اور حق و باطل کے درمیان فرق نہ کر سکنے کی وجہ سے اس کو مان لیتے تھے۔

ایک روز حلاج نے رافضیوں کے ایک سردار کو اپنے اوپر ایمان لانے کی دعوت دی اس نے کہا کہ میں گنجا آدمی ہوں اور میرے سر کے بال ختم ہو چکے ہیں اور میں بوڑھا ہو گیا ہوں اگر تم میری ان دونوں بیماریوں کا علاج کر دو تو میں تم پر ایمان لے آؤں گا اور تمہیں امام معصوم مان لوں گا اگر تم نبوت کا دعویٰ کرو گے تو میں تمہیں نبی کہوں گا بلکہ اگر خدائی کا دعویٰ کرو گے تو میں تمہیں خدا مان لوں گا یہ بات سن کر حلاج ہکا بکا رہ گیا اور اس سے کوئی جواب نہ بن پڑا۔

شیخ ابو الفرج ابن جوزی کا قول ہے کہ حلاج بھیس اور رنگ بدلا کرتے تھے کبھی اون کا لباس پہنتا اور کبھی رنگین کپڑے اور کبھی قبا پہنتا تھا اور وہ ہر قوم کے ساتھ ان کے مذہب کے مطابق چلا کرتا تھا اگر وہ اہل سنت ہوتے تو یہ بھی اہل سنت اگر وہ رافضی ہوتے یہ بھی رافضی اگر وہ معتزلہ ہوتے یہ بھی معتزلی اگر وہ فاسق ہوتے یہ بھی فاسق اگر وہ صوفیاء ہوتے تو یہ بھی صوفی بن جاتا اور اہواز میں قیام کے دوران جو دراہم خرچ کرتا ان کا نام دراہم القدرۃ رکھتا۔

شیخ ابو علی جبائی سے اس کی باتوں کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ چیزیں بس مکر و فریب کے ذریعے حاصل کی جاتی ہیں تم اسے ایک کمرہ میں بند کر دو اور اس سے مطالبہ کرو کہ اس سے نکلنے کا کانٹوں کے دو ستون بنا دے جب ان باتوں کا علاج کر کے دکھائے تو وہ اس سے عاجز آ جائے گا۔

خطیب کا قول ہے کہ ہمیں ابراہیم بن مخلد کے ذریعے ہمیں اسماعیل بن علی الخطیب کے ذریعے یہ معلوم ہوا کہ ایک شخص حلاج نامی کا ظہور ہوا جو کسی شناعت کی وجہ سے بادشاہ کی قید میں تھا اور یہ عیسیٰ بن علی کی وزارت کا دور تھا اور انہوں نے اس کی زندقہ، تمام لوگوں کو گمراہ کرنے، اس کی شعبدہ بازی اور جادو کی کرامات اور اس کے نبوت کے دعویٰ کا ذکر کیا پھر علی بن عیسیٰ نے اسے گرفتار کر کے ان سب باتوں کا اسے اقرار کروایا پھر اس کو خلیفہ کے سامنے لایا گیا لیکن اس نے ان باتوں کا اقرار نہیں کیا۔

خلیفہ نے اسے سزا کے طور پر پل کے اوپر کشادہ جگہ پر چند دنوں تک سولی پر لٹکائے رکھا اور اس کی غلط باتوں کی تشہیر کروائی پھر اس کو سولی سے اتار کر قید کر دیا گیا اور چند سالوں تک اسے مختلف جیلوں میں رکھا گیا تاکہ جیل کے قیدیوں کو گمراہ نہ کر سکے آخر میں خلیفہ کے خاص قید خانے میں ڈال دیا گیا وہاں پر اس نے اپنی مکاریوں اور حیلے بہانوں کے ذریعے خلیفہ کے خادموں کی ایک جماعت کو گمراہ کر لیا چنانچہ وہ اس کے حامی بن گئے اور اس کا دفاع کرنے لگے اور اسے اچھے کھانے پیش کرنے لگے پھر اس نے یہاں پر بغداد اور اس کے اطراف کے لوگوں سے خط و کتابت کے ذریعے تعلق پیدا کر لیا اور اس کی شان و شوکت میں اضافہ ہو گیا حتیٰ کہ اس نے خدائی کا دعویٰ کر دیا اور اس کے ساتھیوں کا ایک وفد بادشاہ کے پاس پہنچ گیا بادشاہ نے ان سب کو گرفتار کر لیا ان میں سے بعض کے پاس سے ایسے خطوط پکڑے گئے جن سے ان الزامات کی تصدیق ہوتی تھی اور بعض نے زبان سے بھی اقرار کر لیا۔

اب اس کی خبر پورے عالم میں پھیل گئی اور لوگ اعلانیہ اس کے قتل کے بارے میں باتیں کرنے لگے خلیفہ نے یہ معاملہ حامد بن عباس کے سپرد کر دیا اور اسے حکم دیا کہ علماء اور قاضیوں کی موجودگی میں اس کے معاملہ کی تحقیق کرو اور خود اسے اور اس کے ساتھیوں کو بھی جمع کرو چنانچہ وہ سب کے سب لائے گئے اب خلیفہ کو اس سے منسوب باتوں کا یقین ہو گیا اور قاضیوں نے اس پر اچھی طرح سے کارروائی کی اور علماء نے اس کے قتل کا فتویٰ جاری کر دیا اور اسے آگ میں جلانے کا حکم دیا۔

چنانچہ ماہ ذی قعدہ ۳۰۹ھ بروز منگل مشرقی بغداد اور فوجیوں کے سامنے اسے لا کر ایک ہزار کوڑے مارے گئے پھر اس کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے پھر اس کی گردن بھی اڑا دی گئی اور اس کا بقیہ جسم آگ میں جلا دیا گیا اور اس کا سر نئے پل کے ستونوں پر نصب کر دیا گیا اور اس کے ہاتھ پاؤں لٹکا دیئے گئے۔

ابو عبد الرحمٰن سلمی کا قول ہے کہ میں نے ابراہیم بن محمد سے انہوں نے ابوالقاسم رازی سے انہوں نے ابو بکر بن ممشاذ سے سنا ہے کہ دینور شہر میں ایک شخص کو پکڑ کر لاتے ہوئے دیکھا گیا جس کے ہاتھ میں ایک تھیلا ہوتا تھا لوگوں نے اس کے بارے میں تفتیش کی تو اس کے تھیلے سے حلاج کے نام سے ایک خط ملا جس کا عنوان یہ تھا کہ من الرحمٰن الی فلان ابن فلان یہ ایسا خط تھا جس میں لوگوں کو گمراہی کی دعوت دی گئی تھی لوگوں نے وہ خط بغداد بھیج دیا۔

چنانچہ حلاج سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو اس نے اقرار کر لیا کہ یہ میرا ہی خط ہے لوگوں نے اس کو کہا کہ پہلے تو نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا اب خدائی کا بھی دعویٰ کر لیا اس نے جواب دیا نہیں لیکن میرے نزدیک ان دونوں کا اجتماع ممکن ہے کیوں کہ خط کا لکھنے والا اللہ ہے اور میں اور میرا ہاتھ اس کا آلہ ہے پھر اس سے پوچھا گیا کہ کوئی دوسرا بھی تمہارے ساتھ اس میں شریک ہے اس نے کہا ہاں ابن عطاء ابو محمد الحریری اور ابو بکر شبلی بھی میرے ساتھ شریک ہیں۔

چنانچہ حریری سے پوچھا گیا اس نے کہا کہ ایسی بات کرنے والا کافر ہے پھر شبلی سے پوچھا گیا اس نے کہا ایسی بات کہنے والے کو روکا جائے گا پھر ابن عطاء سے پوچھا گیا اس نے حلاج کے قول کی تائید کی تو ان کو سزا دی گئی حتیٰ کہ وہی اس کی ہلاکت کا سبب بن گئی۔

پھر ابو عبد الرحمٰن نے محمد بن عبد الرحمٰن رازی کے واسطے سے نقل کیا ہے کہ حامد بن عباس نے جب حلاج کو حاضر کر کے اس سے اس کے عقیدے کے بارے میں سوال کیا تو اس نے اپنے عقیدے کا اقرار کر لیا وزیر نے اسے لکھوا کر فقہاء کے پاس بھیج دیا انہوں نے جواب دیا کہ یہ عقیدہ رکھنے والا شخص کافر ہے وزیر نے اس جواب کو لکھوا کر اپنے پاس رکھ لیا پھر اس نے فقہاء سے سوال کیا کہ ابو العباس بن عطاء کا بھی یہی عقیدہ ہے پھر انہوں نے جواب دیا کہ جس کا بھی یہ عقیدہ ہو وہ کافر ہے اس کے بعد وزیر نے ابو العباس کو اپنے گھر بلوایا اسے اپنے سامنے حاضر کر کے حلاج کے عقیدے کے بارے میں سوال کیا اس نے جواب دیا کہ جو ایسا قول نہ کرے اس کا کوئی عقیدہ نہیں وزیر نے کہا کہ آپ نے تو اس کے عقیدے کو درست قرار دیا ہے ابن عطاء

نے کہا کہ آپ کو اس قسم کی باتوں سے کیا واسطہ آپ کے جو کام ہیں وہ آپ کیا کریں یعنی لوگوں کا ناحق مال لوٹنا اور ان کو قتل کرنا۔ یہ سن کر وزیر نے ان کے دونوں جبڑوں کے بیچ میں مارنے کا اور ان کے موزے اتار کر ان کے سر پر مارنے کا حکم دیا چنانچہ ان کو اتنی جوتیاں ماری گئیں کہ ان کے نتھنوں سے خون جاری ہو گیا پھر انہیں قید کرنے کا حکم ہوا تو لوگوں نے جواب دیا کہ عوام آپ کے اس کام سے خوش نہیں ہوں گے اور وہ خوف زدہ ہو جائیں گے اس لیے پھر وزیر نے ابن عطاء کو ان کے گھر پہنچوا دیا انہوں نے وزیر کے لئے بددعا کی کہ اللہ اس کے ہاتھ پاؤں توڑ کر اسے قتل کر دے پھر سات دن کے بعد ابن عطاء کا انتقال ہو گیا پھر کچھ دن کے بعد وزیر کو بھی بری طرح قتل کیا گیا پھر اس کے ہاتھ پاؤں کاٹ کر اس کے گھر کو آگ سے جلا دیا گیا۔

اس موقع پر عوام نے کہا کہ یقیناً وزیر کو ابن عطاء کی بددعا کی سزا ملی ہے پھر بعض اہل علم جنہیں سزا دی گئی تھی جیسے ابن الاعرابی علامہ ابن حسین نے بھی یہی کہا کہ یہ وزیر کی بددعا کا اثر ہے۔

اس سب کچھ کے باوجود علماء بغداد حلاج کے کفر اس کی بے دینی اس کی بری موت اور قتل پر متفق تھے جبکہ علماء بغداد اس وقت دیندار تھے۔

ابو بکر محمد بن داؤد ظاہری نے وفات سے پہلے جب حلاج کو پہلی بار ان کے سامنے لایا گیا اور ان سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ جو کچھ اللہ نے اپنے رسول پر نازل کیا اور جو رسول لے کر آئے اگر وہ حق ہے تو جو کچھ حلاج کہتا ہے وہ باطل ہے وہ اس معاملے میں بڑے شدید تھے۔

ابو بکر صولی کا قول ہے کہ میں نے حلاج کو دیکھا ہے اور اس سے گفتگو کی ہے اور وہ کہتے تھے کہ حلاج جاہل ہو کر عقلمند بن جاتا ہے اور ادب کی کمی ہے اور تنگ دست ہو کر زاہد بنتا ہے اور فاجر ہو کر عابد بنتا ہے۔

جب پہلی مرتبہ چار دن تک اسے سولی پر لٹکایا گیا اور اس کے فاسد عقیدے کی تشہیر کی گئی اور بعض پر سوار کر کے اسے سولی دینے کے لئے لایا گیا تو بعض نے سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں حلاج نہیں ہوں وہ تو تمہارا ہم شکل بن کر تم سے غائب ہو گیا اور وہ سولی پر لٹکتے ہوئے کہہ رہا تھا کہ اے مجھے لاغری کرنے میں مدد دینے والے لاغر کرنے میں میری مدد کر اور بعض نے یہ بھی کہتے ہوئے سنا کہ اے اللہ میں دار الرغائب میں پہنچ کر عجائب کا نظارہ کر رہا ہوں اے اللہ جو تجھے تکلیف دے تو اس سے بھی محبت کرتا ہے تو جو تیری راہ میں قتل کیا جائے اس کے ساتھ تو معلوم نہیں کہ تیرا کیا سلوک ہوگا۔

حلاج کے قتل کی کیفیت۔ خطیب بغدادی کا قول ہے کہ حلاج نے بغداد میں پہلی آخری آمد کے موقع پر صوفیاء کی صحبت اختیار کی تھی اور لوگوں میں اس کا شہرہ ہو گیا تھا اور اس وقت وزیر حامد بن عباس تھا۔ اسے معلوم ہوا کہ حلاج نے بہت سے خادموں، درباریوں اور نصر قشوری کے بہت سے غلاموں کو گمراہ کر دیا ہے اور ان کے سامنے وہ یہ بھی دعویٰ کرتا ہے کہ وہ مردوں کو زندہ کرتا ہے اور جن اس کے خادم ہیں اور یہ کہ وہ ان سے جو کچھ کا مطالبہ کرتا ہے نکالتا ہے اور یہ کہ اس نے چند پرندوں کو زندہ کیا ہے۔

علی بن عیسیٰ سے ایک شخص نے کہا کہ محمد بن علی القنائی کاتب حلاج کی خود بھی عبادت کرتا ہے اور دوسروں کو بھی دعوت دیتا ہے تو انہوں نے محمد بن علی کے گھر پر چھاپہ لگوا کر اسے پکڑ لیا اور اس نے حلاج کے ساتھیوں میں سے ہونے کا اقرار بھی کر لیا اور اس کے گھر سے حلاج کے بعض خطوط چمڑے کی مضبوط جلد میں ریشم کے کاغذ پر سونے کے پانی سے لکھے ہوئے برآمد ہوئے اور اسی طرح اس کے گھر میں ایک برتن بھی ملا جس میں حلاج کا پاخانہ اور پیشاب اور اس کے گلے سڑے ٹکڑے تھے وزیر نے خلیفہ مقتدر کے سامنے اس کا معاملہ رکھا تو خلیفہ نے اس کا معاملہ اسی کے سپرد کر دیا اس کے بعد وزیر نے اس کے ساتھیوں کی ایک جماعت کو بلوا کر تفتیش کی تو انہوں نے اقرار کر لیا کہ الحلاج ان کے سامنے رب ہونے کا اور مردوں کو زندہ کرنے کا دعویٰ کیا تھا پھر انہوں نے حلاج کے روبرو بھی ان باتوں کا اقرار کر لیا لیکن حلاج نے ان کی تکذیب کی اور کہا کہ اللہ کی پناہ اس بات سے کہ میں ربوبیت کا یا الٰہیت کا دعویٰ کروں بلکہ میں تو اللہ کا بندہ ہوں اور کثرت سے نماز روزہ اور نیکی کے کام کرتا ہوں اس کے علاوہ مجھے کسی چیز کا علم نہیں ہے اور شہادتین کے علاوہ کچھ نہیں پڑھتا تھا اور اس کی زبان پر اکثر یہ دعا جاری رہتی تھی جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے اللہ پاک ہے تیری ذات تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں میں نے

بہت سے گناہ کئے ہیں اور اپنے نفس پر ظلم کیا ہے تو میری مغفرت کر دے اس لئے کہ تیرے سوا کوئی مغفرت کرنے والا نہیں اور اس وقت اس کے پاؤں اور ہاتھ کاٹ دیئے گئے جو اس کے گھٹنوں تک پہنچی ہوئی تھیں باوجود اس کے بڑا دہ گھٹیں قتل ہو گیا یہی اس کا معمول تھا۔

ابو عبداللہ بن عباس۔ کہتا ہے کہ ابو عمر قشوری کے گھر میں اس کو گرفتار کرنے سے پہلے ہر شخص کو اس سے ملنے کی اجازت تھی اور اسی دوران مجھی ہوا کہ حسین بن منصور کی محمد بن احمد نالوی ظاہر کرتا تھا۔ نصیر بن حاجب اس کے گرد و ارد میں آ گیا تھا اور اسے نیک شخص تصور کرتا تھا اسی وجہ سے اس نے حلاج کو مقتدر تک پہنچایا تھا اور اس وقت مقتدر کسی مرض میں مبتلا تھا تو حلاج نے اس پر دم کیا تو وہ ٹھیک ہو گیا اور اسی نے مقتدر کی والدہ پر بھی دم کیا اور وہ بھی ٹھیک ہو گئی اس کے بعد سے دار الخلافہ میں اس کی شہرت ہو گئی اور اس کی حکومت میں اضافہ ہو گیا لیکن جب اس کے بارے میں لوگ چہ میگوئیاں کرنے لگے تو خلیفہ نے اسے وزیر کے حوالے کر دیا۔

حامد بن عباس نے اس کے بارے میں بہت سی چیزیں لکھ کر ان کو تہہ خانے میں ڈال دیا اور ان کے معاملے کی تحقیق کے لئے فقہاء کو جمع کیا سب نے متفق ہو کر اس کے کفر کا فتویٰ دیا اور اس کے ساتھیوں میں دو شخصوں نے اس کے غلط عقیدے سے رجوع کر لیا اور اس کی برائیاں ظاہر کرتے گئے اور بیان کیا کہ وہ کذاب ہے۔ شعبدہ اور جادو کی طرف لوگوں کو دعوت دیتا ہے اسی طرح اس کی بیوی بھی اس کی برائیاں کرنے لگی جن میں ایک یہ بھی تھی کہ وہ ایک رات اس کے پاس سونے کے ارادے سے آیا تھا لیکن جب وہ بیدار ہوئی تو اس سے کہنے لگا کہ اٹھو اور نماز پڑھو حالانکہ اس کا ارادہ کچھ اور تھا۔ دوسری برائی اس نے یہ ظاہر کی کہ اس نے اپنی بیٹی کو اسے سجدہ کرنے کا حکم دیا اس نے کہا کیا انسان کے لئے سجدہ کرنا جائز ہے اس نے کہا ہاں ایک خدا آسمان پر ہے اور ایک خدا زمین پر ہے اور پھر اس نے اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا کہ اس کی چٹائی کے نیچے سے جو چاہے نکال لے چنانچہ اس کی چٹائی کے نیچے سے کافی درہم نکلے۔

حامد بن عباس کے گھر میں اسیری کے دوران ایک خادم اس کے پاس کھانے کا بھرا ہوا طشت لایا لیکن جب اس نے دیکھا کہ گھر نیچے سے چھت تک بھرا ہوا ہے تو وہ گھبرا کر واپس بھاگا اور سارا کھانا زمین پر گرا دیا اور اسے کچھ دنوں تک بخار رہا۔

حلاج کے بارے میں آخری مجلس قاضی ابو عمر محمد بن یوسف کی ہوئی تھی جس میں حلاج بھی موجود تھا اور آپ کے سامنے اس کے ہاتھ کی کچھ تحریریں بھی پیش کی گئیں جو اس کی مجلس میں لائے گئے تھے۔ جس میں لکھا ہوا تھا کہ جس شخص میں حج کی استطاعت نہ ہو تو اسے چاہئے کہ گھر میں ایک کمرہ بنائے جو نجاست سے پاک ہو اور جس میں کسی کو آنا جانا نہ ہو پھر وہ یوم عرفہ کے وقت تین روزے رکھے اور بیت اللہ کے طواف کی طرح اس کا طواف کرے پھر افعال حج کرے پھر تین یتیموں کو کھانا کھلائے اور انہیں کپڑے پہنائے اور ان میں سے ہر ایک کو سات سات درہم دے تو یہ کام کرنے کا گویا اس نے حج کر لیا اور اس میں یہ بھی لکھا ہوا تھا کہ جو شخص تین دن تک روزے رکھ کر کالی کے پتے سے روزہ افطار کرے اس کو رمضان کے روزے رکھنے کی ضرورت نہیں اور جو شخص ایک رات میں شروع سے آخر تک دو رکعت نفل پڑھے گا اس کو اس کے بعد سے نوافل نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں اور جو شخص شہداء اور قریش کی قبروں پر دس دن نماز پڑھے اور روزہ رکھے کی موت میں گزارے گا اور جو کی روٹی اور پانی سے ٹھنڈک سے روزہ افطار کرے گا تو اس کو بقیہ زندگی عبادت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

قاضی ابو عمر نے حلاج سے سوال کیا کہ یہ تم نے کون سی کتاب میں پڑھی ہیں اس نے جواب دیا کہ حسن بصری کی کتاب "کتاب الاخلاص" میں، قاضی نے اس کو کہا کہ اے حلال الدم تو نے جھوٹ کہا ہے کیونکہ میں نے مکہ میں قیام کے دوران میں نے بھی حسن بصری کی یہ کتاب سنی تھی لیکن اس میں یہ باتیں نہیں ہیں اسی وقت وزیر نے گواہوں سے کہا ابو عمر قاضی سے کہو کہ آپ اس کا فتویٰ لکھ دیں کہ یہ حلال الدم ہے چنانچہ قاضی نے لکھ دیا کہ اس کا قتل جائز ہے اور تمام حاضرین نے اس پر دستخط کر دیئے پھر اس فیصلے کو مقتدر کے پاس بھیج دیا لیکن تین روز تک اس کا کوئی جواب نہیں آیا تو وزیر کو مقتدر کی بابت بدگمانی ہوئی۔

اس موقع پر حلاج نے کہا تھا کہ میری کمر اور میرا خون حرام ہے اور کسی تاویل کے ذریعے اسے حلال کرنا جائز نہیں میرا عقیدہ اسلام اور مذہب سنت ہے اور میرے نزدیک ابوبکر، عمر، عثمان اور علی کی فضیلت مسلم ہے اور میری کتب اہل سنت والجماعت کے پاس موجود ہیں اس لئے میرے خون کے بارے میں اللہ سے ڈرو وہ یہ باتیں مسلسل کرتا رہا لیکن لوگوں نے اس کی طرف توجہ نہیں دی اور وہ اس کے قتل کا فیصلہ لکھتے رہے اور حلاج کو

قتل نامہ بھیج دیا گیا۔

دو دن بعد جب مقتدر کی جانب سے تین دن تک کوئی جواب موصول نہیں ہوا تو وزیر نے خلیفہ کو لکھا کہ حلاج کا معاملہ لوگوں میں مشہور ہو گیا اور سب لوگ اس کے قتل پر متفق ہیں اور اس کی وجہ سے کافی لوگ فتنہ میں مبتلا ہو گئے ہیں۔

اس کے بعد خلیفہ کا جواب آیا کہ حلاج کو محمد بن عبدالصمد کے حوالے کر دیا جائے اور وہ اسے ایک ہزار کوڑے لگائے اگر مر جائے تو ٹھیک ورنہ اس کی گردن اڑا دی جائے اس کے جواب سے وزیر بہت خوش ہوا اور اس نے عبدالصمد کو توال کو بلا کر حلاج کو اس کے حوالے کر دیا اور اس کے ساتھ مشرقی جانب قید خانے کی طرف چلا اور خدام کو بھی بھیجا تا کہ وہ اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر نہ بھاگ جائے اور یہ اس سال ۳۰۹ ذیقعد منگل کی رات عشاء کے بعد کا وقت تھا اور حلاج گدھے پر سوار تھا جس پر زین لگی ہوئی تھی اور اس کے ارد گرد سپاہیوں کی ایک جماعت تھی جنہوں نے اس کی شکل اختیار کی ہوئی تھی۔

اس رات حلاج کو جیل خانے میں ٹھہرایا گیا اس کے بارے میں ذکر کیا گیا ہے کہ اس رات وہ نماز و دعا میں کثرت سے مشغول رہا۔ ابو عبدالرحمٰن سلمی کا قول ہے کہ میں نے ابو بکر شاشی سے سنا انہوں نے ابو حدید مصری سے سنا ہے کہ صبح حلاج کو قتل کیا جانا تھا اس رات اس نے خواہش کے مطابق خوب نماز پڑھی تھی پھر آخری رات میں چادر لپیٹ کر قبلہ کی جانب ہاتھ اٹھا کر کھڑا ہو گیا اور پھر ایسے کلمات کہے کہ جو یاد رکھنے کے قابل ہیں اور ان میں سے میں نے چند کلمات یاد کر لئے تھے اور وہ یہ ہیں:

> اے کاش تو ہمیں اپنی قدرتوں کی رویت تاکہ ہم پر اپنی شان اور مرضی ظاہر کرتا تیری ہی ذات آسمان و زمین میں معبود ہے تو جس پر چاہتا ہے بہتر سے بہتر صورت میں تجلی کرتا ہے اور تو نے ہی صورت کے اندر حق و روح علم بیان قدرت کے ساتھ رکھی ہے پھر مجھے آپ کے مشاہدے کا اشارہ کیا گیا اس لئے کہ میں تیری ذات کا عاشق ہو گیا ہوں کیا حال ہے تیرا جب کہ تو نے میری لذتوں کے ظاہر ہونے کے وقت میری ذات کو صورت بخشی اور میری ذات کو میری ذات کی طرف دعوت دی اور میرے علوم و معجزات کو واضح کیا میری ابدی بچتوں کی طرف معراج میں جاتے ہوئے میری کیفیوں سے کنارہ کیا اور اس وقت میں موت کے منہ میں ہوں۔ قتل کر دیا جاؤں گا سولی پر لٹکا دیا جاؤں گا پھر جلا دیا جاؤں گا۔ تیز آندھیاں میری راکھ کو اڑا کر لے جائیں گی جو ندیوں اور نہروں میں بہائی جائے گی اور اس سے باقی رہنے والے ذرات ٹھیا کے قائم مقام ہو کر مجھے روشنی دینے والے ہوں گے۔ بڑے سے بڑے پہاڑوں کے لئے۔

اس کے بعد وہ مندرجہ ذیل اشعار پڑھنے لگا۔

> میں تجھے ایسے لوگوں کی موت کی خبر دیتا ہوں کہ ان کو دیکھنے والا بہت پہلے سے پریشان ہے۔ میں تجھے ایسے اشخاص کی موت کی خبر دیتا ہوں کہ ان پر وحی کے بادلوں نے حکمتوں کے سمندر بہا دیئے۔ میں تجھے حق کی زبان کی موت کی خبر دیتا ہوں اور اس انسان کی وفات کی بھی جو ہلاک کر دیا گیا حالانکہ اس کی یادیں وہم میں شامل ہونے کی مانند ہیں۔ میں تجھے ایسے بیان کی ہمیشہ کے لئے خاموش ہونے کی خبر دیتا ہوں کہ جس سے فصحاء و عقلمندوں کے کلام تسکین پاتے تھے۔ میں تمہیں سوائے علم کے چرچا کرنے والے کے تمام عقول کی اکٹھے موت کی خبر دیتا ہوں۔ میں تجھے ایک ایسی جماعت کی موت کی خبر دیتا ہوں جن کی سواریاں خاموش رہنے والے انسان کو تسکین دینے والی ہیں۔ اگلے لوگ اب چلے گئے ان کا نام و نشان بھی باقی نہیں رہا قوم عاد و قوم ارم میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہا۔ انہوں نے ایسے لوگوں کو پیچھے چھوڑا جنہوں نے ان کی ظاہری صورت تو اختیار کر لی لیکن باطنی اعتبار سے وہ بکریاں اونٹوں سے بھی زیادہ اندھے ہیں۔

قتل کے لئے جانے کے لئے لوگوں نے بیان کیا ہے کہ جب حلاج کو اس کے گھر سے نکالا گیا جس میں اس نے رات گزاری تھی تو اس نے مندرجہ ذیل اشعار کہے:

> ساری روئے زمین پر میں نے مستقل ٹھکانہ تلاش کیا لیکن مجھے مستقل ٹھکانہ نہ مل سکا۔ میں نے زمانے کا اور زمانے نے میرا

مرد تھا لیکن زمانے کا عروج میں نے دیکھا اور کبھی تلاش کیا۔ میں نے خواہشات کی اتباع کی تو انہوں نے مجھے اپنا غلام بنا دیا اگر
میں خواہش کی اتباع نہ کرتا تو آزادی سے زندگی گزارتا۔

یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ اشعار اس نے سولی پر چڑھنے کے وقت کہے تھے لیکن پہلا قول مشہور ہے۔

پھر جب اسے سولی پر لٹکانے کے لئے لے جانے لگے تو وہ بڑے ناز نخرے میں خوب پیدل چل کر آیا اس وقت اس کے پاؤں میں تیرہ بیڑیاں تھیں چلتے ہوئے وہ یہ اشعار پڑھ رہا تھا:

> میری محبت کسی ظلم کی طرف منسوب نہیں لیکن پیالہ کے گردش میں آنے کے وقت چمڑے کے ساتھ تلوار بھی منگوالی گئی۔ جیسے
> ایک مہمان دوسرے مہمان کو شراب پلاتا ہے مجھے شراب اس طرح پلائی گئی۔ اور جس طرح وہ شخص جو گرمی میں اژدہے کے
> ساتھ ہو کر خالص شراب پیتا ہے۔

پھر اس نے یہ آیت تلاوت کی جس کا ترجمہ یہ ہے:

> اس کو جلدی وہ لوگ چاہتے ہیں جو اس پر ایمان نہیں لاتے اور جو لوگ ایمان لا چکے ہیں اس سے وہ ڈرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ
> یہ حق ہے۔ (سورۃ الشوریٰ آیت ۱۸)

اس کے بعد جو بھی اس کے ساتھ کیا گیا وہ خاموش رہا پھر اسے لایا گیا اور اسے ہزار کوڑے مارے گئے اور اس کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیے گئے اور اس دوران وہ بالکل خاموش رہا اور نہ اس کا رنگ بدلا اور وہ ہر کوڑے کے ساتھ احد احد کہہ رہا تھا۔

ابو عبدالرحمٰن کا قول ہے کہ میں نے عبداللہ بن علی سے انہوں نے عیسیٰ قصار سے سنا ہے کہ سب سے آخری حلاج کی زبان پر جاری ہونے والا کلام یہ تھا: حسب الواجد افراد الواحد له (اس کو ماننے والی کافی ہے اور وہ اس کی وحدانیت کا قائل ہے) جس نے بھی اس کی زبان سے یہ کلمہ سنا اس کا دل حلاج کے لئے نرم ہو گیا اور انہیں اس کی زبان سے ادا ہونے والا یہ کلمہ پسند آیا۔

سلمی کا قول ہے کہ انہوں نے ابو بکر بجلی سے انہوں نے ابو العباس بغدادی سے جو حلاج کے شاگرد تھے وہ کہتے ہیں کہ حلاج کے قتل کے تین روز کے بعد میں نے خواب دیکھا کہ گویا میں اللہ کے سامنے کھڑا ہوں اور کہہ رہا ہوں کہ حسین بن منصور کے ساتھ کیا معاملہ کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے اس پر ایک چیز کھولی تھی اس نے اس کی طرف لوگوں کو دعوت دی اس کے بدلے میں اس پر جو نازل ہوا وہ تم نے دیکھا:

بعض حضرات کا کہنا ہے کہ قتل کے وقت حلاج نے جزع فزع کی اور بہت واویلا کیا۔

خطیب کا قول ہے کہ ہم سے عبداللہ بن احمد بن عثمان نے ابن سے ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ جب حلاج کو قتل کرنے کے لئے لایا گیا تو میں بھی اس بھیڑ میں تھا میں آگے بڑھتا رہا حتیٰ کہ میں اسے دیکھ کر اس کے قریب ہو گیا تو وہ اپنے ساتھیوں سے کہہ رہا تھا کہ تم میرے قتل سے خوف زدہ مت ہونا میں تیس دن کے بعد واپس آ جاؤں گا لیکن وہ آج تک واپس نہ آیا۔

خطیب کا قول ہے کہ جس وقت قتل کے لئے حلاج کو لایا گیا تو اس نے صاحب الشرطہ کو کہا کہ میرے قریب آ جاؤ میرے پاس نصیحت کی خوشی کی بات ہے تو اس نے کہا کہ مجھے پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ تم اس قسم کی دعوے کرو گے اب بھی تمہاری سزا موقوف نہیں کر سکتا پھر اس کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیے گئے اور اس کا سر الگ کر کے اس کا جسم جلا دیا گیا اور اس کی راکھ دجلہ میں ڈال دی گئی اور اس کا سر بغداد میں دو دن تک پل پر لٹکا دیا گیا پھر اسے خراسان لے جا کر اطراف کا گشت کرایا گیا اور اس کے ساتھی تیس دن کے بعد اس کا انتظار کرنے لگے اور ایک نے کہا کہ میں نے نہروان میں گدھے پر سوار چلتے ہوئے اسے دیکھا ہے اور حلاج نے اس سے کہا کہ شاید لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ حلاج قتل کر دیا گیا مجھے قتل نہیں کیا گیا میں نے ایک شخص کو اپنا ہم شکل بنا دیا تھا حقیقت میں وہ قتل کیا گیا ہے۔

بعض جاہل کہنے لگے کہ حلاج کے دشمنوں میں سے کسی کو قتل کیا گیا ہے اس وقت کے عالم کے سامنے یہ بات کی گئی تو اس نے کہا کہ اگر یہ بات صحیح ہے تو شیطان نے لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے حلاج کی صورت بنائی ہے جس طرح کہ فرقہ نصاریٰ سولی کے معاملے میں گمراہ ہو گئے۔ خطیب کا قول ہے کہ اس سال دریائے دجلہ کا پانی بہت بڑھ گیا تھا لوگ یہ کہنے لگے کہ حلاج کی راکھ کی برکت سے ایسا ہوا ہے۔ عوام میں اس وقت سے لے کر اب

کہ اس قسم کی واہیات باتیں مشہور ہوتی رہتی ہیں جن کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

بغداد میں اعلان فرمایا گیا کہ حلاج کی کتب کی خرید و فروخت ممنوع ہے حلاج کا قتل ۳۰۹ھ ۲۴ ذیقعدہ منگل کی رات ہوا تھا۔ ابن خلکان نے اسے وفیات میں ذکر کیا ہے اور اس کے بارے میں لوگوں کا اختلاف بھی ذکر کیا ہے چنانچہ امام غزالی سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے مشکاۃ الانوار میں اس کا ذکر کرتے ہوئے اس کے کلام کی تاویل کر کے اسے صحیح معنی پر محمول کیا ہے۔

اسی طرح ابن خلکان نے امام الحرمین کے بارے میں ذکر کیا ہے کہ وہ حلاج کی مذمت کرتے تھے اور کہتے تھے کہ حلاج، جنابی اور ابن المقفع نے لوگوں کے عقائد خراب کرنے پر اتفاق کر لیا تھا اسی وجہ سے وہ مختلف علاقوں میں نکل گئے تھے چنانچہ جنابی نے اپنی دعوت کا محور بحرین اور ابن المقفع نے بلاد ترک اور حلاج نے عراق مقرر کیا تھا لیکن اہل عراق کے حلاج کے دعوے کو مسترد کرنے کی وجہ سے جنابی اور ابن مقفع نے پہلے ہی حلاج کی موت کی خبر دی تھی۔

ابن خلکان نے امام الحرمین کی رائے سے اختلاف کرتے ہوئے کہا ہے کہ ابن المقفع تو حلاج کے زمانے کے قریب بھی نہیں تھا بلکہ وہ سفاح اور منصور کے زمانے میں تھا اور ۱۴۵ھ یا اس سے بھی پہلے اس کی وفات ہو گئی تھی البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ امام الحرمین نے ابن المقفع سے مراد اس خراسانی کو لیا ہو جس نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا اس نے طویل عرصہ روپوشی کی اس کا معاملہ یہ تھا کہ اس نے سن ۱۶۳ھ میں خود کو تیز زہر کھا کر ہلاک کر لیا تھا لیکن حلاج کے ساتھ اس کا جمع ہونا بھی ناممکن ہے البتہ اگر امام الحرمین کی مراد کی بات کرتے ہوئے یوں کہیں کہ ایک وقت میں لوگوں کو گمراہ کرنے اور ان کے عقائد کے ختم کرنے پر تینوں شخصوں نے اتفاق کر لیا تھا اور ان تینوں سے مراد حسین بن منصور، ابو جعفر محمد بن علی ابو طاہر سلیمان بن ابی سعید الحسن بن بہرام جنابی قرمطی (جو حجاج کا قاتل تھا جس نے حجر اسود اور غلاف کعبہ چوری کیا تھا اور آب زمزم بند کیا تھا) کو مراد لیں تو یہ ٹھیک ہے کیونکہ ان تینوں کا اجتماع ممکن ہے جیسا کہ ہم نے بالتفصیل اور ابن خلکان نے مختصر بیان کیا ہے۔

خواص کی وفات: ۔۔۔ اس سال خواص میں سے ان لوگوں نے وفات پائی تھی ابوالعباس بن عطاء احمد بن محمد بن عطاء ادمی (جو صوفیاء میں سے تھے) کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی انہوں نے یوسف بن موسیٰ القطان، مفضل بن زیاد وغیرہ سے احادیث بیان کی تھیں اور حلاج کے ہم عقیدہ تھے یہ ہر روز قرآن کریم کا ختم ان کا معمول تھا لیکن فاسد عقیدے کی وجہ سے ماہ رمضان میں ایک ختم قرآن بھی نہ کر سکے تھے۔

یہ وہی شخص ہے جس پر حلاج کا امر ظاہر نہیں ہوا تھا اسی وجہ سے اس کا عقیدہ بھی خراب ہو گیا تھا پھر جب وزیر حامد بن عباس نے اس کے جرم سے چشم پوشی نہ کی اس کو سخت سزا دی تھی اور اس کے جبڑے اتروا کر دانت نکلوائے تھے حتیٰ کہ یہ لہولہان ہو گیا تھا پھر ایک ہفتہ کے بعد اس کی وفات ہو گئی تھی اور اس نے وزیر کے لئے بددعا کی تھی چنانچہ کچھ عرصے کے بعد اسے بھی بری طرح قتل کیا گیا۔

اسی طرح ابو اسحاق ابراہیم بن ہارون الطبیب الحرانی، ابو محمد عبداللہ بن حمدان الحربی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

واقعات ۳۱۰ھ

اسی سال یوسف بن ابی الساج کو قید سے رہائی ملی تھی اس کی جاگیریں بھی واپس کر دی گئی تھیں اور اسے دوبارہ اس کے منصب پر بحال کر دیا گیا تھا اور کچھ مزید شہروں کی امارت بھی دی گئی تھی جب وہ اپنے گھر لے جایا گیا تو اسی وقت اس نے مونس الخادم سے ملاقات کی تھی جس نے سن ۲۹۶ھ میں اس کی گرفتاری کے زمانے میں اسے یہ آیت پڑھ کر سنائی تھی:

تمہارے رب کی پکڑ ایسی ہوتی ہے جب کہ وہ کسی قوم (بستی) کے ظلم کی حالت میں پکڑتا ہے۔ (سورۃ ہود آیت نمبر ۱۰۲)

مگر یہ قاری یوسف بن ابو ساج کے رعب کی وجہ سے ذکر کیا تھا اور اس نے مونس الخادم سے معافی طلب کی مگر مونس نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا کہ آپ بہت جلد پہلے سے زیادہ شریف ہوں گے۔

چنانچہ اس قاری نے یوسف بن ابی الساج کے پاس پہنچ کر یہ آیت تلاوت کی ترجمہ (بادشاہ مصر نے کہا کہ اس کو میرے پاس لے آؤ تاکہ میں اسے اپنے پاس منتخب کر رکھوں گا سورۃ یوسف آیت نمبر ۵۴) حاکم نے کہا کہ یہی وہ آیت ہے جو اسیری کے دوران میں مجھے سنائی گئی تھی یہی آیت ہے کیونکہ یہی آیت میری قید سے رہائی کا سبب بنی تھی پھر حاکم نے اس کے لئے کچھ انعامات دینے کا حکم دیا۔

اس سال وزیر علی بن عیسیٰ بیمار ہو گیا تھا مقتدر کا بیٹا ہارون اپنے والد کا سلام لے کر اس کی عیادت کے لئے آیا جب اسے پتہ چلا تو اس کے لئے راستہ سجایا اور یہ مشقت اس کے استقبال کے لئے گھر سے نکلا اور جب وزیر کو معلوم ہوا کہ خلیفہ خود اس کی عیادت کے لئے آنا چاہتا ہے تو اس نے خادم الاسلام کے ذریعے معافی چاہی اور تکالیف برداشت کر کے خود خلیفہ کے پاس چلا گیا اور اس سے ملاقات کر کے واپس آ گیا۔

اسی زمانے میں قہرمانہ ام موسیٰ اور اس کے ساتھیوں کو گرفتار کر کے اس کی جائداد ضبط کر لی گئی جو بہت زیادہ تھی۔

سال رواں ہی میں ربیع الثانی جمعرات کے روز خلیفہ نے ابو الحسین عمر بن الحسین بن علی شیبانی (جو ابن الاشنانی سے مشہور تھے اور حنفی فقہاء میں سے تھے) کو قضاء منصب پر فائز کیا لیکن تین روز کے بعد معزول کر دیا اس سے پہلے وہ بغداد کا محتسب تھا اسی سال بغداد کے کوتوال [illegible] کو کوتوالی سے معزول کر کے خلعت عطا کر کے نزوک کو والی بنا دیا گیا۔

اسی زمانے میں برج سنبلہ میں دو ہاتھ لمبا دمدار ستارہ ظاہر ہوا تھا۔

سال رواں ہی میں ماہ شعبان میں مصر کے نائب حاکم حسین بن ماذرائی کی طرف سے ہدیہ موصول ہوئے تھے جن میں ایک خچر اور اس کا بچہ، ناک تک لمبی زبان والا ایک غلام بھی تھا۔ رواں سال ہی میں بلاد روم میں فتوحات کو تحریری طور پر لکھوا کر منبروں پر پڑھ کر سنایا گیا تھا۔

اسی سال یہ خبر مشہور ہو گئی کہ واسط کے علاقے میں زمین میں سترہ جگہ شگاف پڑ گئے ہیں جن میں بڑے سے بڑے کی مقدار ایک ہزار گز اور سب سے چھوٹے کی مقدار دو سو گز تھی ان کی وجہ سے تیرہ سو دیہات غرق ہو گئے تھے۔

اسی سال اسحاق بن عبد الملک ہاشمی نے لوگوں کو حج کروایا تھا۔

خواص کی وفات ...... اس سال خواص میں سے وفات پانے والے یہ حضرات تھے ابو بشر الدولابی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

ابو بشر الدولابی کے حالات[1] ...... یہ محمد بن احمد بن حماد ابو بشر الدولابی جو وراق سے مشہور تھے حفاظ حدیث میں سے ہیں علاوہ ازیں ان کی تاریخ وغیرہ پر مشتمل تصنیفات ہیں انہوں نے ایک بڑی جماعت سے احادیث روایت کی تھیں۔ ابن یونس کا قول ہے کہ یہ بڑی اچھی آواز سے بات کرتے تھے موسم حج میں مکہ مکرمہ کے درمیان مقام عرج میں ان کی وفات ہوئی تھی ابو جعفر بن جریر الطبری کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

ابو جعفر بن جریر الطبری کے حالات[2] ...... یہ محمد بن جریر بن یزید بن کثیر بن غالب الامام ابو جعفر الطبری ہیں ان کی ولادت سن ۲۲۴ھ میں ہوئی تھی یہ گندمی رنگ کے بڑی آنکھوں والے خوبصورت چہرہ والے تھے طویل قد اور فصیح انسان تھے ایک جم غفیر سے انہوں نے احادیث روایت کی تھیں اور طلب حدیث میں دور دراز کے سفر کئے تھے۔

فن تفسیر میں الکامل اور فن تاریخ میں الکامل نام سے بے مثال کتابیں تصنیف فرمائی تھیں ان کے علاوہ فقہ کی اصول فروع میں بہت سی کتب مفیدہ لکھی تھیں۔ ان کی تصنیفات میں سے سب سے محمود تہذیب الآثار ہے اگر یہ مکمل ہو جاتی تو پھر کسی اور کتاب کی ضرورت نہ رہتی لیکن افسوس ہے کہ اس کی تکمیل نہ ہو سکی۔

ان کے بارے میں منقول ہے کہ ابن جریر نے چالیس برس تک یومیہ اوسطاً چالیس صفحے لکھے تھے۔

---

(۱) تذکرۃ الحفاظ ۲/ ۷۵۹، شذرات الذهب ۲/ ۲۶۰، العبر ۲/ ۱۴۳، لسان المیزان ۵/ ۴۱

(۲) معجم الادباء ۱۸/ ۴۰، ۹۴، تذکرۃ الحفاظ ۲/ ۷۱۰، تاریخ بغداد ۲/ ۱۶۲، ۱۶۹، شذرات الذهب ۲/ ۲۶۰، میزان الاعتدال ۳/ ۴۹۸

خطیب بغدادی کا قول ہے کہ ابن جریر نے بغداد کو وطن بنایا تھا اور وفات تک وہیں رہے تھے یہ آئمہ علماء میں سے تھے ان کا حکم دیا جاتا تھا اور بوقت ضرورت ان کے فضل و معرفت کی طرف رجوع کیا جاتا تھا اپنے زمانے میں انہوں نے بہت سے ایسے علوم جمع کیے تھے جن میں ان کا کوئی شریک نہیں تھا یہ قرآن کے حافظ قرآت سے واقف معانی کے جاننے والے احکام فقہ کے ماہر سنت و طریقت کے عالم حدیث کی صحت و سقم اور اس کے ناسخ و منسوخ کے جاننے والے صحابہ تابعین تبع تابعین کے اقوال کے عارف اور لوگوں کے احوال و اخبار کے واقف تھے۔ ان کی مشہور کتابوں میں سے تاریخ الامم والملوک ہے اس جیسی کتاب میری نظر سے نہیں گزری اور اصول فقہ اور فروع فقہ پر ان کی بہت سی کتابیں ہیں اور ان سے کچھ مسائل منقول ہیں، جو انہی کے پاس تھے۔

خطیب نے شیخ ابی حامد احمد بن ابی طاہر الفقیہ الاسفرائنی کا قول نقل کیا ہے کہ اگر کوئی شخص ابن جریر طبری کی تفسیر کے حصول کے لیے چین جیسے دور دراز ملک کا بھی سفر کرے تو یہ کوئی اہم بات نہیں۔

خطیب نے ابوبکر بن خزیمہ کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے ابن جریر کی تفسیر کا کئی سالوں میں مطالعہ کیا ہے اس کے بعد میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ابن جریر سے بڑا کوئی عالم نہیں ہے۔ اور حنابلہ نے ان پر ظلم کیا ہے ایک شخص نے بغداد جا کر ابن جریر طبری کے علاوہ دوسرے مشائخ سے احادیث لکھیں کیونکہ حنابلہ ان سے احادیث لکھنے سے منع کرتے تھے تو ابن خزیمہ نے اس شخص سے کہا کہ اگر تم ابن جریر سے احادیث لکھتے تو تمہارے پاس لکھی ہوئی احادیث سے وہ بہتر ہوتیں۔

میں کہتا ہوں کہ ابن جریر طبری عبادت، زہد و تقویٰ اور حق کے قائم کرنے میں کسی کی ملامت سے متاثر نہیں ہوتے تھے۔ اس طرح وہ تجوید کے اصول و ضوابط اور حروف کے مخارج و صفات سے خوب واقف ہونے کے ساتھ ساتھ قرآن مجید کی بڑی اچھی تلاوت کرتے تھے اور وہ کبار صالحین میں سے تھے اور جو محدثین طولون کے زمانے میں مصر میں حدیث کے سلسلے میں جمع ہوئے تھے ان میں سے ایک یہ بھی تھے۔ محمد بن نصر مروزی کے حالات میں ہم نے اس کو بالتفصیل بیان کر دیا ہے اور اس موقع پر نماز پڑھنے والے محمد بن اسحاق خزیمہ یا ایک قول کے مطابق محمد بن نصر تھے اور انہی کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ان کے کھانے کی پریشانی کو دور فرما دیا تھا۔

ایک مرتبہ خلیفہ مقتدر نے ارادہ کیا تھا کہ وقف پر کوئی ایسی جامع کتاب لکھی جائے جس کی شرائط تمام علماء کے درمیان متفق علیہ ہوں۔ تو یہ کہا گیا کہ اس کام کو صرف ابن جریر طبری ہی احسن طریقے سے انجام دے سکتے ہیں چنانچہ خلیفہ نے ان سے درخواست کی تو انہوں نے وقف پر ایک جامع کتاب لکھ دی جب اس سے فارغ ہوئے تو خلیفہ نے ان سے پوچھا کہ آپ کو کسی چیز کی خواہش ہے انہوں نے کہا کہ مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن خلیفہ کی جانب سے بار بار اصرار پر انہوں نے کہا کہ جمعہ کے دن لوگوں کو جامع مقصورہ میں داخل ہو کر سوال کرنے سے روک دیا جائے چنانچہ خلیفہ نے لوگوں کو اس سے منع کر دیا اور ان کی آمدنی کا سلسلہ طبرستان میں واقع کھیتی سے تھا جو ان کے والد نے میراث میں چھوڑی تھی اور جس سے یہ اپنے اخراجات چلاتے تھے ان کے اشعار میں سے چند یہ ہیں:

> میری تنگ دستی کا میرے دوست کو پتہ نہیں چلتا لیکن میری مالداری کا اس کو پتہ چل جاتا ہے میرے چہرے کی حفاظت میری حیا
> ہے اور میری نرمی میرے مطالبے کے وقت میری رفیق ہے۔ اگر میں ذلت برداشت کر لیتا تو آسانی میں مالدار ہو جاتا۔ دو
> چیزیں مجھے پسند نہیں ہیں ایک مالداری کے وقت اترانا اور دوسرے فقر کے وقت ذلیل ہونا، اگر تو مالدار ہو جائے تو اکڑ مت اور
> اگر تجھے تنگی ہو جائے تو ذلیل پن مت اختیار کر۔

ان کی وفات ۲۸ شوال سن ۳۱۰ھ بروز پیر اتوار ۸۵ یا ۸۶ سال کی عمر میں بوقت مغرب ہوئی تھی۔ اس وقت بھی ان کے سر اور داڑھی کے اکثر بال سیاہ تھے اور انہیں اپنے گھر ہی میں دفن کیا گیا تھا کیونکہ بعض حنابلہ اور ان کے حامی انہیں دفن کرنے سے منع کر رہے تھے اور انہوں نے رفض کی طرف ان کو منسوب کیا ہے اور بعض جاہلوں نے تو ان کو ملحد تک کہہ دیا ہے۔

حالانکہ یہ ان چیزوں سے پاک تھے بلکہ یہ علم و عمل کے اعتبار سے آئمہ مسلمین میں سے تھے اصل بات یہ ہے کہ عوام نے ان کے بارے میں اس قسم کی باتیں ابوبکر محمد بن داؤد الفقیہ الظاہری سے نقل کی ہیں جنہوں نے ان کے بارے میں کلام کرتے ہوئے ان پر رفض اور دوسری غلط باتوں کا الزام لگایا

یہ ان کی وفات کے بعد عام لوگوں اور علماء کے ماتوں سے ان کی نماز جنازہ میں شرکت کے لئے آئے تھے چنانچہ ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی پھر انہیں گھر ہی میں دفن کر دیا گیا اور کئی ماہ تک لوگ ان کی قبر پر آ کر ان کی نماز جنازہ پڑھتے رہے۔

میں نے دو بڑی بڑی جلدوں میں ان کی کتاب دیکھی جس میں غدیر خم کے متعلق احادیث جمع کی گئی تھیں اس کے علاوہ ایک اور کتاب دیکھی اس میں حدیث الطیر تھی۔

ان کی طرف ایک بات منسوب ہے جو مشہور بھی ہو چکی ہے کہ وضو میں پاؤں کے دھونے کے بجائے ان پر مسح کے جواز کے قائل تھے اس وجہ سے علماء نے کہا ہے کہ ابن جریر نام کے دو آدمی تھے ان میں سے ایک شیعہ تھا اور اسی کی طرف یہ قول منسوب ہے دوسرے ان میں سے یہی ابن جریر تھے جو قدمین پر جواز مسح کے قائل نہیں تھے اصل میں انہوں نے اپنی تفسیر میں قدمین کے بارے میں لکھا ہے کہ انہیں دھویا جائے اور ساتھ ساتھ انہیں رگڑا بھی جائے لیکن انہوں نے اس دلک کو مسح سے تعبیر کر دیا اور اس وجہ سے بہت سے لوگ اصل بات نہ سمجھ سکے اور جنہوں نے سمجھا انہوں نے اس کو مسح سے تعبیر کر دیا حالانکہ وہ اصل میں دلک ہے واللہ اعلم۔

اہل علم کی ایک جماعت نے ان کی وفات پر ایک مرثیہ کہا ہے ان میں سے ابن الاعرابی کا مرثیہ یہاں پر نقل کیا جاتا ہے۔

> وہ ابو جعفر بن منکر کرنے والا متقابل کو بیان کرنے والا اور دوست تعلیم نے بچے ام ظلمون کے لئے پھاڑ کے، تند زمانہ تھا محمد بن جریر کی موت کی اطلاع دی تو تمام لوگ تمام علوم کے ختم ہونے پر رونے لگے اس وقت ان کی نشانیوں کی ہلاکت کی خبر دیتے ہوئے چمکدار ستارے بھی گرنے لگے اور رات کی تاریکی کے کپڑے نے اس کی تیز روشنی کو ڈھانپ لیا۔ اس کا خوبصورت باغ ضائع ہو گیا اس کی زمین ویران ہو کر سخت ناہموار زمین کی طرح ہو گئی۔ اے ابو جعفر تم نیکی کے ساتھ رخصت ہو گئے تم نے پوری محنت اور کوشش سے کام کیا۔ کامل محنت کی بنا پر ثواب پانے اور اپنی پرہیزگاری کی کوشش کے درمیان اسی کی وجہ سے تم خوشی اور غبطہ کے ساتھ ہمیشہ جنت عدن میں رہنے کے مستحق ہو گئے۔

ابو بکر بن درید نے بھی ان کی وفات پر طویل مرثیہ کہا ہے جسے خطیب بغدادی نے مکمل طور پر بیان کیا ہے۔

واقعات ۳۱۱ھ

اسی سال قرامطہ کا سردار ابو طاہر سترہ سو سواروں کے ساتھ رات کے وقت بصرہ آیا تھا اس کی دیواروں میں سیڑھیوں کی جگہ بالوں کے رسے نصب کر کے بصرہ میں زبردستی داخل ہوا اور اس کے دروازے کھول لئے اور اپنے سامنے آنے والوں کو قتل کرتا جاتا تھا وہاں کی عوام بھی اس سے خوف زدہ ہو کر دریا پانی میں داخل ہو گئی تھی جس کی وجہ سے بہت سے لوگ غرق ہو گئے تھے اور سترہ دن تک وہیں رہے اور انہوں نے لوگوں کو قتل کیا تھا اور عورتوں اور بچوں کو گرفتار کر لیا تھا اور اپنی خواہش کے مطابق لوٹ مار کرتے رہے تھے پھر واپس ہجر کی جانب لوٹ گئے تھے خلیفہ جس شہر کی بھی ان کی جانب فوج بھیجتا تو یہ اس شہر کو ویران کر کے وہاں سے بھاگ جاتے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اسی سال مقتدر نے حامد بن عباس علی بن عیسیٰ کو وزارت سے معزول کر دیا تھا اور ان دونوں کو محسن بن فرات کے حوالے کر دیا تھا پھر حامد کو محسن بن فرات نے مقتدر سے پانچ لاکھ دینار میں خرید کر اسے مختلف قسم کی سزائیں دی تھیں اور اس سے بیشمار مال بھی لیا تھا اور ایک شخص کے ساتھ واسط بھیجا تھا تاکہ وہاں پر اس کی آمدنی وصول کی جائے اور حساب کیا جائے اور اس شخص کو حکم دیا تھا کہ حامد بن عباس کو راستے میں عید الفطر سے پہلے ہی زہر دے کر مار دے چنانچہ انہوں نے اس کو زہر دیا اور پھر اسی سال رمضان میں اس کی وفات ہو گئی۔

اسی سال محسن نے علی بن عیسیٰ کو سزا دی اور پھر اس کے ساتھیوں اور کچھ قرابت داروں سے اموال وصول کئے جس کی کل مجموعی تعداد ... دینار تھی اور اس سے وہاں ... تھا کہ ابن الفرات نے حلاج کے بارے میں مقتدر کو مشورہ دیا تھا کہ اسے ملک شام بھیج دو حالانکہ

جو انہی ایام میں وقت سے پہلے حج کر کے واپس آیا تھا تو اس نے انتقام لینے تک خلیفہ سے مہلت طلب کی تھی لیکن خلیفہ نے نہیں مانا تھا اس سال بہت ٹڈیاں کثرت سے نکل آئیں جنہوں نے بہت سے کھیتوں کو خراب کر دیا تھا۔

اسی زمانہ میں رمضان میں خلیفہ نے میراث سے باقی ماندہ مال ذوی الارحام کو دینے کا اعلان کیا تھا۔

اسی سال کی شب میں ۳۰۰ دکانوں کو باب الطاق کے قریب آگ نے جلا دیا تھا جن میں بعض کتب خانے کی تھیں اور ان سے بہت سا سامان بھی جل گیا جس کا مالک ان کتب پر خرچ کیا گیا تھا۔

اسی سال وزیر ابن فرات نے المقتدر کی خلافت میں [illegible] جس پر ۲۰۰،۰۰۰ دینار خرچ کیا تھا۔

خلال کی وفات اس سال فوت ہونے والوں میں سے وفات پانے والے حضرات یہ تھے الخلال احمد بن محمد بن ہارون ان کی وفات اسی سال ہوئی تھی۔

الخلال احمد بن محمد بن ہارون کے حالات[1] یہ الخلال احمد بن محمد بن ہارون ابوبکر الخلال الکتاب الجامع لعلوم الامام احمد کے مصنف تھے مذہب امام احمد پر اس کی مثل کوئی کتاب نہیں لکھی گئی انہوں نے حسن بن عرفہ سعدان بن نصر وغیرہ سے احادیث بیان کی تھیں اسی سال ۲ ربیع الاول جمعہ سے قبل ان کی وفات ہوئی تھی۔

ابو محمد الجریری کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

ابو محمد الجریری کے حالات[2] یہ ابو محمد الجریری احمد بن محمد بن حسین ابو محمد الجریری کبار صوفیہ میں سے تھے حضرت سری سقطی کی انہوں نے صحبت اختیار کی تھی جنید ان کا بڑا احترام کیا کرتے تھے جنید نے بوقت وفات وصیت کی تھی کہ انہیں جریری کی مجلس میں لے جایا جائے ان پر علاج کا امر مشتبہ ہو گیا تھا جس کی وجہ سے انہوں نے ان کے بعد [illegible] ان کے بہت سے اقوال تصوف و ادب میں مشہور تھے۔

الزجاج صاحب معانی القرآن الزجاج صاحب معانی القرآن ابراہیم بن سری بن سہل ابو اسحاق الزجاج کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ فاضل دیندار حسن اعتقاد کے مالک تھے ان کی بہت سی عمدہ تصانیف ہیں جن میں سے ایک کتاب معانی القرآن بھی ہے۔

یہ شروع میں شیشہ [illegible] تھے پھر نحو سیکھنے کا شوق ہوا [illegible] المبرد کے پاس گئے تھے اور مبرد کو ایک درہم روزانہ دیتے تھے بعد میں ان کے پاس بہت مال بھی جمع ہو گیا تھا لیکن مبرد وفات تک انہیں ایک درہم دیتے رہے۔

قاسم بن عبید اللہ ان کا بڑا احترام کرتے تھے قاسم بن عبید اللہ کی وزارت کے زمانہ میں وہ ان کی ملازمت کے ذریعے قاسم بن عبید اللہ سے بہت سا کام کرتے تھے جس کی وجہ سے ان کے پاس بہت سی رقم جمع ہو گئی تھی اسی سال جمادی الاولی میں ان کی وفات ہوئی تھی ان سے ابو علی الفارسی اور ابو القاسم عبدالرحمن بن اسحاق الزجاجی نے علوم حاصل کیے تھے ان سے علم حاصل کرنے کی وجہ سے زجاجی کہلاتے تھے وہ کتاب الجمل کے مصنف تھے [illegible] اسی سال وفات ہوئی تھی [illegible] آخری وقت تک [illegible]

حامد بن العباس [illegible] ۳۰۶ھ [illegible] بہت مال دار تھا [illegible]

[illegible]

---

[1] [illegible]

[2] [illegible]

وہ جو اس نے بہت سا مال جمع کیا تھا کہا گیا ہے کہ وہ ایک مٹکے میں روزانہ ایک ہزار دینار ڈالتا تھا جب وہ بھر جاتا تو اس کو بند کر دیتا بعد میں زبردستی اس نے ان مٹکوں کا پتا بتا دیا تھا چنانچہ ان سے بہت سا مال نکال لیا گیا تھا اس کی سب سے بڑی برائی یہ ہے کہ اس نے حلاج کے قتل کے لئے بڑی کوشش کی تھی جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اسی سال رمضان میں زہر دیئے کی وجہ سے اس کی وفات ہوئی تھی۔

عمر بن محمد البجیری کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

ابن خزیمہ محمد بن اسحاق بن خزیمہ بن مغیرہ بن صالح بن بکر السلمی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ محسن بن مزاحم امام ابوبکر بن خزیمہ کے آزاد کردہ غلام تھے جو علوم کے سمندر تھے طلب حدیث میں انہوں نے دور دراز کے سفر کئے تھے علوم کا اکثر حصہ انہوں نے تصنیف کیا اور جمع کیا تھا ان کی کتاب صحیح ابن خزیمہ تمام کتب میں سب سے زیادہ نفع مند ہے مجتہدین میں ان کا شمار ہوتا تھا شیخ ابو اسحاق شیرازی نے ان کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے سولہ سال کی عمر سے کسی کی تقلید نہیں کی ہے ہم نے طبقات شافعیہ میں بالتفصیل ان کے حالات بیان کر دیئے ہیں مصر میں چند محدثین پر پریشانی آئی تھی اور پھر نماز کے ذریعے اللہ نے ان کی پریشانی دور کر دی تھی ان میں سے ایک یہ بھی تھے اسی زمانے میں محمد بن زکریا الطبیب المصنف الکبیر فی الطب کے مصنف کی وفات بھی ہوئی تھی۔

واقعات ۳۱۲ھ

اسی سال محرم میں حج بیت اللہ سے فارغ ہو کر آنے والے حاجیوں پر ابو طاہر قرمطی نے حملہ کر دیا تھا حاجیوں نے بھی اپنا دفاع کرتے ہوئے اس کا مقابلہ کیا تھا اس موقع پر بے شمار لوگوں کا قتل ہوا تھا اور بے شمار لوگوں کی عورتوں اور بچوں کو گرفتار کر لیا گیا تھا اور ان کا مال بھی چھین لیا گیا تھا جو تقریباً دس لاکھ کا تھا وہ سامان اور اونٹ اس کے علاوہ تھے اور لوگوں کے اسباب و سواری وغیرہ بھی چھین کر ان کو بغیر توشہ پانی اور سواری کے جنگل بیابان میں چھوڑ دیا گیا تھا اور ان کی جانب سے کوئی نہ آئے تب وہ ابو الہیجاء عبداللہ بن حمدان نے اس خبیث سے مقابلہ کیا تو لیکن اس نے ان کو بھی شکست دے دی تھی۔ اور وہ اس خبیث کے ساتھ قید ہو گئے تھے اس وقت اس کی عمر صرف سترہ سال تھی جب یہ خبر بغداد پہنچی تو وہاں کے لوگوں اور عورتوں نے رونا پیٹنا شروع کر دیا اور عورتیں بھی بے بالوں کو نوچنے اور ننگے سروں پر طمانچے مارتی تھیں اور ان کے ساتھ وہ عورتیں اس لشکر کے لوگوں میں جن کی ہوئی عورتیں بھی شامل ہو گئیں بغداد کی تاریخ میں یہ دن سب سے خوفناک اور دردناک تھا۔

اس وقت خلیفہ نے حقیقت حال کے بارے میں پوچھا تو اسے بتایا گیا کہ یہ حاجیوں کی عورتیں ہیں اور وہ عورتیں ہیں جن پر ابن الفرات نے قبضہ کیا ہوا تھا اور نصر بن قشوری کے ذریعے اسے یہ بھی بتایا گیا کہ اس قرمطی خبیث کو اتنی جرأت مونس خادم کے دور چلے جانے کی وجہ سے ہوئی ہے وہ آپ نے اسے ابن فرات کے مشورے سے دور بھیجا ہے خلیفہ نے ابن الفرات کے پاس پیغام بھیجا کہ لوگ آپ کے بارے میں کیا کچھ کہہ رہے ہیں اور وہ آپ سے اور تمہارے تعلق پر خوش نہیں ہیں ابن الفرات اپنے لڑکے کو لے کر اسی وقت خلیفہ کے پاس پہنچا خلیفہ نے ان کا بڑا احترام کیا تو یہ دونوں بڑے خوش ہو کر وہاں سے نکلے اس وقت نصر حاجب اور ادھر سے لوگوں کی جانب سے بڑی تکلیف دہ باتیں کی گئیں لیکن وزیر اپنی مسجد میں بیٹھ کر حسب عادت احکام جاری کرنے لگا لیکن پوری رات اس نے اس سوچ بچار میں گزاری اور صبح ہوئی تو وہ یہ اشعار پڑھ رہا تھا:

بہت بڑا عاقل بھی نہیں جانتا کیونکہ معاملات اس کے موافق ہی نہیں۔

پھر خلیفہ کی طرف سے اس کے پاس دو امیر آئے اور وزارت خانے کی طرف داخل ہو گئے اور انہوں نے اس کے سر سے عمامہ اتار لیا اور اسے معزولی کے ساتھ پکڑ لیا اور [illegible] کی جانب سے [illegible] لوگ ٹوٹ پڑے چنانچہ انہوں نے اپنے ہاتھوں سے اس کی پٹائی کی اور [illegible] اور عوام نے [illegible] نہیں ہوئی تو [illegible] لایا تھا اور اس کے بیٹے سے تین لاکھ [illegible] ان دنوں [illegible] تھا۔

پھر خلیفہ نے کسی کے ذریعے مونس الخادم کو بلایا جب وہ آ گیا تو ان دونوں کو اس کے حوالے کر دیا اس نے وزیر اور اس کے بیٹے کی خوب پٹائی کی پھر اس کے بعد دونوں کو قتل کر دیا اور اس کی جگہ عبداللہ بن محمد بن عبیداللہ بن یحییٰ بن خاقان کو وزیر بنا دیا اور یہ ربیع الاول کا واقعہ ہے مونس الخادم بغداد میں ایک بہت بڑے لشکر کے ساتھ داخل ہوا اور اس نے سفارش کی کہ ابن خاقان کے ذریعے علی بن عیسیٰ کو رہا کیا جائے اور وہ اس وقت صنعاء یمن میں بیمار اور مجبور پڑا تھا چنانچہ وہ مکہ لوٹ آیا اور وزیر نے اس کے پاس پیغام بھیجا کہ وہ شام و مصر کے معاملات میں غور کرے

اب خلیفہ نے مونس الخادم کو قرامطہ سے قتال کرنے کا حکم دیا اور اس کی تیاری پر دس لاکھ خرچ کئے اور قرامطی نے امیر حاجیوں کو رہا کر دیا جس میں ایک ہزار مرد اور پانچ سو عورتیں تھیں اور اسی کے ساتھ اس نے کوفہ کے نائب حاکم ابن ہیجو کو آزاد کر دیا اور خلیفہ سے بصرہ اور اہواز کے علاقوں کا سوال کیا لیکن خلیفہ نے انکار کر دیا اور مونس الخادم ایک بڑے لشکر کے ساتھ کوفہ کی طرف روانہ ہوا لیکن وہاں کے حالات معمول پر آ چکے تھے پھر اس نے یاقوت الخادم کو کوفہ کا نائب حاکم بنا کر واسط کا رخ کیا لیکن وہاں کے حالات بھی معمول پر آ چکے تھے۔

اسی زمانے میں کوفہ اور بغداد کے درمیان محمد بن اسماعیل بن محمد بن حسن بن علی بن ابی طالب نامی ایک شخص کا ظہور ہوا اور کچھ جاہل گنواروں نے اس کی تصدیق کی اور اس کی طرف متوجہ ہو گئے اور اس کا کچھ زور ہو گیا وزیر نے ایک لشکر بھیجا انہوں نے اس کے ساتھ قتال کیا اور اسے شکست دے دی اور اس کے کافی ساتھیوں کو قتل کر دیا اور باقی ماندہ منتشر ہو گئے اور یہ مدعی اسماعیلیوں کا سردار اور ان کا اولین شخص تھا۔

اسی سال کوتوال نے حلاج کے دو ساتھیوں کو پکڑ لیا (حیدرہ، شعرانی، ابن منصور) پہلے ان سے توبہ کا مطالبہ کیا لیکن توبہ نہ کرنے پر ان کی گردن اڑا دی شرقی جانب ان کو سولی دے دی گئی اور اسی سال قرامطیوں کی جانب سے حملے کے خطرے کی بناء پر اہل عراق نے حج نہیں کیا اسی سال ابراہیم بن خمیس ابو اسحاق الواعظ الزاہد کا بھی انتقال ہوا تھا یہ لوگوں کو کثرت سے نصیحت کرنے والے تھے ان کے عمدہ کلام سے یہ ہے کہ قناعت اختیار کرنے پر راحت میسر کرنے پر اخلاق کی تکمیل محنت و مشقت پر منحصر ہے۔

علی بن محمد بن الفرات کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

علی بن محمد الفرات کے حالات(۱) مقتدر نے ان کو پانچ بار وزیر بنایا تھا اور پانچوں بار معزول کیا تھا پھر آخر میں اسی سال اس کے لڑکے سمیت اسے قتل کر دیا تھا یہ بہت بڑا مالدار تھا ایک کروڑ دینار کا یہ مالک تھا اور دیگر املاک سے لاکھوں دینار اس کی سالانہ آمدنی ہوتی تھی یہ خوش طبع، عابدوں اور علماء کا حال پوچھنے والا تھا اس نے اپنے ذمہ لیا ہوا تھا ہر دن ان کی ضرورت کے مطابق ان پر خرچ کرتا تھا اور امور وزارت اور حساب سے بھی اچھا خاصا واقف تھا اس کے بارے میں یہ بھی مشہور ہے کہ اس نے ایک دن میں ہزار خطوط لکھے تھے اور ان پر دستخط بھی کئے تھے معاصرین نے اس پر بڑا تعجب کا اظہار کیا تھا۔

یہ صاحب مروت اور صاحب کرم تھا اچھی سیرت کا مالک تھا صرف آخری بار اس نے لوگوں پر ظلم و زیادتی کی تھی اور ان کے اموال پر قبضہ کیا تھا اس لئے اللہ نے اسے پکڑا (جیسے کوئی آدمی پر ظلم کرتے وقت بڑا بے احتیاطی برتتا ہے) پکڑنے کے ساتھ سورۃ ہود آیت ۱۰۲ و سورۃ الفجر آیت ۱۴) یہ بہت جواد و سخی تھا ایک دفعہ اس کے پاس کچھ صوفیاء اور اہل ادب نے جمع ہو کر کچھ مانگا تو اس نے ان میں سے ہر ایک کو بیس ہزار دینار دیئے تھے۔

ایک بار کسی شخص نے اپنی طرف سے ان کے نام سے ایک تحریر مصر کے نائب حاکم کے نام لکھی تھی جس میں اس شخص نے اپنے لئے کچھ مطالبہ کیا تھا جب وہ شخص مصر کے نائب حاکم کے پاس پہنچا تو اس کو شک ہوا کہ یہ ابن فرات کے ہاتھ کی تحریر نہیں ہے چنانچہ اس نے وہ خط اس کے پاس بھیج دیا جب یہ خط پہنچا تو اس نے پہچان لیا کہ یہ جعلی ہے اس نے وزراء سے مشورہ لیا کہ اس کو کیا سزا دی جائے انہوں نے مختلف سزاؤں کے مشورے دیئے لیکن اس نے وہ خط لے کر اس پر لکھا کہ یہ میرا خط ہے اور یہ آدمی میرے ساتھ ہے اس کو اچھا رکھا جائے چنانچہ جب وہ وزیر کے پاس پہنچا تو اس نے اسے ہزار دینار انعام میں دیئے۔

---

(۱) المنتظم [illegible] شذرات الذہب [illegible] وفیات الاعیان [illegible]

خلیفہ وزیر ابن الفرات نے اپنے ایک منشی کو بلا کر کہا کہ میری نیت تمہارے بارے میں کافی خراب رہتی ہے میں ہر وقت سوچتا رہتا ہوں کہ تمہیں پکڑ کر تم پر تشدد کروں لیکن میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ تم ایک روٹی دے کر مجھے منع کر دیتے ہو اور میں چند دنوں سے یہ خواب مسلسل دیکھ رہا ہوں اور میں نے تمہیں پکڑ کر تم پر تشدد کرنے کا حکم دیا جب بھی لشکر نے تم پر تشدد کرنا چاہا تو تم نے روٹی دکھا کر اپنی جان بچائی اب تم مجھے اس روٹی کے بارے میں بتاؤ اصل قصہ بتاؤ۔ اس نے کہا کہ اے وزیر اصل قصہ یہ ہے کہ بچپن میں میری والدہ روزانہ ایک روٹی میرے تکیے کے نیچے رکھ دیا کرتی تھی اور صبح کو میں اس روٹی کو صدقہ کر دیا کرتا تھا وفات تک میری والدہ کا یہی معمول رہا ان کی وفات کے بعد میں خود روزانہ ایک روٹی تکیہ کے نیچے رکھتا ہوں اور صبح کو اس کو صدقہ کر دیتا ہوں اور وزیر نے بڑا تعجب کیا اور کہا کہ خدا کی قسم آج کے بعد میری طرف سے تم کو کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی۔

ابن خلکان نے ابن الفرات کے حالات مفصل بیان کئے ہیں جن میں سے کچھ ہم نے بیان کر دیئے۔

محمد بن محمد سلیمان بن حارث بن عبدالرحمن کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

محمد بن محمد بن سلیمان کے حالات ...... یہ محمد بن محمد بن سلیمان بن حارث بن عبدالرحمن ابوبکر الازدی الواسطی ہیں جو باغندی سے مشہور تھے محمد بن عبداللہ بن نمیر، ابن ابی شیبہ، شیبان بن فروخ اور علی بن مدینی اور علی شام، مصر، کوفہ، بصرہ، بغداد کی ایک جماعت سے حدیثیں سنی تھیں اور حصول حدیث کے لئے دور دراز ملک کے سفر کئے بڑا اونچا مقام حاصل کر لیا تھا اور علم حدیث میں بہت مشہور رہے تھے حتیٰ کہ یہ نماز میں بھی سند اور حدیث پڑھتے تھے اور انہیں یہ معلوم نہیں ہوتا تھا کہ میں نماز میں ہوں اور لوگ سبحان اللہ کہہ کر انہیں یاد دلاتے تھے۔

ان کا قول ہے کہ تمام فقہی اور سوالات کے جوابات تین لاکھ احادیث سے بتاتا ہوں۔

ایک بار خواب میں انہوں نے آپ علیہ السلام کی زیارت کی تھی انہوں نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا تھا کہ منصور اور اعمش میں سے احادیث کے سلسلے میں کون معتبر ہے تو آپ ﷺ نے جواب دیا کہ منصور۔

ان پر تدلیس کا الزام لگایا گیا ہے حتیٰ کہ دارقطنی کا قول ہے کہ یہ بہت زیادہ تدلیس کیا کرتے اور کبھی ایسی احادیث چوری بھی کر لیا کرتے تھے۔

واقعات ۳۱۳ھ

ابن الجوزی کا قول ہے کہ اسی سال محرم کے اختتام پر سورج غروب ہونے سے پہلے ہی شمال سے جنوب تک ایک ستارہ نمودار ہوا جس سے ساری دنیا روشن ہو گئی اور لوگوں نے اس کی کڑک کی آواز بھی سنی تھی۔

اسی زمانے میں مقتدر کو بتایا گیا کہ مسجد براثا میں رافضی جمع ہو کر صحابہ کرام کی برائیاں کرتے ہیں اور نماز جمعہ بھی نہیں پڑھتے اور قرامطہ سے خط و کتابت کرتے ہیں اور کوفہ اور بغداد کے درمیان ظاہر ہونے والے محمد بن اسماعیل کی طرف لوگوں کو دعوت دیتے ہیں اور ان کے بارے میں کہتے ہیں کہ وہ مہدی ہے اور مقتدر اور ان کے متبعین سے نفرت کرتے ہیں یہ سن کر خلیفہ نے ان کے پکڑنے کا حکم دیا اور مسجد کے بارے علماء سے فتویٰ طلب کیا علماء نے فتویٰ دیا کہ یہ مسجد ضرار ہے جو ان میں سے پکڑا جاتا تھا اس کی خوب پٹائی ہوتی تھی اور اس کی تشہیر کی جاتی تھی اور خلیفہ نے مسجد منہدم کرنے کا حکم دیا تو اسے منہدم کر دیا گیا اور وزیر خاقانی نے خلیفہ کے حکم سے اس کی جگہ قبرستان بنا دیا جس میں بہت سے مُردوں کو دفن کیا گیا۔

اس سال حجاج حج کے لئے نکلے تھے کہ ابوطاہر نے ان پر حملہ کر دیا جس کی وجہ سے اکثر لوگ واپس آ گئے اور جو لوگ آگے بڑھ گئے تھے انہوں نے واپسی [illegible] تو ان سے [illegible] دی۔ عادل ابن موسیٰ نے خلیفہ کے لشکر نے ان کا مقابلہ کیا لیکن ان کی قوت بڑھ گئی [illegible] کے خوف سے مغربی بغداد کے باشندے مشرقی بغداد چلے گئے اور [illegible]

۔ملک ان کے سونے اور نقدی اور ان کی عورتوں کو لوٹ کر لے گیا۔

ابن الجوزی کا قول ہے کہ اس سال بغداد میں کھجوریں بہت سستی تھیں حتیٰ کہ ایک حبہ میں آٹھ رطل کھجوریں بکتی تھیں اور بغداد سے کھجوریں بصرہ پہنچائی گئی تھیں۔

اسی زمانہ میں مقتدر نے ایک سال چھ ماہ کی وزارت کے بعد خاقانی کو وزیر بنا کر پھر اسے وزارت سے معزول کر دیا تھا اور اس کی جگہ پر ابو العباس احمد بن عبید اللہ بن احمد بن خصیب خصیبی کو وزیر بنایا تھا کیونکہ اس نے محسن بن فرات کی بیوی کو بہت سا مال تقریباً سات لاکھ دینار وراثت کے طور پر دیے تھے۔ اب خصیبی نے علی بن عیسیٰ کو حکم دیا تھا کہ وہ مصر اور بلاد شام کا امیر ہے لیکن ٹھہرا رہے کہ مکہ میں رہ کر وہ ان شہروں میں آتا جاتا رہے گا۔

مشہور لوگوں کی وفات خواص میں سے اس سال ان لوگوں نے وفات پائی تھی علی بن عبدالحمید بن عبداللہ بن سلیمان کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

علی بن عبدالحمید کے حالات [1] ..... یہ علی بن عبدالحمید بن عبداللہ بن سلیمان ابوالحسن الغضائری ہیں انہوں نے قواریری وغیرہ سے احادیث سنی تھیں ان کا قول ہے کہ میں نے سری سقطی کا دروازہ کھٹکھٹایا تو وہ آئے اور دروازہ کی چوکھٹ پکڑ کر انہوں نے کہا کہ اے اللہ جس نے مجھے تیری یاد سے غافل کیا تو اسے اپنی یاد میں مشغول رکھ کہتے ہیں کہ اسی دن کی برکت سے میں نے حلب سے مکہ تک جاتے چالیس پیدل حج کئے تھے۔

ابوالعباس السراج الحافظ کا بھی اسی سال انتقال ہوا تھا۔

ابوالعباس السراج الحافظ کے حالات [2] ..... یہ ابوالعباس السراج الحافظ محمد بن اسحاق بن ابراہیم بن مہران بن عبداللہ الثقفی ہیں جو آپ کی مشہور تصانیف کے مصنف ہیں ان کی پیدائش ۲۱۸ھ میں ہوئی انہوں نے قتیبہ، اسحاق بن راہویہ اور ایک بڑی جماعت سے حدیث سنی تھی بخاری اور مسلم نے ان سے حدیث روایت کی تھی حالانکہ یہ دونوں ان سے بڑے تھے اور ولادت و وفات میں ان سے مقدم تھے ان کی بہت سی مفید تصانیف ہیں یہ مستجاب الدعوات بھی تھے۔

انہوں نے خواب میں ایک سیڑھی دیکھی تھی جس کی ننانوے سیڑھیوں تک پہنچ گئے تھے کسی نے ان کے خواب کی تعبیر بتائی کہ ان کی عمر اتنی ہی ہوگی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

۸۳ سال کی عمر میں ان کے ہاں بچہ پیدا ہوا تھا حاکم کا قول ہے کہ میں نے ان کے لڑکے ابو عمرو کو یہ کہتے سنا کہ میں اپنے والد کے ساتھ مسجد جا رہا تھا ایک نابینا فقیر لوگوں سے کہہ رہے تھے کہ کسی نے ۸۳ سال کی عمر میں بچے کا نام رکھا تھا۔

واقعات ۳۱۴ھ

اسی سال روم کے بادشاہ نے اہل ساحل کے مسلمانوں کو خراج ادا کرنے کا حکم دیا تھا لیکن انہوں نے انکار کر دیا تھا جس کی وجہ سے وہ ایک بڑا لشکر لے کر ان سے مقابلہ کرنے کے لئے نکلا تھا اور اس نے زمین میں بڑا فساد برپا کیا تھا اور ملطیہ میں داخل ہو کر بہت قتل و غارت کی تھی اور بہت سے قیدی بنا لئے تھے اور وہ اس جگہ دس دن رہا تھا۔

اسی زمانہ میں بغداد میں دو مکانوں میں آگ لگ گئی تھی جس میں بہت سے لوگ مارے گئے تھے صرف ایک جگہ میں ایک ہزار مکانات اور

---

[1] تاریخ بغداد ۱۲/۲۹، ۳۰ شذرات الذهب ۲/۲۶۷ العبر ۲/۱۵۹

[2] تذکرۃ الحفاظ ۲/۷۳۱، ۷۳۵ تاریخ بغداد ۱/۲۴۸، ۲۵۲ المنتظم ۶/۱۹۱ العبر ۲/۱۵۹ النجوم الزاہرہ ۳/۲۱۸

ہلاک یا جل گئی تھیں۔

اسی سال خبر آئی تھی کہ روم کے بادشاہ دمستق کا انتقال ہو گیا ہے جسے مسلمانوں کی تباہی کے لئے سرحدوں پر مقرر کیا گیا تھا۔

اسی سال ہی میں مکہ والوں کے خطوط آئے تھے کہ قرامطہ کے قریب پہنچنے کی وجہ سے وہ سخت خوف زدہ ہیں اور مکہ چھوڑ کر طائف اور آس پاس کے علاقوں میں چلے گئے ہیں۔

اسی زمانے میں بغداد میں اتنا زبردست طوفان آیا تھا کہ اس نے بہت سے درختوں کو اکھاڑ کر رکھ دیا تھا اور کافی گھروں کو منہدم کر دیا تھا ابن الجوزی کا قول ہے کہ ماہ شوال بروز اتوار (چودہ تاریخ) "کانون الاول" کی ساتویں تاریخ تھی کہ بغداد میں زبردست برف باری ہوئی جس کی وجہ سے اتنی سخت سردی ہوئی تھی کہ جس نے کھجوروں اور درختوں کو ختم کر دیا تھا۔ حتیٰ کہ پانی گلاب کا پانی سرکہ بڑی بڑی نہریں اور دجلہ سب منجمد ہو کر برف بن گئے تھے حتیٰ کہ بعض مشائخ نے دجلہ کے اوپر بھی چل کر برف پر حدیث پڑھانے کے لئے مجلس منعقد کی تھی اور یہ چند کرامات تھیں پھر بارش کی وجہ سے برف پگھلی اور سردی کم ہوئی اور اللہ نے اس تکلیف کو دور کر دیا۔

اسی سال خراسان سے بقصد حج کچھ لوگ بغداد آئے تھے تو مونس الخادم نے ان سے معذرت کی تھی کہ وہ حج کا ارادہ ترک کر دیں اس لئے کہ قرامطہ نے مکہ کا ارادہ کیا ہوا ہے چنانچہ وہ لوگ واپس لوٹ گئے اور اس سال عراق سے کوئی بھی حج کے لئے نہ جا سکا تھا۔

اسی سال ہی میں ذیقعدہ میں خلیفہ نے اپنے وزیر ابوالعباس خصیبی کو ایک سال دو ماہ وزارت سے معزول کر کے اس کے قید کرنے کا حکم دیا تھا کیونکہ اس نے امور وزارت اور ملکی مصالح پر غور کرنے میں سستی اور کاہلی کا مظاہرہ کیا تھا کیونکہ وہ ہر رات کو شراب پیتا تھا اور صبح نشے میں مدہوش ہوتا تھا اور سارے امور اپنے ماتحتوں کے حوالے کر دیئے تھے جو کہ غور سے کام نہیں کرتے تھے اور اس کی جگہ ابوالقاسم عبید اللہ بن محمد الکلوذانی کو علی بن عیسیٰ کے آنے تک نائب مقرر کر دیا تھا اور علی بن عیسیٰ اس وقت دمشق میں تھے چنانچہ اس کو بلوایا گیا تھا تو وہ بڑی شان و شوکت کے ساتھ بغداد میں داخل ہوا اس نے معاملات سب کی مشکلوں پر نظر کرنا شروع کی جس کی وجہ سے حکومت کا نظام معمول پر آ گیا تھا اور اس نے سابق وزیر کو بلا کر ڈانٹا اور ملامت کی، سستی و کاہلی خصوصاً اللہ کی نافرمانی کرنے پر اسے برا بھلا کہا اور یہ سب کچھ فقہاء کی موجودگی میں ہوا پھر اسے جیل بھیج دیا گیا۔

اسی زمانے میں صائفہ نے طرطوس سے بلاد روم پر حملہ کیا تھا اور بہت سا مال غنیمت لے کر صحیح سالم لوٹے تھے۔

اسی سال قرامطہ کے خوف سے عراقیوں نے حج نہیں کیا تھا۔

خواص کی وفات : خواص میں سے اس سال مندرجہ ذیل لوگوں نے وفات پائی تھی۔

مصر میں بغداد میں باب الخلافہ کے دروازے کا محافظ سعید النوبی کا بھی اسی سال انتقال ہوا تھا اور اس کی جگہ باب النوبی کا ناظم ان کے بھائی کو مقرر کیا گیا تھا جن کی طرف آج تک یہ دروازہ منسوب ہے۔

محمد بن باقی محمد بن عمر بن لبابہ، حافظ مغرب کے نصر بن قاسم الفرائضی الحنفی ابو اللیث کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔ نصر بن قاسم نے قواریری سے احادیث کا سماع کیا تھا۔ یہ ثقہ مذہب ابوحنیفہ کے مطابق فرائض کے عالم عابد اور بلند شان والے تھے۔

واقعات ۳۱۵ھ

اسی سال ماہ صفر میں علی بن عیسیٰ دمشق سے واپس آیا تھا لوگوں نے آگے بڑھ کر اس کا استقبال کیا تھا بعض استقبال کے لئے انبار تک گئے تھے بعض اس سے بھی آگے گئے تھے جس وقت وہ خلیفہ کے دربار میں پہنچا تو خلیفہ نے بڑے اچھے انداز میں اس سے گفتگو کی تھی اس کے بعد وہ اپنے گھر چلا گیا تھا خلیفہ نے اس کے جانے کے بعد فرش وغیرہ سامان کے علاوہ بیس ہزار دینار اس کے پاس بھیجے تھے اگلے دن جب وہ دوبارہ آئے تو اس کو خلعت عطا کی تھی بوقت خلعت وزیر نے مندرجہ ذیل اشعار پڑھے تھے:

لوگ دنیا اور دنیا والوں کے ساتھ ہوتے ہیں جب دنیا کا رخ بدل گئی ہے تو وہ بھی رخ بدل لیتے ہیں۔ لوگ دنیا داروں کی عزت کرتے ہیں لیکن اگر دنیا ان سے بے وفائی کرتی ہے تو وہ بھی بے وفائی کرتے ہیں۔

اسی زمانے میں خط آیا تھا کہ اہل قرمطیہ شہر میں داخل ہو گئے ہیں اور انہوں نے وہاں پر خوب لوٹ مار کر کے ان کا مال غصب کر لیا ہے اور جامع مسجد میں انہوں نے گھوڑے باندھے ہیں اس صورت حال کی وجہ سے خلیفہ نے مونس الخادم کو ان کے مقابلے کی تیاری کا حکم دیا اور اس کا خیمہ شماسیہ میں لگا دیا گیا حالانکہ پھر دوسرا خط آیا کہ وہیں کے مسلمانوں نے ان پر حملہ کر کے ان کے کئی ہزار سے زائد کو قتل کر دیا الحمد للہ۔

یہاں پر جب مونس الخادم نے بحکم خلیفہ دشمنوں سے مقابلے کے لئے مکمل تیاری کر لی تو خلیفہ کے بعض خادموں نے اسے بتایا کہ خلیفہ نے تمہیں رخصت کرنے کے وقت تمہاری گرفتاری کا پروگرام بنا رکھا ہے اس وجہ سے مونس الخادم کے دل میں بھی خلیفہ کی طرف سے شکوک و شبہات پیدا ہو گئے اور اس نے خلیفہ کے پاس جانے کا ارادہ ترک کر دیا لیکن وہ شہر میں ہی رہا اسی وجہ سے خلیفہ کے پاس جانے کے بجائے امراء اس کے پاس جمع ہونا شروع ہو گئے اور دوسری جانب خلیفہ کو بھی مونس الخادم کے نہ آنے کا سبب معلوم ہو گیا چنانچہ اس نے اپنی صفائی کے لئے مونس الخادم کے پاس ایک رقعہ بھیجا جس میں لکھا تھا میرے دوست میں بخدا آپ کو جو خبر پہنچی ہے وہ بالکل جھوٹی ہے میں آپ سے مکمل طور پر مطمئن اور خوش ہوں۔

یہ خط پڑھ کر مونس الخادم اپنے خدام کے ہمراہ خلیفہ کے پاس پہنچ گیا جب دار الخلافہ پہنچا تو خلیفہ نے بڑے اچھے ماحول میں اس سے گفتگو کی اور کہنے لگا کہ میں تم سے بالکل خوش ہوں اور میرا دل تمہارے بارے میں بالکل صاف ہے اس کے بعد مونس الخادم خلیفہ کے پاس سے بڑی تعظیم و تکریم کے ساتھ واپس ہوا اور ابو العباس بن خلیفہ وزیر علی بن عیسیٰ حاجب اس کو رخصت کرنے کے لئے گئے اور امراء اس کے آگے آگے تھے یہ تھا دوسروں کا متوجہ کرنے کے اعتبار سے یہ دن بڑا دلچسپ دن تھا۔

اسی سال جمادی الاولیٰ میں خناق نامی شخص کو گرفتار کیا گیا تھا جس نے کافی عورتوں کو قتل کیا تھا اور علم سحر و علم نجوم میں مہارت کا دعویٰ کرتا تھا اسی وجہ سے عورتوں کا اس کے پاس آنا جانا ہو گیا تھا جب ایک عورت اس کے پاس ہوتی تو اس کے ہاتھ پاؤں رسی سے باندھ دیتا تھا اور پھر اس کا گلا رسی سے دبا کر اسے قتل کر دیتا تھا دوسری عورتیں بھی اس کا ساتھ دیتی تھیں پھر وہ اپنے گھر میں گڑھا کھود کر اس میں اس عورت کو دفن کر دیتا پھر جب مقتول عورتوں سے وہ گھر بھر جاتا تو دوسرے گھر منتقل ہو جاتا جب اس کو گرفتار کیا گیا تو جس گھر سے اسے گرفتار کیا گیا تھا اس گھر میں سترہ مقتول عورتیں تھیں پھر دوسرے گھروں کی کھدائی کی گئی تو ان میں بھی کثرت سے مقتول عورتیں تھیں۔

سال رواں میں ہی بلاد دیلم میں دیلم کا ظہور ہوا تھا ان کا ایک بادشاہ تھا جس کا لقب سب پر حاوی تھا اس کا نام مرداویج تھا وہ اپنے سامنے چاندی کا تخت رکھ کر سونے کے تخت پر بیٹھتا تھا اور سلیمان بن داؤد ہونے کا دعویٰ کرتا تھا یہ بد بخت انسان تھا خونریزی کے کاموں پر جرأت کرنے والا تھا پھر ترکیوں کے ہاتھوں قتل ہوا اللہ تعالیٰ نے اس کے شر سے مسلمانوں کو نجات دی۔

ری قزوین اصبہان کے علاقوں کے لوگوں میں ایک ہم پر یہ بھی تھی کہ وہ عورتوں اور بچوں کو قتل کر کے ان کے اموال لوٹ لیتے تھے۔

اسی سال کوفہ کے نزدیک یوسف بن ابی الساج اور ابو طاہر قرامطی کے درمیان مقابلہ ہو گیا تھا قرامطی آگے بڑھ کر یوسف بن ابی الساج اور کوفہ کے درمیان حائل ہو گیا تھا تو یوسف بن ابی الساج نے اسے لکھا کہ اطاعت ورنہ میری فرمانبرداری قبول کر لے ورنہ شوال بروز بدھ جنگ کے لئے تیار ہو جا قرامطی نے جواب دیا کہ تم ہم سے مقابلہ کرو جب دونوں گروہ جمع ہو گئے تو یوسف نے ابو طاہر کی جماعت کو کم خیال کیا اس لئے کہ یوسف کے ساتھ تیس ہزار نوجوان تھے اور ابو طاہر کے ساتھ ایک ہزار گھوڑ سوار اور ۵۰۰ پیدل تھے یہ دیکھ کر یوسف کہنے لگا کہ ان کتوں کی کیا قیمت ہے اور جنگ سے پہلے ہی اپنے منشی کو حکم دیا کہ خلیفہ کو فتح کی خوشخبری کی اطلاع کر دو۔

تب جنگ شروع ہوئی اور قرامطہ نے خوب جم کر مقابلہ کیا اور قرامطی خود میدان میں اتر آیا اور اس نے اپنے ساتھیوں کو بھی ساتھ لے کر ان کے ساتھ قتال کر کے زبردست مقابلہ کیا بالآخر خلیفہ کا لشکر شکست کھا گیا اور امیر لشکر یوسف بن ابی الساج گرفتار ہو گیا اور اس کے کافی ساتھیوں کو قتل کر دیا گیا اور کوفہ پر ابو طاہر کا قبضہ ہو گیا اور یہ خبر بغداد پہنچی تو لوگوں میں یہ بھی مشہور ہو گیا کہ قرامطی نے بغداد پر قبضہ کا ارادہ کر لیا ہے اسی وجہ سے لوگ بہت خوف زدہ ہو گئے اور ان کو اپنی تباہی کا یقین ہونے لگا تب جا کر وزیر نے خلیفہ سے کہا کہ مال بوقت ضرورت اللہ کے دشمنوں سے قتال کرنے کے لئے جمع کیا جاتا

ہے اور مسلمانوں کی موجودہ حالت اس قدر خراب ہے کہ ایسی صورتحال آپ کے آباؤ اجداد کے دور میں بھی نہیں تھی اس لئے آپ لوگوں کو رنج سے بھی روکنے پر قادر [illegible] مسلمانوں کا دفاع اور روزی ملنا ہے اور وقف اور بیت المال میں بھی کچھ نہیں تھا اس لئے آپ اپنی والدہ سے کچھ رقم کا مطالبہ کریں امید ہے کہ انہوں نے کسی وقت کے لئے خفیہ طور پر مال جمع کر رکھا ہوگا اس وقت واقعتاً مسلمانوں کو مال کی سخت ضرورت ہے۔

چنانچہ خلیفہ نے اپنی والدہ سے ضرورت کا اظہار کیا تو اس نے از خود پانچ لاکھ دینار پیش کر دیئے اور یہ رقم بیت المال میں بھی جمع کی گئی تھی یہ رقم جمع کرنے کے بعد خلیفہ نے وزیر کے حوالے کر دی تاکہ قرامطہ سے مقابلہ کرنے کے لئے لشکر تیار کرے۔ چنانچہ امیر [illegible] کی ماتحتی میں قرامطہ سے مقابلہ کے لئے لشکر تیار کر کے روانہ کر دیا جب قرامطہ کو ان کی آمد کا علم ہوا تو انہوں نے تمام راستوں کی ناکہ بندی کر دی اور اس لشکر نے واپس بغداد آنے کا ارادہ کیا لیکن ناکہ بندی کی وجہ سے واپس نہ آ سکا اور مقابلہ ہو گیا تھوڑی ہی دیر میں قرامطہ کی فتح کا [illegible] لشکر شکست کھا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اس موقع پر یوسف بن ابی الساج ایک خیمہ میں مقید تھا اور وہ جنگ کا سارا منظر دیکھ رہا تھا تو قرامطی نے جنگ سے واپسی پر اس سے [illegible] تو اس نے بھاگنے کا ارادہ کیا تو پھر اس نے اس کی گردن اڑا دی اس کے بعد قرامطی بغداد کے قریب سے گزرا تو وہاں سے بہت بڑا [illegible] جب اہل بغداد وزیر خلیفہ اور اس کی والدہ کو اس کے بغداد آنے کا یقین ہو گیا تو انہوں نے خندق کھدوا دی۔

سال رواں ہی میں مہدی نے (جو فاطمی کہلاتا تھا) اپنے لڑکے کو ایک لشکر کے ہمراہ بلاد مغرب میں کسی شہر میں بھیجا تھا لیکن وہ شکست کھا گیا اور کوئی مقصد حاصل نہ ہوا اس کے ساتھی قتل کر دیئے گئے اسی سال ابن مہدی نے شہر محمدیہ کی بنیاد رکھی تھی۔

اسی زمانہ میں عبدالرحمن بن محمد الداخل نے بلاد مغرب میں شہر طلیطلہ کا محاصرہ کیا تھا حالانکہ وہ مسلمان تھے لیکن انہوں نے عہد توڑ دیا تھا تو اس نے اس کو بزور فتح کر لیا تھا اور وہاں کے کافی باشندوں کو قتل کر دیا تھا۔

خواص کی وفات خواص میں سے اس سال وفات پانے والے یہ حضرات تھے۔ ابن الجصاص الجوہری، ان کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

ابن الجصاص الجوہری کے حالات[۱] ان کا نام حسین بن عبداللہ بن الجصاص الجوہری ہے ابو عبداللہ ان کی کنیت ہے اور یہ بہت زیادہ مالدار شخص تھا اور احمد بن طولون کا گھر اس کی دولت کے سبب سے تھا اس لئے کہ طولون کے پاس مصر سے جو جواہرات آتے تھے تو وہاں یہ جو قیمتی تھے ان کے لئے اس کے پاس بھیجا جاتا تھا یہ چیز اس کی مالداری کا سبب بنی تھی خود ان کا قول ہے کہ ایک روز میں ابن طولون کے دروازے پر تھا۔ تو ان کا ایک خادم ہاتھ میں [illegible] لئے ہوئے نکلا جس میں جو جوہر سما سکتے تھے ان میں سے ایک ایک کی قیمت ہزار دینار تھی وہ کہنے لگا کہ امیر کہتا ہے اس کو تراش کر چھوٹا کرنا ہے کیونکہ عوام پسند نہیں کرتے۔ میں وہاں سے اس کو لے کر گھر آ گیا اور اس کو تراش کر میں نے چھوٹا کر دیا اب اس چھوٹے کی قیمت بڑے سے دس حصے کے برابر تھی میں نے [illegible] اور میں نے اس سے کافی مال کمایا تھا لیکن اس نے [illegible] کر کے ضائع کر دیا تھا اب اس کی قیمت دو لاکھ دینار ہو گئی تھی۔

خلیفہ مقتدر کے دور حکومت میں ان پر سخت گرفت آ گئی تھی جس کی وجہ سے انہوں نے ایک لاکھ [illegible] دینار سے زیادہ لیا گیا تھا اس کے باوجود بھی ان کے پاس وافر مقدار میں مال بچا تھا۔

ایک تاجر کا قول ہے کہ ایک مرتبہ میں ابن الجصاص جوہری کے پاس گیا گھر میں داخل ہوا تو دیکھا کہ وہ انتہائی مغموم حالت میں [illegible] ٹہل رہے تھے میں نے وجہ پوچھی اس نے کہا کہ میرا بہت سا مال چھن گیا ہے اور گویا کہ اب میری روح نکل رہی ہے میں نے اسے تسلی دی اور پوچھا کہ کیا اب بھی تیرے گھر باغات اور باقی ساز و سامان لاکھوں کی قیمت کا تیری ملکیت میں ہے اور سونا چاندی اور [illegible] کے علاوہ ہے پھر میں نے اس سے کہا کہ مجھے بتاؤ کہ تیرے پاس اس وقت کتنے جواہرات ہیں اس نے بتایا کہ پچاس لاکھ کی قیمت کے میرے پاس جواہرات ہیں میں نے اس سے کہا کہ تیری مثل مال دار تو بغداد میں بھی کوئی نہیں ہے وہ تاجر کہتا ہے کہ میری اس تسلی کی وجہ سے اس کا غم دور ہو گیا اور پھر اس نے کچھ بھی نہیں کھایا تھا اب اس نے کھانا بھی کھایا۔

---

(۱) المنتظم ۶/۲۰۸، ۲۲۴، العبر ۲/۱۶۱، النجوم الزاہرہ ۳/۲۲۴، ۲۵۹، الوافی بالوفیات ۱۲/۶۰۹، ۳۹۱

جوہری نے جب مقتدر کی والدہ کی مصادرت سے اس کی گرفت سے رہائی پائی تو اس کا قول ہے کہ ابوالقاسم کے گھر میں میں نے جو گٹھڑی رکھی ہوئی تھی جس میں مصر سے آیا ہوا سامان تھا اور وہ ان کے پاس محفوظ تھا ایک گھر میں رکھی ہوئی تھی ان میں سے ایک گٹھڑی میں مصر کے سو چادر رکھے ہوئے تھے جن کا ... میں نے مقتدر کی والدہ سے اس گٹھڑی کا مطالبہ کیا اس نے اپنے لڑکے سے اس کی سفارش کی تو اس نے وہ گٹھڑی مجھے دی میں نے اس پر قبضہ کر کے دیکھا تو اس سے وہ بالکل گم نہیں ہوا تھا۔

اس کے بارے میں بعض اہل ادب و کلام نے کہا ہے کہ وہ بڑا احمق تھا اور کئی چیزیں اس کی حماقت پر مظہر ہیں۔

بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ وہ قصداً ایسا کرتا تھا اور بعض کا قول ہے کہ وہ طبعی مذاق کے طور پر ایسا کرتا تھا۔

علی بن سلیمان بن مفضل کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

علی بن سلیمان بن مفضل کے حالات [1] یہ علی بن سلیمان بن مفضل ابوالحسن الاخفش ہیں انہوں نے مبرد، ثعلب، یزیدی وغیرہ سے احادیث روایت کی تھیں پھر ان سے رودبانی، معافی وغیرہ نے احادیث روایت کی تھیں یہ نقل احادیث میں ثقہ تھے مالی اعتبار سے کمزور تھے اس سلسلہ میں انہوں نے ابو علی ابن مقلہ سے رابطہ کیا تھا اور پھر انہوں نے وزیر علی بن عیسیٰ سے ان کے لئے ماہانہ وظیفہ کی درخواست کی تھی جو اس نے منظور نہیں کی تو ان کے حالات اس قدر کمزور ہو گئے تھے کہ یہ کچے شلجم کھا کر گزارہ کرتے تھے اسی سال شعبان میں زیادہ کھانے کی وجہ سے ان کی وفات ہوئی تھی۔ یہ علی اخفش صغیر ہیں اور اخفش اوسط سیبویہ کے شاگرد سعید بن مسعدہ ہیں اور اخفش کبیر سیبویہ کے شیخ اہل ہجر سے ابو الخطاب عبد الحمید ہیں کہا گیا ہے کہ ابوبکر محمد بن سری سراج النحوی جو الاصول فی النحو کے مصنف ہیں ان کی اسی سال وفات ہوئی تھی۔ یہ ابن اثیر کا قول ہے۔

محمد بن سعید الاصبہانی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

واقعات ۳۱۶ھ

اسی سال ابو طاہر سلیمان بن ابی سعید الجنابی القرامطی نے ماہ ... میں رحبہ پر قبضہ کر لیا تھا جب کا محاصرہ کر کے زبردستی اس میں داخل ہو گیا تھا اور اس کے باشندوں کو قتل کر دیا تھا اور اہل قرقیسیا نے اس سے امان طلب کی تھی چنانچہ اس نے ان کو امان دے دی تھی اور دیہات کے اعراب کی طرف سریہ بھیجا تھا انہوں نے وہاں جا کر لوگوں کو قتل کیا تھا اور یہ حالت ہو گئی تھی کہ لوگ اس کا نام سنتے ہی بھاگ جاتے تھے اور اس نے دیہاتیوں پر سالانہ ٹیکس بھی مقرر کیا تھا جسے وہ ادا کرتے تھے۔

پھر اس قرامطی نے شہر موصل، سنجار اور ان کے اطراف میں فساد برپا کر کے ان کے گھروں کو ویران کیا تھا اور لوٹ مار کی تھی اور لوگوں کو قتل کیا تھا اور بعض لوگوں کو قیدی بنا لیا تھا اس کے مقابلہ پر مونس الخادم نے اس کا تعاقب بھی کیا تھا لیکن یہ ہاتھ نہ آیا اور فرار ہو کر اپنے شہر ہجر چلا گیا تھا وہاں اس نے دار الہجرہ کے نام سے گھر بھی بنایا تھا اور بلاد المغرب میں مہدی عبیدی کو اس نے اپنے پاس آنے کی دعوت دی تھی اور بعد میں اس کا ... اس کا عقیدہ و متابعہ اختیار کیا تھا جس کی وجہ سے وہ حاجیوں میں بار بار لوگوں کو قتل کرتے تھے اور ان کے اموال لوٹ لیتے تھے۔

قرامطی نے خفیہ طور پر کوفہ پر حملہ کر کے اس پر قبضہ کرنے کا ارادہ کیا تھا لیکن یہ اس کام کو صحیح طرح نہ کر سکا۔

وزیر علی بن عیسیٰ نے بلاد اسلام پر اس قرامطی کی ترکتازیوں کے باوجود خلیفہ اور اس کے لشکر کے کمزور ہونے کی وجہ سے صحیح طور پر اس کا دفاع نہ کرنے کے سبب از خود وزارت سے استعفیٰ دے دیا تھا پھر اس کی جگہ وزیر بننے کے لئے علی بن مقلہ الکاتب نے کوشش کی تھی چنانچہ ابو الحسن نصر الحاجب کی سفارش پر ابو عبد اللہ البریدی نے وزیر بنا دیا تھا البریدی ابن مقلہ کے ساتھ تھا جس نے کہا ہے کہ ... کے ساتھ ... ہے کیونکہ اس نے اپنے ...

---

[1] شذرات الذہب ۲/ ۲۷۰، العبر ۲/ ۱۶۰، النجوم الزاہرۃ ۳/ ۱۸۵، ۲۰۸

بن منصور الحجبی کی خدمت کی تھی۔

پھر قرامطہ نے ... میں ایک گھر تیار کیا انہوں نے جا کر قرامطہ سے قتال کرکے ان کے لئے ابو طاہر اور ان کے بڑے بڑے سرداروں کو قید کر لیا اور مونس الخادم انہیں لے کر بغداد پہنچا اور ان لوگوں کے ساتھ جھنڈے تھے جن پر یہ آیت لکھی ہوئی تھی۔

"ہم یہ چاہتے ہیں کہ زمین کے کمزوروں پر احسان کریں اور ان میں لوگوں کو امام بنائیں اور ان میں لوگوں کو وارث بنائیں"۔

(سورۃ القصص آیت ۵)

اس موقع پر بغداد کے عوام بڑے خوش ہوئے کہ اب ان پر امداد کی قوت نہیں رہی جو عراق میں پہلے ہوئے تھے اور جنہوں نے اہل عراق پر فساد برپا کیا تھا اسی وقت قرامطہ نے اپنا سردار حریث بن مسعود کو بنایا تھا اور انہوں نے عیسیٰ بن موسیٰ کو بھی دعوت دی تھی اور یہ لوگ بقول علماء مہدی کی دعوت دیا کرتے تھے جس کی تفصیل عنقریب اپنی جگہ پر آ جائے گی۔

اسی سال خلیفہ مقتدر اور مونس الخادم کے درمیان وحشت پیدا ہوگئی تھی کیونکہ نازوک اور مقتدر کے ماموں کے لڑکے کے درمیان بھی کشیدگی پیدا ہوگئی تھی جس میں ہارون ابن غریب غالب آگیا تھا اور لوگوں میں یہ بات مشہور ہوگئی کہ اب امیر الامراء یہی ہے جب اس کی خبر مونس الخادم کو ہوئی تو وہ رقہ میں تھا اسی وقت بغداد آ گیا اور خلیفہ سے بات چیت کرکے صلح کرنی چاہی پھر خلیفہ نے ہارون کو دار الخلافہ سے منتقل کر دیا جس کی وجہ سے مونس الخادم اور خلیفہ کے درمیان کشیدگی پیدا ہوگئی اور مونس الخادم کے ساتھ امراء کی ایک جماعت بھی مل گئی اور دونوں کے درمیان پیغام رسانی کا سلسلہ چلتا رہا اور اسی حالت میں ۳۱۶ھ ختم ہو گیا اور یہ سب کچھ امور خلافت کے کمزور ہونے اور فتنوں کی کثرت کی وجہ سے ہوا۔

اسی سال رے کے حاکم حسین بن قاسم الداعی العلوی کا قتل دیلم کے بادشاہ مرداویج کے ہاتھوں ہوا۔

خواص کی وفات...... خواص میں سے اس سال جن لوگوں نے وفات پائی تھی بنان بن محمد بن حمدان بن سعید کی وفات اسی سال ہوئی تھی۔

بنان بن محمد بن حمدان بن سعید کے حالات...... یہ بنان بن محمد بن حمدان بن سعید ابو الحسن ہیں جو حمال کے نام سے مشہور تھے یہ بہت صاحب کرامت تھے اور لوگوں کے نزدیک ان کا بڑا مرتبہ تھا اور یہ بادشاہ کی کوئی چیز قبول نہیں کرتے تھے ایک دن انہوں نے ابن طولون کے کسی ناجائز کام پر نکیر کی تھی اور ان کو نیکی کا حکم دیا تھا تو اس نے غصہ میں ان کو شیر کے سامنے ڈلوا دیا تو شیر نے آ کر ان کو سونگھا اور پیچھے ہٹ گیا یہ دیکھ کر ابن طولون نے ان کو وہاں سے اٹھوا لیا اس کی وجہ سے لوگوں میں ان کی اور زیادہ عزت ہوگئی پھر بعد میں لوگوں نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا کہ مجھے شیر کا تو ڈر نہ تھا اور اس وقت میں درندوں کے جھوٹے اور اس کے بارے میں علماء کے اختلافات پر کہ پاک یا ناپاک کے بارے میں سوچ رہا تھا

اور لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ایک شخص بنان کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ فلاں شخص پر سو دینار میرا قرض ہے اور اس کے بارے میں لکھی ہوئی تحریر گم ہوگئی ہے آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ تحریر مجھے مل جائے بنان اس شخص سے کہنے لگے کہ میں ایک بوڑھا شخص ہوں اور میرے دانت کمزور ہو گئے ہیں اور مجھے حلوہ پسند ہے جا میرے لئے ایک رطل حلوہ خرید کر لاؤ وہ شخص چلا گیا اور کاغذ میں لے کر ایک رطل حلوہ خرید کر لے آیا اور کاغذ کھول کر وہ حلوہ بنان کو دینے لگا دیکھا کہ یہ وہی کاغذ ہے جس پر قرض کے بارے میں تحریر لکھی گئی ہے بنان نے پوچھا کہ کیا یہ وہی تحریر ہے اس نے کہا جی ہاں تب بنان نے کہا کہ یہ تحریر بھی لے جاؤ اور حلوہ بھی اور حلوہ اپنے بچوں کو کھلا دینا۔

ان کی وفات کے بعد ان کی تعظیم اور مرتبہ کی وجہ سے ان کے جنازہ میں بہت زیادہ لوگ شریک ہوئے۔

اسی سال محمد بن عقیل بلخی، ابوبکر بن ابی داؤد السجستانی الحافظ ابن الحافظ، ابو عوانہ یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم الاسفرائنی (جنہوں نے صحیح مسلم کی احادیث کی تخریج کی تھی اور کثرت سے انہیں احادیث حفظ تھیں) کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

نصر الحاجب کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ بڑے عقل مند اور امراء میں سے تھا قرامطہ کی جنگ میں اس نے ایک لاکھ دینار خرچ کئے تھے اور خود بھی ان سے لڑنے کے لئے نکلا تھا لیکن راستے ہی میں انتقال ہو گیا تھا اور یہ خلیفہ مقتدر کا دربان تھا۔

واقعات ۳۱۷ھ

اس سال مقتدر کو خلافت سے معزول کر کے اس کی جگہ محمد بن المعتضد باللہ کو خلیفہ بنایا گیا تھا۔

اس زمانے میں مونس خادم اور مقتدر کے درمیان بہت زیادہ کشیدگی پیدا ہو گئی تھی اور نفرت اتنی زیادہ ہو گئی تھی کہ لوگوں نے مقتدر کو خلافت سے ہٹا کر اس کی جگہ قاہر محمد بن المعتضد باللہ کو خلیفہ مقرر کر دیا تھا اور اس کے ہاتھ پر بیعت خلافت کر لی تھی اور قاہر باللہ اس کا لقب رکھا گیا تھا۔ یہ وسط محرم ہفتہ کی شب کا واقعہ ہے اور قاہر نے علی بن مقلہ کو وزیر بنایا تھا اور مقتدر کے گھر میں لوٹ مار کر کے اس میں سے بہت سا مال نکالا تھا اور ام مقتدر سے بھی پانچ لاکھ دینار وصول کئے گئے تھے جن کو اس نے اپنی قبر کے گنبد میں دفن کیا تھا اور سارا مال بیت المال میں جمع کر دیا تھا اور مقتدر اور اس کی والدہ اور اس کے دوسرے افراد اس کے خواص اس کی باندیوں نے دار الخلافہ کا محاصرہ کیا ہوا تھا اور مقتدر کے دربان اور خادم بھی بھاگ گئے تھے اور نازوک کو ان کے ساتھ سرحد کی جانب بھی بھیج دیا گیا تھا۔

مقتدر نے امراء اور سرداروں کی موجودگی میں ایک کاغذ پر خلافت سے دستبرداری لکھ کر قاضی ابو عمر محمد بن یوسف کے حوالے کر دیا تھا جس نے وہ تحریر مقتدر کے بیٹے کے حوالے کر کے اس کو اس کی حفاظت کی تاکید کی تھی لیکن دوبارہ مقتدر خلیفہ بن گیا تو اس نے قاضی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اسے قاضی القضاۃ مقرر کر دیا۔

اس کے بعد ۱۶ محرم بروز اتوار قاہر باللہ مسند خلافت پر فائز ہوا اور اس کے سامنے وزیر علی بن مقلہ بیٹھ گیا اور حالات کو دیکھ کر یہ اعلان کرایا کہ مقتدر کو خلافت سے ہٹا کر اس کی جگہ قاہر باللہ کو خلیفہ بنا دیا گیا ہے قاہر نے اسی وقت علی بن عیسیٰ کو قید سے آزاد کر دیا اور ان امراء کی تنخواہوں میں بھی اضافہ کر دیا جنہوں نے اس کی مدد کی تھی ان میں سے ابو الہیجاء بن حمدان بھی ہے۔

پھر پیر کے روز فوجی لوگ آئے اور تنخواہوں کا مطالبہ کیا اور ہنگامہ برپا کر دیا اور نازوک کو انہوں نے نشے کی حالت میں پکڑ کر قتل کر دیا پھر اس کو سولی پر لٹکا دیا اور وزیر ابن مقلہ اور دربان بھاگ گئے اور انہوں نے یا منصور یا مقتدر کے نعرے لگانے شروع کر دیئے۔ اتفاق سے اس وقت وہاں پر مونس خادم موجود نہیں تھا اور فوجی مونس خادم کے گھر کے دروازے پر پہنچ کر اس سے مقتدر کو باہر نکالنے کا مطالبہ کرنے لگے۔

مونس خادم نے اول دروازہ بند کر کے اسے تالا لگا دیا اور اس کے خادم فوجیوں سے مقابلہ کرتے رہے لیکن پھر مونس خادم کو یقین ہو گیا کہ مقتدر کو ان کے حوالے کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں تو اس نے مقتدر کو باہر نکلنے کا حکم دیا پہلے تو مقتدر کو ان سے کچھ خوف محسوس ہوا لیکن پھر وہ ہمت کر کے باہر نکل آیا جیسے ہی وہ باہر آیا تو لوگ خوش ہو کر اسے کندھوں پر بٹھا کر دار الخلافہ لے گئے وہاں پہنچ کر مقتدر نے کہا کہ میرے بھائی قاہر اور ابو الہیجاء سے میرے لئے امان طلب کرو کچھ دیر کے بعد ایک خادم ابو الہیجاء کا کٹا ہوا سر لایا پھر مقتدر نے اپنے بھائی قاہر کو بلا کر اسے اپنے سامنے بٹھا کر اس کو بوسہ دیا اور کہنے لگا کہ مجھے معلوم ہے کہ آپ بے قصور ہیں اور جو کچھ ہوا ہے آپ سے زبردستی کرایا گیا ہے۔

قاہر نے کہا کہ اے میرے بھائی میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں مقتدر نے جواب میں کہا کہ اللہ کی قسم میری طرف سے آپ کو کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی پھر مقتدر کی واپسی کے بعد تب جا کر قطعی طور پر مقتدر کی خلافت کا اعلان کرا دیا گیا اور امور سلطنت پہلی حکومت کے مطابق چلنے لگے اور نازوک اور ابو الہیجاء کے سر کو شہر میں گشت کرایا گیا اور یہ اعلان ہوتا رہا کہ یہ اپنے قول کی مخالفت کرنے والے کا سر ہے۔ ابو السرایا بن حمدان بھاگ کر موصل چلا گیا اور ابن نفیس جو مقتدر کا مخالف تھا اس لئے مقتدر کے خلافت پر واپس آنے کے بعد وہ بھی بھاگ کر موصل چلا گیا پھر وہاں سے آرمینیہ اور وہاں سے قسطنطنیہ چلا گیا اور وہیں پر مذہب نصرانیت پر اس کی موت آئی۔

اور مونس خادم دل سے مقتدر کا مخالف نہیں تھا وہ تو امراء کی ایک جماعت کی موافقت کی وجہ سے اس کا مخالف ہو گیا تھا اس بنا پر جب مقتدر اس کے گھر پر تھا تو اس نے اسے کوئی نقصان نہیں پہنچایا بلکہ اسے خوش رکھا اگر وہ اسے قتل کرنا چاہتا تو قتل کر سکتا تھا اور اس وقت اس سے کوئی بازپرس نہیں کر سکتا تھا اسی وجہ سے مقتدر نے خلیفہ بننے کے بعد ایک دستاویز اس کے پاس روانہ کی تھی اس موقع پر ابو علی مقلہ کو وزارت پر برقرار رکھا گیا اور محمد بن یوسف کو قاضی القضاۃ سے

مسند سے ہٹا دیا گیا اور اپنے بھائی قاہر کو اپنی والدہ کے پاس نظر بند کر دیا اور وہ اس پر بڑی شفقت کرتی تھی اس کا دل بہلانے کے لئے باندیاں خریدتی تھی اور اس کا بہت زیادہ اکرام کرتی تھی۔

قرامطہ کا حجر اسود چوری کر کے اپنے علاقے میں لے جانا اسی سال عراقی باشندے اپنے امیر منصور دیلمی کی ماتحتی میں بخیر و عافیت مکہ مکرمہ پہنچ گئے تھے اور پھر چاروں اطراف سے پے در پے لوگ حج کے واسطے پہنچے، یہ حج کے دن آٹھ ذی الحج کو اپنی جماعت کے ساتھ قرامطی بھی آ گیا تب جا کر لوگوں کو خطرہ محسوس ہوا اور قرامطہ نے لوگوں کے اموال لوٹنے شروع کر دیئے اور انہیں قتل کرنے لگا چنانچہ مکہ مکرمہ کی گلیوں میں اور اس کے بازاروں میں مسجد حرام میں اور خانہ کعبہ کے سامنے لوگوں کا قتل عام ہو رہا تھا اور ان کا امیر ابو طاہر خانہ کعبہ کے دروازے پر بیٹھا ہوا تھا اور لوگ اس کے ارد گرد گر رہے تھے اور تلواریں کام کر رہی تھیں اور یہ سب کچھ مقدس ماہ محترم اور مسجد حرام میں ہو رہا تھا انا للہ و انا الیہ راجعون اور وہ خبیث اعلان کر رہا تھا کہ میں نے ہی ان لوگوں کو پیدا کیا اور میں ہی انہیں فنا کرنے والا ہوں اور لوگ اس سے بھاگ کر غلاف کعبہ سے چمٹ جاتے لیکن وہاں بھی انہیں معاف نہیں کیا جا رہا تھا بلکہ ان کو قتل کیا جا رہا تھا اور بعض لوگوں کو خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے قتل کر دیا گیا اور جان کنی کی حالت میں وہ یہ شعر پڑھ رہے تھے

> "تم بہت سے عاشقوں کو اپنے شہروں میں بکھرا ہوا پاؤ گے (اصحاب کہف کی طرح انہیں معلوم نہیں کہ وہ یہاں کتنے دن ٹھہرے ہیں"۔

قرامطی جب اپنی ناپاک حرکتیں کر چکا (حجاج کرام کا قتل وغیرہ) تو اس نے مقتولین کو بئر زمزم میں دفن کرنے کا حکم دیا اور بہت سے لوگوں کو مسجد حرام میں مختلف مقامات پر دفن کر دیا گیا اور ان کی نماز جنازہ بھی نہیں پڑھی گئی اس لئے وہ حقیقت میں شہید تھے اور قبہ زمزم منہدم کر دیا گیا اور اس نے خانہ کعبہ کا دروازہ اکھیڑنے کا حکم دیا اور غلاف کعبہ اتار کر اس نے اپنے ساتھیوں کے سامنے اسے چاک کر دیا اور ایک شخص کو میزاب کعبہ کے قریب چڑھ کر اسے اکھاڑنے کا حکم دیا لیکن وہ شخص سر کے بل گر کر مر گیا پھر اس نے میزاب کعبہ کو ہاتھ نہیں لگایا پھر اس نے حجر اسود اکھیڑنے کا حکم دیا چنانچہ ایک شخص اسے بھاری چیز سے اکھیڑ رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہاں چلے گئے طیر ابابیل اور حجارۃ من سجیل پھر وہ جاتے ہوئے حجر اسود اپنے ساتھ لے گئے اور وہ بائیس برس تک ان کے پاس رہا جیسا کہ ہم ۳۳۹ھ میں بیان کریں گے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جب قرامطی حجر اسود لے کر اپنے شہر واپس جا رہے تھے تو امیر مکہ اور اس کے گھر والے اور اہل بیت اس کے پیچھے پیچھے جا رہے تھے اور اس سے وہ درخواست کر رہے تھے کہ ہمارا سارا سامان لے کر حجر اسود ہمیں واپس دے دو لیکن اس نے انکار کر دیا اور امیر مکہ نے اس سے قتال کیا لیکن جواب میں قرامطی نے امیر مکہ اور اس کے گھر والوں کو قتل کر دیا اور اس کی فوج کو بھی قتل کر دیا اور حجاج کا اموال لوٹ کر اور حجر اسود لے کر اپنے شہر کی طرف چلتا رہا اور حرم میں ایسی ظالمانہ حرکتیں کیں کہ اس سے پہلے اور اس کے بعد کسی نے ایسی ظالمانہ حرکتیں نہ کیں لیکن عنقریب خدا تعالیٰ ان کو ایسا عذاب دے گا (کہ ایسا عذاب کوئی کسی کو نہیں دے سکتا اور نہ ایسے گرفتار کر سکتا ہے الآیۃ، سورۃ الفجر آیت ۲۶،۲۵) اور ان لوگوں نے فاطمیین سے (جو بلاد افریقہ میں چھپے ہوئے تھے) تعلقات قائم کئے ہوئے تھے اور ان کے امیر کا لقب مہدی تھا اور اس کا نام ابو محمد عبید اللہ بن میمون القداح تھا اور وہ حقیقت میں رنگریز تھا جس کا تعلق قبیلہ سلمیہ سے تھا اور وہ اگرچہ مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا تھا لیکن وہ حقیقت میں یہودی تھا اور قبیلہ سلمیہ سے نکل کر وہ بلاد افریقہ میں داخل ہوا اور وہیں پر اس نے فاطمیین ہونے کا دعویٰ کیا اور کچھ دیہاتی اور جاہلوں نے اس کی تصدیق کی اور اس کی ایک چھوٹی سی حکومت قائم ہو گئی اور اس نے سجلماسہ شہر پر قبضہ کر لیا پھر اس نے مہدیہ نام کا ایک شہر بنایا اور وہی اس کی حکومت کا مرکز تھا اور قرامطہ کی اس سے خط و کتابت چلتی رہتی تھی اور یہ ایک دوسرے پر اعتراضات کرتے رہتے تھے لیکن بعض نے کہا کہ یہ لوگوں کو یہ بات دکھانے کے لئے ایسا کرتے تھے لیکن درحقیقت دونوں ایک تھے۔

ابن اثیر نے ذکر کیا ہے کہ اس مہدی نے ابو طاہر کو خط لکھا تھا کہ جو کچھ قرامطی نے حج کے موقع پر کیا تھا اس پر ملامت کرتے ہوئے لکھا کہ لوگوں کو تمہارے بارے میں چہ میگوئیاں کرنے کا موقع مل گیا اور جس چیز کو چھپا کر تم رہے تھے وہ ظاہر ہو گئی اور جو مال اپنے لوگوں سے لوٹا تھا اسے واپس کرنے کا حکم دیا چنانچہ اس نے جواب دیا کہ میں آپ کی باتوں پر عمل کروں گا اور آئندہ ایسا نہیں کروں گا۔

اور بعض محدثین بھی ان کے پاس قید تھے وہ بیس سال گرفتار رہنے کے بعد آزاد ہو گئے تھے اور بعض روایات کی وجہ سے ان لوگوں کے بارے میں عجیب و غریب واقعات بھی منقول ہیں۔

جس نے لوگوں کو گرفتار کیا تھا وہ ان سے بہت زیادہ خدمت لیتا تھا اور شیخ کی عادت تھی ان سے بہت برے طریقے سے پیش آتا تھا ایک بات وہ شیخ کی عزت میں کہنے لگا کہ آپ محمد کے بارے میں کیا کہتے ہو شیخ نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں تو وہ کہنے لگا کہ نعوذباللہ وہ تو ہمارا سیاسی تھا پھر اس نے ابوبکر عمر عثمان اور علی کے بارے میں پوچھا شیخ نے اس کا مطلب نہ سمجھا تو وہ کہنے لگا کہ ابوبکر ضعیف بے وقعت، عمر سخت دل، عثمان جاہل احمق اور علی جھوٹا تھا انہوں نے کسی کو علم نہ سکھایا اور ان کے سینے میں علم ہے انہوں نے ایسا کیوں نہیں کیا کہ ایک کو ایک علم دوسرے کو دوسرا علم سکھا دیتے پھر کہنے لگا کہ یہ ساری باتیں جھوٹی ہیں پھر کل اس نے وہ کہا کہ میں نے تم سے جو باتیں کی تھیں انہیں کسی پر ظاہر مت کرنا۔ یہ باتیں ابن الجوزی نے ذکر کی ہیں۔

ایک شخص کا قول ہے کہ میں ایک دن مسجد حرام میں طواف میں تھا کہ قرمطی نے میری جانب سے ایک شخص کو قتل کر دیا پھر بلند آواز سے کہنے لگا۔ اے گدھے کیا تم اس گھر کے بارے میں یہ نہیں کہتے تھے کہ (جو اس میں داخل ہوا امن پا گیا) (سورۃ آل عمران آیت ۹۷) امن کہاں گیا میں نے کہا کیا تم میرا جواب سننا چاہتے ہو تو اس نے کہا کہ ہاں میں نے کہا کہ اللہ نے اس سے مراد یہ لیا ہے کہ لوگوں نے اسے امن والا بنا دیا ہے اس کے بعد اس نے گھوڑے کی لگام پھیری اور چلا گیا۔

بعض نے سوال کیا کہ یہ لوگ اصحاب فیل سے بھی بڑے مجرم تھے ان کے باوجود ان پر عذاب نازل نہیں ہوا جیسا کہ اصحاب فیل پر فوری عذاب نازل ہوا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ آپ علیہ السلام کے دور سے پہلے اس کی عظمت و شرافت ظاہر کرنا تھا اگر ان پر عذاب نازل نہ ہوتا تو لوگوں کے دلوں سے ہمیشہ کے لئے خانہ کعبہ کی عظمت نکل جاتی لیکن قرامطہ کے دور میں تو شریعت نازل ہو چکی تھی اصول و ضوابط مقرر ہو چکے تھے اور ہر شخص کے دل میں خانہ کعبہ کی عظمت و شرافت راسخ ہو چکی تھی اس وجہ سے ان ظالموں پر عذاب نازل نہیں کیا گیا اللہ تعالیٰ نے ان کو اس دن کے لئے مہلت دی ہے جس دن آنکھیں پتھرا جائیں گی اور اللہ تعالیٰ کی عادت یہ ہے کہ وہ مجرموں کو پہلے مہلت دیتا ہے پھر انہیں زبردست طریقے سے پکڑتا ہے (سورۃ [illegible] آیت [illegible]) جیسا کہ آپ علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتا رہتا ہے لیکن جب اس کو پکڑتا ہے تو پھر اس کے لئے بچ نکلنا مشکل ہوتا ہے پھر یہ آیت تلاوت فرمائی:

"تم اللہ کو ظالموں کے اعمال سے غافل نہ سمجھو وہ تو انہیں آنکھیں پتھرا دینے والے دن کے لئے مہلت دے رہا ہے۔"

(سورۃ ابراہیم آیت ۴۲)

اور یہ بھی فرمایا کہ

"تم کو کافروں کا شہروں میں چلنا پھرنا دھوکا نہ دے یہ تھوڑا سا فائدہ ہے پھر ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بہت بری جگہ ہے۔" (سورۃ آل عمران آیت [illegible])

اور فرمایا:

"دنیا میں تھوڑا سا فائدہ ہے پھر ہماری طرف انہیں لوٹنا ہے پھر ہم انہیں سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے ان کے کفر کے بدلے۔"

(سورۃ یونس آیت [illegible])

اور فرمایا

"ہم انہیں تھوڑا سا فائدہ دیں گے پھر انہیں سخت عذاب کی طرف مجبور کر دیں گے۔" (سورۃ لقمان آیت [illegible])

اور تیرے رب کی پکڑ ایسی ہی ہوتی ہے جب وہ بستیوں کو پکڑتا ہے جو ظالم ہوں
بے شک اس کی پکڑ سخت دردناک ہے۔" (سورۃ ہود آیت [illegible])

کی تفسیر میں اختلاف پیدا ہو گیا کچھ حنبلی اس آیت کی تفسیر یہ کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ عرش پر آپ کو اپنے ساتھ بٹھائے گا لیکن دوسرے لوگوں نے کہا کہ اس سے مراد شفاعت عظمیٰ ہے اور ان کے مابین اختلاف اتنا شدت اختیار کر گیا کہ نوبت لڑائی تک پہنچ گئی اور دونوں طرف سے لوگ مارے گئے انا للہ وانا الیہ راجعون اور صحیح بخاری کی حدیث میں ہے کہ اس سے مراد مقام شفاعت عظمیٰ ہے اور یہی شفاعت لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے کے لئے ہوگی اور یہی وہ مقام ہے جس پر اولین و آخرین رشک کریں گے یہاں تک کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی اور اسی بارے میں آخری سب لوگ رشک کریں گے۔

اسی زمانے میں موصل میں دو گروہوں میں معاش کے مسئلے میں اختلاف ہو گیا تھا جس کی وجہ سے شرپسندوں نے ہنگامے کئے اور فسادات برپا کئے پھر کچھ دنوں کے بعد یہ فتنہ ختم ہو گیا۔

سال رواں ہی میں خراسان میں بنی ساسان اور ان کے امیر نصر بن احمد سعید کے درمیان اختلاف ہو گیا تھا۔

اسی سال شعبان میں موصل میں خارجی اور ربیع میں ایک دوسرے شخص کا ظہور ہوا تھا پھر ان علاقے والوں نے ان کا مقابلہ کر کے انہیں ختم کر دیا تھا۔

اسی زمانے میں مفلح اور روم کے بادشاہ دمستق کے درمیان مقابلہ ہوا تھا مفلح نے اسے شکست دے کر ارض روم کی طرف دھکیل دیا تھا اور کافی تعداد میں رومیوں کو قتل کیا تھا۔

سال رواں ہی میں بغداد میں تیز آندھی چلی تھی جس میں سرخ ریت اڑی اور سخت طرح سے ریت آئی تھی جس سے گھر بھر گئے تھے۔

خواص کی وفات...... خواص میں سے اس سال ان لوگوں نے وفات پائی محمد بن حسن بن فرج بن سفیان ابو بکر اخوذی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ مذہب ظاہریہ کے عالم تھے اور ان کی بہت سی تصانیف ہیں۔

احمد بن مہدی بن رستم ..... کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ عابد زاہد تھے تحصیل علم پر انہوں نے تین لاکھ درہم خرچ کئے تھے اور چالیس سال تک بستر پر نہیں لیٹے تھے۔

حافظ ابو نعیم نے ان کا ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ ایک دن ان کے پاس ایک عورت آ کر کہنے لگی کہ میں ایک آزمائش میں مبتلا ہو گئی ہوں مجھ سے زبردستی کسی نے زنا کر لیا ہے جس سے میں حاملہ ہو گئی اور میں نے اپنا عیب چھپانے کی کوشش کی ہے کہ جب میں نے لوگوں سے کہا کہ آپ میرے شوہر ہیں اور یہ حمل آپ سے ہے آپ سے درخواست ہے کہ آپ میری پردہ پوشی فرمائیں اور مجھے رسوا نہ کریں اللہ تعالیٰ آپ کی پردہ پوشی فرمائے گا اس عورت کی یہ بات سن کر آپ خاموش ہو گئے۔

انہی کا قول ہے کہ بچے کی پیدائش پر محلے کے لوگ اور امام مسجد مجھے مبارکباد دینے کے لئے آئے میں نے بھی ان کے سامنے خوشی کا اظہار کیا اور انہی کے ذریعے دو دینار کی مٹھائی منگا کر ان کو کھلائی اور میں اس عورت کے پاس ہر ماہ امام مسجد کے ذریعے دو دینار اس بچے کا خرچ بھیجا کرتا تھا دو سال کے بعد اس لڑکے کا انتقال ہو گیا جس کی وجہ سے محلے کے لوگ میرے پاس آ کر مجھ سے تعزیت کرنے لگے میں نے بھی ان کے سامنے صبر کا اظہار کیا پھر وہ عورت میرے پاس دو تین دن کے بعد ایک تھیلی لے کر میرے پاس لائی اور مجھے دعا دینے لگی کہ اللہ تعالیٰ آپ کی پردہ پوشی فرمائے جیسے آپ نے میری پردہ پوشی کی یہ دینار آپ کے دیئے ہوئے ہیں لہٰذا آپ یہ تھیلی رکھ لیں میں نے کہا یہ دینار میں نے آپ کے بچے کے لئے دیئے تھے اس کا انتقال ہو گیا ہے یہ آپ کی میراث ہے آپ جو چاہیں کریں اس کے بعد وہ چلی گئی۔ اس سال بدر بن ہیثم کا بھی انتقال ہوا تھا۔

بدر بن الہیثم کے حالات [1]..... یہ بدر بن ہیثم بن خلف بن خالد بن راشد بن ضحاک بن نعمان بن محرق بن نعمان بن منذر ہیں ابو القاسم لخمی القاضی الکوفی ہیں بغداد آئے تھے ابو کریب وغیرہ سے انہوں نے احادیث روایت کی تھیں چالیس سال کے بعد انہوں نے [illegible]

---

[1] [illegible] المنتظم [illegible] الوافی بالوفیات [illegible]

مناظرہ بازی کی تھی یہ ثقہ اور بڑے فاضل تھے ان کی وفات شوال میں کوفہ میں ایک سو سترہ سال کی عمر میں وفات پائی تھی۔ اسی سال عبداللہ بن محمد بن عبد العزیز کی وفات ہوئی تھی۔

عبداللہ بن محمد بن عبد العزیز کے حالات[1] ...... یہ عبداللہ بن محمد بن عبد العزیز بن المرزبان بن سابور بن شاہنشاہ ابوالقاسم البغوی ہیں جو ابن بنت منیع کے نام سے مشہور تھے یہ ۲۱۳ھ یا ۲۱۴ھ میں ان کی پیدائش ہوئی تھی ابو عبید القاسم بن سلام کو انہوں نے دیکھا تھا ان سے حدیث لکھی احمد بن حنبل علی بن مدینی، یحییٰ بن معین، علی بن جعد، خلف بن ہشام البزار سے احادیث سنی تھیں اور ان کے پاس ایک جز تھا جسے انہوں نے یحییٰ سے سنا تھا موسیٰ بن ہارون نے اس سے لے کر جلد میں پھینک دیا تھا اور کہنے لگے کہ انہوں نے تین راویوں کی روایت کو جمع کرنے کا ارادہ کیا ہے حالانکہ یہ ان شیوخ سے یہ احادیث نقل کرنے میں منفرد تھے یہ ثقہ و حافظ ضابط عالم تھے فقہ و حدیث سے انہوں نے روایتیں کی تھیں ان کی بہت سی تصانیف ہیں۔

موسیٰ بن ہارون الحافظ کا قول ہے کہ ابن بنت منیع ثقہ صدوق تھے ان سے کہا گیا کہ کچھ لوگ ان پر اعتراضات کرتے ہیں انہوں نے جواب دیا کہ یہ لوگ ان کے حاسدین میں سے ہیں اس لئے کہ ابن بنت منیع تو حق کے علاوہ کوئی بات نہیں کرتے۔

ابن ابی حاتم کہتے ہیں کہ عبداللہ بن محمد کی احادیث صحیح میں شمار ہوتی ہیں دارقطنی کا قول ہے کہ بہت کم حدیث کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار کرتے تھے اور جب کوئی حدیث کے بارے میں رائے کا اظہار کرتے تو ان کی بات ایسی مضبوط ہوتی ہے جیسے ساج کی لکڑی میں کیل گاڑ دی جاتی ہے۔

کامل میں ابن عدی نے ان پر اعتراض کرتے ہوئے کہا ہے کہ انہوں نے کچھ ایسی حدیثیں بیان کی ہیں کہ جن پر کسی نے اعتراض کیا ہے اور انکی حدیث تصنیف میں معرفت حاصل تھی۔ ابن الجوزی نے ابن عدی کی اس بات کا جواب دیتے ہوئے کہا ہے کہ ابن بنت منیع کی وفات اسی سال عید الفطر کے موقع پر ایک سو تین سال چند دن کی عمر میں ہوئی تھی اس کے باوجود ان کی سماعت بصارت صحیح تھی دانت بھی ختم نہیں ہوئے تھے اور اس وقت بھی یہ باندیوں سے مباشرت کرتے تھے بغداد میں ان کی وفات ہوئی اور باب التبن والے قبرستان میں ان کی تدفین ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحمت نازل فرمائے اور ان کی قبر کو نور سے منور فرمائے۔

محمد بن ابی الحسین بن محمد بن عثمان رضی اللہ عنہ کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ ابن ابی السری سے مشہور تھے بغداد آ کر انہوں نے محمد بن عبداللہ الانصاری سے احادیث بیان کی تھیں اور ان سے علی بن المظفر نے احادیث بیان کی تھیں یہ ثقہ ثبت حفاظ و اقران کی صفت کے ساتھ متصف تھے انہوں نے ان سے زائد احادیث پر اعتراض کیا ہے جو بھی اسی سال مکہ مکرمہ میں قرامطہ کے ہاتھوں قتل ہوئے تھے۔ الکعبی المعتزلی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

الکعبی المتکلم کے حالات[2] ...... یہ ابوالقاسم عبداللہ بن احمد بن محمود الکعبی المتکلم ہیں جو قبیلہ کعب کی طرف منسوب ہیں اور معتزلہ کے مشائخ میں سے ہیں کعبیہ جماعت بھی انہی کی طرف منسوب ہے۔ ابن خلکان کا قول ہے کہ یہ کبار متکلمین میں سے تھے اور علم الکلام میں ان کے کچھ مخصوص مسائل تھے ان میں سے ایک یہ بھی تھا ان کے نزدیک اللہ کے افعال بلا اختیار و مشیت صادر ہوتے ہیں۔

میں یہ کہتا ہوں کہ یہ بات قرآن کی مختلف نصوص کے خلاف ہے اللہ نے فرمایا:

"تمہارا رب پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے اور جیسا پسند کرتا ہے"۔ [illegible]

اللہ نے یہ بھی فرمایا کہ:

"اگر تمہارا رب چاہتا تو وہ لوگ ایسا نہ کرتے"۔ [illegible]

---

[1] تذکرۃ الحفاظ [illegible] تاریخ بغداد [illegible]

[2] تاریخ بغداد [illegible] شذرات الذہب [illegible] لسان المیزان [illegible]

اور یہ بھی فرمایا

"اگر ہم چاہتے تو ہر نفس کو اس کی ہدایت دے دیتے" (سورۃ السجدہ: ۱۳)

اور یہ بھی کہا کہ

"اگر ہم چاہتے کہ ہم اس بستی والوں کو ہلاک کریں تو ان کے ساتھ خوشحالی" والوں کو حکم دیتے" (سورۃ بنی اسرائیل: ۱۶)

ان کے علاوہ بھی ایسی باتیں ہیں جو صحیح ہیں اور عقل کے موافق ہیں۔

واقعات ۳۱۸ھ

اس سال مقتدر نے اپنے وزیر ابو علی بن مقلہ کو دو سال چار ماہ کے بعد وزارت سے معزول کر دیا تھا اور اس کی جگہ سلیمان بن حسن بن مخلد کو وزیر مقرر کیا تھا اور علی بن عیسیٰ کو معاون بنا دیا تھا۔

سال رواں جمادی الاولیٰ میں ابو علی بن مقلہ کے گھر آگ لگ گئی تھی جس کے بنانے پر اس نے ایک لاکھ درہم خرچ کئے تھے لوگوں نے اس کی لکڑی اور اینٹیں سب کچھ لوٹ لیا تھا اور خلیفہ نے بھی اس پر دو لاکھ دینار جرمانہ مقرر کیا تھا۔

اسی سال خلیفہ مقتدر نے دار الخلافہ میں رہنے والے لوگوں کو دار الخلافہ سے نکال دیا تھا کیونکہ انہوں نے مقتدر کی باتوں پر تنقید کے خلاف بہت زیادہ باتیں کرنی شروع کر دی تھیں کہ جو خلافت کی مدد کرے گا وہ اس کو اس پر مسلط کرے گا اور بہت بڑے گڑھے کو کھود جائے گا اور [illegible] سے جو نہیں نکلے گا۔

ان باتوں کی وجہ سے خلیفہ نے ان کو جلاوطن کر دیا تھا اور جو شہری ہو گئے تھے ان کو سزا دی تھی اور ان کے اکثر رشتہ داروں کے گھر جلا دیئے تھے اور ان کی بعض عورتوں اور بچوں کو بھی جلا دیا تھا اور ان کو ذلیل کر کے بغداد سے نکال دیا گیا پھر وہ لوگ واسط چلے گئے اور وہاں پر انہوں نے دست درازی اور [illegible] سے نائب حاکم کو نکال دیا خلیفہ نے ان سے مقابلے کے لئے مونس الخادم کو مقرر کیا اس نے ان پر سخت حملہ کر کے ان کے کافی لوگوں کو قتل کر دیا اور بقیوں کو وہاں سے نکال باہر کیا اور ان کی قوت و طاقت کو بالکل ختم کر دیا۔

اس سال خلیفہ نے ناصر الدولہ الحسین بن حمدان کو موصل سے معزول کر کے اس کی جگہ اس کے چچا سعید اور نصر جو حمدان کے بیٹوں سعید اور نصر کو مقرر کیا تھا اور خود اس کو دیار ربیعہ، نصیبین، سنجار، خابور، راس العین، میافارقین اور ارزن کا والی مقرر کیا تھا اور اس علاقہ میں خلیفہ کے پاس بھیجنے کے لئے [illegible] بھی لگایا تھا۔

اسی سال جمادی الاولیٰ میں بادوریا میں صالح بن محمود نامی شخص کا ظہور ہوا تھا بنی مالک کی ایک جماعت نے اس کی اطاعت قبول کر لی تھی [illegible] سنجار [illegible] اس کا محاصرہ کر لیا چنانچہ انہوں نے اس میں داخل ہو کر لوگوں کے اموال لوٹ لئے تھے اور پھر لوگوں کو خطبہ دیا تھا جس میں انہیں نصیحتیں کی تھیں ان میں سے چند نصیحتیں یہ ہیں ہم شیخین کی ولایت تسلیم کرتے ہیں اور عثمان سے براءت کا اظہار کرتے ہیں اور مسح علی الخفین کے ہم قائل نہیں ہیں پھر اس نے نصیبین [illegible] خوب لوٹا بعد ازاں نصر بن حمدان نے اس کا مقابلہ کر کے اس کے دونوں بیٹوں سمیت اسے گرفتار کر لیا اور بغداد بھیج دیا [illegible] کی تشہیر کرائی گئی۔

ایک اور شخص کا ظہور موصل میں ہوا تھا ایک ہزار افراد نے اس کی اطاعت قبول کر لی تھی ابن حمدان نے اس کا [illegible] مقابلہ [illegible] قتل کر کے ایک ہزار کو قیدی بنا لیا پھر ان کو فروخت کر دیا اور [illegible] ابن حمدان سے [illegible] موصل کے [illegible] نے اس کا مقابلہ کر کے اس کو گرفتار کر لیا اور اسے بغداد بھیج دیا سال رواں ہی میں خلیفہ نے اپنے بیٹے ہارون کو [illegible] کرمان [illegible] تھا اور [illegible] اس کے ساتھ کیا تھا [illegible] ابو العباس [illegible] مغرب مصر شام [illegible]

جو کچھ دوبارہ تھا وہ فن و علم و ادب کی ضرورت کا کمیاب ذخیرہ تھا۔

اسی سال عبد السمیع بن ایوب بن عبد العزیز ہاشمی نے لوگوں کو حج کرایا تھا اور لوگ قرامطہ سے حفاظت کے لئے اپنے ساتھ ڈھالیں اور خود لے گئے تھے۔

خواص کی وفات ... خواص میں سے اس سال مندرجہ ذیل لوگوں کی وفات ہوئی تھی احمد بن اسحاق نے اسی سال وفات پائی تھی۔

احمد بن اسحاق کے حالات [1] یہ احمد بن اسحاق بن البہلول بن حسان بن ابی سنان ابو جعفر التنوخی الانباری الحنفی القاضی ثقہ راوی ہیں۔ تمام علوم کے ماہر تھے انہوں نے بہت زیادہ احادیث کا سماع کیا تھا لیکن ان سے انہوں نے صرف ایک حدیث روایت کی تھی۔ یہ نحو کے عالم، عربی میں فصیح اور عمدہ شاعر تھے عمدہ فیصلے کرنے والے تھے۔

ان کا ایک واقعہ ہے کہ ایک بار مقتدر کی والدہ نے کوئی چیز وقف کی تھی انہوں نے اس وقف نامے کی ایک کاپی سرکاری دفتر میں اپنے پاس محفوظ کی ہوئی تھی بعد میں ام مقتدر نے اس وقف کو ختم کرنے کا ارادہ کیا اور ان کے پاس پیغام بھیجا کہ اس وقف نامے کی کاپی لے کر آئیں چنانچہ یہ پردہ کے پیچھے ان کے پاس گئے اور ان کا مقصد سمجھ گئے اور ان سے کہنے لگے کہ آپ کا جو ارادہ ہے اس پر عمل اس وقت ہو سکتا ہے کہ آپ مجھے معزول کر کے میری جگہ کسی دوسرے کو قاضی بنا دیں کیونکہ میں اس وقت مسلمانوں کا قاضی ہوں دوسری صورت یہ ہے کہ آپ اپنا ارادہ ترک کر دیں باقی میرے قاضی رہنے کی صورت میں یہ نہیں ہو سکتا ام مقتدر نے مقتدر سے شکایت کی مقتدر نے ان سے بات چیت کی تو انہوں نے وہی جواب دیا مقتدر نے والدہ سے کہا کہ دیکھو اس کو اس سے کوئی مطلب نہیں اور ہمارا ان کو تنگ کرنا بھی ٹھیک نہیں۔ مقتدر کی والدہ کی سمجھ میں بات آ گئی اور اس نے اپنا ارادہ ترک کر دیا جس پر خلیفہ نے کہا کہ جو شخص اللہ کے معاملات کو مخلوق کے معاملات پر مقدم رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو لوگوں کے شر سے محفوظ رکھیں گے اور اسے بہترین رزق عطا فرماتے ہیں۔ اسی سال چوراسی سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی تھی۔ یحییٰ بن محمد بن صاعد کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

یحییٰ بن محمد بن صاعد کے حالات [2] یہ یحییٰ بن محمد بن صاعد ابو محمد ہیں جو ابو جعفر المنصور کے آزاد کردہ غلام تھے۔ حدیث کے لئے انہوں نے دور دراز کے سفر طے کئے تھے یہ کبار حفاظ اور حدیث کے شیوخ میں سے تھے اکابر میں کی ایک جماعت نے ان سے احادیث لکھی تھیں ان کی بہت سی تصنیفات ہیں جو ان کی قوت حافظہ پر دلالت کرتی ہیں۔ نوے سال کی عمر میں کوفہ میں انہوں نے وفات پائی۔ الحسن بن علی بن احمد بن بشار بن زیاد کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

الحسن بن علی بن احمد کے حالات [3] یہ حسن بن علی بن احمد بن بشار بن زیاد ہیں جو ابن العلاف الضریر النہروانی سے مشہور تھے۔ یہ مشہور شاعروں میں سے تھے اور معتضد کے قصہ گوؤں میں سے تھے۔ ان کا ایک مرثیہ ہے جو انہوں نے اپنی بلی کی وفات پر کہا تھا جسے ان کے پڑوسیوں نے کبوتر کے بچے گھونسلوں سے اٹھا کر کھانے کی وجہ سے مار دیا تھا اس مرثیہ میں ادب و حکمت کی بہت سی باتیں ہیں۔

بعض نے کہا ہے کہ اس مرثیہ میں انہوں نے بلی سے مراد معتز کو لیا ہے لیکن واضح طور پر اس کا نام نہیں لیا جا سکا۔ کیونکہ معتز کا قتل ہوا تھا یہ مرثیہ ۶۵ شعروں پر مشتمل ہے جس کے اول شعر کا ترجمہ یہ ہے۔

اے بلی تو ہم سے جدا ہو گئی تو ہم سے جدا ہونے کے بعد واپس نہیں آئی حالانکہ تو ہمارے بچوں کے درجہ میں تھی۔

---

(۱) تاریخ بغداد ۴/ ۳۰، ۳۱، طبقات الحنفیہ ۱/ ۲۹۲، العبر ۲/ ۱۷۳، الوافی بالوفیات ۶/ ۲۴۳، ۲۴۴

(۲) تذکرۃ الحفاظ ۲/ ۷۷۶، تاریخ بغداد ۱۴/ ۲۳۱، ۲۳۴

(۳) تاریخ بغداد ۷/ ۳۷۹، ۳۸۰، شذرات الذہب ۲/ ۲۷۷، ۲۷۸

واقعات ۳۱۹ھ

اس سال محرم میں حجاج حج سے فارغ ہو کر بغداد واپس لوٹے تھے اس سال ایک بڑے لشکر کے ساتھ مونس الخادم بھی حج پر گیا تھا جس کی وجہ سے لوگ بڑے خوش ہوئے تھے اور انہوں نے بغداد کو سجایا تھا اور مونس کے لئے خیمے لگائے تھے۔

مونس الخادم کو راستے میں پتہ چلا کہ قرامطہ ان کے آگے آگے جا رہے ہیں جس لئے اس نے لوگوں کو عام راستے سے ہٹا کر کئی روز تک گھاٹیوں اور جھاڑیوں میں چلایا اور لوگوں نے ان راستوں میں عجیب و غریب مناظر کا مشاہدہ کیا ایک لال پتھر دیکھی اور بہت سے لوگوں کے چہروں کو مسخ شدہ دیکھا۔ ایک عورت دیکھی جو پتھر بن چکی تھی اور مونس نے یہاں سے چند چیزیں بھی اٹھائی تھیں تا کہ انہیں دکھا کر خلیفہ ان کی باتوں کی تصدیق کرے۔ یہ بات ابن الجوزی نے منتظم میں ذکر کی ہے بعض نے کہا ہے کہ یہ قوم ثمود یا عاد یا شعیب کے کھنڈرات تھے۔

اس سال مقتدر نے ایک سال دو ماہ نو ایام بعد اپنے وزیر سلیمان بن حسن کو وزارت سے معزول کر کے اس کی جگہ ابو القاسم عبید اللہ بن محمد الکلوذانی کو مقرر کیا تھا پھر دو ماہ تین ایام کے بعد اسے بھی معزول کر دیا تھا پھر اس کی جگہ حسین بن قاسم کو وزیر بنایا پھر اس کو بھی معزول کر دیا۔

اسی زمانے میں خلیفہ اور مونس الخادم کے درمیان اختلافات پیدا ہو گئے کیوں کہ خلیفہ نے محاسبی کے عہدہ پر محمد بن یاقوت کو مقرر کیا تھا جو پولیس افسر بھی تھا مونس الخادم کی رائے یہ تھی کہ اس پر علماء اور قاضی ہوں نہ پولیس افسر کیوں کہ ان میں اس کی بالکل صلاحیت نہیں ہے اور ان دونوں کے درمیان اختلافات جاری رہے حتیٰ کہ خلیفہ نے اسے محاسبین اور پولیس دونوں عہدوں سے معزول کر دیا تب جا کر ان میں صلح ہوئی پھر اسی سال ذی الحجہ میں ان کے درمیان اختلافات اتنے شدید ہو گئے کہ مقتدر کے قتل تک نوبت پہنچ گئی۔ اسی سال طرطوس کے حاکم ثمل نے رومیوں پر سخت حملہ کر کے کافی رومیوں کو قتل کر دیا اور تین ہزار کے قریب گرفتار کر لئے اور کافی سارا مال غنیمت سونا چاندی کی صورت میں حاصل کیا پھر دوسری بار اسی طرح سخت حملہ کیا۔ ابن الدیرانی الارمنی نے روم کے بادشاہ کو خط کے ذریعے مسلم شہروں پر حملے کے لئے ابھارا اور ساتھ ہی اپنی طرف سے مدد کا وعدہ بھی کیا۔

چنانچہ رومی ایک بڑا لشکر لے کر مسلم شہروں میں داخل ہو گئے اور ارمنی کی طرف سے کمک بھی ان کے پاس پہنچ گئی مسلمانوں کی طرف سے یوسف بن ابی الساج کا غلام مفلح (جو آذربائیجان کا نائب حاکم تھا) ایک لشکر جرار کے ساتھ ان کے مقابلے کے لئے نکلا اور اسی نے ابن الدیرانی کے شہر کا قصد کیا اور ملک ارمینیہ کے قریب وہاں کے باشندوں کو ہلاک کر دیا اور کافی لوگوں کو گرفتار کر لیا اور بہت سا مال غنیمت حاصل کر لیا اور وہیں کے قلعے میں بند ہو کر رومیوں کو بلوایا چنانچہ انہوں نے شمیشاط پہنچ کر اس کا محاصرہ کر لیا۔ جس کی وجہ سے وہاں کے باشندوں نے موصل کے نائب حاکم سعید بن حمدان سے مدد طلب کی چنانچہ وہ ان کی مدد کے لئے اسی وقت پہنچ گیا اور وہ اسے فتح کرنے والے تھے جیسے ہی رومیوں کو ان کی آمد کا پتہ چلا تو وہ فوراً وہاں سے بھاگ گئے اور ملطیہ میں لوٹ مار کرتے ہوئے واپس اپنے شہروں کو لوٹ گئے اور ان کے ساتھ بغداد کا باشندہ ابن نفیس بھی تھا جس نے نصرانی مذہب اختیار کر لیا تھا اور واپس جاتے ہوئے بھی ابن حمدان نے ان کا پیچھا کرتے ہوئے کافی لوگوں کو قتل کر دیا تھا اور کچھ کو گرفتار کر لیا تھا اور مال غنیمت بھی حاصل کیا تھا۔

ابن الجوزی کا قول ہے کہ اسی سال شوال میں بہت بڑا سیلاب آیا تھا حتیٰ کہ تکریت کے بازاروں میں دس ہاتھ پانی جمع ہو گیا تھا اس کی وجہ سے چار سو گھر غرق ہو گئے تھے اور بے شمار مخلوق ہلاک ہوئی تھی حتیٰ کہ نصرانی اور مسلمان اکٹھے دفن کئے گئے تھے اور دونوں میں فرق کرنا مشکل ہو گیا تھا اور لوگوں نے گمان کیا کہ قیامت آ گئی ہے پھر اللہ نے بارش کے ذریعے اس کا سد باب کیا۔

خواص کی وفات خواص میں سے اس سال وفات پانے والے یہ لوگ تھے حسین بن عبد الرحمن کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔ یہ شامی مردوں کے دمشقی اور ابن الصابونی سے مشہور تھے ثقہ اور عالم تھے بغداد آئے تھے اور وہاں پر احادیث بیان کی تھیں۔

علی بن حسین بن حرب بن عیسیٰ ان کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ ایک طویل زمانے تک مصر کے قاضی رہے یہ ثقہ عالم تھے

اپنے وقت میں سب سے بڑے فقیہ اور عالم تھے مذہب شافعی پر انہوں نے تفقہ حاصل کی تھی۔ طبقات شافعیہ میں ہم نے ان کا تذکرہ کر دیا ہے انہوں نے المقتدر بن ۳۱۶ھ میں قضاۃ سے استعفیٰ دے دیا تھا اور استعفیٰ کے بعد وفات تک بغداد ہی میں رہے اور پھر بغداد ہی میں اسی سال ماہ صفر میں وفات پائی ابو سعید الاصطخری نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور اپنے گھر میں انہیں دفن کیا۔

دارقطنی کا قول ہے کہ ابو عبدالرحمن نسائی نے اپنی سنن میں ان سے احادیث لی ہیں شاید ان سے ۲۰ سال قبل ان کی وفات ہوئی۔

محمد بن فضل بن عباس ابو عبداللہ البلخی زاہد کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی ان کے بارے میں منقول ہے کہ چالیس سال تک انہوں نے خواہش نفس کی پیروی نہیں کی اور خدا کی مرضی کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھایا اور تیس سال تک فرشتوں کو گناہ لکھنے کا موقع نہیں دیا۔

محمد بن سعد بن ابو حسین الوراق کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی ابو عثمان نیشاپوری کے ساتھی ہیں یہ بہت بڑے فقیہ تھے اور معاملات پر گفتگو کیا کرتے تھے ان کے عمدہ کلام میں سے ہے کہ بدنظری سے بچنے والے کی زبان پر اللہ تعالیٰ نیک حکمت کا کلمہ جاری فرمائے گا جس سے سامعین راہ راست پر آ جائیں گے اور شبہات سے پرہیز کرنے والے کے دل کو اللہ تعالیٰ ایسا روشن کرے گا کہ اللہ کی مرضی پر اس کے لئے چلنا آسان ہو جائے گا۔

یحییٰ بن عبداللہ بن موسیٰ ابو بکر الفارسی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی انہوں نے مصر میں ربیع بن سلیمان سے احادیث لکھی تھیں یہ فقہ کے عالم تھے احکام سے واقف تھے۔

واقعات ۳۲۰ھ

اسی سال مقتدر باللہ کے قتل کا واقعہ پیش آیا تھا کیونکہ مونس الخادم خلیفہ سے ناراض ہو کر شان و شوکت حشم و خدم کے ساتھ بغداد سے موصل کا رخ کر کے چلا گیا تھا اور راستے میں اس نے اپنے غلام بشری کو منافع دریافت کرنے کے لئے مقتدر کے پاس بھیجا اور اس کو قاصد کے ہاتھ ایک خط بھی دیا جس میں اس نے مقتدر سے ناراضگی کی وجوہات بیان کی تھیں جب وہ غلام بغداد پہنچا تو خلیفہ کے وزیر نے (جو مونس کا سخت مخالف تھا) اس سے خط کا مطالبہ کیا اس نے یہ کہہ کر کہ وہ خلیفہ کے نام ہے دینے سے انکار کر دیا پھر اس وزیر نے اپنے سامنے خط کھول کر کہا کہ اس خط کا مضمون میرے سامنے بیان کرو اس نے کہا کہ میرے آقا کی جانب سے اس بات کی اجازت نہیں ہے وزیر نے اس سے سخت کلامی کی اور اس کا مال لوٹ لیا اور اس کو مارنے کا حکم دیا اور تین لاکھ دینار اس سے وصول کیا اور اس کی مونس الخادم سے کہ تمام ساتھیوں کی جاگیریں لوٹنے کا حکم دیا جس کی وجہ سے مقتدر کے پاس اس کا مرتبہ بڑھ گیا اور معتمد الدولہ کا اس کو لقب دیا گیا اور اس کا نام دینار پر کندہ کیا اور اسے کافی اختیارات سونپ دیئے جس کی وجہ سے اس نے کافی لوگوں کو ان کے عہدوں سے معزول کر دیا اور ان کی جگہ اپنے پسندیدہ افراد کو مقرر کیا اور بڑے لوگوں سے تعلقات ختم کر کے نئے لوگوں سے تعلقات قائم کر لئے اور کچھ عرصہ تک خوب خوش رہا اور سلمان بن حسن نے محمد بن یاقوت کو بلا کر انہیں مونس کی وزارت کی پیشکش کی۔

دوسری جانب مونس ایک ماہ تک قیام کر کے موصل میں داخل ہوا اور امراء عرب سے کہنے لگا کہ خلیفہ نے مجھے موصل اور دیار ربیعہ کا والی بنایا ہے چنانچہ لوگوں کی ایک بڑی تعداد اس کے ساتھ ہو گئی اور اس نے بھی ان پر خوب اموال خرچ کئے اور وہ پہلے بھی ان کے احسانات کے تحت تھے۔

اس موقع پر مقتدر کے وزیر نے موصل کے حکمران اور بنو حمدان کو مونس سے مقابلہ کرنے کا حکم دیا چنانچہ وہ تیس ہزار کا لشکر لے کر اس کے مقابلہ کے لئے نکلے مقتدر بھی اپنے آٹھ سو ساتھیوں کے ساتھ ان کے مقابلے کے لئے نکلا اور ان کا مقابلہ کر کے مونس نے ان کو شکست دے دی اور مونس کا صرف ایک آدمی مارا گیا تھا جس کا نام یلبق تھا مونس نے بلا مقابلہ بہت بڑی تعداد کو قتل کیا اس کے بعد مونس موصل میں داخل ہوا تو ہر طرف سے لوگوں نے اس کی اطاعت قبول کر لی تھی کہ اس کا ایک بہت بڑا لشکر تیار ہو گیا اور وہ پہنچ کر خلیفہ نے معزول کر کے اس کی جگہ فضل بن جعفر بن فرات کو مقرر کیا جو مقتدر کا سب سے آخری خلیفہ تھا۔

مونس خادم موصل میں ٹھیرنے کے بعد ماہ شوال میں ایک بڑے لشکر کے ساتھ خلیفہ مقتدر سے اپنی فوج کی تنخواہ لینے کے ارادے سے بغداد کی طرف چلا اور مقدمۃ الجیش کے طور پر چند لوگوں کو آگے بھیج دیا اور مونس نے باب شماسیہ کے قریب پہنچ کر پڑاؤ ڈالا اور ابن یاقوت اور ہارون بن غریب بادل نخواستہ اس سے مقابلے کے لئے نکلے اور انہوں نے خلیفہ سے کہا کہ فوجیوں کی تنخواہ کے لئے اپنی والدہ سے قرض لیں انہوں نے کہا کہ میری والدہ کے پاس کچھ بھی نہیں ہے اور خلیفہ نے واسط فرار ہونے کا ارادہ کیا اور یہ کہ بغداد کو اس وقت مونس الخادم کے حوالے کر دیا جائے جب حالات معمول پر آ جائیں گے تو واپس آ جاؤں گا لیکن ابن یاقوت نہیں مانا اور اس نے مونس سے مقابلے کا مشورہ دیا اس لئے کہ جب لوگ اسے دیکھیں گے کہ خلیفہ خود میدان میں نکل آیا ہے تو مونس کو چھوڑ کر خلیفہ کے پاس آ جائیں گے۔

بادل نخواستہ خلیفہ سوار ہو کر اس حال میں کہ اس کے سامنے فقہاء تھے اور ان کے ساتھ کھلے ہوئے قرآن پاک تھے۔ خلیفہ نے چادر اوڑھی ہوئی تھی اور عوام اس کے ارد گرد تھی میدان جنگ سے بہت دور ٹھیر کر اس نے اعلان کر دیا کہ مقتول کا سر لانے والے کے لئے پانچ اور زندہ گرفتار کر کے لانے والے کے لئے دس درہم ہیں پھر ابن یاقوت نے امراء کو اس کے پاس بھیجا کہ خلیفہ کو میدان میں نکلنے پر مجبور کیا جائے چنانچہ انہوں نے جا کر اس سے بات کی تو اس نے انکار کر دیا لیکن پھر اصرار کرنے پر مجبوراً میدان میں نکلا تھوڑی دیر کے بعد ہی تمام لشکر شکست کھا کر بھاگ گیا اور خلیفہ کی طرف انہوں نے کوئی توجہ نہیں دی۔

اور مونس کے امراء میں سے علی بن بلیق نے خلیفہ کو پکڑ لیا اور اس کو بوسہ دے کر کہا کہ اللہ اس کا برا کرے جس نے آپ کو نکلنے پر مجبور کیا پھر اس کو اپنی قوم کے حوالے کر دیا انہوں نے اس پر ہتھیار اٹھا لئے اس نے کہا کہ میں تمہارا خلیفہ ہوں تمہیں معلوم نہیں انہوں نے کہا کہ آپ ابلیس کے خلیفہ ہیں آپ نے یہ اعلان نہیں کرایا کہ مقتول کا سر لانے والے کے لئے پانچ اور زندہ لانے والے کے لئے دس درہم ہیں پھر انہوں نے اس پر حملہ کر دیا جس کی وجہ سے وہ زمین پر گر پڑا پھر دوسرے نے اس کو ذبح کر دیا اور اس کا سارا سامان لوٹ لیا حتی کہ اس کی شلوار بھی اور وہ اسے بالکل ننگا کر کے چھوڑ گئے کسی دوسرے شخص نے گھاس کے ذریعے اس کا ستر ڈھانپ دیا پھر اسے وہیں دفن کیا گیا اور اس کے نشانات مٹا دیئے گئے اور مغاربہ مقتدر کے سر کو لکڑی پر اٹھا کر لے جا رہے تھے اور اس پر لعنت کر رہے تھے۔

جب وہ اسے لے کر مونس الخادم کے پاس پہنچے تو وہ اس وقت موجود نہیں تھا جب اس نے مقتدر کے سر کو دیکھا تو اپنے سر و چہرہ پر تھپڑ مارنے لگا اور کہنے لگا کہ تم ہلاک ہو میں نے تم کو اس کا حکم نہیں دیا تھا اور قسم بخدا ہم سب قتل کئے جائیں گے پھر وہ سوار ہو کر دار الخلافہ کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا تا کہ اسے لوٹا نہ جائے اور عبد الواحد بن مقتدر، ہارون بن غریب اور رائق کے بیٹے مدائن کی طرف بھاگ گئے اور مونس کا یہ اقدام لوگوں کے لئے اپنے علاقے میں خلیفہ بننے اور امور خلافت کمزور ہونے کا سبب ہوا اور یہ باتیں مقتدر کی طرف سے امور خلافت کمزور ہونے کا سبب بنی تھیں جیسے کہ فضول خرچی، عورتوں کی باتیں ماننا اور وزراء کو بار بار معزول کرنا حتی کہ کہا گیا کہ خرافات میں اس نے آٹھ کروڑ دینار خرچ کئے تھے۔

مقتدر باللہ کے حالات [1] جعفر بن احمد المعتضد باللہ احمد بن ابی احمد الموفق بن جعفر المتوکل علی اللہ بن محمد المعتصم بن ہارون الرشید امیر المومنین العباسی ہیں ان کی کنیت ابو الفضل تھی ان کی ولادت سن ۲۸۲ھ ۲۲ رمضان بروز شب جمعہ ہوئی تھی لوگوں نے ان کے بھائی المکتفی باللہ کے بعد ۲۹۵ھ ۱۳ ذیقعدہ بروز اتوار ان کے ہاتھ پر بیعت خلافت کی تھی اور اس وقت ان کی عمر تیرہ سال ایک ماہ چند ایام تھی اسی وجہ سے سن ۲۹۶ھ میں فوجیوں نے کم عمری اور عدم بلوغت کی وجہ سے انہیں خلافت سے معزول کر کے ان کی جگہ عبد اللہ بن معتز کو خلیفہ بنانے کی کوشش کی تھی لیکن ان کا یہ ارادہ پورا نہ ہو سکا اور وہ ایک ہی دن معاملہ درہم برہم ہو گیا تھا۔

اس کے بعد سن ۳۱۷ھ میں پھر انہیں خلافت سے معزول کر کے ان کے بھائی محمد قاہر کو خلیفہ بنایا تھا لیکن ان کی خلافت دو دن سے زیادہ نہیں چل سکی تھی پھر دوبارہ مقتدر ہی کو خلیفہ بنا دیا گیا تھا جیسا کہ پہلے بھی اس کا بیان ہو چکا۔

مقتدر درمیانہ قد خوبصورت چہرہ والے، آنکھوں والا تھا اس کے دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا بہترین بالوں والا گول چہرہ تھا چہرے سے سرخی

---

(۱) تاریخ بغداد ۲۱۳/۷، ۲۱۰ شذرات الذہب ۲۸۴/۲، ۲۸۵

تھی حسن اخلاق کا مالک تھا اس کے امراء اور کنیزوں کے پاس خفیہ طور پہنچے تھے بہت زیادہ ولی تھا محمد فضل بہترین سوتی کپڑوں کا مالک تھا ۱۱ ہزار ہیں تھا بہت زیادہ پہلوان تھی، بہت وسیع تھا اور بہت زیادہ خرچ کرنے والا تھا خلافت اور سیاست کی رسومات میں اس نے بہت اضافہ کیا تھا حالانکہ ہر زیادہ ہونے والی چیز بالآخر کم ہوتی ہے۔

اس کے گھر میں گیارہ ہزار صقالبہ، رومی و سوڈانی کے علاوہ خصی غلام تھے اس کا ایک گھر دارالشجر کے نام سے تھا جس میں عورتیں اور دیگر تفریح کا سامان تھا جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔

ایک روز مقتدر جنگی جہاز پر سوار تھا اسے بھوک لگ گئی جس کی وجہ سے اس نے کھانا منگوایا لیکن اس میں دیر ہوگئی تو اس نے ملاح کو کہا کہ تم پر افسوس ہے کیا تمہارے پاس کھانے کے لئے کوئی چیز نہیں ہے اس نے کہا کہ ہاں ہے اور اس میں بکری کے بچے کا بھنا ہوا گوشت اور بہترین روٹی اور کچھ نمکین کھانا لایا خلیفہ کو وہ کھانا بہت پسند آئے پھر ملاح سے کہنے لگا کہ کوئی میٹھی چیز ہے؟ اس لئے کہ جب تک میں میٹھی چیز نہ کھاؤں تو میں سیر نہیں ہوتا انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس کھجوروں کا حلوہ ہماری محنت کا پھل ہے اس نے کہا کہ شاید اس کی حلاوت نہیں ہو سکتی۔

پھر کھانا لایا گیا اس میں سے کچھ اس نے کچھ کھایا پھر حلوہ پیش کیا گیا اس میں سے اس نے خود بھی کھایا اور ملاحوں کو بھی کھلایا اور یہ حکم جاری کیا کہ روزانہ جنگی جہاز میں روزانہ دو سو درہم کا کھانا تیار کیا جائے گا گرمی ہو یا جاڑا ملاح اسے کھائیں گے اور یہ سلسلہ چند سالوں تک رہا لیکن اس کے بعد دوبارہ خلیفہ کو اس میں سفر کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئی۔

مقتدر کے بعض غلاموں نے اس کے لڑکے کی رسم تطہیر (ختنہ) کرنے کا ارادہ کیا اس کے لئے: بہت عمدہ طریقے سے تیاریاں ہوئیں اور مقتدر کی والدہ سے چاندی کی اس بستی کا مطالبہ کیا گیا جسے اس نے اپنے بیٹے کی رسم تطہیر کے موقع پر تیار کیا تھا تاکہ وہ لوگ بھی اس کی زیارت کر لیں۔ اپنے بیٹے کی وجہ سے مقتدر کی والدہ نے از راہ شفقت اس بستی کو ان کے حوالے کر دیا یہ بستی چاندی کی بنی ہوئی تھی کہ اس میں جانور گھوڑے پرندے مویشی تھیں اور ایک بستی کے جو لوازمات ہوتے ہیں وہ سب کے سب چاندی کے تھے اور اس نے حکم دیا کہ ہمارا دسترخوان اس گھر سے اس گھر میں منتقل کر دیا جائے اور کھانے میں مرغ اور تیتر کے بچے اور چاول کی کھچڑی اور پیاز کی ترکاری اور گھی خرید لیا گیا اور مقتدر کے دسترخوان کا خرچ ہر ایک وقت کا چھ سو درہم تھا اور یہ سارا مقتدر کی جانب سے ہوتا تھا۔

مقتدر کثرت سے صدقہ کرنے والا اہل حرمین اور علماء کا بہت زیادہ خیال رکھنے والا تھا صوم و صلاۃ اور عبادات کا بہت زیادہ عادی تھا لیکن شہوت پرست اور عورتوں کی بات ماننے والا ہوتا امراء کو جلد معزول کرنے والا اور جلدی رنگ بدلنے والا تھا اور آخر عمر میں اس کی یہ عادت کافی بدل گئی تھی اپنے غلام کے خادموں کے ہاتھوں قتل ہوا اسی سال ۲۷ شوال کو باب شماسیہ کے قریب قتل کیا گیا اور اس کی خلافت کل ۲۴ برس ۱۱ ماہ ۱۶ یوم رہی۔ گزشتہ خلفاء کے مقابلے میں سب سے زیادہ اس نے حکومت کی۔

قاہر باللہ کی خلافت کا بیان [1] ...... مقتدر کے قتل کے بعد مونس الخادم کی دلی خواہش اس کی دل کی خاطر یہی تھی کہ اس کے بیٹے ابو العباس کو خلیفہ بنا دیا جائے لیکن امراء نے اس کی مخالفت کی حتیٰ کہ ابو یعقوب اسحاق بن اسماعیل نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ ہم ایک بچے کے ہاتھ پر بیعت کر لیں جس کی والدہ اور خالہ بھی زندہ ہیں وہ ان کے مشورے پر چلے گا پھر انہوں نے مقتدر کے بھائی محمد بن معتضد کو بلایا اور قاضی امراء اور وزراء نے اس کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور قاہر باللہ اس کا لقب رکھ دیا اور ۲۸ شوال جمعرات کی صبح کو یہ ہوا۔

قاہر نے خلیفہ بننے کے بعد ابو علی بن مقلہ ابو جعفر محمد بن قاسم بن عبید اللہ کو عہدہ تسلیم کر دیئے بعد ازاں اسے وزیر بنایا اور مقتدر کے ساتھی اور ان کی اولاد سے مال کا مطالبہ کرنے لگا اور ان پر جرمانے لگانے شروع کئے اس وقت مقتدر کی والدہ استسقاء کے مرض میں مبتلا تھی اور لڑکے کو بیٹوں سے قتل کئے جانے کی وجہ سے سخت اذیت میں تھی اور کئی روز تک اس نے کچھ نہیں کھایا تھا پھر دوسری عورتوں کے اصرار پر کچھ کھانا شروع کیا تھا لیکن ان سب باتوں کے باوجود قاہر باللہ نے اس کو بلوایا اور اس سے اس کے مال کے بارے میں پوچھنے لگا اس نے اتنے مال کا اظہار کیا جتنا مال عورتوں کے پاس عام طور پر

---

[1] تاریخ بغداد: ۳۳۹-۳۴۰، شذرات الذہب ۲/۲۸۱، العبر ۲/۱۵۰، ۲/۲۵۰، ۲۵۱

کپڑے اور زیورات کی صورت میں ہوتا ہے لیکن اس کے علاوہ دیگر اموال جو زیورات کا نہیں ہے تو وہ نہیں لیا اور کہنے لگا کہ یہ چیزیں میرے پاس ہوتیں تو میرا لازمی قتل نہ ہوتا اس نے یہ کہا کہ پاس پلٹ نے ادھار نے کا حکم دیا ہے تو وہ سب منگوائیں ویسی اس نے صرف اتنا کہا کہ اس کے پاس جو کچھ تھا وہ اس نے فروخت کر دیا اس پر اس نے کوڑے بھی پیش کئے۔

پھر اس کے بعد قاہر نے اسے پکڑ کر اس سے حساب کتاب لینا شروع کیا اور اس کی ماں کی کافی چیزوں کو بیچنے پر اس کو مجبور کیا لیکن اس نے انکار کر دیا۔

اس کے بعد قاہر نے مقتدر کے بیٹے ابوالعباس، ہارون، عباس، علی، فضل اور ابراہیم کو بلا کر ان سے حساب لینا شروع کیا اور انہیں اپنے حاجب علی بن بلیق کے حوالے کر دیا اور ابوعلی بن مقلہ کا مرتبہ بڑھ گیا لیکن پھر اسے معزول کر دیا۔ اس کے بعد سے پھر وزیر بنا دیا گیا اور پھیلنے اور ہٹنے کا سلسلہ چند دنوں تک جاری رہا اور پھر بڑی کو بھی اپنے عہدے سے سبکدوش کر دیا گیا۔

خواص کی وفات ..... اس سال خواص میں سے مندرجہ ذیل لوگوں نے وفات پائی احمد بن عمیر بن جوصا کی وفات اسی سال ہوئی تھی۔

احمد بن عمیر بن جوصا کے حالات[1] ..... یہ احمد بن عمیر بن جوصا ابوالحسن دمشقی ہیں جو حافظ محدثین اور مشہور راویوں میں سے تھے۔
ابراہیم بن محمد بن علی بن بطحاء بن علی بن مقلد ابواسحاق تمیمی محتسب کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔ انہوں نے عباس دوری، علی بن حرب وغیرہ سے روایت کی تھی یہ ثقہ فاضل تھے ایک دن قاضی ابو عمر محمد بن یوسف کے گھر کے دروازے کے پاس سے گزرے دو لوگ فیصلوں کے سلسلے میں دھوپ میں بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے دربان کے ذریعے قاضی کے پاس پیغام بھیجا کہ اگر کوئی عذر نہیں ہے تو گھر سے نکل کر ان میں فیصلہ کر دیں اگر عذر ہے تو مطلع کر دیں تاکہ یہ لوگ خوامخواہ یہاں پر بیٹھ کر انتظار نہ کریں۔
ابوعلی بن خیزران کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

ابوعلی بن خیران کے حالات[2] ..... یہ ابوعلی بن خیران فقیہ الشافعی ہیں۔ جو امام مذہب تھے ان کا نام حسین بن صالح بن خیران الفقیہ الکبیر الورع ہے ان کو قاضی کے عہدے کی پیش کش کی گئی لیکن انہوں نے انکار کر دیا اس وجہ سے وزیر نے ان کے گھر پر چند دنوں کا پہرہ لگا دیا حتی کہ پانی بھی کسی بہانے پڑوسیوں نے پہنچایا لیکن اس کے باوجود انہیں ماننے پر مجبور نہ کر سکے وزیر نے کہا کہ ہم نے یہ لوگوں کو بتانے کے لئے کیا کہ ہماری حکومت میں ایسے افراد بھی ہیں کہ ان پر مغرب سے لے کر مشرق تک قضاۃ کا عہدہ پیش کیا گیا لیکن انہوں نے قبول نہیں کیا۔ ان کی وفات اسی سال ذی الحجہ میں ہوئی تھی ہم نے طبقات شافعیہ میں ان کے احوال بیان کر دیئے ہیں۔
عبدالملک بن محمد بن عدی الفقیہ الاستراباذی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ آئمہ مسلمین اور حفاظ حدیث میں سے تھے ہم نے طبقات شافعیہ میں ان کا بھی ذکر کر دیا ہے۔
قاضی ابو عمر محمد بن یوسف مالکی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

القاضی ابو عمر المالکی محمد بن یوسف کے حالات[3] ..... یہ قاضی ابو عمر المالکی محمد بن یوسف بن اسماعیل بن حماد بن زید بغداد کے عالم ہیں جو بغداد اور تمام شہروں میں معاملات کے قاضی تھے یہ علم و معرفت، فصاحت و بلاغت، عقل و ریاست کے اعتبار سے آئمہ اسلام میں سے تھے اور ان کی عقل کی مثالیں دی جاتی تھیں انہوں نے مشائخ سے بہت زیادہ احادیث بیان کی ہیں اور لوگوں نے ان سے فقہ و حدیث میں بہت زیادہ استفادہ کیا۔ یہ ۲۹۲ھ سے قاضی القضاۃ بنے تھے ان کی بہت سی تصانیف ہیں۔ ایک بڑی مسند بھی انہوں نے لکھی تھی ان کے درس حدیث میں ... کی جانب

---

[1] تاریخ بغداد ۹/ ۵۳، ۶۴ شذرات الذھب ۲/ ۲۸۶ العبر ۲/ ۱۸۴
[2] تذکرۃ الحفاظ ۳/ ۸۱۵، ۸۱۸ شذرات الذھب ۲/ ۲۸۵ العبر ۲/ ۱۸۰، ۱۸۱
[3] تاریخ بغداد ۳/ ۴۰۱، ۴۰۵ شذرات الذھب ۲/ ۱۹۶، ۱۹۷

ابوالقاسم البغوی (جو ان کے والد کے ہم عمر تھے) اور بائیں جانب ابن صاعد اور سامنے ابو بکر نیساپوری اور قرب کے اندر گرد چاروں طرف باقی حفاظ حدیث بیٹھتے تھے۔ لوگوں نے ان کے بارے میں کہا کہ اگر فیصلے میں ان سے کوئی غلطی بھی ہو گئی تو پھر بھی کسی نے ان پر اعتراض نہیں کیا۔

ان کے فیصلوں میں سب سے اہم فیصلہ ۳۰۹ھ میں حسین بن منصور کے قتل کا فیصلہ تھا، جیسا کہ گزر چکا ہے۔ قاضی ابو عمر حسن اخلاق اور حسن معاشرت کے مالک تھے۔ ایک دن ان کے پاس ان کے کچھ ساتھی بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک کپڑا فروش دھاری دار کپڑا لایا جو بہت قیمتی تھا ان کے ساتھیوں کو وہ کپڑا بہت پسند آیا تو انہوں نے درزی کو بلا کر کہا کہ اس کپڑے کو کاٹ کر ان میں سے ہر ایک کے لیے ایک ایک قبا سی دو۔

اس کے علاوہ بھی ان کے کمالات و مناقب بے شمار ہیں اسی سال اٹھتر سال کی عمر میں رمضان میں ان کی وفات ہوئی تھی وفات کے بعد کسی نے خواب میں ان کو دیکھا تو ان سے پوچھا گیا کہ کیا بنی؟ جواب دیا کہ اللہ نے اپنے ایک نیک بندے ابراہیم الحربی کی دعا سے میری مغفرت فرما دی۔

واقعات ۳۲۱ھ

اس سال محرم میں قاہر نے ایک ڈاکو کو لا کر اپنے سامنے ہزار کوڑے لگوائے پھر اس کی گردن اڑانے کا حکم دیا اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھ پاؤں کاٹنے کا حکم دیا۔

اسی زمانے میں خلیفہ قاہر نے شراب بہانے گانے اور گانے والی باندیوں کی بیع کی ممانعت کا حکم دیا تھا لیکن پھر باندیوں کی بیع کی اجازت دی اس شرط کے ساتھ کہ عام کنیزوں کے بازاروں میں عام معمولی لباس میں ان کی خرید و فروخت کی جائے۔

ابن الاثیر کا قول ہے کہ قاہر نے باندیوں کی بیع کی اجازت شرط کے ساتھ اس لئے دی تھی کہ اسے گانے والی باندیاں بہت پسند تھیں اس لئے اس کا خیال تھا کہ اس طرح سستے داموں میں باندیاں خرید لوں گا ہم ایسے اخلاق رذیلہ سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔

سال رواں ہی میں بغداد میں یہ مشہور ہو گیا کہ علی بن بلیق نے منبروں پر حضرت معاویہ پر لعنت کرنے کا ارادہ کیا ہے جب علی بن بلیق کو اس کا علم ہوا تو اس نے حنابلہ کے سردار ابو محمد البربہاری کو طلب کیا تو وہ بھاگ کر چھپ گیا اور اس کے ساتھیوں کو بصرہ جلا وطن کر دیا گیا۔

اسی سال خلیفہ نے اپنے وزیر ابو علی بن مقلہ کی عزت افزائی کر کے اکرام و احترام کے ساتھ اسے خطاب کیا۔

اس کے بعد مونس الخادم، علی بن بلیق اور امراء کی ایک جماعت نے قاہر کو خلافت سے معزول کر کے اس کی جگہ مکتفی کو خلیفہ بنانے کے بارے میں مشورہ کیا اور انہوں نے خفیہ طور پر اس کی بیعت بھی کر لی اور قاہر اور اس کے ساتھیوں پر ظلم کرنے کا ارادہ کیا اور یہ کہ خلیفہ کو جلد از جلد گرفتار کر لیا جائے۔ لیکن طریف سبکری نے یہ سارا ماجرا خلیفہ کو بتا دیا اس لئے اس نے ان تمام کے وارنٹ گرفتاری جاری کر دیے اتفاق سے سب سے پہلے امیر المظفر مونس الخادم پکڑا گیا تو خلیفہ نے بنفس نفیس اسے جیل میں ڈالنے کا حکم صادر کیا اور اس کے گھر اور املاک کو ضبط کرنے کا حکم دیا اس وقت مونس الخادم پر فالج کے اثرات تھے اور اس کے گھر میں اس کے حرم میں امیر طریف سبکری کو ٹھہرایا گیا اس کے بعد علی بن بلیق کو بھی پکڑ لیا گیا لیکن اس کا والد بلیق چھپ گیا اور وزیر ابن مقلہ بھی بھاگ گیا پھر اس کی جگہ ابو جعفر محمد بن قاسم کو ابتدائے شعبان میں قلمدان وزارت دے کر وزیر بنا دیا گیا اور ابن مقلہ کے گھر کو آگ لگانے کا حکم دیا گیا اس وقت بغداد میں لوٹ مار کا بازار گرم تھا اور فتنے ختم ہو رہے تھے قاہر نے حکم دیا تھا کہ وہ بلیق اور مونس کو ان کے درمیان کھڑا کر کے ابن بلیق کے بیٹوں کو بند کر دیا جائے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور وہ گرفتار ہو گیا اور وہ پیش ہونے والوں کے بارے میں اعلان کیا گیا کہ جو انہیں چھپا دے گا اس کو قتل کر دیا جائے گا اور اس کا گھر بھی لوٹ لیا جائے گا اس اعلان کے بعد علی بن بلیق پکڑا گیا تو اسے خلیفہ کے سامنے بکری کی طرح ذبح کر دیا گیا اور اس کا سر طشت میں رکھ کر خود خلیفہ اس کے والد کے سامنے لے گیا جب اس نے اپنے بیٹے کا سر دیکھا تو اسے بے حد بلند رونے لگا۔ خلیفہ نے اس کو بھی اسی طرح ذبح کرنے کا حکم دیا چنانچہ اسے بھی ذبح کر دیا گیا۔

اس کے بعد ان دونوں سروں کو الگ الگ طشتوں میں رکھ کر مونس الخادم کے سامنے لایا گیا تو اس نے دیکھتے ہی کلمہ شہادت پڑھا اور ان کے

تو لوگوں پر لعنت کی۔ قاہر نے حکم دیا کہ اس کے ہاتھ پاؤں باندھ کر اسے گھسیٹا جائے پھر اس کے بعد اس کو بھی ذبح کرنے کا حکم دیا گیا چنانچہ اسے ذبح کر دیا گیا پھر اسے بھی طشت میں رکھ دیا گیا اور منادی کو طواف کرایا گیا اور یہ اعلان کرایا گیا کہ امام سے خیانت کرنے والوں اور حکومت کے حقوق مار کر نے والوں کا یہ انجام ہوتا ہے اس کے بعد ان کے سروں کو تھیلوں اور خانوں میں رکھ کر محفوظ کر دیا گیا۔

اس سال ذیقعدہ میں خلیفہ نے وزیر ابو جعفر کو وزارت سے معزول کر کے قید کر دیا کیونکہ وہ اس وقت قولنج کے عارضہ میں مبتلا تھا اور ... کے بعد جیل ہی میں اس کا انتقال ہو گیا پھر اس کی جگہ ابو العباس احمد بن عبید اللہ بن سلیمان الخصیبی کو وزیر بنایا پھر یونس الخادم وغیرہ کے ذریعے طریف السبکری کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا اس موقع پر کہا گیا کہ ظالم کی مدد کرنے والے پر اللہ تعالیٰ اسی ظالم کو مسلط کر دیتا ہے پھر سبکری قاہر کے پورے دور حکومت میں جیل ہی میں رہا۔

اس سال دیار مصر کے حاکم تکین کی موت کی خبر آئی تھی اور یہ کہ اس کی جگہ اس کا لڑکا حاکم بنا دیا گیا ہے اور اس موقع پر قاہر نے اس کے پاس ولایت کو قائم و باقی رکھنے کی وجہ سے ہدایا بھیجے تھے۔

بنی بویہ کی امر کی ابتداء اور ان کی حکومت

بنی بویہ کا نسب نامہ: یہ تین بھائی تھے عماد الدولہ ابو الحسن علی رکن الدولہ ابو علی حسن معز الدولہ ابو الحسین احمد۔ یہ تینوں ابو شجاع بویہ بن فنا خسرو بن تمام بن کوہی بن شیرزیل الاصغر بن شیرکیدہ بن شیرزیل الاکبر بن شیران شاہ بن شیرویہ بن سیستان شاہ بن سیس بن فیروز بن شیرزیل بن سیسان بن بہرام جور الملک بن یزدجرد الملک بن سابور ذی الاکتاف الفارسی کی اولاد سے تھے۔

پھر ابو النصر بن ماکولا نے اپنی کتاب میں اسی طرح ان کا نسب بیان کیا ہے۔ یہ لوگ ساسان کی اولاد ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ یہ دیلمی تھے اور کافی عرصہ ان کے پاس رہے تھے۔ ان کا والد ابو شجاع فقیر و نادار تھا مچھلیوں کا کام کرتا تھا اور اس کے لڑکے لکڑیاں چن کر لاتے تھے اور ان کی والدہ کا انتقال ہو گیا تھا ان کا والد غمگین اور بے سہارا اولاد کی وجہ سے بڑا پریشان رہتا تھا۔ ایک دن وہ اسی سوچ میں تھا کہ ایک نجومی اس کے پاس سے گزرا اس نے اس کو بلا کر کہا کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے کہ میں پیشاب کر رہا ہوں اور پیشاب کی جگہ سے یکایک آگ نکلی جو آسمان تک چلی گئی پھر اس سے تین شاخیں نکلیں پھر ہر شاخ سے کئی شاخیں نکلیں پھر وہ کئی شاخیں ہو گئیں جنھوں نے پوری دنیا روشن کر دی اور سارے لوگ اس کے سامنے جھک گئے نجومی نے کہا کہ بڑا مبارک خواب ہے لیکن بہت مال دو گے تو اس کی تعبیر بتاؤں گا؟ اس نے کہا کہ میرے پاس سوائے اس گھوڑے کے اور کچھ نہیں ہے۔

نجومی نے کہا کہ تمہاری پشت سے تین لڑکے بادشاہ پیدا ہوں گے پھر ایک کی پشت سے پیدا ہوتے رہیں گے یہ سن کر وہ کہنے لگا کہ کیا تم میرے ساتھ مذاق کر رہے ہو؟ اور اپنے بیٹوں سے کہا کہ اس کو ایک تھپڑ مارو پھر اسے دس درہم دیے۔ نجومی نے کہا کہ میں تمہارے پاس تمہارے دور حکومت میں آؤں گا اس وقت مجھے یاد رکھنا یہ بات کر کے وہ وہاں سے رخصت ہو گیا نجومی کی یہ بات بڑی عجیب تھی۔

اس کے بعد یہ ہوا کہ یہ تینوں بھائی ایک بادشاہ جس کا نام ماکان بن کالی تھا کے پاس طبرستان میں رہتے تھے۔ بلاد طبرستان پر مرداویج کا قبضہ ہو گیا تھا جس کی وجہ سے ماکان بن کالی کے حالات کمزور ہو گئے تھے اور ان تینوں بھائیوں نے دوسری جگہ جانے کا مشورہ کیا۔ چنانچہ امراء کی ایک جماعت کے ہمراہ وہاں سے نکل کر مرداویج کے پاس چلے گئے اس نے ان کا بڑا احترام کیا اور انھیں مختلف شہروں میں عہدوں پر مقرر کر دیا چنانچہ عماد الدولہ کو کرج کا نائب حاکم بنا دیا وہاں پر لوگوں سے حسن اخلاق سے پیش آیا جس کی وجہ سے کافی لوگ اس کے گرویدہ ہو گئے اور اس سے محبت کرنے لگے مرداویج کو اس پر حسد ہوا اس نے اسے معزول کر کے اپنے پاس بلا لیا لیکن وہ اس کے پاس جانے کے بجائے اصبہان چلا گیا اور وہاں کے نائب مظفر سے جنگ کر کے اصبہان اس سے چھین لیا اور اس پر اپنا قبضہ جما لیا حالانکہ اس کے ساتھ سات سو گھوڑے تھے اور اس کے مقابل کے ساتھ دس ہزار گھوڑے تھے اسی وجہ سے لوگوں میں اس کا سکہ بیٹھ گیا۔

مرداویج کو اس کا علم ہوا تو اس نے ایک لشکر بھیج کر اس سے اصبہان چھین لیا اس کے بعد یہ آذربائیجان چلا گیا اور وہاں کے حاکم سے مقابلہ کیا اور اس سے آذربائیجان چھین لیا اور ان کا کافی تعداد میں مال بھی لوٹ لیا پھر اس نے بہت سے شہر چھین لئے جس کی وجہ سے اس کی شہرت ہوئی اور لوگوں کے دلوں میں اس کی شرافت بیٹھ گئی اور لوگ اس کی تعظیم کرنے لگے اور کافی لوگ اس کے حامی بن گئے اور یہ ترقی کی منازل طے کرتا چلا گیا حتیٰ کہ ان تینوں بھائیوں نے خلفاء عباسیہ سے بغداد چھین لیا اور وہاں پر کسی کو عامل بنانے اور معزول کرنے میں انہی کا حکم چلنے لگا اور انہی کی طرف قاصد یہاں آنے لگیں اور تمام معاملات و احوال انہی کی طرف وابستہ ہو گئے۔

خواص کی وفات۔۔۔۔ خواص میں سے اس سال مندرجہ ذیل لوگوں نے وفات پائی تھی احمد بن محمد بن سلامہ کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

احمد بن محمد بن سلامہ کے حالات[1] یہ محمد بن سلامہ ابن سلمہ بن عبدالملک ابوجعفر الطحاوی الفقیہ الحنفی ہیں۔ مصر کی ایک بستی کی طرف منسوب تھے۔ بہت عمدہ اور مفید تصانیف کے مالک تھے۔ یہ ثقات اور حفاظ حدیث میں سے تھے۔ یہ امام مزنی شافعی کے بھانجے تھے۔ اسی سال شروع ذیقعدہ میں ۸۲ سال کی عمر میں ان کا انتقال ہوا تھا ابوسعید سمعانی نے ذکر کیا ہے کہ ان کا سن ولادت ۲۲۹ھ تھا اس لحاظ سے ان کی عمر ۹۰ سال سے زائد تھی۔

ابن خلکان کا قول ہے کہ شافعی مذہب چھوڑ کر حنفی مذہب انہوں نے اپنے ماموں کی وجہ سے اختیار کیا تھا کیوں کہ انہوں نے ایک دن درس میں ان کو کہہ دیا تھا کہ تم کچھ بھی حاصل نہ کر سکو گے اسی وقت انہوں نے اپنے ماموں کی شاگردی چھوڑ کر ابوجعفر کی شاگردی اختیار کر لی تھی حتیٰ کہ خوب مشہور ہوئے اور انہوں نے بہت سی کتابیں تصنیف کی تھیں جن میں سے احکام القرآن، اختلاف العلماء، معانی الآثار اور تاریخ الکبیر ہیں۔

اسی طرح انہوں نے شروط حدیث پر بھی ایک کتاب لکھی تھی جس میں یہ بہت سے علماء سے سبقت لے گئے تھے اور قاضی ابی عبداللہ محمد بن عبداللہ نے اس کتاب کے لکھنے کی ان سے فرمائش کی تھی اور قاضی ابوعبید بن حربویہ اس کی بڑی تعریف فرمایا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ اگر اس وقت امام مزنی زندہ ہوتے تو انہیں اپنی قسم کا کفارہ دینا پڑتا۔ اسی سال ذیقعدہ کے شروع میں ان کی وفات ہوئی تھی اور قرافہ میں انہیں دفن کیا گیا تھا اور ان کی قبر مشہور ہے جس پر لوگ آتے رہتے ہیں ابن عساکر نے ان کے حالات بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ سن ۲۶۸ھ میں یہ دمشق آئے تھے اور قاضی ابی حازم سے انہوں نے فقہ حاصل کیا تھا۔

احمد بن محمد بن موسیٰ بن النضر کے حالات۔ یہ احمد بن محمد بن موسیٰ بن نضر بن حکیم بن علی بن زربی ابوبکر ہیں۔ ابن ابی حامد سے مشہور اور بیت المال کے نگہبان تھے انہوں نے عباس دوری اور ایک جماعت سے سماعت حدیث کی تھی۔ یہ ثقہ، صدوق، سخی اور قابل تعریف تھے۔ ان کے زمانہ میں کسی عالم کے پاس باندی تھی جس سے وہ بہت زیادہ محبت کرتا تھا ایک بار اس پر کافی قرض چڑھ گیا جس کی وجہ سے مجبوراً اس نے اپنی باندی کو فروخت کر دیا لیکن جب اس کی قیمت پر قبضہ کیا تو ان کو بہت زیادہ افسوس ہوا اور وہ اسی فکر میں تھے کہ وہی باندی بکتے بکاتے ابن ابی حامد کے پاس پہنچ گئی ان کو پتہ چلا تو انہوں نے ابن ابی حامد کے ساتھیوں میں سے کسی ساتھی کے ذریعے اپنی سفارش کرائی کہ میں عالم ہوں اور یہ باندی میری ہے اور قرض کی مجبوری کی وجہ سے میں نے اسے فروخت کر دیا تھا لہٰذا آپ اس کی قیمت لے کر یہ باندی مجھے فروخت کر دیں وہ شخص جب ان کے پاس پہنچا تو انہیں اب تک اس کا علم نہیں ہوا تھا کیوں کہ ان کی بیوی نے ان کے لئے وہ باندی خریدی تھی اور وہ حیض کی حالت میں تھی اور آج اس کا آخری دن تھا اس لئے ان کی بیوی نے خوب اس کا بناؤ سنگھار کیا تھا اور اسے عمدہ لباس اور بہترین زیورات سے مزین کیا تھا جب ابن ابی حامد کے ساتھی نے ان سے سفارش کی تو وہ حیران ہو گئے اور حقیقت حال دریافت کرنے کے لئے گھر گئے اور اس باندی کو دیکھ کر بڑے خوش ہوئے اور اسے لے کر چلے اس نے سمجھا کہ وطی کے لئے کسی جگہ لے جا رہے ہیں لیکن وہ اسے پہلے مالک کے پاس لے گئے اور اس سے پوچھا کہ کیا یہی وہ باندی ہے وہ اس کا بناؤ سنگھار دیکھ کر ہکا بکا رہ گیا اس نے کہا کہ ہاں یہی باندی ہے ابن ابی حامد نے کہا اپنی باندی پر قبضہ کر لو اس نے پوچھا کہ اس کی قیمت

---

(۱) تذکرۃ الحفاظ ۸۰۸/۳، ۸۱۱، شذرات الذہب ۲۸۸/۲

کہاں تک کرو انہوں نے کہا کہ قیمت سے پہلے ہی رکھ لو اور اس سے اپنی ضروریات پوری کرو اگر تم نے دو یا دو اسے فروخت کر دیا تو دو یا دو بھی تمہارے پاس نہ پہنچ سکے گی اس پر وہ شخص اور بھی زیادہ خوش ہوا پھر اس نے زیورات کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا کہ یہ بھی ہم نے تمہیں ہبہ کر دیئے اب تو وہ بہت خوش ہوا اور ابن ابی حامد کو خوب دعائیں دیں۔ پھر ایک وقت ابن ابی حامد نے اس باندی سے پوچھا کہ تمہیں ہم دونوں میں سے کون زیادہ محبوب ہے؟ اس نے کہا کہ آپ نے تو مجھ پر بڑا احسان کیا ہے اور میری مدد کی ہے لیکن اگر میں اپنے مالک کی مالک ہوتی جیسے اب میں مالک ہوں تو مجھے اسے بھی فروخت نہ کرتی اور کبھی اس کی کوتاہی نہ کرتی۔ وزیر نے اس کے کم عمر ہونے کی وجہ سے اس کے اس جواب کو خوب پسند کیا۔

مقتدر کی والدہ کے حالات ..... مقتدر کی والدہ کی سالانہ آمدنی دس لاکھ دینار تھی اور وہ ان میں سے اکثر حجاج کی ضروریات توشہ پانی باربرداری اور راستوں اور کنوؤں کی مرمت وغیرہ پر خرچ کرتی تھی اور مقتدر کے دور حکومت میں اس کا بڑا رعب اور دبدبہ تھا لیکن جب سے قتل ہو گیا تو یہ بیمار تھی اس کے قتل کی وجہ سے اس کی بیماری میں اضافہ ہو گیا تھا جب قاہر کی خلافت مکمل طور پر قائم ہو گئی جو کہ اس کے شوہر کا بیٹا اور اس کے بیٹے کا باپ شریک بھائی تھا اور مقتدر کی والدہ نے اس کی والدہ کی وفات کے بعد اس کی تربیت بھی کی تھی اور مقتدر کے مقابلہ میں خلافت کے لئے اسے ترجیح بھی دی گئی تھی لیکن مقتدر خلیفہ بنایا گیا اور ایک مرتبہ مقتدر نے قاہر کو اپنی والدہ کی نگرانی میں نظر بند بھی کیا تھا تو وہ اس کا بڑا خیال رکھتی تھی اور اس کی تسلی کے لئے باندیاں خرید لی تھی۔

اس نے مقتدر کی والدہ کو طلب کیا اور بیماری کی حالت میں اسے مختلف سزائیں دی گئی تھی کہ پاؤں سے باندھ کر اسے الٹا لٹکا دیا گیا اور اس حالت میں اس کا پیشاب نکل کر اس کے چہرے پر بہہ جاتا تھا لیکن اتنی تکلیف کے باوجود اس کے کپڑے اور زیورات کے علاوہ (جس کی قیمت ایک لاکھ ساٹھ ہزار دینار تھی) اس کے پاس سے کچھ نہیں نکلا۔

قاہر نے اس کے علاوہ اس کی املاک فروخت کرنے کا حکم دیا تھا اور گواہوں کو اس کے لئے بلایا تھا لیکن انہوں نے کہا کہ جب تک ہم اسے دیکھ نہ لیں گے اس وقت تک گواہی نہ دیں گے چنانچہ قاہر نے اسے نقاب اٹھانے کا حکم دیا جیسے ہی اس نے نقاب اٹھایا تو گواہ کہنے لگے کیا تم ہی شغب مقتدر کی باندی مقتدر کی ماں ہو؟ یہ سن کر وہ اور بھی رونے لگی اس نے کہا کہ ہاں پھر انہوں نے اس کا یہ حلیہ بیان کیا کہ وہ ایک بوڑھی گندمی رنگ باریک پیشانی والی تھی اور گواہ بھی رونے لگے کہ کس طرح زمانہ بدلتا ہے اور بھلائی کو برائی میں تبدیل کر دیتا ہے اور دنیا کی وفاداریاں بے وفائی سے ختم ہو کر مسلسل نہیں ہو سکتیں اور اس کی دوستی اور مہر سے علاوہ کسی بھی چیز کی طرف متوجہ ہونے والے کو ہلاک کر دیتی ہے۔

اس موقع پر قاہر کو اس کے احسانات میں سے کچھ بھی یاد نہ آیا تھا کہ اس پر رحم کرتا۔

اسی سال جمادی الاولیٰ میں اس کی وفات ہوئی تھی اور رصافہ میں مدفون ہوئی تھی۔

عبدالسلام بن محمد کے حالات[1] ..... یہ عبدالوہاب بن محمد سلام بن خالد بن حمران بن ابان ہیں جو عثمان بن عفان کے غلام تھے یہ ابو ہاشم بن ابی علی الجبائی المتکلم بن المتکلم المعتزلی ابن المعتزلی تھے معتزلہ ہاشمیہ گروہ انہی کی طرف منسوب ہے وہ اعتزال پر اپنے والد کی طرح ان کی بھی تصانیف ہیں ان کی ولادت ۲۴۷ھ ہے اس سال شعبان میں ان کی وفات ہوئی تھی۔

ابن خلکان کا قول ہے کہ ان کا ابو علی نامی ایک لڑکا تھا ایک دن یہ صاحب بن عباد کے پاس گئے انہوں نے ان کا بڑا اکرام کیا اور ان سے کچھ سوالات کئے انہوں نے جواب دیا کہ مجھے نصف علم معلوم نہیں انہوں نے کہا کہ تم نے سچ کہا اس لئے کہ تم سے پہلے تمہارے والد کو بھی نصف علم نہیں آتا تھا۔

محمد بن حسن بن درید کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

محمد بن حسن بن درید بن عتاہیہ کے حالات[2] ..... یہ محمد بن حسن بن درید بن عتاہیہ ہیں ابو بکر بن درید الازدی اللغوی النحوی

---

(۱) تاریخ بغداد ۱۱/ ۵۵، ۵۶ شذرات الذہب ۲/ ۲۸۹ (۲) تاریخ بغداد ۲/ ۱۹۵، ۱۹۶ شذرات الذہب ۲/ ۲۸۹، ۲۹۰

شاعر قصیدہ مقصورہ والے ہیں۔ سن ۲۲۳ھ میں بصرہ میں ان کی ولادت ہوئی تھی طلب علم کے لئے انہوں نے دور دراز کے سفر اختیار کئے تھے ان کے والد مالداروں میں سے تھے، بڑھاپے کی حالت میں بغداد آئے تھے اور وفات تک یہیں رہے تھے۔ ابن درید نے عبدالرحمن بن ابن اخی الاصمعی، ابی حاتم الریاشی وغیرہ سے علم حدیث حاصل کی تھی پھر ان سے ابو سعید السیرافی، ابو بکر بن شاذان، ابو عبید اللہ بن مرزبان وغیرہ نے احادیث روایت کی تھیں۔

ان کے بارے میں بعض کا قول ہے کہ ابن درید علماء میں سب سے بڑے شاعر تھے لیکن شراب میں مست رہتے تھے۔

ان کے بارے میں قول ہے کہ ہم ابن درید کے پاس گئے تو ان کے گھر میں سارنگی لٹکی ہوئی دیکھی اور رنگین آلات لہو ولعب اور خالص شراب بھی اس وجہ سے ہمیں بڑی ندامت ہوئی۔

ابو منصور الازہری کا قول ہے کہ ایک بار میں ابن درید کے پاس گیا تو وہ اس وقت نشے کی حالت میں تھے جس کی وجہ سے میں دوبارہ ان کے پاس نہیں گیا۔

دارقطنی سے ان کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ محدثین نے ان کے بارے میں چہ میگوئیاں کی ہیں۔

ان کی عمر سو کے قریب تھی اسی سال اٹھارہ شعبان بدھ کے روز انہوں نے وفات پائی تھی۔ اسی دن ابو ہاشم بن ابی علی الجبائی المعتزلی کی وفات ہوئی تھی۔ چنانچہ ان دونوں کی اکٹھے نماز جنازہ ہوئی تھی اور اکٹھے دفن کئے گئے تھے ان کی وفات پر لوگوں کا کہنا ہے کہ لغت اور کلام کے عالموں کا انتقال ہو گیا اور اسی دن بارش بھی ہوئی تھی۔

ابن درید نے لغت پر الجمہرۃ کے نام سے دس جلدوں میں ایک کتاب لکھی تھی اور اسی طرح کتاب المطر، کتاب المقصور والممدود اور ایک قصیدہ جس میں مقصور و ممدود ہر قسم کے اشعار ہیں۔ اس کے علاوہ ان کی دوسری تصانیف ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی لغزشوں کو معاف فرمائے۔

واقعات ۳۲۲ھ

اسی سال رومی بادشاہ نے پچاس ہزار لشکر کے ساتھ ملطیہ کا محاصرہ کر لیا تھا پھر انہیں امان دے دی لیکن ان پر قابو پانے کے بعد بہت سے لوگوں کو قتل کر دیا اور بہت سے لوگوں کو گرفتار کر لیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اسی زمانہ میں خبر آئی تھی کہ مرداویج نے اصبہان پر قبضہ کر لیا ہے اور علی بن بویہ نے ارجان پر قبضہ کر لیا ہے اور اس نے خلیفہ کو خط لکھا تھا کہ اگر مجھے آنے کی اجازت ہو تو میں اطاعت قبول کر لوں گا اور جو کچھ کہو گے سب کچھ دوں گا اور شیراز جا کر ابن یاقوت کا ساتھ بھی دوں گا۔

لیکن پھر اس نے شیراز جا کر ابن یاقوت کا مقابلہ کر کے شیراز پر قبضہ کر لیا اور شیراز کے کافی باشندوں کو قتل کر دیا اور ایک جماعت کو گرفتار کر لیا لیکن بعد میں انہیں چھوڑ دیا اور ان کے ساتھ نرمی کی اور انہیں خلعت بھی دی اور لوگوں میں عدل سے کام لیا اور اس کے ساتھ کافی مال تھا جو وہ اصبہان اور کرخ ہمذان سے لایا تھا یہ کریم و سخی تھا جو کوئی اس کی بات مانتا تھا اس کو بہت نوازتا تھا۔

پھر شیراز میں اس پر ایسا وقت بھی آیا کہ اس پر تنگی کی حالت آ گئی پھر اسی حالت میں فوجیوں نے اس سے تنخواہ کا مطالبہ کر دیا اب اسے اپنی حکومت ختم ہوتی نظر آ رہی تھی ایک روز وہ اپنے گھر لیٹا ہوا اسی حالت میں تھا کہ چھت پر اسے ایک سانپ دکھائی دیا جو ایک سوراخ سے نکل کر دوسرے سوراخ میں داخل ہو گیا تھا اس نے اسی وقت دونوں سوراخوں کو کھودنے کا حکم دیا چنانچہ انہیں کھودا گیا اس میں سے پانچ لاکھ دینار کی قیمت کا سونا برآمد ہوا تو اس نے فوراً پہلے اس سے فوجیوں کی تنخواہیں ادا کیں اس کے بعد جو بچا اپنے پاس رکھ لیا وہ کافی مقدار میں تھا۔

پھر ایک روز یہ سواری پر سوار ہو کر پہلے لوگوں کی بنائی ہوئی چیزوں کو دیکھنے کے لئے شہر کے چکر لگا رہا تھا تاکہ ان سے کچھ حاصل کیا جائے راستے میں ایک جگہ اس کے گھوڑے کا پاؤں زمین میں دھنسنے لگا تو اس نے اس جگہ کو کھودنے کا حکم دیا جب اسے کھودا گیا تو وہاں سے بھی کافی مال برآمد ہوا۔

ایک مرتبہ علی بن بویہ نے اپنے کسی آدمی کے ذریعے درزی کے پاس کپڑے سلوانے کے لئے بھیجا درزی نے کپڑے تیار کرنے میں دیر کر دی اس

نے درزی کو بلوایا اس درزی کی سماعت کمزور تھی علی بن بویہ نے زور سے آواز دی جس کی وجہ سے درزی اس کی بات سمجھے بغیر کہنے لگا کہ میرے پاس ابن یاقوت کے بارہ صندوق کے علاوہ کوئی چیز نہیں اور اس میں کیا ہے مجھے کچھ معلوم نہیں اس نے ان کے حاضر کرنے کا حکم دیا جب انہیں کھولا گیا تو ان میں لاکھ کے قریب رقم ان میں سے نکلی۔ اس کے بعد یعقوب بن لیث کی امانتوں کا بھی پتہ چل گیا جن میں بے شمار مال تھا اب وہ بادشاہ اس کی پوزیشن مستحکم ہو گئی اور اس کے رعب اور دبدبے میں اضافہ ہو گیا اور اصل میں تو یہ سب کچھ تقدیر الٰہی سے ہو رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ **کس طرح** تنگی کے بعد جسے چاہتا ہے سعادت سے نوازتا ہے جیسا کہ فرمان الٰہی ہے:

”تمہارا رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور پسند کرتا ہے“۔ (سورۃ القصص آیت ۶۸)

ابن مقلہ نے خلیفہ کے وزیر ہاشمی کو خط لکھا کہ سالانہ ایک لاکھ کے عوض اس علاقہ کے تمام شہروں کا انتظام اس کے پاس رہنے دیا جائے جسے وزیر نے قبول کر کے کچھ جھنڈے اور خلعتیں اور علامات اس کے پاس بھیج دیئے۔ اسی زمانے میں قاہر نے دو بڑے امیر شخصوں کو قتل کروایا تھا ان میں سے ایک تو اسحاق بن اسماعیل النوبختی تھا اس نے ہی امراء کو قاہر کے خلیفہ بنانے کا مشورہ دیا تھا دوسرے شخص کا نام ابو السرایا تھا جو حمدان کا بیٹا اپنے والد کا سب سے چھوٹا بیٹا تھا ان کو قتل کرنے کی وجہ یہ تھی کہ قاہر کے خلیفہ بننے سے پہلے انہوں نے دو گانے والی باندیوں کے بارے میں قاہر سے کچھ زیادتی کی تھی قاہر نے پہلے ایک گہرا گڑھا کھدوایا پھر ان دونوں کے پاس پیغام بھیجا کہ بات کو ختم کرنے کے لئے میرے پاس آ جاؤ یہ دونوں خوشی خوشی اس کے پاس گئے تو اس نے ان دونوں کو گڑھے میں ڈالنے کا حکم دیا ان دونوں نے اس سے بڑی معافیاں مانگیں لیکن اس کو ذرا بھی رحم نہ آیا اور ان دونوں کو گڑھے میں گرانے کے بعد اسے بند کروا دیا۔

قاہر کو خلافت سے معزول کرنے اور اس کی آنکھیں نکلوانے اور اسے طرح طرح کی تکالیف دینے کا بیان ...... قاہر کو خلافت سے معزول کرنے کا سبب یہ بنا تھا کہ مونس کی گرفتاری کے بعد وزیر علی بن مقلہ بھاگ کر اپنے گھر میں روپوش ہو گیا تھا اس کے بعد اس نے خفیہ طور پر قاہر کی فوج سے خط و کتابت جاری رکھی اور اس کے ذریعے ان کو قاہر کے خلاف ابھارتا رہا اور انہیں اس کے دبدبے اور اس کے انتقام اور جلدی غصے میں آنے سے ڈراتا رہا اور ان سے کہا کہ قاہر نے تمہارے سرداروں کے لئے دارالخلافہ میں ایک بڑا مطمورہ تیار کیا ہوا ہے جس میں وہ انہیں گرفتار کر کے ہمیشہ قید رکھنا چاہتا ہے جیسے کہ فلاں فلاں کے ساتھ ہوا۔ اس طرح وہ انہیں قاہر کو گرفتار کرنے کے لئے ابھارتا رہا چنانچہ انہوں نے جمع ہو کر مشورہ کیا کہ کس طرح جلدی قاہر کو گرفتار کر کے اس سے جان چھڑائی جائے۔

چنانچہ انہوں نے سیما امیر کی ماتحتی میں سوار ہو کر دارالخلافہ کا رخ کیا اور پہنچتے ہی اس کا محاصرہ کر لیا پھر تمام دروازوں سے نشے کی حالت میں اس پر حملہ کر دیا اور وہ فوراً غسل خانے کی چھت پر چڑھ کر چھپ گیا لیکن انہوں نے اسے پکڑ لیا اور اسے طریف سبکری کے گھر میں نظر بند کر دیا اور طریف کو قید خانے سے نکال دیا اور وزیر بھی عورت کا لباس پہن کر بھاگ گیا۔ اس وقت بغداد میں حالات بہت خراب ہو گئے اور لوٹ مار کا بازار گرم ہو گیا یہ تین جمادی الاولیٰ ہفتہ کے روز کا واقعہ ہے۔ یہ وہی مہینہ ہے جس میں مقتدر کی والدہ کا انتقال ہوا تھا اور اس کے اور قاہر کی گرفتاری اور اس کی آنکھیں پھوڑنے اور اسے سزائیں دینے کے درمیان صرف ایک سال کا فاصلہ تھا اللہ نے جلد ہی اس ظالم سے انتقام لے لیا۔

پھر انہوں نے اسے اپنے سامنے بلا کر اس کی دونوں آنکھیں پھوڑ دیں یہاں تک کہ وہ اس کے چہرے پر بہہ پڑیں اور اس سے ایسے کام کروائے جس کی مثال تاریخ اسلام میں نہیں ملتی پھر اسے چھوڑ دیا اور سن ۳۳۳ھ تک کبھی اسے گرفتار کر لیتے کبھی اسے چھوڑ دیتے اور وہ اتنا مفلس ہو گیا کہ منصور کی جامع مسجد میں لوگوں کے سامنے سوال کرنے لگا۔ ایک شخص نے اسے پانچ سو درہم دیئے تو ایک شخص نے کہا کہ اس نے اپنے عہد میں جو لیتا تھا چھوڑ دیا تھا۔ ہم اس کی وفات کے ذکر کے وقت اس کے بقیہ حالات بیان کریں گے۔

راضی باللہ ابی العباس محمد بن مقتدر باللہ کی خلافت کا بیان(۱) ...... فوجیوں نے قاہر کو خلافت سے معزول کرنے اور اس کی آنکھیں نکالنے کے بعد ابو العباس محمد بن مقتدر باللہ کو بلا کر اس کے ہاتھ پر بیعت خلافت کر لی اور الراضی باللہ کا لقب اسے دیا گیا اور ابو بکر الصولی نے

---

(۱) تاریخ بغداد ۲/۱۴۲، ۱۴۵، المنتظم ۶/۳۳۸، ۳۳۹

مرتضیٰ باللہ اس کا لقب رکھنے کا مشورہ دیا تھا لیکن لوگوں نے اسے قبول نہیں کیا اور یہ واقعہ اسی سال چھ جمادی الاولیٰ بروز بدھ ہوا تھا۔

اس موقع پر لوگ قاہر کو نابینا ہونے کی حالت میں لائے تھے اور اسے خلیفہ ابوالعباس کے سامنے کھڑا کر دیا تھا۔ ابوالعباس اچھے خلفاؤں میں سے تھا اس نے خلافت پر فائز ہونے کے بعد ابوعلی بن مقلہ کو وزیر بنا کر علی بن عیسیٰ کو اس کا معاون بنا دیا اور جو لوگ قاہر کے دور حکومت میں جیل میں تھے انہیں رہا کر دیا اور قاہر کے طبیب عیسیٰ کو بلا کر اس پر دو ہزار دینار جرمانہ عائد کر دیا اور جو امانتیں قاہر نے اس کے سامنے رکھی تھیں وہ بھی اس سے واپس لے لی جس میں سونا چاندی اور قیمتی جواہرات تھے۔

اسی زمانے میں اصبہان میں مرداویج کی شہرت ہوئی اور لوگ اس کے بارے میں باتیں کرنے لگے۔ بغداد پر اس نے قبضے کا ارادہ کیا ہے اور اس کے قرامطہ امیر سے تعلقات ہیں اور ان دونوں نے عرب سے حکومت چھین کر عجم میں منتقل کرنے کا ارادہ کیا ہوا ہے اور اس نے عام و خاص سب کے حالات خراب کر دیئے تھے حتیٰ کہ لوگوں نے اس پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا اور اس کا قاتل اس کے خاص غلاموں میں سے بجکم تھا اللہ اس کو چہرے کے بل اوندھا کرے اور یہی شخص ہے جس نے حجر اسود کو قرامطہ سے پچاس ہزار دینار میں خرید کر اس کی اسی جگہ پر نصب کیا تھا۔

بجکم نے مرداویج کو قتل کرنے کے بعد علی بن بویہ کی شان بڑھ گئی اور لوگوں میں اس کی قدر و منزلت زیادہ ہو گئی عنقریب اس کے احوال میں ہم اس کا ذکر کریں گے۔

قاہر کی خلافت سے معزولی اور اس کی جگہ پر الراضی کے خلیفہ بننے کے بعد ہارون بن غریب کو وزارت کی لالچ ہوئی کیوں کہ یہ مقتدر کے ماموں کا لڑکا تھا اور ماہ کوفہ، دینور اور ماسبذان کا نائب حاکم تھا چنانچہ اس نے اپنی طرف سے لوگوں کو دعوت دی اور امراء اور فوجیوں میں سے کافی اس کے ساتھ ہو گئے تھے اور مال بھی کافی جمع ہو گیا تھا اور اس کا اثر و رسوخ زیادہ ہو گیا تھا۔ اس نے بغداد پر قبضے کا ارادہ کیا تو محمد بن یاقوت بغداد کی ساری فوج لے کر اس کے مقابلے کے لئے نکلا چنانچہ دونوں کے درمیان جنگ شروع ہو گئی۔ ایک دن ہارون بن غریب محمد بن یاقوت کو گرفتار کرنے کے ارادے سے خود میدان میں اتر آیا لیکن اس نے گھوڑے کے پاؤں کے پھسلنے کی وجہ سے گھوڑے نے اس کو نہر میں گرا دیا فوراً اس کے ایک غلام نے اسے قتل کر کے اس کا سر کاٹ کر محمد بن یاقوت کے حوالے کر دیا اور اس کے ساتھی شکست کھا گئے اور محمد بن یاقوت بغداد میں اس حال میں داخل ہوا کہ اس کے نیزہ پر ہارون بن غریب کا کٹا ہوا سر لٹکایا ہوا تھا اس موقع پر لوگ بہت خوش ہوئے گویا یہ ان کے لئے ایک تاریخی دن تھا۔

اسی زمانے میں بغداد میں ابو جعفر محمد بن علی الشلمغانی (جو ابن العزاقر کے نام سے مشہور تھا) کا ظہور ہوا تو لوگوں نے بتایا کہ اس کے عقائد حلاج کے عقائد کی طرح ہیں اور لوگ کہنے لگے کہ یہ تناسخ کا دعویٰ کرتا ہے جب اس سے پوچھا گیا تو اولاً اس نے انکار کیا پھر چند چیزوں کا اقرار کر لیا جس کی وجہ سے علماء نے فتویٰ دیا کہ اس کا قتل جائز ہے الا یہ کہ یہ اپنے عقائد سے تائب ہو جائے چنانچہ اسے اسی کوڑے لگوائے گئے پھر اس کی گردن اڑا دی گئی اور اس کے ساتھی ابن ابی عون کو بھی قتل کر دیا گیا اس خبیث نے اس کی اتباع کی تھی اور اس کی کفریہ باتوں کی تصدیق کی تھی۔ ابن اثیر نے کامل میں ان لوگوں کو تفصیل سے بیان کیا ہے اور انہیں مذہب نصیریہ کے مشابہ قرار دیا ہے۔

اسی طرح ایک دوسرے شخص نے بلاد شاش میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور اس نے کچھ خرق عادات باتیں اور جو حیلے ظاہر کئے تھے وہاں کے باشندوں نے اس کا مقابلہ کر کے اسے ختم کر دیا تھا۔

افریقہ کے مہدی کی وفات کا بیان[1] ...... اسی سال افریقی باشندے مہدی کی وفات ہوئی تھی جو فاطمیین کا پہلا جھوٹا خلیفہ تھا یہ ابو محمد عبید اللہ تھا جو علوی ہونے کا دعویٰ کرتا تھا اور یہ کہ اس کا لقب مہدی ہے اس نے اسی نام پر مہدیہ کا ایک شہر بنوایا تھا اور یہ سن ۲۹۶ھ میں اس کی وفات ہوئی تھی۔ رقادہ میں داخل ہوا تھا اور امامت کا دعویٰ کرنے سے لے کر اس کی موت تک ۲۴ برس ایک ماہ ۲۰ یوم کا فاصلہ تھا اور یہی اس کی کل مدت خلافت ہے۔ یہ ایک بہادر سردار تھا جو اس کی مخالفت کرتا اس کا مقابلہ کرتا تھا اس کے انتقال کے بعد اس کا لڑکا ابو القاسم خلیفہ بنا تھا جس کا لقب القائم بامر اللہ تھا اس نے ایک سال تک اپنے والد کی وفات کو چھپا کر رکھا تھا جب امور سلطنت مضبوط ہو گئے پھر اس نے اپنے والد کی وفات کو ظاہر کیا تھا

---

[1] تاریخ ابن خلدون ۴/۴۱۲، ۳ شذرات الذهب ۲/۲۹۲

لوگ اس سے محبت کرنے لگے اور وہ بھی اپنے والد کی طرح بہادر، مدبر اور فصیح تھا اس نے کافی شہروں کو فتح کیا تھا اور بلاد روم کی طرف کافی لشکر روانہ کیے تھے اور پھر مصر پر بھی قبضہ کا ارادہ کیا تھا لیکن موت نے اس کا موقع نہ دیا۔ پھر بعد میں اس کے بیٹے المعز الفاطمی ثانی نے (جو قاہرہ معزیہ کا بانی تھا) دیار مصر پر قبضہ کیا تھا۔

ابن خلکان کا قول ہے کہ اس مہدی کے نسب میں علماء کا بہت زیادہ اختلاف ہے جیسا کہ صاحب تاریخ قیروان نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے کہ عبیداللہ بن حسن بن محمد بن علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب اور بعض نے بیان کیا ہے کہ عبیداللہ بن تقی بن حسین بن وفی بن احمد بن رضی ہیں اور یہی عبیداللہ ہیں اور یہ بن محمد بن اسماعیل بن جعفر صادق ہیں۔ اس کے علاوہ ان کے نسب کے بارے میں کئی اور بھی اقوال ہیں۔ ابن خلکان کا قول ہے کہ محققین نے اس کے نسب نامے کا انکار کیا ہے جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں جیسے شیخ ابو حامد اسفرائینی اور قاضی باقلانی قدوری کا قول ہے کہ جن لوگوں نے اس کا یہ نسب نامہ بیان کیا ہے یہ صحیح نہیں اور عبیداللہ المہدی کے نسب کا آغاز یہ ہے کہ یہودی تھا۔

بعض کا قول ہے کہ اس کا نام سعید اور اس کا لقب عبیداللہ تھا اس کی ماں کے شوہر حسین بن احمد بن محمد بن عبداللہ بن میمون بن قداح نے پرورش کی تھی اور قداح کہنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ فصد کھولنے اور آنکھ سے پانی نکالنے کا کام کرتا تھا اور وہ شخص جس نے اس کے لئے پروپیگنڈا کیا تھا اس کا نام ابو عبداللہ شیعی تھا پھر اس شخص نے اسے بلایا چنانچہ وہ اس کی طرف وہاں سے روانہ ہوا لیکن راستے ہی میں سجلماسہ والوں نے اسے قید کر لیا۔

اس کے بعد شیعی اس کو آزاد کرانے کی کوشش میں لگا رہا یہاں تک کہ اسے آزاد کرا لیا اور اسے کئی علاقوں کا حکمران بنا دیا پھر شیعی سے تعلقات خراب ہو گئے جس کی وجہ سے پریشان ہوا اور اسی وجہ سے اس نے اسے قتل کرنے کا ارادہ کیا لیکن مہدی کو اس کا پتہ چل گیا تو اس نے کسی شخص کے ذریعے شیعی اور اس کے بھائی کو قتل کرا دیا۔

بعض کا قول یہ بھی ہے کہ شیعی مہدی کے پاس جیل میں گیا تھا اور وہیں جو لوگ تھے انہوں نے دیکھا کہ مہدی کو قتل کر دیا گیا ہے اور اس کی جگہ کھڑا ایک دوسرا شخص کو مہدی بنایا ہوا ہے تو وہ اس کو جیل سے باہر نکال کر لایا اور لوگوں کے سامنے جو شخص تھا اس کی جگہ سب کے سامنے بیٹھ کر قتل کر دیا تاکہ لوگوں کو معلوم نہ ہو چنانچہ اس نے لوگوں کو بتایا کہ یہی مہدی ہے اور پھر مہدی کے نام سے اس کی شہرت ہوئی پھر بعد میں آنے والے اس کی نسل سے ہیں۔

اس مہدی کی ولادت ۲۶۰ھ ہے بعض نے کہا ہے کہ اس کی ولادت اس سے پہلے ہے بعض نے کہا ہے کہ اس کے بعد ہے۔

اور سب سے پہلے اس کو ۲۹۷ھ میں جمعہ کے روز رقادہ اور قیروان کے منبر پر دعوت دی گئی اور گزشتہ سال ذی الحجہ کے مہینے میں اس کا ظہور ہوا تھا اس کے ظہور پذیر ہونے سے تمام افریقہ سے بنی عباس کی حکومت ختم ہوئی تھی۔

۹۰ سال کی عمر میں اس کی وفات ہوئی تھی۔

خواص کی وفات اس سال خواص میں سے جن لوگوں نے وفات پائی ان میں احمد بن عبدالرحمن بن مسلم کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ مصر کے شیخ تھے اپنے والد سے انہوں نے احادیث سنی تھیں اسی سال ربیع الاول میں دیار مصر میں ان کی وفات ہوئی تھی۔

محمد بن احمد بن اسعد ابوعلی روذباری ... بعض کا قول ہے کہ ان کا نام محمد بن احمد ہے اور بعض نے ان کا نام حسین بن ہمام بتایا ہے صحیح اور قول یہ ہے کہ ان کا اصلی وطن بغداد تھا اور یہ مصر میں رہتے تھے یہ وزراء و رؤساء کی اولاد میں سے ہے جنید کی صحبت اختیار کی تھی اور علماء سے احادیث سنی تھیں اور ان سے کافی احادیث زبانی بھی یاد کی تھیں۔ فقہ میں ان کے استاد ابراہیم حربی اور نحو میں ان کے استاد ثعلب تھے فقراء کے ساتھ ہمدردی کرنے والے تھے۔ ان پر جو صدقہ کرتے تھے اور فقیر کو دینے کے لئے اپنی ہتھیلی میں رکھ کر اسے فقیر کے ہاتھ کے نیچے کر دیتے تھے۔ پھر فقیر اسے لے لیتا تھا تاکہ فقیر کا ہاتھ اوپر والا ہاتھ رہے۔

ابو نعیم کا قول ہے کہ ابوعلی روذباری سے ایک شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جو گانے سنتا ہے اور کہتا ہے کہ میں اس مقام تک پہنچ گیا ہوں جس میں مختلف احوال اثر نہیں کرتے تو ابوعلی نے جواب دیا کہ ہاں اس کے بارے میں [illegible]

بیان کا کام کرتا ہے جب کہ مشار الیہ کی طرف سے وجد پایا جائے اور اشاروں کی تصحیح حقیقۃً عمل کرتی ہیں اور علل غیر حقائق سے دور ہوتی ہیں اور یہ بھی فرمایا کہ دھوکہ میں مبتلا ہونے کے مترادف یہ بات ہے کہ تم کسی سے برائی کر کے اس کی طرف سے اچھائی کی امید رکھو اور یہ کہ اللہ تعالیٰ تمہاری خطاؤں کو معاف کر دے گا اس وجہ سے تم توبہ کرنا چھوڑ دو اور یہ سمجھو کہ یہ اللہ کی طرف سے عنایتیں ہیں۔

ابو علی الروذباری کا قول ہے کہ جب دلوں کو اللہ کے مشاہدہ کا شوق پیدا ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف ناموں کا القاء فرمایا جس کی وجہ سے وہ ذات حق تعالیٰ کی تجلی تک اسی میں مشغول ہو گئے جیسا کہ اس مضمون کو اللہ تعالیٰ نے اس ارشاد میں بیان کیا ہے

"اللہ کے نام اچھے اچھے ہیں تم انہی سے پکارو"۔ (سورۃ الاعراف آیت ۱۸۰)

اس وجہ سے قلوب حقائق کے پالینے کی فکر چھوڑ کر انہی میں مشغول ہو گئے پھر اللہ نے محبین کے شوق کی تسکین اور عارفین کے قلوب کی تسلی کے لئے اپنے ناموں کو ظاہر اور ایجاد کیا۔

انہی کا قول ہے کہ صبر نہ کرنے والے شخص میں رضامندی کا مادہ نہیں ہوتا اور شکر نہ کرنے والا انسان کمال کو نہیں پہنچ سکتا۔

انہی کا قول ہے کہ اللہ کے مشتاق شوق کی لذت کو شہد سے بھی زیادہ میٹھا محسوس کرتے ہیں۔

نیز یہ فرماتے ہیں کہ تین چیزیں حاصل کرنے والا شخص آفت سے محفوظ رہے گا۔

(۱) شکم سیری نہ ہو لیکن قانع دل ہو۔

(۲) دائمی فکر کے ساتھ مکمل طور پر دنیا سے بے رغبتی ہو۔

(۳) صبر کامل کے ساتھ دائمی قناعت ہو۔ انہی کا قول ہے کہ دنیا کے حصول میں نفوس کی ذلت اور آخرت کے حصول میں نفوس کی عزت ہے۔ عزت کی چیز چھوڑ کر اس کے مقابلے میں ذلت کو اختیار کرنے والے پر تعجب ہے۔ یہ مندرجہ ذیل دو شعر کہتے ہیں۔

ساری دولت ختم ہو جانے پر مجھے تعجب نہیں جو تھوڑی سی باقی رہ گئی ہے، مجھے تو تعجب ہے باقی شدہ دولت پر اس کو باقی رکھنے کی
کوشش کرو اس کے مکمل ختم ہونے سے پہلے اس لئے کہ یہ آخری سانس ہیں۔

محمد بن اسماعیل کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

محمد بن اسماعیل کے حالات[1] ...... یہ محمد بن اسماعیل ہیں جو خیر النساج ابو الحسن الصوفی سے مشہور تھے۔ یہ کبار مشائخ میں سے تھے۔ احوال صالح اور کرامات کے مالک تھے۔ مشائخ میں سے سری سقطی وغیرہ کی انہوں نے زیارت کی تھی۔ ایک سو بیس سال کی عمر پائی تھی۔ بوقت وفات گھر کے کونے کی طرف دیکھ کر کہنے لگے کہ ٹھہر جا اللہ تجھ پر رحم فرمائے اس لئے کہ تو بھی عبد مامور ہے اور میں بھی عبد مامور ہوں فرق یہ ہے کہ جس چیز کا تجھے حکم دیا گیا ہے وہ فوت ہونے والی نہیں ہے اور جس چیز کا مجھے حکم دیا گیا ہے وہ فوت ہونے والی ہے۔ اس کے بعد وضو کیا اور نماز ادا کی پھر سیدھے ہو کر لیٹ گئے اور وفات ہو گئی۔ ان کی وفات کے بعد کسی نے ان کو خواب میں دیکھ کر ان سے ان کا حال پوچھا تو جواب دیا کہ ہم نے تمہاری ذلیل دنیا سے نجات حاصل کر لی۔

واقعات ۳۲۳ھ

اسی سال ابن شنبوذ المقری کو حاضر کیا گیا جس نے کچھ نئے قراءت ایجاد کئے تھے فقہاء اور قراء کی ایک جماعت کے سامنے اس سے قراءت کے بارے میں سوال کیا گیا تو اس نے بعض کا انکار اور بعض کا اقرار کیا اس سے توبہ کرائی گئی اور جن چیزوں سے رجوع کیا تھا ان کے بارے میں اس سے تحریر لی گئی تھی اور وزیر ابو علی مقلہ نے اس کو سات کوڑے لگوا کر بصرہ سے جلا وطن کر دیا۔ اس نے جاتے ہوئے وزیر کے لئے بددعا کی تھی کہ اس کے ہاتھ

---

(۱) تاریخ بغداد [illegible]

کاٹ دیئے جائیں اور اس کے حالات پراگندہ ہو جائیں، چنانچہ جلد ہی ایسا ہو گیا۔

اسی زمانے میں جمادی الاخریٰ میں ابن الخرشی کوتوال نے بغداد کے دونوں کناروں میں اعلان کیا کہ ابو محمد البربہاری الحنبلی کی جماعت کے دو آدمی ایک جگہ جمع نہ ہوں اور اس نے اس کی جماعت کے کچھ افراد کو گرفتار کر لیا اور خود ایک بڑے عرصہ تک روپوش رہا۔

ابن الجوزی کا قول ہے کہ اسی سال جمعہ کے پچھلے پہر آسمان بہت زیادہ بادل ہو گئے اور بجلی کی چمک اور ان سے ایک تیز سرخ آندھی چل گئی جس نے ساری زمین کو تاریک کر دیا اور عصر کے بعد تک تاریکی چھائی رہی پھر آہستہ آہستہ [illegible] اسی وقت [illegible] دوران ہی اسی سال فوج نے [illegible] کی وجہ سے انہوں نے خلیفہ کے گھر میں داخل ہو کر [illegible] لوٹ لیا تھا۔

اسی زمانے میں طریق [illegible] گئی تھی اور لوگوں کا بڑا نقصان ہوا تھا جس کی وجہ سے [illegible] نے ان کی [illegible] کی تھی۔

سال رواں ہی میں بہت امراء نے مظفر بن یاقوت کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور وزیر ابن مقلہ پر [illegible] کہ اس نے محمد کو گرفتار کر لیا اور اس کے بھائی [illegible] اور اس کے ساتھیوں کو بھی گرفتار کر لیا تھا جس کی وجہ سے وہ قید میں [illegible] ہو گیا۔

اس سال حاجی لوگ جادہ سے کوفہ حج کے لئے نکلے تو قرامطہ نے ان پر حملہ کر کے ان کو قتل کر دیا اور باقی ماندہ لوگ بغداد لوٹ گئے اور اس سال عراق کے راستے کا حج باطل ہو گیا۔

ابن الجوزی کا قول ہے کہ اسی سال بغداد اور کوفہ میں اتنے بڑے بڑے ستارے گرے کہ اس سے پہلے اتنے بڑے ستارے گرتے نہیں دیکھے گئے۔ اس سال بغداد میں ایسی مہنگائی ہوئی کہ گندم کا ایک کُر ۱۲۰ دینار میں فروخت ہوا۔ اسی سال صحیح قول کے مطابق مرداویج بن زیار دیلمی قتل ہو گیا تھا اس کا بیان گزر چکا ہے، وہ بد سیرت اور بد صورت تھا اور دعویٰ کرتا تھا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی روح اس میں آ گئی ہے اور اس کا سونے کا تخت تھا جس پر وہ بیٹھا کرتا تھا اور اس کے چاروں طرف ترک کھڑے رہتے تھے اور ان کے متعلق کہا کرتا تھا کہ یہ وہ جن ہیں جن کو حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے مسخر کر دیا گیا تھا، اور وہ اپنے ساتھیوں سے بڑی بد اخلاقی سے پیش آتا تھا اور ان کی بہت زیادہ تحقیر کیا کرتا تھا اور اس کی یہ عادت بدستور جاری رہی تا آنکہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لوگوں کو اس پر قدرت عطا کی اور انہوں نے اسے غسل کرتے ہوئے حمام میں بری طرح قتل کر دیا اور انہیں سب سے پہلے اس کے قتل پر اس کے غلام بجکم نے ابھارا تھا اور رکن الدولہ بن بویہ اس کے پاس گرفتار تھا اس کے قتل کے بعد انہوں نے اسے آزاد کر دیا تھا اس کے بعد وہ ترکوں کی ایک جماعت کے ساتھ اپنے بھائی عماد الدولہ کے پاس چلا گیا۔

ترکوں کی ایک جماعت بجکم کے ساتھ ہو گئی اور وہ اسے خلیفہ کی اجازت کے بغیر بغداد لے گئے پھر وہ بغداد سے بصرہ آ گئے [illegible] مرداویج کے بھائی وشمگیر کے پاس [illegible] اور جب وہ ان کے پاس پہنچا تو لوگوں نے پیدل چل کر راستے ہی میں ان کا استقبال کیا اور انہوں نے اسے اپنا حاکم بنا لیا تاکہ ان کا ملک باقی رہے لیکن خراسان اور ماوراء النہر کے نائب ابو النصر بن احمد سامانی نے ان کا مقابلہ کر کے ان سے بہت سے شہر چھین لیے۔ اسی زمانے میں قائم بامر اللہ فاطمی نے افریقہ کے بحری راستے سے فرنگ کی طرف ایک لشکر بھیجا تھا اور لشکر نے جنوا کو فتح کر لیا اور بہت سا مال غنیمت لے کر وہ مظفر ہوا۔

سال رواں ہی میں ناصر الدولہ ابو الحسن بن حمدان نے موصل [illegible] کے پاس سے [illegible] ملک چھین لیا اور [illegible] تھا اس پر خلیفہ نے وزیر ابو علی بن مقلہ کو اس کے مقابلے کے لئے ایک بڑے لشکر کے ہمراہ بھیجا تھا لیکن ناصر الدولہ اس کے ہاتھ نہیں آیا تو وزیر ابو علی کافی عرصہ موصل میں ٹھہرنے کے بعد بغداد واپس آ گیا اور ناصر الدولہ دوبارہ موصل پر مسلط ہو گیا اس نے خلیفہ کے پاس پیغام بھیجا کہ ان علاقوں پر اس کی حکومت رہنے دی جائے جسے خلیفہ نے قبول کر لیا۔

اسی زمانے میں عراقی حاجی حج کے لئے نکلے تو قرامطی نے ان پر حملہ کر کے ان کو قتل کر دیا اور گرفتار شدگان کا مال غصب کرنے [illegible]

کے ساتھ کوچ کر کے بغداد واپس چلے جائیں چنانچہ وہ واپس بغداد لوٹ آئے اور اسی سال بھی ان کا حج فوت ہو گیا۔

خواص کی وفات: اس سال وفات پانے والے خواص میں سے مندرجہ ذیل افراد نے وفات پائی۔ نفطویہ النحوی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

نفطویہ نحوی کے حالات[1] ...... ان کا نام ابراہیم بن محمد بن عرفہ بن سلیمان بن مغیرہ بن حبیب بن مہلب بن ابی صفرہ الازدی ابو عبداللہ العتکی ہے جو نفطویہ النحوی کے نام سے مشہور تھے۔ ان کی کافی تصنیفات ہیں انہوں نے مشائخ سے احادیث سنی اور روایت کی ہیں ان سے بہت لوگوں نے احادیث بیان کی ہیں جو صدوق تھے اور ان کے علماء میں شمار ہیں۔

خطیب نے نفطویہ کے بارے میں نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ وہ سبزی فروش کے پاس سے گزرے اس سے پوچھا کہ بادلوں کی سبزی بیچنے والوں کی دکان کہاں ہے؟ (اصل میں یہ پوچھنا چاہتے تھے کہ پہاڑی راستے کس طرف ہیں لیکن زبان سے روانی کی بجائے الفاظ یہ نکل گئے) سبزی فروش اپنے پڑوسی کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا کہ اللہ آپ کے لڑکے کا برا کرے وہ اب تک چقندر نہیں لایا اگر لے آتا تو اس میں سے ایک ٹکڑی بھی اس کو دیتا اور گوشت میں ملا کر کھا لیتا (نفطویہ اس کی بات سن کر بغیر جواب دیئے واپس آ گئے۔

اسی سال ۸۱ سال کی عمر میں ماہ صفر میں انہوں نے وفات پائی اور حنابلہ کے سردار البربہاری نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور باب الکوفہ میں انہیں دفن کیا گیا۔

ابو علی الیقطی نے ان کی تعریف میں یہ اشعار کہے ہیں:

> تمہارے حاسدوں کی ترکی سے زیادہ میرا دل اس پر نرم تھا اور سخت پانی ہوئی تھوں سے بھی زیادہ اس کی طرف جھکا ہوا ہے۔ جس شخص کو اللہ تکلیف دی جائے اس کے لئے زمین بھی [illegible] ہے۔

ابن خلکان کا قول ہے کہ ابو محمد عبداللہ بن زید بن علی بن حسین بن واسطی المتکلم المشہور اعجاز القرآن وغیرہ کے مصنف کا قول ہے کہ جو شخص خاص سے بچنا چاہے تو وہ نفطویہ کو نہ دیکھے اللہ نے اس کو اس کے نام کے پہلے حصہ (نفط) کے ذریعے جلا دیا اور دوسرا حصہ ویہ کے ذریعے اس کو واویلا اور افسوس زدہ کر دیا۔

ثعالبی کا قول ہے کہ ان کا یہ نام ان کے خون میں رنگے ہوئے ہونے کی وجہ سے رکھا گیا جیسا کہ ابن خالویہ کا قول ہے کہ ان کے علاوہ کوئی ایسا شخص نہیں جس کا نام ابراہیم اور کنیت ابو عبداللہ ہو۔

عبداللہ بن عبدالصمد بن المہتدی باللہ کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی انہوں نے بشار بن عمر الحنفی وغیرہ سے احادیث بیان کی ہیں اور ان سے دار قطنی نے احادیث بیان کی ہیں یہ ثقہ فاضل شافعی تھے۔

عبدالملک بن محمد بن عدی ابو نعیم الاستراباذی المحدث الفقیہ الشافعی کی وفات ۸۳ سال کی عمر میں اسی سال ہوئی تھی۔

علی بن الفضل بن طاہر بن نصر بن محمد ابو الحسن البلخی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی انہوں نے حصول حدیث کے لئے دور دراز کے سفر کئے تھے۔ یہ ثقہ حافظ تھے ابو حاتم الرازی وغیرہ سے انہوں نے احادیث سنی تھیں پھر ان سے دار قطنی نے احادیث بیان کی۔

محمد بن احمد بن اسد ابو بکر الحافظ جو ابن البستان کے نام سے مشہور تھے انہوں نے زبیر بن بکار وغیرہ سے احادیث سنی تھی پھر ان سے [illegible]

---

[1] [illegible]

واقعات ۳۲۴ھ

اس سال فوجیوں نے دارالخلافہ کا گھیراؤ کر کے مطالبہ کیا کہ خلیفہ خود باہر آئیں اور انہیں نماز پڑھائیں چنانچہ خلیفہ نے باہر آ کر نماز پڑھائی اور غلاموں نے وزیر ابن مقلہ کو پکڑ لیا اور لوگ کہنے لگے کہ خلیفہ کون ہوتا ہے کہ جسے چاہے وزیر بنا لے۔ چنانچہ خلیفہ نے کہا میں نے تمہیں اختیار دیا کہ جسے چاہیں وزیر بنا لیں انہوں نے علی بن عیسیٰ کے بارے میں مشورہ دیا۔ خلیفہ نے اسے منظور نہیں کیا اور اس نے اپنے بھائی عبدالرحمن بن عیسیٰ کا مشورہ دیا چنانچہ انہوں نے اسی کو وزیر بنا دیا۔

ابن مقلہ کے گھر کو آگ لگا کر اسے عبدالرحمن بن عیسیٰ کے حوالے کر دیا اس نے اسے خوب مارا اور ایک لاکھ دینار کی اس سے تحریر لی۔ پھر عبدالرحمن بن عیسیٰ کو عدم صلاحیت کی وجہ سے معزول کر کے اس کی جگہ ابو جعفر بن قاسم کرخی کو وزیر بنا دیا گیا اور علی بن عیسیٰ پر ایک لاکھ دینار اور اس کے بھائی پر ستر ہزار دینار جرمانہ عائد کر دیا پھر ساڑھے تین ماہ کے بعد اسے بھی معزول کر دیا گیا اور سلیمان بن حسن کو وزیر بنا دیا گیا پھر اسے بھی معزول کر کے ابو الفتح الفضل بن جعفر بن فرات کو مقرر کر دیا گیا پھر آئندہ سال ابن مقلہ کے گھر کی طرح اس کے گھر کو بھی آگ لگا دی گئی اور دونوں کے درمیان صرف ایک سال کا فرق تھا اور یہ سب کچھ ترکوں کی بدزبانی کی وجہ سے ہوا تھا جب ابن مقلہ کے گھر کو آگ لگائی گئی تو ایک شخص نے اپنے پڑوسی کو یہ اشعار لکھ کر بھیجے۔

> جب زمانے نے تمہارے ساتھ اچھا سلوک کیا تو تم نے اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا اور تم تقدیر چلنے والے دنوں سے بے فکر
> رہے۔ اور زمانے کی راتوں نے بھی تمہارے ساتھ اچھا سلوک کیا جس کی وجہ سے تم دھوکہ کھا گئے حالانکہ صفائی کے باوجود
> گدلا جاتی ہیں۔

اس سال خلافت کا معاملہ بہت کمزور پڑ گیا اور راضی نے محمد بن رائق کے پاس پیغام بھیجا کہ وہ اس کے پاس آ کر بغداد کے امراء کا معاملہ سنبھال لے اور اس کے ساتھ ساتھ اس نے تمام شہروں اور جزیروں میں خراج کا معاملہ درست کرنے کا حکم دیا اور یہ کہ خطبوں میں منبروں پر اس کا نام لیا جائے اور یہ کہ اس کے پاس خلعتیں بھیجی جائیں۔ ان تمام اختیارات کے ساتھ ابن رائق بغداد پہنچ گیا اور اس کے ساتھ مرداویج کا غلام (جس نے مرداویج کو قتل کرنے کی کوشش کی تھی) بجکم بھی تھا اور رائق نے عراق کے تمام معاملات پر قبضہ کر لیا اور بیت المال کا سارا مال اپنے گھر منتقل کر لیا اور وزیر کا کوئی اختیار باقی نہیں رہا اور خلافت کا معاملہ بہت کمزور ہو گیا اور نوابوں کو اپنے علاقوں میں تصرف کا موقع مل گیا اور خلیفہ کی حکومت بغداد کے علاوہ کہیں بھی باقی نہیں رہی اور ہر جگہ ابن رائق کا حکم چلنے لگا اور ابن رائق ضرورت کے حساب سے مال اس کے پاس بھیج دیتا تھا پھر اس کے بعد تمام نے دوسرے امراء کو بھی مثال دی اور یہ سب خلیفہ کو ناکارہ سمجھتے تھے چنانچہ بصرہ پر ابن رائق کا قبضہ تھا اور فارس پر عماد الدولہ کا کرمان پر ابو علی محمد کا اہواز و موصل پر بنی حمدان کا مصر و شام پر محمد بن طغج کا اور بلاد افریقہ پر قائم بامر اللہ کا اندلس پر عبدالرحمن بن محمد کا خراسان پر نصر بن احمد سامانی کا طبرستان پر دیلم کا بحرین پر ابو طاہر سلیمان کا قبضہ تھا۔

اس سال بغداد میں شدید گرانی اور قحط سالی اس حد تک ہو گئی تھی کہ پانچ روز تک بازاروں میں روٹی ملنا بند ہو گئی تھی اور اس کی وجہ سے کافی لوگ ہلاک ہو گئے تھے جن میں اکثریت بوڑھوں اور بچوں کی تھی اور مردے راستے میں پڑے ہوئے تھے جن کا کوئی پرسان حال نہیں تھا ایک ایک تابوت میں دو مردے رکھے جاتے تھے اور کبھی ان کے درمیان بچہ بھی ہوتا تھا۔ کبھی ایک آدمی کے لئے قبر کھودی ہوتی تھی لیکن پھر اسے بڑا کر دیا جاتا تھا کہ اس میں پوری جماعت دفن کی جاتی تھی اور اسی موقع پر اصبہان کے تقریباً دو لاکھ افراد ہلاک ہو گئے تھے۔

جمادی الاول میں عمان میں آگ لگ گئی تھی جس میں ایک بڑی جماعت اور کافی گھوڑے ہلاک ہو گئے تھے اور اس میں چار سو کافور کی بوریاں بھی جل گئی تھیں۔ ماہ شوال میں خلیفہ نے احمد بن کیغلغ کو شام کی نیابت سے معزول کر دیا تھا اور اس علاقے کو دیار مصر کے نائب ابن طغج کی ماتحتی میں کر دیا تھا۔

خواص کی وفات: ...... اس سال خواص میں سے منصور بن قرہ نے وفات پائی تھی۔ ابن المجاہد المقری کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

ابن مجاہد المقری کے حالات [1]: ...... یہ ابوبکر احمد بن موسیٰ بن عباس بن مجاہد المقری ہیں جو اپنے دور کے قاریوں میں سے تھے انہوں نے لوگوں سے احادیث روایت کی تھیں پھر ان سے دارقطنی وغیرہ نے احادیث روایت کی تھی یہ ثقہ اور ثبت تھے مشرقی بغداد میں ان کا گھر تھا۔

ثعلب کا قول ہے کہ اس دور کے زمانے میں ان سے بڑا کوئی عالم نہیں تھا اسی سال بدھ کے روز ان کی وفات ہوئی تھی اور ۲۰ شعبان جمعرات کے روز انہیں دفن کیا گیا تھا۔

وفات کے بعد کسی نے انہیں قرآن پڑھتے ہوئے دیکھا تو ان سے پوچھا کہ تمہاری وفات نہیں ہوئی تھی انہوں نے جواب دیا کہ میری وفات ہو چکی ہے لیکن میں نے اللہ سے دعا کی تھی مجھے قبر میں قرآن پڑھنے والے لوگوں میں سے کر دے چنانچہ میری دعا قبول ہو گئی۔

جحظہ الشاعر البرمکی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

جحظہ الشاعر البرمکی کے حالات [2]: ...... یہ احمد بن جعفر بن موسیٰ بن یحییٰ بن خالد بن برمک البرمکی ابوالحسن الندیم ہیں جو جحظہ الشاعر سے مشہور تھے۔ یہ ادیب اور ماہر تھے صاحب فنون اور نوادر و محاضرہ کے مالک تھے۔

بہت اچھا گانے والے تھے ان کے اشعار میں سے عمدہ شعر یہ ہیں:

دنیا نے لوگوں کو دولت کا قائل ہو تو ان میں کوئی مقابلہ کرنے والا ہوتا۔ کتنے ہی امید رکھنے والے ہیں جن کی امیدوں پر میں نے پانی پھیر دیا اور بہت سے مال کو جمع کرنے والوں کے مال کو میں نے بکھیر کر رکھ دیا۔

ایک بادشاہ نے جحظہ کو کچھ پیسے دینے کے بارے میں لکھا لیکن اس نے پیسے نہیں دیئے تو جحظہ نے اس بات کو ان اشعار میں تذکرہ کر دیا۔

جب تمہاری سخاوت کا اندازہ اس کی صورت میں ہو جو انگلیوں سے ہتھیلیوں پر لکھی جاتی ہیں۔ سوائے یہ جہاں مجھے کچھ نفع نہیں پہنچا سکیں گی۔ پس تم اس رقعہ کے بدلے میری یہ تحریر لے لو۔

اس کے چند اشعار یہ ہیں جو اس نے اپنے دوست کے بخل پر اس کی مذمت کرتے ہوئے کہے تھے:

ہمارا ایک دوست جو بخل میں سب سے آگے ہے اس کا نام فضل ہونے کے باوجود فضل نام کی اس میں کوئی چیز نہیں ہے۔ میں ایک دوسرے دوست کے پاس گیا تو اس نے مجھے ایسے ہی پایا جیسا کہ اس کے پاس اسی انداز میں گیا۔ کھانے پر بیٹھنے کے وقت وہ مجھے ایسے دیکھتا ہے گویا میں اس کے اعضاء کو کھا رہا ہوں۔ اپنے غلام پر بھی وہ غصہ ہوتا ہے گویا اس کو گالی دیتا ہے اور مجھے معلوم تھا کہ یہ سب کچھ میری وجہ سے ہو رہا ہے۔ تھال اٹھانے کے لئے میں آہستہ آہستہ ہاتھ بڑھاتا۔ جب وہ مجھے دیکھتا تو میں مرغی کے ساتھ کھیلنا شروع کر دیتا۔ حتیٰ کہ میری انگلی نے مجھ پر ظلم کیا اس طریقے پر کہ بھوک نے میری عقل مار دی۔ پھر میں نے مرغی کی ران کی طرف ہاتھ بڑھایا اور میں نے اس کی ران کو کھینچا لیکن میرے ہاتھ نے میرا پاؤں کھینچ لیا۔

اس کے عمدہ اشعار میں سے چند یہ ہیں:

تم تو چلے گئے لیکن نہ معلوم تمہاری وجہ سے کتنا رونا پڑا۔ میں نے زیادہ رونے کی وجہ سے آنسوؤں کو آزاد کر دیا تھا لیکن تمہاری طرف میرے شوق نے اس وفاداری کی طرف لوٹا دیا۔

ابن خلکان نے اس کے کچھ عمدہ شعر نقل کئے ہیں:

میں نے اس سے کہا کہ تم نے بیداری کی حالت میں ملاقات میں بخل سے کام لیا ہے۔ اس وقت اس نے کہا کہ تم بھی [illegible]

---

[1] تاریخ بغداد ۵/۱۴۴، ۱۴۸۔ العبر ۲/۲۰۰۔ شذرات الذہب ۲/۳۰۲

[2] تاریخ بغداد ۴/۶۵۔ العبر ۲/۲۰۱

ہو بھی کی قسم پر پوچھتے ہو کہ میں خواب میں تمہاری زیارت کروں۔

عبداللہ بن معتز نے ان کا لقب مقطعہ رکھا تھا کیونکہ دیکھنے میں آنکھوں کی خرابی کی وجہ سے بدصورت تھا۔

کسی نے ان کی ہجو کرتے ہوئے مندرجہ ذیل شعر پڑھے

شطرنج کے ہاتھی اور گھوڑے کے مقابلے میں مقطعہ کے گھر سے بھرنے کی کوشش کرتے ہو۔ اس نے اس کے ساتھیوں پر رحم ہو

انہوں نے کانوں کی لذت کے خیال سے آنکھوں کی تکلیف برداشت کی۔

سن ۳۲۶ یا ۳۲۳ھ میں واسط میں وفات پائی۔

ابن مغلس الملقب الظاہری کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

ابن المغلس الملقب الظاہری کے حالات[1] یہ ابن المغلس الملقب الظاہری ہیں اپنے مذہب پر انہوں نے بہت سی مفید کتابیں تصنیف کی ہیں فقہ میں ان کے استاد ابوبکر بن داؤد تھے انہوں نے عبداللہ بن احمد بن حنبل علی بن داؤد القنطری ابی قلابہ الرقاشی اور دیگر کئی حضرات سے احادیث روایت کی تھیں۔ یہ ثقہ فقیہ فاضل تھے انہوں نے ہی اپنے استاد کے علوم کو ان شہروں میں اشاعت کی تھی اسی سال میں ان کی وفات ہوئی تھی۔

ابوبکر بن زیاد کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

ابوبکر بن زیاد کے حالات[2] یہ ابوبکر بن زیاد نیشاپوری ہیں جو ابان بن عثمان کے غلام تھے انہوں نے حصول حدیث کے لئے عراق شام مصر کا سفر اختیار کیا تھا اور یہ بغداد میں رہتے تھے۔ محمد بن یحییٰ الذہلی عباس دوری وغیرہ سے انہوں نے احادیث روایت کی تھی پھر ان سے دارقطنی و دیگر حفاظ حدیث نے روایت کی تھی۔

امام دارقطنی کا ان کے بارے میں قول ہے کہ احادیث کے متن و سند کے اعتبار سے مشائخ میں ان سے بڑا کوئی حافظ نہیں تھا اور مشائخ میں یہ سب سے بڑے فقیہ تھے۔ مزنی اور ربیع کی انہوں نے صحبت اختیار کی تھی۔

خطیب کا قول ہے کہ امام ثقہ تھے، لیکن نے بواسطہ یوسف بن عمر بن مسرور ابن زیاد کا قول نقل کیا ہے کہ تم میں ایسے شخص کو جانتے ہو جو چالیس سال سے سویا نہیں اور عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی اور صبح اس کی خوراک صرف پانچ دانے تھی۔ پھر فرمانے لگے کہ شادی سے پہلے میں ایسا کرتا تھا لیکن شادی کے بعد میں نے اپنی شادی کرانے والوں سے کہا کہ یہ کیا ہوا! پھر فرمانے لگے کہ اس میں بھی (اتباع سنت کی) نیت کا ارادہ تھا۔

اسی سن چھیاسی سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی تھی۔

عثمان بن سلیمان کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ عثمان بن سلیمان اللمس ابوالحسن التاجر ہیں۔ مصر میں رہتے تھے اور وہیں پر اپنے گھر کو محدثین اور ان کی اولاد کے لئے وقف کیا تھا۔ بہت زیادہ مالدار اور تاجر تھے ان کی بات حکام کے نزدیک قابل قبول ہوتی تھی۔ اسی سال شعبان میں ان کی وفات ہوئی تھی۔

ابوالحسن الاشعری کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

ابوالحسن الاشعری کے حالات[3] یہ بصرہ کے تھے اور زکریا بن یحییٰ الساجی سے انہوں نے احادیث لی تھیں اور ابن سریج سے فقہ حاصل کیا تھا ہم نے ان کے حالات طبقات شافعیہ میں بیان کر دیئے ہیں۔ ابن خلکان نے ذکر کیا ہے کہ یہ شیخ ابی اسحاق المروزی کی مجلس میں بیٹھتے تھے۔ پہلے اشعری معتزلی تھے پھر جمعہ کے دن بصرہ کی جامع مسجد میں منبر پر اعلان کیا انہوں نے عقیدہ اعتزال سے توبہ کی پھر معتزلہ کی برائیاں بیان کرتے تھے

---

[1] تاریخ بغداد ۵/۲۴۹ شذرات الذہب ۲/۳۰۲ العبر ۲/۲۰۱

[2] تاریخ بغداد ۱۰/۱۲۰، ۱۲۲ تذکرۃ الحفاظ ۳/۸۱۹، ۸۲۰

[3] تاریخ بغداد ۱۱/۳۴۶، ۳۴۷ شذرات الذہب ۲/۳۰۳، ۳۰۵

کی تفسیر اور مختصر روقول شعر کی تصانیف ہیں۔ ابن حزم نے ان کی تصنیف کی تعداد پچپن ذکر کی ہے۔ یہ امامیہ شیعیت کے متعلق ان کا سن ولادت ۲۶۰ھ یا ۲۷۰ھ ہے اور ان کی وفات ۳۳۰ھ، ۳۲۴ھ اور ۳۳۳ھ میں سے کوئی ایک ہے۔ واللہ اعلم۔

محمد بن فضل بن عبداللہ ابوذر تمیمی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ جرجان کے سردار تھے انہوں نے بہت سے محدثین سے احادیث سنی تھیں اور مسلکاً شافعی تھے اور ان کے گھر پر علماء کا اجتماع رہتا تھا اپنے زمانے کے علماء کی بہت زیادہ دادودہش کیا کرتے تھے۔

خلیفہ راضی کے بھائی ہارون بن مقتدر کی وفات اسی سال ربیع الاول میں ہوئی تھی خلیفہ راضی کو ان کی وفات پر بڑا صدمہ ہوا تھا اس وجہ سے انہوں نے ان کے معالج کو انبار کی طرف جلاوطن کر دیا تھا کیونکہ اس پر علاج میں غفلت کرنے کا شبہ تھا لیکن پھر اپنی والدہ کی سفارش پر اسے جلاوطن نہیں کیا تھا۔

واقعات ۳۲۵

اسی سال محرم میں خلیفہ راضی اور امیر الامراء محمد بن رائق اہواز کے نائب حاکم ابی عبداللہ البریدی سے قتال کے لئے واسط گئے کیونکہ اس نے سرکشی کی تھی اور خراج بھی ادا نہیں کیا تھا۔ جب یہ واسط پہنچے تو لوگوں نے ان سے قتال کرنا شروع کر دیا تو انہوں نے بجکم کو ان پر مقرر کر دیا اس نے ان کو شکست دی اور شکست کھانے والوں کو بغداد کی طرف بھاگنے پر مجبور کر دیا۔ پھر راستے میں قوال نوبت نے انہیں گھیر کر اکثر کو گرفتار کر لیا اور ان کے گھر ان کا لوٹ لیا اب کوئی شخص باقی نہیں رہا جو مراتب لئے اور بیت المال سے ان کا وظیفہ بالکل بند کر دیا۔

اس کے بعد خلیفہ نے ابن رائق کو ابوعبداللہ بریدی کی سرکوبی کے لئے بھیجا۔ بریدی نے ابن رائق سے مصالحت کی لاکھ ساٹھ ہزار قسطوں میں دینے کا وعدہ اس کے ساتھ ساتھ عضد الدولہ کے متعلق فوج کے انتظام کا وعدہ کیا۔ جب ابن رائق بغداد آیا تو بریدی نے اپنا وعدہ پورا نہیں کیا پھر ابن رائق نے بجکم اور بدر خرشنی کو بریدی سے قتال کے لئے بھیجا پھر ان دونوں کے درمیان بہت خونریزی ہوئی یہاں تک کہ بریدی عضد الدولہ کے پاس بھاگ گیا اور اس سے پناہ لے لی اور اہواز کا نائب حاکم بجکم کو بنا دیا گیا تو ابن رائق نے وہاں کے خراج کا معاملہ اس کے سپرد کر دیا۔ بجکم جو اچھا اور انسان تھا اور ربیع الاول میں خلیفہ نے بجکم کو خلعت دے کر بغداد میں حاکم بنا دیا تھا اور خراسان میں مشرق کا نائب حاکم بنا دیا تھا۔

احمد بن محمد بن حسن کے حالات[1] یہ احمد بن محمد بن حسن ابوحامد شرقی ہیں ان کا سن ولادت ۲۴۰ھ ہے یہ یکائے تعداد میں حدیث کے حافظ اچھی ذہین و فطین اور کثرت سے حج کرنے والے تھے۔ طلب علم کے لئے انہوں نے دور دراز کے سفر کئے تھے کئی محدثین سے احادیث کی سماعت کی تھی۔

ایک دن ابن خزیمہ انہیں دیکھ کر کہنے لگے کہ لوگ ابوحامد کی موجودگی میں آپ ﷺ پر کذب بیانی کی جرأت نہیں کر سکتے۔

عبداللہ بن محمد بن سفیان ابوالحسن الخزاز نحوی نے بھی اسی سال وفات پائی تھی مبرد اور ثعلب سے انہوں نے احادیث روایت کی تھیں یہ ثقہ تھے علوم قرآن میں بہت سی کتب پر مشتمل ان کی تصانیف ہیں۔

محمد بن اسحاق بن یحییٰ ابوالطیب الوشاء نحوی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔ ابوالوفاء کا قول ہے کہ ان کی عمدہ تصانیف ہیں۔ حارث بن ابی اسامہ اور ثعلب وغیرہ سے انہوں نے احادیث بیان کی ہیں۔

محمد بن ہارون ابوبکر العسکری کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی مذہب ظاہری کے فقیہ تھے حسن بن عرفہ، عباس الدوری اور دارقطنی وغیرہ سے انہوں نے احادیث بیان کی تھیں۔ واللہ اعلم۔

---

[1] تاریخ بغداد ۴/ ۴۲۶،۴۲۵، تذکرۃ الحفاظ ۳/ ۸۲۴،۸۲۳

واقعات ۳۲۶ھ

اس سال روم کے بادشاہ نے تحفے ہدایا کے ہمراہ خلیفہ کو خط لکھا تھا جس کا اصل مضمون رومی زبان اور اس کی تفسیر عربی زبان میں تھی اور رومی خط سونے کے پانی سے اور عربی خط چاندی کے پانی کا لکھا ہوا تھا جس کا حاصل دونوں قوموں کے درمیان صلح کے ساتھ رہنا تھا خلیفہ نے اس خط کا جواب مثبت انداز میں دیا جس کی وجہ سے مسلمانوں کے چھ ہزار قیدیوں کو آزاد کرا دیا گیا۔

اسی زمانے میں امیر الامراء ابن رائق امارت و ولایت چھوڑ کر بغداد سے شام چلا گیا تھا اور وزارت ابو علی بن مقلہ کے سپرد کر گیا اس وقت خلافت کا معاملہ جا کر رہتا تھا ابو علی بن مقلہ کا ابن رائق کے ساتھ کوئی تعلق نہیں تھا تو علی بن مقلہ نے ابن رائق سے تمام جائداد واگزار کرنے کا حکم دیا۔ لیکن ابن رائق ٹال مٹول کرتا رہا اور ادھر ہی سے بجکم کو خط کے ذریعے وزارت کی لالچ دے کر بلایا دوسری جانب ابو علی مقلہ نے خلیفہ کو بھی خط لکھا تھا جس میں اس نے ابن رائق اور ابن مقاتل کو ہزار دینار کے عوض مطالبہ کیا تھا لیکن یہ خط کا ابن رائق کو علم ہو گیا تو اس نے ابو علی بن مقلہ کا ہاتھ کاٹ ڈالا اور کہا کہ زمین میں یہ سب سے بڑا المفسد ہے اس کے بعد ابو علی بن مقلہ خلیفہ کی خوشامد کرنے لگا کہ کٹا ہوا ہاتھ کاموں کے لکھنے میں مانع نہ ہوگا اور وہ بجکم کو حالات کی خبر دیتا رہا پھر ابن رائق کو معلوم ہو گیا کہ ابو علی نے بجکم کو خط لکھا تھا جو اس کے خلاف ابھارا جا رہا ہے اس وجہ سے اس نے اس کو پکڑ کر اس کی زبان بھی کاٹ دی اور اس کو ایک تنگ جگہ میں قید کر دیا اور اس کے پاس کوئی غلام بھی نہیں تھا چنانچہ وہ خود ہی بائیں ہاتھ سے اور بچے ہوئے ہاتھ پھر منہ کے ساتھ اسے ڈالتا پھر بائیں ہاتھ سے کھینچتا پھر منہ کے ساتھ اسے دباتا پھر اس کو پیتا اس وقت اس نے بڑی تکلیف برداشت کی اور اسی حالت میں تن تنہا اس کا انتقال ہو گیا پھر اسے دفن کر دیا گیا پھر اس کے اہل خانہ کے کہنے پر وہاں سے منتقل کر کے اس کے مکان میں دفن کیا گیا پھر وہاں سے بھی دوسری جگہ منتقل کر دیا گیا اس وجہ سے اس کے کچھ عجیب واقعات ہیں۔

ان میں سے چند یہ ہیں:

(۱)…۔ تین بار وزیر بنا۔

(۲)۔ تین بار معزول کیا گیا۔

(۳) تین بار خلیفہ کی جانب سے کام چلایا گیا۔

(۴)۔ تین بار دفن کیا گیا۔

(۵)…… تین مرتبہ اس نے سفر کئے۔

دو بار جلاوطن ہو کر ایک بار موصل گیا اس سال بجکم بغداد آیا تھا چنانچہ خلیفہ نے اسے امیر الامراء کے عہدے پر فائز کر دیا وہ ماکان بجکم ابو علی عارض ماکان بن کالی الدیلمی کے وزیر کا غلام تھا اس نے اس سے وزیر کے تمام اختیارات سلب کر لئے تو اس نے تمام اختیارات اسے دے دیے لیکن اس کے باوجود یہ مرادویج کے ساتھ جڑا اور پھر اس کے قاتلین میں سے ہو گیا جب خلیفہ نے اسے امیر الامراء بنایا تو اس کو مونس الخادم کے گھر میں ٹھہرایا گیا جس کی وجہ سے اس کی شہرت ہو گئی اور ابن رائق کو وزارت سے الگ کر دیا گیا۔ اس کی مدت وزارت ایک سال دس ماہ سولہ دن رہی تھی۔

اسی زمانہ میں عماد الدولہ نے اپنے بھائی معز الدولہ کو ابو عبداللہ البریدی کے لئے اہواز پر قبضہ کرنے کے لئے بھیجا تھا چنانچہ اس نے اہواز کو بجکم کے قبضے سے چھڑا لیا اور ابو عبداللہ البریدی کے حوالے کر دیا۔

سال رواں ہی میں لشکری اور وشمگیر الدیلمی نے آذربائیجان کے حاکم رستم بن ابراہیم الکردی سے شدید قتال کر کے اس پر قبضہ کر لیا۔

اس سال قرامطہ میں آپس میں بڑا اختلاف ہوا تھا اور بات قتل تک پہنچ گئی تھی جس کی وجہ سے دوسرے شہروں میں فساد برپا کرنے سے رک گئے تھے اور اپنے ہی شہر ہجر میں رہ گئے۔ الحمد للہ۔

اسی سال احمد بن زیاد بن عبدالرحمن الاندلسی کی وفات ہوئی جو امام مالک کے اصحاب میں سے تھے انہوں نے ہی اندلس میں مذہب مالکی کی اشاعت کی تھی اور وہاں انہیں عہدہ قضاء کی پیش کش کی گئی تھی لیکن انہوں نے قبول نہیں کی۔

واقعات ۳۲۷ھ

اسی سال ماہ محرم میں امیر المومنین الراضی موصل کے نائب ناصر الدولہ حسن بن عبداللہ بن حمدان سے قتال کے لئے نکلے تھے۔ اسی دوران میں ان کے آگے آگے امیر الامراء بجکم اور قاضی القضاۃ ابوالحسن عمر بن محمد بن یوسف تھے اور اپنی جگہ پر اپنے صاحبزادے قاضی ابو نصر بن یوسف بن عمر کو مقرر کر گئے تھے جو قاضی بھی تھے اور فاضل و ذکی بھی تھے۔

بجکم نے موصل پہنچ کر وہاں کے نائب حسن بن عبداللہ پر حملہ کر کے اسے شکست دے دی اور خلیفہ موصل اور جزیرہ کے درمیان ٹھہر گیا اور اس کا انتظام سنبھالا۔ پھر محمد بن رائق نے خلیفہ کی عدم موجودگی کو غنیمت جان کر ایک ہزار آدمیوں کو ساتھ لے کر بغداد میں خوب فساد مچایا۔ بجکم دار الخلافت پر حملہ نہیں کیا۔ پھر خلیفہ کے پاس معافی نامہ اور خطوط پر معافی کا پیغام بھیجا۔ جسے خلیفہ نے منظور کر لیا اور قاضی القضاۃ ابوالحسن کو اس کے پاس بھیجا اس کے بعد ابن رائق بغداد سے چلا گیا اور خلیفہ جمادی الاولیٰ میں بغداد آ گیا جس سے مسلمانوں کو بہت خوشی ہوئی اسی سال آذربائیجان میں موسلادھار بارش ہوئی جس میں اس قدر اولے پڑے تھے کہ ایک اولے کی مقدار دو دو رطل تھی اور اسی طرح بارش مسلسل ہوتی رہی جس کی وجہ سے بغداد کے کافی مکانات منہدم ہو گئے تھے اور اس سال ٹڈیاں بھی غالب آ گئی تھیں۔

اس سال عراق کے راستے سے لوگوں نے حج کیا تو جو ۳۱۷ھ سے اس راستہ قرامطی کی وجہ سے معطل ہو گیا تھا اور اسی بارے میں شریف ابو علی محمد بن یحییٰ العلوی نے قرامطہ سے لوگوں کی سفارش کی تھی جسے قرامطہ نے ان کی شجاعت و کرم کی وجہ سے قبول کر لیا تھا اس شرط پر کہ ایک اونٹ پر پانچ اور محمل پر سات دینار ٹیکس لیں گے۔ اس شرط پر سب کا اتفاق ہو گیا تو حج پر جانے والوں میں آئمہ شافعیہ سے ابو علی بن ابی ہریرہ بھی تھے جب وہ قرامطہ کے پاس سے گزرے تو انہوں نے ان سے ٹیکس کا مطالبہ کیا جس کی وجہ سے انہوں نے اپنے گھوڑے کی لگام موڑ لی اور واپس آ گئے اور کہنے لگے کہ بخل کی وجہ سے میں واپس نہیں آیا بلکہ ٹیکس کی وجہ سے مجھ سے حج کا وجوب ساقط ہو گیا ہے۔

اسی زمانے میں اندلس میں ایک سخت فتنہ برپا ہوا کیونکہ اندلس کے حاکم عبدالرحمٰن اموی نے اپنے وزیر کو قتل کر دیا تھا جس کی وجہ سے اس کا بھائی امیہ بن اسحاق جو شنترین کا نائب حاکم تھا بہت غصہ ہوا اور اسی غصہ میں مرتد ہو کر نصاریٰ میں داخل ہوا اور ان کے بادشاہ ردمیر سے جا ملا اور اس کو مسلمانوں کے علاقوں تک لانے لگا اور علاقے کا ایک بڑے لشکر کے ساتھ مقابلے کے لئے آیا اندلس کے حاکم عبدالرحمٰن اموی نے نکل کر ان پر سخت حملہ کر دیا پھر انہوں نے مسلمانوں پر حملہ کر کے اپنے مقتولین کی تعداد میں انہیں قتل کر دیا پھر مسلمانوں نے کئی دن پر قبضہ کر کے ان کے بے شمار افراد قتل کر دیئے پھر مسلمان ان پر مسلسل حملہ کرتے رہے حتیٰ کہ امیہ بن اسحاق اپنے فعل پر نادم ہوا اور اس نے عبدالرحمٰن سے امان طلب کی۔ عبدالرحمٰن نے اسے امان دے دی جب وہ اس کے پاس آیا تو عبدالرحمٰن نے اسے بہت سا مال دیا اور اس کا اکرام کیا۔

خواص کی وفات خواص میں سے اسی سال ان لوگوں نے وفات پائی حسن بن قاسم بن جعفر بن رحیم ... کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ محدثین کی اولاد میں سے تھے ان کی کئی مشہور تصنیفات ہیں انہوں نے موسیٰ بن ولید الحمیدی وغیرہ سے احادیث بیان کی تھیں اسی سال محرم میں اسی سے زائد عمر میں ان کی وفات ہوئی تھی۔

حسین بن قاسم بن جعفر بن محمد بن خالد بن بشیر ابو علی الکوکبی الکاتب صاحب الاخبار والآداب کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی انہوں نے احمد بن ابی خیثمہ ابو العیناء اور ابن ابی الدنیا وغیرہ سے احادیث روایت کی پھر ان سے دارقطنی وغیرہ نے روایت کی۔

عثمان بن خطاب بن عبداللہ ابو عمرو البلوی المغربی الاشج کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ ابو الدنیا کے نام سے مشہور تھے ۳۰۰ ہجری کے بعد بغداد آئے تھے ان کا دعویٰ تھا کہ یہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے تھے اور یہ اپنے والد کے ساتھ حضرت علی کے پاس جا رہے تھے کہ راستے میں پیاس لگی تو یہ پانی کی تلاش میں نکلے انہوں نے ایک چشمہ دیکھا اس سے پانی پیا اور غسل کیا پھر اپنے والد کے لئے پانی لے کر آئے تو ان کی وفات ہو

نکل کر اس سے فارغ ہو کر حضرت علی کے پاس آئے دوران کے گھوڑے کی رکاب کو بوسہ دینے کا ارادہ کیا لیکن سواری نے انہیں مارا، جس کی وجہ سے ان کا سر زخمی ہو گیا اور اس وجہ سے یہ الاشج سے مشہور ہو گئے اور ان کے اس واقعہ کی تصدیق ایک جماعت نے بھی کی ہے اور انہوں نے ان سے احادیث کا ایک نسخہ روایت کیا ہے جس میں حضرت علی سے احادیث مروی ہیں۔

ان کی تصدیق کرنے والوں میں حافظ محمد بن احمد بن مفید بھی ہیں اور انہوں نے عثمان بن خطاب سے احادیث بھی روایت کی ہیں لیکن مفید تشیع کی طرف منسوب ہیں چونکہ عثمان بن خطاب سے ان احادیث کی نسبت حضرت علی کی طرف کی جاتی ہے اس وجہ سے مفید نے تشیع بھی کرتے ہوئے انہیں روایت کیا ہے لیکن تمام جمہور محدثین نے ان کی تکذیب کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ خود موضوع احادیث پر مشتمل ہیں، مشہور محدثین میں ابو طاہر احمد بن محمد السلفی ہیں اور ہمارے شیوخ میں سے شیخ الاسلام ابو العباس بن تیمیہ ابو الحجاج المزی اور مورخ الاسلام ابو عبداللہ الذہبی ہیں، میں نے اسے کتاب التکمیل میں مدلل بیان کر دیا ہے۔

مفید کا قول ہے کہ ابن عثمان بن خطاب بلاشج کی وفات سن ۳۲۷ھ میں ہوئی تھی اور بوقت وفات اپنے شہر چلے گئے تھے۔

محمد بن جعفر بن محمد بن سہل کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

محمد بن جعفر بن محمد بن سہل کے حالات[1] ..... یہ محمد بن جعفر بن محمد بن سہل ابو بکر الخرائطی صاحب المصنفات ہیں۔ اصل میں یہ سر من رائی کے تھے بعد میں بغداد آ گئے تھے اور وہاں پر حسن بن عرفہ وغیرہ سے احادیث روایت کی تھیں۔ حافظ الکبیر ابن حافظ الکبیر ابو محمد عبدالرحمن ابن ابی حاتم محمد بن ادریس الرازی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی ان کی بہت زیادہ مفید کتابیں ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں۔

(۱) کتاب الجرح والتعدیل اس موضوع پر لکھی گئی کتابوں میں سے سب سے عمدہ اور اہم ترین کتاب ہے۔

(۲) التفسیر الحافل یہ کامل پر مشتمل ہونے کے ساتھ ساتھ تفسیر ابن جریر وغیرہ سے بھی زیادہ مفید ہے۔

(۳) کتاب العلل یہ فقہی ترتیب سے ابواب پر مشتمل ہے۔

ابو محمد بڑے عابد زاہد متقی صاحب حافظہ اور بہت زیادہ مشہور کرامتوں والے تھے۔

ایک دفعہ یہ نماز سے فارغ ہوئے تو ایک مقتدی نے شکایت کی کہ آج نماز بہت طویل ہوئی جس کی وجہ سے میں نے سجدہ میں ستر بار تسبیح پڑھی ہے یہ سن کر کہنے لگے کہ میں نے صرف تین بار تسبیح پڑھی ہے۔

ایک بار سرحدی شہروں میں سے کسی شہر کی دیوار گر گئی تھی تو ابن ابی حاتم نے اس کے بنانے کے بارے میں لوگوں کو ترغیب دی لیکن لوگوں نے اس کی تعمیر کرنے میں دیر کر دی جس کی وجہ سے انہوں نے اس کے بنانے کے لئے جنت کے مکان کا اعلان کیا تو لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا کہ آپ مجھے لکھ کر دے دیں اور مجھ سے ایک ہزار دینار لے لیں چنانچہ انہوں نے لکھ کر دے دیا اور اس نے وہ دیوار بنوا دی۔ کچھ عرصے کے بعد ان کا انتقال ہو گیا جب نماز جنازہ کے لئے لوگ آئے تو انہوں نے دیکھا کہ ان کے کفن سے ایک پرچہ نکل کر گر پڑا اور یہ وہی پرچہ تھا جس میں ابن ابی حاتم نے لکھا تھا بلکہ اس شخص کی قبر پر لکھا ہوا تھا کہ اے ابن ابی حاتم ہم نے تمہاری بات مان لی لیکن آئندہ ایسا نہ کرو۔

واقعات ۳۲۸ھ

ابن الجوزی کا قول ہے کہ اسی سال محرم میں انتہائی شمال اور مغرب جانب ایک تیز سرخی ظاہر ہوئی تھی اور اس میں بہت زیادہ تعداد میں سفید بڑے بڑے ستون دیکھے گئے تھے۔

اسی زمانہ میں خبر آئی تھی کہ رکن الدولہ ابو علی بن بویہ اصفہان پر قابض ہو گیا ہے جس کی وجہ سے خلیفہ بجکم کو لے کر اس سے قتال کرنے کے لئے نکلا لیکن ان

---

[1] تاریخ بغداد ۲/ ۱۳۹، ۱۴۰، شذرات الذہب ۲/ ۲۹۰

تو خلیفہ دوبارہ بجکم کو لے کر اہواز چلا گیا اور پھر دونوں بغداد آ گئے۔

اس سال ابو علی عمر بن اسد اصفہان شہر کا بادشاہ بن گیا تھا اس نے مرداویج کے بھائی وشمگیر سے چھینا تھا اس وقت رے کی فوج کی تعداد زیادہ تھی۔

اسی سال شعبان میں دجلہ کا پانی چڑھ کر مغربی جانب پھیل گیا تھا جس کی وجہ سے کافی مکانات منہدم ہو گئے تھے اور پل بہ گئے تھے اور بہت سی دیواریں بھی گر گئی تھیں جس کی وجہ سے کافی مویشی ہلاک ہو گئے تھے اور اس عرصہ میں بہت سے حیوانات اور درندے ہلاک ہو گئے تھے۔

سال رواں ہی میں بجکم نے سارہ بنت عبداللہ البریدی سے شادی کی تھی۔ محمد بن یعقوب وزیر اس وقت بغداد میں تھا۔ اس کے بعد محمد بن احمد وزارت سلیمان بن حسن کے سپرد کر کے چلا گیا اور بریدی نے بلاد واسط اور اس کے شہر چھوڑ کر بصرہ میں ٹھہر گیا۔

اسی زمانے میں قاضی القضاۃ ابو الحسن عمر بن محمد بن یوسف کی وفات ہوئی تھی اور اس کی جگہ اس کے لڑکے ابو نصر یوسف بن عمر بن محمد بن یوسف کو مقرر کیا گیا تھا اور خلیفہ راضی نے ۲۵ شعبان بروز جمعرات اس کو خلعتیں عطا کی تھیں۔

عبداللہ البریدی نے واسط جانے کے بعد بجکم کو خط لکھا کہ آپ جبل اور پہاڑی علاقوں کو فتح کریں پھر دونوں مل کر معز الدولہ بن بویہ سے اہواز چھین لیں گے اصل میں اس کے خط کا مقصد یہ تھا کہ جب بجکم بغداد سے دور ہو جائے گا تو یہ اس طرح بغداد پر قبضہ کر لے گا چنانچہ بجکم لشکر تیار کر کے بغداد سے نکلا لیکن راستے ہی میں اسے بریدی کی مکاریوں کا علم ہو گیا جس کی وجہ سے وہ واپس بغداد لوٹ آیا۔ اس کے بعد بجکم لشکر تیار کر کے بریدی کے مقابلے کے لئے نکلا اور چاروں طرف سے ناکہ بندی کر دی تا کہ بریدی کو پتہ نہ چلے لیکن جب بریدی کو بجکم کی آمد کا علم ہوا تو وہ بصرہ چلا گیا لیکن پھر خوف کی وجہ سے وہاں سے بھی کہیں بھاگ گیا اور بجکم کے جو ساتھی پہاڑی علاقوں میں رہ گئے تھے ان پر دیلمیوں نے حملہ کر دیا لیکن بجکم اور اس کے ساتھی جلدی بھاگ کر بغداد پہنچ گئے۔

بجکم اپنے منشی کے ساتھ کشتی میں سوار تھا کہ ایک کبوتری گری جس کی دم میں ایک رقعہ تھا بجکم نے اسے اٹھا کر پڑھا تو اس خط میں اسی منشی نے بریدی کو بجکم کی آمد کی اطلاع دی تھی بجکم نے اس سے پوچھا کہ یہ خط تم نے لکھا ہے اس کے پاس اقرار کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا اس وجہ سے بجکم نے اسے قتل کرنے کا حکم دیا اور اس کے جسم اور اس کی لاش دریائے دجلہ میں ڈال دی گئی۔

اسی سال ابن الرائق بلاد شام پر قبضہ کے ارادے سے نکلا اور اس نے حمص شہر میں داخل ہو کر اس پر قبضہ کر لیا اس کے بعد وہ دمشق آیا اس وقت دمشق بدر بن عبداللہ الاخشید کے قبضہ میں تھا۔ ابن الرائق زبردستی اس سے چھین کر اس میں داخل ہو گیا اور اس پر قبضہ کر لیا اس کے بعد رملہ میں داخل ہو کر اس پر بھی قبضہ کر لیا پھر وہ عریش مصری جانب آیا اس میں داخل ہونے کا اس نے ارادہ کیا لیکن محمد بن طغج الاخشید نے اس کا سامنا کیا اور دونوں میں مقابلہ ہو گیا تو ابن الرائق غالب رہا پھر ابن الرائق کے ساتھی مال لوٹنے میں لگ گئے تو ابن الرائق نے خیام مصر ہی میں پڑاؤ ڈالا۔ موقع پا کر مصریوں نے ان پر حملہ کر دیا اور اس کے کافی ساتھی قتل کر دیئے ابن الرائق ستر آدمیوں کو لے کر بھاگا اور انتہائی ذلت کے ساتھ دمشق میں داخل ہو گیا۔

اس کے بعد ابن طغج نے اپنے بھائی نصر بن طغج کو مقابلہ کے لئے ایک بڑے لشکر کے ساتھ بھیجا۔ ماہ ذی الحجہ میں لجون مقام پر دونوں میں مقابلہ ہوا ابن الرائق نے مصریوں کو شکست دے دی اور مقتولین میں ابن طغج کا بھائی بھی تھا۔ ابن الرائق نے اسے غسل و کفن دے کر اپنے لڑکے کے ساتھ ابن طغج کے پاس بھیج دیا اور اس کے ساتھ ایک خط بھی تھا جس میں لکھا تھا کہ خدا کی قسم میرا اسے قتل کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا اور مجھے اس پر بڑا افسوس ہے یہ میرا لڑکا اس کے بدلے میں حاضر ہے۔ اسے قتل کر دو لیکن اخشید نے قتل کرنے کے بجائے اس کا احترام کیا اور دونوں کے درمیان صلح ہو گئی کہ رملہ سے لے کر دیار مصر تک کے علاقوں پر اخشید کی حکومت ہوگی اور رملہ سے لے کر دمشق تک کے علاقوں پر ابن الرائق کی حکومت ہوگی۔

خواص کی وفات . . . خواص میں سے اس سال مندرجہ ذیل لوگوں نے وفات پائی تھی ابو محمد جعفر المرتعش، ان کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

ابو محمد جعفر المرتعش کے حالات [1]...... یہ مشائخ صوفیہ میں سے تھے خطیب نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابو عبد الرحمٰن سلمی کا قول ہے کہ ان کا نام عبداللہ بن محمد تھا۔ بحوالہ نیشاپوری تھا۔ اہل ثروت لوگوں میں سے تھے لیکن پھر سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر جنید کی صحبت اختیار کر لی تھی اور بغداد میں رہتے تھے نیز صوفیہ کے شیخ بن گئے تھے۔ یہ تو مشہور ہے کہ شبلی کے اشارات، مرتعش کے نکات اور جعفر الخلدی کی حکایات بغداد کے عجائبات سے ہیں۔

کسی نے ابو جعفر الصائغ سے مرتعش کا یہ قول نقل کیا ہے کہ اپنے اعمال پر اعتماد کرنے والا شخص خطرہ میں ہے اور اللہ کے فضل پر بھروسہ کرنے والا شخص نجات دہندہ راہ میں ہے۔

مرتعش سے سوال کیا گیا کہ فلاں شخص پانی پر چلنے کا دعویٰ کرتا ہے جواب میں فرمایا کہ خواہش نفس کی مخالفت پر چلنا ہوا میں اڑنے سے بھی زیادہ مشکل کام ہے۔

بوقت وفات مرتعش شونیزیہ مسجد میں تھے ان پر قرض کا حساب لگایا گیا تو سترہ درہم ادھار تھا انہوں نے فرمایا کہ میری گودڑیاں اور چادریں سب فروخت کر دو اور کفن کے بارے میں اللہ سے امید ہے کہ بہتر انتظام کر دے گا اور فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے تین چیزوں کی دعا کی تھی:

(۱) فقر کی حالت میں موت آئے۔

(۲) شونیزیہ مسجد میں موت آئے کیونکہ میں ان میں کئی ساتھیوں سے ملا ہوں۔

(۳) میرے پاس ایسے آدمی ہوں جن سے مانوس و محبت رکھتا ہوں پھر اس کے بعد آنکھیں بند کیں اور موت آ گئی۔

ابو سعید الاصطخری کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

ابو سعید الاصطخری کے حالات [2]۔ یہ ابو سعید الاصطخری الحسن بن احمد بن یزید بن عیسیٰ بن الفضل بن بیان ابو سعید الاصطخری ہیں جو ائمہ شافعیہ میں سے تھے نیز بڑے عابد و متقی تھے۔ وہ قم کے قاضی بنے پھر بغداد کے، اسی وجہ سے قمیص کی جھولی میں پیوند لگاتے رہتے تھے اور کھجور کی چٹائی پر نماز پڑھتے تھے۔ ان کی خوراک بہت کم تھی۔ ہم نے ان کے حالات طبقات شافعیہ میں بیان کر دیئے ہیں ان کی لکھی ہوئی ایک کتاب "کتاب القضاۃ" کے نام سے تھی۔ جو بے مثال تھی ۸۰ سال کی عمر میں انہوں نے وفات پائی تھی۔

علی بن محمد ابو الحسن المزین الصغیر کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

علی بن محمد ابو الحسن المزین الصغیر کے حالات [3]۔ یہ مشائخ صوفیہ میں سے تھے ان کا اصل وطن بغداد تھا جنید اور سہل تستری کی صحبت اختیار کی تھی اس کے بعد مکہ مکرمہ میں رہے جہاں کہ اسی سال انہیں وفات پائی۔

یہ خود ہی اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ وادی تبوک پر چلتے ہوئے میں ایک کنویں پر پہنچا جب اس کے قریب گیا تو میرا پاؤں پھسل گیا جس کی وجہ سے میں کنویں میں گر گیا اور اس وقت مجھے کوئی نہیں دیکھ رہا تھا جب میں کنویں کی تہہ میں پہنچا تو مجھے ایک چبوترہ نظر آیا میں اس پر چڑھ گیا جس کی وجہ سے میں نے سوچا کہ اگر میں مر گیا تو میری وجہ سے یہ کنویں کا پانی ناپاک نہیں ہوگا۔ اسی وجہ سے میں مطمئن ہو گیا اچانک ایک اژدھا آیا اور اس نے مجھے اپنی دم کے ذریعے باہر نکال دیا اور اس کا کوئی پتہ نہ چلا کہ وہ کہاں سے آیا تھا اور کہاں گیا۔

مشائخ صوفیہ میں سے ایک دوسرے صاحب ہیں جن کا نام ابو جعفر المزین الکبیر تھا انہوں نے بھی مکہ کی مجاورت اختیار کی تھی اور اسی میں وفات پائی تھی یہ عابدوں میں سے تھے۔

خطیب نے ابن ابی علی ابراہیم بن محمد الطبری کے حوالہ سے جعفر الخلدی سے روایت کیا ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حج کے موقع پر مزین کبیر کو رخصت کرتے ہوئے ان سے درخواست کی کہ مجھے کوئی تحفہ عطا کیجئے جواب میں انہوں نے فرمایا کہ اگر کوئی تمہاری چیز گم ہو جائے تو یہ دعا پڑھ لینا

---

(۱) تاریخ بغداد ۷/ ۲۲۲، ۲۲۳ العبر ۲/ ۲۱۵

(۲) تاریخ بغداد ۷/ ۲۶۸، ۲۷۰ شذرات الذهب ۲/ ۳۱۲

(۳) تاریخ بغداد ۱۲/ ۷۳ شذرات الذهب ۲/ ۳۱۲ العبر ۲/ ۲۱۵

انشاء اللہ مل جائے گی وہ دعا یہ تھی:

یا جامع الناس لیوم لا ریب فیه ان الله لا یخلف المیعاد اجمع بینی و بین کذا.

پھر یہ کہتے ہوئے میں متکلی کے پاس آیا اور ان سے بھی رخصت ہوتے ہوئے ان سے وہی درخواست کی انہوں نے مجھے ایک انگوٹھی دی، جس کے نگینے میں نقش تھا انہوں نے فرمایا کہ جب تم پر کوئی غم لاحق ہو تو اس انگوٹھی کے نگینے کی طرف دیکھ لینا انشاء اللہ تمہارا غم دور ہو جائے گا۔ ایک دن میں سمندر میں تھا کہ تیز سرخ ہوا چلی اسی دوران میری انگوٹھی گم ہوگئی چنانچہ میں نے وہی دعا پڑھ کر انگوٹھی ملنے کی دعا کی، جب میں گھر پہنچا تو سامان کو الٹ پلٹ کر دیکھا تو ایک کپڑے میں سے وہ انگوٹھی نکل آئی جس سے معلوم ہوا کہ میری انگوٹھی گھر میں رہ گئی تھی۔

کتاب العقد الفرید کے مصنف احمد بن عبد ربہ کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

احمد بن عبد ربہ کے حالات[1]...... یہ احمد بن محمد بن عبد ربہ بن حبیب بن حدیر بن سالم ابو عمر القرطبی ہیں جو ہشام بن عبدالرحمن بن معاویہ بن ہشام بن عبدالملک بن مروان بن الحکم الاموی کے غلام تھے یہ کثرت سے اخبار بیان کرنے والے فضلاء میں سے تھے اور اگلے پچھلوں کے حالات جاننے والے علماء میں سے تھے ان کی کتاب العقد الفرید کثیر فضائل اور بے شمار علوم پر مشتمل ہے لیکن ان کا کلام اکثر تشیع اور بنی امیہ کے خلاف تھا اور یہ بڑی حیرت کی بات ہے کیونکہ یہ انہی کے آزاد کردہ غلام تھے جس کا تقاضا تو یہ تھا کہ یہ ان سے محبت کرتے نہ کہ دشمنی کرتے۔

ابن خلکان کا قول ہے کہ اشعار میں ان کا ایک مستقل دیوان تھا اور بہت سے اشعار غزلوں کی صورت میں مردوں اور عورتوں کے بارے میں تھے ان کی ولادت ماہ رمضان سن ۲۴۶ھ میں ہوئی اور وفات اسی سال ۱۸ جمادی الاولیٰ بروز اتوار قرطبہ میں ہوئی۔

عمر بن ابی عمر محمد بن یوسف بن یعقوب کے حالات[2]...... یہ عمر بن ابی عمر محمد بن یوسف بن یعقوب بن حماد بن زید بن درہم ابو الحسین الازدی القاضی المالکی الفقیہ ہیں۔ بیس سال کی عمر میں اپنے والد کے نائب بن گئے تھے یہ حافظ قرآن اور حدیث تھے اور فقہ مالکی کے عالم تھے فرائض، حساب، لغت، نحو و شعر کے ماہر تھے انہوں نے ایک مسند بھی لکھی تھی۔ تیز فہم اچھی طبیعت اور اچھے اخلاق کے مالک تھے ان کے عمدہ اشعار تھے فیصلوں میں بھی لوگ ان سے خوش تھے عادل تھے اور سب ان سے محبت کرتے تھے۔

خطیب کا قول ہے کہ میں نے معافی بن زکریا الجریری سے سنا ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ ہم اکثر قاضی ابی حسین کی مجلس میں حاضر ہوا کرتے تھے حسب عادت ایک دن ہم وہاں ان کا انتظار کر رہے تھے کہ ضرورت مند ایک دیہاتی بھی آ کر بیٹھ گیا تھا اتنے میں ایک پرندہ آیا اور وہ کچھ آواز لگا کر چلا گیا اس کے بعد وہ دیہاتی کہنے لگا کہ اس گھر کے مالک کی سات دن کے بعد وفات ہو جائے گی ہم نے اسے ڈانٹا تو وہ اٹھ کر چلا گیا پھر قاضی نے ہمیں اندر بلایا تو ہم نے دیکھا کہ ان کے چہرے کا رنگ بدلا ہوا ہے اور وہ غمگین ہے ہم نے اس کی وجہ پوچھی تو کہا کہ گزشتہ رات میں نے ایک خواب دیکھا کہ ایک شخص یہ اشعار پڑھ رہا تھا اے آل حماد بن زید کے گھر والو تمہارے طویل سال لوگوں پر سلام ہو اس صورت میں پریشان ہوں ہم نے اس کے لئے دعا کی اور ہم چلے گئے۔

ٹھیک سات دن کے بعد اسی سال سترہ شعبان جمعرات کے روز ان کو دفن کیا گیا اس وقت ان کی عمر ۳۹ سال تھی اور ان کی نماز جنازہ ان کے بیٹے ابو نصر نے پڑھائی اور وہیں ان کو دفنایا گیا۔

صولی کا قول ہے کہ قاضی ابو حسین کم عمر ہونے کے باوجود بہت بڑے عالم تھے اور ان کی موت پر خلیفہ الراضی رویا تھا اور وہ کہتا تھا کہ جب مجھے کوئی پریشانی ہوتی تھی تو قاضی ابی حسین اسے حل کر دیتے تھے پھر خلیفہ کہنے لگا کہ اب میں بھی زندہ نہیں رہوں گا چنانچہ اسی سال نصف ربیع الاول میں خلیفہ نے [illegible] میں وفات پائی۔

ابن مقلہ وزیر کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

---

[1] العبر ۲/ ۲۱۵، ۲۱۲ و وفیات الاعیان ۱/ ۱۱۰، ۱۱۲

[2] تاریخ بغداد ۱۱/ ۲۳۰، ۲۳۱ العبر ۲/ ۱۵ ۔ ۱۴۲

[illegible] کے حالات [1] ... یہ محمد بن احمد بن ایوب بن صلت ابوالحسن المقری ہیں جو ابن شنبوذ کے نام سے مشہور تھے ابن مسلم کی شہر بن [illegible] انہوں نے [illegible] قراءت اختیار کی تھی ابوبکر انباری نے اس کی رد میں کتاب لکھی تھی۔

[illegible] مقتدر کی مجلس میں حاضر کیا گیا انہوں نے کوڑے مارے جانے کی وجہ سے بہت سی چیزوں سے رجوع کر [illegible] بتا دیا تھا اسی سال صفر میں ان کی وفات ہوئی تھی۔

[illegible] ابن مقلہ کے خلاف [illegible] دعا کی تھی چنانچہ اس کے بعد وہ کامیاب نہ ہو سکا تھا اور مختلف سزاؤں میں مبتلا رہا حتی اس [illegible] وفات ہوئی اب اس کے بعد ابن مقلہ کے حالات بیان کیے جاتے ہیں۔

[illegible] سال ہوئی تھی۔

[illegible] علی بن حسین بن عبداللہ کے حالات [2] ... یہ محمد بن علی بن حسین بن عبداللہ ابوعلی ہیں جو ابن مقلہ کے نام سے مشہور تھے ابتدا [illegible] ہو گئے تھے پھر ترقی ہوتی رہی حتی کہ پھر تین خلفاء کے دور میں تین بار وزیر بنے اور تین بار [illegible] ہاتھ زبان کاٹ کر جیل میں ڈال دیئے گئے پھر جیل میں بائیں ہاتھ سے پانی پیتے تھے اور دایاں ہاتھ کٹے ہونے کے [illegible] خط بہت اچھا اور مشہور تھا۔

[illegible] ایک گھر بنایا گیا تھا اس کے بنانے کے وقت تمام نجومیوں کو جمع کر کے ان سے مشورہ کیا گیا تھا کہ کس وقت [illegible] کے لئے مغرب اور عشاء کے درمیان کا وقت مقرر کیا تھا چنانچہ اسی وقت اس کی بنیاد رکھی گئی تھی لیکن اس کی [illegible] کہ وہ گھر ویران ہو کر ٹیلہ بن گیا جیسا کہ ہم نے ذکر کر دیا اور اس کی دیواروں پر یہ جو لکھا ہوا تھا [illegible] ایک بہت بڑا باغ بھی تھا جس کی حفاظت کے لئے بہت سے ملازمین بھی تھے اور اس پر ریشم کا ایک جال [illegible] کے پرندے قمری، ہزار، بلبل اور طوطے تھے اسی طرح ہرن، وحشی گائیں اور دیگر جانور تھے۔ لیکن پھر یہ ساری چہک [illegible] میں تبدیل ہو گئی۔ کیوں کہ متکبر جاہل لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی یہی سنت جاری ہے [illegible] وقت ایک شاعر نے مندرجہ ذیل اشعار کہے تھے۔

> [illegible] اس لئے کہ تو خواب غفلت میں ہے۔ تم لوگوں کے گھر پتھروں سے بنا رہے ہو لیکن چند دن
> کے بعد یہ [illegible] منہدم ہو جائے گا۔ تم اس گھر کی بنیاد رکھنے کے لئے مناسب وقت کی تلاش کرتے رہے لیکن یاد رکھو
> [illegible] بہت سے منحوس وقت آ چکے ہیں۔ یاد رکھو قرآن اور فلسفہ جیسی دو چیزیں ہلاکت کے وقت جمع ہو سکتے ہیں اور تم اس
> [illegible] وقت۔

[illegible] ابن مقلہ کو وزارت سے معزول کر دیا گیا اور اس کا گھر ویران کر دیا گیا اس کے درخت اکھاڑ دیئے گئے پھر اس کی زبان [illegible] ہاتھ کاٹ دیا گیا پھر تن تنہا اسے قید خانے میں ڈال دیا گیا حالانکہ وہ اس وقت بوڑھا اور کمزور تھا اور بعض اعضاء بھی [illegible] پانی بھی خود ہی کھینچتا تھا بائیں ہاتھ سے ڈول اور رسی کنوئیں میں ڈالتا تھا پھر منہ سے اسے پکڑتا تھا بہت [illegible] بہت زیادہ تکالیف برداشت کی تھی۔

[illegible] اپنے ہاتھ کے بارے میں کہے تھے

> [illegible] سے تنگ ہو کر نہیں ہوں بلکہ ان کی قسموں پر اعتماد کرتے ہوئے حصول زندگی کے لئے مضبوط رہا لیکن میرا دایاں
> [illegible] میں نے اپنے دین کو ان کی وجہ سے دنیا کے بدلے فروخت کر دیا لیکن انہوں نے مجھے دین سے دو

---

[1] [illegible] المنتظم [illegible]

[2] [illegible] المنتظم [illegible]

دکھا پھر دنیا سے بھی محروم کر دیا۔ میں نے حتی الوسع کوشش کر کے ان کی جانوں کی حفاظت کی لیکن انہوں نے [illegible]
میری حفاظت نہیں کی۔ دایاں ہاتھ کٹنے کے بعد زندگی کا کوئی مزہ نہیں اے میری جان دایاں ہاتھ [illegible]
مجھ سے جدا ہو چلا۔

وہ اپنے دائیں ہاتھ کٹنے پر بہت زیادہ روتا تھا اور کہتا تھا کہ میں نے اس ہاتھ سے دو مرتبہ قرآن لکھا ہے اور تین [illegible] کی خدمت کی لیکن چوروں کے ہاتھ کاٹنے کی طرح میرا ہاتھ کاٹ دیا گیا پھر اس نے ایک شعر پڑھا

اس کا ترجمہ یہ ہے کہ تمہارے جسم کا کوئی حصہ مر جائے تو باقی کی فکر کرو اس لئے کہ باقی قریب ہے [illegible]

پھر جیل ہی میں اس کی وفات ہوئی اور بادشاہ کے گھر میں اس کو دفن کیا گیا اس کے بعد اس کے گھر والوں نے [illegible] اپنے گھر میں دفن کرنے کی اجازت دی جائے چنانچہ اجازت ملنے پر اس نے قبر کھود کر لاش نکال لی [illegible] دینار یہ نے اس بات کا مطالبہ کیا چنانچہ پھر اس نے اپنے گھر میں دفن کیا تین بار انہیں دفن کیا گیا [illegible]

ابوبکر بن الانباری کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

ابوبکر بن الانباری کے حالات[1] یہ ابوبکر الانباری محمد بن قاسم بن محمد [illegible] ابوبکر الانباری ہیں کتاب الوقف، کتاب الابتداء کے مصنف ہیں ان کے علاوہ بھی کئی کتب ان کی تصنیف ہیں [illegible] علوم میں مشہور تھے انہوں نے اسماعیل القاضی ثعلب وغیرہ سے احادیث لی تھیں [illegible] تھے قرآن میں سب سے بڑے عالم اور سب سے بڑے حافظ تھے۔ [illegible] اور حافظہ کی حفاظت کے لئے صرف شلغم کھاتے تھے اور صرف عصر کے وقت پانی پیتے تھے۔

ان کو ایک سو بیس تفاسیر یاد تھیں خوابوں کی تعبیر کے بارے میں کتاب ایک رات میں یاد کر لی تھی [illegible] اسی سال عید الاضحی کی رات ہوئی تھی۔

ام عیسیٰ بنت ابراہیم الحربی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ عالمہ فاضلہ تھیں فقہ میں فتویٰ دیتی تھیں اسی سال [illegible] تھی اور اپنے والد کے پہلو میں دفن کی گئی تھیں۔

واقعات ۳۲۹ھ

اسی سال وسط ربیع الاول میں خلیفہ راضی باللہ امیر المؤمنین ابی العباس احمد بن المقتدر باللہ جعفر بن المعتضد [illegible] معتصم بن الرشید العباسی کی وفات کا حادثہ پیش آیا تھا۔ یہ اپنے چچا قاہر کی وفات کے بعد سن ۳۲۲ھ جمادی الاولیٰ [illegible] اور ان کی کل مدت خلافت چھ سال دس ماہ دس یوم تھی اور انہوں نے کل عمر اکتیس سال دس ماہ پائی تھی [illegible] جسم تھا۔ چہرہ لاغر تھا داڑھی کا اگلا حصہ چھوٹا تھا اور داڑھی [illegible]

خطیب بغدادی کا قول ہے کہ خلیفہ راضی باللہ بہت سی خوبیوں کے مالک اور چند چیزوں میں پہلے [illegible]

(۱) یہی آخری خلیفہ تھے جن کا دیوان بھی ہے۔

(۲) یہ آخری خلیفہ تھے جو لشکر اور مال کی تدبیر میں منفرد تھے۔

(۳) یہی آخری خلیفہ تھے جو جمعہ کے دن منبر پر خطبہ دیا کرتے تھے۔

---

[1] تاریخ بغداد [illegible] تذکرۃ الحفاظ [illegible]

(۴) ... یہی آخری خلیفہ تھے جن کے پاس بیٹھنے کے لئے ہمنشین اور مجلسی لوگ آ کر بیٹھا کرتے تھے۔

(۵) ... یہی آخری خلیفہ تھے جو تنخواہیں، انعامات، عطایا، انتظامات، خزانے، لشکر کا انتظام، مجالس، خدام اور حجاب وغیرہ امور میں پہلے خلفاء کے نقش قدم پر تھے۔

کسی دانا کا قول ہے کہ راضی فصیح و بلیغ شریف تھے دوسروں کی تعریف کرنے والے تھے۔ محمد بن یحییٰ الصولی نے راضی کی زبانی ان کا عمدہ کلام نقل کیا ہے: اللہ تعالیٰ کی کچھ قوم مسرور اور کچھ قوم غمگین ہیں، جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ خیر کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کا رخ اچھے لوگوں کی طرف پھیر دیتے ہیں اور ہمیں اس کا وسیلہ بنا دیتے ہیں جن کی وجہ سے ہم ان کی ضروریات کو پورا کرتے ہیں اور وہ ثواب، اجر، شکر میں ہمارا شریک ہوتا ہے اور جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ برائی کا معاملہ فرماتے ہیں تو اس کا رخ ہمارے غیر کی طرف پھیر دیتے ہیں چنانچہ گناہ اور بوجھ میں ان کا شریک ہوتا ہے اور ہر حال میں ہم اللہ سے مدد کے خواہاں ہیں۔ جب راضی اور ان کے بھائی مکتب میں تھے تو راضی نے اپنے بڑے بھائی کو عذر خواہی کا خط لکھا تھا جو ان کی بہترین عذر خواہیوں میں سے ہے جس کا مضمون یہ تھا: بسم اللہ الرحمن الرحیم، اے میرے بڑے بھائی میں آپ کی غلامی کا اقرار کرتا ہوں اور میں آپ کی فضیلت کا بھی معترف ہوں اور اگر غلام غلطی کرتا ہے تو آقا اس کو معاف کرتا ہے اس کے کہ کسی شاعر کا قول ہے کہ:

اے بلاوجہ غصہ ہونے والے اس لئے خوب غصہ کر اس لئے کہ مجھے تمہارا غصہ محبوب ہے اس کے باوجود تم میرے نزدیک بڑے ہی محبوب ہو۔

خط پڑھتے ہی راضی کا بھائی فوراً اس کے پاس آیا اور اسے بوسہ دیا اور معانقہ کیا اور دونوں کی صلح ہو گئی۔

خلیفہ راضی باللہ کے اشعار میں سے چند شعر یہ ہیں جنہیں ابن اثیر نے کامل میں ذکر کیا ہے:

میرا چہرہ اس وقت سرخ ہو جاتا ہے جب وہ اسے غور سے دیکھتی ہے میری نظر اور اس کا چہرہ شرمندگی کی وجہ سے سرخ ہو جاتے ہیں گویا معلوم ہوتا ہے گویا کہ اس کے رخسار میں میرے جسم کے خون کو منتقل کر دیا گیا ہے۔

جن اشعار میں اس نے مقتدر کا مرثیہ کہا تھا ان میں سے چند یہ ہیں:

بے شک اگر کوئی زندہ شخص مردہ کی قبر میں سکونت کر سکتا تو میں اپنی آنکھوں کو ان کی ہڈیوں کی قبر بنا دیتا۔ اگر میری عمر میرے ارادہ کی بات مانتی اور تقدیر بھی میری موافقت کرتی تو میں اپنی عمر آپ سے تقسیم کر دیتا۔ میری جان فدا ہو اس نرم آرام گاہ پر جہاں بوسیدہ ہڈیوں والی قبر میں آپ آرام فرما ہیں اور آپ بیک وقت ہی شیر اور چاند ہیں۔

ابن الجوزی نے ان کے کہے ہوئے کچھ اشعار اپنی منتظم میں نقل کئے ہیں:

مشورہ دینے والی مجھے زیادہ ملامت مت کر اور نفس کا نفع شرافت کو عادی بنانا ہے۔ جو اخلاق اگلے لوگوں نے جمع کئے ہیں میں ان تمام کو جمع کرتا ہوں جن اخلاق کی بنیاد اسلاف نے رکھی ہے میں ان تمام کو بلند کرنے والا ہوں میں جس قوم کا مقابلہ کرتا ہوں بے یاری اور ہلاکت کا ضامن ہوتا ہوں۔

ان کے وہ اشعار جن کو خطیب بغدادی نے ابو بکر محمد بن یحییٰ الصولی الندیم کے حوالہ سے نقل کیا ہے وہ یہ ہیں:

ہر اچھی چیز کی پائداری ہوتی ہے ہر مشتعل کو خوف کے مقابلہ کا سامنا کرنا ہے۔ ہر جوانی کو موت یا بڑھاپے کی طرف منتقل ہونا ہے۔ زمانے کی بہترین خوبی یہ ہے کہ وہ انسان کو متنبہ کرنے والا ہوتا ہے۔ اے دوستوں کی صورتیں پہچاننے والے! ہم سے پہلے گزرنے والے اس وقت کہاں ہیں؟ ان کی زندگی اور موت کے نشانات مٹ چکے ہیں! عنقریب قیامت ان کی عمر کا تمام گزرا ہوا زمانہ لے آئے گی۔ اے میرے رب میں نے تیرے پاس کچھ ذخیرہ جمع کر رکھا ہے وہ یہ کہ میں آپ کو بہترین ذخیرہ کرنے والا خیال کرتا ہوں۔ جو چیزیں اللہ کی کتاب نے سورتوں میں بیان کی ہیں میں ان تمام پر ایمان لاتا ہوں۔ میں اس بات کا اعتراف کرتا ہوں کہ میں نے نفع چھوڑ کر اس پر نقصان کو ترجیح دے دی ہے۔ اے ہمارے رب تعالیٰ میں آپ سے گناہوں کی بخشش کا سوالی ہوں۔

راضی کی وفات اسی سال سولہ ربیع الاول کو استسقاء کی بیماری میں ہوئی تھی بوقت وفات اس کے بیٹے واسط میں بجکم کے پاس پیغام بھیجا گیا تھا کہ میرے بعد میرے چھوٹے لڑکے ابی الفضل کو ولی عہد بنایا جائے لیکن ایسا نہ ہو سکا اور لوگوں نے ان کے بھائی المتقی باللہ ابراہیم بن المقتدر کے ہاتھ پر بیعت خلافت کر لی اللہ کی جانب سے یہی فیصلہ ہو چکا تھا۔ خلیفہ راضی باللہ کی وفات کے بعد قاضیوں نے اور سرداروں نے بجکم کے گھر پر جمع ہو کر مشورہ کیا کہ اب کس کو خلیفہ بنایا جائے مشورہ کے بعد سب نے مل کر ان کے بھائی متقی باللہ کو خلیفہ بنانے پر اتفاق کر لیا چنانچہ متقی باللہ کو دار الخلافہ میں بلایا گیا اور لوگوں نے انہیں خلیفہ بنانے کا ارادہ کیا تو انہوں نے سب سے پہلے دو رکعت صلاۃ الاستخارہ پڑھی۔ نماز سے فارغ ہو کر کرسی پر بیٹھ گئے پھر مسند خلافت پر بیٹھ گئے چنانچہ اسی سال بیس ربیع الاول بروز بدھ لوگوں نے ان کے ہاتھ پر بیعت خلافت کی خلیفہ بننے کے بعد انہوں نے گزشتہ لوگوں کی کسی چیز کو نہیں بدلا اور نہ کسی سے دھوکہ کیا حتیٰ کہ اپنی خاص جماعت سے بھی نہ تو دھوکہ کیا اور نہ ہی ان سے کسی معاملے میں نرمی کا برتاؤ کیا۔

اس کے علاوہ وہ بہت زیادہ روزہ رکھنے والا، کثرت سے نمازیں پڑھنے والا اور بہت بڑا عابد تھا گویا کہ وہ امام ہاشمی تھا اور فرمایا کرتے تھے کہ مجھے کسی ساتھی یا کسی قصہ گوئی کی ضرورت نہیں اس لئے کہ میرا ہم نشین ساتھی اللہ کا قرآن ہے اور یہی مجھے کافی ہے اسی وجہ سے بجکم کے لوگ قصہ گو شعراء اور وزراء ان کے پاس نہیں بیٹھتے تھے بلکہ وہ اب بجکم کے ساتھ بیٹھتے۔ بجکم اور اس کے ساتھ قصہ گوئی اور شعر و شاعری کرتے تھے بجکم عجمی ہونے کی وجہ سے ان کی بہت سی باتیں نہیں سمجھتا تھا۔

بجکم کے ساتھ بیٹھنے والوں میں ایک طبیب سنان بن ثابت الصابی بھی تھے۔ بجکم نے ان سے شدت غصہ کی شکایت کی تھی چنانچہ اکثر انہوں نے ان کے اخلاق کی درستگی، ان کے غصہ کو کم کرنے اور ان کے مزاج کو بدلنے کی کوشش کی تھی۔ چنانچہ کچھ ان کے مزاج میں تبدیلی آ گئی تھی جس کی وجہ سے انہوں نے دوسروں کو قتل کرانے میں کمی کر دی تھی۔

خلیفہ متقی باللہ خوبصورت چہرے والے، حسن اخلاق کے مالک، چھوٹی ناک والے، سفید سرخی مائل رنگ والے، سرخ زردی مائل گھنگریالے بالوں والے، گھنی داڑھی والے، سفید سرخی مائل آنکھوں والے اور نفس کی مخالفت کرنے والے تھے شراب اور نبیذ کے عادی نہیں تھے گویا انہوں نے قول و عمل دونوں کو جمع کر دیا تھا خلیفہ متقی نے کچھ پوزیشن مضبوط ہونے کے بعد قاصدوں کو لوگوں کے پاس بھیجا اور بجکم کے پاس واسط میں خلعت بھیجا نیز تمام شہروں میں اپنی حکومت کے بارے میں خطوط ارسال کئے۔

اسی سال اہواز کے اطراف میں ابو عبد اللہ البریدی اور بجکم کے درمیان لڑائی ہوئی تھی اسی لڑائی میں بجکم قتل ہو گیا اور ابو عبد اللہ البریدی غالب آ گیا اور اس کا اثر و رسوخ بڑھ گیا اس موقع پر خلیفہ نے بجکم کی تمام جائیداد اپنے قبضے میں لے لی جو کہ بیس لاکھ کے قریب تھی اور بجکم کی حکومت بغداد پر دو سال آٹھ ماہ اور نو یوم تھی۔

اس کے بعد بریدی نے بغداد میں داخل ہونے کا ارادہ کیا متقی نے اپنی فوج پر بہت زیادہ خرچ کر کے انہیں اس بات پر تیار کیا کہ وہ بریدی کو بغداد میں داخل نہ ہونے دیں اور خود بھی خلیفہ اسے روکنے کے لئے باہر نکل آیا لیکن بریدی نہیں مانا بالآخر وہ دو رمضان میں بغداد میں داخل ہو گیا اور مقام شفیع میں اس نے پڑاؤ ڈالا جب متقی کو اس کی بغداد آمد کا یقین ہو گیا تو متقی نے اس کے پاس مبارکباد اور ہدایا بھیجے اور اس کو وزیر کا لقب دیا امیر الامراء کا نہیں دیا اس کے بعد بریدی نے خلیفہ سے پانچ لاکھ دینار کا مطالبہ کیا لیکن خلیفہ نے انکار کر دیا بریدی نے دوبارہ اس کے پاس پیغام بھیجا اور ساتھ ہی دھمکی بھی دی کہ اگر تم نے مطالبہ پورا نہیں کیا تو پھر تمہارا حشر بھی معتز، مستعین، مقتدر جیسا ہو گا بالآخر خلیفہ نے اس کا مطالبہ مان لیا۔

لیکن خلیفہ اور بریدی بغداد میں جمع نہ ہو سکے حتیٰ کہ بریدی بغداد سے نکل کر واسط چلا گیا کیونکہ دیلم اس سے الگ ہو کر کورتکین کے ساتھ مل گئے تھے اور انہوں نے بریدی کے گھر کو آگ لگانے کا ارادہ کیا تھا ان کے علاوہ ایک دوسرا لشکر ترکیہ نام کا بھی اس سے متنفر ہو گیا تھا کیونکہ بریدی نے خلیفہ کی طرف سے ملنے والے پانچ لاکھ میں سے انہیں کچھ بھی نہیں دیا تھا اور بجکمیہ کی ایک دوسری جماعت کا بھی اس سے اختلاف ہو گیا تھا ان کا سردار تکینک تھا جو دو گروہوں میں تقسیم ہو گئی تھی۔ ان تمام وجوہات کی بناء پر بریدی رمضان کے آخر پر بغداد سے شکست کھا کر بھاگ گیا تھا بغداد پر کورتکین کا قبضہ ہو گیا اور وہ متقی کے پاس چلا گیا۔ اس نے اسے امیر الامراء بنا کر خلعتوں سے نوازا۔

اس موقع پر متقی نے علی بن عیسیٰ اور اپنے بھائی عبد الرحمن کو بلایا اور عبد الرحمن کو وزارت دیئے بغیر تدابیر امور کی ذمہ داری سونپ دی۔ پھر کورتکین

نے جسم سے خادم ترکیوں کے سردار کو قتل کر کے پانی میں غرق کر دیا پھر لوگوں کو اس سے شکایت پیدا ہوئی اس لئے کہ وہ ان سے ان سے ضرور وصول کرتے تھے جس کی وجہ سے انہوں نے کورتکین سے شکایت کی لیکن اس نے ان کی شکایت کا ازالہ نہیں کیا جس کی وجہ سے لوگوں نے خطیب کو جمعہ کے دن منبر پر چڑھنے سے منع کر دیا اور دیلم اور عوام میں لڑائی چھڑ گئی اور دیلمیوں کے بعض لوگ مارے گئے۔

اسی دوران خلیفہ نے شام کے حاکم ابوبکر محمد بن رائق کو خط لکھا کہ آپ آ کر دیلم اور بریدی سے اس کی جان چھڑائیں چنانچہ وہ ۲۲ رمضان کو ایک بہت بڑے لشکر کے ہمراہ روانہ ہوا اور اس کے ساتھ خلیفہ کی بھی ایک جماعت تیار ہو گئی جس وقت وہ موصل کے قریب پہنچا تو ناصر الدولہ بن حمدان راستے میں اس کے مقابلے میں آ گیا لیکن دونوں میں بات چیت ہو کر صلح ہو گئی اور ابن حمدان نے ایک لاکھ دینار برداشت کئے پھر جب ابن الرائق بغداد کے قریب پہنچا تو کورتکین ایک بڑا لشکر لے کر اس کے مقابلے میں نکلا لیکن ابن حمدان مغربی بغداد کے راستے سے بغداد میں داخل ہو گیا اس کے بعد کورتکین بھی واپس آ کر مشرقی جانب بغداد کے راستے سے بغداد میں داخل ہو گیا اور بغداد والوں میں دونوں کے درمیان جنگ کے لئے صف بندی ہو گئی اور عوام الناس نے ابن الرائق کا ساتھ دیا پھر شکست کھا گئے اور ان کے کافی افراد مارے گئے اور دشمن بھاگ گئے اور چھپ گیا اور ابن الرائق کی شہرت ہوئی اور خلیفہ نے اسے خلعت سے نوازا ایک دن خلیفہ اور ابن الرائق دجلہ میں جا رہے تھے کہ ابن الرائق کی کورتکین پر نظر پڑی ابن الرائق نے اسے گرفتار کر کے دار الخلافہ کے قید خانے میں قید کر دیا۔

ابن الجوزی کا قول ہے کہ اسی سال ۱۲ جمادی الاولیٰ کو لوگ براثا کی جامع مسجد میں جمعہ ادا کرنے کے لئے آئے جسے مقتدر نے گرا دیا تھا کیونکہ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ اس میں شیعہ جمع ہو کر صحابہ کرام پر سب و شتم کرتے ہیں اس لئے اس نے اس پر حملہ کیا تھا جس کی وجہ سے اسی وقت سے مسجد ویران ہو گئی تھی پھر بجکم نے راضی کے دور میں اسے تعمیر کیا تھا پھر متقی نے حکم دیا کہ اس میں وہ منبر رکھا جائے جس پر الرشید لکھا ہوا ہے اور متقی نے ہی لوگوں کو نماز جمعہ پڑھائی اس وقت سے لے کر سن ۴۵۰ھ تک اس میں نماز ہوتی رہی۔

ابن الجوزی کا قول ہے کہ سات جمادی الآخری کی رات کڑک اور بجلی کی رات تھی جس کی وجہ سے قصر منصور کا سبز گنبد گر گیا تھا جو کہ بغداد کا تاج اور [illegible] گرنے میں ۱۸۷ سال کا فاصلہ تھا۔

ابن الجوزی کا قول ہے کہ اسی سال تشرین ثانی اور کانون کے مہینوں میں بارش نہیں ہوئی تھی سوائے ایک مرتبہ معمولی بارش کے جس کی وجہ سے مہنگائی بہت زیادہ ہو گئی تھی حتیٰ کہ بغداد میں گندم کا ایک کر ۱۳۰ دینار میں فروخت ہو رہا تھا اور اس کی وجہ سے بہت سے لوگ ہلاک ہو گئے تھے حتیٰ کہ ایک جماعت بغیر غسل و کفن کے ایک قبر میں دفن کی جاتی تھی اور سامان بہت سستا ہو گیا تھا حتیٰ کہ ایک دینار کی چیز ایک درہم میں بک رہی تھی۔

اسی سال ایک عورت کو خواب میں آپ علیہ السلام کی زیارت ہوئی تھی آپ نے فرمایا تھا کہ لوگ جنگل میں نکل کر نماز استسقاء ادا کریں جس کی وجہ سے اتنی بارش ہوئی کہ بعد میں بہت زیادہ طغیانی آ گئی جس کی وجہ سے عباسیہ غرق ہو گئے تھے اور بغداد کی سڑکوں پر پانی بھر گیا تھا اور بغداد کے [illegible] گر گئے تھے اور [illegible] نے خراسان آنے والے قافلوں سے تین ہزار دینار اور ترکیوں سے اس سے بھی زیادہ وصول کئے تھے [illegible] لیکن مدینے میں ایک علوی کے ظہور کی وجہ سے (جو لوگوں کو اپنی اطاعت کی دعوت دیتا تھا) راستے سے واپس لوٹ آئے تھے۔

خواص کی وفات خواص میں سے اس سال مندرجہ ذیل لوگوں نے وفات پائی تھی احمد بن [illegible] المعروف [illegible] کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ [illegible] کے ساتھیوں میں سے تھے ایک مرتبہ غسل سے فارغ ہو کر حمام سے نکل رہے تھے کہ حمام ان کے اوپر گر گیا اسی وقت ان کا انتقال ہو گیا۔

بجکم الترکی ان کا انتقال بھی اسی سال ہوا تھا یہ بغداد کے امیر الامراء تھے عاقل تھے اور عربی سمجھ لیتے تھے لیکن بول نہیں سکتے تھے اس [illegible] لیتے تھے کہ کہیں غلطی کے خوف سے عربی زبان نہیں بول سکتا کیونکہ سردار سے غلطی کا واقع ہونا بہت ہی ناپسندیدہ ہے لیکن [illegible] اور اہل علم سے محبت کرتے تھے یہ امیر ترین تھے اور فقراء پر بہت زیادہ خرچ کرتے تھے انہوں نے بغداد میں ایک شفا خانہ بنانا شروع کیا تھا لیکن وہ

نقل نہیں ہو سکا تھا پھر معتضد باللہ نے اسے دوبارہ تعمیر کرایا تھا۔

بعض کا قول ہے کہ بخل بادشاہ کے لئے دین و آخرت میں نقص کی چیز ہے۔ یہ جنگل میں بہت زیادہ اموال دفن کیا کرتے تھے لیکن ان کے انتقال کے بعد ان کا کوئی پتہ نہ چل سکا۔

خلیفہ راضی کے ندماء بجکم کے پاس واسط گئے تھے اور اس نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ خلیفہ سے تھوڑا کم دیا کرے گا اور وہ خلیفہ کی طرح اس سے قصہ گوئی کیا کرتے تھے اور یہ ان کی اکثر باتیں نہیں سمجھتا تھا ان میں غصہ بھی بہت زیادہ تھا جس کی وجہ سے ڈاکٹر سنان بن ثابت الصابی نے ان کا علاج کیا تھا جس کی وجہ سے ان کی طبیعت میں نرمی آ گئی تھی اور غصہ بھی کم ہو گیا تھا اور مزاج بھی بدل گیا تھا لیکن اس کے بعد تھوڑی دیر ہی زندہ رہے تھے۔

ایک مرتبہ ان کے پاس ایک شخص آ کر نصیحت و وعظ کرنے لگے جس کا ان پر کافی اثر ہوا حتی کہ رو بھی پڑے انہوں نے خوش ہو کر اس کے لئے ایک لاکھ درہم کا حکم دیا۔ قاصد انہیں ایک لاکھ دینے کے لئے ان کے پیچھے گیا بجکم نے ساتھیوں سے کہا کہ میرے خیال میں وہ یہ رقم قبول نہیں کرے گا کیونکہ اس کو اس کی کیا ضرورت وہ تو عبادت میں مشغول ہے اس کو اس سے کیا واسطہ؟ لیکن تھوڑی دیر کے بعد قاصد نے آ کر بتایا کہ اس نے وہ رقم قبول کر لی۔ یہ سن کر بجکم کہنے لگے کہ ہم سب شکاری ہیں لیکن جال مختلف ہیں۔ اسی سال ۲۱ رجب کو ان کی وفات ہوئی تھی۔

ان کی وفات کی وجہ یہ تھی کہ یہ ایک دن شکار کرتے ہوئے کردوں کی ایک جماعت سے ان کی ملاقات ہو گئی انہوں نے ان میں سے کسی کا مذاق اڑایا جس کی وجہ سے لڑائی ہو گئی اسی دوران ایک شخص نے ان کو آ کر سخت ضرب ماری کہ یہ قتل ہو گئے۔

بغداد پر ان کی حکومت ۲ سال ۸ ماہ ۹ دن رہی اور میراث میں کافی مال چھوڑا جس پر متقی باللہ نے قبضہ کر لیا تھا۔

ابو محمد بربہاری کے حالات[1] ...... یہ ابو محمد البربہاری العالم الزاہد الفقیہ الحنبلی الواعظ تھے۔ مروزی اور سہل تستری کی صحبت انہوں نے اختیار کی تھی ان کے والد کی وفات کے بعد انہیں میراث میں ستر ہزار درہم ملنے تھے لیکن انہوں نے کسی وجہ سے لینے سے انکار کر دیا تھا۔ یہ بدعت اور معاصی کے بہت زیادہ مخالف تھے بڑی بلند شان والے تھے عوام و خواص سب ہی ان کی تعظیم کرتے تھے۔ ایک روز انہیں چھینک آ گئی تھی جس پر حاضرین نے یرحمک اللہ کہا تھا اسی طرح ان سے دور والوں کے قریب والوں نے کہا تھا پھر ان سے دور والوں کے قریب والوں نے کہا تھا پھر ان سے قریب والوں نے حتی کہ پورے بغداد نے یرحمک اللہ کہا جس کی وجہ سے آواز دار الخلافہ تک پہنچ گئی خلیفہ کو اس پر بڑی حیرت ہوئی اور پھر ان کے دشمنوں نے اس کے کان بھر دیئے جس کی وجہ سے خلیفہ نے انہیں طلب کیا لیکن یہ روپوش ہو گئے اور ان کی بہن کے پاس ایک ماہ تک چھپے رہے پھر ان کی پیشاب میں کوئی بیماری لگ گئی جس کی وجہ سے وہیں ان کی وفات ہو گئی تو ان کی بہن نے اپنے غلام سے نماز جنازہ کے لئے کہا چنانچہ اس نے نماز جنازہ پڑھائی اس وقت گھر سفید پوش آدمیوں سے بھرا ہوا تھا انہوں نے اپنے بارے میں وصیت کی تھی کہ موت کے بعد انہیں ابو بکر کے پہلو میں دفن کیا جائے۔ یوسف بن یعقوب بن اسحاق کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن بہلول کے حالات[2] ...... یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن بہلول ابو بکر الازرق ہیں کیونکہ ان کی آنکھیں نیلی تھیں انہوں نے اپنے دادا اور یحییٰ بن بکار حسن بن عرفہ وغیرہ سے احادیث سنی تھیں زندگی سادہ تھی صدقہ بہت زیادہ کیا کرتے تھے۔ ان کے بارے میں کہا گیا ہے کہ انہوں نے ایک لاکھ دینار صدقہ کئے تھے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بڑا اہتمام کیا کرتے تھے ان سے دار قطنی اور دیگر حفاظ حدیث نے احادیث روایت کی ہیں یہ ثقہ عادل تھے اسی سال ذی الحجہ میں ۹۲ سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی تھی۔

---

[1] شذرات الذہب ۲/ ۳۱۹، العبر ۲/ ۲۱۲
[2] تاریخ بغداد ۱۴/ ۳۲۱، ۳۲۲، العبر ۲/ ۲۱۹

واقعات ۳۳۰ھ

ابن الجوزی کا قول ہے کہ اس سال محرم میں ایک دمدار ستارہ نکلا تھا جس کا سر مغرب کی طرف اور دم مشرق کی طرف تھی اور وہ بہت بڑا تھا اور اس کی دم کے آگے شاخیں تھیں یہ تیرہ دن تک رہا پھر آہستہ آہستہ ختم ہو گیا۔

اسی زمانہ میں وسط ربیع الاول میں گندم کا ایک کر دو سو دینار کا فروخت ہوا تھا اور لوگ مردار کھانے لگے تھے وبا بہت زیادہ ہو گئی تھی راستے بند ہو گئے تھے لوگ مرض قحط میں مبتلا ہو گئے تھے مردوں کو دفن کرنا چھوڑ دیا گیا تھا حتیٰ کہ کھیل کود بھی لوگوں نے ترک کر دیا تھا پھر بڑی زور دار بارش ہوئی اور دجلہ کا پانی ۲۳ ہاتھ اوپر چڑھ گیا۔

ابن اثیر نے کامل میں ذکر کیا ہے کہ محمد بن رائق اور بریدی کے درمیان اختلاف ہو گیا تھا کیونکہ بریدی نے خراج دینا چھوڑ دیا تھا جس کی وجہ سے ابن رائق اس کے ملک پر قبضہ کرنے کے لئے نکا لیکن پھر صلح ہو گئی اور ابن الرائق بغداد واپس آ گیا۔

ابن رائق کی بغداد واپسی پر فوجیوں نے اس سے تنخواہوں کا مطالبہ کیا لیکن اس وقت مالی حالت کمزور تھی جس کی وجہ سے ایک جماعت ابن رائق سے متنفر ہو کر بریدی کے ساتھ جا ملی جس کی وجہ سے ابن رائق کچھ کمزور ہو گیا تھا اس نے بریدی کو وزارت کے بدلے میں خط بھیج کر امارت کا لقب ختم کر دیا جس کی وجہ سے بریدی کو بڑا لالچ آ گیا اس نے بغداد پر قبضہ کرنے کی کوشش کی چنانچہ اس نے اپنے بھائی ابوالحسین کو لشکر دے کر بغداد کی طرف روانہ کر دیا۔

دوسری جانب خلیفہ اور ابن الرائق قلعہ بند ہو گئے اور انہوں نے منجنیق نصب کر دیں اس موقع پر بغداد کے حالات خراب ہو گئے اور لوگ آپس میں ایک دوسرے کو لوٹنے لگے اور بریدی کا بھائی ابوالحسین پہنچ گیا اور اس نے تمام لوگوں سے مقابلہ شروع کر دیا حتیٰ کہ حالات بہت زیادہ خراب ہو گئے باوجود اس کے کہ مہنگائی کی وجہ سے اور بارش کی وجہ سے لوگ پہلے ہی پسے ہوئے تھے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

پھر خلیفہ اور ابن الرائق جمادی الآخری میں شکست کھا کر بھاگ گئے اور خلیفہ کے ساتھ اس کا بیٹا منصور بھی تھا جو بیس شہسواروں کے ساتھ تھا یہ تینوں موصل کی طرف چلے گئے اور دارالخلافہ پر ابوالحسین کا قبضہ ہو گیا اور خلیفہ کے جو ساتھی رہ گئے تھے ابوالحسین نے انہیں قتل کر دیا اور ان پر حملہ کیا حتیٰ کہ لوٹتے ہوئے زنان خانہ تک چلے گئے اور قاہر کو پکڑ لیا گیا اس نے اس وقت نابینا تھا اور [illegible] تھا اور اسے قید خانہ سے نکال دیا پھر ابوالحسین نے اسے بریدی کے پاس بھیج دیا اور یوں اس کا قصہ ختم ہو گیا اور بغداد میں دن دہاڑے علانیہ لوٹ مار ہونے لگی۔

اس موقع پر ابوالحسین مونس کے گھر میں ٹھہرا جہاں ابن رائق ٹھہرا ہوا تھا اور وہ گھروں کی لوٹ مار کر رہا تھا اور گھروں میں سے [illegible] نکال رہے تھے غلہ کی قیمت حد سے زیادہ بڑھ گئی تھی مہنگائی بہت زیادہ ہو گئی تھی مزید ابوالحسین نے گندم اور جو پر ٹیکس عائد کر دیا تھا اہل بغداد نے [illegible] مال ان کے سبب بھوک اور خوف کا بادل چھایا ہوا تھا ابوالحسین کے ساتھ قرامطہ کی ایک جماعت بھی تھی انہوں نے بھی شہر میں خوب فساد برپا کیا تھا پھر ان کے اور ترکیوں کے درمیان شدید جنگ چھڑ گئی اور آخر ترکیوں نے انہیں شکست دے کر بغداد سے انہیں نکال دیا اس کے بعد عوام اور ابوالحسین کے لشکر دیلم کے درمیان جنگ شروع ہو گئی۔

اس سال شعبان میں حادثات بہت زیادہ پیش ہو گئے گھروں میں چوری اور شہروں میں ڈاکہ زنی ہو گئی دن رات ہر وقت لوگوں کو لوٹا جا رہا تھا مزید بریدی کے لشکر نے ظلم کی انتہا کر دی لوگوں سے ظالمانہ طور پر مال لیا تھا اور اتنے ظلم ہو گئے تھے جس کی مثال ملنی مشکل ہے ابن اثیر کا قول ہے کہ ہم نے یہ باتیں اس لئے تفصیل سے بیان کی ہیں تاکہ ظالموں کو پتہ چل جائے کہ ان کا ظلم کسی سے چھپا ہوا نہیں ہے اور تاکہ بعد کے آنے والے ان کے حالات سے واقف ہوں اور ان کے نقش قدم پر چلنے سے گریز کریں اور تاکہ ظالموں کے لئے رسوائی ہو اور آخرت میں ان کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اللہ کے خوف سے ظلم سے باز آ جائیں۔

خلیفہ نے موصل کے قریب ہو کر مدد چاہی اور بریدی کے خلاف جنگ کے لئے ابھارا اس نے فوراً اپنے بھائی سیف الدولہ کو بھیجا [illegible]

لشکر کے ساتھ بھیجا لیکن یہ تکریت تک پہنچے تھے کہ خلیفہ اور ابن رائق وہاں سے نکل چکے تھے چنانچہ سیف الدولہ انہیں لے کر خلیفہ کے پاس آ گیا۔ پس موصل پہنچ کر سیف الدولہ نے اس کی بڑی خدمت کی جب یہ موصل کے قریب پہنچے تو ناصر الدولہ موصل سے نکل بھاگا اور اس کی مشرقی جانب چلا گیا اور خلیفہ متقی کے پاس تحفے تحائف روانہ کئے لیکن ابن رائق کے خوف سے خود نہیں آیا۔

خلیفہ نے صلح کر لی اور ابن الرائق کے ذریعے ناصر الدولہ کے پاس سلام بھیجا جب یہ پہنچا تو ناصر الدولہ نے حکم دیا کہ خلیفہ کے بیٹے کے سر پر دینار نچھاور کئے جائیں جب دونوں وہاں سے واپس ہونے لگے تو ناصر الدولہ نے کہا ابن رائق یہیں رہے تاکہ ہم موجودہ حالات کے بارے میں غور و فکر کریں لیکن ابن رائق نے اجازت مانگی اور گھوڑے پر سوار ہونے لگا تو ابن حمدان نے اس کی آستین پکڑ لی اس نے چھڑانے کی کوشش کی لیکن جلدی میں وہ سواری سے گر گیا۔ ابن حمدان نے اسی وقت اس کے قتل کا حکم دیا اور اسے قتل کر دیا گیا یہ واقعہ ۲۲ رجب کو پیش آیا خلیفہ نے ابن حمدان کو بلوا کر اس کو خلعت دی اور اسے ناصر الدولہ کا لقب دیا اور ساتھ ہی اسے امیر الامراء بھی بنا دیا اور اس کے بھائی کو خلعت سے نواز کر سیف الدولہ کا لقب دیا جب ابن رائق کے قتل کی خبر مصر کے حکمران اخشید محمد بن طغج کو ملی تو وہ سوار ہو کر دمشق کی طرف چلا گیا اور اسے ابن رائق کے نائب محمد بن یزداد سے چھین لیا اور دونوں کے درمیان لڑائی کی نوبت آ گئی۔

جب ابن رائق کے قتل کی خبر بغداد پہنچی تو اکثر ترک ابوالحسین البریدی کی بد اخلاقی سے تنگ ہو کر اس سے الگ ہو گئے اور وہ خلیفہ اور ابن حمدان کے ساتھ مل گئے جس کی وجہ سے ان کی قوت میں اضافہ ہو گیا اس کے بعد خلیفہ اور ابن حمدان بغداد کی طرف روانہ ہو گئے جب بغداد کے قریب پہنچے تو بریدی کا بھائی ابوالحسین وہاں سے بھاگ کر واسط چلا گیا اور ابن حمدان بغداد میں داخل ہو گئے اس وقت شوال کا مہینہ تھا خلیفہ کی آمد پر مسلمان بہت خوش ہوئے خلیفہ نے بغداد سے نکلنے سے پہلے اپنے اہل و عیال کو سامرا بھیج دیا تھا اب انہیں واپس بلا لیا اس کے علاوہ بڑے بڑے سردار جو بغداد سے جنگ کی وجہ سے چلے گئے تھے وہ بھی واپس آ گئے خلیفہ نے ابو اسحاق القراریطی کو وزیر بنا دیا۔ توزون کو بغداد کی دونوں جانبوں کا کوتوال بنا دیا۔

ناصر الدولہ نے اپنے بھائی سیف الدولہ کو لشکر کے ساتھ بریدی کے بھائی ابوالحسین کے پیچھے بھیجا اس نے اس کو مدائن کے علاقے میں پا لیا اور دونوں میں شدید جنگ ہوئی بالآخر بریدی کے بھائی نے سیف الدولہ کو شکست دے دی جب ناصر الدولہ کو اس کا علم ہوا تو وہ ایک لشکر لے کر اپنے بھائی کی مدد کے لئے نکلا اور اس تک پہنچ کر اس نے مقابلہ کر کے ابوالحسین کو شکست دی اور اس کے بڑے بڑے سرداروں کو گرفتار کر لیا اور کافی لوگوں کو قتل کر دیا پھر ناصر الدولہ نے اپنے بھائی سیف الدولہ کو ابو عبداللہ البریدی سے جنگ کے لئے واسط بھیجا چنانچہ اس نے بریدی کو شکست دے کر واسط پر قبضہ کر لیا آگے ان کے مکمل حالات بیان کئے جائیں گے۔

اس کے بعد ناصر الدولہ تیرہ ذی الحجہ کو بغداد آیا اس حال میں کہ اس کے سامنے اونٹوں پر قیدی تھے جنہیں دیکھ کر مسلمان بہت خوش ہوئے اور انہوں نے سکوں کا معائنہ کیا اور اس نے دراہم کی صورت کو تبدیل کیا اور ان میں اصلاح کی اس لئے کہ وہ کھوٹے تھے انہوں نے نئے دینار ڈھالے جن کا نام ابریزیہ رکھ دیا موجودہ حالت میں ایک دینار تیرہ درہم کا ہو گیا جب کہ اس سے پہلے دس درہم کا تھا۔

خلیفہ نے بدر الخرشنی کو دربان کے عہدے سے معزول کر کے اس کی جگہ سلامہ الطولونی کو مقرر کر دیا اور بدر کو فرات کے راستے پر مقرر کر دیا لیکن وہ اخشید کے پاس چلا گیا اس نے اس کا اکرام کیا اور دمشق کا اسے نائب مقرر کر دیا چند دنوں بعد ہی اس کی وفات ہو گئی۔

اسی دوران رومی حلب کے قریب آ گئے اور کافی مسلمانوں کو قتل کر دیا اور پندرہ ہزار کے قریب کو گرفتار کر لیا انا للہ وانا الیہ راجعون اسی طرح طرطوس کے نائب ثمل نے بلاد روم میں داخل ہو کر رومیوں کو قتل کیا اور قیدی بھی بنائے اور مال غنیمت لے کر صحیح سالم واپس ہوا اور اس نے مشہور مشہور جرنیلوں کو بھی گرفتار کر لیا۔

خواص کی وفات..... خواص میں سے اس سال مسجد جامع کے امام ابو اسحاق بن محمد بن یعقوب الجوہری کا انتقال اسی سال ہوا تھا۔

اسحاق بن محمد بن یعقوب النہر جوری کے حالات[1] ...... یہ مشائخ صوفیہ میں سے ہیں آپ نے صوفیہ میں سے جنید بن محمد وغیرہ کی صحبت اختیار کی تھی انہوں نے مکہ کی مجاورت اختیار کی تھی حتیٰ کہ وہیں وفات پائی تھی ان کے عمدہ کلام سے ہے دنیا کے جنگلات قدموں کے ذریعے طے کئے جاتے ہیں اور آخرت کے جنگلات قلوب کے ذریعے طے کئے جاتے ہیں۔

الحسین بن اسماعیل بن محمد بن اسماعیل بن سعید بن ابان کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

الحسین بن اسماعیل کے حالات[2] ...... یہ حسین بن اسماعیل بن محمد بن اسماعیل بن سعید بن ابان ابو عبداللہ الضبی المحاملی القاضی الشافعی المحدث ہیں۔ انہوں نے کوفی محدثین سے احادیث کا سماع کیا ہے اور ابن عیینہ کے ستر ساتھیوں سے ان کی ملاقات ہوئی ہے۔ آپ کی ایک جماعت سے انہوں نے احادیث روایت کی ہیں ان سے دارقطنی اور ایک پوری جماعت نے احادیث روایت کی ہیں ان کے درس میں آنے والوں کی تعداد دس ہزار تک پہنچ جاتی تھی یہ صدوق دیندار محدث فقیہ تھے کوفہ کی قضاء پر ساٹھ سال تک قاضی رہے تھے لیکن بعد میں از خود استعفیٰ دے کر اپنے گھر تک محدود ہو گئے تھے اور حدیث پڑھنے پڑھانے میں مشغول ہو گئے تھے اسی سال پچانوے سال کی عمر میں ربیع الثانی میں وفات پائی تھی۔

ایک مرتبہ ان کی موجودگی میں ان کا شیعوں سے مناظرہ ہو گیا شیعوں نے جنگ بدر اور خندق، خیبر اور حنین میں حضرت علی کی ثابت قدمی اور ان کی بہادری کا ذکر کیا اور محاملی سے کہا کہ آپ حضرت علی کو جانتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہاں میں حضرت علی کو جانتا ہوں لیکن کیا تمہیں معلوم ہے کہ بدر میں حضرت ابوبکر کہاں تھے وہ بدر کے دن عریش میں آپ علیہ السلام کے قریب کھڑے تھے اور اس دن علی میدان میں تھے بالفرض اگر صدیق شکست کھا جاتے یا قتل کر دیئے جاتے تو لشکر والوں کی وجہ سے شرمندگی کا سامنا کرنا پڑتا۔ ان کے اس جواب پر شیعہ خاموش ہو گئے اور لاجواب ہو گئے۔ مزید محاملی نے فرمایا کہ صدیق کو ان لوگوں نے مقدم کیا جنہوں نے آپ علیہ السلام کے بعد ہمارے لئے نماز روزہ زکوٰۃ کو روایت کیا انہوں نے صدیق کو علی پر اس وقت مقدم کیا جب علی کے پاس مال غلام قبیلہ کچھ بھی نہیں تھا ابوبکر نے اس وقت بھی اللہ کے رسول کی حفاظت کی انہوں نے بہتر ہونے کی وجہ سے صدیق کو علی پر ترجیح دی یہ بات سن کر بھی شیعہ خاموش ہو گئے۔

علی بن محمد بن سہل کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ زاہد عابد صاحب کرامت شیخ تھے ابو احمد مغازلی کہتے ہیں کہ ایک روز میں نے سخت گرمی میں جنگل میں حضرت ابوالحسین کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اس وقت ایک گدھ نے اپنے پر پھیلا کر ان پر سایہ کیا ہوا تھا۔

ابن الاثیر کا قول ہے کہ اسی سال ابوالحسن علی بن اسماعیل الاشعری المتکلم المشہور کی وفات بھی ہوئی تھی ان کا سن ولادت ۲۶۰ھ تھا یہ ابو موسیٰ الاشعری کی اولاد میں سے تھے۔

میں کہتا ہوں کہ اشعری کی وفات ۳۲۴ھ میں ہوئی تھی جیسے کہ گزر چکا ہے اسی سال محمد بن یوسف ابو النضر الہروی الفقیہ الشافعی کی وفات ہوئی تھی ان کا سن ولادت ۲۲۹ھ تھا انہوں نے ربیع بن سلیمان سے احادیث لی تھیں۔

میں کہتا ہوں کہ اسی سال ابو صفوان بن عیال زکریا بن احمد البلخی قاضی دمشق امیر الامراء بغداد کے امیر محمد بن رائق کی وفات بھی ہوئی تھی۔ اسی سال شیخ ابو صالح مفلح الحنبلی کی وفات بھی ہوئی تھی۔

شیخ ابو صالح کے حالات[1] ...... یہ ابو صالح شیخ مفلح الحنبلی ہیں جو دمشق کے مشرقی دروازے کے باہر مسجد ابی صالح میں رہتے تھے یہ صاحب کرامت و احوال و مقامات تھے ان کا نام شیخ مفلح بن عبداللہ ابو صالح المتعبد ہے انہی کی طرف وہ مسجد منسوب ہے جو دمشق کے مشرقی دروازے کے باہر تھی یہ شیخ ابوبکر بن سعید حمدونی الدمشقی کی صحبت میں رہے اور ان سے ادب سیکھا ان سے محمد بن اسحاق بن عدی ابوالحسین بن جمیع الصیداوی ابو محمد بن ابی نصر اور احمد بن عبداللہ الرقی نے احادیث روایت کی ہیں۔

---

[1] شذرات الذہب ۲/ ۳۲۶، العبر ۲/ ۲۲۱

[2] تاریخ بغداد ۸/ ۱۹-۲۳، تذکرۃ الحفاظ ۳/ ۸۲۴، ۸۲۵

[3] شذرات الذہب ۲/ ۳۲۸، العبر ۲/ ۲۲۲

حافظ ابن عساکر نے رقی کے حوالہ سے شیخ ابوصالح کا قول نقل کیا ہے کہ میں ایک بار جبل لکام پر اللہ کے بندوں کی تلاش میں پھر رہا تھا اسی دوران میں نے ایک شخص کو پتھر کی چٹان پر سر جھکائے ہوئے دیکھا میں نے اس سے پوچھا کہ تم یہاں کیا کر رہے ہو انہوں نے جواب دیا کہ میں دیکھ رہا ہوں اور غور کر رہا ہوں میں نے ان سے کہا کہ مجھے تو تمہارے سامنے کوئی چیز نظر نہیں آتی جسے تم دیکھ رہے ہو انہوں نے جواب دیا کہ میں دل کے احوال دیکھ رہا ہوں اور اللہ کے اوامر میں غور کر رہا ہوں جس ذات نے تجھے میرے پاس بھیجا ہے اس کی قسم مجھ سے نظریں ہٹا تو میں نے عرض کیا کہ مجھے کوئی نفع بخش نصیحت کر دیجئے انہوں نے کہا کہ دروازہ کو لازم پکڑنے والا خدمت میں ثابت قدم رہتا ہے گناہوں کو کثرت سے یاد رکھنے والا بہت شرمندہ ہوگا اللہ کے ذریعے استغنا حاصل کرنے والا فقر سے محفوظ رہے گا پھر وہ مجھے چھوڑ کر چلے گئے۔

ابوصالح کا قول ہے کہ میں نے کچھ سات روز تک کچھ نہیں کھایا پیا تھا جس کی وجہ سے مجھے سخت پیاس لگی تھی چنانچہ میں مسجد کے پیچھے نہر کے پاس آیا میں پانی کی طرف دیکھ رہا تھا کہ مجھے اللہ کا قول یاد آ گیا جس کا ترجمہ یہ ہے کہ "اس کا عرش پانی پر تھا" (سورۃ ہود آیت نمبر ۷) اس کے بعد میری پیاس ختم ہو گئی اور میں دس دن تک اسی حالت میں رہا۔

انہی کا قول ہے کہ میں نے چالیس روز تک پانی نہیں پیا پھر پیا میرا بچا ہوا پانی ایک شخص اٹھا کر اپنی بیوی کے پاس لے گیا اور اس سے کہا کہ اس شخص کا بچا ہوا پانی ہے جس نے چالیس روز تک پانی نہیں پیا ابوصالح کہتے ہیں کہ معلوم نہیں اس شخص کو کہاں سے پتہ چلا حالانکہ اس بات کا میرے اور اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں تھا۔

ابوصالح کے کلام سے ہے دنیا قلوب کے لئے حلال اور نفوس کے لئے حرام ہے اس لئے کہ جس چیز پر سر کی آنکھ سے دیکھنا جائز ہے اس کو دل کی آنکھ سے دیکھنا جائز ہے اور وہ کہتے تھے بدن قلب کا قلب دل کا دل ضمیر کا اور ضمیر اللہ کی معرفت کا لباس ہے۔ ان کے بہت سے مناقب ہیں اسی سال جمادی الاولیٰ میں ان کی وفات ہوئی تھی۔

واقعات ۳۳۱ھ

اسی سال سیف الدولہ واسط میں داخل ہوا تھا بریدی اور اس کا بھائی ابوالحسین شکست کھا کر پہلے ہی وہاں سے نکل چکے تھے اس کے بعد سیف الدولہ اور ترکوں کے درمیان آپس میں اختلاف ہو گیا جس کی وجہ سے سیف الدولہ بغداد سے فرار ہو کر بغداد چلا گیا سیف الدولہ کے بغداد آنے کی خبر اس کے بھائی ناصر الدولہ کو پہنچی تو وہ بغداد سے موصل کی طرف چلا گیا بغداد سے نکلنے کے بعد اس کا گھر لوٹ لیا گیا اس کی حکومت بغداد پر ۱۳ ماہ پانچ یوم رہی بغداد سے اس کے نکلنے کے بعد سیف الدولہ پہنچ گیا اور باب حرب کے قریب اس نے پڑاؤ ڈالا اس نے خلیفہ سے توزون کی لڑائی کے لئے مال طلب کیا جس کی وجہ سے خلیفہ نے اسے چار لاکھ درہم دیئے تھے جن کو اس نے اپنے ساتھیوں میں تقسیم کر دیا۔

جب سیف الدولہ نے توزون کے بغداد آمد کی خبر سنی تو وہ بغداد سے نکل گیا اور توزون ۲۵ رمضان کو بغداد میں داخل ہو گیا اس کی آمد پر خلیفہ نے اس پر خلعت کی اور اس کو امیر الامراء بنا دیا اور بغداد میں اس کی حکومت مضبوط ہوگئی۔

جب بریدی کو توزون کے امیر الامراء بننے کی خبر ملی تو اس نے موصل پہنچ کر وہاں سے توزون کے ساتھیوں کو نکال دیا اور کچھ کو قید کر لیا جن میں سیف الدولہ کا غلام ثمل بھی تھا ناصر الدولہ نے صورت حال سے باخبر کرنے کے لئے اس غلام کو اس کے آقا کے پاس بھیج دیا اور یہ یقین دلایا کہ آل حمدان میں اس کا مرتبہ بلند ہو جائے گا۔

اسی زمانہ میں بلاد شام میں شدید زلزلہ آیا تھا جس کی وجہ سے بہت سے مکانات منہدم ہو گئے تھے اور ان کے کافی افراد ہلاک ہو گئے تھے۔

ابن الجوزی کا قول ہے کہ اسی سال اصطبل اور تمر بیچنے کے حجروں میں بغداد میں زبردست لوٹ مچی تھی۔

سال رواں ہی میں ماہ صفر میں یہ خبر پہنچی کہ روسیوں نے اران اور [illegible] میں داخل ہو کر ان کے باشندوں کو قید کر لیا تھا اسی سال ربیع الثانی

میں ابو منصور اسحاق بن خلیفہ متقی نے علویہ بنت ناصر الدولہ بن حمدان سے ایک لاکھ دینار اور اسی ہزار درہم مہر کے عوض نکاح کیا تھا اور لڑکی کا ولی قاضی ابو عبداللہ محمد بن ابی موسیٰ الہاشمی کو بنا دیا گیا تھا کیونکہ تقریب میں ناصر الدولہ شریک نہیں ہوا تھا کیونکہ ناصر الدولہ نے ایک ملک تیار کر کے اس پر [illegible] آ رہا تھا۔

ابن الجوزی کا قول ہے کہ اس سال مہنگائی خوب ہوئی تھی حتیٰ کہ لوگ گھوڑوں کو کھانے لگے تھے اور اس کے ساتھ ساتھ بہت سی بیماریاں بھی پھوٹ پڑی تھیں اور کوئی حد تک لوگوں نے کدو کے ذریعے علاج کیا تھا حتیٰ کہ ایک رطل کدو ایک درہم میں فروخت ہوئی تھی، کیونکہ اس وجہ سے مہنگائی میں بھی اضافہ ہو گیا تھا۔

اسی زمانہ میں روم کے بادشاہ نے خلیفہ سے خط کے ذریعے ایک رومال طلب کیا تھا جس کی بابت کہا جاتا ہے کہ اس رومال سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنا چہرہ صاف کیا تھا جس کی وجہ سے ان کے چہرے کا عکس اس رومال پر چھپ گیا تھا اور اس نے یہ بھی لکھا تھا کہ اس کے بدلے میں آپ کے بے شمار قیدیوں کو رہا کر دیں گے خلیفہ نے اس بارے میں مشورہ کرنے کے لیے علماء کو بلایا اور بعض علماء نے مشورہ دیا کہ ہم تو یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ کے چہرے کا عکس ہمارے پاس ہونا اور انہیں دینا یہ چیز ہمارے دین و مسلک میں نہیں پائی جاتی ہے۔

خلیفہ کے وزیر علی بن عیسیٰ نے مشورہ دیا کہ اے امیر المومنین اس رومال کے عوض مسلمان قیدیوں کا رہا ہونا اس رومال کے یہاں پڑے رہنے سے زیادہ بہتر ہے اور نفع مند ہے چنانچہ خلیفہ نے وزیر کے مشورہ پر عمل کرتے ہوئے اس رومال کو بھیجنے کا حکم دیا اور روم کے بادشاہ نے اس کے عوض کئی مسلمانوں کو رہا کر دیا۔

صولی کا قول ہے کہ اسی سال قرمطی کے ہاں بچے کی پیدائش ہوئی تو عبداللہ بریدی نے اس کی خوشی میں اس کے پاس کافی ہدایا بھیجے تھے ان میں سے ایک سونے کا تخت تھا جو جواہرات سے جڑا ہوا تھا اس کا سر سونے کا بنا ہوا تھا اور اسے یاقوت سے مزین کیا گیا تھا۔

اسی زمانے میں بغداد میں رافضی بہت زیادہ ہو گئے تھے جس کی وجہ سے یہ اعلان کرایا گیا کہ صحابہ کرام پر تبرا کرنے والے سے خدا بری الذمہ ہے۔ جب

خلیفہ نے تبرا کرنے والوں کے پاس خلعت بھیجی جسے انہوں نے قبول کر لیا اور جمیع عمال اور سرداروں کی موجودگی میں اسے پہن لیا۔

سال رواں ہی میں خراسان اور ماوراء النہر کے حاکم سعید نصر بن احمد بن اسماعیل کی وفات ہوئی تھی جو ایک سال اور ایک ماہ تک سل کے مرض میں مبتلا رہے تھے اور انہوں نے اپنے گھر میں بیت العبادہ کے نام سے ایک گھر بنا رکھا تھا۔ یہ صاف ستھرے کپڑے پہن کر ننگے پاؤں نماز ادا کرنے کے لیے اس میں جایا کرتا تھا اور خوب دعا کیا کرتا تھا اور کثرت سے نماز پڑھتا تھا اور وفات تک منکرات سے اجتناب کرتا تھا اس کے بعد اس کا لڑکا نوح بن نصر السامانی حاکم بنا جسے امیر الحمید کا لقب دیا گیا تھا اس کے دور خلافت میں محمد بن احمد نسفی پر الزامات لگا کر سولی پر لٹکا دیا گیا تھا۔

خواص کی وفات ...خواص میں سے اس سال ان لوگوں نے وفات پائی۔

ثابت بن سنان بن قرہ صابی کی وفات اسی سال ہوئی تھی یہ قاہر کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے تھے لیکن ان کا لڑکا اور ان کے اہل خانہ سے کوئی مسلمان نہیں ہوا تھا طب اور علم نجوم میں بھی ماہر تھے۔ اسی سال ذیقعدہ میں اسہال کی بیماری کی وجہ سے انہوں نے وفات پائی تھی۔ ان کی حکمت نے انہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچایا اور نہ ہی موت کے وقت ان کی دوا نے ان کی مدد کی۔ ان کی وفات پر کسی شاعر نے یہ اشعار کہے تھے

دوا تیار کرنے والے حکیم سے کہہ دو کہ تم نے اپنا علاج کیوں نہیں کیا مرض مسلط ہونے پر اور دوا تیار کرنے والے اور دوا خریدنے والے وہ سب ہی یہاں سے چلے گئے۔

ابن الجوزی نے منتظم میں اسی سال اشعری کی وفات کا ذکر کیا ہے اور ان پر کلام کیا ہے اور ان پر اعتراضات کیے ہیں جیسا کہ تمام حنبلی علماء نے بھی ذکر کیا ہے ان کی ولادت ۲۶۰ھ ہے اور یہ کہا ہے کہ اسی سال ان کی وفات ہوئی ہے اور یہ کہ اشعری چالیس سال تک جبائی کے ساتھ رہے لیکن پھر ان کے خیالات سے رجوع کر لیا تھا بغداد میں ان کی وفات ہوئی اور مشرع الروایا میں دفن کیے گئے۔

اسی سال وفات پانے والوں میں محمد بن احمد بن یعقوب بن شیبہ بھی تھے۔

محمد بن احمد بن یعقوب بن شیبہ کے حالات[1]...... یہ محمد بن احمد بن شیبہ ابن صلت السدوسی ہیں ان کے مولی ابوبکر تھے۔ انہوں نے اپنے دادا اور عباس دوری وغیرہ سے احادیث سنی تھیں ان سے ابوبکر بن مہری نے روایت نقل کی یہ ثقہ تھے۔

خطیب نے نقل کیا ہے کہ محمد بن احمد کی پیدائش کے وقت نجومیوں نے فال نکال کر ان کے دادا کو بتایا تھا کہ ان کی عمر اتنی ہوگی۔ اسی حساب سے ان کے دادا نے ایک گھڑا تیار کروایا تھا جس میں روزانہ ایک درہم ڈالا کرتے تھے، پھر دوسرا تیار کروایا اس میں بھی اسی طرح ڈالتے رہے، پھر تیسرا تیار کروایا اس میں بھی اسی طرح ڈالتے رہے اس کے ساتھ پہلے دو میں بھی ڈالتے رہے گویا کہ روزانہ تینوں میں تین درہم ڈالتے رہے۔ لیکن یہ درہم ان کے کچھ کام نہ آئے بلکہ یہ محمد بن احمد لوگوں سے سوال کرتے تھے اور حدیث کی مجلس میں بلاناغہ حاضر ہوتے تھے جس کی وجہ سے ان کے ساتھی انہیں ضروریات کے لئے کچھ دیتے تھے۔ اصل بات صحیح یہ ہے کہ آدمی نجوم سے سعید نہیں بنتا بلکہ اللہ کے بنانے سے سعید بنتا ہے۔

اسی سال محمد بن مخلد بن جعفر کی وفات ہوئی تھی۔

محمد بن مخلد بن جعفر کے حالات[2]..... یہ محمد بن مخلد بن جعفر ابو عمر الدوری العطار ہیں یہ بغداد کے کنارے محلہ دور میں رہتے تھے انہوں نے حسن بن عرفہ، زبیر بن بکار، مسلم بن حجاج وغیرہ سے احادیث سنی تھیں پھر ان سے دارقطنی نے پھر ایک جماعت نے احادیث کا سماع کیا۔ یہ ثقہ اور قابل اعتماد اور بہت زیادہ روایت کرنے والے تھے لوگ ان کی دیانت داری کے معترف تھے۔ عبادت میں مشہور تھے۔ اسی سال جمادی الاولیٰ میں ۹۷ سال ۸ ماہ ۱۲ یوم عمر ہو کر وفات پائی تھی۔

المجنون البغدادی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی ابن الجوزی نے ابوبکر شبلی کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے مجنون کو جامع الرصافہ کے پاس برہنہ دیکھا اور اس حالت میں وہ کہہ رہے تھے کہ میں اللہ کا مجنون ہوں میں نے ان سے کہا کہ مسجد میں جا کر نماز پڑھیں اس پر انہوں نے مندرجہ ذیل اشعار پڑھے:

> لوگ ہم سے اپنی زیارت اور اپنے حق کا مطالبہ کرتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ میری بدحالی نے ان کے حقوق میرے ذمے سے ساقط کردیئے۔ وہ میری بدحالی کو دیکھ کر تنگ دل نہیں ہوتے اور اسے ناپسند نہیں کرتے حتیٰ کہ میں خود ہی اسے ناپسند سمجھنے لگا ہوں۔

واقعات ۳۳۳ھ

اسی سال توزون سے ناراض ہو کر امیر المومنین خلیفہ متقی باللہ نے بغداد سے نکل کر موصل کا رخ کیا تھا توزون اس وقت واسط میں تھا۔ اس نے اپنی لڑکی کی شادی ابی عبداللہ البریدی سے کی تھی جس کی وجہ سے توزون اور بریدی خلیفہ کے خلاف متحد ہو گئے تھے اس موقع پر توزون نے ابن شیرزاد کو تین سو افراد کے ہمراہ بغداد بھیجا تھا جس نے بغداد میں آ کر فساد برپا کیا تھا اور کچھ لوگوں کو معزول کر دیا اور کچھ کو منصبوں پر فائز کر دیا اب خلیفہ متقی کی غیر موجودگی میں بغداد پر قبضہ ہو گیا تھا۔

خلیفہ متقی کو اس پر بڑا غصہ آیا اور اس سے ناراض ہو کر اپنے اہل و عیال و زراء و خواص کو بغداد سے نکال کر موصل کی طرف بنی حمدان کا رخ کیا لیکن سیف الدولہ تکریت میں اس سے مل گیا اور ناصر الدولہ بھی تکریت میں اس کے پاس آ گیا۔ متقی کے بغداد سے نکلنے کے بعد ابن شیرزاد نے بغداد میں بڑی لوٹ مار مچائی اور وہاں کے اہل پر بڑا ظلم کیا اور ان پر جرمانے عائد کیا جب توزون کو خلیفہ کے بغداد سے نکلنے کا پتہ چلا تو وہ فوراً تکریت پہنچ گیا اس میں اور سیف الدولہ میں جنگ ہوگئی توزون نے سیف الدولہ کو شکست دے دی اس کے بھائی کے لشکر کو گرفتار کر لیا پھر دوبارہ سیف الدولہ نے اس پر حملہ

---

[1] تاریخ بغداد ۱/ ۳۰۱-۳۰۲ المنتظم ۶/ ۳۵۴-۳۶

[2] تاریخ بغداد ۳/ ۳۱۰-۳۱۱ تذکرۃ الحفاظ ۳/ ۸۴۸-۸۴۹

کر دیا لیکن اس بار بھی سیف الدولہ کو شکست ہو گئی جس کی وجہ سے سیف الدولہ ناصر الدولہ اور خلیفہ متقی شکست کھا کر نصیبین چلے گئے اور توزون موصل میں داخل ہو گیا اور خلیفہ کے پاس معافی کا پیغام بھیجا خلیفہ نے کہا کہ معافی کی صورت یہ ہے کہ بنی حمدان سے صلح کر لو چنانچہ خلیفہ کے کہنے پر انہوں نے بنی حمدان سے صلح کر لی۔ ناصر الدولہ نے بلاد موصل کے ٹھیکے لے لیے جس کی وجہ سے توزون بغداد واپس چلا گیا اور خلیفہ بنی حمدان کے پاس رہا۔

اسی سال توزون کی غیر موجودگی میں معز الدولہ بن بویہ دیلمی کی ایک بہت بڑی جماعت کے ساتھ بغداد پر قبضہ کے ارادے سے نکلا تو توزون کو جیسے ہی اس کا پتہ چلا تو اسی وقت وہ واسط کی طرف روانہ ہوا اور وہیں دس دن تک دونوں کی جنگ ہوتی رہی آخر کار معز الدولہ کو شکست ہو گئی اور اس کی جائداد لوٹ لی گئی اور اس کے لشکر سے کافی مال و دولت لوٹ لیے گئے اور اس کے سرداروں کی ایک جماعت گرفتار کر لی گئی اس کے بعد توزون مرگی کے مرض میں مبتلا ہونے کی وجہ سے بغداد واپس آ گیا۔

اسی سال میں ابو عبد اللہ البریدی نے اپنے بھائی ابو یوسف کو قتل کر دیا کیونکہ وہ مالی اعتبار سے کمزور تھا جس کی وجہ سے وہ وقت ضرورت اپنے بھائی سے قرض وغیرہ لیتا تھا اور وہ اسے کچھ پیسے دے کر جان چھڑا لیتا تھا پھر اسے معلوم ہوا کہ وہ فوجیوں کا مال خرچ کرنے لگ گیا ہے جس کی وجہ سے فوجی اس کی طرف مائل ہو گئے اس وجہ سے بریدی کو خطرہ ہوا کہ کہیں فوجی مجھے چھوڑ کر میرے بھائی کے ہاتھ پر بیعت نہ کر لیں اس لیے اس نے اپنے چند غلام بھیج کر اسے قتل کروا دیا۔ اس کے بعد اس نے حکم دیا کہ اس کے تمام مال و اسباب پر قبضہ کر لیا جائے جو تین کروڑ کے قریب تھی لیکن وہ اس رقم سے صرف آٹھ ماہ فائدہ حاصل کر سکا اس کے بعد سخت بخار میں مبتلا ہو گیا جس کی وجہ سے اس کا انتقال ہو گیا اس کی وفات کے بعد اس کا قائم مقام اس کا بھائی ابو الحسین بنا اس نے اپنے ساتھیوں کو نقصان پہنچایا پھر ان کے ساتھیوں نے اسی پر حملہ کر دیا جس کی وجہ سے مجبوراً اسے قرامطہ سے پناہ لینی پڑی اس کے بعد ابو القاسم بن ابی عبد اللہ البریدی بلاد واسط، بصرہ و اہواز وغیرہ کا حاکم بن گیا۔

خلیفہ متقی باللہ جو آل حمدان کے پاس ٹھہرا ہوا تھا آل حمدان اس سے بے دلی کرنے لگے اور اسے تنگ کرنے کی کوشش کرنے لگے ان سے تنگ ہو کر خلیفہ نے توزون کے پاس صلح کا پیغام بھیجا تو توزون نے خاص سرداروں کو جمع کر کے خلیفہ کی بیعت کا عہد کیا اور حلف اٹھایا اور کہا ہم صلح کے لیے تیار ہیں اور موافقت میں قسم اٹھائی اور اعلان کیا کہ خلیفہ اور اس کے ساتھیوں کا اکرام کیا جائے گا جس کی وجہ سے خلیفہ کے لیے بغداد میں داخل ہونے کی صورت نکل آئی۔

سال رواں ہی میں اہل روس دریا کے راستے سے آذربائیجان میں داخل ہو گئے وہاں کے باشندوں نے ان کو ختم کرنا چاہا لیکن انہوں نے ان کا محاصرہ کر لیا اور ان پر قابو پا کر انہیں قتل کر دیا ان کے اموال لوٹ لیے گئے ان کی پسندیدہ عورتوں کو لونڈیاں بنا لیا اس کے بعد انہوں نے مراغہ کا رخ کیا اس وقت وہاں پھل کثرت سے تھے ان میں سے انہوں نے پھل کھائے جس کی وجہ سے ان کے لشکر میں وبا پھوٹ پڑی اور اکثر ہلاک ہو گئے جب ان کا کوئی ساتھی مر جاتا تو اسے کپڑے اور ہتھیار کے ساتھ دفن کر دیتے تھے جسے مسلمان نکال لیتے تھے اسی موقع پر مرزبان بن محمد نے ان پر حملہ کر کے ان میں سے کافی لوگوں کو قتل کر دیا۔

اسی سال روم کا بادشاہ دمستق ایک بڑے لشکر کے ہمراہ راس العین میں داخل ہو گیا اس کے باشندوں کو قتل کر دیا اور ان میں سے پندرہ ہزار کو گرفتار کر لیا اور وہیں تین دن تک رہا پھر دیہاتی لوگوں نے اور دیہاتیوں نے چاروں طرف سے اس کا محاصرہ کر کے اس سے سخت قتال کیا تو اسے بھاگنے پر مجبور کر دیا۔

اسی زمانہ میں بغداد میں مہنگائی بہت زیادہ ہو گئی تھی اور اس زمانہ میں بارش بھی ہوئی تھی جس کی وجہ سے کافی عمارتیں منہدم ہو گئیں اور ان کے نیچے دب کر بہت سے لوگ دب گئے اور ہلاک ہو گئے اور لوگوں کی قلت کی وجہ سے اکثر حمام اور مساجد بند ہو گئیں اور سامان بالکل سستا ہو گیا حتیٰ کہ ایک دینار کی چیز ایک درہم میں فروخت ہونے لگی مکانات ویران ہو گئے دلال لوگ اجرت دیتے تھے کہ گھروں کی حفاظت کے لیے لوگوں کو ان میں ٹھہرا دیں اور چوروں ڈاکوؤں کی طرف سے حملے بھی ہونے لگے تھے حتیٰ کہ لوگ بگل اور ڈھولوں کے ذریعے اپنی حفاظت کرتے تھے اور چور چاروں طرف سے پھوٹ پڑے تھے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا۔

اسی سال ماہ رمضان میں قرامطہ کے سردار ابوطاہر سلیمان بن ابی سعید الحسن الجنابی الہجری القرمطی کی وفات ہوئی تھی۔ اسی خبیث نے خانہ کعبہ کے پاس لوگوں کو قتل کیا تھا اس کے پردے اس کے دروازے اور زیورات بھی اتار لئے تھے اور حجر اسود کو اس کی جگہ سے اکھاڑ کر اپنے شہر لے گیا تھا جو بائیس برس تک انہی کے پاس رہا تھا۔

قرمطی کے انتقال کے بعد اس کے تین بھائی ابو العباس الفضل ابو القاسم سعید ابو یعقوب یوسف جو ابی سعید الجنابی کے لڑکے تھے اس کے قائم مقام بنے ان سب ابو العباس الفضل ابو القاسم سعید اور ابو یعقوب کو کھیل کود کا شوق تھا لیکن اس کے باوجود یہ تینوں ہم خیال تھے اور ان کے سات وزراء تھے وہ بھی ان کے ہم خیال تھے۔

اسی سال شوال میں ابو عبداللہ البریدی کا بھی انتقال ہوا تھا قرمطی اور بریدی دونوں کی موت پر مسلمانوں کے قلوب کو بڑی راحت پہنچی تھی۔

خواص کی موت ..... مشہور لوگوں میں سے اس سال مندرجہ ذیل لوگوں کی وفات ہوئی تھی۔ احمد بن محمد بن سعید بن عبدالرحمٰن ان کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

احمد بن محمد بن سعید کے حالات[1] ..... یہ احمد بن محمد بن سعید بن عبدالرحمٰن ابو العباس الکوفی ہیں۔ جو ابن عقدہ کے لقب سے مشہور تھے کیونکہ یہ صرف نحو تصریف کی عبارات کے بارے میں تقریر گفتگو کرتے تھے یہ کبار حفاظ میں سے تھے انہوں نے کثیر تعداد میں احادیث کا سماع کیا تھا اور اس کے لئے دور دراز کے سفر اختیار کر کے مشائخ سے احادیث کا سماع کیا تھا دار قطنی کا قول ہے کہ اہل کوفہ کا اس پر اتفاق ہے کہ ابن مسعود کے زمانے سے لے کر ابن عقدہ کے زمانے تک ان سے بڑا حافظ حدیث کوئی نہیں تھا۔ ان کے بارے میں بعض کا قول ہے کہ انہیں چھ لاکھ احادیث زبانی یاد تھیں ان کی چھ سو کتابیں تھیں جو اونٹوں پر لدی ہوئی تھیں لیکن اس سب کے باوجود ان کا شمار شیعی اور رافضی لوگوں میں ہوتا تھا۔

دار قطنی کا قول ہے کہ یہ برے آدمی تھے۔ ابن عدی کا کہنا ہے کہ یہ شیوخ کے لئے احادیث روایت کرتے تھے اور انہیں روایت کرنے کا حکم دیتے تھے۔

خطیب کا قول ہے کہ مجھ تک علی بن محمد بن نصر کے واسطے سے ابو عمر بن حیویہ کا قول پہنچا ہے کہ ابن عقدہ براثا کی جامع مسجد میں بیٹھ کر صحابہ کرام یا شیخین پر طعن و تشنیع کرتے تھے اس کے بعد میں نے ان کی مروی کردہ احادیث اور ان سے حدیث روایت کرنے کو ترک کر دیا تھا حالانکہ پہلے ان سے لیتے تھے ابن جوزی نے اپنی کتاب المنتظم میں ان سے متعلق کافی شافی کلام کیا ہے۔

احمد بن عامر بن بشر بن حامد المروذی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی ان کی مرو روذ کی طرف نسبت کی جاتی ہے جو ایک شہر ہے یہ مسلکاً شافعی تھے المروذی مرو الروذ ابو اسحاق کی طرف منسوب ہے جو اس علاقہ کا سب سے بڑا شہر تھا۔

مختصر المزنی کی انہوں نے ایک شرح لکھی تھی اس کے علاوہ ان کی ایک کتاب الجامع المذہب کے نام سے تھی۔ اصول فقہ میں بھی انہوں نے ایک کتاب لکھی تھی یہ ایسے بڑے عالم تھے کہ ان کی خوبی تک بھی پہنچنا مشکل تھا اسی سال انہوں نے وفات پائی تھی۔

واقعات ۳۳۳ھ

اسی سال خلیفہ متقی باللہ بغداد سے واپس آیا اس کو خلافت سے معزول کر کے اس کی آنکھیں پھوڑ دی گئی تھیں۔

اس کے خلافت سے معزول کرنے کی وجہ یہ تھی کہ اس نے موصل میں قیام کے دوران مصر اور شام کے حکمران اخشید محمد بن طغج کو خط

---

[1] تاریخ بغداد ۵/۱۴، ۲۲ تذکرۃ الحفاظ ۳/۸۳۹، ۸۴۰

نے اسے اپنے پاس بلایا چنانچہ وہ اس سال نصف محرم میں انتہائی عاجزی کے ساتھ آیا اور اس کے سامنے غلاموں کی طرح کھڑا ہو گیا علاوہ ازیں خلیفہ سوار ہوتا اور وہ پیدل چلتا۔ پھر اس نے خلیفہ کو مصر یا حلب و شام آنے کی دعوت دی۔ ایک بار خلیفہ نے دعوت قبول کر کے پھر انکار کر دیا۔ اس کے بعد اس نے خلیفہ کو مشورہ دیا کہ آپ بغداد بالکل نہ جائیں، بلکہ یہیں قیام کریں اور توزون اور اس کے مکر و فریب سے خلیفہ کو ڈرایا اسی طرح خلیفہ کے وزیر ابو الحسین بن مقلہ نے بھی اسے یہی مشورہ دیا لیکن اس نے قبول نہیں کیا پھر ابن طغج نے خلیفہ اور اس کے وزیر کو کافی ہدایا پیش کئے اس کے بعد وہ واپس چلا گیا جب حلب سے گزرا تو وہاں کا حاکم ابو عبداللہ بن سعید حلب سے چلا گیا ابن طغج کے ساتھ ابن مقاتل تھا اس نے اسے اپنا نائب بنا کر اپنی واپسی تک مصر بھیج دیا۔

اس کے بعد خلیفہ متقی رقہ کے راستے بغداد روانہ ہوا اور توزون سے پیغام کے ذریعے جتنے عہد و پیمان لے سکتا تھا لے لئے جب بغداد کے قریب پہنچا تو توزون اپنے لشکر کے ساتھ بغداد سے نکلا جب خلیفہ کو دیکھا تو زمین کو بوسہ دیا اور اپنے گزشتہ عہد و پیمان کا اظہار کر کے خلیفہ کو مطمئن کر دیا پھر اچانک خلیفہ اور اس کے لشکر کا گھیراؤ کر کے خلیفہ کی آنکھیں پھوڑنے کا حکم دیا چنانچہ اس کی آنکھیں نکال لی گئیں اسی دوران اس نے زور سے چیخ ماری جسے عورتوں نے سن لیا انہوں نے بھی چیخ و پکار شروع کر دی جس کی وجہ سے توزون نے نقاروں کے بجانے کا حکم دیا تاکہ عورتوں کی چیخ و پکار کی آواز سنائی نہ دے اس کے بعد توزون فوراً بغداد چلا گیا اور مستکفی کے ہاتھ پر بیعت خلافت کر لی متقی کی مدت خلافت تین سال پانچ ماہ اور بیس دن رہی۔

اس کے بعد بقیہ حالات اس کی وفات کے تذکرہ میں آئیں گے۔

مستکفی باللہ عبداللہ بن المکتفی بن المعتضد کی خلافت کا بیان[1] ۔۔۔ توزون خلیفہ متقی باللہ کی آنکھیں پھوڑنے کے بعد فوراً بغداد واپس آیا اس وقت اس نے مستکفی کو بلا کر اس کے ہاتھ پر بیعت خلافت کر لی اور اس کا لقب مستکفی باللہ رکھ دیا اور اس کا نام عبداللہ تھا۔ یہ معاملہ اسی سال صفر کے آخری عشرہ میں ہوا اس کے بعد توزون اس کے سامنے بیٹھ گیا اس نے توزون کو خلعت دی۔

مستکفی گندمی رنگت، میانہ قد، خوبصورت جسم، چہرہ سفید سرخی مائل رنگ، اونچی ناک، سفید رخساروں والا تھا۔ خلیفہ بننے کے وقت اس کی عمر اکتالیس سال کی تھی۔ سابق خلیفہ متقی کو اس نے اپنے سامنے بلا کر اس سے بیعت خلافت لی اور اس سے چادر اور چھڑی لے لی۔ اس کے بعد مستکفی نے ابو الفرج محمد بن علی السامری کو بے اختیار وزیر بنایا اور با اختیار وزیر ابن شیرزاد تھا اور متقی کو گرفتار کر کے قید خانہ میں ڈال دیا اس کے علاوہ اس نے ابو القاسم الفضل بن مقتدر کو بلوایا جو اس کے بعد خلیفہ بنا اور جس کو مطیع اللہ کا لقب دیا گیا لیکن وہ اس کے دور خلافت میں چھپا رہا جس کی وجہ سے خلیفہ مستکفی باللہ نے دجلہ کے کنارے اس کے گھر کو منہدم کرنے کا حکم دیا۔

اسی سال قائم فاطمی کی وفات ہوئی اس کے بعد اس کے لڑکے منصور اسماعیل حاکم بنے جس نے اپنے پاؤں مضبوط ہونے تک باپ کی وفات کو چھپائے رکھا پھر ظاہر کر دیا لیکن صحیح قول یہ ہے کہ القائم کی وفات سن ۳۳۴ میں ہوئی اسی زمانہ میں ان سے ابو یزید خارجی نے قتال کر کے ان کے بڑے بڑے شہر چھین لئے اور متعدد بار ان کو نقصان پہنچایا پھر لشکر جمع کر کے ان سے لڑائی کی ایک بار منصور نے ان کو اپنے سے لڑنے کے لئے دعوت دی چنانچہ دونوں کے درمیان بے شمار لڑائیاں ہوئیں جن کی تفصیل ابن اثیر نے کامل میں ذکر کی ہے ایک بار منصور کا لشکر شکست کھا گیا اور صرف بیس آدمی باقی رہ گئے لیکن وہ خود لڑتا رہا حتی کہ ابو یزید کو شکست دے دی اور اس موقع پر منصور نے بڑی ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا جس کی وجہ سے لوگوں کی نظروں میں اس کا مرتبہ زیادہ ہو گیا اور اس کی شہرت ہو گئی اور اس نے قیروان کا شہر اس سے چھین لیا اور مسلسل لڑتا رہا حتی کہ منصور نے غلبہ پا کر یزید کو قتل کر دیا اور جب یزید کا سر اس کے سامنے لایا گیا تو اس نے سجدہ شکر ادا کیا۔

یہ ابو یزید بدشکل لنگڑا چھوٹے قد والا اور خارجی تھا مذہب والوں کو کافر کہتا تھا۔

اسی زمانے میں ذی الحجہ میں ابو الحسین بن یزیدی قتل کیا گیا پھر سولی پر لٹکا دیا گیا پھر اسے جلا دیا گیا کیونکہ اس نے بغداد آ کر توزون اور ابن شیرزاد سے اپنے بھائی کے خلاف مدد طلب کی تھی جس کی وجہ سے انہوں نے اس سے مدد کا وعدہ کیا تھا پھر اس نے توزون اور ابن شیرزاد کے خلاف پھوٹ

---

[1] تاریخ بغداد ۱۰/۱۰۱، تاریخ الخلفاء ص ۳۸۹

ڈالنے کی کوشش کی ابن شیرزاد کو اس کا علم ہوا تو اس کی بنا پر اسے معزول کر کے جیل میں ڈال دیا گیا۔

پھر بعض قضاۃ نے اس کے قتل کا فتویٰ دے دیا چنانچہ اسے قتل کر دیا گیا اور سولی پر لٹکا دیا گیا اور پھر آگ میں جلا دیا گیا اب اس کا دور ختم ہو گیا اور اس کی حکومت کا تختہ الٹ گیا۔

اسی سال خلیفہ مستکفی نے قاہر کو جیل سے نکال کر ابن طاہر کے گھر میں رہنے کا حکم دیا اور قاہر اس وقت بالکل مفلس ہو چکا تھا حتیٰ کہ اس کے پاس لباس کے لئے صرف روئی کا ایک جبہ تھا جو اس کے بدن پر لپٹا ہوا تھا اور پاؤں میں صرف لکڑی کا ایک کھڑاؤں تھا۔

اسی سال سردی، گرانی اور گرمی بہت زیادہ بڑھ گئی۔

اسی زمانے میں معز الدولہ بن بویہ جب اہواز پر سوار ہو کر واسط پر قبضہ کے ارادے سے نکلا تو توزون کو جیسے ہی اس کی خبر ملی تو وہ خلیفہ کو لے کر بغداد سے روانہ ہوا جب معز الدولہ کو ان کی آمد کا علم ہوا تو وہ واپس اپنے علاقے میں چلا گیا اور واسط پر خلیفہ نے قبضہ کر کے ابو القاسم عبداللہ کو اس کا ضامن بنا دیا۔ اس کے بعد شوال میں خلیفہ توزون کو لے کر بغداد واپس آ گیا۔

اسی زمانے میں سیف الدولہ علی بن ابی الہیجاء عبداللہ بن حمدان حلب پر قبضہ کرنے کے لئے نکلا چنانچہ اس نے یانس المونسی سے چھین کر اس پر قبضہ کر لیا پھر اس نے حمص کا رخ کیا لیکن وہاں پر اخشید محمد بن طغج کے لشکر سے آ ٹکرایا کافور کے ساتھ اس کے مقابلہ میں آ گئے۔ قنسرین میں دونوں کے درمیان لڑائی ہوئی لیکن کسی کو غلبہ حاصل نہ ہوا اور سیف الدولہ الجزیرہ پھر واپس ... مصر چلا گیا اور اس پر اس کی حکومت قائم ہو گئی وہاں رومی بڑے لشکر کے ساتھ اس کے مقابلہ میں آ گئے تو اس نے ان سے مقابلہ کر کے انہیں شکست دے دی اور ان کے آدمی قتل کر دیے۔

واقعات ۳۳۴ھ

اسی سال محرم میں خلیفہ نے اپنے لقب میں امام الحق کی زیادتی کر دی اور درہم سکوں پر اسے لکھ دیا گیا خطباء نے خطبوں میں اسے پڑھ کر لوگوں کو سنایا۔

اسی زمانے میں محرم میں توزون ترکی کی وفات ہوئی اس کی وزارت کی کل مدت دو سال چار ماہ انیس دن تھی۔ اس وقت ابن شیرزاد ہیت میں تھا جو وہاں اموال جمع کرنے میں لگا ہوا تھا جب اسے توزون کی موت کی خبر ہوئی تو اس نے ناصر الدولہ بن حمدان کے ہاتھ پر بیعت کرنے کا ارادہ کیا لیکن فوجیوں کا آپس میں اختلاف ہو گیا اور انہوں نے اس کی حکومت کو تسلیم کر لیا۔ چنانچہ وہ وہاں سے چلا گیا اور صفر کے شروع میں باب حرب کے قریب پڑاؤ ڈالا تو اس کا استقبال کیا گیا ... ہر طرف سے کوئی تکلیف نہیں پہنچی اس کے بعد خلیفہ اس کے پاس آیا اور اس نے ابن شیرزاد کو امیر الامراء کا لقب دیا اور فوجیوں کی تنخواہوں میں اضافہ کر دیا اور ناصر الدولہ کے پاس ... بھیج کر اموال کو طلب کیا اس نے پانچ لاکھ درہم اور ... فوجیوں میں تقسیم کرنے کے لئے بھیجا اسی طرح اس نے ... کا حکم دیا اور ... سے منع کیا بعض کو معزول کر دیا اور بعض کو عہدوں پر فائز کر دیا اور ... لوگوں سے تعلقات ختم کر کے ... لوگوں سے تعلقات قائم کئے۔ ... بڑی خوشی سے گزارے۔

اس کے بعد خبر آئی کہ معز الدولہ بن بویہ ایک بہت بڑے لشکر کے ساتھ بغداد آ رہا ہے یہ خبر سن کر ابن شیرزاد اور خلیفہ روپوش ہو گئے ... موصل کے ارادے سے ... ترکی بھی ... گئے۔

بغداد میں بنی بویہ کی حکومت کا قیام اور ان کے احکام ... معز الدولہ احمد بن حسن بن بویہ ایک بڑے لشکر کے ساتھ بغداد کے ارادے سے نکلا جب بغداد کے قریب پہنچا تو خلیفہ نے اس کے پاس تحفے تحائف بھیجے اور ... خوش آمدید کہا ... ترکیوں کے خوف سے ... روپوش ہو گئے اور ... کے پاس ... بھیجے۔

چنانچہ معز الدولہ اسی مہینہ جمادی الاولیٰ میں بغداد میں داخل ہو کر باب شماسیہ کے قریب ٹھہر گیا پھر خلیفہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس نے ہاتھ پر بیعت کی اس وقت مستکفی نے اسے معز الدولہ کا اور اس کے بھائی ابوالحسن علی کو عماد الدولہ کا اور تیسرے بھائی ابو علی حسن کو رکن الدولہ کا لقب دیا اس نے ان کے القاب اور کنیتیں سکوں پر لکھوا دیں۔

اس کے بعد معز الدولہ بغداد میں [illegible] اور اس کے ساتھی دیلم لوگوں کے گھروں میں ٹھہرے جس سے لوگوں کو بڑی پریشانی کا سامنا ہوا۔

معز الدولہ نے ابن شیرزاد کو امان دی۔ بعد میں اس کو خراج پر مقرر کیا اور خلیفہ کو ذاتی اخراجات کے لیے روزانہ پانچ ہزار درہم دینا طے پایا اس کے مطابق کام چلتا رہا۔

خلیفہ مستکفی باللہ کو گرفتار کر کے خلافت سے معزول کر دیا۔ ۲۲ جمادی الثانی کو معز الدولہ لوگوں کے ساتھ خلیفہ کے پاس گیا پھر خلیفہ کے سامنے بیٹھ گیا۔ اتنے میں دو دیلمی آئے انہوں نے اپنے ہاتھ خلیفہ کی طرف بڑھائے گویا وہ دست بوسی کرنا چاہتے ہیں۔ پھر اس کا عمامہ اس کے گلے میں لپیٹ دیا۔ معز الدولہ کھڑا ہو گیا اور افراتفری شروع ہو گئی یہاں تک کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہو گیا اور حالات درست ہو گئے۔

خلیفہ مستکفی کو معز الدولہ کے گھر لے جایا گیا [illegible] ابو القاسم الفضل بن مقتدر کو حاضر کیا گیا اس سے بیعت خلافت لی گئی۔ سابق خلیفہ مستکفی کی دونوں آنکھیں پھوڑ دی گئیں اور اسے جیل میں ڈال دیا گیا اور یہیں ۳۳۸ھ میں اس کی وفات ہوئی۔

مطیع اللہ کی خلافت جب معز الدولہ بغداد آیا اور اس نے مستکفی کو گرفتار کر کے اس کی دونوں آنکھیں نکلوا دیں اس کے بعد اس نے ابو القاسم الفضل بن مقتدر کو بلایا لیکن وہ اس وقت غائب تھا معز الدولہ کو ان سے عداوت کی وجہ سے تلاش کرایا لیکن [illegible] کہ وہ چھپ کر معز الدولہ کے ساتھ تھا۔ اسی نے مستکفی کی گرفتاری پر معز الدولہ کو ابھارا تھا [illegible] اس کے ہاتھ پر بیعت خلافت کی گئی اس کا لقب مطیع للہ رکھا گیا اور خاص و عام سب نے اس کے ہاتھ پر بیعت کی۔

اس وقت خلافت کا معاملہ بالکل کمزور ہو چکا تھا خلیفہ کا کوئی اختیار نہیں تھا [illegible] وزیر بھی [illegible] تمام اختیارات کا مالک معز الدولہ تھا کیونکہ دیلمی شیعہ تھے اور بہت زیادہ متعصب تھے اور یہ سمجھتے تھے کہ عباسیوں نے علویوں سے حکومت چھین لی ہے۔ [illegible] معز الدولہ نے علویوں کی حکومت [illegible] بارے میں اس نے اپنے ساتھیوں سے مشورہ کیا تو سب نے اس بات کی تائید کی [illegible] ایک نے انکار کرتے ہوئے کہا کہ اب آپ اور آپ کے ساتھی خلیفہ کو [illegible] سمجھتے ہیں اگر آپ اپنے ساتھیوں کو خلیفہ کو قتل کرنے کا حکم دیں تو وہ آپ کا حکم مان لیں گے لیکن اگر آپ علویوں میں سے کسی کو خلیفہ بنائیں گے تو آپ تمام کے نزدیک [illegible] اس کے [illegible] آپ کے ساتھیوں کو [illegible] خلیفہ آپ کے قتل کا حکم دے گا تو آپ کے ساتھی آپ کو قتل کر دیں گے یہ بات معز الدولہ کی سمجھ میں آ گئی اور اس نے [illegible] ارادہ ترک کر دیا۔

اس کے بعد ناصر الدولہ بن حمدان اور معز الدولہ کے درمیان جنگ چھڑ گئی۔ معز الدولہ خلیفہ کو ساتھ لے کر عکبرا تک پہنچ گیا [illegible] بغداد میں داخل ہو گیا مشرقی بغداد [illegible] مغربی بغداد [illegible] نے قبضہ کر لیا جس کی وجہ سے معز الدولہ [illegible] معز الدولہ [illegible] ناصر الدولہ [illegible] نے اپنی طاقت [illegible] کرنے کے قریب تھے۔

اس کے بعد ناصر الدولہ اور معز الدولہ کی صلح ہو گئی اور ابن حمدان الموصل چلا گیا اور بغداد پر معز الدولہ کی حکومت مضبوط ہو گئی۔

اس کے بعد معز الدولہ نے [illegible] لوگوں [illegible] بغداد [illegible] بھائی [illegible] خبر [illegible] طرح لوگ [illegible] باقی [illegible]

دیگر کھیل (جن سے کم عقل اور بے مروت لوگ ہی فائدہ حاصل کرتے ہیں) کو پسند کرنے لگے علاوہ ازیں تیراکی بھی سیکھنے لگے اور ان کی حوصلہ افزائی کے لئے ڈھول اور باجے بھی بجائے جاتے تھے یہ سب کچھ بے وقوفی تکبر اور بے حیائی کے سبب ہوا پھر فوجیوں کی تنخواہوں کے لئے رقم کی ضرورت پڑی تو تنخواہوں کے بدلے انہیں زمین الاٹ کردی گئی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خواص کے علاوہ سب کی زمینیں ویران ہو گئیں۔

اس سال بھی بغداد میں غلہ کی گرانی بہت زیادہ ہو گئی حتی کہ لوگ مردار، کتے، بلیاں کھانے پر مجبور ہو گئے اسی طرح لوگ بچوں کو چوری کر کے انہیں بھی بھون کر کھانے لگے اور وہاں ایسی بھوک پڑی حتی کہ ایک دوسرے کو دفنانا چھوڑ دیا تھا اور مردے راستوں پر پڑے رہتے تھے اور روٹی کے عوض زمینیں اور گھر فروخت ہونے لگے تھے لوگوں نے بصرہ کا رخ کیا لیکن بعض تو راہ ہی میں مر جاتے تھے اور بعض بہت مدت کے بعد پہنچتے تھے۔

سال رواں ہی میں قائم بامر اللہ ابی القاسم محمد بن عبید اللہ المہدی کی وفات ہوئی تھی اس کے بعد اس کا لڑکا منصور اسماعیل حاکم بنا تھا جو بڑا ذہین اور انتہائی بہادر تھا جیسا کہ پہلے بھی ہم نے ذکر کیا ہے پھر المنصور اسماعیل کی وفات بھی اسی سال شوال میں ہوئی تھی۔

اسی زمانہ میں مصر اور بلاد شام کے حاکم محمد بن طغج کی وفات بھی ہوئی تھی ان کی عمر ساٹھ سال سے زیادہ تھی۔ ان کے بعد ان کا نائب ان کا لڑکا ابو القاسم ابو جور مقرر ہوا تھا لیکن اس کے کم سن ہونے کی وجہ سے کافور الاخشید کو اس کا نگران مقرر کیا گیا تھا وہی ان ممالک کی نگہداشت کرتا اور وہی ان تمام امور کی دیکھ بھال کرتا تھا۔

ایک مرتبہ کافور مصر گیا سیف الدولہ بن حمدان نے دمشق کا قصد کیا چنانچہ اس کو الاخشید کے ساتھیوں سے چھین لیا اس وقت وہ بہت خوش ہوا اور محمد بن محمد بن نصر الفارابی الترکی الفیلسوف سے مل گیا۔ ایک دن سیف الدولہ دمشق کے بعض اطراف میں شریف العقیلی کے ساتھ جا رہا تھا۔ چلتے چلتے اس کی نظر غوطہ جگہ پر پڑ گئی جو اسے بہت پسند آئی اور وہ کہنے لگا کہ اس جگہ میں خلیفہ کا محل ہونا چاہیے گویا اس طرف اشارہ تھا کہ اس جگہ کو ان کے مالکوں سے چھین لیا جائے عقیلی ان کی یہ بات سن کر غصے سے بھر گیا اور اس نے یہ بات وہاں کے لوگوں کو بتادی اور کافور الاخشید کے پاس مدد کے لئے خط بھیجا۔ چنانچہ وہ ایک بڑا لشکر لے کر روانہ ہو گیا اور یہاں آ کر اس نے سیف الدولہ کو ان کی نظروں سے دور کر دیا اور حلب سے بھی اسے بھگا دیا اور اس پر کسی کو نائب حاکم مقرر کر دیا اس کے بعد وہ خود دمشق آیا اور بدر الاخشیدی کو (جو بدیر سے مشہور تھے) اس پر حاکم مقرر کر دیا جب کافور دیار مصر میں پہنچا تو سیف الدولہ حلب آ گیا اور اب اس کے لئے دمشق کی کسی چیز میں طمع کرنا ممکن نہیں رہا۔

اس کافور کی مشہور شاعر متنبی نے مدح بھی کی ہے اور ہجو بھی کی ہے۔

خواص کی وفات ...... اس سال خواص میں سے ان لوگوں نے وفات پائی عمر بن حسین اس کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی انہوں نے امام احمد کے مذہب کے مطابق کتاب المختصر لکھی تھی جس کی شرح قاضی ابو یعلی بن فراء اور شیخ الموفق الدین بن قدامہ المقدسی نے کی ہے۔

یہ خرقی سادات فقہا اور عابدین میں سے تھے بہت سی خوبیوں کے مالک تھے بغداد والوں کی طرف سے صحابہ کرام پر طعن و تشنیع کرنے کی وجہ سے بغداد چھوڑ کر چلے گئے تھے اور اپنی کتابیں ایک مکان میں رکھ گئے تھے بعد میں اتفاق سے وہ مکان جل گیا جس کی وجہ سے ان کی تمام تصانیف ضائع ہو گئیں۔ یہ دمشق چلے گئے وہیں پر اس سال وفات ہوئی تھی اور باب الصغیر کے قریب شہداء کی قبر کے قریب ان کی قبر ہے اور لوگ برابر اس کی زیارت کے لئے آتے ہیں۔

انہوں نے اپنی کتاب المختصر میں حج کے باب میں لکھا ہے کہ انسان حجر اسود کے پاس آئے اگر وہ اپنی جگہ پر ہو تو اسے بوسہ دے اس بات کو شرط کے ساتھ اس وجہ سے لکھا گیا ہے کہ انہوں نے یہ کتاب اس زمانہ میں لکھی تھی جس زمانہ میں حجر اسود قرامطہ کے پاس تھا۔

خطیب کا قول ہے کہ مجھے قاضی ابو یعلی نے بتایا کہ خرقی کی بہت سی تصانیف تھیں اور امام احمد کے مذہب کے مطابق انہوں نے بہت سی جزئیات لکھی تھیں جو ظاہر نہ ہو سکیں کیوں کہ یہ خارجیوں کی وجہ سے بغداد سے نکل گئے تھے اور کتابیں ایک مکان میں رکھ دی تھیں جو بعد میں جل گئی تھیں اور یہ دور ہونے کی وجہ سے ان کی اشاعت نہ کر سکے۔

خطیب بغدادی نے بیان کیا ہے کہ مجھے کئی واسطوں سے خرقی کا قول پہنچا ہے کہ میں نے خواب میں حضرت علی کی زیارت کی آپ نے مجھ سے فرمایا کہ مالداروں کا فقیروں کے سامنے تواضع اختیار کرنا کیا ہی خوب ہے، میں نے عرض کیا کہ اے امیر المومنین مجھے کچھ اور بھی ارشاد فرمائیے آپ نے فرمایا کہ فقرا کا اغنیاء کے سامنے خودداری برتنا اس سے بھی اچھا ہے۔ اس کے بعد فرماتے ہیں کہ آپ نے اپنی ہتھیلی اوپر کی تو اس میں مندرجہ ذیل اشعار لکھے ہوئے تھے جن کا ترجمہ یہ ہے کہ:

> "تم بے جان تھے نہیں تھے خدا نے تمہیں وجود بخشا اور عنقریب تم پھر اسی طرح ہو جاؤ گے، دار فنا میں گھر کو چھوڑ کر دار البقاء میں کوئی گھر بنا لو۔"

ابن بطہ کا قول ہے کہ خرقی کی وفات ۳۳۴ھ میں دمشق میں ہوئی تھی اور میں نے ان کی قبر کی زیارت کی ہے۔

محمد بن عیسیٰ ابو عبداللہ بن موسیٰ الفقیہ حنفی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔ یہ اپنے زمانے میں حنفیوں میں سے تھے انہوں نے ابن مستکفی کے ... سے میں بغداد کے قاضی رہ چکے تھے یہ ثقہ اور فاضل تھے ایک دفعہ چور انہیں مالدار سمجھ کر ان کے گھر میں داخل ہو گئے ان میں سے کسی نے ان کی بہت سختی کی تکلیف دی تو بڑھاپے کی وجہ سے انہوں نے اپنے آپ کو زمین پر گرا دیا اور اسی سال ربیع الاول میں ان کی وفات ہوئی۔

محمد بن محمد بن عبداللہ ابوالفضل السلمی الوزیر الملقب بالحاکم الشہید کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی انہوں نے کافی محدثین سے احادیث کا سماع کر کے کتابیں جمع کیا اور تصنیف کیا، یہ جمعرات اور سوموار کو روزہ رکھا کرتے تھے اور تحریر و تصنیف کے کام میں بھی ناغہ نہیں کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ شہادت کا سوال کرتے تھے اتفاق سے انہیں بادشاہ کا وزیر بنا دیا گیا ایک دفعہ فوجی قوم کے نکلے تھے ان کے پاس آئے اور ان کے گھر کے دروازے پر جمع ہو گئے اور انہیں سے علاقہ کا لوٹا ... کیا گھر ... کی خوشبو کا کفن پہنا اور گھر سے ... نماز میں مشغول ہو گئے فوجیوں نے گھر میں داخل ہو کر اسی سال ربیع الاول میں سجدہ کی حالت میں ان کو شہید کر دیا۔

الاخشید محمد بن طغج کے حالات [1] ...... یہ الاخشید محمد بن عبداللہ بن طغج ابوبکر ہیں جن کا لقب الاخشید ہے جس کا معنی شہنشاہ ہے۔ یہ لقب راضی نے ان کو دیا تھا کیونکہ یہ فرغانہ کے بادشاہ تھے۔ اور فرغانہ کے ہر بادشاہ کو اخشید کہا جاتا تھا جیسا کہ اشروسنہ کے بادشاہ کو افشین اور خوارزم کے بادشاہ کو خوارزم شاہ اور جرجان کے بادشاہ کو صول، آذربائیجان کے بادشاہ کو اصبہبد طبرستان کے بادشاہ کو سالار کہا جاتا تھا۔ یہ بات ابن الجوزی نے اپنی المنتظم میں لکھی ہے۔

سہیلی کا قول ہے کہ عرب، شام اور جزیرہ کے کافر بادشاہ کو قیصر، فارس کے بادشاہ کو کسریٰ، یمن کے بادشاہ کو تبع، حبشہ کے بادشاہ کو نجاشی، ہند کے بادشاہ کو بطلیموس، مصر کے بادشاہ کو فرعون اور اسکندریہ کے بادشاہ کو مقوقس کہتے تھے۔ الاخشید نے دمشق میں وفات پائی۔ بیت المقدس میں دفن کئے گئے اللہ ان پر رحم فرمائے۔

ابوبکر شبلی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

ابوبکر شبلی کے حالات [2] ...... یہ مشائخ صوفیہ میں سے ہیں ان کے نام میں مختلف اقوال ہیں (۱) دلف بن جحدر (۲) دلف بن جعفر (۳) جعفر بن یونس۔ شبلی ایک بستی کے رہنے والے تھے جو خراسان کے علاقہ اشروسنہ کا ایک دیہات ہے، یہ سامرا میں پیدا ہوئے ان کے والد موفق کے دور میں ... تھے ان کے ماموں اسکندریہ کے نائب حاکم تھے۔ شبلی نے خیر النساج کے ہاتھ پر توبہ کی تھی۔ ایک مرتبہ وہ ... کر رہے تھے انہوں نے بھی کوئی بات سنی اور اسی وقت دل پر اثر ہوا جس کی وجہ سے گناہوں سے توبہ کر لی پھر فقراء اور مشائخ کی صحبت اختیار کر لی۔ ... میں ... گئے تھے۔

جنید کا قول ہے کہ شبلی اپنے زمانے کے اولیاء اللہ کے تاج تھے۔

---

[1] شذرات الذہب ۲/ ۳۳۴ نجوم ۳/ ۲۸۸

[2] تاریخ بغداد ۱۴/ ۳۸۹ شذرات الذہب ۲/ ۳۳۸

خطیب کا قول ہے کہ مجھے کئی واسطوں سے علی بن محمد تمیمی کا قول پہنچا ہے کہ ایک روز شبلی کے ہاں ان کے گھر پر گیا دیکھا وہ وجد و مستی سے مندرجہ ذیل اشعار پڑھ رہے ہیں:

> تیری قربت کا عادی تیری دوری پر صبر نہیں کر سکے گا۔ تیری محبت کا غلام تیرے فراق کو برداشت نہیں کر سکے گا۔ اگر ہماری آنکھ تمہیں نہیں دیکھ رہی تو فکر کی بات نہیں کیونکہ ہمارا دل تو آپ کو دیکھ رہا ہے۔

ان کے مختلف احوال اور کرامات بیان کی گئی ہیں ہم نے پہلے ذکر کیا ہے کہ یہ ان لوگوں میں سے تھے جن پر حلاج کے معاملے کا شبہ ہو گیا تھا اور جو باتیں حلاج کی طرف منسوب تھیں الحاد و اتحاد وغیرہ ان میں یہ غور و فکر نہیں کر سکے۔ بوقت وفات انہوں نے اپنے خادم سے کہا کہ میرے ذمہ کسی صاحب کا ایک درہم تھا میں نے اس کی طرف سے ہزاروں روپے صدقہ کر دیے لیکن اب بھی میرا دل اس کی طرف سے مطمئن نہیں ہوا۔ اس کے بعد خادم کو وضو کرانے کا حکم دیا اس نے وضو کرا دیا لیکن اس نے داڑھی کا خلال چھوڑ دیا اس وقت شبلی کی زبان بند ہو چکی تھی لیکن پھر بھی انہوں نے ہاتھ اٹھا کر داڑھی کا خلال کیا۔ یہ بات ابن خلکان نے وفیات میں ذکر کی ہے۔

ان سے یہ بھی منقول ہے کہ ایک روز شبلی جنید کے پاس گئے اور ان کے سامنے کھڑے ہو کر ہاتھوں سے تالیاں بجا کر اشعار پڑھ رہے تھے:

> انہوں نے مجھے وصال کا عادی بنا دیا اور وصال میٹھا ہوتا ہے۔ انہوں نے جدا کر کے مجھے تکلیف پہنچائی اور جدائی بڑی تکلیف دہ چیز ہے۔ جس وقت انہوں نے مجھے عتاب کیا تو لوگوں نے مجھے قصوروار سمجھا حالانکہ صرف میری محبت ان سے زیادہ ہے اور یہ کوئی گناہ کی چیز نہیں ہے۔ ملاقات کے وقت عاجزی سے پیش آتا ہے محبت کا بدلہ محبت کے علاوہ کیا ہو سکتا ہے۔

شبلی کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ جامع رصافہ کے پاس جمعہ کے روز ایک مجنون کو برہنہ دیکھا اور وہ یہ کہہ رہا تھا کہ میں اللہ کا دیوانہ ہوں میں اللہ کا دیوانہ ہوں میں نے اس سے کہا کہ کپڑے پہن کر مسجد میں جا کر نماز جمعہ ادا کیوں نہیں کرتا تو اس نے جواب میں مندرجہ ذیل اشعار پڑھے:

> لوگ ہم سے اپنی زیارت اور اپنے حق کا مطالبہ کرتے ہیں حالانکہ میری بدحالی نے مجھ سے ان کے حق کو ساقط کر دیا ہے۔ وہ میری بدحالی دیکھ کر اب مجھ سے نہیں پوچھا جاتے اور شدید ناپسند کرتے ہیں حتیٰ کہ میں خود بھی اپنے آپ کو ناپسند لگتا ہوں۔
> شیبہ جیب سب ختم ہو گئے جس کی وجہ سے پے در پے رخساروں پر آنسو جاری ہیں۔ حوادثات زمانہ نے میرے ساتھ انصاف سے کام نہیں لیا انہوں نے مجھے الوداع کہتے ہوئے پھینک دیا حالانکہ میرے پاس دو قلب نہیں ہیں۔

شبلی کی وفات ستاسی سال کی عمر میں اسی سال ختم ہونے سے دو روز قبل بروز جمعہ ہوئی اور خیزران کے مقبرے میں انہیں دفن کیا گیا واللہ اعلم۔

واقعات ۳۳۵ھ

اسی سال مطیع اللہ کی خلافت کو دارالخلافہ میں استحکام حاصل ہوا تھا اور معز الدولہ بن بویہ اور ناصر الدولہ بن حمدان کے درمیان صلح ہو گئی تھی پھر ناصر الدولہ نے تکین ترکی پر حملہ کیا اور بہت سی ہر دونوں میں لڑائیاں ہوئیں بالآخر ناصر الدولہ نے تکین پر غلبہ حاصل کر کے اس کی آنکھیں نکال دیں اور موصل، جزیرہ پر اس کا قبضہ مضبوط ہو گیا۔ اور رکن الدولہ نے رے کو خراسانیوں سے چھین کر اپنے قبضے میں لے لیا اور بنی بویہ کی حکومت کا دائرہ بڑا وسیع ہو گیا جس کی وجہ سے رے، پہاڑی علاقے، اصبہان، فارس، اہواز، عراق پر ان کی حکومت قائم ہو گئی اور موصل اور جزیرہ کا ٹیکس انہی کے پاس آنے لگا۔

اس کے بعد معز الدولہ اور ابی القاسم کے لشکروں میں لڑائی ہو گئی بریدی کا لشکر شکست کھا گیا اور اس کی جماعت کے بڑے بڑے سردار گرفتار کر لیے گئے۔

اس زمانہ میں مسلمانوں اور رومیوں کے درمیان لڑائی میں سرحدی علاقہ کے امیر سیف الدولہ حمدان کو کامیابی حاصل ہوئی تھی جس کے نتیجے میں تقریباً ڈھائی ہزار مسلمان آزاد ہوئے تھے۔

خرقی کی وفات:۔ خرقی بھی ہے اسی سال حنبلیوں نے وفات پائی، حسن بن حسین ابو الحسن کی وفات اسی سال ہوئی تھی انہوں نے بہت سے محدثین سے حدیث روایت کرکے بیان کی ہیں۔ ان کے درس میں احادیث لکھوائی جاتی تھیں اور ایک طویل عرصے تک اپنے شہر کے عالم رہے تھے بہت بڑے عابد اور تہجد کے پابند تھے ان کی ظرافت اور شگفتگی کی مثالیں بیان کی جاتی تھیں، اچھی پابندی کے بعد پر اچانک ان کی وفات ہوئی تھی۔

عبدالرحمن بن احمد بن عبداللہ کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی انہوں نے ابن ابی الدنیا وغیرہ سے احادیث روایت کی تھیں پھر ان سے دار قطنی وغیرہ نے احادیث بیان کی ہیں ثقہ ماہر حافظ الحدیث تھے انہوں نے زبانی بہت بڑا احادیث بیان کی تھیں۔

عبدالسلام بن حبیب بن عبداللہ بن رغبان بن زید بن تمیم کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

ابو محمد الکلبی (جن کا لقب دیک الجن تھا) کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ شاعر فصیح تھے اور مذہباً شیعہ تھے بعض نے کہا کہ یہ بنی تمیم کے غلاموں میں سے تھے ان کے بہت عمدہ اور پر اثر اشعار ہیں ان کے اشعار خمریات وغیرہ، یہ دونوں قسم کے ہیں ابو نواس نے قیادت میں ان کے اشعار کو پسند کیا ہے۔

علی بن عیسیٰ بن داؤد بن جراح کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

علی بن عیسیٰ بن داؤد کے حالات[1]۔۔۔۔ یہ علی بن عیسیٰ بن داؤد بن جراح ابو الحسن ہیں جو مقتدر اور قاہر کے وزیر تھے ان کی ولادت ۲۴۵ھ میں ہوئی محدثین علماء سے انہوں نے احادیث کا سماع کیا تھا ان سے طبرانی وغیرہ نے احادیث کا سماع کیا ہے یہ ثقہ فن کے ماہر دیندار اور پاک دامن تھے روزہ اور قرآن کریم کی تلاوت کا بہت زیادہ اہتمام کرتے اہل علم سے بہت زیادہ شغف رکھتے ان کی مجالس میں کثرت سے آنا جانا تھا ان کا اصل تعلق فارس سے تھا یہ علماء کی بہت زیادہ خدمت کرنے والوں میں سے تھے ان کا قول ہے کہ میں نے سات لاکھ دینار کمائے تھے جن میں چھ لاکھ اسی ہزار خیر کے کاموں میں خرچ کر دیے۔

ابو الحسن بغداد سے جلاوطن ہونے کے بعد مکہ آئے اور سخت گرمی میں بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کی اس کے بعد گھر پہنچ کر لیٹ گئے اور کہنے لگے برف کے پانی کو طبیعت چاہ رہی ہے کسی نے بتایا کہ اس وقت یہاں ناممکن ہے انہوں نے جواب دیا کہ جب اللہ چاہے گا اس کا انتظام فرما دیگا اور میں شام تک صبر کروں گا چنانچہ ان میں بادل آ کر بارش ہوئی اور اس میں بہت زیادہ برف کے اولے تھے ان کے ساتھیوں نے ان اولوں کو جمع کر کے چھپا کر رکھ دیا۔

ابو الحسن کا اس دن روزہ تھا شام کے وقت مسجد میں آئے تو انہیں مختلف برف کے شربت پیش کئے گئے ابو الحسن نے وہ شربت اپنے ساتھیوں کو پلا دیئے اور خود اس میں سے بالکل نہیں پیا۔ ان کے گھر تشریف لانے کے بعد ان ہی شربت میں سے کچھ بچ رہے ان کے سامنے پیش کئے اور بہت۔ ۔ اصرار کے بعد انہوں نے اس میں سے کچھ نوش فرمایا اور فرمانے لگے کاش میں اس وقت اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا کر لیتا۔

ان کے اشعار میں سے مندرجہ ذیل اشعار ہیں:

(۱) کاش تکلیف پر خوش ہوتے ہوئے کوئی مجھ سے سوال کرنے والا ہو جبکہ مجھے ناپسند ہو یا بغیر سوال کے خوش کرنے والا ہو۔

(۲) ان دو دوست جو ہر دینے والی مصیبتوں پر بہت زیادہ سوار ہو کر میری مصیبتوں نے ایک شریف انسان کو ظاہر کر دیا

ابو القاسم علی بن حسن تنوخی نے اپنے والد سے انہوں نے ایک جماعت سے نقل کیا ہے کہ ان کو رخ بھی ہے کہ ایک شخص علاء ستی پر بہت زیادہ عمل کرنے والا تھا ایک مرتبہ ان پر چھ سو دینار قرضہ ہوگیا جس سے پریشان ہو کر انہوں نے دکان ختم کی اور گھر بیٹھ گئے اور کثرت سے نفل نماز پڑھ پڑھ کر اس حاجت کے لئے اللہ تعالیٰ سے خوب عاجزی کے ساتھ دعا کیں کرتے رہے ایک رات انہیں خواب میں آپ علیہ السلام کی زیارت ہوئی آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تم علی بن عیسیٰ کے پاس جاؤ میں نے ان سے کہہ دیا ہے کہ تم کو چار سو دینار دیں گے۔

---

[1] تاریخ بغداد ۱۲، ۱۴، ۱۲ المنتظم ۲/۳۴۸

فجر کی نماز کے بعد وزیر کے دروازہ پر چلے گئے لیکن کسی سے شناسائی نہیں تھی جس کی وجہ سے وہیں بیٹھ گئے کہ شاید کوئی انہیں وزیر تک پہنچا دے لیکن یہ بہت دیر تک بیٹھے رہے اور دن ختم ہونے کے قریب ہو گیا تو انہوں نے ایک دربان سے کہا کہ وزیر سے کہہ دو کہ میں نے آپ علیہ السلام کو خواب میں دیکھا ہے اور وہ خواب میں آپ کے سامنے بیان کرنا چاہتا ہوں دربان نے کہا کہ آپ ہی ہیں وہ جنہوں نے یہ خواب دیکھا ہے وزیر نے تو خود آپ کو بہت تلاش کروایا ہے اس کے بعد دربان نے وزیر کو ان کے بارے میں خبر دی وزیر نے کہا کہ جلدی انہیں اندر بلاؤ چنانچہ یہ اندر چلے گئے وزیر ان کو دیکھ کر کہنے لگا کہ میں آپ کی ذات نام احوال گھر سے واقف نہ تھا پھر انہوں نے آپ علیہ السلام کے خواب کا ذکر کیا جسے سن کر وزیر نے کہا کہ میں نے بھی خواب میں آپ علیہ السلام کی زیارت کی ہے اور مجھے بھی آپ ﷺ نے یہی حکم دیا ہے۔ صبح ہونے کے بعد میں نے سوچا کہ میں کس سے آپ کا پتہ دریافت کروں اس لئے کہ میں تو آپ کی ذات احوال گھر سے ناواقف تھا اور میں نے اب تک آپ کی تلاش میں آدمی بھی بھیجے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ آپ از خود تشریف لے آئے پھر خادم کو حکم دیا کہ انہیں ایک ہزار دینار دے دو اور کہا کہ چار سو تو وہ ہیں جن کا آپ ﷺ نے حکم فرمایا ہے اور چھ سو دینار میری طرف سے صدقہ ہے انہوں نے جواب دیا کہ میں چار سو دینار سے زائد ایک دینار بھی نہیں لوں گا اللہ تعالیٰ انہیں میں برکت عطا فرمائے گا اور پھر صرف چار سو دینار لئے وزیر نے کہا کہ یہ اس کے صدق اور یقین کی نشانی ہے۔

اس کے بعد اس عطار نے وہ رقم قرض خواہوں کو دی تو انہوں نے کہا کہ ان کے ذریعہ آپ دکان کھول کر کاروبار شروع کریں ہمیں تین سال کے بعد دے دینا انہوں نے جواب دیا کہ ثلث تو قبول کر لیجئے چنانچہ دو سو دینار ان کو دے دیئے اور باقی دو سو دینار سے دکان کھول لی اور سال پورا ہونے سے بھی پہلے ایک ہزار دینار کا انہیں نفع ہو گیا اس کے علاوہ بھی وزیر کے کئی اچھے واقعات ہیں ان کی وفات اسی سال ۹ سال کی عمر میں ہوئی بعض کا قول یہ ہے کہ گزشتہ سال ہوئی۔

محمد بن اسماعیل بن اسحاق بن بحر ابو عبداللہ الفارسی الفقیہ الشافعی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔ یہ ثقہ اور ماہر فن تھے ابوزرعہ دمشقی وغیرہ سے انہوں نے احادیث کا سماع کیا تھا ان سے دارقطنی وغیرہ نے احادیث کا سماع کیا ہے اور آخری شخص ان سے روایت کرنے والے ابو عمر بن مہدی تھے اسی سال شوال میں انہوں نے وفات پائی تھی۔

ہارون بن محمد کی وفات ہارون بن محمد بن ہارون بن علی بن موسیٰ بن عمرو بن جابر بن یزید بن جابر بن عامر بن اسید بن تمیم بن صبیح بن وائل بن مالک بن سعید بن حب ابو الحسن کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔ یہ قاضی ابو عبداللہ حسین بن ہارون کے والد تھے ان کے اسلاف قدیم زمانہ میں عمان کے بادشاہوں میں سے تھے ان کے دادا یزید بن جابر تھے جنہوں نے اسلام قبول کیا تھا اور بہت اچھے طریقے سے قبول کیا۔

یہ ہارون عمان سے منتقل ہو کر بغداد آنے والے اول شخص ہے بغداد میں انہوں نے اپنے والد سے احادیث بیان کی تھیں [illegible] تھے ان کا گھر مجمع اصحاب تھا ان کا طریق انہیں سے ملتا تھا بغداد میں ان کا بڑا رعب اور دبدبہ تھا دارقطنی نے ان کی بہت زیادہ تعریف کی ہے اور کہا کہ یہ نحو، لغت، شعر، معانی القرآن، علم کلام میں بہت زیادہ ماہر تھے۔

ابن اثیر کا قول ہے کہ ابو بکر محمد بن عبداللہ بن عباس بن صول الصولی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔ یہ فنون اخبار و آداب کے عالم تھے ابن الجوزی نے ان کا تذکرہ سن ۳۳۶ھ میں کیا ہے۔

ابو العباس بن قاضی احمد بن ابی احمد الطبری کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔ یہ ابن سریج کے شاگرد تھے، کتاب التلخیص اور کتاب مفتاح انہیں کی تصنیف ہیں۔ یہ مختصر تھی جس کی شرح ابو عبداللہ الحسین اور ابو عبداللہ [illegible] نے کی تھی ان کے والد لوگوں کو [illegible] وعظ کیا کرتے تھے یہ خود [illegible] سے قاضی تھے یہ بھی خوب وعظ کیا کرتے تھے ایک مرتبہ ان پر اس کا اثر ہوا اور بے ہوش ہو گئے [illegible] اسی سال ان کی وفات ہوئی۔

واقعات ۳۳۶ھ

اس سال معزالدولہ اور خلیفہ مطیع اللہ بغداد سے بصرہ گئے اور اس کو ابوالقاسم بن بریدی کے قبضہ سے آزاد کرالیا اور بریدی اپنے ساتھیوں سمیت فرار ہوگیا اور معزالدولہ نے بصرہ پر قبضہ کر لیا اور قرامطہ کو ڈرایا اور ان کے شہر پر قبضہ کرنے کی باتیں کیں دھمکی دی اور خلیفہ کی جاگیروں میں اتنا اضافہ کر دیا کہ جاگیر شدہ مال کی آمدنی ہوتی تھی۔

اس کے بعد معزالدولہ اہواز میں اپنے بھائی عمادالدولہ سے ملاقات کے لیے گیا اور اس کے سامنے پہنچ کر زمین کو بوسہ دیا اور دیر تک اس کے سامنے کھڑا رہا اس نے بیٹھنے کے لیے کہا لیکن بیٹھا نہیں اس کے بعد خلیفہ کے ساتھ بغداد آ کر امور کو درست کیا۔ اسی زمانہ میں رکن الدولہ نے بلاد طبرستان اور جرجان کو دیلم کے بادشاہ مرداویج کے بھائی وشمگیر کے قبضہ سے آزاد کرا کر اس پر قبضہ کر لیا وشمگیر نے خراسان جا کر اس کے حاکم سے مدد طلب کی۔

خواص کی وفات ...... مشہور لوگوں میں سے اس سال مندرجہ ذیل لوگوں نے وفات پائی ابوالحسین بن منادی کی وفات بھی اسی سال ہوئی۔

ابوالحسین بن منادی کے حالات[1] ...... ابوالحسین بن منادی احمد بن جعفر بن محمد بن عبیداللہ بن یزید کی وفات اسی سال ہوئی تھی انہوں نے اپنے دادا سے حدیث سنی یہ ثقہ امین اور صادق تھے انہوں نے بہت سی تصنیف کی اور علوم کثیرہ جمع کئے لیکن ان میں جو انہوں نے لوگوں سے سنے تھے باقی اکثر انہوں نے زکوۃ وغیرہ کی وجہ سے جمع کئے تھے سب سے آخری شخص ان سے روایت کرنے والے محمد بن فارس الغوری ہیں۔

ابن الجوزی نے ابو یوسف مقری کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ ابوالحسین بن منادی نے علوم قرآن پر چار سو چالیس سے زائد کتابیں تصنیف کی ہیں ان کے کلام کو کوئی چھوڑ نہیں سکتا اس لیے کہ وہ نفیس ہے بلکہ جامع مانع عقل و نقل کا جامع ہے۔

ابن الجوزی کا قول ہے کہ ان کی تصانیف کا مطالعہ کرنے والا شخص صحیح طور پر ان کے علم کا اور ایسے فوائد پر مطلع ہوتا ہے جو دیگر کتب میں نہیں ملیں گے۔ ۸۰ برس کی عمر میں اس سال محرم میں ان کی وفات ہوئی۔

صولی محمد بن عبداللہ بن عباس کی وفات بھی اسی سال ہوئی۔

الصولی محمد بن عبداللہ بن عباس کے حالات[2] ...... یہ الصولی محمد بن عبداللہ بن عباس بن محمد صول ابوبکر الصولی ہیں یہ فن ادب کے ماہر علماء میں سے تھے اور بادشاہوں کی خبریں، خلفاء کے ایام، شریف لوگوں کے آثار اور شعراء کے طبقات سے خوب واقف تھے انہوں نے ابوداؤد سجستانی، مبرد، ثعلب، ابی العینا وغیرہ سے احادیث روایت کی ہیں یہ کثرت روایت، عمدہ حافظہ کے مالک تھے تصنیف کتب میں بہت ہی ماہر تھے ان کی بڑی عمدہ کتب ہیں خلفاء کی ایک جماعت کی انہوں نے ہم نشینی اختیار کر کے ان سے بہت کچھ حاصل کیا ان کے دادا صول اور ان کے خاندان کے لوگ جرجان کے شاہی خاندان میں سے تھے ان کی اولاد بڑے بڑے منشی بنیں یہ بھی صوفی پاکیزہ عقیدہ اور حسن طریقت کے مالک تھے ان کے بہت عمدہ عمدہ اشعار ہیں ان سے دارقطنی وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں ان کے اشعار میں سے دو شعر یہ ہیں:

(۱) تیری محبت کی وجہ سے میں اس کے ہم شکل سے بھی محبت کرتا ہوں اس لیے کہ عاشق کی ہر چیز محبوب ہوتی ہے۔
(۲) حتیٰ کہ میں نے اس کی آنکھ کے پاس اپنے جسم سے مشابہت پائی گویا کہ میری بیماری اس کی آنکھوں سے حاصل ہوئی۔

کسی ذاتی ضرورت سے صولی بصرہ گئے تھے وہیں ان کی وفات ہوئی اسی سال شیخ ابوعبداللہ بن ابوبکر کی صاحبزادی کا انتقال ہوا یہ بڑی زاہدہ عابدہ تھیں کی عبادت اختیار کرنے والی تھیں یہ ان کے والد محمد کے بچے فروخت کر کے گزارا کرتے تھے اور ان میں سے تیس درہم ان کے پاس بچ جاتے تھے یہ

---

[1] تاریخ بغداد ۴/ ۶۹، المنتظم ۶/ ۳۵۸
[2] تاریخ بغداد ۳/ ۴۲۷، المنتظم ۶/ ۳۵۹

اسی سے اپنا گزر بسر کرتی تھی ایک مرتبہ ان کے والد نے دو سیپارے ایک شخص کو دیئے جس نے از راہ خیر خواہی پچاس درہم اس میں ڈال دیئے اور اس لڑکی کو دے دیئے۔ تب اس نے کہا کہ یہ کیا بات ہے جو تم نے کیا ہے اس نے کہا میں نے از راہ خیر خواہی پچاس درہم اس میں ملا دیئے تھے اس نے کہا کہ اگر تم خیر خواہی کی نیت نہ کرتے تو میں تمہارے لئے بد دعا کرتی۔ اب اس کو لے جاؤ مجھے ضرورت نہیں اس نے کہا: پچاس درہم تو لے لو اس نے کہا اشتباہ کی وجہ سے انہیں بھی واپس لے لو میں بھی اس کے والد کے پاس گیا انہوں نے کہا کہ تم نے تکلیف دی ہے کیونکہ تم نے میری لڑکی کے خرچ میں کمی کر دی ہے جاؤ تم ان کو صدقہ کر دو۔

واقعات ۳۳۷ھ

اس سال معز الدولہ سوار ہو کر بغداد سے موصل گیا اور ناصر الدولہ کو شکست دی پھر اس سے نصیبین لے لیا اور رمضان میں موصل پر اس کی حکومت قائم ہو گئی اور اس نے اہل موصل پر ظلم کیا اور ان کے اموال پر قبضہ کر لیا۔

پھر اس نے ناصر الدولہ بن حمدان سے اس کے تمام شہر چھیننے کا ارادہ کیا لیکن اس کے بھائی رکن الدولہ کی جانب سے خراسانیوں کے مقابلہ میں مدد کرنے کی وجہ سے وہ ناصر الدولہ سے مصالحت پر مجبور ہو گیا اس شرط پر کہ اس کے تحت جتنے علاقے ہیں سب کی طرف سے وہ اسے ۸۰ ہزار روپے سالانہ دیں گے اور یہ کہ اس کے بھائی معز الدولہ اور رکن الدولہ کا نام منبروں پر ہو گا۔ ان شرائط کے ساتھ اس نے معاہدہ قبول کر لیا اور معز الدولہ بغداد واپس آ گیا اور اپنے بھائی کے پاس ایک بڑا لشکر بھیج کر خلیفہ سے اس کے لئے خراسان کی ولایت کا عہد لیا۔

اسی زمانہ میں حلب کا حاکم سیف الدولہ بن حمدان بلاد روم میں داخل ہو گیا اس کے مقابلہ میں رومیوں کا ایک بہت بڑا لشکر آیا اور دونوں میں سخت مقابلہ ہوا آخر سیف الدولہ نے شکست کھائی اور رومیوں نے اس کا سارا سازوسامان لوٹ لیا اور طرطوس پر سخت حملہ کیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اسی زمانہ میں دجلہ کا پانی اکیس ہاتھ تک اوپر آ گیا۔

خواص کی وفات......خواص میں سے اس سال مندرجہ ذیل لوگوں نے وفات پائی۔

عبداللہ بن محمد بن حمدویہ بن نعیم بن الحکم ابو محمد البیع ابو عبداللہ حاکم نیساپوری کے والد کی وفات اسی سال ہوئی یہ تریسٹھ سال تک موذن رہے تھے ۲۲ غزوات میں شریک ہوئے اور ظاہری نیکی کو وہ چھپا نہ سکے رات میں نوافل بہت پڑھتے تھے صدقہ بہت کرتے تھے انہوں نے عبداللہ بن احمد بن حنبل، مسلم بن حجاج کی زیارت کی ہے اور ابن خزیمہ وغیرہ سے روایت کی ۹۳ سال کی عمر میں وفات ہوئی۔

قدامہ بن جعفر بن قدامہ ابو الفرج الکاتب کی وفات اسی سال ہوئی تھی خراج اور کتابت پر ان کے لکھے ہوئے بہترین مسائل ہیں علماء ان کی اقتداء کرتے تھے اور ثعلب سے انہوں نے کچھ مسائل روایت کئے تھے۔

محمد بن علی بن عمر ابو علی المذکر النیساپوری کی وفات اسی سال ہوئی انہوں نے کئی مشائخ سے ملاقات کی تھی لیکن ان سے سماعت کرنے میں تدلیس سے کام لیتے تھے اسی سال ایک سو سات سال کی عمر میں انہوں نے وفات پائی۔ محمد بن مطہر بن عبداللہ ابو الحسن الفقیہ الفرضی المالکی کی وفات اسی سال ہوئی، مذہب مالکی پر انہوں نے کتاب لکھی ہے فرائض پر ان کی بے مثال کتاب ہے یہ صاحب فضل عارف تھے۔

اسی سال ربیع الاول میں شیعوں اور اہل سنت میں لڑائی ہوئی تھی اور کرخ لوٹ لیا گیا تھا۔

اسی زمانہ میں جمادی الثانی میں ابوالسائب عتبہ بن عبیداللہ ہمدانی کو قاضی القضاۃ بنایا گیا تھا۔

اسی سال ایک شخص عمران بن شاہین کا ظہور ہوا تھا اس پر بہت سے جرمانے ہو گئے تھے جس کی وجہ سے بادشاہ سے فرار ہو کر جنگلوں میں چلا گیا تھا اور وہاں مچھلیوں اور پرندوں سے شکم سیری کرتا تھا پھر شکاریوں اور ڈاکوؤں کی ایک جماعت اس کی معاون بن گئی جس کی وجہ سے اس کے دبدبہ میں اضافہ ہو گیا ابوالقاسم بن البریدی نے اسے بعض نواحی علاقوں کا حاکم بنا دیا۔

اس کے بعد معز الدولہ نے اپنے وزیر ابی جعفر بن بویہ صیمری کے ساتھ اس کے مقابلہ میں ایک لشکر بھیجا اس میں اس نے وزیر کو شکست دے دی اور اس کا مال وغیرہ بھی چھین لیا جس کی وجہ سے اس کے لشکر و رسوخ میں اضافہ ہو گیا اتفاق کی بات کہ اس وزیر اور عماد الدولہ کی وفات ایک ساتھ ہوئی۔

ابو الحسن علی بن بویہ کی وفات اسی سال ہوئی یہ بویہ کا سب سے بڑا لڑکا اور ان کا سب سے پہلا بادشاہ تھا یہ عقل یا صلاحیت نیک سیرت اور بہترین تھا سب سے اول اس کا ظہور ۳۲۲ھ میں ہوا جیسا کہ ہم نے پہلے بھی ذکر کیا ہے یہ سولہ سال چند سال پر مختلف امراض کا شکار ہوا جس کی وجہ سے اس کی صحت کا خیال نہ رکھا جا سکا۔ حکمرانی و اقتدار کی بھی فکر یہ چھوڑ گیا اس نے اللہ کا امر کسی راہ سے ہاتھ نہ چھوڑا بلکہ ہمیشہ اس سے دفع: کرتا رہا بادشاہ اور غالب علوم کی ذات پر کہ ہے لیکن اس کا کوئی لڑکا نہیں تھا اس لئے اس نے اپنے بھتیجے ولی عہد بنانے کے لئے بھائی سے بھیجنے کو طلب کیا جب وہ اس کے پاس پہنچا تو اس کی آمد پر بڑا خوش ہوا اور لشکر کے ساتھ خود اس کے استقبال کے لئے نکلا۔

جب وہ دار المملکت میں داخل ہوا تو اسے اپنے تخت پر بٹھایا اور دوسرے امراء کی طرح اس کے سامنے کھڑا ہو گیا تا کہ اس کے رعب اور دبدبہ میں اضافہ ہو پھر سب سے اس کے ہاتھ پر بیعت لی مخالفت کرنے والوں میں سے بعض کو قتل اور بعض کو گرفتار کر لیا حتیٰ کہ عضد الدولہ کی حکومت مضبوط ہو گئی۔

اس کے بعد ستاون سال کی عمر میں اسی سال عماد الدولہ نے شیراز میں وفات پائی اس کی کل مدت حکومت ۱۶ برس تھی یا اپنے دور کے سب سے بڑے بادشاہوں میں سے تھا اور اپنے ہم عصروں سے سبقت لے گیا یا امیر المومنین عمار تھا اسی لقب سے مقتدر اس سے خط و کتابت کرتے تھے لیکن اس کا بھائی عماد الدولہ عراق وغیرہ میں اس کی نیابت کرتا رہا عماد الدولہ کی وفات کے بعد وزیر ابو جعفر صیمری کی عمران بن شاہین البطائحی کی جنگ سے واپس آ گیا تھا اور معز الدولہ نے اسے شیراز جا کر اس کے حالات پر قابو پانے کا حکم دیا اس کے لوٹنے کی وجہ سے عمران کمزور ہونے کے بعد مضبوط ہو گیا اس کے بقیہ حالات ابھی بیان ہوں گے۔

اسی سال وفات پانے والوں میں احمد بن محمد اسماعیل بن یونس بھی ہیں۔

احمد بن محمد اسماعیل بن یونس کے حالات[1]

یہ احمد بن محمد بن اسمٰعیل بن یونس ابو جعفر المرادی المصری النحوی الفقیہ المفسر اور ادیب ہیں یہ نحاس سے مشہور ہیں تفسیر وغیرہ میں ان کی متعدد تصانیف ہیں انہوں نے احادیث کا سماع کیا اور مصر کے ساتھیوں سے ملاقات کی اسی سال ذوالحجہ میں ان کی وفات ہوئی۔

ابن خلکان کا قول یہ ہے کہ ۵ ذوالحجہ بروز ہفتہ ان کی وفات ہوئی ان کی وفات کا سبب یہ تھا کہ آپ نیل کے کنارے پاس بیٹھ کر کوئی چیز کاٹ رہے تھے تو کسی نے کہا کہ یہ نیل پر جادو پڑھ رہا ہے جس کی وجہ سے ایک شخص نے انہیں لات ماری جس کی وجہ سے یہ گر کر سیلاب میں غرق ہو گئے کوئی پتہ نہیں چل سکا کہ کہاں گئے۔

انہوں نے حافظ علی بن سلیمان الاخفش ابو بکر انباری ابو اسحاق الزجاج نفطویہ وغیرہ جیسا کی بڑی مفید متعدد تصانیف ہیں جن میں سے تفسیر القرآن الناسخ والمنسوخ جیسی کتابیں ان کی مشکل شرح معلقات اور دوسری تشریح کی شرح انہوں نے حدیث سے متعلق کئی کتابیں لکھیں جس سے لوگوں نے بہت فائدہ اٹھایا۔

المستکفی باللہ اسی سال خلیفہ مستکفی باللہ عبد اللہ بن علی المکتفی باللہ کی وفات ہوئی تھی یہ ایک سال چار ماہ دو روز مسند خلافت پر فائز رہے تھے پھر ان کو خلافت سے معزول کر کے ان کی آنکھیں نکال دی گئی تھیں اسی سال اپنے گھر میں محبوس ہو کر انہوں نے وفات پائی ان کی عمر ۴۶ برس ہوئی۔

---

[1] [illegible] ۳۴۰ [illegible] ۳۳۸

علی بن حمشاذ بن سختویہ بن نصر ابوالحسن العدل :- کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ نیشاپور میں اپنے زمانہ کے محدث تھے حصول حدیث کے لئے انہوں نے دور دراز کے اسفار کئے تھے بے شمار محدثین سے انہوں نے احادیث کا سماع کر کے حدیث بیان کی تھیں چار سو جز کی انہوں نے ایک مسند بھی تھی اس کے علاوہ حافظہ، کثرت عبادت، پاکبازی اور خشیت الٰہی کے ساتھ متصف تھے۔

بعض کا قول ہے کہ میں ان کے ساتھ سفر و حضر میں رہا میں نے ان کو کوئی گناہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا اور ہو سکتا ہے کہ یہ بات ان کی تعبیر سے ہو لیکن اسی سال حمام میں داخل ہوئے اچانک اسی میں جمعہ کے روز اسی سال ۲۰ شوال کو وفات ہوئی۔

علی بن محمد بن احمد بن حسن ابوالحسن الواعظ البغدادی :- کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی طلب حدیث کے لئے انہوں نے مصر کا سفر کیا پھر وہیں اقامت اختیار کر لی تھی کہ مصری نسبت سے مشہور ہو گئے متعدد محدثین سے انہوں نے احادیث کا سماع کیا ان سے دارقطنی وغیرہ نے احادیث کا سماع کیا۔

ان کی اصلاحی مجلس میں مرد و عورت سب شریک ہوتے تھے جس کی وجہ سے یہ عورتوں سے حجاب کے طور پر چہرہ پر نقاب رکھتے تھے ایک مرتبہ ان کی مجلس میں ابو بکر نقاش چھپ کر شامل ہو گیا ان کا کلام سن کر کھڑے ہو گئے اور اپنی شناخت کراتے ہوئے کہنے لگے آج کے بعد قصے بیان کرنا مجھ پر حرام ہے خطیب بغدادی کا قول ہے کہ یہ ثقہ، امین، عارف تھے لیث اور ابن لہیعہ کی احادیث انہوں نے جمع کی تھیں نیز ان کی متعدد کتابیں ہیں اسی سال ذیقعدہ میں اٹھاسی سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔

واقعات ۳۳۹ھ

اسی مبارک سال میں حجر اسود کو اپنی جگہ پر لا کر نصب کر دیا گیا تھا قرامطہ اس وقت کے اپنے امیر ابو طاہر سلیمان بن ابی سعید الحسین الجنابی کی معیت میں ۳۱۷ھ میں یہاں سے لے گئے تھے اس کی وجہ سے مسلمان بہت پریشان ہوئے تھے سلطان کے امیر بجکم ترکی نے پچاس ہزار دینار کے عوض ان سے مطالبہ کیا تھا کہ اسے واپس کر دیں لیکن قرامطہ نے اس پر عمل نہیں کیا بلکہ کہنے لگے کہ جس کے حکم سے ہم لائے تھے اسی کے حکم سے واپس کریں گے۔

اس کے بعد اسی سال قرامطہ نے حجر اسود کو اٹھا کر کوفہ میں رکھ دیا تاکہ لوگوں کو دکھانے کے لئے جامع مسجد کے ساتویں ستون میں لٹکا دیا اور ابو طاہر کے بھائی نے ایک خط بھی لکھ کر رکھ دیا کہ ہم جس کے حکم سے لائے تھے اسی کے حکم سے اسے واپس کر دیا تاکہ لوگوں کا حج مکمل ہو۔ پھر اس کے بعد بغیر کسی مطالبے کے اسی سال ذیقعدہ میں چھوڑ گئے حجر اسود ۲۲ برس تک اپنی جگہ سے غائب رہا اس موقع پر مسلمان بہت خوش ہوئے۔

بعض کا قول یہ ہے کہ لے جانے کے وقت اس کو اٹھانے والے اونٹ یکے بعد دیگرے ہلاک ہوتے رہے اور واپسی کے وقت صرف ایک اونٹنی پر لاد کر چھوڑ گئے۔

اسی سال تیس ہزار کا لشکر لے کر سیف الدولہ بلاد روم میں داخل ہو کر کافی دور تک نکل گیا بہت سے قلعوں کو فتح کر لیا اور کافی لوگوں کو گرفتار کر لیا اور کافی مال غنیمت حاصل کیا واپسی میں اچانک رومیوں نے ان پر یک وقت حملہ کر کے سب کو ختم کر دیا تھا اس واپسی میں صرف سیف الدولہ چند ساتھیوں کے ہمراہ بچ سکا۔

اسی سال وزیر ابو جعفر الصیمری کی وفات ہوئی معز الدولہ کی جگہ خلیفہ نے ابو محمد کو وزیر بنا دیا عمران بن شاہین سرکش ہو گیا معز الدولہ نے یکے بعد دیگرے کئی لشکر بھیجے لیکن سب شکست کھا گئے بالآخر معز الدولہ نے بطائح نامی علاقوں کا اسے عامل بنا کر اس سے صلح کر لی۔

خواص کی وفات ... اس سال خواص میں سے مندرجہ ذیل لوگوں نے وفات پائی۔

الحسن بن داؤد بن باب شاذ ابو الحسن المصری کی وفات اسی سال ہوئی یہ بغداد آگئے تھے اور دمشق کے افاضل علماء میں سے تھے بہت زیادہ ذکی باصلاحیت تھے احادیث بھی پڑھتے تھے۔ اسی سال بغداد میں وفات پائی اور شونیزیہ قبرستان میں مدفون ہوئے ان کی عمر چالیس سال سے بھی کم تھی۔

امیر المؤمنین القاہر باللہ ابو منصور محمد بن المعتضد باللہ کی وفات اسی سال ہوئی ایک سال چھ ماہ خلافت پر فائز رہے بہت غصے کے مالک جلد انتقام لینے والے تھے جس کی وجہ سے اہل بغداد ان سے چھپ کر رہتے تھے اور ان کے خلاف ہو گئے پھر انہوں نے اسے معزول کر کے اس کی آنکھیں نکلوا دیں پھر دو سال قید رہے پھر ۳۳۳ھ میں ابن طاہر کے گھر میں منتقل کر دیئے گئے یہاں تک کہ فاقہ کشی کی نوبت آگئی اور حالت سوال تک پہنچ گئی یہاں تک کہ اسی سال ۳۳۹ھ میں ان کی وفات ہوئی اور اپنے والد معتضد کے قریب دفن کیے گئے۔

محمد بن عبد اللہ کی وفات بھی اسی سال ہوئی۔

محمد بن عبد اللہ کے حالات(1) ...... یہ ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الصفار الاصبہانی ہیں جو خراسان میں اپنے زمانہ کے محدث تھے انہوں نے مشہور محدثین سے حدیث کا سماع کیا بعض کتب میں حدیث بیان کی ہے یہ مستجاب الدعوات تھے چالیس سال سے اوپر تک آسمان کی طرف سر نہیں اٹھایا اور کہتے تھے کہ میرا نام محمد والد کا نام عبد اللہ اور والدہ کا نام آمنہ ہے آپ علیہ السلام کے ساتھ ناموں کی موافقت پر بڑے خوش ہوتے تھے کیونکہ آپ ﷺ کا نام محمد والد کا نام عبد اللہ اور والدہ کا نام آمنہ تھا۔

ابو نصر الفارابی کے حالات ...... یہ ابو نصر محمد بن طرخان الترکی الفیلسوف ہیں علم موسیقی کے ماہر تھے یہ کہا جاتا ہے کہ ان کی آواز انسان کے اندر اثر کرتی تھی استدلال کے طور پر پیش کیا جاتا تھا فلسفہ میں بھی ماہر تھے ابن سینا نے ان کی کتب کو قریب کیا ہے یہ روحانی معاد کے قائل تھے نہ کہ جسمانی کے اور سیف الدولہ بن حمدان کے ساتھ خاص تعلق تھا ان کا مذہب مسلمانوں کے مذہب اور دوسرے فلسفیوں کے خلاف تھا اگر اسی پر ان کی موت آئی ہے تو اللہ کی لعنت کے مستحق ہیں اسی سال دمشق میں وفات ہوئی۔

ابن اثیر کا قول ہے کہ ان کی ... ابن عساکر نے ان کا تذکرہ اپنی تاریخ میں نہیں کیا واللہ اعلم۔

واقعات ۳۴۰ھ

اسی سال عمان کے حاکم نے کشتیوں پر سوار ہو کر بصرہ پر قبضہ کا ارادہ کیا جس کے مقابلے میں بصرہ کی مدد کے لئے ابو محمد مہلبی نے اسے شکست دی اور اسے باز رکھا اور اس کے بہت سے افراد کو گرفتار کر لیا اور اس کی کافی کشتیاں پکڑ لیں جو اپنے ساتھ لایا تھا ان کو لے کر بغداد آئے اور انہیں شان و شوکت کے ساتھ بغداد میں پھرایا۔

اسی زمانہ میں وزیر ابو محمد مہلبی کے پاس ایک شخص کو گرفتار کر کے لایا گیا جو ابو جعفر محمد بن ابی العزاقر کے ساتھیوں میں سے تھا (ابن العزاقر کو حلاج کی طرح زندیق ہونے کی وجہ سے قتل کیا گیا تھا) یہ اس کا معتقد تھا اور ابو جعفر کا ہم خیال تھا اور یہ کہتا تھا کہ ابن العزاقر کی روح اس میں منتقل ہو گئی ہے جاہلوں کی ایک جماعت نے بھی اس کی اتباع کی اور وہ اس کی تصدیق کرنے لگے اس کے پاس آتے تھے اور اس کے گھر سے ایسی دستاویزات ملیں جو اس کے دعوی کی تصدیق کرتی تھیں۔

جب اس شخص کو اپنی گرفتاری کا یقین ہو گیا تو اس نے شیعہ ہونے کا دعویٰ کر دیا تاکہ اس کا قضیہ معز الدولہ بن بویہ کے پاس لے جایا جائے کیونکہ معز الدولہ بن بویہ شیعوں سے بہت محبت کرتا تھا جب اس کا شیعہ ہونا مشہور ہو گیا تو وزیر کے لئے اسے گرفتار کرنا مشکل ہو گیا کیونکہ اسے معز الدولہ سے اپنی جان کا خطرہ ہو گیا ... لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

---

(1) شذرات الذہب ۲/ ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۲ العبر ۲/ ۵۰، ۵۱

لیکن وزیر نے پھر بھی ان کے اموال پر قبضہ کر لیا جو اموال مذکورہ سے شمار ہو گیا۔
ابن الجوزی کا قول ہے کہ اس سال شیعہ سنیوں میں بڑی زبردست لڑائی ہوئی۔

مشہور لوگوں کی وفات ۔۔۔ مشہورین میں سے اس سال ان لوگوں نے وفات پائی۔
احوص بن ابو المفضل بن غسان بن ابراہیم ابو عمر العامری (جو عامر بن لوی کی طرف منسوب ہے) کی وفات اسی سال شعبان میں ہوئی یہ مشہور فقہاء میں سے تھے۔ ابو الحسن الکرخی کی وفات اسی سال ہوئی تھی۔

ابو الحسن کرخی کے حالات[1] ۔۔۔ یہ مشہور فقہاء حنفیہ میں سے تھے ان کا سن ولادت ۲۶۰ھ ہے بغداد میں رہے۔ جہاں فقہ حنفی کا درس دیا کرتے تھے انہی کے شاگرد دور دراز علاقوں میں مشہور ہوئے یہ صوم و صلوٰۃ کے بہت پابند تھے فقر پر صبر کرنے والے لوگوں کے اموال سے استغناء کرنے والے اور بہت زیادہ گوشہ نشین تھے انہوں نے حدیث اسماعیل بن اسحاق القاضی سے نقل کی ہے ان سے ابن شاہین وغیرہ نے احادیث کا سماع کیا۔

آخری عمر میں ان پر فالج کا حملہ ہو گیا تھا جس کی وجہ سے ان کے بعض شاگردوں نے مشورہ کیا کہ ان کے حالات سے سیف الدولہ بن حمدان کو آگاہ کیا جائے تاکہ وہ ان کی کچھ مدد کرے لیکن جب انہوں نے یہ سنا تو آسمان کی طرف سر اٹھا کر دعا کی کہ اے اللہ! مجھے جہاں سے رزق دے رہا ہے وہاں سے آپ نے رزق دینے کا وعدہ کیا ہے چنانچہ سیف الدولہ کی جانب سے دس ہزار درہم دیئے گئے لیکن ان کے پہنچنے سے قبل ہی ان کا انتقال ہو گیا ان کی وفات کے بعد وہ رقم صدقہ کر دی گئی اسی سال ماہ شعبان میں اسی سال کی عمر میں انہوں نے وفات پائی۔ ان کے شاگرد ابو تمام حسن بن محمد ہاشمی نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور نہر واسطیین کے کنارے ابو زید کی گلی میں انہیں دفن کیا گیا۔

محمد بن صالح بن یزید کے حالات ۔۔۔ محمد بن صالح بن یزید ابو جعفر الوراق کی وفات بھی اسی سن ہوئی یہ احادیث لکھ کر ذکر کرتے تھے ثقہ زاہد تھے صرف اپنی کمائی سے کھاتے تھے ثعلب بھی ان کی تعریف کرتے تھے ایک شخص کا قول ہے کہ میں ان کے ساتھ کافی عرصہ رہا کبھی میں نے ان کو ہنستے ہوئے نہیں دیکھا صرف سوال کا جواب دیتے تھے ان کا اکثر حصہ عبادت میں گزرتا تھا۔
اسی سال امیر نوح السامانی کی طرف سے خراسانی لشکر کے امیر منصور بن قراتکین کی ایک مہینہ مرض کے سبب وفات ہوئی تھی بعض کا قول ہے کہ چند روز تک مسلسل شراب نوشی کی وجہ سے ان کی وفات ہوئی تھی ان کے بعد نوح نے ابو علی المحتاج چغانی کو لشکر کا امیر منتخب کیا۔

جمل کے مصنف ابو القاسم عبد الرحمن بن اسحاق نحوی الزجاجی البغدادی الاصل ہیں جو دمشق آئے جو نحو کے رسالہ جمل کے مصنف ہیں۔ یہ کتاب بہت مفید اور بے شمار فوائد پر مشتمل ہے یہ کتاب انہوں نے مکہ میں تصنیف کی تھی جس کے ہر باب کے بعد طواف کر کے اللہ تعالیٰ سے اس کی قبولیت کا سوال کرتے تھے انہوں نے ابو محمد بن عباس الیزیدی، ابو بکر بن درید، ابن الانباری سے علم حاصل کیا تھا اسی سال ۳۴۰ھ یا ۳۳۹ھ یا ۳۳۷ھ میں دمشق یا طبریہ میں وفات پائی۔ کتاب جمل کی متعدد شروحات لکھی گئیں جن میں سے سب سے عمدہ ابن عصفور کی لکھی ہوئی شرح ہے واللہ اعلم۔

واقعات ۳۴۱ھ

اس سال رومیوں نے سروج پر قبضہ کر کے اہل کو قتل کیا اور ان کے مکانات کو آگ لگا دی۔
ابن الجوزی کا قول ہے کہ عمان کے حکمران یوسف بن وجیہ نے بصرہ پر قبضہ کا ارادہ کیا تھا لیکن مہلبی نے حکمت سے اس کو اسے قبضہ نہ کرنے دیا۔

---

[1] [illegible]

اسی سال معز الدولہ نے وزیر کو کسی جرم میں ۱۲ سو کوڑے لگوائے لیکن معز الدولہ نے قتل نہیں کیا بلکہ اسے پر گھمایا گیا۔

اسی زمانہ میں حج کے موقع پر مکہ میں مصریوں اور عراقیوں میں لڑائی ہوئی اور خطبوں میں مصریوں کا نام لیا گیا لیکن پھر عراقیوں کے غالب آنے کی وجہ سے ان کا نام لیا گیا۔

خواص کی وفات خواص میں اس سال مندرجہ ذیل لوگوں نے وفات پائی۔ منصور فاطمی کی وفات اسی سال ہوئی۔

منصور فاطمی کے حالات ...... یہ ابو الطاہر اسماعیل بن القائم بامر اللہ ابی القاسم محمد بن عبید اللہ مہدی ہیں جو مغرب کے حاکم تھے۔ ان کی عمر ۳۹ سال تھی اور ان کی مدت خلافت سات سال چند ماہ تھی یہ بہادر اور عقلمند تھے ابو یزید خارجی کو انہوں نے مغلوب کر دیا تھا جس کا بہادری صبر اور برداشت کرنے میں کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔ یہ فصیح و بلیغ تھے پریشانی کی حالت میں فی البدیہہ خطبہ دے سکتے تھے ان کی موت کا سبب سردی لگ گئی تھی (جیسا کہ ابن اثیر نے بھی کامل میں بیان کیا ہے) جس کی وجہ سے اطباء کا ان کے بارے میں اختلاف ہو گیا تھا ان کا زمانہ المعز القاہرہ المنصوریہ کے قریب ہے جیسا کہ اس کا بیان اپنی جگہ پر آئے گا۔

اس وقت ان کی عمر ۲۴ سال تھی یہ بھی بہادر اور عقلمند صاحب فصاحت تھے پورا ملک ان کے ماتحت ہونے کے بعد لوگوں نے ان کی اطاعت قبول کر لی تھی ان کے غلام جوہر قائد نے مصر میں قاہرہ المعز کے نام سے ان کے حکم پر ایک گھر بنایا تھا اس کے علاوہ ایک اور گھر معز الملک کے نام سے بنایا تھا اور یہ دونوں آج تک بین القصرین کے نام سے مشہور ہیں یہ ۳۶۲ھ کا واقعہ ہے۔

خواص کی وفات ...... خواص میں سے اس سال مندرجہ ذیل لوگوں نے وفات پائی تھی۔ اسماعیل بن محمد بن اسماعیل بن صالح کی وفات اسی سال ہوئی تھی۔

اسماعیل بن محمد بن اسماعیل بن صالح کی وفات[1] ...... یہ اسماعیل بن محمد بن اسماعیل بن صالح ابو علی الصفار ہیں جو محدثین میں سے ہیں انہوں نے مبرد سے ملاقات کی اور انہی کی صحبت کی وجہ سے مشہور ہوئے ہیں ان کی ولادت ۲۴۷ھ ہے حسن بن عرفہ عباس دوری وغیرہ سے انہوں نے احادیث کا سماع کیا ہے۔ ان سے دارقطنی سمیت ایک جماعت نے روایت حدیث کی ہے ۸۴ رمضان انہوں نے روزے رکھے ہیں اسی سال چورانوے سال کی عمر میں انہوں نے وفات پائی۔

احمد بن محمد بن زیاد کی وفات بھی اسی سال ہوئی۔

احمد بن محمد بن زیاد کے حالات[2] ...... یہ احمد بن محمد بن زیاد بن بشر بن درہم ابو سعید بن الاعرابی ہیں مکہ میں رہے، یہ شیخ الحرم بن گئے تھے جنید بن محمد نوری وغیرہ کی صحبت میں رہے ہیں یہ ثقہ احادیث بیان کرتے تھے صوفیہ کے لیے بھی انہوں نے ایک کتاب لکھی تھی۔ اسماعیل بن ہاشم بن مہدی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ منصور المہدی کے لقب سے مشہور تھے قائم کہلاتے تھے بلاد مغرب کے حاکم تھے یہ بلاد القاہرہ (جو بلاد مغرب میں ہے) کے بانی المنصوریہ بھی تھے کے والد تھے۔

ابو جعفر مروزی کا قول ہے کہ جب انہوں نے ابو یزید خارجی کو شکست دی تھی اسی زمانہ میں میں ان کے ساتھ تھا ان کا نیزہ گر گیا میں نے اٹھا کر دیا انہوں نے یہ شعر پڑھا تھا:

جب اس نے اپنا عصا گرا دیا اور دل کو قرار آ گیا جیسا کہ مسافر واپسی کی بنا پر آنکھ ٹھنڈی ہوتی ہے۔

شعر سن کر انہوں نے کہا کہ تم نے یہ آیت کیوں نہیں پڑھی

---

[1] تاریخ بغداد ۶: ۳۰۲، لسان المیزان ۱: ۴۲۳

[2] شذرات الذہب ۲: ۳۵۴، ۳۵۵، العبر ۲: ۲۵۴

> ”اس وقت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا زمین پر ڈال دیا یکایک وہ سانپ بن کر ان کے ڈالے ہوئے سانپوں کو نگلنے لگا اور جو کچھ وہ کر رہے تھے سب کو اس نے برباد کر دیا اس وقت وہ مغلوب اور ذلیل و خوار ہو گئے۔“
>
> (سورۃ الشعراء آیت ۴۵، الاعراف آیت ۱۱۹، ۱۲۰)

میں نے کہا کہ آپ تو امت رسول میں اسی طرح ہیں آپ نے اپنے علم سے تھوڑا سا ظاہر کیا اور میں نے اپنے علم سے نبی ﷺ کے متعلق خبر دی۔

ابن خلکان کا قول ہے کہ ایسا ہی واقعہ عبدالملک بن مروان کے ساتھ پیش آیا تھا جس وقت اس نے حجاج کو حکم دیا تھا کہ بیت المقدس کے پاس ایک دروازہ بنائے کہ اس کا نام لکھا جائے چنانچہ اس نے ایک دروازہ بنوا کر اس کا نام لکھوا دیا اور ایک دوسرا دروازہ بنوا کر اس پر اپنا نام لکھوا دیا اتفاق سے بجلی عبدالملک کے دروازے پر گری جس کی وجہ سے وہ دروازہ جل گیا عبدالملک بن مروان نے عراق میں حجاج کے پاس خط لکھا کہ ایسا کیوں ہوا ہے مجھے صورت حال سے مطلع کرو تو حجاج نے جواب دیا کہ میری اور آپ کی مثال قرآن کی اس آیت کے مطابق ہے:

> ”اے نبی ﷺ! آپ ان لوگوں کو آدم کے دو بیٹوں (ہابیل اور قابیل) کا قصہ سنا دیں جبکہ دونوں نے قربانی کے لئے اللہ کے دربار میں دو جانور رکھ دیئے لیکن ان میں سے صرف ایک کی قربانی قبول ہوئی اور دوسرے کی قبول نہ ہوئی جس کی قبول نہ ہوئی (قابیل نے) دوسرے سے کہا میں تو تجھے قتل کر ڈالوں گا۔“
>
> (سورۃ المائدہ آیت ۲۷)

یعنی آپ کی قربانی قبول ہو گی اور میری قربانی قبول نہ ہو گی، چنانچہ خلیفہ اس کے اس جواب پر راضی ہو گیا۔ منصور کی وفات اسی سال سخت سردی کے سبب ہوئی۔

واقعات ۳۴۲ھ

اسی سال حلب کے حاکم سیف الدولہ نے بلاد روم میں داخل ہو کر بہت سے رومیوں کو قتل کر دیا اور کافی لوگوں کو گرفتار کر لیا اور بہت سارا مال غنیمت حاصل کر کے صحیح سالم واپس آ گیا۔

اسی زمانہ میں حج کے موقع پر مصریوں اور معزالدولہ کے لشکر میں لڑائیاں ہوئیں اور عراقی ان پر غالب آ گئے اور خطبوں میں معزالدولہ کا نام لیا گیا۔ حج کے ختم ہونے کے بعد دوبارہ لڑائی ہوئی اور پھر عراقی غالب آ گئے اور اسی طرح خراسانی اور ساسانی کے درمیان بھی متعدد لڑائیاں ہوئیں جن کی تفصیل ابن اثیر نے کامل میں بیان کی ہے۔

خواص کی وفات...... خواص میں سے اس سال مندرجہ ذیل لوگوں نے وفات پائی۔

علی بن محمد بن ابی الفہم کی وفات اسی سال ہوئی تھی۔

علی بن محمد بن ابی الفہم کے حالات (۱) ...... یہ علی بن محمد بن ابی الفہم ابو القاسم تنوخی قاضی ابو علی المحسن التنوخی کے والد ہیں۔ خطیب بغدادی کے شیخ تھے، انطاکیہ میں پیدا ہوئے پھر بغداد آئے کر انہوں نے فقہ حنفی کی تعلیم حاصل کی البتہ علم کلام میں معتزلہ کے موافق تھے اور علم نجوم سے بھی خوب واقف تھے شاعر بھی تھے اہواز وغیرہ کے قاضی رہ چکے ہیں عضدالدولہ وغیرہ سے کئی مرتبہ ملے تھے یہ بہت ذہین و فطین تھے چنانچہ بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے دعبل شاعر کا چھ سو بیت پر مشتمل قصیدہ ایک رات میں زبانی یاد کر لیا تھا اور صبح کو اپنے والد کو سنا دیا تھا انہوں نے خوشی میں کھڑے ہو کر انہیں گلے سے لگایا اور ماتھے پر بوسہ دیا اور کہنے لگے اے بیٹے! کسی دوسرے کے سامنے نہ کہنا ورنہ لوگ تجھ پر حسد کریں گے۔

ابن خلکان نے بیان کیا ہے کہ یہ وزیر مہلبی کے ہمنشین تھے ایک مرتبہ سیف الدولہ بن حمدان کے پاس آئے تو انہوں نے ان کا بڑا اعزاز و اکرام کیا اور پھر کچھ اشعار شراب کے بارے میں کہے گئے ان کو سنائے:

---

(۱) تاریخ بغداد ۱۲/ ۷۷، ۷۸، لسان المیزان ۴/ ۲۵۶، ۲۵۷

(۱)... سورج سے ایک شمع اتر کر آئی ہے جو دن کے وقت چاند کی طرح تمہارے سامنے رکھی ہوئی ہے۔
(۲) . وہ مجلد شمع ہے مغز اس کا پانی ہے۔
(۳)... گویا جب اس کی آنکھ ہوا کو بھی ہوا سے ملتی ہے تو اس کی حس پارہ پارہ ہونے کے وقت۔
(۴)... ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس نے پانی کی چیز سے سرخ چادر لپیٹ رکھی ہے جس پر گلنار کے کپڑے کی چادر چڑھی ہوئی ہے۔

محمد بن ابراہیم بن الحسین بن حسن بن عبدالخالق ابوالفرج البغدادی المعروف الشافعی: ... یہ بھی اسی سال فوت ہوئے۔ جو ابن کیسہ سے مشہور رہے تھے مصر میں۔ یہ بغداد میں پیدا ہوئے بہت بیان کیں یہاں سے ابو شیخ مصر ہوئے احادیث کی اور ان کے بارے میں منقول ہے کہ ان میں تشیع تھی۔

محمد بن موسیٰ بن یعقوب بن المامون بن ہارون الرشید ابوبکر: ... ان کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی، ۲۶۸ھ میں انہیں مکہ کا والی بنایا گیا تھا اس کے بعد مصر آ گئے انہوں نے علی بن عبدالعزیز البغوی سے موطا امام مالک کی احادیث بیان کی ہیں یہ ثقہ، مامون تھے اسی سال مصر میں ماہ ذی الحجہ میں ان کی وفات ہوئی تھی۔

واقعات ۳۳۳ھ

اسی سال سیف الدولہ بن حمدان اور دمستق کے درمیان مقابلہ ہوا اس موقع پر دمستق کے کافی سارے ساتھی قتل کیے گئے اور اس کے بڑے بڑے متعدد جرنیل گرفتار کر لئے گئے اور مقتولین میں اس کا لڑکا قسطنطین بن دمستق بھی تھا۔ دمستق نے ایک بڑی فوجی تیاری کی اور شعبان میں سیف الدولہ کے ساتھ مقابلہ کیا اور متعدد بار ان میں لڑائیاں ہوتی رہیں لیکن میدان مسلمانوں کے پاس رہا اور خدا تعالیٰ نے کفار کو ذلیل و رسوا کر دیا اس مرتبہ بھی ان کے کافی آدمی قتل کیے گئے اور اس کے بڑے بڑے سردار بھی گرفتار ہوئے جن میں دمستق کا داماد اور اس کا نواسہ بھی تھا۔

اسی سال لوگوں میں بڑی بڑی بیماریاں پھیلیں جن میں بہت بیمار ہو گئے اور موت بھی ہوئی جن میں خراسان کے حاکم الامیر السعید نوح بن نصر الساماني بھی تھے اس کے بعد ان کا لڑکا عبدالملک حاکم بنا۔

خواص کی وفات: ... خواص میں سے اس سال مندرجہ ذیل لوگوں نے وفات پائی۔ حسن بن احمد ابو علی الکاتب المصری کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ ابو علی الروذباری کے شاگرد تھے صوفی حضرات ان کی بڑی تعظیم کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ابو علی اہل وقت میں سے تھے ابو عبدالرحمن سلمی نے ان کا کلام نقل کیا ہے۔

کہ محبت کی تیز خوشبو ہوا اور عاشقوں کی خوشبو کو پھیلا دیتی ہے اگر چہ وہ اسے چھپانا چاہتے ہوں اور اس کی دلیلیں راز میں رکھنے کے باوجود ان سے ظاہر ہو کر رہتی ہیں اور مندرجہ ذیل اشعار پڑھے:

(۱) ... جب بھی لوگ اس کے ذکر کو چھپانا چاہیں گفتگو کرنے کے باوجود وہ ان سے ظاہر ہو جاتی ہے
(۲) ان کے سانس انہیں خوشبودار کر کے خوشبو کو پھیلا دیتی ہیں اور کیا ہوا کا اٹھا ہوا راز چھپ سکتا ہے

علی بن محمد بن عقبہ بن ہمام کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

علی بن محمد بن عقبہ بن ہمام کے حالات[1] ... یہ علی بن محمد بن عقبہ بن ہمام ابو الحسن الشیبانی الکوفی ہیں یہ بغداد آئے تھے وہیں پر

---

[1] تاریخ بغداد ۱۲/ ۶۹، المنتظم ۲/ ۳۴۲

ایک جماعت سے احادیث بیان کی تھیں ان سے دارقطنی نے احادیث روایت کی ہیں یہ ثقہ عادل بہت زیادہ تلاوت کرنے والے اور فقیہ تھے ۴۰ سال تک لگاتار قاضی کے خلاف گواہی دیتے تھے جبکہ مزید ستر سال سے مسجد موذن رہے تھے ان سے پہلے ان کے والد بھی موذن تھے۔

محمد بن علی بن احمد بن عباس الکرخی الادیب ...... ان کی وفات اسی سال ہوئی تھی یہ عالم زاہد متقی تھے ہمیشہ ختم قرآن کا معمول تھا ہمیشہ روزے رکھتے تھے لیکن ان کے ساتھیوں سے احادیث سنی تھیں۔

ابوالخیر التینانی ...... ان کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ عابد زاہد تھے اصلاً عرب تھے بعد ازاں ایک بستی تینان میں رہنے لگے تھے یا اقطع کے نام سے مشہور تھے کیونکہ ان کا ہاتھ کٹا ہوا تھا انہوں نے اللہ سے کوئی عہد کر کے توڑ دیا تھا ایک دن جنگل میں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کر رہے تھے کہ چور ان کے پاس آ کر بیٹھ گئے بعد میں وہ چور گرفتار کر لیے گئے ان کی وجہ سے انہیں بھی گرفتار کر لیا گیا ان کی وجہ سے ان کا بھی ہاتھ کاٹ دیا گیا یہ صاحب حال و کرامات بزرگ تھے ایک ہی ہاتھ سے کھجور کے پتوں سے چٹائی وغیرہ بنا کر فروخت کرتے تھے ایک دن اتفاق سے گھر میں داخل ہو کر ایک شخص نے انہیں یہ کام کرتے ہوئے دیکھ لیا انہوں نے اس سے عہد لیا کہ وفات تک کسی کو نہیں بتائے گا چنانچہ اس نے اپنا وعدہ پورا کیا۔

واقعات ۳۴۴ھ

ابن الجوزی کا قول ہے کہ اس سال بغداد واسط اصبہان اہواز وغیرہ میں خون کی شدت سے ایسی بیماری ہوئی جس نے وبا کی شکل اختیار کر لی جس کی وجہ سے بہت بڑی تعداد افراد جان سے ہاتھ دھو بیٹھے تھے۔

اس سال ٹڈیاں کثرت سے نکلی تھیں جو درخت کھیت اور پھل سب انہوں نے ختم کر دیے۔

اس سال محرم میں معز الدولہ نے اپنے بیٹے ابو منصور بختیار کو تمام معاملات کی سرپرستی میں امیر الامراء مقرر کیا اسی زمانے میں آذربائیجان میں ایک شخص کا ظہور ہوا جو غیب کا دعویٰ کرتا تھا اور حیوانات میں گوشت کے علاوہ تمام اشیاء کو حرام قرار دیتا تھا ایک شخص نے اس کی دعوت کی اور گوشت میں چربی ملا دی اس نے دعوت کھائی فراغت کے بعد اس کے متبعین کی موجودگی میں اس نے کہا کہ آپ تو غیب کے جاننے کا دعویٰ کرتے ہیں حالانکہ آپ نے اس دعوت میں گوشت ملی ہوئی چربی کھائی ہیں اور یہ بقول آپ کے حرام ہیں تو آپ کو اس کا کیوں علم نہیں ہوا اسی بات کی وجہ سے اس کے کافی متبعین نے اسے چھوڑ دیا اور اس سے متنفر ہو گئے۔

سال رواں ہی میں معز فاطمی اور اندلس کے حاکم عبدالرحمن الناصر الاموی کے درمیان بے شمار لڑائیاں ہوئیں جن کی تفصیل ابن اثیر نے ذکر کی ہے۔

خواص کی وفات ...... خواص میں سے اس سال وفات پانے والے یہ ہیں:

عثمان بن احمد بن عبداللہ بن یزید ابو عمرو الدقاق ...... ان کی وفات ہوئی تھی جو ابن السماک سے مشہور ہیں حنبل بن اسحاق وغیرہ سے انہوں نے روایت کی ہے ان سے دارقطنی وغیرہ نے روایت کی ہے یہ ثقہ ثبت تھے متعدد صحیح منسوب کتابیں انہوں نے اپنے حافظہ سے لکھی تھی اسی سال ربیع الاول میں ان کی وفات ہوئی باب التین کے قبرستان میں دفن کیے گئے بہت بڑی تعداد نے ان کی جنازے میں شرکت کی۔

محمد بن احمد بن محمد بن احمد ابو جعفر القاضی السمنانی ...... ان کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی ان کا سن ولادت ۲۶۱ھ ہے بغداد میں رہے اور یہاں احادیث بیان کی یہ ثقہ عالم و فاضل تھے ان کا کلام بہت عمدہ تھا مذہباً عراقی تھے ان کے گھر علماء کا حلقہ لگتا تھا اس کے بعد یہ موصل کے قا

سختی ہو گئی تھی اسی سال ربیع الاول میں ان کی وفات ہوئی تھی۔

محمد بن احمد بن بطہ بن اسحاق الاصبہانی ابو عبداللہ: کی وفات اسی سال ہوئی تھی اولاً یہ نیشاپور میں رہتے تھے پھر اصبہان آ گئے تھے یہ عبداللہ بن بطہ عکبری نہیں ہیں یہ عبداللہ بن بطہ عکبری کے زمانے سے پہلے گزرے ہیں اور فرق ان میں یہ ہے کہ ان کا نام عبید ہے یہ کے ساتھ ہے اور ان کا شمار کبار کے شیخ کے ساتھ ہے یہ اور مسند کا سماع کیا ہے یہ طبرانی کے شیخ ہیں اور وہ طبرانی سے روایت کرنے والوں میں سے ہیں ان کے والد ابن بطہ ابو سعید کی محدثین میں سے تھے ابن جوزی نے المنتظم میں اسی طرح نقل کیا ہے۔

محمد بن محمد بن یوسف بن حجاج ابوالنصر الفقیہ الطوسی: کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ عالم ثقہ زاہد اور روزہ رکھنے والے اور عبادت کرنے والے تھے ایک دن سے مذکورہ حصہ دور رہتے تھے امیر المومنین کی ان کی کا اہتمام کرتے تھے طلب حدیث کے لئے دور دور تک کے سفر کئے تھے۔

رات کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہوا تھا ایک حصہ سونے کے لئے ایک حصہ تصنیف کے لئے ایک حصہ تلاوت قرآن کریم کے لئے۔ وفات کے بعد کسی نے انہیں خواب میں دیکھا تو ان سے پوچھا کہ آپ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے ہیں جواب میں فرمایا کہ ہم بحمداللہ آپ صحیح امام کے پاس ہیں اور میں نے حدیث پر اپنی تصانیف کو آپ علیہ السلام پر پیش کیا تو آپ نے قبول فرمایا۔

ابوبکر حدادی: کی وفات اسی سال ہوئی تھی۔

ابوبکر بن حداد کے حالات[1]: یہ ابوبکر بن حداد الفقیہ الشافعی محمد بن احمد بن محمد ہیں جو کہ شافعیہ میں سے ہیں مزنی سے انہوں نے روایت کی ہے اور فرماتے ہیں کہ اللہ رب العزت کے درمیان بحث کے لئے امام شافعی کافی ہیں ان کے والد فقہی فروعی مسائل کو جاننے والے محدث اور نحوی تھے فصیح عربی بولتے تھے عبادات میں بڑی باریک نظر رکھتے تھے اس موضوع پر غریب المشکل کے نام سے ان کی ایک کتاب بھی ابو عبید بن حربویہ کی نیابت کے طور پر مصر کے قاضی تھے ہم نے ان کے مکمل حالات طبقات شافعیہ میں ذکر کر دیئے ہیں۔

ابو یعقوب الاذرعی کے حالات[2]: یہ ابو یعقوب اذرعی اسحاق بن ابراہیم بن ہاشم بن یعقوب طبعی ہیں ابن عساکر کا قول ہے کہ اذرع بلقاء کا ایک شہر ہے یہ اللہ کے نیک بندوں اور ثقات میں سے تھے طلب حدیث کے لئے انہوں نے دور دراز کے سفر کئے تھے ان سے دمشق کے بہت سے نیک صالح لوگوں نے احادیث بیان کی ہیں علامہ ابن عساکر نے ان کی کچھ کرامات اور اچھے کارنامے بیان کئے ہیں۔ انہی کا قول ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے نابینا ہو جانے کا سوال کیا تو میں نابینا ہو گیا جب کسی مسئلہ میں دشواری پیش آئی تو میں نے اللہ تعالیٰ سے بصارت کا سوال کیا تو مجھے بصارت عطا کر دی گئی اسی سال چورانوے سال کی عمر میں دمشق میں وفات پائی ابن عساکر کا قول ہے کہ نوے سال سے زیادہ عمر پا کر انہوں نے وفات پائی۔

واقعات ۳۴۵ھ

اسی سال روز بہان معز الدولہ سے بغاوت کر کے واسط چلا گیا اور دیلمی کے کچھ ساتھی بھی اس کے ساتھ ہو گئے معز الدولہ کو جب اس کا علم ہوا تو اس نے اس خبر کی تکذیب کی کیونکہ معز الدولہ نے اس پر کافی احسانات کئے تھے اور اسے نیچے سے اوپر لایا تھا لیکن جب معز الدولہ کو یقین

---

[1] تذکرۃ الحفاظ: ۳/۸۹۹، ۹۰۰، حلیۃ، طبقات: ۲/۲۱۲

[2] شذرات الذہب: ۲/۳۶۱، العبر: ۲/۲۴۳

ہو گیا تو وہ اس کے مقابلہ میں نکلا خلیفہ مطیع للہ بھی ناصر الدولہ ابن حمدان کے خوف سے اس کے ساتھ چلا گیا کیونکہ خلیفہ کو پتہ چلا تھا کہ اس نے بغداد پر قبضہ کے لئے اپنے لڑکے ابی المرجا جابر کی ماتحتی میں لشکر تیار کر رکھا ہے معز الدولہ نے اپنے دربان سبکتگین کو بغداد بھیج دیا اور خود روزبہان سے مقابلہ کرنے کے لئے روانہ ہو گیا اور دونوں کے درمیان شدید لڑائی ہوئی بالآخر معز الدولہ نے اسے شکست دیدی اس کے ساتھیوں کو بھگا دیا اور خود اسے گرفتار کر کے بغداد کے قید خانہ میں ڈال دیا پھر رات کو نکال کر پانی میں غرق کر دیا کیونکہ دیلم نے منصوبہ بنایا تھا کہ رات کو جیل کا تالا توڑ کر اس کو نکال کر لے جائیں گے اس طرح روزبہان اور اس کے بھائیوں کا قصہ ختم ہو گیا اس نے لوگوں میں آگ لگا دی تھی جو بجھا دی گئی اب ترکوں کا مرتبہ معز الدولہ کی نظر میں بڑھ گیا اور دیلم اس کی نظروں سے گر گئے کیونکہ روزبہان اور اس کے بھائیوں کے مسئلہ میں دیلم نے خیانت سے کام لیا تھا۔

اسی زمانہ میں سیف الدولہ نے بلاد روم میں داخل ہو کر رومیوں کو قتل کر دیا اور بہتوں کو گرفتار کر لیا پھر صحیح سالم واپس آ گیا اس پر رومیوں کو غیرت آئی تو انہوں نے بھی لشکر جمع کر کے میافارقین میں داخل ہو کر لوگوں کو قتل کر دیا اور بہتوں کو گرفتار کر لیا۔ پھر وہ اپنے بلاد واپس آ گئے۔

اس کے بعد رومی دریائی راستے سے طرسوس میں داخل ہو گئے اور اس کے اطراف و جوانب کے باشندوں کو قتل کر دیا اور بہتوں کو گرفتار کیا اور ان کی بہت سی بستیاں جلا دیں۔

اسی سال ہمدان میں سخت زلزلہ آیا جس کی وجہ سے کافی عمارتیں منہدم ہو گئیں اور جبل کے گرنے کی وجہ سے شیرین کا قلعہ ٹوٹ گیا اور اس کے نیچے دب کر بے شمار لوگ ہلاک ہو گئے۔

قم کے لوگوں نے صحابہ کرام کو گالیاں دیں جس کی وجہ سے ایک بڑا فتنہ برپا ہو گیا اور اصبہان کے لوگوں نے قم والوں پر حملہ کر کے کافی لوگوں کو قتل کر دیا اور تاجروں کے اموال لوٹ لئے معز الدولہ نے شیعہ ہونے کی وجہ سے غصہ میں اصبہان کے باشندوں پر کافی جرمانہ عائد کر دیا۔

خواص کی وفات: خواص میں سے اس سال مندرجہ ذیل لوگوں نے وفات پائی ثعلب کے غلام کی اس سال وفات ہوئی۔

غلام ثعلب کے حالات [۱] یہ محمد بن عبد الواحد بن ابی ہاشم ابو عمر و الزاہد ثعلب کے غلام ہیں کدیمی، موسیٰ بن سہل الوشاء وغیرہ سے انہوں نے احادیث بیان کی ہیں پھر ان سے ایک جماعت نے احادیث روایت کی ہیں سب سے آخری شخص ان سے روایت کرنے والے ابو علی بن شاذان ہیں یہ بہت بڑے عالم و زاہد تھے مضبوط حافظہ تھا بہت سی احادیث صرف حافظہ سے لکھواتے تھے یاد کئے ہوئے تھے کتب لغت اچھی طرح ذہن نشین کرتے تھے غریب احادیث بہت زیادہ بیان کرتے تھے اسی وجہ سے بعض رواۃ نے ان پر کذب کا الزام لگایا ہے۔

قاضی ابی عمر کے ساتھ ایک واقعہ پیش آیا کہ یہ ان کے لڑکے کو ادب سکھاتے تھے ایک مرتبہ انہوں نے حافظہ سے تیس مسئلے شواہد اور دلیلوں کے ساتھ لکھوائے اور دو دو اشعار بھی استشہاد کے طور پر لکھوائے قاضی ابو عمر نے وہ اشعار ابن درید، ابن الانباری، ابن مقسم کے سامنے پیش کئے انہوں نے ان کے بارے میں لاعلمی کا اظہار کیا حتیٰ کہ ابن درید نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ یہ اشعار ابو عمر کے اپنے گھڑے ہوئے ہیں۔ ابو عمر کے آنے کے بعد قاضی ابو عمر نے ان کے سامنے ابن درید کا قول نقل کیا ابو عمر نے کہا کہ میری کتب سے عرب کے دواوین لے آؤ اس کے بعد ابو عمر نے سب مسائل لی انہیں ان سے نکال کر پیش کر دیں پھر ان دو شعروں کے بارے میں کہنے لگے کہ ان کو ثعلب نے آپ کی موجودگی میں پڑھا تھا اور آپ نے اپنے فلاں دفتر میں لکھوائے تھے قاضی نے وہ دفتر منگوا کر دیکھا تو واقعی وہ دو شعر اس میں لکھے ہوئے تھے جب ابن درید کو اس کا علم ہوا تو اس نے ابو عمر و الزاہد کے بارے میں وفات تک خاموشی اختیار کی اسی سال ابو عمر کی اتوار ۱۳ ذی القعدہ کو وفات ہوئی اور تدفین کے روز معروف کرخی کے قبر کے ساتھ دفن کئے گئے۔

محمد بن علی بن احمد بن رستم کی وفات اسی سال ہوئی۔

محمد بن علی کے حالات [۲] یہ محمد بن علی بن احمد بن رستم ابو جعفر المادرائی الکاتب ہیں۔ ۲۵۸ھ میں عراق میں پیدا ہوئے پھر

---

[۱] تاریخ بغداد ۲/ ۳۵۶، ۳۵۹ شذرات الذہب ۲/ ۳۷۰، ۳۷۱

[۲] تاریخ بغداد ۳/ ۶۸، ۸۱

بھائی احمد کے ہمراہ اپنے والد کی معیت میں مصر آ گئے اور وہاں پر چونکہ ابن احمد بن طولون کی طرف سے خراج کی وصولی پر مامور تھے پھر ترقی کرتے کرتے لوگوں کے سردار بن گئے احمد بن الحبلا ابیہ اور اس کی جماعت سے انہوں نے ابو حامد بیت کا سماع کیا خطیب نے ان کا ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ خود فرماتے ہیں کہ میرے دروازے پر ایک مشہور بزرگ رہتے تھے جو پہلے تاجر تھے کسی وجہ سے ان کا وظیفہ بند کر دیا گیا تھا میں نے اپنے والد کو خواب میں دیکھا کہ وہ مجھ سے کہہ رہے ہیں اے بیٹے اللہ سے ڈرو جس شخص کی عزت میں اور لوگ تمہارے دروازے پر ہیں وہ حیا اور بھوک کی وجہ سے ہلاک ہو رہے ہیں فلاں شخص کے پاس پھٹی ہوئی شلوار ہے اور اتنا فقیر ہے کہ اس میں طاقت نہیں تم روز اس کی مدد کرو۔

کہتے ہیں میں گھبرا کر بیدار ہوا اور میں نے اس کی مدد کرنے کا ارادہ کر لیا پھر بیدار ہونے کے بعد میں وہ خواب بھول گیا۔

ایک روز میں دارالخلافہ کی طرف جا رہا تھا کہ اچانک میری نظر اس شخص پر پڑی جو ایک کمزور سواری پر سوار تھا وہ مجھے دیکھ کر اتر کر میرے پاس آنے لگا تو اس کی پنڈلی ظاہر ہو گئی اور اس نے بغیر شلوار موزہ پہنا ہوا تھا جب مجھے وہ خواب یاد آیا تو میں نے اسے بلا کر ہزار دینار دیے اور کچھ کپڑے بھی دو ماہانہ رسد یا وظیفہ اس کا مقرر کر دیا اور آئندہ بھی مدد کرنے کا اس سے وعدہ کیا۔

احمد بن محمد اسماعیل: …… احمد بن محمد اسماعیل بن ابراہیم طباطبا بن اسماعیل بن ابراہیم بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب الشریف الحسنی المصری کی وفات اسی سال ہوئی علوی یا اشراف کا ایک قبیلہ ہے۔

موصوف شاعر مصری کی وفات بھی اسی سال ہوئی یہ مصر میں طالبین کے نقیب تھے مندرجہ ذیل انہی کے اشعار ہیں۔

(۱) محبوب کہنے لگی کہ ایک پتلا سا خیال میرے دل میں آیا وہ چلا گیا میں نے اسے کہا کہ کوئی نیا واقعہ مجھے بیان کر۔

(۲) میں نے کہا کہ تم نے خیال کیا ہے کہ کبھی وہ لاغری کی وجہ سے مر جائے اس نے کہا تم چاہتے ہو کہ پانی پر چلا جائے۔

(۳) وہ کہنے لگی کیا مجھ سے وعدہ کرو اس کی عادت ہے بجائے خوشی کے یہ وہ خیال ہے جو میرے دل میں گزرا۔

اس سال کے ختم ہونے سے پانچ روز قبل ان کا انتقال ہو گیا۔

واقعات ۴۲۶ھ

اس سال حجاج پر ظلم اور تشدد کرنے کے سبب کرخ اور سنیوں کے درمیان سخت جنگ ہوئی فریقین کے کافی افراد مارے گئے اسی رات میں دجلہ دریا کا پانی ۲۰ گز بڑھ گیا اور ایک صحرا بہہ گیا جس کی وجہ سے پہاڑ جیسے عالیشان مکانات کی چیزیں ظاہر ہوئی جو پہلے کبھی نہیں دیکھی گئی۔

اسی سال عراق بغداد کی جنگل کی جانب میں بادلوں کے ساتھ شدید ژالہ باری ہوئی جس کی وجہ سے کافی فصلیں ختم ہو گئیں اور کافی لوگ ہلاک ہو گئے۔

اسی سال معز الدولہ بن بویہ نے ناصر الدولہ بن حمدان سے مقابلے کی تیاری کی ناصر الدولہ نے خط و کتابت کر کے معز الدولہ کو سالانہ کچھ مال دینے کا وعدہ کیا جس کی وجہ سے اس نے ارادہ ترک کر دیا لیکن شرط کے باوجود جب مال نہ پہنچا تو معز الدولہ نے اپنے ارادہ پر عمل کر دکھایا۔

ماوراء النہر میں اس سال لوگوں کے حلق اور سینوں میں ورم کی بیماری پیدا ہو گئی جس کی وجہ سے اچانک اموات کا سلسلہ شروع ہو گیا حتیٰ کہ ایک چور گھر میں داخل ہونے کے لیے نقب لگا رہا تھا اسی دوران اس کی موت واقع ہو گئی اسی طرح ایک قاضی نے عدالت جانے کے لیے کپڑے پہنے اور ایک موزہ پہنا ہی تھا کہ اس کا انتقال ہو گیا۔

خواص کی وفات …… خواص میں سے اس سال مندرجہ ذیل لوگوں نے وفات پائی احمد بن عبداللہ بن حسین بن ابو بکر طاہر رازی کی وفات اسی سال ہوئی تھی یہ مشہور محدث تھے احادیث لکھواتے تھے اور صحیح مسلم الکبیر وغیرہ سے انہوں نے احادیث لکھی تھیں یہ ثقہ تھے اس سال ربیع الاول میں ان کی

وفات ہوئی۔

حسن بن خضر بن شاذان ابو علی الواسطی کی وفات اسی سال ہوئی تھی انہوں نے [illegible] یزید بن ہارون وغیرہ سے احادیث روایت کی تھیں ان سے امام بخاری نے صحیح بخاری میں احادیث روایت کی ہیں اسی سال ان کی وفات ہوئی اسی طرح ابن الجوزی نے منتظم میں ان کے حالات بیان کئے ہیں۔

ابو العباس الاصم کی وفات بھی اسی سال ہوئی۔

ابو العباس الاصم کے حالات (۱)   یہ ابو العباس محمد بن یعقوب بن یوسف بن معقل بن سنان بن عبداللہ اموی ہیں ان کے آزاد کردہ ابو العباس الاصم تھے ان کی ولادت ۲۴۷ھ میں ہوئی انہوں نے [illegible] کی زیارت کی ہے لیکن ان سے حدیث کا سماع نہیں کیا ان کے والد انہیں حصول حدیث کے لئے اصبہان، مکہ، مصر، شام، جزیرہ اور بغداد وغیرہ لے گئے تھے ان بلاد میں انہوں نے متعدد محدثین سے حدیث کا سماع کیا۔

ان کے بعد [illegible] سال تک مسلسل حدیث بیان کرتے رہے [illegible] ان کی سماعت ختم ہو گئی تھی کہ گدھے کے رینکنے کی آواز بھی نہیں سنتے تھے [illegible] سال تک اپنی مسجد میں اذان دیتے رہے [illegible] سال تک احادیث بیان کرتے رہے [illegible] کمزور ہو گئے دادا اور پوتے کے درمیان فرق کرنا مشکل ہو گیا یہ ثقہ صادق تھے [illegible] احادیث کو خوب یاد کرتے تھے احادیث سنتے تھے ان کی وفات سے ایک ماہ پہلے ہی ان کی بینائی ختم ہوئی تھی حافظے سے پوری احادیث [illegible] بیان کرتے تھے [illegible] سال کی عمر میں انہوں نے وفات پائی۔

واقعات ۳۴۶ھ

اسی سال ماہ رمضان میں بغداد میں زلزلہ آیا جس کی وجہ سے کافی انسان ہلاک ہو گئے اور بہت سی عمارتیں منہدم ہو گئیں [illegible] حلوان اور شہرزور کے علاقوں میں کثرت سے ٹڈیاں آئی تھیں جنہوں نے زمینوں کے غلے اور پھل ہلاک کر دیئے تھے۔

سنہ رواں ہی میں رومی نے آمد میافارقین میں داخل ہو کر پندرہ ہزار لوگوں کو قتل کر دیا تھا اور مساجد شہر کو ویران کر دیا۔

اسی زمانے میں معز الدولہ نے موصل پر حملہ کر کے ناصر الدولہ کے قبضے سے اسے آزاد کرا لیا، ناصر الدولہ بھاگ کر نصیبین چلا گیا پھر وہاں سے بھی فرار ہو کر میافارقین چلا گیا معز الدولہ وہاں بھی اس کے پیچھے آ گیا پھر یہ حلب فرار ہو گیا اپنے بھائی سیف الدولہ کے پاس ٹھہر گیا، اس کے بعد سیف الدولہ نے معز الدولہ کے پاس صلح کے لئے خط بھیجا چنانچہ [illegible] دونوں کے درمیان صلح ہو گئی اس کے بعد معز الدولہ بغداد واپس آ گیا۔

اس وقت بنی بویہ کی حکمرانی [illegible] کی جانب سے شہروں میں صحابہ کرام پر [illegible] گالی گلوچ ہونے لگا مصر، شام، عراق، خراسان، بغداد وغیرہ کے بادشاہ رافضی تھے جس کی وجہ سے صحابہ کرام [illegible] بہت زیادہ [illegible] ان کی تکفیر کی جانے لگی۔

سنہ رواں ہی میں معز الفاطمی نے ایک بہت بڑا لشکر اپنے غلام ابو الحسن جوہر [illegible] کی [illegible] انہوں نے دور دراز کے بہت سے مغربی شہروں کو فتح کر لیا تھا [illegible] بحر محیط تک پہنچ گئے تو [illegible] پانی [illegible] مچھلیاں پکڑ کر معز فاطمی کے پاس روانہ کر دیں جس کی وجہ سے فاطمی کے ہاں ان کا مرتبہ بڑھ گیا [illegible]

مشہورین کی وفات : خاص لوگوں میں سے اس سال وفات پانے والے افراد یہ تھے۔ الحسن بن عبد الرحمن ابن محمد بن زکریا بن صالح بن [illegible] ابو عبداللہ [illegible] کی وفات اسی سال ہوئی تھی انہوں نے حدیث کے لئے دور دراز کے اسفار کر کے احادیث کا سماع کیا چنانچہ حسن بن سفیان [illegible] ان سے [illegible] حافظ [illegible] مصنف تھے بہت سی [illegible]

---

(۱) [illegible]

اور ادب پر ان کی تصانیف مشتمل ہیں۔

ابوسعید بن یونس کی وفات اسی سال ہوئی تھی۔

ابوسعید بن یونس کے حالات[1]: یہ ابوسعید بن یونس عبدالرحمٰن بن یونس بن عبدالاعلیٰ الصدفی المصری الحافظ ہیں جو تاریخ مصر کے مصنف تھے انہیں بہت زیادہ احادیث یاد تھیں لوگوں کے حالات اور ان کی تواریخ سے بہت زیادہ واقف تھے ان کی تاریخ اہل مصر اور مصر آنے والوں کے لئے بہت زیادہ مفید تھی ابوالحسن علی ان کا ایک لڑکا تھا جو علم نجوم کا ماہر تھا جس نے خود اس کے بارے میں کچھ اصول بنائے تھے جو اس فن کے طالبین کے لئے بہت مفید تھے جیسا کہ حدیث کے طالبین کے لئے ان کے والد کے اقوال، تاریخ، حکایت بہت مفید ہیں جن کا سن ولادت ۲۸۱ھ ہے اسی سال ۲۶ جمادی الاولیٰ بروز سوموار انہوں نے قاہرہ میں وفات پائی۔

ابن درستویہ النحوی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

ابن درستویہ النحوی کے حالات[2]: ...... یہ عبداللہ بن جعفر بن درستویہ بن المرزبان ابومحمد الفارسی النحوی ہیں بغداد میں مقیم تھے عباس الدوری، ابن قتیبہ، مبرد سے انہوں نے احادیث کا سماع کیا ہے پھر ان سے دارقطنی وغیرہ نے احادیث کا سماع کیا ہے بہت سے علماء نے ان کی تعریف کی ہے جن میں سے ابوعبداللہ بن مندہ بھی ہیں اسی سال صفر میں ان کا انتقال ہوا۔

ابن خلکان نے ذکر کیا ہے کہ ان کی بہت مفید نحو وغیرہ کے متعلق بہت سی تصانیف تھیں۔

محمد بن حسن: ... محمد بن حسن بن عبداللہ بن علی بن محمد بن عبدالملک بن ابی الشوارب ابوالحسن قرشی اموی کا انتقال اسی برس ہوا تھا جو بغداد کے قاضی تھے حسن اخلاق کے مالک تھے اور حدیث سے بہت زیادہ شغف تھا اس کے باوجود فیصلہ کرنے میں رشوت لیتے تھے۔

محمد بن علی: ... محمد بن علی ابوعبداللہ الطائی الخطیب دمشق کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی میرا خیال ہے کہ خطیب باب الصغیر کے علاقے میں ایک گلی کا نام ہے یہ باقاعدہ دمشق کے خطیب تھے پر جمال خوبصورت شکل وصورت والے تھے اخلاق حسنہ کے مالک تھے ۱۲ ربیع الاول بروز جمعہ ان کی وفات ہوئی اور بادشاہ کے نائب اور بہت سے لوگوں نے ان کے جنازہ میں شرکت کی اسی طرح ابن عساکر نے بیان کیا ہے انہیں باب الصغیر کے نزدیک دفن کیا گیا۔

واقعات ۳۴۸ھ

اسی سال رافضیوں اور اہل سنت کے درمیان زبردست لڑائی ہوئی جس کے سبب متعدد افراد ہلاک ہوگئے اور باب الطاق کے نزدیک آگ لگ گئی اور دریائے دجلہ میں موصل کے بہت سے حاجی غرق ہوگئے۔

اسی زمانہ میں رومیوں نے طرطوس میں داخل ہو کر لوگوں کو قتل کر دیا اور بہت لوگوں کو گرفتار کر لیا اور لوگوں کا مال چھین لیا اور واپس لوٹ گئے رمضان میں بارش کم ہوئی جس کی وجہ سے اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ ہوگیا اور لوگوں نے بارش کے لئے دعا کی لیکن بارش نہیں آئی اور ہوا میں ٹڈیاں بہت نکلیں جنہوں نے ساری ہریالی ہلاک کر دی اس وقت لوگوں کے حالات بڑے پریشان کن تھے اصل میں یہ تقدیر الٰہی کا فیصلہ تھا۔

---

[1] تذکرۃ الحفاظ ۳/ ۸۹۸، ۸۹۹، شذرات ۲/ ۳۷۵، ۳۷۶

[2] تاریخ بغداد ۹/ ۴۲۸، ۴۲۹، شذرات الذہب ۲/ ۳۷۵

اسی سال معز الدولہ موصل سے بغداد آگیا وہاں اس نے اپنی لڑکی کی شادی اپنے بھتیجے سے کر کے اسے اس کے ساتھ بغداد روانہ کر دیا۔

خاص خاص افراد کی وفات خراسان میں اس سال سخت وبا پھیلی [illegible] ابو اسحاق ابراہیم بن شیبان القرمیسینی کی وفات اسی سال ہوئی یہ صوفیہ کے شیخ تھے ابو عبداللہ مغربی کی صحبت انہوں نے اختیار کی تھی ان کے عمدہ کلام میں سے ہے کہ جب دل میں اللہ کا خوف شہوات کی خواہشات سے نکال دیتا ہے تو [illegible] دنیا کی رغبت انسان سے ختم کر دیتا ہے۔

نیز ابو علی ثقفی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

ابوبکر النجاد کے حالات یہ احمد بن سلمان بن الحسن بن اسرائیل بن یونس ابوبکر النجاد الفقیہ ہیں ائمہ حفاظ میں سے تھے ان کی ولادت ۲۵۳ھ ہے عبداللہ بن احمد، ابوداؤد، ابو بکر بن ابی الدنیا اور ان کے علاوہ لوگوں کی ایک کثیر تعداد سے انہوں نے احادیث کا سماع کیا انہوں نے ننگے پاؤں پیدل چل کر احادیث حاصل کیں انہوں نے ایک مسند جمع کی [illegible] سنن میں ایک بہت بڑی کتاب لکھی۔

جامع المنصور میں ان کے دو حلقے لگتے تھے ایک فتوے کا اور دوسرا املاء حدیث کا ان سے دارقطنی، ابن رزقویہ، ابن شاہین، ابو محمد بن مالک [illegible] نے روایت کی ہیں [illegible] روزہ رکھتے تھے اور صرف ایک روٹی سے افطار کرتے تھے ایک لقمہ اس سے بچا کر رکھ لیتے تھے [illegible] کی عمر میں [illegible] ان کی وفات ہوئی۔

[illegible]

جعفر بن محمد بن نصیر بن قاسم کے حالات یہ جعفر بن محمد بن نصیر بن قاسم ابو محمد الخواص ہیں جو خلدی سے مشہور تھے [illegible] سے [illegible] اور حافظ [illegible] ثقہ صوفی [illegible] تھے۔

محمد بن ابراہیم بن یوسف [illegible]

[illegible] تھے۔

[illegible]

محمد بن جعفر بن محمد بن فضالہ [illegible] بن عبدالملک ابو بکر الآدمی [illegible] بہت شیریں تھی خوش الحانی سے قرآن [illegible] ایک مرتبہ [illegible] ابوالقاسم البغوی کے ساتھ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کے اٹھانے کے لئے تھا پھر سائل نے ان سے سوال کیا کہ آخر آپ کی بخشش کا سبب کیا بنا جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے اسی سال سے زائد عمر والے کو عذاب نہ دینے کی قسم اٹھا رکھی ہے صرف اس وجہ سے میری بخشش کر دی گئی۔

ابو عبداللہ بن احمد بن علی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

ابو محمد عبداللہ بن احمد بن علی کے حالات [1] یہ ابو محمد عبداللہ بن احمد بن علی بن الحسن بن ابراہیم بن طباطبا بن اسماعیل بن ابراہیم بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب علوی المصری ہیں یہ پانچ علاقے کے سردار اور بڑے لوگوں میں سے تھے ان کے گھر میں ہمیشہ حلوہ موجود رہتا تھا اور مستقل ایک آدمی رکھا ہوا تھا جو کہ پہلے حلوہ تیار کرتا رہتا تھا اور باری باری تمام لوگوں کے پاس حلوہ بھیجتے تھے کچھ کے گھر ہر روز بھیجتے تھے کچھ کے گھر جمعہ کے روز بھیجتے تھے کچھ کے گھر مہینے میں ایک مرتبہ بھیجتے تھے اور کافور الاخشید کے پاس ہر روز حلوے کے دو پیالے اور ایک روٹی بھیجتے تھے۔

معز الفاطمی نے قاہرہ آنے کے بعد ان سے سوال کیا کہ آپ اہل بیت میں سے کس کی طرف منسوب ہیں انہوں نے جواب دیا کہ یہ سوال لوگوں سے کرنا چنانچہ اس نے شہر میں داخل ہونے کے بعد اشراف کو جمع کیا اور تلوار نکال کر کہا یہ میرا نسب ہے پھر ان پر سونا بکھیر دیا اور کہا یہ میرا ذاتی شرف ہے تب لوگوں نے کہا ہم نے قبول کیا اور ہم نے علامت کی تصحیح کی یہ ہے کہ اس قسم کی باتیں کرنے والا اس کا لڑکا یا کوئی دوسرا شریف ہوگا کیونکہ اس کی وفات اسی سال ۶۲ سال کی عمر میں ہوئی اور معز مصر میں سن ۳۶۲ھ میں آیا جیسا کہ عنقریب آ جائے گا۔

واقعات ۳۳۹ھ

اسی سال عیسیٰ بن المکتفی کی اولاد سے آذربائیجان میں ایک شخص کا ظہور ہوا جس کا لقب مستجیر باللہ رکھا گیا اور اس نے لوگوں کو آل محمد کے حامیوں میں داخل ہونے کی دعوت دی کیونکہ ان دنوں میں مرزبان کی حکومت میں فساد آ چکا تھا چنانچہ زبردست مقابلہ ہوا اور آخر مستجیر باللہ کے ساتھی شکست کھا گئے اور خود اسے گرفتار کر لیا گیا اور وہیں اس کی وفات ہو گئی جس کی وجہ سے اس کی طاقت کمزور ہو گئی۔

اسی زمانہ میں سیف الدولہ بن حمدان نے رومیوں کے شہروں میں داخل ہو کر ان پر حملہ کر کے کافی ساتھیوں کو قتل کر دیا اور ان کے بہت سے قلعے فتح کر لئے ان کے کافی شہروں کو جلا دیا اور بچوں اور عورتوں کو گرفتار کر لیے اور مال غنیمت حاصل کر کے واپس آ رہا تھا کہ رومیوں نے ان پر حملہ کر دیا اور ان کی واپسی میں رکاوٹ ہو گئے بڑی جدوجہد کے بعد مشکل تین سو سواروں کے ساتھ جان بچا کر نکلنے میں کامیاب ہوا۔

اسی سال بغداد میں سنیوں اور رافضیوں کے درمیان بڑی زوردار لڑائی ہوئی جس میں بہت سے افراد ہلاک ہو گئے۔

سال رواں کے آخر میں مصر کے حاکم انوجور بن الاخشید کا انتقال ہو گیا اس کے بعد اس کا لڑکا علی مصر کا حاکم بنا۔

اسی زمانہ میں اہواز اور واسط کے حاکم ابوالقاسم عبداللہ بن ابی عبداللہ البریدی کا انتقال ہو گیا اسی زمانہ میں مصری حجاج جب ایک وادی میں ٹھہرے تو اوپر سے سیلاب آیا اور بہا کر سب کو دریا میں ڈال دیا۔

سال رواں ہی میں ترکی کے دو سو خیموں کے باشندوں نے اسلام قبول کر لیا جس کی وجہ سے ان کا نام ترک ایمان رکھا گیا پھر مختصر ہو کر ترکمان بن گیا۔

مظفر بن حاجب کاتب کی وفات کا واقعہ بھی اسی سال پیش آیا یہ بڑے ہی خوش نصیب انسان تھے اور دنیا والوں کی طرح ان کے ٹھاٹھ باٹھ تھے ایک روز یہ اپنی شاندار سواری پر جا رہے تھے کہ ایک شخص کی آواز سنی جو قرآن کریم کی ایک آیت تلاوت کر رہا تھا جس کا ترجمہ ہے کیا اب تک ایمان والوں کے لئے وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اور جو کچھ اللہ نے نازل کیا ہے اس سے ڈر جائیں (سورۃ الحدید آیت ۱۶) یہ آیت سن کر مظفر نے چیخ مار کر کہا ہاں وقت آ گیا ہے چنانچہ بار بار یہی جملہ کہا پھر رونا شروع کر دیا پھر سواری سے اتر کر کپڑے نکال کر پھینک دیے اور دریائے دجلہ میں داخل ہو کر ستر پوشی کی اور اسی میں کھڑے رہے یہاں تک کہ ان

---

[1] وفیات الاعیان ج ۳ ص ۸۱،۸۲

جن لوگوں کا مال ظلم کے ذریعے لیا تھا وہ واپس کیا اور باقی صدقہ کر دیا اب جن کے پاس کچھ بھی نہ تھا ایک شخص ان کے پاس سے گذرا تو اس نے انہیں دو کپڑے دیے انہوں نے ان کپڑوں کو پہن کر حج کیا اور سب کچھ کو خیر باد کہہ کر وفات تک عبادت میں مشغول ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔

ابو علی الحافظ کا انتقال بھی اسی سال ہوا۔

ابو علی الحافظ کے حالات[۱] ... یہ ابو علی الحافظ حسین بن علی بن یزید بن داؤد نیشاپوری ہیں حفاظ متقنین مصنفین کے ائمہ میں سے ہیں دار قطنی کا قول ہے کہ یہ امام اور مہذب یا تہذیب یافتہ تھے ابن عقدہ ان جیسا اکرام اور تواضع کسی کا نہیں کرتے تھے آپ نے بہتر سال کی عمر میں جمادی الاولیٰ میں وفات پائی۔

حسان بن محمد بن احمد بن مروان کی وفات اسی سال ہوئی۔

حسان بن محمد بن احمد بن مروان کے حالات[۲] ... یہ حسان بن محمد بن احمد بن مروان ابو الولید القرشی الشافعی ہیں جو اپنے زمانے کے خراسان میں امام و محدث تھے اور سب سے بڑے زاہد اور عابد تھے فقہ کی تعلیم انہوں نے ابن سریج سے حاصل کی حدیث کا سماع حسن بن سفیان وغیرہ سے کیا تھا ان کی متعدد تصانیف ہیں ہم نے ان کے حالات طبقات الشافعیین میں بیان کر دیے ہیں ان کی وفات اسی سال ربیع الاول میں بہتر سال کی عمر میں جمعہ کی شب ہوئی تھی۔

محمد بن ابراہیم بن خطاب کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

محمد بن ابراہیم بن خطاب کے حالات[۳] .... یہ محمد بن ابراہیم بن خطاب ابو سلیمان الخطابی ہیں انہوں نے کافی محدثین سے حدیث کا سماع کیا اور بڑی عمدہ عمدہ تصانیف چھوڑی ہیں ان میں ابو داؤد کی شرح معالم السنن بخاری کی شرح الاعلام ہے اور غریب الحدیث بھی ہیں یہ انتہائی سمجھ دار ہر حال خصوصاً لغت، معانی، فقہ کے بہت بڑے عالم تھے ان کے چند شعر یہ ہیں:

(۱) وقت تک تم زندہ ہو سب کے پاس جاؤ ان سے کیونکہ یہ دنیا دار المدارات ہے۔
(۲) عنقریب ہر شخص (چاہے وہ تمہارے گھر سے واقف ہو یا ناواقف) کچھ شرمندگیوں کے ساتھ زندگی دیکھے گا۔

ابو الفرج ابن الجوزی نے ان کے حالات حرف خاء اسی طرح بیان کیے ہیں۔

عبد الواحد بن عمر بن محمد کی وفات اسی سال ہوئی۔

عبد الواحد بن عمر بن محمد کے حالات[۴] ... یہ عبد الواحد بن عمر بن محمد بن ابی ہاشم ہیں یہ اپنے زمانہ میں تجوید کے سب سے بڑے عالم تھے اس موضوع پر ان کی متعدد تصانیف ہیں یہ ثقہ اور امین لوگوں میں سے تھے ابن مجاہد ابو بکر بن ابی داؤد سے انہوں نے احادیث روایت کی ہیں اور ان سے ابو الحسن الحمامی نے احادیث روایت کی ہیں اسی سال شوال میں ان کی وفات ہوئی اور خیزران کے قبرستان میں مدفون ہوئے۔

ابو احمد العسال کی وفات اسی سال ہوئی تھی۔

ابو احمد العسال کے حالات[۵] یہ امام العسال الحافظ محمد بن احمد بن ابراہیم بن سلیمان بن محمد ابو احمد العسال الاصفہانی ہیں جو ائمہ

---

[۱] تاریخ بغداد ۸/۷۱، تہذیب ابن عساکر ۴/۲۰، ۴/۲۵
[۲] تذکرۃ الحفاظ ۳/۸۹۶، ۸۹۵ شذرات الذہب ۲/۲۸۰
[۳] تذکرۃ الحفاظ ۳/۱۰۱۸ الانساب [illegible] ۴۵۳
[۴] تاریخ بغداد ۱۱/۷-۸ شذرات الذہب ۲/۳۸۱، ۲۸۱
[۵] تاریخ بغداد ۱/۲۷۰ تذکرۃ الحفاظ ۳/۸۸۸، ۸۸۶

[illegible] ایک [illegible]

[illegible]

واقعات ۳۵۰ھ

اسی سال محرم میں معز الدولہ کا پیشاب بند ہو گیا جس سے اسے بڑی پریشانی ہوئی [illegible] سبکتگین اور وزیر مہلبی کو [illegible] اور انہیں اپنے بیٹے [illegible] اہواز جانا چاہا [illegible] کے خیال میں بغداد کی [illegible] پیشاب بند [illegible] اس کی مخالفت کرتے رہے [illegible] بغداد [illegible] کے لئے [illegible] ایک مکان تعمیر کروایا [illegible] کی وجہ سے ہوگی۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہوئے مصر کے حاکم ابوالقاسم علی بن اخشید ... ان کی مدت خلافت ساڑھے سات سال تھی جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے۔

خواص کی وفات خواص میں سے وفات پانے والے افراد میں یہ حضرات تھے جن کا ذکر ہے ان کی وفات اسی سال ہوئی تھی۔

ابو سہل بن زیاد القطان کے حالات(۱) یہ احمد بن محمد بن عبداللہ بن زیاد ابو سہل القطان ہیں یہ ثقہ حافظ قرآن کریم کی بہت زیادہ تلاوت کرنے والے اور اس کے معانی و مطالب اچھی طرح اخذ کرنے والے تھے چنانچہ انہوں نے ... کے متعلق قرآن پاک کی اس آیت سے استدلال کیا ہے۔

> "اے ایمان والو! تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جنہوں نے کفر اختیار کیا اور اپنے بھائیوں سے جب وہ سفر میں ہوں یا جہاد کی حالت میں ہوں کہا کہ اگر وہ ہمارے پاس ہوتے تو نہ مرتے اور نہ قتل کیے جاتے۔" (آل عمران: ۱۵۶)

اسماعیل بن علی بن اسماعیل کا بیان اسماعیل بن علی بن اسماعیل بن بیان بن داؤد ابو محمد الخطبی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی انہوں نے ابن ابی اسامہ، عبداللہ بن احمد بن حنبل وغیرہ سے احادیث روایت کی ہیں اور ان سے دارقطنی وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں یہ فاضل ادیب اور لوگوں کے احوال سے واقف تھے مشہور سوالوں پر مشتمل انہوں نے ایک تاریخ مرتب کی تھی یہ بہت ثقہ اور سچے تھے اسی سال جمادی الآخر میں ان کی وفات ہوئی تھی ان کی کل عمر اکیاسی سال تھی۔

احمد بن محمد بن سعید احمد بن محمد بن سعید بن عبید اللہ بن احمد بن سعید بن علی بن مرۃ ابو عمر القرطبی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ ابن فطیس سے مشہور تھے ان کا خط بہت عمدہ اور مشہور تھا یہ ابن حزم کے لیے احادیث لکھتے تھے ابن عساکر نے ان کے حالات بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اسی سال ذوالحجہ میں ان کی وفات ہوئی تھی۔

تمام بن محمد العباسی تمام بن محمد بن عباس بن عبدالمطلب ابوبکر الہاشمی العباسی کی وفات بھی اسی سال ہوئی ہے انہوں نے عبداللہ بن احمد سے احادیث روایت کی ہیں اور ان سے ابن رزقویہ نے احادیث بیان کی ہیں اسی سال اکیانوے سال کی عمر میں ان کا انتقال ہوا۔

حسین بن قاسم ابوعلی الطبری …… الحسین بن قاسم ابوعلی الطبری الفقیہ الشافعی کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ فقہ کے ماہر لوگوں میں سے تھے انہوں نے ہی سب سے پہلے اختلافیات میں کتاب لکھی اسی طرح ان کی ایک دوسری کتاب الایضاح فی المذہب ہے المحرر بھی ان کی کتاب ہے اسی طرح اصول فقہ میں بھی انہوں نے کتاب لکھی ہے اس کے علاوہ اور بھی ان کی تصانیف ہیں ہم نے طبقات میں ان کا ذکر کر دیا ہے۔

عبداللہ بن اسماعیل بن ابراہیم …… عبداللہ بن اسماعیل بن ابراہیم بن عیسیٰ بن جعفر بن ابی جعفر المنصور الہاشمی ابو محمد الامام ہیں جو ابن بریہ سے مشہور تھے ان کا سن ولادت ۲۶۳ھ ہے یہ ابن ابی الدنیا وغیرہ سے انہوں نے احادیث روایت کی ہیں اور ان سے رزقویہ نے احادیث بیان کی ہیں یہ جامع المنصور میں ایک طویل مدت تک خطیب رہ چکے ہیں ۳۳۰ھ میں انہوں نے آخری خطبہ دیا اور اس سے پہلے ایک پورا سال خطبہ دیا اور اس میں سن ۳۲۹ھ میں راضی نے خطبہ یا منصور کی طرف نسبت میں ... اسی سال صفر میں ان کی وفات ہوئی۔

عتبہ بن عبداللہ …… عتبہ بن عبداللہ بن موسیٰ بن عبیداللہ ابو السائب القاضی الہمدانی الشافعی کی وفات بھی اسی سال ہوئی یہ فاضل دیندار اور قاضی رہ چکے تھے ان میں لوگوں کے معاملات خراب کرنے کی بہت زیادہ طاقت تھی۔

ان کی وفات کے بعد کسی نے ان کو خواب میں دیکھا تو ان کا حال پوچھا جواب دیا کہ لوگوں کے معاملات خراب کرنے کے باوجود اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرما دی اور مجھے جنت میں داخل کر دیا اور مجھ سے میرے مولیٰ نے فرمایا کہ کیوں کہ میں نے اپنے اوپر لازم کیا ہے کہ اپنی ساتھ کے

بڑے شخص کو عذاب نہیں دوں گا اس وجہ سے میں نے تم کو قتل دیا شافعیہ میں سب سے پہلے یہی بغداد میں قاضی ہے۔

محمد بن احمد بن حیان: ... محمد بن احمد بن حیان ابو بکر المعروف بغدادی ثم الاہوازی کی وفات بھی اسی سال ہوئی، انہوں نے یحییٰ بن ابی طالب، حسن بن مکرم وغیرہ سے احادیث بیان کی ہیں ستاسی سال کی عمر میں انہوں نے وفات پائی۔

ابو علی خازن: ... ابو علی الخازن کی وفات اسی سال شعبان میں ہوئی ان کے گھر میں خزانے اور دوسروں کے پاس ان کی امانتیں تھیں جن کی قیمت تقریباً چار لاکھ درہم تھی۔

واقعات ۳۵۱ھ

اس سال دو ہزار رومی جنگجوؤں نے دمستق کے ساتھ حلب میں داخل ہونے کی کوشش کی انہوں نے اچانک حملہ کیا تھا سیف الدولہ بن حمدان اپنے موجود جنگجوؤں کو لے کر ان کے مقابلہ میں نکلا لیکن افراد کم ہونے کی وجہ سے شکست کھا گیا اور اس کے کافی ساتھی ہلاک کر دیئے گئے سیف الدولہ بے صبری کی وجہ سے جلدی سے بھاگا دمستق نے سیف الدولہ کا گھر لوٹ لیا اس میں موجود اموال جائیداد آلات حرب سب پر قبضہ کر لیا اور عورتوں اور بچوں کو بھی گرفتار کر لیا اس کے بعد انہوں نے حلب کی چار دیواری کا محاصرہ کر لیا شہر والوں نے ان کا مقابلہ کر کے ان کے کافی ساتھیوں کو قتل کر دیا۔

اس موقع پر رومیوں نے چار دیواری میں کئی جگہ سوراخ کیے اور اندر پہنچ گئے لیکن مسلمانوں نے ان کو داخل نہیں ہونے دیا رات کے وقت انہوں نے وہ تمام شگاف بند کر دیئے اور صبح کو دیوار بالکل پہلے کی طرح تھی اور انہوں نے اس کا محاصرہ کیا ہوا تھا۔

اس کے بعد مسلمانوں کو یہ خبر ملی کہ شہر میں بدمعاشوں لٹیروں نے لوٹ مار مچا رکھی ہے اس خطرہ کی وجہ سے لوگ اپنے گھروں کو لوٹے پیچھے سے رومیوں نے حلب کی چار دیواری پر قبضہ کر لیا اور وہ شہر میں داخل ہو گئے اپنے سامنے آنے والے کو قتل کر دیتے اسی طرح انہوں نے بے شمار مسلمانوں کو قتل کر دیا اور ان کے اموال کو لوٹ لیا اور بچوں اور عورتوں کو گرفتار کر لیا جتنے بھی رومی قیدی تھے جو مسلمانوں کی قید سے آزاد ہوئے انہوں نے تلوار اٹھا کر مسلمانوں کو قتل کرنا شروع کر دیا انہوں نے لوگوں پر بہت ظلم کیا اور دس ہزار سے زائد مسلمانوں کو گرفتار کر لیا جن میں بیٹے اور بچیاں کافی عورتیں اور دو ہزار کے قریب نوجوان تھے جو رعایا انہوں نے مساجد کو ویران کر کے علاوہ الانوشین کے کنوؤں پر جو پانی والا نالہ تھا اس کو گندگی سے بھر دیا اور جن چیزوں کو وہ اٹھا کر نہیں لے جا سکتے تھے ان کو آگ لگا دی شہر میں وہ نو دن تک اسی طرح بدمعاشی اور قتل و غارتگری کرتے رہے یہ سب کچھ ان لٹیروں بدمعاشوں کے سبب ہوا اسی طرح ان کا حاکم ابن حمدان رافضی ہونے کی وجہ سے شیعوں سے محبت اور اہل سنت سے عداوت رکھتا تھا اس وقت حلب والوں کو پے در پے مصائب و آلام کا سامنا کرنا پڑا۔

اس کے بعد سیف الدولہ کی جانب سے حملہ کے خطرہ کی وجہ سے دمستق نے یہاں سے واپسی کا ارادہ کیا تو اس کے بھتیجے نے کہا کہ قلعوں کو چھوڑ کر آپ کہاں جا رہے ہیں ان میں مسلمانوں کا کافی مال اور بہت سی عورتیں ہیں دمستق نے جواب دیا کہ ہم نے امید سے زیادہ کامیابی حاصل کر لی ہے دوسرا یہ کہ ان قلعوں میں جنگجو بھی ہیں لیکن اس کا بھتیجا نہیں مانا بالآخر دمستق نے اجازت دے دی چنانچہ اس نے ایک لشکر کے ہمراہ قلعہ کا محاصرہ کر کے چار دیواری پر سے مسلمانوں نے ایک پتھر مارا جس کی وجہ سے اسی وقت اس کا خاتمہ ہو گیا پھر دمستق نے دو ہزار مسلمان قیدیوں کو اپنے سامنے بلا کر ایک ایک کر کے سب کو قتل کر دیا پھر دوبارہ اس نے حملہ کر دیا۔

محرم میں رومی عین زربہ میں داخل ہو گئے وہاں کے باشندوں نے ان سے امان طلب کی تو انہوں نے انہیں اس شرط پر امان دی کہ سب لوگ جامع مسجد میں داخل ہو جائیں جو بھی باہر رہے گا اسے قتل کر دیا جائے گا پھر اعلان کیا کہ مسجد سے نکل کر جہاں جی چاہیں چلے جائیں اگر

کوئی مسجد میں مل گیا تو اسے ختم کر دیا جائے گا چنانچہ سب مسجد سے نکل گئے اس موقع پر کافی لوگ ہلاک ہو گئے پھر وہ سرا شہر کی سمت جا رہے تھے اور انہیں کوئی خبر نہیں تھی کہ کہاں جا رہے ہیں راستے میں بھی بہت سے افراد ہلاک ہو گئے لوگوں کے مسجد سے نکلنے کے بعد دمستق نے مسجد کو منہدم کر دیا اور اس کے منبر کو توڑ دیا اور شہر کے ارد گرد لگے ہوئے چالیس ہزار کھجور کے درختوں کو کاٹ دیا اور شہر کی چار دیواری اور تمام نشانات منہدم کر دیے اور شہر کے چالیس قلعوں کو فتح کر لیا بعض کو گرا دیا اور بعض کو ان کے ذریعہ اس ملعون نے لوگوں کی ایک بڑی تعداد کو قتل کیا اور امیر بن [illegible] سیف الدولہ کی جانب سے منبج کا نائب ہو تا ابو فراس بن سعید بن حمدان بھی تھا جو کہ ادیب بہت شعر کہنے والا شاعر تھا اور [illegible] ۲۱ برس ہے۔

پھر اس کے بعد انہوں نے قصر پر خروج کیا وہاں کے نائب [illegible] کہ ابن زیات نے چار سو جنگجوؤں کے ساتھ ان کا مقابلہ کیا لیکن رومیوں نے ان میں سے اکثر کو قتل کر دیا اس کے بعد قسطنطنیہ کے بادشاہوں کا خط آ گیا تو وہ روزے رکھنے میں مشغول ہو گئے اس سے فارغ ہو کر پھر انہوں نے اچانک حلب پر حملہ کیا جس کا بیان گزر چکا ہے۔

اسی سال رافضیوں نے مساجد کے دروازوں پر مختلف نعرے لکھے جن میں سے چند یہ ہیں:

(۱)... حضرت معاویہ پر لعنت ہو۔

(۲)... حضرت فاطمہ کے حق کے غاصب یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر اللہ کی لعنت ہو۔

(۳)... حضرت عباس کو شوریٰ سے نکالنے والوں پر یعنی فاروق اعظم رضی اللہ عنہ پر اللہ کی لعنت ہو۔

(۴)... ابوذر کو جلاوطن کرنے والے یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر اللہ کی لعنت ہو (۵) حضرت حسن کو ان کے نانا جان کے پاس دفن نہ کرنے دینے والوں پر اللہ کی لعنت ہو۔

اللہ تعالیٰ تمام صحابہ سے راضی ہو اور ان پر لعنت کرنے والوں پر اللہ کی لعنت ہو۔ جب معز الدولہ کو ان نعروں کا علم ہوا تو اس نے اس پر کسی قسم کی ناراضگی کا اظہار نہیں کیا اور نہ ہی ان کو ختم کرنے کا حکم دیا۔

اس کے بعد معز الدولہ کو اطلاع ہوئی کہ مسلمانوں نے ان عبارتوں کو مٹا کر ان کی جگہ یہ عبارت لکھ دی ہے شروع سے لے کر آخر تک آل محمد پر ظلم کرنے والوں پر اللہ کی لعنت ہو لیکن معز الدولہ نے اس میں حضرت معاویہ پر لعنت کا اضافہ کروا دیا اللہ تعالیٰ اسے اور تمام رافضیوں کو برباد کرے اور ان کی کسی قسم کی مدد نہ کرے۔ اسی طرح حلب کے حاکم سیف الدولہ بن حمدان میں بھی رافضیت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی لیکن اللہ کی جانب سے اس قسم کے لوگوں کی مدد نہیں کی جاتی بلکہ اللہ تعالیٰ ان کے دشمنوں کو ان پر مسلط کر دیتا ہے جو خبیث انبیاء اور علماء کے متعلق اپنے امراء اور آباؤ اجداد کی تقلید کرتے ہیں۔

اسی بنا پر مصر و شام پر جب فاطمیین (جن میں رافضی بھی تھے) کا قبضہ ہوا تو ساحل شام اور بیت المقدس سمیت شام حتیٰ کہ بیت المقدس پر بھی ان کی نحوست کی وجہ سے فرنگیوں کا قبضہ ہو گیا اور مسلمانوں کے قبضہ میں حلب، حمص، حماۃ، دمشق کے علاوہ چند ہی شہر رہ گئے اور تمام ساحل وغیرہ پر فرنگیوں کا قبضہ ہو گیا اور دین نصاریٰ کے اعلیٰ مقامات اور شاہی خانوں میں ناقوس بجتے رہے اور معظم مقامات (مساجد وغیرہ) میں صحابہ کرام کی تکفیر کی جانے لگی اور مسلمان ان کے ساتھ مصیبت زدہ زندگی اور دین میں تنگی کے ساتھ رہے۔

جن شہروں میں مسلمانوں کا قبضہ تھا ان میں بھی مسلمانان شام فرنگیوں سے خوفزدہ رہے انا للہ وانا الیہ راجعون اور حقیقت یہ مسلمانوں کی بد اعمالیوں اور رافضیوں کی جانب سے صحابہ کرام پر گالیوں کی سزا تھی۔

اس سال صحابہ کرام پر تبرا کرنے کی وجہ سے مصر والوں پر بھی بڑا فتنہ برپا ہوا جس میں لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد قتل ہوئی۔

اسی زمانہ میں سیف الدولہ نے حلب شہر کی تعمیر کروائی اور اپنے غلام نجا کو بھیجا چنانچہ اس نے بلاد روم میں داخل ہو کر کافی لوگوں کو قتل کر دیا اور بہت سوں کو گرفتار کر لیا اور مال غنیمت لے کر صحیح سالم واپس آ گیا اس کے بعد سیف الدولہ نے اپنے دربان کو طرطوس کے لشکر کے ساتھ بھیجا انہوں نے بھی بلاد روم میں داخل ہو کر کافروں کو گرفتار کر لیا اور مال غنیمت لے کر صحیح سالم واپس آ گئے۔

اسی زمانے میں معز فاطمی نے بلاد مغرب کا [illegible] فتح کیا [illegible] جو بہت [illegible] [illegible] [illegible] کے [illegible] سے بعد فتح کیا جا سکا تھا۔

فرنگیوں نے جب جزیرہ اقریطش پر قبضہ کا ارادہ کیا تو وہاں کے باشندوں نے معز سے مدد طلب کی چنانچہ اس نے ایک لشکر بھیجا جس نے فرنگیوں کو بھگا دیا۔

ثوماس کی وفات اس سال [illegible] افراد کی وفات ہوئی۔

الحسن بن محمد بن ہارون المہلبی الوزیر کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی یہ تیرہ سال تک معز الدولہ کے وزیر رہے تھے ان میں [illegible] بردباری اور سنجیدگی بہت تھی ابو [illegible] صاحب نے ان کا ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ میں ایک مرتبہ وزیر کے پاس تھا کوئی [illegible] کے پاس دوات اور ایک [illegible] [illegible] ہوئے تھے اس وقت ابو الفضل بن عبد اللہ [illegible] بھی وہاں پر بیٹھے ہوئے تھے [illegible] مجھے کہا [illegible] [illegible] کسی شخص کو کہیں اسے فروخت کر کے اپنی ضرورت پوری کر لوں میں نے کہا [illegible] وزیر کے کس کام آئے گا انہوں نے جواب دیا [illegible] کے خزانوں میں جمع ہو جائے گا۔

وزیر مہلبی نے ہماری بات سن لی لیکن ہمیں محسوس نہیں ہونے دیا [illegible] وزیر نے وہ دوات [illegible] [illegible] [illegible] اپنے لئے بیچ [illegible] [illegible] اس کے بعد [illegible] ہم اس [illegible] گئے تو [illegible] دوات [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] وقت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] وزیر نے [illegible] [illegible] [illegible] آپ نے [illegible] [illegible] [illegible] آپ [illegible] [illegible] بیچ [illegible] ہیں۔

مہلبی نے اسی سال چونسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی۔

دعلج بن احمد بن دعلج بن عبد الرحمن دعلج بن احمد بن دعلج بن عبد الرحمن ابو محمد السجستانی المعدل کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی انہوں نے خراسان، حلوان، بغداد، بصرہ، کوفہ، مکہ کا سفر کر کے محدثین سے احادیث کا سماع کیا یہ مالداروں میں سے تھے اور علماء پر بہت زیادہ خرچ کرنے والے تھے ان کے بہت سے صدقات جاریہ اور وقف کی ہوئی چیزیں ہیں جن سے بغداد اور خراسان کے محدثین نے بہت فائدہ اٹھایا بغداد میں ان کا بہت شاندار اور عالی شان مکان تھا یہ کہا کرتے تھے کہ دنیا میں بغداد کی مانند کوئی شہر نہیں اور بغداد میں قطیعہ کی مانند کوئی محلہ نہیں اور قطیعہ میں دار ابی خلف کی مانند اور دار ابی خلف میں میرے گھر کے مانند کوئی جگہ نہیں ہے۔

امام دارقطنی نے ان کی ایک مسند تصنیف کی تھی انہیں اگر کسی حدیث کے بارے میں شک ہوتا تو پوری روایت کو چھوڑ دیتے تھے۔

دارقطنی کا قول ہے کہ میں نے مشائخ میں ان سے بڑا کوئی پختہ نہیں دیکھا اہل علم اور ضرورت مندوں پر بہت خرچ کرتے تھے۔

ایک دفعہ کسی تاجر نے ان سے دس ہزار دینار قرض لے کر تجارت کی تو اسے تیس سال میں تیس ہزار دینار نفع ہوا تو وہ تاجر ان میں سے دس ہزار دینار لے کر ان کے پاس واپس کرنے کے لئے گیا ان کے پاس پہنچ کر شیخ نے پہلے فارغ ہو کر پوچھا کہ آپ کس لئے تشریف لائے ہیں اس تاجر نے کہا کہ میں نے آپ سے بہت عرصہ پہلے دس ہزار دینار قرض لیا تھا اس سے میں نے تجارت کی اور تیس سال میں اس سے تیس ہزار دینار کا نفع ہوا ہے شیخ نے کہا کہ میں نے تمہیں یہ قرض واپس لینے کے لئے تھوڑی دیا تھا اس رقم کو اپنے پاس رکھو اللہ تعالیٰ تمہارے مال میں برکت عطا کرے۔

اس تاجر نے جاتے ہوئے ایک سوال کیا کہ آپ کے مال میں اس قدر برکت کیسے ہوئی شیخ نے جواب دیا کہ میں حدیث کے پڑھنے میں مشغول تھا کہ ایک روز ہوا وغیرہ میں کامیاب ہو کر ایک شخص میرے پاس آیا اور اس نے مجھے دس لاکھ دینار دیے اور کہا کہ ان سے تجارت کرنا نفع میرے اور تمہارے درمیان نصف نصف ہوگا اور اگر نقصان ہوا تو وہ مجھ پر ہوگا اور میری ایک نصیحت یاد رکھنا کہ اگر تمہارے پاس کوئی ضرورت مند آجائے تو اسے ضرور اس میں سے دینا اور کبھی میرے مال سے نہ روکنا۔

اس کے بعد ایک روز وہ میرے پاس آ کر مجھ سے کہنے لگا کہ [illegible] جا رہا ہوں اگر میں مر جاؤں تو میرا مال [illegible] سے بانٹ دینا۔

شیخ نے اس کو جمعہ کے دن [illegible] اس واقعہ کی خبر [illegible] اسی سال ذوالحجہ میں شیخ کی وفات ہوئی۔

عبد الباقی بن قانع کی وفات بھی اسی سال ہوئی۔

عبد الباقی بن قانع کے حالات[1] ... یہ عبد الباقی بن قانع بن مرزوق ابو الحسین اموی ہیں جو اموی کے آزاد کردہ غلام تھے انہوں نے [illegible] احادیث [illegible] دار قطنی وغیرہ نے [illegible] آخر عمر میں ان کا حافظہ کمزور ہو گیا تھا۔

دار قطنی کا قول ہے کہ [illegible] غلطی کرتے تھے اسی سال شوال میں ان کی وفات ہوئی تھی۔

ابو بکر النقاش المفسر کے حالات[2] ... یہ محمد بن حسن بن محمد بن زیاد بن ہارون بن جعفر النقاش المفسر المقری ہیں جو اہل موصل کے آزاد کردہ غلام تھے [illegible] انہوں نے مختلف شہروں میں [illegible] سے احادیث [illegible] بیان کی ہیں [illegible] اسی وجہ سے [illegible] ان کی [illegible] ہیں۔

ان کی تفسیر [illegible] دار قطنی نے ان کی [illegible] کی ہے [illegible] اور [illegible] کتاب [illegible] العاملون [illegible]

[illegible] ابو الحسن [illegible] کہتے ہیں کہ میں ان کی وفات کے وقت حاضر تھا [illegible] وہ اپنے رب سے [illegible] آیت پڑھ رہے تھے:

لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعَامِلُوْنَ (الصافات: ۶۱)

اس کے بعد شوال [illegible] ان کی وفات ہوئی اور [illegible] میں دفن کیے گئے۔

محمد بن سعید ابو بکر الحربی الزاہد کی وفات بھی اسی سال ہوئی جو ابن الضریر سے مشہور تھے [illegible] قبر [illegible] دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

واقعات ۳۵۲ھ

اسی سال دس محرم کو معز الدولہ (اللہ تعالیٰ اس کا برا حشر کرے) نے بغداد کے بازاروں کے بند کرنے کا حکم دیا اور [illegible] عورتیں [illegible] بالوں کے ساتھ چہروں پر طمانچے مارتی ہوئی حسین بن علی پر نوحہ کرتی ہوئی بازاروں میں چلی جائیں [illegible] بادشاہ [illegible] کے لئے [illegible] اہل سنت [illegible] بغداد [illegible] کا حکم [illegible] نے یہ حکم دیا یہ ایک عجیب رسم تھا اس وقت [illegible] بدعت [illegible] کو [illegible] رہا تھا۔

---

[1] تاریخ بغداد: ۱۱/ ۸۸، ۸۹۔ تذکرۃ الحفاظ: ۳/ ۸۸۳، ۸۸۴

[2] شذرات الذہب: ۳/ ۸، ۹۔ لسان المیزان: ۵/ ۱۳۲

اسی سال رومیوں نے رہا پر غارتگری کرتے ہوئے اس کے باشندوں کو قتل کر دیا بچوں کو گرفتار کر لیا اور صحیح سالم واپس لوٹ آئے پھر دوبارہ ان پر حملہ کر کے قتل کیا اور پھر وہاں سے چلے گئے۔

اسی زمانہ میں رومیوں کے بادشاہ دمستق کا انتقال ہو گیا جس کا نام النقفور تھا یہ وہی ہے جس نے ابھی تک حلب پر حملہ کر کے اس کو تباہ و برباد کیا تھا رومیوں نے اس کے بعد اپنا بادشاہ دوسرے کو بنا لیا۔

رومیوں کے بادشاہ النقفور کے حالات جس کا نام دمستق تھا: اس کی وفات سن ۳۵۴ھ یا ۳۵۵ھ یا ۳۵۶ھ میں ہوئی یہ ملعون بادشاہوں میں سب سے زیادہ سخت دل کفر میں سب سے زیادہ سخت سب سے زیادہ سخت حملہ کرنے والا سب سے زیادہ طاقتور تھا اور مسلمانوں سے سب سے زیادہ مقابلہ کرنے والا تھا اس ملعون نے اپنے زمانے میں مسلمانوں سے بزور طاقت بہت سے سواحل چھین لئے تھے اور اس نے انہیں مملکت روم میں شامل کر لیا تھا اور یہ اس زمانہ والوں کی کوتاہی بدعات قبیحہ کے ظہور پذیر ہونے، عام و خاص کے معاصی میں ڈوبے ہوئے ہونے، رافضیوں کے غالب آنے اور اہل سنت پر بے ہودگی کے ساتھ مظالم ڈھانے کا نتیجہ تھا اسی وجہ سے ان پر دشمنان اسلام کو مسلط کر دیا گیا جنہوں نے مسلمانوں کو خوف زدہ کر کے ان کے قبضوں سے شہروں کو چھین لیا اور ان کی زندگی ان پر اجیرن کر دی گئی اور وہ دشمنوں کی دشمنی پے در پے آفات و آلام کے نزول کی وجہ سے ایک جگہ رات نہیں گزار سکتے تھے بلکہ ایک شہر سے دوسرے شہر بھاگتے پھرتے تھے کہ اللہ ہی سے مدد کی درخواست ہے۔

سن ۳۵۱ھ میں یہ ملعون دو لاکھ جنگجوؤں کے ہمراہ حلب میں داخل ہو گیا اور اس میں گشت کرتا رہا سیف الدولہ بمشکل جان بچا کر فرار ہونے میں کامیاب ہوا اس لعین نے جو حلب فتح کیا وہاں کے بے شمار مردوں عورتوں کو قتل کیا سیف الدولہ کا گھر جو حلب میں ایک محل تھا یہ شہر سے باہر تھا اسے بھی ویران کر دیا اور ان کے اموال چھین لئے اور اس پر قبضہ کر لیا اور انہیں منتشر کر دیا اور اس کا اثر دوسرے لوگوں پر بھی ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اس ملعون نے اسلام اور مسلمانوں کے ختم کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی، اعاذنا اللہ وہ قہار ہی کی حکومت ہے۔

جس شہر میں بھی داخل ہوتا وہاں کے باشندوں سے مقابلہ کر کے انہیں قتل کرتا عورتوں اور بچوں کو قیدی بناتا اور وہاں کی جامع مسجد کو گھوڑوں کا اصطبل بناتا اور اس کے منبر کو توڑ دیتا اور اس کی اذان کی جگہ کو گھوڑے اور پالکی سے روندتا اس ملعون کی یہی حالت رہی حتی کہ اللہ تعالیٰ نے اس ظالم پر اس کی بیوی کو مسلط کر دیا اس نے خادموں کی مدد سے گھر کے درمیان میں اس ظالم کو قتل کر دیا اسی طرح اللہ نے اسلام اور مسلمانوں کو راحت پہنچائی اور ظالم کو ان سے زائل کر دیا اور اس کی طاقت و قوت کو پاش پاش کر کے رکھ دیا۔ اللہ ہی کے لئے تعریفیں ہیں اور نعمتیں ہیں اور تمام احوال میں وہی تعریفوں کا مستحق ہے۔

یہ ایک اتفاق کی بات ہے کہ اسی سال قسطنطنیہ کا بادشاہ بھی مر گیا اسی کے ساتھ مسلمانوں کی خوشیاں مکمل ہوئیں اور ان کی امیدیں حاصل ہوئیں پس تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں کہ جس کی نعمتوں کے طفیل اچھائیاں مکمل ہوتی ہیں اور برائیاں ٹلتی ہیں اور اسی کی رحمت سے مشکل اوقات میں معاف ہوتی ہیں۔

حاصل کلام یہ کہ یہ لعین النقفور جو رومیوں کا بادشاہ تھا جس کا نام دمستق تھا اس نے خلیفہ مطیع اللہ کے نام ایک قصیدہ بھیجا تھا جسے اس کے کسی ایسے ساتھی نے لکھا تھا جسے اللہ نے ذلیل و رسوا کیا اور اس کے کان و دل پر مہر ثبت کر دی اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا اور اسے اسلام اور اس کی بنیاد سے دور کر دیا وہ لعین اس قصیدہ میں اپنے اوپر فخر کرتا ہے اور اسلام و مسلمانوں کو گالیاں دیتا ہے اور وہ اس میں تمام مسلمانوں کو اس بات کی دھمکی دیتا ہے کہ عنقریب وہ تمام ممالک اسلامیہ پر قبضہ کر لے گا حتیٰ کہ حرمین شریفین پر بھی حالانکہ وہ خود جانوروں اور چوپایوں سے بھی زیادہ بد تر و ذلیل ہے اور وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس کے ذریعے وہ دین عیسوی مسیح علیہ السلام کی مدد کر رہا ہے اور اس قصیدے میں وہ کئی مقامات پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ علیہ السلام کو خطاب کا انداز ظاہر کرتا ہے آپ علیہ السلام پر اللہ کی رحمتیں اور سلام نازل ہو۔

ہمیں اس کا علم نہیں ہو سکا کہ اس زمانہ میں کسی نے اس قصیدہ کا جواب دیا ہے یا اس کے غیر مشہور ہونے کی وجہ سے یا اس وجہ سے کہ وہ قلم کار منفرد تھا اس لئے اس کا جواب دینے کی ضرورت ہی نہیں ہے اور اس قصیدہ کے پڑھنے والے کی روح شیطانی روح معلوم ہوتی ہے۔

البتہ صرف ایک شخص نے اس قصیدہ کی طرف توجہ دی ہے اس کا نام ابو محمد بن حزم الظاہری ہے (اللہ تعالیٰ اس کی قبر کو جنت کا باغ بنائے) جس نے اس قصیدہ کا معقول اور منہ توڑ جواب دیا اور اس کے ہر باب اور فصل کا لحاظ کر کے مناسب اور معقول جواب دیا ہے۔

اب میں اس قصیدہ کا ذکر کرتا ہوں اس کے بعد اس اسلامی قصیدہ کو ذکر کروں گا اس مرتد نے یہ قصیدہ اپنے بادشاہ کی زبان سے جاری کیا ہے اللہ تعالیٰ اس کو اور قیامت تک آنے والے اس کے تمام ہم خیالوں پر لعنت کرے۔

میں نے یہ قصیدہ ابن عساکر کے خط سے نقل کیا ہے جسے انہوں نے کتاب صلۃ الصلۃ للفرغانی سے نقل کیا ہے۔

(۱) ... یہ قصیدہ ایسے شخص کی طرف سے ہے جو پاک مسیحی بادشاہ ہے آل ہاشم کے آخری بادشاہ کے نام۔

(۲) ... اس بادشاہ کے نام جو فضل ہے جس کا نام مطیع ہے اور وہ علا و مملکت کا بھائی ہے۔

(۳) کیا میرے عزم سے تمہارے کان باخبر نہیں ہوئے لیکن ہوشیاری کے کام کرنے کے بجائے سستی کے کام نے تم کو مصائب میں جھونک دیا۔

(۴) ... اب بھی اگر تم اپنی ذمہ داریوں سے باخبر ہو تو تمہاری مرضی ہے کیونکہ میں تو اپنی ذمہ داریوں کے نبھانے سے غافل نہیں ہوں۔

(۵) ... چھوٹے ہوئے نشانات کے علاوہ تمہاری غفلت کی وجہ سے تمہاری سرحدیں ختم ہو چکی ہیں۔

(۶) ہم نے تمہاری تمام سرحدوں کو فتح کر لیا ہے بہادر نوجوانوں کی مدد سے جو زبردست شیروں کی طرح ہیں۔

(۷) کریٹ اعلیٰ کی تمام سرحدوں کی طرف بھی تمہارے شہروں اور شام کے لشکروں کی طرف بھی۔

(۸) ... کرکر کے بعد میساطہ کے ساتھ منبج کی طرف بھی اور دیار بکر کی بڑی سے بڑی سرحدی کامیابی کی طرف بھی۔

(۹) ... ہمارے لشکر نے الرہا اور امد کی طرف پیش قدمی کی ہے شان و شوکت باقی رکھنے کے لئے جعفری کے بعد کیسوم کی طرف بھی۔

(۱۰) وہاں کے بہت سے شان و شوکت والے لوگوں کو ہم نے اپنا قیدی بنایا پس وہ ہمارے غلام اور خادم بن کر رہ گئے۔

(۱۱) ... اور زیتون کو بھی جبکہ ہم نے اپنی جماعت کے ذریعے خراب کر دیا اس کے باوجود بھی اس کا مرتبہ ہر گزرنے والے آدمی سے اونچا ہے۔

(۱۲) وہاں کے باشندوں نے ہم سے امن طلب کر کے الگ الگ گروہ بنا لئے اپنا پیسہ آنے کے بعد اس کو لے کر جو آزادی کی صفت سے کبھی جدا ہو چکا ہے۔

(۱۳) رات کے وقت آنے والے قافلے نے راس العین میں صبح کو جن پر ہتھیار ڈالے ہوئے ہم نے وہاں حملہ کر دیا ان کی کوئی چارہ نہ کر سکے۔

(۱۴) ... دو میدان قیس اور میدان پر ہم نے گھوڑوں کے ذریعے حملہ کر کے انہیں اطراف میں بکھیر دیا۔

(۱۵) ... ہماری کشتیاں اقریطش سے آگے بڑھ گئیں ایسے سمندر سے گزر کر جو بھاگ دوڑ نے والا اور موجزن تھا۔

(۱۶) ... میں نے وہاں کے باشندوں کو قیدی کی حیثیت سے جمع کر لیا اور اس کے بعد تمہاری زمینوں تک ان کی عورتیں ہنکا کر لائی گئیں۔

(۱۷) ... وہاں پر ہم نے مصیصہ اور اذنہ وقت فتح کیا اس سے ہم نے ہر ظالم سرکش کو اپنے قابو میں کر لیا۔

(۱۸) ... فتح کرتے ہوئے ہم طرطوس تک پہنچ گئے حتیٰ کہ ہم نے ان کی عورتوں کو اپنے لئے حلال کر لیا اور اس کی ساری جائیداد کو لوٹنے والے نے پاش پاش کر کے رکھ دیا۔

(۱۹) ... ہم عورتوں کو مارتے ہوئے ہنکا کر لائے اور ان کے بچوں کو غلاموں اور خادموں کے ساتھ چلایا۔

(۲۰) ... تمہارا دین سیف الدولہ اور ناصر الدولہ سے کیسے نکل کر بھاگ گیا۔

(۲۱) ... ایک ہوشیار شخص کی طرح ہم نے طرطوس کا رخ کیا ہم نے ان کے قلعوں تک تکلیف پہنچائی۔

(۲۲) ... جس کسی کی کوئی عزت اور شریف اور علوی شان کی خبر ہو تاکہ اس سے حلب کی خوشبو دار کا کچھ حصہ مل گئی ہیں۔

(۲۳) ہم نے [illegible]

(۲۴) [illegible]

(۲۵) [illegible]

(۲۶) [illegible]

(۲۷) [illegible]

(۲۸) [illegible]

(۲۹) [illegible]

(۳۰) [illegible]

(۳۱) [illegible]

(۳۲) [illegible]

(۳۳) [illegible]

(۳۴) [illegible]

(۳۵) [illegible]

(۳۶) [illegible]

(۳۷) [illegible]

(۳۸) [illegible]

(۳۹) [illegible]

(۴۰) [illegible]

(۴۱) [illegible]

(۴۲) [illegible]

(۴۳) [illegible]

(۴۴) [illegible] (۴۵) [illegible] (۴۶) [illegible]

(۴۷) [illegible]

(۴۸) [illegible]

(۴۹) [illegible]

(۵۰) [illegible]

(۵۱) [illegible]

(۵۲) [illegible]

(۵۳) پھر میں وہاں سے نکل کر [illegible]

[illegible]

(۵۴) [illegible]

(۵۵) [illegible] (۵۶) [illegible]

(۵۷) [illegible]

(۵۸) [illegible]

(۵۹) [illegible]

(۶۰) [illegible]

(۶۱) [illegible]

(۶۲) [illegible]

(۶۳) [illegible]

(۶۴) [illegible]

(۶۵) [illegible]

(۶۶) [illegible]

(۶۷) [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

(۳) اس پر اللہ کی طرف سے لگاتار لعنتیں نازل ہوں یہاں تک کہ حشر کے دن تمام مخلوق کو پکارا جائے۔

(۴) اس شخص کے نام جو جہالت اور گمراہی کی وجہ سے جھوٹی باتیں کرنے والا ہے اس ناظم کی طرف سے جو مجلسوں میں باتیں پھیلانے والا ہے۔

(۵) تم نے ایسے امام کو دعوت دی ہے جس کے امر ایسے ہاتھوں میں ہیں جو قوم عجم کے بنے ہوئے بتوں کی طرح ہیں۔

(۶) یہ امر کہ مسند خلافت میں متعدد قتل نازل ہوئے جیسا کہ اس سے پہلے بادشاہوں پر بھی آفت نازل ہوتی رہی ہے۔

(۷) اس خرابی یا مصیبت کے آنے پر کوئی تعجب کی بات نہیں جو ترتیب وار یکے بعد دیگرے آتی رہی ہیں۔

(۸) اگر وہ امامت تمہارے آباؤ اجداد کے لئے مختص ہوتی تو کسی کی جانب سے بھی تم کو زبردست مقابلہ کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔

(۹) تم نے اپنے ہونٹوں کی باتوں کے ہونے پر انحصار کیا ہے اگر وہ باتیں تمہارے ہاتھ سے پیدا ہوئی ہوتیں تو وہ اللہ کے فضل سے شبہ کا وقت پورا کر دیتیں۔

(۱۰) شاید اللہ تعالیٰ دین پر چلنے والوں کے غم اپنی مہربانی سے ان کے لئے ہوئے کشادہ کر دے۔

(۱۱) پھر تو اس کے ذکر سے تمام تر خوشی کی دعوت ہوگی اور اس کے متعلق جھگڑا کرنے والے کی زبان بند ہو جائے گی۔

(۱۲) ہم نے علی الاسلامی قوم پر حملہ کر کے تمہارا سامان بچایا ہے لیکن تم کمزور اور ارادوں کے حملے کے وقت ہلاک کر دیے گئے۔ جب ہم لوگ بازی کے ساتھ حملہ کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

(۱۳) اس کے بعد تم خوشی اور مستی میں اپنے آپ سے باہر ہو گئے گویا وہ ذلیل حقیر معمولی بیٹھنے والے کی طرح ہیں۔

(۱۴) جب ہم باہمی اتحاد کو چھوڑ کر معاملات میں آپس میں لڑتے گئے اور جاہلوں کو ظلم کی نعمت میسر آ گئی۔

(۱۵) اور ہمارے خلفاء نے ان کے غلاموں اور ان کے ترکوں اور دیلمیوں کے درمیان بیعت کی سب مجبوراً۔

(۱۶) ایسے لوگوں کے احسانات کی ناشکری اور ان کے حقوق کے انکار کی وجہ سے جنہوں نے تم کو جہالت سے نکال کر علم کے بلند مقام تک پہنچایا۔

(۱۷) ایسے حالات میں تم نے ہم پر حملے کئے چوروں کے حملوں کی طرح سونے والے کی غفلت کے وقت۔

(۱۸) کیا پوری قوت کے ساتھ ہمارے مقابلے نے تم سے شام کے تمام علاقے نہیں چھین لئے۔

(۱۹) مصر کو اور قیروان کے سارے علاقے اور اندلس کو طاقت کے ذریعے ان کی گھوڑیوں کو اڑاتے ہوئے۔

(۲۰) کیا ہم نے اپنی کمزور حالت میں۔ تم کے بادشاہ تھے۔ پھر معتضد نے انہیں چھین لیا۔ جو اس کے قبضے میں تھے۔ تمہارے پاس نہ رہے۔

(۲۱) تمہارے سب سے پسندیدہ شہر جو دل مقدس ہیں یعنی مدینہ اور مکہ کے مقامات ہمارے قبضے میں ہیں۔

(۲۲) بیت المقدس اور جبل کی جماعتیں بھی سب بڑے بڑے سرداروں کے قبضے میں ہیں۔

(۲۳) ہم نے بزور تمہاری زمین کو تنگی میں ڈال دیا اور تمہیں اپنے شہروں سے نکال دیا اور قسطنطنیہ کی شاہی کرسی پر بھی ہمارا قبضہ ہے۔

(۲۴) اس لئے یمن کی سرزمین پر تمام چیزیں ہمارے پاس لوٹ کر آتی ہیں جب تک کہ وہ اللہ کی جانب سے مہربانی ہے۔

(۲۵) یہ چیز تمہارے شہروں کے وسط پر قائم ہے جس کی چمک بجلی جیسی اور تلوار قسطنطنیہ کے دروازے تک پہنچ گئی۔

(۲۶) ان تمام باتوں کے علاوہ معتضد نے بھی ان علاقوں کو جیت لیا اور قرامطہ کی تہائی شہروں کو ... جو شیروں کی طرح آ نکلے رہے تھے۔

(۲۷) زمین کی ساری نعمت ان کے سامنے کمتر سے کمتر ہو گئی جو پہلے زمانوں میں تمہارے سر پر بنائی گئی تھی۔

(۲۸) تمہارے ملک کے شہروں میں سارا مال ان کی شکل میں ہو رہا ہے جو تمہاری بعد کا حق ہے

(۲۹) اور تمہارے بڑے بادشاہوں نے ہارون الرشید کو دیکھے ہیں مظلوموں کے بھیک کی طرح اور قرض خواہوں کے ہاتھ کی طرح۔

(۳۰) ہم نے تم سے مصر چھین لیا جو دار الخلافت کا گواہ ہے جو مذہب اور حق نے انہیں عطا کی ہے

(۳۱) بیت یعقوب (علیہ السلام) کے علاوہ باب مصر تک اور دمیاط کے زیر دست شہر سے کی جگہ تک قبضہ کر لیا ہے۔

(۳۲) اے شکست خوردہ لوگوں میں سے بچے ہوئے کیا تم سمجھتے ہو کہ ہمارے علاقے میں داخل ہوئے تو اللہ نے تمہارے لئے نیا ہونے نہیں دیا۔

(۳۳) اب تمہارے پاس امیدوں کے علاوہ کچھ نہیں ہے جو بے وقوفوں کی پونجی اور سوئے ہوؤں کے خواب ہیں۔

(۳۴) جب ہمارے بادشاہ کے گھوڑے تمہیں روندیں گے اس وقت تمہیں خبر ہو گی معلوم ہو جائے گا۔

(۳۵) تم اور ہم اپنی پرانی قدیم عادتوں پر ہیں اور تم تھوڑی قیمت کے مال بیچا کرتے ہیں۔

(۳۶) تم نے ہمارے سامنے قید کر رکھے ہیں کہ جن کا شمار کرنا ممکن ہے لیکن تم سے زیادہ ہمارے پاس اس قدر گرفتار ہیں جن کا شمار کرنا محال ہے۔

(۳۷) اگر کچھ لوگ انہیں شمار کرنے کا ارادہ بھی کریں تو یقیناً تھک ہارنے والی چیز کو شمار نہیں کریں گے۔

(۳۸) تم نے تو بدمعاشی سے رذیل گندے جھولی کاٹنے والے کی طرح ہمارے علاقوں پر قصد کیا ہے۔

(۳۹) وہ لوگ اپنے حق کا سب سے طالب ہے اور وہ نشتر لگانے والے ہیں جبکہ خون کو چوس کر کاٹنے والا کبھی نشتر لگانے والے کے خون کی قیمت کا اندازہ نہیں کر سکتا۔

(۴۰) اگر تم اتنے ہی غیرت مند تھے تو اس سے پہلے تم نے دمیاط پر حملہ کیوں نہیں کیا ہے جب بادل کے علاقوں پر جو شیروں کو قیام کا شکار کرنے والے تھے۔

(۴۱) انکی عادتوں میں یہ بھی ہے کہ سرداری کی جسے کو توڑ کر کے تو جان سے جھیلی کے قتل کرنے والے۔

(۴۲) اور وہ تمہارے بادشاہوں کی لڑکیوں کو شیطان کے ساتھ قیدی بنا کر لے آتے ہیں جس طرح گرے ہوئے کھیت کی ہریالی آسانی سے پکڑ کر لائی جاتی ہیں۔

(۴۳) تجھے تیرے بارے میں ہرقل سے روایت کرو اور ان لوگوں سے جنہوں نے تمہارے شریف بادشاہوں اور قیمتی مرد دوں کو چھوڑ دیا ہے۔

(۴۴) شریح اور قیصر تمہیں ہمارے بارے میں صحیح خبر دیں گے اور یہ بھی بتائیں گے کہ ہم نے کتنی ہی شریف بیٹیوں کو گرفتار کیا ہے۔

(۴۵) اور وہ یہ بھی بتائیں گے کہ ہم نے کتنے ہی تمہارے مضبوط شہروں کو فتح کیا ہے اور یہ کہ ہم نے تمہاری کتنی بیویاں کتنے دن تمہارے درمیان قیام کیا ہے۔

(۴۶) رہ جانے کی جھوٹی باتیں کہنے والے لوگوں کا تذکرہ چھوڑ دو تمہیں اس امر پانے ہونے کی حیثیت سے ملامت کرو۔

(۴۷) ... اور یہ کہ تم سارا اور مگر ریت سے لے کر ... والی علاقوں تک فتح ہو گئے یہ سب تمہارے لئے پریشان کن خواب ہیں۔

(۴۸) ... اور کی امیدیں ہیں جن کی تمنا ایک حقیر انسان ہی کر سکتا ہے ان کی مثل دوسری تمنائیں ہیں اور سرداران قوم کے قتل کرنے کی بھی تمنا ہے۔

(۴۹) تم بغداد کے تیز بازی کی چھیڑ کا ارادہ کرتے ہو جس کی مسافت شریف اور مضبوط اونٹ کے لئے ایک دوری ہے۔

(۵۰) چونکہ ہمارے دلوں نے مقتولوں کو قبر نے کی حسرت ہے اور حجاز کا قیام ہمارے لئے ہمیشہ ہے۔

(۵۱) ہم لوگوں نے دمشق کی زمین کے ٹکڑے سے بڑی ہونی شراب تم سے مانگی ہے مگر انہوں نے وہ شراب ہمارے مقابلہ کرنے والے مسلمانوں سے پالیا۔

(۵۲) اور دمشق کے قریب ہر قسم کا سامان زندگی موجود ہے کیونکہ دنیا والوں تک پہنچنے کے تمام راستے [illegible] ہیں۔

(۵۳) اور وہ ایک ٹکسال ہے جو کافروں کا اجتماعی [illegible] کے ساتھ [illegible] ٹکسال میں کام کرنے والا [illegible] ڈھالتا ہے۔

(۵۴) اور حجاز کے اطراف میں ہماری [illegible] لشکر ہیں [illegible] کے قطروں کے [illegible] ہیں۔

(۵۵) وہاں کی [illegible] اور [illegible] سے [illegible] ہیں۔

(۵۶) اور اگر تمہاری [illegible] ایک جماعت سے تمہارا مقابلہ ہوگا تو [illegible] جیسے [illegible] جو [illegible] جھاڑیوں میں [illegible] ہوں۔

(۵۷) جب وہ صبح کے وقت تم سے ملاقات کریں گے تو تمہیں گذشتہ باتیں یاد دلائیں گے جو انہیں خراسان کی لڑائی میں تمہارے ساتھ پیش آئی تھیں۔

(۵۸) اس وقت کی باتیں جب وہ تمہاری طرف تیز گھوڑوں کو لے کر بڑھتے تھے [illegible] اس وقت [illegible] ان کے پاس بہت سی [illegible] تھے۔

(۵۹) جب ان کے گھوڑے تمہارے پاس آئیں گے [illegible] اور دیگر علاقوں پر قبضہ کر لینے کی باتیں بھی بھلا دیں گے۔

(۶۰) تمہارے اموال اور خون سب ان کے لیے حلال ہو جائیں گے [illegible] حاصل ہوتی ہے۔

(۶۱) اور یقیناً وہ تمہارے علاقوں اور بیٹوں کو تقسیم کریں گے جیسے [illegible] اس سے پہلے تقسیم کرتے رہے ہیں۔

(۶۲) اور اگر تمہارے پاس خراسان [illegible] اور [illegible] ہے۔

(۶۳) ایسی صورت میں تمہارے لیے ہماری طرف سے [illegible] ذلت اور [illegible] کو [illegible]۔

(۶۴) اس سے پہلے وہ [illegible] علاقوں میں [illegible] پہنچ چکے ہیں ایک سال کی مسافت [illegible] گھوڑوں کے ذریعے [illegible] ہے۔

(۶۵) چنانچہ [illegible] کرمان تک [illegible] پہنچ چکے ہیں [illegible] ہے۔

(۶۶) فارس اور عراق کے علاقوں میں [illegible] اور اصفہان کو [illegible] ہے۔

(۶۷) اگر ان کی کوئی جماعت تم پر حملہ کر بیٹھے تو [illegible] جیسے [illegible] شیروں نے [illegible] کے کنارے پر حملہ آور ہوں۔

(۶۸) اور [illegible] سے [illegible] ہوتے ہیں۔

(۶۹) [illegible] کی اور [illegible] ہیں۔

(۷۰) اور اس [illegible] کے صاحبزادوں [illegible] مشرق کے [illegible] ہے۔

(۷۱) [illegible] زمین کے مقابلے میں [illegible] کے مقابلے میں [illegible] کے نیچے [illegible] تھا۔

(۷۲) [illegible] کی حفاظت کی ذمہ داری [illegible] کوئی [illegible] سکا۔

(۷۳) وہاں [illegible] کی ایک جماعت ہے [illegible] کرنے والی ہے [illegible] ہے۔

(۷۴) [illegible] اسلام کی [illegible] چاروں طرف [illegible] ہے۔

(۷۵) [illegible] حفاظت [illegible] ہے۔

(۷۶) [illegible] جیسا کہ [illegible] ہے۔

(۷۷) اور [illegible] ہے۔

(۷۸) اور [illegible] زمین [illegible] ایک جماعت ہے [illegible]

والے ہیں۔

(۷۹) پھر تمہاری اور تمہارے حلیفوں کی حکومت تک آ جائیں گے۔

(۸۰) حق کا خلیفہ ہے اس کا ہر غلام دین کی مدد کرتا ہے اور اللہ کی رضا حاصل کرنے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہیں کرتا۔

(۸۱) ان کے آباؤ اجداد کا نسب ابوالعباس تک پہنچتا ہے جو فخر کے ساتھ وجود بخشا اڑانے والی موج کی طرح چھا جانے والے تھے۔

(۸۲) وہ ایسے بادشاہ تھے جن کی خوش بختیوں کو پہلے کامیابیاں گرانے والا تھا ان سے پہلے اور ان کے بعد والے لوگ قائل مبارک ہیں۔

(۸۳) ان سے قیصر نے کی جگہ مسجد قدس میں ہے بغداد کے علاقوں سے پس گرمستوری میں۔

(۸۴) اگرچہ اصل جوہری کے اعتبار سے خاندان سے ہے۔

(۸۵) مرحبا مرحبا ہم خوشی ہیں اور خوش آمدید ہے ان لوگوں کو جو ہمارے حق میں اور بڑے گونوں میں بہترین لوگ ہیں۔

(۸۶) انہی لوگوں نے دل کھول کر اسلام کی بنیاد مضبوط کی ہے ان کی قوتوں نے زبردست قصد کرنے والے کی ہاتھ تھوں کو قطع کیا۔

(۸۷) زمانہ ہمیشہ کا اشارہ چاہتا ہے ہونے والا سپاہ کافروں کو ایسے قطع کرے گا کہ ٹکڑے ایک ایک قطرہ کر کے جائے گا۔

(۸۸) عنقریب ہم قسطنطنیہ اور اس کے مقامات کو فتح کر لیں گے اور تم سب کو ساحل کو گھوڑوں کے سامنے ٹھہر کر کے کھا دیں گے۔

(۸۹) اور ہم چین و ہند کو بھی فتح کر لیں گے اور ہم مسجد کی اور تو بخزر کے مشعر کے ساتھ ہیں قلعہ جو قائل کو جس نے کر کے رکھا ہے۔

(۹۰) اللہ تعالیٰ کے وعدے ہمارے حق میں بالکل سچے ہیں جیسے دوفوں کی تحریروں کی طرح سچی ہیں۔

(۹۱) ہم تمہاری زمین اور تمہارے شہروں کے آخری حد تک مالک ہو کر رہیں گے اور ہم قرطبہ پر ایک شریف یا قرطبی خواہ کی وجہ سے مستقر کر کے رہیں گے۔

(۹۲) جیسے کہ تم دیکھ چکے ہو دونوں کے دور بیچ اس کو علم عام ہو چکا ہے۔

(۹۳) اسے مسلمان کیا تو دین حق سے کاہنوں سے مقابلہ کرتا ہے جو خلاف عقل اور مسرار کیا ہے۔

(۹۴) تم لوگوں کو ایسی مخلوق کی عبادت کی دعوت دیتے ہو جو اپنے غیر کی عبادت کی طرف دعوت دیتا ہے اور جاہل تو ہلاک ہو کر اس خدا سے عالم کی نسبت ہے۔

(۹۵) تمہاری مذہبی کتب انجیلیں فرضی ہیں جو اگلے لوگوں کے کلام کے مشابہ ہیں جن میں بدل اور منسوب باتیں بھی ہیں۔

(۹۶) اے آزاد پاپ کی دربانوں کی منقسم رکھنے والوں ہمیشہ صلیب کے آگے سجدہ کرتے رہے ہو۔

(۹۷) ملت اسلام کی طرف جو ہمارے رب کی توحید کی دعوت دیتا ہے اس لئے کوئی دوسرا مذہب اسلام کے برابر نہیں ہو سکتا۔

(۹۸) دین اسلام نے ان تمام باتوں کی تصدیق کی ہے جو وحی سب علوم کے ہیں مقام کو محفوظ کرنے کے لئے۔

(۹۹) تمام بادشاہوں نے اسے خوشی قبول کیا ہے جو سچے دلائل کے ساتھ آتا ہے جو ہمیشہ صاف ہے۔

(۱۰۰) تمام عجمی بادشاہوں نے اسلام قبول کر لیا اور عرب کے علاقوں پر قومیں بھی جس کے ان کے پیچھے بادشاہ پیری ہوئی ہیں۔

(۱۰۱) جیسے کہ بادشاہت جاہل جہاں قلیبہ مجسم ہے۔

(۱۰۲) ان لوگوں نے اللہ کے قول کر لیا ہے جس سے قلعہ کھلا زمانہ ہے۔

(۱۰۳) جس وقت انہوں نے رضامندی سے اپنے سروں سے یقین کے ساتھ دلائل کے ساتھ کہ مومن کر دینے والا ہے۔

(۱۰۴) ان کے معبود نے ان کی ہر طرح مدد کی اور مسلمانوں نے دشمنوں کو ان کے پاؤں کے نیچے دیا۔

(۱۰۵) آپ علیہ السلام تن تنہا تھے ان کے قبیلہ کی اکثریت نے ان کی مدد نہیں کی اور نہ کسی کفالت دینے والے کی کفالت ان کی طرف سے جواب دہ نہ کیا۔

(۱۰۶) نہ آپ ﷺ کے پاس مدد کے لئے بہت زیادہ مال و قوت تھی کہ دور کرنے کے لئے نہ مصالحت کرنے والے کے لئے۔

(۱۰۷) آپ ﷺ نے فصاحت یا بدنی مشق کے لئے کسی خاص ماہر کا قصد نہیں کیا بلکہ آپ معصوم تھے۔

(۱۰۸) اور کسی بھی قید کرنے والے کی قوت نے انہیں مجبور نہیں کیا اور نہ کسی ظالم کے ہاتھ کو ان کے جسم پر قدرت حاصل ہوئی۔

(۱۰۹) جیسا کہ تم میں سے ہر ایک نے تہمت لگائی مگر یہی الزام حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر لگا۔

(۱۱۰) اس سے بھی بڑھ کر یہ بات کہ تم نے اپنے عقیدہ کے مطابق اپنے رب کو قتل کر دیا یہ تمہاری گمراہیاں ہیں جو قیامت میں بیان کی جانے والی ہیں۔

(۱۱۱) انہوں نے اس بات سے صاف انکار کر دیا کہ اللہ کی طرف کسی بیوی یا بیٹے کی نسبت کی جائے علاوہ ازیں یہ تم کفر کی ایک بات [illegible]

(۱۱۲) لیکن حقیقت میں وہ اللہ کے بندے نبی رسول محترم ہیں مگر مخلوقات کی طرح وہ بھی ایک مخلوق ہیں وہ دوسروں کے بیانات کے مطابق نہیں۔

(۱۱۳) کیونکہ اپنے رب کے سامنے ہر ایک کو جواب دینا ہے تمہارے دین کی بنیاد یہ ہے کہ تم ایسی بات کہہ کر گناہوں سے بری ہو گئے ہو۔

(۱۱۴) ہمارے نبی محمد ﷺ نے تو بہت سی معجزاتی نشانیاں ظاہر کیں جنہوں نے شرک کو ختم کر دیا جن کے کوئی بھی قائل ہیں۔

(۱۱۵) ان کی حقانیت کی مدد میں ان کے لئے سارے آسمان ہیں بلکہ وہ تو گویا عبادت کرنے میں خادم کی طرح نظر آتے ہیں۔

(۱۱۶) اسی وجہ سے اب تمہاری جھوٹی راہ اور سب کے سب جن کے کہ تم بڑے بڑے دعوے کرتے تھے غائب ہو گئے۔

(۱۱۷) تمہاری بھی خوشبو داری تمام قبیلے والوں نے ان کی طرف سے عالم پر پھیلا دی ہیں۔

(۱۱۸) انہوں نے اپنے آباؤ اجداد کے کفر پر چلنے کو ماننے سے انکار کر دیا اسی طرح انہوں نے ترک کی اقتدار سعادت مندی کے جذبے کے مطابق۔

(۱۱۹) ان کی دعا پر تمام لوگ حق میں داخل ہو گئے اور سب اپنے معبود کے احکام کے سامنے جھک گئے۔

(۱۲۰) انہی کے ذریعے سے اسماعیل کے خواب کی تعبیر بھی صحیح ہو گئی۔

(۱۲۱) جہاں صدی کی سب نے اسے قبول کر لیا اور سب نے شیطانوں کے دعوؤں کو چھوڑ کر دین اسلام کو قبول کر لیا۔

(۱۲۲) آپ ﷺ کی [illegible] جب آسمان سے ان کا چاند بھی معجزے کے طور پر دو ٹکڑے ہو گیا اور آپ ﷺ کی طرف سے تھوڑا کھانا ایک سال تمام حاضرین کے کھانے کے لئے کافی ہو گیا۔

(۱۲۳) آپ ﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی کے چشمے جاری ہو گئے جس نے ایک بڑے پیاسے لشکر کو سیراب کر دیا۔

(۱۲۴) آپ ﷺ نے وہ باتیں بتائیں جن کی تمام عقلوں نے تصدیق کی اور بے پاس والوں کی آواز کی طرح ان کی آواز سے مطلب نہیں تھی۔

(۱۲۵) ان پر موسیٰ کے بعد جب اللہ کا کلام نازل ہوا تو جن کے بعد تم رہنے والوں کو ہر طرف سے کی آئی ہیں۔

(۱۲۶) ان کے اقوال تو ہدایت کی طرح ہیں [illegible] تمہارے سامنے میں ہے سے لے اور [illegible] کی طرح نہیں ہے۔

(۱۲۷) تم آپ پر اپنی تمام باتوں کا الزام [illegible] لگاتے ہو [illegible] خون آلود ہے۔

(۱۲۸) تم نے یہ کس طرح کے اشعار گڑھ کر پیش کیے ہیں اور تمہاری قلم نے معانی بے معنی کر دیئے ہیں [illegible] حقوق کو ختم کرنے والے ہیں۔

(۱۲۹) تم ان اشعار کو قبول کرو جو تمہارے سامنے پیش کئے گئے ہیں جس میں [illegible] اور قوت ہیں [illegible] اللہ کے احکام ہیں۔

اسی سال ابن ابی الشوارب کو عہدۂ قضاء سے معزول کر دیا گیا اور ان کے رجسٹر اور دفاتر پھاڑ دیے گئے اور ان کے زمانہ کے تمام احکام ختم کر دیے گئے اور سلطان کو ان سے جو کچھ وصول کیا جاتا تھا وہ سب ساقط کر دیا گیا اور ان کی جگہ ابو بشر عمر بن اکثم کو قاضی بنایا گیا۔

اسی زمانہ میں بغداد کی گلیوں میں زیادہ دن تک بارش نہ ہونے کی وجہ سے لوگوں نے صلوٰۃ استسقاء ادا کی لیکن بارش نہیں ہوئی ابن الجوزی نے منتظم میں ثابت بن سنان مؤرخ سے نقل کیا ہے کہ ان کا قول ہے کہ مجھ سے ایک معتمد علیہ جماعت نے بیان کیا ہے کہ ۳۳۵ھ میں ارمن کے پادریوں نے ناصر الدولہ بن حمدان کے پاس دو جڑواں بیٹوں کو بھیجا جن کی عمر ۲۵ سال تھی ان کے ساتھ ان کے والد بھی تھے ان دونوں کے الگ الگ دو ناف دو پیٹ دو معدے تھے اور ان دونوں کو بھوک بھی الگ لگتی تھی ان کے پہلو سے جڑے ہوئے تھے ان میں سے ایک عورتوں کی طرف اور دوسرا بچوں کی طرف مائل ہوتا تھا۔ ان دونوں میں کبھی لڑائی بھی ہو جاتی تھی اور کبھی قسم اٹھا کر گفتگو کرنا بھی بند کر دیتے تھے پھر چند ایام کے بعد خود ہی صلح کر کے آپس میں بول چال شروع کر دیتے تھے۔ ناصر الدولہ نے انہیں دو ہزار درہم دیے اور ان پر خلعت بھی کی اور انہیں اسلام کی دعوت دی بعض حضرات کا قول ہے کہ انہوں نے اسلام قبول کر لیا تھا ناصر الدولہ نے ان کو دکھانے کے لئے انہیں بغداد بھیجنے کا ارادہ کیا لیکن بعد میں وہ دونوں اپنے والد کے ساتھ واپس اپنے شہر چلے گئے وہاں جا کر ان میں سے ایک بیمار ہو گیا اور اسی بیماری میں اس کا انتقال ہو گیا اور اس کی بدبو پھیل گئی دوسرا بھائی سالم زندہ تھا لیکن اس کا جسد اس سے جدا نہیں ہو سکتا تھا ناصر الدولہ نے اطباء کو بھی جمع کیا لیکن پھر بھی ان کے درمیان جدائی نہ ہو سکی اور اس معاملہ میں ان کا والد بھی بہت پریشان تھا اتفاقاً مردہ کی لاش کی بدبو اور اس کے غم سے زندہ بھائی بیمار ہو گیا اور اسی حالت میں اس کا انتقال ہو گیا اور دونوں کو ایک ہی قبر میں دفن کیا گیا۔

خواص کی وفات: ...... خواص میں سے اس سال عمر بن اکثم بن احمد بن حیان بن بشر ابو بشر الاسدی کی وفات کا واقعہ پیش آیا ان کا سن ولادت ۲۸۴ھ ہے خلیفہ مطیع اللہ کے دور میں ابی السائب عتبہ بن عبید اللہ کی نیابت کے طور پر انہیں قاضی بنایا گیا تھا پھر بعد میں قاضی القضاۃ بن گئے تھے یہ مذہب کے لحاظ سے اصحاب شافعیہ میں سے قاضی بننے والے یہی اول شخص ہیں یہ عمدہ سیرت کے مالک تھے اسی سال ماہ ربیع الاول میں ان کی وفات ہوئی تھی۔

واقعات ۳۵۲ھ

گزشتہ سال کی طرح اس سال بھی عاشوراء کے موقع پر رافضیوں نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی یاد میں نوحہ کیا تھا جس کی وجہ سے رافضیوں اور اہل سنت کے درمیان بڑی لڑائی ہوئی تھی اور بہت لوٹ مار بھی کی گئی۔

اسی سال سیف الدولہ کے غلام نجا نے سیف الدولہ کے خلاف بغاوت کی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ سیف الدولہ نے حران کے باشندوں سے جو بہت زیادہ مال جرمانے کے طور پر وصول کیا تھا جس کی وجہ سے اس کا غلام اس سے متنفر ہو کر آذربائیجان چلا گیا تھا اور وہاں پر اس نے ایک دمشقی کو قتل کر کے اس کے قبضہ سے ایک جماعت کو آزاد کر کے اپنے قبضہ میں کر لیا تھا اور اس کے علاوہ اس نے بہت سی جگہوں پر بھی قبضہ کر لیا تھا جس کی وجہ سے وہاں اس کا بڑا اثر و رسوخ ہو گیا تھا پھر سیف الدولہ اس کے مقابلہ میں نکلا اور اسے گرفتار کر کے اپنے سامنے قتل کروا دیا اور اسے ٹکڑے ٹکڑے کروا دیا۔

اسی زمانہ میں دمستق نے مصیصہ پر قبضہ کے ارادہ سے اس کا محاصرہ کر کے اس کی چہار دیواری میں سوراخ کر دیا تھا مصیصہ کے باشندوں نے اس کا دفاع کیا اس نے مصیصہ کے دیہات کو آگ لگا دی اور ان کے اردگرد رہنے والے پندرہ ہزار افراد کو قتل کر دیا اور بلاد ثغور طرطوس میں بہت فساد برپا کیا اس کے بعد دمستق واپس اپنے شہر لوٹ گیا۔

اسی سال معز الدولہ بن بویہ نے جزیرہ ابن عمر پر قبضہ کا ارادہ کیا اور پھر موصل پر قبضہ کرنے کے ارادہ سے چلا ناصر الدولہ نے اس سے خط و کتابت کرنے میں شروع کی اور اس کے بعد اس کا لڑکا ابو تغلب بن ناصر الدولہ کا عبد

ذمیوں کے ساتھ اس سے صلح کر لی جسے اس نے قبول کر لیا اس کے علاوہ بھی اسے موصل میں بہت سے بڑے بڑے معاوضے پیش کئے جن کی تفصیل ابن الاثیر نے بیان کی ہے اس کے بعد وہ بغداد واپس آ گیا۔

اسی زمانہ میں بلاد دیلم میں ابو عبداللہ محمد بن الحسین کا ظہور ہوا جو ابن الداعی سے مشہور تھا اور اولاد حسین بن علی سے ہونے کا دعویٰ کرتا تھا اس کے ساتھ ساتھ وہ مہدی ہونے کا بھی دعویٰ کرتا تھا اور لوگوں کو اپنی بیعت کی طرف دعوت دیتا تھا چنانچہ متعدد افراد نے اس کے ہاتھ پر بیعت کر لی یہ اصل میں بغداد کا باشندہ تھا ان شہروں میں اس کی شان و شوکت بڑھ گئی لیکن یہ معز الدولہ کی وجہ سے فرار ہو گیا۔

اس سال روم کا بادشاہ اور اس کے ساتھ ارمن کا بادشاہ دمستق نے بلاد طرطوس کے قبضہ کے ارادہ سے ایک مدت تک ان کا محاصرہ کر کے رکھا جس کی وجہ سے وہاں غلہ کی گرانی ہو گئی اور وبا کی بیماری پھوٹ پڑی جس کی زد میں آ کر متعدد افراد ہلاک ہو گئے اس کے بعد وہ واپس لوٹ گئے قرآن پاک کی آیت کا ترجمہ ہے:

> "اور اللہ تعالیٰ نے کافروں کو ان کے غصہ میں بھرا ہوا ہٹا دیا کہ ان کی کچھ بھی مراد پوری نہ ہوئی اور اللہ تعالیٰ کافی ہے مومنین کے لئے قتال کے وقت اور اللہ بڑی قوت والا زبردست ہے۔" (سورۃ الاحزاب آیت ۲۵)

رومی تمام بلاد اسلامیہ پر قبضہ کے ارادہ سے آئے تھے اور یہ وہاں کے حکام کے غافل ہونے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حقوق ان کے حق میں خراب ہونے کی وجہ سے ہوا لیکن اللہ تعالیٰ نے پھر بھی انہیں بچا لیا اور وہ نامراد ناکام ہو کر واپس ہو گئے۔

سن ۳۵۴ھ میں بلاد مغرب میں ایک دلچسپ واقعہ پیش آیا اس طرح کہ رومیوں کا ایک بھاری لشکر ان کے ساتھ تقریباً ایک ہزار کے قریب ذمیوں نے ساحل مغرب پر حملہ کر دیا اہل مغرب کے بادشاہ نے معز فاطمی سے مدد طلب کر لی اس نے جہاز کے ذریعے سے ایک بھاری لشکر روانہ کر دیا اور مسلمانوں اور مشرکین کے درمیان معرکہ گھمسان کی لڑائی ہوئی جس میں رومیوں کا سپہ سالار منویل قتل کر دیا گیا اور رومی شکست کھا کر بھاگ گئے مسلمانوں نے ان کے متعدد افراد قتل کر دیئے اور وہ پانی کی ایک گہری وادی میں گر کر غرق ہو گئے باقی ماندہ کشتی میں سوار ہو کر چلے گئے مغرب کے حاکم احمد نے کشتیوں میں ان کے پیچھے آدمی ان کے تعاقب میں روانہ کئے چنانچہ انہوں نے سمندر ہی میں ان میں سے اکثر کو قتل کر دیا اور مسلمانوں کو اس جنگ میں کافی مال غنیمت، اموال، حیوانات، اسلحہ، سامان کی صورت میں حاصل ہوا ان میں ایک تلوار بھی تھی جس پر لکھا ہوا تھا کہ یہ ہندی تلوار ہے جس کا وزن ایک سو ستر مثقال ہے۔ آپ علیہ السلام کے زمانہ میں اس سے کئی لڑائیاں لڑی گئی ہیں مسلمانوں نے خوش ہو کر اسے تحفہ کے طور پر معز فاطمی کے پاس بھیج دیا اسی دوران مصر و شام کے حاکم اخشید سے علیحدہ ہو کر پیچھے کا قرامطہ نے ارادہ کیا اور سیف الدولہ سے ہتھیار دینے کے لئے کہا چنانچہ اس نے ان کے پاس بھیج دیئے اس کے علاوہ لوگوں سے بھی حتیٰ کہ بغداد کے دروازوں کے لوہے بھی بھیج دیئے ان کے پہنچنے کے بعد قرامطہ نے سیف الدولہ سے کہا اب ہمیں مزید لوہے کی ضرورت نہیں ہے اسی سال معز الدولہ نے خلیفہ سے بغداد میں سیر و تفریح کی اجازت مانگی خلیفہ نے اجازت دے دی چنانچہ معز الدولہ بغداد آیا خلیفہ نے بھی آدمی اس کے ساتھ روانہ کئے کہ یہ کسی طرح اسے سیر کرائیں چنانچہ وہ بغداد کے علاقوں کی سیر و تفریح کرتا رہا اور ساتھ ساتھ خوف زدہ بھی رہا کہ کہیں کوئی اس کا مخالف اس پر حملہ نہ کر دے اسی وجہ سے سیر سے فارغ ہو کر اس نے شکریہ کے طور پر دس ہزار درہم صدقہ کئے سیر و تفریح کے موقع پر اس نے یہاں کے کئی حسین مناظر کا معائنہ کیا ان میں سے ایک خوبصورت حسین و جمیل عورت کی شکل میں مجسمہ بنا ہوا تھا اور اس کے ارد گرد چھوٹے چھوٹے بت تھے گویا کہ وہ اس کے خادم تھے یہ بہت مقدس دور میں بنایا گیا تھا لوگوں اور بادشاہوں کے دل بہلانے کے لئے کھڑا کر دیا گیا معز الدولہ نے چاہا کہ ان بتوں کو لے جائے پھر وہ سوچا تو اس نے اپنا ارادہ ترک کر دیا۔

اسی زمانہ میں ذی الحجہ کے وقت میں ایک مجنون شخص کا ظہور ہوا جو ہر وقت غائب ہونے کا دعویٰ کرتا تھا حتیٰ کہ اس کا نام ہی مجنون سے مشہور ہو گیا یہاں پر اس کا قصہ یہ ہے کہ اس کا اثر دور دور تک پھیل گیا اس وقت معز الدولہ موصل کے معاملہ میں مصروف ہونے کی وجہ سے بغداد میں نہیں تھا معز الدولہ کے بغداد آنے کے بعد یہ مجنون چھپ کر کسی دوسرے شہر میں چلا گیا اس کے بعد اس کا کوئی پتہ نہیں چل سکا کہاں گیا۔

خواص کی وفات...... خواص میں سے اس سال وفات پانے والے یہ تھے۔ بکار بن احمد بن بکار بن بیان بن بکار بن درستویہ بن عیسیٰ المقری انہوں نے حدیث عبداللہ بن احمد سے بیان کی ہے، ان سے ابوالحسن الحمانی نے روایت کی ہے۔ یہ ثقہ اور قرآن کے ماہر قاری تھے، ساٹھ سال سے زیادہ ان کی عمر ہوئی، اسی سال ربیع الاول میں ان کی وفات ہوئی۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کے پاس خیزران کے قبرستان میں انہیں دفن کیا گیا۔

ابو اسحاق الجہمی کی وفات بھی اسی سال ہوئی۔ ان کا سن ولادت ۲۵۰ھ ہے۔ ان سے جب حدیث روایت کرنے کی درخواست کی جاتی تو قسم اٹھا لیتے کہ سو سال سے پہلے حدیث روایت نہیں کروں گا، چنانچہ اللہ نے ان کی قسم پوری کر دی کہ ان کی عمر سو سے تجاوز ہو گئی تب جا کر انہوں نے حدیث کی سماعت کی، ایک سو تین سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔

واقعات ۳۵۲ھ

اس سال بھی دس محرم کے موقع پر شیعوں نے حسب سابق ماتم اور بدعات کا ارتکاب کیا، بازار بند کر دیئے گئے، بال پراگندہ کی ہوئی عورتیں گھر سے باہر چہروں پر طمانچے مارتی ہوئی حضرت حسین پر نوحہ کرتی ہوئی بازاروں اور گلیوں کے چکر لگاتی رہیں۔ حالانکہ اسلام نے ان چیزوں کی اجازت نہیں دی، اگر یہ اچھا کام ہوتا تو خیر القرون کے لوگ اسے ضرور کرتے (اگر یہ کام بہت اچھے ہوتے تو وہ ہم پر اس کام کے کرنے میں سبقت لے جاتے)۔ (سورۃ الاحقاف آیت ۱۱) اہل سنت ان بدعات کا ارتکاب نہیں کرتے تھے، پھر ایک وقت ایسا آیا کہ رافضیوں پر مسلمانوں کا غلبہ ہو گیا اور انہوں نے رافضیوں کی مرکزی مسجد براثی پر حملہ کر کے اس میں موجود کچھ رافضیوں کو قتل بھی کر دیا۔

اسی زمانہ میں روم کے بادشاہ نے ایک بڑے لشکر کے ہمراہ مصیصہ پر حملہ کیا اور جبراً اسے فتح کر لیا اور اس کے بہت سے باشندوں کو قتل کر دیا اور اسی ہزار کے قریب لوگوں کو گرفتار کر لیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اس کے بعد اس نے طرطوس کا رخ کیا، وہاں کے باشندوں نے اس سے امان طلب کی، اس نے اس شرط پر کہ شہر کو خالی کر دو، انہیں امان دے دی اور وہاں جامع مسجد کو گھوڑوں کا اصطبل بنا دیا اور اس کے منبر کو جلا دیا اور اس کی قندیلوں کو اپنے گرجوں میں لے گیا اور اسی کی وجہ سے بعض لوگوں نے نصرانی مذہب قبول کر لیا، اللہ اس پر لعنت کرے۔ طرطوس اور مصیصہ پر اس سے پہلے بھی بڑی بڑی مصیبتیں آ چکی تھیں جن میں ہر ایک میں تقریباً دو سو آدمی قتل کئے جاتے تھے، چنانچہ اس موقع پر ایک بھاری مصیبت سے قتل کر کے بڑی مصیبت میں مبتلا ہو گئے۔

اس کے بعد رومی بادشاہ نے سروج کر کے یہاں مسلمانوں کے علاقہ کے قریب ہی ٹھہرنے کا ارادہ کیا لیکن پھر اس نے اپنا ارادہ ترک کر دیا اور قسطنطنیہ چلا گیا، اس موقع پر رومیوں کا بادشاہ دمستق بھی اس کے ساتھ تھا۔

سال رواں ہی میں طالبیین کے نقیب ابو احمد الحسین بن موسیٰ الموسوی کو حاجیوں کا امیر بنایا گیا جو کہ رضی اور مرتضیٰ کے والد تھے اور ان کے لئے نقابت اور حج کی سالاری کا تقرر نامہ لکھا گیا۔

اس سال مطیع اللہ کی بیٹی کا انتقال ہو گیا اور معز الدولہ جنازہ پر سوار ہو کر اس کی تعزیت کے لئے گیا، اس کے پاس پہنچ کر اس کے سامنے زمین کو بوسہ دیا، اس کے سامنے تعزیت کی تو اس نے اس کا شکریہ ادا کیا۔

اس سال بھی اٹھارہ ذی الحجہ کو رافضیوں نے حسب سابق عید غدیر منائی۔

اسی سال اطلاع آئی کہ ایک شخص رشیق النسیمی نامی ایک دوسرے شخص (جس کا نام ابن الاہوازی تھا) کی مدد سے غالب آ گیا جو طرطوس کا خازن تھا، اس نے اسے بہت سا مال دیا اور اطلاع آئی کہ یہ شخص انطاکیہ پر قبضہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، اس نے اسے بتایا کہ سیف الدولہ میافارقین میں مشغول ہونے کی وجہ سے اب حلب نہیں آئے گا، پھر یہ دونوں انطاکیہ پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو گئے، اس کے بعد یہ ایک لشکر لے کر حلب چلے گئے اور وہاں پر سیف الدولہ کے نائب اور ان کے درمیان بڑی لڑائیاں ہوئیں لیکن انہوں نے شہر پر قبضہ کر لیا اور نائب قلعہ میں بند ہو گیا۔

اس کے بعد سیف الدولہ کا غلام بشارہ روس کے بعض لشکر سے لڑنے آیا اور رشیق شکست کھا گیا اور اپنے گھوڑے سے گر گیا بعض دیہاتیوں نے جلدی سے آ کر اسے قتل کر دیا اور اس کا سر غضب لے گئے اور ابن اہوازی اکیلا رہ گیا اکیلا رہ گیا تو اس نے ایک دیلمی شخص دزبر کو اپنا امیر بنایا اس کا نام امیر رکھا ایک دوسرے شخص علوی کو بھی وزیر بنایا اس کا نام استاذ رکھا اس کے بعد حلب کے نائب حاکم قرعویہ نے اس پر حملہ کر دیا چنانچہ دونوں کے درمیان زبردست لڑائی ہوئی اور دزبر کی فتح ہوئی اور انطاکیہ پر اس کی حکومت مستحکم ہو گئی سیف الدولہ حلب ہوتے ہوئے صرف ایک رات بعد ابن الاہوازی سے مقابلہ کرنے کے لئے انطاکیہ چلا گیا اور دونوں میں زبردست لڑائی ہوئی بالآخر اہوازی اور اس کا وزیر شکست کھا گئے اور دونوں کو گرفتار کر کے سیف الدولہ نے قتل کر دیا۔

اس زمانہ میں ایک شخص مروان نے (جو سیف الدولہ کے آنے جانے کے وقت راستوں کی دیکھ بھال کرتا تھا) حمص پر حملہ کر کے اس کے اردگرد علاقوں پر قبضہ کر لیا حلب کا امیر بدر ایک لشکر لے کر اس کے مقابلہ میں گیا دونوں میں مقابلہ ہوا بدر نے ایک زہریلا تیر اسے مارا جو نشانے پر لگا اور مروان کے ساتھیوں نے بدر کو گرفتار کر لیا تو مروان نے اپنے سامنے بلا کر اسے قتل کر دیا اور اس کے چند دنوں بعد مروان کا بھی انتقال ہو گیا۔

سال رواں ہی میں سجستان کے غلام نے اپنے امیر خلف بن احمد کی مخالفت کی کیونکہ اس نے ۳۵۳ھ میں حج کے موقع پر طاہر بن حسین کو اپنا نائب بنایا تھا طاہر کو حکومت کی لالچ ہو گئی اور کچھ شہر کے لوگوں کو بھی اس نے اپنا ساتھ شامل کر لیا جب خلف بن احمد حج سے واپس آیا تو طاہر نے حکومت دینے سے انکار کر دیا جس کی وجہ سے خلف بن احمد نے بخارا کے امیر منصور بن نوح سامانی سے مدد طلب کی اس نے ایک لشکر بھیج کر اسے حکومت دلوا دی لیکن پھر دوبارہ طاہر اس پر غالب آیا پھر نوح سامانی نے اسے حکومت دلوا دی اب جب خلف بن احمد کی حکومت مضبوط ہو گئی تو اس نے نوح سامانی کو جو بدلہ دینے کا وعدہ کیا تھا تو نوح سامانی نے طیش میں لشکر لے کر اس پر چڑھائی کر دی اب یہ موقع خلف بن احمد قلعہ بند ہو گیا اس قلعہ کا محاصرہ لشکر نے طویل عرصہ تک اس کا محاصرہ کر کے رکھا لیکن قلعہ کے مضبوط ہونے کی وجہ سے خلف بن احمد گرفت میں نہ آ سکا اس کے بقیہ احوال عنقریب آ رہے ہیں۔

اسی سال ترکوں نے بلاد خزر پر حملہ کیا تو وہاں کے لوگوں نے خوارزم سے مدد طلب کی انہوں نے کہا کہ اگر تم اسلام لے آؤ تو ہم تمہاری مدد کریں گے چنانچہ بادشاہ کے علاوہ سب مسلمان ہو گئے اس وجہ سے خوارزم نے ان کی مدد کر کے ترکیوں کو وہاں سے بھگا دیا اس کے بعد بادشاہ بھی مسلمان ہو گیا۔

مشہور شاعر متنبی کے احوال ... یہ احمد بن حسین بن عبدالصمد ابوالطیب الجعفی الشاعر ہیں جو متنبی سے مشہور ہیں ان کے والد عیدان سقہ سے مشہور تھے اور وہ اہل کوفہ کے لئے اونٹ پر پانی لاد کر لایا کرتے تھے ان کی عمر کافی ہو چکی تھی ابن ماکولا اور خطیب کا قول ہے کہ عیدان عین مہملہ کے کسرہ کے ساتھ ہے جس کے بعد یاء ہے بعض نے کہا عین کے کسرہ کے بعد یاء کے ساتھ ہے۔ واللہ اعلم۔

متنبی کی ولادت ۳۰۳ھ میں ہوئی یہ شام کی کسی بستی میں پیدا ہوئے انہوں نے بڑی محنت کے ساتھ علم و ادب حاصل کیا جس کی وجہ سے یہ اپنے زمانے کے امام الادب بن گئے اور انہوں نے سیف الدولہ کی بہت زیادہ تعریف کی ہے جس کی وجہ سے ان کے ہاں ان کا اونچا مقام تھا اس کے بعد ارجان گئے انہوں نے ابن العمید کی تعریف کی اس نے خوش ہو کر انہیں تیس ہزار دینار دیئے۔

اس کے بعد فارس چلے گئے اور عضد الدولہ کی مدح سرائی کی تو اس نے خوش ہو کر ایک قول کے مطابق دو لاکھ اور دوسرے قول کے مطابق تیس ہزار درہم دیئے اس کے بعد انہوں نے ایک شخص کو مقرر کیا کہ وہ ان سے معلوم کرے کہ کس کا عطیہ بڑا ہے چنانچہ اس نے ان سے معلوم کیا تو کہا کہ یہ زیادہ ہے لیکن اس میں تکلف ہے اور وہ خوش دلی سے دیئے گئے ہیں عضد الدولہ کو اس بات کا علم ہوا تو وہ آگ بگولہ ہو گیا اور اس نے چند دیہاتیوں کو مقرر کیا کہ راستے میں چھپ کر بیٹھ جائیں جب اس طرف سے متنبی گزرے تو اسے قتل کر دو۔

بعض کا قول ہے کہ متنبی نے ان کے رشتہ دار کی ہجو کی تھی اس وجہ سے عضد الدولہ نے کسی اعرابی کو ان کے قتل پر آمادہ کیا کہ وہ اسے قتل کر کے اس کا سارا مال چھین لیں۔

چنانچہ تیس افراد پر مشتمل جماعت نے بدھ کے روز رمضان کے ختم ہونے سے تین روز قبل دوسرے قول میں پانچ روز قبل اسے قتل کر دیا ایک قول یہ ہے کہ شعبان میں اسے قتل کیا گیا۔

قتل کے وقت متنبی ایک درخت کے نیچے چشمہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کھانے کے لئے اس کے سامنے دستر خوان بچھا ہوا تھا اس وقت اس کے ساتھ اس کا لڑکا اور چند اس کے غلام تھے جب وہ جماعت اس کے پاس پہنچی تو اس نے انہیں کھانے کی دعوت دی لیکن انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا اس پر اسے ان کی طرف سے خطرہ محسوس ہوا تو وہ فوراً اپنا ہتھیار لے کر گھوڑے پر سوار ہو گیا انہوں نے بھی پوزیشن سنبھالی اور اس کے لڑکے اور اس کے بعض غلاموں کو قتل کر دیا متنبی نے فرار ہونے کا ارادہ کیا تو اس کے غلام نے اس سے کہا کہاں جا رہے ہو آپ کا تو یہ شعر ہے:

ترجمہ: گھوڑے، رات، میدان، نیزے، تلوار، کاغذ، قلم سب مجھے پہچانتے ہیں۔

متنبی نے اس کو جواب دیا کہ تو ہلاک ہو تو نے مجھے قتل کروا دیا اس کے بعد متنبی واپس آ گیا تو اس قوم کے سردار نے اس کی گردن میں لٹکا ہوا نیزہ سے مارا اور پھر سب نے اسے مل کر مار ڈالا اور اس کے بیٹے محسّد کو قتل کر دیا اور ان کا مال وغیرہ سب کچھ لے لیا یہ واقعہ نعمانیہ کے قریب ہوا اس وقت وہ بغداد واپس جا رہا تھا یہیں اسے دفن کر دیا گیا اس وقت اس کی عمر ۵۱ سال تھی۔

ابن عساکر کا قول ہے کہ جس منزل پر متنبی ٹھہرا ہوا تھا اس منزل سے پچھلی منزل پر بدوؤں نے پچاس درہم کے بدلے اس کی جان کی حفاظت کا وعدہ کیا تھا لیکن اس نے بخل اور بہادری کے دعویٰ کی وجہ سے اس کا انکار کر دیا۔

متنبی کا نسب اصل میں قبیلہ جعفی سے تھا لیکن ایک مرتبہ وہ بنی کلب کے ساتھ حمص کے قریب بادیۃ السماوہ میں تھا تو اس نے اس وقت نبوت کا دعویٰ کیا ایک اور موقع پر اس نے دعویٰ کیا وہ نبی ہے جس کی طرف وحی کی جاتی ہے تب اس کی یہ بات سن کر جاہل اور بیوقوفوں کی ایک جماعت نے اس کی اطاعت قبول کر لی اور یہ بھی کہا تھا کہ اس پر قرآن نازل ہوتا ہے جس کی چند آیتیں یہ ہیں:

والنجم السيار، والفلك الدوار، والليل والنهار، ان الكافر لفي خسار، امض على سننك،

واقف اثر من كان قبلك من المرسلين فان الله قامع بك من الحد في دينه وضل عن سبيله

یہ اس کی واہیات بیہودہ بکواس اور بیہودہ دعویٰ کا نتیجہ ہے اگر وہ اپنی مدح میں الحاق اور احتراق کا اور ہجو میں افکوب اور اشتقاق کا استعمال کرتا تو وہ سب سے بڑا شاعر اور سب سے بڑا فصیح ہو جاتا لیکن اپنی جہالت اور کم عقلی کی وجہ سے اس نے رب العالمین کے کلام کا مقابلہ کرنے کا ارادہ کیا جس کے مقابلے سے تمام جن وانس عاجز نظر آتے ہیں جب اس کی یہ بیہودہ باتیں مشہور ہو گئیں اور بیوقوفوں کی ایک جماعت اس کے ساتھ ہو گئی تو حمص کا نائب حاکم امیر لؤلؤ بن اخشید اس کے مقابلے میں نکلا چنانچہ اس نے مقابلہ کر کے اس کی جماعت منتشر کر دی اور انتہائی ذلت کے ساتھ اسے قید کر لیا اور ایک طویل عرصہ وہ قید میں رہا اور وہیں بیمار ہو گیا حتیٰ کہ مرنے کے قریب ہو گیا تو اسے غور کر اس سے توبہ کروائی اور اس سے معافی نامہ لکھوایا جس میں اس نے ساری غلط باتوں سے رجوع کر کے دوبارہ مسلمان ہو گیا تو اسے چھوڑ دیا گیا۔

اس کے بعد جب بھی اس کے سامنے ان باتوں کا تذکرہ کیا جاتا تو اگر انکار کرنا ممکن ہوتا تو انکار کر دیتا ورنہ معذرت خواہی کرتا اور شرمندہ ہو جاتا اور اس کا نام متنبی بھی اس کے کذب پر دلالت کرتا ہے کیونکہ اس کا معنی ہے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کرنے والا۔

بعض نے اس کی ہجو میں یہ اشعار کہے ہیں:

(۱) اس میں کوئی خوبی ہے جو وہ صبح شام لوگوں سے فضل طلب کرتا ہے
(۲) کبھی وہ کوفہ میں پانی فروخت کرتا ہے کبھی اپنے چہرہ کی عزت بیچتا ہے۔

اس متنبی کا ایک مشہور دیوان ہے جو بہت عمدہ اشعار اور نئے نئے تخیلات پر مشتمل ہے متاخرین شعراء میں اس کا وہی مقام ہے جو متقدمین میں امرء القیس کا ہے میرے نزدیک وہ ایسا ہی ہے جیسا اس کو بیان کیا گیا ہے اور یہ اپنے تخیلات میں جدید اور اپنے ہمعصروں سے بڑھا ہوا ہے ابو الفرج جوزی نے اپنی کتاب منتظم میں اس کا مجموعہ قطعیات دیا ہے جو ان کے نزدیک اس کے تمام اشعار میں پسندیدہ ہے اسی طرح حافظ ابن عساکر اپنے علاقہ کے شیخ وقت نے بھی بیان کیا ہے جبکہ ابن الجوزی نے اس کے ان قطعات کو پسندیدہ قرار دیا ہے۔

ایسے شخص کا قیدی بننا مشکل ہے جس کی بیماری آنکھوں کی بیماری اور بڑی خوبصورت آنکھوں والی ہے وہ پہلے ہی سے زخمی ہو کر بے ہوش ہو کر مر جاتا ہے۔ اس لئے جو میرے چہرے کی طرف دیکھتا ہے وہ کہتے کہ وہ ڈرنے والا ہے بیمار شخص کو جو عشق کا مسئلہ کی کھیل کھیلتا ہے اس کی محبت میرے خون کے ساتھ دوڑتی ہوئی میرے تمام جوڑوں تک پہنچ گئی ہے لہذا اب وہی ایک مصروفیت تمام مصروفیتوں کے لئے کافی ہوگی۔ میری بیماری نے میرے بدن میں ایک بال کے برابر بھی جگہ نہیں چھوڑی بلکہ اس سے کم جگہ میں بھی اس نے اپنا کام کر لیا۔ گویا تمہارے محبوب نے میرے کانوں کے سوراخ کو بند کر دیا ہے ملامت کے سننے سے، یہاں تک کہ میں اب کانوں سے کسی کی بھی ملامت نہیں سن سکتا۔ گویا کہ شب بیداری میری آنکھوں کے پتلیوں سے عشق کرتی ہے۔ اس طرح ان دونوں کی جدائی سے ان دونوں کے لئے وصل کا عرصہ ہے۔

اس کے مندرجہ ذیل اشعار ہیں:

(۱) ... اس نے اپنے محبوب کے تین جوڑوں کو کھول کر رات کے وقت مجھے اس کے ساتھ چار راتیں دکھا دیں۔

(۲) اور اس نے اپنے چہرہ کو آسمان کے چاند کی طرف متوجہ کیا تو اس نے مجھے ایک وقت میں دو چاند دکھا دیے۔

(۳).. تم شعراء کا طعنہ دے کر مجھ سے حسد کی میرے شعر کا مقابلہ کیا اور اہل دانش نے میرے جیسے جادو کا اثر لیا ہے۔

(۴).. جب تیرے پاس کوئی بیوقوف میری برائی کی تعریف کرے تو وہ میرے کامل ہونے کی علامت ہے۔

(۵).. ایسا کون ہے جو میرے بیوقوف حاسدوں کو بتاتے کہ مذکورہ لوگ مجھے بہتری کا ورثہ سمجھتے ہیں۔

(۶).. ایک شریف انسان کے لئے دنیا کی مصیبتوں میں سے یہ بھی ہے کہ وہ ایسے شخص کو دشمن بنا دے جس کی دوستی کے بغیر چارہ نہ ہو۔

(۷) جب لوگ اونچے مقام تک پہنچ جاتے ہیں تو ان سے ملاقات بہت مشکل ہو جاتی ہے۔

(۸).. جو شخص طویل عرصہ تک رتبہ کی محبت اختیار کرے گا تو اس کی دونوں آنکھوں پر نیند ٹوٹ جاتی ہے پھر وہ اس کے پیچھے بھاگتے تھکتا ہے۔

(۹). جس چیز کا تم مشاہدہ کرتے ہو اس کو تم قبول کر لو اور کچھ سنی سنائی باتوں کو چھوڑ دو تاکہ بعد میں تمہیں پریشانی نہ ہو۔

کسی بادشاہ کی تعریف میں اس نے مندرجہ اشعار کہے:

(۱)..... ستارے تمہارے ہیں وہ تمہیں غور سے دیکھ رہے ہیں، ایسے بادشاہ کی طرف جس کا چہرہ قسمت مبارک ہے۔

(۲) جس کے تاج میں چاند ہوتا ہے۔ کہ وہ ہر شخص کی عزت کرتا ہے جس کے زرہ کے نیچے ایسا شیر ہو جسکے کانٹے خون نکالنے والے ہوں۔

(۳)... جس کے اخلاق شیریں اور اوصاف دلیرانہ ہوں اس کی نیکیاں شمار کرنے سے پہلے اس پر تمہاری اطلاع دی گئی ہو۔

یہ بھی اس کے اشعار ہیں:

(۱) اے وہ شخص جس کی میں نے امیدوں اور خوفوں کے کاموں میں پناہ لی اس کے علاوہ میں کسی سے پناہ نہیں لے سکتا ہوں۔

(۲) جس ہڈی کو تم توڑ دو اسے لوگ جوڑ نہیں سکتے اور جس ہڈی کو تم جوڑ دو اسے لوگ توڑ نہیں سکتے۔

ہمیں معلوم ہوا ہے کہ علامہ ابن تیمیہ نے لوگوں کی جانب سے مخلوق کی اس قدر تعریف پر مذمت کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اس قدر تعریف تو خداوند کے شایان شان ہے۔

شیخ شمس الدین بیان کرتے ہیں کہ میں نے علامہ ابن تیمیہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں ان دو شعروں کے ساتھ سجدہ میں بہت خشوع و خضوع کے ساتھ اسے پکارتا ہوں۔

ابن عساکر نے متنبی کے حالات ذکر کرتے ہوئے جو کچھ لکھا ہے ان میں سے اس کا یہ قول بھی ہے:

کیا تم نے مجھے اپنی طرف حقارت کی آنکھ سے دیکھتے ہوئے پایا ہے اگر ایسا ہے تو تم نے مجھے بلند مقام سے نیچے گرا کر میری توہین کی ہے۔ (۲) کسی صورت میں تم قابل ملامت نہیں بلکہ میں خود ہی مستحق ملامت ہوں کہ میں نے اپنی آرزوؤں کو غیر خالق سے ملا دیا ہے۔

ابن خلکان کا قول ہے کہ یہ دونوں اشعار متنبی کے دیوان میں نہیں ہیں البتہ حافظ کندی نے سند کے ساتھ اسی کی طرف نسبت کی ہے۔ اس کے چند اشعار یہ بھی ہیں۔

(۱) جب تم کسی مقصد کو حاصل کرنا چاہو تو ستاروں کی بلندی سے کم پر قناعت مت کرو۔

(۲) کیونکہ معمولی چیز کے لئے موت کا چکھنا بڑی چیز کے لئے موت کا مزہ چکھنے کے برابر ہے۔ یہ بھی اس کے اشعار ہیں۔

(۱) ... میں محبت کے لئے کسی رشوت کا طالب نہیں ہوں ایسی خواہش بری چیز ہے جس سے ثواب کی امید کی جائے۔

(۲) ... جب تم اپنی دوستی میں کامیاب ہو جاؤ تو ظاہری بات نقل کیوں کرتی کہ ادنیٰ چیز بھی کافی ہوتی ہے۔

یہ بات پہلے گزر چکی ہے کہ یہ ۳۰۳ھ میں کوفہ میں پیدا ہوئے اور ۳۵۴ھ رمضان میں قتل ہوئے۔

ابن خلکان کا قول ہے کہ متنبی ۳۵۲ھ میں سیف الدولہ سے الگ ہو گیا تھا جس وقت ابن خالویہ نے اس کے چہرے پر چابیوں کا گچھا مارا تھا جس کی وجہ سے اس کا چہرہ خون آلود ہو گیا تھا اس کے بعد مصر جا کر اس نے کافور کی مدح شروع کر دی اور چار سال اس کے پاس رہا۔ متنبی ہمیشہ غلاموں کی ایک جماعت کے ساتھ رہتا تھا۔ اچانک کافور نے اس سے خطرہ محسوس کیا متنبی بھی سمجھ گیا چنانچہ وہ فرار ہو گیا۔ کافور نے تلاش بھی کرایا لیکن نہیں ملا کافور سے اس کے خوف کی وجہ پوچھی گئی تو اس نے کہا کہ اس نے نبوت کا دعویٰ کر رکھا ہے ہو سکتا ہے کہ کل یہ حکومت مصر کا دعویٰ کرے جو نبوت کے مقابلے میں معمولی چیز ہے۔

اس کے بعد متنبی عضد الدولہ کے پاس چلا گیا اس کی مدح سرائی کرتا رہا اور اس نے کافی مال سمیٹا پھر اس کے پاس سے واپس ہوا راستے میں فاتک بن ابی جہل اسدی سے اس کا مقابلہ ہو گیا اور فاتک نے اسے قتل کر دیا اور اس کا لڑکا محسن اور اس کا غلام مفلح بھی ۲۸ رمضان کو بغداد میں قتل کئے گئے۔ بہت سے شعراء نے اس کا مرثیہ کہا ان میں سے بعض شعراء اور خصوصاً کے بہت سے علماء نے اس کے دیوان کی شرح لکھی ہے جو تقریباً ساٹھ کے لگ بھگ ہیں ان میں سے کچھ مختصر اور کچھ مفصل ہیں۔

مشہور لوگوں میں وفات پانے والے:...... اس سال مشہور لوگوں میں سے مندرجہ ذیل افراد نے وفات پائی۔ محمد بن حبان کی وفات اسی سال ہوئی۔

محمد بن حبان کے حالات (۱)...... یہ محمد بن حبان ابن احمد بن حبان بن معاذ بن سعید ابو حاتم البستی ہیں جو الانواع والتقاسیم کے مصنف اور حفاظ کبار مشہورین مجتہدین میں سے ہیں۔ انہوں نے دور دراز کے شہروں کے سفر کر کے متعدد محدثین عظام سے احادیث کا سماع کیا ہے بعد میں یہ اپنے شہر کے قاضی بنے اسی سال ان کی وفات ہوئی۔ بعض نے ان کے اعتقاد کے بارے میں گفتگو کی ہے کہ ان کا قول یہ ہے کہ نبوت کوشش سے حاصل کی جا سکتی ہے۔ یہ ایک فلسفیانہ بحث ہے اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ ان کی طرف اس قسم کی باتوں کی نسبت کس حد تک صحیح ہے میں نے طبقات شافعیہ میں ان کا تذکرہ کیا ہے۔

محمد بن حسن بن یعقوب کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

محمد بن حسن بن یعقوب کے حالات (۲)...... یہ محمد بن حسن بن یعقوب ابن الحسن بن حسین بن مقسم ابوبکر بن مقسم المقری ہیں جو

---

(۱) تذکرۃ الحفاظ ۳/۹۲۰-۹۲۴، شذرات الذہب ۳/۱۶

(۲) تاریخ بغداد ۲/۲۰۶-۲۰۸، شذرات الذہب ۳/۱۶

دمشق میں پیدا ہوئے تھے۔ انہوں نے مشائخ سے کثیر تعداد میں احادیث کا سماع کیا، ان سے دارقطنی وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔ یہ اول شخص سب سے بڑے نحوی تھے۔ محدثین کے طرز پر نحو میں انہوں نے کتاب الانوار کے نام سے ایک کتاب لکھی تھی۔

ابن الجوزی کا قول ہے کہ انہوں نے ایک بڑی کتاب لکھی تھی اس کے علاوہ ان کی اور بھی تصانیف ہیں۔

ان کے بارے میں بعض لوگوں نے گفتگو کی ہے کہ یہ قرأت شاذہ کے جواز کے قائل تھے اور یہ کہتے تھے کہ جو چیز رسم قرآنی کے خلاف نہیں اور معنی کے اعتبار سے۔ یہاں تک کہ نحو عربی کی قرأت کرتے جو نہ، جیسے قرآن پاک کی آیت ہے فلما استیئسوا منه خلصوا نجیا کو یہ نجبا پڑھتے تھے منسوب بعض حضرات سے ہے۔ محمد بن حسن کا قول ہے کہ اس کو اس بات سے مشتق مان کر پڑھا جائے تو یہ زیادہ قوی ہے۔ بعض کا قول ہے کہ انہوں نے اس دعوی سے رجوع کر لیا تھا۔ لیکن ابن الجوزی کا قول ہے کہ وفات تک یہ اپنے اسی دعوی پر قائم رہے۔

محمد بن عبداللہ بن ابراہیم بن عبداللہ بن موسیٰ ... محمد بن عبداللہ بن ابراہیم بن عبداللہ بن موسیٰ ابوبکر الشافعی کی وفات اسی سال ہوئی یہ جیلان میں ۲۶۰ھ میں پیدا ہوئے تھے، کئی محدثین سے انہوں نے احادیث کا سماع کیا بغداد میں رہے یہ ثقہ اور کثیر الروایت تھے ان سے دارقطنی وغیرہ نے احادیث کا سماع کیا جس زمانہ میں دیالمہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مذمت پر مبنی تحریر لگائی تھی اس زمانہ میں یہ علی الاعلان صحابہ کرام کے فضائل بیان کیا کرتے تھے۔

باب شام کے نزدیک اپنی مسجد میں اسی سال ۹۴ سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔

واقعات ۳۵۵ھ

اس سال بھی عاشورہ کے موقع پر اہل تشیع نے حسب سابق تمام بدعات و رسومات کا ارتکاب کیا۔ اسی زمانہ میں قرامطہ نے عمان سے ہجرت کر کے آنے والوں کو عمان سے نکال دیا۔ اسی سال رومیوں نے آمد پر حملہ کر دیا اور اس کا محاصرہ کر لیا لیکن اس پر قبضہ نہ کر سکے البتہ اس کے باشندوں میں سے تین سو آدمی اور چار سو قیدی گرفتار کر لیے۔ اس کے بعد رومیوں نے مصیصہ کا رخ کیا وہاں پر سیف الدولہ نے ان کی آمد کی خبر سن کر بھاگنے کا ارادہ کیا۔ لیکن بیماری پیش آنے کی وجہ سے سیف الدولہ نہ جا سکے اس کے وزراء کے قدم آگے بڑھے تھے۔ اسی سال خراسان سے ایک بڑے قریب لشکر کا ظہور ہوا جس نے رومیوں سے جہاد کا اعلان کیا اس وقت رکن الدولہ بن بویہ نے ان کا اعزاز و اکرام کیا اور انہیں اصفہان کے باہر ٹھہرنے کی اجازت دی۔ لیکن انہوں نے آگے بڑھ کر دیلم پر قبضہ کر لیا اور رکن الدولہ نے ان سے قتال کر کے انہیں شکست دی اور ان میں سے اکثر کو بھگا دیا۔

اسی سال معز الدولہ عمران بن شاہین سے قتال کرنے کے لئے بغداد سے واسط گیا اس وقت وہاں پر عمران کا حاکم درست تھا لیکن معز الدولہ وہیں پر بیمار ہو گیا اور نائب مقرر کر کے بغداد واپس آ گیا اور آئندہ سال اس کی وفات ہو گئی۔

اسی زمانہ میں بلاد دیلم میں ابو عبداللہ ابن الداعی کا ظہور ہوا اس نے حج کرنے اور عبادت کرنے کی طرف لوگوں کو دعوت دی اور اون کا لباس پہن لیا اور ظلم کا خاتمہ کر دیا یہاں تک تمام لوگوں کو صحابہ رضی اللہ عنہم کرام کے دشمنوں سے جہاد کرنے کی دعوت دی۔

ماہ رجب کے ماہ جمادی الثانی میں ذوالاسلام کی مرمت کرنے کا اعلان کیا گیا۔ اسی سال سیف الدولہ اور رومیوں کے درمیان بہت سے مسلمان قیدی آزاد کرائے گئے۔ جن میں سیف الدولہ کا چچا زاد ابو فراس بن سعید بن حمدان اور ابوالہیثم بن حصین القاضی بھی تھے یہ حلب اور جبیل میں ہوا۔

اسی زمانہ میں معز الدولہ نے شفاخانہ بنانا شروع کیا اور اس کے لئے بہت سی چیزیں اس پر وقف کیا۔

ماہ ... میں بنو سلیم نے شام، مصر اور مغرب کے حاجیوں پر حملہ کر کے ان سے بہت سا سامان لوٹ لیا ... لوٹ لئے گئے۔ ان ہی لوگوں میں طرسوس کے قاضی ابن الخواتیمی بھی تھے جن کے ایک لاکھ دینار ... ان کا ارادہ تھا شام سے عراق

جانے کا قصد کیا تو راستہ میں بھی کافی لوگوں کا قتل ان لوگوں کے سامان سواری وغیرہ چھین کر انھیں بے آب و گیاہ جنگل میں چھوڑ دیا گیا ان میں سے تھوڑے لوگ صحیح سالم واپس پہنچ پائے اکثر ہلاک ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اسی سال عراق کی طرف سے ابو احمد نقیب الطالبیین نے لوگوں کو حج کرایا۔

الحسن بن داؤد بن علی بن عیسیٰ بن محمد بن القاسم بن الحسن بن زید بن الحسن بن علی بن ابی طالب ابو عبداللہ العلوی الحسنی کی وفات بھی اسی سال ہوئی۔

حاکم کا قول ہے کہ ابو عبداللہ خراسان میں اپنے زمانے کے آل رسول کے شیخ اور عوام کے سردار تھے اور یہ لوگوں میں سب سے زیادہ زاہد تھا عبادت میں ترجیح کرنے والے اور صحابہ کرام سے محبت کرنے والے تھے۔ میں ایک زمانہ تک ان کی صحبت میں رہا۔ جب بھی خلیفہ سوم کا تذکرہ کرتے تو یوں کہتے حضرت عثمان شہید اور اس کے بعد رو پڑتے اسی طرح جب بھی حضرت عائشہ کا ذکر کرتے تو یوں کہتے صدیق کی بیٹی صدیقہ حبیبہ اللہ کی حبیبہ اور یہ کہہ کر رو پڑتے۔

انھوں نے ابن عقدہ اور ان کی جماعت سے احادیث کا سماع کیا۔ ان کا آبائی علاقہ خراسان تھا اور ان کا پورا علاقہ سادات پر مشتمل تھا۔ شعر ہے

ان کے خاندان کا تعلق رسول اللہ ﷺ کے خاندان سے ہے۔
ان کے سامنے نئی صبح کی کرنیں چمکی ہوئی ہیں۔

محمد بن حسین بن علی بن حسن بن یحییٰ بن حسان بن الوضاح ابو عبداللہ الانباری الشاعر کی وفات اسی سال ہوئی جو وضاحی سے مشہور تھے انھوں نے محاملی اور ابن عقدہ وغیرہ سے احادیث کا سماع کیا تھا۔ خطیب نے ان کے بہترین اشعار ذکر کئے ہیں۔ جو اپنے وقت میں بہت عمدہ اشعار تھے

اے قبولیت کے باب کرخ کے مکانات اور میدانوں کو سیراب کرنے اور دور سے برسنے والے بادل کے کرخ پر اقامت کرنے والے پر
بھی بار بار گرجنے کے بعد ہونے والے مکانات پر رونے والا کوئی اور اس کے ساتھ رونے والا باب محول کرخ کے میدانوں کو جھگا دے
زمین میں اگر تم کوتاہی کرو تو وہ اپنی زبان سے دوستوں کا تذکرہ کرتا۔

ابو بکر بن جعابی کی وفات بھی اسی سال ہوئی۔

ابو بکر بن جعابی کے حالات...... یہ محمد بن عمر بن محمد بن سلم بن البراء بن سبرہ بن سیار ابو بکر الجعابی ہیں جو موصل کے قاضی تھے۔ یہ ماہ صفر میں سن ۲۸۴ ہجری میں پیدا ہوئے۔ متعدد محدثین سے انھوں نے حدیث کا سماع کیا اور ابو العباس بن عقدہ کے شاگردوں میں رہ کر ان سے علم حدیث حاصل کیا اور انہی سے کچھ تصوف کا اثر بھی قبول کیا۔ یہ حافظ الحدیث تھے۔ حدیث کثرت سے بیان کرنے والے تھے۔ بعض کا قول ہے کہ انھیں چار لاکھ احادیث سند و متن کے ساتھ یاد تھیں اور چھ لاکھ احادیث کا مذاکرہ کیا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ مرسل اور منقطع احادیث بھی ان کو یاد تھیں اور اسماء الرجال پر جرح و تعدیل اور ان کی اموات کی تاریخ اور ان کے مذاہب سے بھی خوب واقف تھے۔ حتیٰ کہ اس بارے میں انھوں نے اپنے زمانے کے تمام علماء سے سبقت حاصل کر لی تھی۔

جب یہ املاء حدیث کے لئے بیٹھتے تو ان کے گھر پر لوگوں کا رش لگ جایا کرتا تھا اور یہ حافظے سے سند و متن کے ساتھ صرف تمر سے املاء کروایا کرتے تھے۔ یہ پیدائشی و عقیدتی طور پر تشیع کی طرف مائل تھے اور ان کے پاس باب البصرہ کے نزدیک رہتے تھے۔

ایک بار دار قطنی سے ان کے بارے میں سوال کیا گیا تو جواب دیا کہ یہ حدیث کا خلط ملط کر دیا کرتے تھے۔

ابو بکر برقانی کے بارے میں قول ہے کہ یہ غریب احادیث روایت کرتے تھے اور مذہباً ان کا شیعہ ہونا مشہور تھا اور یہ دین پر مکمل اعتبار سے کمزور اور شراب کے عادی تھے۔ بوقت وفات انھوں نے اپنی تمام کتب جلانے کی وصیت کی تو ان کی تمام کتب اور ان کے پاس جو دوسروں کی کتب رکھی تھی سب کو آگ میں جلا دیا گیا ان کا یہ عمل قابل مذمت تھا۔

ان کے جنازے کے لے جانے کے وقت جیون کی شیعی محمد عمان کے جنازے سے پرو کر دی تھی۔

واقعات ۳۵۶ھ

اس سال کا چاند نظر آیا تو خلافت مطیع اللہ کی اور حکومت معز الدولہ بن بویہ دیلمی کی تھی۔ اس سال بھی عاشورہ کے موقع پر حسب سابق شیعوں نے حضرت حسین کی یاد میں تعزیہ کا جلوس نکالا۔

معز الدولہ بن بویہ کی وفات: اسی سال ماہ ربیع الاول میں ابو الحسن احمد بن بویہ دیلمی کی وفات ہوئی۔ جس نے رفض کا زور بڑھایا تھا اور اسے معز الدولہ (حکومت کی عزت) کہا جاتا ہے۔ کہا جاتا تھا کہ اس کے معدے میں کوئی چیز نہیں ٹھہرتی تھی۔ موت کے قریب اس نے توبہ کر لی تھی اور اللہ کی طرف رجوع کر لیا تھا اور ظلم کے ذریعے حاصل کی گئی بہت سی اشیاء واپس کر دی تھیں اور اپنی جائیداد سے بہت سا مال صدقہ کیا اور اپنے متعدد غلاموں کو آزاد کر دیا تھا اور اپنے بیٹے بختیار عز الدولہ کو اپنا ولی عہد مقرر کیا تھا۔

ایک موقع پر چند علماء اس کے پاس جمع ہوئے انہوں نے سنت پر گفتگو کرتے ہوئے اسے بتایا کہ حضرت علیؓ نے اپنی صاحبزادی ام کلثوم حضرت عمرؓ کے نکاح میں دی تھی۔ اس نے کہا قسم بخدا میں نے یہ بات کبھی نہیں سنی اس کے بعد اس نے اہل سنت کا عقیدہ اختیار کر لیا پھر بوقت نماز ان میں سے ایک عالم نماز کے لئے جانے لگے تو اس نے ان سے پوچھا کہاں جا رہے ہو؟ اس نے کہا نماز پڑھنے کے لئے۔ معز الدولہ نے کہا گھر میں ہی نماز پڑھ لیں انہوں نے کہا آپ کا گھر غصب شدہ ہے اس لئے یہاں نماز نہیں پڑھ سکتا۔ ان کا یہ جواب معز الدولہ کو بہت پسند آیا۔

معز الدولہ انتہائی بردبار، فیاض، ہوشیار تھا۔ اس کا ایک ہاتھ کٹا ہوا تھا۔ اس نے سب سے پہلے مخبروں کا نظام جاری کیا تھا تاکہ اس کے جلد از جلد حالات اور پیغامات شیراز تک اس کے بھائی رکن الدولہ تک پہنچائے جائیں۔ اور ان مخبروں کی معز الدولہ کے ہاں بڑی قدر اور وقعت تھی اور بغداد میں اس کے پاس فضل اور مرغوش نامی دو مخبر تھے ان میں سے ایک سے اہل سنت محبت کرتے تھے اور دوسرے سے رافضی محبت کرتے تھے۔

وفات کے بعد معز الدولہ کو باب التبن کے قریب قریش کے قبرستان میں دفن کیا گیا اور اس کی مسند اس کے بیٹے عز الدولہ نے سنبھالی اور اس علاقہ میں سنسنی تھی ان دنوں بارش ہوتی رہی اور عز الدولہ نے اپنی کرسی مضبوط کرنے کے لئے قوم کے سرداروں کے پاس ایک بڑی رقم ہدیہ کے طور پر بھیجی جو اس کی ہوشیاری کی علامت تھی۔ اور معز الدولہ کی عمر ۵۳ سال تھی اور اس کی کل مدت خلافت اکیس سال گیارہ ماہ دو دن تھی۔

اس نے اپنے دور حکومت میں بہت سا مال، جو مال بیت المال میں جمع کرنے کے بجائے زمین میں دفن کر دیے گئے کا اعلان کیا تو وہ مرحوم ہو ہوا۔ اس کی وفات کی رات کسی نے غیبی آواز میں یہ چند اشعار سنے۔

> جب کہ تم نے اپنی دنیاوی مراد خوب اچھے طریقے سے ابو الحسین کو پہنچا دی اور تم حوادث زمانہ اور مصیبتوں سے محفوظ
> ہو گئے۔ تب تمہاری طرف مصیبت کا ہاتھ بڑھ گیا اور ایسے لوگوں میں سے تم بچھڑ گئے ہو۔

معز الدولہ کی وفات کے بعد اس کا لڑکا عز الدولہ جس کا کوئی ثانی نہیں تھا وہ کھیل کود اور عورتوں کے ساتھ عشق بازی میں لگ گیا جس کی وجہ سے اس کی بد حالت ہو گئی اور لوگوں نے اس کے بارے میں غلط باتیں کرنا شروع کر دیں۔ ادھر خراسان کے حاکم امیر منصور بن نوح السامانی نے بنی بویہ کی حکومت پر قبضہ کا ارادہ کیا اور اس کے لئے وشمگیر کی ماتحتی میں ایک بڑا لشکر روانہ کیا۔

جب رکن الدولہ بن بویہ کو اس کا علم ہوا تو اس نے اپنے بیٹے عضد الدولہ اور بھتیجے عز الدولہ سے مدد طلب کی انہوں نے اس کی مدد کے لئے ایک بہت بڑا لشکر بھیج دیا چنانچہ رکن الدولہ کا لشکر بڑا ہو گیا۔ اس موقع پر وشمگیر نے اسے دھمکی دی کہ اگر میں غالب آ گیا تو تمہارے ساتھ فلاں فلاں سلوک کروں گا۔ رکن الدولہ نے اس کے پاس پیغام بھیجا کہ اگر میں غالب آ گیا تو تمہارے ساتھ حسن اخلاق اور درگزر کا سلوک کروں گا۔ اتفاق سے رکن

الدولہ لے گیا اور اللہ نے وشمگیر کے شر کو اس سے دفع کر دیا۔

اور ایسا ہوا کہ وشمگیر شکاری گھوڑے پر مقابلے کے لئے سوار ہوا اسی دوران اسے خنزیر نظر آیا تو اس نے اس پر حملہ کر دیا جس کی وجہ سے اس کا گھوڑا بدک پڑا اور وہ اس سے نیچے گر گیا اسی وقت اس کا انتقال ہو گیا اور اس کا لشکر بھاگ گیا ابن وشمگیر نے رکن الدولہ سے امان طلب کی تو اس نے پہلے وعدہ کے مطابق امان اور سالانہ وظائف بھی بھیج دیے۔ یوں اللہ نے مسلمانوں کے مکر سے اس کی حفاظت فرمائی یہ اس کی صدق نیت اور حسن اخلاق کا ثمرہ تھا۔

خواص میں سے وفات پانے والے ... کتاب الاغانی کے مصنف ابو الفرج الاصبہانی ہیں ان کا نام علی بن حسین بن محمد بن احمد بن ہیثم بن عبدالرحمن بن مروان بن محمد بن مروان بن الحکم الاموی ہے۔ یہ کتاب الاغانی اور کتاب ایام العرب کے مصنف ہیں اس میں انہوں نے بہت سے واقعات بیان کیے ہیں۔ یہ شاعر ادیب کاتب تھے۔ لوگوں کے حالات سے واقف تھے لیکن یہ بھی شیعہ تھے۔

ابن الجوزی کا قول ہے کہ یہ غیر معتمد علیہ شخص ہیں کیونکہ انہوں نے اپنی کتاب میں عشق بازی کی دعوت دی ہے اور شراب نوشی کو معمولی چیز بیان کیا ہے اور بعض باتیں اپنی طرف سے بیان کی ہیں اور کتاب الاغانی کا مطالعہ کرنے والا محسوس کرے گا کہ یہ کتاب منکرات و قبیح باتوں سے بھری ہوئی ہے انہوں نے حدیث محمد بن عبداللہ بن مطین اور مخلوق سے روایت کی ہے۔ ان سے دارقطنی وغیرہ نے روایت کی ہے۔ اسی سن ذوالحجہ میں ان کی وفات ہوئی ان کا سن ولادت ۲۸۴ ہجری ہے۔ اس سن بحتری کی وفات ہوئی۔ ابن خلکان نے ان کی چند تصانیف ذکر کی ہیں ان میں کتاب الاغانی، المجردات، ایام العرب بھی ہیں۔

اسی سال سیف الدولہ کی وفات ہوئی۔

یہ بہادر امراء اور فیاض بادشاہوں میں سے تھے یہ بھی شیعہ تھے۔ ایک وہ جو حلب کے بادشاہ بن گئے تو انہیں ایک وقت کئی باتیں میسر آ گئیں۔

(۱) ان کے خطیب خطبات نباتہ کے مصنف اور فصیح و بلیغ تھے۔

(۲)... ان کے شاعر متنبی تھے۔

(۳) ان کا گویا ابونصر فارابی تھا۔

سیف الدولہ کریم و فیاض بہت زیادہ درگزر کرنے والے تھے ان کے چند اشعار جو انہوں نے اپنے بھائی موصل کے حکمران ناصر الدولہ کے لئے کہے تھے

> بلند مقام حاصل کرنے پر میں راضی ہو گیا اور حقیقتاً آپ اس کے اہل ہیں اور آپ نے کہا کہ میرے اور میرے بھائی کے درمیان فرق ہے۔ آپ کے استحقاق بلندی سے مجھے انکار نہیں لیکن آپ نے میرے حق سے وصول کر لیا آپ کی زیادتی مکمل ہو گئی۔ میرے نماز پڑھنے پر آپ راضی نہیں ہیں تو آپ کے بعد مقام حاصل کرنے پر راضی ہوں۔ یہ بھی انہیں کے اشعار ہیں۔
>
> اس نے اپنے آنسوؤں کے ساتھ اپنا خون بھی شامل کر لیا اور مجھ سے کہا کہ آپ کب تک ظلم برداشت کرو گے۔ اس نے تمہاری نظر کو اس سے پھیر دیا۔ تمہاری طرف سے اس کے چھپے ہوئے عیوب کی وجہ سے اسے زندگی کا یقین ہو گیا۔ تم کیسے صبر برداشت کرتے ہو وہم کے خطرات سے جس سے تم اس کو تکلیف دیتے ہو۔

سیف الدولہ کی وفات حلب میں فالج یا پیشاب کے بند ہونے کی وجہ سے ہوئی۔ ان کا تابوت میافارقین لایا گیا اور وہیں دفن کیا گیا۔ ان کی عمر ۵۳ سال تھی ان کے بعد ان کا لڑکا سعد الدولہ ابو المعالی شریف حاکم بنا پھر ان پر ان کے والد کا آزاد کردہ غلام قرعویہ غالب آ گیا اور اس نے سعد الدولہ کو حلب سے نکال کر اس کی والدہ کے پاس میافارقین بھیج دیا لیکن سیف الدولہ کا لڑکا دوبارہ حلب آ گیا جیسا کہ عنقریب اس کا بیان آئے گا۔

ابن خلکان نے ان کی یہ خصوصیت ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ان کے بعد کسی بھی بادشاہ کے دربار میں شعراء کی اتنی تعداد جمع نہیں ہوئی جتنی ان کے یہاں جمع ہوئی تھی۔ انہوں نے شعراء کی ایک جماعت کو اپنے دربار میں رکھا تھا؛ سننے کی مستقل اجازت دی ہوئی تھی اور ان کی ولادت سن ۳۰۳ھ میں ہوئی ایک قول یہ ہے کہ سن ۳۰۱ھ میں ہوئی اور ۳۳ سال کی عمر میں یہ حلب کے بادشاہ بنے تھے۔ اس سے پہلے واسط اور قریبی علاقوں کے بادشاہ تھے پھر حالات تبدیل ہو گئے حتیٰ کہ پورے حلب پر ان کی حکومت قائم ہوئی اور حلب انہوں نے احمد بن سعید الکلابی منجانب اخشید کے قبضہ سے چھینا تھا۔

ایک دن سیف الدولہ لوگوں سے کہنے لگے کہ کون ایک شعر جس کا اول مصرعہ یہ ہے۔ لک جسمی تعلہ فدمی لم تحلہ (تیرے لئے میرا جسم ہے تو اسے بیمار کر تو حلال ہے لیکن اس کا خون حلال نہیں)۔ اس کا دوسرا مصرعہ پورا کر کے سنائے گا تو اسے عطیہ دوں گا کہ تم بادشاہ ہو گئے۔ فراس جو ان کے بھائی تھے انہوں نے کہا:

ان کنت مالکا الامر کلہ

"اگر تمام چیز ان کے تم مالک ہو جاؤ۔"

یہ شام کے تمام بادشاہ رافضی تھے۔

کافور الاخشید..... محمد بن طغج الاخشیدی کے آزاد کردہ غلام کافور الاخشید کی وفات بھی اسی سال ہوئی ان کے بعد ان کے لڑکے کے بچوں نے کئی برس سے ان کے غلاموں کو حکم دیا گیا۔ کافور دمشق اور مصر کا بادشاہ تھا اور سیف الدولہ وغیرہ اس کے دربان رہ چکے تھے۔ اور اس کی قبر پر چند اشعار لکھے ہوئے تھے جن کا ترجمہ یہ ہے کہ:

(۱) گزشتہ زمانہ کی طرف دیکھو کہ کیسے لوگ فنا ہو گئے ہیں اس نے ان تمام لوگوں کو فنا کر دیا جو اس وقت موجود تھے۔

(۲) ان کے دور حکومت تک دنیا بھی ان سے خوش رہی۔ لیکن حکومت کے ختم ہونے کے بعد دنیا ان پر توجہ کرنے لگی اور رونے لگی۔ ابو علی القالی کی وفات اسی سال ہوئی۔

ابو علی القالی کے حالات[1]..... یہ اسماعیل بن قاسم بن عیذون بن ہارون بن عیسیٰ بن محمد بن سلیمان ہیں جو امالی کے مصنف ہیں۔ ابو علی القالی اللغوی البغدادی الاموی ان کے آزاد کردہ غلام ہیں کیونکہ وہ عبد الملک بن مروان کے غلام تھے اور قالی قلا کی طرف منسوب ہے۔ آرمینیا کا قریب ہے یہ ۲۸۸ھ کو پیدا ہوئے تھے۔ واللہ اعلم۔

یہ بغداد پہنچے کچھ عرصہ بغداد میں رہے ابو یعلیٰ موصلی وغیرہ سے انہوں نے حدیث کا سماع کیا۔ نحو اور لغت میں ان کے استاد ابن درید، ابو بکر الانباری، نفطویہ وغیرہ تھے۔ امالی انہی کی تصنیف ہے جو مشہور ہے ان کی ایک کتاب پانچ ہزار اوراق پر مشتمل حروف تہجی کی ترتیب پر کتاب البارع ہے۔ نیز مقصور و ممدود، اللغۃ وغیرہ بھی ان کی تصانیف ہیں۔

یہ بغداد آئے وہاں پر انہوں نے حدیث کا سماع کیا اس کے بعد سن ۳۳۰ھ میں قرطبہ چلے گئے اور اسی کو انہوں نے وطن بنا لیا اور وہاں پر انہوں نے بہت سی تصانیف لکھیں حتیٰ کہ ابن خلکان کے قول کے مطابق قرطبہ میں اسی سال ۶۸ سال کی عمر میں انہوں نے وفات پائی۔

خاص خاص لوگوں کی وفات..... اسی سال بلاد کرمان اور اس کے مضافات کے حاکم ابو علی محمد بن الیاس کی وفات ہوئی۔ اس کے بعد عضد الدولہ بن رکن الدولہ نے بلاد کرمان محمد بن الیاس کی اولاد الیسع الیاس، اصبہان سے چھین لئے تھے اس سے پہلے ملک الکبیر اور حکمے نے بھی ان علاقوں پر قبضہ کیا تھا جیسا کہ گزر چکا ہے۔

اسی سال بادشاہوں میں سے حسن بن فیروزان کا بھی انتقال ہو گیا۔ اسی سال متعدد بادشاہوں کی وفات ہوئی۔ چنانچہ معز الدولہ کافور، سیف الدولہ کی وفات اسی سال ہوئی۔

ابن اثیر کا قول ہے کہ روم کے بادشاہ نقفور (دمستق) کی وفات بھی اسی سال ہوئی۔ جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔

---

[1] وفیات الاعیان ۱/۲۲۶، ۲۲۸، شذرات الذهب ۳/۱۸۔

واقعات ۳۵۷ھ

اس سن میں بغداد وغیرہ شہروں میں یہ خبر مشہور ہوئی کہ ایک شخص کا ظہور ہوا ہے جس کا نام محمد بن عبداللہ ہے [illegible] کا دعویٰ کرتا ہے [illegible] پھیل رہا ہے [illegible] اور یہ شیعہ بھی تھا [illegible] کے حوالے کر دیا [illegible]

اس سال بحرین کے ایک شخص نے [illegible] کر کے اس کا محاصرہ کر لیا اور [illegible] کیا۔

سال رواں میں [illegible] ہلاک ہو گئے۔

اس زمانہ میں حاجیوں کے قافلے پانی کی شدت کی وجہ سے راستے ہی میں ہلاک ہو گئے۔ [illegible] کے بعد ہلاک ہو گئے۔

اس سال [illegible] جنگ ہوئی۔ ابن الجوزی کا قول ہے کہ [illegible] کہ حکومت [illegible] ہوئی ہے

[illegible] کی وفات — [illegible] اسی سال وفات پانے والے [illegible] حضرات تھے۔

ابراہیم [illegible] کی وفات اسی سال ہوئی [illegible] ۳۳۳ [illegible] سال ان کی وفات ہوئی اور ساٹھ سال کی عمر میں اپنے گھر میں ہی دفن کئے گئے۔

عمر بن جعفر بن عبداللہ [illegible] کی وفات اسی سال ہوئی [illegible] سے انہوں نے احادیث بیان کی ہیں [illegible] کا قول ہے [illegible]

محمد بن احمد بن علی بن مخلد کی وفات بھی اسی سال ہوئی تھی۔

محمد بن احمد بن مخلد کے حالات — یہ محمد بن احمد بن علی بن مخلد [illegible]

[illegible]

کافور بن عبداللہ الاخشیدی: ... محمد بن طغج بادشاہ کے غلام کافور بن عبداللہ الاخشیدی کی وفات بھی اسی سال ہوئی بادشاہ نے مصر والوں سے اس کو صرف اٹھارہ دینار میں خریدا تھا پھر اس نے بہت ترقی کی اور اس کی عزت بڑھائی اور تمام غلاموں میں سے اسے منتخب کر کے خاص بنا لیا پھر اس کو اپنے والد بن کا اتالیق بنا دیا۔ پھر اس کی وفات کے بعد ۳۵۵ھ میں مستقل طور پر تمام امور اس کے حوالے کر دیئے اور دیار مصر و شام و حجاز میں منبروں پر اس کا نام لیا جانے لگا۔ یہ بڑا ہوشیار ذہین اور حسن سیرت کا مالک تھا۔ شعراء نے اس کی تعریف کی ہے ان میں سے ایک متنبی بھی ہے اور یہ متنبی کو مال بھی دیا تھا پھر کسی وجہ سے متنبی سے ناراض ہو گیا تو متنبی نے اس کی ہجو کی اور وہاں سے چھوڑ کر عضدالدولہ کے پاس چلا گیا۔ اور کافور اپنی خاص قبر میں دفن کیا گیا اور اس کے بعد ابوالحسن علی بن اخشید خلیفہ بنا پھر اس سے فاطمیین نے بلاد مصر چھین لئے۔ کافور دو سال چند ماہ خلیفہ رہا۔

واقعات ۳۵۸ھ

اس سال بھی عاشورہ کے موقع پر رافضیوں نے حضرت حسین کی یاد میں ماتمی جلوس نکالے اور عید غدیر بھی منائی اس سال غلہ کی گرانی بہت ہو گئی حتیٰ کہ روٹی بہت مشکل سے ملتی تھی۔ اور لوگ ہلاک ہونے کے قریب ہو گئے۔

سال رواں میں رومیوں نے بڑا فساد برپا کیا اور حمص جلا دیا اور ایک لاکھ کے قریب مسلمان گرفتار کر لئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اسی سال ماہ شعبان کے وسط میں معز فاطمی کی طرف سے ابوالحسین جوہر القائد رومی ایک بہت بڑا لشکر لے کر دیار مصر میں داخل ہوا اور جمعہ کے روز انہوں نے منبروں پر معز فاطمی کا نام لیا اور جوہر نے موذنوں کو حکم دیا کہ اذان میں حی علی خیر العمل کہیں اور امام سب سے پہلا سلام پڑھ کر لیٹنا ٹھہرایا۔

ان حالات کی وجہ یہ تھی کہ کافور کے انتقال کے بعد مصر کے باشندوں میں آپس میں اختلافات ہو گئے حتیٰ کہ اس پر بے کیفی طاری کر دی۔ پھر ان کی کمزوری معز نے موقع سے فائدہ اٹھانا چاہا اور اپنے غلام جوہر کو ایک بڑے لشکر کے ساتھ مصر بھیج دیا جب کافور کے ساتھیوں کو اس کی آمد کی اطلاع ہوئی تو وہ جوہر کے پہنچنے سے پہلے ہی مصر سے بھاگ گئے۔ جوہر کا لشکر بغیر مدافعت اور رکاوٹ کے باطمینان مصر میں داخل ہو گیا پھر انہوں نے جو کچھ کیا اس کا بیان پہلے گزر چکا ہے۔ اب ان علاقوں پر فاطمیین کی حکومت مضبوط ہو گئی۔

اسی سال جوہر القائد نے قاہرہ معزیہ شہر کی تعمیر شروع کی۔ اور اس کے پاس ہی محل کی بنیاد شروع کی جن کا بیان عنقریب آ جائے گا۔

اس زمانہ میں ہاشمی معز فاطمی کے خاندان تک محدود ہو کر رہ گئی۔ سال رواں میں جوہر نے جعفر کو ایک بڑے لشکر کے ہمراہ شام کی طرف بھیجا جس نے شام میں بڑی سخت جنگ لڑی۔ اس وقت دمشق میں الشریف ابوالقاسم بن یعلیٰ الہاشمی کا زور تھا۔ جعفر صاحب ان کی طرف سے ایک مدت تک جنگ لڑتا رہا۔ حالات اس حد تک بگڑ گئے کہ دمشق میں بھی خطبوں میں معز کا نام لیا جانے لگا اور شریف ہاشمی کو گرفتار کر کے دیار مصر بھیج دیا۔

اسی طرح حسن بن طغج کو امراء کی ایک جماعت سمیت گرفتار کر کے دیار مصر بھیج دیا پھر جوہر القائد نے انہیں معز کے پاس افریقہ بھیج دیا اور ۳۶۰ھ میں بھی دمشق میں فاطمیین کی حکومت قائم ہو گئی جیسا اس کا بیان عنقریب آ جائے گا اور دمشق اور اس کے نواحی علاقوں میں سو سال سے زائد تک اذان میں حی علی خیر العمل کہا گیا اور جامع مسجد کے دروازوں پر لعنت علی الشیخین کے نعرے لکھے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مسلسل ایسے ہی حالات رہے حتیٰ کہ پھر ترک اور کرد کے بادشاہ نورالدین شہید اور صلاح الدین بن ایوب نے ان فاطمیوں کو شکست دی۔ اس سال رومی حمص میں داخل ہو گئے۔ وہاں کے اکثر باشندے ان کا نام سن کر وہاں سے بھاگ گئے۔ حمص کو رومیوں نے آگ لگا دی۔ اور بہت سے لوگوں کو گرفتار کر لیا۔ اسی زمانہ میں ذوالحجہ میں ابوالعلاء سعید کی لاش گھر سے قریش کے قبرستان میں منتقل کی گئی۔

واقعات ۳۵۹ھ

اسی سال دس محرم کو رافضیوں نے ماتمی جلوس نکالا، بازار وغیرہ بند کر دیئے اور عورتیں ننگے سر اپنے چہروں پر طمانچے مارتی ہوئیں حضرت حسین پر نوحہ کرتی رہیں اور بغداد میں جگہ جگہ [illegible] سے کپڑے لٹکا دیئے گئے جن میں بھوسہ بھرا ہوا تھا۔

اسی سال رومی انطاکیہ میں داخل ہو گئے اور اس کے بوڑھے مردوں اور بوڑھی عورتوں کو قتل کر دیا اور بیس ہزار کے قریب بچے بچیاں گرفتار کر لیں۔ [illegible] یہ سب کچھ دشمن کے بادشاہ نقفور لعنہ اللہ کی کوشش سے ہوا اور درحقیقت یہ سب کچھ رافضی بادشاہوں کی وجہ سے ہوا جن بدمعاشوں نے ان شہروں پر قبضہ کر کے ان میں فساد برپا کیا تھا۔

ابن الجوزی کا قول ہے کہ رومیوں کا شہنشاہ نقفور دین ہی میں حد سے بڑھ گیا تھا اس حیثیت سے کہ ایک ایسی عورت سے شادی کی تھی جس کے پہلے شوہر سے دو بیٹے تھے اس نے ارادہ کیا کہ ان کو خصی کر دے اور گرجا میں ڈلوا دیا جائے تاکہ اس کے بعد بادشاہت ان میں نہ رہے، لیکن جب اس منصوبے کا اس کی بیوی کو پتہ چل گیا اس نے امراء کو اس کے قتل پر آمادہ کیا چنانچہ انہوں نے خواب کی حالت میں اسے قتل کر دیا اور ان دونوں لڑکوں میں سے بڑے لڑکے کو بادشاہ بنا دیا۔

اسی سال ربیع الاول میں ابو بکر بن سیار کو قضاۃ سے معزول کر کے ابو محمد بن معروف کو اس کی جگہ قاضی بنا دیا، یہ ابن الجوزی کا قول ہے۔ جب کہ اسی سال [illegible] الشریف ابو احمد نقیب نے لوگوں کو حج کرایا۔

اسی سال [illegible] میں ایک ستارہ ٹوٹا جس نے زمین کو روشن کر دیا اس کی شعاعیں سورج کی طرح تھیں بجلی کی کڑک کی طرح اس کی آواز سنی گئی۔ ابن الاثیر کا قول ہے کہ اسی زمانہ میں محرم میں جوہر قائد کے نائب جعفر بن فلاح نے [illegible] دمشق میں معز فاطمی کے لئے خطبہ پڑھا [illegible] پر ابو محمد الحسن بن عبیداللہ بن طغج نے رملہ میں اس سے قتال کیا [illegible] جعفر نے اس پر غلبہ پا کر اسے گرفتار کر لیا اور اسے جوہر کے پاس بھیج دیا جوہر نے اسے معز کے پاس افریقہ بھیج دیا۔

اسی سال ناصر الدولہ بن حمدان اور اس کے بیٹے کے درمیان کشیدگی پیدا ہوئی جس کا سبب یہ ہوا کہ معز الدولہ کی وفات کے بعد ناصر الدولہ بن حمدان کے لڑکے ابو تغلب اور اس کے بھائیوں نے بغداد پر قبضہ کا ارادہ کیا تو ان کے والد نے ان سے کہا کہ معز الدولہ نے اپنے لڑکے کے لئے بہت مال چھوڑا ہے جب تک وہ دولت اس کے پاس ہے اس وقت تک تم بغداد پر قبضہ نہیں کر سکتے اس لئے اس دولت کے ختم ہونے تک صبر کرو جب اس کی دولت بالکل ختم ہو جائے پھر تم اس پر حملہ کرنا اس وقت تم اس پر غالب آ جاؤ گے۔ ابو تغلب [illegible] اپنے والد کی یہ بات [illegible] اس وجہ سے اس نے اپنے والد کو ہمیشہ کے لئے قلعہ میں بند کر دیا اس پر بھائیوں کا آپس میں اختلاف ہو گیا اور [illegible] مختلف گروہ بن گئے جس کی وجہ سے ان کی قوت بالکل ختم ہو گئی جس کی وجہ سے عضد الدولہ نے موصل کی حکومت پر [illegible] کر لیا اور اسی سال ناصر الدولہ کی بھی وفات ہو گئی موصل اور اس کے نواحی علاقوں پر ابو تغلب کی حکومت قائم ہو گئی لیکن بھائیوں میں آپس میں اختلاف بدستور قائم رہا۔

اسی زمانہ میں [illegible] بادشاہ [illegible] داخل ہو گیا [illegible] اس وقت خراسان کے حاکم [illegible] کی وجہ سے [illegible] ان کے بعد انہوں نے [illegible] وہاں پر انہوں نے [illegible] پر قبضہ کر لیا اور وہ [illegible] حکمران بن گئے۔

[illegible] ان کے بعد [illegible] انہوں نے [illegible] اور ان [illegible] بادشاہ [illegible] جو [illegible] اس کے ساتھ [illegible] بچے بچیاں گرفتار [illegible] ان کے لشکر کے [illegible] اور [illegible] نے [illegible] بہت سے لوگوں کو گرفتار کر لیا۔

اس سال سیف الدولہ کے غلام قرغویہ نے حلب پر قبضہ کر کے وہاں سے اپنے استاد کے لڑکے ابوالمعالی شریف کو نکال دیا وہ اس کی اطراف میں چلا گیا اطراف کے لوگوں نے بھی اسے داخل نہیں ہونے دیا۔ اب وہ اپنی والدہ سعید بن حمدان کی لڑکی کے پاس میافارقین چلا گیا جہاں کچھ عرصہ اس نے سکونت اختیار کی پھر حمص کی طرف پر قبضہ کر لیا اور اس علاقہ میں اس کی حکومت قائم ہو گئی پھر وہ سال بعد حلب آ گیا۔

جب اس سال رومیوں نے شام میں فساد برپا کیا تو قرغویہ نے ان کی خوشامد شروع کر دی اور ان کے پاس تحفے تحائف بھیجے پھر اس کے بعد وہ حمص کی طرف چلے گئے اس پر قبضہ کر کے انہوں نے اس کے باشندوں کو قتل کیا اور گرفتار بھی کیا پھر وہ حلب چلے گئے اس وقت ابوالمعالی شریف نے قرغویہ کا محاصرہ کر رکھا تھا وہ رومیوں سے ڈر کر وہاں سے بھاگ گیا۔ رومیوں نے حلب کا محاصرہ کر کے اس پر قبضہ کر لیا اور ابوالمعالی وغیرہ قلعہ بند تھے اس وجہ سے ان کو زیادہ نقصان نہیں پہنچا پھر رومیوں نے قرغویہ سے سالانہ کچھ مال پر صلح کر کے حلب اس کے حوالے کر دیا اور خود واپس چلے گئے۔

اسی سال معز فاطمی کے مقابلے میں ایک شخص ابو خزر زناتی نمودار ہوا معز فاطمی بذات خود لشکر لے کر اس کے مقابلہ میں نکلا اور اسے بھگا دیا اور پھر اس کے بعد دوبارہ اس کا ظہور ہوا اس بار اس نے معز فاطمی سے امان طلب کی تو اس نے اس کو امان دے دی اور گزشتہ معاملہ درگزر کر دیا۔

اس زمانہ میں جوہر کی جانب سے قاصد مصر کی فتح کی خوشخبری لے کر آیا اور معز فاطمی کو دولت مصر کی بیعت دی۔ اس خبر سے معز فاطمی کو بڑی خوشی ہوئی۔ اس موقع پر شعراء نے بھی اس کی مدح کی ان ہی میں سے شاعر محمد بن ہانی کا قصیدہ بھی ہے جس کے اول شعر کا ترجمہ یہ ہے:

لوگوں نے کہا کہ کیا بنی عباس نے مصر کی فتح پر خوشی منائی، بنی عباس سے کہہ دو کہ فیصلہ ہو چکا ہے

اس زمانہ میں بغداد کے حاکم عز الدولہ نے عمران بن شاہین الصیاد کے محاصرہ کا ارادہ کیا لیکن کامیاب نہ ہو سکا جس کی وجہ سے اس سے صلح کر کے بغداد واپس آ گیا۔

ماہ شوال اسی سال قرغویہ اور ابوالمعالی شریف کے درمیان صلح ہو گئی قرغویہ نے حلب اور اس کے مضافات میں معز فاطمی کے لئے خطبہ دیا اسی طرح حمص اور دمشق میں بھی اس کے نام پر خطبہ دیا گیا مکہ میں مطیع اللہ اور قرامطہ کے لئے خطبہ پڑھا گیا۔ اور مدینہ کے امیر ابو احمد الموسوی نے مطیع اللہ کے نام خطبہ دیا۔

ابن الاثیر نے ذکر کیا ہے کہ اس سال نقفور کی وفات ہوئی ہے۔ یہ بعد پہلے بادشاہ کا لاڈلا مستقل بادشاہ بنا یہ مسلمانوں کی اولاد میں تھا۔ حقیقت میں اس کا باپ طرسوس کا تھا لیکن اس کا بیٹا نصرانی بن گیا اور نصاریٰ کے ہاں اس کا مرتبہ بہت بلند ہو گیا حتیٰ کہ یہ بادشاہ بن گیا۔ یہ مسلمانوں کا سخت مخالف تھا اس نے بہت سے شہروں پر قبضہ کر لیا تھا۔ جیسے طرطوس، اذنہ، مصیصہ وغیرہ اور اس نے بیشمار مسلمانوں کو قتل کیا تھا اور بہت سے مسلمانوں کو گرفتار کیا تھا بہت سے مسلمان اس کے ہاتھ پر نصرانی ہو گئے تھے۔ یہی وہ شخص ہے جس نے قصیدہ ملعونہ مطیع اللہ کے پاس بھیجا تھا۔

خواص کی وفات: محمد بن احمد بن حسین بن اسحاق بن عبداللہ ابو علی الصواف کی وفات اسی سال ہوئی۔ انہوں نے عبداللہ بن احمد بن حنبل اور ان کی جماعت سے روایت کی ہے پھر ان سے ایک مخلوق اور دارقطنی وغیرہ نے روایت کی ہے دارقطنی کا قول ہے کہ میں نے ان جیسا پختہ شخص کوئی نہیں دیکھا تقریباً ۸۹ سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔

محارب بن محمد بن محارب ابو العلاء المنقری الشافعی کی وفات بھی اسی سن میں ہوئی۔ یہ محارب بن دثار کی اولاد میں سے تھے۔ یہ ثقہ عالم تھے انہوں نے ابو خلیفہ وغیرہ سے روایت حدیث کی۔

ابوالحسن احمد بن محمد کی وفات بھی اسی سال ہوئی یہ ابن القطان سے مشہور تھے اور ائمہ شافعیہ میں سے تھے۔ فقہ انہوں نے ابن سریج اور شیخ ابو اسحاق المروزی سے حاصل کی ابو اسحاق المروزی کی وفات کے بعد اپنے مذہب کے رئیس تھے۔ اصول فقہ اور فروع فقہ میں ان کی تصانیف ہیں۔ کئی کتابیں تصنیف کیں۔ یہ بغداد بھی گئے اور وہاں پر تدریس بھی کی اور متعدد تلامذہ تیار کئے۔ اسی سال جمادی الاول میں ان کی وفات ہوئی۔

خواص کی وفات: خواص میں اس سن میں جن لوگوں نے وفات پائی سلیمان بن احمد بن ایوب کی وفات اسی سال ہوئی۔

سلیمان بن احمد بن ایوب کے حالات[۱] ... یہ سلیمان بن احمد بن ایوب ابوالقاسم الطبرانی الحافظ الکبیر ہیں جو معاجم ثلاثہ (الکبیر، الاوسط، الصغیر) کے مصنف ہیں۔ اس کے علاوہ کتاب السنۃ اور کتاب مسند الشامیین بھی انہیں کی لکھی ہوئی ہے اس کے علاوہ بھی ان کی دیگر مفید تصانیف ہیں۔ سو سال کی عمر میں اصبہان میں ان کی وفات ہوئی اور ان کے دروازے پر حممہ صحابی کی قبر کے نزدیک انہیں دفن کیا گیا۔ ابوالفرج ابن الجوزی نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

ابن خلکان کا قول ہے کہ ایک ہزار شیوخ سے انہوں نے سماعت حدیث کی۔ یہ بھی فرمایا ہے کہ ان کی وفات اسی سال ۲۸ ذیقعدہ بروز ہفتہ ہوئی۔ ایک قول یہ ہے کہ ان کی وفات اسی سال شوال میں ہوئی ان کا سن ولادت ۲۶۰ھ ہے اور سو سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔

الرفا شاعر احمد بن السری ابوالحسن کندی ... الرفا الشاعر احمد بن السری ابوالحسن الکندی الشاعر الموصلی کی وفات اسی سال ہوئی۔ ابن اثیر کا قول ہے کہ ان کی وفات اسی سال بغداد میں ہوئی۔ ابن الجوزی کا قول ہے کہ سن ۳۶۲ھ میں ان کی وفات ہوئی۔

محمد بن جعفر کی وفات بھی اسی سال ہوئی۔

محمد بن جعفر کے حالات[۲] محمد بن جعفر ابن محمد بن الہیثم بن عمران بن یزید ابوبکر بن منذر کی وفات اسی سال ہوئی ان کا وطن اصلی انبار تھا انہوں نے احمد بن خلیل بن برجلانی، محمد بن عوام الریاحی، جعفر بن محمد بن الصائغ اور ابن اسماعیل الترمذی سے سماعت حدیث کی۔

ابن الجوزی کا قول ہے کہ ابن اسماعیل الترمذی ان سے روایت کرنے والے آخری شخص ہیں لوگوں نے کہا کہ ان کے اصول عمدہ اور ان کا سماع صحیح تھا ابو عمرو بصری نے ان سے چند احادیث کا انتخاب کیا تھا۔ شعبان کے روز اتوار کو ان کی وفات ہوئی ان کی عمر ۹۰ سال سے متجاوز تھی۔ محمد بن حسین بن عبداللہ ابوبکر الآجری کی وفات اسی سال ہوئی۔

محمد بن حسین کے حالات[۳] یہ محمد بن حسین بن عبداللہ ابوبکر الآجری ہیں انہوں نے جعفر فریابی، ابوشعیب الحرانی، ابومسلم الکجی وغیرہ سے سماعت حدیث کی یہ ثقہ، صادق دیندار تھے۔ ان کی متعدد عمدہ عمدہ تصانیف ہیں ان ہی میں سے الاربعون الآجریہ ہے۔ سن ۳۳۰ھ سے قبل انہوں نے بغداد میں حدیث بیان کی ہے۔ اس کے بعد مکہ آ گئے اور تیس سال بعد وہاں وفات پائی۔ محمد بن جعفر بن محمد کی وفات اسی سال ہوئی۔

محمد بن جعفر بن محمد کے حالات[۴] محمد بن جعفر بن ابو عمرو الزاہد ہیں، بہت سے محدثین سے انہوں نے احادیث کا سماع کیا اور دور دراز شہروں کے سفر کئے ان سے بڑے بڑے حفاظ حدیث نے حدیث کی سماعت کی۔ یہ مفلس تھے تھوڑے سے مال پر قناعت کرنے والے تھے۔ تمام ادنیٰ قیموں پر وہ سو حجرہ کرتے تھے۔ خود صرف ایک چٹائی کا حجرہ بنایا ... ہاتھ فرماتے تھے۔ پوری رات جاگ کر عبادت میں گزار دیتے تھے۔ اسی سن جمادی الآخرۃ ۹۵ سال کی عمر میں انہوں نے وفات پائی۔

محمد بن داؤد ابوبکر الصوفی کی وفات اسی سال ہوئی یہ الرقی سے مشہور اور دینور کے رہنے والے تھے۔ بعد میں بغداد چلے گئے تھے۔ پھر دمشق منتقل ہو گئے۔ ابن عابد سے انہوں نے حدیث پڑھی ابن ابی داؤد المقاق کے ساتھ محمد بن جعفر الخرائطی سے انہوں نے سماعت حدیث کی۔ سو سال کی عمر میں اسی سال ان کی وفات ہوئی۔

---

(۱) تذکرۃ الحفاظ [illegible] العبر [illegible]

(۲) تاریخ بغداد [illegible] شذرات الذہب [illegible]

(۳) تاریخ بغداد [illegible] العبر [illegible]

(۴) تاریخ بغداد [illegible] [illegible]

محمد بن فرجانی بن زدویہ: محمد بن الفرجانی بن زدویہ بن محمد ابو بکر البغدادی کی وفات اسی سال ہوئی انہوں نے بغداد آ کر اپنے والد سے مختصر حدیث کا سماع کیا۔ جنید اور ابن مروق سے انہوں نے حدیث روایت کی۔

ابن الجوزی کا قول ہے کہ یہ حراج اور ابن ... تھے لیکن لوگوں نے ان پر موضوع احادیث کا الزام لگایا ہے۔

احمد بن ابی الشیخ: ان کی وفات اسی سال ہوئی شیخ کا قول ہے کہ یہ ابو احمد ابی الشیخ کا نام ابو العباس الشیبانی ہے جو دمشق کی جامع مسجد کے ... تھے ... بڑے صاحب ... تھے۔

ان کے بارے میں منقول ہے کہ ... لوگ ان کی زیارت کے لئے آتے تھے ... کی وجہ سے آہ و زاری کرنے لگے۔ زائرین نے ان کو اچھا نہیں سمجھا ان کی واپسی کے وقت انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ... جس کی وجہ سے آخرت میں لوگوں کی روحیں راحت حاصل کریں گی راوی کہتے ہیں کہ ان کی اس بات سے زائرین کے قلوب میں ان کی عظمت بڑھ گئی صاحب کتاب کا قول ہے کہ احمد بن ابی الشیخ کی یہ بات مطلقاً صحیح نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے تمام ... ہیں جن کی قبولیت صحیح قول کے مطابق عمل صالح پر موقوف ہے۔

واقعات ۳۶۰ھ

اس سال بھی رافضیوں نے اپنی قدیم عادت کے مطابق دس محرم کو بدعات شنیعہ کا ارتکاب کیا۔

اس زمانے میں قرامطہ نے دمشق کے نائب حاکم جعفر بن فلاح کو قتل کر کے دمشق پر اپنے سردار حسین بن احمد بن بہرام کی سربراہی میں قبضہ کیا اور فوج کے ذریعے مدد کی تھی۔ اس کے بعد قرامطہ نے ... لیا اور مقاربہ کے بڑے بڑے سرداروں کو گرفتار کر کے قید خانے میں ڈال دیا قرامطہ نے ... مصر پر مقرر کر کے ... بھائی اخشید ... کافوری کی ایک بڑی جماعت کو لے کر مصر کی طرف چلے گئے جس وقت وہ وہاں پہنچے ... قرامطہ اور جوہر القائد کے درمیان بہت شدید جنگ ہوئی۔ قرامطہ کامیاب ہوئے اور انہوں نے مقاربہ کا سخت محاصرہ کر لیا اس دوران مقاربہ نے قرامطہ کے میمنہ پر حملہ کر کے انہیں شکست دے دی جس کی وجہ سے قرامطہ شام چلے گئے اور ... انہوں نے باقی مقاربہ کا سخت محاصرہ کر لیا۔ جوہر نے پندرہ کشتیاں ... سے بھری ہوئی ان کی مدد کے لئے روانہ کیں۔ قرامطہ نے دو کشتیوں کے علاوہ سب پر قبضہ کر لیا پھر ان دو کشتیوں پر بھی فرنگیوں نے قبضہ کر لیا۔ اس کے علاوہ اور بھی بڑے بڑے مصائب بھی پیش آئے۔ اس سال ... حسین بن احمد بن بہرام کے مندرجہ ذیل اشعار ہیں:

> مقاربہ نے کہا کہ ... اس سے ... ہیں اور میرا خون ان کے درمیان بہہ رہا ہے اگر میں نے اپنے خون کے ذریعے تیری
> زمین سیراب نہ کی تو دریائے نیل بھی مجھے کبھی پانی نہ پلائے۔

اس سال ابو تغلب بن حمدان نے بختیار عز الدولہ کی تین سال کی لڑکی سے ایک لاکھ دینار مہر کے عوض شادی کی۔ اسی زمانے میں خلیفہ ... رکن الدولہ نے ابو القاسم بن عباد کو اپنا وزیر بنایا اس نے حکومت کا نظام درست کر کے اسے مضبوط کر دیا۔

اسی سال دمشق اور پورے شام میں اذان میں حی علی خیر العمل کہا گیا۔ ابن عساکر نے دمشق کے نائب ... جعفر بن فلاح کے حالات زندگی میں ... بیان کیا ہے ... ابو محمد الکنانی نے ... ابو محمد بن ... کے واسطے سے ... ہے کہ اس سال جمعہ کے روز ... جعفر بن فلاح نے دمشق کی جامع مسجد اور تمام شہروں میں موذنوں کو حکم دیا کہ وہ اذان میں حی علی الفلاح کے بعد حی علی خیر العمل کہیں۔ لوگوں نے مخالفت ... قتل کے ڈر سے اسے قبول کر لیا۔

اس ... کے بعد ... اذان و اقامت میں اللہ اکبر صرف دو مرتبہ کہنے کا حکم دیا اور یہ بھی کہ اقامت میں بھی حی علی خیر العمل کہا جائے لوگوں پر یہ بات بہت گراں گزری لیکن انہوں نے اللہ کے حکم پر صبر کیا۔

واقعات ۳۶۱ھ

اس سال بھی رافضیوں نے دس محرم کو حسب سابق ماتمی جلوس نکالا۔ اس زمانہ میں محرم میں رومیوں نے جزیرہ اور دیار بکر پر تاخت کی اور رہا کے مضافات میں سے ایک جماعت کو قتل کر دیا اور بہت سے شہروں میں لوٹ مار کی اور بہت سے لوگوں کو قتل اور گرفتار کرتے ہوئے مال غنیمت لے کر نصیبین تک پہنچ گئے۔

وہاں پر بھی انہوں نے لوگوں پر بہت مظالم ڈھائے۔ اس وقت ان شہروں پر ابو تغلب بن حمدان حاکم تھا لیکن اس نے رومیوں کا مقابلہ نہ کیا اور نہ کسی قسم کی ان کی راہ میں رکاوٹ پیدا کی۔

اہل جزیرہ اور دیار بکر کے لوگوں نے ارادہ کیا کہ بغداد جا کر خلیفہ مطیع اللہ اور اس کے امراء کے سامنے فریاد کریں گے چنانچہ انہوں نے بغداد کا رخ کیا بغداد والے ان کے ساتھ ہمدردی کرتے ہوئے خلیفہ کے پاس ان کے ساتھ گئے۔ لیکن خلیفہ سے ان کی ملاقات نہ ہو سکی کیونکہ خلیفہ اس وقت شکار میں مشغول تھا۔ اس کی وجہ سے لوگوں نے اس کے پاس پہنچ کر بہت شور مچایا۔ خلیفہ نے اپنے دربان سبکتگین کو بھیج کر ان کو منتشر کروا دیا۔ عوام نے حسب سابق آ کر جنگ کے لئے فوج و لشکر تیار کیا اور رومیوں سے جنگ کی تیاریاں شروع کر دیں اور ابو تغلب نے بھی پانچ سو بھیجا کہ وہ ان کے لئے خوراک اور رہائش کا انتظام کرتے رہیں۔ اس خبر پر ابو تغلب کو بھی بڑی خوشی ہوئی۔ جب لشکر جنگ کے لئے بالکل تیار ہو گیا تو عین موقع پر رافضیوں اور سنیوں کے درمیان لڑائی ہو گئی اور اہل سنت نے کرخ میں رافضیوں کے گھر جلا ڈالے اور رافضیوں سے کہا کہ سب کچھ تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔ اس موقع پر شہروں نے بغداد پر لوٹ مار مچائی اور نقیب ابو احمد الموسوی اور ابو الفضل شیرازی کے درمیان اختلاف ہو گیا۔

بختیار بن معز الدولہ نے جنگ کے لئے خلیفہ سے مال کا مطالبہ کیا خلیفہ نے جواب دیا کہ اگر خراج میرے پاس آتا تو میں بخوشی مسلمانوں کی ضروریات میں خرچ کرتا لیکن تم اسے فضولیات میں خرچ کرتے رہے اب میرے پاس تمہاری مدد کرنے کے لئے کچھ بھی نہیں ہے۔ خلیفہ اور بختیار میں خط و کتابت اس سلسلہ میں ہوتی رہی اور بختیار نے خلیفہ کو سخت دھمکیاں دیں۔ مجبوراً خلیفہ نے اپنے کچھ کپڑے اور کچھ گھریلو سامان اور اپنے گھر کی چھت کا ملبہ فروخت کر کے چار لاکھ درہم اکٹھے کئے۔ لیکن اس نے ان میں سے مسلمانوں پر کچھ بھی خرچ نہیں کیا بلکہ اس نے اپنی ضروریات پوری کیں۔ اس کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں خلیفہ کی ہمدردی پیدا ہو گئی اور بختیار سے ان کو نفرت ہو گئی۔ جس کی وجہ سے جنگ نہ ہو سکی اللہ تعالیٰ اسے مسلمانوں کی طرف سے بہتر بدلہ عطا فرمائے۔

اس سال ابو تغلب بن حمدان نے قلعہ ماردین پر قبضہ کر کے اس کا کل مال و اسباب موصل منتقل کر دیا۔

اس زمانہ میں خراسان کے حاکم امیر منصور بن نوح السامانی نے رکن الدولہ بن بویہ اور اس کے لڑکے عضد الدولہ سے سالانہ ڈیڑھ لاکھ پر صلح کر لی اور امیر منصور نے رکن الدولہ کی لڑکی سے شادی کر لی۔ رکن الدولہ نے اسے بہت سا مال اور تحائف وغیرہ بھیجے۔

اس سال جوہر القائد کی دعوت پر معز الدین اللہ اپنے اہل و عیال، غلام و لشکر سمیت بلاد مغرب کے شہر منصورہ سے مصر کے ارادہ سے روانہ ہوا۔ جوہر القائد نے اس کے لئے تمام انتظامات مکمل کر رکھے تھے اور وہاں پر اس کے لئے محل بھی تیار کرا رکھے تھے۔ اس موقع پر معز نے بلاد مغرب اور اس کے مضافات کے علاقوں پر اپنے مختلف نائب مقرر کئے۔ اس سفر میں معز کا شاعر محمد بن ہانی اندلسی بھی اس کے ساتھ تھا لیکن راستے ہی میں اس کا انتقال ہو گیا اور معز کا قافلہ جوہر کی طرف روانہ ہو کر وہاں پہنچ گیا جیسا کہ عنقریب اس کا بیان آئے گا۔

اس سال بھی حاجیوں کے نقیب الشریف ابو احمد الموسوی نے لوگوں کو حج کرایا۔

مشہور لوگوں میں سے وفات پانے والے سعید بن سعید الجنابی کی وفات اس سال ہوئی ان کے بعد ان کے بھائی ابو یعقوب یوسف امیر بنے ابو سعید کی نسل سے ان کے علاوہ کوئی زندہ نہیں تھا۔

عثمان بن عمر بن خفیف ابو عمر المقری کی وفات اسی سال ہوئی جو دراج سے مشہور تھے۔ انہوں نے ابو بکر بن داؤد سے حدیث روایت کی ہے۔ ان سے ابن رزقویہ نے احادیث روایت کی ہیں۔ یہ بہترین قاری اچھے اور احسن اخلاق کے مالک تھے۔ ابدال میں ان کا شمار ہوتا تھا اسی سال رمضان میں جمعہ کے روز ان کی وفات ہوئی۔

علی بن اسحاق بن خلف ابو الحسین القطان الشاعر کی وفات بھی اسی سال ہوئی جو زاہی سے مشہور تھے ان کے چند اشعار کا ترجمہ مندرجہ ذیل ہے

> اگر وہ دونوں عاشق ہیں انہوں نے اکٹھے ہی صبح کی ہے۔ فراق کے بعد وہ دونوں جمع ہوئے ہیں وہ اسی کی وجہ سے خوف زدہ ہیں۔ وہ دونوں رقیب کا خوف ہے کہاں کے ساتھ خوشی کی طرف ہوتے ہیں وہ دونوں الگ الگ ہونے کے باوجود حقیقت میں دو روح ایک قالب ہیں۔

احمد بن سہل ابن شہرام ابو محمد دبی کی وفات اسی سال ہوئی۔ انہوں نے ابو خلیفہ جعفر الفریابی اور ابن علی القواری اور ابن جریر وغیرہ سے روایت کی ہے اور ان سے دار قطنی اور ابن رزقویہ ابو نعیم وغیرہ نے روایت کی ہے۔ برقانی اور ابن الجوزی وغیرہ نے ان کو ضعیف قرار دیا ہے۔

واقعات ۳۶۲ھ

اس سال بھی رافضیوں نے حسب سابق محرم میں حضرت حسین کی وفات پر نوحہ کیا۔ چنانچہ بازار بند کروائے گئے۔ اسی زمانہ میں فقیہ ابو بکر الرازی حنفی ابو الحسن علی بن عیسیٰ الرمانی ابن الدقاق حنبلی نے تحریک چلا کر عز الدولہ بختیار بن بویہ کو رومیوں سے جہاد کرنے کی پرزور دعوت دی۔ چنانچہ اس نے ان سے قتال کے لئے ایک لشکر روانہ کیا جسے اللہ نے فتح عطا فرمائی اور ان کے کافی آدمی قتل کر کے ان کے سر بغداد بھجوا دیئے۔ اس سے لوگوں کو بڑی راحت پہنچی۔

اس زمانہ میں رومی آمد پر حملہ آور ہوئے اس وقت آمد پر ابو الہیجاء بن حمدان کے غلام ہزار مرد کی حکومت تھی اس نے ابو تغلب سے مدد طلب کی اس نے اپنا بھائی ہبۃ اللہ بن حمدان کو روانہ کیا ان دونوں نے رمضان کے آخری ایام میں ایک بہت تنگ جگہ میں رومیوں سے مقابلہ کیا۔ رومیوں نے بھاگنے کا ارادہ کیا لیکن جگہ تنگ ہونے کی وجہ سے انہیں قتل کر دیا گیا۔ اور دمستق کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا گیا۔ وہ جیل ہی میں بیمار ہو گیا اور آئندہ سال جیل ہی میں اس کا انتقال ہو گیا۔ ابو تغلب نے اس کے علاج کے لئے کافی اطباء کو جمع کیا لیکن کسی سے بھی اس کو افاقہ نہیں ہوا۔

سال رواں ہی میں بغداد کے علاقہ کرخ کو جلا دیا گیا۔ وجہ اس کی یہ ہوئی کہ ایک شخص نے کسی ترک کو قتل کر دیا اور بھاگ گیا عام لوگوں اور ترکیوں کی ایک جماعت نے اس پر حملہ کر دیا وہ وہاں سے بھاگ کر ایک گھر میں جا چھپا انہوں نے اسے گھر سے نکال کر قتل کر دیا پھر جلا دیا اس موقع پر متعصب ناصبی ابو الفضل الشیرازی وزیر نے اپنے دربان کو کرخ بھیج کر اہل سنت کے مکانات کو آگ لگوا دی جس سے تین سو دکانیں ۳۳ مسجدیں اور سترہ ہزار انسان جل گئے۔ اس ظلم کی وجہ سے خلیفہ نے اس کو وزارت سے معزول کر کے اس کی جگہ محمد بن بقیہ کو وزیر بنا دیا لوگوں کو اس پر بڑا تعجب ہوا کیونکہ یہ ایک حقیر شخص تھا لوگوں میں اس کی عزت نہیں تھی اس کا والد ایک بستی میں کاشتکاری کرتا تھا اور یہ عز الدولہ کا خادم تھا اس کا کھانا لے کر آتا تھا اور ہاتھ صاف کرنے کے لئے رومال پیش کرتا تھا اب اس کو وزیر بنا دیا لیکن یہ گذشتہ وزیروں کے مقابلے میں بڑا بااخلاق تھا اس کے زمانے میں عیاروں کا بہت زیادہ زور ہو گیا تھا لوٹ مار عام ہو گئی تھی۔ اسی زمانہ میں عز الدولہ اور اس کے دیلمی لشکر میں اختلاف ہو گیا پھر کچھ عرصہ کے بعد ان میں صلح کروا دی گئی۔

اس سال معز فاطمی نے اپنے اہل و عیال اور اقارب کے ساتھ دیار مصر کا ارادہ کیا اور شعبان میں اس کی اسکندریہ آمد پر سرداران مصر نے اس کا استقبال کیا تھا۔

وہاں پر اس نے بڑے فصیح و بلیغ انداز میں ایک ادبیہ خطبہ دیا جس میں اس نے نسب بیان کرتے ہوئے کہا کہ اللہ نے ہماری وجہ سے تمہاری مدد کی ہے اس وقت مصر کا قاضی اس کے ایک جانب بیٹھا ہوا تھا معز نے اس سے سوال کیا کہ تم نے کبھی کسی اچھے خلیفہ کو دیکھا ہے؟ اس نے جواب دیا نہیں۔ معز نے پھر سوال کیا تم نے حج کیا ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ پھر معز نے سوال کیا تم نے آپ علیہ السلام کی زیارت کی ہے؟ پھر اس نے شیخین کی قبر کی زیارت کا سوال کیا؟ تو اب قاضی سوچنے لگا کہ کیا جواب دے اور اس کی نظر معز کے لڑکے پر پڑی جو اس وقت بڑے بڑے امراء کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ قاضی نے جواب دیا کہ جس طرح آپ کی زیارت نے مجھے آپ کے بعد بیٹھے ہوئے ولی عہد کو سلام کرنے اور اس کی زیارت کرنے سے روکا ہے اسی طرح آپ علیہ السلام کی زیارت نے شیخین کی قبر کی زیارت سے مجھے باز رکھا۔ اس کے بعد قاضی نے کھڑے ہو کر معز کے لڑکے سے سلام کیا اور اپنی جگہ پر آ کر بیٹھ گیا اس کے بعد مجلس برخواست ہوگئی۔

اس کے بعد معز اسی سال ماہ رمضان کو مصر پہنچ گیا اور اپنے محل میں داخل ہو گیا۔ کہا گیا ہے کہ یہ پہلا بادشاہ ہے جس نے محل میں داخل ہو کر سجدہ شکر ادا کیا ہے اور اس کا پہلا کارنامہ وہ ہے جسے ابن خلکان نے ذکر کیا ہے کہ کسی نے ایک دعویٰ کیا کہ ایک حاجی نے ایک تھیلا ایک عورت کے پاس امانت کے طور پر رکھوایا اور اس تھیلے پر سونا لگا ہوا تھا۔ پھر ایک دن میں نے وہ تھیلا اس عورت سے مانگا تو اس نے انکار کر دیا میں نے معز کے سامنے یہ قصہ بیان کیا تو اس نے اس عورت کو بلا کر اس سے پوچھا تو اس نے ان کے سامنے بھی صاف انکار کر دیا پھر معز نے حکم دیا کہ اس کی زمین کو کھود کر جو کچھ اس میں مدفون ہے نکال لاؤ۔ چنانچہ اس کی زمین کو کھودا گیا تو اس میں مٹکے میں بند کی ہوئی وہی تھیلی مل گئی اس وقت وہ تھیلی معز کے حوالے کر دی گئی اس نے عورت کو بلا کر اسے دینی چاہی عورت نے انہیں دینا چاہا تو معز نے لینے سے انکار کر دیا۔ لوگوں کو ان کی یہ بات پسند آئی۔ یہ درحقیقت اسی حدیث کا مصداق ہے جس میں آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قوت سلطنت کے ذریعے اس کی برائی کو ختم کر دیتا ہے ۔

مشہورین کی وفات السری بن احمد بن ابی السری ابو الحسن الکندی الموصلی مشہور شاعر کی وفات اسی سال ہوئی انہوں نے سیف الدولہ اور دیگر کئی بادشاہوں کی مدح کی ہے یہ خطیب نے کہا ہے اور وہ اسی سال ۳۶۲ یا ۳۶۵ھ میں بغداد میں فوت ہوئے۔ محمد و سعید خالدیان کے درمیان عداوت تھی کیونکہ انہوں نے ان پر شعر چوری کرنے کا الزام لگایا تھا کیونکہ یہ کشاجم شاعر کے طرز پر اشعار کہتے اور لگاتے تھے اور بعض مرتبہ اشعار میں خالدیین کے اشعار کا بھی اضافہ کر دیتے تاکہ ان کا حجم بڑھ جائے۔

ابن خلکان کا ایک قول ہے کہ سری کا ایک بہت بڑا دیوان بڑے عمدہ اشعار پر مشتمل تھا اس کے چند اشعار کا ترجمہ مندرجہ ذیل ہے:

وہ خوشحال اور روشن چہرے کے ساتھ مجلس کا استقبال کرتا ہے لیکن وہ ان سے مل کر بے حیا ہو جاتا ہے اور اس کی موجودگی تنگ مجالس
وسیع رہتی ہے لیکن جب وہ بڑے لشکروں سے گزرتا ہے تو زمین کی اطراف تنگ ہو کر دکھائی دیتی ہے

محمد بن ہانی اندلسی شاعر کی وفات اسی سال ہوئی۔ مصر جاتے ہوئے معز فاطمی نے انہیں قیروان سے اپنے ساتھ لے لیا تو راستے میں ان کا انتقال ہو گیا تھا ان کے اشعار بہت عمدہ تھے لیکن ان کے کفریہ الفاظ پر مشتمل ہونے کی وجہ سے علماء نے ان پر کفر کا فتویٰ لگایا تھا جیسا کہ ان کا معز کی مدح میں ایک شعر ہے جس کا ترجمہ ہے کہ جو آپ نے چاہا وہ ہوا اور اللہ نے جو چاہا وہ نہ ہوا آپ ہی فیصلہ کیجئے کیونکہ آپ ہی واحد و قہار ہیں۔ اس نے اس شعر میں سب سے بڑا کفر ادا کیا ہے۔ یہ مصرعہ بھی ان کا ہے: بعض مرتبہ میں نے ان کی رکاب کے نیچے جبرائیل علیہ السلام سے مزاحمت کی۔ اسی طرح یہ اشعار بھی اسی کے ہیں اگرچہ ابن اثیر نے ان کا انکار کیا ہے ترجمہ: مسیح آدم اور نوح کی طرح اس کا مرتبہ بہت بڑھ گیا حتیٰ کہ اس کا مقام اللہ ۔ جیسا ہو گیا کیونکہ اس کے سوا تمام چیزیں ہیچ ہو گئی ہیں۔

بعض اس کے محبین نے اس کی طرف سے ان کی تاویل کی ہے لیکن میں کہتا ہوں کہ اگر یہ اشعار اپنی جگہ ٹھیک ہیں تو دنیا و آخرت میں ان کی کوئی تاویل نہیں ہو سکتی۔

ابراہیم بن محمد ابن محمد بن عبداللہ المزکی کی وفات اسی سال ہوئی ہے۔ حفاظ حدیث میں سے تھے اور حدیث والوں پر بہت مال خرچ کیا کرتے تھے اور لوگوں کو اپنی روایت کی ہوئی احادیث سناتے تھے نیشاپور میں ان کی املاء حدیث کی مجلس لگتی تھی انہوں نے مشرق و مغرب میں سفر کر کے

کہ شیوخ سے حدیث کا سماع کیا۔ ابن جریر اور ابن ابی حاتم ان کے مشائخ میں سے ہیں ان کی مجلس میں ابوالعباس الاصم جیسے کبار محدثین شریک ہوتے تھے۔ ۹۷ سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔

سعید بن قاسم بن خالد ابو عمرو البرذعی کی وفات بھی اسی سال ہوئی انھوں نے دار قطنی وغیرہ سے احادیث روایت کی ہیں۔ محمد بن حسن بن [illegible] بن علی کی وفات اسی سال ہوئی۔

محمد بن حسن کے حالات[1] ...... یہ محمد بن حسن بن کوثر بن علی ابو بحر البربہاری ہیں انھوں نے ابراہیم حربی، تمام اور ابو قلابہ الرقاشی کدیمی وغیرہ سے حدیث کی سماعت کی ہے اور ان سے ابن رزقویہ اور ابو نعیم نے روایت کی کہ امام دار قطنی نے ان کی احادیث سے ایک مجموعہ تیار کیا ہوا تھا اور فرمایا کرتے تھے کہ تم ان کی ان احادیث پر اکتفا کرو کیوں کہ بعد میں ان کا سماع صحیح نہیں تھا۔ اسی وجہ سے ان کے زمانہ میں بعض حفاظ حدیث نے ان پر اعتراض کیا اور ان پر کذب کا الزام بھی لگایا ہے۔

واقعات ۳۶۳ھ

اسی سال بھی رافضیوں نے حسب سابق دس محرم کو بدعات قبیحہ کا ارتکاب کیا اور بغداد میں اہل سنت اور رافضیوں میں ایک بڑا فتنہ برپا ہوا اور دونوں فریقوں نے کم عقلی اور بہت زیادہ بے حسی کا مظاہرہ کیا۔

اصل واقعہ یہ ہوا کہ اہل سنت نے ایک عورت کو سواری پر سوار کر کے اس کا نام عائشہ رکھ دیا ایک شخص کا نام زبیر اور ایک کا نام طلحہ رکھ دیا اور اعلان کر دیا کہ ہم حضرت علیؓ کے ساتھیوں سے قتال کریں گے اس کے بعد دونوں فریقوں کے متعدد افراد قتل ہوئے اور مفسدین نے شہر میں فساد برپا کر دیا اور لوگوں کے مال لوٹ لئے گئے۔ پھر دونوں فریقوں میں سے کچھ مفسدوں کو پکڑ کر قتل کر کے سولی پر لٹکا دیا تب جا کر یہ فتنہ ختم ہوا اور اسی سال بختیار عز الدولہ نے موصل پر قبضہ کیا اور ابو تغلب بن حمدان کے علاقہ میں داخل ہو گیا۔

اسی سال بصرہ میں ترکیوں اور دیلمیوں میں لڑائی ہو گئی بادشاہ دیلمیوں کا ہونے کی وجہ سے غلبہ انہی کا رہا۔ انھوں نے ترکیوں کے کافی آدمی قتل کر دیئے اور ان کے مال لوٹ لئے اور عز الدولہ نے اپنے اہل کو لکھا کہ عنقریب میں تمہارے پاس ایک خط لکھوں گا جب میرا خط تمہارے پاس پہنچ جائے تو تم ماتم کی مجلس منعقد کر کے اس میں نوحہ وغیرہ کرنا، جب سبکتگین تعزیت کے لئے آئے تو تم اسے گرفتار کر لینا کیوں کہ وہ ترکیوں کا سردار ہے۔ انھوں نے یہ خط پہنچ جانے پر ایسا ہی کیا لیکن سبکتگین سمجھ گیا کہ یہ بالکل فریب ہے اس لئے وہ بالکل نہیں آیا اور اس کے اور عز الدولہ کے درمیان عداوت پیدا ہو گئی اور سبکتگین اسی وقت ترکیوں کی ایک جماعت کو لے کر دو دن تک عز الدولہ کا محاصرہ کئے رہا اور اس میں جو کچھ مال وغیرہ تھا سب لوٹ لیا اور اس کے گھر والوں کو جلا وطن کر دیا اور خلیفہ کو بھی ان کے ساتھ روانہ کرنے لگا تھا لیکن خلیفہ نے معذرت کر کے معاملہ ختم کر دیا۔

اب بغداد میں سبکتگین اور ترکیوں کا زور ہو گیا اور انھوں نے دیلمیوں کے گھروں کو لوٹ لیا اور سبکتگین کو عام مجمع میں خلعت پہنائی گئی اور ان کی وجہ سے اہل سنت کا بھی غلبہ ہو گیا جس کی وجہ سے انھوں نے کرخ میں مکانات کو جلا دیا کیوں کہ وہ رافضیوں کا مرکز تھا۔ خلیفہ نے انہی حالات میں خلافت سے دستبردار ہو کر اپنے لڑکے کو ولی عہد بنا دیا جیسا کہ عنقریب آ رہا ہے۔

خلیفہ مطیع اللہ کا خلافت سے دستبردار ہونا اور الطائع کا خلیفہ بننا ...... ابن الاثیر کے قول کے مطابق تیرہ ذی الحجہ اور ابن الجوزی کے قول کے مطابق اسی سال نصف ذوالقعدہ کو فالج کے حملے کی وجہ سے خلافت سے دستبرداری کا اعلان کیا، کیوں کہ اس حملہ میں اس کی زبان

---

[1] تاریخ بغداد [illegible] شذرات الذہب [illegible]

بند ہو گئی تھی۔ اس لئے اس نے سبکتگین سے مشورہ کیا اس نے کہا کہ مناسب ہے کہ آپ خلافت چھوڑ کر اپنے لڑکے کو ولی عہد بنا دیں۔ خلیفہ نے اس کا مشورہ قبول کر لیا چنانچہ سبکتگین کے ہاتھ پر دار الخلافہ میں طائع کے لئے بیعت کی مجلس منعقد کی گئی اور اس کے والد نے انتیس سال خلیفہ رہ کر اپنے لڑکے کے لئے مسند خلافت خالی کر دی۔

اس کے لڑکے کا نام ابوبکر عبدالکریم بن مطیع ابی القاسم تھا عبدالکریم نام کا اس سے پہلے کوئی خلیفہ نہیں گزرا۔ یہ پہلا خلیفہ تھا کہ جس کا والد زندہ تھا اور عمر میں گزشتہ خلفاء سے یہ سب سے بڑا تھا کیوں کہ اس کی عمر اس وقت اڑتالیس سال تھی۔ اسی طرح ابوبکر ان کی اور حضرت صدیق کی کنیت تھی۔ خلافت کے وقت ان کی والدہ بھی حیات تھی جو ام ولد تھی جس کا نام عتب تھا۔ خلیفہ بننے کے بعد چادر اوڑھ کر یہ سواری پر سوار ہوا اس حال میں کہ سبکتگین اور لشکر اس کے آگے تھا۔

اس کے دوسرے ہی روز اس نے سبکتگین کو شاہی خلعت پہنائی اور اس کا لقب نصر الدولہ رکھا اور اس کو امیر بنا دیا اور عید الاضحی کے موقع پر خلیفہ الطائع سیاہ لباس زیب تن کر کے باہر آیا اور اس نے عید کے بعد جامع مختصر خطبہ دیا۔

ابن الجوزی نے نقل کیا ہے کہ خلیفہ مطیع کا نام خلافت چھوڑنے کے بعد الشیخ الفاضل لکھا گیا تھا۔

معز فاطمی اور حسین کے درمیان مقابلہ ..... دیار مصر میں جب معز فاطمی کی حکومت مضبوط ہو گئی اور اس نے اس میں قاہرہ اور قصرین کی تعمیر مکمل کر لی اور پورے علاقے پر اسے مکمل کنٹرول حاصل ہو گیا تو حسین بن احمد قرمطی ایک بڑے لشکر کے ہمراہ اس کے مقابلہ پر نکلا اس موقع پر امیر عرب حسان بن جراح الطائی بھی اس کے ساتھ روانہ ہو گیا۔

معز فاطمی کو جب ان کی آمد کا علم ہوا تو وہ گھبرا گیا اور خوشامد کے طور پر انہیں خط لکھا کہ آپ کے آباؤ اجداد ہمارے آباؤ اجداد کے پاس خط بھیجتے تھے ہم نے بھی تمہارے پاس خط لکھا ہے اور اس خط میں قرامطہ کے فضائل بہت زیادہ ہیں۔ اس خط کو پڑھ کر انہوں نے جواب دیا کہ اس خط میں باتیں بہت زیادہ ہیں اور حاصل اس کا کم ہے اور ہم اس خط کے بعد لشکر تمہارے پاس آ رہے ہیں۔ والسلام۔ انہوں نے مصر پہنچ کر قتل و قتال اور لوٹ مار شروع کر دیا۔ اب معز بہت زیادہ حیران و پریشان تھا کہ کیا کروں کیوں کہ لشکر کی تعداد کم ہونے کی وجہ سے مقابلہ سے عاجز تھا اس موقع پر اس نے فریب دہی سے کام لیتے ہوئے امیر عرب کے پاس پیغام بھیجا کہ اگر آپ تمام لوگوں کے سامنے شکست تسلیم کر لیں تو میں آپ کو ایک لاکھ دینار دوں گا۔ امیر عرب نے جواب دیا کہ جلدی ایک لاکھ دینار بھیج دو تمام لوگوں کے سامنے شکست تسلیم کر لوں گا جس کی وجہ سے قرامطہ کی قوت ٹوٹ جائے گی۔ چنانچہ معز نے حسب وعدہ ایک لاکھ دینار کو تھیلی میں بند کر کے بھیج دیئے لیکن ان میں اکثر دینار نقلی کے تھے جن پر سونے کا پانی چڑھا ہوا تھا ان کو تھیلی میں نیچے رکھ کر ان کے اوپر کچھ خالص سونے کے دینار رکھ دیئے تھیلی روانہ کرنے کے بعد معز فاطمی خود بھی روانہ ہو گیا۔

کچھ دیر بعد مقابلہ شروع ہو گیا حسان نے تمام لوگوں کے سامنے شکست کا اعلان کر دیا جس کی وجہ سے قرامطہ کا پلہ کمزور ہو گیا اور فاطمی کا پلہ بھاری ہو گیا۔ چنانچہ فاطمی نے انہیں شکست دے دی اور وہ بڑی رسوائی اور ذلت کے ساتھ بھاگ گئے۔ معز نے ان کے تعاقب میں القائد ابو محمود بن ابراہیم کو دس ہزار کے لشکر کے ساتھ روانہ کیا تاکہ ان کی بیخ کنی کر کے ان کا نام و نشان ختم کر دیا جائے۔

معز فاطمی کا قرامطہ سے دمشق چھیننا ...... قرامطہ کے شکست کھانے کے بعد معز فاطمی نے ظالم بن موہوب عقیلی کی ماتحتی میں ایک لشکر دمشق کی طرف روانہ کیا انہوں نے سخت محاصرے کے بعد قرامطہ سے دمشق چھین لیا اور اس کے حاکم ابو الہیجاء القرمطی کو اس کے لڑکے سمیت گرفتار کر لیا ان کے ساتھ ایک ایسے شخص کو بھی گرفتار کیا جس کا نام ابوبکر تھا اور وہ نابلس کا باشندہ تھا اور وہ فاطمیین کے بارے میں یہ کہتا تھا کہ اگر میرے پاس دس تیر ہوں تو ان میں سے ایک تیر رومیوں کو اور نو تیر فاطمیوں کو ماروں گا۔ اس شخص کو معز کے سامنے لایا گیا اس کے سامنے اس کی کھال ادھیڑ کر اس میں بھوسہ بھرا گیا اس کے بعد اسے سولی پر لٹکا دیا گیا۔

ابو محمود القائد قرامطہ کی لڑائی سے فارغ ہو کر دمشق آیا تو ظالم بن موہوب عقیلی نے شہر سے باہر نکل کر اس کا استقبال کیا اور اس کا اعزاز و اکرام کیا اور دمشق سے باہر اس کے قیام کا انتظام کیا۔ اس موقع پر غوطہ میں اس کے ساتھیوں نے فساد برپا کر کے وہاں کے کاشتکاروں کو لوٹ لیا اور تمام راستے

بند کر دیے تو شہر کی عوام بھوک و پیاس کی وجہ سے ادھر سے ادھر منتقل ہو گئی۔ شعبان میں ترکوں کی ایک جماعت لائی گئی جس پر تیغ و پکار شروع ہو گئی اور بازار بند کر دیے گئے۔ لوگ قتال کے لیے جمع ہو گئے اور مقدمہ سے لڑائی ہو گئی جس میں فریقین کی ایک جماعت قتل کر دی گئی اور عوام ایک سے زائد بار شکست کھا گئے اور منتشر رہے۔ جب فریقین کی جانب آگ لگا دی گئی جس سے بہت سے محلات اور مکانات جل کر راکھ ہو گئے۔ سن ۳۶۳ھ تک یہ لڑائی جاری رہی۔

کاتم بن معوب کے معزول ہونے اور ابی طاہر کے بھائی کے بجائے محمد بن مصادر کے حاکم بننے کے بعد دوسری بار شہر کو آگ لگا دی گئی اور تم بھی بندے ذیلی بند کر دیے گئے جب دوسری کے تمام دروازے بند کر دیے گئے اور راستے تنگ ہو گئے بہت سے فقراء و مساکین بھوک و پیاس کی وجہ سے ہلاک ہو گئے۔ مسلسل ایسے ہی حالات رہے یہاں تک کہ معز فاطمی کی طرف سے ابو الفوارس ریان الخادم کو حاکم بنا دیا گیا تب جا کر لوگوں نے سکھ کا سانس لیا۔ واللہ اعلم۔

فصل

بغداد میں ترکیوں کی قوت مضبوط ہونے کے بعد بختیار بن معز الدولہ نے اپنے بارے میں سوچ و بچار شروع کر دی اس وقت اس کا تمام اعوان میں تھا اور وہ بغداد میں داخل بھی نہیں ہو سکتا تھا چنانچہ اس بارے میں اس نے اپنے چچازاد بھائی عضد الدولہ، عمران بن شاہین اور ابی تغلب بن حمدان سے مدد طلب کی ان میں سے عمران بن شاہین نے کوئی جواب نہیں دیا، لیکن تغلب بن حمدان نے مدد کا وعدہ کیا اور چچازاد بھائی نے جواب میں تاخیر کی۔ پھر انہوں نے وزیر ابی الفتح بن عمید کی ماتحتی میں ایک لشکر روانہ کر دیا۔

دوسری جانب ترکی بھی ایک بڑے لشکر کے ساتھ جس میں خود خلیفہ اور اس کا والد تھا ان کے مقابلے میں بغداد سے روانہ ہوئے لیکن واسط پہنچے کے بعد خلیفہ کا انتقال ہو گیا پھر چند یوم بعد سبکتگین کا بھی انتقال ہو گیا جس کی وجہ سے ان دونوں کو بغداد واپس لایا گیا اس کے بعد ترکیوں نے ایک شخص افتکین نامی کو اپنا امیر منتخب کیا جس کی وجہ سے ان کی قوت مجتمع ہو گئی اور بختیار کے ساتھ مقابلہ شروع ہو گیا۔ لیکن اس کی قوت کمزور ہو چکی تھی ان پر اس کا چچازاد عضد الدولہ غالب آ چکا تھا اس نے اس سے عراق چھین کر اس کی قوت کو پارہ پارہ کر دیا تھا جس کی وجہ سے اس کی جماعت کے ساتھی ادھر ادھر ہو گئے۔

اسی سال حرمین شریفین میں خطبہ میں معز فاطمی کا نام لیا گیا اسی زمانے میں بنی ہلال اور بدوؤں کی ایک جماعت نے حاجیوں کے قافلوں پر حملہ کر کے ان میں سے اکثر لوگوں کو قتل کر دیا اور بقیہ کا حج معطل کر دیا۔ سال رواں ہی میں ثابت بن سنان بن ثابت بن قرہ کی تاریخ ختم ہوئی جس کی ابتداء ۲۹۵ھ میں ہوئی تھی جو المقتدر کی حکومت کا ابتدائی دور تھا اسی سال واسط میں شدید زلزلہ آیا۔

اس سال بھی الشریف ابو احمد نے لوگوں کو حج کرایا اس سال بعض عرب عراق کے راستے سے ہونے والے قافلوں کا حج ہو سکا اور مدینہ کے راستے سے جانے والے قافلوں میں سے بعض کو گرفتار کر لیا گیا لیکن بقایا ان کا حج بھی مکمل ہو گیا۔

خواص کی وفات

عباس بن حسین کے حالات۔۔۔۔ العباس بن حسین ابو الفضل الشیرازی کا انتقال اسی سال ہوا یہ عز الدولہ بختیار بن معز الدولہ بویہ کے وزیر تھے یہ اہل سنت کے بہت زیادہ حامی اور ان کی مدد کرنے والے تھے اسی وجہ سے ان کا معاملہ عوام کے ساتھ ظلم پر مبنی تھا اس لیے اس نے انہیں معزول کر کے ان کی جگہ محمد بن بقیہ البابی کو وزیر بنایا اور ان کو جیل میں بند کر دیا پھر اسی سال ماہ ربیع الاول جیل ہی میں انہیں قتل کر دیا گیا۔ اس وقت ان کی عمر ۴۹ سال تھی ان میں لوگوں پر ظلم کرنے کا مادہ تھا۔ ابو بکر عبدالعزیز بن جعفر کی وفات بھی اسی سال ہوئی۔

ابو بکر عبدالعزیز بن جعفر کے حالات (۱) ...... یہ ابو بکر عبدالعزیز بن جعفر فقیہ الحنبلی ہیں جو غلام الخلال سے مشہور تھے۔ یہ حنابلہ کے مشہور علماء میں سے تھے انہوں نے تصنیف و تالیف کا کام بھی کیا، احادیث بھی جمع کی اور لوگوں سے مناظرے بھی کئے اور ابو القاسم البغوی اور ان کی جماعت سے احادیث کا سماع کیا اور ۷۸ سال کی عمر سے متجاوز ہو کر وفات پائی۔

ابن الجوزی کا قول ہے کہ ان کی تصانیف متعدد ہیں جن میں سے چند یہ ہیں:

(۱)... المقنع یہ سو اجزاء پر مشتمل ہے۔

(۲)..... الشافی یہ ۸۰ اجزاء پر مشتمل ہے۔

(۳)... زاد المسافر اور الخلاف مع الشافعی۔

(۴) کتاب القولین و مختصر السنۃ۔ ان کے علاوہ بھی تفسیر و اصول شریعت میں ان کی تصانیف ہیں۔ علی بن محمد کی وفات بھی اسی سال ہوئی۔

علی بن محمد کے حالات (۲)... یہ علی بن محمد ابو الفتح البستی الشاعر ہیں ان کا بڑا عمدہ اور مشہور دیوان ہے نیز علم، بلاغت اور فصاحت میں بہت مہارت تھی اور فی البدیہہ جواب پر بڑی قدرت حاصل تھی۔

ابن الجوزی نے ان کے دیوان کا ایک بڑا حصہ حروف تہجی کی ترتیب پر ذکر کیا ہے ان کے چند اشعار کا ترجمہ مندرجہ ذیل ہے:

> جب تم خوشحالی کے زمانے میں کم پر قناعت کرو گے تو تم لوگوں میں عزت اور سکون سے زندگی گزارو گے۔ اے میری آج کی روزی اگر مجھے تیرے بارے میں معلوم ہو جائے تو مجھے سونے اور یاقوت پر افسوس نہ ہو۔ اے میرے مذہب کے بارے میں میرے مذہب پر عمل کرنے کے بارے سوال کرنے والے! میرا مذہب حق گوئی اور خواہشات کا قلع قمع کرنا ہے۔ اس حالت میں کیا کوئی میرے مذہب کی برائی کرنے والا ہے۔ تم اپنی مکدر طبیعت کو کوشش کے ذریعے راحت پر آمادہ کرو گے اس کے ساتھ ساتھ تھوڑی خوش طبعی بھی اسے پلاؤ۔ اگر تم کو ایسا کرنے کی توفیق ہو جائے تو کھانے میں نمک کے برابر مقدار ہی کرنا۔

ابو فراس بن حمدان الشاعر کی وفات اسی سال ہوئی۔

ابو فراس (حارث بن سعید) بن حمدان الشاعر ...... ان کے اشعار کا مشہور دیوان تھا ان کے بھائی سیف الدولہ نے انہیں حران اور منبج کا نائب حاکم بنایا تھا ایک بار رومیوں سے انہوں نے قتال کیا تو جس پر یہ گرفتار ہو گئے تھے پھر انہیں ان کے بھائی سیف الدولہ نے چھڑوا لیا تھا۔ اسی سال ۳۷ سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔ ان کے بلیغ اشعار جو عمدہ معانی پر مشتمل ہیں ان کے بھائی سیف الدولہ نے ان کی وفات پر مرثیہ کہا تھا جس کے دو اشعار کا ترجمہ مندرجہ ذیل ہے:

> انسان دنیا میں بے شمار مصائب میں گھرا رہتا ہے حتیٰ کہ اس کا جسم قبر میں داخل کر دیا جاتا ہے۔ مستقبل کے مصائب یہ ہوتے ہیں کہ وہ اپنے خاندان میں مصیبت چھوڑ کر چلا جاتا ہے اور ماضی کے مصائب یہ ہوتے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو مصائب میں ڈالے رکھتا ہے۔

ابو فراس نے جس وقت یہ دو اشعار کہے اس وقت وہاں ایک عربی بھی موجود تھا ابو فراس نے اسی مفہوم کے اشعار کہنے کی فرمائش کی چنانچہ اس نے بھی دو اشعار کہے جن کا ترجمہ مندرجہ ذیل ہے:

> درازی عمر کی تمنا کرنے والا اپنے دوستوں کے گم ہونے پر صبر کا عادی ہونا ضروری ہے۔ طویل عمر پانے والا انسان بہت سی ایسی چیزیں پاتا ہے جو خوشی والی اور اپنے دشمنوں کے لئے تمنا کرتا تھا۔

ابن الساعی کے نزدیک مذکورہ دونوں شعر سیف الدولہ کے ہیں جو اس نے اپنے بھائی ابو فراس کی وفات پر کہے تھے لیکن ابن الجوزی کے

---

(۱) شذرات الذہب ۳/۱۵۹، العبر ۲/۳۰۷۔

(۲) تاریخ بغداد ۱۰/۱۵۹، ۳۹۰۴، العبر ۲/۳۳۰۔

نزدیک مذکورہ دونوں اشعار خود ابو فراس کے ہیں اور عزالی نے ان دونوں شعروں کے بعد دو شعر کہے تھے۔ ابو فراس کے چند اشعار کا ترجمہ درج ذیل ہے

> عنقریب میری قوم اپنی کوشش کے مکمل ہونے کے بعد مجھے تلاش کرے گی کیونکہ سخت اندھیری رات میں ہی چاند تلاش کیا جاتا ہے۔ اگر میرے علاوہ کوئی دوسرا شخص میرے جیسی درست بات کہہ دے تو لوگ قیمتی کے گھٹیا پر اکتفا کرنے کی بجائے اس پر اکتفا کر لیں گے۔ میں بے رحمتوں کی شکایت رب العالمین کے دربار میں کرتا ہوں کہ شیروں کے درمیان کتوں نے حکومت حاصل کر لی۔ کاش تم شیریں رہو اور تمہاری زندگی تلخ رہے کاش تمام لوگ ناراض ہو جائیں اور تم راضی ہو جاؤ۔
>
> کاش میرے تمہارے درمیان والی جگہ آباد رہے اور میرے اور لوگوں کے درمیان والی جگہ ویران ہو جائے۔

واقعات ۳۶۴ھ

اسی سال عضد الدولہ اپنے والد کے وزیر ابو الفتح بن عمید کو لے کر واسط گیا۔ فتکین اس کی آمد کی خبر سن کر واسط سے فرار ہو کر ترکیوں کے پاس بغداد چلا گیا۔ عضد الدولہ نے بھی اس کے تعاقب میں بغداد کا رخ کر لیا اور وہاں جا کر بغداد کی مشرقی جانب اس نے پڑاؤ ڈالا اور بختیار نے مغربی جانب قیام کا فیصلہ کیا اور ان دونوں نے ترکیوں کا سخت محاصرہ کر لیا اور بڑے بڑے سرداروں کو اطراف میں لشکری پر سامان رسد کے راستوں کی ناکہ بندی کا حکم دیا جس کی وجہ سے غلے کی گرانی بہت بڑھ گئی اور لوٹ مار کی وجہ سے لوگوں کا کاروبار ٹھپ ہو کر رہ گیا اور فتکین نے کھانے کی طلب میں گھروں کو مسمار کروا دیا یوں فسادات بڑے دراز ہو گئے۔

اس کے بعد ترکیوں اور عضد الدولہ کے درمیان لڑائی شروع ہو گئی عضد الدولہ نے ترکیوں کو شکست دی جس کی وجہ سے وہ بغداد سے فرار ہو کر تکریت چلے گئے اور یہ خلیفہ کو بھی اپنے ساتھ لے جا رہے تھے۔ لیکن عضد الدولہ نے انہیں اکرام کے ساتھ دارالخلافہ میں واپس بھیج دیا اب بغداد پر اس کے مضافات سمیت مکمل طور پر عضد الدولہ کا قبضہ ہو گیا اور اس نے اپنی تاج پوشی کا جشن بھی منایا۔

اس وقت بختیار کی قوت بالکل ختم ہو گئی تھی اور سب نے اس کا ساتھ چھوڑ دیا اس نے اپنے دروازے بند کر کے دربانوں اور خطیبوں کو امارت سے نکال دیا اور امارت سے استعفیٰ دے دیا اس نے یہ سب کچھ عضد الدولہ کے حکم سے کیا۔ عضد الدولہ نے ظاہراً تو اس کے ساتھ ہمدردی کی لیکن حقیقت میں عضد الدولہ نے خلیفہ کو اس کا استعفیٰ قبول نہ کرنے کا مشورہ دیا۔ بختیار اور خلیفہ کے درمیان پیغامات کا سلسلہ جاری رکھا اور بختیار نے استعفیٰ دینے پر اصرار کیا لیکن خلیفہ نے قبول نہیں کیا اس وقت عضد الدولہ نے لوگوں سے یہ کہا بختیار امور مملکت کے نا اہل ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مستعفی ہو رہا ہے یہ کہہ کر عضد الدولہ نے بختیار کو مع اہل و عیال اور بھائیوں کے گرفتار کرنے کا حکم دے دیا جس پر خلیفہ طائع بہت خوش ہوا اس موقع پر حسب دستور عضد الدولہ نے خلیفہ کی بہت زیادہ تعظیم کی اور دارالخلافہ کی از سر نو تعمیر کروا کر اسے مزین کر دیا اور خلیفہ کے پاس ہدیے کے طور پر مال اور نایاب چیزیں بھیجیں اور ترکیوں میں سے شریروں اور مفسدوں کو قتل کروا دیا۔

ابن الجوزی کا قول ہے کہ اس سال مفسدوں کی طرف سے بغداد میں بڑی مصیبتیں آئیں لوگوں نے باب الشعیر کے بازار کو آگ لگا دی اور بہت زیادہ مال لوٹ لیا اور گھوڑوں پر سوار ہو گئے اور انہوں نے اپنا لقب قواد رکھ لیا اور لوگوں اور تاجروں کے معاملات کو بگاڑ دیا گیا اور حالات بہت زیادہ خراب ہو گئے حتیٰ کہ ایک غریب شخص نے قسطوں پر ان سے لین دین شروع کر دیا تو وہ ترقی کرتے کرتے بہت بڑا مالدار بن گیا یہاں تک کہ اس نے ہزار دینار میں باندی خریدی جب اس سے اپنا مقصد پورا کرنے لگا تو اس نے انکار کر دیا اس نے باندی سے پوچھا کیا تجھے میری کوئی چیز اچھی نہیں لگی؟ باندی نے جواب دیا کہ مجھے تیری کوئی چیز بھی پسند نہیں۔ پھر اس نے باندی سے پوچھا تیرا کیا ارادہ ہے؟ اس نے کہا میرا ارادہ یہ ہے کہ تو مجھے بیچ دے اس نے کہا میں اس سے بھی بہتر کام کرنا چاہتا ہوں۔ اس کے بعد وہ اس باندی کو قاضی کے پاس لے گیا اور اسے آزاد کر کے ہزار دینار بھی دے

دے دیے۔ لوگوں کو اس کے فسق و فجور کے باوجود اس کی اس قدر بہادری اور فیاضی پر بڑا تعجب ہوا۔

ابن الجوزی نے یہ بھی کہا کہ اسی سال محرم میں خبر آئی کہ مکہ اور مدینہ منورہ میں خطبوں میں معز فاطمی کا نام لیا گیا نہ کہ خلیفہ طائع کا۔ ابن الجوزی نے یہ بھی فرمایا کہ اس سال رجب میں مہنگائی بہت زیادہ ہو گئی تھی کہ گندم کا ایک کر ایک سو ستر دینار سے بھی زیادہ میں فروخت ہو رہا تھا۔

ابن الجوزی کا قول ہے کہ سال رواں ہی میں عضد الدولہ ابن بویہ کا معاملہ بہت زیادہ کمزور ہو گیا اور اس کا لشکر منتشر ہو گیا حتیٰ کہ بغداد سے چند افراد کے علاوہ سب اس سے جدا ہو گئے مجبوراً اس نے اپنے والد سے اس کی شکایت کی اس کے والد نے اسے اپنے چچا بختیار سے غداری کرنے پر ملامت کی۔ جب اس کے پاس اس کے والد کا جواب پہنچا تو بختیار کو جیل سے نکال کر واپس بھیج دیا اور بختیار پر خلعت کی اور اسے عراق کا حاکم بنا دیا اس شرط پر کہ وہ صرف عراق کا نائب حاکم ہوگا اور اس نے یہ بھی کہا کہ خطبوں میں عضد الدولہ کا نام لیا جائے گا۔ نیز امور حکومت چلانے میں بختیار کے کمزور ہونے کی وجہ سے اپنے بھائی ابو اسحاق کو لشکر کا امیر مقرر کر دیا۔ اور اب وہ مستقل اپنے ہی علاقہ میں رہنے لگا۔

عضد الدولہ نے یہ سب کچھ اپنے والد کی طرف سے بختیار کے ساتھ غداری پر ملامت اور اس کے غصہ ہونے اور ناراض ہونے کی وجہ سے کیا۔ بعد میں اس نے اپنے والد کے وزیر ابو الفتح ابن عمید کو بھی چھوڑ دیا جب عضد الدولہ بختیار کی عراق پر عملی طور پر حکومت قائم ہو گئی تو اس نے اپنی قدیم عادت گمراہی اور شجاعت و فضیحت کی وجہ سے عضد الدولہ سے کیے ہوئے وعدوں میں سے کوئی بھی پورا نہیں کیا۔

اس سال جمعرات کے روز گیارہ ذوالقعدہ کو خلیفہ طائع نے عضد الدولہ کی لڑکی شہناز سے ایک لاکھ دینار پر نکاح کیا اسی سال ذوالقعدہ میں قاضی ابو الحسن محمد بن صالح بن ام شیبان کو ان کے عہدہ سے معزول کر کے ان کی جگہ ابو محمد معروف کو مقرر کیا گیا۔ اس سال حج کے موقع پر فاطمیوں نے امامت کی اور خطبہ میں خلیفہ طائع کے بجائے معز فاطمی کا نام لیا۔

دمشق کے فاطمیوں کے قبضے سے چھن جانے کا ذکر: ابن اثیر نے کامل میں ذکر کیا ہے کہ معز الدولہ کا ترکی غلام افتکین جس کے ساتھ دیلمیوں، ترکیوں اور دیہاتیوں کے لشکر تھے اس سال دمشق آیا اس وقت دمشق پر معز فاطمی کی طرف سے ریان الخادم حاکم تھا جب وہ دمشق کے قریب پہنچا تو اس کے بڑے لوگوں اور مشائخ نے اس کا استقبال کیا اور اسے اپنے اوپر ہونے والی ظلم و زیادتی کا اور فاطمیین کی وجہ سے عقیدہ کی خرابی کا ذکر کیا اور اس سے کسی طرح دمشق پر قبضہ کرنے کی درخواست کی۔ اسی وجہ سے افتکین نے دمشق پر قبضہ کرنے کا مضبوط ارادہ کر لیا ... پھر مسلسل اسی کی کوشش میں لگا رہا حتیٰ کہ اس نے دمشق پر قبضہ کر کے ریان الخادم کو اس سے نکال دیا اور شریروں کا خاتمہ کر دیا اور اچھے لوگوں کو ترقی دی اور وہاں کے باشندوں میں عدل و انصاف قائم کیا اور لہو و لعب کا خاتمہ کر دیا جن دیہاتیوں نے زمین میں فساد برپا کیا تھا انہیں گرفتار کر کے ان کے ہاتھ باندھ دیے اور دیہاتوں اور غوطہ پر قبضہ کر لیا۔

جب یہاں اس کی حکومت مضبوط ہو گئی تو معز فاطمی نے خط کے ذریعے اس کا شکریہ ادا کیا اور اسے خلعت دینے اور اپنا نائب بنانے کے لیے اپنے پاس آنے کی دعوت دی۔ لیکن افتکین نے اس کے خط کا کوئی جواب نہیں دیا بلکہ شام میں خطبہ میں اس کا نام کاٹ کر اس کی جگہ طائع عباسی کا نام لکھوا دیا۔

اس کے بعد افتکین نے صیدا کا ارادہ کیا جہاں پر مغاربہ رہتے تھے اور ان پر ابن الشیخ کا کنٹرول تھا اور انہیں میں ظالم العقیلی بھی تھا۔ اس نے ان کا مسلسل محاصرہ کر کے ان سے شہر چھین کر چار ہزار کے قریب ان کے سرداروں کو قتل کر دیا پھر وہ طبریہ گیا اور اس پر بھی قبضہ کر لیا۔ معز فاطمی نے خود اس کا مقابلہ کرنے کا ارادہ کیا [illegible] ربیع الآخر سن ۳۶۵ھ میں اس کی وفات ہو گئی اس کے بعد اس کا لڑکا عزیز حاکم بنا جس کی وجہ سے افتکین [illegible]

[illegible] افتکین سے شام چھین لینے پر اتفاق کر لیا۔ اس وقت شام کے باشندوں نے افتکین [illegible]

قرامطہ کو خط لکھ کر اپنے پاس بلانے کا مشورہ دیا چنانچہ فتکین نے بذریعہ خط اسے اپنے پاس آنے کی دعوت دی۔ فتکین کی اس دعوت پر حسین بن احمد قرمطی اس کی مدد کے لئے روانہ ہوا۔ جب جوہر کو حسین بن احمد قرمطی کی آمد کا علم ہوا تو اس نے سوچا کہ اندر باہر دونوں طرف سے دشمن کا مقابلہ کرنا مشکل ہے اس وجہ سے وہ رملہ کی طرف چلا گیا۔ فتکین اور قرمطی نے پچاس ہزار کا لشکر لے کر اس کا تعاقب کیا اور رملہ پہنچ کر انہوں نے جوہر کا محاصرہ کر لیا۔ خوراک اور پانی کی کمی کی وجہ سے اس کا معاملہ اتنا سخت ہو گیا حتیٰ کہ جوہر اور اس کا لشکر ہلاک ہونے کے قریب ہو گئے۔

مجبوراً جوہر نے فتکین سے خاموشی سے گھوڑوں پر سوار ہو کر چلے جانے کی اجازت مانگی جسے فتکین نے قبول کر لیا پھر جوہر مسلسل فتکین سے ذکر کرتے رہے یہ کہا کہ وہ اپنے ساتھیوں کو لے کر مصر کے لئے اپنے استاد کے پاس چلا جائے۔ جوہر نے اس موقع پر چالاکی سے کام لیا اور قرامطی نے فتکین کو ڈانٹتے ہوئے کہا کہ ضروری ہے کہ ہم ان کا محاصرہ کرتے رہیں حتیٰ کہ وہ اس حالت میں ہلاک ہو جائیں کیونکہ محاصرہ ختم کرنے کی صورت میں یہ اپنے استاد کے پاس جا کر ہمارے خلاف لشکر تیار کر لیں گے پھر ہم پر حملہ کر دیں گے جس کا ہم مقابلہ نہیں کر سکیں گے۔ چنانچہ بعد میں اسی طرح ہوا۔ اس نے پہنچ کر محاصرہ ختم ہونے کے بعد جوہر مسلسل عزیز کو فتکین کا مقابلہ کرنے پر تیار کرتا رہا۔ چنانچہ عزیز ایک بہت بڑے لشکر کے ساتھ ہتھیار اور سامان فتکین کے مقابلے میں روانہ ہو گیا۔ اس وقت جوہر لشکر کے آگے آگے تھا دوسری جانب فتکین اور قرامطی بھی ایک بڑے لشکر کے ساتھ رملہ پہنچ گئے اور ۷ محرم ۳۶۷ھ کو محرم میں لڑائی شروع ہو گئی جب عزیز نے فتکین کی شجاعت کا مشاہدہ کیا تو عزیز نے اس کے پاس پیغام بھیجا کہ اے فتکین! ہتھیار ڈال کر میری اطاعت قبول کر لے تاکہ میں اسے لشکر کا امیر بنا دوں گا اور اس کا بڑا اعزاز و اکرام کروں گا۔ فتکین نے یہ سن کر گھوڑے سے اتر کر عزیز کے سامنے زمین کو بوسہ دیا اور اسے کہنے لگا کہ اگر یہ بات تم پہلے کرتے تو میں یقیناً اس پر عمل کر لیتا لیکن اب مشکل ہے۔ اس کے بعد وہ گھوڑے پر سوار ہو گیا اور عزیز کے لشکر پر حملہ کر کے اس کی جماعت کو منتشر کر دیا یہ دیکھ کر عزیز نے اس کے میمنہ پر زوردار حملہ کر دیا جس کی وجہ سے قرمطی شکست کھا کر بھاگ گیا اور شامی و مشرقی بھی اس کے پیچھے بھاگ گئے اس کے بعد مصریوں نے ان پر حملہ کر دیا اور بے شمار قتل کر دیے اور بچوں کو گرفتار کر لیے۔

اس کے بعد عزیز اپنے لشکر کو لے کر شاہی خیموں میں ٹھہر گیا اور ایک سریہ شامیوں کے تعاقب میں روانہ کر دیا اور یہ اعلان کر دیا کہ فتکین کو گرفتار کر کے لانے والے کو خلعت دی جائے گی اور فتکین کو زندہ گرفتار کر کے لانے والے کو ایک لاکھ دینار دیئے جائیں گے۔ اچانک فتکین کو شدت پیاس لگی اس وقت وہ اپنے ساتھی مفرج بن دغفل کے پاس سے گزر رہا تھا کہ اس نے اس سے پانی مانگا مفرج نے اسے پانی پلایا اور بڑے عزت و اکرام کے ساتھ اسے اپنے گھر میں ٹھہرایا لیکن اس نے خفیہ طور پر عزیز کے پاس پیغام بھیجا کہ تمہارا مطلوب شخص میرے پاس ہے تم اسے لے جاؤ۔ چنانچہ عزیز نے اس کے پاس ایک لاکھ دینار بھیج کر فتکین کو پکڑوا لیا اب فتکین کو اپنے قتل کا یقین ہو گیا لیکن عزیز کے پاس پہنچنے پر عزیز نے اس کا بڑا اعزاز و اکرام کیا اور اس کی لوٹی ہوئی چیزیں ایک ایک کر کے واپس کر دیں اور اسے اعلیٰ طریقے میں شامل کر لیا اپنے گھر کے نزدیک اسے ٹھہرایا اور تعظیم و تکریم کے ساتھ اسے پاس بلا بھیجا دیا۔ وہاں پر اس کے لئے زمینیں حاصل کر لی گئیں اور قرمطی کے پاس پیغام بھیجا کہ وہ ہمارے پاس آئے تاکہ اس کا بھی اسی طرح سے اعزاز و اکرام کیا جائے لیکن خوف کی وجہ سے قرمطی نہیں آیا پھر بھی عزیز نے اس کے پاس بیس ہزار دینار بھیج دیئے اور اس کی ضروریات کے بقدر سالانہ اتنا ہی وظیفہ مقرر کر دیا۔ عزیز کا معاملہ فتکین کے ساتھ اسی طرح اعزاز و اکرام کا رہا حتیٰ کہ عزیز اور اس کے وزیر ابن کلس میں اختلاف ہو گیا جس کی وجہ سے علیحدگی ہو گئی اور اس نے فتکین کو زہر دے کر ہلاک کر دیا۔ عزیز کو جب اس کا علم ہوا تو وہ ناراض ہوا۔ اس نے ابن کلس کو چالیس دن جیل میں رکھا اور پچاس لاکھ دینار جرمانہ اس سے وصول کیا۔ پھر اسے خیال آیا کہ اس کے بغیر کوئی فائدہ نہیں ہے اس نے اس کو دوبارہ وزیر بنا دیا یہ ابن کثیر کے بیان کا خلاصہ ہے۔

خواص کی وفات :- ...... وہاں سبکتگین ترکی کی وفات اسی سال ہوئی۔

سبکتگین کے حالات[1] :- ...... یہ معزالدولہ کے آزاد کردہ غلام اور اس کے دربان تھے۔ یہ ترقی کرتے چلے گئے حتیٰ کہ خلیفہ طائع نے انہیں

---

[1] شذرات الذہب ۳/۴۹، العبر ۲/۳۴۳

لشکر کا امیر بنا دیا اور طائع نے انہیں خلعت عطا کر کے جھنڈا باندھا اور نصر الدولہ کا لقب عطا کیا اس کی جگہ پر [illegible] ہے۔ بغداد میں قتل کئے گئے ان کا گھر بادشاہوں کے گھر کی طرح کشادہ تھا۔

ایک زمانہ پہلے گھوڑے سے گر گئے تھے جس کی وجہ سے ان کی ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ طبیب نے ان کا علاج کیا چنانچہ یہ سیدھے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کے قابل ہو گئے لیکن اب بھی رکوع نہیں کر سکتے تھے انہوں نے طبیب سے خوش ہو کر اس کو کافی مال دیا۔ وہ طبیب سے کہا کرتے تھے: جب مجھے اپنا درد اور تمہارا علاج یاد آتا ہے تو میں تمہیں اس کا بدلہ دینے سے اپنے آپ کو عاجز خیال کرتا ہوں لیکن جب تمہارے قدموں کا میری کمر پر رکھنا یاد آتا ہے تو میرے غصے کی آگ بھڑک اٹھتی ہے۔

اسی سال کے آخر میں ان کی وفات ہوئی اور میراث میں کثیر مال چھوڑا جس کی تفصیل کچھ یوں ہے: ایک لاکھ [illegible] دینار، دس لاکھ درہم دو صندوق جواہر کے، پندرہ صندوق بلور کے، پینتالیس صندوق سونے کے برتنوں کے، ایک سو تیس صندوق سونے کے پیالوں کے ان میں پچاس ایسے تھے جن میں سے ہر ایک کا وزن ہزار دینار ہے، پانچ سو چاندی کی سواریاں، چار ہزار ریشمی کپڑے، دس ہزار دبیقی اور عتابی تھان، سو بستر، تین ہزار گھوڑے، ایک ہزار اونٹ، تین سو غلام اور چالیس خادم۔ یہ سب چیزیں اس سامان کے علاوہ تھیں جو انہوں نے اپنے سسر ابو بکر بزار کے پاس امانت کے طور پر رکھا ہوا تھا۔

واقعات ۳۶۵ھ

اسی سال رکن الدولہ بن بویہ نے بڑھاپے کی وجہ سے اپنے ماتحت ممالک اپنی اولاد میں اس طرح تقسیم کئے: عضد الدولہ کے لئے بلاد فارس، کرمان اور ارجان اور مؤید الدولہ کے لئے اصبہان، فخر الدولہ کے لئے ہمدان اور دینور دیئے اور ایک بیٹے ابو العباس کو عضد الدولہ کے سپرد کیا اور اسے اس کے بارے میں خاص وصیت کی۔

اسی زمانے میں عز الدولہ کے حکم سے بغداد کے قاضی القضاۃ ابو محمد بن معروف نے لوگوں کے تنازعات کو ختم کرنے کے لئے عز الدولہ کے گھر میں عدالت قائم کی۔

سال رواں ہی میں معز فاطمی کی طرف سے مصریوں کے امیر نے لوگوں کو حج کروایا اس سے پہلے اہل مکہ کا محاصرہ کیا گیا تھا تو ان پر بڑی تکالیف نازل ہوئی تھیں جس کی وجہ سے غلہ کی گرانی بہت زیادہ ہو گئی تھی۔

ابن اثیر نے ذکر کیا ہے کہ اسی سال بلاد مغرب پر معز فاطمی کا نائب یوسف بلکین سبتہ کی طرف گیا وہاں پہاڑی پر کھڑے ہو کر اس نے چاروں طرف نظر دوڑائی کہ کس طرح اس کا محاصرہ کیا جائے تو غور و فکر کر کے یوسف بلکین نے نصف دن ہی اس شہر کا محاصرہ کیا تھا کہ وہاں کے باشندے اس سے سخت خوف زدہ ہو گئے اس کے بعد اس نے مغرب میں بصرہ نامی ایک شہر کا رخ کیا اور اس کو منہدم کرنے اور لوٹنے کا حکم دیا اس کے بعد یوسف بلکین نے برغواطہ شہر کا رخ کیا جس پر عیسیٰ بن ام الانصار نامی شخص بادشاہت کر رہا تھا اس کے جادو، شعبدہ بازی اور دعوی نبوت کی وجہ سے وہاں کے باشندوں نے اس کی اطاعت قبول کر رکھی تھی۔

اس بادشاہ نے اپنی شریعت بنا رکھی تھی لوگ جس کی تقلید کرتے تھے۔ بلکین نے یہاں کے باشندوں سے مقابلہ کر کے انہیں شکست دی اور یہاں کے بادشاہ کو قتل کر دیا، ان سے اموال حاصل کرنے کے لئے ان کی اولاد کو گرفتار کر لیا اس وقت یہاں کے گرفتار شدگان باشندے قیروان میں تھے جو سب سے زیادہ خوبصورت تھے۔

مشہور لوگوں میں سے وفات پانے والے

احمد بن جعفر بن محمد بن مسلم: احمد بن جعفر بن محمد بن مسلم ابوبکر الختلی کی وفات اسی سال ہوئی انہوں نے ایک بہت بڑی مسند تصنیف کی تھی۔ عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو مسلم الکجی وغیرہ سے انہوں نے احادیث روایت کی۔ ان سے دار قطنی وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔ یہ ثقہ تھے۔ سو سال کے قریب ان کی عمر تھی۔

ثابت بن سنان بن قرۃ الصابی: ثابت بن سنان بن ثابت بن قرۃ الصابی المؤرخ کی وفات ابن اثیر کے قول کے مطابق اسی سال ہوئی۔ الحسین بن محمد بن احمد ابو علی الماسرجسی الحافظ کی وفات اسی سال ہوئی۔

الحسین بن محمد بن احمد کے حالات[1]: طلب حدیث میں انہوں نے دور دراز علاقوں کے سفر کرکے محدثین سے احادیث سنیں۔ تیرہ سو اجزاء پر مشتمل ایک مسند تصنیف کی جس میں حدیث کے تمام طرق اور علل کو احسن انداز میں بیان فرمایا۔ انہوں نے ابواب و المغازی کی بھی ایک کتاب کی تصنیف ہے اور بہت سے شیوخ کی احادیث کی تخریج کی ہے۔

ابن جوزی کا قول ہے کہ نماز عصر میں بحالت سجدہ ہی اسی سال رجب میں ان کا انتقال ہوا۔

ابو احمد بن عدی الحافظ: یہ عبداللہ بن عدی الحافظ ابو عبداللہ بن محمد بن احمد الجرجانی ابو احمد بن عدی ہیں جو بڑے حافظ، بہت بڑے رجال کے امام و عالم، بڑے بیدار اور کثرت سے احادیث نقل کرنے والے تھے۔ جرح و تعدیل پر الکامل کے نام سے انہوں نے ایک ایسی کتاب لکھی کہ اس کے بعد اور اس سے پہلے ایسی عمدہ کتاب نہیں لکھی گئی۔

حمزہ نے دار قطنی کا قول نقل کیا ہے اس کتاب کے بعد اس موضوع پر مزید کسی کتاب کی ضرورت نہیں۔ ان کی ولادت ۲۷۷ھ ہے۔ یہ ابو حاتم رازی کا بھی یہی وقت ہے۔ ابن عدی کی اسی سال جمادی الآخرۃ میں وفات ہوئی۔

المعز الفاطمی کے حالات[2]: یہ معد بن اسماعیل بن سعید بن عبیداللہ ابو تمیم ہیں جو فاطمی ہونے کا دعویٰ کرنے والے ہیں۔ قاہرہ کے بانی اور یہ مصر کے حاکم تھے۔ فاطمیین میں سب سے پہلے بادشاہ تھے۔ بلاد افریقہ اور اس کے مضافات میں بلاد مغرب وغیرہ پر سب سے پہلے بننے والے بادشاہ بھی یہی تھے۔

سن ۳۵۸ھ میں انہوں نے جوہر قائد کو بلاد مصر پر قبضہ کرنے کے لئے روانہ کیا تھا پس اس نے جنگ کے ذریعے کافور اخشیدی سے بلاد مصر چھین کر ان کے حوالے کر دیا اور یوں بلاد مصر پر فاطمیین کا قبضہ ہو گیا جوہر نے بلاد مصر میں معز کے لئے قاہرہ شہر اور دو شاہی محل تعمیر کرائے پھر سن ۳۶۲ میں اس نے ان کے علاقوں میں معز فاطمی کے نام پر قبضہ کر لیا۔

اس کے بعد معز افریقہ سے لشکر، سرداروں، مقربین اور بڑے بڑے ارکان دولت کے ہمراہ مصر کے دورے پر روانہ ہوا۔ قاہرہ پہنچ کر لوگوں نے اس کا شاندار استقبال کیا وہاں اس نے جمعہ کے دن خطبہ دیا جس میں اس نے ظالم اور مظلوم کے درمیان انصاف کرنے کا اعلان کیا اور فخر کے ساتھ اپنا نسب بیان کیا اور کہا کہ ہماری برکت سے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے حال پر رحم فرمایا ہے لیکن ان تمام باتوں کے باوجود وہ کذاب اور باطنی تھے۔ چنانچہ قاضی باقلانی نے کہا ہے کہ اس کا مذہب اور اعتقاد خالص کفر اور رفض پر مبنی تھا اسی طرح اس کے تمام بیٹے اور فاطمیین بھی باطنی تھے اللہ تعالیٰ ان سب کا برا حشر کرے۔

---

[1] تذکرۃ الحفاظ ۳/۹۵۵ شذرات الذہب ۳/۵۰

[2] ولاۃ مصر ۲۲۱/۱ شذرات الذہب ۳/۵۲،۵۳

ایک مرتبہ معز نے زاہد و عابد متقی ابوبکر نابلسی کو بلوا کر اس سے سوال کیا کہ تم نے یہ بات کی ہے کہ اگر میرے پاس دس تیر ہوں تو ایک تیر رومیوں کو اور نو تیر فاطمیوں کو ماروں گا؟ انہوں نے کہا کہ میں نے یہ بات نہیں کی۔ معز نے سمجھا کہ شاید اس نے رجوع کر لیا ہے لیکن پھر اس نے پوچھا کہ تم نے کیا کہا ہے؟ ابوبکر نے کہا کہ میں نے یہ بات کی ہے کہ اگر میرے پاس دس تیر ہوں تو نو تیر تجھے ماروں گا اور دسواں تیر رومیوں کی طرف پھینکوں گا۔ معز نے کہا کیوں؟ انہوں نے جواب دیا کہ تم نے دین میں تبدیلی کر دی صالحین کو قتل کر دیا اور انوار الٰہیہ کو گل کر دیا اور تم نے نامناسب اشیا کیں۔ معز نے کہا کہ ایک دن اس کی تشہیر کی جائے اور دوسرے دن اس کو کوڑے لگائے جائیں اور تیسرے دن اس کی کھال ادھیڑ دی جائے۔

پھر اس نے ایک یہودی کے سپرد کیا چنانچہ اس یہودی نے تلاوت قرآن پاک کی حالت میں ان کی کھال ادھیڑنا شروع کی۔ یہودی کا قول ہے کہ تلاوت قرآن پاک کی وجہ سے میرا دل نرم ہو گیا۔ میں نے ان کے سامنے جا کر اس کے جسم میں چھرا گھونپ دیا اسی وقت ان کا انتقال ہو گیا آج تک وہ شہید اور ان کا قبیلہ بنو الشہید سے مشہور ہے اسی طرح آج تک ان میں اچھائی پائی جاتی ہے۔

معز فاطمی میں ذاتی طور پر بہادری، صلاحیت، مدارات کی پختگی اور سیاست تھی۔ بظاہر وہ عادل اور حق کا ساتھ دینے والا تھا لیکن حقیقت میں وہ نجومیوں کی باتوں پر اعتماد کرتا تھا چنانچہ ایک نجومی نے کہا کہ سال آئندہ آپ کے لیے خطرناک ہے اس لیے آپ کسی خفیہ مقام پر لوگوں سے روپوش ہو جائیں اس کے بعد اس نے ایک تہ خانہ تیار کروایا اور امراء کو حاضر کر کے انہیں اپنے بیٹے نزار کے بارے میں وصیت کی۔ عزیز اس کا لقب رکھ کر اپنی واپسی تک حکومت اس کے سپرد کر دی۔ لوگوں نے عزیز کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ معز تہ خانہ میں چلا گیا ایک سال تک باہر نہیں آیا۔ مغاربہ کی فوج جس کسی بادل پر نظر پڑتی تو ان کا گھڑ سوار یہ سمجھ کر کہ معز فاطمی اس بادل میں ہے گھوڑے سے اتر کر اسے سلام کرتا۔ ایسے لوگوں کے بارے میں قرآن مجید کی آیت ہے جس کا ترجمہ یہ ہے:

> اس نے اپنی قوم کو مغلوب کر دیا اور انہوں نے اس کی اطاعت کی (جبکہ وہ پہلے سے بھی) فطرت کے مارے ہوئے تھے۔

(سورۃ الزخرف آیت ۵۴)

ایک سال بعد معز تہ خانہ سے باہر نکل آیا حسب سابق شاہی تخت پر بیٹھ کر چند دنوں تک فیصلے کرتا رہا لیکن تقدیر الٰہی نے اس کا ساتھ نہیں دیا۔ اس کی زندگی پوری ہو گئی چنانچہ اسی سال اس کی وفات ہو گئی مصر میں حکومت کرنے سے پہلے اور اس کے بعد کل مدت حکومت تئیس سال پانچ ماہ دس دن ہے۔ ان میں سے دو سال اور ۹ ماہ مصر اور باقی بلاد مغرب میں ہے۔ اس کی کل عمر ۴۵ سال ۶ ماہ تھی کیونکہ یہ افریقہ میں سن ۳۱۹ھ ۱۱ رمضان کو پیدا ہوا تھا اور اس کی وفات اسی سال مصر میں سن ۳۶۵ھ ربیع الثانی کو ہوئی۔

واقعات سن ۳۶۶ھ

اسی سال نوے سال سے زائد عمر میں رکن الدولہ بن علی بن بویہ کی وفات ہوئی۔ اس کی مدت خلافت چالیس سال سے متجاوز تھی۔ اس نے وفات سے ایک سال پہلے اپنی حکومت اپنی اولاد میں تقسیم کر دی تھی جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

ایک بار ابن العمید نے اس کی دعوت کی۔ دعوت میں رکن الدولہ، اس کی اولاد اور اس کے عزیز و اقارب شامل ہوئے۔ رکن الدولہ نے سب کی موجودگی میں بیٹے عضد الدولہ کو اپنا ولی عہد بنایا اور دیلمیوں کی عادت کے مطابق سب کو خلعت اور چادریں عطا کیں۔ سب کو آخر میں عطر لگایا یہ ایک یادگار دن تھا اس دعوت کے بعد رکن الدولہ تھوڑے دن زندہ رہا۔

رکن الدولہ بہادر تھا عقل مند خوب مال خرچ کرنے والا علماء سے محبت کرنے والا تھا اس میں فیاضی حسن اخلاق کوٹ کوٹ کر بھرے ہوئے تھے حکومت چلانے کی بہترین صلاحیت تھی رعیت اور اقارب پر بڑا مہربان تھا۔

اس کے لڑکے عضد الدولہ نے حکومت سنبھالنے کے بعد بختیار سے اس کی بری عادت اور سوء اخلاق کی وجہ سے عراق چھیننے کا ارادہ کیا چنانچہ

اہواز میں دونوں کے درمیان لڑائی ہو گئی عضد الدولہ نے اس کو شکست دے کر اس کے تمام اموال پر قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد اس نے بصرہ کی طرف لشکر روانہ کیا اس پر بھی قبضہ کر لیا اور وہاں پر دو قبیلے ربیعہ اور مضر کے درمیان صلح کرا دی جس میں ایک سو بیس سال سے دشمنی چلی آ رہی تھی وہ دونوں قبیلے اس کے ساتھ ہو گئے جس کی وجہ سے اس کی قوت میں اضافہ ہو گیا۔ بختیار روانہ ہوا اور عضد الدولہ نے اپنے وزیر ابن بقیہ کو گرفتار کر لیا کیوں کہ امور مملکت میں وہ اپنی من مانی کرتا تھا۔ عضد الدولہ نے اس کے تمام اموال پر قبضہ کر لیا اس کے پاس کچھ بھی نہیں چھوڑا۔

اسی طرح رکن الدولہ نے ابن العمید وزیر ابی الفتح کی گرفتاری کا حکم دیا اور اس کی جائداد ضبط کرنے کا حکم دیا۔ کیوں کہ یہ ظلم و جور میں حد سے گزر گیا تھا جس کی وجہ سے تقدیر نے اس کا ساتھ نہیں دیا اور بادشاہ کا غضب اس پر نازل ہو گیا۔ ہم زمین کے غضب سے پناہ چاہتے ہیں۔

اسی سال وسط شوال میں خراسان بخارا وغیرہ کے حاکم الامیر منصور بن نوح السامانی کا انتقال ہو گیا اس کی مدت خلافت کل پندرہ سال تھی اس کے بعد اس کا لڑکا ابو القاسم نوح تیرہ سال کی عمر میں حاکم بنا جس کا لقب منصور رکھا گیا۔

اسی زمانہ میں المستنصر باللہ بن الناصر لدین اللہ عبد الرحمن الاموی کا انتقال ہوا۔ یہ اچھے بادشاہوں میں سے تھا۔ فقہ اختلافیات و تاریخ کا عالم تھا۔ علماء سے محبت [illegible] ان سے ساتھ حسن سلوک کرنے والا تھا اس وقت اس کی عمر تریسٹھ سال سات ماہ تھی۔ ان کی مدت خلافت پانچ سال پانچ ماہ تھی اس کے بعد ان کے لڑکے ہشام جن کا لقب المؤید باللہ تھا حاکم بنے۔ اس وقت ان کی عمر صرف دس سال تھی ان کے زمانہ میں لوگوں میں اختلافات ہو گئے تھے اور بہت زیادہ بے چینی ہو گئی تھی۔ اس دوران وہ جیل میں بھی گئے۔ رہا ہو کر دوبارہ خلیفہ بنے اس وقت ان کے کاموں کی نگہداشت ابو عامر محمد بن ابی العامر المعافری اور ان کے دو لڑکے مظفر اور ناصر نے کی۔ انہوں نے رعایا پر احسن انداز میں حکومت کی۔ عدل قائم کیا۔ دشمنوں سے لڑائیاں بھی لڑیں۔ تقریباً چھبیس سال تک یہی حالت رہی اس موقع پر ابن الاثیر نے ان کے حالات تفصیل سے بیان کئے ہیں۔

سال رواں ہی میں حلب کا بادشاہ ابی المعالی شریف بن سیف الدولہ بن حمدان کے پاس گیا کیوں کہ اپنے والد کے انتقال کے بعد یہ اس کا قائم مقام بن گیا تھا اس وقت اس کا غلام قرعویہ غالب آ گیا اور اس علاقے پر اس نے قبضہ کر لیا حلب کے حاکم نے آ کر اسے نکال دیا۔ وہ پھر دنوں کے بعد دوبارہ آ گیا اور قریب ہی کی علاقہ میں اس نے قیام کیا اس وقت رومیوں نے حمص ویران کر دیا تھا۔ اس نے اس کی تعمیر و ترقی کی کوشش کی اس کے بعد جب قرعویہ سے اس کے اختلافات ہو گئے تو حلب کے باشندوں نے ابو المعالی کو اپنے پاس آنے کی دعوت دی چنانچہ یہ ان کے پاس چلا گیا اور اس نے چار ماہ تک حلب کا محاصرہ کر کے اسے فتح کر لیا لیکن قلعہ [illegible] اس سے بہت پہلے بند ہو چکا تھا اس لئے اس تک نہیں پہنچ سکا اس کے بعد اس نے ابی المعالی کے ساتھ امان دے کر [illegible] صلح کر لی۔ بعد میں دمشق کی نیابت بھی اس کے سپرد کر دی گئی [illegible] ظاہری طاقتوں کی بھی نسبت ہو گئی جو [illegible] سے مشہور ہوئے۔

بنو سبکتگین کی حکومت کی ابتداء

[illegible] سبکتگین امیر ابو اسحاق بن الپتگین غزنوی اور اس کے متعلقات کے لشکر کے سالار تھے۔ یہ سبکتگین وہ شخص ہے جو محمود [illegible] کا والد ہے۔ ابو اسحاق کی وفات تو گزشتہ سال ہی ہو چکی تھی جیسا کہ بیان ہو چکا ہے۔

اس سبکتگین نے آقا کی وفات کے بعد اس کی اولاد میں کوئی بھی صلاحیت امور مملکت چلانے والا شخص نہیں تھا اس لئے لشکر نے سبکتگین کی صلاحیت حسن سیرت کمال عقل حسن اخلاق سے متاثر ہو کر بادشاہی اس کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ چنانچہ حکومت اس کے پاس رہی اور اس کے بعد اس کے لڑکے محمود بن سبکتگین نے حکومت کی۔

سبکتگین نے ہندوستان میں بہت سی جنگیں لڑیں۔ جن کے کئی قلعے فتح کئے۔ کافی مال غنیمت لوٹا ان کے بتوں [illegible] ہندوؤں سے بھی بڑی بڑی لڑائیاں لڑیں۔

[illegible] ایک بہت بڑا لشکر لے کر اس کے مقابلہ میں آیا سبکتگین نے دوسری مرتبہ بڑی ذلت و رسوائی کے ساتھ ان [illegible]

[illegible] ایک مرتبہ سبکتگین اور مہاراجہ جیپال کے درمیان غورک کے پیچھے ایک تالاب کے پاس مقابلہ ہوا دونوں

کا عقیدہ تھا کہ جب تالاب میں گندگی گر جاتی ہے تو آسمان پر کالی گھٹا چھا جاتی ہے اس کے بعد بادل آ کر بجلی کڑکتی ہے پھر بارش ہو جاتی ہے جو اس گندگی کو بہا کر لے جاتی ہے اس کے بعد وہ تالاب پاک ہو جاتا ہے۔ جنگ کے وقت مہاراجہ کا لشکر تالاب کے بالکل قریب تھا۔ سبکتگین نے تالاب میں نجاست ڈالنے کا حکم دیا چنانچہ وہی سلسلہ شروع ہو گیا یعنی بارش وغیرہ کا جس کی وجہ سے وہ مجبور ہو کر بڑی ہولناکی کے ساتھ اپنے شہروں کو واپس لوٹ گئے اور مہاراجہ نے سبکتگین کے پاس صلح کا پیغام بھیجا۔ سبکتگین نے اپنے لڑکے محمود کے مخالف ہونے کے باوجود ان سے چند شرائط پر صلح کر لی اور شرائط یہ تھیں کہ مال و سامان تم کو دینا ہوگا کہ فلاں فلاں علاقے ہمارے سپرد کرنے ہوں گے۔ پچاس ہاتھی دینے ہوں گے ان چیزوں کی عدم ادائیگی تک اپنے چند بڑے سرداروں کو ہمارے پاس گروی رکھنا ہوگا۔

مشہور لوگوں میں سے وفات پانے والے ...... یہ یعقوب ابن الحسن الجنابی کی وفات اسی سال ہوئی یہ ہجر کے حاکم اور قرامطہ کے سردار تھے ان کے بعد ان کی قوم کے چھ آدمی حاکم بنے جو سادہ مشہور تھے سادہ یعقوب کے بعد انہی کی طرز پر حکومت چلاتے رہے ان کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہوا۔

حسین بن احمد کے حالات[1] ...... یہ حسین بن احمد ابن ابی سعید الجنابی ابو محمد القرامطی ہیں۔ ابن عساکر کا قول ہے کہ ابو سعید کا نام حسین بن بہرام تھا یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان کا نام احمد تھا بعض کا قول ہے کہ یہ فارس الاصل تھے یہ ۳۵۷ھ میں شام پر غالب آ گئے تھے۔ ایک سال بعد وہاں سے احسا چلے گئے پھر ۳۶۰ھ میں دمشق آ گئے اور جعفر بن فلاح کے لشکر کو پسپا کر دیا۔ معز فاطمی کی جانب سے شام کا یہ نائب حاکم تھا چنانچہ جنگ میں انہیں قتل کر دیا گیا۔ اس کے بعد یہ مصر چلا گیا۔ سن ۳۶۱ھ ربیع الاول میں مصر کا محاصرہ کر لیا مسلسل ایک ماہ تک محاصرہ جاری رہا اور دمشق پر ظالم بن موہوب کو نائب بنایا تھا پھر یہ احسا آ گیا۔ پھر رملہ چلا گیا اسی سال نوے سال سے زائد عمر میں انہوں نے وفات پائی۔ انہوں نے طائع عبدالکریم المطیع للہ العباسی کی اطاعت قبول کی ہوئی تھی۔

اب یہاں ان کے شعر کا کچھ نمونہ پیش کیا جاتا ہے جو انہوں نے ابن فلاح کے ساتھ اختلاف پیدا ہونے سے پہلے ان کو لکھ کر بھیجے تھے:

> خیالات حرام تو آدمی سے بری کرنے والی ہیں اور رسول تجربہ دینے والے ہیں۔ حق اجماع کے لائق ہے یا کسی تعریف کے لائق ہے۔ بڑائی سامنے ہے گھوڑا ایک پاؤں کھڑا کئے ہوئے ہے۔ سیاستی زوالی ہے سایہ دار ہے اگر تم آپ کے لیے تھوڑا دار ہو۔ قبول ہے اگر تم بیعت کرو تو بندہ معرفت ہے۔ مشکل میں دوات بند ہونے اور کاغذ پر بولی ہونے کی حالت میں وہ گھوڑوں کی پیٹھ پر سوار ہو کر ان کے پاس آ گئی۔ میں ایک ایسا شخص ہوں کہ محل بنانا میری ضرورت ہے اور نہ میری شان ہے۔ میرے پاس نہ کوئی منزل ہے کچھ بھی نہیں ہے۔ شراب اور گھوڑے والی سے اچھا ہے تلواریں ان سے جس کے زور پر رہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ آرام سے بیٹھ کر تمہارے بیچ میں ہوں کہ میں تمہارے ساتھ تکلیف اور پریشانی کی وجہ سے بیٹھ رہا ہوں۔ ایک دن بھی دنیا نے مجھے کسی ذلت پر آمادہ نہیں کیا دشمنوں کی کثرت نے مجھے ڈرا کر میں ڈالا ہے۔ اپنے تلواروں نیزوں اور تیروں کی وجہ سے عزت حاصل کرنے والے اور بیچ شہر کے۔ شہسوار خوب غور سے سن لو کہ عزت کا حصول نیزوں تلوار اور گھوڑے کے پاؤں پر موقوف ہے۔ ہم سخت لڑائی کے وقت دشمن کو ختم کر دینے والی قوم ہیں اور اپنے منہ کے ذریعے دشمنوں کو مشتاق بنانے والے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں پر شرافت حاصل نہیں کی بلکہ ان نے اپنی شرافت کو باقی رکھا ہے۔

اسی سال قاضی ابو محمد ... [illegible] خلیفہ الطائع نے عضد الدولہ کی لڑکی شاہ زنان کے ساتھ شب زفاف منائی۔

اسی زمانہ میں خلیفہ ... [illegible]

---

[1] شذرات الذہب [illegible] العبر [illegible]

جمیلہ کے پاس معلوم نہیں ہوتا تھا کہ وہ کس میں ہے؟ مکہ پہنچنے کے بعد اس نے دس ہزار دینار فقراء اور حاجیوں کے مجاورین میں تقسیم کئے اور حرمین کے تمام مجاورین کو جوڑے دیئے آتے جاتے راستے میں بہت مال خرچ کیا۔

اسی سال عراق سے الشریف ابو احمد حسین بن محمد الموسوی نے لوگوں کو حج کروایا اسی طرح ۳۸۰ھ تک متواتر یہی حج کرواتے رہے اسی سال حرمین میں خطبہ میں عزیز مصری کے ہوتے ہوئے فاطمیوں کا نام لیا گیا۔

اسماعیل بن نجید کے حالات[۱] ..... اسماعیل بن نجید بن احمد بن یوسف ابو عمرو السلمی کی وفات اسی سال ہوئی۔ انہوں نے جنید وغیرہ کی صحبت اختیار کی تھی اور حدیث روایت کی اور ثقہ تھے۔ ان کے عمدہ کلام سے ہے کہ جس شخص کی رویت تمہاری اصلاح کا سبب نہ بنے تو ایسا شخص مہذب نہیں ہے۔

ایک مرتبہ ان کے شیخ ابو عثمان کو کوئی نیکی کی ضرورت پیش آئی انہوں نے اپنے ساتھیوں سے اس کا تذکرہ کیا ابن نجید نے دو ہزار درہم تھیلی میں ڈال کر انہیں لا کر دیئے۔ انہوں نے تمام ساتھیوں کا شکریہ ادا کیا ساتھیوں کے درمیان سے ابن نجید نے کھڑے ہو کر شیخ ابو عثمان سے کہا کہ جو رقم میں نے آپ کو دی ہے یہ میں نے اپنی والدہ سے بغیر اطلاع لی ہے اس لئے آپ مجھے واپس دے دیں تاکہ میں انہیں یہ رقم واپس کر دوں۔ ابو عثمان نے تھیلی واپس دے دی۔ رات کے وقت ابن نجید نے وہ رقم ابو عثمان کو بھیجتے ہوئے کہا کہ آپ اس سے اپنی ضرورت پوری کر لیں کسی کو پتہ بھی نہ چلے۔ ابو عثمان کہا کرتے تھے کہ مجھے ابن نجید کی ہمت پر بڑا رشک آتا ہے۔

حسن بن بویہ .... حسن بن بویہ ابو علی رکن الدولہ کی وفات ماہ محرم کی چودہویں شب ہوئی۔ تقریباً ستر (۷۰) سال کی عمر پائی ان کی مدت حکومت چوالیس سال ایک ماہ نو دن ہے۔ وفات کے وقت ان کی اکثر سلطنت پر بادشاہ تھے۔

محمد بن اسحاق محمد بن اسحاق بن ابراہیم بن افلح بن رافع بن ابراہیم بن افلح بن عبدالرحمن بن رفاعہ بن رافع ابو الحسن الانصاری الزرقی کی وفات اسی سال جمادی الآخری میں ہوئی۔ یہ اخبار کے حافظ تھے۔ ابی القاسم بغوی وغیرہ سے انہوں نے سماعت حدیث کی یہ ثقہ تھے انصار کی تاریخ اور ان کے مناقب سے خوب واقف تھے۔

محمد بن حسن محمد بن حسن بن احمد بن اسماعیل ابو الحسن السراج کی وفات اسی سال ہوئی۔ انہوں نے یوسف بن یعقوب قاضی وغیرہ سے احادیث کا سماع کیا۔ یہ بہت بڑے عابد تھے۔ نماز پڑھتے پڑھتے ان کی پشت جھک گئی اور روتے روتے اندھے ہو گئے اسی سال ان کی وفات ہوئی۔

القاضی منذر البلوطی کی وفات بھی اسی سال ہوئی جیسا کہ ... یہ قاضی القضاۃ تھے، امام، عالم، فصیح خطیب، شاعر، ادیب اور بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ مذہباً ظاہری اور داؤد ظاہری کے مذہب کو ترجیح دیا کرتے تھے۔ ان کی بہت سی تصانیف تھیں جو ان کے کمالات تھے ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو جس جنت میں ٹھہرایا گیا اور جس سے نکالا گیا وہ جنت نہیں جو اللہ تعالیٰ نے آخرت میں متقین کے لئے تیار کی ہوئی ہے یہ جنت تو زمین پر تھی۔ لوگوں کے دلوں میں ان کی بڑی قدر و منزلت تھی۔

جب ناصر لدین اللہ عبدالرحمن الاموی مدینۃ الزہراء اور اس کے محلات کی تعمیر سے فارغ ہوا تو اس نے اس کے لئے ایک شاہی محل بھی تیار کروایا تھا، جسے مختلف خوشبوؤں سے معطر کیا گیا تھا اور اس پر مختلف پردے لگائے گئے تھے اس کے ساتھ امراء اور ارکان حکومت بیٹھے ہوئے تھے۔ قاضی منذر بلوطی اس کے پہلو میں آ کر بیٹھ گئے تمام لوگ محل کی خوبصورتی پر بادشاہ کی تعریف کرنے لگے لیکن قاضی صاحب بالکل خاموش تھے۔ بادشاہ ان کی طرف متوجہ ہوا اور ان سے خاموشی کی وجہ پوچھی تو قاضی صاحب رو دیئے کہ ان کی داڑھی آنسوؤں سے تر ہو گئی اور کہنے لگے کہ مجھے امید نہیں تھی کہ شیطان مردود آپ پر اس حد تک حاوی ہو جائے گا کہ آپ دنیا اور آخرت میں ہلاک ہو جائیں اور نہ اس بات کی امید تھی کہ اللہ نے آپ کو دوسرے لوگوں کے مقابلہ میں جو مرتبہ و شرف بخشا ہے اس کے ہوتے ہوئے آپ کو کافروں کی جگہ پر اتارے گا۔ جیسا

---

[۱] المنتظم [illegible]

کہ فرمان الٰہی ہے:

> اگر یہ بات (متوقع) نہ ہوتی کہ تمام آدمی ایک ہی طریقے کے ہو جائیں گے تو جو خدا کے ساتھ کفر کرتے ہیں ہم ان کے لئے ان کے گھروں کی چھتیں بھی چاندی کی کر دیتے اور نیز زینے بھی جن پر وہ چڑھا (اترا) کرتے ہیں اور ان کے گھروں کے کواڑ بھی اور تخت بھی جن پر تکیہ لگا کر بیٹھتے ہیں اور سونے کی چیزیں ہونے کی گی۔ (سورۃ الزخرف: آیت ۳۳-۳۵)

یہ سن کر بادشاہ نے سر جھکا یا اور کہا: اللہ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے آپ جیسے لوگوں کو زیادہ کرے۔

ایک مرتبہ قحط کے موقع پر بادشاہ نے بذریعہ قاصد ان کے پاس نماز استسقاء پڑھنے کا پیغام بھیجا جب قاصد ان کے پاس پہنچا تو انہوں نے قاصد سے پوچھا کہ بادشاہ کی حالت کیسی تھی؟ اس نے جواب دیا کہ بادشاہ پر اس وقت خشیت اور خوف خدا طاری تھا اور وہ دعا میں مشغول تھا یہ سن کر قاضی صاحب نے کہا کہ اب تم پر ضرور بارش ہوگی۔ کیونکہ جب زمین کے جبار نرم ہو جاتے ہیں تو آسمان کا جبار بھی نرم ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد خادم سے کہا کہ لوگوں میں اعلان کرو کہ نماز استسقاء کے لئے جمع ہو جائیں۔ قاضی منذر منبر پر چڑھے تو لوگ ان کی طرف متوجہ ہو کر ان کی باتیں سن رہے تھے کہ قاضی منذر نے سب سے پہلے یہ آیات تلاوت کی:

> تم پر سلامتی ہو تمہارے رب نے مہربانی فرمانا اپنے ذمہ مقرر کر لیا ہے کہ جو شخص تم میں کوئی برا کام کر بیٹھے جہالت سے پھر وہ اس کے بعد توبہ کر لے اور اصلاح رکھے تو اللہ تعالیٰ کی یہ شان ہے کہ وہ بڑے مغفرت کرنے والے ہیں بڑی رحمت والے ہیں۔
>
> (سورۃ الانعام: آیت ۵۴)

یہ آیت بار بار تلاوت کرتے رہے حتیٰ کہ لوگوں پر گریہ وزاری طاری ہو گئی اور انہوں نے صدق دل سے توبہ کی۔ لوگ اسی طرح کرتے رہے حتیٰ کہ بارش ہوئی لوگ بارش میں گرتے پڑتے اپنے گھروں کو لوٹے۔

یہ ابو الحسین علی بن محمد بن المرزبان الفقیہ الشافعی ہیں۔ انہوں نے فقہ کی تعلیم ابو الحسین ابن القطان سے حاصل کی پھر ان سے شیخ ابو حامد الاسفرائینی نے حاصل کی۔

ابن خلکان کا قول ہے کہ یہ متقی پرہیزگار اور بڑے زاہد تھے انہوں نے کسی پر ظلم نہیں کیا تھا انہیں اپنے مذہب پر بڑا عبور حاصل تھا بغداد میں ان کے درس و تدریس کا مشغلہ بھی تھا اسی سال رجب میں ان کی وفات ہوئی۔

واقعات ۳۶۷ ہجری

اسی سال عضد الدولہ بغداد آیا اور عز الدولہ بختیار خلیفہ کے ساتھ بغداد سے نکل گیا۔ عضد الدولہ نے اس کا تعاقب کیا حتیٰ کہ اسے خلیفہ سمیت گرفتار کر لیا بعد میں خلیفہ کی طرف سے معافی مانگنے پر اسے معاف کر کے چھوڑ دیا گیا۔ بختیار کو قید کر کے چند دنوں بعد قتل کر دیا اس کی دولت پر قبضہ کر لیا اس کے بعد بغداد پر عضد الدولہ کا قبضہ ہو گیا خلیفہ نے عضد الدولہ کو خلعت، کنگن اور ہار پہنائے۔ اور دو جھنڈے ایک سونے کا اور ایک چاندی کا عطا کئے۔ یہ جھنڈے ولی عہد کے علاوہ کسی کو نہیں ملتے مگر خلیفہ نے اس کے پاس تحفے اور تحائف بھیجے عضد الدولہ نے بھی خلیفہ کے پاس سونا چاندی وغیرہ بھیجے۔ بغداد اور اس کے اطراف پر مکمل طور پر قبضہ ہو گیا۔

اس سال بغداد میں متعدد بار زلزلے آئے۔ دجلہ کا پانی بہت چڑھ گیا جس کی وجہ سے پوری ایک مخلوق ہلاک ہو گئی۔

اس موقع پر لوگوں نے عضد الدولہ سے کہا کہ زلزلہ اور آگ لگنا شیعوں اور اہل سنت کے درمیان لڑائی کی وجہ سے ہوا ہے۔ اس سے بغداد کے باشندوں کی تعداد بہت کم ہو گئی ہے۔ عضد الدولہ نے جواب دیا کہ یہ قصہ گوئی اور وعظ کرنے کی وجہ سے ہوا ہے اس لئے اس نے اعلان کیا کہ آئندہ بغداد میں قصہ گوئی اور وعظ پر سخت پابندی ہے۔ صرف قرآن پاک کی تلاوت کی اجازت ہے۔ اس پر اگر کوئی کچھ کہے تو اسے قتل کر دو۔

اس کے بعد اسے اطلاع ملی کہ مجلسوں میں سے ایک شخص ابن سمعون نے اب تک ملاقات نہیں کی چنانچہ عضد الدولہ نے اسے اپنے پاس حاضر ہونے کا حکم دیا۔ عضد الدولہ خود سب سے تنہا ہوکر ایک طرف بیٹھ گیا تاکہ ابن سمعون سب کے سامنے خلیفہ کی شان کے خلاف باتیں نہ کرے۔ ابن سمعون کو بادشاہ کے دربار میں زمین کو بوسہ دینے اور نرم گفتگو کرنے کی تاکید کی گئی۔ جب ابن سمعون دربار میں پہنچا تو عضد الدولہ کو تنہا بیٹھا ہوا پایا۔ دربان اجازت لینے کے لئے گیا تو اس کے پیچھے ابن سمعون خود دربار میں داخل ہوگیا سب سے پہلے ابن سمعون نے قرآن کی ایک آیت تلاوت کی جس کا ترجمہ یہ ہے:

> اور تمہارے رب کی پکڑ ایسی ہوا کرتی ہے جیسا کہ وہ آبادیوں کو پکڑتا ہے جب کہ وہاں کے لوگ ظلم کرنے والے ہوں۔
>
> (سورۃ ھود: آیت ۱۰۲)

پھر اپنا چہرہ عضد الدولہ کی طرف کرکے یہ آیت تلاوت کی:

> پھر ہم نے تمہیں ان کے بعد زمین پر اپنا خلیفہ بنایا تاکہ ہم دیکھیں کہ تم کیسے کام کرتے ہو۔ [سورۃ یونس: آیت ۱۴]

اس کے بعد بادشاہ کو وعظ و نصیحت کرنا شروع کی جسے سن کر عضد الدولہ بہت رویا اور ابن سمعون کو دعائیں دیں۔

جب ابن سمعون دربار سے نکلا تو عضد الدولہ نے دربان سے کہا کہ انہیں تین ہزار درہم اور دس جوڑے دے دو اگر قبول کرلیں تو ان کا سر اسی وقت قلم کرکے لے آنا۔ چنانچہ دربان نے وہ چیزیں ان کی خدمت میں پیش کرکے کہا کہ یہ بادشاہ کی طرف سے ہدیہ ہیں۔ ابن سمعون نے جواب دیا کہ مجھے ان چیزوں کی مطلقاً کوئی ضرورت نہیں ہے۔ یہ میرے کپڑے میرے والد کے زمانے کے چالیس سال سے میرے پاس ہیں۔ جب میں لوگوں کے پاس جاتا ہوں تو انہیں پہن کر جاتا ہوں۔ واپس آکر اتار کر تہہ کرکے رکھ دیتا ہوں۔ میرے والد کا ایک مکان میراث میں مجھے ملا ہے۔ اس کی آمدنی سے اپنی ضروریات پوری کرتا ہوں لہٰذا جو کچھ بادشاہ نے دیا ہے میں اس سے مستغنی ہوں۔ دربان نے کہا کیا میں آپ کے فقیر رشتہ داروں میں اس رقم کو تقسیم کردوں؟ ابن سمعون نے جواب دیا کہ میرے رشتہ داروں سے بادشاہ کے رشتہ دار زیادہ ضرورت مند ہیں۔ دربان مشورہ کے لئے بادشاہ کے پاس آیا اس نے کچھ دیر سوچنے کے بعد کہا تمام تعریفیں اس پاک ذات کے لئے ہیں جس نے ہماری تلوار سے اس کی حفاظت کی۔ اس کی زبان سے ہماری حفاظت کی۔

اس کے بعد عضد الدولہ نے عز الدولہ کے وزیر ابن بقیہ کو گرفتار کرکے اس کے ہاتھ پاؤں باندھ کر ہاتھی کے سامنے ڈلوادیا جس نے پاؤں سے کچل کر اس کو قتل کردیا پھر شوال میں پل کے اوپر سامنے سولی پر لٹکا دیا گیا ابو الحسن انباری نے چند شعروں میں اس کا مرثیہ کہا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے۔

> تم زندگی میں بھی موت کے بعد بھی بلند ہو تم بلاشبہ ایک معجزہ ہو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لوگ داد و دہش کے دنوں میں آپ کے ارد گرد روبندی کرکے آپ کو آوازیں دے رہے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوکر خطبہ دے رہے ہیں اور لوگ نماز کے لئے کھڑے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی شخص کے ہاتھ پھیلانے کی طرح آگے بڑھ کر آپ نے ہاتھ پھیلا رکھے ہیں یہ بہت طویل قصہ ہے۔

ابن اثیر نے کامل میں اس کے بہت سے اشعار ذکر کئے ہیں۔

عز الدولہ بختیار کا قتل..... جب عضد الدولہ نے بغداد میں داخل ہوکر اس پر قبضہ کرلیا تو بختیار بغداد سے روانہ ہوکر شام پر قبضہ کرنے کے ارادے سے نکلا۔ عضد الدولہ نے شام کے حکمران ابو تغلب کے ساتھ اپنے تعلقات کی وجہ سے عز الدولہ کو شام پر قبضہ کرنے سے سختی سے منع کیا۔ بغداد سے نکلتے وقت حمدان بن ناصر الدولہ ابن حمدان بھی عز الدولہ کے ساتھ تھا اس نے بلاد موصل کے شام کے قریب ہونے اور وہاں کی نعمتوں سے مالا مال ہونے کی وجہ سے عز الدولہ کو ابو تغلب سے بلاد موصل چھیننے کا مشورہ دیا عز الدولہ اس عمل کے ارادے سے پھر گیا تھا۔

جب ابو تغلب کو اس منصوبے کا پتہ چلا تو اس نے عز الدولہ کے پاس پیغام بھیجا کہ اگر تم میرے بھتیجے ناصر الدولہ کو میرے پاس بھیج دو تو میں جمعیت اور لشکر کے ذریعے تمہاری مدد کروں گا جو عضد الدولہ سے جنگ کرکے بغداد پر تمہارے لئے قبضہ کا سبب بنے گی۔ چنانچہ عز الدولہ نے ناصر

اس علاقہ کو بچانے کے لیے ابو تغلب کے پاس بھیج دیا اس نے اس کو کسی قلعہ میں بند کر دیا۔ عضد الدولہ کو اطلاع ملی کہ ابو تغلب اور عز الدولہ نے تم سے جنگ کرنے کی تیاریاں کر لی ہیں۔ چنانچہ وہ ایک لشکر لے کر ان کے مقابلہ میں نکل کھڑا ہوا۔ خلیفہ کو بھی ساتھ لے جانا چاہا لیکن خلیفہ نے اجازت مانگی چاہے اجازت دے دی۔ عضد الدولہ نے اہل بغداد کو لے کر دونوں سے مقابلہ کر کے انہیں شکست دے دی عز الدولہ کو پکڑ کر اسے اسی جگہ قتل کر دیا۔ موصل اور اس کے مضافات پر قبضہ کر لیا۔ کافی مال غنیمت حاصل کیا ابو تغلب کو دوسرے شہروں میں بھگا کر اس کے پیچھے ایک لشکر روانہ کر دیا۔ سن ۳۶۸ کے اختتام تک خود موصل میں رہا۔ پھر دیار بکر اور دیار مضر سے میافارقین و آمد وغیرہ فتح کر کے لئے۔ ابو تغلب کے ہاتھ سے دیار مضر پر قبضہ کر لیا۔ رحبہ بھی ان سے چھین لیا۔ اس کا بھتیجا سعد الدولہ بن سیف الدولہ کو دے دیا۔ پھر سعد الدولہ کو بھی پکڑ لیا۔ موصل سے واپسی پر ابو الوفاء کو اس پر نائب عامل بنا کر خود بغداد واپس آ گیا۔ خلیفہ نے لوگوں کے ساتھ لشکر سے نکل کر عضد الدولہ کا استقبال کیا۔ یہ ایک تاریخی دن تھا۔

عزیز بن معز فاطمی اور دمشق کے حاکم معز الدولہ کے غلام فتکین کے درمیان جنگ کا واقعہ بھی اس سال کے واقعات میں سے ہے۔ عزیز نے فتکین کو شکست دے کر قید کیا اور اپنی تعظیم و تکریم کے ساتھ اسے اپنے ساتھ مصر لے گیا عزیز نے دمشق اور اس کے مضافات پر قبضہ کر لیا اس کی تفصیل سن ۳۶۳ کے واقعات میں گزر چکی ہے۔

اسی سال قاضی عبد الجبار بن احمد المعتزلی کو ری الصاحب بن عباد کے ماتحت علاقوں کا قاضی بنا دیا گیا ان کی بہت سی عمدہ تصانیف ہیں ان میں سے دلائل النبوۃ ۲ جلد اور امالی وغیرہ بھی ہیں۔

اسی سال مصر کے نائب یوسف بن بلکین امیر افریقہ کے بھائی بادیس بن زیری نے لوگوں کو حج کرایا۔ مکہ پہنچنے کے بعد ڈاکو جمع ہو کر ان کے پاس آئے، کہنے لگے کہ آپ جتنے دنوں کے بدلے ہماری ضمانت اٹھائیں ہمیں قبول ہے۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے کسی وقت جمع ہو کر میرے پاس آ جانا چنانچہ سب کے سب جمع ہو کر ان کے پاس آ گئے انہوں نے پوچھا کوئی باقی تو نہیں؟ انہوں نے کہا قسم بخدا سب آ گئے۔ اسی وقت بادیس نے سب کو گرفتار کر کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دے دیا۔ یہ ان کا اچھا کارنامہ تھا۔ اس سال مکہ میں خطبہ عباسیوں کے بجائے فاطمیین کا دیا گیا۔

خواص کی وفات

بختیار بن بویہ الدیلمی …… یہ اپنے والد کی وفات کے بعد بیس سال کی عمر میں بادشاہ بن گیا تھا۔ مضبوط جسم کے مالک اور تیز حملہ کرنے والے بڑے بہادر انسان تھے ان کے بارے میں کہا گیا ہے کہ کھڑے بیل کو اٹھا لیا کرتے تھے۔ صحراؤں میں سانپوں کا تعاقب کرتے پھرتے تھے۔ کھیل کود کے بہت زیادہ عادی تھے۔

اہواز کے شہروں میں ان کا چچا کے لڑکے سے مقابلہ ہوا اس نے انہیں شکست دے کر ان کے بہت سے لوگوں کو گرفتار کر لیا۔ ان میں بختیار کا ایک معشوق بھی تھا جس کی جدائی بختیار کے لئے ناقابل برداشت تھی جس نے بڑی عاجزی کے ساتھ عضد الدولہ کو اس کے لوٹانے کی درخواست کی۔ اس کے پاس تحفے تحائف بھیجے اور دو خوبصورت انمول باندیاں بھیجیں۔ عضد الدولہ نے ان کا معشوق انہیں واپس کر دیا۔ جس کی وجہ سے بختیار لوگوں کی نظر میں گر گئے۔ لوگوں نے اسے برا بھلا کہا۔ لیکن بختیار کہا کرتا تھا کہ سارے عراق کا چھن جانا میرے لئے اس معشوق کی جدائی سے آسان ہے۔ اس کے بعد عضد الدولہ نے اس کو گرفتار کر کے فی الفور قتل کر دیا جیسا کہ گزر چکا ہے۔ یہ کل چھتیس سال زندہ رہا ان میں سے گیارہ سال ایک ماہ حاکم رہا۔ اس کے زمانہ میں رافضیوں کی قوت میں اضافہ ہوا اس کے زمانہ میں بہت سے فتنوں نے جنم لیا جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔

محمد بن عبد الرحمن کے حالات[1] … **یہ محمد بن عبد الرحمن ابو بکر القاضی ہیں جو ابن قریعہ سے مشہور تھے یہ سندیہ کے قاضی تھے**

---

[1] تاریخ بغداد ۲/۳۱۷، ۳۱۸، شذرات الذہب ۳/۶۵، ۲۹۲

گفتگو بڑی فصیح کرتے تھے۔ ان کا کلام بلا تکلف مسجع ہوتا تھا۔ شاہانہ زندگی کے مالک تھے۔ ان کے اشعار میں سے دو شعروں کا ترجمہ مندرجہ ذیل ہے:

چغل خور کا میرے پاس علاج ہو سکتا ہے لیکن جھوٹے کا کوئی علاج نہیں۔ بات بنا کر کہنے والے شخص کا میرے پاس تو علاج ہے۔

جب یہ کسی ساقی کے پاس جاتے اس سے کہتے اگر میں آگے بڑھ جاؤں تو میں مہربان ہوں اگر پیچھے ہٹ جاؤں تو حازم ہوں۔ اسی سال ماہ جمادی الثانی بروز ہفتہ ان کی وفات ہوئی۔

واقعات ۳۶۸ھ

اسی سال شعبان میں خلیفہ طائع للہ نے بغداد میں منبروں پر اپنے نام کے ساتھ عضد الدولہ کے نام لینے کا حکم دیا۔ فجر کے وقت مغرب عشاء کے درمیان کے دروازہ پر ڈھول بجانے کا حکم دیا۔

ابن الجوزی کا قول ہے کہ بنی بویہ میں ان کے علاوہ کسی دوسرے خلیفہ نے اس قسم کا حکم نہیں دیا۔ ایک بار معز الدولہ نے خلیفہ سے دروازہ پر ڈھول بجانے کی اجازت مانگی تھی خلیفہ نے اجازت نہیں دی تھی۔

اسی سال عضد الدولہ نے موصل میں قیام کے دوران ابی تغلب کے کافی شہر آمد، رحبہ وغیرہ فتح کیے۔ ذیقعدہ میں بغداد کی طرف اس کی واپسی ہوئی۔ خلیفہ نے شہر سے باہر لوگوں کے ساتھ اس کا استقبال کیا۔

قسام الترّاب کا دمشق کا بادشاہ بننا[1]: تکین کے دیار مصر جانے کے بعد دمشق میں قسام الترّاب نامی شخص کا ظہور ہوا۔ تکین کے پاس آتا جاتا تھا۔ وہاں سے ساز و نیاز کی باتیں کرتا تھا۔ دمشق پر اس کا غلبہ ہو گیا۔ دمشق کے باشندوں نے اس کی اطاعت قبول کر لی۔ مصر سے دمشق کے لشکروں نے آ کر اس کا محاصرہ کیا لیکن وہ بھی دمشق میں داخل نہ ہو سکا۔ حمدانی کے ساتھ طبریہ چلا گیا۔ وہاں پر بنی عقیل اور ابو تغلب کے درمیان شدید لڑائیاں ہوئیں حتیٰ کہ ابو تغلب قتل کر دیا گیا۔ اس وقت اس کے ساتھ اس کی بہن اور اس کی بیوی سیف الدولہ کی لڑکی جمیلہ بھی تھی۔ ان دونوں کو حلب سعد الدولہ بن سیف الدولہ کے پاس بھیج دیا گیا۔ اس نے بہن کو اپنے پاس ٹھہرا لیا جمیلہ کو بغداد بھیج دیا۔ جہاں اسے ایک گھر میں بند کر کے اس کا بہت سا مال چھین لیا۔

یہ قسام الترّاب یمن کے قبیلہ بنی حارث سے تھے۔ انہوں نے چند سال شام میں رہ کر اس کی خرابیوں کی اصلاح کی۔ جامع مسجد کے قریب ان کی مجلس ہوا کرتی تھی۔ وہ حاضرین کو وعظ کرتے جس سے متاثر ہو کر حاضرین ان کی باتوں پر عمل کیا کرتے تھے۔

ابن عساکر کا قول ہے کہ اصل ان کا تعلق تلفیا بستی سے ہے۔ اس میں مٹی ہوا کرتی تھی۔ میں کہتا ہوں کہ عام لوگ انہیں قسیم الزبال کہتے تھے حالانکہ وہ قسیم کے بجائے قسام ہے اور زبال (کوڑے) کے بجائے تراب (مٹی) ہے۔ یہ تلفیا بستی کے قریب تلفیا بستی جہاں کی مٹی ہوتی تھی۔ اس کا ظہور اس طرح ہوا تھا کہ یہ دمشق کے ایک نوجوان احمد بن مسطان کی طرف منسوب تھا بعد میں ان کے ساتھ شامل ہو گیا رفتہ رفتہ احمد سمیت سرداران امراء پر غالب آ گیا..... یہاں تک کہ سن ۳۷۶ھ محرم بروز جمعرات مصر سے یلتکین ترکی نے آ کر اس جماعت پر قبضہ کر لیا تو قسام الترّاب ایک مدت تک روپوش رہنے کے بعد ظاہر ہوا اسے گرفتار کر کے دیار مصر کی طرف بھیج دیا گیا۔ ایک عرصہ کے بعد رہا ہو گیا اور عزت طریقہ سے وہیں اقامت اختیار کر لی۔

---

[1] المنتظم لابن الجوزی ۷/۹۶، الکامل ۳/۳/۳

خواص کی وفات

العقیقی..... دمشق کے محلہ باب البرید میں ایک حسین خانقاہ اور ایک حمام ان کی طرف منسوب ہے ان کا نام احمد بن حسن العقیقی ابن مصطفی بن عبداللہ بن حسین الاصغر بن علی بن حسن بن علی بن ابی طالب الشریف ابوالقاسم الحسینی العقیقی ہے۔

ابن عساکر کا قول ہے کہ عقیقی دمشق کے شریف بزرگ لوگوں میں سے تھے۔ باب البرید کا ایک گھر اور ایک دکان انہی کی طرف منسوب ہے۔ اسی سال جمادی الاولیٰ بروز منگل ان کی وفات ہوئی اور دوسرے روز ان کی تدفین ہوئی۔ ان کی وفات پر پورا شہر بند رہا۔ دمشق کے نائب و امیر قسام نے اپنے ساتھیوں سمیت ان کی نماز جنازہ میں شرکت کی باب الصغیر کے باہر دفن کئے گئے۔ صاحب کتاب کا قول ہے کہ ان کا گھر الملک الظاہر بیبرس نے خرید کر اس میں دارالقرآن اور دارالحدیث اور مقبرہ تعمیر کر لیا۔ یہ سن ۶۷۰ کی ابتداء میں ہوا جیسا کہ عنقریب آ جائے گا۔

احمد بن جعفر..... ان کا نام احمد بن جعفر ابن مالک بن شبیب بن عبداللہ ابوبکر بن مالک القطیعی ہے بغداد کے قطیعہ نامی محلے سے ان کا تعلق تھا۔ مسند احمد میں اپنے والد کے عبداللہ سے روایتیں لی ہیں۔ اس کے علاوہ مصنفات احمد میں بھی ان سے روایتیں لی ہیں۔ ان کے علاوہ دوسرے مشائخ سے بھی روایتیں لی ہیں۔ یہ ثقہ تھے متعدد احادیث انہیں یاد تھیں۔ ان سے دارقطنی، ابن شاہین، البرقانی، ابو نعیم، حاکم نے روایتیں لی ہیں۔

ایک مرتبہ قطیعہ الدقیق سیلاب کی وجہ سے غرق ہو گیا۔ اس میں ان کی کتابیں بھی غرق ہو گئیں اس کے بعد دوسرے نسخوں سے انہوں نے ایک نیا نسخہ تیار کیا جس کی روایتوں پر لوگوں نے اعتراضات کئے لیکن یہ معاملہ تو ان کے مرتبے سے کم تر کا ہے۔

بعض کا قول ہے کہ آخری عمر میں ان کے حافظہ میں تغیر آ گیا جس کی وجہ سے اپنی غلطیوں کی شناخت نہیں کر سکتے تھے۔ اور ان کی عمر ۹۰ سال سے تجاوز کر چکی تھی۔

تمیم بن معز فاطمی..... تمیم بن معز فاطمی کی وفات اسی سال ہوئی لیکن ان کی کنیت ہے یہ اپنے والد اور بھائی کے دور حکومت میں حکمران والا نہیں تھے ایک دن انہیں عجیب واقعہ پیش آیا۔ یہ بغداد گئے ہوئے تھے ان کے لئے عمدہ سامانوں کی خریداری ہو رہی تھی بھاری رقم کے عوض ایک باندی خریدی گئی۔ جب باندی ان کے پاس لائی گئی تو انہوں نے اپنے ساتھیوں کی دعوت کی۔ اس کے بعد باندی کو گانے کا حکم دیا اس نے چند اشعار پڑھے اس وقت خواص میں ان کا ایک محبوب تھا۔ اشعار کا ترجمہ:

> میں عشق میں پاگل ہونے کے بعد ایک ایسی کمال کی باندی جس کی چمک یہاں سے ظاہر ہوتی ہے اسے چمکتے دیکھنے کا خیال آیا۔
> لیکن اس کی طرف دیکھنا اس کے لئے ممکن نہ ہوا۔ اس کی خواہشات نے تو اسے اور بھی مشکل کر دیا اس کی پسلیوں کے پاس
> دبے ہوئے آگ سلگتی رہی اور پانی اس وقت تک رہا جب تک کہ اس کے بچ لے جاتے رہے۔

اس کے علاوہ چند اور بھی اشعار گائے۔ اشعار سن کر تمیم پر وجد طاری ہو گیا۔ باندی سے کہنے لگا کہ تم جو چاہو مجھ سے سوال کرو۔ باندی نے کہا آپ کی عافیت کا سوال کرتی ہوں۔ تمیم نے کہا اس کے علاوہ بھی۔ باندی نے کہا آپ مجھے بغداد جانے کی اجازت دے دیں تا کہ وہاں کے لوگوں کو بھی اشعار عنقریب سنوا سکوں گی لیکن اس کے علاوہ چارہ کار بھی نہیں تھا اس لئے ایک ساتھی سے کہا کہ اس باندی کو حج میں بغداد لے جاؤ۔ اس باندی کو لے کر چلے گئے رات کے وقت اس باندی کا کوئی پتہ نہ چلا کہ کہاں سے آئی کہاں گئی۔ تمیم کو جب اس کا پتہ چلا تو اسے بہت تکلیف ہوئی اور بہت نادم ہوا لیکن اب پچھتانا لاحاصل تھا۔

ابوسعید السیرافی کے حالات (۱)..... یہ ابوسعید الحسن بن عبداللہ بن المرزبان القاضی السیرافی النحوی ہیں یہ بغداد میں رہتے تھے بہت متقی تھے انہوں نے سیبویہ اور طبقات النحو کی شرح لکھی۔ ابوبکر بن درید وغیرہ سے انہوں نے احادیث روایت کی ہیں ان کا والد بت پرست تھا۔ یہ

۱: تاریخ بغداد ۷/۳۴۱، ۳۴۲، شذرات الذہب ۳/۶۵، ۶۶

لغت، نحو، قراءت، فرائض، حساب وغیرہ میں ماہر تھے۔ کسی سے کوئی چیز قبول نہیں کرتے تھے۔ یہ صرف دس درہم کے بدلے ورق لکھتے تھے۔ اس سے اپنے گھر کا خرچ چلاتے تھے۔ نحو بصریین کے ایک بہت بڑے عالم تھے۔

فقہ میں اہل عراق کی طرف ہی نسبت کرتے تھے انہوں نے قرآن کی تعلیم ابن مجاہد سے لغت کی تعلیم ابن درید سے نحو کی تعلیم ابن سراج اور ابن مبرمان سے حاصل کی۔ بعض نے اعتزال کی طرف انہیں منسوب کیا ہے لیکن دوسروں نے اس کا انکار کیا۔ اسی سال ماہ رجب میں چوراسی برس کی عمر میں ان کی وفات ہوئی خیزران کے قبرستان میں دفن کئے گئے۔

عبداللہ بن ابراہیم کے حالات[1] یہ عبداللہ بن ابراہیم بن ابی القاسم الابندونی ہیں جو ابندونی سے مشہور ہیں طلب حدیث کے لئے انہوں نے دور دراز کے سفر کئے۔ کسی سفر میں ابن عدی کے ساتھ بھی گئے ہیں۔ علم حدیث سے فراغت کے بعد بغداد میں قیام پذیر ہو گئے یہاں حسن بن سفیان اور ابن خزیمہ وغیرہ سے احادیث بیان کیں۔ ثقہ تھے ان کی بہت سی تصانیف ہیں۔ دنیا سے کنارہ کش تھے۔ برقانی نے ان سے احادیث روایت کر کے ان کی تعریف کی ہے۔

ان کے بارے میں مشہور ہے کہ ان کے گھر والوں کا کھانا شوربا روٹی ہی تھا اور یہ ہے کہ ان کی کفایت شعاری و جفاکشی کے واقعات بیان کئے گئے ہیں۔ پچانوے سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔

عبداللہ بن محمد بن ورقاء الامیر ابو احمد الشیبانی کی وفات بھی اسی سال ہوئی یہ بہت سے مکانات والے بڑی شان و شوکت والے شخص تھے سال ان کی عمر تھی۔ ابن الاعرابی سے روایت ہے کہ انہوں نے عورتوں کی صفت میں اشعار بیان کئے ہیں جن کا ترجمہ یہ ہے:

> عورتیں ٹیڑھی پسلی سے پیدا ہوئی ہیں تم ان کو سیدھا نہیں کر سکتے خوب سمجھ لو، ٹیڑھی پسلی کو سیدھا کرنا در حقیقت اسے توڑنا ہے۔ انہوں نے اپنے اندر کمزوری اور ان پر بالادستی دونوں چیزیں جمع کی ہوئی ہیں۔ ان کے اندر ان دونوں چیزوں کا جمع ہونا تعجب خیز ہیں۔

ابن الجوزی کہتے ہیں کہ یہ بات انہوں نے ایک صحیح حدیث سے اخذ کی ہے جس کا ترجمہ یہ ہے: عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی ہے اور سب سے ٹیڑھی اوپر والی پسلی ہے اگر تم اسے سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو اسے توڑ دو گے اس لئے اس کے ٹیڑھے پن کی صورت میں ہی اس سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ الخ۔

محمد بن عیسیٰ کے حالات[2] ...... یہ محمد بن عیسیٰ ابو احمد الجلودی ہیں۔ انہوں نے صحیح مسلم ابراہیم بن محمد بن سفیان الفقیہ کے واسطے سے مسلم بن حجاج سے روایت کی ہے۔ یہ زاہدوں میں سے تھے، کتابت کر کے اپنی کمائی سے گزر بسر کرتے تھے ۸۰ سال انہوں نے عمر پائی۔

واقعات ۳۶۹ھ

اس سال ماہ محرم میں بلاد بطیحہ کے حکمران عمران بن شاہین کی وفات ہوئی وہاں کے امراء، خلفاء اور حکام کو شکست دے کر چالیس برس تک بلاد بطیحہ پر انہوں نے حکومت کی۔ عضد الدولہ نے متعدد بار ان پر لشکر کشی کی لیکن کامیاب نہ ہو سکے۔ اسی سال محرم میں بلا سبب کے اچانک ان کی وفات ہو گئی۔ لیکن کسی کے ہاتھوں قتل نہیں ہوئے۔

ان کے بعد ان کا لڑکا حسن حاکم بنا۔ عضد الدولہ نے ملک چھیننے کے ارادے سے ایک بہت بڑا لشکر ان کے مقابلے میں بھیجا۔ حسن بن عمران بن شاہین نے اسے شکست دی۔ ایک موقع ایسا بھی آیا کہ وہ سب کو ختم کر سکتا تھا لیکن عضد الدولہ نے سالانہ کچھ رقم دینے پر اس سے صلح کر

---

[1] الانساب ۹۴/۱

[2] شذرات الذہب ۳/ ۶۸، العبر ۲/ ۳۴۸

لیے یہ بالقوہ بڑا عجیب تجزیہ ہے۔

اسی زمانہ میں ماہ صفر میں چند سالوں تک حاجیوں کے امیر بننے والے الشریف ابی احمد الحسن بن موسیٰ نقیب الطالبیین کو واپس آتے ہوئے راستہ میں گرفتار کر لیا گیا۔ ان پر عضدالدولہ کے ان کے پاس کچھ قیمتی جواہر رکھنے کا بھی الزام تھا۔ عزبختیار کے گھر سے ایک تحریر برآمد ہوئی جس میں راز والی باتیں تھیں۔ تحریر کے بارے میں تو انہوں نے اپنی تحریر ہونے سے صاف انکار کر دیا اور جواہر کا اقرار کر لیا جو ان سے لے لیا گیا۔ نقابت سے معزول کر کے کسی دوسرے کو ان کی جگہ مقرر کر دیا گیا۔ اصل میں یہ مظلوم تھے جھوٹے الزامات ان پر لگائے گئے تھے۔

سال رواں ہی میں عضدالدولہ نے قاضی القضاۃ ابو محمد بن معروف کو عہدہ سے معزول کر کے ان کی جگہ دوسرے کو متعین کر دیا۔ اسی سال ماہ شعبان میں عزیز مصر سے بہت سے تحفے عضدالدولہ کے پاس لے کر آیا۔ عضدالدولہ نے قیمتی اور احسن انداز سے اس کا جواب دیا۔ اسی زمانہ میں عضدالدولہ نے خلیفہ سے لباس، خلعت و جواہرات حاصل کئے۔ اختیارات میں اضافہ کا مطالبہ کیا، چنانچہ خلیفہ نے مختلف قسم کی اتنی خلعتیں پہنائیں کہ ان کی موجودگی میں خلیفہ کے سامنے زمین کو بوسہ دینا بھی مشکل ہو گیا۔ اپنے دروازے کے علاوہ مشرق سے مغرب تک مسلمانوں کے مصالح سے متعلق تمام امور کا اسے مالک بنا دیا۔ خلیفہ نے یہ کام تمام لوگوں کی موجودگی میں کیا اس لئے یہ ایک تاریخی دن بن گیا۔

اسی زمانہ میں رمضان میں خلیفہ نے عضدالدولہ کو بنی شیبان کے کچھ بدوؤں کی طرف بھیجا۔ عضدالدولہ نے ان پر حملہ کر کے انہیں تتر بتر کر دیا۔ اس وقت ان کا امیر ضبہ بن محمد الاسدی تھا۔ تیس سال سے عین التمر قلعہ میں بند تھا۔ عضدالدولہ نے اس کے گھروں اور اموال پر قبضہ کر لیا۔

اسی سال پچیس ذوالقعدہ کو خلیفہ الطائع للہ نے امراء کی موجودگی میں عضدالدولہ کی بڑی صاحبزادی سے ایک لاکھ دینار مہر کے عوض عقد نکاح کیا۔ عضدالدولہ نے شیخ ابو علی حسین بن احمد الفارسی النحوی کو نکاح کا وکیل بنایا۔ قاضی ابو علی حسن بن علی التنوخی نے نکاح کا خطبہ پڑھا۔

ابن الاثیر کا قول ہے کہ اسی سال عضدالدولہ نے بغداد کی عمارتوں اور اس کی تعمیرات کی مرمت کرائی، مساجد اور اہم جگہوں کو ازسرنو بنوایا۔ فقہاء، محدثین اور جنہیں اس کی ضرورت تھی ان کے وظائف مقرر کئے اور مال و دولت مقرر کیا۔ نئے سرائے اور اونٹوں کے گھروں کی تعمیر کر کے ان میں گھر بسانے کا حکم دیا۔ نہروں کی اصلاح کی، مساجد اور پلوں اور چوکی صاف کرائی، بغداد سے مکہ تک کا راستہ درست کیا۔ اہل حرم کے پاس صدقات بھیجے اور اپنے نصرانی وزیر نصر بن ہارون کو بیعے اور معبد بنانے کی اجازت دی جن کے خرچ کی مالی مدد کی۔

سال رواں ہی میں حسنویہ بن حسین کردی کی وفات ہوئی۔ انہوں نے بلاد دینور، ہمدان اور نہاوند پر پچاس سال سے قبضہ کر رکھا تھا۔ یہ نیک سیرت، صدقات میں خرچ کرنے والے تھے۔ ان کی وفات کے بعد اولاد میں اختلاف کے سبب ان کی قوت منتشر ہو گئی۔ عضدالدولہ نے ان میں سے اکثر شہروں پر قبضہ کر لیا۔ ان علاقوں میں اسی کا اثر و رسوخ پھیل گیا۔

اسی سال عضدالدولہ ایک بہت بڑے لشکر کو لے کر اپنے بھائی فخرالدولہ کے شہروں کی طرف روانہ ہوا کیونکہ اس کے بھائی نے اس سے تعلق قائم کر کے مکمل طور پر اس سے اتفاق کر لیا تھا۔ چنانچہ اس نے اپنے بھائی فخرالدولہ کے شہروں کے علاوہ ہمدان اور ان کے درمیان تمام شہروں پر قبضہ کر کے دوسرے بھائی مؤیدالدولہ کو اپنا نائب بنا کر اس کے حوالے کر دیا۔ اس کے بعد عضدالدولہ نے حسنویہ کردی کے شہروں کا رخ کیا۔ ان پر قبضہ کر کے بے شمار سامان اور ہتھیار بھی چھین لیے۔ اس کی اولاد میں سے کچھ کو قید خانہ میں ڈال دیا۔ کچھ کو اپنا تابع بنا لیا۔ اس کے بعد اکراد ہکاریہ کی طرف بھی لشکر روانہ کیا۔ لشکر نے ان کے کچھ شہروں پر قبضہ کر لیا۔ ان علاقوں میں عضدالدولہ کی شان و شوکت بڑھ گئی اس کا اثر و رسوخ چھا گیا۔

عضدالدولہ کو اس سفر کے دوران بدہضمی کی شکایت ہو گئی اس سے قبل موصل میں بھی اسی مرض نے عضدالدولہ پر حملہ کیا تھا اس نے اپنی بیماری لوگوں سے پوشیدہ رکھی حتیٰ کہ کثرت نسیان نے بھی اس پر حملہ کر دیا جس کی وجہ سے ایک بات یاد کرنے کے لئے بہت سوچنا پڑتا تھا۔ حقیقت میں دنیا تکلیف کے بغیر راحت نہیں پہنچاتی اسی کے ہم معنی شعر کا ترجمہ مندرجہ ذیل ہے:

اس دنیا میں انسان کو راحت سے زیادہ تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

مشہورین میں سے اس سال وفات پانے والے

احمد بن زکریا ابوالحسن اللغوی...... لغت وغیرہ میں کتاب المجمل کے مصنف احمد بن زکریا ابوالحسن اللغوی کی وفات اسی سال ہوئی۔ وفات سے پہلے دو دن انھوں نے دو شعر پڑھے جن کا ترجمہ درج ذیل ہے:

> اے میرے رب میرے تمام گناہوں سے اور ان کے علاوہ میری ظاہر و باطن کی تمام باتوں سے آپ واقف ہیں۔ میں آپ کی توحید کا اقرار کرنے والا ہوں ساتھ ساتھ اپنے گناہوں کا بھی معترف ہوں۔ توحید کے اقرار اور گناہوں کے اعتراف کی وجہ سے میری بخشش فرما دے۔

یہ اشعار ابن الاثیر نے نقل کئے ہیں۔

احمد بن عطاء بن احمد...... ابو عبداللہ الروذباری کی وفات اسی سال ہوئی یہ ابو علی الروذباری کے بھتیجے تھے۔ حدیث کی سند حاصل کی۔ مذہب صوفیہ کے مطابق گفتگو فرماتے تھے۔ بغداد سے منتقل ہو کر صور آ گئے تھے۔ صور ہی میں اسی سال وفات پائی۔

انھوں نے خواب دیکھا کہ کوئی ان سے سوال کر رہا ہے کہ نماز میں کونسی چیز ٹھیک ہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ نماز کی صحت۔ اس کے بعد کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا کہ نماز کی ندامت چھوڑ کر اصل مقصود کی ندامت ہی کامل مرتبہ ہے۔ مزید کہا کہ متضاد لوگوں کی صحبت سوء ادب ہے۔ ہم خیال لوگوں کی صحبت عقل کو ختم کرنے والی ہے۔ کسی کو ہم نشین بنانے کے لئے اس سے قلبی تعلق قائم کرنا ضروری نہیں۔ کسی سے قلبی تعلق قائم کرنے کے لئے اسے راز دار بنانا ضروری نہیں۔ راز دار تو صرف امین شخص ہی کو بنانا چاہیے۔ یہ بھی فرمایا نماز میں خشوع کامیابی کی دلیل ہے جیسا کہ فرمان الٰہی ہے:

> یقیناً مؤمن کامیاب ہو گئے جو اپنی نماز میں خشوع اختیار کرنے والے ہیں۔ (سورۃ مؤمنون آیت ۱، ۲)

نماز میں خشوع کا نہ ہونا نفاق اور [illegible] کے بیان کی دلیل ہے جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

> یقیناً کافر کامیاب نہیں ہو سکتے۔ (سورۃ مؤمنون آیت ۱۱۷)

عبداللہ بن ابراہیم کے حالات[1]...... یہ عبداللہ بن ابراہیم بن ایوب بن ماسی ابو محمد البزاز ہیں کافی محدثین سے انھوں نے اجازت حدیث حاصل کی۔ پچانوے سال کی عمر پائی۔ ثقہ ثبت تھے۔ اسی سال رجب میں وفات پائی۔

محمد بن صالح...... یہ محمد بن صالح بن علی بن یحییٰ ابوالحسن الہاشمی ہیں جو ابن ام شیبان سے مشہور تھے عالم و فاضل تھے۔ متعدد کتابوں کے مصنف تھے۔ ایک مدت تک بغداد کے قاضی رہے ہیں۔ حسن سیرت کے مالک تھے۔ اسی سال ستر سال سے زائد عمر پا کر وفات پائی۔

واقعات ۳۷۰ھ

اسی سال مؤید الدولہ کی جانب سے اس کے بھائی صاحب بن عباد عضد الدولہ کے پاس آئے۔ عضد الدولہ نے شہر سے باہر نکل کر اس کا استقبال کیا۔ تمام ارکان کو اس کا احترام کرنے کا حکم دیا۔ اس پر خلعت کی۔ اس کے کام پر [illegible] بہت سے تحفے تحائف کے ساتھ اسے رخصت کیا۔

اسی زمانے میں جمادی الثانی میں عضد الدولہ کی بغداد واپسی ہوئی تو خلیفہ نے اس کا استقبال کیا۔ [illegible] بازار سجائے گئے۔ اسی ماہ میں [illegible]

---

[1] تاریخ بغداد ۹/۴۰۸، ۴۰۹، المنتظم ۲۰/ ۳۵۱

حاکم نے عضد الدولہ کے پاس بہت سے تحفے تحائف بھیجے۔ حرمین شریفین کے خطبوں میں عزیز بن معز فاطمی کا نام لیا گیا۔

ابوبکر الرازی الحنفی کے حالات[1] یہ ابوبکر احمد بن علی ابوبکر فقیہ الرازی الحنفی ہیں جو ائمہ حنفیہ سے ہیں ان کی بہت سی مفید تصانیف ہیں مثلاً کتاب احکام القرآن۔ یہ ابوالحسن کرخی کے شاگرد ہیں جو عابد و زاہد اور متقی تھے۔ اپنے وقت میں حنفیہ کے سردار تھے۔ دور دراز کے علاقوں سے ان کے پاس شائقین علم آتے تھے۔ ابو العباس الاصم ابوالقاسم الطبرانی سے سماعت حدیث کیا ہے۔ خلیفہ طائع نے انہیں عہدہ قضاۃ کی پیشکش کی تھی جس کو انہوں نے قبول نہیں کی۔ اسی سال ذوالحجہ میں وفات پائی۔ ابوبکر محمد بن موسیٰ الخوارزمی نے نماز جنازہ پڑھائی۔

محمد بن جعفر۔۔۔ محمد بن جعفر بن محمد بن زکریا ابوبکر الوراق کی وفات اسی سال ہوئی غندر ان کا لقب تھا طلب حدیث کے لئے دور دراز کے سفر کر کے بغداد، فارس، خراسان میں متعدد مشائخ حدیث سے حدیث کا سماع کیا۔ اس کے علاوہ باغندی، ابن صاعد، ابن درید وغیرہ سے بھی حدیث کا سماع کیا۔ ان سے حافظ ابونعیم نے حدیث کا سماع کیا تھا اور حافظ الحدیث تھے۔

ابن خالویہ۔۔۔ الحسین بن احمد بن خالویہ ابوعبداللہ النحوی اللغوی ہیں۔ متعدد کتب کے مصنف ہیں۔ اصلاً ہمدان کے ہیں۔ بعد میں بغداد آئے۔ ابن درید، نفطویہ، ابن مجاہد، ابوعمر الزاہد جیسے بڑے بڑے مشائخ کی صحبت اختیار کی۔ ابوسعید السیرافی کی شاگردی اختیار کی۔ اس کے بعد حلب چلے گئے۔ آل حمدان کے ہاں اونچا مقام حاصل کیا۔ سیف الدولہ ان کا احترام کرتا تھا وہاں کا اہم شخص تھا۔ حمص سے بھی رابطہ ہوا۔

ابن خلکان نے ان کی متعدد تصانیف ذکر کی ہیں۔ ان میں سے ایک کتاب لیس فی کلام العرب بھی ہے کیونکہ ان کا عقیدہ تھا کہ کلام عرب میں یہ چیز نہیں ہے اس طرح لکھی ہے۔ ان میں سے دوسری کتاب "کتاب الآل" ہے۔ اس میں الف لام کی اقسام بیان کی ہیں۔ اس کے علاوہ بارہ ائمہ کے حالات بیان کئے ہیں قرآن پاک کی تیس سورتوں میں اعراب سے بحث کی۔ مقصورہ ابن درید وغیرہ کی شرح لکھی۔ ان کے اشعار بھی بڑے عمدہ ہوتے تھے۔ کسی نہ کسی مرض کے سبب وفات پائی۔

واقعات ۳۷۱ھ

اسی سال ربیع الاول میں کرخ میں زبردست آگ لگی۔ اسی زمانہ میں عضد الدولہ کی ایک بہت قیمتی چیز چوری ہوگئی۔ عضد الدولہ کے رعب اور دبدبے کے باوجود اس کی قیمتی چیز کے چوری ہونے پر لوگوں نے تعجب کا اظہار کیا مزید تعجب یہ کہ بسیار تلاش کے باوجود بھی اس کا سراغ نہ لگ سکا بعض کا قول ہے کہ مصر کے حاکم نے کسی شخص کے ذریعے یہ چوری کروائی تھی۔ واللہ اعلم۔

خواص کی وفات

الاسماعیلی[2]۔۔۔۔ یہ احمد بن ابراہیم بن اسماعیل بن عباس ابوبکر الاسماعیلی الجرجانی الحافظ الکبیر ہیں۔ طلب حدیث کے لئے دور دراز کے علاقوں کے سفر کئے متعدد محدثین عظام سے سماعت حدیث کی۔ حدیث بیان بھی کی۔ حدیث پر تخریج بھی کی۔ تصنیف کا کام بھی کیا۔ دینی عمدہ باتیں جمع کیں۔ لوگوں کو پڑھائے۔ ان سے عقیدت رکھنے میں اچھا معیار اختیار کیا۔ صحیح بخاری پر ایک کتاب تصنیف کی جو بیشتر فوائد اور نایاب علوم پر مشتمل ہے۔

---

(۱) تاریخ بغداد ۴/۳۱۴، ۳۱۵۔ شذرات الذہب ۳/۷۱

(۲) شذرات الذہب ۳/۷۵، العبر ۲/۳۵۸

دارقطنی کا قول ہے کہ میں نے کئی مرتبہ ان سے ملاقات کا ارادہ کیا لیکن جا نہیں سکا۔ ان کی وفات ان کے ۹۳ ویں رجب بروز جمعہ جتر سال کی عمر میں ہوئی۔

حسن بن احمد بن صالح۔۔ حسن بن احمد بن صالح ابو محمد السبیعی کی وفات اسی سال ہوئی۔ ابن جریر، قاسم مطرز وغیرہ سے انہوں نے احادیث کا سماع کیا تھا۔ دارقطنی، ابن رزقویہ وغیرہ نے احادیث کا سماع کیا۔ یہ ثقہ حافظ اور کثرت سے احادیث بیان کرنے والے تھے۔ اور روایتیں بھی بیان کرتے تھے۔

الحسن بن علی بن حسن۔۔۔ ابن الہیثم بن طہمان ابو عبداللہ الشاہد کی وفات اسی سال ہوئی بادامی سے مشہور تھے حدیث کا سماع کیا ثقہ تھے سو سال کی عمر پائی۔ ان میں سے چودہ سال جیل میں رہے تھے۔

عبداللہ بن حسین۔ عبداللہ بن حسین بن اسماعیل بن محمد ابوبکر الضبی کی وفات اسی سال ہوئی بغداد میں لوگوں کے فیصلے کیا کرتے تھے۔ پاک دامن تھے کتاب و سنت کے پاسدار تھے۔

عبدالعزیز بن حارث۔۔۔ ابن اسد بن اللیث ابو الحسن التمیمی الملقب الحنبلی کی وفات اسی سال ہوئی۔ ان کا علم و کلام سے فقہیات میں نصیب ہے۔ حدیث کا سماع کیا اور محدثین سے احادیث روایت کیں۔

خطیب بغدادی کا قول ہے کہ یہ موضوع احادیث بیان کرتے تھے لیکن ابن الجوزی نے اس کا انکار کرتے ہوئے کہا ہے کہ حنابلہ کے بارے میں اس قسم کی باتیں کرنے کی خطیب کی عادت ہے۔ خطیب کے شیخ جن سے انہوں نے یہ بات نقل کی ہے ان کا نام ابو القاسم عبدالواحد بن اسد العکبری ہے۔ یہ معتزلی ہونے کی وجہ سے غیر معتمد علیہ ہیں ان کا قول ہے کہ کفار جہنم میں ہمیشہ نہیں رہیں گے یہ بات بھی ان کی غلط ہے کیونکہ معتزلہ کا قول ہے کہ کفار کے علاوہ گناہ کبیرہ کے مرتکب حضرات ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے انہوں نے ابن بطہ کا کلام بھی نقل کیا ہے۔

علی بن ابراہیم۔۔ ابو الحسن الحصری الصوفی الواعظ ہیں۔ بغداد میں صوفیہ کے امام تھے اصل میں ان کا علاقہ بصرہ تھا۔ شبلی وغیرہ کی صحبت اختیار کی جامع مسجد میں وعظ کیا کرتے تھے۔ بڑھاپے کے بعد جامع منصور کے سامنے ان کے لئے سرائے خانقاہ بنا دی گئی۔ اس کے بعد اپنے احوال سے مشہور ہو گئے۔ صرف جمعہ کو گھر سے باہر نکلتے تصوف پر بڑا عمدہ کلام کیا۔ ابن الجوزی نے ان کی کچھ باتیں نقل کی ہیں

(۱) مجھے اپنے اوپر کیا اختیار ہے۔

(۲) کوئی چیز میرے لئے بہتر ہے کہ اس کے بارے میں بھی اللہ سے ڈروں اور امید رکھوں کہ اگر وہ مجھ پر کرم کرے تو اپنے فضل پر کرم کرے گا اگر عذاب دے تو اپنے عدل پر عذاب دے گا۔

۸۰ سال سے زائد عمر پا کر اسی سال ذوالحجہ میں وفات پائی بغداد کے باب الحرب کے قبرستان میں دفن کئے گئے۔

علی بن محمد الاحدب المزور[1] ان کی تحریر بہت اچھی تھی، نقل تحریر میں ملکہ حاصل تھا جس کی تحریر چاہتے نقل کر دیتے پھر دونوں میں فرق کرنا مشکل ہو جاتا ان کی وجہ سے لوگوں پر ایک مصیبت آن پڑی بادشاہ نے متعدد بار ان کے ہاتھ کاٹنے کا ارادہ کیا لیکن پھر معاف کر دیتے۔ پھر اسی سال وفات ہوئی۔

شیخ ابو زید المروزی الشافعی[2] یہ محمد بن عبداللہ بن محمد ابو زید المروزی ہیں اپنے زمانے میں اصحاب شافعیہ کے شیخ تھے۔ فقہ، زہد، عبادت و تقویٰ کے امام تھے۔ حدیث کا سماع کیا۔ بغداد آ کر احادیث بیان کیں۔ دارقطنی وغیرہ نے ان سے احادیث کا سماع کیا۔

---

[1] المنتظم

[2] [illegible]

ابوبکر المزور کا قول ہے کہ میں حج کے موقع پر شیخ ابوزید کے ساتھ تھا۔ میں نے انہیں کوئی گناہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ ان کے حالات تفصیل سے طبقات شافعیہ میں بیان کر دیئے ہیں۔ شیخ ابونعیم کا قول ہے کہ اسی سال تیرہ رجب بروز جمعہ مقام مرو میں ان کی وفات ہوئی۔

محمد بن خفیف کے حالات[1] ...... محمد بن خفیف ابوعبداللہ الشیرازی کی وفات اسی سال ہوئی۔ مشاہیر صوفیہ سے تھے۔ جریری ابن عطا وغیرہ کی صحبت اختیار کی۔ ابن الجوزی کا قول ہے کہ میں نے اپنی کتاب تلبیس ابلیس میں ان کے بارے میں ایسی حکایات ذکر کی ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مذہب اباحیہ پر عمل پیرا تھے۔

واقعات ۳۷۲ھ

ابن الجوزی کا قول ہے کہ اس سال محرم میں عضد الدولہ کے گھر اور باغ کی طرف پانی کی نہر جاری کی گئی۔ اسی زمانہ میں ماہ صفر میں مغربی بغداد میں عضد الدولہ نے شفاخانہ کا افتتاح کیا اس میں اطباء، خدام، ادویات، مشروبات اور جواہرات کا مکمل انتظام کیا گیا تھا۔

اس سال عضد الدولہ کی وفات ہوئی اس کی جماعت نے اس کے ایک لڑکے کے حاکم بننے تک اس کی وفات کو راز میں رکھا، لڑکے کے حاکم بننے کے بعد خلیفہ کو اس کی موت سے آگاہ کر دیا گیا۔ خلیفہ نے اس کی بادشاہت کو تسلیم کر کے اس پر خلعت کی۔

عضد الدولہ کی زندگی کے کچھ حالات[2] یہ ابوشجاع ابن رکن الدولہ ابوعلی الحسین بن بویہ الدیلمی ہیں۔ بغداد وغیرہ کے بادشاہ رہے ہیں۔ شاہنشاہ سب سے پہلے ان ہی کا نام رکھا گیا۔ اس کے معنی ہیں بادشاہوں کا بادشاہ۔ حدیث میں جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے برا نام ملک الملوک ہے۔ اس لئے کہ حقیقت میں تو اللہ ہی بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔ سب سے پہلے بغداد میں اسی کے لئے ڈھول بجایا گیا۔ خطبوں میں خلیفہ کے ساتھ اسی کا نام لیا گیا۔

ابن خلکان کا قول ہے کہ عضد الدولہ کی مدح کرنے والے شعراء میں سے متنبی وغیرہ ہیں ان ہی میں ابی الحسن محمد بن عبداللہ السلامی ہیں اس نے اپنے قصیدہ میں عضد الدولہ کی مدح کی جس کے چند اشعار کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

> تم سواری میں، امیر اپنے ارادہ ہو، میری تیز تلوار ہو ان ہی تینوں چیزوں کا اجتماع ایسا ہے گویا گدھ (مردار کھانے کو) جمع ہو گیا ہو۔ میں نے اپنی امیدوں کی تنہا ایک بادشاہ کے متعلق ہونے کی، تنہا ایک گھر کے پوری دنیا ہونے کی، تنہا ایک دن کے زمانہ دراز ہونے کی خوشخبری دی ہے۔

متنبی کے ایک شعر کا ترجمہ

> یہی خوشی کی انتہا ہے تمہارا رہنا آرزو ہے تمہارا گھر دنیا ہے تم تن تنہا ساری مخلوق ہو۔

ابوبکر احمد الجرجانی اپنے قصیدہ کے ایک شعر میں عبداللہ سلامی سے بھی سبقت لے گیا اس شعر کا ترجمہ درج ذیل ہے

> میں نے عضد الدولہ کو دیکھ کر پوری دنیا کو ایک شخص میں سارے زمانہ کو ایک وقت میں دیکھ لیا، میں تو ایک گھر میں تھا [illegible]

عضد الدولہ سے [illegible] نے دمشق میں قسام سے جنگ کرنے کے لئے فوجی مدد طلب کی۔ عضد الدولہ نے [illegible] تھوڑی سی مدت کے [illegible] تمہاری موت کا خطرہ ہے۔ ابن خلکان کا قول ہے کہ عضد الدولہ نے جواب میں فن بدیع کا خوب اظہار کیا۔

---

[1] [illegible] تاریخ الاسلام [illegible]

[2] [illegible]

خلیفہ نے ان کی بہت زیادہ تعظیم کی۔ عضد الدولہ نے بغداد کی عمارتوں، راستوں، سڑکوں وغیرہ کی اصلاح کی طرف پوری توجہ دی۔ مساجد، ضرورت مندوں کے وظیفے مقرر کئے نہریں کھدوائیں، مشہدی مقامات خوبصورت بنوائے، مجوسیوں کی چار دیواری بنوائی، عضد الدولہ نے یہ امور تین سالہ دور حکومت میں کئے۔ عضد الدولہ عاقل، فاضل تھا، انتظامی صلاحیت بہت زیادہ تھی لوگوں پر رعب تھا، بلند ہمت تھا لیکن امور شرعیہ میں حد سے تجاوز کرنے والا تھا۔ ایک لونڈی سے محبت کرتا تھا ایک بار اس کی محبت کی وجہ سے امور سلطنت چلانے میں کوتاہی ہو گئی اس کا خیال آیا تو اسے دریا میں ڈالنے کا حکم دے دیا۔ اس کے غلام نے کسی شخص کا خربوزہ چھین لیا، اسے بلا کر اپنے سامنے تلوار سے دو ٹکڑے کروا دیا۔ دونوں واقعوں میں مبالغہ آرائی سے کام لیا۔

مرگی کی بیماری اس کی موت کا سبب بنی۔ بیماری میں اکثر قرآن پاک کی یہ آیت کی تلاوت کرتا رہتا تھا۔

میرے مال نے مجھے بے پروا نہیں بنایا، میری حکومت مجھ سے چھن گئی۔ (سورۃ الحاقہ آیت ۲۸، ۲۹)

یہی الفاظ اس پر تمام ہو رہے تھے کہ موت آ گئی۔

ابن الجوزی کا قول ہے کہ عضد الدولہ اہل علم رحمہم اللہ سے بہت محبت رکھتا تھا اس کے پاس کتاب الایضاح، ابو علی فارسی کی کتاب الحجہ پڑھی جاتی۔ ابو علی نے جو کتاب اس کے لئے لکھی تھی اس کی یہ کتاب تکملہ الایضاح تھی۔

ایک بار اپنے باغ کی طرف گیا اس نے بارش کی تمنا کی بارش ہو گئی اس پر اس نے چند اشعار کہے جن کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

> شراب پینے کا مزہ صرف بارش میں ہے اور ہواؤں سے گانا سننے کا مزہ صرف صبح کے وقت میں ہے۔ جب کہ وہ باندیاں نرم و نازک حالت بنا کر گانوں کے ذریعے عقل مندوں کی عقلوں کو ختم کرنے والی ہیں، ساتھ رقص کرنے والی ہوں، چھلکنے والی ہوں، خاندانی ہوں، کبھی چادر والی کر پردے سے چھپنے والی ہوں۔ خوشی سے جھومنے والی ہوں، ناز کرنے والی ہوں، نغمہ ہوں، نغمات سے قول الندیمن ہوں، نغمات میں تسلی دینے والی ہوں۔ پیار کو انداز سے ظاہر کرنے والی ہوں۔ ہر کسی محفل سے فوقیت لینے والے شخص کو شراب پلانے والی ہوں۔ حکومت کو مضبوط کر کے اس کے ستون کی بنیاد رکھنے والا بادشاہوں کا بادشاہ ہے تقدیر پر بھی غالب آنے والا ہے پوری طاقت سے زمین میں جڑ پکڑ کے باقی رہے جب تک اللہ اس کی مدد کو آسان کرے۔ اس کی اولاد میں سے بھی خیر کو ظاہر کرے اور آسمان میں ستاروں کی شان و شوکت کے ساتھ قائم رکھے۔

اللہ اس کے اشعار کا برا حشر کرے اس نے ان اشعار میں بڑی دلیری سے کام لیا اس لئے اس کے بعد ہلاک ہو گیا۔ بعض کا قول ہے کہ جس وقت اس نے تقدیر سے متعلق بدزبانی کی اسی وقت ہلاک ہو گیا بعض کا قول ہے کہ یہ اشعار اس کے سامنے پڑھے گئے اس کے بعد ہلاک ہو گیا۔

اسی سال شوال کے مہینے میں ۷۲ سال کی عمر میں بغداد میں وفات پائی، قبرستان حضرت علیؓ کے مشہد علی میں دفن کیا گیا مشہد علی میں اس کی قبر پر لکھا ہوا تھا۔ یہ عضد الدولہ تاج الملت ابی شجاع بن رکن الدولہ کی قبر ہے۔ قیامت کے دن نجات کی امید پر عضد الدولہ نے امام حق کی مجاورت اختیار کی۔ (ترجمہ) جب کہ ہر شخص اپنی جان بچانے کے لئے حتی الامکان کوشش کرے گا۔ سورۃ النحل آیت ۱۱۱) تو مفسرین بھی عضد کے تھے ہیں اس کی دشمنی نبی ﷺ کے خاندان کے لئے ہوں۔ اس کی موت کے وقت اس کی حالت زار قاسم بن عبیداللہ کے ان اشعار کے مناسب تھی۔

> میں نے بڑے بڑے پہلوانوں کو قتل کیا میں نے کسی دشمن کو نہیں چھوڑا اور کسی دشمن کو اپنے مقابل کی مہلت دی۔ میں نے دار الخلافہ کو جوان کی ہڈی الگ کرنے والوں سے خالی کر دیا مخلوق کو مشرق و مغرب کی طرف بھگا دیا۔ جب میں اپنی بلندی کے ستارہ کے قریب پہنچا تمام مخلوق کی گردنیں میرے تابع ہو گئیں تو ہلاک ہو کر موت نے مجھے اٹھا کر پھینکا کہ میری زندگی کی چنگاری تو بجھ گئی ریت میں ایک گڑھے میں پڑا مجبور ہو کر پڑا ہوں۔ میں نے اپنی دنیا اور اپنا دین برباد کر دیا اب کون ہے جو میری طرح بدبخت ہو کر پڑا ہو؟

اس کے بعد اشعار ذکر کئے اور آیت پڑھتا رہا حتیٰ کہ دنیا سے رخصت ہو گیا عین وقت وفات اپنے لڑکے صمصام الدولہ کو سیاہ لباس پہنا کر زمین پر اپنے سامنے بٹھایا خلیفہ تعزیت کے لئے آیا یہ دیکھ کر سب لوگوں کو ماہ ماہ اور گریہ و زاری کرتے ہوئے پکارتی رہیں۔

تعزیت کے ایام گزرنے کے بعد صمصام الدولہ کو شمس الملۃ کا لقب دیا خلیفہ نے اسے سات خلعتیں دیں اور ہاروں والے لباس پہنائے، شمس الدولہ

اس کا لقب رکھا اس کے والد نے تھا بقیہ واقعات اس کے حوالے کر دیے گئے جو ایک قیدی کی زندگی تھی۔

محمد بن جعفر بن محمد بن حسن بن وھب ابو بکر الحربی ہیں۔ جو زوج الحرہ سے مشہور ہیں ابن جریر بغوی ابن ابی داؤد وغیرہ سے سماعت حدیث کی ان سے ابن رزقویہ ابن شاہین اور برقانی نے روایت کی۔ عادل ثقہ اور جلیل القدر بزرگ تھے۔

ابن الجوزی خطیب نے ان کے زوج الحرہ سے مشہور ہونے کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ محمد بن جعفر کی سیدہ مقتدر کی بیوی کے گھر کے ساتھ آمد و رفت رہتی تھی۔ مقتدر کی وفات کے بعد اس کی بیوی جائیداد کی زیادتی کی وجہ سے بے پناہ ثروت کی مالک تھی۔ محمد بن جعفر نوجوان لڑکے تھے دوسرے خدام کے ساتھ موقع کا سامان سر پر اٹھا کر لاتے تھے۔ خوبصورت تھے لیکن کام میں چست تھے۔ مقتدر کی بیوی قہرمانہ کو ان سے محبت ہو گئی تھی کہ انہیں دوسرے خادموں کا منتظم بنا دیا۔ رفتہ رفتہ انہیں اپنی کل جائیداد کا منتظم بنا دیا۔ ان سے تعلق بڑھا عاشق ہو گئی۔ پردہ میں بات کرنا شروع کر دی اور ان سے شادی کی خواہش کا اظہار کیا۔ انہوں نے دونوں کے درمیان مالداری میں عدم مساوات کی وجہ سے فتنہ کھڑے ہو جانے کے خوف سے انکار کر دیا۔

قہرمانہ نے مالداری میں مساوات قائم کرنے کے لئے انہیں ایک بڑی مالی رقم ہدیہ کر دی۔ پھر اس نے قاضیوں کو جمع کر کے نکاح کی خواہش کا اظہار کیا۔ اولیاء نے درمیان میں رکاوٹ پیدا کرنے کی کوشش کی تو ان کو کچھ تحائف دے کر راضی کر لیا چنانچہ نکاح ہو گیا ایک مدت تک قہرمانہ ان کے نکاح میں رہی۔ محمد بن جعفر سے پہلے اس کی وفات ہو گئی۔ اس کی میراث سے محمد بن جعفر کو تین لاکھ دینار ملے اس کے بعد بھی ایک طویل عرصہ تک محمد بن جعفر زندہ رہے حتیٰ کہ اسی سال وفات پائی۔ واللہ اعلم۔

واقعات ۳۷۳ھ

اس سال بغداد میں غلہ کی گرانی بہت ہو گئی حتیٰ کہ گندم کا ایک کر چار ہزار اسی درہم میں فروخت ہونے لگا بھوک کی وجہ سے اموات کثرت سے واقع ہوئیں مُردوں کی کثرت کی وجہ سے راستے بند ہو گئے پھر اسی سال ماہ ذوالحجہ میں حالت کچھ بہتر ہوئی۔

اسی زمانہ میں موید الدولہ بن رکن الدولہ کی موت کی خبر آئی جو جرجان میں ہوئی تھی۔ ان کے پاس بھیجا گیا۔ فخر الدولہ کو بلا کر خلیفہ نے ان کے بھائی کی جگہ بادشاہ بنا دیا۔ فخر الدولہ نے ابو القاسم کی وزارت حسب سابق بحال رکھی۔ قرامطہ نے اس کے ساتھ بصرہ پر بھی حکومت کرنے کے لئے عضد الدولہ کی وفات کے بعد بصرہ پر قبضہ کرنے کا ارادہ کیا لیکن ناکام رہے اور یہاں کے باشندوں نے بہت سا مال دے کر ان سے صلح کی۔ چنانچہ وہ مال لے کر اپنے شہر واپس چلے گئے۔

مشہورین کی وفات ... اسی سال موید الدولہ بن رکن الدولہ کی وفات ہوئی اپنے بھائی کے زیر حکومت علاقوں میں سے بعض علاقوں کے بادشاہ تھے ابو القاسم بن عباد ان کا وزیر تھا۔ موید الدولہ نے چچا کی لڑکی سے شادی کی تھی جس پر سات لاکھ دینار خرچ کیے تھے جو بہت بڑا اسراف تھا۔

بلکین بن زیری بن مناد ... الحمیری الصنہاجی کی وفات اسی سال ہوئی ان کا دوسرا نام یوسف تھا۔ معز فاطمی کے افسران بادشاہی سے تھے۔ معز فاطمی نے دیار مصر کے دورہ پر جاتے ہوئے افریقہ پر ان کو نائب مقرر کیا۔ حسن سیرت کے مالک تھے۔ چار سو باندیوں کے مالک تھے ان کو ایک مرتبہ ان باندیوں سے ایک ہی رات میں سترہ لڑکوں کی خوشخبری دی گئی۔ بادیس مغربی کا یہی جد اعلیٰ ہے۔

سعید بن سلام ابو عثمان المغربی کی وفات اسی سال ہوئی اصلاً قیروان کے تھے شیخ حرم ابو علی الکاتب کی صحبت اختیار کی چند سال مکہ میں رہے۔ پھر شیخ کے زمانہ میں نیشاپور آ گئے تھے بہت سی کرامتوں کے مالک تھے ابو عبدالرحمن سلمی وغیرہ نے ان کے بارے میں تعریفی کلمات کہے ہیں ان کی بزرگی کے کچھ واقعات منقول ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔

عبداللہ بن محمد کے حالات (۱): یہ عبداللہ بن محمد ابن ابراہیم بن عثمان بن یحییٰ بن محمد المزنی الواسطی ہیں جو ابن السقاء کے نام سے مشہور تھے۔ انہوں نے [illegible] موصلی، ابن ابی داؤد وغیرہ سے احادیث سنی ہیں۔ آپ حافظ حدیث تھے بعد میں کسی کی بھی زبانی احادیث بیان کرتے گئے۔ ابن المظفر وغیرہ جیسے حفاظ ان کے دل کو عزیز ہوتے تھے لیکن ان کی [illegible] ایک مرتبہ آپ نے ایک حدیث [illegible] بیان کی۔ دارقطنی نے اعتراض کیا بعد میں [illegible] حدیث اسی طرح [illegible] جیسا انہوں نے [illegible] ان کی [illegible] پتا چلا تو وہ الزام سے بری ہو گئے۔

واقعات ۳۷۴ھ

اس سال صمصام الدولہ کے چچا فخرالدولہ کے درمیان صلح ہوئی، خلیفہ نے فخرالدولہ کو خلعت ارسال کیے۔

ابن الجوزی کا قول ہے کہ اس سال [illegible] میں [illegible] جس گھر میں بھی [illegible] اچانک وہ گر گیا اس میں [illegible] سب [illegible] گئے جن میں [illegible] عورتوں کی بھی [illegible] کے نیچے سے [illegible] کا سامان نکال کر لے گئے اور ان پر ایک بڑی مصیبت آن پڑی۔

الحافظ ابی الفتح محمد بن حسین کے حالات (۲): یہ الحافظ ابی الفتح محمد بن الحسین بن احمد بن الحسین الازدی موصلی ہیں جو الجرح والتعدیل کے مصنف ہیں۔ ابو یعلیٰ اور ان کی جماعت سے حدیث سنی ہیں۔ اکثر حفاظ محدثین نے ان کی تضعیف کی ہے۔

بغداد آئے تو موقع پر انہوں نے ایک حدیث [illegible] کے سامنے بیان کی [illegible] ان کے امیر کی شکل میں ان کے پاس [illegible] ان کو [illegible] دیئے [illegible] کوئی بھی اس کی حدیث کا اقرار نہیں کر سکے۔

ابن الجوزی کا قول ہے کہ اسی سال ان کی وفات ہوئی بعض کا قول ہے کہ ۳۶۷ھ میں وفات پائی۔

خطیب ابن نباتہ کی وفات: خطیب ابن نباتہ [illegible] کی وفات اسی سال ہوئی قبیلہ قضاعہ سے ان کا تعلق تھا بعض کا قول ہے کہ یہ [illegible] الفارقی ہیں جو سیف الدولہ کے دور میں حلب کے خطیب تھے [illegible] ان کے دیوان میں اکثر خطبے جہاد کے ہیں۔ ان کا دیوان بڑا عظیم الشان [illegible] ہے۔ بڑے فصیح و بلیغ ادیب [illegible] تھے۔

شیخ تاج الدین الکندی نے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ جمعہ کو انہوں نے خطبہ [illegible] دیا۔ رات کو خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی آپ [illegible] قبروں کے درمیان [illegible] خطیب [illegible] خطیبوں کے خطیب [illegible] اور [illegible] ان [illegible] کی [illegible] ان کے [illegible] بلائے [illegible] اس وقت [illegible] انہیں [illegible] کر سکا۔ یہاں تک ابن نباتہ کا [illegible]

اس کے بعد انہوں نے یہ اشعار پڑھے:

"[illegible] کی طرف اشارہ کیا جو آپ کے ساتھ تھے۔"

[illegible]

[illegible] خلاف [illegible]

[illegible] رسول اللہ ﷺ کی طرف [illegible] آپ ﷺ نے فرمایا [illegible] آپ نے ان کے چہرہ [illegible]

---

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

دیوان کے مصنف کتاب ابن نباتہ ابو [illegible] عبداللہ حسین ان سے زیادہ لکھنے کی توفیق ہے [illegible] رہنے کے بعد ہوئے [illegible] کے عالم تھے۔ [illegible] سکتا [illegible] ان کے بعد [illegible] ہے۔ وفات تک [illegible] موت تک [illegible] ابن الازرق کا قول ہے کہ ان کا سن ولادت ۳۳۵ ہے اور سن وفات ۳۷۴ ہے۔

واقعات ۳۷۵ھ

اسی سال خلیفہ نے صمصام کو خلعت دی اور [illegible] پہننے کے [illegible] گھوڑے پر سوار کیا۔

اسی سال قرامطہ کے [illegible] اسحاق اور جعفر ایک بڑا لشکر لے کر کوفہ میں داخل ہو گئے [illegible] لوگوں پر خوف و ہراس طاری ہو گیا۔ کیونکہ ان کی بہادری مشہور تھی۔ عضد الدولہ بہادر ہونے کے باوجود ان کا [illegible] کرتا تھا [illegible] اس سے پہلے [illegible] ان کے [illegible] تھا۔ چنانچہ صمصام نے ان کے مقابلہ میں لشکر روانہ کیا جس نے ان کو شکست دے کر بھگا دیا تب جا کر لوگ مطمئن ہوئے۔

اسی زمانہ میں صمصام نے ریشمی کپڑوں پر ٹیکس لگانے کا ارادہ کیا تو لوگ جامع منصور میں جمع ہو گئے انہوں نے [illegible] کے ساتھ احتجاج کیا جس کی وجہ سے فتنہ ہونے کا اندیشہ ہو گیا تب جا کر اس نے ٹیکس معاف کیا۔

اسی سال ذوالحجہ میں [illegible] کی موت کی خبر آئی صمصام تعزیت کے لئے بیٹھا خلیفہ خود تعزیت کے لئے آیا صمصام نے کھڑے ہو کر ان کے سامنے [illegible] ایک [illegible] تعزیتی کلمات کہے۔

خواص کی وفات

ابو علی بن ابی ہریرہ ابو علی بن ابی ہریرہ کی وفات اسی سال ہوئی ان کا نام حسن بن حسین بن [illegible] ہے۔ مشائخ میں سے ہیں ان سے [illegible] طبقات شافعیہ میں ان کے حالات بیان کئے گئے ہیں۔

الحسین بن علی یہ الحسین بن علی ابن محمد بن یحییٰ ابو احمد [illegible] ہیں جو حسنک کے نام سے مشہور تھے۔ ابن خزیمہ کی شاگردی میں رہ کر ان ہی سے تربیت حاصل کی ابن خزیمہ [illegible] جب [illegible] مجلس میں [illegible] ابن خزیمہ کی وفات کے وقت ان کی عمر تیس سال کی [illegible] کلام اللہ کے شیدائی تھے [illegible] نماز [illegible] حافظ [illegible] نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

ابو القاسم الدارکی یہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابو القاسم الدارکی ہیں جو ائمہ شافعیہ میں سے تھے پہلے نیشاپور میں تھے پھر بغداد آ گئے وفات تک وہیں رہے۔

شیخ ابو حامد اسفرائنی کا قول ہے کہ میں نے ان سے بڑا فقیہ نہیں دیکھا خطیب نے نقل کیا ہے [illegible] کا جواب [illegible] غور و فکر کے بعد [illegible] شافعی و ابو حنیفہ کے مذہب کے خلاف ہوتا [illegible] حدیث [illegible] مذہب [illegible] پر عمل [illegible] حدیث پر عمل [illegible] کا قول ہے کہ انہوں نے [illegible] شیخ ابو اسحاق مروزی ان کے استاد [illegible]

ان سے حدیث کی سماعت کی ہے جن میں امام ... نے ان سے سماعت کی اور ان کی وفات اسی سال شوال یا ذیقعدہ میں ہوئی عمر ستر سال سے زیادہ تھی۔

محمد بن احمد بن محمد بن حسنویہ: محمد بن احمد بن محمد بن حسنویہ ابو سہل النیسابوری کی وفات اسی سال ہوئی جو حسنویہ سے مشہور تھے۔ شافعی المسلک تھے ادیب محدث تھے وقت شافعی کی تعلیم کرتے تھے۔

محمد بن عبداللہ بن محمد بن صالح: یہ محمد بن عبداللہ بن محمد بن صالح ابوبکر الفقیہ المالکی ہیں ابن ابی عروبہ باغندی ابی عروبہ وغیرہ سے سماعت حدیث کی۔ ان سے برقانی نے حدیث کی سماعت کی مذہب مالکیہ پر ان کی متعدد تصانیف ہیں اپنے زمانہ میں مالکیہ کے سردار یہی تھے۔ عہدہ قاضی کی پیشکش کو ٹھکرا کر ابو بکر رازی کو اس کے بارے میں قاضی بنانے کا مشورہ دیا انہوں نے بھی انکار کر دیا۔ اسی سال شوال میں چھیاسی سال کی عمر میں وفات پائی۔

واقعات ۳۷۶ھ

ابن جوزی کا قول ہے کہ اس سال محرم میں بغداد میں سانپ کثرت سے نکلے۔ سات ربیع الاول کو زور دار گرج چمک کے ساتھ زبردست بارش ہوئی۔ اسی سال ماہ رجب میں غلہ کی گرانی بہت زیادہ ہوئی یہ خبر بھی آئی کہ موصل میں سخت زلزلہ آیا ہے جس کی وجہ سے عمارتیں منہدم ہو گئیں۔ متعدد افراد بھی ہلاک ہو گئے۔

اسی دوران میں صمصام الدولہ اور اس کے بھائی شرف الدولہ کے درمیان سخت لڑائی ہوئی شرف الدولہ غالب آ کر بغداد میں داخل ہو گیا خلیفہ نے استقبال کر کے مبارکباد دی اس نے صمصام الدولہ کی آنکھوں میں سرمہ لگوانے کے لئے فراش کو بھیجا لیکن اس کے آنے سے پہلے ہی اس کا انتقال ہو گیا تھا۔ مرنے کے بعد بھی اس کی آنکھ میں سرمہ لگا دیا یہ عجیب واقعہ ہے۔

اسی سال ذوالحجہ میں قاضی القضاۃ ابو محمد بن معروف نے قاضی حافظ ابی الحسن الدارقطنی اور ابی محمد بن عقبہ کی گواہی قبول کی دارقطنی شرمندہ ہو کر کہنے لگے پہلے آپ علیہ السلام کے قول کے مقابلہ میں میری گواہی قبول کی جاتی تھی لیکن اب دوسرے کے ساتھ بھی گواہی قبول کی جاتی ہے۔

واقعات ۳۷۷ھ

اس سال قاضیوں سرداروں کی موجودگی میں ایک مجلس کا انعقاد کیا گیا جس میں خلیفہ طائع اور شرف الدولہ کے درمیان بیعت کی تجدید کی گئی یہ مجلس [illegible] اسی سال ربیع الاول میں شرف الدولہ اپنے گھر سے گھوڑے پر سوار ہو کر دار الخلافہ آیا اس موقع پر جشن منایا گیا ڈھول بجائے جا رہے تھے۔ خلیفہ نے خلعت دی اور تاج پہنایا دو جھنڈے دیے گھر کے باہر کے تمام معاملات اس کے سپرد کر دیے اسی وقت اس کے ساتھ عہد نامہ بھی آیا خلیفہ نے اسے پڑھ کر سنایا [illegible] دوست کو خوش آمدید جس نے اپنی آمد سے مجلس کو زینت بخشی۔ کافی زمانے سے [illegible] قاضی نے خلیفہ کے سامنے گفتگو کی اس کے بعد شرف الدولہ خلیفہ کی بہن کے پاس گیا کچھ عرصہ اس کے پاس رہا لوگ اس کا انتظار کرتے رہے پھر [illegible] کے لئے گھر چلا گیا۔

اس سال عراق میں گرانی اور لوگوں کی ہلاکت کثرت سے ہوئی اسی زمانہ میں شرف الدولہ کی والدہ ام ولد ترکیہ کا انتقال ہو گیا خلیفہ تعزیت کے لئے آئے۔ اسی زمانہ میں شرف الدولہ کے گھر میں دو جڑواں بچوں کی ولادت ہوئی۔

خواص کی وفات: مشہور لوگوں میں سے وفات پانے والے:

احمد بن حسین بن علی: احمد بن حسین بن علی ابو حامد المروزی کی وفات اسی سال ہوئی جو ابن الطبری کے نام سے مشہور تھے بہت سے [illegible]

چونکہ ابو حامد بعد پر وسیع نظر رکھتے تھے بڑے فقیہ تھے ابو الحسین کرخی کی شاگردی اختیار کی فقہ پر کتاب لکھی پھر خراسان کے قاضی القضاۃ بنے پھر بغداد آ گئے اس وقت ان کی عمر بہت ہو چکی تھی لوگوں کے سامنے احادیث بیان کیں لوگوں نے ان سے احادیث لکھیں ان میں دارقطنی بھی تھے۔

اسحاق بن المقتدر باللہ...... اسی سال ۱۷ ذوالقعدہ جمعہ کی شب ساٹھ سال کی عمر میں وفات پائی ان کے لڑکے ابو العباس احمد القادر باللہ نے نماز جنازہ پڑھائی مقتدر کی ماں اپنی دادی شغب کے قریب دفن ہوئے۔ خلیفہ شرف الدولہ کی جانب سے امراء و سرداران نماز جنازہ میں شریک ہوئے شرف الدولہ نے بیماری کے سبب خود حاضر نہ ہونے کی معذرت کر کے تعزیت کے لئے اپنا نمائندہ بھیجا۔

جعفر بن المکتفی باللہ...... یہ فاضل تھے اسی سال وفات پائی۔

ابو علی فارسی النحوی...... یہ الایضاح کے علاوہ متعدد کتب کے مصنف ہیں اپنے شہر میں پیدا ہوئے بعد میں بغداد گئے بادشاہوں کے پاس خدمت گزاری کی عضد الدولہ کے ہاں اونچا مقام حاصل کیا حتی کہ عضد الدولہ کہا کرتے تھے کہ نحو میں میں ابو علی کا غلام ہوں عضد الدولہ نے بہت مال انہیں عطا کیا۔ بعض لوگوں نے ان پر اعتزال کا الزام لگایا ہے ایک قوم نے مبرد پر ان کو ترجیح دی ہے۔ ابو عثمان وغیرہ نے ان سے علم حاصل کیا نوے سال سے زائد عمر پا کر اسی سال وفات پائی۔

ستیتہ...... یہ قاضی ابو عبداللہ حسین بن اسماعیل المحاملی کی بیٹی تھی ان کی کنیت ام عبدالواحد تھی قرآن کی حافظہ، فقہ، فرائض، حساب الدور اور نحو سے خوب واقف تھی۔ اپنے زمانہ میں مذہب شافعیہ کی سب سے بڑی عالمہ تھی اس مذہب کے مطابق شیخ ابو علی بن ابی ہریرہ کے ساتھ فتویٰ دیتی تھی نیز فاضلہ تھی صدقہ خیرات خوب دل کھول کر خرچ کرنے والی تھی نیکی کے کاموں میں آگے بڑھنے والی تھی حدیث کی سماعت بھی کی۔ اسی سال ماہ رجب میں نوے سال سے زیادہ عمر پا کر وفات پائی۔

واقعات ۳۷۸ھ

اس سال محرم سے شعبان تک خوب غلہ کی گرانی ہوئی اموات بھی بہت ہوئیں اور تیز آندھیاں چلیں جس کے سبب متعدد بار تعمیرات منہدم ہو گئیں بہت سی کشتیاں غرق ہو گئیں بہت سی کشتیوں کو ہواؤں نے خشکی پر اس کو کنارے سے لا کر رکھ دیا جو ٹوٹ گیا تو بہت ہی پریشان کن بات اور خطرناک معاملہ تھا انہی دنوں بصرہ میں بہت شدید گرمی پڑی جس سے بہت سے لوگ ہلاک ہو گئے۔

خواص کی وفیات...... خواص میں سے وفات پانے والے

الحسن بن علی بن ثابت...... الحسن بن علی بن ثابت ابو عبداللہ المقری کی وفات اسی سال ہوئی یہ پیدائشی نابینا تھے۔ ابن الانباری کی مجلس میں حاضر ہوتے تھے۔ ان کی باتوں اور ان کے املاء کو خوب یاد کر لیتے تھے نہایت حسین صورت کے مالک تھے قرآن کریم پر ایک قصیدہ لکھ کر امام شاطبی سے بھی سبقت لے گئے یہ ابو الحارث کی زندگی میں کہا اور زمانے کے شیوخ نے ان کا قصیدہ بہت پسند کیا۔

بشر بن احمد الاسفرائنی...... اپنے زمانہ میں بلاد خراسان کے شیخ تھے فقہ اور حدیث میں سب سے فائق تھے۔ ابن جریر، بغوی، ابن صاعد وغیرہ سے حدیث کی سماعت کی اسی وجہ سے وہ حدیث میں مشہور ہوئے۔

زیاد بن محمد بن زیاد بن الہیثم...... یہ زیاد بن محمد بن زیاد بن الہیثم ابو العباس الخرجانی ہیں، وہ متعدد ناموں کے ساتھ بعض نے یہ کہا کہ الجرجانی ہیثم کے ساتھ ہے بعض نے الخرجانی ایک نقطہ اور ایک جیم کے ساتھ ہے۔

واقعات ۳۷۹ھ

اس سال شرف الدولہ بن عضد الدولہ کی وفات ہوئی [illegible] کے عارضہ سے آب و ہوا کی مناسبت سے معز الدولہ کے محل میں چلے گئے تھے لیکن کہ مرض بہت بڑھ گیا تھا جمادی الاولیٰ میں مرض میں مزید اضافہ ہو گیا اسی ماہ وفات پائی اپنے لڑکے ابو نصر کو ولی عہد بنایا۔ خلیفہ اپنے خاص علماء میں تعزیت کے لئے حاضر ہوا ابو نصر ترکی امراء نے اس کا استقبال کیا ابو نصر نے خلیفہ کے سامنے زمین کو بوسہ دیا پھر باقی امراء نے بھی خلیفہ کے سامنے زمین کو بوسہ دیا۔ خلیفہ عماری میں بیٹھا رہا پھر ابو الحسین علی بن عبدالعزیز نے خلیفہ کی جانب سے ابو نصر کو تعزیتی پیغام پہنچایا اس وقت ابو نصر نے دوسری بار زمین کو بوسہ دیا ابو نصر کی طرف سے ایک شخص نے خلیفہ کے سامنے اس کی تعریف اور اس کا شکریہ ادا کیا پھر خلیفہ کی طرف سے ایک شخص نے خلیفہ کی واپسی کا پیغام پہنچایا اس وقت ابو نصر نے تیسری بار زمین کو بوسہ دیا اور خلیفہ واپس چلا گیا۔

اسی ماہ کی اس تاریخ بروز ہفتہ ابو نصر قاضیوں کے امراء اور سرداروں کے ساتھ خلیفہ کے دربار میں پہنچا خلیفہ اس وقت سائبان کے نیچے بیٹھا ہوا تھا خلیفہ نے ابو نصر سے بات کرنے سے قبل سات خلعتیں دیں ان میں سب سے اوپر والی سیاہ تھی سیاہ عمامہ تھا گردن میں ہار اور ہاتھ میں دو کنگن پہنا کر اس کے سامنے [illegible] تلوار لٹکا کر چل رہے تھے پھر چوتھی بار ابو نصر نے زمین کو بوسہ دیا اس کے لئے ایک کرسی رکھی گئی ابو نصر اس کرسی پر بیٹھ گیا۔ رئیس ابو الحسن نے عہد نامہ پڑھ کر سنایا خلیفہ [illegible] کو ایک جھنڈا پیش کیا خلیفہ نے وہ جھنڈا ابو نصر کے ہاتھ کے ساتھ باندھ کر اسے ضیاء الملۃ بہاء الدولہ کا لقب عطا کیا اس کے بعد ابو نصر لشکر کے ساتھ شاہی محل میں آ گیا اور ابو منصور بن صالح کی وزارت بحال رکھی اس کو خلعت عطا کی۔

اس سال جامع القطیعہ قطیعہ ام جعفر کی تعمیر کی گئی اس مسجد کی تعمیر کی وجہ یہ تھی کہ ایک عورت نے خواب میں آپ ﷺ کو اس جگہ نماز پڑھتے دیکھا آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک اس کی دیوار پر رکھا صبح خواب بیان کرنے کے بعد اس جگہ پر آپ کے ہاتھ کا نشان تھا اس وجہ سے اس جگہ پر مسجد بنوائی گئی اسی سال اس عورت کی وفات ہوگئی۔ اس کے بعد الشریف ابو احمد الموسوی نے اس کی دوبارہ تعمیر کر کے اس کو جامع مسجد کی شکل دیدی۔ پھر اسی سال لوگوں نے اس میں نماز پڑھنا شروع کر دی تھی۔

خواص کی وفات

شرف الدولہ … یہ شرف الدولہ ابن عضد الدولہ بن رکن الدولہ بن بویہ دیلمی ہیں والد کی وفات کے بعد بغداد کے بادشاہ بنے [illegible] سے محبت اور ان سے نفرت کرتے تھے ٹیکس معاف کرنے کا اعلان کیا ان کو استسقاء کی بیماری تھی اس میں اضافہ ہو جاتا تھا [illegible] ۲۸ سال پانچ ماہ کی عمر میں وفات پائی۔ دو سال آٹھ ماہ حکومت کی ان کا تابوت مشہد علی قبرستان میں ان کے والد کے قریب [illegible] ان کے [illegible] میں [illegible] کا دخل تھا۔

محمد بن جعفر بن عباس … ابو جعفر ابو بکر النجار [illegible] ان کے [illegible] ابو بکر [illegible] ان کی جماعت سے احادیث روایت کی۔ سمجھدار تھے۔ قرآن کے [illegible] فضل تھا ثقہ لوگوں میں سے تھے۔

عبدالکریم بن عبدالکریم … یہ عبدالکریم بن عبدالکریم بن بدیل ابو الفضل الخزاعی الجرجانی ہیں۔ بہت احادیث بیان کی۔ خطیب کا قول ہے کہ [illegible] سے انہیں خاص [illegible] تھی ان کی اسانید [illegible] لیکن [illegible] ان کی روایت [illegible] حروف پر ایک کتاب لکھ کر ابو حنیفہ کی طرف اس کی نسبت کر دی۔ دارقطنی اور ایک جماعت نے اس کتاب کو موضوع [illegible] کر بغداد چھوڑ کر پہاڑی علاقوں میں چلے گئے ان کی [illegible] بہت مشہور ہو گئی جس کی وجہ سے ان کی عزت میں بہت کمی آ گئی [illegible]۔

محمد بن مظفر ... یہ محمد بن مظفر ابن موسیٰ بن عیسیٰ بن محمد بن عبید اللہ بن سلمہ بن ایاس ابوالحسین البزاز الحافظ ہیں ۲۸۶ھ محرم میں پیدا ہوئے مختلف شہروں کے اسفار کئے ابن جریر بغوی سے احادیث روایت کیں ان سے حفاظ کی ایک جماعت نے حدیث روایت کی جن میں دارقطنی بھی ہیں دارقطنی ان کا بہت احترام کرتے تھے ان کی موجودگی میں کسی پر دھاوا نہیں کرتے تھے یہ ثقہ تھے بہت پہلے سے مشائخ پر تنقید کرتے تھے اسی سال وفات پائی تین جمادی الاولیٰ یا جمادی الاخریٰ بروز جمعہ دفن کئے گئے۔

واقعات ۳۸۰ھ

اسی سال الشریف ابواحمد الحسن بن موسیٰ الموسوی کو طالبیین کا نقیب مظالم کی روک تھام حج کی نگرانی کے معاملات کا مدیر بنایا گیا یہ فیصلہ جمعرات میں ہوا یہ کہا گیا ان کے بعد ان کے بیٹے المرتضیٰ ابوالقاسم اور الرضی ابوالحسین ان کا جانشین مقرر کر کے ان پر خلعت کی۔ اسی زمانے میں بغداد میں مفسدین نے زور پکڑا اور لوگ ہر محلے میں گروہ در گروہ بیٹھ گئے قتل عام ہوا اموال لوٹے گئے ایک دوسرے پر حملے کئے گئے بازاروں کے گھر جلا دیئے گئے ان میں نہر دجاج میں آگ لگ گئی اس کی وجہ سے متعدد افراد ہلاک ہو گئے۔

خواص کی وفات

یعقوب بن یوسف ..... یہ یعقوب بن یوسف ابوالفرج شاہ مصر کے وزیر تھے بڑے تجربہ کار زیرک فہم تھے عالی ہمت صاحب تدبیر تھے جس سے علاقوں میں بھی ان کا قلم چلتا تھا۔ شاہ مصر نے تمام معاملات کا اختیار دے رکھا تھا بیماری کی حالت میں شاہ مصر ان کی عیادت کے لئے آیا یعقوب بن یوسف نے انہیں نصیحتیں کیں وفات کے بعد آپ کو محل میں اپنے ہاتھ سے دفنایا ان کے غم میں کئی روز تک دربار [illegible] بند رکھا۔

واقعات ۳۸۱ھ

اسی سال خلیفہ الطائع للہ کو خلافت سے معزول کر کے القادر باللہ ابی العباس احمد بن الامیر اسحاق بن المقتدر باللہ کو خلیفہ بنایا گیا یہ معاملہ شعبان بروز ہفتہ ہوا اس کی صورت یہ بنی کہ خلیفہ حسب عادت مسند میں بیٹھا ہوا تھا بہاء الدولہ تخت پر بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص خلیفہ کو تلوار سے تلے سے اٹھا کر کپڑے میں لپیٹ کر حکومت کے خزانچی کے پاس لے گئے لوگ لوٹ کھسوٹ میں مشغول ہو گئے اصل حقیقت اس واقعہ کی کسی کو پتہ نہیں تھا تاکہ دیکھنے والوں نے کہنا شروع کر دیا کہ یہ بہاء الدولہ کا کام ہے جب سب لوٹ مار کی گئی کہ اندازہ خلیفہ کے سامان کو بھی لوگوں نے نہیں چھوڑا حریم ظلم ہے کہ بہت سے فضلاء اور سرداروں کے کپڑے بھی لوٹ لئے گئے گویا قیامت بپا تھی۔ بہاء الدولہ گھر لوٹا اس نے اشراف کو جمع کر کے انہیں گواہ بنا کر ایک تحریر لکھی کہ خلیفہ طائع نے خلافت سے دستبرداری دے کر القادر باللہ کو خلیفہ بنا دیا تو منبروں میں اس کا اعلان کیا گیا دیلم کے لوگوں نے بہاء الدولہ سے تعلق توڑ دیا القادر باللہ کی بیعت کا جلد مطالبہ کیا جن حالات کی تنگی کی وجہ سے دیلم نے خطبہ نہیں پڑھا۔

اللھم اصلح عبدک وخلیفتک القادر باللہ

اے اللہ اپنے بندے اور خلیفہ القادر باللہ کی اصلاح فرما اس کے بعد تمام سرداران کی رضامندی سے بیعت لی گئی کسی نے اختلاف نہیں کیا۔

بہاءالدولہ نے دارالخلافہ کی تمام چیزوں کو گھر منتقل کرنے کا حکم دیا پھر عام و خاص کو دارالخلافہ لوٹنے کی اجازت دیدی۔ لوگوں نے دارالخلافہ کو اکھاڑ کر اس کی پوری عمارت کو تہس نہس کر کے رکھ دیا۔

سابق خلیفہ نے اپنے دور حکومت میں موجودہ خلیفہ القادر باللہ کو تلاش کروایا تھا۔ جس کی وجہ سے قادر باللہ بغداد چھوڑ کر بطیحہ چلے گئے تین سال تک وہیں رہا اب دشمنوں نے اس کی بیعت منعقد ہونے تک بغداد میں داخل ہونے سے روک دیا۔ کافی کوششوں کے بعد ان کو راضی کرلیا تب قادر بغداد میں داخل ہوئے اور دوسرے روز جلسہ عام کیا۔ جس میں لوگوں نے انہیں مبارکباد دی اور مدح اور قصیدہ خوانیاں خوب ہوئیں یہ معاملہ شوال کے آخری عشرہ میں ہوا اس کے بعد قادر نے بہاءالدولہ پر خلعت کی اپنے دروازے کے باہر کا سارا علاقہ اس کے سپرد کیا خلیفہ قادر باللہ اس زمانے کے اچھے خلفاء ہوتے ہوئے عبادت سے تھا اور خدا میں دل کھول کر خرچ کرنے والا تھا عقیدہ اہل سنت کا حامی تھا۔ محدثین کرام کے فضائل پر ایک قصیدہ لکھا یہ قصیدہ محدثین کی مجلس میں ہر جمعہ کو جامع مہدی میں سنایا جاتا تھا لوگ اس کو سننے کے لئے جمع ہوتے سابق مہدی کے چند اشعار ذکر کئے جاتے ہیں کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

(۱) .. ہر ہونے والے کام کے لئے تقدیری فیصلہ ہو چکا ہے اور ہر شخص اپنے مقدور سے رزق کا ضامن ہو چکا ہے۔

(۲) تم صرف اپنی ضرورت کی فکر کرتے ہو دوسرے کی ضرورت کی فکر نہیں کرتے تم بچے کو آفت سے محفوظ سمجھتے ہو۔

(۳) تم دنیا اور دینداروں کے تغیر حالات کو نہیں دیکھتے ہو۔ اے خیانت کرنے والے اپنی بھلائی کی فکر کر۔

(۴) کان کھول کر سن لو جس دنیا کو جمع کرنے کی فکر میں تم لگے ہوئے ہو یہ دنیا تمہارے آباؤ اجداد کے ہاں بھی رہی ہے تم تو دوسروں کے لئے جمع کر رہے ہو۔

(۵) اے دنیا کے آباد کرنے والے یہ تمہارا گھر عارضی ہے جس میں موت کے ساتھ کوئی نہیں رہا۔

(۶) موت کی حقیقت سے تم خوب واقف ہو پھر بھی اس کی یاد سے غافل ہو۔

(۷) موت ایک ایسی چیز ہے جو بغیر خیال کئے بلا اجازت انسان کے پاس پہنچ جاتی ہے۔

اس سنہ میں تیرہ ذوالحجہ عید غدیر خم کے موقع پر روافض اور اہل سنت کے درمیان بڑی لڑائیاں ہوئیں جس میں بہت سے افراد ہلاک ہو گئے آخر باب البصرہ والے غالب آگئے انہوں نے بادشاہ کے جھنڈوں کو جلادیا۔ جن لوگوں پر آگ لگانے کا الزام تھا ان میں سے بعض کو قتل کردیا۔ عبرت کے طور پر انہیں پلوں پر لے جا کر سولی پر لٹکا دیا گیا۔

اس زمانہ میں مکہ میں ابو الفتوح الحسین بن جعفر العلوی کا ظہور ہوا جس نے خلیفہ ہونے کا دعویٰ کیا اور راشد باللہ نام رکھا مکہ کے باشندے اس کی طرف مائل ہو گئے ایک شخص نے وصیت کرتے ہوئے بہت سے دینار چھوڑے تھے اس نے کچھ شہری مقام درست کیا گلے میں تلوار لٹکا کر اس کے ذوالفقار ہونے کا دعویٰ کیا ہاتھ میں چھڑی اٹھا کر دعویٰ کیا کہ یہ آپ علیہ السلام کی ہے۔

اس کے بعد عرب کی مدد حاصل کرنے کے لئے اس نے رملہ کا رخ کیا انہوں نے اس کا شاندار استقبال کیا زمین کو بوسہ دیا پھر امیر المومنین کہہ کر اسے سلام کیا یہاں پر اس نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا۔ ادھر مصر کے عزیز نے جو اپنے والد کی وفات کے بعد یہاں کا حکمران تھا اس کا زور توڑنے کے لئے شام کی طرف فوج بھیجی اور کئی جماعتوں کے ذریعے وہاں پر جو عرب لوگوں کا امیر تھا اس کو بڑا مال بطور رشوت دے کر قابو کیا اسی طرح حجاز و عرب کی طرف بھی جماعتیں روانہ کیں مکہ پر ایک امیر مقرر کر کے اسے بھی بڑا مال بھیجا اس نے ان کی مدد سے حالات پر قابو پایا ملحد راشد کی جماعت منتشر ہو گئی ایک ایک کر کے سب نے ساتھ چھوڑ دیا۔

مشہور لوگوں کی وفات

محمد بن الحسن بن مہران: یہ محمد بن حسن بن مہران ابوبکر المقری ہیں اس سال شوال میں چھیاسی سال کی عمر میں وفات پائی یہ ان

ابوالحسن عامری کی وفات ہوئی کسی نے احمد بن حسین کو خواب میں دیکھا ان سے پوچھا اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا جواب دیا اللہ نے ابوالحسن عامری کو میرے پاس کھڑا کر کے فرمایا میں نے ان کی وجہ سے تمہاری مغفرت فرما دی۔

عبیداللہ بن احمد بن معروف ...... یہ عبیداللہ بن احمد بن معروف ابو محمد ہیں جو بغداد کے قاضی القضاۃ تھے ابن صاعد سے احادیث روایت کی ہے کہ ان سے خلال ازہری وغیرہ نے روایت کی ہے کہ یہ علماء ثقات میں سے تھے عقلمند ہوشیار خوبصورت عمدہ لباس زیب تن کرتے تھے دنیا سے اعراض تھے ۶۵ سال کی عمر میں وفات پائی ابو احمد الموسوی نے پانچ تکبیریں کہہ کر نماز جنازہ پڑھائی پھر ان کے لڑکے نے جامع المنصور میں چار تکبیریں کہہ کر نماز جنازہ پڑھائی اپنے گھر میں دفن کیے گئے اللہ ان کی لغزشوں کو معاف فرمائے۔

جوہر بن عبداللہ ...... یہ جوہر بن عبداللہ قائد ہیں جو قاہرہ کے بانی تھے استاد کے لقب سے مشہور ہیں کافور اخشیدی کی وفات کے بعد مصر پر قبضہ کیا معز فاطمی نے ان کو ۳۵۸ھ ربیع الاول میں مصر روانہ کیا اسی سال شعبان میں ایک لاکھ لشکر کے ساتھ صندوق کے ہمراہ مصر میں پہنچے مصر کے باشندوں نے ان کا مقابلہ کیا لیکن شکست کھا گئے انہوں نے ان کو امن دیا۔ بارہ شعبان بروز منگل قاہرہ کی جگہ پر اترے اسی رات دونوں محلوں کی بنیاد رکھی آنے والے جمعہ میں عباسی کے بجائے معز کا نام خطبہ میں پڑھا اسی طرح اذان میں حی علی خیر العمل کہنے کا حکم دیا لوگوں نے حسن اخلاق کا مظاہرہ کیا جمعہ کے روز وزیر ابن الفرات قاضی کے ساتھ بیٹھ کر مصر کی تشکیل میں بہت کوشش کی۔ جامع ازہر کی تعمیر سے جمعہ فارغ ہو گئے اس میں ۳۶۱ھ میں خطبہ پڑھا گیا اور یہ آج جامع ازہر کے نام سے مشہور ہے۔

اس کے بعد جوہر نے جعفر بن فلاح کو شام بھیجا اس نے اس پر قبضہ کر لیا پھر ۳۶۲ھ میں جوہر نے اپنے آقا معز فاطمی کو مصر بلوایا چنانچہ اس کا قیام مصر والے محلوں میں ہوا اس کا مرتبہ بلند ہوتا رہا حتی کہ اسی سال وفات پائی اس کے بعد اس کی جگہ اس کے بیٹے حاکم بنے جو سب سے بڑے حسین تھے ابن خلکان کہتے ہیں کہ ۴۰۱ھ میں اپنے عہدہ پر فائز رہے جن کے ہاتھ قتل ہوئے اس کے خیال میں یہ شاعر عبدالعزیز بن یوسف ہیں جو البیان اور المعانی اور الاعلام کے مصنف ہیں اس کے علاوہ دیگر تصانیف ہیں قاضی ابن کمال الحسن علی بن محمد اتمانی نے اس کی تردید میں کتاب لکھی ہے۔

واقعات ۳۸۲ھ

اسی سال ماہ محرم کو وزیر ابوالحسن علی بن محمد الکوکبی نے جو ابن المعلم سے مشہور اور بادشاہ پر غالب تھا کرخ وغیرہ کے ماتمیوں کو عاشورہ (یعنی نوحوں کا انعقاد اور راستوں کو بند کرنے کا کام کرنا) سے روک دیا چنانچہ انہوں نے عمل کیا ابن المعلم اہل سنت سے تعلق رکھتا تھا اس نے اعلان کیا کہ ابن معروف کے عہدہ عدالت میں ثابت ہونے والے گواہوں کی گواہی قبول نہ کی جائے انہوں نے اس سلسلہ میں بہت مال خرچ کیا تھا اس موقع پر بھی انہوں نے کچھ مال جمع کر کے اس کو دیا اس کے بعد اس نے یہ اعلان واپس لے لیا۔

اسی سال جمادی الآخرۃ میں لشکریوں نے بہاء الدولہ کے پاس اس وزیر کے خلاف شکایت کی اپنے گھروں سے نکل کر باب الشماسیہ کے قریب خیمہ زن ہو گئے بہاء الدولہ نے مسلسل ان کے بارے میں گفتگو کرتے رہے وزیر نے ان سے بڑا سخت مقابلہ کیا لیکن بعض لوگوں کے مشورہ پر کر دی سے گلا گھونٹ کر اسے قتل کر دیا محرم میں اسے دفن کیا گیا۔

اسی زمانہ میں رجب میں خلیفہ القادر نے سابق خلیفہ الطائع کو دار الخلافہ کے ایک کمرے میں ٹھہرانے کا انتظام کیا اپنے پاس آنے والے تحائف خوشبو وغیرہ کھانے پینے کی اشیاء سب میں سے اس کو دینے کے لئے کہا لیکن اس نے دینے میں کمی کی خلیفہ نے دوسرے شخص کو مقرر کیا اسی کمرہ میں سابق خلیفہ کی وفات ہوئی۔

اسی سال شوال میں خلیفہ قادر کے گھر میں بچے کی ولادت ہوئی اس کا نام ابوالفضل محمد بن احمد القادر باللہ رکھا۔ اپنے بعد اس کو ولی عہد بنا کر اس کا لقب الغالب باللہ رکھا لیکن ایسا نہ ہوا۔

اسی سال بغداد میں غلے کی گرانی اتنی ہوئی کہ ایک رطل روٹی چار درہم اور ایک اخروٹ ایک درہم میں ملنے لگی۔ اسی سال والی مصر العزیز ابو منصور علوی کے کہنے سے حاجیوں کے آنے جانے کی حفاظت کے انتظامات کئے گئے اور حرمین سے لے کر کوفہ تک خطبہ میں العزیز کا نام لیا گیا خلیفہ کے خطبہ کے بعد یہ ہوتا رہا۔

خواص کی وفات

محمد بن الیاس کے حالات (۱)۔۔۔ یہ محمد بن الیاس ابن محمد بن زکریا بن یحییٰ بن معاذ ابوعبداللہ الخزاز ابن حیویہ سے مشہور تھے بغوی، ابن صاعد اور بہت سے لوگوں سے احادیث سنی۔ دارقطنی نے ان پر کچھ اعتراضات کئے ہیں۔ بڑے بڑے حضرات نے ان سے احادیث کا سماع کیا۔ ثقہ تھے دیندار تھے۔ بہت بڑی بڑی کتابیں ہاتھ سے نقل کیں۔ اسی سال ربیع الاول میں نوے سال کے قریب عمر پا کر وفات پائی۔

ابواحمد العسکری۔۔۔۔ یہ ابواحمد العسکری الحسن بن عبداللہ بن سعید تھے لغت، نحو، ادب اور نوادر کے امام تھے اس موضوع پر مفید کتابیں لکھیں جیسے التصحیف وغیرہ۔ صاحب بن عباد ان کی ہم نشینی کو بہت پسند کرتے تھے۔ ایک بار اسی شوق میں عسکر پہنچ کر ان سے ملاقات کی۔ ابواحمد نے ان کا بڑا اکرام کیا ان سے شعروں کا تبادلہ کیا۔ ابن خلکان کے قول کے مطابق اسی سال ان کی وفات ہوئی۔ ابن الجوزی کے قول کے مطابق سن ۳۸۷ھ میں وفات پائی جیسا کہ عنقریب آئے گا۔

واقعات ۳۸۳ھ

اسی سال خلیفہ قادر باللہ نے مسجد حربیہ کی تعمیر کی اور اس پر غلاف چڑھانے کا حکم دیا اور پھر خطیبوں اور دیگر معاملات میں اس کے ساتھ جامع مسجد جیسا معاملہ کیا جائے۔ خلیفہ نے یہ حکم ان کے علماء سے ان کے جواز کا فتویٰ لینے کے بعد دیا۔

خطیب بغدادی کا قول ہے کہ بغداد میں جمعہ کی نماز مدینہ مسجد، مسجد رصافہ، مسجد دارالخلافہ، مسجد براثا، مسجد قطیعہ ام جعفر میں ہوتی تھی پھر سن ۴۵۱ھ میں مسجد براثا میں یہ عمل موقوف کر دیا گیا۔

اسی زمانہ میں جمادی الاولیٰ میں بہاؤالدولہ مشرف الدولہ کی بنائی ہوئی تعمیر سے فارغ ہوا اسی سال اس کا افتتاح کیا گیا اس موقع پر اس جگہ کو خوب سجایا گیا۔ اسی سال جمادی الثانی میں وسیع پیمانے پر ترکوں کی حالت خراب ہوگئی کھانے پینے کی گرانی بھی بہت ہوگئی انہوں نے بہاؤالدولہ سے رابطہ کیا تو اس نے ان کی ضرورتوں کو پورا کر دیا۔

سال رواں ہی میں حضرت خلیفہ نے بہاؤالدولہ کی لڑکی سکینہ سے ایک لاکھ دینار مہر مقرر کر کے نکاح کیا۔ بہاؤالدولہ کی طرف سے نکاح کے وکیل ابو احمد الموسوی تھے لیکن شب عروسی سے پہلے ہی اس عورت کا انتقال ہو گیا۔

اسی سال وزیر ابونصر سابور بن اردشیر نے کرخ میں ایک مکان خرید کے اس کی تعمیر کرائی کافی کتب خرید کر اس میں رکھ دیں۔ فقہاء کے مطالعہ کے لئے وقف کر دیا۔ میرے خیال میں فقہاء کے نام پر وقف ہونے والا پہلا مدرسہ ہے یہ نظامیہ سے بہت پہلے کا ہے۔ اسی

---

(۱) ۱۲۲/۳ شذرات الذهب ۱۰۳/۳

سال ہی کے اختتام پر مہنگائی بہت ہوئی لوگوں کی حالت بہت خراب ہوگئی کہ وہ فاقوں پر گزر بسر کرنے لگی

خواص کی وفات

احمد بن ابراہیم: ...... یہ احمد بن ابراہیم بن حسن بن شاذان بن حرب بن مہران ابو بکر البزاز ہیں بغوی، ابن صاعد، ابن ابی داؤد، ابن درید وغیرہ سے انہوں نے متعدد احادیث کا سماع کیا یہ ثقہ ثبت اور صحیح سماع کرنے والے کثرت سے احادیث بیان کرنے والے محقق شخص تھے اسی سال پچاسی سال کی عمر میں وفات پائی۔

واقعات ٣٨٢ھ

اس سال بغداد میں فتنہ پروروں کا بہت زور ہوگیا دن رات لوگوں کا مال لوٹتے اور چوروں کی بہت زیادہ بہتات تھی بہت سے مقامات پر آگ لگادی۔ بازاروں سے لوگوں کے اموال جائیداد غارت کر لئے گئے پولیس ان کو بہت تلاش کرتی رہی لیکن سراغ تک نہ لگا سکی انہوں نے اپنی کاروائیاں اسی طرح لوگوں کو قتل کرکے عورتوں بچوں کو لوٹنا جاری رکھا لیکن جب معاملہ حد سے بڑھ گیا تو بہاء الدولہ خود ان کی تلاش میں نکلا اس وقت وہ فرار ہو کر کسی دوسرے علاقے میں چلے گئے تب جا کر لوگوں نے سکون کا سانس لیا میرا خیال یہ ہے کہ یہ واقعات انہوں نے احمد الدولہ سے نقل کئے ہیں یا احمد الدولہ بھی ان ہی میں سے تھا۔ سال رواں میں ذیقعدہ میں الشریف الموسوی کو اس کے دونوں لڑکوں سمیت طالبیین کی نقابت سے معزول کر دیا گیا۔

اسی سال عراقیوں کو حج پر جانے کا موقع نہ ملا جب وہ ... تو ان کو راستے میں روک دیا گیا۔ عالیین نے الاصیفر الاعرابی نے کہا کہ خلیفہ نے ہمیں گھاس کے دینار دیئے ہیں اب یا تو تم ادا کرو ورنہ ہم تم سب کو حج سے روک دیں گے چنانچہ انہوں نے حاجیوں اور دوسرے لوگوں کو ... حج ترک کیا لوگ افسوس کے ساتھ واپس آگئے اسی سال شام و یمن والوں میں سے حج بھی کسی نے نہ کیا صرف مصر کے کچھ مغربی باشندوں نے حج کیا۔

اسی سال عرفہ کے دن الشریف ابو الحسین الزینبی نے محمد بن علی بن ابی تمام الزینبی کو عباسیوں کا نقیب بنایا تو قضاۃ اور شہود کی موجودگی میں عہد نامہ پڑھ کر سنایا گیا۔

خواص کی وفات

ابراہیم بن ہلال: ...... یہ ابراہیم بن ہلال بن ابراہیم بن زہرون بن حبون ابو اسحاق الحرانی ہیں خلیفہ اور معز الدولہ کے خطوط لکھتے رہے وہ اپنے دین صابی پر قائم رہے اس کے باوجود رمضان کے روزے رکھتے۔ زبانی قرآن کی تلاوت کرتے بلکہ کچھ حصہ انہوں نے یاد کر لیا تھا اپنے رسائل میں قرآنی آیات استعمال کرتے اسلام لانے کی بہت زیادہ ترغیب دی گئی لیکن اسلام قبول نہ کیا ان کے بہت سے اشعار ہیں۔ ... مذہب میں اسی سال شوال میں وفات پائی الشریف رضی نے ان کا مرثیہ کہا جب ان پر اعتراض ہوا تو کہا میں نے ان کے فضائل کا مرثیہ کہا ہے درحقیقت ان میں یہ فضائل تھے نہ کہ ان کے جسم کے۔

عبداللہ بن محمد: ...... یہ عبداللہ بن محمد بن نافع بن مکرم ابو العباس البستی الزاہد ہیں میراث میں بہت زیادہ دولت ملی تو سب خیر کے کاموں میں خرچ کر دی بہت بڑے عابد تھے کہا گیا کہ ستر سال تک دیوار سے ٹیک نہیں لگائی نہ تکیہ پر سر رکھا پیدل حج کیا ... بیت المقدس میں ...

تک قیام کیا پھر مصر بلاد مغرب چلے گئے وہاں سے حج کیا اس کے بعد بیت المقدس آکر بقیہ تمام مال راہ خدا میں خرچ کر دیا۔

وفات کے وقت گھبراہٹ کے آثار ظاہر کئے ان سے جب پوچھی گئی تو جواب دیا کہ مجھے خطرناک امور نظر آ رہے ہیں۔ ماہ محرم میں وفات پائی وفات کی رات ایک عورت نے اپنی مری ہوئی ماں کو خواب میں اچھے کپڑے سے زیب و زینت کی حالت میں دیکھا عورت نے والدہ سے عمدگی کی وجہ پوچھی تو جواب دیا آج ہمارے ہاں محمد بن ابراہیم [illegible] کے آنے کی خوشی میں ہم نے یہ زیب تن کیا۔

علی بن عیسیٰ بن عبیداللہ یہ علی بن عیسیٰ بن عبیداللہ ابو الحسن النحوی ہیں جو رمانی سے مشہور ہیں ابن درید سے روایت کی ہے لغت، منطق، کلام کے ماہر تھے ایک بہت بڑی تفسیر لکھی ابن معروف کے پاس گواہی دی تو انہوں نے قبول کر لی تنوخی، جوہری نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

ابن خلکان کا قول ہے کہ رمانی واسط کے قصر الرمان کی طرف منسوب ہے اٹھاسی سال کی عمر میں وفات پائی۔ ابو علی فارسی کی قبر کے پاس شونیزیہ قبرستان میں دفن کئے گئے۔

محمد بن عباس بن احمد بن فرات۔ یہ محمد بن احمد بن فرات ابو الحسن الکاتب ہیں محدث ثقہ امین تھے خطیب کا قول ہے یہ ثقہ کتب کثیرہ کے مصنف تھے اپنے زمانہ میں سب سے زیادہ روایتیں جمع کیں ایک سو تفسیریں اور سو تاریخیں تھیں۔ اٹھارہ صندوق کتابوں کے بھرے ہوئے چھوڑ کر وفات پائی چند کتب کے علاوہ جو ادھر ادھر سے آئی تھیں تمام کتابیں اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی تھیں حافظ بہت صحیح تھا اس کے باوجود ایک باندی کے لکھے ہوئے کو اصل کے ساتھ ملا کر دیکھتی تھی اعتماد ان پر ہوتا تھا۔

محمد بن عمران بن موسیٰ بن عبیداللہ۔ محمد بن عمران بن موسیٰ بن عبیداللہ ابو عبیداللہ الکاتب ہیں جو ابن المرزبان سے مشہور تھے بغوی، ابن درید وغیرہ سے روایت کی۔ اچھی پسندیدہ آداب کے مالک تھے اچھے مختلف فنون میں کتب کثیرہ کے مصنف تھے۔ کتاب تفضیل الکلاب علی کثیر ممن لبس الثیاب (کتوں کی فضیلت بہت سے شریف لوگوں پر) بھی ان کی تصنیف ہے مشائخ ان کے پاس آیا جایا کرتے اور رات قیام کیا کرتے۔ عضدالدولہ سلام کے لئے ان کے گھر کے سامنے سے گزرتا تو ان کے گھر کے دروازہ پر ان کا انتظار کرتا۔ ابو علی فارسی کا قول ہے کہ یہ دنیا کی خوبیوں میں سے ایک خوبی ہے عتیقی کا قول ہے کہ یہ ثقہ تھے ازہری نے اس کا انکار کیا۔ ابن الجوزی نے ان کے کاذب ہونے کا انکار کیا ہے البتہ تشیع و اعتزال کی طرف مائل تھے۔ سماع و اجازت میں فرق نہیں کرتے تھے کل عمر اسی سال کی۔

واقعات ۳۸۵ھ

اسی سال ابن رکن الدولہ مؤید الدولہ نے ابو العباس احمد بن ابراہیم الضبی کو وزیر بنایا ان کا لقب الکافی تھا یہ تقرری مشہور وزیر اسماعیل بن عباد کی وفات کے بعد عمل میں آئی۔

اسی سال بہاء الدولہ نے قاضی عبدالجبار کو گرفتار کیا گیا اور مال ان سے جرمانہ کے طور پر وصول کیا گیا ایک ہزار سبز چادریں ایک ہزار عمدہ کپڑے تھے۔ انہوں نے اس سے پہلے اس کے بعد حج نہیں کیا اس کے بعد عراق چلے گئے اس زمانہ میں حرمین میں خطبوں میں فاطمیین کا نام لیا گیا۔

الصاحب بن عباد۔ یہ ابو القاسم اسماعیل بن عباد بن عباس بن احمد بن ادریس الطالقانی وزیر ہیں جو الکافی کے لقب سے مشہور ہیں۔ مؤید الدولہ بن رکن الدولہ بن بویہ کے وزیر تھے ان میں علم و فضیلت، سیادت، علماء فقراء پر خرچ کرنے کا جذبہ تھا اہل علم کے لئے سالانہ بغداد پانچ ہزار دینار بھیجا کرتے تھے۔ ادب کے ماہر تھے کئی فنون پر انہوں نے کتابیں تصنیف کیں۔ متعدد کتب سے استفادہ کیا جو چار سو اونٹوں پر لادی جاتی تھیں۔ یہ پہلے

وزراء میں ان جیسا بلکہ ان کے قریب قریب ان صفات کا حامل کوئی وزیر نہیں تھا۔

ان کی یہ حکومت ایک سو تیس سال چند ماہ رہی اس دوران انہوں نے ذاتی کچھ حسن تدبیر سے مؤید الدولہ اور اس کے بیٹے فخر الدولہ کے لئے کئی ہی قلعے فتح کیے علوم شرعیہ سے محبت فلسفہ علم مناظرہ وغیرہ سے نفرت کرتے تھے۔ ایک بار دست ہو گئے بیت الخلاء سے نکلتے وقت ہر بار صفائی کرنے والوں کے خیال سے دس درہم رکھ دیتے وہ ان کی بیماری کی زیادتی کی دعا کرنے لگے صحت یاب ہونے کے بعد فقراء کو گھر سے لوٹنے کی اجازت دے دی۔ جس میں صرف پچاس ہزار دینار کا سونا تھا۔ بڑے بڑے مشائخ سے احادیث کا سماع کیا مسند میں پڑھی جاتی تھیں ایک بار ان کے لئے املاء حدیث کا انتظام کیا گیا۔ آنے والوں کا رش ہو گیا بڑے بڑے امراء مجلس میں شریک ہوئے مجلس میں جانے کے وقت فقہاء کا لباس زیب تن کیا گناہوں سے توبہ کی لوگوں کو واسطہ فرما پیدا ہونے کے دن سے آج تک اپنے آباؤ اجداد کے مال سے ضرورت پوری کرتا ہوں [illegible] اپنے ساتھ شریک کرتے ہیں لیکن کھانے میں ان کے ساتھ شریک نہیں ہوتا گھر میں بیت المال کے تمام سے ایک فیصلہ [illegible] ہوئی تو [illegible] علماء سے املاء کے وقت رش کی وجہ سے لوگوں تک آواز پہنچانے کے لئے ایک جماعت مقرر کی اس دن املاء حدیث کی مجلس میں قاضی عبدالجبار سے علاوہ بڑے بڑے فضلاء، سادات، فقہاء اور محدثین عظام شریک ہوئے تھے۔ قزوین کے قاضی نے ان کے پاس چند بہترین کتابوں کا مجموعہ ہدیۃً بھیجا ان کے ساتھ دو شعر بھی لکھ کر بھیجے جن کا ترجمہ درج ذیل ہے:

(۱) عمید کافی الکفاۃ کا غلام ہے یہ تمام جو تم میں بڑے بزرگ ہیں۔

(۲) انہوں نے بہت اونچی [illegible] کی خدمت کی ہے۔ ایسی کتابوں کے ذریعے جو اصل [illegible] حسن سے علم [illegible] ہیں۔

جب وہ کتابیں صاحب عباد کے پاس پہنچیں ان میں سے ایک تو لے لی بقیہ کتاب واپس کر دیں، یہ شعر بھی لکھ دیئے

(۱) ہم ایک کتاب قبول کرتے بقیہ اسی وقت واپس کر دیں۔

(۲) میں زیادتی کو غنیمت نہیں سمجھتا اس لئے کہ [illegible] دینے کے بجائے لینا ہے۔

ایک بار شراب کی مجلس میں بیٹھے تھے ساقی نے ان کو بھی شراب کا گلاس پیش کیا اتنے میں ایک خادم نے کہا کہ یہ حرام ہے انہوں نے دلیل پوچھی انہوں نے جواب دیا [illegible] انہوں نے پوچھا کس پر کروں اس نے کہا لانے والے پر انہوں نے کہا یہ جائز ہے اس نے کہا [illegible] انہوں نے کہا جانوروں کے ساتھ اس طرح کرنا جائز ہے پھر اس شراب کے گرانے کا حکم دیا ساقی سے کہا کہ آج کے بعد میرے گھر میں [illegible] اس سے کچھ نہیں پوچھا۔

ایک دن وزیر ابو الفتح نے ابن ذی الکفایتین کو وزیر بنایا تھا پھر ایک وقت اس نے مؤید الدولہ کی وزارت سے معزول کرا کے ان کی جگہ پر خود کام کرنا شروع کر دیا ایک مدت تک کام کرتا رہا ایک روز وہ اپنے دوستوں کے ساتھ خوش گپیوں میں مشغول تھا انتہائی خوشی کی حالت میں تھا ہر قسم کی اشیاء اور سامان کا اس مجلس میں انتظام کیا گیا اس وقت چند اشعار کہے گانے والے بہت عمدہ آواز و انداز سے گا رہے تھے یہ پوری خوشیوں اور مسرت سے سرشار تھے ان کے اشعار کا ترجمہ درج ذیل ہے:

(۱) میں نے اپنے [illegible] اور بلندی والوں کو بلایا جب وہ لوگ جمع ہو گئے تو میں نے پیالہ [illegible]۔

(۲) میں نے اپنی [illegible] ہوئی جوانی کو کہا آ [illegible] یہی خوشی کا وقت ہے۔

(۳) جب انسان کو امیدیں حاصل ہو جائیں تو اس کے بعد انسان جلدی سے ان سے [illegible] نہیں ہوتا۔

پھر اپنے ساتھیوں سے کہا کہ صبح مجھے شراب پیش کرنا اتنی [illegible] اپنے کمرہ میں سونے کے لیے چلا گیا [illegible] سے پہلے ہی مؤید الدولہ نے اس [illegible] گرفتار کر [illegible] آنے والی [illegible] پر قبضہ کر لیا [illegible] عبرت [illegible]۔

ابن الجوزی نے ذکر کیا ہے کہ ابن عباد نے مرض الوفات میں فخر الدولہ [illegible] ابن عباد سے [illegible] امور کے بارے میں وصیت [illegible] صرف ایک وصیت ہے جو تمہیں آپ سے [illegible] جو وزراء [illegible] انہیں تبدیل نہ کریں [illegible] تبدیل نہ کرنے کی صورت میں [illegible] آخر تک تمام [illegible] آپ کی طرف منسوب ہوں گی تبدیل کرنے کی صورت میں اسے پہلے کی تمام

[illegible] کی طرف ہوگی لیکن میری خواہش ہے کہ تمام چیزیں آپ کی طرف منسوب ہوں اگرچہ یہ مشہور ہے [illegible] ان کی وفات ۲۴ صفر جمعہ کی شب ہوئی۔

ابن خلکان کا قول ہے کہ وزراء میں سب سے پہلے ان کو صاحب کہا گیا بعد میں دوسرے وزراء کو بھی صاحب کہا گیا یہ وزیر ابوالفضل کے [illegible] کی وجہ سے ان کو صاحب کہا گیا پھر دوسرے وزراء کو بھی صاحب کہا جانے لگا۔

صابی نے اپنی کتاب التاجی میں لکھا ہے کہ مؤید الدولہ کے بچپن کے ساتھی ہونے کی وجہ سے مؤید الدولہ نے ان کا نام صاحب رکھا جب مؤید الدولہ بادشاہ بنا تو اس نے ان کو وزیر بنایا اور ان کا یہ نام باقی رکھا پھر یہ صاحب ہی سے مشہور ہو گئے اس کے بعد دوسرے وزراء کو بھی صاحب کہا گیا۔

ابن خلکان نے ایک قصہ میں ان کے مکارم جمیلہ اور فضائل کا ذکر کیا ہے کہ ان کے بارے میں تعریفی کلمات کا ذکر کیا ان کی تصانیف بھی ذکر کی ہیں جن میں سے سات جلدوں پر مشتمل ایک کتاب کا ذکر کیا ہے جس میں لغت کے اکثر الفاظ آ گئے ہیں۔ ان کے اشعار میں سے شراب پر دو شعر نقل کئے ہیں۔

(۱) شیشہ شراب دونوں باریک ہیں دونوں کے ایک جیسا ہونے کی وجہ سے معاملہ گڈمڈ ہو گیا۔
(۲) گویا وہ شراب ہے پیالہ نہیں اور گویا وہ پیالہ ہے شراب نہیں۔

ابن خلکان کا قول ہے کہ انسٹھ سال کی عمر کے قریب رے میں ان کی وفات ہوئی اور اصفہان منتقل کیا گیا۔

الحسن بن حامد یہ حسن بن حامد ابو محمد الادیب ہیں یہ شیعہ تھے اور اخلاق حسنہ کے مالک تھے۔ امام ابو علی بن محمد بن سعید الموصلی سے روایت کی ہیں ان سے صوری نے روایت کی ہیں صدوق تھے انہوں نے ہی بغداد آنے کے موقع پر متنبی کو ٹھہرایا تھا اور [illegible] متنبی نے ان کی [illegible] کی تعریف کرتا ہوں کہ تمہاری تعریف ضرور کرتا ایک زبردست شاعر تھا ان کے اشعار میں سے ایک قطعہ درج ذیل ہے:

(۱) میں نے زندگانی سے اپنی دونوں کا انتظار کئے بغیر جلدی ہی حاصل کر لیں۔
(۲) میں اپنی ضرورتوں کو اس طرح حاصل کرنے والا نہیں ہوں جب بھی ان کے حاصل کرنے کے لئے ان کی قیمتیں جمع ہو جاتی ہیں اسی وقت انہیں حاصل کرتا ہوں۔

ابن شاہین الواعظ کے حالات [1] یہ عمر بن احمد بن عثمان بن محمد بن ایوب بن ازداد ہیں ابو حفص سے مشہور ہیں۔ متعدد محدثین سے حدیث کا سماع کیا ابو [illegible] سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ ثقہ تھے مشرقی بغداد کی جانب رہتے تھے ان کی بہت سی تصانیف ہیں ان میں سے ایک کتاب تفسیر سوا ہزار جزء پر مشتمل ہے [illegible] ستاسی سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔

الحافظ الدارقطنی [2] یہ علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن دینار بن عبداللہ الحافظ الکبیر ہیں اپنے زمانہ میں اس سے پہلے [illegible] کے علوم سے [illegible] علم حدیث کے امام ہیں۔ [illegible] ان کے درمیان [illegible] [illegible] [illegible] حقیقت [illegible] ان کی کتاب مشہور ہے [illegible] کتاب [illegible] علل [illegible] [illegible] [illegible]

---

[1] المنتظم [illegible] ۱۸۲/۷ [illegible]

[2] [illegible] ۴۱-۱۹۸ [illegible]

ہے اس جیسی کتاب لکھنا تو درکنار اس کو سمجھنا بھی ہر شخص کی بات نہیں البتہ حدیث کا منفرد حافظہ رکھنے والا امام ہوا اور قوی شخص ہی اسے سمجھ سکتا ہے۔ ان کے علاوہ بھی ان کی متعدد تصانیف ہیں جیسے "المعروف فی الاجلة" وغیرہ۔ دار قطنی بچپن ہی سے بڑے ذہین قوت حافظہ کے مالک تھے۔ صحت حکم اور علوم کا مستند سمجھے جاتے تھے۔

ایک بار اسماعیل صفار لوگوں کو حدیث لکھوا رہے تھے دار قطنی حدیث کا جز لکھ رہے تھے کسی نے ان سے کہا کہ آپ تو صحیح طور پر سن ہی نہیں سکتے پھر بھی آپ لکھ رہے ہیں دار قطنی نے جواب دیا لکھنے کے معاملے میں میری سمجھ آپ کی سمجھ سے اچھی ہے پھر اس شخص نے سوال کیا اب تک شیخ نے کتنی حدیثیں لکھوا دی ہیں دار قطنی نے جواب دیا کہ شیخ نے اٹھارہ احادیث لکھوائی ہیں پھر اول تا آخر تمام احادیث متن اور سندوں کے ساتھ حرف بحرف سنا دیں اس پر لوگوں کو بڑا تعجب ہوا۔ حاکم ابو عبداللہ نیسا پوری کا قول ہے کہ دار قطنی جیسا عظیم الشان انسان میں نے نہیں دیکھا۔

ابن الجوزی کا قول ہے کہ دار قطنی حدیث قرآت لغت نحو فقہ شعر تمام علوم کے امام تھے عادل بھی تھے عقیدہ بھی درست تھا سات ذیقعدہ منگل کے دن وفات پائی کل عمر ستر سال ۷۹ دن کی ہوئی وہ معروف کرخی کے قبرستان میں دفن کئے گئے۔

ابن خلکان کا قول ہے کہ دار قطنی کے ابو مصر کے سفر کے موقع پر کافور کے وزیر ابو الفضل جعفر بن خنزابہ نے ان کا بڑا اکرام کیا انہوں نے اور حافظ عبدالغنی نے ان کی مسند کی تکمیل کے سلسلہ میں ان کی بڑی مدد کی چنانچہ اسی وجہ سے دار قطنی کو کافی مال مل گیا۔ دار قطنی بغداد کے ایک محلہ دار القطن کی طرف منسوب ہے۔ عبد الغنی بن سعید المصری کا قول ہے کہ علی بن المدینی موسیٰ بن ہارون اور دار قطنی کے زمانہ میں حدیث پر ان جیسی گفتگو کسی نے نہیں کی۔

خود دار قطنی سے سوال کیا گیا آپ جیسا کوئی آپ نے دیکھا ہے جواب دیا ایک ایک فن میں مجھ جیسے بلکہ مجھ سے بھی اچھے کئی لوگ دیکھے ہیں لیکن کئی فنوں میں اپنے جیسا شخص میں نے نہیں دیکھا۔ خطیب بغدادی نے ابو الفرج عبداللہ بن ماکولا کا قول نقل کیا ہے کہ میں خواب میں گویا دار قطنی کے بارے میں سوال کر رہا ہوں جواب ملا کہ ان کو جنت میں بھی امام کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

عباد بن عباس بن عباد: یہ عباد بن عباس بن عباد ابو الحسن الطالقانی ہیں جو وزیر اسماعیل بن عباد (جن کا تذکرہ گزر چکا ہے) کے والد ہیں ابو خلیفہ الفضل بن حباب وغیرہ بغدادیوں اصفہانیوں رازیوں سے احادیث کا سماع کیا ہے ان سے ان کے لڑکے وزیر ابو القاسم نے حدیث کا سماع کیا ان کی احکام القرآن کے بارے میں ایک کتاب ہے اتفاق سے باپ بیٹا دونوں کی وفات ایک ہی سن میں ہوئی اللہ تعالیٰ دونوں پر رحم فرمائے۔

عقیل بن محمد بن عبد الواحد ابو الحسن الاحنف العکبری: مشہور شاعر ہیں ان کے اشعار کا مستقل ایک دیوان ہے ابن الجوزی نے ان کے اشعار میں سے منتخب چند اشعار نقل کئے ہیں جن کا ترجمہ مندرجہ ذیل ہے

(۱) ملامت کرنے والوں کی ملامت کی وجہ سے اپنے لئے موت کا فیصلہ کرتا ہوں۔
(۲) کسی دوست کا دوستی سے متعلق ملامت کرنا ملامت کرنے والوں کی ملامت سے بھی زیادہ سخت ہے۔
(۳) کمینہ اور بخیل شخص سے بخشش طلب کرنا سب سے [illegible]
(۴-۵) عزت اور طویل غم سے راحت طلب کرنے والے کے لئے لوگوں سے کنارہ کشی پر گزارا کرنا لازمی ہے۔
(۶-۷) عنقریب تم کو پتہ چلے گا اور ہوشیاری کی نظر سے دیکھو گے کہ حصول علم سے پہلے چھوڑنے میں ہی عقلمندی ہے۔
(۸-۹) صبر تحمل سے تنہائی کے مرض کا علاج کرنے کا عادی بن جس سے طبیعت خوشحال رہے گی اور کسی سے بھی لڑائی نہیں کرے گا۔
(۱۰-۱۱) خاموشی کو اپنے لئے لازم کر لے جیسا کہ خاموشی ہی حفاظت کا ذریعہ ہے جو شخص گفتگو کرتا ہے اپنے لئے کچھ دیر وہ کئی لغزشیں کرتا ہے۔

(۱۲-۱۳) انسان جب دشمن سے تعلقات میں بے خوف ہو یا اس کے جال سے نرمی اختیار کرے تو ایسی زندگی اس کے لئے ذلیل زندگی ہے۔

(۱۴-۱۵) دوست کی بات سے جو رنج و غم ہو برداشت کر، ملامت گر کی ملامت کے باوجود چغلی سے بچتا۔

(۱۶-۱۷) سخت وحشی رکھنے والے سے تکلیف برداشت کر، بھاری چیز کے قریب ہونٹوں سے حق پر جو کچھ اف کیا۔

(۱۸-۱۹) آخر تجھے کسی کی بخیل سے شکایت کو نہیں پڑے گا جب یہ ساری باتیں پوری ہو جائیں گی تو وہ خندہ سے سامنے میں رہے گا۔

محمد بن عبداللہ بن سکرہ کے حالات[1] ... محمد بن عبداللہ بن سکرہ ابو الحسین الہاشمی ہیں علی بن مہدی کی اولاد سے ہیں شاعر مسخرہ پن اور لطیفہ طبیعت کے تھے ہاشمی کی لطافت و ذہانت کے فن کے ماہر بھی تھے ایک بار علی اور عائشہ کی ہر دو عورت ایک اونٹ کے بارے میں فیصلے کرانے آئیں انہوں نے کہا جھگڑے کے خوف سے میں کوئی فیصلہ نہیں کرتا ان کے عمدہ اشعار میں سے دو شعر یہ ہیں

(۱) میرے معشوقوں میں چار چیزیں پائی جاتی ہیں جو کسی انسان میں جمع ہو سکتی ہیں۔

(۲) چہرہ چاند جیسا ہو، خستہ دل پر گوشت ہو، خوشبو شراب عمدہ ساتھ دے کے ہوں۔

ایک بار حمام خانے میں غسل کے لئے گئے واپسی میں جوتی چوری ہو جانے کی وجہ سے ننگے پاؤں آئے اس پر چند اشعار کہے:

(۱) اے لوگو ابن موسیٰ کے حمام کی ہر بات اگرچہ وہ خوشبودار و نرم ہونے کے لحاظ سے دوسرے حماموں سے اچھا ہے۔

(۲) اس کے نزدیک چور بہت زیادہ ہیں جن کی وجہ سے اس میں غسل کرنے والا ننگے پاؤں اور ننگے بدن بھی آتا ہے۔

(۳) اگرچہ میں ننگے بدن تو واپس نہیں آیا لیکن جس حالت میں داخل ہوا تھا اس حالت میں واپس ہوا۔

یوسف بن عمر مسرور کے حالات[2] ... یہ یوسف بن عمر بن مسرور ابو الفتح القواس ہیں۔ بغوی ابن ابی داؤد اور ابن صاعد وغیرہ سے روایت حدیث کی ان سے خلال، عشاری، عبدالواحد تنوخی وغیرہ نے روایتیں کی ہیں یہ ثقہ عابد اور ابدال تھے۔

دارقطنی کا قول ہے کہ ہم ان کے بچپن ہی میں ان کے ذریعے تبرک حاصل کرتے تھے اسی سال ماہ ربیع الثانی میں پچاسی سال کی عمر میں وفات پائی باب حرب کے قریب دفن ہوئے۔

یوسف بن ابی سعید ... یہ یوسف بن ابی سعید ابو محمد النحوی ہیں ان کے والد نے کتاب سیبویہ کی شرح لکھنا شروع کی تھی لیکن تکمیل سے پہلے ہی وفات ہو گئی اس کی تکمیل انہوں نے کی اسی سال پچپن سال کی عمر میں وفات ہوئی۔

واقعات ۳۸۶ھ

اسی سال محرم میں بصرہ والوں نے کسی جگہ سے ایک پرانی قبر کھودی اس میں سے ایک مردہ کپڑوں اور ہتھیار سمیت اچھی حالت میں ظاہر ہوا لوگوں نے اس کو زبیر بن العوام سمجھ کر نکال لیا پھر نقیب الاشراف نے کفن دے کر دفن کر دیا قبر کے پاس ایک مسجد تعمیر کر کے بعض مکانات اس کے لئے وقف کر دیے فرش اور روشنی کا انتظام کر کے خادم اور پہرہ دار کا تقرر کیا۔

اسی زمانہ میں عزیز بن معز فاطمی کی وفات کے بعد ان کا لڑکا منصور ملقب بہ حاکم گیارہ سال کی عمر میں مصر کا حاکم بنا ارجوان خادم امین الدولہ حکومت کی

---

[1] تاریخ بغداد ۵/۴۶۵، ۴۶۶ المنتظم ۷/۱۸۱
[2] تاریخ بغداد ۱۴/۳۲۵، ۳۲۶ العبر ۳/۳۱

نگہداشت کرتے رہے بوڑھے ہونے کے بعد عبیدی نے ان دونوں کو قتل کر کے ان کی جگہ دوسروں کو مقرر کر دیا ان کے علاوہ بھی کئی افراد کو قتل کیا حتیٰ کہ اس کی حکومت مکمل طور پر قائم ہو گئی اسی سال مصریوں کی طرف سے مقرر شدہ امیر نے لوگوں کو حج کرایا اور خطبہ میں عبیدی کا نام لیا۔

احمد بن ابراہیم کے حالات[1] ...... یہ احمد بن ابراہیم بن محمد بن یحییٰ بن سختویہ ابو حامد بن ابو اسحاق المزکی نیشاپوری ہیں اصم اور ان کی جماعت سے احادیث کا سماع کیا بچپن سے بڑھاپے تک عابد تھے ۳۹ سال تک روزے رکھتے رہے۔ حاکم کا قول ہے کہ میرے نزدیک بھی انہوں نے گناہ نہیں کیا اسی سال ماہ شعبان میں تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی۔

ابو طالب مکی کے حالات[2] ...... یہ ابو طالب قوت القلوب کے مصنف ہیں نام محمد بن علی بن عطیہ ابو طالب المکی ہے واعظ و نصیحت کرنے والے تھے نیک اور عمل والے خوب عبادت گزار تھے قوت القلوب انہی کی تصنیف کردہ کتاب ہے اس میں بے اصل احادیث ذکر کی ہیں۔ جامع بغداد میں لوگوں کو وعظ کرتے تھے۔

ابن الجوزی نے نقل کیا ہے کہ یہ اصل میں پہاڑی علاقے کے تھے مکہ میں جوان ہوئے ابو الحسن بن سالم کی وفات کے بعد بصرہ آئے ان کے مقام کی طرف منسوب ہوئے پھر بغداد آ گئے لوگ ان کے پاس جمع ہونے لگے ان سے وعظ کی مجلس ہونے لگی وعظ میں غلطی بھی کر جاتے تھے ایک بار وعظ میں کہا مخلوق کے لئے خالق سے زیادہ نقصان دہ کوئی چیز نہیں ہے لوگ ان سے متنفر ہو کر دور ہو گئے ان کا وعظ بھی بند کر دیا گیا۔

ان کے نزدیک گانا جائز تھا عبد الصمد ایک مجلس میں ان کے پاس آئے ان کو ڈانٹا اور ملامت کی تو ابو طالب نے ایک شعر پڑھا:

اے رات تیری ملاقات میں کتنے لوگ ہلاک ہوئے اے صبح کاش تو قریب ہوتی۔ عبد الصمد راضی ہو کر واپس آ گئے۔

ابو القاسم بن بشران کا قول ہے کہ میں ابو طالب مکی کے مرض الوفات میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے ان سے وصیت کی درخواست کی انہوں نے وصیت کی کہ اگر میرا خاتمہ بالخیر ہو جائے تو میرے جنازے پر بادام اور شکر نچھاور کرنا میں نے عرض کیا آپ کے خاتمہ بالخیر کا مجھے کیسے معلوم ہو گا انہوں نے کہا کہ اس وقت میں اپنا ہاتھ آپ کے ہاتھ میں رکھ دوں گا اگر اسی حالت میری وفات ہو جائے تو سمجھ لینا کہ میرا خاتمہ بالخیر ہو گیا ابو القاسم کہتے ہیں کہ وفات کے قریب میں ان کے پاس بیٹھ گیا انہوں نے میرا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ لیا اسی حالت میں ان کی روح نکل گئی میں نے حسب وصیت ان کے جنازے پر بادام اور شکر نچھاور کی۔ ابن الجوزی کا قول ہے کہ اسی سال جمادی الثانی میں ان کی وفات ہوئی جامع الرصافہ کے سامنے ان کی قبر بنائی گئی۔

العزیز صاحب مصر کے حالات[3] ...... یہ نزار بن معد ابو المنصور ہیں کنیت نزار ابو منصور اور لقب عزیز ہے اسی سال بیالیس سال کی عمر میں وفات پائی۔ والد کی وفات کے بعد اکیس سال پانچ ماہ دس یوم حکومت کی ان کی وفات کے بعد ان کا لڑکا حاکم (اللہ اس کو برباد کرے) حاکم بنا اسی کی طرف فرقہ ضالہ حاکمیہ منسوب ہے اس نے اپنے غلام کو داعی بنا کر اپنی الوہیت کی طرف خالص کفر کی دعوت دے کر بھیجا انہوں نے اس کی دعوت کو قبول کر لیا یہی حاکم کی طرف منسوب ہیں ان تمام پر اللہ کی لعنت ہو بہرحال اس مصر کے حاکم عزیز نے ایک نصرانی شخص عیسیٰ بن نسطورس کو اور ایک یہودی شخص منشا کو اپنا نائب بنایا اسی کی وجہ سے اس زمانے کے یہود و نصاریٰ غالب ہو گئے حتیٰ کہ ایک عورت نے مصر کے حاکم عزیز کو ایک تحریر لکھی جس کا مضمون یہ تھا کہ اس ذات کی قسم جس نے عیسیٰ بن نسطورس کے ذریعے نصاریٰ کو اور منشا کے ذریعے یہود کو عزت دی اور ان دونوں کی وجہ سے مسلمانوں کو ذلیل کیا کیا آپ تک زیادتی سے میری لی گئی چیز کا فیصلہ نہیں ہو گا اس کے بعد عزیز مصر نے ان دونوں کو وزارت سے معزول کر دیا یہودیوں سے تین لاکھ دینار بھی وصول کیا۔

اسی سال عضد الدولہ کی لڑکی اور طائع کی بیوی کا انتقال ہوا اس کی جائیداد اس کے بھتیجے بہاء الدولہ کو دیدی گئی اس میں جواہرات بہت تھے۔

---

(۱) تاریخ بغداد ۴/۲۰
(۲) الانساب ۱۲/۴۷۲ تاریخ بغداد ۳/۸۹
(۳) شذرات الذہب ۳/۱۲۱ العبر ۳/۳۳

واقعات سن ۳۸۷ھ

اس سال فخر الدولہ ابو الحسن علی بن رکن الدولہ بن بویہ کی وفات ہوئی ان کی جگہ ان کا چار سال کا لڑکا مقرر ہوا کم سن تھا اس وجہ سے اس کے والد کے قوادس نے حکومت اور رعایا کی نگہداشت کی

الحسن بن عبداللہ۔۔۔ یہ الحسن بن عبداللہ بن سعید بن احمد العسکری اللغوی ہیں۔ ماہر فن تھے متعدد کتب کے مصنف تھے لغت پر ان کی بہت مفید ایک کتاب التصحیف کے نام سے ہے اعتزال کی طرف مائل تھے جب صاحب بن عباد اور فخر الدولہ بویہ عسکر مکرم کے شہر میں ان کے ہاں سے گزرے تو یہ ملنے کو نہ آئے۔ تو صاحب ابن عباد نے ان کے پاس ایک رقعہ میں چند اشعار لکھ کر بھیجے۔

(۱) جب تم نے ہماری ملاقات سے انکار کر دیا اور تم نے کہہ دیا اب ہم کمزور ہو چکے ہیں ہم سے ملاقات کی استطاعت نہیں۔

(۲) ہم خود ہی دور دراز علاقوں سے چل کر آپ کی ملاقات کے لئے حاضر ہو گئے اب بہت سے نوجوان اور بڑی عمر کے بہت سے مہمان ملنے والے ہیں۔

(۳) اب ہم تمہیں قسم دے کر پوچھتے ہیں کیا تمہارے پاس اپنے مہمان کے ٹھہرنے کے لئے کوئی مکان ہے تا کہ ہم بے چارے کو الٹ پلٹ نہ کریں

اس کے بعد حسن بن عبداللہ کو ایک شکل تحریر پر روانہ کیا گیا جس کے ذریعے وہ صاحب ابن عباد کے پاس پہنچے حسن بن عبداللہ نے صاحب ابن عباد کا موں میں مشغول ہونے کی وجہ سے حسن بن عبداللہ نے ان کے جواب میں مندرجہ ذیل اشعار لکھے

(۱) مجھے کیا ہوا کہ میں ایک بے حرکت قبر کی طرح ہو گیا ہوں اب تک گھر سے نکلا نہیں ہوں۔

(۲) گویا کہ وہ ہمارے سامنے جنت کی طرح ہے لیکن میرے پاس زیادہ کچھ نہیں جس کے ذریعے میں اس میں داخل ہوں۔ صاحب ابن عباد نے ان کی آمد پر ان کا بڑا اکرام کیا اور ان کے پہلے داخل ہونے کے بعد تم سبقت لے گئے تو ان کے مہمان کا بڑا اکرام کیا۔ اسی سال ذوالحجہ میں ان کی وفات ہوئی۔

ابن خلکان کا قول ہے کہ حسن بن عبداللہ کی ولادت سن ۲۹۳ھ کی شوال بروز جمعرات ہوئی اور وفات سن ۳۸۲ھ آٹھ ذوالحجہ بروز جمعہ ہوئی۔

عبیداللہ بن محمد بن عبیداللہ کے حالات۔۔۔ یہ عبیداللہ بن محمد بن محمد بن حمدان ابو عبداللہ بن بطہ العکبری ہیں ابو القاسم البغوی سے ابن بطہ العکبری سے مشہور ہیں کئی کتابیں تصنیف کیں جن کے ذریعے کسی حنبلی مذہب کی ترویج ہوئی حدیث کے طلب کے پاس ان کا مرتبہ بلند تھا اور وہ انہی کی وجہ سے مشہور ہو گئے ابو القاسم البغوی، ابن صاعد اور بہت سے لوگوں سے حدیث کی اور ان سے کثیر تعداد نے احادیث روایت کی۔

ابن خلکان کا قول ہے کہ یہ کثیر التصنیف تھے بعض محدثین نے ان پر الزام لگاتے ہوئے کہا ہے کہ حدیث کی سندوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ملا کر روایت کرتے تھے اور حنبلی کی طرف نسبت کر کے ان کی کثرت حدیث بیان کرتے تھے اسی سال ماہ محرم ۳۸۷ھ میں وفات ہوئی۔

ابن زولاق ۔۔۔ یہ حسن بن ابراہیم بن حسین بن حسن بن علی بن خالد بن راشد بن عبداللہ بن سلیمان بن زولاق ابو محمد مصری کے نام سے ہیں۔ مصر کے قاضیوں کے بارے میں ایک کتاب تصنیف کی جس کے ذریعے ابو عمر محمد بن یوسف الکندی کی کتاب کا اضافہ کیا جو سن ۲۴۴ تک کے احوال پر مشتمل ہے اسی طرح ابن زولاق نے قاضی بکار سے سن ۳۸۶ تک کے احوال کا اضافہ کیا یعنی قاضی حسین کے قاضی محمد بن نعمان کا زمانہ مشہور ہے قاضی بن فلانی۔ کہ جس نے کتاب البلاغ تصنیف کی جو عبدالعزیز بن نعمان کے بھائی ہیں۔ واللہ اعلم۔

ابن زولاق کی وفات اسی سال ماہ ذیقعدہ کے آخر میں اکاسی سال کی عمر میں ہوئی۔

ابن بطہ عبید اللہ بن محمد...... یہ عبید اللہ بن محمد ابن حمدان ابو عبداللہ العکبری ہیں جو ابن بطہ سے مشہور ہیں علماء حنابلہ میں سے ہیں مختلف فنون پر مختلف کتابیں تصنیف کیں۔ بغوی، ابی بکر النیساپوری اور ابن صاعد سے احادیث کا سماع کیا ان سے حفاظ کی ایک جماعت ابوالفتح بن ابی الفوارس ازجی برمکی نے احادیث روایت کی ہیں متعدد ائمہ نے ان کے بارے میں تعریفی کلمات کہے ہیں امر بالمعروف و نہی عن المنکر ان کا شیوہ تھا کسی نے آپ علیہ السلام کو خواب میں دیکھا آپ ﷺ سے عرض کیا کہ ان کے فرامین تو مختلف مذاہب میں بٹ گئے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا ابو عبداللہ بن بطہ کے مذہب کو لازمی پکڑو۔ صبح ہونے کے بعد خواب کی خوشخبری دینے کے لئے ابن بطہ کے پاس گئے ابن بطہ ان کو دیکھ کر مسکرائے ان سے کلام کرنے سے پہلے ہی فرمایا اللہ کے رسول نے سچ فرمایا تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔

خطیب بغدادی نے اپنے شیخ ابن برھان نحوی سے ابن بطہ کی جرح سن کر ان پر کلام کیا ابن الجوزی نے بعض مشائخ سے ان کی تعریف سن کر خطیب کا رد کیا ہے اور ابی الوفاء ابن عقیل سے نقل کیا ہے کہ محمد بن برھان نے مرجیہ کا مذہب اختیار کرتے ہوئے کہا ہے کہ کفار ہمیشہ جہنم میں نہیں رہیں گے اس قسم کی بات صرف تسلی کے لئے کہی گئی ہے۔ آخرت میں تو اس کی بھی ضرورت نہیں علاوہ ازیں اللہ غفور الرحیم اور الرحمٰن ہیں۔

اس کے بعد ابن عقیل نے ابن برھان کا رد کرنا شروع کیا ابن الجوزی نے کہا کہ ایسے شخص کی جرح کیسے مقبول ہو سکتی ہے پھر ابن الجوزی نے مسند ابن بطہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے بغوی سے کچھ نقل کیا اور فرمایا دلیل مثبت دلیل نفی پر مقدم ہوتی ہے۔

خطیب کا قول ہے مجھ سے عبدالواحد بن برھان نے ان سے محمد بن ابی الفوارس نے ان سے ابن بطہ نے اور بغوی نے ان سے مصعب نے ان سے مالک نے ان سے زھری نے ان سے صحابی حضرت انس رضی اللہ عنہ نے آپ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ علم کا طلب کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔ خطیب نے کہا کہ یہ حدیث مالک سے باطل ہے اور یہ ابن بطہ پر موقوف ہے۔

ابن الجوزی کا قول ہے کہ ان کے دو جواب ہیں۔

(۱) ابن برھان کے خط میں وہ بات ملی جسے خطیب نے ابن بطہ کی شان میں برائی بیان کیا ہے اور وہ باطل ہے کہ وہ میرے شیخ ہیں۔ میں نے بچپن میں ان سے علم حاصل کیا ہے۔

(۲) ابن برھان کا ابن بطہ کی برائی کرنا اجماع کے خلاف ہے کیوں کہ ابن بطہ کے بارے میں مشائخ علماء کا قول ہے ابن بطہ مرد صالح اور مستجاب الدعوات تھے تو مشائخ کے مقابلہ میں ایک شخص کی بات کیسے قابل قبول ہو سکتی ہے ہم خواہشات کی پیروی سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔

علی بن عبدالعزیز بن مدرک...... یہ علی بن عبدالعزیز بن مدرک ابوالحسن البردعی ہیں ابن ابی حاتم وغیرہ سے احادیث روایت کیں بہت بڑے مالدار ہونے کے باوجود دنیا کو چھوڑ کر فکر آخرت میں مشغول ہو گئے۔ مستقل مسجد کی سکونت اختیار کر لی بڑے نمازی بڑے عابد تھے۔

فخر الدولہ بن بویہ...... یہ فخر الدولہ بن بویہ علی بن رکن الدولہ ابی الحسن بن بویہ الدیلمی ہیں ہمدان، رے اور اس کے مضافات کے بادشاہ تھے اپنے بھائی مؤید الدولہ کی وفات کے وقت شہر سے باہر تھے۔ وزیر ابن عباد نے ان کو لکھا کہ جلدی پہنچ جاؤ۔ پہنچتے ہی فوراً ان کو بادشاہ بنا دیا۔ ابن عباد کی وزارت بحال رکھی چھیالیس سال کی عمر میں وفات پائی ان میں سے تیرہ سال دس ماہ سات یوم حکومت کی۔ ترکہ میں بہت مال چھوڑا تیس لاکھ کا تقریباً سونا تھا چودہ ہزار جواہر کے ٹکڑے جن کی قیمت تقریباً تین لاکھ دینار تھی اس کے علاوہ دس لاکھ دینار وزن ہونے کے برتن تھے تین لاکھ درہم وزن کے چاندی کے برتن تھے دو ہزار کپڑوں کی گٹھڑیاں، ہتھیار کے ایک ہزار اونٹ، فرش کے چودہ سو اونٹ تھے۔ اس کے علاوہ وہ جو بادشاہوں کے پاس عام طور پر سامان ہوتا ہے وہ تو بے حساب تھا لیکن اس کے باوجود وفات کی رات اس کے پاس کچھ نہیں تھا حتیٰ کہ کفن کا ایک کپڑا بھی مسجد کے مجاور سے لیا لوگ نیا بادشاہ بنانے میں مصروف ہو گئے حتیٰ کہ ان کا لڑکا بادشاہ بن گیا۔ والد کی نعش بھی بدبودار ہو گئی لوگ اس تک جا بھی نہیں سکتے تھے مشکل رسی سے باندھ کر قلعہ کے پاس کسی گڑھے میں ڈال دیا

گویا ان کو یہ اطلاع نہ تھی کی پوری پوری سزا ملی۔

ابن سمعون الواعظ کے حالات [1] یہ محمد بن احمد بن اسماعیل ابوالحسین بن سمعون الواعظ ہیں صلحاء علماء میں سے ہیں ان کا لقب یا نکتہ سے مشہور تھے ابی بکر بن ابی داؤد اور ان کی جماعت سے احادیث روایت کی واعظ اور باریکی نکالنے میں ماہر تھے ان کی کرامات اور مکاشفات مشہور ہیں۔

ایک روز منبر پر وعظ کر رہے تھے مشہور بزرگ ابوالفتح بن قواس ان کی بغل میں بیٹھے تھے ان کو نیند آ گئی ابن سمعون نے ان کے بیدار ہونے تک وعظ روک دیا بیدار ہونے پر ابن سمعون نے کہا تم نے آپ علیہ السلام کی زیارت کی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ ابن سمعون نے کہا اسی وجہ سے میں نے وعظ روک دیا تاکہ تمہاری کیفیت میں خلل واقع نہ ہو۔

ایک شخص کی لڑکی بہت بیمار تھی خواب میں ان سے آپ علیہ السلام نے فرمایا ابن سمعون کو اپنے گھر لے آؤ اس کی برکت سے وہ باذن اللہ صحت یاب ہو جائے گی۔ چنانچہ یہ شخص صبح ابن سمعون کے پاس گیا ابن سمعون اس کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے کپڑے پہنے اور اس کے ساتھ ہو لیے وہ شخص سمجھا کہ مجلس وعظ میں جا رہے ہیں راستہ میں ان سے کہنے کا ارادہ کیا کہ وہاں چلیے چلتے چلتے جب اس شخص کے گھر کے پاس سے گزرے تو اس کے گھر میں داخل ہوئے بچی کو دیکھ کر دعا کی اس کے بعد واپس چلے گئے اللہ کی شان وہ بچی اسی وقت صحت یاب ہو گئی۔

ایک روز خلیفہ طائع نے غصہ کی حالت میں ابن سمعون کو بلوایا لوگوں کو ان کی جان کا خطرہ ہو گیا ابن سمعون نے ان کے سامنے بیٹھ کر وعظ کہنا شروع کیا وعظ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے واقعات خوب بیان کئے خلیفہ پر اتنی گریہ طاری ہوئی کہ اس کے رونے کی آواز سنی گئی وعظ سے فارغ ہو کر ابن سمعون بڑے اعزاز و اکرام کے ساتھ واپس ہوئے لوگوں نے خلیفہ سے پوچھا آپ نے ان کو بلوایا تھا خلیفہ نے جواب دیا مجھ تک ان کے بارے میں شکایت پہنچی تھی کہ یہ حضرت علی کی تنقیص بیان کرتے ہیں اس وجہ سے میں نے ان کو سزا دینے کا ارادہ کیا تھا لیکن انہوں نے حضرت علی کے واقعات کثرت سے بیان کئے جس سے مجھے معلوم ہوا کہ ان کی جانب اللہ مدد ہو رہی ہے۔ انہوں نے میرے غصہ کی حالت میں مجھے مطمئن کر دیا۔

کسی نے خواب میں آپ علیہ السلام کی زیارت کی آپ کے پاس عیسیٰ علیہ السلام بیٹھے تھے وہ فرما رہے تھے کہ کیا میری امت میں احبار نہیں ہیں؟ کیا میری امت میں گرجا گھر والے نہیں ہیں؟ اتنے میں ابن سمعون داخل ہوئے آپ علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھا کیا آپ کی امت میں ان جیسا کوئی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام خاموش ہو گئے۔

ابن سمعون کی ولادت ۳۰۰ھ ہے اسی سال چودہ ذیقعدہ بروز جمعرات وفات پائی اپنے گھر میں دفن کئے گئے۔ ابن الجوزی کا قول ہے کہ دو سال بعد ابن سمعون کی نعش نکال کر مقبرہ احمد بن حنبل میں منتقل کر دی گئی۔ اس وقت تک ان کا کفن پرانا نہیں ہوا تھا۔

سامانیوں کے آخری بادشاہ نوح بن منصور کے حالات … یہ نوح بن منصور بن نوح بن نصر بن احمد بن اسماعیل ابوالقاسم السامانی خراسان غزنی ماوراء النہر کے بادشاہ تھے تیرہ سال کی عمر میں بادشاہ بنے اکیس سال نو ماہ بادشاہ رہے ان کے قومی آدمیوں نے معزول کر کے ان کی جگہ ان کے بھائی عبدالملک کو بادشاہ بنا دیا۔ پھر محمود بن سبکتگین نے ان سے ملک چھین لیا ایک سو بیس سال تک سامانیوں کی بادشاہت رہی تھی اب ان کی حکومت برباد ہو گئی ارشاد خداوندی ہے:

اب عرصہ اللہ کا ما باقی رہ گیا جیسا کہ پہلے بھی تھا۔ ([illegible])

ابوالطیب سہل بن محمد … یہ ابوالطیب سہل بن محمد بن سلیمان بن محمد بن سلیمان بن الصعلوکی الفقیہ الشافعی نیشاپور کے امام ہیں ان کی مجلس میں پانچ سو دوات والے افراد شامل ہوتے تھے مشہور قول کے مطابق ان کی وفات اسی سال ہوئی حافظ ابو عبداللہ الحاکم کے مطابق ایک قول ہے ان کی وفات ۴۰۴ھ ہے واللہ اعلم۔

---

[1] تاریخ بغداد ۱/ ۲۷۴، ۲۷۷، المنتظم ۷/ ۱۹۸

واقعات ۳۸۸ھ

ابن الجوزی کا قول ہے کہ اس سال بغداد میں سخت سردی پڑی تھی کہ غسل خانوں میں گرم پانی اور حوضوں پر جانوروں کا پیشاب جم گیا۔ اسی سال ابی طالب بن فخر الدولہ کا قاصد خلیفہ کے پاس بیعت کا پیغام لایا جسے خلیفہ نے قبول کر لیا اور اس کو بلاد ری کا حاکم بنا کر مجد الدولہ کہف الامۃ کا لقب دیا اس کے پاس خلعت اور جھنڈا بھیجا اسی طرح بدر بن حسنویہ کے ساتھ کیا اس کو ناصر الدین والدولہ کا لقب دیا، بدر راہ خدا میں دل کھول کر خرچ کرنے والا تھا۔

اسی سال ابو عبداللہ بن جعفر جو ابن الوثاب سے مشہور ہے جو الطائع کی طرف منسوب ہے دار الخلافہ کے قید خانے سے بطیحہ کی طرف فرار ہو گیا۔ بطیحہ کے حاکم مہذب الدولہ نے اس کو پکڑوا دیا پھر قادر باللہ نے اس کو پکڑنے کے لئے کچھ آدمی بھیجے جو گرفتار کر کے لے آئے اب اس کے پاؤں میں بیڑیاں ڈال دی گئیں لیکن وہ اس کے باوجود وہ بھاگ کر دیلمیوں کی طرف چلا گیا وہاں جا کر اس نے خلیفہ الطائع ہونے کا دعویٰ کیا، وہاں کے باشندوں نے اس کی تصدیق کر کے اس کے ہاتھ پر بیعت کر لی عشر وغیرہ بھی دیتے رہے اتفاق سے ان کا کوئی آدمی کسی کام سے بغداد آیا اس نے لوگوں سے اس کی حقیقت کے بارے میں پوچھا تو پتہ چلا کہ وہ جھوٹا ہے تب جا کر لوگوں نے اس کا ساتھ چھوڑ دیا اس کے معاملات ختم ہو گئے۔ اسی سال مصریوں کے امیر نے لوگوں کو حج کرایا اور حرمین میں خطبہ میں حاکم عبیدی کا نام لیا گیا۔

الخطابی: یہ ابو سلیمان حمد بن محمد بن ابراہیم بن خطاب الخطابی البستی ہیں۔ مشہور و معروف بزرگ ہیں بہت سی مفید کتابوں معالم السنن شرح وغیرہ کے مصنف ہیں ان کے عمدہ اشعار میں دو شعر یہ ہیں:

(۱) جب تک تم زندہ ہو لوگوں سے اخلاق حسنہ سے پیش آؤ اس لئے کہ تم دار المداراۃ میں ہو۔
(۲) میرے گھر سے دور ناواقف سب سے قریب ہے بھائیوں میں بہت سی ترش رویوں کے ساتھی کو دیکھ لیں گے۔

الحسین بن احمد بن عبداللہ: یہ حسین بن محمد بن عبداللہ ابو عبداللہ بن بکر بن عبداللہ الصیرفی البغدادی المطلق ہیں اسماعیل صفار ابن مالک، مطیری، ابو بکر الشافعی سے حدیث کی سماعت کی ان سے ابن شاہین ازہری تنوخی سے حدیث کی روایت کی۔

ازہری سے منقول ہے کہ ازہری ایک روز حسین بن محمد کے پاس گئے اس وقت ان کے سامنے بہت سے اجزاء رکھے ہوئے تھے جب کسی حدیث کی سند بیان کرتے تو اس کا متن نہیں پڑھتے جب متن بیان کرتے تو اس کی سند نہیں پڑھتے ازہری کہتے ہیں کہ میں نے بھی ان کے ساتھ چند بار ایسا ہی کیا تو لیکن وہ حدیث کی سند اور متن کے مطابق بیان کرتے تھے، امام خطیب کا قول ہے کہ حسین بن محمد ثقہ تھے ان کے حاسدین نے ان پر اعتراضات کئے ہیں۔

خطیب نے نقل کیا ہے کہ ابو الفوارس نے حسین بن محمد پر شیوخ سے احادیث سننے کے دوران میں اضافہ اور مقطوع احادیث کو متصل بنانے کا الزام لگایا ہے اسی سال ربیع الاول میں ۷۱ سال کی عمر میں وفات پائی۔

صمصام الدولہ: یہ صمصام الدولہ بن عضد الدولہ بلاد فارس کے حاکم ہیں ان کے چچا زاد بھائی نے ان کو قتل کرنا چاہا وہ ان سے بھاگ کر کردوں کی جماعت میں جا کر پناہ لی کردوں نے جب ان پر قابو پایا تو صمصام کا سارا مال لوٹ لیا پھر ابو نصر بن بختیار کے ساتھیوں نے ان کو پکڑ کر قتل کر دیا اور ان کا سر جدا کر کے ابن بختیار کے سامنے رکھ دیا گیا، ابن بختیار نے کہا یہ تمہارے باپ کی جاری کی ہوئی سنت ہے یہ واقعہ اسی سال ذی الحجہ کا ہے اس وقت صمصام کی عمر ۳۵ سال تھی اس کا دور حکومت ۹ سال چند ماہ رہا ہے۔

عبدالعزیز بن یوسف بن حکار: یہ عبدالعزیز بن یوسف بن حکار ابو القاسم ہیں عضد الدولہ کے کاتب تھے اس کے بعد اس

کے لڑکے بہاءالدولہ کے پاس پہنچا تھا۔ وہ بہت سے شعر کہتے تھے۔ اسی سال شعبان میں وفات ہوئی۔

محمد بن احمد ۔ یہ محمد بن احمد بن ابراہیم ابوالفرج ہیں جو غلام ابن شنبوذ سے مشہور ہیں۔ قرآت اور ان کی تفاسیر کے عالم تھے بعض کا قول ہے کہ محمد بن محمد نے قرآن کے لئے شواہد کے طور پر پچاس ہزار اشعار پڑھے اس کے باوجود ابی الحسین بن المتصود سے ان کی مرویات پر لوگوں نے اعتراضات کئے ہیں دارقطنی نے ان اعتراض کو برا کہا ہے اسی سال ماہ صفر میں وفات ہوئی ان کی ولادت ۳۳۱ ہے۔

واقعات ۳۸۹ھ

اسی سال سبکتگین نے بلاد خراسان پر حملہ کر کے سامانیوں کے قبضہ سے اسے چھین لیا سبکتگین کی ان کی حکومت سامانیوں سے ۱۰۲ سال سے جاری تھی آخر سبکتگین نے ان کی حکومت ختم کر کے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ان کا نام و نشان ختم کر دیا اس کے بعد ماوراء النہر کے ترکی بادشاہ سے مقابلہ کا ارادہ کیا یہ ارادہ ہوا سے خاقان (جسے فائق کہا جاتا تھا) کی وفات کے بعد کیا ان سے مسلسل لڑائیاں جاری رہیں۔

اسی سال بہاءالدولہ نے دوسری بار خوزستان پر قبضہ کیا۔ سال رواں ہی میں شیعوں نے حسب دستور یوم عید غدیر خم منانے کا ارادہ کیا تو سنیوں نے ان کے مقابلہ میں کہا اسی دن تو آپ علیہ السلام اور صدیق اکبر ہجرت کے موقع پر غار میں محصور ہوئے تھے اس لئے جب شیعوں نے اپنا ارادہ ترک کر دیا اور ان کے سنیوں کی یہ بات جہالت پر مبنی ہے اس لئے کہ ہجرت کا واقعہ ربیع الاول کے شروع میں پیش آیا تھا آپ علیہ السلام اور صدیق اکبر تین دن غار میں رہ کر بارہ ربیع الاول کو مدینہ پہنچے یہ بالکل ایک مسلم الثبوت حقیقت ہے۔ ایک موقع پر شیعوں نے دس محرم کو یوم عاشورہ مناتے ہوئے ماتم کیا حضرت حسین کی شہادت پر غم کا اظہار کیا ان کے مقابلہ میں کچھ جاہل اہل سنت نے ۱۸ محرم کو حضرت مصعب کے قتل کا دعویٰ کر دیا تھا جس کی طرح انہوں نے بھی ماتم کیا حضرت مصعب کی قبر کی زیارت کی انہوں نے بدعت کا مقابلہ بدعت سے کیا حالانکہ بدعت سنت سے ختم ہوتی ہے نہ کہ بدعت سے۔ اسی زمانہ میں تیز ہواؤں کے ساتھ سخت سردی ہوئی جس نے بغداد کے بہت سے کھجور کے درختوں کو اجاڑ دیا ان کے درست کرنے میں دو سال لگے۔

اسی سال عراقی حاجیوں کے قافلہ میں الشریف رضی اور مرتضیٰ نے بھی شرکت کی تھی راستہ میں دیہاتیوں کے امیر ابن الجراح نے ان کو روک لیا تو نو ہزار دینار دے کر انہوں نے اپنی جان چھڑائی۔

زاہر بن عبداللہ ۔۔ یہ زاہر بن عبداللہ بن احمد بن محمد بن عیسیٰ السرخسی المقری الفقیہ المحدث ہیں خراسان میں اپنے زمانہ کے شیخ تھے ابن مجاہد سے قرآت پڑھی فقہ کی تعلیم شافعیہ کے امام ابو اسحاق مروزی سے حاصل کی نحو، ادب اور نحو ابوبکر بن انباری سے پڑھا اسی سال ربیع الاول میں چھیانوے سال کی عمر پا کر وفات پائی۔

عبداللہ بن محمد بن اسحاق ۔۔۔ یہ عبداللہ بن محمد بن اسحاق بن سلیمان بن مخلد بن ابراہیم بن مرزبان ابوالقاسم ہیں جو ابن حبابہ سے مشہور ہیں بغوی ابوبکر بن ابی داؤد اور ان کی جماعت سے احادیث روایت کی ہے کہ یہ ثقہ مامون حد بلند تھے۔ سن ۲۹۹ میں بغداد میں پیدا ہوئے اسی سال نوے سال کی عمر میں جمادی الآخری میں وفات پائی شافعیہ کے شیخ ابوحامد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جامع منصور کے قبرستان میں مدفون ہوئے۔

واقعات ۳۹۰ھ

اسی سال ارض سجستان میں لوگ گڑھے کھود رہے تھے کہ سونے کی کان ہاتھ آ گئی لوگوں نے اس سے سرخ سونا نکالا۔ اسی زمانہ میں ابو نصر بختیار فارس کے علاقہ میں قتل کئے گئے۔ بہاءالدولہ نے اس پر قبضہ کر لیا۔

اسی سال ہی میں قادر باللہ نے واسط اور اس کے اردگرد علاقوں کا ابو حازم محمد بن حسن واسطی کو قاضی مقرر کیا اور دارالخلافہ میں عہد نامہ پڑھ کر سنایا گیا قادر نے ایک طویل وصیت نامہ لکھ کر ان کے سپرد کیا جو مواعظ حسنہ اور امر و نہی پر مشتمل تھا۔

خواص کی وفات

احمد بن محمد ..... یہ احمد بن محمد ابن ابی موسیٰ ابو بکر ہاشمی ملقب مالکی ہیں مدائن وغیرہ کے قاضی رہ چکے ہیں جامع منصور میں خطبہ بھی دیتے رہے مشہور محدثین سے حدیث کا سماع کیا ان سے جم غفیر اور دارقطنی وغیرہ نے روایت کی آپ امام مالک کے مذہب کے عارف اور ثقہ تھے۔ اسی سال ۸۰ سال کی عمر میں محرم میں وفات پائی۔

عبیداللہ بن عثمان بن یحییٰ ..... یہ عبیداللہ بن عثمان بن یحییٰ ابو القاسم الدقاق ہیں ابن جنیقا سے مشہور ہیں ان کے بارے قاضی ابو یعلیٰ بن فراء کا قول ہے صحیفوں کے بجائے علیحدہ اجزاء کے ساتھ یہ احادیث کا سماع مکمل صحیح کیا ان سے ازہری نے روایات لی ہیں یہ ثقہ مامون حسن اخلاق کے مالک تھے۔ ان جیسا آدمی کبھی بھی نہیں دیکھا گیا۔

الحسین بن محمد بن خلف ..... یہ حسین بن محمد بن خلف ابن فراء ہیں جو قاضی ابو یعلیٰ کے والد ہیں مسلکاً مذہب ابی حنیفہ کے فقیہ تھے۔ حدیث کی اسناد بیان کی ہیں ان سے ان کے صاحبزادے محمد بن حسین نے روایات لی ہیں۔

عبداللہ بن احمد ..... یہ عبداللہ بن احمد ابن علی بن ابی طالب ہیں۔ بغدادی ہیں مصر میں رہے ہیں اور حدیث بیان کی ان سے حافظ عبدالغنی بن سعید مصری نے سماع کیا۔

خطیب الاسلام محمد بن ابراہیم ..... یہ محمد بن ابراہیم ابن احمد ابو نصر ہیں تانی سے مشہور ہیں ان کی ولادت ۳۰۰ھ ہے بغوی ابن مجاہد ابن صاعد وغیرہ سے احادیث لی ہیں ان سے ازہری وغیرہ نے روایتیں لی ہیں یہ ثقہ صالح تھے۔

محمد بن عبداللہ بن حسین ..... یہ محمد بن عبداللہ بن حسین بن عبداللہ بن ہارون ابو حسین الدقاق ہیں جو ابن اخی میمی سے مشہور ہیں بغوی وغیرہ سے اور ابن صاعد سے سماع کیا ان سے ایک جماعت نے احادیث کا سماع کیا باوجود نابینا ہونے کے یہ عمر کے آخر تک احادیث لکھتے رہے بڑے صالح متقی ثقہ مامون دیندار فاضل تھے اسی سال ۱۸ شعبان جمعہ کی شب وفات ہوئی۔

محمد بن عمر بن یحییٰ ..... یہ محمد بن عمر بن یحییٰ ابن حسین بن زید بن علی بن ابی طالب الشریف ابو الحسین العلوی الکوفی ہیں ان کی ولادت ۳۱۵ھ ہے ابو العباس بن عقدہ وغیرہ سے احادیث کا سماع کیا بغداد میں رہے بہت بڑے مال و جائیداد کے۔ لیکن یہ بہت [illegible] تھے اپنے زمانے کے علماء پر فائق تھے۔ ایک وقت عضد الدولہ نے ان پر جرمانہ عائد کر کے ان کے تمام اموال پر قبضہ کر لیا تو جیل کی ہوا بھی کھانی پڑی بعد میں شرف الدولہ بن عضد الدولہ نے رہا کر دیا پھر بہاء الدولہ نے بھی ناگوار ہو کر ان پر جرمانہ عائد کر کے قید خانہ میں ڈال دیا۔ پھر رہا کر کے بغداد کا حاکم بنا دیا۔ عجلی کا قول ہے کہ ان کی جائیداد بہت زیادہ تھی [illegible] حکومت کے [illegible] تھے۔

الاستاذ ابو الفتوح برجوان ..... یہ حاکم کی حکومت میں انتظامی امور کے نگران تھے ان ہی کی طرف قاہرہ کا ایک محلہ برجوان منسوب ہے العزیز بن معز کے غلام تھے حاکم کے ہاں تمام امور کے ذمہ دار بن گئے پھر حاکم کی نظر میں ان کے قتل کا حکم دے دیا گیا۔ امیر ریدان نے (جس کی طرف باب زویلہ کے باہر کا حصہ ریدانیہ منسوب ہے) ان کے پیٹ میں چھرا گھونپ کر انہیں قتل کر دیا۔ میراث میں بہت جائیداد چھوڑی

ایک ہزار بچوں کو پڑھاتے ان کے گھر بھی ریشم کے ایک تاجر تھے۔ یہ تمام باتیں ابن خلکان نے بیان کی ہیں۔ حاکم نے ان کی جگہ امیر حسین بن القائد جوہر کو متعین کیا۔

الجریری المعروف بابن طرار: یہ الجریری المعافی بن زکریا بن یحییٰ بن حمید بن حماد بن داؤد ابو الفرج النہروانی القاضی ہیں۔ اس لئے کہ انہوں نے علم میں بہت کوشش کی تھی۔ جریری اس لئے کہلائے کہ انہوں نے ابن جریر طبری کی صحبت کی تھی انہیں کے مذہب پر کاربند تھے۔ اس لئے انہی کی طرف منسوب ہوئے۔ بغوی ابن صاعد وغیرہ سے حدیث کا سماع کیا ان سے ایک جماعت نے حدیث روایت کی ثقہ، مامون، عالم، فاضل صاحب ادب اور تمام فنون کے ماہر تھے متعدد کتابیں انہوں نے تصنیف کیں۔

ابو محمد شافعی کہتے ہیں کہ شیخ ابو محمد کے سامنے جب معافی آتے تو فرماتے کہ تمام علوم حاضر ہو گئے ہیں نیز انہی کا قول ہے کہ اگر کوئی شخص وصیت کرے کہ میری وفات کے بعد سب سے بڑے عالم کو میرے مال کا تیسرا حصہ دے دیا جائے تو اس کی وفات کے بعد معافی کو ثلث مال کا حصہ دے دیا جائے کیونکہ سب سے بڑے عالم وہی ہیں۔ کسی کا قول ہے کہ ایک رئیس کے گھر میں بہت سے فضلاء جمع ہوئے ان میں معافی بھی تھے فضلاء کہنے لگے آج کس طرح پر مذاکرہ ہو جائے تو بہتر ہے اس گھر میں کتابوں کا بڑا ذخیرہ تھا معافی نے صاحب خانہ سے کہا اپنے غلام سے کوئی کتاب منگوائیں اور جو کتاب بھی لے آئے گا اسی پر مذاکرہ کر لیں گے حاضرین نے ان کے علم پر بڑا تعجب کیا خطیب نے ان کے چند اشعار نقل کئے ہیں۔

ترجمہ: (۱) میرے حاسد سے کہہ دو تم کس کی بے ادبی کر رہے ہو۔
(۲) تم اللہ کی بے ادبی کر رہے ہو اس لئے کہ اسی نے مجھے یہ سب عطا کیا ہے۔
(۳) اس نے میرے علم میں اضافہ کر کے تمہیں تمہارے حسد کا بدلہ دے دیا اور تم پر علم کے ذرائع بند کر دیئے۔ اسی سال
ذی الحجہ میں چھیاسی سال کی عمر میں وفات پائی۔

ابن فارس: یہ مجمل کتاب کے مصنف ہیں پچاسی سال کی عمر میں وفات پائی

ام سلمہ: یہ ام سلامہ بنت قاضی ابو بکر احمد بن کامل بن خلف بن شجرہ ہیں ثقہ دیندار تھیں۔ محمد بن اسماعیل بصلانی وغیرہ سے احادیث کا سماع کیا ہے ان سے ازہری تنوخی ابو یعلی بن فراء وغیرہ نے احادیث کا سماع کیا ان کی دینداری فضیلت سعادت پر لوگوں نے تعریف کی ہے ان کی ولادت ۲۹۸ھ رجب میں اور وفات ۳۹۰ھ رجب میں ۹۲ سال کی عمر میں ہوئی۔

واقعات ۳۹۱ھ

اسی سال خلیفہ قادر نے اپنے بیٹے ابو الفضل کو ولی عہد بنانے کے لئے لوگوں سے بیعت لی منبروں پر خطبہ میں نام ظاہر کیا اس وقت اس کی عمر آٹھ سال چند ماہ تھی کیونکہ ایک شخص عبداللہ بن عثمان واثقی نے بلاد ترک میں سے کسی سے دعویٰ کیا کہ قادر باللہ نے ولی عہد بنا دیا جب قادر کو پتہ چلا اس نے اس کو طلب کرایا لیکن وہ کہیں چھپ گیا پھر کسی بادشاہ نے اسے پکڑ کر قلعہ میں بند کر دیا۔ حتیٰ کہ اس کی وفات ہو گئی اسی وجہ سے قادر نے بیٹے کے لئے لوگوں سے بیعت لی تھی اسی سال ذی القعدہ میں قادر کا لڑکا ہوا اس کا نام ابو جعفر عبداللہ بن قادر تھا وہی خلیفہ بنا۔

اسی زمانہ میں امیر حسام الدولہ نے مقلد بن مسیب کو انبار کے شہروں میں اچانک قتل کر دیا کیونکہ وہ حکومت کا خواب دیکھ رہا تھا کسی ترکی غلام نے اسے قتل کر دیا اس کے بعد اس کا لڑکا قرواش اس کا قائم مقام بنا اس سال مصریوں نے حج کرایا۔

خواص کی وفات

جعفر بن فضل بن جعفر…… یہ جعفر بن فضل بن جعفر ابن محمد بن فرات ابو الفضل ہیں جو ابن حنزابہ سے مشہور ہیں ۳۰۸ھ میں بغداد میں پیدا ہوئے دیار مصر میں رہے کافور اخشیدی کے عہد میں جہاں کے والد حاکم تھے کے وزیر تھے۔

محمد بن ہارون حضرمی اور ان جیسے بغدادی محدثین سے حدیث کا سماع کیا بغوی کی مجلس میں حاضر ہو کر حدیث کا سماع کیا حالانکہ وہ ان کے معیار کے نہیں تھے لیکن پھر بھی کہتے تھے کہ جو کوئی میرے پاس آئے تو غنیمت ہے مصر میں ان کی املاء حدیث کی مجلس بھی ہوتی دارقطنی علم حدیث میں شرکت کے ارادے سے مصر کا سفر کیا ان کے لئے ایک مسند تخریج کی اس کے عوض انہیں کافی مال دیا قبول ان سے دارقطنی وغیرہ جیسے اکابر نے احادیث روایت کی ہیں ان کے عمدہ اشعار میں سے دو شعروں کا ترجمہ درج ذیل ہے:

(۱)…… جس کو آرام کرنے والے شخص سے حقیقت میں آسانی ہو تو کہ اسے ساعت جتنی ہو وہ شخص اس کی وجہ سے تنگ دلی کے ساتھ
رات نہیں گزارے گا۔

(۲)…… بے شک میرا آدھا جسم بد جوتوں کا کھا رہی ہیں۔

ابن خلکان کا قول ہے کہ ان کی وفات ماہ صفر یا ربیع الاول میں بیاسی سال کی عمر میں ہوئی قرافہ میں دفن کئے گئے بعض کا قول ہے کہ انہوں نے مدینہ میں ایک گھر خرید کر اس میں قبر بنائی تھی وفات کے بعد ان کو مدینہ منورہ منتقل کیا گیا تو وہاں کے اشراف نے ان کے سابقہ احسانات کی وجہ سے ان کا استقبال کیا انہیں اٹھا کر لے گئے اور حج کرایا پھر عرفات میں ٹھہرایا پھر مدینہ لا کر ان کے گھر میں دفن کر دیا۔

ابن الحجاج شاعر…… یہ حسین بن احمد بن محمد بن جعفر بن محمد بن الحجاج ابو عبد اللہ شاعر ہیں ان کے اشعار میں اس قدر بے حیائی اور بیہودگی ہوتی کہ زبان جس کے تلفظ سے اور کان اس کے سننے سے نفرت کرتے ہیں ان کے والد بھی بڑے عاملوں میں سے تھے یہ خود بھی عز الدولہ کے زمانہ میں بغداد میں محتسب تھے۔ جو شخص ان کا تابع ہو اگر خود ایک شاعری اور فضول گوئی میں لگ گیا لیکن قطع نظر سستی سے ان کے اشعار کے الفاظ میں ایک قوت ہے کہ اچھائی خراب سوال کو بھی لیکن وہ اچھی طرز میں پیش کرتے ہیں ان کے عمدہ اشعار بھی ہیں۔

ایک مرتبہ مصر کے بادشاہ کی مدح سرائی کی تو اس نے خوش ہو کر ایک ہزار دینار دیئے ابن خلکان کا قول ہے کہ ابو سعید الاصطخری کی وجہ سے حجاج کو معزول کر دیا گیا یہ باطل ہے کیونکہ ابو سعید کی وفات ۳۲۸ھ میں ہوئی تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ابو سعید کی وجہ سے حجاج کو معزول کر دیا گیا ہو یہ بھی ممکن نہیں تھا کہ ابو سعید کے محتسب بننے کی امید پر حجاج کو معزول کر دیا گیا ہو الشریف رضی نے ان کے اشعار ایک مستقل دیوان میں جمع کئے ہیں ان کی وفات پر الشریف رضی اور دیگر شعراء نے مرثیہ کہا ہے۔

عبدالعزیز بن احمد بن حسن الجزری…… یہ عضد الدولہ کے بعد کرخ کے علاقوں کے قاضی تھے اصحاب ظواہر ہونے کی وجہ سے مذہب داؤد پر عمل کرنے والے تھے مزاح پسند اور نیک تھے ایک بار دو شخص ان کے پاس جھگڑا لے کر آئے دوران خصومت ان میں سے ایک رو پڑا قاضی نے کہا تم اپنا وکالت نامہ دکھاؤ اس نے دکھایا قاضی نے اسے الٹ پلٹ کر اس سے کہا تمہارے موکل نے تمہیں رونے کا وکیل نہیں بنایا اس پر تمام حاضرین ہنس پڑے اور وہ شخص بڑا شرمندہ ہوا۔

عیسیٰ بن وزیر علی بن عیسیٰ…… یہ عیسیٰ بن وزیر علی بن عیسیٰ بن داؤد بن جراح ابو القاسم بغدادی ان کے والد بڑے وزراء میں سے تھے خلیفہ طائع کی بھی انہوں نے ملازمت کی ہے متعدد محدثین سے انہوں نے حدیث کا سماع کیا ان کا سماع صحیح تھا تمام علوم کے جامع تھے منطق اور پہلے لوگوں کے علوم سے واقف تھے اسی وجہ سے بعض حضرات نے ان پر فلسفی ہونے کا الزام لگایا ان کے عمدہ اشعار میں سے دو شعروں کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

(۱)... صحبت سے مردہ اشخاص علم کے ذریعے زندہ ہو گئے بہت سے زندہ جہالت اور سرکشی کی وجہ سے مر گئے۔
(۲) علم کا اشتغال کرو تاکہ ہمیشہ زندہ رہو ایک دن بھی جہالت میں زندگی مت گزارو۔
ان کی وفات ۳۹۱ھ میں ہوئی اسی سال کی عمر میں وفات پائی بغداد میں اپنے گھر میں دفن کیے گئے۔

واقعات ۳۹۲ھ

اسی سال محرم میں یمین الدولہ محمود بن سبکتگین نے بلاد ہند پر حملہ کیا ہند کا سردار راجہ جے پال بہت بڑا لشکر لے کر مقابلہ میں آیا دونوں میں گھمسان کی لڑائی ہوئی اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح نصیب فرمائی۔ ہندو شکست کھا گئے ان کا سردار راجہ جے پال گرفتار کر لیا گیا اس کی گردن سے ۸۰ ہزار دینار کا ہار نکالا گیا اس جنگ میں مسلمانوں کو مال غنیمت بہت ملا انہوں نے متعدد شہروں کو فتح کیا پھر مسلمانوں کے بادشاہ محمود نے راجہ جے پال کو اس کے ملک والوں کے سامنے ذلیل و رسوا کرنے کے لیے رہا کر دیا راجہ جے پال جب ہند پہنچا تو اس نے خود کو آگ میں ڈال دیا جس کی وہ ہمیشہ عبادت کرتے ہیں آگ نے جلا کر اسے بھسم کر دیا۔

اسی زمانہ میں ربیع الاول میں بغداد کے باشندوں نے قطیعۃ الدقیق میں نصاریٰ کے عبادت خانہ کو آگ لگا دی وہ گرجا گھر گر گیا جس کے نیچے دب کر مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت جس میں عورتیں اور بچے زیادہ تھے ہلاک ہو گئی۔

اسی سال رمضان میں مفسدین نے زور پکڑا جس کی وجہ سے لوٹ مار قتل و غارت گری بہت ہوئی فتنے پھوٹ پڑے۔

ابن الجوزی کا قول ہے کہ تین ذیقعدہ جمعرات کی رات جنوب میں چاند کی روشنی کی طرح ایک روشن ستارہ گرا کچھ دیر بعد روشنی ختم ہو گئی لیکن اس کا جسم باقی رہا جسم لمبا اور دو ہاتھ چوڑا تھا لیکن کچھ دیر بعد وہ بھی غائب ہو گیا۔

اس سال میں حاجی حضرات حج کی نیت سے خراسان کی سمت سے بغداد پہنچے عربوں کی طرف سے لوٹ مار کے ساتھ ساتھ انہیں یہ خبر بھی دی گئی کہ اس مرتبہ کوئی حاجیوں کا مددگار ہوگا نہ ان کا کوئی نگران ہوگا مجبوراً وہ اپنے شہروں کو واپس لوٹ آئے بلاد مغرب سے اسی سال کسی نے حج نہیں کیا۔

اسی سال عرفہ کے روز بہاء الدولہ کے ہاں دو جڑواں بچوں کی پیدائش ہوئی سات سال بعد ایک کا انتقال ہو گیا دوسرا زندہ رہا حتیٰ کہ اپنے والد کے بعد بادشاہ بنا اس کا لقب شرف الدولہ تھا اسی سال مصریوں نے لوگوں کو حج کرایا۔

خواص کی وفات

ابن جنی کے حالات...... یہ ابو الفتح عثمان بن جنی الموصلی نحوی لغوی نحو و لغت کی مشہور اور متداول کتب کے مصنف ہیں۔ جنی رومی سلیمان بن فہد بن احمد الازدی الموصلی کے غلام تھے اسی سلسلے کے ان کے چند اشعار کا ترجمہ درج ذیل ہے
(۱)... اگر میں بلا نسب ہو گیا ہوں تو میرا علم تمام مخلوق میں میری نسبت ہے
(۲)... میری تو نسبت بھی ہے عظیم شریف سردار لوگوں سے
(۳)... وہ ایسے شستہ دہن ہیں جب گفتگو پر آمادہ ہوں تو بڑے بڑے خطیبوں کو زیر کر دیتے ہیں۔
(۴)... وہ لوگ ہیں جن کے لئے نبی نے دعا کی اس کی شرافت کے لئے نبی کی دعا کافی ہے۔
بغداد میں رہے وہیں درس دیتے رہے حتیٰ کہ اس سال ماہ صفر جمعہ کی شب وفات پائی۔
ابن خلکان کا قول ہے کہ ان کی ایک آنکھ عیب دار تھی اسی سلسلے کے چند اشعار کا ترجمہ درج ذیل ہے

(۱)۔ بغیر میرے کسی قصور کے مجھ سے تمہاری بے تعلقی تمہارے بدنیت ہونے پر دلالت کرتی ہے۔

(۲)۔ تمہاری زندگی کی قسم جس قدر میں راہوں میں سے مجھے پالیا ایک آنکھ پر خطرہ ہو گیا ہے۔

(۳)۔ اگر مجھے تمہارے دیکھنے کا خوف نہ ہوتا تو مجھے اس کے چھوڑنے میں کوئی فائدہ نہ ہوتا۔

بعض کا قول ہے کہ یہ اشعار ابن حجاج کے نفس ہیں وہ ایک بھینگے شخص تھے ہیں ان کا ایک شعر اپنے ایک بھینگے غلام کے بارے میں ہے اس کی ایک آنکھ ساری آنکھوں کو کافی ہوتی ہے اس کی ایک آنکھ ساری آنکھیں کی ہوتی ہیں۔

علی بن عبدالعزیز ...... یہ علی بن عبدالعزیز بن الحسن بن جرجانی القاضی ابوالحسن ری کے قاضی تھے احادیث کا سماع کیا علوم میں اتنی ترقی کی کہ وہ ان میں بے مثال شمار ہونے لگے ان کے اشعار میں سے چند یہ اشعار:

(۱)...... لوگ کہتے ہیں تمہاری طبیعت میں انقباض ہے انہوں نے ایک ایسے شخص کو دیکھا جو ذلت کے مقام سے دور ہو گیا۔

(۲)...... میں لوگوں کو دیکھتا ہوں جو ان سے قریب ہو گیا وہ ذلیل ہو گیا جس کو عزت نفس نے شریف بنایا وہی شریف بن سکا۔

(۳)۔ مجھ سے لالچ پیدا ہوا میں اسے مطلب برآری کے لئے سیڑھی بناؤں تو میں اس وقت علم کی بے قدری کرنے والا ہوں گا۔

(۴)...... جب مجھ سے کہا گیا کہ یہ لالچ ہے میں نے کہا میں بھی دیکھ رہا ہوں لیکن آزاد شخص پیاس برداشت کر لیتا ہے۔

(۵)۔ میں نے ہر کس و ناکس کی خدمت کرنے کے لئے علم حاصل نہیں کیا میں نے اس لئے علم حاصل کیا ہے کہ میری خدمت کی جائے۔

(۶)...... کیا یہ ممکن ہے کہ میں محنت کر کے ایک درخت لگاؤں اور اس کے بدلے ذلت حاصل کروں پھر تو جاہل رہنا ہی بہتر ہے۔

(۷)۔ اگر اہل علم اس کی حفاظت کرتے تو وہ بھی ان کی حفاظت کرتا اگر وہ لوگوں کے دلوں میں اس کی عظمت بٹھاتے تو وہ خود بھی عزت پاتے۔

(۸)...... لیکن انہوں نے اس کی بے عزتی کی تو وہ بے عزت ہوں اور انہوں نے لالچ میں پڑ کر اس کو گندہ کر دیا حتی کہ وہ بھی ترش روئی سے پیش آیا۔

(۹)۔ میں نے زندگی کی لذت کو ابھی تک نہیں پایا حتی کہ میں نے گھر اور کتاب کو ہم نشین بنا لیا۔

(۱۰)... میرے نزدیک علم سے زیادہ عزیز کوئی شے نہیں ہے اس کے سوا کوئی مونس نہیں ملتا۔

(۱۱)۔ اگر تم دل کی ذخیرہ اندوزی کرنا چاہو تو تنگی کے زمانے کے لئے۔

(۱۲)...... تو صبر کے ذریعے خوشحالی کے زمانے کا انتظار کر۔

(۱۳)۔ اگر تم نے بیاہ کر لیا تو تم ہمارے ہی ہو جاؤ گے۔

اسی سال وفات پائی تابوت کو جرجان لے جایا گیا اور پھر دفن ہوئے۔

واقعات ۳۹۳ھ

اسی سال خلیفہ الطائع للہ کی وفات ہوئی جیسا کہ ہم عنقریب بیان کریں گے اسی زمانہ میں سالار لشکر نے شیعوں کو عاشورہ کے موقع پر اور جاہل سنیوں کو باب بصرہ و باب شعیر کے سامنے اظہار زینت اور حضرت مصعب بن زبیر کے مزار پر ماتم کرنے سے منع کر دیا چنانچہ دونوں فریقوں نے

اس علم پر کیا گیا۔

سال رواں ہی میں محرم کے آخر میں بہاء الدولہ نے اپنے وزیر ابو غالب محمد بن خلف کو وزارت سے معزول کر کے اس پر ایک لاکھ دینار جرمانہ کیا۔ اسی سال صفر کے شروع میں غلہ کی گرانی بہت ہو گئی حتیٰ کہ اتنا قحط ہوا کہ اس کا ایک کر ایک سو بیس دینار میں فروخت ہونے لگا۔

اسی زمانہ میں سالار جشمر نے عمر کو دیا کہ آئندہ عمید الدولہ ابوالحسن علی بن طریف سے سالانہ جو بیس ہزار دینار کا مطالبہ کیا جسے اس نے قبول کر کے اپنی عوام پر تقسیم کر دیا۔ سال رواں ہی میں ابو العباس الفضل رازی سے بھاگ کر بدر بن حسنویہ کے پاس آ گیا۔ بدر نے اس کا اکرام کیا اور عمید الدولہ ابو الفضل المطیع کی جگہ پر وزیر بٹھا دیا۔

اسی سال حاکم نے دمشق اور شامی لشکروں پر ابو محمد الاسود کو نائب حاکم بنا دیا۔ کچھ دنوں کے بعد اس کو ابو محمد نے ایک مغربی شخص کو شیخین کی توہین کرنے پر سزا دے کر شہر میں گشت کرایا۔ پھر حاکم نے شیعہ سنیوں کے درمیان لڑائی جھگڑا ہونے کے خوف سے مکر و فریب کر کے ابو محمد کو معزول کر دیا۔ اسی سال بادیہ کے بدوؤں کے خوف سے کسی عراقی نے حج ادا نہیں کیا۔

خواص کی وفات

ابراہیم بن احمد بن محمد: ابراہیم بن احمد بن محمد ابو اسحاق الطبری المالکی آپ بغداد کے مشہور لوگوں میں سے ہیں قرأت کے شیخ ہیں مشہور محدثین کی ایک جماعت سے حدیث کا سماع کیا دارقطنی نے ان سے پانچ سو اجزاء احادیث کے تخریج کئے۔ کریم تھے اہل علم پر خوب دل کھول کر خرچ کرنے والے تھے۔

الطائع للہ عبدالکریم بن مطیع: ... جن کی خلافت سے معزولی اور دیگر قصے گزر چکے۔ ۷۴ سال کی عمر میں عید الفطر کی شب وفات پائی۔ خلیفہ قادر نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور بڑے بڑے لوگوں نے شرکت کی رصافہ میں دفن ہوئے۔

محمد بن عبدالرحمن بن عباس بن زکریا: محمد بن عبدالرحمن بن عباس بن زکریا ابو طاہر المخلص بہت زیادہ احادیث روایت کرنے والے شیخ ہیں بغوی، ابن صاعد اور ایک جماعت سے احادیث کی سماعت کی ان سے برقانی، ازہری، خلال، تنوخی نے احادیث روایت کی صالحین میں سے تھے اسی سال اٹھاسی سال کی عمر میں رمضان میں وفات پائی۔

محمد بن عبداللہ: محمد بن عبداللہ ابوالحسن السلامی البغدادی شاعر ان کے شعر مشہور ہیں عضد الدولہ کی مدح میں قصیدے لکھے ہیں۔

میمونہ بنت شاقولہ الواعظہ: حافظ قرآن تھیں۔ ایک دن وعظ میں کہنے لگیں یہ کپڑا جو میرے بدن پر ہے سینتالیس سال سے استعمال کر رہی ہوں اس کا سوت میری والدہ کا کاتا ہوا ہے اب تک یہ کپڑا نہیں پھٹا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرنے والے شخص کے جسم پر کپڑا جلدی پرانا نہیں ہوتا۔

ان کے لڑکے کا قول ہے کہ ہمارے گھر کی دیوار گرنے کے قریب ہو گئی میں نے والدہ سے کہا کیوں نہ ہم اس کی تعمیر درست کر لیں تا کہ اس دیوار کی بھی درستی ہو جائے۔ والدہ نے ایک پرچی پر کچھ لکھ کر دیا کہ اس کو دیوار میں کسی جگہ رکھ دو چنانچہ میں نے دیوار پر ایک جگہ رکھ دیا جس کی برکت سے وہ دیوار بیس سال تک قائم رہی والدہ کی وفات کے بعد میں نے اس پرچی کو نکال کر دیکھا اس پر قرآن کی یہ آیت لکھی ہوئی تھی:

اللہ ہی آسمانوں اور زمینوں کو بے جگہ ہونے سے روکے ہوئے ہے۔ (سورۃ فاطر: ۴۱)

اے آسمانوں اور زمین کو روکنے والے اللہ اس دیوار کو گرنے سے روکے رکھ۔

واقعات ۳۹۴ھ

اسی سال بہاء الدولہ نے ابو احمد الحسین بن احمد بن موسیٰ الموسوی کو قاضی القضاۃ، موسم حج کی نگرانی، مظلوموں کی فریاد رسی، طالبین کی نقابت ان عہدوں پر فائز کیا یہ تقرری شیراز میں ہوئی جب تقرری نامہ بغداد خلیفہ کے سامنے آیا تو خلیفہ نے ان کو قاضی القضاۃ تسلیم نہیں کیا اس کی وجہ سے ان کا معاملہ موقوف ہو گیا۔

اسی زمانہ میں ابو العباس بن واصل نے بلاد بطیحہ سے مہذب الدولہ کو نکال کر خود بادشاہ بن گیا۔ مہذب الدولہ کے لشکروں نے ان سے دوبارہ ملک چھیننے کی کوشش کی لیکن ابو العباس نے ان کو شکست دے دی ان کے اموال پر قبضہ کر لیا جو ہزار ہزار دو سو پچاس ہزار درہم تھے۔

اسی زمانہ میں عراقی حاجیوں کا ایک قافلہ بڑی شان و شوکت کے ساتھ روانہ ہوا ان کے ساتھ دو نوجوان بہت عمدہ قرآن پڑھنے والے بھی تھے ایک کا نام ابو الحسن الرفاء دوسرے کا نام ابو عبداللہ بن زجاجی تھا راستہ میں بدوؤں کا امیر الاصیفر ان کے درمیان حائل ہو گیا ان دونوں نوجوانوں نے اس خیال سے کہ یہ حجاج سے ہٹ کر ان کو چھوڑ دے اس کے سامنے بیٹھ کر بہت عمدہ آواز میں قرآن کی تلاوت کی اس کو بہت پسند آئی اس نے ان سے پوچھا بغداد میں تمہاری گزر اوقات کیسی ہے انہوں نے کہا الحمد للہ بہت اچھی ہے لوگ ہمیں سونا چاندی ہدیہ میں دیتے ہیں پھر اس نے پوچھا کسی نے آج تک تمہیں دس لاکھ دینار دیئے ہیں انہوں نے جواب دیا ایک ہزار درہم بھی نہیں دیئے انہوں نے کہا میں تمہیں اس وقت دس لاکھ دینار دیتا ہوں اور تمہاری وجہ سے سب حجاج کو چھوڑتا ہوں اگر تم نہ ہوتے تو میں دس لاکھ دینار لے کر بھی ان کو نہیں چھوڑتا چنانچہ اس نے دس لاکھ دینار دے کر سب کو چھوڑ دیا راستے میں کسی نے بھی حاجیوں کو تنگ نہیں کیا تمام لوگ ان قاریوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے صحیح سالم حج پر پہنچ گئے۔

وقوف عرفہ کے موقع پر انہوں نے بڑے اچھے انداز شیریں زبان میں تلاوت کی لوگوں پر بڑا اثر ہوا چاروں اطراف سے لوگ ان کی تلاوت سننے کے لئے جمع ہو گئے لوگوں پر گریہ طاری ہو گیا لوگوں نے ان کے قافلہ والوں سے کہا کہ ان دونوں کو سفر میں ایک ساتھ نہیں لانا چاہیے کیوں کہ اگر کوئی حادثہ پیش آ گیا تو دونوں ہلاک ہو جائیں گے اگر ایک ہو گا تو وہی حادثہ کا شکار ہو گا دوسرا محفوظ رہے گا۔ اسی سال خطبہ میں گزشتہ سالوں کی طرح مصریوں کا نام لیا گیا۔

امیر عراق نے بدوؤں کے خوف سے مدینہ جانے کے بجائے جلدی عراق جانے کا ارادہ کیا لوگوں کو مدینہ کی عدم حاضری پر بڑا دکھ ہوا اس موقع پر ان دونوں قاریوں نے مدینہ کے راستے پر کھڑے ہو کر قرآن کی اس آیت کی تلاوت کی:

> مدینہ والوں اور اس کے آس پاس بدوؤں کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ آپ ﷺ کی ذات پاک سے منہ موڑتے ہوئے
> اپنی جانوں کی فکر میں لگ جائیں۔ (التوبہ: آیت ۱۲۰)

یہ سن کر لوگوں پر ایک حالت طاری ہو گئی زار و قطار رونے لگے سب لوگ امیر سمیت مدینہ حاضر ہوئے وہاں سے فارغ ہو کر صحیح سالم اپنے وطن پہنچ گئے۔ والحمد للہ۔

واپسی میں امیر نے ان دونوں قاریوں کے ساتھ ابی بکر بن بہلول کو عام امامت کے لئے اور رمضان تراویح کے لئے مقرر کر دیا ابی بکر بن بہلول بھی بہت عمدہ قاری تھے۔ عمدہ قرأت کی وجہ سے نمازیوں کا ان کے پیچھے ایک بڑا مجمع ہوتا تھا یہ تینوں قاری باری باری امامت کرتے ہر رکعت میں تیس آیت کی مقدار تلاوت کرتے نماز تراویح سے بہت دیر میں فارغ ہوتے ایک روز جامع منصور میں بہلول نے یہ آیت پڑھی:

> "کیا مومنین کے لئے اب بھی یہ وقت نہیں آیا کہ ذکر اللہ اور جو حق کی طرف سے نازل ہوا ہے اس کی وجہ سے ان کے دل نرم
> ہو جائیں۔" (الحدید: آیت ۱۶)

ایک صوفی شخص نے ان سے اس آیت کو دوبارہ پڑھنے کو کہا دوبارہ آیت پڑھی یہ سن کر صوفی نے کہا قسم خدا اب وہ وقت آ گیا ہے اس کے بعد اس صوفی کی روح نکل گئی۔

شیخ ابن لبنا جو بہت بڑے قاری تھے کے ساتھ بھی اسی طرح کا واقعہ پیش آیا ہے انہوں نے اپنی زندگی میں جو بیج بوئے تھے ان میں سے ایک بات کی تلاوت کی ایک صوفی شخص نے اعتراض کیا کیوں نہیں تم بلند آواز سے قرات کرتے یہ کہہ کر وہ بیٹھ گیا اور رونے لگا پھر یکدم خاموش ہو گیا اس وقت اس کی روح نکل چکی تھی۔

خواص کی وفات

ابو علی الاسکافی ...... ابو علی نامی کا لقب موفق ہے بہاء الدولہ کے خواص میں سے تھے۔ بہاء الدولہ نے ان کو بغداد کا والی بنا دیا یہاں سے بہت مال وصول کیا پھر بھاگ کر بطیحہ چلے گئے دو سال وہاں رہے پھر بغداد آ گئے۔ بہاء الدولہ نے دوبارہ وزیر بنا دیا بعد میں جنگ چھیڑنے والے تھے پھر بہاء الدولہ نے ان کو اسی سال میں قتل کر دیا۔

واقعات ۳۹۵ھ

اسی سال مہذب الدولہ بغداد واپس آ گیا ابن واصل نے اس سے کوئی مزاحمت نہیں کی ابن واصل نے مہذب الدولہ کو سالانہ پچاس ہزار دینار دینے کا وعدہ کیا۔ اسی زمانہ میں افریقہ میں غلہ کی گرانی بہت ہو گئی تھی کہ مشغلے تمام بند ہو گئے ہلاکت کے خوف سے بہت سے لوگ نقل مکانی کر گئے۔ پیچھے والوں میں سے اکثر غلہ کی گرانی کی وجہ سے ہلاک ہو گئے اللہ تعالیٰ سے ہم حسن عافیت کی درخواست کرتے ہیں اسی سال حجاج راستہ میں پیاس کی شدت سے کافی ہلاک ہو گئے۔ خطبہ میں مصریوں کا نام لیا گیا۔

خواص کی وفات

محمد بن احمد بن موسیٰ بن جعفر کے حالات[1] ...... محمد بن احمد بن موسیٰ بن جعفر ابو النصر البخاری الملاحمی مشہور محدث حافظ حدیث تھے بغداد آ کر محمد بن اسحاق بن خزیمہ سے احادیث بیان کیں قاسم بن مکیب وغیرہ سے روایت لی ان سے دار قطنی وغیرہ نے احادیث بیان کیں مشہور محدثین میں سے تھے اسی سال بخارا میں ۸۰ سال کی عمر میں شعبان میں وفات پائی۔

محمد بن اسماعیل ...... یہ محمد بن اسماعیل علی بن حسین بن حسن بن قاسم ابن ابی الحسن العلوی ہمدان میں پیدا ہوئے بغداد میں پلے بڑھے جعفر خلدی وغیرہ سے احادیث لکھیں ابو علی بن ابی ہریرہ سے فقہ شافعی کی تعلیم حاصل کی پھر شام آ کر صوفیاء کی صحبت اختیار کی مشائخ سے ملے پھر مکہ تشریف لے گئے اسی سال محرم میں وفات پائی۔

ابو الحسین احمد بن فارس ...... یہ ابو الحسین احمد بن فارس ابن زکریا بن محمد بن حبیب اللغوی الرازی لغت میں کتاب مجمل کے مصنف ہمدان میں اقامت اختیار کی بڑے عالم تھے۔ مقامات کے مصنف بدیع نے ان سے علم و ادب پڑھا ان کے اشعار میں سے چند شعروں کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

(۱) میرے قریب سے چل کر گزرے ہوئے بدن والی ایک عورت گزری جو آزادی کی طرف رخ کر رہی تھی۔
(۲) وہ میری طرف دیکھ رہی تھی اس نے بالکل پیش کرنے سے منع کیا۔
(۳) جب تم کسی حاجت کے لئے کسی کو نائب بناؤ اور تم اس حاجت کے عاشق اور خواہش مند ہو۔

(۴) تو نے مجھے ادب و تعلیم کو تحفہ بنا کر بھیجو۔

ابن خلکان کا قول ہے کہ سنہ ۳۹۱ھ یا ۳۹۵ھ میں ان کی وفات ہوئی لیکن اول قول زیادہ مشہور ہے۔

واقعات ۳۹۶ھ

ابن الجوزی کا قول ہے کہ اسی سال یکم شعبان جمعہ کی شب طلوع کے ... کہا جاتا ہے ایک بڑا ستارہ جو اپنی وجہ سے زہرہ ستارے کی طرح تھا اس کی شعاعیں چاند کی طرح زمین پر پڑتی تھیں۔ پندرہ روز تک رہنے کے بعد وہ غائب ہو گیا اسی زمانہ میں پورے بغداد کا ابو محمد اکفانی کو قاضی بنا دیا گیا۔

اسی زمانہ میں قادر نے مجلس منعقد کر کے قرواش کو معتمد الدولہ کا لقب دے کر کوفہ کا امیر بنایا۔ ساتھ ہی اسی مجلس میں شریف الرضی اور مرتضی کو ذی المجدین اور ابو الحمدین کا لقب دے کر ذو الحسبین کا خطیب بنایا گیا۔

اسی سال محمود سبکتگین نے ہند پر حملہ کر کے اس کے بڑے بڑے شہروں کو فتح کیا بہت مال غنیمت ان کے ایک بادشاہ کو جو بھاگ گئے تھے گرفتار کر لیا اس کے ملک کے بتوں کو توڑ دیا۔ جن کی عبادت کرتے تھے وہ بت اس کی کمر پر باندھ دیا اس کی چھوٹی انگلی کاٹ کر اسے ذلیل کرنے کے لئے اسے رہا کر دیا۔

اسی سال حلب میں حاکم عبیدی کا حکم آیا کہ اس نے ایک نئی چیز ایجاد کی کہ اس کے نام پر کھڑے ہو جائیں گے اور مسجدوں میں سجدہ کا بھی حکم دیا چاہے حجاز میں ہوں یا بازاروں میں ہوں۔

خواص کی وفات

ابو سعید اسماعیلی ..... ابراہیم بن اسماعیل ابو سعید جرجانی ہیں جو اسماعیلی سے مشہور اور فضل کی زندگی میں بغداد آ کر اپنے والد سے روایت کی ان سے قاضی تنوخی نے روایت کی یہ ثقہ فقیہ اور مذہب شافعی پر عمل کرنے والے تھے۔ عربی زبان کے ماہر فیاض اہل علم پر خوب خرچ کرنے والے اہل علاقے کے جوانوں کے بھی سردار تھے۔

خطیب کا قول ہے کہ میں نے شیخ ابو الطیب سے سنا ابو سعید اسماعیلی بغداد آئے فقہاء نے ان کے اعزاز میں دو مجلسیں منعقد کیں ایک کا امیر ابو حامد اسفرائینی کو اور دوسری کا امیر ابو محمد البادی کو بنایا۔ البادی نے اپنے صاحبزادے کے ذریعے معافی بن زکریا الجریری کو پیغام بھیجا کہ وہ اس مجلس میں شرکت کرے۔ یہ مجلس کی رونق بخشیں اور اس کے ہاتھ یہ دو شعر بھی لکھے۔

(۱) اگر قاضی کثیر اپنے دوست اور ساتھی پر کرم فرمائیں تو وہ اس کو اپنے لئے شکر گزار پائیں گے۔

(۲) مجھے آپ سے ایک کام بھی ہے جسے میرا لڑکا بیان کرے گا اس میں احسان مندی کا آپ سے امید کیا گیا ہے۔ جریری نے جواب میں دو شعر لکھ کر بھیجے

(۱) شیخ نے اپنے ایک حکم اور فرمان کو قائم کیا ہے اگر خوشی میں بات نہ مانا تو ضرور رہوں گا۔

(۲) مگر ستانا مجھ کو آپ کے دولت کدہ پر حاضر ہو جاؤں گا وقت مقررہ پر جلد پہنچنے کی کوشش کروں گا۔

ابو سعید ربیع الاول میں کسی ... محراب میں نماز مغرب پڑھ رہے تھے جس وقت ایاک نعبد و ایاک نستعین پر پہنچے تو جان بحق ہو گئے اور نصرانی سے ... ان پر ... پڑھنے۔

[illegible]

محمد بن احمد ۔ ۔ محمد بن احمد ابن محمد بن جعفر بن محمد بن محمد بن بحیر ابو عمرو المزکی الحافظ النیشاپوری ہیں جو بحیری سے مشہور ہیں طلب علم کے لئے دور دراز علاقوں کے سفر کئے حافظ ثقہ ثبت تھے بغداد وغیرہ میں احادیث بیان کیں اسی سال ماہ شعبان میں بہتر سال کی عمر میں وفات پائی۔

ابو عبداللہ بن مندہ ۔ ۔ الحافظ محمد بن اسحاق بن محمد بن یحییٰ بن مندہ ابو عبداللہ الاصبہانی الحافظ ہیں حافظ بلند قد دور دراز علاقوں کے سفر کئے متعدد محدثین سے احادیث کا سماع کیا تاریخ و مصنفات پر کتابیں لکھیں ابو العباس جعفر بن محمد کا قول ہے کہ ابن مندہ سے بڑا حافظ میں نے نہیں دیکھا اسی سال صفر میں اصبہان میں وفات پائی۔

واقعات ۳۹۷ھ

اسی سال ابو رکوہ نے مصر کے حاکم عبیدی کے خلاف بغاوت کی اس کا قصہ یہ ہے کہ یہ ہشام بن عبدالملک بن مروان اموی کے خاندان سے تھا اس کا نام ولید تھا لقب ابو رکوہ تھا۔ ابو رکوہ اس وجہ سے کہ یہ صوفیوں کی طرح اپنے ساتھ سفر میں چھاگل (پانی کا برتن) رکھتا تھا۔ دیار مصر میں حدیث کا سماع کیا پھر مکہ و یمن و شام کا سفر کیا ان پریشانیوں کے باوجود جو اس سے بیعت ہونا چاہتا تھا وہ اس شخص میں یہ محسوس کرتا کہ یہ آگے چل کر اموی خاندان کے لئے حکومت کے قیام کی کوشش کرے گا تو وہ اس کو بیعت کر لیتا اور دیار مصر میں عرب کے کسی محلہ میں بچوں کو تعلیم دیتا لوگوں کے سامنے زہد و تقویٰ عبادت و پرہیزگاری ظاہر کرتا لوگوں کو غیب کی باتیں بھی سناتا حتیٰ کہ لوگ اس کی طرف مائل ہو گئے اور اس کی عزت کرنے لگے پھر اس نے لوگوں کو اپنی طرف دعوت دی ان کے سامنے اموی حکومت کے قیام کا ارادہ ظاہر کیا تو لوگوں نے اس کی دعوت کو قبول کر لیا اسے امیر المؤمنین سے خطاب کیا الثائر بامر اللہ المنتصر من اعداء اللہ اس کا لقب رکھا۔

پھر وہ ایک لشکر عظیم کے ساتھ برقہ میں داخل ہوا لوگوں نے وہاں کا سب مال جمع کر کے اس کے حوالے کر دیے درہم پر اس کا لقب منقش کر دیا اس کے بعد اس نے لوگوں کو خطبہ دیا جس میں موجودہ حاکم الحاکم پر لعنت کی اس قدر لعنت کے بعد بڑی تعداد افراد اس کے ساتھ ہو گئے۔

مصر کے بادشاہ کو جب اس کے قصہ اور اس کی باتوں کا علم ہوا تو اس نے ابو رکوہ کے مقابلہ لشکر ابو الفضل بن عبداللہ کے پاس سولہ ہزار سوار اور پانچ ہزار پیادے بھیجے تاکہ وہ ابو رکوہ سے جنگ کر کے اس کی طرف مائل ہو جائے جب یہ ابو الفضل کے پاس پہنچے تو وہ ابو رکوہ سے الگ ہو گیا اس نے ابو رکوہ کو کہا تم میں مصر کے بادشاہ سے لڑنے کی طاقت نہیں جب تک آپ ہمارے ساتھ رہیں گے ہم اسی طرح گرفت میں رہیں گے لہٰذا آپ جہاں جانا چاہیں چلے جائیں ابو رکوہ نے کہا میں اکیلا جانا چاہتا ہوں اس لئے میرے ساتھ دو شہسوار بھیج دو چنانچہ ابو الفضل نے دو شہسواروں کے ساتھ اسے بھیج دیا پیچھے ایک شخص کو بھیج دیا جس نے اس کو گرفتار کر کے مصر کے حاکم کے پاس بھیج دیا۔ حاکم مصر نے اونٹ پر سوار کر کے اس کو شہر کا گشت کرایا پھر اس کے بعد اس کو قتل کر دیا۔

اس کے بعد حاکم مصر نے ابو الفضل کا بڑا اکرام کیا اس کے نام بہت سی املاک کیں اتفاق سے ابو الفضل بیمار ہو گیا مصر کے بادشاہ نے دو مرتبہ اس کی عیادت کی جب یہ تندرست ہو گیا تو اس کو قتل کر دیا اس کے ساتھی کے پاس پہنچا دیا یہ اس کی غداری کا بدلہ ہے۔ اسی سال رمضان میں قرواش کو معزول کر کے اس کی جگہ ابو الحسن علی بن مزید کو حاکم بنا دیا سند الدولہ اس کا لقب رکھا۔

اسی سال میں ایلک خان نے ترکی بادشاہ یمین الدولہ کو شکست دے کر بلاد خراسان سے نکال دیا بہت سے ترکوں کو قتل کر دیا گیا اسی زمانہ میں ابو العباس بن واصل کو قتل کیا گیا اس کا سر بہاء الدولہ کے سامنے رکھا گیا اس نے خراسان اور بطائح کا علاقہ لے لیا۔

اسی سال حاجیوں پر راستہ میں خوف سیاہ آندھی چلی بدوؤں کے امیروں کے درمیان حائل ہو گئے حتیٰ کہ ترویہ کے دن وہ انتہائی حسرت کے ساتھ واپس گھر آ گئے تھے اسی سال خطبہ میں مصریوں کا نام لیا گیا۔

عبدالصمد بن عمر بن اسحاق ۔۔۔ یہ عبدالصمد بن عمر بن اسحاق ابو القاسم الدینوری الواعظ الزاہد حافظ قرآن تھے مذہب شافعی کی تعلیم

ابوسعید اصطخری سے حاصل کی حدیث کا سماع نجاد سے کیا ان سے صیمری نے حدیث روایت کی یہ ثقہ صالح تھے جیسا وہ فقیہ صدوق پاک دامن متقی تقشف دنیا سے کنارہ کش امر بالمعروف نہی عن المنکر حسن اعتقاد وغیرہ میں ان کی مثال دی جاتی تھی۔

ایک روز ایک شخص ان کی خدمت میں سو دینار لے کر آیا ابوالقاسم نے کہا کہ مجھے ان کی ضرورت نہیں اس نے عرض کیا اپنے ساتھیوں پر تقسیم کر دیجئے انہوں نے کہا کہ مٹی پر رکھ دو پھر اعلان کیا جس کو جتنی ضرورت ہے اس کے بقدر دینار اٹھالے لوگ اپنی اپنی ضرورت کے مطابق اٹھاتے رہے حتیٰ کہ سارے دینار ختم ہو گئے اس کے بعد ان کے لڑکے نے آ کر کسی ضرورت کا اظہار کیا ابوالقاسم نے کہا بنئے کے پاس چلے جاؤ اس سے کھجور کا ربع رطل ادھار لے آؤ وہ آ گیا اس سے پہلے کسی نے ان کے لڑکے کو مرغی اور حلوہ خریدتے ہوئے دیکھا تھا اس پر اس نے بڑا تعجب کیا اور وہ شخص اس کے پیچھے چلا چلتے چلتے ابوالقاسم کے لڑکے ایک گھر میں داخل ہو گئے جس میں ایک عورت اور یتیم بچے تھے اس نے وہ سامان ان کو دے دیا۔

شروع میں ابوالقاسم اجرت پر دوائیں کوٹ کر اس سے گزارا کرتے تھے وفات کے وقت [illegible] لگے اے ہمارے اللہ تعالیٰ اس دن سے [illegible] آپ سے [illegible] اسی سال تیس ذی الحجہ کو وفات پائی جامع منصور میں ان کی نماز جنازہ ہوئی مقبرہ امام احمد میں مدفون ہوئے۔

ابوالعباس بن واصل … یہ سیراف بصرہ وغیرہ کے حاکم تھے شروع میں کرخ میں کسی کے خادم تھے ان کا خیال تھا کہ یہ عنقریب حاکم بنیں گے ان کے ساتھی مذاق کے طور پر ان سے کہتے جب تم حاکم بن جاؤ گے تو تم مجھے یاد رکھنا کوئی کہتا کہ مجھے فلاں علاقہ کا گورنر بنا دینا کوئی کہتا مجھے اپنا خادم بنا لینا اتفاق ہوا کہ قسمت نے ان کا ساتھ دیا حتیٰ کہ یہ سیراف بصرہ وغیرہ کے حاکم بن گئے۔ مہذب الدولہ سے بلاد بطیحہ چھین لئے اس کو وہاں سے اتنا تنگ کر کے نکالا کہ وہ راستہ میں کشتی پر سوار ہونے پر مجبور ہو گیا ابن واصل نے اس کی تمام جائیداد پر قبضہ کر لیا پھر اھواز پر حملہ کر کے بہاء الدولہ کو شکست دے دی۔ شعبان میں اس کو قتل کر کے اس کے سر کو تمام شہروں کا گشت کرایا گیا۔

واقعات ۳۹۸ھ

اسی سال یمین الدولہ محمود بن سبکتگین نے بلاد ہند پر حملہ کر کے اس کے بہت سے قلعوں کو فتح کر لیا بہت سا مال غنیمت جواہرات حاصل کئے ایک ایسا گھر بھی ملا جس کی چوڑائی پندرہ ہاتھ لمبائی تیس ہاتھ تھی۔ سبکتگین جب یہ سارا مال لے کر غزنہ پہنچا تو اس نے یہ ساری چیزیں اپنے گھر کے صحن میں رکھ دیں بادشاہ کے ساتھیوں کو اس نے دیکھنے کی اجازت دی دیکھ کر ان کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔

اسی سال ۹ ربیع الاول بروز بدھ بغداد میں زمین پر ڈیڑھ ہاتھ اولے پڑے ایک ہفتہ تک بھی وہ پگھل نہ سکے اس کے اثرات بصرہ اور واسط تک پہنچے۔ اسی سال [illegible] مسجد سے بھی چوری ہونے لگی پھر پولیس نے اس پر قابو پا کر اس کے ہاتھ کاٹ دیئے اور آنکھیں نکال دیں۔

مصحف ابن مسعود اور اس کے حالات کا قصہ جو شیخ ابی حامد اسفرائنی کے ایک فتویٰ کے سلسلہ میں پیش آیا جس کو ابن الجوزی نے منتظم میں ذکر کیا ہے

[illegible] عبداللہ بن مسعود [illegible] مشہور شیعوں [illegible] مسجد میں رہتے تھے [illegible] قاضی ابو محمد الاکفانی اور شیخ ابو حامد [illegible]

مصحف نکال کر دکھایا اور دعویٰ کیا کہ یہ مصحف عبداللہ بن مسعود ہے جو تمام مصاحف سے مختلف تھا اس پر تحقیق ہو اور غور و فکر کرنے کے لئے اکٹھے ہوئے جب اشراف، فقہاء و قضاۃ موجود ہوئے تو مصحف سب کے سامنے پیش کیا گیا شیخ ابو حامد اسفرائنی نے سب کی موجودگی میں اس کے جلانے کا حکم دے دیا چنانچہ اس کو جلا دیا گیا اس واقعہ سے شیعہ بگڑ اٹھے اور وسط شعبان میں اس مصحف کے جلانے والوں کے لئے بددعائیں کرنے لگے اور گالیاں دینے لگے ان کی ایک جماعت نے ابو حامد کو تکلیف پہنچانے کے لئے ان کے گھر کا رخ کیا وہ خبر پاکر پہلے ہی دار قطن چلے گئے۔ شیعہ یا حاکم یا منصور کے نعرے لگانے۔ جب ان کی اس دہشت گردی کا خلیفہ کو علم ہوا تو اس نے اہل سنت کی حفاظت کے لئے کچھ پولیس کی نفری روانہ کی شیعوں کے کئی مکانات جلا دیئے گئے۔ خلیفہ نے سالار لشکر کو شیعی فقیہ ابن المعلم کے جلاوطن کرنے کا حکم دیا بعد میں تو علی سفارش بھی کر دی۔ شیخین اور حضرت علی کے نام پر سوال کرنے والوں کو سزا دینے کا حکم بھی دیا پھر شیخ ابو حامد اپنے گھر واپس آ گئے۔

اسی سال شعبان میں سخت زلزلہ آیا جس سے بہت سے افراد ہلاک ہو گئے لوگوں کا بہت سا سامان ضائع ہو گیا۔ دقوق، تکریت، شیراز میں سخت آندھی چلی جس سے متعدد مکانات اور کھجوروں کے درخت گر گئے شیراز کا بعض حصہ گر گیا اسی طرح شیراز کے قریب ایک مقام پر سخت بجلی گری جس کی وجہ سے سب دریاؤں میں بہت سی کشتیاں غرق ہو گئیں۔ اسی سال واسط میں ایک سو چودہ درہم کے وزن کے برابر اولے گرے اسی طرح بغداد میں رمضان میں سخت بارش آئی جس سے بہت سے لوگ بہہ پڑے۔

سال رواں میں قمامہ کا ویران کیا جانا ۔۔۔ عام لوگوں کو اس میں لوٹ مار کی اجازت دی گئی قمامہ بیت المقدس کے پاس ایک گرجا گھر کا نام ہے خلیفہ نے اس کے گرانے کا حکم دیا اور اس کا سبب یہ تھا کہ نصاریٰ کے مذہب کے مطابق سال میں ایک بار آگ سے عبادات مناتے ہیں ان کا عقیدہ یہ ہے کہ یہ آگ آسمان سے آتی ہے حالانکہ یہ تو ان کی عقل کی کمی ہے ریشم کے دھاگوں میں کچھ پرانے کپڑوں میں گندھک بلسان کے درخت کا تیل ملا کر ان کے رواج کے مطابق آتش کے کھیل اور دھوکہ دیتے ہیں اور وہ آج تک اسی جگہ میں اسی طرح استعمال ہو رہی ہے اسی طرح اس کے علاوہ بھی بازار مصر میں منع کر دیا گیا اور گرجے گرا دیئے گئے نصاریٰ میں اعلان کیا گیا کہ جو شخص خوشی سے اسلام میں داخل ہونا چاہتا ہے ہو جائے اور اگر ان کے ساتھ بلاد روم چلا جائے گا تو بلاد روم جانا پسند نہیں کیا جاتا تھا اور یہاں پر خلیفہ کی طرف سے کئے مقرر کردہ قوانین کے مطابق پابندی کرے جس کی تفصیل یہ ہے کہ نصاریٰ چار رطل وزن کی گردن میں صلیب لٹکائیں اور یہودی چھ رطل وزن کے لکڑی کے گلے گردن میں لٹکا کر چلیں گھوڑوں پر سوار نہ ہوں لیکن کچھ عرصہ گزرنے کے بعد مسلم شعائر کے بدلنے کی اجازت دی اسی طرح مساجد والے گرجا گھر دوبارہ بنوانے کی اجازت دے دی خلیفہ نے کہا کہ ہم نے اپنی مساجد کو بدعتوں سے پاک کرنے اور ان کے مال کے خراب ہونے کی وجہ سے یہ حکم نافذ کیا۔

ابو محمد البافی ۔ ان کا ذکر گزر چکا ہے نام عبداللہ بن محمد ابو محمد البافی البخاری الخوارزمی الشافعی فقیہ ہیں ابو القاسم داری سے فقہ کی تعلیم حاصل کی ان کی جگہ پر ہی درس دیا اور ادب و فصاحت شعر میں بہت ماہر تھے ایک بار کچھ دوستوں سے ملنے کے لئے گئے تو وہ گھر پر نہیں تھے چند اشعار ان کے نام لکھ آئے

(۱) ہم ملاقات کے لئے آئے تھے لیکن ملاقات نہ ہو سکی ہم جدائی پر اللہ سے عنایت کے طلب گار ہیں۔
(۲) اگر تم غائب ہو گئے تو میں غائب نہیں ہوا اگر تم غائب نہ ہوتے میں بھی غائب ہو گیا ہوں تو ہمارے درمیان جدائی ہو گی۔

اسی سال محرم میں وفات ہوئی ان کے حالات ہم نے طبقات شافعیہ میں بیان کر دیئے۔

عبیداللہ بن احمد ۔۔ یہ عبیداللہ بن احمد بن علی بن حسین ابو القاسم جو صیدلانی مشہور ہوئے۔ ابن صاعد سے سب سے آخر میں روایت کرنے والے یہی ہیں ثقہ لوگوں میں سے تھے ان سے الازہری نے روایت کی کہ یہ ثقہ، مامون، صالح تھے اسی سال نوے سال سے زائد عمر پا کر رجب میں وفات ہوئی۔

الببغاء الشاعر: ۔ ۔ یہ عبدالواحد بن نصر بن محمد ابوالفرج المخزومی ہیں لقب ببغا ہے۔ ادیب، فاضل شاعر تھے۔ اسی سال شعبان میں وفات پائی۔ ان کے چند اشعار کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

(۱) اے وہ شخص جس کی سیرت و صورت ایک ہو گئی ہے تم جس طرف بھی جاتے ہو میری آنکھوں کا قبلہ اسی طرف جاتا ہے۔
(۲) میرے آنسو تمہارے رخساروں کے چھپے ہوئے ہیں یہ روانی تمہاری پلکوں سے چرائی ہوئی ہے۔
(۳) میرے اندر جان باقی نہیں ہے جس سے تیری خواہش کی شکایت کروں جو بدلے سے عیاں خواہش کی شکایت کی جاتی ہے۔

محمد بن یحییٰ: یہ محمد بن یحییٰ ابو عبداللہ الجرجانی علامہ زاہد عابد ہیں ابوبکر رازی کے ہم عصر تھے قطیعۃ الربیع میں درس دیتے تھے آخری عمر میں فالج کا حملہ ہو گیا تھا وفات کے بعد امام ابوحنیفہ کے پہلو میں دفن کئے گئے۔

بدیع الزمان: یہ احمد بن حسین بن سعید ابوالفضل الہمذانی الحافظ جو بدیع الزمان سے مشہور ہوئے بہترین رسائل عمدہ مقامات کے مصنف، جن کے طرز پر حریری نے کتاب لکھی ان کے پیشرو ہونے کا شکر ادا کیا ان کے فضل کا اعتراف کیا۔ ابن فارس سے لغت کی تعلیم حاصل کی پھر فضلاء عصر میں سے ہو گئے۔

بعض کا قول ہے کہ ان کو زہر دیا گیا تھا جس کی وجہ سے ان پر سکتہ طاری ہو گیا تھا جلدی سے ان کو دفن کر دیا گیا قبر میں ہوش میں آ گئے لوگوں نے ان کی آواز سن کر انہیں قبر سے نکال لیا جب وفات ہوئی تو قبر کے ہولناکی کے خوف سے انہوں نے داڑھی پکڑی ہوئی تھی گیارہ جمادی الثانی بروز جمعہ وفات ہوئی۔

واقعات ۳۹۹ھ

اسی سال رجب کے مہینے حاکم علی بن ثمال کو حاکم عقیلی نے عیسیٰ بن خلاط قتل کر دیا، پھر قتل کرا دیا گیا یعنی رحبہ پر اس کا قبضہ ہو گیا پھر حلب کا بادشاہ صالح بن مرداس نے اس کو قتل کر کے خود بادشاہ بن گیا۔

اسی سال عمر بن عبدالواحد کو بصرہ کے قضاۃ کے عہدے سے معزول کر کے ابوالحسن بن ابی الشوارب کو ان کی جگہ متعین کر دیا۔ لوگ ان کے پاس مبارک باد دینے کے لئے اور دوسرے سے تعزیت کر رہے تھے اس موقع پر عصفری نے چند اشعار کہے جن کا ترجمہ درج ذیل ہے:

(۱) میرے پاس اس موقع کی مناسبت سے ایک بات ہے۔
(۲) ایک سے تعزیت کی جا رہی ہے دوسرے کو مبارک باد دی جا رہی ہے۔
(۳) ایک تکلیف کا دوسرا راحت کا اظہار کر رہا ہے۔
(۴) دونوں جھوٹے ہیں ہم میں سے کون سچا ہے۔ اسی سال شعبان میں سخت آندھی چلی جس نے بغداد کے راستوں میں سرخ کچھ پھینکا

اسی رات میں حجاج کے لئے قافلہ پر سخت سیاہ آندھی چلی پانی راستہ میں ختم ہو گیا بہت سے لوگ مر گئے جو بچ گئے انہوں نے حج کا ارادہ ترک کر دیا جس کی وجہ سے قافلہ بلا حج واپس آ گیا۔ سال بھر کے دوران کوفہ میں بنو خفاجہ نے بصرہ کے چھ سو افراد پر مشتمل قافلہ کو پکڑ لیا ان کا مال چھین کر انہیں چھوڑ دیا۔ اسی سال بھی خطبہ میں مصریوں کا نام لیا گیا۔

خواص کی وفات

عبداللہ بن بکر بن محمد بن الحسین: یہ عبداللہ بن بکر بن محمد بن حسین ابو احمد الطبرانی نے بغداد آکر وہاں حدیث بیان کی۔ آپ باعمل لوگوں میں سے تھے ان سے دارقطنی، عبدالغنی بن سعید نے سماع کیا تھا۔ شام میں ایک پہاڑ کے نزدیک مرتے دم تک اللہ کی عبادت میں مشغول رہے۔ اسی سال ربیع الاول میں وفات پائی۔

محمد بن علی بن الحسین: یہ محمد بن علی بن حسین ابو مسلم ہیں وزیر ابن حنزابہ کے کاتب تھے۔ بغوی، ابن صاعد، ابن درید، ابن ابی داؤد، ابن عرفہ، ابن مجاہد وغیرہ سے روایت کی۔ علم، حدیث کی معرفت رکھتے تھے۔ ان کی کتابوں سے روایت پر لوگوں نے اعتراض کیا ہے لیکن کسی نے ان کے غرض فاسد نہیں بتلائی۔ صوری کا قول ہے کہ آخر میں ان پر خلط ہو گیا تھا۔

ابوالحسن علی بن ابی سعید کے حالات[1]: یہ ابوالحسن علی بن ابی سعید عبدالواحد بن احمد بن یونس بن عبدالاعلیٰ الصدفی مصر کے رہنے والے، چار جلدوں پر مشتمل کتاب الزیج الحاکمی کے مصنف ہیں۔ ان کے والد حفاظ حدیث اور کبار محدثین میں سے تھے۔ مصر والوں کے لئے ایک مفید تاریخ لکھی جس کے علم و کمال کا ثبوت ملتا ہے۔ یہ خود علم نجوم میں مشغول ہو گئے اسی قدر کہ اس کے بڑے عالم بن گئے۔ علم الرصد کا بہت شوق تھا اس کے باوجود غافل رہتے تھے۔ پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوتے تھے بہت دراز قد تھے۔ لمبی ٹوپی پر پگڑی باندھا کرتے تھے اس کے اوپر چادر ڈال لیا کرتے تھے۔ دیکھنے والے ہنستے تھے۔ حاکم کے پاس جاتے تو وہ ان کا بڑا اکرام کرتا۔ ان کی ظاہری صورت [illegible] اچانک ان کی موت ہو گئی۔ ابن خلکان نے ان کے چند اشعار نقل کئے ہیں جن کا ترجمہ درج ذیل ہے:

(۱) اے ہوا پیغام پہنچا دے عاشق کا ایک خط اس کے معشوق کے پاس لے جا۔

(۲) اپنے جھونکے سے لوگوں کو زندگی بخشنے والے شخص پر میری جان قربان ہو اور اس شخص پر جس کی ذات اور خوشبو سے ہوا معطر ہوئی۔

(۳) قسم ہے میری زندگی کی کہ اس کے بعد میری زندگی کا پیالہ بے مصرف ہو گیا اور زمانہ نے اس سے ملاقات نہ ہونے کی وجہ سے میں نے اس سے خود کو دور کر دیا ہے۔

قادر باللہ کی والدہ: یہ اسحاق بن مقتدر کی باندی عابدہ صالحہ تھیں اس کی نسل [illegible] یہ عقلمند تھیں۔ شعبان میں [illegible] ہوئی ان کا جنازہ ان کے بیٹے نے پڑھایا [illegible] رصافہ میں دفن ہوئیں۔

واقعات ۴۰۰ھ

اسی سال ربیع الاول میں دجلہ کا پانی بہت کم ہو گیا چھوٹے چھوٹے جزیرے نظر آنے لگے دجلہ کے اوپر کے حصے میں کشتیوں کا چلنا مشکل ہو گیا [illegible]

اسی سال مشہد حضرت علی کی چار دیواری مکمل ہوئی جو ابو اسحاق ارجانی نے شروع کیا تھا پھر ابو محمد بن سہلان نے [illegible] اس کی تکمیل کی۔

---

[1] [illegible]

سن رواں میں رمضان میں لوگوں کو خلیفہ قادر باللہ کی وفات کی جھوٹی خبر ملی اس جھوٹ کو دفع کرنے کے لئے نماز جمعہ کے بعد خلیفہ نے تمام مجلس منعقد کی اس وقت ان پر چادر اور ہاتھ میں لکڑی تھی جو رسول ﷺ کی تھی۔ ابو حامد اسفرائنی آئے انہوں نے بادشاہ کے سامنے زمین کو بوسہ دیا پھر قرآن کی اس آیت کی تلاوت کی:

"اگر باز نہ آئے منافقین اور وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض ہے اور وہ لوگ جو مدینہ میں جھوٹی جھوٹی خبریں اڑایا کرتے ہیں تو ہم ضرور آپ کو ان پر مسلط کر دیں گے پھر یہ لوگ آپ کے پاس مدینہ میں بہت ہی کم رہنے پائیں گے۔" (سورۃ الاحزاب آیت ۶۰)
یہ آیت سن کر لوگ خوشی میں روتے ہوئے گھروں کو واپس ہو گئے۔

اسی سال یہ خبر مشہور ہوئی کہ خلیفہ نے جعفر بن محمد الصادق کے مدینہ والے گھر سے قرآن اور دیگر آلات نکالنے کا حکم دیا یہ گھر ان کی وفات کے بعد سے اب تک نہیں کھلا تھا قرآن کے ساتھ ایک لکڑی کا پیالہ بھی تھا جس کے کنارے بنے ہوئے تھے خیزران کی ایک ڈھال ایک چھوٹی لاٹھی اور ایک تخت بھی تھا علوی لوگ یہ ساری چیزیں اٹھا کر مصر لے گئے۔ خلیفہ نے ان کے لئے انعامات کا اعلان کیا تھوڑا انہیں دے کر باقی چیزیں اپنے پاس رکھ لیں اور کہا میں ان کا زیادہ حقدار ہوں لوگوں نے برملا کہا کہ وہ تخت بھی ان سے واپس کر دو۔

اسی سال خلیفہ نے علماء کے لئے ایک جگہ بنوائی فقہاء اس میں جمع ہوتے تھے تین سال بعد اس میں جو علماء تھے ان کو قتل کرنے کے بعد گرا دیا اس زمانے میں جامع مسجد کی تعمیر کروائی جو اسی کی طرف جامع حاکم کے نام سے منسوب ہوا۔

اسی سال ذی الحجہ میں ہشام بن عبدالرحمن اموی کو خلافت سے معزول کر کے جیل کاٹنے کے بعد دوبارہ خلیفہ بنایا گیا۔ اس سال خطرہ کے سبب مصر و شام کے حج کو روک دیا گیا

خواص کی وفات

ابو احمد الموسوی النقیب ...... حسین بن موسیٰ بن محمد بن ابراہیم بن موسیٰ بن جعفر الموسوی ہیں، رضی اور مرتضیٰ کے والد ہیں، نقابت طالبین کے عہدہ پر رہ چکے ہیں۔ پانچ بار مقرر کئے جاتے پھر معزول کئے جاتے آخری عمر میں نابینا ہو گئے۔ ۹۷ سال کی عمر میں وفات پائی۔ ان کے لڑکے مرتضیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مشہد حسین میں دفن کئے گئے۔ ان کے لڑکے مرتضیٰ نے ایک بہترین مرثیہ لکھا اس کے چند اشعار کا ترجمہ درج ذیل ہے:

(۱) اللہ کا سلام ایسا ہمیشہ رہے ہمیشہ صبح کا وقت اس سلام کے تحفے کو شام تک پہنچاتا رہے۔
(۲) ایسی قبر پر جو قبلہ ہے کہ خوبیوں والے شخص کی ہے جو عبادت اور بھلائی کا سرچشمہ ہے۔
(۳) جو ایسا شریف ہے جو صرف حلال چیزوں سے سیراب کیا گیا اور اس کا توشہ بھی صرف پاک اور مباح چیزوں کا تھا۔
(۴) اور ان کی چادر کی جھوٹ سے گندی نہیں ہوئی اور ان کے لئے کوئی شراب دوسری شراب سے نہیں ملائی گئی۔
(۵) اس کی پیٹھ پر گناہوں کا بوجھ نہیں اس کے اعضاء بدن گناہوں سے پاک ہیں۔
(۶) تمام کاموں میں ان کے لئے مرتبہ اور فضیلت ہے اور کامیابی کا دروازہ ان سے کھلا ہوا ہے۔
(۷) یہ ایسی قوم ہے جس کے دل اللہ کے ذکر اور رونے دھونے سے آباد ہیں اپنی بیداری میں رونے والے ہیں جو تمہاری مدد اس کی مدد کرتے ہیں گریہ و زاری اور عبادت میں مشغول پاکیزہ صفات ہیں

الحجاج بن ہرمز ابو جعفر ... عراق پر بہاء الدولہ کے نائب حاکم تھے کردوں اور بدوؤں سے لڑنے میں پیش پیش تھے بعض معاملات میں ان کی مثل کے لوگوں میں سے تھے۔ لڑائی کے فن سے پورے پورے واقف انتہائی ہوشیار بڑے بہادر بہت زیادہ صحیح رائے اور مشورہ

کے مالک تھے سن ۳۷۷ھ میں بغداد سے نکلے وہاں بہت سے نسخے ہو گئے تھے ایک سو پانچ سال کی عمر میں بصرہ میں وفات پائی۔

ابو عبداللہ الحجی المصری التاجر ..... بہت بڑے مالدار، ارض حجاز میں وفات پائی حسن بن علی کی قبر کے پاس مدینہ میں دفن ہوئے۔ ان کے قرآن پڑھنے کا انداز گداز بھرا تھا ان کی آواز بہت شیریں تھی۔

واقعات ۴۰۱ھ

اس سال محرم کے چوتھے جمعہ کو موصل کے حاکم قرواش بن مقلد کے حکم سے خطبہ میں حاکم عبیدی کا نام لیا گیا کیونکہ اس نے اپنے علاقہ کے بارے میں بہت زور دیا تھا ابن الجوزی نے اس خطبہ کو حرف بحرف بیان کیا ہے خطبہ کے آخری الفاظ کا ترجمہ یہ ہے ان کے آباء مہدی پروردگار مجید پھر اس کے لڑکے قائم پھر منصور پھر اس کے لڑکے معز پھر اس کے لڑکے عزیز پھر اس کے لڑکے وقت کے بادشاہ حاکم پھر ان سب کے لئے خوب دعا کی۔ خصوصاً حاکم کے لئے اسی طرح انبار مدائن وغیرہ میں بھی اس کے نام کا خطبہ پڑھا گیا ہے۔ کیونکہ حاکم عبیدی نے خطوط کا سلسلہ اور تحائف بھیج کر قرواش کو خطبہ میں اپنا نام لینے پر راضی کر لیا تھا چنانچہ حاکم کا نام خطبہ میں لیا گیا۔

جب قادر باللہ عباسی کو اس کا پتہ چلا تو اس نے خط کے ذریعے قرواش کو اس پر سرزنش کی۔ بہاء الدولہ کو لکھا کہ دس ہزار دینار دے کر لشکر کے ساتھ بھیجو تاکہ وہ قرواش سے جنگ کرے۔ جب قرواش کو اس کا علم ہوا تو اس نے معذرت کرتے ہوئے اپنا اعلان واپس لے لیا اور حسب سابق خطبہ میں حاکم کے بجائے قادر کے نام لینے کا حکم دیا۔

ابن الجوزی کا قول ہے کہ اسی سال پچیس رجب کو دجلہ کا پانی بہت اوپر آ گیا رمضان تک زیادہ ہوتے ہوتے اکیس ہاتھ اور تہائی ہاتھ تک پہنچ گیا بغداد کے کئی گھروں میں داخل ہو گیا۔ اسی زمانہ میں وزیر ابو غالب بغداد واپس آئے۔ انہیں فخر الملک عمید الجیوش کا لقب دیا گیا۔ سال رواں عراق میں ابو الفتوح حسن بن جعفر علوی نے بغاوت کر کے لوگوں کو اپنی طرف دعوت دی اور راشد باللہ لقب رکھا۔ اسی سال عراق والوں میں سے کسی نے حج نہیں کیا خطبہ میں حاکم کا نام لیا گیا۔

خواص کی وفات

ابراہیم بن محمد بن عبید ..... یہ ابراہیم بن محمد بن عبید ابو مسعود الدمشقی الحافظ الکبیر کتاب الاطراف علی الصحیحین کے مصنف بغداد، کوفہ، بصرہ، واسط، اصبہان، خراسان وغیرہ شہروں کا طلب حدیث کے لئے سفر کیا حافظ صادق امین بلند علم کے مالک تھے بہت کم روایت ان سے مروی ہیں ان سے ابو القاسم الازہری، ابو ذر الہروی وغیرہ نے احادیث کا سماع کیا۔

اسی سال ماہ رجب میں بغداد میں وفات پائی نماز جنازہ کے لئے ابو حامد کے نام وصیت کی تھی چنانچہ ابو حامد نے نماز جنازہ پڑھائی حنبلی کے قریب جامع منصور میں دفن کئے گئے ابن عساکر نے ان کے حالات بیان کئے ان کے حالات میں تاریخی کلمات بیان کئے۔

عمید الجیوش الوزیر کے حالات[1] ..... یہ حسن بن ابی جعفر استاد ہرمز کے استاد تھے ان کی ولادت ۳۵۰ھ عضد الدولہ کے دربان تھے سن ۳۹۲ھ میں بہاء الدولہ کے وزیر بنے اس وقت شہر کے حالات بہت خراب تھے فتنہ بازی کا بازار گرم تھا انہوں نے شہر کے حالات درست کئے۔ مجرموں جرائم پیشہ قسم کے لوگوں کو سختی سے اس طرح کچلا کافی حد تک حالات پر قابو پایا۔

---

(۱) المنتظم ۷/۲۵۰ ۔ ۱۲/۱۱ العبر ۳/۴۳

ایک خادم کو مکمل تھیلی میں درہم دے کر پیچھے سے بغداد میں چکر لگانے کا حکم دیا اور یہ کہا کہ اگر کوئی شخص ان دراہم کو چھیننے کا ارادہ کرے تو سامنے دراہم اس کو دے دے اور اس جگہ شناخت کر کے مجھے بتا دے چنانچہ خادم نے دراہم لے کر پیچھے سے بغداد کا چکر لگایا لیکن کوئی ناخوش گوار واقعہ پیش نہیں آیا خلیفہ نے اس پر اللہ کا شکر ادا کیا۔

اسی طرح سالار لشکر نے دس محرم کو شیعوں کو ماتم کرنے اور ۱۸ ذی الحجہ کو عید غدیر منانے سے بھی روک دیا، یہ سالار لشکر عادل منصف تھا۔

خلف الواسطی کے حالات (۱) ..... یہ خلف بن محمد بن علی بن حمدون ابو محمد الواسطی ہیں واسط اور اس کے اطراف کے طلبہ سے ہیں۔ وہ دراز علاقوں کا سفر کر کے چھوٹے بڑے تمام علماء سے احادیث کا سماع کیا پھر بغداد پھر شام اور مصر کا سفر کیا لوگوں نے ان کی تخریج کی ہوئی احادیث سے لکھی ایک کتاب (اطراف الصحیحین) کے نام سے تصنیف کی معرفت تام اور حافظہ بہت اچھا تھا کچھ عرصہ بعد بغداد آ کر علمی مشغلہ چھوڑ کر تجارت شروع کر دی تھی اسی مشغلہ میں اس سال وفات پائی اللہ تعالیٰ ان کی لغزشوں کو معاف فرمائے ان سے ازہری نے روایت کی۔

ابو عبید الھروی ..... غریبین کے مصنف احمد بن محمد بن ابی عبید اللہ العبدی ابو عبید الھروی اللغوی الہروی ہیں۔ ادب لغت کے ماہر تھے ان کی تصنیف کردہ کتاب الغریبین قرآن و حدیث کے غرائب پر مشتمل ان کی تبحر علمی اور جلالت شان پر شاہد ہے ابو منصور ازہری کے شاگردوں میں سے تھے۔

ابن خلکان کا قول ہے کہ ابو عبید روایت کرتا ہے کہ وہ خلوت میں ناجائز چیزوں کا استعمال کرتے اہل ادب کی مجالس میں شریک ہوتے تھے واللہ اعلم اللہ تعالیٰ ان کی لغزشوں کو معاف فرمائے ۴۰۱ھ رجب میں وفات پائی۔

ابن خلکان کا قول ہے کہ اسی سال یا گزشتہ سال بستی شاعر کی وفات ہوئی آگے انہیں کے حالات ذکر کئے گئے ہیں۔

علی بن محمد بن الحسین بن یوسف الکاتب ..... یہ الطریقۃ الانیقہ، المجنس الانیق، النظم والنثر کتب کے مصنف ہیں ہم نے ان کے حالات بیان کر دیئے ہیں ابن خلکان نے ان کے عمدہ کلمات ذکر کئے ہیں ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

(۱) ..... اپنی اصلاح کرنے والا اپنے حاسد کو ذلیل کرتا ہے عقل مند پر تعجب ہے وہ شخص ادب سے محروم ہو جاتا ہے جبکہ واقف ہونا نیک بختی کی علامت ہے مروت تمام فضیلتوں کی ہے رشوت حاجت کی سیڑھی ہے پاک دامنی کرنا اخلاق چیزوں پر باقی ہوتا ہے۔

ان کے اشعار میں سے چند یہ ہیں:

(۱) ..... اگر کسی دن اس کا حکم حرکت میں آ جائے تو تجھے بڑے بڑے بہادر اور عالی ہمت لوگ بھی ان کے حامیوں نے حرکت دی۔
(۲) ..... اگر وہ کسی کو قتل کا حکم دے دیتے تو لوگوں کے دلوں سے مدح شدہ تمام ان کی قدر و منزلت کرنے لگیں۔
(۳) ..... جب تم کسی قوم سے گزر جاؤ تو حوادث زمانہ کے حالات کے بارے میں بات کرے۔
(۴) ..... تو ایک بہت زمانہ دار ہے کیونکہ ان کی طبیعتوں میں دشمنوں سے دشمنی کرنا داخل ہے۔

واقعات ۴۰۲ھ

اسی سال محرم میں وزیر فخر الملک نے رافضیوں کو اس محرم کو بدعات قبیحہ کی اجازت دے دی۔ ماتم کرنا، نوحہ کرنا، ٹاٹ کے ٹکڑے لٹکانا، صبح سے شام تک بازاروں کو بند کرنا، عورتوں کو ننگے سر چہروں پر طمانچے مارتے ہوئے روزے کے چکر لگانا وغیرہ اللہ تعالیٰ ان کو برباد کرے اسی زمانہ میں قاہرہ میں رہ

---

(۱) تاریخ بغداد ۸/ ۳۳۴، ۳۳۵ کشف الظنون ۱/ ۱۲۱۔

اسی عرصہ میں خلیفہ نے [illegible] میں مسجد [illegible] کی تعمیر کا حکم ان الفاظ کے ساتھ دیا کہ پہلے کی طرح شان و شوکت سے اس کی تعمیر کی جائے۔

فاطمیین کے نسب پر ائمہ بغداد اور علماء کا طعن کرنا اسی سال ربیع الثانی میں علماء کی مجلس میں فاطمیین یعنی مصر کے بادشاہوں پر عیب و طعن کرنے کا فیصلہ کیا گیا کیونکہ حقیقت میں ان کا نسب حضرت علی سے ثابت نہیں تھا یہ فیصلہ علماء، فقہاء، محدثین، معززین و صالحین کے مشترکہ اجلاس میں کیا گیا سب نے متفق ہو کر کہا کہ مصر کا حاکم منصور بن نزار بن معد بن اسماعیل بن عبد اللہ بن سعید نے بلاد مغرب میں جا کر اپنا نام عبید اللہ لقب مہدی رکھا اس کا اور اس کے سلف کا حضرت علی سے بالکل نسب ثابت نہیں بلکہ وہ سب کے سب جھوٹے ہیں کسی کو بھی ان کے اہل بیت سے ہونے کا علم نہیں اس لئے ان کے جھوٹے خارجی ہونے پر اتفاق ہے۔ ان لوگوں کے بطلان اور کذب کی خبریں حرمین اور بلاد مغرب میں اتنی کثرت سے مشہور ہو چکی تھیں کہ کوئی بھی ان سے لاعلم نہیں رہ سکتا تھا اور کوئی بھی ان کی تصدیق کرنے کے لئے تیار نہیں تھا۔

مزید یہ بھی لکھا گیا کہ مصر کا یہ حکمران اور اس کے متبعین اور سلف سب کافر فاسق فاجر ملحد زندیق فرقہ معطلہ سے تعلق رکھنے والے اسلام کا انکار کرنے والے عقیدہ ثنویہ کے لحاظ سے مجوسی اور بت پرست، حدود کو پامال کرنے والے، حرام کاریوں اور شراب کو مباح کرنے والے، لوگوں کو قتل کرنے والے، انبیاء کو گالی دینے والے، سلف پر لعن طعن کرنے والے، خدائی کا دعویٰ کرنے والے ہیں۔

یہ فیصلہ ۴۰۲ھ میں ایک بڑے مجمع علماء کی موجودگی میں کیا گیا علویین میں سے رضی، مرتضیٰ، ابن الازرق الموسوی، ابو طاہر بن ابی الطیب، محمد بن محمد بن عمر ابن ابی یعلیٰ، قاضیوں میں سے ابو محمد بن الاکفانی، ابو القاسم جزری، ابو العباس بن الشوری، فقہاء میں سے ابو حامد اسفرائینی، ابو محمد بن الکسفلی، ابو الحسین القدوری، ابو عبد اللہ الصیمری، ابو عبد اللہ بیضاوی، ابو علی بن حمکان، گواہوں میں سے ابو القاسم التنوخی نے اس اجلاس میں شرکت کی، بڑے بڑے حضرات نے اس فیصلے پر دستخط کئے، یہ ابو الفرج ابن الجوزی کی عبارت کا خلاصہ ہے۔

صاحب کتاب کا قول ہے کہ جس طرح اس فیصلے سے ان کا کذب ظاہر ہوا اسی طرح حضرت حسین کے عراق کے سفر اختیار کرنے کے موقع پر انہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے دیئے جانے والے مشورہ سے بھی ان کا کذب ظاہر ہوتا ہے کیونکہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت حسین کو عراق جانے کے وقت مشورہ دیا تھا کہ آپ عراق نہ جائیں کیونکہ مجھے ان لوگوں کی طرف سے آپ کی جان کا خطرہ ہے اور آپ کے نانا کو دنیا و آخرت کا مشورہ دیا گیا تو انہوں نے دنیا پر آخرت کو ترجیح دی آپ انہی کی اولاد سے ہیں اس لئے آپ بھی دنیا پر آخرت کو ترجیح دیں۔ حضرت ابن عمر کا یہ بہترین مشورہ ظاہر کر رہا ہے کہ خلافت اہل بیت میں سے صرف محمد بن عبد اللہ المہدی کو ملے گی جو نزول عیسیٰ کے وقت آخری زمانہ میں تشریف لائیں گے کیونکہ اہل بیت دنیا سے کنارہ کش رہیں گے اس سے یہ بھی معلوم ہوا فاطمیین زمانہ دراز تک مصر پر حکومت کرنے کی وجہ سے اہل بیت میں سے نہیں ہیں جیسا کہ علماء کے متفقہ فیصلے سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے۔

قاضی باقلانی نے بھی ان لوگوں کے رد میں کشف الاسرار و ہتک الاستار نامی کتاب لکھی کہ ان کے عیبوں کی قلعی کھول کر رکھ دی اور ان کے تمام حربوں کا پردہ چاک کر دیا کیونکہ وہ اپنی کتاب میں ایک مقام پر فرماتے ہیں فاطمیین ظاہراً رافضی لیکن حقیقتاً کافر محض ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

اسی سال رجب، شعبان، رمضان میں وزیر فخر الملک نے فقراء، مساکین، مساجد اور عام مقامات میں رہنے والوں کو خوب صدقات دیئے، خود مساجد اور مقامات کا دورہ کیا کافی عرصہ سے [illegible] سوق الدقیق کے نزدیک ایک بہت وسیع مکان بنوایا اسی سال شوال میں سخت آندھی چلی جس نے دس ہزار کھجور کے درختوں کو تہس نہس کر کے رکھ دیا۔

اسی زمانہ میں غزنی کے حاکم محمود بن سبکتگین کا تذکرہ آتا ہے کہ وہ ایک بہت بڑے لشکر کے ساتھ دشمن کے مقابلے میں ڈٹے ہوئے تھے کہ پانی بالکل ختم ہو گیا پیاس کی شدت سے سب ہلاک ہونے لگے تھے کہ اللہ نے بارش کر دی جس سے ہم نے خود پیے بھی جانوروں کو بھی سیراب کیا اس کے بعد ہمارا دشمن سے آمنا سامنا ہوا ان کے ساتھ ساتھ چھ سو ہاتھی تھے لیکن ان کے باوجود وہ شکست کھا گئے اللہ نے مسلمانوں کو دشمن کے مال غنیمت سے بہت مالا مال کیا۔

اسی سال بھی شیعوں نے اٹھارہ ذی الحجہ کو عید غدیر بڑی شان و شوکت سے عید غدیر منائی یہ حمایت ان کو وزیر فخر الملک اور بہت سے ترکوں کی طرف سے حاصل ہوئی۔

خواص کی وفات

الحسن بن الحسن بن علی بن عباس: ابن نوبخت ابو محمد النوبختی ان کی ولادت ۳۲۰ھ میں ہوئی وہ ... سے روایت کی ہے اور ان سے خطیب نے روایت کی ہے یہ بھی کہا کہ یہ شیعہ معتزلی تھے مگر ان کا میرے سامنے مجھ سے ظاہر نہیں ہوا ان سے ازہری وغیرہ نے روایت کی ہے کہ یہ حنفی ... یہ مذہب تھے عتیقی کا قول ہے کہ حدیث میں ثقہ اور صدوق تھے۔

عثمان بن عیسیٰ ابو عمرو الباقلانی: یہ بڑے مشہور زاہدوں میں سے تھے ان کے کھجور کے پانچ تھے ان سے ان کا گزر بسر ہوتا تھا اور بیماری میں بڑا زہد و زاری بھی کرتے تھے بہت بڑے زاہد و عابد تھے صرف نماز جمعہ کے لئے مسجد سے باہر نکلتے مسجد میں چراغ بھی نہیں تھا ایک مرتبہ ان کے مسجد میں روشنی کے لئے ان کو تیل دیا لیکن انہوں نے انکار کر دیا اس قسم کے بے شمار واقعات بھی ان کے بارے میں مشہور ہیں۔

وفات کے بعد ان کے پڑوسی نے اپنے مرے ہوئے پڑوسی کو خواب میں دیکھا اس نے عثمان بن عیسیٰ کے بارے میں پوچھا اس نے جواب دیا تم کس کے بارے میں پوچھتے ہو قبر میں رکھنے کے بعد سے ہم یہ سن رہے ہیں کہ فردوس اعلیٰ کی طرف چلو اسی سال چھیاسی سال کی عمر میں رجب میں وفات پائی۔

محمد بن جعفر بن محمد: محمد بن جعفر بن محمد بن ہارون بن فروہ بن ناجیہ ابو الحسن التمیمی النجار کوفی سے مشہور تھے انہوں نے ابن درید صولی اور نفطویہ وغیرہ سے روایت کی اس سال جمادی الاولیٰ میں ستاسی سال کی عمر میں وفات پائی۔

ابو الطیب سہل بن محمد: یہ ابو الطیب سہل بن محمد الصعلوکی النیساپوری ہیں ابو یعلیٰ خلیلی کا قول ہے اسی سال وفات پائی ہم نے ان کے حالات سن ۳۸۷ھ کے ذیل میں بیان کر دیئے ہیں۔

واقعات ۴۰۳ھ

اسی سال سولہویں محرم کو الشریف الرضی ابو الحسن الموسوی کو تمام ممالک میں طالبین کے نقابت کے عہدہ پر فائز کیا۔ اس کا تقلید نامہ دار الخلافہ میں پڑھ کر سنایا گیا سیاہ جوڑا اسے خلعت دیا گیا یہ طالبین کا سب سے پہلا شخص تھا جسے سیاہ خلعت دی گئی۔

اسی سال بنی خفاجہ کے امیر ابو فلیتہ (اللہ اس کا برا حشر کرے) کی قوم میں سے ایک جماعت کو گرفتار کر کے لایا گیا اس جماعت نے گزشتہ سال حاجیوں کے راستے میں رکاوٹ ڈالی تھی اور پانی کے چشموں میں ایلوا ڈال کر ناکارہ کر دیا جس کی وجہ سے پندرہ ہزار حاجی پیاس کی شدت سے ہلاک ہو گئے تھے باقی ماندہ کو پکڑ کر انہوں نے بری حالت میں جانوروں کا چرواہا بنایا ان کا تمام مال لوٹ لیا وزیر نے ان کو جیل میں بند کر دیا ان کا پانی بند کر دیا پھر صاف شفاف پانی دکھا کر ان کو سولی پر لٹکایا اور وہ پانی پانی کرتے ہوئے مر گئے ان کی بداعمالیوں کی پوری سزا انہیں دی گئی۔ خلیفہ نے صحیحین میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کی روشنی میں ان کو بحرین جلا وطن کر دیا۔ اس کے بعد جو حاجی ان کے پاس گرفتار تھے انہیں واپس لایا گیا اس عرصہ میں ان کی عورتوں نے شادی کر لی تھی اور ان کا مال تقسیم ہو گیا تھا ان کی عورتیں انہیں واپس کی گئیں۔

ابن الجوزی کا قول ہے کہ اسی سال رمضان میں مشرق سے مغرب جاتے ہوئے ایک ستارہ ٹوٹا اس کی روشنی چاندنی کی طرح تھی اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے اس کے بعد وہ غائب ہو گیا۔ انہیں کا قول ہے کہ اسی زمانہ میں ماہ شوال میں بعض نصاریٰ کی عورتوں کا انتقال ہو گیا عورتیں صلیب لے کر اس پر علی الاعلان نوحہ کرنے لگیں۔ بعض ہاشمیوں نے انہیں روکا تو اس نصرانی سردار کے ایک غلام نے ان کو لوہے کے گرز مارے جس سے ان

کے سر پر پہنچ گئے اور خون کی ندیاں جاری ہو گئیں مسلمانوں نے ان پر حملہ کیا تو وہ شکست کھا کر اپنے گرجوں میں گھس گئے۔ عام لوگ گرجوں میں داخل ہو گئے اور انہیں لوٹ لیا مسلمانوں نے شہروں میں نصرانی کا پیچھا کیا تاکہ ابن ابی اسرائیل کو پکڑنے کی کوشش کی ان کے غلاموں نے متوکل کے پوتے بغداد میں قتل کیا مسلمانوں نے [illegible] قرآن مجید کے بعض مقامات پر [illegible] ہو گئی۔ پھر مسلمانوں نے خلیفہ سے مدد طلب کی خلیفہ نے ابن ابی اسرائیل کو حاضر ہونے کا حکم دیا لیکن اس نے انکار کر دیا خلیفہ نے بغداد سے نکل کر اس سے مقابلہ کرنے کا ارادہ کیا فتنہ بہت پھیل گیا تو نصرانی کے بہت سے گھر لوٹ لئے گئے پھر ابن ابی اسرائیل حاضر ہو گیا اس نے بہت سامان دے کر صلح طلب کرتے ہوئے پھر اس کے ساتھ ہی فتنہ ختم ہو گیا۔

سال ۴۰۳ھ ہی میں یمین الدولہ محمود کا خلیفہ کے پاس خط آیا کہ مصر کے حاکم کی طرف سے ایک قاصد پیغام لے کر آیا ہے کہ مجھ پر اس کی اطاعت قبول کرو میں نے اس پر تھوک دیا اور خط کو جلوا دیا، قاصد کو سخت باتیں کہیں۔

اسی سال ابو المظفر بن مروان کردی کو آمد میں [illegible] دیار بکر کو [illegible] کیا ایک [illegible] کی اس پر [illegible] اسی سال بھی راستہ میں [illegible] کی وجہ سے عراق خراسان سے کوئی حج پر نہیں گیا۔ کیونکہ لشکر ملک کی اصلاح کے لئے باہر گیا ہوا تھا۔

اسی سال بلاد اندلس میں امویوں کی حکومت ختم ہو گئی ان علاقوں میں سلیمان بن حکم بن سلیمان بن عبدالرحمن الناصر اموی حاکم بنا لوگوں نے قرطبہ کے ہاتھ پر بیعت کی المستعین باللہ اس کا لقب رکھا اسی زمانہ میں بغداد کے حاکم بہاء الدولہ کا انتقال ہو گیا۔ آپ کے بعد اس کا لڑکا سلطان الدولہ ابو شجاع کو حاکم بنایا۔

سال ۴۰۳ھ میں ترکوں کے بادشاہ ایلک خان کا انتقال ہو گیا اس کی جگہ اس کا بھائی طغان خان حاکم بنا۔

اسی زمانہ میں شمس المعالی قابوس بن وشمگیر سردی میں چادر کے بغیر محلے کے گھر میں داخل ہوئے سردی کی وجہ سے ان کی وفات ہو گئی اس کے بعد اس کی جگہ منوچہر حاکم بنا فلک المعالی اس کا لقب رکھا خطبہ میں محمود بن سبکتگین کا نام لیا گیا شمس المعالی قابوس عالم فاضل ادیب شاعر تھا اس کے چند اشعار ترجمہ کے ساتھ درج ذیل ہیں:

(۱)... [illegible] زمانے کی [illegible] سے موافقت کرنے والے [illegible] کیا اس کا اصل [illegible] ہم سے خطرہ محسوس ہو گیا ہے۔
(۲)... سمندر کے اوپر مردار نظر آتے ہیں لیکن تہ میں موتی ہوتے ہیں۔
(۳)... اگر زمانے نے ہم میں مصائب کے ہاتھ کا [illegible] اور ہمیں تکلیف دی [illegible] کوئی نہ تھی۔
(۴)... آسمان میں ستارے بھی ہیں لیکن چاند اور سورج گہنے ہوتے ہیں۔
(۵)... تمہارے بعد کے خیالات ہماری محبت کو [illegible] کہتے ہیں کہ [illegible] سے دل میں محبت کی حرکت محسوس کی ہے۔
(۶)... میرے بدن کے تمام حصوں میں عشق کا [illegible] میرے تمام [illegible] فطری طور پر [illegible] صفت سے متصف ہیں۔

خواص کی وفات

محمد بن علی ابو الحسن السلمی... [illegible] قرآن خوب [illegible] کی ان کی [illegible] پسند کی مزاح میں ظرافت بھی بہت ملتی تھی ایک مرتبہ شریف مرتضیٰ کے ساتھ ایک بادشاہ سے ملاقات کے لئے جا رہے تھے [illegible] کشتیوں کے اوپر سے [illegible] مارنے لگا اور کہنے لگا [illegible] بدکار عورتوں کے شوہر ہیں [illegible] نے کہا [illegible] ساتھیوں نے پوچھا آپ کو یہ کیسے معلوم ہوا کہنے لگے [illegible] ہمارے بدکار عورتوں کے شوہر ہونے کا کیسے علم ہوا۔

الحسن بن حامد بن علی بن مروان کے حالات ( )..... یہ حسن بن حامد بن علی بن مروان الوراق ابو عبداللہ الحنبلی [illegible] طلبہ کے استاد [illegible] تھے

زمانہ میں ان کے فقیہ تھے ان کی تصنیف کی ہوئی مشہور و مشہور کتابیں ہیں جیسے کتاب الجامع فی اختلاف العلماء جو چار سو جلدوں پر مشتمل ہے جامع اصول فقہ اور اصول دین پر بھی انہوں نے کتابیں لکھی ہیں ابو یعلیٰ بن فراء ان کی خدمت میں رہے ہیں لوگوں کے نزدیک علو شان کے مالک ہوتے تھے ان کے ہاں ہاتھ سے لکھتے تھے مسودات کی صرف اسی سے گذر بسر کرتے تھے ابو بکر شافعی ابن مالک قطیعی وغیرہ سے حدیث روایت کی۔

اسی سال حج پر تشریف لے گئے جب لوگوں کو راستے میں پانی کی پیاس لگی تو سخت گرمی میں ایک پتھر کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گئے ایک شخص تھوڑا سا پانی لے کر آیا ابن حامد نے اس سے پوچھا کہاں سے لائے ہو اس نے کہا یہ وقت سوال کرنے کا نہیں ہے پانی پی لو ابن حامد نے کہا یہ وقت اللہ سے ملاقات کا ہے بغیر پانی پیے اسی وقت واقعہ ہوگئی انتقال فرما گئے۔

الحسین بن حسن یہ الحسین بن حسن بن محمد بن حلیم ابو عبداللہ الحلیمی (المنہاج فی اصول دیانات) کتاب کے مصنف ہیں مشائخ شافعیہ میں سے تھے جرجان میں پیدا ہوئے پھر بخارا لایا گیا جہاں احادیث کو سماع کیا حتیٰ کہ اپنے زمانہ میں شیخ المحدثین بن گئے پھر بخارا کے قاضی بنے۔

ابن خلکان کا قول ہے کہ حسین بن حسن ماوراء النہر وغیرہ علاقوں کے حاکم تھے اپنے مذہب پر پورا عبور حاصل تھا ان سے حاکم عبداللہ نے روایت کی ہے۔

فیروز ابو نصر:۔ ان کے لقب بہاء الدولہ بن عضد الدولہ الدیلمی بغداد وغیرہ کے حاکم رہے ہیں انہوں نے ہی طائع کی خلافت سے معزول کر کے قادر کو خلیفہ بنایا تھا۔ لوگوں پر جرمانہ عائد کر کے اتنی رقم جمع کر دی تھی کہ ان سے پہلے بنو بویہ میں سے کسی نے نہ کی تھی بہت بخیل تھے اسی سال جمادی الثانی میں بیالیس سال کی عمر پا کر ارجان میں وفات پائی مرگی کی بیماری تھی مشہد علی میں اپنے والد کے پہلو میں دفن کئے گئے۔

قابوس بن وشمگیر ..... اس کے کارنامے اور حالات اس سے پہلے گزر چکے ہیں انہوں نے اس کے لڑکے منوچہر کے ہاتھ پر بیعت کر لی پھر اسی کے ذریعے قتل کرا دیا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ قابوس نے علم نجوم کے حساب لگایا تھا کہ جس سے اس کو معلوم ہو گیا تھا کہ اس کا لڑکا ہی اس کو قتل کرے گا۔ سے اپنی اولاد میں سے دارا پر شک تھا کیونکہ وہ اللہ کا نافرمان تھا لیکن منوچہر پر ذرا بھی شک نہیں تھا کیونکہ اس کی طبیعت میں باپ کی اطاعت کوٹ کوٹ کر بھری تھی پھر بھی ایسا ہوا کہ یوں اسی منوچہر کے ہاتھوں قتل ہوا ہم نے ان کے کچھ اشعار بھی نقل کئے ہیں۔

القاضی ابو بکر الباقلانی ..... یہ قاضی ابو بکر الباقلانی محمد بن طیب ابو بکر الباقلانی مذہب شافعی پر متکلمین کے سردار تھے مذہب شافعیہ میں علم کلام پر ان کی مشہور تصنیف ہیں۔

بعض کا قول ہے کہ ان کا معمول روزانہ بیس ورق لکھنے سے پہلے رات کو نہیں سوتے تھے اسی وجہ سے ان کی تصانیف کی تعداد زیادہ ہے جن میں سے کچھ درج ذیل ہیں:

(۱) التبصرۃ (۲) دقائق الحقائق (۳) التمہید فی اصول الفقہ (۴) شرح الابانہ (۵) مجمع الکبیر اور مجمع الصغیر۔

ان کی کتب میں سے سب سے عمدہ باطنیہ کے رد پر (کشف الاسرار وہتک الاستار ہے) فروعات میں ان کے مذہب کے بارے میں مختلف اقوال ہیں (۱) شافعی ہیں (۲) مالکی ہیں پہلا قول ابو ذر ہروی سے منقول ہے۔

محمد بن طیب مکی نے ان کے بارے میں بہت بڑی عجیب بات کہی ہے کہ قاضی ابو بکر نے کوتاہی بھی کی ہے باقی یہ بڑے ذہین و فطین شخص تھے۔ خطیب وغیرہ کا قول ہے عضد الدولہ نے اپنے دور حکومت میں ان کو شاہ روم کے پاس اپنا سفیر بنا کر بھیجا جب روم کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ شاہ روم نے داخل ہونے کا راستہ ایسا بنایا ہوا ہے کہ داخل ہونے والا شخص جھکے بغیر داخل نہیں ہو سکتا تھا انہوں نے عزم مصمم کر لیا کہ شہنشاہ کے سامنے جھکنے کی طرح ہم ان کے سامنے نہیں جھکیں گے چنانچہ قریب پہنچنے کے بعد باقلانی گھوم گئے بادشاہ کی طرف پیٹھ کر دی اور الٹے پاؤں چل کر داخل ہو گئے جب قریب پہنچے تو سیدھے ہو گئے شاہ روم نے ان کے علم و صلاحیت کا اندازہ لگا لیا تھا اس نے ان کی بڑی تعظیم کی بعض کا قول ہے کہ

ہونے کے لئے ان کے سامنے جانے کا آہنا قتل کا سلار کر دیا گیا باقلانی کو اسے دیکھ کر خوف ہوا کہ کہیں مجھ سے بادشاہ کی موجودگی میں نامناسب حرکت سرزد نہ ہو جائے چنانچہ اپنی حفاظت کرتے کرتے ان کا پاؤں زخمی ہو گیا جس سے خوب خون نکلا اب خوشی کے بجائے تکلیف محسوس ہونے لگی لیکن پھر حضرت یا ہمتی کا اظہار نہیں ہونے دیا بادشاہ کو بہت بڑا تعجب ہوا بعد میں تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ انہوں نے از خود ہونے کے تکلیف سے بچنے کے لئے پاؤں زخمی کیا اب بادشاہ کو ان کی اولوالعزمی اور عالی شان کا یقین ہو گیا اور ان کو یہ بیان کیا کہ اگر ایسا آدمی کو کرائی اسے نہ دیتے تو بغیر نہیں رہ سکتا تھا۔

شاہ روم کی موجودگی میں ایک پادری نے سوال کیا تمہارے نبی کی بیوی نے کیا کیا اور ان پر لگائے گئے الزام کی حقیقت کیا ہے باقلانی نے فی البدیہہ جواب دیا ہمارے سامنے دو عورتوں پر الزام لگایا گیا (۱) حضرت عائشہ پر (۲) حضرت مریم پر اللہ تعالیٰ نے دونوں کی براءت بیان فرما دی فرق یہ ہے کہ حضرت عائشہ زوج والی بلا اولاد تھیں حضرت مریم بلا زوج اولاد والی تھیں اب اگر کسی کا ذہن حضرت عائشہ کے بارے میں مشکوک ہے تو حضرت مریم کے بارے میں اس کا ذہن بطریق اولیٰ مشکوک ہونا چاہیے۔ الحمد للہ دونوں کی براءت آسمان سے وحی کے ذریعے نازل ہوئی۔

باقلانی نے ابوبکر بن مالک القطیعی، ابو محمد بن ماسی وغیرہ سے احادیث کا سماع کیا ایک مرتبہ قطیعی نے ان کو بوسہ دے کر فرمایا باقلانی نے بد عقیدوں کا بھرپور جواب دیا ہے ان کے لئے دعا کی۔ وفات اسی سال تئیس ذیقعدہ بروز ہفتہ ہوئی اپنے گھر میں دفن کئے گئے۔ پھر مقبرہ باب حرب میں منتقل کئے گئے۔

محمد بن موسیٰ بن محمد کے حالات (۱) : یہ محمد بن موسیٰ بن محمد ابوبکر خوارزمی احناف کے شیخ اور ان کے فقیہ تھے احمد بن علی الرازی سے حدیث کا علم حاصل کیا بغداد میں بالاتفاق حنفیہ کے شیخ یہی تھے بادشاہوں کے ہاں ان کی بڑی عظمت تھی رضی اور صیمری ان کے شاگردوں میں سے ہیں ابوبکر شافعی وغیرہ سے حدیث کا علم حاصل کیا ثقہ دیندار تھے۔ سلف کے طرز پر بڑی محنت و نماز پڑھتے تھے اعتقاد کے بارے میں ان کا قول تھا ہمارا دین بڑھیوں کی طرح ہے ہمیں علم کلام سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ شیخ تھے تدریس کا انداز بہت اچھا تھا بارہا قضاۃ کے عہدہ کی پیشکش ہوئی لیکن انکار کر دیا۔ اسی سال اٹھارہ جمادی الاولیٰ جمعہ کی شب چھیاسی سال کی عمر میں وفات پائی۔

الحافظ ابوالحسن علی بن محمد بن خلف ...... المعافری القابسی ہیں الملخص کے مصنف اصل میں قیروانی ہیں لیکن ان کے چچا قابسی عمامہ باندھتے تھے اس وجہ سے قابسی مشہور ہو گیا حفظ حدیث میں ماہر نیک صالح تھے لیکن نابینا تھے اسی سال ربیع الاول میں وفات پائی چند روز تک لوگ ان کی قبر کے پاس بیٹھ کر قرآن پڑھتے رہے اور ان کے لئے دعائیں کرتے رہے۔

الحافظ ابن الفرضی : ابوالولید عبداللہ بن محمد بن یوسف بن نصر الازدی القرطبی قرطبہ کے قاضی تھے بے شمار احادیث کے سماع کر کے احادیث جمع کیں اور تاریخ پر کتابیں لکھیں۔ المؤتلف والمختلف، مشتبہ النسبۃ وغیرہ کتابیں انہی کی تصنیف کردہ ہیں۔ اپنے وقت کے علامہ شمار ہوتے تھے بربریوں کے ہاتھوں قتل ہو کر رتبہ شہادت پر فائز ہوئے زخمی حالت میں پڑے ہوئے لوگوں نے ان سے آپ علیہ السلام کی ایک حدیث سنی:

> "جو کوئی شخص اللہ کے راستے میں زخمی نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ زیادہ جانتا ہے اپنے راستہ میں زخمی ہونے والوں کو مگر وہ قیامت کے روز اس حالت میں آئے گا کہ اس کے زخم سے خون بہہ رہا ہو گا جس کا رنگ خون کی طرح ہو گا لیکن اس کی خوشبو مشک کی طرح ہو گی۔ خانہ کعبہ کا غلاف پکڑ کر انہوں نے اللہ سے شہادت کی دعا کی جو قبول ہو گئی۔"

ان کے چند اشعار کا ترجمہ درج ذیل ہے:

( ) ..... گناہوں کا اسیر گھبراہٹ کے ساتھ جس سے آپ واقف ہیں آپ کے دروازے پر کھڑا ہوا ہے۔

---

(۱) تاریخ بغداد ۳/ ۲۴۷ شذرات الذہب والعبر ۳/ ۸۵، ۸۶

(۲) ان گناہوں سے خوف زدہ ہو کر جو آپ سے پوشیدہ نہیں ہیں ان کے بارے میں خوف اور امید کے ساتھ۔
(۳) آپ کے ماسوا کون ہے جس سے خوف کیا جائے یا امید کی جائے آپ کے فیصلوں میں کسی کو [illegible] کی اجازت ہے۔
(۴) اے میرے آقا قیامت کے دن اعمال ناموں کے کھولے جانے کے وقت مجھے رسوا نہ کرنا۔
(۵) قبر کی تاریکی میں میرا تعاون کرنا جب اقارب کنارہ کش اور تعلق رکھنے والے دور ہو جائیں گے۔
(۶) اگر آپ نے میری بخشش نہ کی تو میں ہلاک ہو جاؤں گا۔

واقعات سن ۳۰۴ھ

اسی سال ربیع الاول کے شروع میں جمعرات کے دن خلیفہ تخت خلافت کی کرسی پر جلوہ افروز ہوئے ارکان دولت اور پاسبانوں کو ان کے سامنے حاضر کیا گیا۔ حسب عادت ان پر سات خلعتیں کی گئی سیاہ عمامہ باندھا گیا تلوار لٹکائی گئی سر پر منقش تاج رکھا گیا اور کنگن پہنائے گئے ایک بار ان کے ہاتھ میں دو جھنڈے دیئے گئے پھر ایک [illegible] خادم نے جو ان کی گردن میں ڈالا یہ ان کے اور ان کے بعد آنے والے لوگوں کے لئے باعث شرف ہوگا ان کے ہاتھوں پر مشرق اور مغرب فتح ہوں گے [illegible] کی وجہ سے ایک تازہ رونق دی تھی۔
اسی سال میں محمد بن جنگیس نے بلاد ہند پر حملہ کر کے [illegible] شہروں کو فتح کیا اور بہت سا مال غنیمت ملا اور آپ نے خلیفہ سے خط خراسان وغیرہ علاقوں پر حکومت کی درخواست کی خلیفہ نے اس کی درخواست کو قبول کر لیا۔
سال رواں میں [illegible] نے یہاں کوفہ میں فساد برپا کیا کوفہ کے نائب ابو الحسن بن قدیم نے از خود ان کا مقابلہ کر کے ان میں سے [illegible] کو قتل کر دیا محمد بن [illegible] اور ان کے بڑے بڑے سرداروں کو گرفتار کر لیا باقی ماندہ فرار ہو گئے ان پر اللہ نے گرم ہوا چلا دی ان میں سے بھی پانچ سو ہلاک ہو گئے۔ اسی سال ابو الحسن محمد بن [illegible] نے لوگوں کو حج کروایا۔

الحسن بن احمد یہ الحسن بن احمد ابن جعفر بن عبداللہ [illegible] سے مشہور احادیث کا سماع کیا زاہد عابد اور [illegible] کے مالک تھے غلبہ نیند کے بعد سوتے تھے پانی کے بغیر غسل خانہ میں داخل ہو کر کپڑے نہیں دھوتے تھے حسین بن عثمان بن علی ابو عبداللہ المقری الضریر المجاہدی کے پوتے تھے ابن مجاہد نے بچپن ہی میں قرآن حفظ کر لیا تھا ان کے سب سے آخری اور چھوٹے شاگرد یہی تھے اسی سال جمادی الاول میں ایک سو سال سے زائد عمر پا کر وفات پائی [illegible] میں دفن ہوئے۔

علی بن سعید اصطخری علی بن سعید اصطخری معتزلہ کے شیخ تھے قرامطہ کے حکم پر خلیفہ کے رد میں ایک کتاب لکھ کر خلیفہ سے صلہ وصول کئے اور [illegible] میں رہتے تھے اسی سال ۸۰ سال کی عمر سے زائد عمر پا کر وفات پائی۔

واقعات ۳۰۵ھ

[illegible] عورتوں پر تہمت [illegible] جھوٹے [illegible] والوں کو [illegible] سے [illegible] عورتوں نے [illegible] کے حکم کی خلاف ورزی کرنے والی عورتوں کو [illegible] عورتوں سے [illegible] کہ جس شخص کے ساتھ کسی عورت سے [illegible] حکومت کے پاس [illegible] جن جن کی شکایات موصول ہوئیں ان کو قتل کر دیا گیا [illegible]

کاخدوں نے از خود شہر کا گشت کرنا شروع کر دیا اس دوران متعدد مرد و عورتوں اور بچوں کو ہلاک کر دیا ان اقدامات کے بعد بے حیا مردوں اور عورتوں کے لئے جو نذرانہ سے تنگ ہو گئے شہر میں اس قسم کا ایک واقعہ پیش آیا کہ ایک عورت ایک شخص کی محبت میں ہلاک ہونے لگی تو اسے قاضی ابو مالک بن سیار الکاری کے سامنے ذکر کیا اس عورت نے خفیہ طور پر قسم کھا کر کہا خدا کے لئے ایک بار میری بات سن۔ خلیفہ کرم کے بھائی پر رحم آ گیا چنانچہ اس کو اپنے سامنے حاضر کیا اور عورت گڑگڑا کر خوب روئی اور کہنے لگی اے قاضی میرا ایک بھائی بازاروں میں رہتا ہے میں آپ کو حق حاکم کا واسطہ دے کر سوال کرتی ہوں ایک بار آپ بھائی سے ملاقات کی مجھے اجازت دیں تاکہ موت سے پہلے ایک بار دیکھ لوں اللہ تعالیٰ آپ کو اجر دے گا اس کی باتیں سن کر قاضی کا دل پسیج گیا اور دو آدمیوں کو اس کے ساتھ جانے کے لئے مقرر کیا چنانچہ عورت ان دونوں شخصوں کے ساتھ چلی گئی حتیٰ کہ ایک گھر کے پاس پہنچی کہ عورت نے اس گھر کو کھلا ہوا پایا چابی پڑوسی کو دے دی۔ عورت دونوں مردوں کے ساتھ چلتی رہی حتیٰ کہ عاشق کے گھر پہنچ گئی اندر داخل ہو کر اس نے دروازہ لگا دیا اور ان سے کہا تم چلے جاؤ یہ تو میرے بھائی کا گھر ہے۔ عاشق معشوق دونوں مل گئے معشوق نے عورت سے پوچھا تم یہاں کیسے پہنچ گئیں؟ اس نے کہا قاضی کے سامنے مکر و فریب سے کام لے کر یہاں تک پہنچ گئی شام کے وقت عورت کا شوہر گھر آیا تو تالا لگا ہوا پایا پڑوسی سے پوچھا تو اس نے ساری باتیں بتا دیں وہ شخص اسی وقت قاضی کے پاس گیا اور اس نے قاضی سے کہا کہ میں اسی وقت فی الفور آپ سے اپنی عورت کا مطالبہ کرتا ہوں وہ اپنے معشوق کے پاس چلی گئی ہے یا تو اس کو حاضر کرو ورنہ میں حاکم مصر کو بتا دوں گا اب قاضی کو اپنی جان کا خطرہ ہو گیا قاضی پیچھے پیچھے بادشاہ کے پاس حاضر ہو کر رونے لگا۔ بادشاہ سے معذرت کرنے لگا بادشاہ نے پوچھا اصل واقعہ کیا ہے؟ قاضی نے عورت کے ساتھ پیش آنے والی ساری باتوں سے قاضی کو آگاہ کر دیا۔ قاضی نے ان دونوں شخصوں کو حکم دیا کہ دونوں جاؤ اور جس حالت میں بھی ان کو پکڑ کر میرے سامنے حاضر کرو چنانچہ وہ دونوں چلے گئے گھر پہنچ کر انہوں نے دونوں کو بدمستی میں مشغول پایا۔ فوراً دونوں کو پکڑ کر بادشاہ کے سامنے حاضر کر دیا دونوں غیر اختیاری طور پر بادشاہ سے معافی مانگنے لگے لیکن بادشاہ نے عورت کو بٹکل میں جلا دیا اور مرد کو مار مار کر ختم کرنے کا حکم دیا اس واقعہ کے بعد بادشاہ کی وفات تک عورتوں پر بڑی سختی برتی گئی۔ یہ بھی ابن الجوزی نے ذکر کی ہیں۔

اس سال رجب میں قاضی ابو محمد اکفانی کی وفات کے بعد ان کی جگہ ابو الحسن احمد بن ابی الشوارب کو حضرۃ کا قاضی بنایا گیا۔ اسی زمانہ میں قرامطہ نے شریہ مسجد کی تعمیر کرائی اور اس میں لوہے کی کڑیاں لگائی گئیں۔

خواص کی وفات

بکر بن شاذان بن بکر ...... ابو القاسم المقری بلوانہ ابو بکر شافعی جعفر خلدی سے احادیث کا سماع کیا ان سے ازہری خلال نے احادیث کا سماع کیا ثقہ نیک متواضع مجاہد اور زاہد تھے بھوک اور اخلاق حسنہ کے مالک تھے اسی سال ۷۰ سال سے زائد عمر پا کر وفات پائی باب حرب میں دفن کئے گئے۔

بدر بن حسنویہ بن حسین ابو النجم الکردی ...... یہ بدر ہمدان کے پہاڑ والے بادشاہوں میں سے تھے با صلاحیت اور خواص خوب دل کھول کر خرچ کرنے والے تھے خلیفہ طائع نے ان کی نسبت ابو النجم لقب ناصر الدولہ کیا تھا ایک جھنڈا عطا کیا تھا ان کی حکومت بہتر اور پر امن تھی کہ مسافر ان کے اونٹ یا گھوڑے سے سامان گر جاتے اگر تھک جاتے تو ان کے مالک سامان کے ہمراہ ان کو وہیں چھوڑ کر چلے جاتے کافی وقت کے بعد آ کر دیکھتے تو سامان میں کسی قسم کی کمی نہیں آتی۔

ایک بار چند امراء نے ملک میں فساد مچایا انہوں نے ان سب کی ضیافت کی سب آ گئے کھانا لگا دیا گیا لیکن روٹی نہیں تھی کافی دیر بعد انہوں نے روٹی کے بارے میں پوچھا ابو النجم نے کہا جب تم کھیتوں اور فصلوں کو تباہ کر دو گے تو روٹی کہاں سے آئے گی؟ آئندہ ظلم کرنے والے کی گردن اڑا دی جائے گی۔

ایک مرتبہ ابو النجم نے راستہ میں جاتے ہوئے ایک شخص کو سر پر لکڑیاں اٹھائے ہوئے روتے ہوئے دیکھا اس سے رونے کی وجہ پوچھی اس نے کہا میری روٹیاں آپ کے کسی نوکر نے چھین لی ہیں ابو النجم نے پوچھا اس کو دیکھ کر پہچان لو گے اس نے کہا ہاں ابو النجم نے تمام نوکروں کو ایک تنگ گھاٹی کے پاس سے گزرنے کا حکم دیا جب وہ نوکر گزرا تو اس لکڑہارے نے پہچان لیا بادشاہ نے اسی وقت اس کو گھوڑے سے اترنے اور سر پر لکڑیاں رکھ کر اس کے گھر تک چھوڑ کر آنے کا حکم دیا اس نوکر نے بیسیوں کے ذریعے سے بہت اپنی جان چھڑانی چاہی لیکن وہ نہیں مانا، اس سے تمام نوکروں کو زبردست سبق ملا ابو النجم ہر جمعہ کو فقراء اور مساکین پر دس ہزار درہم خرچ کرتے موچی کی خدمت کے لئے تین ہزار دینار رکھے ہوئے تھے جو ہر سال عضد الدولہ کے ہمدان سے بیس فقراء کو خرچ کراتے کیونکہ ان کی حکومت کا جب عضد الدولہ کی بابت سالانہ تین ہزار دینار موچیوں اور جوتوں والوں کو دیتے تاکہ ہمدان اور بغداد کے مسافروں کی ضروریات پوری ہوں سالانہ ایک ہزار دینار حرمین کے مجاوروں، حجاز کے راستے میں پانی کے انتظام اور کنوؤں کی کھدائی پر خرچ کرتے تھے راستوں میں پانی کی جگہوں پر آبادی قائم کرنے کا انتظام کرتے اپنے دور حکومت میں دو ہزار مسجدیں اور مسافر خانے بنوائے آپ کے علاوہ فقہاء علماء قضاۃ فقراء مساکین کے لئے مستقل طور پر وظیفے مقرر کئے ہوئے تھے آپ کے ساتھ بہت نمازیں پڑھنے والے اور ذکر کرنے والے تھے اللہ کے راستے میں جہاد کے لئے بیس ہزار گھوڑے پال رکھے تھے اسی سال ۸۰ سال سے زائد عمر پا کر وفات پائی مشہد علی میں دفن کئے گئے۔ میراث میں چودہ ہزار بدرہ جس میں سے چالیس سے زائد بدرے نقد تھے چھوڑے۔ ایک بدرہ دس ہزار دینار کا ہوتا ہے۔

حسن بن حسین بن حمکان۔۔۔ ابو علی ہمدانی بغداد کے فقہاء و شافعی میں سے تھے علم حدیث حاصل کیا ان سے ابو حامد مروزی نے حدیث کا سماع کیا ازہری نے احادیث روایات کی ہیں یہ بھی کہا گیا ہے حدیث میں کمزور تھے۔

عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن ابراہیم۔۔۔ ابو محمد الاسدی جو ابن الاکفانی سے مشہور ہیں بغداد کے قاضی القضاۃ تھے ان کی ولادت ۳۱۶ھ ہے قاضی محاملی محمد بن مخلد، ابن عقدہ وغیرہ سے روایت کی ہے ان سے ابو القاسم تنوخی نے روایات کے طلب علم پر ایک لاکھ دینار خرچ کئے پاک دامن دیندار دنیا سے کنارہ کش تھے ... کا بہت خیال رکھتے تھے اسی سال پچاسی سال کی عمر میں وفات پائی چالیس سال تک حاکم رہے کچھ سال نیابت میں آخر مستقل طور پر رہے۔

عبدالرحمن بن محمد۔۔۔ یہ عبدالرحمن بن محمد بن محمد بن عبداللہ بن ادریس بن سعد الحافظ الاسترآبادی ہیں جو ادریسی سے مشہور تھے طلب حدیث کے لئے دور دراز کے سفر کئے۔ علم پر خوب توجہ دی اصم وغیرہ سے احادیث کا سماع کیا سمرقند میں رہ کر ایک تاریخ لکھی تعریف کی بغداد میں احادیث بیان کیں ان سے ازہری اور تنوخی نے احادیث روایت کیں ثقہ حافظ تھے۔

ابو نصر عبدالعزیز بن عمر کے حالات[1]۔۔۔ احمد بن نباتہ مشہور شاعر تھے سیف الدولہ کی تعریف کی میرا خیال ہے کہ یہ خطیب ابن نباتہ یا کسی اور کے بھائی تھے یہ مشہور شعر انہی کا ہے

"جو تلوار سے نہیں مرا تو وہ کسی اور چیز سے مر گیا صرف اس بات کا اختلاف ہے ورنہ موت تو ایک ہی ہے"

عبدالعزیز بن عمر بن محمد نباتہ۔ ابو نصر السعدی الشاعر ان کے مشہور اشعار میں سے چند اشعار جن کے ترجمے درج ذیل ہیں۔

(۱) جب تم دشمن کا مقابلہ نہ کر سکو تو اس سے حسن اخلاق سے پیش آؤ نرمی اختیار کرو اس لئے کہ مزاج میں موافقت ہو جاتی ہے۔

(۲) جیسے کہ پانی آگ سے کہ دونوں ایک دوسرے کی ضد ہیں یہ دوسرے کا کام ختم کر دیتا ہے حالانکہ اس کی طبیعت میں جلانا ہے۔

عبدالغفار بن عبدالرحمن ابو بکر الدینوری الفقیہ السفیانی۔۔۔ بغداد کے جامع منصور میں مذہب سفیان ثوری کے مطابق فتوی دیتے

والے نحوی شخص تھے۔ جامع منصور کی دیکھ بھال و نگرانی ان ہی کے ذمہ تھی۔ اسی سال وفات پائی، جامع حاکم کے قریب دفن کئے گئے۔

الحاکم النیسابوری: ...... یہ محمد بن عبداللہ بن محمد بن حمدویہ بن نعیم بن الحکم ابو عبداللہ الحاکم الضبی الطہمانی المعروف بابن البیع کے لقب سے مشہور نیشاپور کے رہنے والے مستدرک کتاب کے مصنف، ذی علم حافظ و محدث ہیں، ولادت ۳۲۱ھ میں ہوئی ۳۳۰ھ سے احادیث کا سماع شروع کر دیا تھا متعدد احادیث کا سماع کیا طلب حدیث کے لئے دور دراز ملکوں کے سفر کئے متعدد چھوٹی بڑی کتابیں لکھیں چند یہ ہیں۔ (۱) مستدرک (۲) علوم الحدیث (۳) الاکلیل (۴) تاریخ نیشاپور ایک بڑی جماعت سے احادیث روایت کی دارقطنی، ابن ابی الفوارس وغیرہ جن سے ملاقات کی ہے یہ عمدہ دیندار امین پاکدامن دنیا سے کنارہ کش شخص تھے۔

خطیب کا قول ہے کہ ابن البیع تشیع کی طرف مائل تھے ابو اسحاق ابراہیم بن محمد نے ہم سے بیان کیا ہے کہ حاکم ابو عبداللہ نے چند احادیث جمع کر کے فرمایا یہ احادیث بخاری و مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہیں انہوں نے اپنی کتب میں ان احادیث کی تخریج کا التزام کیا ہے جن میں سے (حدیث طیر) اور (حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ) بھی ہے محققین اصحاب حدیث نے اس کا انکار کیا ہے۔

محمد بن طاہر المقدسی کا قول ہے کہ حاکم کا قول ہے حدیث الطیر بخاری و مسلم کے نزدیک صحیح ہے ابن طاہر کا قول ہے کہ حدیث طیر موضوع حدیث ہے کوفہ کے جاہل لوگوں نے حضرت انس سے اس کو روایت کیا ہے حاکم کو اگر یہ بات معلوم نہیں ہوئی تو وہ جاہل ہیں اگر معلوم ہے تو پھر معاند و کذاب ہیں۔

ابو عبدالرحمن سلمی کا قول ہے میں حاکم کے پاس گیا کہ وہ فرقہ کرامیہ میں اتنا مستغرق ہو گئے ہیں کہ گھر سے نکلنے کی صورت نہیں پاتے میں نے انہیں مشورہ دیا ہے کہ اگر آپ اپنی کتاب میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل بیان کر دیں تو اس مشکل سے نکل سکتے ہیں انہوں نے جواب دیا مشکل ہے اسی سال چوراسی سال کی عمر میں وفات پائی۔

ابن کج کے حالات[1] ...... یہ یوسف بن احمد بن کج ابو القاسم قاضی ائمہ شافعیہ میں سے ہیں اپنے مذہب میں مختلف اقوال ہیں۔ ان کے لئے ایک عظیم تصنیف ہے جو علماء شافعیہ کی نسبت میں مقدم رکھتے تھے، بہت بڑی دولت کے بعد حالات کی تبدیلی کی وجہ سے چوروں نے موقع پا کر اسی سال ماہ رمضان میں انہیں قتل کر دیا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

...... ختم شد ......

اللہ کے فضل و کرم سے البدایہ والنہایہ کا گیارہواں حصہ ختم ہوا اس کے بعد بارہواں حصہ شروع ہو جائے گا

جس کی ابتداء چار سو چھ ہجری کی تاریخ سے شروع ہوگی

---

[1] انظر: [illegible]

البدایہ والنہایہ

(معروف بہ)

تاریخ ابن کثیر

(حصہ دوازدہم)

حافظ عماد الدین ابوالفداء اسماعیل بن کثیر رحمۃ اللہ علیہ

المتوفی ۷۷۴ھ

تاریخ ابن کثیر..... حصہ دوازدہم

۴۰۶ ہجری کے واقعات

اس سال ۱۰ محرم منگل کے دن اہل سنت اور روافض کے درمیان سخت فساد واقع ہوا لیکن وزیر فخر الملک نے اس فتنہ پر اس طرح سے قابو پا لیا کہ [illegible] ٹاٹ لٹکانا اور نوحہ وغیرہ عاشوراء کے دن نہیں کریں گے۔

اور اسی مہینے میں البصرہ میں ایک شدید قسم کی وبا پھیلی جس نے قبریں کھودنے والوں اور لوگوں کو مردوں کو دفن کرنے سے عاجز کر دیا۔ جون کے مہینے میں شہر بادلوں سے گھر گیا اور شدید بارش ہوئی اور [illegible] مرتضیٰ علوی نماز و حج کے نگران مقرر ہوئے اور تمام کام ان کے بھائی رضی کے سپرد تھے وہ ان کے سپرد کر دیئے گئے اور ان کو ولایت کا سب سے بالا رتبہ اور معزز القاب کی سند بھی شہر میں پڑھی گئی۔

اور اسی سال پندرہ ہزار حجاج پیاس کی وجہ سے ہلاک ہو گئے اور چھ ہزار افراد اس لئے بچ گئے کہ انہوں نے اونٹوں کا پیشاب پی کر پیاس بجھائی۔

اس سال محمود بن سبکتگین نے ہندوستان میں جہاد کیا حکمران کو راستہ دکھانے والوں نے دھوکہ دیا اور ہندوستانی شہروں میں لے گئے پھر وہ ایک بڑے دریا میں پہنچے اور کئی دن تک پانی میں رہے اور ان کا لشکر پانی میں چھپا رہا اور لشکر کے بہت سے افراد پانی میں غرق بھی ہو گئے۔ البتہ آخر کار وہ آزاد ہو گئے اور بہت جدوجہد کے بعد خراسان واپس لوٹے۔

اور اس سال عرب کے شہروں میں لوٹ مار اور فساد کی وجہ سے عراق سے کوئی بھی قافلہ حج کے لئے روانہ نہیں ہوا اور اس سال بہت سے معزز اشخاص فوت ہوئے۔

شیخ ابو حامد اسفرائینی کے حالات و واقعات[1]۔ ان کا نام احمد بن محمد بن احمد ہے یہ اپنے زمانے میں شافعیہ کے امام تھے اور

---

[1] الأنساب [illegible]، تاريخ بغداد [illegible]، تاج العروس [illegible]، وتبصير المنتبه [illegible] لابن حجر [illegible]، تهذيب الأسماء واللغات [illegible]، دول الإسلام [illegible]، ديوان الذهب [illegible]، طبقات الإسنوي [illegible]، طبقات ابن هداية الله [illegible]، طبقات ابن الصلاح [illegible]، طبقات السبكي [illegible]، طبقات الشيرازي [illegible]، معجم البلدان [illegible]، المختصر [illegible]، النجوم الزاهرة [illegible]، الوافي بالوفيات [illegible]، وفيات الأعيان [illegible]

۳۴۴ھ میں پیدا ہوئے، [illegible] ۳۶۴ھ میں [illegible] بغداد آ گئے۔ پھر انہوں نے ابوالحسن بن مرزبان اور ابوالقاسم دارکی سے فقہ [illegible] شافعیہ کے امام [illegible] ان کی امامت پر اتفاق تھا [illegible] اور بہت بڑے امام تھے۔ انہوں نے [illegible] جو اصول فقہ میں ہے۔

[illegible] خطیب بغدادی نے [illegible] عبداللہ بن مبارک کی [illegible] ان کے حق میں [illegible] ابوالحسن قدوری نے کہا کہ شافعیہ میں ابوحامد [illegible] ابوالحسن قدوری نے فرمایا [illegible] شیخ ابواسحاق نے کہا [illegible] قدوری کی یہ بات [illegible] نہیں ہے کیونکہ ابوحامد [illegible] ہے۔

[illegible] ابن خلکان نے بیان کیا ہے کہ ان کی بہت سی تصانیف ہیں مثلاً [illegible] ابن خلکان نے بیان کیا ہے کہ [illegible] انہوں نے یہ شعر کہے:

[illegible] اور [illegible] غلطی ہوئی تھی اس پر؟
[illegible] بہت بڑی غلطی کی ہے"۔

ابوحامد اسفرائینی کی وفات — ابوحامد اسفرائینی ۱۱ شوال ۴۰۶ھ کو فوت ہوئے [illegible] ان کی نماز جنازہ پڑھنے کے بعد ان کو ان [illegible] ۴۱۰ھ میں باب حرب کے قبرستان میں ان کو منتقل کر دیا گیا۔ علامہ ابن الجوزی نے ذکر کیا ہے کہ ان کی عمر ۶۱ سال چند ماہ تھی۔

[illegible] — آپ کا نام [illegible] بن احمد بن علی بن مہران ہے اور آپ کی کنیت ابوالقاسم اور نسبت قرشی اور مقری ہے۔ آپ نے [illegible] اور بہت بھلائی والے تھے۔ [illegible] آپ شیخ ابوحامد اسفرائینی کے پاس ملاقات کے لئے گئے تو وہ [illegible] آپ نے اسی سال سے زیادہ عمر پائی۔

شریف رضی — ان کا نام محمد بن حسین بن موسیٰ [illegible] ابوالحسن علوی ہے [illegible] نے رضی کو "ذوالحسبین" [illegible] "ذوالمجدین" [illegible] اپنے والد کے بعد بغداد میں طالبیوں کے نگران مقرر ہوئے اور بڑے شاعر [illegible] تھے [illegible] شیخ ابوحامد اسفرائینی اور قاضی [illegible] ان دونوں کے پاس [illegible]

شریف رضی کی وفات — [illegible] سال کی عمر میں ہوئی اور ان کے جنازے میں وزیر [illegible] حاضر ہوئے [illegible] ان کے بھائی مرتضیٰ [illegible] اپنے بھائی رضی کا بہت اچھا مرثیہ کہا ہے۔

[illegible]

بادیس بن منصور الحمیری کے حالات و واقعات [1]..... ان کی کنیت ابو المعز مناد اور نام بادیس بن منصور ہے یہ بلاد افریقہ کے حاکم کا نائب اور بلاد افریقہ کے نائب کا بیٹا تھا۔ حاکم نے ان کو نصیر الدولہ کا لقب دیا تھا۔

یہ بڑے ہمت، بلند حوصلہ اور باعزت شخصیت تھے جب نیزے کو حرکت دیتے تھے تو اس کو توڑ دیتے تھے۔

بادیس بن منصور کی وفات یہ بدھ ۴۰۶ھ ذی القعدہ کے آخر میں اچانک ایک رات فوت ہو گئے اور کہا جاتا ہے کہ ان کے کسی نیک بندے نے آدھی رات ان کے خلاف بددعا کی تھی۔ ان کے انتقال کے بعد ان کا بیٹا معز مسند تخت نشین ہوا۔

۴۰۷ھ کے واقعات

اس سال ربیع الاول میں کربلا میں حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کا مزار اور اس سے ملحقہ برآمدے جل گئے۔ اس کا سبب یہ تھا کہ لوگوں نے دو بڑی بڑی شمعیں روشن کیں اور وہ رات کو پردے پر گر پڑیں جس سے ساری گرد و نواح کی چیزیں جل گئیں حتیٰ کہ جو کچھ وہاں تھا تباہ ہو گیا۔ اور اس مہینے میں بغداد میں دار القطن اور باب البصرہ وغیرہ میں بہت سی جگہیں جل گئیں اور سامرا کی جامع بھی جل گئی۔

اس سال مسجد حرام کے رکن یمانی کو بھی آگ لگنے کا واقعہ پیش آیا اور اسی طرح اس سال مدینہ میں رسول اللہ ﷺ کے روضہ مبارک کے سامنے کی دیوار بھی گر گئی اور بڑا گنبد بیت المقدس کی چٹان پر گر گیا اس طرح کے عجیب و غریب اتفاقات اس سال ہوئے۔

اس سال بلاد افریقہ میں رہنے والے شیعوں کو قتل کر دیا گیا اور ان سے ان کا مال چھین لیا گیا اور ان میں سے کوئی بھی نہ بچا البتہ جو غیر معروف تھے وہ بچ گئے۔

اس نے ایک ہزار لوگوں کو کپڑے پہنائے اور یہ بہت زیادہ نماز پڑھنے والا تھا۔ یہ پہلا وہ شخص ہے جس نے پندرہ شعبان کی رات شکر کی تقسیم کی تھی۔ یہ شیعیت کی طرف جھکاؤ رکھتے تھے۔ اور سلطان الدولہ نے اہواز میں ان سے مطالبہ کیا اور اس سے چھ لاکھ سے زیادہ دینار لیے جو جواہر اور دیگر سامان و متاع کے علاوہ تھے۔

وزیر فخر الملک کی وفات سلطان الدولہ نے جب ان کو قتل کروایا تو اس وقت ان کی عمر ۵۲ سال چند ماہ تھی۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ان کے ہلاک ہونے کا سبب یہ تھا کہ ان کے کسی غلام نے کسی شخص کو قتل کر دیا تھا مقتول کی بیوی ان کے پاس مدد کے لئے آئی اور بار بار ان سے گزارش کی لیکن یہ اس کی طرف ہرگز التفات نہیں کرتے تھے آخر ایک دن اس عورت نے ان سے کہا کہ اے وزیر! کیا آپ نے اس بات پر غور کیا ہے جو میں نے آپ تک پہنچائی ہے آپ نے اس کی طرف توجہ نہیں دی میں نے وہ معاملہ اللہ کے حضور پیش کر دیا ہے اور میں اس کے فیصلے کی منتظر ہوں۔ جب ان کو گرفتار کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نے اس عورت کے مقدمہ کا فیصلہ کر دیا ہے جو ظلم ان کے ساتھ ہوا تھا۔

۴۰۸ھ کے واقعات

اس سال بغداد میں اہل سنت اور روافض کے درمیان بڑا فتنہ و فساد ہوا جس میں فریقین کے بہت سے لوگ مارے گئے۔ اور اس سال ابو المظفر بن ایلک خان نے بلاد ماوراء النہر وغیرہ کی حکمرانی سنبھالی اور شرف الدولہ کا لقب اختیار کیا۔ یہ سب کچھ اس کے بھائی طغان خان کی وفات کے بعد ہوا۔

---

[1] المصادر: الاعلام للزرکلی [illegible]، البیان المغرب [illegible]، تاریخ ابن خلدون [illegible]، الخلاصة النقیة [illegible]، الکامل لابن الاثیر [illegible]، المختصر فی اخبار البشر [illegible]، الوافی بالوفیات [illegible]، وفیات الاعیان [illegible]

طغان خان دیندار صاحب فضیلت تھا، اہل دین اور اہل علم سے محبت کرتا تھا۔ ایک مرتبہ اس نے ترکوں سے جنگ کی اور ان میں سے دو لاکھ افراد قتل ہوئے اور ایک لاکھ کو قیدی بنایا گیا اور بہت سے سونے چاندی کے برتن غنیمت میں ان کے ہاتھ آئے۔ اس کی طرح کسی نے حکومت نہیں کی۔ جب یہ فوت ہو گئے تو ترکوں کے بادشاہ مشرقی ممالک پر غالب آ گئے۔

اس سال جمادی الاولیٰ میں ابوالحسن احمد بن مہذب الدولہ نے علی بن نصر کو اس کے والد کی وفات کے بعد بلاد بطائح کا حاکم مقرر کیا پھر ان کے چچازاد بھائی نے ان سے جنگ کی اور ان پر غلبہ حاصل کر لیا اور ان کو قتل کر دیا لیکن وہ بھی زیادہ دیر تک نہ رہ سکا اور قتل ہو گیا۔ اس کے بعد یہ شہر بغداد کے حکمران سلطان الدولہ کے پاس واپس آ گئے۔ ابو محمد بن سہلان نے ان کی فوج لی اور واسط کی طرف چلے گئے اور انہوں نے ترکوں کے ساتھ جنگ کی۔

اس سال نور الدولہ دبیس بن ابوالحسن نے علی بن مزید کو اس کے والد کے فوت ہونے کے بعد حاکم مقرر کیا اور اسی سال سلطان الدولہ بغداد واپس آئے اور نمازوں کے اوقات میں طبل بجانا شروع کیا لیکن یہ طریقہ جاری نہ رہ سکا اور انہوں نے قرواش کی بیٹی سے پچاس ہزار دینار مہر پر عقد نکاح کیا اور اسی سال شہروں میں فساد ہوا اور اعراب میں لوٹ مار اور حکومت کی کمزوری کی وجہ سے اہل عراق میں سے کوئی بھی حج کے لیے نہیں نکلا۔

علامہ ابن الجوزی نے المنتظم میں لکھا ہے کہ ہمیں سعد اللہ بن علی بزاز نے بتایا انہوں نے ابوبکر طریثیثی سے روایت کی انہوں نے ہبۃ اللہ بن حسن طبری نے بتایا کہ اس سال ۴۰۸ھ کو خلیفہ قادر باللہ نے فقہاء معتزلہ سے توبہ کا مطالبہ کیا اور انہوں نے معتزلہ کے مذہب سے رجوع کا اعلان کیا اور رافضیت اور اسلام کے خلاف باتوں سے بے تعلق ہونے کا اعلان کیا اور اس کے متعلق ان سے تحریریں لی گئیں کہ جب کبھی وہ اس کی خلاف ورزی کریں گے تو ان کو ایسی سزا اور عقوبت دینا جائز ہوگی جس سے دوسرے لوگ عبرت و نصیحت حاصل کریں گے۔ محمود بن سبکتگین نے بھی اس بارے میں امیرالمومنین کے حکم پر عمل کیا اور اس کا طریقہ ان علاقوں میں جاری کیا جن پر اس کو بلاد خراسان وغیرہ کا نائب مقرر کیا تھا۔ معتزلہ، رافضہ، اسماعیلیہ، قرامطہ، جہمیہ اور مشبہ کو قتل کرنے میں اور اس نے ان کو صلیب دی اور ان کو قید کیا اور جلاوطن کیا اور خطباء کو ان پر لعنت کرنے کا حکم دیا اور اہل بدعت کے تمام گروہوں کو ان کے شہروں سے جلاوطن کیا اور یہ اسلام میں ایک طریقہ جاری ہو گیا۔

اور اسی سال معروف اشخاص میں سے حاجب کبیر فوت ہوئے جن کے حالات و واقعات درج ذیل ہیں۔

حاجب کبیر شباشی ابونصر کے حالات و واقعات

یہ شرف الدولہ کے غلام تھے اور بہاء الدولہ نے ان کو "سعید" کا لقب دیا تھا یہ بہت زیادہ صدقہ کرنے والے اور اللہ تعالیٰ کا قرب اور رضا حاصل کرنے کے کاموں پر وقف کرنے والے تھے۔ ان کے کاموں میں سے ایک کام یہ ہے کہ انہوں نے اپنی زمین کو شفاخانے کے لیے وقف کیا جبکہ اس زمین سے بہت غلہ، پھل اور ٹیکس آتا تھا۔ انہوں نے مخرم میں پل، شفاخانہ اور مساجد وغیرہ کو تعمیر کروایا تھا اور جب فوت ہوئے تو ان کو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے قبرستان میں دفن کیا گیا اور انہوں نے وصیت کی تھی کہ ان کی قبر پر کوئی عمارت وغیرہ نہ بنائی جائے لیکن لوگوں نے ان کی وصیت کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ان کی قبر پر ایک گنبد بنا دیا۔ یہ گنبد ان کی وفات کے ۲۵ سال بعد گر گیا۔ عورتیں ان کی قبر پر جمع ہو کر روتی تھیں اور طواف کرتی تھیں۔

ایک مرتبہ جب وہ طواف کر کے واپس لوٹیں تو ان میں سے ایک بوڑھی عورت نے جو ان کی رشتہ دار تھی خواب دیکھا کہ ایک ترکی اپنی قبر سے نکل کر ان کی طرف آیا، اس کے پاس کوڑا ہے اس نے ان پر حملہ کر دیا اور ان کو طواف کرنے پر ڈانٹا۔ بوڑھی عورت نے دیکھا تو وہ حاجب سعید تھے تو وہ ڈر کر بیدار ہو گئی۔

۴۰۹ھ کے واقعات

۔۔۔ محرم بروز جمعرات کے دن دارالخلافہ میں ایک مجلس میں اہل سنت کے مذہب کے بارے میں ایک کتاب پڑھی گئی اس میں تھا کہ جو قرآن کے مخلوق ہونے کا قائل ہے وہ کافر ہے اس کا خون حلال ہے۔

اس سال چودہ جمادی الاولیٰ کو سمندر میں سیلاب آ گیا اور پانی ابلہ کے قریب آ گیا اور پھر بصرہ میں داخل ہو گیا۔

اس سال محمود بن سبکتگین نے ہندوستان سے جنگ کی، اس نے اور ہندوستان کے بادشاہ نے ایک دوسرے پر چڑھائی کی تھی۔ دونوں نے بہت بڑی جنگ کی آخرکار یہ جنگ ہندوستان کی بہت بڑی شکست کے بعد ختم ہوئی اور مسلمان کافروں کو اپنی مرضی کے مطابق قتل کرتے رہے۔ بہت سے سونے چاندی اور ہیرے جواہرات مسلمانوں نے غنیمت میں حاصل کئے اور دو سو ہاتھی بھی مسلمانوں کے ہاتھ آئے۔ جو لوگ بھاگ رہے تھے مسلمانوں نے ان کا تعاقب کیا اور بہت سے بت خانے منہدم کر دیئے۔ پھر محمود بن سبکتگین کامیابی اور فتح و نصرت سے سرفراز ہو کر غزنی واپس لوٹ آئے۔

اس سال بھی شہروں میں فساد اور اعراب کی لوٹ مار کی وجہ سے کوئی بھی شخص عراق کے راستے سے حج کے لئے نہیں گیا۔ اور اس سال بہت سے علماء کرام فوت ہوئے۔

خواص کی وفات

رجاء بن عیسیٰ کے حالات و واقعات ۔۔۔ آپ کی کنیت ابوالعباس اور نسبت انصناوی ہے مصر کی ایک بستی انصنا کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے آپ کو انصناوی کہا جاتا ہے۔ پھر آپ بغداد آ گئے اور حدیث کا درس دیا۔ آپ سے حفاظ حدیث نے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ شیخ امام مالکی کے فقیہ اور حکام کے ہاں عادل اور پسندیدہ تھے۔ اس کے بعد آپ اپنے شہر واپس لوٹ آئے اور وہیں فوت ہوئے جب آپ فوت ہوئے تو آپ کی عمر ۹۰ سال سے زائد تھی۔

عبداللہ بن محمد بن ابی علان کے حالات و واقعات ۔۔۔ آپ کی کنیت ابو احمد ہے۔ آپ اھواز کے قاضی تھے اور معتزلی تھے آپ کی بہت سی تصانیف ہیں ان میں سے ایک رسول اللہ ﷺ کے معجزات کے بارے میں بھی جس میں آپ نے آنحضرت ﷺ کے ایک ہزار معجزات جمع فرمائے۔ آپ معتزلہ کے بڑے شیوخ میں سے تھے۔ آپ کی وفات ۴۰۹ھ میں ہوئی اس وقت آپ کی عمر ۹۹ سال تھی۔

علی بن نصر بن ابوالحسن کے حالات و واقعات ۔۔۔ ان کا لقب "مہذب الدولۃ" تھا۔ یہ بطائح کے امیر تھے اور بڑی شان کے مالک تھے۔ لوگ مصائب و مشکلات میں ان کے شہروں کی طرف رجوع کرتے تھے یہ ان کو اپنے شہروں کو پناہ دیتے اور ان کی امداد کرتے تھے ان کے بڑے احسانات میں سے ایک احسان یہ ہے کہ جب امیر المومنین قادر، طائع سے بھاگ کر بطائح میں آئے اور ان سے پناہ طلب کی تو انہوں نے ان کو اپنے ہاں پناہ دی اور ان کے ساتھ حسن سلوک کیا اور ان کی خدمت کرتے رہے یہاں تک کہ وہ امیر المومنین بن گئے اور یہ ان کا احسان تھا۔ انہوں نے ۳۲ سال چند ماہ بطائح پر حکومت کی۔

مہذب الدولہ علی بن نصر کی وفات ۔۔۔ ان کی وفات ۴۰۹ھ میں ہوئی اس وقت ان کی عمر ۷۳ سال تھی۔ ان کی موت کا سبب یہ بنا تھا کہ انہوں نے رگ سے خون نکلوایا تھا جس کی وجہ سے آپ کا بازو پھول گیا اور خون بگڑ گیا اور آپ انتقال کر گئے۔

عبدالغنی بن سعید کے حالات و واقعات[۱]...... آپ کا پورا نام عبدالغنی بن سعید بن علی بن بشر بن مروان بن عبدالعزیز ہے۔ آپ کی کنیت ابو محمد اور نسبت ازدی مصری ہے۔ آپ حدیث اور فنون حدیث کے عالم تھے۔ نیز آپ کی بہت سی مشہور تصانیف ہیں۔ ابو عبداللہ صوری بیان کرتے ہیں کہ میری آنکھوں نے ان جیسا حافظ [illegible] نہیں دیکھا اور دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے مصر میں ان جیسا کوئی نوجوان نہیں دیکھا جس کو عبدالغنی کہا جاتا ہے گویا کہ وہ آگ کا شعلہ ہے۔ آپ ان کی بہت تعریف کرنے لگے۔ حافظ عبدالغنی کی ایک تصنیف ہے جس میں حاکم کے اوہام کا ذکر ہے۔ جب حاکم کو اس کتاب کا پتہ چلا تو وہ یہ کتاب لوگوں کو پڑھ کر سناتے تھے اور عبدالغنی کے علم و کمال کا اعتراف اور ان کا شکریہ ادا کرتے تھے۔ عبدالغنی نے ان پر جو بھی اعتراضات کیے تھے ان کے متعلق غور کرنے لگے۔ اللہ تعالیٰ دونوں پر رحم فرمائے۔ آپ ۱۸ ذوالقعدہ ۳۳۲ھ میں پیدا ہوئے اور صفر ۴۰۹ھ میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

محمد بن امیر المؤمنین کے حالات و واقعات ان کی کنیت ابو الفضل ہے۔ ان کے والد نے ان کو اپنے بعد اپنا ولی عہد بنا دیا تھا۔ آپ کے نام کا سکہ چلایا گیا اور خطباء نے منبروں پر آپ کا خطبہ دیا۔ آپ کا لقب غالب باللہ تھا لیکن غالب آنا آپ کے مقدر میں نہیں تھا۔

محمد بن امیر المؤمنین کی وفات...... یہ ۴۰۹ھ میں فوت ہوئے تب ان کی عمر صرف ۲۸ سال تھی۔

ابو الفتح محمد بن ابراہیم بن محمد بن یزید کے حالات و واقعات...... ابو الفتح بزاز طرسوسی "ابن البصری" کے نام سے مشہور تھے۔ انہوں نے بہت سے مشائخ سے علم حدیث حاصل کیا جس وقت یہ بیت المقدس میں مقیم تھے اس وقت صوری نے ان سے احادیث کا سماع کیا۔ یہ ثقہ اور معتبر شخصیت تھے۔

۴۱۰ھ کے واقعات

اس سال یمین الدولہ محمود بن سبکتگین کا خط آیا جس میں ہندوستان کے ان شہروں کا ذکر تھا جن کو انہوں نے گزشتہ سال فتح کیا تھا۔ اس خط میں یہ بھی لکھا تھا کہ وہ ہندوستان کے ایک شہر میں داخل ہوئے تو اس میں ایک ہزار بلند و بالا محلات اور ہزار بت خانے تھے اور ان بت کدوں میں بہت زیادہ تعداد میں بت تھے اور ایک بت پر ایک لاکھ دینار کے برابر سونا تھا اور چاندی کے بت ایک ہزار سے زائد تھے۔ اور ہندوؤں کے ہاں ایک بت بڑا معظم ہے جو اپنی جہالت کی وجہ سے اس کی عمر تین لاکھ سال بتاتے ہیں۔ ہم نے ان سے یہ سب کچھ چھین لیا اور اس کے علاوہ بھی بہت سا مال ان سے چھینا جس کو شمار نہیں کیا جا سکتا۔ اور مجاہدین نے اس جنگ میں مال غنیمت میں بہت سا مال حاصل کیا اور شہر میں آگ لگا دی جس سے سارا شہر جل گیا اور صرف نشانات باقی رہ گئے۔

ہندوؤں میں سے جو لوگ قتل ہوئے ان کی تعداد پچاس ہزار اور جو مسلمان ہوئے ان کی تعداد بیس ہزار کے قریب ہے۔ اور جو غلام بنایا گیا تھا جب ان کا خمس یعنی پانچواں حصہ نکالا گیا تو ان کی تعداد ۵۳ ہزار تھی۔ اور ہاتھیوں میں سے ۳۵۶ ہاتھی قبضے میں آئے اور اموال حاصل ہوئے اور بہت بڑی تعداد میں سونا بھی ہاتھ میں آیا۔

---

[۱] الأنساب ۹۸/۷، [illegible] تاریخ دمشق [illegible]، تاریخ التراث العربي لزکین ۲۲۷/۱، تذکرة الحفاظ ۱۰۴۷/۳، حسن المحاضرة ۳۵۳/۱، شذرات الذهب ۱۸۸/۳، طبقات الحفاظ ۴۱۰، العبر ۱۰۰/۳، عیون التواریخ ج ۱۳، کشف الظنون ۱۱۳۷/۲، المختصر في اخبار البشر ۱۴۵/۲، مرآة الجنان ۲۴۴/۲، المنتظم ۲۶۹/۷،

النجوم الزاهرة ۲۴۴/۴، هدية العارفين ۵۸۹/۱، وفيات الأعيان ۲۲۳/۳، ۲۲۴.

اس سال ربیع الآخر میں ابو الفوارس کا وصیت نامہ پڑھا گیا اور اسے قوام الدولہ کا لقب دیا گیا۔ اور اس نے اسے ایک جھنڈا دیا جو کرمان کی حکومت کی طرف سے بطور ہدیہ اس کے پاس آیا تھا۔ اور اس سال بھی عراق سے کوئی شخص حج کے لئے نہیں گیا۔

اس سال جن بڑی بڑی شخصیات کا انتقال ہوا انہی میں سے "اصیفر" ہے جو حجاج کا محافظ تھا۔

احمد بن موسیٰ بن مردویہ بن فورک ... آپ کی کنیت ابو بکر لقب حافظ اور نسبت اصبہانی ہے۔ آپ ۲۰ رمضان المبارک میں فوت ہوئے۔

ہبۃ اللہ بن سلامہ ... ان کی کنیت ابو القاسم ہے۔ یہ نابینا قاری اور مفسر قرآن تھے آپ سب لوگوں سے زیادہ نحو اور تفسیر کے حافظ تھے اور جامع المنصور میں آپ کے درس کا ایک حلقہ تھا۔

علامہ ابن الجوزی نے ان کے بارے میں بیان کیا ہے کہ ہمارا ایک شیخ تھا جس کو ہم سنایا کرتے تھے اس کا ایک ساتھی فوت ہو گیا انہوں نے اس کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا۔ انہوں نے پوچھا کہ قبر میں منکر نکیر کے ساتھ کیا گزری؟ اس نے کہا کہ انہوں نے مجھے بٹھایا اور مجھ سے سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ تو ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی قسم کھا کر مجھے بچا لے۔

جب میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قسم دے کر اللہ تعالیٰ کو پکارا تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ اس کو چھوڑ دو اس نے دو عظیم ہستیوں کی قسم کھائی ہے پھر انہوں نے مجھے چھوڑ دیا اور چلے گئے۔

۴۱۱ھ کے واقعات

اس سال مصر کا حاکم قتل ہوا۔ جس کا واقعہ یوں پیش آیا کہ جب ۲۷ شوال کو منگل کی رات آئی تو وہ حاکم بن عزیز فاطمی جو مصر کا حکمران تھا گم ہو گیا۔ مسلمان اس کے قتل ہو جانے پر بہت خوش ہوئے کیونکہ وہ ظالم، متعدی اور سرکش شیطان تھا۔ ہم اس کی بری خصلتوں میں سے چند کا ذکر کریں گے اور اس کی ملعون سیرت بھی بیان کریں گے اللہ تعالیٰ اسے رسوا کرے۔

وہ اپنے افعال و اقوال اور احکام میں بہت متکبر اور ظلم کرنے والا تھا اور فرعون کی طرح خدائی کا دعویٰ کرنا چاہتا تھا۔ اپنی رعایا کو اس نے یہ حکم دے رکھا تھا کہ جب خطبہ میں اس کا نام لیا جائے تو لوگ صفوں میں اس کے نام کی تعظیم و احترام میں کھڑے ہو جائیں۔ اس کے زیر تسلط جو بھی ممالک تھے سب میں اس نے یہ حکم جاری کیا تھا حتیٰ کہ حرمین شریفین بھی اس سے بچے نہیں تھے۔ اور اہل مصر کو اس نے خاص طور پر یہ حکم دیا تھا کہ جب وہ اس کے نام کی تعظیم اور اکرام میں کھڑے ہوں تو اسے سجدہ کرتے ہوئے گر جائیں اور جب یہ سجدہ کریں تو ان کے ساتھ بازار کے رذیل لوگ جو جمعہ پڑھنے نہیں آتے تھے وہ بھی سجدہ کریں۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو تو سجدہ نہیں کرتے تھے جو ذات سجدہ کے لائق ہے لیکن حاکم کو سجدہ کرتے تھے جو سجدہ کے بجائے لعنت کا مستحق تھا۔

اور ایک وقت اس نے اہل کتاب کو حکم دیا کہ وہ مذہب اسلام کی طرف لوٹ جائیں۔ پھر بعد میں ان کو اس کی اجازت دے دی کہ وہ اپنے دین کی طرف لوٹ جائیں۔ پھر ان کے گرجا گھر جو اس نے گرا دیئے تھے ان کو تعمیر کرایا اور پہلے قمامہ کو جسے منہدم کر دیا تھا اس کو دوبارہ تعمیر کرایا۔ پھر مدارس کو بنوایا اور ان میں فقہاء اور مشائخ کو درس و تدریس کی خدمت کے لئے مقرر کیا پھر فقہاء اور مشائخ کو قتل کر دیا اور مدارس کو تالا لگا دیا۔ اور لوگوں پر لازم کیا کہ دن کے وقت بازاروں کو بند رکھیں اور رات کو کھولے رکھیں۔ لوگ اس کے اس حکم پر طویل زمانے تک عمل کرتے رہے حتیٰ کہ وہ ایک شخص کے پاس سے گزرا جو دن کے وقت بڑھئی کا کام کر رہا تھا یہ اس کے پاس کھڑا ہو گیا اور اس سے کہا کیا میں نے تم کو دن کے وقت کام کرنے سے منع نہیں

کیا۔ بعض نے کہا ہے کہ اہل مصر سے کہا تھا جب لوگ دن کو اسباب معاش کی فکر کرتے تھے تو رات کو سو جاتے تھے اور جب لوگوں نے رات کو اسباب معاش تلاش کرنے شروع کر دیئے تو وہ دن کو جاگنے کے بجائے سو جاتے تھے پھر بعض کی اس بات پر سوچا اور اس کو چھوڑ دیا۔ اور لوگوں کو پہلے معمول کی طرف لوٹا دیا کہ وہ دن کو اسباب معاش کی فکر کریں اور رات کو کام بند کریں اور دن کو بازار کھولیں اور رات کو بند کریں۔ درحقیقت یہ سب کچھ رسم و رواج کی تبدیلی کے لئے اور لوگوں کا امتحان لینے کے لئے کرتا تھا کہ وہ دیکھے کہ لوگ اس کی اطاعت کرتے ہیں یا نہیں۔ اور پھر وہ اس سے بھی بڑے اور بڑے کاموں کی طرف ترقی کریں اور خود وہ نگرانی کیا کرتا تھا: چنانچہ گدھے پر بازاروں کا چکر لگاتا تھا اور بیٹھ کر گدھے پر ہی سوار ہوتا۔ اور جب وہ کسی کو کاروبار میں خیانت کرتے ہوئے پاتا تو اس کے ساتھ ایک حبشی غلام ہوتا تھا جس کا نام مسعود تھا وہ حکم دیتا کہ وہ اس کے ساتھ برا کام کرے۔ اور یہ اس کا ایک عیب اور طعن کا معاملہ ہے جو آج تک کسی نے نہیں کیا۔ اور عورتوں کو گھروں سے نکلنے سے روکتا تھا۔ اور اس نے انگوروں کے درختوں کو کاٹ دیا تھا کہ لوگ شراب بنا لیں۔ اور لوگوں کو ملوخیہ کھانے سے منع کیا تھا اور جن چیزوں سے انسانی دماغ متاثر ہوتا ہے ان میں سے اکثر بات اور اس کو باہر نکلنے سے روکتا اور شراب کو ناپسند کرتا ہے اور عام لوگ اس سے بہت زیادہ بغض رکھتے اور خطوط میں اس کو اور اس کے آباؤ اجداد کو بری گالیاں قصوں کی شکل میں لکھتے تھے جب وہ ان خطوط کو پڑھتا تو لوگوں پر اس کو بہت زیادہ غصہ آتا۔ ایک مرتبہ یہ ہوا کہ اہل مصر نے کاغذ سے ایک عورت کی شبیہ بنائی جو چادر اور موزے سے پہنے ہوئے تھی۔ اور اس کے ہاتھ میں ایک کاغذ تھما دیا جس پر گالی گلوچ اور لعن طعن سے بھرا ہوا قصہ لکھا ہوا تھا۔ جب اس نے عورت کو دیکھا تو اس کو حقیقی عورت خیال کیا اور اس کے ایک طرف سے گزرا اور اس کے ہاتھ سے وہ قصہ لے لیا، جب اس کو پڑھا تو اس کے غصے کی انتہا نہ رہی اور اس نے اس عورت کو قتل کرنے کا حکم دیا لیکن جب اس کو پتہ چلا کہ وہ کاغذ سے بنی ہوئی تھی تو اس کا غصہ اور بڑھ گیا۔

پھر اس کے بعد جب وہ قاہرہ گیا تو اس نے حبشیوں کو حکم دیا کہ وہ مصر جائیں اور مصر کو آگ لگا دیں اور جو مال و متاع اور قیمتی اشیاء ہیں ان کو لوٹ لیں۔ حبشی مصر گئے۔ اور حبشیوں نے اس کے حکم کی تعمیل کی۔ اہل مصر نے ان سے تین دن شدید جنگ کی اور آگ اپنا کام دکھا چکی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو سزا دی۔ وہ چوتھے دن باہر نکلا اور سوار ہو کر دیکھا۔ روتا اور کہتا ان غلاموں کو اس کا حکم کس نے دیا؟ پھر لوگ مسجدوں میں جمع ہوئے اور قرآن مجید اٹھا کر اللہ تعالیٰ سے مدد مانگی۔ ترک اور مشارقہ کو ان پر ترس آیا اور انہوں نے ان کے ساتھ مل کر اپنے گھروں اور قیمتی اشیاء کی حفاظت کرتے ہوئے ان کے ساتھ جنگ کی اور حالات بہت زیادہ خراب ہو گئے۔ پھر یہ حاکم اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے سوار ہوا اور فریقین میں صلح کروائی اور غلاموں کو روکا اور کہتا تھا کہ غلاموں نے جو کچھ کیا ہے اس کی اجازت اور علم کے بغیر کیا ہے حالانکہ وہ ان کو خفیہ طور پر بھیجتا تھا اور اندرون خانہ ان کو برانگیختہ کرتا تھا جب حالات بہتر ہوئے اس وقت تک مصر ایک تہائی کے قریب جل چکا تھا اور نصف کے قریب لٹ گیا تھا اور بہت سی لڑکیاں اور عورتیں قیدی بنائی گئیں اور ان کے ساتھ زیادتی کی گئی اور ان کی عزت کو تار تار کیا گیا حتیٰ کہ بعض نے عزت و آبرو کی حفاظت کے لئے خودکشی کر لی اور مردوں نے قیدی عورتوں کو خرید لیا۔

علامہ ابن الجوزی بیان کرتے ہیں کہ پھر حاکم ظلم و ستم میں اور بڑھ گیا حتیٰ کہ اس کو خیال آیا کہ وہ ربوبیت کا دعویٰ کرے۔ جاہل لوگ جب اسے دیکھتے تو کہتے یا واحد یا احد (یا محیی و ممیت) اسے دیکھ کر اسے سجدہ کرتے اور ایسا کہنے والے اللہ تعالیٰ ان سب کو سزا دے۔

اس ملعون کے قتل کا واقعہ: ۔ اس کا شر اور ظلم و ستم بڑھتا گیا یہاں تک اس کی بہن بھی اس کے ظلم و ستم کا شکار ہو گئی یہ اس پر بدکاری کی تہمت لگاتا تھا اور اس سے سخت کلامی کرتا تھا۔ وہ اس سے خائف ہو گئی اور اس کے قتل کا منصوبہ بنانے لگی۔ اس نے سب سے بڑے امیر "ابن دواس" کو خط لکھا اور دونوں نے اس کو قتل کرنے اور ہلاک کرنے پر اتفاق کر لیا اس نے اپنے دو بہادر حبشی غلاموں کو تیار کیا اور ان سے کہا کہ جب رات آئے تو تم کوہ مقطم پر موجود ہونا کیونکہ وہ اس رات ستاروں میں غور و فکر کرنے کے لئے اس پہاڑ پر جاتا ہے اور اس کے ساتھ صرف سواری بردار بچے کے علاوہ کوئی نہیں ہو گا۔ تم اسے قتل کر دینا اور اس کے ساتھ ان دونوں کو بھی ہلاک کر دینا اور اس بات پر اتفاق ہو گیا۔

جب وہ رات آئی تو اس نے اپنی والدہ سے کہا کہ اس رات مجھ پر قتل کا خطرہ منڈلا رہا ہے اگر میں بچ گیا تو اسی سال عمر پاؤں گا۔ پھر بھی مصر سے خارج اپنے پاس لے جاؤ اس لئے کہ مجھے تیرے بارے میں سب سے زیادہ اپنی بہن سے خوف ہے اور اپنے بارے میں بھی سب سے زیادہ اس سے

کرتا ہوں۔ پس اس نے اپنے دو خادم [illegible] کے پاس قتل کرا دیئے اور صندوقوں میں ان کے پاس تحریر بھیجی۔ کہ یہ دونوں میرے بڑے رازدار تھے۔ اس کی ماں نے اس سے کہا کہ اے میرے محبوب بیٹے اگر واقعی یہ طرح ہے تو آج رات اس جگہ نہ جا اور میرے سامنے ہی رہ کر۔ اس کی ماں اس سے بہت محبت کرتی تھی۔ اس نے کہا کہ میں ایسا ہی کروں گا۔

اس کا یہ معمول تھا کہ وہ ہر رات محل کے گرد چکر لگاتا تھا۔ اس نے محل کا ایک چکر لگایا اور محل میں داخل ہو گیا پھر ایک تہائی رات تک سویا رہا جب تہائی رات گزرنے کے بعد بیدار ہوا تو اپنے آپ سے کہا کہ اگر آج کی رات وہاں نہ گیا تو ہلاک ہو جائے گا۔ پس وہ اٹھا اور گھوڑے پر سوار ہو گیا اور [illegible] بچے کو اپنے ساتھ لے گیا اور وہ مقصد پر پہنچ گیا وہاں ان دو غلاموں نے اس کا استقبال کیا اور اس کو سواری سے نیچے اتار لیا اور اس کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے۔ اور اس کے پیٹ کو چیر دیا اور اسے ابن دواس کے پاس لے آئے۔ اور وہ اسے حاکم کی بہن کے پاس لے گیا اور اس نے اسے اپنے گھر کی نشست گاہ میں دفن کر دیا۔

اس کے بعد اس کی بہن نے وزیر، امراء اور معززین شام کی دعوت کی اور انہیں موجودہ صورتحال سے آگاہ کیا۔ پھر انہوں نے حاکم کے بیٹے ابو الحسن علی سے بیعت کی اور اس نے اللہ کے دین کو غلبہ دینے کی وجہ سے "ظاہر" کا لقب اختیار کیا اور وہ دمشق میں تھا اس نے اسے وہاں سے بلایا اور لوگوں کو بتایا کہ حاکم نے مجھے کہا ہے کہ وہ تم سے سات دن غائب رہے گا اور پھر واپس لوٹ آئے گا لوگ مطمئن ہو گئے۔ وہ سواروں کو پہاڑ کی طرف بھیجتی تھی وہ پہاڑ پر چڑھتے پھر واپس آ جاتے اور کہتے کہ ہم نے اس کو فلاں جگہ پر چھوڑا ہے اور اس کے بعد اس کی ماں سے کہتے کہ ہم نے اس کو فلاں جگہ پر چھوڑا ہے حتیٰ کہ لوگ مطمئن ہو گئے۔

اس کا بھتیجا دمشق آیا اور اپنے ساتھ ایک کروڑ دینار اور دو کروڑ درہم لایا۔ جب وہ ان کے گھر پہنچا تو اس نے اس کے باپ کے دادا "معز" کا تاج اور عظیم جوڑا پہنا دیا گیا اور تخت پر اس کو بٹھا دیا گیا اور اس سے امراء اور رؤساء نے بیعت کی اور اس نے انہیں اموال دیئے اور [illegible] جوڑا دیا اور اپنے بھائی کا اس نے تین دن تک سوگ منایا۔ پھر اس نے خواص میں سے ایک دستہ ابن دواس کی خدمت میں بھیجا کہ وہ اس کے سامنے اپنی تلواروں کے ساتھ کھڑا ہو اور وہ کسی دن ان سے کہے کہ یہ ہمارے آقا کا قاتل ہے اور اپنی تلواروں سے اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ وہ ہر وہ شخص جو اس کے بھائی کے قتل کے راز سے واقف تھا اس کو قتل کر دیا گیا۔ پھر اس کی عزت اور عظمت بڑھ گئی اور اس کی حکومت مضبوط ہو گئی۔ پس الحاکم کو قتل کیا گیا اس وقت اس کی عمر ۳۷ سال تھی اور اس نے ۲۵ سال حکومت کی تھی۔

۴۱۲ھ کے واقعات

اس سال قاضی ابو جعفر احمد بن محمد سمنانی نے بغداد میں نگرانی اور ورثے کی تقسیم کا کام سنبھالا اور اسے سیاہ جوڑا دیا گیا۔

اس سال علماء اور مسلمانوں کی ایک جماعت نے شہنشاہ یمین الدولہ محمود بن سبکتگین سے کہا کہ آپ زمین کے بادشاہوں میں سے سب سے بڑے بادشاہ ہیں اور ہر سال بلاد کفر کے بہت سے شہر آپ فتح کرتے ہیں اور حج کا راستہ ۱۰ سال کے عرصے سے معطل ہے جہاں راستے سے [illegible] اور لوٹ مار کی وجہ سے کوئی بھی شخص حج کے لئے نہیں جاتا۔ اس کا فتح کرنا دوسرے شہروں کی نسبت زیادہ ضروری ہے پس انہوں نے قاضی القضاۃ ابو محمد ناصحی کو پیغام بھیجا کہ وہ اس سال حج کے امیر ہوں گے اور ان کے ساتھ صدقات کے علاوہ تیس ہزار دینار بھیجے۔ لوگ حج کے لئے ان کے ساتھ روانہ ہوئے۔ جب وہ فید مقام پر پہنچے تو اعرابیوں نے انہیں روک لیا اور قاضی ابو محمد ناصحی نے ان کے ساتھ پانچ ہزار دینار پر مصالحت کی۔ پھر انہوں [illegible] رک گئے لیکن ان کے سردار جماز بن عدی نے حاجیوں کو گھیرے میں لے لیا [illegible] اور گھوڑے پر سوار ہو کر ایک چکر لگایا اور عرب کے شیطانوں کو ابھارا تو سمرقند کا ایک غلام ابن عفان اس کی طرف بڑھا اور اس کو تیر مارا جو اس کے دل میں پیوست ہو گیا اور وہ زمین پر ڈھیر ہو گیا اور اعراب شکست کھا گئے اور لوگوں نے سفر جاری رکھا اور حج کر کے صحیح سلامت واپس لوٹ آئے۔

ابوسعد مالینی کے حالات (۱) ان کا نام احمد بن محمد بن احمد بن عبداللہ بن حفص ہے۔ ابوسعد ان کی کنیت اور مالینی نسبت ہے۔ مالین ہرات کی ایک بستی کا نام ہے آپ ان حفاظ حدیث میں سے تھے جنہوں نے کثرت سے حدیث کی سماعت کی اور اقوال کو جمع کیا اور بہت سی تصنیف کیں۔ آپ قابل اعتماد، نیک اور صالح شخصیت کے مالک تھے۔ آپ کی وفات ۴۱۲ھ شوال کے مہینے میں مصر میں ہوئی۔

حسن بن حسین کے حالات ان کا پورا نام حسن بن حسین بن محمد بن حسین بن رامین القاضی ہے اور کنیت ابومحمد اور نسبت استراباذی ہے۔ یہ بغداد میں آئے اور اسماعیلی وغیرہ سے حدیث پڑھائی۔ یہ بڑے شافعی اور نیک صالح شخص تھے۔

حسن بن منصور بن غالب کے حالات ان کا لقب ذوالسعادتین تھا۔ یہ ۳۵۳ھ میں سیراف میں پیدا ہوئے پھر بغداد کے وزیر بنے اور قتل ہو گئے۔ ان کے باپ سے اسی ہزار دینار کا مطالبہ کیا گیا تھا۔

حسین بن عمرو کے حالات ان کی کنیت ابو عبداللہ غزال ہے انہوں نے نجاد، خلدی اور ان کے علاوہ دیگر حضرات سے احادیث کا سماع کیا۔ خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ قابل اعتماد، نیک اور اکثر اوقات بہت رونے والے تھے۔

محمد بن عمر کے حالات ان کی کنیت ابوبکر اور نسبت عنبری ہے۔ یہ بہت بڑے شاعر، ادیب اور دانشمند تھے۔
ان کے بعض اشعار یہ ہیں۔

> میں نے زمانہ اور اہل زمانہ کو گہری نظر سے دیکھا اور میں نے زمانہ اور اہل زمانہ کو پہچان لیا اور میں نے اپنی عزت کو اپنی ذلت سے پہچان لیا۔ اس وجہ سے میں دوست دشمن کو ترک کرتا ہوں نہ میں ان سے کچھ چاہتا ہوں اور نہ وہ مجھ سے کچھ چاہتے ہیں اور خواہشات کا حصول تو الگ رہا میں نے تو ان سے بھی بے رغبتی کی جو اس کے ہاتھ میں ہے۔ پس انہوں نے طلب حاصل کرنے والوں پر تعجب کیا اور دور والوں نے قریب والوں کو دیا۔ اور وہ دیکھتے ہیں کہ وہ یہاں سے نکل گیا اور غائب میں اس کا کوئی ثانی نہیں ہے۔

علامہ ابن جوزی نے بیان کیا ہے کہ یہ بہت صفات کے مالک تھے پھر یہ ان سے الگ ہو گئے اور اپنے قصیدوں میں ان کی مذمت بیان کی جس کا ذکر میں نے "تلبیس ابلیس" میں کیا ہے۔
یہ جمادی الاولیٰ ۴۱۲ھ جمعرات کے دن فوت ہوئے۔

محمد بن احمد بن محمد بن احمد کے حالات و واقعات (۲)..... آپ کی کنیت ابوالحسن بزاز ہے۔ اور پورا نام محمد بن احمد بن محمد بن احمد بن رزق بن عبداللہ بن یزید بن خالد ہے۔ آپ "ابن رزقویہ" کے نام سے مشہور تھے۔
خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ سب سے پہلے شیخ جن سے میں نے ۴۰۳ھ میں احادیث لکھیں محمد بن احمد ہیں۔ اور یہ قرآن سے درس دیتے تھے اور فقہ شافعی پڑھاتے تھے۔ آپ قابل اعتماد، سچے اور بہت زیادہ سماع کرنے والے اور لکھنے والے تھے۔ آپ اچھے اعتقاد اور مذہب والے، بکثرت قرآن پاک کی تلاوت کرنے والے اور اہل بدعت پر سختی کرنے والے تھے چونکہ عرصہ آپ پورے انچاس

---

(۱) الانساب للسمعانی، تاریخ ابن عساکر ۲/۲۶۹، تاریخ بغداد ۴/۳۷۱، تاریخ جرجان ۹۲، ۹۳، تذکرة الحفاظ ۳/۱۰۰۵، تهذیب تاریخ ابن عساکر ۲/۲۹، حسن المحاضرة ۱/۳۵۱، الرسالة المستطرفة ۹۸، شذرات الذهب ۳/۱۹۵، طبقات الحفاظ ۴۱۰، طبقات السبکی ۴/۵۹، ۶۰، العبر ۳/۱۰۵، اللباب ۳/۱۵۵، معجم البلدان ۵/۴۵، المنتظم ۸/۴، النجوم الزاهرة ۴/۲۵۶، هدية العارفين ۱/۶۸)

(۲) تاريخ بغداد ۱/۳۵۱، تذكرة الحفاظ ۳/۱۰۵۳، شذرات الذهب ۳/۱۹۴، العبر ۳/۱۰۸، المنتظم ۸/۵، النجوم الزاهرة ۴/۲۵۶، الوافي بالوفيات ۲/۱۰۹)

کے ساتھ وہ درس حدیث میں مشغول رہے آپ فرماتے تھے کہ میں دنیا سے صرف تین چیزوں کے ذکر، قرآن پاک کی تلاوت اور انہیں حدیث پڑھنے کی وجہ سے محبت کرتا ہوں۔

ایک مرتبہ کسی بادشاہ نے علماء کے لئے جو کچھ بھیجا سب نے اسے قبول کر لیا لیکن آپ نے اس میں سے کچھ بھی قبول نہیں کیا۔

محمد بن احمد بن محمد بن احمد کی وفات...... آپ ۲ ربیع الثانی ۴۱۱ھ کے دن فوت ہوئے فوت ہونے کے وقت آپ کی عمر ۸۸ سال کی تھی اور آپ کو معروف کرخی کے مقبرے کے قریب دفن کیا گیا۔

ابو عبدالرحمٰن السلمی[1]...... ان کا پورا نام محمد بن حسین بن محمد بن موسیٰ ہے اور کنیت ابو عبدالرحمٰن السلمی ہے اور نیشاپور کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے اصم وغیرہ سے احادیث روایت کی ہیں اور ان سے بغداد کے مشائخ ازہری اور تنوخی وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔ اور ان سے امام بیہقی وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔

علامہ ابن جوزی بیان کرتے ہیں کہ آپ صوفیاء کے حالات میں بہت دلچسپی رکھتے تھے اور انہوں نے صوفیوں کے طریقے پر تفسیر لکھی اور سنن اور تاریخ میں کتابیں تصنیف فرمائیں اور شیوخ کا مجموعہ اور ابواب کو جمع فرمایا۔ نیشاپور میں آپ کا گھر مشہور و معروف تھا۔ اس میں صوفیاء رہتے تھے اور اسی گھر میں ان کی قبر ہے۔ پھر علامہ ابن جوزی نے بیان کیا کہ لوگ ان کی روایت کو ضعیف کہتے تھے۔

خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے محمد بن یوسف قطان سے حکایت کی ہے کہ یہ ثقہ نہیں تھے اور انہوں نے اصم سے بہت زیادہ نہیں سنا لیکن ان سے روایت کرتے تھے۔ پھر جب حاکم فوت ہو گئے تو ان سے بہت سی چیزیں روایت کرتے تھے۔ اور صوفیوں کے لئے احادیث وضع بھی کرتے تھے۔

ابو عبدالرحمٰن السلمی کی وفات...... علامہ ابن جوزی نے بیان کیا ہے کہ ان کی وفات ۳ شعبان ۴۱۲ھ میں ہوئی۔

ابو علی حسن بن علی دقاق نیشاپوری کے حالات و واقعات...... یہ لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتے تھے اور احوال اور معرفت کی باتیں کرتے تھے۔ ان کے کلام میں سے یہ ہے کہ "جو شخص کسی کے سامنے دنیا کی وجہ سے تواضع کرتا ہے اس کا ایک تہائی دین چلا جاتا ہے۔ کیونکہ اس نے اپنی زبان اور اعضاء و جوارح کو اس کے سامنے جھکایا ہے۔ اور اگر دل سے بھی اس کی عظمت کا اعتقاد رکھا ہو تو گویا اس کے لئے جھکایا تو اس کا سارا دین چلا گیا۔"

اللہ تعالیٰ کے ارشاد "فاذکرونی اذکرکم" کے متعلق فرمایا کہ "تم مجھے یاد کرو زندہ ہونے کی حالت میں تو میں تمہیں یاد کروں گا اس حالت میں کہ تم مٹی کے نیچے مردہ ہو گے اور تمہیں تمہارے رشتہ دار اور دوست احباب چھوڑ کر چلے جائیں گے۔" اور فرمایا کہ سب سے بڑی ذلت یہ ہے کہ تو چاہے لیکن تجھے نہ چاہا جائے اور تو قریب ہو لیکن تجھے دھتکار کر دور کر دیا جائے۔

اللہ تعالیٰ کے ارشاد "وتولیٰ عنہم وقال یا اسفیٰ علی یوسف" کے بارے میں یہ شعر کہا۔

"ہم لیلیٰ کے مجنوں ہوئے لیکن وہ کسی اور کی محبوب ہو گئی۔ اور جس کو ہم چاہتے تھے وہ دوسری کا مجنوں ہو گیا۔"

---

[1] الانساب [illegible]، تاریخ الاسلام [illegible]، تاریخ بغداد [illegible]، تذکرۃ الحفاظ [illegible]، دول الاسلام [illegible]، [illegible] طبقات الصوفیۃ [illegible]، طبقات الشافعیۃ [illegible]، طبقات المفسرین للداوودی [illegible]، طبقات الشافعیۃ للسبکی [illegible]، العبر [illegible]، عیون التواریخ [illegible]، الکامل فی التاریخ [illegible]، کشف الظنون [illegible]، لسان المیزان [illegible]، مختصر دول الاسلام [illegible]، المختصر فی اخبار البشر [illegible]، مرآۃ الجنان [illegible]، المنتظم [illegible]، [illegible] النجوم الزاہرۃ [illegible]، ہدیۃ العارفین [illegible]، الوافی بالوفیات [illegible]

اور رسول اللہ ﷺ کا ارشاد:

حفت الجنة بالمكاره

جنت ناپسندیدہ کاموں سے گھری ہوئی ہے۔

کے بارے میں فرمایا کہ جب مخلوق اللہ تعالیٰ تک مشقتیں برداشت کرنے کے بغیر نہیں پہنچ سکتی تو تم دل کے بارے میں کیا خیال ہے؟ اور رسول اللہ ﷺ کے ارشاد "جبلت القلوب على حب من احسن اليها" کے متعلق فرمایا اس شخص پر تعجب ہے جو اللہ تعالیٰ کو محسن سمجھتے ہوئے بھی اس کی طرف مکمل طور پر متوجہ نہیں ہوتا۔ میں نے کہا کہ ان کی اس حدیث کے متعلق گفتگو صحیح ہے لیکن حدیث ساری کی ساری صحیح نہیں ہے۔

صریع الدلال شاعر[1]: اس کی کنیت ابوالحسن، نام علی بن عبدالواحد ہے۔ یہ بغداد کا فقیہ اور بے حیا شاعر تھا جو "صریع الدلال" کے نام سے مشہور تھا۔ خوبصورت بے شرم عورتوں پر فریفتہ تھا اس کا ایک قصیدہ مقصورہ ہے جس میں اس نے ابن درید کے قصیدہ مقصورہ (جس شعر کا قافیہ الف مقصورہ ہو) کا مقابلہ کیا ہے اس قصیدہ میں اس نے یہ چند شعر کہے ہیں۔

"سلطان کا ایک بڑا راز ان کا بوجھ جس کو چھوڑتا ہے مسکین کے لئے حقیری چیز کے کم ہونے سے زیادہ نفع مند ہے۔ جو شخص مرغ کو ذبح کئے بغیر کھاتا ہے تو وہ بیمار یا سخت تنگ ہو جاتا ہے۔ جس شخص کی آنکھ میں سوئی چبھ جائے اس سے پوچھ کر علاج نہیں کیا جاتا ہے۔ والانگی جو ہے میں اسی طرح لگنے والے بال جیسے گدی کے پیچھے چوٹی ہے۔"

یہاں تک کہ اس نے قصیدے کو اس شعر پر ختم کیا جس کی وجہ سے اس سے حسد کیا گیا اور وہ شعر یہ ہے۔

"جس طرح ابو [illegible] کو جانے تو وہ اور [illegible] ہیں۔"

صریع الدلال شاعر کی وفات: یہ ۴۱۲ھ میں مصر آیا اور خلیفہ ظاہر لدین اللہ تعالیٰ کے دربار میں قصیدہ پڑھنے کی وجہ سے مدح سرائی کی۔ اور اسی سال رجب کے مہینے میں یہ فوت ہو گیا۔

۴۱۳ھ کے واقعات

اس سال ایک عجیب و غریب واقعہ پیش آیا اور عمومی مصیبت آئی اور وہ یہ کہ حاکم کے ساتھیوں میں سے ایک مصری شخص نے مصری حاجیوں کی ایک جماعت کے ساتھ مکہ مکرمہ کا قصد کیا۔ یہ واقعہ اس طرح پیش آیا کہ جب حج سے واپسی کا پہلا دن تھا تو اس شخص نے بیت اللہ کا طواف کیا، جب یہ حجر اسود کے پاس بوسہ دینے کے لئے پہنچا تو اس نے حجر اسود پر اپنے ایک گرز کے ساتھ لگاتار تین ضربیں لگائیں اور کہا کہ ہم کب تک اس پتھر کی عبادت کریں گے؟ اور مجھے اس کام سے جس کو میں کر رہا ہوں نہ محمد ﷺ روک سکتے ہیں اور نہ ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ بلکہ آج میں بیت اللہ کو منہدم کر ڈالوں گا اس نے پھر ارادہ کیا اکثر حاضرین اس سے ڈر کر پیچھے ہٹ گئے کیونکہ وہ لمبے قد والا موٹا تازہ آدمی تھا سرخ رنگ والا اور سرخ بالوں والا شخص تھا۔ مسجد حرام کے دروازے پر سواروں کی ایک جماعت کھڑی تھی تاکہ جو شخص اس کو اس کام سے روکے یہ اس کو کوئی تکلیف پہنچائے تو وہ اس کو روک دیں۔ پھر اس کی طرف ایک شخص خنجر لے کر اس کی طرف بڑھا اور اسے خنجر گھونپ دیا پھر دوسرے لوگوں نے بھی اس پر حملہ کر دیا اور اس کو قتل کر کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور آگ میں جلا دیا۔ اس کے بعد ان لوگوں نے اس کے ساتھیوں کا پیچھا کیا اور ان کی ایک جماعت کو قتل کر دیا۔

---

[1] [illegible] کثیر [illegible] تاریخ [illegible] حسن المحاضرة [illegible] شذرات الذهب [illegible] الفهرست [illegible] المختصر في أخبار البشر [illegible] الوافي بالوفيات [illegible] وفيات الأعيان [illegible]

[illegible]

[illegible]

ابن البواب کاتب کے حالات و واقعات [illegible]

[illegible]

[illegible] اشعار سے اندر اس کا مرثیہ کہا ہے۔ چند اشعار ملاحظہ ہوں۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

علی بن عیسیٰ کے حالات و واقعات ... ان کا پورا نام علی بن عیسیٰ بن محمد بن ابان ہے کنیت ابوالحسن ہے۔ یہ "سکری" کے نام سے مشہور تھے۔ یہ شاعر بھی تھے۔ قرآن اور قراءات کے حافظ تھے۔ انھوں نے باقلانی کی صحبت اختیار کی۔ ان کے اکثر اشعار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مدح اور رافضیوں کی مذمت میں ہیں۔ ان کی وفات اسی سال شعبان کے مہینے میں ہوئی اور معروف کرخی کی قبر کے قریب مدفون ہوئے۔ انھوں نے وصیت کی تھی کہ ان کی قبر پر ان کے یہ شعر لکھے جائیں۔

"اے شخص تو کب تک میری بات پر مصر رہے گا اور عیب کا ذکر کرتا رہے گا اللہ تعالیٰ کا قرب اختیار کر اور اس کے سامنے پیش ہونے کے وقت حساب و کتاب کے دن سے ڈر۔ معاشی والی زندگی مجھے دھوکے میں ڈال دے گی اس لئے کہ سلامت شخص بعد میں بے گھر ہوا ہوتا ہے۔ ہر زندہ آدمی نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔

شائستہ آدمی کی طرح ہی موت اور ... کرتی۔ جان لے کہ موت کا ایک وقت مقرر ہے جو عنقریب جلدی ہی بغیر کسی خوف کے آجائے گی۔ بلاشبہ دوست کی ملاقات محبوب ہے جو دوست کا مطلوب ہے۔

محمد بن احمد بن محمد بن منصور کے حالات و واقعات ... ان کی کنیت ابو جعفر ہے۔ یہ "عتیقی" کے نام سے مشہور تھے اور ۳۶۷ھ میں پیدا ہوئے اور ایک طویل مدت تک طرسوس میں مقیم رہے اور وہاں پر اور دوسرے شہروں میں سماع حدیث کیا۔ انھوں نے تھوڑی سی احادیث بھی بیان کی ہیں۔

ابن النعمان کے حالات و واقعات ... یہ رافضیوں کے شیخ اور ان کے مصنف تھے اور ان کی طرفداری کرنے والوں کے محافظ تھے۔ اور کرد کے بادشاہوں کے ہاں ان کا بڑا مقام تھا کیونکہ اس زمانہ میں اکثر لوگ تشیع کی طرف مائل تھے اور ان کی مجلس میں تمام فرقوں کے علماء کی بہت بڑی تعداد بھی حاضر ہوتی تھی۔ ان کے تلامذہ میں سے شریف رضی اور مرتضیٰ ہیں اور اس نے اس سال ان کی وفات کے بعد ان کا مرثیہ کہا ہے جس میں یہ اشعار ہیں۔

> "کس سخت مصیبت کے لئے کون ہے جس کے لئے میں نے تلوار اٹھائی ہے۔
> اور ان معانی کے لئے کون ہے؟ جس سے میں نے پردہ اٹھایا ہے۔ اور مشکلوں کو بند ہو جانے کے بعد کون پرانی گرہ کو کھول کر ابہام
> کو کھولتا ہے۔ اور کون دوست کہلانے کا حقدار ہے جب وہ مصائب میں گرفتار ہو کر چیختا ہے۔"

۴۱۴ھ کے واقعات

اس سال شرف الدولہ بغداد آیا اور خلیفہ اس سے ملنے کے لئے گیا اور اس کے ساتھ امراء، قضاۃ، فقہاء، وزراء اور رؤساء تھے۔ جب وہ شرف الدولہ کے سامنے آیا تو اس نے گھوڑے سے اتر کر اس کے سامنے زمین کو بوسہ دیا۔ لشکر اور بوقات دونوں جانب کھڑے تھے۔ اور اسی سال یمین الدولہ محمود بن سبکتگین کا خط خلیفہ کے پاس آیا جس میں انھوں نے لکھا تھا کہ وہ بلاد ہند میں داخل ہو گیا ہے اور بہت سے شہروں کو فتح کر لیا ہے اور بہت سے لوگ قتل بھی ہوئے ہیں۔ ان کے ایک بادشاہ نے اس سے تو مصالحت کر لی ہے اور بہت سے تحفے دئیے ہیں جن میں ہاتھی بھی ہیں اس کے پاس لے کر آیا ہے۔ ان ہدایا میں ایک قمری جیسا پرندہ بھی ہے۔ جب اس کو دسترخوان کے پاس بٹھایا جائے اور کھانے میں زہر ہو تو اس کی آنکھیں اشکبار ہو جاتی ہیں۔

ان ہدایا میں ایک پتھر بھی ہے جب اس کو رگڑا جائے تو اس سے ایک چیز حاصل ہوتی ہے اگر اس کو کٹے ہوئے زخموں پر لیپ دیا جائے تو زخم مندمل ہو جاتے ہیں۔ اس سال عراق سے کسی نے حج نہیں کیا۔ صرف چند لوگوں نے حج کیا جن کو ... شام کے راستے سے واپس آ گئے۔

حسن بن فضل بن سہلان کے حالات: ...... ان کی کنیت ابو محمد اور نسبت رامہرمزی ہے۔ یہ سلطان الدولہ کا وزیر تھا اس نے حضرت حسین کے مزار کے پاس حائر کی دیوار تعمیر کی تھی۔ اسی سال شعبان میں اس کو قتل کر دیا گیا۔

حسن بن محمد بن عبداللہ کے حالات و واقعات: ...... ان کی کنیت ابو عبداللہ اور کشفلی طبری ان کی نسبت ہے فقہ شافعی کے فقیہ تھے۔ انہوں نے ابو القاسم دارکی سے فقہ پڑھی۔ یہ سمجھدار، ذہین، نیک اور دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے والے تھے۔ انہوں نے شیخ ابو حامد اسفرائنی کی وفات کے بعد حضرت عبداللہ بن مبارک مسجد میں ربیع الاول کے موسم میں درس دیا تھا۔ یہ طلبہ کا اکرام کرتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ کسی طالب علم نے ان سے کسی ضرورت کی شکایت کی کہ اس کا اہل و عیال کو خرچ پہنچانا ضروری ہو گیا ہے۔ انہوں نے اس طالب علم کا ہاتھ پکڑا اور اس کو کسی تاجر کے پاس لے گئے اور اس سے پچاس دینار قرض مانگا۔ تاجر نے کہا کہ پہلے کھانا کھائیں چنانچہ مرتبان لایا گیا اور انہوں نے کھا لیا۔ کھانے کے بعد تاجر نے اپنی لونڈی سے کہا کہ مال لے کر آؤ۔ وہ کچھ مال نکال کر لائی تو تاجر نے اس میں سے پچاس دینار وزن کر کے شیخ کو دے دیئے جب وہ جانے کے لئے کھڑے ہوئے تو دیکھا کہ طالب علم کا چہرہ متغیر ہو گیا۔ کشفلی رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے پوچھا کہ کیا ہو گیا ہے؟ اس نے کہا کہ اے میرے سردار! اس لونڈی کی محبت نے میرے دل کو بے سکون کر دیا ہے۔ وہ واپس تاجر کے پاس آئے اور اس سے کہا کہ ہم ایک اور آزمائش میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ تاجر نے پوچھا کہ کیا ہوا؟ انہوں نے کہا کہ یہ طالب علم لونڈی پر فریفتہ ہو گیا ہے چنانچہ تاجر نے لونڈی کو نکلنے کا حکم دیا اور شیخ کے سپرد کر دیا اور کہا کہ جو کچھ طالب علم کے دل میں اس لونڈی کے بارے میں پیدا ہوا ہو سکتا ہے وہی کچھ لونڈی کے دل میں طالب علم کے بارے میں بھی پیدا ہو جائے۔ ابھی وہ قریب ہی تھے کہ طالب علم کا نفقہ ان کے باپ کی طرف سے سات سو دینار آ گیا۔ اس نے تاجر کو لونڈی کی قیمت ادا کی جو اس کے ذمے تھی اور قرض کی رقم بھی پوری ادا کر دی۔ یہ اسی سال ربیع الآخر میں فوت ہوئے اور باب حرب کے قبرستان میں ان کو دفن کیا گیا۔

علی بن عبداللہ بن جہضم کے حالات[1]: ...... ابو الحسن ہمدانی کی کنیت "بہجۃ الاسرار" کے مصنف اور مکہ میں صوفیاء کے شیخ تھے اسی سال میں ان کی وفات ہوئی۔

علامہ ابن جوزی نے بیان کیا ہے کہ یہ کذاب تھے اور کہا جاتا ہے کہ انہوں نے ہی صلوٰۃ الرغائب کی حدیث گھڑی تھی۔

قاسم بن جعفر بن عبدالواحد کے حالات[2]: ...... ابو عمر ان کی کنیت ہے اور ہاشمی بصری ان کی نسبت ہے یہ بصرہ کے قاضی تھے اور بہت سی احادیث کا سماع کیا۔ یہ قابل اعتبار اور قابل اعتماد تھے انہوں نے سنن ابی داؤد کو ابو علی لؤلؤی سے روایت کیا اور اسی سال فوت ہوئے۔ جس وقت یہ فوت ہوئے اس وقت ان کی عمر نوے سال سے تجاوز کر گئی تھی۔

محمد بن احمد بن حسن بن یحییٰ بن عبدالجبار کے حالات: ...... ان کی کنیت ابو الفرج ہے۔ یہ "ابن سمیکہ" کے نام سے مشہور تھے۔ انہوں نے بہت سی احادیث روایت کی ہیں۔ یہ قابل اعتماد تھے۔ اسی سال ربیع الاول میں ان کی وفات ہوئی اور باب حرب کے قبرستان میں مدفون ہوئے۔

محمد بن محمد کے حالات: ...... ابو جعفر نسفی اپنے زمانے میں حنفیہ کے عالم تھے اور اختلافی مسائل میں ان کا ایک طریقہ تھا۔ یہ فقیر اور زاہد قسم کے شخص تھے۔ انہوں نے ایک رات تنگی اور فاقہ کی وجہ سے اضطراب میں گزاری۔ ایک فرع کے بارے میں ان کو اشکال تھا وہ ان کے سامنے آ گئی اور اس کے بارے میں غور و فکر کرنے لگ گئے۔ ان کا اشکال حل ہو گیا اور یہ خوشی سے رقص کرنے لگے اور کہنے لگے کہ بادشاہ کہاں ہے؟ ان کی بیوی نے ان سے پوچھا کہ کیا ہو گیا ہے؟ انہوں نے صورت حال بتائی کہ ان کا اشکال حل ہوا تو اس نے ان کی حالت پر تعجب کیا۔ ان کی وفات اسی سال

---

[1] تاریخ الاسلام (وفیات ۴۱۴) [illegible] تذکرۃ الحفاظ [illegible] المنتظم [illegible]

[illegible] لسان المیزان [illegible] المنتظم [illegible]

[2] [illegible] تاریخ الاسلام [illegible] شذرات الذہب [illegible] المنتظم [illegible]

شعبان میں ہوئی۔

ہلال بن محمد کے حالات...... ان کا پورا نام ہلال بن محمد بن جعفر بن سعدان ہے اور کنیت ابو الفتح الحفار ہے۔ انہوں نے اسماعیل صفار، نجاد اور ابن الصواف وغیرہ سے احادیث کا سماع کیا۔ ثقہ تھے۔ ان کی وفات اس سال صفر میں ہوئی اس وقت ان کی عمر ۹۲ سال تھی۔

۴۱۵ھ کے واقعات

اس سال وزیر ترکوں کی جماعت، مولد بن شریف مرتضیٰ، نظام الحضرتین ابوالحسن زینبی، قاضی القضاۃ ابوالحسن بن ابی الشوارب، شریف ابو [illegible] کے پاس بیعت کی تجدید کے لئے حاضر ہونا ضروری قرار دیا۔ جب خلیفہ کو اس بات کا علم ہوا۔ تو اس کو وہم ہو گیا کہ کہیں یہ بیعت کسی فاسد نیت سے نہ ہو۔ لہٰذا اس نے [illegible] کی طرف پیغام بھیجا کہ وہ امان کو میر [illegible] یہاں حاضر ہونے سے باز رکھیں۔ اس کے بعد وزیر اور خلیفہ شرف الدولہ کے درمیان اختلاف ہو گیا لیکن پھر صلح صفائی ہو گئی اور ہر ایک نے دوسرے سے بیعت کی تجدید کی۔ اور اس سال عراق اور خراسان سے کوئی بھی قافلہ حج کی غرض سے نہیں گیا۔ اتفاق سے اس سال محمود بن سبکتگین کی طرف سے ایک امیر حج کے قافلے میں شامل ہوا۔ اور مصر کے بادشاہ نے [illegible] محمود بن سبکتگین کے لئے ایک جوڑا بھیجا۔ جب وہ بادشاہ کے پاس لے کر آیا تو بادشاہ نے اسے خلیفہ قادر کی طرف بھیج دیا اور اسے آگ سے جلا دیا۔

احمد بن محمد بن عمر بن حسن کے حالات و واقعات[1] ان کی کنیت ابو طرق ہے۔ یہ "ابن المسلمہ" کے نام سے مشہور تھے۔ یہ ۳۳۷ھ میں پیدا ہوئے اور اپنے والد، محمد بن کامل، نجاد، ابن المظفر اور [illegible] وغیرہ سے احادیث کا سماع کیا۔ یہ ثقہ اور قابل اعتماد تھے اور بغداد کے مشرقی جانب رہائش پذیر تھے۔ ہر سال کے شروع میں محرم کے ماہ میں گھر پر مجلس کیا کرتے تھے۔ یہ متقی، فاضل اور بہت نیک تھے ان کا گھر ہر وقت اہل علم سے بھرا ہوا ہوتا تھا انہوں نے فقہ ابوبکر رازی کی [illegible] سے پڑھی۔ یہ عمر بھر ہر روز سات پارے قرآن پاک کی تلاوت کرتے تھے اور تہجد کی نماز میں ان کو دہراتے تھے۔ ان کی وفات اسی سال ذوالقعدہ میں ہوئی۔

احمد بن محمد بن احمد کے حالات و واقعات (۲)...... ان کا پورا نسب نامہ یوں ہے احمد بن محمد بن احمد بن قاسم بن اسماعیل بن محمد بن اسماعیل بن سعید بن ابان الضبی اور ان کی کنیت ابوالحسن اور نسبت محاملی ہے۔ یہ محامل کی طرف منسوب ہے جس پر لوگوں کو سفر میں اٹھایا جاتا تھا۔ انہوں نے فقہ ابو حامد اسفرائینی سے حاصل کی۔ اور اس میں مہارت حاصل کی حتیٰ کہ ابو حامد اسفرائینی کہتے تھے کہ یہ فقہ میں مجھ سے زیادہ حافظ ہے ان کی بہت سی مشہور تصنیفات ہیں۔ ان میں "اللباب، الاوسط، المقنع" شامل ہیں۔ اختلافی مسائل کے بارے میں بھی ان کی ایک تصنیف ہے ابو حامد اسفرائینی پر ایک بڑا حاشیہ بھی لکھا ہے۔

---

(۱) تاریخ بغداد [illegible]، تاریخ التراث العربی [illegible]، المنتظم [illegible]، [illegible] التحبیر [illegible]، المختصر [illegible]، النجوم الزاہرة [illegible]

(۲) [illegible] تہذیب الاسماء واللغات، شذرات الذهب [illegible]، طبقات [illegible]، طبقات الاسنوی [illegible]، طبقات ابن الصلاح [illegible]، طبقات ابن هداية الله [illegible]، طبقات [illegible]، طبقات الشیرازی [illegible]، [illegible]، الکامل [illegible]، [illegible] المعجم [illegible]، [illegible] وفیات الاعیان [illegible]

ابن خلکان نے بیان کیا ہے یہ ۳۶۸ھ میں پیدا ہوئے اور ربیع الآخر ۴۱۵ھ بدھ کے دن سینتالیس سال کی عمر میں فوت ہو گئے۔

عبید اللہ بن عبد اللہ کے حالات و واقعات ...... ان کی کنیت ابو القاسم اور لقب ہے۔ "ابن النقیب" کے نام سے مشہور تھے اور اہل سنت کے سرداروں میں سے تھے۔ جب ان کو اہل تشیع کے فقیہ ابن معلم کی موت کی خبر پہنچی تو اللہ کے سامنے سجدہ شکر ادا کیا اور مبارکباد کے لیے بیٹھ گئے۔ اور کہا کہ مجھے اس بات کی پرواہ نہیں ہے کہ میں ابن معلم کی موت کو دیکھنے کے بعد کس وقت مرتا ہوں۔ انہوں نے ایک لمبا عرصہ عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی۔

خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ان سے ان کی پیدائش کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ میں ۳۰۵ھ میں پیدا ہوا تھا اور کہا کہ مجھے خلفاء میں سے مقتدر، قاہر، راضی، متقی اللہ، مستکفی، مطیع، طائع، قادر اور غالب باللہ یاد ہیں کہ جن کی ولی عہدی کا خطبہ دیا جاتا تھا۔

عبید اللہ بن عبد اللہ کی وفات ...... ان کی وفات ۴۱۵ھ شعبان کے مہینے میں ہوئی اس وقت ان کی عمر ۱۱۰ سال تھی۔

محمد بن عبد اللہ بن عمر کے حالات و واقعات ...... ان کی کنیت ابو الفضل ہے اور انہوں نے فرمایا کہ میں نے شبلی کو اپنے اشعار پڑھتے سنا وہ اشعار یہ ہیں۔

> وہ ایک چیز کا نام ہے رکھا گیا ہے جو معدوم ہے ہم نے اس کے متعلق وہ سنا جو اس نے کہا اے میرے دوست اگر ہو تو
> وہ ہمیشہ ہے جس کو ہم دیکھتے ہیں تو وہ کون ہے جو دنیا کے باقی رہنے کی امید کرتا ہے اور امید کرنے والا امید سے پہلے ہی مر
> جاتا ہے۔

محمد بن حسن کے حالات ...... ان کی کنیت ابو الحسن ہے اور اقساسی علوی ان کی نسبت ہے۔ حاجیوں کی امارت کے بارے میں شریف مرتضیٰ کا نائب تھا انہوں نے کئی سال لوگوں کو حج کروایا۔ ان کا فصیح کلام اور اشعار بھی ہیں یہ حضرت زید بن علی بن حسین کی نسل سے تھے۔

۴۱۶ھ کے واقعات

اس سال بغداد میں بدمعاش اور آوارہ لوگ مضبوط ہو گئے انہوں نے گھروں کو کھلم کھلا لوٹ لیا اور بادشاہ کے حکم کی فرمانبرداری نہ کی۔ اس سال ربیع الاول میں شرف الدولہ ابو علی بن بہاء الدولہ جو بغداد اور عراق وغیرہ کا حکمران تھا فوت ہو گیا اس کے بعد بغداد میں شر و فساد بڑھ گیا اور خزانوں کو لوٹ لیا گیا۔ آخرکار جب جلال الدولہ ابو طاہر حکمران بنا تو حالات پرسکون ہوئے اور منبروں پر اس کا خطبہ دیا گیا اور اس وقت وہ بصرہ کا امیر تھا اور اس نے اپنے وزیر شرف الملک ابو سعید بن ماکولا کو بھیج دیا اور علم الدین سعد الدولہ امین الملۃ شرف الملک وغیرہ کے القاب دیئے۔ یہ پہلا شخص ہے جس کو بہت سے القاب دیئے گئے۔ پھر اس نے خلیفہ سے مطالبہ کیا کہ وہ اس کے باپ سلطان الدولہ کے ولی عہد ابو کالیجار سے بیعت توڑ دے کیونکہ بہاء الدولہ نے اس کو خلیفہ مقرر کیا ہے۔ اس نے جواب میں خاموشی اختیار کی لیکن پھر ان کے ارادے کی موافقت کی اور ابو کالیجار سے بیعت توڑ دی اور اسی سال ۲ شوال جمعہ کے دن ابو کالیجار کو خطبہ دیا گیا۔ پھر بدمعاش اور آوارہ لوگوں نے بغداد کے معاملات خراب کر دیئے اور انہوں نے ان باتوں کا گھروں کو جلا دیا اور لوگوں کے بیٹے اور عجیب مطالبہ کرنے والے ہو گئے ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی فرد ان کی فرمانبرداری نہ کی جاتی تو معاملات بہت سنگین ہو گئے۔ پولیس والے بغداد سے بھاگ گئے اور ترکوں نے بھی کوئی خاطر خواہ مدد نہ کی۔ قیمتوں کے معاملات پر کافی کنٹرول نہیں تھا یہاں تک کہ شریف مرتضیٰ کا گھر جلا دیا گیا اور وہ وہاں سے منتقل ہو گیا اور نرخ بہت گراں ہو گئے۔ عراق اور خراسان سے اس سال حج کے لیے کوئی نہیں گیا۔

سابور بن اردشیر کے حالات(۱): ... یہ بہاء الدولہ کے کئی مرتبہ وزیر بنے۔ اور شرف الدولہ کے بھی وزیر رہے۔ یہ کاتب صاحب امانت، زوال سے بچنے والے، بہت نیک اور سلیم الطبع تھے۔ جب مؤذن کی آواز سنتے تو تمام کام چھوڑ کر نماز کی طرف متوجہ ہو جاتے۔ انہوں نے ۳۸۱ھ میں علم کے لئے ایک گھر وقف کیا تھا اور اس میں بہت سی کتابیں رکھی تھیں اور بہت سا مال بھی اس پر وقف کیا تھا۔ یہ گھر ستر سال باقی رہا۔ پھر ۴۵۰ھ میں ملک طغرل بیگ کے آنے پر جو فساد ہوا اور شیعوں اور سنیوں کے درمیان فتنہ برپا ہوا تو یہ جل گیا۔ یہ اپنے عمال کو تکبر اور غرور کے خوف سے بہت جلد معزول کر دیتے تھے۔ انہوں نے نوے سال کی عمر میں ۴۱۶ھ میں وفات پائی۔

عثمان نیشاپوری کے حالات و واقعات ان کی نسبت حیرانی ہے۔ یہ واعظ تھے لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتے تھے۔
علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے وعظ و نصیحت کے متعلق بہت ہی اچھی اچھی کتابیں تصنیف کی ہیں لیکن ان میں بہت سی موضوع احادیث اور گھٹیا قسم کی باتیں ہیں۔ البتہ یہ خود نیک اور صالح تھے۔ خلفاء اور بادشاہوں کے ہاں ان کا بڑا احترام و مرتبہ تھا۔ بادشاہ محمود بن سبکتگین جب ان کو دیکھتا تو ان کے احترام میں کھڑا ہو جاتا۔ ان کا ایک پناہ گاہ تھی جس میں غلاموں سے پناہ لی جاتی تھی۔ ان کے شہر نیشاپور میں وبا پھیلی۔ یہ ثواب کے حصول کے لئے مردوں کو غسل دیتے تھے۔ انہوں نے تقریباً بارہ ہزار مردوں کو غسل دیا۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے۔

محمد بن حسن بن صالح ان کے حالات ان کی کنیت ابو منصور ہے۔ یہ شرف الدولہ اور بہاء الدولہ کے وزیر تھے۔ یہ اچھے خوش اخلاق، خوش گفتار اور اچھی نمازیں پڑھنے والے وزیر تھے۔
نمازوں کو ان کے اوقات میں ادا کرنے کا اہتمام کرتے تھے۔ علماء اور شعراء کی بہت قدر کرتے تھے۔ یہ اس سال ۹۰ سال کی عمر پا کر فوت ہو گئے۔

ملک شرف الدولہ کا ذکر ... ان کی کنیت ابو علی ہے۔ یہ بہاء الدولہ کے فرزند تھے۔ ان کو تخت پر بٹھایا گیا تھا۔ بیماری کی وجہ سے ۲۲ ربیع الآخر کو ۲۳ سال تین ماہ بیس دن کی عمر پا کر فوت ہو گئے۔

شاعر تہامی کے حالات(۲): آپ کا نام علی بن محمد ہے، تہامی نسبت اور ابو الحسن کنیت ہے۔ اس کا ایک مشہور دیوان ہے۔ اس نے اپنے بیٹے کے بارے میں مرثیہ کہا تھا جو چھوٹی عمر میں ہی فوت ہو گیا۔ اس مرثیہ کا پہلا شعر یہ ہے:

مخلوقات میں موت کا حکم جاری ہے، یہ دنیا ٹھہرنے کے لئے نہیں ہے۔

اس کے بعض شعر یہ ہیں:

"میں اپنے دشمنوں حاسدوں پر اس کرم کی وجہ سے رحم کرنے والا ہوں جو وہ مجھ میں دیکھتے ہیں اپنے دلوں میں چھپائے بیٹھے ہیں۔ انہوں نے میرے ساتھ ایسا معاملہ کیا ہے جس کی آنکھیں جنت میں ہیں اور دل دوزخ میں ہیں"۔

اس کے بعض اشعار دنیا کی مذمت کے بارے میں ہیں:

"دنیا کی پیدائش کدورت پر ہوئی ہے اور تو اسے گندگیوں اور تکدر سے صاف دیکھنا چاہتا ہے۔ جو اسے اس کی طبیعت کے خلاف مکلف بنانے والا پانی میں آگ کا شعلہ تلاش کرنے والا ہے۔ جب تو کسی محال کام کی امید کرتا ہے تو امید کی بنیاد کرنے

---

(۱) الکامل فی التاریخ [illegible] المنتظم [illegible] کشف الاعیان [illegible] شذرات الذہب [illegible] ونظر فیہ معنی سابور بن اردشیر

(۲) [illegible] المنتظم [illegible] شذرات الذہب [illegible] النجوم الزاہرہ [illegible] وفیات الاعیان [illegible]

والے کنارے پر لکھا ہے۔

اس نے اپنے بیٹے کی موت کے بعد اس کے متعلق کہا ہے:

"میں نے اپنے دشمنوں کی ہمسائیگی کی اور اس نے اپنے رب کی ہمسائیگی کی لیکن میری اور اس کی ہمسائیگی میں بڑی دوری ہے۔"

ابن خلکان کا بیان ہے کہ اس کو کسی شخص نے خواب میں اچھی حالت میں دیکھا تو اس سے پوچھا کہ تجھے یہ مقام کیسے حاصل ہوا؟ اس نے کہا اس شعر کی وجہ سے "میری اور تیری ہمسائیگی میں بڑی دوری ہے۔"

۴۱۷ھ کے واقعات

اس سال ماہ محرم میں عیاروں کا معاملہ بگڑ گیا اور بد معاش اور ترکوں کے درمیان جنگ ہوئی۔ ترکوں نے ان کے لئے قلعہ شکن منجنیقوں کو نصب کیا جیسا کہ جنگ میں کیا جاتا ہے اور ان کے بہت سے گھروں کو جلا دیا جن میں بد معاش آباد تھے لوگوں نے پناہ لے رکھی تھی اور کرخ کا بہت بڑا حصہ بھی جلا دیا اور کرخ والوں کو لوٹا گیا اور یہ لوٹ مار دوسرے لوگوں تک بھی پہنچ گئی۔ اور بہت بڑا فتنہ کھڑا ہو گیا لیکن اس کے بعد ان کی قوت ختم ہو گئی اور کرخ کے باشندوں پر تشدد اور بھلائی نہ کرنے کی وجہ ایک لاکھ دینار جرمانہ عائد کیا گیا۔

اور اس سال ۱۵ ذوالحجہ کے بعد شیخ ابو عبداللہ حسین بن علی صیمری کو قاضی القضاۃ ابن ابی الشوارب کے پاس حاضر ہوا اس سے قبل وہ اس سے معتزلہ کے مذہب سے توبہ کا مطالبہ کر رہا تھا کیونکہ اس کے بارے میں مشہور تھا کہ وہ معتزلی ہو چکا ہے۔

اس سال ایک عجیب بات یہ ہوئی کہ اس قدر سردی آئی اور برف پڑی اور شط کے کناروں میں سخت ٹھنڈ کے کو لے چھوٹے اور پانی کے بہنے کا سلسلہ ۱۰ ذوالقعدہ تک جاری رہا اس مدت میں پانی جم گیا اور لوگوں نے سخت مشقت برداشت کی۔ بارش اور دجلہ کا سیلاب مؤخر ہو گیا اور زراعت کم ہوئی اور بہت سے لوگ کام کرنے سے رک گئے۔ شہروں میں فساد اور حکومت کی کمزوری کی وجہ سے اس سال عراق اور خراسان سے کوئی بھی شخص حج کے لئے نہیں گیا۔ اس سال بڑی بڑی شخصیات فوت ہوئیں جن میں قاضی القضاۃ ابن ابی الشوارب بھی ہیں۔

احمد بن محمد بن عبداللہ کے حالات و واقعات[1] ...... قاضی القضاۃ ابن ابی الشوارب کی کنیت ابو الحسن اور نسبت قرشی اموی ہے۔ ابن الاکفانی کے بعد بغداد میں بارہ سال قاضی القضاۃ کے عہدے پر رہے بہت نیک پاکدامن تھے۔

علامہ ابن جوزی کا بیان ہے کہ انہوں نے ابو عمر زاہد اور عبدالباقی بن قانع سے روایت حدیث کیا لیکن حدیث کو بیان نہیں کیا۔

خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شیخ ابو العلاء واسطی سے روایت کیا ہے کہ ابو الحسن بن ابی الشوارب محمد بن عبدالملک بن ابی الشوارب کی نسل سے عہدہ قضاء پر فائز ہونے والے آپ کی نسل سے چوبیس حضرات ہیں۔ ان میں سے آٹھ بغداد کے قاضی القضاۃ رہے۔

ابوالعلاء نے بیان کیا ہے کہ ہم نے عدالت، عفت، شرافت، صداقت اور پاکدامنی میں ابو الحسن کی مثل نہیں دیکھا۔ قاضی واسطی اور جوان نے دوسرے اور ساتھی تھے جنہوں نے یوں بیان کیا ہے کہ ایک نیک آدمی نے ان کے لئے دوسرے ہاتھی کی ... ان کے پاس لے آیا لیکن انہوں نے اس کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ میں نے بہت کوشش کی لیکن انہوں نے قبول نہ کیا اور مجھ سے کہا کہ میں تجھے اللہ کا واسطہ دیتا ہوں اس بات کا ذکر کسی سے نہ کرنا جب تک میں زندہ ہوں۔ چنانچہ ابوالعلاء نے ایسا ہی کیا اور ان کی موت کے بعد اس کا ذکر کیا ہے۔ کسی نے حافظ ابن ابی الشوارب کے [illegible] کی بہت خبر دی لیکن اس کے باوجود انہوں نے ان کو قبول نہیں کیا۔

---

(۱) [illegible] تاریخ بغداد [illegible] المنتظم [illegible] ۴۴

[illegible]

قاضی القضاۃ ابن ابی الشوارب کی وفات ...... ان کی وفات اسی سال شوال میں ہوئی۔

جعفر بن ابان کے حالات ...... ان کی کنیت ابو مسلم ہے اور نسبت ختلی ہے۔ انہوں نے ابن بطہ سے سماع حدیث کیا اور فقہ شافعی ابو حامد اسفرائینی سے پڑھی۔ یہ ثقہ اور دیندار تھے۔ اسی سال رمضان المبارک میں ان کی وفات ہوئی۔

محمد بن احمد بن عبدویہ کا ذکر ...... ان کی کنیت ابو حازم ہے نسبت ہذلی اور نیشاپوری ہے۔ انہوں نے ابن نجید اسماعیلی اور بہت سے لوگوں سے سماع حدیث کیا اور خطیب بغدادی وغیرہ نے ان سے سماع حدیث کیا۔ لوگ ان کی ملاقات اور احادیث سے فائدہ اٹھاتے تھے۔ اسی سال عید الفطر کے دن ان کی وفات ہوئی۔

علی بن احمد بن عمر بن حفص کا ذکر(۱) ...... ان کی کنیت ابو الحسن مقری ہے۔ یہ "حمامی" کے نام سے مشہور تھے۔ انہوں نے نجاد، خلدی اور ابن مالک وغیرہ سے سماع حدیث کیا۔ یہ نیک، صاحب فضل اور اچھا اعتقاد رکھنے والے تھے۔ قرأت کی اسانید اور ان کے علو میں منفرد تھے۔ ان کی وفات اسی سن شعبان میں ہوئی اس وقت ان کی عمر ۸۹ سال تھی۔

صاعد بن حسن کا ذکر ...... انہوں نے لغت میں ابو علی قالی کی امالی کی طرز پر "کتاب الفصوص" تصنیف فرمائی۔ انہوں نے یہ کتاب منصور بن ابی عامر کے لئے تصنیف فرمایا تھا۔ اس نے ان کو اس پر پانچ ہزار دینار انعام دیا۔ پھر اسے کہا گیا کہ آپ کذاب ہیں۔ تو ہم میں کسی شاعر نے ان کے بارے میں کہا ہے:

"کتاب الفصوص پانی میں ڈوب گئی ہے اور اسی طرح ہر بوجھل چیز پانی میں ڈوب جاتی ہے"۔

جب صاعد کو اس شعر کی اطلاع ملی تو اس نے کہا۔

"وہ اپنی اصل کی طرف لوٹ آئی ہے۔ سمندروں کی گہرائی سے گھونگھے ہی نکلتے ہیں"۔

میں نے کہا کہ آپ نے اس کتاب کا نام یہ اس لئے رکھا ہے تا کہ یہ جواہر کی انگوٹھی کے مشابہ ہو جائے لیکن یہ اپنی فصاحت و بلاغت و علم کے باوجود کذب سے متہم تھے اسی لئے لوگوں نے ان کی کتاب کو قبول نہیں کیا اور وہ مشہور نہیں ہوئی۔ یہ ظریف الطبع مزاح کرنے والے اور حاضر جواب تھے۔ ایک مرتبہ کسی نابینے شخص نے ان سے بطور مذاق پوچھا کہ شریف آدمی ایک ٹانگ پر کیسے کھڑا ہوتا ہے؟ انہوں نے تھوڑی دیر سر جھکایا اور سمجھ گئے کہ اس نے یہ سوال اپنی طرف سے گھڑا ہے پھر اس کی طرف سر اٹھا کر کہا وہ شخص جو نابینا عورتوں کے پاس جاتا ہے اور ان عورتوں کو دوسری عورتوں کے پاس بھی جانے دیتا ہے تو وہ شخص یہ جواب سن کر شرمندہ ہو گیا اور حاضرین ہنس پڑے۔ ان کی وفات اسی سال ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان کو معاف کرے۔

قفال مروزی کے حالات(۲) ...... یہ شافعیہ کے بڑے ائمہ میں سے تھے۔ علم، زہد اور حفظ و تصنیف میں سب سے بڑھ کر تھے۔ طریقہ خراسانیوں کی طرف منسوب ہے ان کے شاگردوں میں سے شیخ ابو محمد جوینی، قاضی حسین اور ابو علی سنجی ہیں۔

---

[۱] الاکمال: ۲/۵۹۳، الانساب: ۴/۲۵۰، تاریخ بغداد: ۱۱/۳۲۹-۳۳۰، تاریخ التراث العربی لسزگین: ۱/۱۸/۱، دول الاسلام: ۱/۲۴۸، شذرات الذهب: ۳/۲۰۸، العبر: ۳/۱۲۵، غایة النهایة: ۱/۵۲۱-۵۲۲، الکامل فی التاریخ: ۹/۳۵۰، اللباب: ۱/۳۸۹، معرفة القراء الکبار: ۱/۳۰۲-۳۰۳، المنتظم: ۹/۲۸۸

[۲] البدایة والنهایة، الانساب: ۱۰/۲۶۰، تبیین کذب المفتری: ۱۱۷، دول الاسلام: ۱/۲۴۸، روضات الجنات: ۴۴۸، شذرات الذهب: ۳/۲۰۷، طبقات الاسنوی: ۲/۲۹۲، طبقات ابن هدایة الله: ۱۳۵، طبقات ابن الصلاح ورقة ۱۵۰، طبقات السبکی: ۵/۵۳-۶۲، طبقات العبادی: ۱۰۵، العبر: ۳/۱۲۴، مفتاح السعادة: ۲/۳۲۳، المختصر فی اخبار البشر: ۲/۱۵۴، النجوم الزاهرة: ۴/۲۶۵، هدیة العارفین: ۱/۴۵۳، وفیات الاعیان: ۳/۴۶

ابن خلکان کا بیان ہے کہ امام الحرمین نے ان سے علم حاصل کیا لیکن یہ قول محل نظر ہے کیونکہ امام الحرمین کی عمر اس بات کی تکذیب کرتی ہے اس لئے کہ ان کا انتقال اس سنہ میں ہوا ہے اور ان کی عمر نوے سال تھی اور ان کو کرستان میں دفن کیا گیا جبکہ امام الحرمین ۴۱۹ھ میں پیدا ہوئے ہیں۔ ابن خلکان کو اس لئے وہم ہوا تھا کہ یہ پہلے قتل (ا نے) بنائے گئے تھے۔ انہوں نے تیس سال کی عمر میں وفات پائی۔

۴۱۹ھ کے واقعات

اس سال ربیع الاول میں اولے پڑے جنہوں نے بہت سی کھیتوں اور پھلوں کو تباہ کر دیا اور بہت سے جانور مر گئے۔

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ایک اولہ تولا گیا اس کے پگھلنے کے بعد وزن کا تھا اور واسط میں جو اولے پڑے وہ تو کئی رطلوں کے برابر تھے اور بغداد میں تو انڈے کے برابر تھے۔

ربیع الآخر میں اطراف کے غلاموں نے خلیفہ سے مطالبہ کیا کہ ابو کالیجار کو معزول کر دے کیونکہ وہ اپنے کام میں بڑا سست اور لاپرواہ ہے اور اس کے دور میں حالات خراب ہو رہے ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ جلال الدولہ کو امیر بنا دیں جسے انہوں نے ان سے معزول کیا تھا۔ خلیفہ نے ان سے اس بارے میں ٹال مٹول سے کام لیا اور ابو کالیجار کو خط لکھا کہ اپنے کام کا تدارک کرو ورنہ معاملہ ہاتھ سے نکلنے سے پہلے بغداد آ جائے۔ انہوں نے جلال الدولہ کو امیر بنانے کے بارے میں خلیفہ سے اصرار کیا اور بغداد میں اس کا خطبہ پڑھا، حالات خراب ہو گئے اور ڈاکہ بہت عام ہو گیا۔

اس سال محمود بن سبکتگین غزنوی کی طرف سے خط آیا کہ وہ بلاد ہند میں داخل ہو گیا ہے اور اس نے ہندوؤں کے سب سے بڑے بت "سومنات" کو توڑ دیا ہے جسے وہ دور دراز علاقوں سے اس کی طرف چل کر آتے تھے جیسے لوگ بیت اللہ کی طرف آتے ہیں۔ وہ اس کے پاس بہت سا مال خرچ کرتے تھے جس کو شمار نہیں کیا جا سکتا اور اس پر دس ہزار بستیاں اور ایک مشہور شہر وقف تھا۔ اس کے خزانے مال سے بھرے ہوئے تھے۔ اس کے پاس ایک ہزار آدمی خدمت کرتے تھے اور تین سو آدمی اس کا حج کرنے والوں کے سر مونڈتے تھے اور تین سو آدمی اس کے دروازے پر گاتے اور رقص کرتے تھے۔ جب اس کے دروازے پر طبل بجائے جاتے تو مجاوروں کی تعداد کئی ہزار ہوتی تھی جو اس کے اوقاف سے کھاتے تھے۔ ہندو یہ بھی تمنا کرتے ہیں کہ کاش کہ وہ اس تک پہنچ جائیں۔ یہاں تک پہنچنے میں ایک ہولناک جنگل اور بہت سے خطرے واقع ہیں۔

سلطان محمود غزنوی کو جب اس بت اور اس کی عبادت کرنے والوں کے بارے میں خبر پہنچی اور اس بات کا پتہ چلا کہ راستے میں بہت سے بیابان اور بہت بڑا خطرناک جنگل اور خطرناک زمین ہے اور یہ سب کچھ طے کر کے کوئی اس بت تک پہنچ سکتے ہیں تو اس نے توکل سے کام لیا۔

جب اس نے اپنی فوج کو اس کام کے لیے آمادہ کیا تو تیس ہزار جانباز تیار ہو گئے جو رضاکاروں کے علاوہ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو محفوظ رکھا اور وہ بت کے شہر تک پہنچ گئے اور عبادت کرنے والوں کے صحن میں اتر گئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ وہ بت ایک بڑی جگہ پر ہے جو بڑے شہر کے برابر ہے۔

اس نے بیان کیا کہ ہم نے بہت جلد اس پر قبضہ کر لیا اور پچاس ہزار دشمن مارے گئے۔ ہم نے اس بت کو توڑ دیا اور اس کے پیچھے آگ لگا دی۔

بہت سے لوگوں نے یہ بات ذکر کی ہے کہ ہندوؤں نے سلطان محمود غزنوی کو بہت سے مال کی پیشکش کی تاکہ وہ اس بت کو چھوڑ دے اور بعض امراء نے سلطان کو اس مال کے لینے اور بت کو چھوڑ دینے کا مشورہ دیا لیکن سلطان محمود غزنوی نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ سے استخارہ کروں گا۔ جب صبح ہوئی تو سلطان محمود غزنوی نے کہا کہ میں نے اس بارے میں غور و فکر کیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ قیامت کے دن مجھے اس نام سے پکارا جائے کہ کہاں ہے محمود جس نے بت کو توڑا تھا یہ زیادہ پسند ہے اس سے کہ یہ پکارا جائے کہ کہاں ہے محمود جس نے دنیا حاصل کرنے کے لئے بت کو چھوڑ دیا تھا۔ چنانچہ انہوں نے بت کے توڑنے کا پختہ ارادہ کر لیا اور اس کو توڑ دیا۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے۔ جب اس کو توڑا تو اس میں بہت سے قیمتی ہیرے، جواہرات اور سونا چاندی تھا جو ان کی پیشکش سے کئی گنا زیادہ تھا۔ اور ہم آخرت میں ان کے لئے بڑے ثواب کے امیدوار ہیں جہاں کا ایک ذرہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ اس کے ساتھ دنیا میں بھی ان کو اچھی تعریف حاصل ہوئی اور ان کا مرتبہ بلند ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے اور جنت میں ان کو ٹھکانا دے۔

۲ رمضان المبارک کے دن جلال الدولہ بغداد آیا اور خلیفہ نے دجلہ میں اس کا استقبال کیا۔ اکابر و امراء بھی ان کے ساتھ تھے۔ جب

جلال الدولہ خلیفہ کے سامنے آیا تو اس نے کئی بار زمین کو بوسہ دیا پھر وہ دارالملک کی طرف چلا گیا اور خلیفہ اپنے گھر واپس آ گیا۔ جلال الدولہ نے حکم دیا کہ تین نمازوں کے اوقات میں اس کے لئے طبل بجائے جائیں جیسا کہ عضد الدولہ کی بابت قوی اور فخر زمانے میں ہوتا تھا۔ اور خلیفہ کے لئے پانچ وقت طبل بجائے جاتے تھے۔ جلال الدولہ نے بھی اس کا ارادہ کیا اور اسے بتایا گیا کہ اس طرح خلیفہ سے برابری ہو جائے گی۔ پھر اس نے پانچ وقت طبل بجانے کا پختہ ارادہ کر لیا۔

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ اس سال شدید اولے پڑے یہاں تک کہ پانی، نبیذ اور جانوروں کے پیشاب جم گئے۔ بڑے بڑے تالاب اور دجلہ کے کنارے منجمد ہو گئے۔ اس سال اہل عراق سے کوئی بھی شخص حج کے لئے نہیں گیا۔

احمد بن محمد بن عبید اللہ کا ذکر...... ان کا لقب "مہتدی باللہ" ہے اور کنیت ابوعبداللہ ہے۔ ۳۸۶ھ میں جمعے کے دن ان کا خطبہ دیا گیا۔ اس کے بعد متعدد جمعات میں ان کو بھی ایک خطبہ دیا گیا جب لوگ ان کا خطبہ سنتے تھے تو لوگوں پر گریہ طاری ہو جاتا تھا۔ ان کی آواز میں عجیب قسم کی دل سوزی تھی جو دل کی سمت کھنچی چلی آتی۔

حسین بن علی بن حسین کے حالات [1]...... ان کی کنیت ابوالقاسم ہے اور نسبت مغربی ہے۔ یہ وزیر تھے۔ ذوالحجہ ۳۷۰ھ میں مصر میں پیدا ہوئے اور جب مصر کے بادشاہ حاکم نے ان کے والد اور چچا اور دیگر کو قتل کیا تو یہ مصر سے بھاگ کر مکہ مکرمہ آ گئے اور پھر مکہ مکرمہ سے شام چلے گئے۔ یہ کئی مقامات پر وزیر رہے۔ اشعار اچھے کہتے تھے۔ ایک نیک شخص اور ان کے درمیان مذاکرہ ہوا تو انہوں نے اس کو یہ شعر سنایا۔

"اگر تو کسی مرتبہ کو پہنچنا چاہتا ہے تو جس حالت پر ہے اسی پر راضی رہ۔"

یہ مناصب و مراتب اور بادشاہوں سے الگ رہے ان کو ان کے ایک دوست نے ایک مرتبہ کہا کہ آپ نے اپنے زمانہ شباب میں مناصب و مراتب اور بادشاہ کو چھوڑ دیا تو انہوں نے یہ شعر کہے۔

> "میں نے کچھ عرصہ جہالت اور بے کاری کے سفر میں گزارا پھر میری ہجرت کا وقت قریب آ گیا اور میں نے ہر گناہ سے توبہ کر لی شاید اس توبہ سے یہ برائی بات ۴۵ سال بعد مٹ جائے۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہی قدیم اور احسان کرنے والے ہیں۔"

حسین بن علی بن حسین کی وفات...... ان کی وفات رمضان المبارک ۴۱۸ھ میں میافارقین میں ہوئی۔ اس وقت ان کی عمر ۴۸ سال تھی اور مشہد علی میں ان کو دفن کیا گیا۔

محمد بن حسین بن ابراہیم کے حالات...... ان کی کنیت ابوبکر وراق ہے اور "ابن خفاف" کے نام سے مشہور تھے انہوں نے قطیعی وغیرہ سے روایت کی ہے۔ لوگ ان پر احادیث اور متون کے وضع کرنے کی تہمت لگاتے تھے۔ یہ بات خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے کہی ہے۔

ابوالقاسم لالکائی کا ذکر [2]...... ان کا نام ہبۃ اللہ بن حسن بن منصور رازی ہے۔ یہ طبری الاصل تھے اور ابو حامد اسفرائینی کے شاگردوں

---

[1] ([illegible] الوزير المغربي [illegible]، أعيان الشيعة [illegible]، بغية الطلب [illegible]، بغية الملتمس [illegible]، تتمة اليتيمة [illegible]، تهذيب تاريخ دمشق [illegible]، دمية القصر [illegible]، الظاهر في محاسن أهل الجزيرة القسم الرابع المجلد [illegible]، [illegible] شذرات الذهب [illegible]، العبر [illegible]، [illegible] البلاغة [illegible]، الكامل في التاريخ [illegible]، لسان الميزان [illegible]، المختصر في أخبار البشر [illegible]، معجم الأدباء [illegible]، المنتظم [illegible]، النجوم الزاهرة [illegible]، وفيات الأعيان [illegible])

[2] (تاريخ بغداد [illegible]، تذكرة الحفاظ [illegible]، الرسالة المستطرفة [illegible]، شذرات الذهب [illegible]، طبقات الشافعية [illegible]، العبر [illegible]، الكامل في التاريخ [illegible]، كشف الظنون [illegible]، المنتظم [illegible]، هدية العارفين [illegible]، واللالكائي: نسبة إلى بيع اللوالك التي تلبس في الأرجل - كما في اللباب [illegible]، أي صانع النعال)

میں سے تھے۔ حدیث کو لکھتے اور یاد کرتے تھے آپ حدیث میں مشغول رہے اور بہت سی کتابیں تصنیف کیں لیکن کتابوں کے مشہور ہونے سے پہلے ہی وفات ہو گئے۔ ان کی ایک کتاب سنت اور اس کی فضیلت میں بھی ہے۔ اس کتاب میں انہوں نے سلف صالحین کا عقیدہ پڑھنے کا طریقہ بیان کیا ہے ہم نے اعادہ کو تحریروں پر چنا ہے اور وہ آپ سے معانی روایت ہے۔

ابوالقاسم لالکائی کی وفات ...... ان کی وفات اس سال ۴۱۸ھ رمضان المبارک میں دینور میں ہوئی ایک شخص نے خواب میں ان کو دیکھا اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ انہوں نے کہا کہ اس نے مجھے بخش دیا۔ میں نے پوچھا کس وجہ سے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس تھوڑی سی سنت کی وجہ سے جس کو میں نے زندہ کیا تھا۔

ابوالقاسم بن امیر المومنین قادر کا ذکر ...... یہ کم عمری یعنی اکیس سال کی عمر میں فوت ہوئے اور ان پر کئی مرتبہ نماز جنازہ پڑھی گئی اور لوگ ان کے جنازہ میں پیدل چلے اور ان کے والد کو ان کے فوت ہونے کا بہت صدمہ ہوا اور کئی دن تک طبل بجانے بند کر دیے۔

ابن طباطبا شریف کا ذکر ...... یہ شاعر تھے اور اس کے بہت سے اچھے اشعار ہیں۔

ابواسحاق کے حالات و واقعات[1] ...... ان کا نام ابراہیم بن محمد بن مہران ہے اور کنیت ابواسحاق اور نسبت اسفرائنی ہے۔ آپ استاد، امام اور علامہ تھے فقہ شافعی کے امام اور متکلمین میں سے ہیں۔ اصولی تھے اور اصول کلام میں بہت سی کتابیں تصنیف فرمائیں اور "جامع الحلی" کو کئی جلدوں میں جمع فرمایا۔ اصول فقہ میں بھی ان کا ایک علیحدہ مقام ہے۔ انہوں نے اکثر احادیث ابوبکر اسماعیلی اور عراق وغیرہ سے سنیں۔ شیخ ابوالطیب طبری، امام قاضی اور حاکم نیشاپوری نے ان سے علم حاصل کیا اور ان کی تعریف کی۔

ابواسحاق کی وفات ...... اس سال ۴۱۸ھ عاشوراء کے دن نیشاپور میں فوت ہوئے پھر ان کو ان کے شہر میں منتقل کر دیا گیا اور وہیں کے قبرستان میں دفن کر دیا گیا۔

امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ کے حالات و واقعات ...... فقہ حنفی کی مشہور کتاب کے مصنف ہیں۔ آپ کا نام احمد بن محمد بن احمد بن جعفر بن حمدان ہے اور ابوالحسین کنیت ہے اور نسبت قدوری ہے۔ آپ "المختصر" کے مصنف ہیں جسے متن کہا جاتا ہے۔ آپ امام، ماہر، عالم اور مناظر تھے۔ آپ ہی وہ شخصیت ہیں جنہوں نے حنفیہ میں سے شیخ ابوحامد اسفرائنی کے مناظرے کی ذمہ داری لی تھی۔ شیخ ابوحامد ان کی بہت تعریف کرتے تھے اور کہتے تھے کہ آپ امام شافعی سے زیادہ جاننے والے اور گہری نظر رکھنے والے ہیں۔

امام قدوری کی وفات ...... ان کی وفات اس سال ۵ رجب اتوار کے دن ہوئی۔ اس وقت ان کی عمر ۶۶ سال تھی اور ابوبکر خوارزمی حنفی فقیہ کے پہلو میں دفن ہوئے۔

۴۱۹ھ کے واقعات

اس سال فوج اور جلال الدولہ کے درمیان جنگ برپا ہو گئی اور انہیں یہ اس لئے کہ انہوں نے گھر کو لوٹ لیا اور طویل معاملات شروع ہو گئے تا کہ

---

[1] الانساب ۱/۲۴۵، تبیین کذب المفتری ۲۴۳-۲۴۴، تهذیب الاسماء واللغات ۲/۱۶۹، شذرات الذهب ۳/۲۰۹، طبقات الاسنوی ۱/۵۸-۵۹، طبقات ابن السبکی ۴/۲۵۶-۲۶۲، طبقات الشیرازی ۱۲۶، طبقات العبادی ۱۰۴، العبر ۳/۱۲۴، کشف الظنون ۱/۸۲، اللباب ۱/۵۵، المختصر فی اخبار البشر ۲/۱۵۸، مرآة الجنان ۳/۳۱، معجم البلدان ۱/۱۷۸، هدیة العارفین ۱/۸، طبقات الشافعیة ۱/۳۲۹، ۱۰۳-۱۰۵، وفیات الاعیان ۱/۲۸)

اس کو شہر سے نکالنے پر اتفاق ہو گیا اور اس کے بے حرمتی کرانے کا مجرم قرار دیا گیا وہ دن کے وقت شہر سے نکلا اس حال میں کہ اس کے ہاتھ میں پرچم تھا اور لوگ اس کی طرف التفات نہیں کر رہے تھے اور شریف اس کے بارے میں سوچ رہے تھے۔ جب وہ اس خچر پر سوار ہونے لگا تو لوگوں کو اس کی حالت پر رحم آگیا اور انہوں نے اس کے سامنے زمین کو بوسہ دیا اور خلیفہ کے بعد اس کا معاملہ ٹھیک ہو گیا۔

گزشتہ سال اولوں سے کھجوروں کے درخت تباہ ہونے کی وجہ سے اس سال کھجوریں بہت مہنگی ہوئیں اور تین رطل کھجوریں ایک جلالی دینار کے عوض فروخت ہوئیں۔ اور اس سال بھی بہت اولے پڑے جس سے کھجور کے بہت سے درخت تباہ ہو گئے۔

اس سال عراق اور دیار مصر سے کوئی شخص حج کے لئے نہیں گیا البتہ خراسان سے بعض لوگوں نے کرمان شہر کے سمندری راستے سے سفر کیا اور جدہ پہنچے اور حج کیا۔

حمزہ بن ابراہیم بن عبداللہ کے حالات...... ان کی کنیت ابو الخطاب ہے۔ بہاء الدولہ اور علماء نجوم کے ہاں ان کا بڑا اعتماد و مرتبہ تھا حتی کہ وزراء بھی ان سے ڈرتے تھے اور بادشاہ تک پہنچنے میں ان کو وسیلہ بناتے تھے لیکن پھر ان کو دور دھکیل دیا گیا اور سامرا کے کرخ میں اجنبی مخلوق الحال اور مفلوک الحال ہو کر فوت ہو گئے اور سارا مقام و مرتبہ اور عزت و جاہت ختم ہوئی۔

محمد بن محمد بن ابراہیم بن مخلد کا ذکر[1]...... ان کی کنیت ابو الحسن ہے۔ مشائخ حدیث میں سے انہوں نے کثرت سے سماع حدیث کیا۔ یہ خوشحال اور منفرد تھے اور بہت مالدار تھے۔ بغداد میں طویل عرصے سے رہ رہے تھے اور مصر منتقل ہو گئے۔ ایک سال مصر میں رہے پھر واپس بغداد آگئے۔ اہل مصر نے ان سے ٹیکس لینے پر اتفاق کر لیا اور ان پر تنگی کی جس سے ان کو مفلوک الحال اور تنگ دست بنا دیا حتی کہ جب یہ فوت ہوئے تو کفن کے لئے بھی ان کے پاس رقم نہیں تھی اور کوئی چیز انہوں نے ترکہ میں نہیں چھوڑی۔ قادر باللہ نے ان کے لئے کفن بھیجا تھا۔

مبارک الانماطی کا ذکر...... یہ بہت زیادہ مالدار تھے تقریباً تین لاکھ دینار کے مالک تھے جب یہ فوت ہوئے تو ان کی وارث ان کی صرف ایک بچی تھی جو بغداد میں رہتی تھی اور یہ مصر میں فوت ہوئے۔

ابو الفوارس ابن بہاء الدولہ کا ذکر...... یہ بہت ظالم شخص تھا۔ جب یہ نشے میں ہوتا تھا تو اپنے ساتھیوں میں سے کسی کو پانچ سو کوڑے مارتا اور اس سے پہلے اس سے طلاق کی قسم لیتا تھا کہ وہ کسی کو نہیں بتائے گا ورنہ وہ اس کی کسی کو اطلاع کرے گا۔ کہا جاتا ہے اس کے خواص میں سے کسی نے زہر دیا تھا جس سے یہ مر گیا تھا۔ اس کے فوت ہونے کے بعد لوگوں نے اس کے بھائی ابو کالیجار کے شعار کا اعلان کر دیا۔

ابو محمد بن سہلان کا ذکر...... یہ سلطان کا وزیر تھا اور اس کو معز الدولہ فلک الدولہ رشید الامۃ وزیر الوزراء عماد الملک کا لقب دیا گیا۔ پھر اس کو جلال الدولہ کے سپرد کر دیا گیا اس نے اس کو قید کر دیا۔ اس سال اس کی وفات ہوئی ہے۔

ابو عبداللہ مغلس کا ذکر...... یہ اس سال فوت ہوئے ہیں۔ علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے مختصر حالات لکھے ہیں۔

ابن فلیتہ شاعر کا ذکر...... ان کا نام ابو الحسن علی بن محمد بن احمد بن غالب ہے اور کنیت ابو محمد اور نسبت شامی اور مصری ہے۔ یہ کثیر الشعر تھے ان کا ایک مجموعہ دیوان ہے۔ انہوں نے ایک شخص کے بارے میں بلیغ قصیدہ ترتیب دیا تو پھر اسے دوسرے شخص کو دے دیا اس قصیدے کو "فو انعصر" کہا جاتا ہے اس میں انہوں نے ایک شعر کا اضافہ کیا۔

"تیرے لئے بہت سے مناقب ہیں مگر تو نے صرف دو پر کیوں اکتفا کیا ہے" تو کسی نے ان کو تحفہ یا سمجھا ہو۔ کسی نے کہا کہ اس نے یہ

---

(۱) تاریخ بغداد: ۳/۲۳۱، ۲۳۲؛ شذرات الذہب ۳/۲۱۲؛ العبر ۳/۱۴۲؛ المنتظم ۸/۳۳۷؛ النجوم الزاہرہ ۴/۲۷۰؛ الوافی بالوفیات ۱/۸۲

قصیدہ آپ کے بارے میں نہیں کہا تو بلکہ دوسرے دشمن کے بارے میں کہا تھا۔ میں نے کہا کہ یہ ایک شعری قصیدہ ہے۔ ان کے چند اشعار ایک بخیل کے بارے میں ہیں جو ان کے پاس تھا۔

"ایک بخیل شخص کو مجھ سے زخم پہنچا ہے جس طرح مجھ کو اس سے زخم پہنچا تھا میں نے زمانے کے حکم کے مطابق مہمان بن کر رات بسر کی اس کے گھر میں شریف آدمی پر جو بھی وہ آجاتا ہے، ہم سے دہشت زدہ ہو کر کہنے لگا کہ وہ ہوش میں نہیں آیا کہ تو نے میری طرف کیوں سفر کیا ہے؟ میں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے اور آپ کا قول کامل سچا اور کامیابی والا ہے "سفر کرو تمہیں غنیمت حاصل ہوگی" اس نے کہا کہ پوری حدیث یوں ہے "سفر کرو صحت یاب ہو جاؤ گے"۔

۴۲۰ھ کے واقعات

اس سال شرق کی طرف شدید بارشیں ہوئیں اور بادلوں کے ساتھ بڑے بڑے اولے بھی تھے۔ علامہ ابن جوزی کا بیان ہے کہ میں نے ایک اولے کا اندازہ کیا تو وہ ایک بڑی دیگ کے برابر تھا اور زمین میں تقریباً ایک ہاتھ دھنس گیا تھا۔

اس سال سلطان محمود غزنوی کی طرف سے خط آیا کہ اس نے اہل رے کے باشندوں میں سے باطنیہ اور روافض کو بری طرح قتل کیا اور سولی پر لٹکانا شروع کر دیا ہے اور ان کے سردار رستم بن علی دیلمی سے بہت سا مال چھین لیا ہے اور اس سے تقریباً ایک کروڑ دینار حاصل ہوئے ہیں اور اس کے حرم میں پچاس آزاد عورتیں تھیں جن سے ۳۳ بچے اور بچیاں پیدا ہوئیں اور وہ اس کو جائز سمجھتے تھے۔

اس سال رجب میں بہت سے ستارے ٹوٹے جو تیز روشنی والے اور سخت آواز والے تھے اور شعبان میں اجرتیں بڑھ گئیں اور دجلہ کا رخ جو معاش ہوتا تھا لوگوں کا مقابلہ کرتے کرتے کمزور ہو گئے۔ اور رجب سوموار کے دن دجلہ کا پانی خشک ہو گیا اور تھوڑا سا پانی باقی رہ گیا۔ چکیاں چلنے سے رک گئیں اور پینا مشکل ہو گیا۔

اسی دن علماء اور قاضی دارالخلافہ میں جمع ہوئے اور ان کے سامنے خلیفہ القادر باللہ کا خط پڑھا گیا جس میں وعظ و نصیحت اور اہل بصرہ کے مذاہب کا ذکر تھا اور اہل بدعت پر رد اور جو خلق قرآن کے قائل تھے ان کو فاسق قرار دیا گیا تھا اور بشر مریسی اور عبدالعزیز بن یحییٰ کنانی کے درمیان جو مناظرہ ہوا تھا اس کا حال بیان کیا گیا تھا۔ پھر اس نے اپنی گفتگو وعظ و نصیحت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر ختم کر دی۔ اور حاضرین نے اس پر دستخط کیے۔

ذوالقعدہ کے شروع میں سوموار کے دن پھر اسی طرح سب جمع ہوئے اور ان کے سامنے ایک طویل خط پڑھا گیا جو سنت کے بیان اور اہل بدعت کے رد اور بشر مریسی اور کنانی کے درمیان مناظرے اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر، صحابہ کرام کے فضائل، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے فضائل پر مشتمل تھا اور عشاء کے بعد اس سے فارغ ہوئے اور موافقت پر ان سے دستخط لیے گئے اور شیعہ خطیب کو اس نے معزول کر دیا اور اہل سنت خطباء کو مقرر کیا اور اللہ اکبر والحمد للہ وغیرہ۔ اور مسجد براثا میں فتنہ شروع ہو گیا۔ شیعوں نے سنی خطیب کو اینٹوں سے مارا اور اس کی ناک توڑ دی اور کندھے کو الگ کر دیا۔ خلیفہ نے شیعوں سے انتقام لیا اور ان کو ذلیل و رسوا کیا حتیٰ کہ انہوں نے اپنے کیے پر معذرت کی اور کہا کہ بعض بیوقوفوں نے یہ کام کیا ہے۔

اس سال اہل عراق اور خراسان سے کوئی شخص حج کے لیے نہیں گیا۔

حسین بن ابی القیس کا ذکر ..... ان کی کنیت ابوالحسن ہے۔ یہ عبادت گزار، زاہد اور صاحب حال شخص تھا۔ ایک مرتبہ وزیر ان کے پاس آیا اور ان کے ہاتھ کو چومنے لگا تو اس پر وہ ناراض ہوئے تو وزیر نے کہا کہ میں کیسے اس ہاتھ کو بوسہ نہ دوں جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے سامنے دراز نہیں ہوا۔

علی بن عیسیٰ بن فرج بن صالح کے حالات ..... ان کی کنیت ابوالحسن اور نسبت "ربعی نحوی" ہے۔

انہوں نے سب سے پہلے ابو سعید سیرافی سے نحو کی تعلیم حاصل کی پھر کئی سال ان کے پاس رہے حتیٰ کہ انہوں نے کہا کہ اس کو بتادو کہ اگر وہ مشرق سے مغرب تک سفر کرے تو مجھ سے بڑا نحوی کسی کو نہیں پائے گا۔

ایک دن یہ دجلہ کے کنارے چل رہے تھے کہ اچانک انہوں نے شریف رضی اور شریف مرتضیٰ کو کشتی میں دیکھا اور ان کے ساتھ عثمان بن جنی بھی تھے انہوں نے رضی اور مرتضیٰ سے کہا کہ عجیب بات ہے کہ عثمان تمہارے ساتھ ہے اور علی تم سے دور کنارے پر چل رہا ہے" تو دونوں ہنس پڑے اور کہا اللہ کے نام کے ساتھ"۔

علی بن عیسیٰ بن الفرج بن صالح کی وفات...... اس سال محرم الحرام میں ان کی وفات ہوئی اس وقت ان کی عمر ۹۲ سال تھی اور باب الدیر کے قبرستان میں دفن ہوئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ان کے جنازے کے پیچھے صرف تین آدمی تھے۔

اسد الدولہ کے حالات...... ان کا نام صالح بن مرداس ابو علی ہے اور کنیت ابو علی صالح اور نسبت کلابی ہے یہ حلب میں بنی مرداس کے پہلے بادشاہ تھے۔ انہوں نے اس کو دولت مصریہ کے ہاتھ سے وہاں کے نائب [illegible] سے چھینا تھا پھر مصر سے بہت بڑا لشکر ان سے جنگ کے لئے آیا اور جنگ ہوئی اسد الدولہ صالح قتل ہو گیا اور اس کا بیٹا شبل الدولہ قائم مقام ہوا۔

۴۲۱ھ کے واقعات

سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال...... اس سال عظیم بادشاہ، مجاہد، فاتح ہند سلطان محمود غزنوی کا انتقال ہوا اس سال ربیع الاول کے مہینے میں بڑے حکمران، بادشاہ، منصور، سرحدوں پر چھاؤنیاں قائم کرنے والے یمین الدولہ ابو القاسم محمود بن سبکتگین جو بادشاہ زادے کے بادشاہان بزرگ سے بڑے ممالک کے بادشاہ، بلاد ہند میں سے اکثر کو فتح کرنے والے اور بتوں کو توڑنے والے ہنود اور ان کے بڑے بڑے بادشاہوں کو شکست دینے والے سلطان کا انتقال ہو گیا۔

- آپ دو سال مرض الموت میں مبتلا رہے اور ان دو سالوں میں بستر پر نہیں لیٹے اور نہ ہی تکیہ استعمال کیا بلکہ بیٹھ کر ٹیک لگاتے تھے یہاں تک کہ اسی حالت میں آپ کا انتقال ہو گیا۔ یہ آپ کی مضبوطی، مستقل مزاجی اور قوت عزم کی وجہ سے تھا آپ نے ساٹھ سال کی عمر میں وفات پائی اور آپ کے بعد آپ کا بیٹا محمد ولی عہد بنا لیکن اس کی اس کے ساتھ نہ بنی تو اس کے بھائی مسعود بن محمود نے اس سے جنگ کی اور اپنے باپ کے ممالک پر قابض ہو گیا۔ اس کے علاوہ بلاد کے [illegible] بڑے ممالک کا بھی حکمران تھا جس نے فتح کیے تھے۔ اس سال کے آخر تک مشرق و مغرب میں اس کی مملکت کے [illegible] بڑھ گئے۔ ہر طرف اور ہر ملک سے تحائف اس کے پاس سلام کے لئے آئے اور اس سال وفات پانے والوں میں عنقریب اس کے باپ کا ذکر بھی آئے گا۔

اس سال جس میں کہ سلطان محمود غزنوی نے بلاد ہند کی طرف مہم چلائی تھی انہوں نے بہت سے شہروں پر قبضہ کر لیا اور ان میں سے ایک بڑے شہر پر بھی قبضہ کر لیا جس کا نام نرسی تھا اس میں ایک لاکھ سوار اور پیادوں کے لشکر کے ساتھ داخل ہوئے۔ انہوں نے وہاں کے بازار عطاروں اور جوہریوں کو لوٹ لیا لیکن اس میں جو انواع و اقسام کے عطر، کستوری اور مروارید، جواہرات تھے ان کو نقل نہ کر سکے اس کے باوجود اہل شہر کو اس کے ختم ہونے کا پتا نہ چل سکا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شہر بہت بڑا تھا جس کی لمبائی [illegible] ایک حصہ ہے۔

اور عجائبات میں سے یہ ہے کہ انہوں نے اس شہر میں سے جو مال حاصل کیا اس کی مقدار [illegible] بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے سونے چاندی کو تقسیم کیا اور مسلمانوں کا لشکر اس شہر تک پہنچا جب شہر [illegible] کے لحاظ سے ہندوستان کا سب سے بڑا شہر ہے یہ کہا جاتا ہے کہ اس کے باشندوں کی تعداد اور [illegible] کے لحاظ سے اس سے بڑا شہر [illegible]

ہے۔ لیکن مومن کو چاہیے کہ [illegible] اور بادشاہ کے قتل سے جنہوں نے اس قدر ظلم بچوں اور بیٹیوں کو پکڑ کر [illegible] نہیں کیا جا سکتا۔

اس سال [illegible] نے اپنی بڑی بہت شاندار [illegible] اتارا اور [illegible] میں ان نے پہنچ کر قتل کیا۔ اہل سنت ان سے مقابلے کے لیے تیار ہو کر آئے اور سخت لڑائی ہوئی اور فریقین کے بہت سے آدمی مارے گئے اور ان کے درمیان فتنہ واقع ہو گیا۔

اس سال امیر المومنین قادر باللہ بیمار ہو گئے۔ انہوں نے اپنے بیٹے ابو جعفر کو قائم بامر اللہ کا لقب دے کر قضاۃ اور امراء کی موجودگی میں اپنے بعد ولی عہد بنایا اور اس کے متعلق خطبہ دیا اور دراہم کے سکوں پر اس کا نام لکھوایا۔ اس سال شاہ روم ایک لاکھ جنگجوؤں کے ساتھ قسطنطنیہ سے آیا اور بلاد حلب تک پہنچ گیا۔ بلاد حلب پر اس وقت شبل الدولہ نصر بن صالح بن مرداس حکمران تھا۔ لشکر نے ایک دن کی مسافت پر پڑاؤ ڈالا۔ شاہ روم کا ارادہ یہ تھا کہ وہ سارے بلاد شام پر قبضہ کر کے ان کو عیسائی مذہب کی طرف لوٹا دے حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "جب کسریٰ ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا" اور قیصر وہ ہے جس نے بلاد روم کے ساتھ شام پر بھی قبضہ کیا تھا لہٰذا شاہ روم کے لیے اب اس طرف کوئی راستہ نہ تھا۔ جب وہ حلب میں پہنچا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر شدید پیاس کو مسلط کر دیا اور ان کے درمیان اختلاف پیدا ہو گیا۔ اور یہ اس طرح ہوا کہ اس کے ساتھ دمستق تھا۔ لشکر کی ایک جماعت نے اس کے قتل کا منصوبہ بنایا کہ وہ اس کے بعد بااختیار امیر بن جائے۔ بادشاہ سمجھ گیا اور فوراً لوٹ گیا۔ اعرابیوں نے ان کا پیچھا کیا اور بہت سے لوگوں کو قتل کیا۔ جو انہوں نے ان سے لوٹا اس میں چار سو خچر بار برداری والے ساتھ تھے جو بادشاہ کے کپڑوں اور مال و اسباب سے لدے ہوئے تھے۔ انہیں سے اکثر بھوک اور پیاس کی وجہ سے ہلاک ہو گئے اور ان کو ہر طرف سے لوٹا گیا۔ وللہ الحمد والمنۃ۔

اس سال جلال الدولہ نے واسط پر قبضہ کر لیا اور اپنے بیٹے کو اس کا نائب مقرر کر دیا اور اپنے وزیر ابو علی بن ماکولا کو بطائح کی طرف بھیجا اور اس نے اس کو فتح کر لیا اور بصرہ تک پانی میں چل کر آیا۔ اس وقت بصرہ پر ابو کالیجار کا نائب حکمران تھا۔ بصریوں نے ان کو شکست دی۔ پھر جلال الدولہ خود مقابلے کے لیے آ گیا اور اس سال شعبان میں بصرہ میں داخل ہو گیا۔

اس سال غزنی میں شدید سیلاب آیا اور بہت سی کھیتیاں اور پل تباہ ہو گئے اور اسی سال رمضان المبارک میں مسعود بن محمود سبکتگین نے ایک کروڑ درہم صدقہ کیے اور اپنے شہروں کے علماء اور فقہاء کو اپنے باپ کی وراثت کے مطابق بہت سا مال دیا اور بہت سے شہروں کو فتح کیا۔ اس کی سلطنت بہت وسیع ہو گئی اور اس کا مقام بہت بڑھ گیا اور اس کی فتوحات سے اسلام میں اضافہ ہو گیا۔ اس سال بہت سے کرد بغداد میں ہو گئے اور انہوں نے رات کے وقت ترکوں کے گھوڑوں کو چوری کر لیا۔ ترکوں نے ان کو پکڑ لیا اور ان سے گھوڑے واپس لے لیے حتیٰ کہ بادشاہ کا گھوڑا بھی واپس لے لیا۔

اس سال نہر عیسیٰ پر بغداد کا پل گر گیا اور اس سال بصرہ میں آنے والے ترکوں اور دیلمیوں کے درمیان جنگ برپا ہو گئی۔ دیلمیوں نے مصاحف اٹھا لیے اور ترکوں نے انہیں تیر مارے اور [illegible] ہوئی۔ پھر فریقین کے درمیان صلح ہو گئی۔ اس سال [illegible] اور [illegible] کھانا چھوڑ دیا گیا۔ آندھیوں اور گرد آلود آندھیوں کی کثرت ہو گئی۔ اس سال بھی حج معطل ہو گیا اور اہل عراق کی صرف ایک جماعت اعراب کے ساتھ جنگل کے راستوں پر سوار ہو کر حج کرنے میں کامیاب ہو گئی۔

احمد بن عبد اللہ بن احمد کے حالات …… ان کی کنیت ابو الحسن ہے اور "ابن الکرات" کے نام سے مشہور تھے۔ صاحب کرامات اور معاملات تھے بغداد میں رہتے ہوئے بھی [illegible] آ گئے اور لوگوں کو [illegible] جامع منصور میں وعظ کیا کرتے تھے جہاں آخر کر بیٹھتے تھے۔ یہ ابن عساکر کا قول ہے۔

ابن عساکر کا بیان ہے کہ انہوں نے وعظ و نصیحت کے متعلق کچھ کتابیں بھی لکھی ہیں اور بہت سی حکایات بیان کی ہیں پھر بیان کیا کہ میں نے ابو الحسن احمد بن عبد اللہ الکرات کو یہ شعر کہتے ہوئے سنا۔

"میں لذات کو کیا کروں میں تو گناہوں میں مشغول ہوں یہ موت اس شخص کے لئے ہے جو محبوب کے وصل میں کامیاب ہو گیا

> ہے لوگوں نے راحت سکون خوشبو اور بہتری پر صبح کی میں نے رونے دھونے اور غم پر صبح کی اور لوگوں نے جب غائب ہونے کے بعد نیا چاند دیکھا تو خوش ہوئے۔ اور میرا چاند غیب کے پردوں کے پیچھے چھپا ہوا ہے اسی لئے میں نے لذات کو کہا کہ غائب ہو جاؤ اور غائب ہو جاؤ کیونکہ میں نے دنیا کے رنج اور غم کو اپنا نصیب بنایا ہے۔ میری زندگی اور موت، میری بدبختی اور اے میرے حبیب اس شخص پر حلاوت کہ جو بڑی وسعت سے تجھ پر اصرار کرنے والا ہے"۔

حسین بن محمد خلیع کا ذکر...... یہ شاعر تھا۔ اس کا بہت اچھا دیوان بھی ہے۔ اس نے طویل عمر پائی اور اس سال فوت ہوا۔

سلطان محمود غزنوی کے حالات و واقعات... ان کا نام ابو القاسم محمود بن سبکتگین ہے، بہادر کبیر ابو القاسم اور لقب "یمین الدولہ" اور "امین الملۃ" ہے۔ بلاد غزنہ اور اس کے ارد گرد کے علاقوں کے حکمران تھے۔ ان کی فوج کو "سامانیہ" کہا جاتا تھا کیونکہ ان کا باپ ان پر حکمران بن گیا تھا اور اس کی وفات ۳۲۲ھ میں ہوئی۔ اس کے فوت ہونے کے بعد اس کا بیٹا محمود ان پر حکمران بن گیا اور اپنی رعایا میں عدل و انصاف کو جاری کیا اور حمایت سنت اور نصرت کے لئے مکمل طور پر تیار ہو گیا اور ہندوستان اور اس کے علاوہ بہت سے شہروں کو فتح کیا۔ اس کا مقام بڑھ گیا اور سلطنت وسیع ہو گئی اور رعایا پھیل گئی۔ اور ان کے عدل و انصاف اور جہاد اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے ان کو دیا تھا اس کی وجہ سے ان کا زمانہ لمبا ہو گیا۔ اپنے تمام ملک میں خلیفہ قادر باللہ کا خطبہ دیتے تھے۔ مصر کے فاطمیوں کے قاصد ان کی توجہ حاصل کرنے کے لئے ان کے پاس خطوط اور ہدایا لے کر آتے تھے۔ یہ ان کے ہدایا اور خطوط کو جلا دیتے۔ انہوں نے ہندوستان کے شہروں میں عظیم فتوحات حاصل کیں جو اس سے پہلے اور اس کے بعد کسی بادشاہ کو حاصل نہیں ہوئیں۔ اور ان سے بہت سا مال غنیمت حاصل کیا جس کو شمار نہیں کیا جا سکتا۔ مال غنیمت میں ہیرے جواہرات اور قیمتی اشیاء حاصل ہوئیں۔ انہوں نے بہت سے بتوں کو توڑا اور ان کے زیورات لے لئے۔ یہ ہم پہلے ان کے زمانے کے حالات میں مفصل اور متفرق طور پر بیان کر چکے ہیں۔

جن بتوں کو انہوں نے توڑا ان میں سے بڑا بت "سومنات" تھا۔ اس سے جو زیور حاصل ہوئے ان کی قیمت بیس کروڑ دینار کے برابر تھی۔ انہوں نے ہندوستان کے بڑے بادشاہ "صیبال" کو بھی شکست دی اور ترکوں کے بڑے بادشاہ "ایلک خان" کو مغلوب کیا۔ اور سامانیہ کی حکومت کو تباہ کیا حالانکہ انہوں نے بلاد عراق اور خراسان وغیرہ علاقوں پر اپنی حکومت جاری کی تھی۔ آخر کار وہ ہلاک ہو گئے۔

انہوں نے دریائے جیحون پر ایک پل تعمیر کروایا جس کے تعمیر کرنے سے خلفاء اور بادشاہ عاجز آ گئے تھے۔ اس کی تعمیر پر دو کروڑ دینار خرچ کئے۔ یہ کسی اور کے لئے ممکن نہیں تھا۔ ان کے لشکر میں چار سو جنگی ہاتھی تھے۔ اور یہ عظیم اور قوی بات تھی۔ ان کے کاموں کی لمبی تفصیل ہے جس کو یہاں بیان نہیں کیا جا سکتا۔

یہ نہایت پاکدامن اور دیانتدار تھے۔ گناہگاروں سے نفرت کرتے تھے اور ان سے کوئی چیز قبول نہیں کرتے تھے اور ان سے محبت کرتے تھے اور متعلق ہوتے اور ان کو ادا کرتے تھے۔ علماء اور محدثین سے محبت رکھتے تھے اور ان کا اکرام کرتے تھے اور ان کی مجلسوں میں بیٹھتے تھے۔ کسی کو یہ جرأت نہ تھی کہ ان کی سلطنت میں اعلانیہ طور پر کوئی معصیت کرے اور یہ کہ شراب پئے۔ وہ فضول کھیل کود کو پسند نہیں کرتے تھے۔

نیک اور دیندار لوگوں کو پسند کرتے تھے اور ان سے حسن سلوک کرتے تھے۔ پہلے حنفی تھے بعد میں ابو بکر قفال صغیر کے ہاتھ پر شافعی ہو گئے جیسا کہ امام الحرمین وغیرہ نے بیان کیا ہے۔ اور اعتقاد میں کرامیہ کے مذہب پر تھے اور جو لوگ ان سے ملاقات کرتے تھے ان میں ابو بکر بن الہیصم بھی شامل تھا۔ اس کے اور ابو بکر بن فورک کے درمیان عرش کے مسئلے میں سلطان محمود غزنوی کے سامنے مناظرے بھی ہوئے جس کو ابن ہیصم نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے۔ سلطان محمود غزنوی ابن ہیصم کے قول کی طرف مائل تھے اور ابن فورک سے ناراض ہوئے اور اس کی بات پر ملامت کی اور جہمیہ کی طرف مائل ہونے کی وجہ سے اس کے اخراج کا حکم دے دیا اور بہت زیادہ انصاف پسند تھے۔

ایک مرتبہ ایک شخص نے شکایت کی کہ بادشاہ کا بھانجا ہر رات اس کے گھر میں اس کے اہل خانہ کے پاس آتا ہے اور مجھ کو

سے نکال دیتا ہے اور اس کی بیوی سے خلوت کرتا ہے اور وہ اس معاملے میں بہت پریشان ہے جب بھی میں کسی خلیفہ یا امیر کے پاس شکایت کرتا ہوں تو بادشاہ کے خوف سے کوئی بھی اس پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہیں کرتا۔ جب سلطان محمود غزنوی نے اس کی یہ بات سنی تو بہت زیادہ غضبناک ہو گئے اور اس شخص سے کہا کہ جب وہ تیرے گھر آئے تو میرے پاس آنا اور مجھے آگاہ کرنا اور جو تجھے میرے تک پہنچنے سے روکے اس کی بات نہ سننا اگر وہ رات کو آئے تو میرے پاس رات کو ہی آ جانا اور مجھے آگاہ کرنا۔ پھر بادشاہ دربانوں کے پاس گئے اور انہیں کہا کہ جب یہ شخص رات کو یا دن کو میرے پاس آئے تو اس کو میرے پاس پہنچنے سے منع نہ کرنا۔ اس کے بعد وہ شخص خوش خوش اپنے گھر چلا گیا۔ ابھی ایک یا دو راتیں ہی گزری تھیں کہ وہ نوجوان پھر اس کے پاس آ گیا اور اس کو گھر سے نکال دیا اور اس کی بیوی سے خلوت کی۔ وہ روتا ہوا بادشاہ کے پاس گیا۔ دربانوں نے اسے کہا کہ بادشاہ سوئے ہوئے ہیں۔ اس نے دربانوں سے کہا کہ بادشاہ نے تمہیں حکم دیا تھا کہ جب رات کو یا دن کو کسی وقت بھی آؤں تو مجھے بادشاہ کے پاس جانے سے نہ روکا جائے سو انہوں نے بادشاہ کو بیدار کیا اور وہ جب اس کے ساتھ گئے حتیٰ کہ اس کے گھر آ گئے تو انہوں نے دیکھا کہ وہ نوجوان اس کی بیوی کے ساتھ ایک ہی بستر میں ہے اور ان دونوں کے پاس شمع جل رہی ہے بادشاہ آگے بڑھا اور شمع بجھا دی۔ پھر اس نوجوان کے سر کو کاٹ دیا اور اس شخص سے کہا کہ مجھے پانی پلاؤ۔ وہ ان کے پاس پانی لے کر آیا اور انہوں نے وہ پانی پیا پھر واپس آنے لگے تو اس شخص نے پوچھا کہ آپ نے شمع کیوں بجھائی تھی؟ انہوں نے کہا کہ وہ میرا بھانجا تھا اور مجھے ناپسند تھا کہ میں اس کی حالت ذبح میں دیکھوں۔ پھر اس نے پوچھا کہ آپ نے جلدی سے پانی کیوں مانگا تھا بادشاہ نے کہا کہ میں نے اپنے نفس پر لازم کر لیا تھا کہ جب تک میں تیری مدد نہ کر دوں اس وقت تک نہ میں کھاؤں گا اور نہ ہی پیوں گا۔ میں ان دنوں میں پیاسا رہا تھا یہاں تک کہ وہ دیکھا جو تو نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ آدمی نے بادشاہ کو دعا دی اور بادشاہ اپنے گھر واپس آ گیا اور اس واقعہ کی کسی کو خبر تک نہ ہوئی۔

سلطان محمود غزنوی کی وفات .... سلطان محمود غزنوی کو سوء مزاج کا مرض تھا اس کی وجہ سے ان کو دو سال تک دست لگتے رہے۔ ان دو سالوں میں وہ بستر پر نہیں لیٹے تھے اور نہ ہی کسی چیز پر ٹیک لگاتے تھے وہ ایک تکیے پر ٹیک لگاتے تھے جو ان کے لئے رکھا جاتا تھا اور اپنی مسند میں حاضر ہوتے تھے اور حسب عادت لوگوں میں فیصلے کرتے تھے حتیٰ کہ اسی حالت میں اس سال ۲۳ ربیع الآخر کو فوت ہو گئے۔ بوقت وفات ان کی عمر ۶۳ سال تھی۔ انہوں نے ۳۳ سال حکومت کی اور اپنے پیچھے بہت سا مال چھوڑا جس میں ستر رطل جواہرات تھے اور ہر موتی اور جوہر کی قیمت بہت زیادہ تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کو معاف کرے۔

ان کے بعد ان کا بیٹا محمد ولی عہد بنا پھر ان کے دوسرے بیٹے مسعود بن محمود کو حکومت مل گئی۔ وہ اپنے باپ کی مثل تھا۔ ایک عالم نے اس کی سیرت، زمانے، فتوحات اور ممالک کے بارے میں ایک کتاب لکھی ہے۔

۴۲۲ھ کے واقعات

اس سال خلیفہ قادر باللہ فوت ہو گیا اور اس کے بیٹے قائم بامر اللہ کی خلافت کی تفصیل بعد میں آئے گی۔

اس سال اہل سنت اور روافض کے درمیان جنگ ہوئی اور اس میں سنت نے روافض پر غلبہ پا لیا اور بہت سے لوگوں کو ہلاک کر دیا اور کرخ اور شریف مرتضیٰ کو لوٹ لیا اور عوام نے یہودیوں کے گھروں کو لوٹ لیا کیونکہ انہوں نے روافض کی مدد کی تھی اور لوٹ مار بہت سے گھروں تک تجاوز کر گئی اور فتنہ بہت زیادہ پھیل گیا۔ اس کے بعد حالات پرسکون ہو گئے۔

اس سال عیاری بڑھ گئی اور شہر کے اطراف میں اوباش اور بدمعاش لوگوں کی حکومت کے ساتھ کھلی آزمائش شروع ہو گئی انہوں نے بہت سے کاموں کی جرأت کی اور گھروں کو رات دن لوٹا۔

قائم بامر اللہ کی خلافت کے احوال (1) اس کی کنیت ابوجعفر اور نام عبداللہ ہے۔ اس کے باپ کا نام ابوالعباس احمد بن مقتدر بن معتضد بن الموفق ابو احمد محمد بن متوکل بن معتصم بن ہارون بن مہدی بن منصور کی وفات کے بعد اس کے لئے خلافت کی بیعت لی گئی۔ اس کے والد کا انتقال اس سال ماہ ذوالحجہ کی ۱۱ تاریخ ۸۶ سال دس ماہ گیارہ دن کی عمر میں ہوا۔

اس سے پہلے اور نہ ہی اس کے بعد کسی خلیفہ نے اتنی عمر پائی ہے۔ ۸۶ سال میں سے ۴۱ سال تین ماہ اور اتنا عرصہ حکومت بھی کسی نے نہیں کی۔ اس کی ماں ام ولد تھی جس کا نام یمنی تھا، عبدالواحد بن مقتدر کی باندی تھی۔

یہ بردبار، متقی اور اہل علم اور اہل دین سے محبت رکھنے والا تھا۔ لوگوں کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا تھا اور اعتقاد میں سلف کے طریقے پر تھا اور اس بارے میں اس کی تصانیف بھی ہیں جو لوگوں کو سنائی جاتی ہیں۔ یہ سفید خوبصورت اور لمبی ڈاڑھی والا تھا اور ڈاڑھی کو [illegible] میں خضاب لگاتا تھا۔ قائم اللیل اور بہت زیادہ صدقہ کرنے والا اور اہل سنت سے محبت رکھنے والا تھا اور بدعت اور اہل بدعت سے بغض و عداوت رکھنے والا تھا۔

اکثر روزہ رکھتا تھا اور اپنی جاگیروں سے محتاجوں کے ساتھ حسن سلوک کرتا تھا اور ان جاگیروں سے حرمین کے مجاوروں، جامع المنصور اور جامع الرصافہ کو بھیجتا تھا اور اپنے گھر سے عام لباس میں نکلتا تھا اور نیک لوگوں کی قبروں کی زیارت کرتا تھا اور ہم اس کی سیرت اور کردار کا کچھ بیان اس کی حکومت کے بیان میں ۴۲۲ھ کے ذیل میں کر چکے ہیں۔

اور وہ اس کے مذکورہ بیٹے کی بیعت کی مضبوطی کے لئے اور اس کی مصیبت کے جو اسے پہنچی ہے، اس کی تعزیت میں سات دن تک بیٹھے اور اس کی ماں کا نام ارجوان قطر الندیٰ کہا جاتا ہے اور وہ ارمنی تھی۔ اس نے اس سال اس کی خلافت کو دیکھا اور اس کی پیدائش ۸ ربیع الاول ۴۴۸ھ جمعہ کے دن ہوئی۔ پھر اس سال تخت پر امراء اور بڑے لوگوں کی موجودگی میں اس کے لئے بیعت لی گئی اور سب سے پہلے مرتضیٰ نے اس کی بیعت کی اور اس نے یہ چند اشعار سنائے۔

> "ایک پہاڑ گزر گیا اور ختم ہو گیا اور تیری صورت میں ایک پہاڑ نمودار ہوا ہے جو ہم کو دکھا دیا گیا ہے، پس ہم میں سے چاشت کا سورج باقی رہ گیا ہے، خوشی کے مقام میں ہمارے لئے صدمے نہیں جو لوٹنے کے مقام میں ہوتی ہیں اے وہ ہاتھ جس نے تلوار کو نیام میں کر رکھا ہے، تیرے بعد ہمارے لئے ایک اعلیٰ تلوار سونتی گئی ہے اور جب ہم بیعت کے لئے حاضر ہوئے تو ہم نے تیری راہنمائی سے ہدایت کے راستوں کو پہچان لیا اور عاجز کے اقرار کے ساتھ ہمیں ملا لیا تیری عمر نوح علیہ السلام کی عمر ہے۔"

ترکوں نے اس سے بیعت کی اجرت طلب کی اور خلیفہ کے پاس ان کو دینے کے لئے کچھ نہیں تھا کیونکہ اس کے باپ نے کوئی چیز نہیں چھوڑی تھی اور قریب تھا کہ اس کی وجہ سے لوگوں کے درمیان جنگ ہو جائے یہاں تک کہ جلال الدولہ نے ان کو تقریباً [illegible] دیا تب [illegible] خلیفہ نے ابو طالب محمد بن ایوب کو وزیر بنایا اور ابن ماکولا کو قاضی مقرر کیا اور اس سال اہل مشرق سے کوئی بھی حج کے لئے نہیں گیا سوائے ایک جماعت کے جو گھوڑوں پر عربوں کے ساتھ گئی اور انہوں نے حج کیا۔

---

(1) [illegible] المنتظم [illegible] الکامل [illegible] العبر [illegible] [illegible] الاشراف المالكية [illegible] [illegible] المختصر [illegible]

حسین بن جعفر کا ذکر۔۔۔ ان کی کنیت ابو علی ہے یہ جلال الدولہ کا وزیر تھا۔ اس کے غلام اور لونڈی نے ایک مشعر پر بغاوت کے وقت ۵۶ سال کی عمر میں اس کو قتل کر دیا۔

عبدالوہاب بن علی کے حالات[1]۔۔۔ ان کا پورا نسب: عبدالوہاب بن علی بن نصر بن احمد بن حسین بن ہارون بن مالک بن طوق۔ یہ ثقہ ظریف تھے ان کی نسبت تغلبی، بغدادی ہے اور یہ مالکیہ کے ائمہ میں سے تھے۔ ان کی بہت سی کتابیں ہیں جن میں سے ایک کتاب التلقین ہے جس کو طلبہ حفظ کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی اصول و فروع میں ان کی کتابیں ہیں۔ یہ بغداد میں ایک عرصہ تک مقیم رہے اور بادرایا اور باکسایا کے قاضی مقرر رہے۔ پھر تنگی معاش کی وجہ سے بغداد سے نکل گئے اور مصر آ گئے۔ مصر میں مغاربہ نے ان کا اعزاز و اکرام کیا اور ان کو بہت سا سونا دیا اور یہ بہت مالدار ہو گئے۔ بغداد کے شوق میں انہوں نے یہ چند اشعار کہے۔

> "میری طرف سے بغداد کو سلام ہو اور میری طرف سے دو گنا سلام کا حق ہے اللہ کی قسم میں اس سے مال کی وجہ سے جدا نہیں ہوا میں اس کے دونوں کناروں کو نہ چھوڑتا ہوں لیکن وہ مجھ پر تنگ ہو گئی اور مالدار لوگ اس میں مہربانی نہیں کرتے تھے۔ وہ ایک دوست کی طرح تھا جس کے قریب ہونے کو میں پسند کرتا تھا اور اس کے اخلاق سے دور ہٹتے جاتے تھے اور مخالفت کرتے تھے"۔

خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ قاضی عبدالوہاب نے ابن مالک سے سماع حدیث کیا اور میں نے ان کی طرف سے لکھا ہے وہ ثقہ تھے اور مالکیہ نے ان سے بڑا فقیہ نہیں دیکھا۔ ابن خلکان نے بیان کیا ہے کہ جب یہ مصر پہنچے تو ان کو بہت سا مال حاصل ہو گیا اور ان کی حالت بہتر ہو گئی۔ ان کو تیزی کا مرض ہو گیا تھا ان کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ وہ نزع میں تھے اور کہتے تھے "لا الہ الا اللہ" راوی کا بیان ہے کہ آپ کے بہت سے عمدہ اشعار ہیں جن میں سے چند یہ ہیں

> "اور سونے والی کو میں نے بوسہ دیا تو وہ بیدار ہو گئی اور کہا کہ آؤ اور چوری کے لئے تلاش کرو۔ میں نے اس سے کہا کہ قاصد میں تم پر فدا ہوں اور انہوں نے آپ کے بارے میں واپسی کے سوا کوئی فیصلہ نہیں کیا اسے لے لو اور تمہاری تلاش سے رک جاؤ اگر تو راضی نہیں ہے تو دوبارہ لے لے اس نے کہا کہ قصاص کے متعلق عقل گواہی دیتی ہے کہ وہ مجرم کے مجرم پر تم سے زیادہ لذیذ ہے۔ پس میرے دائیں ہاتھ نے اس کی کمر کی تھیلی پکڑ لی اور میرے بائیں ہاتھ نے ہار کا درمیانی حصہ ہی کی بات گزار دی۔ اس نے کہا کیا تجھے بتایا نہیں گیا کہ وہ معطل ہے میں نے کہا کیوں نہیں۔ جھوٹ کی درستگی سے بہتر بھی تو کر رہا ہوں گا"۔

اور ابن خلکان نے قاضی عبدالوہاب کے یہ شعر بتائے

> "بغداد اہل دولت کے لئے اچھا گھر ہے اور فقیر کے لئے تنگی کا گھر میں حیران ہو کر اس کی گلیوں میں چلتا رہا گویا کہ میں بے دین کے گھر میں مصحف ہوں"۔

---

[1] تاریخ بغداد [illegible] ترتیب المدارک [illegible] وفیات الاعیان [illegible] الاعلام [illegible] طبقات الشیرازی [illegible] الوافی بالوفیات [illegible] الکامل فی التاریخ [illegible] کشف الظنون [illegible] النجوم الزاہرۃ [illegible] حسن المحاضرۃ [illegible] شذرات الذہب [illegible] الدیباج المذہب [illegible]

۴۲۳ھ کے واقعات

اس سال محرم الحرام کی پانچویں شب پچھلے وقت بہت شدید آندھی کی وجہ سے اہل بغداد سخت خوفزدہ تھے۔ بڑی بجلی بار بار چمکی اور اصوات کثرت سے ہونے لگیں۔ عاشوراء کے دن روافض نے اپنی بدعتوں کو دوبارہ زندہ کیا، بہت کثرت سے بین کیا اور ان کے جلوسوں سے راستے اور بازار بھر گئے۔

اس سال صفر میں لوگوں نے بارش طلب کرنے کے لئے دعا مانگنے کا ارادہ کیا لیکن بغداد کے باشندوں کی کثرت کے باوجود صرف تھوڑے لوگ نکلے۔

اس سال فوج اور جلال الدولہ کے درمیان جھگڑا ہو گیا اور اس نے بغداد سے جلاوطن ہونے پر اتفاق کیا اور اپنی بہت سی لونڈیوں کو واپس کر دیا اور ان کو اپنے ہمراہ رکھ لیا اور ربیع الاول میں سوموار کی رات بغداد سے نکلا اس کے مملوکوں میں سے تھوڑے ہی ساتھ تھے کہ وہ ان کے پاس آ جائے اور جب وہ آئے تو حالات بگڑ گئے ضعیف اور بے دین لوگوں میں سے کوئی باقی نہ رہا اور انہوں نے جلال الدولہ کے گھر اور ذخیرہ کو لوٹ لیا اور اس کا خطبہ موقوف ہو گیا۔ اور ابو کالیجار کے وزیر نے اس کو بغداد آنے کا مشورہ دیا اور اس نے وزیر کی بات مان لی۔ پھر آوارہ اور بدمعاش لوگوں کی کثرت ہو گئی اور مصادرات سنگین ہو گئے اور شہر میں قتل و غارت شروع ہو گئے۔ اور جلال الدولہ معاشی طور پر بدحال ہو گیا یہاں تک کہ اس کو اپنے کپڑے بازار میں فروخت کرنے پڑے۔ اور ابو کالیجار ترکوں سے بدگمان ہو گیا اور ان سے وہ مال کی بھاری مقدار طلب کرنے لگا جس کی ان کے لئے گنجائش نہ تھی۔ جب جدائی لمبی ہو گئی تو ترکوں نے جلال الدولہ سے خط و کتابت کی اور اس سے معذرت کرنے لگے اور انہوں نے شہر میں اس کی حکومت کے مطابق اس کا خطبہ دیا اور خلیفہ نے ملک ابو کالیجار کی طرف قاصد بھیجے۔ خلیفہ نے ترکوں کو ابو کالیجار کی طرف بھیجا جن میں قاضی ابو الحسن ماوردی بھی شامل تھے۔ انہوں نے اس سے وحشت محسوس کرتے ہوئے سلام کیا اور اس نے یہ عظیم ہو ... اور قضاۃ سے کہا کہ اس کو سلطان معظم اور ملک الامم کا لقب دیا جائے۔ ماوردی نے کہا: یہ ممکن نہیں ہے کیونکہ سلطان معظم تو خلیفہ ہیں اسی طرح مالک الامم بھی خلیفہ ہیں۔ پھر انہوں نے اس کو ملک الدولہ کا لقب دینے پر اتفاق کیا اور اس نے ماوردی کے ساتھ تحائف روانہ کیے جن میں ایک کروڑ سابوری دینار اور چند ہزار دینار اور تحائف شامل تھے۔ لشکر نے جب خلیفہ سے یہ مطالبہ کیا کہ خلیفہ کے پاس ان کی ... تو وہ مشکل ہو گیا پس انہوں نے اس کا خطبہ بند کرنے کا قصد کر لیا اور جمعہ پڑھا گیا پھر اگلے جمعے اس کا خطبہ پڑھا گیا اور شہر میں فتنہ بڑھ گیا اور آوارہ لوگوں کی کثرت ہو گئی۔

اس کے بعد اس سال ربیع الآخر میں خوف بڑھ گیا اور ... قریب ہو گئے ... جلال الدولہ نے قسم کھائی اور کہا کہ وہ سچائی اور نیک شہرت کو پسند کرتا ہے پھر ... جلال الدولہ اور اس کے بیٹے ... میں جھگڑا ہو گیا پھر اس نے خلیفہ سے معذرت کی اور دونوں نے ... پر مصالحت کر لی۔ اور جب تک بغداد میں ... بہت ... ہو گئے اور اس سال اہل عراق میں سے کسی نے حج نہیں کیا۔

اس سال بلاد ہند، غزنہ، خراسان، جرجان، رے اور اصبہان میں عظیم وبا پھیلی جس سے تھوڑی سی مدت میں چالیس ہزار افراد ہلاک ہو گئے۔ موصل میں ... اور بغداد ... میں چیچک پھیلی۔ یہ وبا ... جس سے کوئی گھر نہیں بچا، اور یہ بیماری جون، جولائی، اگست، ستمبر، اکتوبر اور نومبر میں جاری رہی اور گرمیوں میں زیادتی ہوتی گئی۔

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے منتظم میں لکھا ہے کہ اس سال اہل اصبہان میں سے ایک شخص نے خواب میں کسی پکارنے والے کو دیکھا جو بلند آواز سے پکار رہا تھا کہ اے اہل اصبہان خاموشی، گویائی، خاموشی، گویائی۔ وہ شخص خوفزدہ ہو کر بیدار ہو گیا اور کسی شخص کو اس خواب کی تعبیر کا پتہ نہ چلا حتیٰ کہ ایک شخص نے ... یہ شعر پڑھا اور اہل اصبہان سے کہا کہ ... ہو کیونکہ ابو العتاہیہ کے شعر میں ہے۔

...... زمانے نے ان سے ... خاموشی ... پھر جب بولا تو انہیں خون کے آنسو رلایا

پس تھوڑی ہی مدت گزری تھی کہ سلطان مسعود ... آیا اور اس نے بہت سے لوگوں کو قتل کیا ... یہاں تک کہ ... میں لوگوں کو قتل کیا ... اور ... اس نے ان کی سلطنت پر قبضہ کر لیا اور ... ہاتھ ... پہنچ ...

سے نجات حاصل کر لی۔

اس سال بادشاہ ماہر ترکی کا بادشاہ قدر خان فوت ہو گیا۔

روح بن محمد بن احمد کا ذکر[1] ... ان کی کنیت ابو زرعہ ہے اور نسبت رازی ہے۔ خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے ایک جماعت سے سماع حدیث کیا اور یہ ہمارے پاس حج کرنے آئے تھے میں نے ان کے لئے احادیث لکھیں اور یہ سچے اور فاضل ادیب تھے۔ یہ شافعی مذہب کے مطابق فتویٰ دیتے تھے اور اصبہان کے قاضی مقرر ہوئے اور انہوں نے بیان کیا ہے کہ مجھے یہ خبر پہنچی کہ وہ کرخ میں ۴۲۳ھ میں فوت ہوئے۔

علی بن محمد بن حسن کا ذکر ... ان کی نسبت حربی ہے اور یہ "نجمی" کے نام سے مشہور تھے یہ حافظ شاعر اور مشکلم اور فقہ شافعی کے فقیہ تھے۔ برقانی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ وہ ہر چیز میں کامل تھے لیکن جدباز تھے اور انہوں نے ایک جماعت سے سماع حدیث کیا اور ان کے اشعار میں سے چند اشعار یہ ہیں۔

"جب کمینوں اور گھٹیا لوگوں کے ہاتھ تجھے پیاسا رکھیں تو میری اور میرا یہ ہے تجھے قناعت کافی ہو گی۔ تو ایسا شخص بن جا جس کا پاؤں زمین پر ہو اور خیالات ثریا میں ہوں۔ صاحب نعمت کی سخاوت کا انکاری ہو تو دیکھے گا کہ جو کچھ اس کے ہاتھ میں ہے وہ اس کا انکاری ہے بے شک زندگی کے پانی کا بہاؤ عزت و آبرو کے پانی بہانے سے کمتر ہے۔"

محمد بن طیب کا ذکر ... ان کی کنیت ابو بکر صباغ ہے۔ انہوں نے نجاد اور ابو بکر شافعی سے حدیث پڑھی یہ سچے اور راستباز تھے۔ خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ انہوں نے نو سو عورتوں سے نکاح کیا اور ۹۵ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ [illegible]

علی بن ہلال کا ذکر ... یہ مشہور کاتب تھے۔ ابن خلکان کا بیان ہے کہ یہ اس سال فوت ہوئے اور بعض نے کہا کہ ۴۱۳ھ میں فوت ہوئے جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

۴۲۴ھ کے واقعات

اس سال آوارہ اور بدمعاش لوگوں کی وجہ سے حالات بہت خراب ہو گئے اور ان کا معاملہ بڑھتا چلا گیا اور انہوں نے بہت سی اجرتیں مقرر کیں اور ان کے لیڈر برجمی کی حکومت مضبوط ہو گئی اور اس نے [illegible] کے پولیس کے سردار کو قتل کر دیا۔ [illegible] لوگوں نے اپنے گھروں کی حفاظت کی [illegible] اور ان کی وجہ سے مصیبت بہت بڑھ گئی۔ برجمی کا یہ حال تھا کہ وہ کسی عورت کو تکلیف نہیں دیتا تھا اور نہ اس سے کچھ لیتا تھا [illegible] اور یہ اس قول کا مصداق ہے۔

"تم سے [illegible] ہو جائے۔"

اس سال جلال الدولہ نے بصرہ پر قبضہ کر لیا اور اپنے بیٹے عزیز کو بصرہ کی طرف بھیجا اور اس نے بصرہ میں اپنے باپ کا خطبہ قائم کیا اس سال اور اس کے بعد والے سال میں ابو کالیجار کا خطبہ ختم ہو گیا اور وہاں سے اس کے بیٹے کو نکال دیا اور ترکوں نے ملک جلال الدولہ کے ساتھ بغاوت کی [illegible] اس کے گھر سے نکال دیا [illegible] اس کی بیوی [illegible]

---

[1] [illegible] طبقات [illegible] الصلاح [illegible] طبقات السبکی [illegible]

[illegible]

شریف مرتضیٰ کے گھر چلا گیا اور رات وہیں گزاری پھر ترکوں نے اس سے مصالحت کر لی اور اس کے لئے اطاعت اور فرمانبرداری کی قسم کھائی اور اسے اس کے گھر واپس لوٹا دیا۔ آمد و رفت بند ہو گئی، بدمعاش لوگوں کی کثرت ہو گئی اور انہوں نے لوگوں پر بہت زیادتی کی۔ اس سال بھی شہروں میں تنازعات کی وجہ سے اہل عراق اور خراسان سے کوئی شخص حج کے لئے نہیں گیا۔

احمد بن حسین بن احمد کے حالات۔۔۔۔ ان کی کنیت ابوالحسین واعظ ہے جو کہتے تھے اور صوفیاء کے طریقے پر گفتگو کرتے تھے بعض ائمہ نے ان کے بارے میں کلام کیا ہے اور ان کی طرف کذب کی نسبت کی ہے۔ یہ اس سال ۹۲ سال کی عمر میں فوت ہوئے اور باب حرب کے قبرستان میں ان کو دفن کیا گیا۔

۴۲۵ھ کے واقعات

اس سال سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ نے بلاد ہند میں علم جہاد بلند کیا اور بہت سے قلعوں کو فتح کیا۔ اس نے ایک مضبوط قلعے کا محاصرہ کیا تو ایک بوڑھی جادوگرنی قلعہ سے باہر نکلی اس نے ایک جھاڑو پکڑی ہوئی تھی، اس نے اس کو پانی میں بھگو کر مسلمانوں کے لشکر کی طرف چھڑک دیا۔ سلطان محمود غزنوی اس رات شدید بیمار ہو گئے اور انہوں نے اس قلعے سے کوچ کیا۔ جب وہ اس قلعے سے کافی دور ہو گئے تو مکمل طور پر صحت یاب ہو گئے اور صحیح سلامت غزنہ واپس لوٹ آئے۔

اس سال بساسیری کو بغداد کی مشرقی جانب کی حفاظت پر مامور کیا گیا کیونکہ آوارہ لوگوں نے حالات خراب کر دیئے تھے اور اسی سال شاہان بن سیف الدولہ اپنے باپ کے فوت ہونے کے بعد حکمران مقرر کیا گیا اور وہ اپنے چچا قرواش کے پاس گیا اس نے اسے قائم رکھا اور معاملات ٹھیک ہو گئے۔

اس سال شاہ روم ارمانوس ہلاک ہو گیا اور اس کی جگہ ایک شخص حکمران بنا جو شاہی خاندان سے نہیں تھا کسی وقت وہ صراف تھا البتہ وہ شاہ قسطنطین کی نسل سے تھا۔ اس سال مصر اور شام میں بہت زیادہ زلزلے آئے اور انہوں نے بہت سی چیزوں کو منہدم کر دیا اور بہت سے لوگ ملبے کے نیچے آ کر مر گئے اور رملہ کا ایک تہائی حصہ گر گیا اور اس کی جامع مسجد ریزہ ریزہ ہو گئی اور اس کے باشندے بھاگتے ہوئے باہر نکل گئے اور آٹھ دن اس کے باہر قیام کیا۔ پھر جب حالات بہتر ہو گئے تو وہ واپس آ گئے اور بیت المقدس کی دیوار کا کچھ حصہ گر پڑا اور حضرت داؤد علیہ السلام کے محراب کا بہت بڑا حصہ گر گیا اور حضرت ابراہیم کی مسجد کا ایک ٹکڑا بھی گر گیا۔ بیت جبرین کا مینار اور عسقلان کا مینارہ اور غزہ کے مینارے کی چوٹی گر پڑی اور نابلس کی آدھی عمارت گر پڑی اور بارزاد کی بستی اس کے باشندوں اور جانوروں سمیت زمین میں دھنس گئی اور اسی طرح بہت سی بستیوں کا حال ہوا۔

بلاد افریقیہ میں بہت اموات ہو گئیں اور نصیبین میں کالی آندھی چلی جس نے توت والے درختوں اور باغوں کے درختوں کو اکھیڑ دیا پھر وہ چونے اور پتھر سے مضبوط بنا ہوا محل بھی گر گیا ہوا نے اس کے باشندوں کو پھینک دیا اور وہ ہلاک ہو گئے پھر اس کے ساتھ ہتھیلیوں، بازوؤں اور انگلیوں کی مقدار بارش ہوئی اور سمندر تین میل تک پیچھے ہٹ گیا اور لوگ مچھلیوں کے پیچھے بھاگے تو سمندر ان پر لوٹ آیا اور وہ سب کے سب غرق ہو گئے۔

عراق میں بہت کثرت سے اموات ہوئیں یہاں تک کہ جس گھر میں تمام افراد مر چکے تھے اس گھر کا دروازہ بند کر دیا گیا اور اس سے زیادہ اموات بغداد میں ہوئیں ذوالحجہ کے مہینے میں بغداد کے ستر ہزار اشخاص مر گئے اور اسی سال روافض اور اہل سنت کے درمیان جنگ ہوئی یہاں تک تیر چلنے لگے اور لوگوں نے میان استعمال کئے اور چھتوں کے ساتھ جنگ ہوئی اور روافض اہل سنت کے آدمیوں کے گھیرے میں تھے۔ ان لوگوں نے کرخ کے باشندوں کو دجلہ سے پانی پر آنے سے روکا اور وہ تنگ ہو گئے۔ اس دن کی ہوا نے ان کے اعلیٰ حاکم کو قتل کر دیا اور اس سال بھی عراق سے اہل خراسان میں سے کوئی حج کے لئے نہیں گیا۔

احمد بن محمد بن احمد بن غالب کے احوال[1] ۔۔۔ ان کی کنیت ابو بکر ہے "برقانی" کے نام سے مشہور تھے اور ۳۳۶ھ میں پیدا ہوئے اور احادیث کا سماع کثرت سے کیا اور تحصیل علم حدیث کے لئے شہروں کا سفر کیا اور بہت زیادہ کتابیں لکھیں آپ قرآن و حدیث، فقہ اور نحو کے عالم تھے حدیث میں آپ کی بہترین اور نافع تصنیفات ہیں۔

ازہری کا بیان ہے کہ جب برقانی فوت ہوئے تو سب سے جو مجھ کو چلا گیا اور میں نے ان سے بڑا ثبت کسی کو نہیں دیکھا۔ اور کسی کا قول ہے کہ حدیث کا علم رکھنے والوں میں نے آپ سے بڑا عابد نہیں دیکھا۔ یکم رجب جمعرات کے دن آپ کی وفات ہوئی اور ابو علی بن ابی موسیٰ ہاشمی نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور جامع منصور میں جو کے قبرستان میں آپ کو دفن کیا گیا۔ السمعانی کہتے ہیں آپ سے کئی اشعار بیان کئے گئے ہیں۔

> "میں حدیث کی کتابوں سے اپنے دل کو بہلاتا ہوں اور میں اس سے عمدہ وعدہ کرتا ہوں اور اپنی ذات کو اس کی تصنیف و تخریج میں ہمیشہ مشغول رکھتا ہوں۔ اور میں حدیث کو اگر تیار کرتا ہوں تو اس کی سند کے متعلق تصنیف کرتا ہوں۔ پس امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے جو کچھ جمع فرمایا ہے پوری کوشش اور محنت سے تصنیف کی ہے اور اس میں امام بخاری کی پیروی کی ہے۔ امام مسلم اپنی تصنیف مسلم کی وجہ سے مخلوق کی زینت اور مخلوق کے راہنما ہیں۔ اور میرا امام مسلم سے بھی تعلق ہے کیونکہ میں نے آپ کو مقصود حاصل کرنے والا پایا ہے کیونکہ امام مسلم نے صرف احادیث کو جمع فرمایا ہے تراجم وغیرہ کا اہتمام نہیں کیا اور میں سرور کائنات محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود کی کثرت کی وجہ سے ثواب کا امیدوار ہوں۔"

احمد بن محمد بن عبدالرحمن بن سعید کے حالات ۔۔۔ ان کی کنیت ابو العباس اور نسبت ابیوردی ہے۔ یہ شافعی کے ائمہ میں سے اور ابو حامد اسفرائنی کے شاگردوں میں سے ہیں۔ جامع المنصور میں فتاویٰ کے لئے آپ کا حلقہ ہوتا تھا۔ اور حریم کے قاضی بھی رہے تھے انہوں نے ابن اکفانی کی نیابت میں بغداد کی حکومت سنبھالی۔ اور احادیث کا سماع بھی کیا۔ آپ بڑے متقی، خوبصورت، روشن چہرے والے، فصیح اللسان اور کثرت سے روزے رکھنے والے اور اپنی مفلسی کو چھپانے والے تھے۔ اور بہت اچھے اشعار کہتے تھے آپ اس آیت "يحسبهم الجاهل اغنياء من التعفف. تعرفهم بسيماهم لا يسئلون الناس الحافا" کے مصداق تھے۔

جمادی الاخریٰ میں آپ کی وفات ہوئی اور باب حرب کے قبرستان میں آپ کو دفن کیا گیا۔

ابو علی بندنیجی کا ذکر ۔۔۔ ان کا نام حسن بن عبداللہ بن یحییٰ ہے اور کنیت ابو علی اور نسبت بندنیجی ہے جو شافعی کے ائمہ میں سے تھے اور ابو حامد اسفرائنی کے شاگرد تھے۔ ابو حامد کے شاگردوں میں ان سے زیادہ حفظ کسی کو نہیں تھا۔ انہوں نے فقہ کا علم حاصل کیا اور بندنیج کی طرف واپس بغداد سے چلے گئے۔ آپ بڑے دیندار اور متقی تھے۔ اسی سال جمادی الاخریٰ میں آپ کی وفات ہوئی۔

عبدالوہاب بن عبدالعزیز کا ذکر ۔۔۔ ان کی کنیت ابو الفرج اور نسبت تمیمی ہے۔ یہ حنبلی فقیہ اور واعظ تھے انہوں نے اپنی اسناد سے مسلسل حدیث علی "حنان منان" روایت کی ہے جو ان کی طرف منسوب ہوا ہے حنان وہ ہے جو سوال سے پہلے ہی عطا کرے اور منان وہ ہے جو احسان کرے۔ ان کی وفات ربیع الاول میں ہوئی اور امام احمد بن حنبل کے قبرستان میں دفن ہوئے۔

قرواش بن مقلد کے احوال ۔۔۔ یہ عقیلی معتمد الدولہ کے فرزند ہیں ان کی کنیت ابو منیع ہے انہوں نے اپنے ۔۔۔ کی

---

[1] الانساب: ۲/۱۵۸، ۱۵۹، تاریخ بغداد: ۴/۳۷۳، ۳۷۶، تاریخ دمشق: ۲/ق ۱/۴۱۳، تذکرۃ الحفاظ: ۱۰۷۴، دول الاسلام: ۱/۲۵۴، شذرات الذهب: ۳/۲۲۸، طبقات الاسنوی: ۱/۲۲۲، ۲۲۳، طبقات ابن الصلاح ورقة ۵۹، طبقات الحفاظ: ۴۱۸، طبقات السبکی: ۴/۴۷، طبقات الشیرازی: ۱۲۷، العبر: ۳/۱۵۶، عیون التواریخ: ۱۲/۲۱۹، اللباب: ۱/۱۴۶، المختصر: ۲/۱۶۰، معجم البلدان: ۱/۳۸۸، الوافی بالوفیات: ۷/۲۳، النجوم الزاهرة: ۴/۲۸۰، هدية العارفين: ۱/۷۴.

حکومت مضبوط تھی۔ انہوں نے اپنے پیچھے پانچ لاکھ دینار چھوڑے۔ ان کے بعد ان کا بیٹا سنان ان کا قائم مقام بنا ہے اس نے اپنے چچا قرواش کے ذریعے قوت حاصل کی اور اس کے معاملات ٹھیک ہو گئے انہوں نے کوئی سال بھر حکومت کی اور اسی سال وفات پائی۔

۴۲۶ھ کے واقعات

اس سال محرم میں بغداد کے اردگرد اعرابیوں نے راہزنی کی کثرت سے وارداتیں کیں یہاں تک کہ عورتوں نے جو زیور پہنا ہوا ہوتا تھا اس کو بھی چھین لیتے تھے۔ اور اگر کسی کو قید کرتے تو اس کے پاس جو کچھ ہوتا وہ لے لیتے اور اس کی جانب کا تاوان وصول کرتے۔ آوارہ لوگوں کی سرگرمیاں بڑھ گئیں اور ان کا شر بڑھ گیا۔ اور محرم کے آخر میں دجلہ میں سیلاب آ گیا اور زمینوں میں دو ہاتھ تک پانی بلند ہو گیا اور بصرہ میں تین دن کے اندر اندر سو مکانات گر گئے۔

اور اس سال شعبان میں مسعود بن محمود کا خط آیا کہ اس نے ہندوستان میں بہت سی فتوحات حاصل کر لی ہیں۔ اور ان میں سے پچاس ہزار کو قتل اور ستر ہزار کو قید کر لیا ہے اور مال غنیمت میں بہت کچھ حاصل ہوا ہے۔

اس سال اہل عراق اور آوارہ لوگوں کے درمیان جنگ ہوئی اور بغداد کی کئی جگہوں میں آگ لگ گئی اور حالات خراب ہو گئے۔

اس سال عراق اور خراسان سے کوئی بھی شخص حج کے لئے نہیں گیا۔

احمد بن کلیب شاعر کے حالات و واقعات ..... یہ عشق میں ہلاک ہونے والوں میں سے ہے۔ علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ احمد بن کلیب جو ایک لڑکے کے عشق میں گرفتار ہو گیا تھا جس کا نام اسلم بن ابی جعد تھا اور بنی خلد سے تعلق رکھتا تھا اور ان میں وزارت بھی تھی یہ بادشاہوں کے وزرا اور دربان تھے۔ اس نے اس لڑکے کے بارے میں اشعار کہے جنہیں لوگوں نے بیان کیا۔

یہ نوجوان اسلم شائع کی مجلس میں تحصیل علم کے لئے جاتا تھا۔ اور جب اسے ان اشعار کا علم ہوا جو ابن کلیب نے اس کے بارے میں کہے تھے تو وہ لوگوں سے شرم محسوس کرنے لگا اور اپنے گھر میں گوشہ نشین ہو گیا اور کسی سے ملاقات نہیں کرتا تھا اور ابن کلیب کا اس کے ساتھ عشق اور بڑھ گیا یہاں تک کہ وہ اس عشق کی وجہ سے سخت بیمار ہو گیا اور لوگ اس کی عیادت کے لئے آنے لگے اور ان کو علم نہ تھا کہ اس کو کیا بیماری ہے اس کی عیادت کرنے والوں میں علماء اور مشائخ بھی تھے انہوں نے اس کے مرض کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ میں کس وجہ سے بیمار ہوں اور میری دوائی کیا ہے اگر اسلم میرے پاس آ کر مجھے ایک نظر دیکھ لے اور میں اس کی طرف ایک نظر دیکھ لوں تو ٹھیک ہو جاؤں گا۔ ان علماء نے اس میں مصلحت سمجھی کہ وہ اسلم کے پاس جائے اور ملاقات پر اس کو آمادہ کرے اگرچہ ملاقات پوشیدہ طور پر ایک بار ہی ہو۔ یہ عالم اسلم پر ملاقات کے لئے زور دیتا رہا یہاں تک کہ وہ ملاقات کے لئے آمادہ ہو گیا۔ وہ دونوں اس کی طرف چل پڑے جب وہ اس کے محلے میں داخل ہوئے تو اس لڑکے نے بزدلی دکھائی اور اس کے پاس جانے سے شرم محسوس کرنے لگا اور اس نے عالم سے کہا کہ میں اس کے پاس نہیں جاؤں گا حالانکہ اس نے مجھے بدنام کیا ہے اور میرے نام کو شہرت دی ہے اور یہ شک اور تہمت کی جگہ ہے اور میں تہمت کی جگہ پر جانا پسند نہیں کرتا۔ اس عالم نے بہت چاہا کہ وہ اس کے پاس چلا جائے لیکن اس نے عالم کی بات نہیں مانی۔ یہاں تک کہ عالم نے اس سے کہا کہ وہ مرنے والا ہے اور جب تو اس کے پاس جائے گا تو زندہ کر دے گا۔ اس نے کہا کہ وہ مر جائے اور میں نہیں جاتا۔ میں ایسی جگہ جاؤں جہاں جانے کی وجہ سے مجھ پر اللہ کا غضب اور ناراضگی ہو۔ اور اس نے اس کے پاس جانے سے انکار کر دیا اور اپنے گھر واپس لوٹ آیا اور وہ شخص ابن کلیب کے پاس گیا اور جو کچھ اسلم نے اس کے ساتھ کیا تھا اس کا تذکرہ کیا اور اس سے پہلے ابن کلیب کا غلام اس کے پاس آیا تھا اور اس نے معشوق کے آنے کی خوشخبری اسے سنائی تھی جس سے وہ بہت خوش ہوا تھا لیکن جب اس کو اس کے واپس لوٹ جانے کا علم ہوا تو اس کی گفتگو تبدیل ہو گئی اور دل مضطرب ہو گیا۔ اور جو شخص ان کے درمیان ملاقات کی کوشش کر رہا تھا اس کو ابن کلیب نے کہا کہ اے ابو عبد اللہ میں جو کچھ کہوں اس کو غور

سے کچھ دریافت کیا، پھر انہوں نے یہ اشعار کہے:

"اے عالم جو بیمار کے لئے راحت کا سبب ہے عیادت میں زیادہ دیر نہ کر اور مریض پر نرمی کر تو تیرا عمل مجھے خالق عزوجل کی رحمت سے
بھی زیادہ مرغوب ہے"۔

اس شخص نے اس سے کہا کہ تو ہلاک ہو، اللہ تعالیٰ سے عافیت نے پایا ہے؟ اس نے کہا جو کچھ تم نے سنا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر وہ شخص اس کے پاس سے چلا گیا اور ابھی گھر کے وسط میں ہی تھا کہ اس نے چیخ ماری اور وہ اسی حالت پر دنیا سے رخصت ہو گیا اور یہ بہت بڑی لغزش اور بڑی سخت مصیبت ہے، اگر انسان اسے بیان نہ کیا جاتا تو ہم اس کا تذکرہ نہ کرتے لیکن اس میں عقلمندوں کے لئے عبرت ہے اور عقلمند صاحب بصیرت لوگوں کے لئے تنبیہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اس کی رحمت اور عافیت کا سوال کریں اور شیطان مردود کے فتنہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگیں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ خاتمہ علی الایمان نصیب فرمائیں بے شک وہ کریم اور سخی ہے۔

حمیدی کا بیان ہے کہ ابو علی بن یاسر نے مجھے یہ اشعار سنائے اور انہوں نے کہا کہ مجھے محمد بن عبدالرحمٰن نے ابن الطیب کے یہ اشعار سنائے تھے۔ اور اس نے اصمعی کی طرف لقب کی کتاب التسبیح صد پڑھی تھی۔

"یہ کتاب التسبیح ہے جس کا ہر حرف خوبصورت اور عمدہ ہے، میں نے اسے شوق سے پڑھا ہے جس کی میں نے اپنے ہاتھ سے تصحیح کی ہے"۔

حسن بن احمد کے حالات[1]...... ان کا پورا نام حسن بن احمد بن ابراہیم بن حسن بن محمد بن شاذان بن حرب بن مہران ہے۔ یہ مشائخ حدیث میں سے ہیں اور انہوں نے کثرت سے احادیث کی ہیں، یہ ثقہ اور قابل اعتماد تھے۔ ایک دن ایک عجمی نوجوان ان کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ ابو علی بن شاذان کے پاس جاؤ اور انہیں میرا سلام کہو اور میری طرف سے بھی ان کو سلام کہو۔ پھر وہ نوجوان واپس چلا گیا اور شیخ نے رونا شروع کر دیا اور کہا کہ مجھے نہیں معلوم کہ میرا کون سا عمل ہے جس کی وجہ سے میں اس کا مستحق ہوا ہوں، البتہ سماع حدیث کرتا ہوں اور جب رسول اللہ ﷺ کا نام مبارک لیا جائے تو ان پر درود بھیجتا ہوں۔ اس خواب کے بعد تین ماہ بعد ان کا انتقال ہو گیا، جس وقت ان کا انتقال ہوا اس وقت ان کی عمر ۸۷ سال تھی اور باب حرب کے قبرستان میں ان کو دفن کیا گیا۔

حسن بن عثمان کا ذکر[2]...... ان کی کنیت ابو عمر ہے، یہ لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتے تھے اور "ابن الفلو" کے نام سے مشہور تھے، انہوں نے ایک جماعت سے احادیث کا سماع کیا۔

---

[1] تاریخ بغداد ۷/۲۷۹، ۲۸۰، تبیین کذب المفتری ۲۴۵، تذکرۃ الحفاظ ۳/۱۰۷۵، العبر [illegible]، دول الاسلام ۱/۲۵۷، شذرات الذہب ۳/۲۲۸، ۲۲۹، طبقات الحنابلہ [illegible]، العبر [illegible]، الکامل فی التاریخ ۹/۴۴۵، المنتظم ۸/۸۶، النجوم الزاہرۃ ۴/۲۸۰۔

[2] تاریخ بغداد [illegible]، حلیۃ الاولیاء [illegible]، تتمۃ المختصر [illegible]، المختصر لابن عساکر [illegible]، تذکرۃ الحفاظ [illegible]، دول الاسلام [illegible]، وجمہرۃ [illegible]، سلم الوصول [illegible]، شذرات الذہب [illegible]، طبقات الاسنوی [illegible]، طبقات المفسرین لابن قاضی شہبۃ [illegible]، طبقات السبکی [illegible]، طبقات المفسرین للداودی [illegible]، طبقات المفسرین للسیوطی [illegible]، العبر [illegible]، غایۃ النہایۃ لابن الجزری [illegible]، کشف الظنون [illegible]، سیر اعلام النبلاء [illegible]، المختصر فی اخبار البشر [illegible]، معجم الادباء [illegible]، النجوم الزاہرۃ [illegible]، ہدیۃ العارفین [illegible]، الوافی بالوفیات [illegible]، وفیات الاعیان [illegible]۔

علامہ ابن جوزی کا بیان ہے کہ یہ لوگوں کو وعظ کہتے تھے اور فصیح اللسان تھے اور آپ میں ظرافت اور فیاضی کی شان تھی۔ آپ لوگوں کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے تھے۔ آپ اشعار بھی کہتے تھے۔ ان کے چند اشعار یہ ہیں۔

> "میں بادشاہ کے پاس اس کے عزت والے گھر میں فقر کے ساتھ داخل ہوا اور میں اپنے ساتھ سواروں اور پیادوں کو نہیں لایا۔ اور میں نے کہا میرے فقر اور اپنی بادشاہت کے درمیان دیکھو۔ صرف اتنا فرق ہے جتنا امیر بننے اور امارت سے معزول ہونے میں فرق ہے"۔

ان کی وفات اس سال ۹۵ سال کی عمر میں ہوئی اور باب حرب کے قبرستان میں امام احمد کے پہلو میں مدفون ہوئے۔

۴۲۷ھ کے واقعات

اس سال محرم الحرام میں نہر عیسیٰ کا وہ پل مکمل ہو گیا جو ٹوٹ چکا تھا اور اس پر اخراجات کی ذمہ داری ابو الحسن قدوری حنفی نے لی تھی۔ اور محرم ہی میں اس کے بعد آوارہ لوگوں کا معاملہ پھر خراب ہو گیا اور انہوں نے گھروں کو لوٹنا شروع کر دیا اور ان کا شر بہت زیادہ بڑھ گیا۔

اس سال مصر کے بادشاہ ظاہر لاعزاز دین اللہ علی بن حاکم فاطمی کا انتقال ہو گیا اور وفات کے وقت اس کی عمر ۳۳ سال تھی۔ اس کے بعد اس کا بیٹا مستنصر اس کا ولی عہد بنا اس وقت اس کی عمر صرف سات سال تھی اور اس کا نام معد اور کنیت ابو تمیم تھی اور حکومتی ذمہ داری اس کے سامنے فوج کے سپہ سالار افضل نے سنبھالی اور اس کا نام بدر بن عبداللہ جمالی تھا۔

خلیفہ ظاہر نے جب ابو القاسم علی بن احمد الجرجرائی کو اپنا وزیر بنایا تھا اس کے دونوں ہاتھ کہنیوں سے کٹے ہوئے تھے۔ اس نے وزارت کا عہدہ ۴۱۸ھ میں سنبھالا تو خلیفہ ظاہر اور اس کے بیٹے کے زمانے میں یہ وزارت کے عہدے پر رہا یہاں تک کہ ۴۳۶ھ میں اس کا انتقال ہو گیا۔ اس نے اپنے وزارت کے زمانے میں عفت اور پاکدامنی کو ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔ اور قاضی ابو عبداللہ قضاعی جو کتاب الشہاب کے مصنف ہیں وہ اس کی طرف سے علامت دیتے تھے اور اس کی علامت "الحمد للہ شکراً لنعمتہ" تھی حاکم نے کسی جنایت کی وجہ سے جو اس سے سرزد ہوئی تھی ۴۰۴ھ میں اس کے ہاتھ کہنیوں سے کاٹ دیے تھے۔ پھر ۴۰۹ھ میں اس کو اس کام پر عامل مقرر کر دیا پھر جب ۲۷ شوال ۴۱۱ھ میں حاکم کا انتقال ہو گیا تو اس کے بعد جرجرائی کے معاملات میں تبدیلی آ گئی یہاں تک کہ ۴۱۸ھ میں وہ وزیر بن گیا۔ ایک شاعر نے اس کی ہجو اور ملامت میں یہ اشعار کہے ہیں

> "اے احمق کرنے والے میری بات غور سے سن اور کہہ اور حماقت اور بے شرمی کو چھوڑ دے۔ کیا تو نے اپنے آپ کو ثقہ لوگوں میں شمار کیا ہے اور جو کچھ تو نے کہا ہے اس میں اپنے آپ کو سچا گمان کرتا ہے کیا امانت اور تقویٰ کی وجہ سے تیرے دونوں ہاتھ کہنیوں سے کاٹے گئے ہیں"۔

احمد بن محمد بن ابراہیم ثعلبی کا تذکرہ[1] ...... ان کو ثعلبی بھی کہا جاتا ہے یہ ان کا لقب بھی ہے اور یہ مفسر نیشاپوری کی نسبت سے مشہور ہیں ان کی تفسیر اور قصص الانبیاء علیہم السلام میں کتاب العرائس ہے اس کے علاوہ بھی ان کی تصانیف ہیں۔

انہوں نے احادیث کا سماع کثرت سے کیا ہے اسی لئے ان کی کتابوں میں بہت سی عجیب و غریب اور بہت زیادہ باتیں ہیں۔ عبدالغافر بن اسماعیل فارسی نے ان کا تذکرہ نیشاپوری کی تاریخ میں کیا ہے اور ان کی تعریف کی ہے اور انہوں نے لکھا ہے کہ یہ صحیح النقل اور قابل اعتماد تھے۔ ان کی وفات ۴۲۷ھ میں ہوئی۔ اور بعض حضرات نے کہا کہ ان کی وفات اس سال ۲۳ محرم بدھ کے دن ہوئی۔ ان کے لئے بہت اچھے خواب دیکھے گئے۔ سمعانی کا بیان ہے کہ نیشاپوری کا ایک جز شعاب حلال تھا۔ ابو اسحاق ثعلبی نے اس کی تفسیر کا علم لیا۔

---

[1] (المنتظم ۸/۹۸-۹۹، شذرات الذهب ۳/۲۳۰-۲۳۱، طبقات المفسرين ۱/۶۵، ۱۹۸، مختصر طبقات المفسرين ۲۷ - نسطلو ۹۹۰، الوافي بالوفيات ۷/۳۰۷)

۴۲۸ھ کے واقعات

اس سال عید ضحیٰ پر [illegible] بن محمد بن علی ترکی کا خطبہ (بغداد) میں دیا گیا اور اس سال کے بعد [illegible] عباسیوں کی سواری اور منادی ہوئی۔ اور اس سال جلال الدولہ اور فوج کے درمیان جدائی ہوگئی اور فوج نے اس کا خطبہ بند کر دیا لیکن پھر انہوں نے دوبارہ خطبہ پڑھنا شروع کر دیا اور [illegible] وزیر بنا اور دوسری طرف جلال الدولہ نے بہت سے ترکوں کو اپنے ساتھ ملا لیا [illegible] میں [illegible] شامل تھے اور بغداد کی غربی جانب سے داخل ہو کر اس پر قبضہ کر لیا پھر [illegible] دونوں نے قاضی القضاۃ کے ہاتھ پر صلح کی۔ اور ابو منصور بن ابو کالیجار نے جلال الدولہ کی بیٹی کے ساتھ پچاس ہزار دینار مہر پر نکاح کیا اور دونوں کے درمیان اتفاق ہوگیا اور اختلافات ختم ہو گئے اور معاملات کا صحیح انتظام ہوگیا۔

اس سال بغداد میں بہت بارش ہوئی اور ژالہ باری کے ساتھ ایک رطل اور دو رطل کے اولے پڑے۔ اس سال شاہ مصر نے [illegible] نہر کی مرمت کے لئے [illegible] بھیجا اور ساتھ ہی پیغام دیا کہ خلیفہ اس کی اجازت دے تب نہر کی مرمت پر اس مال کو خرچ کیا جائے گا تو خلیفہ نے فقہاء کو جمع کیا اور ان سے پوچھا تو فقہاء نے کہا کہ یہ مال مسلمانوں کا ہے [illegible] مسلمانوں کی مصالح میں اس کو خرچ کیا جائے [illegible] مال مسلمانوں کی مصلحت میں خرچ کرنے کی اجازت دے دی۔

اس سال غزوں نے نیشاپور کا محاصرہ کر لیا اور مشرقی جانب [illegible] لوٹ لیا اور [illegible] شہر میں فتنہ و فساد پھیل گیا اور عراق اور خراسان سے کوئی شخص اس سال حج کے لئے نہیں گیا۔

احمد بن محمد قدوری کا ذکر ان کی کنیت ابو الحسین اور نسبت قدوری حنفی بغدادی ہے۔ انہوں نے تھوڑی حدیث روایت کی ہے۔ خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان کی طرف سے لکھا اور وہ ثقہ تھے ان کی وفات کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔ ان کو ان کے گھر [illegible] میں دفن کیا گیا۔

حسن بن شہاب کے احوال ان کی کنیت ابو علی اور نسبت عکبری ہے یہ فقیہ، حنبلی اور شاعر تھے۔ ان کی پیدائش ۳۳۵ھ میں ہوئی۔ [illegible] بن مالک وغیرہ سے انہوں نے حدیث لی۔ برقانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ یہ ثقہ اور امانت دار تھے [illegible] کتابت [illegible] کرتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ [illegible] متنبی کا دیوان تین راتوں میں لکھ کر دو سو درہم میں فروخت کرتے تھے۔

جب یہ فوت ہوئے تو سلطان نے ان کے ترکہ سے [illegible] کے علاوہ ایک ہزار دینار لئے۔ انہوں نے مذہب کے فقہ سیکھنے والوں کے لئے اپنے مال کے تہائی حصہ کی وصیت کی وہ اسے خرچ نہیں کیا۔

لطف اللہ احمد بن عیسیٰ کا ذکر ان کی کنیت ابو الفضل اور نسب ہاشمی ہے۔ انہوں نے [illegible] خطابت [illegible] آپ [illegible] آخر عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔ آپ اپنے حافظے سے [illegible] اشعار بیان کرتے تھے۔ آپ نے اسی سال صفر میں وفات پائی۔

محمد بن احمد کا ذکر ان کا پورا نام محمد بن احمد بن علی بن موسیٰ بن عبد المطلب ہے کنیت ابو الحسن اور نسبت ہاشمی ہے آپ حنبلی فقیہ [illegible] سے تھے۔

: [illegible] ۳/ [illegible] تاریخ بغداد [illegible] المنتظم [illegible] النجوم الزاهرة [illegible] شذرات الذهب ۳/ [illegible] العبر ۳/ [illegible] [illegible] المختصر فی اخبار البشر [illegible] [illegible]

محمد بن حسن کا ذکر ... ان کا پورا نام محمد بن احمد بن احمد بن علی ہے۔ ان کی کنیت ابوالحسن اور نسبت اہوازی ہے آپ ابن ابی علی اصبہانی کے نام سے مشہور تھے۔ ان کی پیدائش ۳۳۵ھ میں ہوئی اور بغداد آئے۔ ابوالحسن تمیمی نے اپنے حدیث کے کچھ اجزاء ان کے لئے تخریج کی اور برقانی نے انہیں آپ سے سنا مگر آپ کا کذب واضح ہو گیا یہاں تک کہ بعض نے آپ کا نام جراب الکذب رکھا۔ آپ بغداد میں سات سال تک رہے پھر اہواز چلے گئے اور اہواز ہی میں آپ کا انتقال ہوا۔

مہیار دیلمی شاعر کے احوال ...... اس کا نام مہیار بن مرزویہ کنیت ابوالحسن ہے۔ یہ "دیلمی" کے نام سے مشہور تھا۔ پہلے یہ مجوسی تھا پھر مسلمان ہو گیا لیکن اسلام قبول کرنے کے بعد اس نے روافض کا طریقہ اختیار کیا اور رافضی کے مذہب کی تائید میں اشعار کہتا تھا اور اشعار میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم وغیرہ کو العیاذ باللہ گالیاں دیتا تھا یہاں تک کہ ابوالقاسم بن برہان نے اس کو کہا "اے مہیار تو جہنم کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے کی طرف منتقل ہو گیا ہے پہلے تو مجوسی تھا پھر مسلمان ہو گیا اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو گالیاں دینا شروع کر دیں۔" اس کا گھر کرخ میں درب رباح کے کوچے میں تھا۔ اس کا ایک مشہور دیوان بھی ہے۔ اور اس کے اچھے اشعار میں سے یہ شعر بھی ہیں:

میں تمہارے بارے میں صبر سے مدد طلب کرتا ہوں حالانکہ وہ مطلوب ہے اور میں تم سے خیر مانگتا ہوں حالانکہ وہ صعب کر لی گئی ہے۔ اور میں تمہارے پاس دل کو تلاش کرتا ہوں جس کو میں نے ضائع کر دیا ہے حالانکہ کوئی چیز ہبہ (گفٹ) کرنے کے بعد واپس نہیں لی جاتی۔ میں تمہاری محبت کی مقدار کو نہیں پہچانتا تھا یہاں تک کہ میں نے جدائی اختیار کی اور بعض جدائیاں انسان کی تادیب کرتی ہیں" اور مہیار کے چند اشعار یہ ہیں:

"اے خیمہ زمین میں اہل نجد اور اونٹوں والوں کی اونٹنی سے ہے کیا عشق سے غافل شخص جانتا ہے کہ عشق میں گرفتار شخص نے کیسے رات گزاری؟ تم تو چلے گئے ہم تمہارے غم میں دل کو تھامے رہے تھے لیکن وہ بے قابو ہو رہے ہوتے تھے"

میں تم سے کوچ کرتے ہوئے تم سے جدا ہو گیا اور انہوں نے دلوں کو پیچھے چھوڑ دیا جو ان کے بارے میں صبر سے آشنا ہونے سے انکاری تھے اور جسم بہت سے میں دوڑتا تھا جب اس کی لڑائی سے فراغت ہو گئی اور میں صرف ایک یاد نما جو جسم تھا باقی رہ گیا تو میں اس کی ... میں نے اس کے پہلو کو اٹھایا اور پہلو کیسے ہو سکتا تھا اس کا کوئی حصہ تو نہ تھا۔

علامہ ابن جوزی کا بیان ہے کہ اس کے کثرت سے اشعار اچھے ہوتے تھے لیکن میں نے صرف یہی بیان کیا ہے۔ اس کی وفات اس سال جمادی الآخر میں ہوئی۔

عبداللہ بن حسن کا ذکر ..... ان کی کنیت ابوالحسن ہے۔ یہ "حاجب" کے نام سے مشہور تھے آپ اہل فضل اہل ادب اور عمدہ اشعار کہتے تھے آپ کے چند اشعار یہ ہیں۔

اے سات ذات جس کی خوشبو میں پروانے پھیلا ہے جب میری ساری مسرت کے اس تمام کو نچوڑ دیتی ہے تو میں پیالہ جیسا لگا ہوں جو نہ زمانے کا مزہ چکھا ہے اور اس کا اعتدال حد چلا جاتا اور فساد ہے گویا وہ ستاروں کے پھول ہیں جو چمک سے فضائے حرکت کرتے ہیں اور کبھی کبھی وہ جب نمایاں ہوتا ہے گویا وہ سونے کا ٹکڑا ہے۔ گویا وہ اون کا ٹکڑا جلنے لگے یا جلا ہوا ٹکڑا ہے۔ وہ جب وہ حرکت کرتا ہے تو جسم میں کستوری کی خوشبو پھیلتی ہے گویا وہ چاندی کا بکھرا ہوا ٹکڑا چمکتا ہوا ہے اور وہ ملاقات میں مسکراتا ہے پھر اگر تو اس کی طرف دیکھے تو وہ تجھے خوش کرے گا۔ میں نے اپنے دل سے عہد لیا کہ میں اس کے حسن کا ... اور شراب زیادہ پینے والوں کو کنٹرول کرنے والا ہے حتیٰ کہ رات شکست خوردہ ہو کر چلی گئی اور صبح چلتے ہوئے آ گئی۔ اور جوانی اور خوشحال زندگی میں ... چھوڑ دیا ... اس کی طرح حساب کرتا ہے پھر جب ... اس کے پاس آ جاتا ہے تو وہ ... ہو جاتا ہے

ابو علی سینا کے حالات و واقعات[1] ... یہ مشہور طبیب اور فلسفی ہیں ان کا نام حسین بن عبداللہ بن سینا رئیس ہے۔ یہ طب میں بہت ماہر تھے۔ ان کے والد اہل بلخ میں سے تھے پھر بعد میں بخارا آ گئے تھے۔ انہوں نے بچپن سے ہی علم دین حاصل کیا۔ قرآن کریم حفظ کیا اور خوب اچھی طرح یاد کیا۔ جب انہوں نے قرآن کریم حفظ کیا تو ان کی عمر دس سال تھی۔ پھر انہوں نے حساب، جبر و مقابلہ، اقلیدس اور مجسطی وغیرہ کا علم حاصل کیا اس کے بعد ابو عبداللہ ناتلی کی تعلیم سے حکمت سیکھی اور اس میں مہارت حاصل کی اور اپنے زمانے کے لوگوں پر فوقیت لے گئے۔ اس کے بعد تحصیل علم کے لئے ان کے پاس آنے لگے اس وقت ان کی عمر ۱۶ سال تھی۔ انہوں نے سامانی بادشاہ امیر نوح بن نصر کا علاج کیا تھا جس پر بادشاہ نے ان کو بہت انعام دیا تھا اور اپنے کتب خانے کا انچارج مقرر کر دیا تھا۔ انہوں اس میں بہت سی عجیب و غریب کتابیں دیکھیں جو دوسرے کتب خانوں میں نہیں تھیں۔

بعض حضرات کا کہنا ہے کہ انہوں نے بعض کتابوں کی اپنی طرف نسبت کر لی حالانکہ وہ ان کی تصانیف نہیں تھیں۔ البتہ ان کی الٰہیات اور طبیعیات پر بہت کتابیں ہیں۔ ابن خلکان کا بیان ہے کہ تقریباً ان کی سو سے زائد تصانیف ہیں جن میں القانون، الشفاء، النجاۃ، الاشارات، سلامان، ابسال، اور حی بن یقظان وغیرہ شامل ہیں۔ آپ اسلام کے فلاسفہ میں سے تھے۔ انہوں نے ایک قصیدہ اپنے بارے میں کہا تھا جس کے چند اشعار یہ ہیں،

> میں بلند مقام سے تیری طرف اترا ہوں اور فاختہ قوت والی ہے وہ ہر عارف کی آنکھ سے چھپی ہوئی ہے، اور اس نے اپنے چہرے سے نقاب ہٹا رکھا ہے۔ میں ناپسندیدگی کے باوجود تیرے پاس آیا ہوں۔ بسا اوقات اس نے تیری جدائی کو ناپسند کیا ہے حالانکہ وہ دردمند ہے۔

ابو علی بن سینا کا ایک اور قصیدہ ہے جس کے چند اشعار یہ ہیں۔

> دن میں ایک مرتبہ کھایا کر اور کھانا ہضم ہونے سے پہلے دوبارہ کھانے سے بچ جس قدر ہو سکے اپنی منی کی حفاظت کر
> اس لئے کہ یہ زندگی کا پانی ہے جو رحموں میں بہایا جاتا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے اس سال رمضان المبارک میں جمعہ کے دن ۵۸ سال کی عمر میں قولنج سے ہمدان میں وفات پائی۔ بعض نے کہا ہے کہ ان کی وفات اصبہان میں ہوئی۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے مقاصد الفلاسفہ میں ان کے کلام کا خلاصہ کیا ہے۔ پھر اپنی مشہور کتاب "تہافت الفلاسفہ" میں بیس مجالس میں ان پر رد کیا ہے اور ان میں سے تین میں ان کی تکفیر کی ہے اور لکھا ہے کہ یہ عالم کے قدیم ہونے، معاد کے عدم کے قائل تھے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کو جزئیات کا علم نہیں اور باقی مجالس میں ان کی بدعات کا تذکرہ کیا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے موت کے وقت کفریہ عقائد سے توبہ کر لی تھی۔ واللہ اعلم۔

---

[1] إغاثة اللهفان [illegible]، مفتاح السعادة [illegible]، أعيان الشيعة [illegible]، تاريخ حكماء الإسلام للبيهقي [illegible]، تاريخ الحكماء للشهرزوري [illegible]، تاريخ مختصر الدول لابن العبري [illegible]، تاريخ فلاسفة الإسلام [illegible]، تاريخ الفلسفة في الإسلام [illegible]، تتمة المختصر [illegible]، تاج التراجم [illegible]، الجواهر [illegible]، الحكماء [illegible]، خزانة الأدب [illegible]، دائرة المعارف الإسلامية [illegible]، دول الإسلام [illegible]، الخريدة [illegible]، روضات الجنات [illegible]، شذرات الذهب [illegible]، الشقائق النعمانية [illegible]، طبقات الشافعية [illegible]، طبقات الفقهاء لطاش كبرى زاده [illegible]، العبر [illegible]، عيون الأنباء في طبقات الأطباء [illegible]، عيون التواريخ [illegible]، الفهرست [illegible]، لسان الميزان [illegible]، الكامل في التاريخ [illegible]، المختصر في أخبار البشر [illegible]، مرآة الجنان [illegible]، [illegible] الإسلام [illegible]، ميزان الاعتدال [illegible]، النجوم الزاهرة [illegible]، هدية العارفين [illegible]، الوافي بالوفيات [illegible]، وفيات الأعيان [illegible]

۴۲۹ھ کے واقعات

اس سال سلاجقہ کی حکومت کی ابتدا ہوئی اور اسی سال رکن الدولہ ابوطالب طغرل بیگ محمد بن میکائیل بن سلجوق نے نیشاپور پر قبضہ کیا اور اس کے تخت شاہی پر بیٹھ گئے اور اپنے بھائی داؤد کو خراسان کی طرف بھیجا اور اس کی بادشاہت پر قبضہ کرلیا اور ملک مسعود بن محمود بن سبکتگین سے اسے چھین لی۔

اس سال مصری فوج نے حلب پر دھاوا بول کر شبل الدولہ نصر بن صالح بن مرداس کو قتل کردیا اور حلب پر قبضہ کرلیا اور اس سال خلیفہ سے جلال الدولہ نے مطالبہ کیا کہ اس کو "ملک الملوک" کا لقب دیا جائے۔ سوال کا یہ مطالبہ اصرار کرنے کے بعد قبول کرلیا گیا اور اس سلسلے میں خلیفہ نے قضاۃ اور فقہاء کو اپنے پاس بلایا اور ان کے ساتھ نصاریٰ اور یہود کے سرداروں کو بھی مجبور کیا گیا اور وہ غیار کے پابند کردیئے گئے۔ اس سال رمضان المبارک میں جلال الدولہ کو خلیفہ کے حکم سے شہنشاہ اعظم اور ملک الملوک کا لقب دیا گیا۔ اور منبروں پر اس کا خطبہ دیا گیا۔ عوام اس سے نفرت کرنے لگے اور خطیبوں کی اینٹوں سے پٹائی کی جس کی وجہ سے فتنہ و فساد برپا ہوگیا۔ خلیفہ نے قضاۃ اور فقہاء سے اس کے متعلق فتویٰ طلب کیا تو ابو عبداللہ الصیمری نے جواز کا فتویٰ دیا کہ ان اسماء (ملک الملوک وغیرہ) میں نیت اور ارادہ کا اعتبار ہوگا۔ اور حق تعالیٰ نے فرمایا "ان اللہ قد بعث لکم طالوت ملکا" اور فرمایا "وکان وراءھم ملک" اور جب زمین میں کئی ملوک (بادشاہ) ہو سکتے ہیں تو ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ بعض بعض پر فوقیت رکھتے ہوں اور بعض بعض سے بڑے ہوں۔ اور اس میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس کی وجہ سے خالق اور مخلوق کی مماثلت لازم آتی ہو۔ قاضی ابوالطیب طبری نے لکھا ہے کہ "ملک الملوک" کا اطلاق کرنا جائز ہے اور اس کا معنی "زمین کے بادشاہوں کا بادشاہ" ہوگا۔ اور جب "کافی الکفاۃ" اور "قاضی القضاۃ" کہا جا سکتا ہے تو "ملک الملوک" کہنا بھی جائز ہے۔ اور جب لفظ سے اس بات کا احتمال ہے کہ اس سے مراد "زمین کے بادشاہ" ہوں تو آپ خالق اور مخلوق میں مماثلت کا شبہ اس سے زائل ہوگیا۔ اور اسی قبیل سے ان کا یہ قول ہے "اللھم اصلح الملک" یہاں کلام کو الملک کی طرف پھیرا جاتا ہے اور مخلوق میں سے جو بادشاہ ہے اس کی اصلاح مراد ہو۔ تمیمی حنبلی نے بھی اسی قسم کی بات لکھی ہے۔ ماوردی رحمۃ اللہ علیہ جو "الحاوی الکبیر" کے مصنف ہیں ان سے بھی یہی نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے اس کی اجازت دی اور ان سے جو مشہور بات ہے جس کو علامہ ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ منصور بن صلاح نے "ادب المفتی" میں نقل کیا ہے کہ وہ اس سے منع کرتے تھے اور اس کے عدم جواز پر مصر رہے باوجودیکہ وہ جلال الدولہ کے قریبی تھے اور اس کے پاس کثرت سے آتے جاتے تھے اور جلال الدولہ کے ہاں ان کا بڑا احترام تھا مگر اس کی مجلس میں آنے سے رک گئے یہاں تک کہ ایک دن جلال الدولہ نے ان کو بلایا جب وہ اس کے پاس آئے تو ان کے چہرے سے خوف جھلک رہا تھا کہ کہیں وہ ان کے ساتھ برے طریقے سے پیش نہ آئے جب انہوں نے جلال الدولہ کا سامنا کیا تو اس نے کہا کہ میں جانتا ہوں کہ آپ کا میرے ساتھ مصاحبت ہونا اور یہاں تمام عمر حاضر رہنے کے باوجود ان لوگوں کی موافقت نہ کرنا جنہوں نے "ملک الملوک" کے لقب کو جائز قرار دیا محض دین اور امر حق کی وجہ سے ہے اور مجھے یقین ہے کہ آپ کے نزدیک حق ہر چیز سے مقدم ہے اور اگر آپ لوگوں میں سے کسی کی طرف میلان کرتے تو مجھے مائل کرتے اور اس بات نے میرے نزدیک آپ کی محبت، قدر اور منزلت کو زیادہ کردیا ہے۔

میں نے کہا کہ قاضی ماوردی نے عدم جواز کا فتویٰ ان احادیث کی وجہ سے دیا جو اس کے بارے میں مروی ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم کو سفیان بن عیینہ نے ابوالزناد کے حوالے سے بیان کیا اور انہوں نے اعرج سے اور اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ "قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے برا شخص وہ ہوگا۔ جس کو "ملک الاملاک" کے نام سے پکارا جائے گا۔ امام احمد کہتے ہیں کہ میں نے ابو عمرو شیبانی سے "اخنع اسم" کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا سب سے ذلیل اور اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے علی بن مدینی سے روایت کیا ہے اور علی بن مدینی نے سفیان بن عیینہ سے روایت کیا ہے۔ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی تخریج امام احمد کی سند سے کی ہے۔ امام احمد نے اس حدیث کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور حضرت ابوہریرہ

رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے برا اور ذلیل شخص وہ ہوگا جس کو ملک الملوک کے نام سے پکارا جائے گا کیونکہ بادشاہت صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے" امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مجھے محمد بن جعفر نے بیان کیا اور محمد بن جعفر و روح نے عوف سے اور عوف نے جلاس سے اور جلاس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اللہ تعالیٰ کا شدید غضب ہوگا اس شخص پر جس نے کسی نبی کو قتل کیا ہوگا اور دوسرا اس شخص پر ہوگا جس نے اپنا نام ملک الملوک رکھا ہوگا۔ اس لئے کہ بادشاہت صرف اللہ کے لئے ہے۔

ثعالبی صاحب یتیمۃ الدہر کے احوال[1] ان کا نام عبدالملک بن محمد بن اسماعیل ہے۔ کنیت ابو منصور اور نسبت ثعالبی اور نیشاپوری ہے۔ یہ لغت کے امام تھے اور بڑے ہوشیار تھے۔ ان کی نظم و نثر اور بلاغت و فصاحت میں تصانیف ہیں۔ ان کی سب سے بڑی کتاب "یتیمۃ الدھر فی محاسن اهل العصر" ہے جس کے بارے میں کسی نے کہا ہے۔

"یتیمۃ الدھر کے شعراء قدیم زمانہ میں بے مثل ہیں۔ وہ مر گئے لیکن ان کے شعر ابھی تک زندہ ہیں اسی لئے اس کا نام یتیمہ رکھا گیا ہے"

ان کا نام ثعالبی اس لئے رکھا گیا ہے کیونکہ وہ رفوگر تھے اور لومڑیوں کے چمڑوں کو سیتے تھے۔ ان کے بہت سے عمدہ اشعار ہیں۔ یہ ۳۵۰ھ میں پیدا ہوئے اور اسی سال یعنی ۴۲۹ھ میں ان کی وفات ہوئی۔

استاذ ابو منصور کا ذکر[2] ...... ان کا نام عبدالقاہر بن طاہر بن محمد ہے۔ بغداد کے رہنے والے تھے اور فقہ شافعی کے امام تھے۔ اصول فقہ میں امامت کا درجہ رکھتے تھے۔ علوم کثیرہ میں ماہر تھے ان میں علم حساب اور علم الفرائض بھی شامل ہے۔ بہت مالدار تھے اور اہل علم پر بہت خرچ کرتے تھے۔ متعدد علوم میں انہوں نے درس دیا اور تصانیف کیں۔ انہوں نے ابو اسحاق اسفرائنی سے علم حاصل کیا اور ان سے ناصر مروزی وغیرہ نے علم پڑھا ہے۔

۴۳۰ھ کے واقعات

اس سال ملک مسعود بن محمود اور ملک طغرل بیگ سلجوقی کے درمیان جنگ ہوئی۔ ملک طغرل بیگ کے ساتھ اس کا بھائی داؤد بھی تھا۔ مسعود نے ان دونوں کو شکست دی اور ان کے بہت سے ساتھیوں کو قتل کر دیا۔ اور اسی سال شبیب بن وثاب نے قائم العباسی کا حران اور رحبہ میں خطبہ دیا اور فاطمی عبیدی کا خطبہ ختم کر دیا۔ اور اسی سال ابو منصور بن جلال الدولہ کو ملک العزیز کا خطاب دیا گیا اور وہ واسط میں مقیم تھے اور یہ وہی ہے جو اپنے والد کے بعد بادشاہ تھا۔ جب انہوں نے نافرمانی سرکشی اور بغاوت کی اور اپنا نام "ملک الاملاک" رکھا تو اللہ تعالیٰ نے ان سے بادشاہت سلب کر لی۔

---

[1] نسمۃ السحر [illegible]، دمیۃ القصر ۲/ ۹۹۱، تتمۃ الیتیمۃ فی محاسن اهل العصر والقسم الرابع المخطوط الثانی [illegible] ۲۹۳، روضات الجنات ۴۲۲، شذرات الذهب ۳/ ۲۴۶، طبقات النحویین واللغویین [illegible]، عیون التواریخ [illegible]، المختصر فی اخبار البشر [illegible]، مرآۃ الجنان ۳/ ۵۳، معاهد التنصیص ۳/ ۲۶۶، مفتاح السعادۃ [illegible]، هدیۃ العارفین ۱/ ۶۲۵، وفیات الاعیان ۳/ ۱۷۸ [illegible]

[2] اسماء الرجال [illegible]، الاکمال [illegible]، ایضاح المکنون [illegible]، تبیین کذب المفتری ۲۵۳، [illegible] المعجم فی محاسن [illegible]، طبقات الاسنوی [illegible]، طبقات ابن الصلاح [illegible]، طبقات ابن قاضی شہبة [illegible]، طبقات السبکی ۵/ ۱۳۶، عیون التواریخ [illegible]، هدیۃ العارفین ۱/ ۶۰۶، وفیات الاعیان ۳/ ۲۰۳

بادشاہت دوسروں میں منتقل ہوگئی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"[2] ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم"

"اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت کو تبدیل نہیں کرتے یہاں تک کہ وہ خود ہی اپنے آپ کو تبدیل کر لیں"۔ (سورۃ الرعد آیت نمبر ۱۱)

اس سال خلیفہ نے قاضی ابو عبداللہ بن ماکولا کو خلعت عطا کی۔ اور اس سال بغداد میں ایک بالشت کی مقدار برف باری ہوئی۔ علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ جمادی الآخر میں بنو سلجوق بلاد خراسان اور بلاد جبل کی بادشاہت کے مالک بن گئے اور اطراف کو تقسیم کر دیا۔ یہ سلجوقیوں کی پہلی بادشاہت تھی اور اس سال عراق اور خراسان سے کوئی بھی حج کے لئے نہیں گیا اور نہ ہی اہل شام اور اہل مصر سے سوائے چند افراد کے کوئی حج کے لئے گیا۔

حافظ ابو نعیم اصبہانی کا ذکر [1] ان کا نام احمد بن عبداللہ بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران ہے۔ اور ان کی کنیت ابو نعیم اور نسبت اصبہانی ہے۔ احادیث کے حافظ اور بہت سی مشہور کتابوں کے مصنف ہیں۔ ان میں سے ایک "حلیۃ الاولیاء" ہے جو بہت جلدوں میں ہے اور آپ کی وسعت روایت، کثرت شیوخ اور مخارج حدیث پر آپ کی بروقت اطلاع پر دلالت کرتی ہے۔ اور ان کی ایک کتاب "معجم الصحابہ" بھی ہے جس کا قلمی نسخہ میرے پاس ہے اور اسی طرح ان کی ایک کتاب "صفۃ الجنۃ و دلائل النبوۃ" بھی ہے۔ طب نبوی میں بھی ان کی ایک کتاب ہے اور اس کے علاوہ بھی ان کی بہت سی مفید تصانیف ہیں۔

خطیب بغدادی کا بیان ہے کہ ابو نعیم مسموع و اجازہ کے ساتھ خلط ملط کر دیتے تھے اور ایک کو دوسرے سے واضح نہیں کرتے تھے۔ عبدالعزیز نخشبی کا بیان ہے کہ ابو نعیم نے مسند حارث بن ابی اسامہ حضرت ابوبکر بن خلاد سے نقل کی جو [illegible] تھی لیکن انہوں نے پوری نقل کی ہے۔

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ انہوں نے کثرت سے احادیث سنیں اور بہت سی کتابیں تصنیف کیں۔ اور عقائد میں یہ اشعری کے مذہب کی طرف بہت زیادہ مائل تھے۔

ابو نعیم کی وفات ان کی وفات ۲۸ محرم ۴۳۰ھ کو ہوئی۔ اس وقت ان کی عمر ۹۴ سال تھی کیونکہ ابن خلکان کے بیان کے مطابق ان کی پیدائش ۳۳۶ھ میں ہوئی تھی۔ ان کی ایک کتاب "تاریخ اصبہان" بھی ہے اور ابو نعیم نے اپنے والد کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ مہران مسلمان ہو گئے تھے اور ان کا ولاء عبداللہ بن معاویہ بن عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب کے لئے تھا۔ اور انہوں نے لکھا ہے کہ "اصبہان" اس کی اصل فارسی میں "شاہان" ہے یعنی لشکروں کے جمع ہونے کی جگہ۔ اور اسکندر نے اس کو آباد کیا تھا۔

حسن بن حفص کا ذکر (ابو الفتوح علوی امیر مکہ حسن بن حسین [illegible]) [illegible] اپنے زمانے کے بڑے عظیم مرتبے کے انسان تھے آپ نے کئی مدرسے تعمیر کروائے اور ان میں [illegible] ان کے لئے مال وقف کیا۔ اس سال آپ کا انتقال ہوا اور آپ کی عمر نوے سال کے قریب تھی۔ رحمہ اللہ۔

حسین بن محمد بن حسن [2] [illegible]

[illegible]

[illegible] محدثین سے بھی احادیث کی سماعت کی، جمادی الاولیٰ میں انتقال ہوا باب حرب میں دفن کیے گئے۔

عبدالملک بن محمد ابن عبداللہ بن محمد بن بشر بن مہران، ابوالقاسم کنیت ہے واعظ تھے ابو [illegible] بن احمد، آجری وغیرہ سے احادیث سنیں، ثقہ صدوق تھے شروع میں حکام کے پاس آتے جاتے تھے پھر اپنی رغبت سے خوف خدا کی وجہ سے جانا چھوڑ دیا، اسی سال ماہ ربیع الثانی میں انتقال ہوا تو [illegible] جامع منصور میں نماز جنازہ پڑھی گئی، جنازہ میں حاضر ہونے والے مجمع کی تعداد بہت زیادہ تھی، ابو طالب مکی کے پہلو میں دفن کیے گئے تو آپ نے خود اس بات کی وصیت کی تھی۔

محمد بن حسین بن خلف ابن الفراء، یہ قاضی ابویعلیٰ حنبلی کے والد تھے، ابن شاہین سے حدیث کی سماعت کی، خطیب نے ان کے بارے میں کہا ہے کہ ان (سے حدیث لینے) میں کوئی حرج نہیں میں نے ان کی اصول (کتب) دیکھے ہیں جن میں ان کا سماع ہے، لیکن یہ خبر ملی ہے کہ انہوں نے مصر میں احادیث بیان کرنے میں [illegible] احادیث لکھنے والوں سے خرید کر ان سے روایت کرنے لگے اعتزال کی طرف مائل تھے بصرہ کے شہر تستر میں انتقال ہوا۔

محمد بن عبداللہ ابوبکر دینوری زاہد تھے [illegible] آپ کی تعریف کیا کرتے تھے بغداد کے حاکم جلال الدولہ آپ کی زیارت کے لیے آیا کرتے تھے ایک دفعہ آپ نے اس سے کہا کہ لوگوں [illegible] اس نے آپ کی خاطر ختم کر دیا۔

جب انتقال ہوا تو اہل بغداد جنازے کے پاس آئے [illegible] نماز جنازہ پڑھی گئی باب حرب میں دفن کیے گئے رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ۔

فضل بن منصور[1] ابو [illegible] کنیت ہے ابن الظریف کے نام سے مشہور تھے ظریف الطبع شاعر تھے آپ کے اشعار میں سے بعض مندرجہ ذیل ہیں۔

[illegible] تمہیں نصیحت کی گئی اور [illegible] مصیبت میں مبتلا نہیں کیا جاتا مگر خیر خواہی کی وجہ سے [illegible] شریف لوگوں [illegible] کیا تم ایسے آدمی سے وفا کی امید رکھتے ہو جس کی طبیعت [illegible] تم اپنے [illegible] کی تعریف کرتے ہو [illegible] رزق سے محروم کیے جاتے ہو [illegible] سے کام لیتے ہو تم [illegible] کی حفاظت [illegible] نہیں دیکھا کسی کو کہ وہ اس میں کامیاب ہو [illegible] اگر میری بات میں تمہیں شک ہے [illegible] کے ذریعے میری تکذیب کرو۔

هبة اللہ بن علی بن جعفر ابوالقاسم بن ماکولا، جلال الدولہ کی وزارت کی، حافظ قرآن تھے اشعار سے اور تاریخ سے واقف تھے اسی سال ماہ جمادی الاولیٰ میں ایک گھر [illegible] ان کا گلا گھونٹ دیا گیا۔

ابو زید دبوسی[2] آپ کے علاوہ بھی بہت سی تصانیف ہیں [illegible] روایت کیا گیا ہے کہ [illegible] ایک فقیہ سے مناظرہ [illegible] آپ

---

[1] [illegible]

[2] الانساب [illegible] الجواهر المضیئة [illegible] سیر اعلام النبلاء [illegible] طبقات [illegible] تاج التراجم [illegible] کشف الظنون [illegible] النجوم الزاهرة ۵/۳۷ [illegible] مفتاح السعادة [illegible] وفیات الاعیان [illegible]

اس کے خلاف کوئی دلیل قائم کرتے ہوئے مسکرا دیا تو اس پر آپ نے یہ شعر پڑھا:

> "کیا بات ہے کہ میں جب بھی اس کے خلاف کوئی حجت قائم کرتا ہوں تو وہ مجھ سے ہنس دیتا ہے حالانکہ اگر عقل مند آدمی کسی چیز
> تنگی کی وجہ سے کبھی ہنستا ہے تو یہ معاملہ بھی بہت ہی قابل تعجب ہے۔"

ابوالحسن علی بن ابراہیم بن سعید بن یوسف الحوفی النحوی۔۔۔ انہوں نے نحو میں ایک بڑی کتاب لکھی ہے۔ اعراب القرآن دس جلدوں میں اور تفسیر القرآن بھی ان کی تصنیف ہے۔ عربی لغات و آداب کے امام تھے اور ان کی تصانیف بہت ہیں کہ لوگ ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ابن خلکان نے کہا ہے کہ حوفی مصر کے اطراف شرقیہ کی طرف منسوب ہے اور اس کا قصبہ شبرا مشہور ہے۔ [illegible] کا نام حوف ہے اور اس میں سے ایک حوفی ہے اور یہ شرقیہ مذکورہ میں سے ہو کر نکلا ہوا [illegible] ہے۔

۴۳۰ھ کے حالات

اس سال دجلہ کا پانی زیادہ ہو کر [illegible] تک آ گیا اور ان کو بہت تکلیف پہنچی اور اسی سال [illegible] میں ان سے بہت سے لوگ مارے گئے اور بہت سے فتنے پیدا ہو گئے۔ [illegible] ترکوں نے بہت سے [illegible] چیز محترم نہیں رہی۔ [illegible] ان سے باتیں کرنے لگی۔

اسی سال ملک ابو طاہر نے مقبرہ حضرت امام حسین کی زیارت کی۔ اس کے علاوہ وہ بغیر جوتی کے ننگے پاؤں پیدل گئے تھے۔

اہل عراق میں سے کسی نے اس سال حج نہیں کیا۔

حوفی ۔۔۔ اعراب القرآن کے مصنف[1] ۔۔۔ اسی سال بادشاہ نے اپنے [illegible]

اس سال جن عظیم لوگوں کا انتقال ہوا ان کا ذکر۔

اسماعیل بن احمد ۔۔۔ ابن عبد اللہ ابو عبد الرحمٰن الحیری نیشاپوری کے رہنے والے [illegible] اپنے زمانے کے افضل لوگوں میں سے تھے۔ آپ ۴۲۳ھ میں حج کرتے ہوئے بغداد آئے۔ خطیب بغدادی نے تین مجلسوں میں آپ سے [illegible] آپ نے [illegible] کشمیہنی [illegible] فربری [illegible] صحیح بخاری [illegible] آپ کا اسی سال انتقال ہوا اور عمر [illegible] سال سے زیادہ تھی۔

بشری الفاتنی[2] ۔۔۔ آپ کا نام بشری بن مسیس [illegible] روم کے قیدیوں میں سے تھے [illegible] آپ کو ادب سکھایا اور مشائخ کی ایک جماعت سے حدیث کی سماعت کی۔ خطیب بغدادی نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں اور آپ سے

---

[1] انباه الرواة: ۲/۲۱۹، الانساب: ۴/۲۸۲، بغية الوعاة: ۲/۱۴۰، تلخيص ابن مكتوم: ۱۲۳، حسن المحاضرة: ۱/۳۳۲، شذرات الذهب: ۳/۲۴۷، طبقات المفسرين للسيوطي: ۲۵، طبقات المفسرين للداوودي: ۱/۳۸۸، طبقات النحاة لابن قاضي شهبة: ۲/۱۳۲، العبر: [illegible]، اللباب: ۱/۳۴۲، [illegible]، معجم الأدباء: [illegible]، معجم البلدان: [illegible]، مفتاح السعادة: ۱/۴۰۸، هدية العارفين: ۱/۶۸۵

[2] [illegible]، الأنساب: [illegible]، تاريخ بغداد: [illegible]، [illegible]، المنتظم: [illegible]، الوافي بالوفيات: [illegible]

[illegible]

[illegible]

آغاز ۳۳۲ھ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

چنانچہ محمود لشکر لے کر ان کی طرف چلا اور ان سے قتال کیا اور انہیں شکست دے کر قید کر دیا اپنے چچا محمد اور ان کے بیٹے احمد اور اپنے تمام چچا زاد بھائیوں کو قتل کر دیا عبدالرحمن اور دوسرے امراء کو چھوڑ دیا وہاں ایک بستی تعمیر کی جس کا نام فتح آباد رکھا پھر غزنی کی طرف کوچ کیا شعبان میں غزنہ پہنچا اور اپنے دادا محمود کی طرح عدل و انصاف قائم کیا لوگ اس کے مطیع و فرمانبردار ہو گئے اطراف کے بادشاہوں نے بھی اطاعت قبول کی بعض اس نے اپنے آپ ہی ہاتھوں ہلاک کیے اور یہ بھی سلاطین کی سعادت کا ایک حصہ ہے۔

اسی سال حماد کی اولاد نے افریقہ کے شہران و لیس پر حملہ کیا چنانچہ بادیس نے ان کی طرف کوچ کیا اور تقریباً دو سال تک ان کا محاصرہ کیے رکھا اس سال بارش نہ ہونے کی وجہ سے افریقہ میں سخت قحط سالی ہوئی اور بغداد میں کرخ اور باب البصرہ کے سنیوں اور روافض میں سخت جنگ ہوئی اور بغداد میں فریقین کے لوگ قتل کیے گئے اہل عراق اور اہل خراسان میں سے کسی نے حج نہیں کیا اس سال جن لوگوں کا انتقال ہوا ان کا تذکرہ۔

محمد بن حسین ابن الفضل بن عباس ابو یعلی ہیں بصرہ کے رہنے والے تھے صوفی تھے پہلی مرتبہ ... بغداد آئے اور وہاں ابو بکر بن ابی حدید دمشقی اور ابو الحسین بن جمیع غسانی کی روایت سے احادیث بیان کیں ثقہ صدوق تھے اچھے اشعار کہتے تھے۔

آغاز ۴۲۳ ہجری

اس سال طغرل بیگ جرجان و طبرستان کا بادشاہ ہوا پھر نوشیر منصور نیشاپور لوٹا اسی سن میں عمید الدولہ بن جلال الدولہ ابو جعفر کا انتقال ہوا جو اپنے باپ کی وفات کے بعد دس دن رہا اس کے دونوں بھائی ابو کالیجار اور ... میں اختلاف ہوا اسی سال ابو کالیجار نے عمران ... کو گرفتار کر کے اس کو قتل کیا اسی سال ترکوں نے بغداد میں خلیفہ کے گھر کی وجہ سے پریشان ہوئے اسی سال ... کا پل نہر عیسیٰ پر گرا ... جس کی وجہ ... تھا اسی سال بغداد کا ایک شخص جو تیس کا ... آیا اور اس نے بتایا کہ وہ وہاں کے بڑے لوگوں میں سے ہے ... عدل ... آیا اس نے قیمتی طعام کا انتظام کیا اس نے بتایا کہ وہ ترک اور ... کی اولاد میں ہے اور ترک کے ... ان کے شہروں میں بچے ہیں اس نے ... رات ان کے پاس چھ گھنٹوں کے ہوتے ہیں ... ان کی ... اسی سال اعتقاد قادری کو خلیفہ قادر نے جمع کیا ... علماء و صوفیاء کے خطوط لئے گئے کہ یہ مسلمانوں کا اعتقاد ہے جو اس کی مخالفت کرے وہ کافر و فاسق ہے سب سے پہلے اس پر شیخ ابو الحسن علی بن محمد قزوینی نے لکھا ان کے بعد دوسرے علماء نے لکھا شیخ ابو الفرج ابن جوزی نے پورا اعتقاد اپنی کتاب میں تفصیل سے ذکر کیا ہے اس میں سلف کے معتقدات کا ایک اچھا مجموعہ ہے۔

بہرام بن مافنہ ... ابو منصور ابو کالیجار کا وزیر تھا نہایت عفیف پاکدامن عادل تھا فیروز آباد میں کتابوں کا ایک ذخیرہ وقف کیا جو سات ہزار جلدوں پر مشتمل تھا ان میں سے چار ہزار اوراق ابو علی اور ابو عبداللہ بن مقلہ کے خط کے تھے۔

محمد بن جعفر بن حسین ... سے معروف تھے خطیب بغدادی فرماتے ہیں کہ ... ان سے ملاقات کی اور ان سے ... بہت اچھے اشعار کہتے تھے ان کے اشعار میں سے بعض درج ذیل ہیں۔

... کا ... بیٹھے ... رہنے کی وجہ سے ... کہتے ہیں کہ میں نے اس کی ... پوچھا ... ہے ... اس کی ... نہیں ہے اور اس نے ... کے بدلے میں اپنی موت ... نہیں ہے۔

مسعود الملقب بن مالک محمود[1] بن ملک سبکتگین، غزنہ کے حکمران تھے اور ان کے حکمران کے بیٹے تھے چچازاد بھائی محمد بن محمود نے قتل کیا، حکمران کے بیٹے مودود بن مسعود نے اپنے باپ کا انتقام لیا چنانچہ اپنے باپ کے قاتل اپنے چچازاد ان کے حکمران کو قتل کر دیا اور خود تخت پر اسی طرح حکمران ہوا کہ کوئی ان کا مقابل نہ تھا، امیر المومنین کی بیٹی کی عمر کافی طویل ہوئی اور اسی سال رجب کے مہینے میں ایک نوے سال کی عمر میں [illegible] پیدا ہو گیا تھا مگر ان کے غائب ہونے کی وجہ سے انتقال ہوا [illegible] ظاہر کیں اور رصافہ میں دفن کی گئیں۔

آغاز ۴۳۴ ہجری

اس سال ملک جلال الدولہ نے ابو طاہر کو حکم دیا کہ بیعتوں کے اموال سے ٹیکس وصول کرے اور خلیفہ کے آدمیوں کو ان پر قبضہ کرنے سے روک دیا خلیفہ قائم بامر اللہ اس کی وجہ سے بہت بے چین ہوا اور بغداد سے نکلنے کا عزم کر لیا اسی سال تبریز میں سخت زلزلہ آیا جس سے شہر کی فصیل، قلعے اور گھر منہدم ہو گئے دار الامارۃ کا کچھ حصہ بھی گر گیا، پچاس ہزار آدمی ہلاک ہوئے شہر کے لوگوں نے اس سخت مصیبت کی وجہ سے ٹاٹ کے کپڑے پہنے۔

اسی سال سلطان طغرل بیگ نے شرق کے اکثر شہروں پر قبضہ کیا جن میں خوارزم، دھستان، طبس، رے، بلاد جبل، کرمان اور اس کے مضافات اور قزوین وغیرہ شامل ہیں، ان تمام شہروں میں اس کے نام کا خطبہ پڑھا گیا اس کی شہرت پھیل گئی اور شان و شوکت خوب بڑھ گئی۔ اسی سال ملک ابو کالیجار بن سلطان الدولہ نے [illegible] سے عضب کا علاقہ چھین کر کرمان پر قبضہ کیا۔

اہل عراق اور مصر، شام اور دیگر شہروں کے لوگوں نے اس سال حج نہیں کیا اور نہ ہی اس سے پچھلے سالوں میں کیا، اس سال جن شخصیات کا انتقال ہوا ان میں سے بعض کا ذکر۔

ابو ذر ہروی[2]: حافظ عبد اللہ بن احمد بن محمد ہیں، بہت سے محدثین سے احادیث سنیں، مختلف شہروں کے سفر کیے، مکہ میں مقیم ہو گئے، عرب میں شادی کی، ہر سال حج کرتے اور حج کے ایام میں مکہ میں مقیم رہتے اور لوگوں کو احادیث سناتے، اہل مغرب نے آپ ہی سے اشعری مذہب حاصل کیا، کہتے تھے کہ میں نے یہ مذہب باقلانی سے حاصل کیا ہے، حافظ تھے، ماہ ذی قعدہ میں انتقال ہوا۔

محمد بن الحسین: ابن محمد بن جعفر ابو الفتح الشیرازی، جو ظفیلیا کے نام سے معروف ہیں، شہروں کا سفر کیا، بہت سے محدثین سے احادیث سنیں، ظریف اور شیخ تھے بصرہ کے راستے پر پہرہ دیتے تھے، کہتے تھے جب میں پیدا ہوا تو میرا نام ظفیلیا رکھا گیا جو کہ بدوؤں کا نام ہے پھر میرے گھر والوں نے میرا نام محمد رکھا۔

---

[1] تاریخ ابن خلدون [illegible]، المختصر [illegible]، دول الاسلام [illegible]، العبر [illegible]، شذرات الذہب [illegible]، [illegible] التاریخ [illegible]، المنتظم [illegible]، وفیات الاعیان [illegible]

[2] تاریخ بغداد [illegible]، تاریخ التراث العربی [illegible]، [illegible] المعرب [illegible]، کشف الظنون [illegible]، [illegible] التقیید [illegible]، دول الاسلام [illegible]، [illegible]، شذرات الذہب [illegible]، طبقات الحفاظ [illegible]، طبقات المفسرین للداودی [illegible]، العبر [illegible]، العقد الثمین [illegible]، الکامل لابن الاثیر [illegible]، کشف الظنون [illegible]، المنتظم [illegible]، النجوم الزاہرۃ [illegible]، نفح الطیب [illegible]، ہدیۃ العارفین [illegible]

آغاز ۴۳۵ھ میں

اس سال خلیفہ کے قاصد ... کی طرف روانہ ہوئے جب طغرل بیگ نے جلال الدولہ کی طرف خط لکھا جس میں اسے رعیت کے ساتھ حسن سلوک اور احسان کی تاکید کی اور اسے لکھا کہ قتل ... کو نا پسند ... دیکھنا ... کے ساتھ اپنا سلوک درست کرے۔

ابو کالیجار اپنے بھائی جلال الدولہ کے بعد

بغداد کا بادشاہ اسی سال جلال الدولہ ابو طاہر بن بہاء الدولہ کا انتقال ہوا اس کے بعد اس کا بھائی ابو کالیجار بن بہاء الدولہ بغداد کا وارث ہوا بغداد میں امراء کے سامنے اس کے نام کا خطبہ پڑھا گیا، ... ابو منصور بن جلال الدولہ کو بغداد سے خارج کر دیا گیا تھا بغداد سے نکل کر تکریت ... چلا گیا جہاں ۵۱ برس کی عمر میں اس کا انتقال ہوا اسے قریش کے قبرستان میں اپنے باپ کی قبر کے پاس دفن کیا گیا۔ اسی سال ملک مودود بن مسعود نے ایک بڑا لشکر خراسان کی طرف بھیجا سلطان الپ ارسلان بن داؤد ... مقابلہ کے لئے ... دونوں لشکروں میں جنگ عظیم ہوئی۔

اس سال ما وراء النہر کے ترک جو مسلمانوں کے شہروں پر حملے کرتے رہتے تھے ان میں سے دس ہزار خرگاہ مسلمان ہوئے عید الاضحیٰ میں انہوں نے بیس ہزار بکریاں ذبح کیں یہ لوگ مختلف شہروں میں پھیل گئے ... چین کے علاقوں میں آباد تھے ان میں سے کوئی بھی مسلمان نہ ہوا۔

اسی سال روم کے بادشاہ نے قسطنطنیہ سے ... اسی سال افریقہ کے حکمران معز بن بادیس نے خلیفہ عباسی کے نام کا خطبہ پڑھا ... کا خطبہ ترک کر دیا، خلیفہ نے اس کی طرف خلعت اور جھنڈا بھیجا جس میں اس کی تعظیم ... خلیفہ قائم بامر اللہ نے جلال الدولہ کی موت سے پہلے ابو الحسن علی بن محمد بن حبیب الماوردی کو ملک طغرل بیگ کی طرف بھیجا تا کہ طغرل بیگ، جلال الدولہ اور ابو کالیجار کے درمیان صلح کروا سکے ابو الحسن جرجان میں طغرل بیگ سے ملا سلطان نے خلیفہ کے اکرام میں شہر سے چار فرسخ آگے نکل کر اس کا استقبال کیا ... ابو الحسن جب واپس خلیفہ کے پاس آیا تو سلطان کی اطاعت اور اس کے اکرام کے بارے میں بتایا اسی سال انتقال کرنے والے مشہور لوگ۔

حسین بن عثمان: ...... بن سہل بن احمد بن عبدالعزیز بن ابو دلف عجلی کنیت ابو سعد ہے ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے علم حدیث حاصل کرنے کے لئے دور دراز کا سفر کیا بغداد میں ایک عرصے تک مقیم رہے اور حدیث بیان کرتے رہے، خطیب بغدادی نے آپ سے روایت کی ہے اور آپ کو صدوق قرار دیا ہے، آخر عمر میں مکہ منتقل ہو گئے تھے اسی سال کے شوال میں انتقال ہوا۔

عبداللہ بن ابو الفتح(۱) .. احمد بن عثمان بن فرج بن الازہر ابو القاسم الازہری مشہور محدث ہیں ابن السوادی کے نام سے مشہور ہیں، ... محدثین سے احادیث ... ثقہ صدوق تھے ... اچھی سیرت والے تھے ... اسی سال رجب ... میں انتقال ہوا۔

---

(۱) الانساب ... تاریخ بغداد ... سیر اعلام النبلاء ... شذرات الذہب ... العبر ... المنتظم ...

سلطان جلال الدولہ[1] ابوطاہر ابن بہاء الدولہ ابن بویہ دیلمی عراق کے حکمران تھے عبادت گزار اور پرہیزگار لوگوں سے محبت رکھتے قبروں کی زیارت کے لئے جاتے اور ان سے دعا کی درخواست کرتا، ان پر مصیبتیں آئیں اپنے گھر سے نکالا گیا ایک دفعہ بغداد سے بھی نکال دیا گیا پھر دوبارہ بغداد لوٹ آیا جگر کے ورم میں مبتلا ہوا جس کی وجہ سے اس سال پانچ شعبان کو شب بدھ میں انتقال ہوا اکیاون سال چند مہینے عمر ہوئی ان میں سترہ سال گیارہ مہینے عراق پر حکمرانی کی۔

آغاز ۴۳۶ھ

اس سال ابوکالیجار بغداد داخل ہوا پانچوں نوبتوں کو نمازوں کے اوقات میں بجانے کا حکم دیا اس سے پہلے بادشاہوں نے بھی ایسا نہ کیا تھا صرف عضدالدولہ کے لئے تین اوقات میں بجایا جاتا تھا پانچوں اوقات میں بجانا صرف خلیفہ کے لئے تھا، رمضان میں وہ بغداد میں داخل ہوا، فوج میں اموال کثیرہ تقسیم کئے دس ہزار دینار خلیفہ کی طرف بھیجے فوج کے سردار بساسیری [illegible] اور عامہ ابوالطیب [illegible] سے نوازا خلیفہ نے اسے محی الدولہ کا لقب دیا، بہت سے شہروں میں منبروں پر اس کے نام کا خطبہ پڑھا گیا بعد ازاں شیراز میں بھی اس کا خطبہ پڑھا گیا سلطان طغرل بیگ نے [illegible] کا قبضہ باقی رہا۔

اسی سال طغرل بیگ نے ابوالقاسم عبداللہ جوینی کو اپنا وزیر بنایا یہ اس کا پہلا وزیر تھا اسی سال ابوالعمر احمد بن یوسف صاحب مصر آیا [illegible] مرتضیٰ کی موت کے بعد [illegible] کیا، اسی سال نقیب الطالبین ابو احمد عدنان بن رضی اپنے چچا مرتضیٰ کی وفات کے بعد والی بنا اسی سال [illegible] جبل[2] باب الطاق کی قضاء کے ساتھ جو کہ اس کے پہلے سے پاس تھا کرخ کی قضاء کا بھی والی بنا اسی سال امیر الامراء ابوالقاسم بن مسلمہ نے خلیفہ کے دیوان کی ترتیب بھی [illegible] اسے خلیفہ کے ہاں بلند مرتبہ حاصل تھا اسی سال اہل عراق میں سے کسی نے حج نہیں کیا۔ اس سال مشہور شخصیتوں کا انتقال ہوا ان میں سے بعض حسب ذیل ہیں۔

حسین بن علی ابن محمد بن جعفر ابو عبداللہ صیمری، "صیمری" بصرہ میں ایک نہر کی طرف نسبت ہے جس کا نام صیمر ہے آپ [illegible] بغداد [illegible] ابوبکر مفید ابن شاہین وغیرہ سے روایت سے احادیث بیان کیں، صدوق تھے حسن معاشرت حسن عبادت کے ساتھ متصف تھے، علماء کے حقوق کا خیال رکھتے تھے شوال میں پچاسی سال کی عمر میں انتقال ہوا۔

عبدالوہاب بن منصور[3] ابن محمد ابوالحسن الاہوازی [illegible] مشتری کے نام سے معروف تھے اہواز وغیرہ کے مضافات کے علاقوں کے قاضی تھے [illegible] بادشاہ کے ہاں آپ کو بڑی قدر و منزلت حاصل تھی صدوق تھے مالدار تھے حسن سیرت کے حامل تھے۔

---

[1] [illegible] المنتظم [illegible] العبر [illegible] الکامل فی التاریخ [illegible]

[2] [illegible]

[3] [illegible]

شریف مرتضیٰ[1]: علی بن حسین بن موسیٰ بن محمد بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب شریف موسوی، مرتضیٰ ذوالمجدین (دو شرافتوں والے) تھا اپنے بھائی ذوالحسبین سے بڑے تھے امامیہ و معتزلہ کے مذہب پر عمدہ شعر کہتے تھے اس پر مناظرہ کرتے۔ ان کے ہاں تمام مذاہب پر مناظرہ ہوتا تھا شیعہ مذہب کے اصول و فروع پر ان کی بہت سی تصانیف ہیں۔ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے شیعہ مذہب میں ان کے تفردات نقل کئے ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں: سجدہ صرف زمین پر یا جنس زمین پر جائز ہے، پتھروں سے استنجاء صرف پاخانے میں جائز ہے پیشاب میں نہیں، کتابیات حرام ہیں اہل کتاب کے ذبائح اسی طرح ان کے اور دوسرے کفار کے تیار کردہ کھانے حرام ہیں، طلاق صرف دو گواہوں کی موجودگی میں ہو سکتی ہے طلاق معلق واقع نہیں ہوتی اگرچہ شرط پائی جائے، جو شخص عشاء کی نماز پڑھے بغیر سو جائے اور نصف رات گذر جائے اس پر قضاء واجب ہے، اور اس پر واجب ہے کہ نماز قضاء کرنے کے کفارے کے طور پر صبح روزہ رکھے۔ اگر عورت اپنے بال کاٹ دے تو اس پر قتل خطاء کا کفارہ واجب ہوگا، جس شخص نے مصیبت میں اپنا کپڑا پھاڑا اس پر کفارہ یمین واجب ہوگا، جس شخص نے بے علمی کی وجہ سے ایسی عورت سے شادی کر لی جس کا شوہر موجود تھا اس پر واجب ہے کہ پانچ درہم صدقہ کرے، چور کی صرف انگلیوں کے پورے کاٹے جائیں گے، ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ میں نے یہ تفردات ابو الوفاء بن عقیل کے طریق سے نقل کئے ہیں۔ "یہ سب مسائل تعجب خیز ہیں، اجماع کے خلاف ہیں۔ ان سے بھی زیادہ تعجب انگیز بات یہ ہے کہ وہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی مذمت کرتا ہے" ان کے بعد ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عمر بن خطاب، عثمان رضی اللہ عنہما، عائشہ صدیقہ و حفصہ رضی اللہ عنہن کی تکفیر کے بارے میں ان کے اقوال قبیحہ ذکر کئے۔ اگر اس نے توبہ نہیں کی تو اللہ تعالیٰ اسے اور اس کے ہم مسلک جیسے دوسرے روافض کو رسوا و ذلیل کرے۔ ابن جوزی کہتے ہیں کہ ہمیں ابن ناصر نے ابو الحسن طیوری سے روایت بیان کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو القاسم بن برہان کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ "میں شریف مرتضیٰ کے پاس گیا میں نے دیکھا کہ وہ دیوار کی طرف رخ کئے ہوئے کہہ رہا ہے: "ابو بکر و عمر کو حکمران بنایا گیا تو انہوں نے عدل کیا، ان سے رحم طلب کیا گیا انہوں نے رحم کیا، لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ وہ اسلام لانے کے بعد مرتد ہو گئے، میں اس سے اٹھ کر واپس چلا ابھی اس کے گھر کی چوکھٹ تک نہ پہنچا تھا کہ ایک چیخ کی آواز اس پر پڑی" اس سال اکیاسی سال کی عمر میں انتقال ہوا ابن خلکان نے اسے ذکر کیا ہے اور انہوں نے اس کی تعریف بھی کی ہے جیسا کہ ان کی عادت ہے کہ شعراء کی تعریف کرتے ہیں، اور اس کے عمدہ اشعار بھی ذکر کئے اور یہ بھی کہ "کہا جاتا ہے کہ کتاب "نہج البلاغہ" کے واضع بھی یہی ہیں۔

محمد بن احمد ... : ابن شعیب بن عبداللہ بن الفضل، ابو منصور رویانی شیخ ابو حامد اسفرائنی کے ساتھی ہیں خطیب بغدادی کہتے ہیں "یہ بغداد میں رہے اور احادیث بیان کیں، ہم نے ان سے احادیث لکھیں صدوق تھے قطیعۃ الربیع میں رہتے تھے۔ اس سال ربیع الاول میں انتقال ہوا باب حرب میں دفن کئے گئے۔"

---

(۱) ایضاح المکنون [illegible]، انباہ الرواۃ [illegible]، اعیان الشیعۃ [illegible]، بغیۃ الوعاۃ [illegible]، تاریخ الاسلام وفیات [illegible]، تاریخ بغداد [illegible]، تتمۃ المختصر [illegible]، تتمۃ الیتیمۃ [illegible]، تذکرۃ النحویین [illegible]، للحصری ابن مکتوم [illegible]، جمہرۃ انساب العرب [illegible]، الدرجات الرفیعۃ [illegible]، دمیۃ القصر [illegible]، دول الاسلام [illegible]، الذریعۃ [illegible]، [illegible] العبر [illegible]، عیون التواریخ [illegible]، الفہرست [illegible]، الکامل فی التاریخ [illegible]، کشف الظنون [illegible]، لسان المیزان [illegible]، المختصر فی اخبار البشر [illegible]، مرآۃ الجنان [illegible]، معجم الادباء [illegible]، المنتظم [illegible]، منہج المقال [illegible]، میزان الاعتدال [illegible]، النجوم الزاہرۃ [illegible]، نزہۃ الجلیس [illegible]، الوافی بالوفیات [illegible]، وفیات الاعیان [illegible]

ابوالحسین بصری معتزلی[1] ...... محمد بن علی بن طیب، ابوالحسین بصری متکلم معتزلہ کے شیخ اور ان کے مؤید ومشہور تھے، بہت سی تصانیف کے ذریعے ان کا مذہب پھیلا، اسی سال ربیع الآخر میں انتقال ہوا، قاضی ابو عبداللہ صیمری نے نماز جنازہ پڑھائی، شونیزی میں دفن کئے گئے، صرف ایک حدیث روایت کی ہے جسے خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں اس طرح ذکر کیا ہے "مجھ سے حدیث بیان کی ہے محمد بن علی بن طیب نے کہ حسن بن ہلال کے بھتیجے ہلال بن محمد پر حدیث پڑھی گئی اس حال میں کہ میں سن رہا تھا ان سے کہا گیا آپ کو حدیث بیان کی ہے ابو مسلم کجی، ابو خلیفہ فضل بن حباب جمحی، طلابی، مازنی اور زرقی نے ابو مسعود بدری سے انہوں نے کہا" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نبوت کی باتوں میں سے جو باتیں لوگوں نے پائی ہیں ان میں سے یہ بات ہے کہ "جب تم حیا نہ کرو تو جو چاہے کرو" طلابی کا نام محمد ہے، مازنی کا محمد بن حامد ہے اور زرقی ابوالحسن محمد بن محمد بن خالد بصری ہیں۔

آغاز ۴۳۷ھ

اس سال سلطان طغرل بیگ سلجوقی نے اپنے بھائی ابراہیم کو بلاد جبل کی طرف بھیجا چنانچہ ابراہیم نے وہاں جا کر قبضہ کیا اور وہاں کے حکمران کرشاسف ابن علاء الدولہ کو وہاں سے نکال باہر کیا وہ نکل کر کردوں کے پاس چلا گیا پھر ابراہیم نے دینور کی طرف کوچ کیا اس پر قبضہ کر کے اس کے حکمران ابو شاس کو بھی نکال دیا چنانچہ وہ نکل کر حلوان گیا ابراہیم نے وہاں بھی اس کا پیچھا کیا اور حلوان پر بھی قبضہ کیا اس کا گھر جلا دیا اور اس کے اموال پر قبضہ کیا، یہ صورت دیکھ کر سلطان ابوکالیجار نے سلاجقہ کے خلاف قتال کی تیاری شروع کی لیکن قدرت نہ ہوئی جس سے وہ ان پر قادر نہ ہو سکا کیونکہ اس سال گھوڑوں میں ایک بیماری پھیل گئی جس کی وجہ سے تقریباً بارہ ہزار گھوڑے مر گئے بغداد میں مردہ گھوڑوں کی بدبو کی وجہ سے تعفن ہو گیا اس سال روافض اور اہل سنت کے درمیان جنگ ہوئی پھر دونوں فریقوں نے مل کر یہود کے گھروں کو لوٹا اور ان کے پرانے کنیسے جلا دیے اور واسط میں نصاریٰ کے ایک بڑے شخص کا انتقال ہوا اس کے لوگ تعزیت کے لئے وہاں ایک مسجد کے دروازے پر بیٹھے تو بدعتی اس کا جنازہ نکالا اس کی حفاظت کے لئے ترکوں کی ایک جماعت اس کے ساتھ تھی عوام نے اس پر حملہ کر کے انہیں شکست دی، میت چھین کر اسے کفن سے نکال کر جلا دیا اور اس کی راکھ دجلہ میں پھینک دی اس کے بعد کنیسوں کی طرف گئے انہیں لوٹا اور ترک ان کے دفاع سے عاجز آ گئے اس سال اہل عراق میں سے کسی نے حج نہیں کیا۔

اس سال جن شخصیات کا انتقال ہوا ...... [illegible] اسی سال انتقال ہوا وغیرہ۔

خدیجہ بنت موسیٰ ...... ابن عبداللہ واعظہ تھیں، بنت بقال کے نام سے مشہور تھیں، ام سلمہ کنیت تھی، خطیب بغدادی کہتے ہیں "میں نے ان سے احادیث لکھی ہیں"۔

احمد بن یوسف سلیکی منازی ...... شاعر و کاتب تھے، احمد بن مروان کردی کے وزیر تھے میافارقین اور دیار بکر کے حکمران تھے، فاضل، ذکی، لطیف، نیک تھے کئی بار قسطنطنیہ قیصر روم کے پاس گئے اور بہت سی نادر کتابیں حاصل کیں جو جمع ہو کر میافارقین میں وقف کیں، ایک دن ابو العلاء معری

---

[1] [illegible]

کے پاس گئے تو انہیں کہا: میں لوگوں سے علیحدہ رہنا چاہتا ہوں وہ مجھے تکلیف دیتے ہیں میں نے ان کے لئے دنیا چھوڑ دی ہے وزیر نے کہا: آخرت بھی، کہنے لگے: اے قاضی آخرت بھی؟ کہا: ہاں آخرت بھی۔ ان کا ایک دیوان ہے جس کی نظم [illegible] ہے قاضی فاضل نے اس جیسا یہاں لکھنا چاہا ہے لیکن نہ لکھ سکے اسی سال ابن خلکان [illegible] کے بارے میں ان کے اشعار میں سے بعض یہ ہیں:

> تو دھوپ کی تپش سے ہمیں اس وادی نے بچایا۔ جسے نسیم کے جھونکے نے جو دم بہ دم ہے ہم اس وادی کے ایک بڑے درخت کے نیچے ٹھہرے تو وہ ہم پر جھک گیا جیسے دودھ پلانے والی عورتیں بچے پر جھکتی ہیں۔ ہم نے پیاس پر ایسا میٹھا صاف پانی پیا جو ندیم کے لئے شراب کے لذیذ ہونے سے زیادہ لذیذ ہے۔ دھوپ کو روکتا ہے پھر ہوا آنے کی وجہ سے ہونے دیتا ہے کہ بادِ نسیم کو اجازت دے رہا ہو گویا کہ اس کی کنکریاں ان دوشیزاؤں کو جو اپنے پردے میں ہوتے ہار کے دانوں کو چھونے لگتی ہیں تعجب میں ڈال دیتی ہیں۔

ابن خلکان کہتے ہیں: "یہ اشعار اپنے باب میں انتہائی بلیغ ہیں"۔

آغاز ۴۳۸ھ

اس سال کا آغاز اس حال میں ہوا کہ بغداد میں اموات بہت کثرت سے تھیں یہاں تک کہ خود شہر بدبو سے متعفن ہو گیا۔ ابن جوزی کہتے ہیں کہ بعض اوقات لوگ طبیب بلا کر لاتے تاکہ جانوروں کا علاج کریں وہ انہیں جو کا پانی پلا کر ان کا علاج کرتے۔ اسی سال سلطان ابن طغرل بیگ نے اصبہان کا محاصرہ کیا اہل شہر نے اس بات پر صلح کی کہ وہ اسے مال دیں گے اور اس کے نام کا خطبہ پڑھا جائے گا انہوں نے صلح قبول کر لی۔ اسی سال [illegible] بن سبکتگین [illegible] کا بادشاہ ہوا اسی سال ترکی تخت پر ایک شخص امیر ہوا جسے [illegible] کہا جاتا تھا یہ [illegible] بن سلطان [illegible] کے ہاں امیر ہوا اور یہ سب سے زیادہ لوگوں کو [illegible] کرتے تھے [illegible]۔

الشیخ ابو محمد جوینی[1]: شافعیہ کے امام عبداللہ بن یوسف بن محمد بن حیویہ ابو محمد جوینی امام الحرمین ابو المعالی عبدالملک بن ابی محمد کے والد تھے ان کی نسل اس قبیلے سے ہے جسے سنبس کہا جاتا ہے۔ جوین نیشاپور کے علاقوں میں سے ہے جو مختلف شہروں پر مشتمل ہے، مشائخ کی ایک جماعت سے حدیث کی سماعت کی، ادب اپنے والد سے پڑھا، فقہ ابو طیب سہل بن محمد صعلوکی سے حاصل کی، پھر مرو ابو بکر عبداللہ بن احمد قفال کے پاس گئے پھر نیشاپور واپس ہوئے اور مناظرے کی مجلس قائم کی لوگ ان سے ڈرتے تھے ان کے سامنے سنجیدگی ہی اختیار کی جاتی تھی بہت سے علوم میں کثیر تعداد میں کتابیں تصنیف فرمائیں، زاہد تھے، دین کے معاملے میں بہت محتاط تھے حتیٰ کہ بعض اوقات [illegible] لئے۔ ان کا ذکر میں نے طبقات شافعیہ میں کیا ہے اور ان کی تعریف میں ائمہ کے اقوال بھی نقل کئے ہیں۔ اسی سال کے ماہ ذوالقعدہ میں انتقال ہوا۔ ابن خلکان کہتے ہیں: "انہوں نے تفسیر کبیر لکھی ہے جو مختلف انواع علوم پر مشتمل ہے، فقہ میں ان کی تصنیف "التذکرۃ والتبصرۃ" ہے، مختصر المختصر، الفرق والجمع، "سلسلۃ" وغیرہ ان کی تصانیف ہیں فقہ اصول مذہب اور حدیث کے امام تھے [illegible] سال کی عمر میں انتقال ہوا۔ سمعانی نے انساب میں لکھا ہے کہ ۴۳۴ھ میں انتقال ہوا۔

---

[1] [illegible] کشف الظنون [illegible] تتمۃ المختصر [illegible] مرآۃ الجنان [illegible] شذرات [illegible] طبقات الاسنوی [illegible] طبقات ابن قاضی شہبہ [illegible] طبقات ابن هدایۃ اللہ [illegible] طبقات السبکی [illegible] طبقات العبادی [illegible] طبقات المفسرین للداودی [illegible] [illegible] الکامل [illegible] کشف الظنون [illegible] معجم المؤلفین [illegible] مفتاح السعادۃ [illegible] المنتظم [illegible] النجوم الزاہرۃ [illegible] ہدیۃ العارفین [illegible] وفیات الاعیان [illegible]

آغاز سن ۴۳۹ھ

اس سال سلطان طغرل بیگ اور ابو کالیجار کے درمیان صلح ہوئی۔ طغرل بیگ نے ابو کالیجار کی بیٹی سے شادی کی اور ابو کالیجار کے بیٹے ابو منصور نے طغرل بیگ کے بھائی سلطان داؤد کی بیٹی سے شادی کی۔ اس سال کردوں نے ابو الشوک کے بھائی سرخاب کو قید کر کے ابراہیم ینال کے سامنے پیش کیا، جس نے اس کی ایک آنکھ نکالنے کا حکم دیا۔ اس سال ابو کالیجار کے لشکر نے علاقوں پر قبضہ کر لیا اور وہاں کے حکمران ابو نصر نے (بھاگ کر) اپنے آپ کو بچا لیا۔ اسی سال ایک آدمی جس کا لقب [illegible] تھا ظاہر ہوا اس نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ وہ ان لوگوں میں سے ہے جن کا ذکر کتابوں میں ہے۔ ایک مخلوق [illegible] نے گمراہ کیا۔ بہت سے شہروں سے اموال لوٹ کر تقسیم کر دیے [illegible] اور حکومت کرنا چاہی لیکن [illegible] اسے قید کر لیا گیا۔ مصر کے حکمران مستنصر باللہ بن ظاہر کے سامنے پیش کیا گیا اس نے [illegible] اس کو قید کر دیا۔ اس سال جانوروں کے [illegible] عراق [illegible] شدید [illegible] اتنی اموات ہوئیں کہ بازار معطل ہو گئے، مریضوں کی ضروریات کی اشیاء کی قیمتیں [illegible] صرف چار آدمی نماز جمعہ پڑھتے تھے اور صرف ایک [illegible] باقی رہ گئے تھے۔ اس سال سخت [illegible] ہوئی۔ بغداد میں روافض اور اہل سنت میں فتنہ ہوا جس میں بہت سے لوگ مارے گئے۔ عراق کے لوگوں میں سے کسی نے حج نہیں کیا۔

اس سال کن مشہور شخصیات نے وفات پائی، ان میں سے بعض شخصیات یہ ہیں۔

احمد بن محمد بن عبداللہ بن احمد: کنیت ابو الفضل تھی، ہاشمی تھے، قاضی بھی تھے، رشید کی اولاد میں سے تھے، سجستان کے قاضی رہے۔ انہوں نے بغداد میں [illegible] سے احادیث کی سماعت کی۔ خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مجھے انہوں نے اپنے بارے میں یہ شعر سنایا

> لوگوں نے مجھ سے کہا کہ تم [illegible] میں [illegible] کس لئے کہ تم انصاف کرنے والے ہو، اور انصاف کرنے والا ظلم نہیں کرتا۔ میں نے انہیں جواب دیا کہ میں اس خاندان کا فرد ہوں جن کی جود و سخاوت کا جھنڈا بلند ہے۔ خدا کی قسم میں [illegible] انصاف کا ایسا فیصلہ کروں گا جو ہارون رشید نے اور ان سے پہلے منصور نے کیا۔

عبدالواحد بن محمد: بن محمد بن یحییٰ بن ایوب ابو القاسم مطرز، بغداد کے شہری تھے، شاعر تھے، ان کے بعض اشعار یہ ہیں۔

> اے بغداد میرے گناہ تو بہت زیادہ ہیں، اگر تو انہیں بھول جائے تو اللہ نے انہیں محفوظ کر لیا ہے۔ [illegible] ضرور [illegible] جس دن تو کھڑا ہوگا میرے سامنے [illegible] کھڑے ہوتے [illegible] دل کو خون آلود کرتا ہے جب میرے دل پر اس کے ذکر [illegible] ہے اور میرا ایمان [illegible] ہے [illegible] میں استغفر اللہ کہتا ہوں۔

محمد بن حسین بن علی ... ابن عبدالرحیم، یہ وزیر سلطان جلال الدولہ کے عہد کا وزیر تھے، چھپن سال کی عمر میں جزیرۃ ابن عمر میں وفات پائی۔

محمد بن احمد بن موسیٰ: ابو عبداللہ شیرازی واعظ تھے، خطیب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں "بغداد" آئے تو وہاں [illegible] وعظ کیا [illegible] زہد و تقویٰ ظاہر کی، لوگ ان کی وجہ سے فتنے میں پڑ گئے [illegible] ان کی مجلس میں حاضر ہوتے [illegible] ہوا کہ جس کے پاس کوئی چیز پیش کی جاتی وہ قبول نہ کرتا [illegible] کے پاس بہت مال جمع ہو گیا [illegible] بہت سے [illegible] اس نے یہ ظاہر کیا کہ وہ جہاد کرنا چاہتا ہے [illegible] ایک شخص کے پیچھے [illegible] لوگوں کو جمع کیا [illegible] جاتا آذربائیجان کی طرف گیا تو لوگوں کا ایک لشکر اس کے گرد جمع ہو گیا، وہیں اس سال اس کی وفات ہوئی۔

خطیب کہتے ہیں کہ بغداد میں انہوں نے حدیثیں بیان کی ہیں، میں نے ان سے کچھ احادیث لکھیں، میرے بعض ساتھیوں نے ان کی طرف سے

مجھے یہ شعر سنائیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ وہ ضعیف تھا مگر انہوں نے کسی کا شعر پڑھا

جب تو لذت میں نفس کی اطاعت کرے گا تو تیری نسبت کی جائے گی۔ بے عقل و دانائی کی طرف اور جب تو ہر طرح لوگوں کی
دعوت قبول کرے گا تو وہ تجھے دعوت دے گا جس کے نزدیک بہت برا کام ہو گی۔

محمد بن حسین...... ابن عمر بن برہان ابو الحسن غزال، محمد بن حسن اور دوسرے محدثین سے سماعت کی صدوق تھے۔

محمد بن علی بن ابراہیم...... ابو الخطاب جبلی شاعر ہیں ان کے بعض اشعار یہ ہیں۔

محبت جو ظلم ہو اس کی ملامت کی جاتی ہے محبوب جو ظلم کرے اُسے برداشت کیا جاتا ہے
وہ محبت کرتا ہے اور پھر بیماری و لاغری کی شکایت کرتا ہے یہ وہ محبت جو جسم کو لاغر کرے وہ محض ایک دعویٰ ہے

شام کی طرف سفر کیا معرۃ النعمان سے گذرا تو ابو العلا معری نے اشعار کے ذریعے اس کی تعریف کی انہوں نے فی البدیہہ یہ اشعار کہے، بغداد سے سفر کے وقت خوبصورت آنکھوں والے تھے واپسی پر نابینا ہو چکے تھے، اس سال ذی القعدہ میں وفات پائی کہا جاتا ہے کہ خبیث رافضی تھے واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

شیخ ابو علی سنجی[1]...... حسین بن شعیب بن محمد، اپنے زمانے میں شوافع کے شیخ تھے ابوبکر قفال سے علم حاصل کیا، ابن حداد کی کتاب "الفروع" کی شرح لکھی جس کی ان سے پہلے ان کے شیخ شرح لکھ چکے تھے ان سے پہلے قاضی ابو طیب طبری نے اس کی شرح کی تھی ابو علی نے ابن قاص کی کتاب تلخیص کی بھی ایک ضخیم شرح لکھی، کتاب مجموع ان کی تصنیف ہے علامہ غزالی نے اپنی کتاب "وسیط" اسی سے اخذ کی ہے۔

ابن خلکان کہتے ہیں "یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے مراوزہ کے طریقے کو جمع کیا" ۴۳۰ھ کے بعد انتقال ہوا۔

آغاز سن ۴۴۰ھ

اس سال ماہ جمادی الاولیٰ میں سلطان ابو کالیجار کا انتقال ہوا جو کرمان پہنچ کر بیمار ہو گئے تھے ان میں محفہ میں بیٹھ کر لے جائے گئے پانی ڈال کر نہائے گئے جمعرات کی رات انتقال ہوا غلاموں نے خزانے لوٹ لیے باغیوں نے اس کے خیمے کے علاوہ سارے خیمے جلا دیے، اس کے بعد اس کا بیٹا ابو نصر جانشین ہوا، ملک رحیم کا خطاب دیا گیا اور اتفاق سے بالغ ہوا تو خلیفہ نے سات خلعتوں سے نوازا کنگن اور طوق پہنائے، اس کے سر پر تاج رکھا گیا اور اس سے بیعت کی۔ اس کے بعد دو مرتبہ لوگوں نے آ کر بیمار کیا، اسی سال شیراز کے گرد فصیل تعمیر کی گئی جو لمبائی میں ۱۲ ہزار ہاتھ، چوڑائی میں ۸ ہاتھ اور عرض میں ۶ ہاتھ تھی اس کے گیارہ دروازے تھے۔

اسی سال ابراہیم بن ینال نے مملکت روم کے ساتھ جہاد کیا ایک لاکھ جانیں اور چار ہزار زرہیں مال غنیمت میں حاصل ہوئیں ایک قول کے مطابق ۱۹ ہزار زرہیں غنیمت میں آئیں، لشکر کے ساتھ مال دس ہزار اونٹوں پر لادا گیا، اسی سال ذخیرۃ الدین ابو العباس احمد خلیفہ قائم بامر اللہ کے لیے اس کے والد کے بعد ولی عہد ہونے کا خطبہ پڑھا گیا اور اس پر اس کو مبارکباد دی گئی۔

اس سال ناقص سیاہ ہلال کے ساتھ بغداد میں خوب فتنے برپا ہوئے اہل عراق میں سے کسی نے حج نہیں کیا۔

اس سال جن شخصیات کا انتقال ہوا ان میں سے بعض مندرجہ ذیل ہیں۔

---

[1] الانساب: ۷/۱۸۵، تہذیب الاسماء واللغات: ۲/۱۹۲، طبقات ابن ہدایۃ اللہ: ۱۴۲، ۱۴۳، طبقات السبکی: ۴/۳۴۴، عیون التواریخ: ۲/۱۸۷، الشذرات: ۳/۲۴۴، معجم البلدان: ۳/۲۶۲، مفتاح السعادۃ: ۲/۱۸۰، ابن قاضی شہبہ: ۲/۲۳۸۔

حسن بن عیسیٰ بن المقتدر [1] ... ابو محمد عباسی ۳۳۳ھ میں ماہ محرم میں پیدا ہوئے، اپنے استاد احمد بن منصور یشکری، ابوالعز عبدالوہاب کاتب سے سماعت کی، فاضل دیندار تھے، خلفاء کی خبروں کے حافظ تھے، لوگوں کے اوقات کے عالم تھے، صالح تھے، خلافت کے حصول پر قدرت کے باوجود آپ نے اس سے اعراض اختیار کیا اور اس پر قدرت رکھتے ہوئے اسے ترک کر دیا، نوے سال کی عمر میں انتقال ہوا، انہوں نے یہ وصیت کی تھی کہ انہیں باب حرب میں دفن کیا جائے، چنانچہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کے قریب دفن کئے گئے۔

عبید اللہ بن عمر بن احمد بن عثمان ...: کنیت ابو القاسم تھی، واعظ تھے، ابن شاہین کے نام سے معروف تھے، ابوبکر بن مالک، ابن ماسی، برقانی سے احادیث کی سماعت کی، خطیب بغدادی کہتے ہیں کہ میں نے ان سے احادیث لکھی ہیں، صدوق تھے، ۳۲۰ھ میں پیدا ہوئے اور اس سال ربیع الثانی میں انتقال ہوا، باب حرب میں دفن کئے گئے۔

علی بن حسین ...: ابن محمد بن خطاب، ابوالقاسم ابن ابی عثمان دقاق کے نام سے مشہور تھے، انہیں قطیعی کہتے ہیں، انہوں نے قطیعی وغیرہ سے احادیث سنی ہیں، صدوق دیندار تھے۔

محمد بن جعفر بن ابوالفرج [2] .....: وزیر تھے، ذوالسعادات لقب تھا، فارس و بغداد میں ابو کالیجار کے وزیر رہے، صاحب اقبال، بامروت، عمدہ اشعار کہنے والے اور نرم خو تھے، ان کی خوبیوں میں سے یہ بھی ہے کہ ایک شخص نے ترکہ میں ایک بچہ چھوڑ کر وفات پائی اور اس کے پاس تقریباً ایک لاکھ دینار تھے۔

کسی نے وزیر کی طرف لکھا "فلاں شخص کا انتقال ہو گیا ہے، پیچھے ایک بچہ ہے جس کی عمر تھوڑی ہے اور تقریباً ایک لاکھ دینار ترکہ چھوڑا ہے، اگر وزیر صاحب سمجھیں تو بچے کے بالغ ہونے تک یہ قرض لے لیں" تو وزیر نے رقعہ کی پشت پر لکھا "مرنے والے پر اللہ رحم کرے، یتیم کے نقصان کو پورا کرے، اس کے مال کو بڑھائے اور چغلخوری کرنے والے پر لعنت کرے، ہمیں یتیموں کے مال کی کوئی ضرورت نہیں" قید کر کے رمضان کے مہینے میں قتل کئے گئے، اکیاون سال عمر تھی۔

محمد بن محمد بن ابراہیم [3] ...: ابن غیلان بن عبداللہ بن غیلان بن حکیم بن غیلان، طالب بزاز کے بھائی تھے، ایک جماعت سے احادیث بیان کرتے ہیں، یہ وہ آخری شخص ہیں جنہوں نے ابوبکر شافعی سے احادیث بیان کی ہیں، صدوق، دیندار، صالح تھے، کثیر المال ہونے کے باوجود ان کے پاس ایک ہزار دینار تھے، وہ انہیں اپنی جھولی میں ڈالتے اور چومتے، پھر انہیں اپنی جگہ رکھ دیتے، دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے لئے غیلانیات کی تخریج کی ہے، وہ عمدہ احادیث ہیں، ایک سو چار سال کی عمر میں ۶ شوال کو اس سال انتقال ہوا، بعض نے کہا ہے کہ ان کی عمر ۱۰۳ سال تھی، واللہ اعلم۔

سلطان ابو کالیجار ...: ابن سلطان الدولہ ابن بہاء الدولہ، آپ کا نام مرزبان تھا، چالیس سال اور کچھ مہینے عمر پائی، [illegible] چار سال [illegible] اور خزانوں کا مال لوٹ لیا گیا، اس کے بعد اس کا بیٹا ملک رحیم ابو نصر بادشاہ ہوا۔

---

[1] الانساب، المنتظم، تاریخ بغداد [illegible]، شذرات الذہب [illegible]، العبر [illegible]، الکامل فی التاریخ [illegible]، اللباب [illegible]، المختصر [illegible]، الوافی بالوفیات [illegible]

[2] الکامل فی التاریخ [illegible]، المنتظم [illegible]، النجوم الزاہرہ [illegible]، الوافی بالوفیات [illegible]

[3] الانساب [illegible]، العبر [illegible]، تاریخ بغداد [illegible]، تاریخ التراث العربی [illegible]، المختصر [illegible]، دول الاسلام [illegible]، شذرات الذہب [illegible]، العبر [illegible]، الکامل فی التاریخ [illegible]، اللباب [illegible]، المختصر فی اخبار البشر [illegible]، المنتظم [illegible]، النجوم الزاہرہ [illegible]، الوافی بالوفیات [illegible]

آغاز سن ۴۴۱ھ

اہل کرخ کو نوحہ کرنے سے منع کیا گیا کہ وہ نوحہ کی بدعت چھوڑ دیں پس انہوں نے انکار کر دیا اور باب بصرۃ کے لوگوں میں سخت فساد اور قتال ہوا اہل کرخ نے کرخ کے گرد فصیل تعمیر کی اور اہل سنت نے قلائین بازار کے گرد، فریقین میں سے ہر ایک نے دوسرے کی عمارت کو توڑ دیا اور ڈھول بجتے بجاتے ہوئے اینٹیں اٹھا کر لے گئے اور ایک دوسرے پر فخر کیا گیا جیسا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہم کی مدح و ذم میں اشعار کہے گئے (نعوذ باللہ من ذالک) پھر دونوں میں فتنہ و فساد ہوا اور فریقین نے ایک دوسرے کے گھروں کو جلا دیا۔ اس سال سلطان طغرل بیک اور اس کے بھائی میں جنگ ہوئی اس کے بھائی نے فوج کثیر جمع کی لیکن آخر کار قلعہ میں بند ہو گیا اور چار دن کے محاصرے کے بعد سلطان نے اسے جبراً اتروا کر قید کیا لیکن پھر اس کے ساتھ احسان و اکرام کا معاملہ کیا اور اسے اپنی فوج کے ساتھ اپنے پاس ٹھہرایا۔

روم کے بادشاہ نے طغرل بیک کی طرف روم کے کسی بادشاہ کے فدیہ کے بارے میں لکھا جسے ابراہیم ینال نے قید کیا تھا اور بہت سا مال خرچ کیا۔ سلطان نے بادشاہ کو بغیر کسی عوض کے اس کی طرف واپس کر دیا، اس پر بادشاہ روم نے بہت سے ہدایا بھیجے اور قسطنطنیہ کی مسجد کی تعمیر کا حکم دیا جس میں نمازیں پڑھی جانے لگیں اور سلطان طغرل بیک کے نام کا خطبہ بھی پڑھا جانے لگا، یہ عجیب معاملہ جب دوسرے بادشاہوں کو معلوم ہوا تو انہوں نے طغرل بیک کی از حد تعظیم کی اور نصر الدولہ نے جزیرہ میں اس کے نام کا خطبہ پڑھا۔

اس سال سلطان مودود بن مسعود بن محمود بن سبکتگین اپنے والد کی وفات کے بعد بادشاہ ہوا اس وقت وہ چھوٹا تھا، غزنین میں فوت ہو گیا، پھر بادشاہت اس کے چچا علی بن مسعود کی طرف منتقل ہو گئی۔ اس سال مصری شہر حلب پر قابض ہو گئے اور اس کے حکمران ثمال بن صالح بن مرداس کو جلاوطن کر دیا۔ اس سال بساسیری اور بنو عقیل کے درمیان جنگ ہوئی۔ اس سال بساسیری نے قرواش کے قبضے سے انبار چھین کر اس پر قبضہ کیا اور اس کے امور کی اصلاح کی۔ اس سال ماہ شعبان میں بساسیری نے خراسان کے راستے سے دزدار کا قصد کیا اور اس پر قابض ہوا اور مال کثیر حاصل کیا جسے سعدی بن ابی الشوک نے جمع کر رکھا تھا۔

ابن جوزی کہتے ہیں اس سال ماہ ذی الحجہ میں ہوا اور اندھیرا اٹھا رات کی تاریکی میں اضافہ ہو گیا آسمان کے کناروں پر سرخی آگ کی طرح کوئی چیز ظاہر ہوئی، لوگ گھبرا گئے اور دعا و التجا اور آہ و زاری میں مشغول ہو گئے پھر رات کے بعد مطلع صاف ہوا، اس سے پہلے تیز آندھی چلی جس نے بہت سے درخت کاٹ دیئے اور عمارتوں کو ہلا ڈالا، بہت سے روشن دان گرا دیئے۔ اس سال اہل عراق میں سے کسی نے حج نہیں کیا۔

اس سال جن شخصیات کا انتقال ہوا ان کا ذکر

احمد بن محمد بن منصور (۱) ..... ابو الحسن العتیقی کے نام سے معروف ہیں عتیق کی طرف نسبت ہے انہوں نے ابن شاہین وغیرہ سے احادیث سنیں صدوق تھے، اس سال ماہ صفر میں انتقال ہوا اور عمر تراسی برس تھی۔

علی بن الحسن (۲) ..... ابو القاسم علوی [illegible] کے نام سے مشہور ہیں خطیب نے کہا ہے کہ انہوں نے ابن مظفر سے احادیث سنیں اور یہ صدوق تھے، دیندار تھے اور اچھے عقائد والے تھے، لوگوں کو کھانا کھلانے اور صدقہ کرنے کو پسند کرتے تھے، اس سال رجب میں انتقال ہوا اور عمر اسی سال سے زیادہ تھی۔

---

(۱) الانساب للسمعانی [illegible] المنتظم [illegible] تاریخ بغداد [illegible] شذرات الذہب [illegible] العبر [illegible]

(۲) الانساب [illegible] المنتظم [illegible] الوافی بالوفیات [illegible]

عبدالوہاب بن قاضی ماوردی۔۔۔۔۔ ابوالفائز ثقہ تھے ۴۳۶ھ میں ابن ماکولا کے پاس شہادت دی انہوں نے ان کے باپ کے احترام میں ان کی شہادت کو جائز قرار دیا اسی سال محرم میں انتقال ہوا۔

حافظ ابو عبداللہ صوری[1]۔۔۔۔۔ محمد بن علی بن عبداللہ بن محمد ابو عبداللہ صوری عمر کا ایک حصہ گزارنے کے بعد طلب حدیث میں مشغول ہوئے مختلف شہروں کا سفر کیا بہت سی احادیث لکھیں تصانیف لکھیں حافظ عبدالغنی مصری سے استفادہ کیا اور عبدالغنی نے ان کی تصانیف کا کچھ حصہ لکھا، علمائے حدیث میں بڑا مقام رکھتے تھے، جوانی کی حالت میں طلب حدیث کا قصد کیا بڑھاپے میں بھی اعمال صالحہ کرنے پر بڑے قوی تھے، عیدین و ایام تشریق کے علاوہ دوسرے اوقات میں ہمیشہ روزہ رکھتے ان کے ساتھ حسن اخلاق و حسن معاشرت کے حامل تھے، ان کی ایک آنکھ کی بینائی ختم ہو گئی تھی دوسری آنکھ سے جزو کی جلد لکھتے تھے۔

ابن جوزی کہتے ہیں: کہا جاتا ہے کہ خطیب بغدادی کی تاریخ کے علاوہ اکثر کتابیں ابو عبداللہ صوری کی کتابوں سے مستفاد ہیں ان کا انتقال ہو چکا تھا انہوں نے کتابوں کی بارہ گٹھڑیاں اپنے بھائی کے پاس چھوڑی تھیں خطیب بغدادی نے انہیں کچھ دے کر ان کی بعض کتابیں لیں اور انہیں اپنی کتابوں میں نقل کر دیا ان کے اشعار میں سے بعض یہ ہیں:

جوانی اپنے حسن کے ساتھ رخصت ہو گئی اور چلی گئی اپنے حسن کے ساتھ آنکھ بھر آئی اس کے کھونے کی وجہ سے [illegible]
سبھی کی وجہ سے تنگی آ رہی ہے اگر چاہے زمانہ اپنے فیصلے میں ظلم کیا اور وہ بے وقت آیا ہے

بڑھاپے نے قریب ہونے کی خبر دیتے ہوئے کہا ہے جس کی ہلاکت ہے میرے لئے اس کی خبر کے قریب ہونے کی وجہ سے اگر میں گمراہوں کو بھٹکانے والا ہوتا تو اس کا مجھے خوف رہتا لیکن میری پشت بوجھل ہے ان گناہوں سے جو میری جوانی نے سرکشی کے ساتھ کئے ہیں

وہ جو شخص گمراہی اور جہالت پر رہتا ہے اور اپنے گذشتہ زمانے کو یاد کرتا ہے (تو کرے)، لیکن میرا رونا جو حالت تم میری دیکھ رہے ہو وہ جوانی کے کھونے کی وحشت کی وجہ سے نہیں ہے، بلکہ ان گناہوں کی وجہ سے ہے جو اس نے مجھ پر رکھے ہیں اپنے شیطانی حملوں سے یعنی میری ہلاکت ہے جب تک ہے اگر میرے مالک نے اپنی رضامندی کے ذریعے مجھ پر کرم نہ کیا اور میرے گناہوں اور معاصی کو اپنی رحمت و مغفرت سے نہ مٹایا اور اب جنت کو میرا ٹھکانہ نہ بنایا جس میں اس کی رضامندی یا مغفرت حاصل کرنے والے داخل ہوں گے، میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے سوائے اس کے احسان کے ساتھ حسن ظن کے میں اس کی توحید کا اقرار کرتا ہوں، اس کی بادشاہت کی عظمت سے واقف ہوں، میں اس میں اہل بدعت کی اور فاسقوں اور سرکشوں کی مخالفت کرتا ہوں میں اس کے ذریعے اپنے رب کی کامیابی کی امید رکھتا ہوں جیسا کہ جنتیوں کے لئے تیار کیا گیا ہے جو ہرگز نہیں رکھتا انکار کرنے والوں کو اور ان لوگوں کو جو اس کی جسم کا اقرار کرتے ہیں، اسی طرح اس کا ایمان نجات دلا دیگا اور رہا نہ شیطان کا بھی ہو گا۔ ان کے یہ اشعار بھی ہیں:

تو کہہ دے اس شخص کو جو حدیث سے عناد رکھتا ہے اور اس سے تعلق رکھنے والوں پر نکتہ چینی کرتا ہے کیا تو علم کی بنیاد پر یہ کہتا
ہے کہ میرا بتا ہے یا جہالت پر جہالت یعنی نفس دینی کی عادت ہے کیا ان لوگوں پر عیب لگایا جاتا ہے جنہوں نے دین کی باطل
باتوں سے اور صحیح حازی سے حفاظت کی باتوں کے قول اور ائمت کی طرف، ہر عالم و فقیہ رجوع کرتا ہے۔

ان کی موت کا سبب یہ ہوا کہ انہوں نے پچھنے لگوائے جس سے ان کے ہاتھ میں ورم چڑھ گیا (پھول گیا) کہا جاتا ہے پچھنا لگانے والے آلہ کو کسی اور کے لئے زہر آلود کیا گیا تھا لیکن اس نے غلطی سے ان کے پچھنے لگا دیئے جس کی وجہ ان کی موت واقع ہوئی انہیں مارستان لے جایا گیا وہیں انتقال ہوا جمادی کے مہینے مقبرے میں دفن کئے گئے عمر ساٹھ سال سے زیادہ تھی۔

---

(۱) الأنساب: ۸/۱۰۲، تاریخ بغداد: ۳/۱۰۳، تاریخ التراث العربی لسزکین: ۱/۱/۳۹۴، تذکرۃ الحفاظ: ۳/۱۱۱۴، ۱۱۱۷، دول الإسلام: ۱/۲۶۰، شذرات الذہب: ۳/۲۶۷، طبقات الحفاظ: ۴۲۸، العبر: ۳/۱۹۷، ۱۹۸، الکامل فی التاریخ: ۹/۵۶۷، اللباب: ۲/۲۵۰، ۲۵۱، معجم البلدان: ۳/۴۳۳، المنتظم: ۸/۱۴۳، ۱۴۵، النجوم الزاهرة: ۵/۴۸)

آغاز سن ۴۴۲ھ

اس سال سلطان طغرل بیک نے ایک سال کے محاصرے کے بعد اصبہان فتح کیا اور "رے" سے اپنا باقی ماندہ سامان وہیں منتقل کر دیا اور اسے اپنا دار الاقامت و مستقر بنایا اس کی فصیل کا ایک حصہ گرا دیا اور کہا "فصیل کا وہ محتاج ہوتا ہے جس کی قوت کمزور ہو میری حفاظت کے لئے میرا لشکر اور میری تلوار ہی کافی ہے" اصبہان میں ابو منصور قرامرز بن علاء الدولہ ابو جعفر بن کاکویہ تھا سلطان نے اسے وہاں سے نکال دیا اور اسے چند علاقے بطور جاگیر دے دیئے۔

اسی سال ملک رحیم اہواز کی طرف گیا جہاں ایرانی لشکر نے اس کی اطاعت کی اسی سال قلعہ اصطخر پر قابض ہوئے ابو منصور بن ابو کالیجار کو گرفتار کیا اور والدہ امانت کو چھوڑ دیا اسی سال عرب مستنصر فاطمی کی ہدایت سے افریقی ممالک میں داخل ہوئے ان میں اور معز بن بادیس میں طویل جنگیں ہوئیں اور کئی سال تک زمین میں فساد برپا رہا۔

اس سال بغداد میں روافض اور اہل سنت کی آپس میں صلح ہوئی اور سب کے سب حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے مقابر کی زیارت کے لئے گئے اور کرخ میں سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر راضی ہوئے انتہائی عجیب بات ہے ممکن ہے کہ ان کی طرف سے تقیہ ہو اسی سال بغداد میں قیمتوں کے نرخ بہت گر گئے تھے اہل عراق میں سے کسی نے حج نہیں کیا۔

اس سال انتقال کرنے والی شخصیات میں سے بعض یہ ہیں۔

علی بن عمر بن حسن ۔۔۔ ابو حسن حربی قزوینی کے نام سے مشہور ہیں، محرم ۳۶۰ھ میں پیدا ہوئے، اسی رات ابو بکر آجری کا انتقال ہوا، ابو بکر بن شاذان اور ابو حفص بن زیات سے احادیث کی سماعت کی باعمل ذکی تھے اللہ تعالیٰ کے بڑے نیک بندوں میں سے تھے بڑے صاحب کرامت تھے قرأت قرآن اور روایت حدیث میں مشغول رہتے صرف نماز کے لئے گھر سے باہر نکلتے اس سال شوال میں ان کا انتقال ہوا ان کی موت پر بغداد بند کر دیا گیا اور لوگ ان کے جنازے میں شریک ہوئے وہ دن مشہور دن تھا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

عمر بن ثابت ۔۔۔ ثمانینی نحوی ضریر "اللمع" کے شارح ہیں نحو کے بڑے عالم تھے ابن خلکان نے ذکر کیا ہے کہ "انہوں نے ابن جنی کے کلام کی شرح کی ہے علم نحو میں بلند مرتبہ رکھتے تھے ان کی نسبت جزیرہ ابن عمر کے مضافات میں جبل جودی کے پاس ایک بستی کی طرف ہے جسے "ثمانین" کہا جاتا ہے یہ پہلی بستی ثمانین (اسی لوگوں) کی ہے جو حضرت نوح علیہ السلام کے ساتھ کشتی میں سوار تھے۔

قرواش بن مقلد[1] ۔۔۔ ابو منیع، موصل، کوفہ وغیرہ کا حکمران تھا جید لوگوں میں سے تھا، مصر کے حکمران حاکم نے اس سے خط و کتابت کی اسے اپنی طرف مائل کیا اپنے علاقوں میں اس کے نام کا خطبہ پڑھوایا لیکن پھر چھوڑ دیا اور خلیفہ سے معذرت خواہی کی خلیفہ نے اس کی معذرت قبول کی اس شخص نے دو بہنوں کو ایک ساتھ اپنے نکاح میں رکھا عرب نے اسے ملامت کی تو کہنے لگا "میں نے کیا کیا ہے؟ میں نے تو وہ کام کیا ہے جو شریعت میں مباح ہے" عمر فانی کے زمانے میں مصائب میں مبتلا ہوا اور اس کا مال و متاع لوٹ لیا گیا اس کی وفات کے بعد اس کا بھتیجا قریش بن بدران بن مقلد حکمران بنا۔

مودود بن مسعود ۔۔۔ ابن محمود بن سبکتگین غزنہ کا حکمران تھا اس سال وفات پائی اس کے بعد اس کے چچا عبدالرشید بن محمود نے امور سلطنت سنبھالے۔

---

[1] دیکھئے: المنتظم [illegible]، وفیات الاعیان [illegible]، دول الاسلام [illegible]، شذرات الذہب [illegible]، العبر [illegible]، الکامل فی التاریخ [illegible]، مرآۃ الزمان [illegible]، المختصر فی اخبار البشر [illegible]، [illegible]

آغاز سن ۴۴۳ھ

اس سال ماہ صفر میں روافض اور اہل سنت کے درمیان جنگ ہوئی فریقین سے خاصی تعداد میں لوگ مقتول ہوئے۔ جس کا سبب یہ ہوا کہ روافض نے برج نصب کر کے اس پر سونے سے یہ عبارت لکھی "محمد ﷺ و علی رضی اللہ عنہ خیر البشر ہیں جو اس بات سے راضی ہے وہ شکر گزار ہے اور جو اس سے انکار کرے وہ کافر ہے" اہل سنت نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو محمد ﷺ کے ساتھ اس طرح ملانے کو ناپسند کیا، چنانچہ جنگ چھڑ گئی اور ربیع الاول تک جاری رہی۔ ایک ہاشمی بھی قتل کئے گئے جنہیں امام احمد کے پاس دفن کیا گیا۔ اہل سنت نے ان کی تدفین سے واپسی آ کر موسیٰ بن جعفر کی قبر اکھاڑ ڈالی اور موسیٰ و محمد جواد کی قبریں جلا ڈالیں، اسی طرح بنو بویہ کی قبریں، وزراء کی قبریں، جعفر بن منصور، محمد امین اور اس کی والدہ زبیدہ کی قبریں اور ان کے علاوہ اور بہت سی قبریں بھی جلا ڈالیں۔ روافض نے بھی مقابلے میں بہت فتنہ و فساد پھیلایا، پرانی قبریں اکھاڑ دیں اور ان میں مدفون صالحین کی لاشیں جلا دیں، یہاں تک کہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کا بھی ارادہ کیا لیکن نقیب نے اس قوم کے خوف سے انہیں روک دیا۔ روافض پر ایک عیار جس کا نام قطیعی تھا مسلط ہو گیا وہ ان کے امراء کا پیچھا کرتا اور انہیں ان کے گھروں میں قتل کر دیتا، کوئی اس پر قابو نہ پا سکا، انتہائی شجاع و بہادر اور حیلے باز تھا اور بساسیری بھی مذموم ہے، جو کہ رافضی تھا۔ اسے جب یہ خبر پہنچی تو اس نے خلیفہ کے نام کا خطبہ منقطع کروا دیا۔ اس سے مراسلت کی گئی چنانچہ اس نے دوبارہ جاری کروا دیا۔

اس سال رمضان میں سلطان طغرل بیگ کی طرف سے خلیفہ کی طرف قاصد آئے جنہوں نے خلیفہ کے اس احسان کا شکریہ ادا کیا کہ اس نے سلطان کی طرف خلعتیں بھیجیں۔ سلطان نے خلیفہ کی طرف بیس ہزار دینار، رئیس کی طرف پانچ ہزار اور بعض امراء کی طرف دو ہزار دینار بھیجے۔ سلطان طغرل بیگ نے جب "رے" کی تعمیر کروانی چاہی تو وہاں سے زر و جواہر کا بہت بڑا خزانہ پایا جو اس کی عظمت و قوت کا سبب بنا۔

اس سال وفات پانے والی شخصیات

محمد بن محمد بن احمد: ابوالحسن بصروی، شاعر تھے، "بصروی" ایک بستی بصریٰ کی طرف نسبت ہے جو حوران شہر کے ساتھ ہے، بغداد میں سکونت اختیار کی، نئے تصورات بھی کئے ہیں، بعض اشعار مستحسن ہیں، ہم دنیا اور اس کی خواہش کو دیکھتے ہیں تو مائل ہو جاتے ہیں کوئی دل شہوات (خواہشات) سے خالی نہیں، جس چیز کو تو دیکھتا ہے اس کی زیب و زینت تجھے دھوکے میں نہ ڈالے اور آسودہ حال نرم گوشوں والی زندگی (تجھے دھوکے میں نہ ڈالے)، جب تیرے پاس تھوڑا مال آ جائے تو تیرے لئے کافی ہے کہ غنی کھانا پینا ہے جب تھوڑی چیز حاصل ہو جائے جس میں سلامتی ہو تو کثیر کا ارادہ نہ کر جس میں جنگ ہو۔

آغاز سن ۴۴۴ھ

اس سال کتاب "ذکر الخلفاء المصریین" لکھی گئی اور یہ لکھا گیا ہے کہ وہ جھوٹے مدعی ہیں ان کی رسالت مآب ﷺ کی طرف کوئی صحیح نسبت نہیں، اس کتاب کے بہت سے نسخے لکھے گئے جن میں فقہاء، قضاۃ اور بلند مرتبہ لوگوں کی تحریریں تھیں۔

اس سال ارجان، اہواز وغیرہ شہروں کے مضافات میں سخت زلزلے آئے جس کی وجہ سے بڑی تعداد میں عمارتیں اور محلات کے کنگرے وغیرہ گر پڑے، ایک معتبر آدمی نے بتایا کہ جسے وہ سچا سمجھتے تھے اس کا ایوان شق ہو گیا حتیٰ کہ اس نے آسمان دیکھا پھر وہ دوبارہ بغیر کسی تغیر کے اپنی پہلی حالت پر

آگیا۔ اور بغداد میں اہل سنت اور روافض کے درمیان دوبارہ جنگ ہوئی بہت سے مکانات جلا دیئے گئے قتل وغارتگری ہوئی روافض نے مساجد پر لکھا ”محمد اور علی رضی اللہ عنہ خیر البشر ہیں۔ اور ”حیّ علی خیر العمل“ کے الفاظ کے ساتھ اذان دی۔ ان دی اذانوں کی بنا پر عیار طقطقی پھر روافض پر مسلط ہوا کر انہیں قتل کرتا رہا۔

اس سال انتقال کرنے والی شخصیات حسن بن علی[1] ... ابن محمد بن علی بن وہب بن شبل بن قرۃ بن واقد ابو علی تمیمی واعظ تھے ابن مذہب کے نام سے معروف تھے تین سو پچپن ہجری میں پیدا ہوئے مسند امام احمد ابو بکر بن مالک قطیعی سے نقل کی۔ انہوں نے عبداللہ بن امام احمد سے، اور انہوں نے اپنے والد احمد بن حنبل سے نقل کی۔ ابو بکر بن مالک، ابن شاہین اور دارقطنی وغیرہ سے احادیث کی سماعت کی۔ دیندار صالح شخص تھے۔ خطیب رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے کہ ان کا مسند احمد کا قطیعی سے سماع صحیح ہے لیکن انہوں نے اپنا نام ایک جزء میں ملحق کیا ہے۔ ابن جوزی کہتے ہیں کہ یہ ان کے سماع میں عیب نہیں اس لئے کہ جب ان کا سماع ثابت ہوگیا تو اگلے اجزاء میں الحاق کرتے جن میں ان کا سماع ثابت ہو چکا ہے۔

خطیب رحمۃ اللہ علیہ نے ان پر بہت سی باتوں کا عیب لگایا ہے جن کی کوئی حاجت نہیں۔

علی بن حسین ... ابن محمد ابو الحسن بغدادی شاشی کے نام سے معروف ہے بصرہ میں اقامت اختیار کی اور ان کے بعد علی بصرہ پر چھا گئے۔ اس نے مختلف مقالات سے یہ ظاہر کیا کہ وہ صاحب حال وصاحب کشف ہے حالانکہ محمود تھا اللہ کی ذات اور اس کے ساتھ ان کا ذکر کرے، اس کے ساتھ وہ خبیث باطنی قرمطی تھا اس سال انتقال ہوا اللہ تعالیٰ کا شکر واحسان ہے۔

قاضی ابو جعفر[2] ... محمد بن احمد بن احمد قاضی ابو جعفر سمنانی شیخ ابو الحسن اشعری کے طریقے پر متکلم تھے دارقطنی اور دوسرے محدثین سے احادیث سنیں۔ عالم فاضل ذکی تھے موصل میں قاضی کے منصب پر فائز ہوئے ان کے گھر میں ان کی مجلس مناظرہ ہوتی تھی۔ آخر عمر میں بینائی جاتی رہی موصل ہی میں جب وہاں کے قاضی تھے ربیع الاول میں انتقال ہوا چھیاسی سال عمر پائی واللہ اعلم۔

آغاز سن ۴۴۵ھ

اس سال اہل سنت اور روافض میں پھر قتل وقتال اور جنگ ہوا۔ اسی سال خبریں آئیں کہ بساسیری نے عراق کا قصد کیا ہے۔ اس سال سلطان طغرل بیگ کے سامنے شیخ ابو الحسن اشعری کی نسبت سے ایسی باتیں ذکر کی گئیں جو قرآن وسنت اور دین کے شایان شان نہیں تھیں سلطان نے ان پر لعنت کا حکم دیا اور اہل نیشاپور سے اس بات کی صراحت کی کہ ایسی باتوں کا اعتقاد رکھنے والا کافر ہے ابو القاسم قشیری عبد الکریم بن ہوازن اس معاملے سے بہت رنجیدہ خاطر ہوئے چنانچہ انہوں نے اہل سنت کی آزمائش کی شکایت میں ایک رسالہ تصنیف کیا۔ سلطان نے علمائے اشاعرہ کی ایک جماعت طلب کی جس میں قشیری بھی تھے ان سے شیخ ابو الحسن اشعری کے ان عقائد کے بارے میں پوچھا جو انکے سامنے ذکر کئے گئے تھے علماء نے بتایا کہ یہ شیخ کے عقائد نہیں البتہ کیا شیخ بھی ان کے قائل ہیں؟ سلطان نے کہا ہم نے اس شخص پر لعنت

---

[1] الأنساب (المذهبي)، تاريخ بغداد ٧/٣٩٠، دول الإسلام ١/٢٦٦، شذرات الذهب ٣/٢٧١، العبر ٣/٢٠٥، الكامل في التاريخ ٩/٥٩٩، اللباب ٣/٢٤٤، المنتظم ٨/١٥٥، ١٥٧، النجوم الزاهرة ٥/٥٢، الوافي بالوفيات ١٢/٢٢٤، ٢٢٦

[2] الأنساب ٧/١٦٤، تاريخ بغداد ١/٣٥٥، تبيين كذب المفتري ٢٥٩، تاج التراجم ٥٢، الجواهر المضية ٢/٢٤، الفوائد البهية ١٥٨، الكامل في التاريخ ٩/٥٩٩، اللباب ٢/١٣٣، المنتظم ٨/١٥٦، نكت الهميان ٢٣٨، الوافي بالوفيات ٢/٩٨، والسمناني بكسر السين وسكون الميم كما في الأصل وضبط السمعاني بفتح الميم، نسبة إلى سمنان وهي قرية من قرى نسا في العراق.

کی ہے جو ان کو کافی ہے۔

اسی سال [illegible] فصیل پر قبضہ [illegible] ابو کالیجار نے شیراز [illegible] کر کے قبضہ کیا تھا اور وہاں سے [illegible] کے بھائی ابو سعید [illegible] خوارزم میں [illegible] کی طرف [illegible] انہیں مغلوب کر کے ان سے ان کے [illegible] اس سال اہل عراق میں سے کسی نے حج نہیں کیا۔ اس سال وفات پانے والی شخصیات میں سے بعض یہ ہیں۔

احمد بن عمر بن روح: ابو الحسین نہروانی [illegible] العرب[1] [illegible] کی نگرانی کرتے تھے [illegible] اشعار ہیں خود کہتے ہیں میں ایک دن نہروان کے کنارے پر کھڑا تھا ایک آدمی [illegible] کشتی پر سوار تھا، یہ اشعار پڑھتے ہوئے سنا:

وہ میرے قتل ہی کے طالب ہیں [illegible] میں نے اسے روک کر کہا ان اشعار میں مزید اضافہ کرو تو وہ پھر پڑھنے لگا۔

[illegible] میرے قتل پر [illegible] کے طالب ہو گئے انہوں نے [illegible] میری آنکھوں کی [illegible] وہ میرے قتل ہی کے خواہاں ہیں [illegible] مجھ پر ان کی طلب آسان ہو گئی۔

اسماعیل بن علی: ابن حسین بن محمد بن زنجویہ ابو سعید رازی، سمان کے نام سے معروف ہیں، معتزلہ کے شیخ تھے، بڑی قدر و منزلت [illegible] ہزار شیوخ سے احادیث لکھیں، علم و معارف [illegible] ان کا کلام ہے: "جس شخص نے حدیث نہیں لکھی اس نے اسلام کی حلاوت کا مزہ نہیں چکھا" [illegible] قراءات، اسماء الرجال [illegible] حساب کے عالم تھے، ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تاریخ میں ان کے احوال ذکر کیے ہیں [illegible] ان کی بڑی تعریف کی ہے۔

عمر بن شیخ ابی طالب مکی: محمد بن علی بن عطیہ [illegible] ابن شاہین وغیرہ سے احادیث کی سماعت کی، صدوق [illegible]

محمد بن احمد: ابن عثمان [illegible] ابو طالب [illegible] کے نام سے معروف تھے [illegible] ازہری کے بھائی ہیں [illegible]

[illegible]

محمد بن ابو تمام: [illegible] نقیب تھے [illegible] المرتضیٰ کی وفات کے بعد ان کے قائم مقام ہوئے۔

آغاز سن ۴۳۶ھ

اس سال سلطان طغرل بیگ نے [illegible] پر قبضہ کے بعد [illegible] مال غنیمت [illegible] حاصل کئے [illegible] اسی سال قریش بن بدران نے انبار پر قبضہ کیا [illegible] موصل میں [illegible] خطبہ [illegible] بغداد میں داخل ہوا [illegible] خلافت کے خلاف [illegible] ذی الحجہ میں [illegible] کی طرف [illegible] اس سال اہل عراق میں سے کسی نے حج نہیں کیا۔

[illegible]

اس سال وفات پانے والی شخصیات میں سے بعض

حسین بن جعفر بن محمد... ابن داؤد ابو عبد اللہ سلماسی، ابن ماسی، ابن شاہین، ابن حیویہ، دار قطنی سے احادیث کی سماعت کی، ثقہ و مامون تھے، نیکی کے کاموں میں بھرپور حصہ لینے اور کثرت صدقہ میں مشہور تھے۔ انہیں شہادت (گواہی دینے) پر آمادہ کیا گیا تو انہوں نے انکار کر دیا، اپنے مال میں سے نفقے کے لئے ہر مہینے تیس دینار بقال کے پاس ہوتے تھے۔

عبد اللہ بن محمد بن عبد الرحمن[1]... ابو عبد اللہ اصبہانی، ابن اللبان کے نام سے معروف تھے، ابو حامد اسفرائینی کے تلامذہ میں سے تھے، رمضان کے دنوں میں لوگوں کو تراویح پڑھاتے تھے، ان کے جانے کے بعد نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے اور صبح تک نماز پڑھتے رہتے، بعض دفعہ پورا ہفتہ گزر جاتا اور وہ زمین پر ایک دفعہ بھی نہ لیٹتے۔

آغاز سن ۴۴۷ھ

اس سال سلطان طغرل بیگ بغداد کا بادشاہ ہوا، طغرل بیگ سلجوقی بادشاہوں میں پہلا شخص ہے جو بغداد و عراق کا بادشاہ بنا۔ اس سال خلیفہ اور بساسیری میں کشیدگی پیدا ہو گئی اور ترک اس سے بالکل بدظن ہو گئے، انہیں رئیس الرؤساء (وزیر اعظم) نے اس کی خفیہ باتیں ذکر کیں اور یہ بھی ذکر کیا کہ اس نے اطاعت کے لئے مصریوں سے خط و کتابت کی ہے اور عباسیوں کی اطاعت ترک کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، خلیفہ نے کہا اس میں اس کی ہلاکت ہے۔

اس سال اہواز کے مضافات میں شدید مہنگائی پھیل گئی یہاں تک کہ شیراز میں ایک کر ایک ہزار دینار میں بک گیا۔ اس سال بھی گزشتہ سالوں کی طرح اہل سنت و روافض کے درمیان فتنہ فساد اور لڑائی جھگڑے ہوئے، حکومت و فوج ان کو روکنے میں کامیاب نہ ہو سکی۔ اسی سال حنابلہ اور اشاعرہ میں فتنہ عظیم برپا ہوا جس میں حنابلہ کا پلہ بھاری رہا، اشاعرہ میں سے کسی کو اس بات کی اجازت نہ تھی کہ وہ جماعت میں یا جمعے میں شریک ہو۔

خطیب نے ذکر کیا ہے کہ ”ارسلان ترکی جو بساسیری کے نام سے معروف تھا اس کا عروج کمال کو پہنچا ہوا تھا، چونکہ مقدم ترکوں میں سے اس کا کوئی مد مقابل موجود نہ تھا اس لئے اس نے بڑی قوت حاصل کی اور اس کی بڑی شہرت ہوئی، عرب و عجم اس سے ڈرنے لگے، عراق، اہواز وغیرہ میں منبروں پر اس کے لئے دعا کی جاتی تھی، خلیفہ قائم بامر اللہ اس کے مشورے کے بغیر کوئی کام نہ کرتا تھا، پھر خلیفہ پر اس کی بد عقیدگی واضح ہو گئی، وہ یہ چاہتا تھا کہ خلیفہ پر مکمل اختیار حاصل کرے، تب خلیفہ نے ابو طالب محمد بن میکائیل بن سلجوق ملقب بہ طغرل بیگ سے خط و کتابت کی اور اسے عراق کی طرف پیش قدمی کرنے پر ابھارا، اس پر بساسیری کی اکثر فوج منتشر ہو کر بغداد لوٹ آئی اور انہوں نے مغربی جانب میں واقع بساسیری کے محل کو جلا کر اس کی عمارت گرا دی۔ ماہ رمضان ۴۴۷ھ میں سلطان طغرل بیگ بغداد پہنچا، راستے میں امراء، وزراء اور دربانوں نے اس سے ملاقات کی، سلطان بڑے کر و فر سے بغداد میں داخل ہوا اور جمعہ میں پہلے اس کا اور پھر ملک رحیم کا خطبہ پڑھا گیا، پھر ملک رحیم کا خطبہ ختم کر دیا گیا اور اسے قید کر کے قلعے میں پہنچا دیا گیا، یہ بنو بویہ کا آخری بادشاہ تھا، ان کی حکمرانی کی مدت تقریباً ایک سو ستائیس سال رہی۔ ملک رحیم کے بعد بغداد کا بادشاہ ... اور حکومت کی تقسیم کے بعد سلطان طغرل بیگ آیا، جس دن وہ داخل ہوا اس کے سپاہی ترکوں کے گھروں میں ٹھہرے، اس کے ساتھ آٹھ ہاتھی تھے، ترکوں میں اور عوام میں فتنہ و فساد برپا ہوا اور شرقی جانب کا حصہ لوٹ لیا گیا۔

---

[1] الانساب للسمعانی، تاریخ بغداد ۱۰/ ۱۴۴، ... المنتظم ۸/ ...، شذرات الذہب ۳/ ۲۷۶، طبقات الاسنوی ۱/ ۴۹۲، طبقات السبکی ۵/ ۷۰، ... العبر ۳/ ۲۱۳، ... الکامل فی التاریخ ۹/ ۶۲۴، کشف الظنون ۱/ ۹۳، ... معجم ... ، ہدیۃ العارفین ۱/ ۴۵۱۔

بساسیری کی حالت بے وفائی سے وہ خلیفہ سے بھاگ کر رحبہ کی طرف چلا گیا اور مصر کے حکمران کو لکھا کہ وہ اس کے ذریعے عراق میں دعوت قائم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو حاکم مصر نے اسے رحبہ میں نائب بنا کر وہاں کا والی بنا دیا تا کہ وہ اپنے ارادے کو پورا کرنے کے لئے قوت حاصل کر سکے۔

اسی سال ذیقعدہ میں ابو عبداللہ محمد بن علی دامغانی کو ابن ماکولا کی وفات کے بعد قاضی القضاۃ بنایا گیا اور اس پر خلعتیں دی گئیں پھر خلیفہ نے سلطان طغرل بیگ کو بغداد میں داخل ہونے کے ایک دن بعد خلعتیں عطا کیں۔

اس مہینے خلیفہ قائم بامر اللہ کے بیٹے ذخیرۃ الدین ابو العباس محمد کا انتقال ہوا وہ اپنے باپ کا ولی عہد تھا تخت تعزیت میں بیٹھا اسی سال ابو کالیجار کی بیوی ملکی کی ہمسائی ملکوں کے مضافات تک آ گئے یہاں تک کہ بعض علاقوں میں سعید کا خطبہ ختم کر کے فاطمیوں کا خطبہ پڑھا گیا اس سال غز (ترکوں کا ایک قبیلہ) نے خوب فساد پھیلایا اور لوگوں کے مویشی لوٹ لیے یہاں تک کہ ایک رطل پانی قیراط (درہم کا بارہواں حصہ) کا بکنے لگا اسی سال ملک میں مہنگائی نے خوب زور پکڑا، اشیائے خورد و نوش ختم ہو گئیں بعض لوگوں نے تڑپ تڑپ کر جانیں دیں لوگوں نے کھانے کی چیزیں چھپا کر رکھ لیں اہل عراق سے بھی کسی نے حج نہیں کیا۔

اس سال انتقال کرنے والی شخصیات

حسین بن علی ...... ابن جعفر بن علی بن محمد بن دلف بن ابی دلف، قاضی القضاۃ تھے۔ ابن ماکولا کے نام سے مشہور تھے، شافعی تھے، بصرہ میں قاضی ہوئے پھر قادر کے زمانہ خلافت میں ۴۲۰ھ میں بغداد میں قاضی القضاۃ ہوئے، قادر کے بیٹے قائم نے انہیں اپنے عہدے پر برقرار رکھا یہاں تک کہ اس سال ان کا انتقال ہوا۔ اسی سال کی عمر میں انتقال ہوا اور ستائیس سال قاضی رہے۔ انتہائی حق دار اور صالح تھے کسی سے ہدیہ قبول نہیں کرتے حتیٰ کہ خلیفہ سے بھی کہا جاتا ہے کہ انہوں نے ابو عبداللہ الحسین بن محمد سے سماعت کی، اچھے اشعار کہتے تھے ان کے کچھ اشعار یہ ہیں۔

ہم بڑھاپے کے بعد پھر بن گیا
میں بڑھاپا اسے پہنچنے سے مستغنی نہ کر سکا
اس نے اپنے رخسار خضاب سے سیاہ کر دیئے
لیکن خضاب کی سیاہی نے اسے کوئی نفع نہ دیا
اس نے محبوب کے لئے یہ لطف ظاہر کیا
لیکن اُسکے اجتناب ہی میں اضافہ ہوا
اللہ کو انعام ہو پہ کھلا
جوانی کے بہترین حصے کے دنوں پہ
اس کا عزم ایک دن پھر گیا اور میرے
قلب میں حسرت و غم باقی رہ گیا

علی بن محسن بن علی[1] ...... ابن محمد بن ابی فہم ابو القاسم تنوخی، ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں تنوخ بہت سے قبائل کا نام ہے جو بحرین میں جمع ہو گئے اور ایک دوسرے کی امداد و معاونت پر ایک دوسرے کے حلیف ہوئے۔ اسی لئے ان کا نام تنوخ رکھا گیا تھا، تین سو پینسٹھ ہجری میں بصرہ میں پیدا ہوئے ۳۷۰ھ میں حدیث کی سماعت کی، کم عمری ہی میں حکام کے ہاں ان کی شہادت قبول کی گئی، مدائن وغیرہ میں قضاء کے عہدے پر فائز ہوئے، صدوق و ثقہ تھے لیکن اعتزال و تشیع کی طرف مائل تھے۔

[illegible] تاریخ بغداد [illegible] المنتظم [illegible] شذرات الذہب [illegible]

[1] [illegible] النجوم الزاہرہ ۵/۵۸ وفیات الاعیان [illegible]

آغاز سن ۴۴۸ھ

ماہ محرم شروع ہونے سے آٹھ دن پہلے بروز جمعرات خلیفہ سلطان طغرل بیگ کی بھتیجی خدیجہ سے ایک لاکھ دینار مہر پر نکاح کیا۔ اس عقد میں طغرل بیگ کے وزیر عمید الملک کندری، قاضی القضاۃ دامغانی، ماوردی، رئیس الرؤساء ابن مسلمہ اور طوطیان شریک ہوئے جب شعبان کا مہینہ آیا تو رئیس الرؤساء (وزیر اعظم) سلطان طغرل بیگ کے پاس گیا اور اس سے کہا ’’امیر المؤمنین کہتے ہیں اللہ پاک کا فرمان ہے (بیشک اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے مالکوں تک پہنچاؤ) چنانچہ انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں امانت آپ کے قصر عالیشان میں منتقل کر دوں۔ سلطان نے کہا ہم حاضر ہیں چنانچہ خلیفہ کی والدہ دلہن کو لینے کے لئے سلطان کے قصر گئی دلہن ان کے ساتھ رخصت ہو کر آئی اس کے ساتھ وزیر عمید الملک اور حشم و خدم تھے یہ لوگ خلیفہ کے محل میں داخل ہوئے وزیر نے دلہن کے چچا کی طرف سے خلیفہ سے گفتگو کی اور ان سے درخواست کی کہ وہ لڑکی کے ساتھ لطف و احسان کا معاملہ فرمائیں جب لڑکی خلیفہ کے سامنے گئی تو اس کی والدہ نے زمین کو بوسہ دیا خلیفہ نے اسے اپنے قریب کر کے اپنے پاس بٹھایا اور اس پر موتی منقش اور قیمتی جواہر کا تاج رکھا اگلے دن اسے عجم کے موجود ہونے کے تحفے (ترک کا زیور) اور ایسے پیالے عطا کئے جن میں جواہر و یاقوت جڑے ہوئے تھے اور ہر سال اپنی جاگیروں میں سے بارہ ہزار دینار مالیت کی زمینیں اس کے نام کیں۔

اسی سال سلطان نے ’’دار مملکت‘‘ (محل) تعمیر کرنے کا حکم دیا، اس کی تعمیر کے لئے بہت سے مکانات گرا دیئے گئے عام لوگوں کے گھروں اور معتزلی جانب سے لکڑیاں نقل کر لے گئے اور ... اسی سال پھر سخت مہنگائی ہوئی لوگوں پر خوف طاری ہوا، موت کا بازار گرم رہا، بہت سے لوگ بغیر غسل و کفن کے دفن کئے گئے ہر قسم کی ادویات و ضروریات بہت مہنگی ہو گئیں، بڑی تعداد میں لوگ لقمۂ اجل بن گئے۔ فضا غبار آلود ہو گئی۔ ابن جوزی کہتے ہیں ’’یہ مہنگائی اور وبا مکہ، حجاز، دیار بکر، موصل، بلاد روم، خراسان، جبال تک حتیٰ کہ پوری دنیا تک پھیل گئی مصر سے اطلاع پہنچی کہ تین چوروں نے کسی گھر میں نقب لگائی صبح کو وہ مردہ پڑے ہوئے پائے گئے، ایک نقب کے پاس ایک سیڑھی پر اور ایک ان کپڑوں پر جو اس نے لے جانے کے لئے لپیٹے تھے لیکن اسے موت نے مہلت نہ دی۔

اس سال وزیر اعظم نے کرخ میں سیاہ جھنڈے نصب کرنے کا حکم دیا، اہل کرخ اس کی وجہ سے بہت بے چین ہوئے، وزیر اعظم اہل رفض کے لئے بہت تکلیف کا باعث تھا، سلطان طغرل بیگ کا وزیر عمید الملک کندری ان کا طرفدار تھا اور ان کی طرف سے دفاع کرتا تھا، اسی سال جمعہ کے وقت تیز آندھی چلی، غبار آلود ہوا اٹھی اور دنیا تاریک ہو گئی یہاں تک کہ لوگوں نے چراغ جلائے۔ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے ’’جمادی الاولیٰ کے دوسرے عشرے میں صبح کے وقت ایک ستارہ ظاہر ہوا جس کی لمبائی تقریباً دس ہاتھ اور چوڑائی ایک ذراع تھی، نصف ماہ جب تک وہ نظر آتا رہا، پھر مضمحل ہو گیا۔

اسی سال روافض پر یہ لازم کیا گیا کہ وہ اذان میں ’’حی علی خیر العمل‘‘ کے کلمات چھوڑ دیں، اور انہیں حکم دیا گیا کہ ان کا مؤذن ’’حی علی الفلاح‘‘ کے بعد ’’الصلوٰۃ خیر من النوم‘‘ کہے، ان کی مساجد سے ’’محمد و علی خیر البشر‘‘ کے کلمات مٹا دیئے گئے، باب بصرہ کے دروازے سے کرخ کے دروازے تک منشد پڑھنے والے گئے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مدح میں اشعار و قصائد پڑھے گئے۔ یہ سب اس لئے ہوا کہ روافض کی قوت کمزور پڑ گئی اس لئے کہ بنو بویہ جو حکام تھے وہ روافض کی مدد کرتے اور ان کو تقویت پہنچاتے تھے ان کی حکومت ختم ہو چکی تھی ان کے بعد سلجوقی ترک آئے جو اہل سنت سے محبت کرتے اور ان کی قدر کرتے تھے رئیس الرؤساء (وزیر اعظم) نے حکم دیا کہ وہ روافض کے شیخ ابو عبداللہ بن جلاب کو قتل کر دے یہ بہت غالی رافضی تھا چنانچہ اپنی دکان کے دروازے پر قتل کیا گیا اور ابو جعفر طوسی بھاگنے کے لئے تیار ہوا اور اس کے گھروں کو لوٹ لیا گیا۔

اسی سال بساسیری مقتدی کا ... لشکر کے ساتھ موصل کی طرف چڑھا اس کے ساتھ ... بھی تھا، وہاں کے حکمران قریش تھے، تو طغرل بیگ کے چچا زاد بھائی قتلمش نے ان کی مدد کی لیکن بساسیری نے دونوں کو شکست دے کر شہر پر قبضہ کیا اور ...

مصریوں کا خطبہ پڑھا اور اپنے کاتب کو قید خانے سے نکالا اس نے قائم کی امید پر اسلام کا اظہار کیا لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا چنانچہ قتل کر دیا گیا اسی طرح کوفہ، واسط وغیرہ دوسرے شہروں میں بھی اس سال مصریوں کے نام کا خطبہ پڑھا گیا طغرل بیک نے بساسیری سے مقابلے کے لئے موصل پر چڑھائی کا ارادہ کیا خلیفہ نے حالات کی تنگی اور مہنگائی کی وجہ سے اسے روکنا چاہا لیکن وہ نہ مانا وہ ایک لشکر جرار کے ساتھ موصل کی طرف نکلا اس نے تو باقی بستیاں بھی چھین لیں اس کا لشکر کثرت کی وجہ سے راستے میں بستیوں کو لوٹتا جاتا تھا بعض اوقات عورتوں پر بھی حملہ کرتے خلیفہ نے سلطان کی طرف پیغام بھیج کر ان امور سے روکا، سلطان نے لشکر کی کثرت کی وجہ سے معذرت خواہی کی، اتفاق سے سلطان نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی سلام کیا تو آپ ﷺ نے اعراض فرمایا، سلطان نے عرض کیا "یا رسول خدا کیا وجہ ہوئی کہ آپ اعراض فرما رہے ہیں؟" تو آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تجھے حاکم بنایا اور تو اس کی مخلوق پر نرمی نہیں کرتا اور اللہ عزوجل کے جلال سے نہیں ڈرتا، سلطان گھبرا کر اٹھا وزیر کو حکم دیا کہ وہ لشکر میں یہ منادی کرا دے کہ کوئی کسی پر ظلم نہ کرے۔ موصل پہنچنے سے پہلے بہت سے شہر فتح کیے پھر موصل فتح کر کے اپنے بھائی داؤد کے سپرد کر دیا اس کے بعد بلاد بکر کے بہت سے علاقے فتح کیے۔

اس سال مغربی ممالک میں ملثمین کی حکومت کا ظہور ہوا انہوں نے دین کے اعزاز اور کلمہ حق کا اظہار کیا اور بہت سے شہروں پر جیسے سجلماسہ اس کے مضافات اور سوس وغیرہ بھی شامل ہیں قبضہ حاصل کیا اور وہاں کے بدشعوروں کو قتل کیا ملثمین کا سب سے پہلا بادشاہ ابوبکر بن عمر تھا اس نے سجلماسہ میں اقامت اختیار کی یہاں تک کہ ۴۶۲ھ میں اس کا انتقال ہوا اس کے بعد ابو نصر یوسف بن تاشفین حاکم بنا اور امیر المسلمین کا لقب اختیار کیا اس نے بڑی قوت حاصل کی مغربی ممالک میں اس کا مرتبہ بہت بلند ہوا۔

اسی سال بغداد میں سلطان کے حکم سے اہل ذمہ پر لازم کیا گیا کہ وہ اپنا نشان لگائیں، اسی سال ذخیرۃ الدین کی وفات کے بعد اس کا ایک لڑکا باندی سے پیدا ہوا وہ ابوالقاسم عبداللہ مقتدی بامر اللہ ہے اس سال بھی مہنگائی اور وبا کثرت سے بغداد میں اور دوسرے شہروں میں جاری رہی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اہل عراق میں سے کسی نے حج نہیں کیا۔

اس سال انتقال پانے والی شخصیات

علی بن احمد بن علی بن سالک[1]: آپ کی کنیت ابوالحسن المؤدب ہے فالی کے نام سے مشہور ہیں "امالی" کتاب کے مصنف ہیں فالہ ایک بستی ہے جو ایذج کے قریب واقع ہے ایک مدت تک بصرہ میں مقیم رہے وہاں عمر بن عبدالواحد ہاشمی اور دوسرے محدثین سے احادیث سنیں پھر بغداد آ کر مقیم ہو گئے تھے، بہت سے فضائل کے حامل تھے آپ کے اچھے شعروں میں سے بعض یہ ہیں۔

جب مجالس کے چہرے تبدیل ہو گئے اور ان مجالس کے وہ عالم نہ رہے جنہیں میں پہچانتا تھا میں نے دیکھا کہ وہ بھری ہوئی ہیں ان لوگوں کے علاوہ سے جن کی ابتدا انتہا کے دن تھے تو میں نے ایک قدیم مشہور شعر پڑھا اس حال میں کہ میری آنکھیں آنسوؤں کے جاری ہونے کی وجہ سے سرخ ہو گئی تھیں، "خیمے تو انہی لوگوں کے خیموں کی طرح ہیں، لیکن میں قبیلے کی عورتوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ ان خیمے کی عورتیں نہیں ہیں۔"

"تدریس کے لئے ہر فضول پرست بھی آدمی مسند نشین ہو گیا، تاکہ فقیہ مدرس کا نام دیا جائے تو اہل علم کے لئے حق ہے کہ وہ مثال دیں کہ قدیم شعر جو ہر مجلس میں مشہور ہے "وہ کمزور ہو گئی یہاں تک کہ اس کی کمزوری کی وجہ سے اس کی کھال ظاہر ہو گئی اور ہر مفلس اس کا سودا کرنے لگا"۔

محمد بن عبید ابو احمد بن محمد العبادیؒ ...... فقہ شافعی کے فقیہ تھے کتاب "المقاتل" کے مصنف ہیں، ان کے مصنف متاخرین میں سے ہیں

---

[1] طبقات الشافعیہ ۲/۲۹۶، الانساب ۹/۲۳۳، تاریخ بغداد ۱۱/۳۳۴، تاج العروس ۸/۱۶۸ بیان، تبصیر المنتبہ ۴/۱۰۸۰، الوافی ۳/۲۰۱، المنتظم ... المستطرف، العبر ۳/۲۰۰، شذرات ۳/۲۲۳، کشف الظنون ۲/۹۹۳، طبقات ۳/۲۰۲، معجم البلدان ۴/۲۳۲، المنتظم ۸/۱۳۳، النجوم الزاهرۃ ۵/۶۰، ہدیۃ العارفین ۱/۶۸۹

اور یہ ابو جعفر طوسی کے شاگردوں میں سے ہیں شہر کی جامع مسجد میں ان کے حلقے کا حلقہ تھا قاضی القضاۃ دامغانی حنفی کے پاس سے تو انہوں نے آپ کو ابو سعد یا ابن شاہین اور دوسرے محدثین سے حدیث حاصل کی ہے ذوالقعدہ میں فوت ہوئے تھے۔

ہلال بن محسن ۔۔۔ ابن ابراہیم بن ہلال ابو الخیر الکاتب الصابی (ستارہ پرست) تھے مورخ بھی تھے آپ کے والد بھی صابی (ستارہ پرست) تھے عمر کا ایک حصہ گزرنے کے بعد مسلمان ہوئے اور پھر خوب مسلمان ہوئے آپ نے حالت کفر میں بہت سے مشائخ سے احادیث سنیں اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ مشائخ کے پاس ادب پڑھنے کے لئے آتے تھے پھر جب بعد میں مسلمان ہوئے تو آپ کو اس کا بہت فائدہ ہوا اور یہی آپ کے اسلام قبول کرنے کا سبب بنا جیسا کہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے طویل سند کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ وہ آپ کو عقل کی طرف دعوت دے رہے ہیں اور اسلام قبول کرنے کا کہہ رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ تم عقل مند ہوتے ہوئے اس دین کو کیوں چھوڑ رکھا ہے جس کی حقانیت پر دلائل قائم ہو چکے ہیں۔ آپ ﷺ نے انہیں خواب میں اس کی نشانیاں بھی دکھائیں جو انہوں نے بیداری کی حالت میں دیکھیں جس میں ایک یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا تمہارے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا تم اس کا نام محمد رکھنا چنانچہ ان کے ہاں بچہ پیدا ہوا جس کا نام انہوں نے محمد و کنیت ابو الحسن رکھی اور بھی بہت سی چیزیں ہیں جنہیں ابن جوزی نے تفصیل سے ذکر کیا ہے پھر آپ مسلمان ہوئے اور خوب مسلمان ہوئے آپ سچے تھے انتقال کے وقت عمر نوے سال سے زیادہ تھی جن میں سے چالیس سے زیادہ سال حالت اسلام میں گزرے۔

۴۴۹ھ کے واقعات وحادثات

اس سال میں مہنگائی اور ہلاکت بغداد اور اس کے علاوہ دیگر شہروں میں مسلسل جاری رہی یہاں تک کہ اکثر مکان خالی ہو گئے وہاں کے رہائش پذیر لوگوں پر ان کے اہل سمیت گھروں کے دروازے بند ہو گئے اور وہیں ان کی موتیں بھی واقع ہو گئیں رفتہ رفتہ بات یہاں تک پہنچی کہ راہ چلتا آدمی راستے میں اکیلا ہی گزرا کرتا تو لوگ کھانے کی کمی کی وجہ سے بدبودار مردار تک کھانے پر مجبور ہو گئے تھے۔ ایک دفعہ ایک عورت کے پاس کتے کی ران پائی گئی جو کہ سبز ہو چکی تھی جب کہ ایک آدمی نے بھٹے کے آتشکدہ میں ایک بچی کو بھون کر کھایا۔ پانچ آدمیوں کے قریب ایک مردہ پرندہ گرا تو انہوں نے اسے پکڑا پھر اسے بھون کر اور تقسیم کر کے کھا گئے۔

بخارا کی ایک کتاب میں ہے کہ اس سال ان علاقوں میں ایک دن میں اٹھارہ ہزار انسان مر گئے جبکہ مجموعی طور پر اس وقت سے لے کر اب تک اس وبائے عظیم کی وجہ سے شمار کئے جانے پر پتہ چلا کہ ایک کروڑ پانچ لاکھ پچاس ہزار انسان موت کے منہ میں جا چکے ہیں ان شہروں میں رہنے والے لوگ صاف خالی بازاروں، خالی سڑکوں، بند دروازوں، وحشت اور عدم انسیت کے علاوہ اور کچھ نہیں پاتے تھے۔ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ آذربائیجان سے آنے والی خبر کے مطابق اس وبائے عظیم سے ان ملکوں میں بہت ہی کم لوگ محفوظ رہے ان ہی کا بیان ہے کہ یہ وبا اہواز، واسط اور اس کے مضافات اور اس کے علاوہ دیگر شہروں میں بری طرح پھیل گئی تھی یہاں تک کہ اکثر گھر بند ہو گئے اس کا سب سے بڑا سبب بھوک تھا فقیر لوگ کتے بھی بھون کر کھاتے کبھی کفن چوری کرتے اور کبھی مردوں کو بھون کر کھاتے۔ لوگوں کا دن رات مردے نہلانے ان کی تجہیز و تکفین کرنے اور مردے دفنانے کے علاوہ اور کوئی کام ہی نہ رہا تھا گویا کہ ایک گڑھا کھودا جاتا تھا اور اس میں بیس بیس تیس آدمیوں کو ایک ہی ساتھ دفن کر دیا جاتا تھا۔

ان حادثات کی وجہ سے انسان کا بیٹھے بیٹھے ایک دم دل پھٹ جاتا اور دل سے نکلنے والا خون منہ کے راستے سے نکلتا اور فوری انسان کی موت واقع ہو جاتی اس صورت حال کو دیکھ کر لوگوں نے توبہ کی اور اپنا بہت زیادہ مال صدقہ کر دیا لیکن ان کے صدقہ کو قبول کرنے والا کوئی نہ ملتا تھا فقیر کو جب سونا چاندی یا کپڑے وغیرہ دیئے جاتے تو وہ کہتا کہ میں تو ایک روٹی کا ٹکڑا چاہتا ہوں جو کہ میری بھوک مٹا دے لیکن وہ اسے ملتا نہیں تھا پھر لوگوں نے شراب بہا دی گانے بجانے کے آلات توڑ دیئے اور عبادت و تلاوت قرآن پاک کے لئے مسجدوں میں جمع ہو گئے لیکن گھر اب

میں شراب ہوتی تو وہ گھر والے عام طور پر مر جاتے تھے۔

ایک مریض پر سات دن بہت سخت گذرے تو اس نے اپنے ہاتھ سے ایک مکان کی طرف اشارہ کیا، لوگوں نے دیکھا کہ اس مکان میں ایک شراب کا مٹکا تھا جس کو انہوں نے بہا دیا تو مریض کی جان اس نے آسانی سے نکل گئی۔ ایک شخص کا مسجد میں انتقال ہوا لوگوں نے دیکھا تو اس کے پاس ۵۰۰۰۰ دینار تھے تو وہ دینار لوگوں کے سامنے پیش کیے گئے لیکن کسی نے بھی ان کو قبول نہیں کیا اس کے بعد انہیں دوبارہ مسجد ہی میں رکھ دیا گیا لیکن ۹ دنوں تک کوئی لینے والا نہیں آیا ۹ دنوں کے بعد چار آدمی لینے آئے لیکن وہ چاروں وہیں مر گئے اور ان میں سے کوئی بھی زندہ مسجد سے باہر نہیں نکل سکا۔

اس زمانہ میں شیخ ابو محمد عبد الجبار بن محمد کے پاس ۷۰۰ طلباء علم حاصل کر رہے تھے لیکن شیخ اور ۱۲ طلبہ کے علاوہ سب کے سب موت کے منہ میں چلے گئے۔ جب سلطان طغرل بیگ عراق فتح کرنے کے بعد واپس اپنے وطن آئے تو انہوں نے اپنے شہر کو بہت خستہ حالت میں پایا کیونکہ وہاں لوگوں کی آبادی طاعون کے پھیلنے کی وجہ سے بہت کم ہوگئی تھی تو انہوں نے ایک قاصد کو دوسرے علاقوں میں بھیجا وہاں ایک جماعت تھی اس جماعت نے اسے قتل کر دیا اور بھون کر کھا گئے۔

ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ۲۳ جمادی الآخرہ بروز جمعہ قطیعہ عیسیٰ، سوق الطعام، الکیس، اصحاب السقط، باب الشعیر، سوق العطارین، سوق العروس، انماطیین، خشابین، جزارین، تمارین، قطیعہ، سوق نہر زجاج، سویقہ غالب، الصفارین، الصباغین اور ان کے علاوہ دوسری جگہیں بھی جل گئیں۔ یہ آگ لوگوں کے لئے مرنے والوں اور ہلاکتوں کے بعد ایک نئی مصیبت ثابت ہوئی۔ لوگ تو مر ہی رہے تھے، آگ تیزی سے پھیلتی ہوئی یہاں تک گئی کہ سب کو جلا کر رکھ دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اس سال بغداد میں منکرات کی کثرت ہوگئی اور وہ لوگوں کی دولت کو کھلم کھلا لوٹنے لگے، وہ مکار، رات دن لوگوں کے گھروں پر حملے کرنے لگے، اسی دوران ابو جعفر طوسی شیعہ متکلم کے گھر پر بھی حملہ کیا گیا اور اس کی کتابیں اور دستاویزات جو وہ اپنی گمراہی اور بدعات کو پھیلانے میں استعمال کرتا وہ سب کی سب کتب جلا دی گئیں اور وہ ایسے ہم خیال لوگوں کو ان کی تبلیغ کرتا تھا۔ اسی سال ملک طغرل بیگ بھی موصل سے لوٹ کر بغداد پہنچا تو راستے میں عوام اور خواص نے اس کا خوب استقبال کیا، رئیس الرؤساء نے بادشاہ کی طرف سے زیارت سے پہلے اس کا استقبال کیا اور اس سے بات چیت کی، ملک نے زمین کو بوسہ دیا پھر اس کے بعد دربار خلافت آیا تو خلیفہ کی طرف سے سواری لائی گئی اس پر بیٹھ کر خلیفہ کے پاس حاضر ہوا۔ جب وہ خلیفہ کے پاس پہنچا تو دیکھا کہ خلیفہ سات گز کی چارپائی پر جلوہ افروز ہے اور اس کے کندھے پر نبوی چادر ہے اور ہاتھ میں چھڑی ہے۔ اس نے پھر زمین کو بوسہ دیا اور بادشاہ تخت کے علاوہ دوسرے تخت پر بیٹھ گیا جو کہ بادشاہ کے تخت سے کچھ دور تھا۔ پھر خلیفہ نے رئیس الرؤساء سے کہا کہ اس سے کہو، امیر المؤمنین تمہاری کوششوں کی تعریف کرتے ہیں تمہارے عمل کے شکر گذار ہیں تمہاری قربت سے خوش ہیں جن ممالک کا اللہ تعالیٰ نے انہیں والی بنایا ہے وہ تمام ممالک انہوں نے تمہارے سپرد کر دیئے ہیں اور تمہیں والی بنا دیا ہے جن ممالک کا تمہیں والی بنایا ہے ان کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا اس کے ساتھ ساتھ شہروں کی ترقی، لوگوں کی اصلاح، عدل وانصاف کو پھیلانا اور ظلم کی روک تھام کے لئے اپنی کوششیں جاری رکھنا۔ اس کے بعد عمید الدولہ نے جو کچھ خلیفہ نے اسے کہا تھا اس کو اچھی طرح سمجھا دیا تو وہ کھڑا ہو گیا اور زمین کو بوسہ دے کر کہا کہ میں امیر المؤمنین کا غلام اور خدمت گذار ہوں اور آپ کے اوامر ونواہی پر عمل کرنے والا ہوں۔ جس چیز کا انہوں نے مجھ کو اہل بنایا اور خدمت کی وہ میرے لئے باعث شرف ہے میں اب میں اللہ ہی سے مدد و توفیق کا طلبگار ہوں۔ پھر خلیفہ نے اسے حکم دیا کہ وہ بادشاہانہ لباس پہننے کے لئے تیار ہو جائے تو وہ کھڑا ہوا اور جہاں خلعت تھی پہنچ گیا وہاں اس کو سات جوڑے اور تاج پہنایا گیا پھر وہاں سے لوٹا اور خلیفہ کا ہاتھ چومنے کے بعد تخت پر جلوہ افروز ہو گیا اس نے زمین کا بوسہ لینا چاہا مگر تاج کی وجہ سے یہ اس کے لئے ممکن نہ ہو سکا۔ پھر خلیفہ نے اپنی تلوار نکال کر اس کے گلے میں ڈال دی اور اس کو بادشاہ مشرق ومغرب کا خطاب دیا گیا۔ اس کے بعد تین جھنڈے لائے گئے تو ان میں سے ایک جھنڈے کو خلیفہ نے اپنے ہاتھ سے باندھا اور بادشاہ کے سامنے عہد نامہ پیش کیا گیا جسے وہیں پڑھ کر بھی سنایا گیا۔ اس عہد میں خلیفہ بادشاہ کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور رعایا کے درمیان عدل وانصاف سے کام لینے کی وصیت کی۔ پھر وہ کھڑا ہوا خلیفہ کے ہاتھ کو چوم کر اپنی آنکھوں پر رکھا اس کے بعد عظیم شان وشوکت کے ساتھ اپنے گھر جانے کے لئے کھڑا ہوا اور اس کے ساتھ ساتھ نقاب اور

اس کا یہ لشکر تھا لوگ اس کو سلام کرنے آتے تھے اس نے بھی خلیفہ کے واسطے عظیم تحائف بھیجے جس میں سے پہلا تحفہ پچاس ہزار دینار کا تھا دوسرا تحفہ پچاس ترکی غلاموں کا تھا جو کہ اپنی سواریوں ہتھیاروں اور پٹکوں وغیرہ کے ساتھ تھے۔ تیسرا تحفہ پانچ سو کپڑوں کا تھا جو کئی اقسام پر مشتمل تھے۔ اور مجلس بانوں کو پانچ ہزار درہم دیئے اور پچاس قطعہ اشیاء کے تحفے وغیرہ دیئے۔

اس سن میں ملک طغرل بک نے اپنے وزیر ابو محمد الحسن بن عبدالرحمن النابلسی کو گرفتار کر لیا اور اس کا خط تین ہزار دینار میں لے لیا اس کے کئی ساتھیوں کا محاصرہ کیا گیا یہ وزیر حنفی فقیہ تھا اہل علم اور اہل حرمین سے اچھا سلوک کیا کرتا تھا۔ ہمارے شیخ ابو یوسف القزوینی اس کی تعریف و توصیف بیان کیا کرتے تھے۔

اس سن میں وفات پانے والے لوگ

احمد بن عبداللہ بن سلیمان[1] ۔۔۔ ابن محمد بن سلیمان بن احمد بن سلیمان بن داؤد بن المطہر بن زیاد بن ربیعہ بن الحارث بن ربیعہ بن انور بن اسحم بن ارقم بن النعمان بن عدی بن غطفان بن عمرو بن بریح بن جذیمہ بن تیم اللہ بن اسد بن وبرہ بن تغلب بن حلوان بن عمران بن الحاف بن قضاعہ ابوالعلاء المعری التنوخی الشاعر جو زندیقیت میں مشہور ہیں لغوی ہیں لغت اور شعر میں صاحب دواوین و تصانیف ہیں، جمعہ کے روز غروب آفتاب کے وقت ۲۷ ربیع الاول ۳۶۳ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کو چار سال یا سات سال کی عمر میں چیچک کے مرض نے آ لیا جس کی وجہ سے ان کی نظر بالکل ختم ہو گئی انہوں نے گیارہ سال یا بارہ سال کی عمر میں شعر گوئی شروع کی اور ۳۹۹ھ میں بغداد آئے اور وہاں تقریباً ایک سال سات مہینے رہ کر پھر وہاں سے شہر معرہ واپس لوٹ آئے اور گوشہ نشین ہو کر رہ گئے کیونکہ اس نے شعر کے ذریعے یہ سوال کیا جو اس کی قلت عقل، دین، علم کے بارے میں دلالت کرتا تھا شعر یہ تھا۔

اس بات میں تناقض ہے جس پر ہمارے لئے سکوت اس میں اور خاموشی ہی بہتر ہے اور یہ کہ ہم اپنے مولیٰ سے آگ کی پناہ
لیں ہاتھ کی دیت پانچ سو تو ہم ہیں پھر کیا وجہ ہے کہ اسے چوتھائی دینار کے عوض کاٹ دیا جاتا ہے۔

یہ بات اس کی جھوٹ ہے وہ کہتا ہے کہ ہاتھ کی دیت پانچ سو دینار ہے تو اگر وہ صرف چوتھائی دینار چوری کرتا ہے تو اس کا ہاتھ کیوں کاٹتے ہیں۔ یہ بات اس کی کم عقلی، کم علمی اور بصیرت کی کمی کی وجہ سے پیدا ہوئی تھی۔ یہ بات اس لئے ہے جب ہاتھ پر ظلماً زیادتی کی جائے تو اس کی دیت بہت زیادہ ہونی چاہئے تاکہ لوگ ظلم سے رک جائیں ہاں البتہ جب ہاتھ خود کی چوری کرے تو اس کے مناسب یہ ہے کہ اس کی قیمت بہت کم ہو جائے تاکہ لوگ

---

(۱) وانظر ترجمته: [illegible]، ایضاح المکنون [illegible]، الانصاف والتحری لابی العلیم، الانساب [illegible] (التنوخی) و (المعری)، اعلام النبلاء [illegible]، بغیة الوعاة [illegible]، تاریخ بغداد [illegible]، تتمة الیتیمة [illegible]، تاریخ الاسلام [illegible]، تتمة المختصر [illegible]، دمیة القصر [illegible]، دول الاسلام [illegible]، روض المناظر [illegible]، ابن الشحنة [illegible]، روضات الجنات [illegible]، ظهور الحضارة [illegible]، طبقات النحویین واللغویین لابن قاضی شهبة [illegible]، العبر [illegible]، عقد الجمان للعینی [illegible]، الفهرست لابن خیر [illegible]، کشف الظنون [illegible]، الکامل فی التاریخ [illegible]، لسان المیزان [illegible]، اللباب [illegible]، (التنوخی) و (المعری)، مرآة الزمان حوادث سنة ۴۴۹، معاهد التنصیص [illegible]، مفتاح السعادة [illegible]، مرآة الجنان [illegible]، میزان الاعتدال [illegible]، مسالک الابصار [illegible]، المختصر فی اخبار البشر [illegible]، معجم الادباء [illegible]، معجم البلدان [illegible]، المنتظم [illegible]، نزهة الالباء [illegible]، النجوم الزاهرة [illegible]، نکت الهمیان [illegible]، نزهة الالباء [illegible]، هدیة العارفین [illegible]، وفیات الاعیان [illegible]، الوافی بالوفیات [illegible]، وینظر تعریف القدماء بابی العلاء الذی نشرته وزارة الثقافة المصریة بمصر عدد من الاسفار)

دوسروں کے احسان سے مدد لیں اور لوگوں کے احسان تلے دبا ہوا جائیں۔ اسی وجہ سے بعض کا یہ قول مشہور ہے کہ وہ حقیقی فاسق کا ما استدراک تھا لیکن جب اس نے خیانت کی تو اس کی قیمت کر لی۔ جب قصاب نے اس کو اس کی اس حرکت پر داد اس جیسی دوسری جوتوں کے جرم کی وجہ سے مگر نے کا ارادہ کیا تو وہ بھاگ گیا اور اپنے مشہور کیا جہاں اپنے گھر میں مقیم ہو گیا وہاں اپنے گھر سے خوف کی وجہ سے نکلتا بھی نہیں تھا۔ ایک دن کی بات ہے کہ وہ خلیفہ کے پاس بیٹھا تھا خلیفہ متنبی کو ناپسند کرتا تھا اور اس کی تذلیل کرتا تھا جبکہ ابوالعلاء متنبی سے محبت کرتا تھا اس کی قدر و منزلت بلند سمجھتا تھا بلکہ اس کی مدح بھی کرتا تھا تو ایک دن باتوں باتوں میں متنبی کا ذکر چھڑ گیا اب خلیفہ نے تو اس کی خوب مذمت کی تو ابوالعلاء نے کہا کہ اگر متنبی کا کوئی قصیدہ بھی نہ ہوتا تب بھی اس کے لئے وہ قصیدہ کافی ہے جس کے شروع میں یہ ہے "لک یا منازل فی القلوب منازل"۔

اس کی یہ بات سن کر خلیفہ غضبناک ہو گیا اور اس کے بارے میں حکم دیا کہ پاؤں سے پکڑ کر چہرے کے بل گھسیٹا جائے پھر حاضرین سے کہا کہ اس کتے کو میرے پاس سے نکال دو اور کیا تم جانتے بھی ہو کہ اس قصیدہ کا ذکر کر کے اس کتے نے کیا بات کہنا چاہی تھی۔ پھر اس نے اس کو بتایا کہ متنبی کے اس شعر سے وہ کیا کہنا چاہ رہا تھا؟ اس نے شعر سے دوسرے متنبی کے قصیدہ کی طرف اشارہ کیا تھا وہ یہ ہے:

ترجمہ: ''جب تو میری برائی کسی کم عقل سے سنے تو سمجھ لینا کہ یہی میرے بہتر ہونے کی دلیل ہے کیونکہ اچھوں کے تو اس کے
دشمن بھی ہوتے ہیں''۔

اس کے بعد خلیفہ نے کہا کہ متنبی کے دوسرے بھی اس سے بہتر قصائد ہیں مگر وہ مجھے پسند نہیں آتا تھا۔ یہ بات خلیفہ کے اہل ادب کی ذہانت کی بات کی ہے جو خلیفہ نے اس کا مقصد سمجھ لیا تھا معری بھی ذہین لوگوں میں سے تھا۔ معری نے برہمن فلاسفہ کے طریقہ پر چلتے ہوئے گوشت اور دودھ سے اور دوسرے کوئی حیوانی غذا کو گوشت نہیں کھایا۔ یہ بات مشہور ہے کہ اس نے ساحل سے آتے ہوئے ایک گرجا گھر میں ایک راہب سے ملاقات کی۔ اس راہب نے رات کو اسے اپنے پاس فلاسفہ کے اقوال میں اسلام کے بارے میں شکوک و شبہات بتلائے جنکا یہ اثر ہوا کہ اب وہ دودھ وغیرہ سے بنی غذا حاصل کرتا تھا اور گوشت اور انڈا وغیرہ نہیں کھاتا تھا۔ وہ شہد وغیرہ بطور میٹھی چیز کے استعمال کیا کرتا تھا اور کسی کی ملکیت کے مال کو نہیں کھاتا تھا۔ انجیر کو کھاتا۔ معرا کہنا پوشیدہ ہونا چاہئے۔ وہ ذکاوت کے بہت اعلیٰ درجہ پر فائز تھا جبکہ یہ بھی نقل کیا جاتا ہے کہ اس نے اپنے تخت کے نیچے ایک درہم رکھا اور کہا کہ اگر یہ آسمان ایک درہم کی مقدار نیچے ہو گیا یا زمین ایک درہم کی مقدار بلند ہو گئی۔ جب بھی اس نے یہ محسوس کر لیا کہ اس وقت زمین سے ایک درہم کی مقدار بلند ہو گئی ہے تو یہ بات ایسی ہے کہ جس کی کوئی اصل نہیں۔

''اسی طرح اس کے بارے میں یہ بات بھی ذکر کی جاتی ہے کہ وہ سفر کے دوران ایک جگہ سے گزر رہا تھا تو اس نے ایک دم اپنا سر نیچے کر لیا تو لوگوں نے اس سے ایسا کرنے کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا کہ یہاں کوئی درخت ہے تو لوگوں نے کہا نہیں۔ پھر لوگوں نے غور سے دیکھا تو پتہ چلا کہ جس جگہ اس نے سر جھکایا تھا اس جگہ ایک درخت کی جڑ تھی جبکہ درخت کاٹ دیا گیا تھا، وہ پہلے اس جگہ سے ایک مرتبہ گزرا تھا تو اس کے ساتھیوں نے اس کو اسی جگہ سر جھکانے کو کہا تھا جس جگہ اس نے اگلی گزرتے ہوئے سر جھکانا تھا اب جبکہ وہ اسی جگہ سے دوسری مرتبہ گزر رہا تھا تو اس نے اس خوف سے کہ اسے کوئی چیز نہ لگ جائے اپنا سر جھکا لیا لیکن یہ بات بھی صحیح نہیں ہے۔

تحقیقی بات یہ ہے کہ وہ ذہین تو تھا لیکن ضعیف (یا کمزور) نہیں تھا اس کی تصنیفات بھی بہت تھیں جن کا اکثر حصہ شعر میں تھیں۔ اس کے بعض اشعار سے اس کی زندیقیت اور دین سے دور ہونے کے بارے میں پتہ چلتا تھا جبکہ بہت سے لوگ اسی کی طرف سے یہ عذر بھی بیان کرتے تھے کہ جو اس نے کہا وہ بطور کھیل کود اور دل لگی کے لئے کہا حالانکہ وہ دل کا برا نہیں تھا جیسا کہ اس نے زبان سے ظاہر کیا، باطنی طور پر وہ مسلمان ہی تھا۔ جب ابن عقیل کے پاس اس کی خبر پہنچی تو انہوں نے کہا کہ اسے کس چیز نے مجبور کیا تھا کہ وہ مسلمانوں کے ملک میں وہ ایسی باتیں کرے جس سے لوگ اس کی تکفیر کرنے لگیں حالانکہ ایسی باتیں تو منافقین بھی اپنی کم عقلی اور کم علمی کے باوجود اپنے نفاق کو چھپا کر رکھنے کے لئے نہیں کرتے ہیں لہٰذا وہ اپنی بری عادات لوگوں کے سامنے ظاہر نہیں کرتے اور ان کو لوگوں سے پوشیدہ رکھتے ہیں جب کہ اس نے اپنے کفر کو کھلم کھلا ظاہر کر دیا جس کی وجہ سے لوگ اس کی تکفیر کے لئے اس پر متحد ہو گئے اور اس کو زندیق کہنے لگے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ اس کا ظاہر اس کے باطن کی طرح تھا۔

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے اس کی ایک کتاب دیکھی جس کا نام اس نے "الفصول والغایات فی معارضۃ

السور والآیات" ہے جس کو اس نے حروف تہجی کی ترتیب پر لکھا ہے جس کے آخری کلمات نہایت رکیک اور بے ہودہ ہیں۔ پس پاک ہے وہ ذات جس نے اس کی ظاہری و باطنی نگاہ کو بے نور کیا۔ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں نے اس کی ایک اور کتاب "لزوم ما لا یلزم" کا بھی مطالعہ کیا ہے پھر ابن جوزی نے اس کے کچھ اشعار بیان کئے جو کہ دین اسلام کی بہت سی اشیاء کو لغو قرار دینے والے خیالات میں سے چند اشعار یہ ہیں۔

جب تیرے رزق سے عاقل کو حصہ نہیں ملتا جبکہ مجنوں اور احمق کو رزق دیا جاتا ہے تو ایسے شخص کا کوئی گناہ نہیں اے آسمان کے پروردگار جو تجھ سے اس چیز کا مطالبہ کرتا ہے جو اس کو نہیں کرنا چاہئے تھا اور زندیق بن جاتا ہے۔

مزید کہتا ہے کہ:

فرماتا ہے: بے شک مخلوق گمراہی میں مبتلا ہے اور عقلمند جو دیکھتا ہے جو کہ ملے ہوئے بیٹھے تھا جیسا صاحب تورات موسیٰ علیہ السلام تشریف لائے جس نے ان پر حرام لگایا، وہ خسارہ میں ہو؟ موسیٰ علیہ السلام کے آدمیوں نے کہا کہ ان پر وحی آئی۔ بعض لوگوں نے کہا کہ وہ اللہ تعالیٰ پر بہتان باندھتے ہیں ہم بیت اللہ کے پتھروں کا حج کے لئے جانا ایسا ہی ہے جیسے کہ گدھے کے سر ان کی چوٹیوں پر بندھے ہوئے ہیں۔ جب عقلمند آدمی اپنی عقل سے سوچتا ہے تو وہ سب کو تعجب کے گھیرے میں اور یکہ ہو جاتا ہے۔

مزید کہتا ہے کہ:

راہ راست سے بھٹکی ہوئی جبکہ نصاریٰ ہدایت یافتہ نہیں ہیں، یہودیوں نے حیرانی اختیار کی اور مجوسی راہ راست سے دور نکل گئے ہیں۔ اہل زمین میں دو ہیں ایک وہ ہیں جو عقلمند ہیں مگر دیندار نہیں اور دوسرے ہیں جو دیندار ہیں لیکن انہیں عقل نہیں۔

مزید کہتا ہے کہ:

رسولوں کے پیغامات کو حق و سچ نہ سمجھنا اس لئے کہ انہوں نے جھوٹی بات کو لکھا ہے لوگ سستی اور عیش میں زندگی گزار رہے تھے لیکن انہوں نے محال چیزیں لا کر انہیں بھینچ کر لوگوں کی زندگی کو بے مزہ کر دیا ہے۔

اس بات کا جواب دیتے ہوئے میں نے کہا کہ:

رسولوں کے پیغامات کو جھوٹی بات نہ سمجھو اس لئے کہ انہوں نے سچی بات لوگوں تک پہنچائی ہے لوگ جانوروں کی طرح جہالت و بے مقصدی زندگی گزار رہے تھے تو رسول ان کے پاس حق بات لے کر آئے تھے اور انہیں طرح طرح سمجھاتے تھے۔

اس نے مزید کہا کہ:

شریعتوں نے ہمارے درمیان بغض پیدا کر دیا ہے اور ہمیں وراثت میں مختلف قسم کی دشمنیاں دی ہیں۔ کیا رومیوں کی عورتوں کو بطور مال غنیمت عربوں کے لئے حلال کر سکتے ہو؟ ہاں لیکن نبیوں کے احکام سے ایسا ہی ہوا۔

مزید کہا کہ:

میں یہ تعریف آدم علیہ السلام اور ان کے بیٹوں کے لئے نہیں کر رہا ہوں مگر میں تو اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ وہ سب گھٹیا لوگ تھے۔

مزید کہا کہ:

ہوش سے کام لو اے گمراہو! ہوش سے کام لو اس لئے کہ تمہارے یہ دین تو قدیم زمانہ کا ایک فریب ہے۔

مزید کہا کہ

زمانے کی گردش دو محبت کرنے والوں کو جدا کر دیتی ہے پس اے الٰہ میرے اور اس کے درمیان فیصلہ کر دے کیا تو جان بوجھ کر لوگوں کو قتل کرنے سے منع کرتا ہے۔

لیکن ان کو موت دینے کے لئے دو فرشتوں کے ساتھ بھیجا ہے اور تو نے گمان کیا کہ مرنے کے بعد لوگوں کو دوبارہ لوٹنا ہے ان دونوں حالتوں میں سے کسی حالت میں بھی کسی کو نفع نہیں دیا۔

مزید کہا کہ:

> ہم ہنسے حالانکہ ہمارا ہنسنا پاگل پن تھا کیونکہ زمین پر رہنے والوں کے لئے ان پر حق ہے کہ وہ روئیں۔ زمانے نے ہمیں توڑ پھوڑ دیا یہاں تک کہ ہم شیشے ہو گئے لیکن ایسا شیشہ جو دوبارہ پگھلا کر ڈھالا نہیں جا سکتا۔

مزید کہا کہ:

> کچھ قومیں ایسی ہوتی ہیں جنہیں [illegible] حالانکہ وہ نہیں جانتے کہ ہلاکت کے لئے ہے محمد ﷺ کی کتاب، موسیٰ علیہ السلام کی کتاب ابن مریم علیہ السلام کی کتاب اور زبور کے لئے ہلاکت ہے۔

مزید کہا کہ:

> تمہارے خدا نے مخلوق کی طرف ان کے عیسیٰ علیہ السلام اور موسیٰ کو مبعوث نہیں کیا لیکن انہوں نے اللہ کے نام پر کھانے کا ذریعہ بنایا اور انہوں نے اپنے دین لوگوں کے سامنے ایک حیلہ بنا کر پیش کیا۔

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے علاوہ دیگر لوگوں نے اس کے اشعار سے بہت سی ایسی چیزیں بیان کی ہیں جو کفر یا ضلالت پر دلالت کرتی ہیں بلکہ ان میں جو کچھ ہے اس سے اس کی زندقہ اور دین سے دوری اور کفر کا اندازہ ہوتا ہے یہاں تک کہ اس نے یہ وصیت کی کہ اس کی قبر پر یہ لکھا جائے۔

هذا جناه ابی علی وما جنیت علی احد

اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے باپ نے اس کی ماں سے شادی کی اور اس کو دنیا میں پہنچایا تو یہ سب کچھ اس وجہ سے ہوا اس سے وہ مصیبت زدہ ہو گیا اور اس نے کسی پر یہ جنایت نہیں کی۔ یہ سب باتیں کفر و الحاد ہیں اللہ تعالیٰ اس کا برا کرے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس نے ان سب باتوں کو چھوڑ دیا تھا اور ان سے توبہ کر لی تھی اس لئے کہ اس نے ایک قصیدہ ایسا کہا تھا جس میں اس نے ان سب باتوں سے معذرت کر لی تھی، وہاں سے علیحدگی اختیار کر لی تھی۔ اور یہ قصیدہ ہے جس میں وہ کہتا ہے کہ اے وہ ذات جو تحت الثریٰ تاریک رات کی اندھیری میں چیونٹیوں کے قدموں کے پھیلانے کو دیکھتی ہے جو ان کے سینوں میں ان کے مخفی کی جگہ کو دیکھتی ہے اور کمزور ہڈیوں میں مغز کو دیکھتی ہے مجھ پر توبہ کرنے کی وجہ سے مہربانی فرما اور اس کے ذریعے سے میرے ان گناہوں کو مٹا دے جو مجھ سے پہلے زمانہ میں ہوئے۔

اس کی وفات اسی سن میں معرۃ النعمان کے مقام پر چند دن کم ۸۶ سال کی عمر میں ہوئی۔ اس کی وفات کے بعد اس کے ساتھیوں اور شاگردوں نے اس پر مرثیے کہے اور اس کی قبر پر ۸۰ مرثیے پڑھے گئے۔ یہاں تک کہ بعض لوگوں نے اس کے مرثیہ میں کہا کہ اگر چہ تو نے زہد و تقویٰ کی وجہ سے خونریزی نہیں کی لیکن آج تو نے میری آنکھ سے خون بہا دیا ہے۔

ابن جوزی فرماتے ہیں کہ یہ لوگ جنہوں نے اس کے مرثیے کہے ہیں وہ جوتے چٹخانے والے ہیں اور یا تو اس کے معاملات سے ناواقف رہے ہوں گے یا اس کے مذہب و مسلک کے مطابق وہ بھی گمراہ ہو گئے ہوں گے۔ کسی شخص نے ایک دفعہ خواب میں ایک اندھے شخص کو دیکھا اس کے کندھے پر سے دو مچھلیاں سینے تک لٹک رہی تھیں۔ انہوں نے اپنا منہ اس کی طرف اٹھایا ہوا تھا اور اس کے گوشت کو نوچ نوچ کر کھا رہی تھیں جبکہ وہ شخص مدد کے لئے چلا رہا تھا کسی کہنے والے نے خواب میں ہی کہا کہ یہ معری ملحد ہے۔

ابن خلکان نے بھی اس کے بارے میں کچھ ذکر کیا ہے اور عادت کے مطابق جیسے کہ ہم نے بیان کیا ہے اس کا سب شعراء میں بیان کیا ہے اس کی تصنیف شدہ بہت سی کتابوں کا ذکر بھی کیا ہے ایک شخص نے اس کی ایک کتاب پر سو سال بعد وقت پایا جس کا نام [illegible] ہے جس کا ترجمہ [illegible] اور [illegible] کے نام سے مشہور ہے پھر اس نے عربی اپنے والد صاحب سے سیکھی پھر شام حلب میں محمد بن عبداللہ بن سعد النحوی سے علم حاصل کیا، ان سے ابو القاسم علی بن المحسن التنوخی نے علم حاصل کیا اور خطیب ابو زکریا یحییٰ بن علی التبریزی نے بھی اس سے پڑھا۔ اس نے بتایا ہے کہ اس نے پینتالیس سال تک حکماء کے طریقے پر چلتے ہوئے گوشت نہیں کھایا۔ اس نے وصیت کی کہ اس کی قبر پر یہ لکھا جائے "اس کے باپ نے اس کی ماں سے نکاح کر کے اسے دنیا میں پھینک دیا اس لئے یہ مصیبتوں میں گرفتار ہو گیا اور اس نے یہ گناہ کسی کے ساتھ نہیں کیا۔"

ابن خلکان نے کہا کہ یہ بات بھی حکماء کے اعتقاد سے تعلق رکھنے والی ہے کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ بچہ کو دنیا میں لانے کے لئے

وجود کا لفظ ہی اس پر محمول ہو جائے کیا اس طرح کچھ موزونات اور معتقدوں کے سامنے پیش کیا جاتا ہے جس پر کہا گیا یہ بات اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ اس نے اپنا عقیدہ تبدیل نہیں کیا تھا بلکہ وہ آخر وقت تک ملحد کے عقائد پر ہی قائم تھا اور اس سے اپنا پرانا عقیدہ چھوڑا نہیں تو جیسا کہ بعض لوگوں نے ذکر کیا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی ظاہری اور باطنی امور کو بہتر جانتے ہیں۔ ابن خلکان نے ذکر کرتے ہوئے یہ بھی بتایا کہ اس کی سیدھی آنکھ ابھری ہوئی تھی اور اس آنکھ پر سفیدی غالب تھی جبکہ اس کی بائیں آنکھ اندر کو دھنسی ہوئی تھی اور وہ خود کمزور دبلا تھا ابن خلکان نے اس کے اچھے اشعار کا بھی تذکرہ کیا ان میں سے چند یہ ہیں۔

''کسی ہنر کی وجہ سے اپنے لئے بلند مرتبے کے طلبگار رہے حالانکہ ہر ایک آدمی کا ٹھکانہ بغیر مشقت کے نکالا جاتا ہے ان کے وجود سے ہمارے جسم کی حقیقت میں دو دو آسمان ہی ہیں یا ان کا تعدد۔ علاوہ یہ سب تشبیہ ہے۔''

استاد ابو عثمان صابونی(۱): ... اسماعیل بن عبدالرحمٰن بن احمد بن اسماعیل بن عامر بن عابد النیسابوری۔ آپ حافظ واعظ اور مفسر بھی تھے۔ وہ حج کو جاتے ہوئے دمشق تشریف لائے وہاں سماع کیا اور لوگوں کو وعظ ونصیحت کی ابن عساکر رحمہ اللہ نے ان کے حالات بہت اچھی طرح قلمبند کیے ہیں۔ خود ان کے بارے میں بہت سی اچھی چیزیں مثلاً اقوال واشعار وغیرہ ذکر کئے ایک شعر میں لکھا ہے کہ ''جب میں گھر سے اموال وطن سے نکلا اور تم سے تنگی اور بھلائی کی امید رکھوں حالانکہ تم بھی اس ذات کے بندے ہو جس ذات کا بندہ میں ہوں تو پھر کس کی وجہ سے غنی کی طرف جاؤں تو تم کا ہوں؟''

ابن عساکر رحمہ اللہ نے امام الحرمین سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں کسی کسی مذہب کو اختیار کرنے کے بارے میں متردد تھا جس کی اس وقت کی صورتحال میں سمجھتا۔ ایک دفعہ میں نے نبی کریم ﷺ کی زیارت کی آپ فرما رہے تھے کہ ابو عثمان الصابونی کا مذہب اختیار کرو۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

سن ۴۵۰ھ میں پیش آنے والے واقعات وحادثات

اس سال بساسیری کی حیثیت کا فتنہ ظاہر ہوا جو کہ مسلمانوں کی تاریخ کا بڑا واقعہ تھا۔ واقعہ اس طرح پیش آیا کہ ابراہیم ملک طغرل بیگ کے بھائی پر اپنی بالادستی کرتا تھا اور اس نے موصل کو چھوڑ دیا تھا جس پر کہ اس کے بھائی نے اسے مقرر کیا تھا اور بلاد جبل چلا گیا۔ اس پر اس کے بھائی نے اسے بلایا اور خلعت سے اس کو نوازا اس کے ساتھ صلح کی لیکن ابھی یہ معاملہ جاری تھا کہ اس دوران بساسیری امیر عرب قریش بن بدران کے ہمراہ موصل آ گیا اس نے اس سے قلعہ چھین لیا اور قلعہ کو برباد کر دیا لیکن ملک طغرل بیگ بہت تیزی سے ان کے مقابلہ پر آ گیا اور قصر کو اپنی ملکیت میں لے لیا۔ بساسیری اور قریش اس سے ڈر کر بھاگ نکلے۔ اس نے نصیبین تک ان دونوں کا پیچھا کیا۔ اس کے بھائی ابراہیم نے چھوڑ کر اس کی نافرمانی کی اور ہمدان فرار ہو گیا یہ سب بساسیری کے مشورے پر ہوا تھا۔

پھر ملک طغرل بیگ اپنے بھائی کی تلاش کے لئے نکل کھڑا ہوا یہاں تک کہ اس نے اپنی فوج کو بھی پیچھے چھوڑ دیا تو وہ منتشر ہو گئی بہت کم فوج ہی اس کے پاس باقی رہی اس کی بیوی خاتون اور اس کا وزیر الکندری بغداد میں لوٹ گئے۔ پھر خبر آئی کہ اس کے بھائی نے اس پر غلبہ پا لیا ہے اس لئے طغرل بیگ ہمدان میں محصور ہو گیا ہے لوگ اس کی وجہ سے پریشان ہو گئے بغداد میں ایک طرح کی کھلبلی مچ گئی یہ اطلاع بھی آئی کہ بساسیری بغداد آنے کا ارادہ رکھتا ہے اور وہ انبار کے قریب پہنچ گیا ہے۔ یہ اطلاع پا کر الکندری نے بھاگ نکلنے کا ارادہ کر لیا طغرل بیگ کی بیوی خاتون نے

---

(۱) الانساب [illegible]، تاریخ دمشق [illegible]، تہذیب تاریخ ابن عساکر [illegible]، تتمۃ المختصر [illegible]، دول الاسلام [illegible]، الرسالۃ المستطرفۃ [illegible]، شذرات الذہب [illegible]، طبقات ابن قاضی شہبہ ورقہ [illegible]، طبقات السبکی [illegible]، طبقات المفسرین للسیوطی [illegible]، طبقات المفسرین للداوودی [illegible]، النجوم الزاہرہ [illegible]، العبر [illegible]، [illegible] المختصر [illegible]، الوافی [illegible]، المنتخب ورقہ [illegible]، معجم الادباء [illegible]

اسے گرفتار کرنا چاہا تو اُسے چھوڑ کر غربی جانب فرار ہو گیا۔ اس کا گھر لوٹ لیا گیا۔ جامعین میں جو پل تھا اسے توڑ دیا گیا۔ [illegible] نے رنگ [illegible]

[illegible]

اور اپنے شہر [illegible] سے جو اس تک پہنچ گئی۔ جس کے بعد بغداد میں بھی پھیلا اس نے ساتھ [illegible] قاضی [illegible] بھی [illegible] قریب تھا کہ عوام تک اس کے [illegible] تھی اب صورت حال یہ تھی کہ [illegible] کوئی قول کے لیے [illegible] نہ ہو تو خلیفہ نے بھی وہاں سے نکلنے کا عزم کیا اور کوشش کی [illegible] کر دیتا۔

بعد میں اس نے اپنے گھر میں اپنے اہل کے ساتھ رہنے کو ترجیح دی اور وہ وہیں بھوک اور غفلت میں رہا۔ جب شہر میں [illegible] ختم ہو گیا تو لوگوں سے کہا گیا کہ جو بغداد سے جہاں جانا چاہے چلا جائے۔ لوگ سخت پریشان ہوئے۔ عورتیں مرد اور بچے رونے لگے اور بہت سے لوگ غربی جانب پیدل چل کر چلے گئے۔ پل کے ٹوٹنے کی وجہ سے دریا پار کرنے کی اجرت ایک دینار تھی۔

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ اس رات خلیفہ کے گھر کے اوپر سے [illegible] چمکیں [illegible] ہوئے اترے۔ [illegible] مصیبت [illegible] ہے۔ خلیفہ کا [illegible] سے یہاں سے کوچ کر جانے [illegible] نے یہ بات نقل کی ہے اور وہ عوام کی ایک جماعت سے خدمت لیتے تھے اور ان کو [illegible] سے بہت سا [illegible] بھی فراہم کیا۔ اس سال آٹھ ذی قعدہ بروز اتوار بساسیری بغداد آیا تو اس کے ساتھ سفید مصری جھنڈے بھی تھے اس کے سر پر جو جھنڈا تھا اس پر مستنصر باللہ ابو تمیم معد امیر المومنین کا نام لکھا ہوا تھا۔ [illegible] کرخ کے [illegible] افراد نے اس سے ملاقات کی اور اس سے درخواست کی کہ وہ ان کے پاس سے گزرے۔ چنانچہ وہ کرخ میں داخل ہوا اور وہاں سے [illegible] کی طرف نکل گیا۔ وہاں خیمہ لگایا۔ لوگوں کا حال یہ تھا کہ وہ بھوک اور شدید تکلیف سے دوچار تھے۔ قریش بن بدران تقریباً دو سو سواروں کے ساتھ باب المراتب کے قریب پہنچا۔ بساسیری نے [illegible] کر دیا [illegible] لوٹنے [illegible] کرخ والوں نے باب بصرہ میں اہل سنت کے گھروں کو لوٹ لیا۔ قاضی القضاۃ دامغانی کا گھر بھی لوٹ لیا گیا۔ اکثر رجسٹروں اور فیصلوں کی کتابوں پر بھی قبضہ کر لیا گیا اور عطاروں کے ہاں فروخت کر دیا گیا۔ خلیفہ کے غلام [illegible] متعلقین کے گھر بھی لوٹ لیے گئے۔ روافض نے اذان میں دوبارہ حی علی خیر العمل مقرر کر دیا۔ پورے بغداد اور اس کے مضافات میں جمعہ اور دیگر جماعتوں کے لیے یہی اذان دی گئی۔ بغداد اور اس کے علاوہ دیگر شہروں میں خلیفہ مستنصر عبیدی کا خطبہ [illegible] جاری کیا گیا اور دارالخلافہ کا محاصرہ کیا گیا۔ وزیر ابو القاسم بن مسلمہ جن کا لقب رئیس الرؤساء [illegible] ان کے ساتھ خادم تھے ان کے ساتھ اس کی حفاظت میں مزاحمت کی لیکن [illegible] سے کچھ نہ بنا۔ پھر خلیفہ [illegible] سوار ہو کر [illegible] اس کے سر پر جھنڈا تھا اس کے ہاتھ میں ننگی تلوار تھی [illegible] عباسیوں کی [illegible] پہنے ہوئے اور [illegible] بکھرے ہوئے تھے ان کے پاس نیزوں پر قرآن تھے [illegible] خلیفہ نے امیر عرب قریش سے امان طلب کی [illegible] اور اس کے اہل و [illegible] کو بچانے [illegible] اس نے ان سب کو امان دی اور ان کو ایک خیمہ میں رکھا۔ بساسیری نے اس کو ملامت کی اور کہا کیا تو جانتا ہے کہ میرے اور تیرے درمیان اس بات پر اتفاق ہوا تھا کہ تو میری رائے کے بغیر کوئی کام مکمل نہیں کرے گا اور میں تیری رائے کے بغیر کوئی اقدام مکمل نہیں کروں گا۔ اب جبکہ [illegible] ہو گئے [illegible] میرے [illegible] درمیان ہے [illegible] بساسیری نے قاسم بن مسلمہ کو پکڑ لیا [illegible] اس کی خدمت کی [illegible] تکلیف [illegible] اشیاء [illegible] کپڑے، اسباب اور چوپائے وغیرہ حاصل کیے۔

اس کے بعد بساسیری اور قریش اس بات پر متفق ہو گئے کہ خلیفہ کو امیر حدیثہ عانہ کے پاس لے جائیں۔ وہ مہارش بن مجلی العقیلی تھا۔ چونکہ قریش [illegible] تھی۔ جب خلیفہ کو اس بات کا پتہ چلا تو وہ قریش کے پاس آیا اور کہا کہ بغداد سے [illegible] لیکن اس بات نے [illegible] اور [illegible] کے ساتھ حدیثہ عانہ کے [illegible] میں لے گیا۔ پھر وہ مہارش کے پاس ایک سال رہا۔ اس کے ساتھ اس کے گھر والوں میں سے کوئی نہیں تھا۔ خلیفہ سے روایت ہے کہ اس نے کہا کہ جب میں حدیثہ عانہ میں تھا تو میں ایک رات نماز پڑھنے کھڑا ہوا تو میں نے [illegible] میں اللہ تعالیٰ سے [illegible] سوال کی۔ پھر میں نے جو کچھ [illegible] ہوئی اللہ تعالیٰ سے

دعا مانگی میں نے کہا کہ اے اللہ مجھے میرے وطن لوٹا دے۔ مجھے میرے اہل اور میری اولاد کو اکٹھا کر دے۔ ہمارے اجتماع کو آسان بنا دے۔ محبت کے باغ کو دوبارہ سرسبز بنا دے۔ قرب کی رونقوں کو آباد کر دے صبر کو جلدی دور فرما دیجئے اور بدحالی کو دور فرما دیجئے۔ راوی فرماتے ہیں میں نے ایک کہنے والے کو دریائے فرات کے کنارے پر کہتے ہوئے سنا کہ ہاں ہاں تو میں نے کہا کہ یہی وہ آدمی ہے جو کسی سے بات کر رہا ہے پھر میں نے اس سوال واحتمال شروع کئے۔ تو میں نے اس پیچھے والے سے سنا کہ وہ کہہ رہا تھا ایک سال تک ایک سال تک میں نے کہا کہ یہ ہاتف ہے اللہ تعالیٰ نے اس سے وہ بات کہلوائی جس کا امر ہوا تو ایسے ہی ہوا۔ کیونکہ وہ اپنے گھر سے اس سال ذیقعدہ میں نکلا اور اگلے سال ذیقعدہ میں واپس گھر آ گیا۔ خلیفہ قائم بامر اللہ جتنی مدت حدیثہ عانہ میں گذاری اس کے بارے میں کچھ اشعار کہے جن میں سے چند یہ ہیں۔

"جن سے میں امیدیں رکھتا تھا ان کے بارے میں میرے گمان خراب نکلے جس سے میں نے مستقل دوستی کی اس کا خیال بھی نہ آیا۔ تم زمانہ کی گردش سے اس بات کو اچھی طرح سمجھ لو کہ میں نے کسی کو کسی پر شفقت و محبت کرتے نہیں دیکھا۔

میرے خیال میں زمانہ ایک گذرگاہ ہے۔ جب مجھے اس کی کامیابی نظر آتی ہے تو وہ وعدہ کا کوئی ہے میں نے اپنے جتنے دن بھی وہاں گزارے، اس میں اپنے آپ کو آنے والی امیدوں سے بہلاتا تھا۔ اس شخص کی برائی بیان کر جو امیدوں میں راحت پاتا ہے اور صبح و شام امیدوں میں ہی لگا رہتا ہے۔

بساسیری اور اس کے ہم خیال بغداد میں تھے وہ عید الاضحیٰ کے دن سوار ہوا اس نے خطباء اور موذنوں کو سفید لباس پہنایا۔ اسی طرح اس کے ساتھیوں نے بھی سفید لباس پہنا اس کے سر پر مصری جھنڈے تھے خلیفہ مصری کا خطبہ دیا گیا۔ شیعوں کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا جبکہ اذان بھی سارے عراق میں (حی علی خیر العمل) یعنی شیعوں کے طریقے کے مطابق ہوئی۔ بساسیری نے اہل بغداد سے زبردست انتقام لیا۔ جو لوگ اس کے مخالف تھے ان سب کو غرق کر دیا۔ جو لوگ اس سے محبت و ہمدردی رکھتے تھے ان کو رزق کی فراہمی میں خوب کشادگی سے کام لیا اور انصاف کو ظاہر کیا۔

جب ۲۸ ذی الحجہ اتوار کا دن آیا تو اس کے سامنے وزیر ابن مسلمہ (جس کا لقب رئیس الرؤساء تھا) کو پیش کیا گیا۔ وہ اونی جبہ اور سرخ اونٹ کی کی ٹوپی پہنے ہوئے تھا۔ اس کی گردن میں تعویذ کی طرح چمڑے کا ہار تھا۔ پس اسے سرخ اونٹ پر بٹھا کر شہر بھر کا طواف کرایا گیا۔ اس کے پیچھے پیچھے ایک شخص اسے چمڑے کے ٹکڑے سے مارتا ہوا چل رہا تھا۔ جب وہ کرخ سے گذرا تو اس کی پرانے جوتوں سے پٹائی لگائی گئی۔ اس کے چہرہ پر لوگوں نے تھوکا۔ اس کو لعنت اور گالیاں بکیں اور اس کو دار الخلافہ کے سامنے کھڑا کیا گیا وہ اس وقت بھی قرآن کریم کی یہ آیت تلاوت کر رہا تھا (ترجمہ) "اے اللہ آپ ہی تمام جہان کے مالک ہیں جس کو چاہتے ہیں حکومت دیتے ہیں جس سے چاہتے ہیں چھین لیتے ہیں جس کو چاہتے ہیں عزت دیتے ہیں جس کو چاہتے ہیں ذلیل کر دیتے ہیں آپ کے ہاتھ میں تمام بھلائی ہے اور بیشک آپ ہی ہر چیز پر قادر ہیں۔" جب اس کو شہر بھر میں پھرا دیا گیا تو پھر اس کو معسکر لایا گیا اور اسے بیل کی کھال سینگوں سمیت پہنائی گئی۔ اس کی باچھوں میں کنڈیاں لگائی گئیں۔ اسے لکڑی کی طرف لے جایا گیا اور سارا دن بے چین رہا بالآخر انتقال کر گیا رحمہ اللہ اس کی آخری بات جو اس نے کہی تھی کہ "تمام تعریف اللہ تعالیٰ کی ہے جس نے مجھے نیک بختی کے ساتھ زندہ رکھا اور شہید کی موت عطا فرمائی۔ اس سال سرزمین عراق میں زبردست اولے باری ہوئی جس کی وجہ سے بہت سے غلے تباہ ہو گئے۔ بعض کسان بھی مارے گئے۔ اسی سال دریائے دجلہ میں بھی سخت سیلاب آیا اور اسی سال بغداد میں بھی اس فتنہ سے پہلے ایک ماہ تک زلزلوں کے جھٹکے محسوس کیے جاتے رہے اس کی وجہ سے بہت سے گھر منہدم ہو گئے۔ یہ خبر بھی آئی کہ اس زلزلہ کے جھٹکے ہمدان واسط تکریت اور عانہ تک محسوس کیے گئے۔ بیان کیا گیا کہ اس کی شدت سے چکیاں رک گئیں۔ اس سال بغداد میں لوٹ کھسوٹ بھی بہت ہوئی یہاں تک کہ سامنے چلتے ہوئے آدمی کی پگڑی بھی چھین لی جاتی تھی۔ اسی مصیبت میں شیخ ابو نصر بن الصباغ جو جمعہ پڑھنے جا رہے تھے ان کی پگڑی بھی اچک لی گئی۔

اسی سال کے آخر میں سلطان طغرل بیگ اپنے بھائی سے جنگ لڑنے کے لئے ہمدان سے نکل کھڑا ہوا اور اس پر غلبہ حاصل کر لیا لوگ خوشی میں ایک دوسرے سے ملنے لگے۔ لیکن انہوں نے بساسیری کے خوف سے اس کو برملا ظاہر نہ کیا۔ طغرل بیگ نے اپنے فوت شدہ بھائی داؤد کی اولاد سے ابراہیم کے مقابلہ میں مدد چاہی پس وہ مل کر اس پر غالب آ گئے اور سن ۴۵۱ھ کے شروع میں اس کو قید کر لیا اور اپنے چچا طغرل بیگ کی حکومت میں شامل ہو گئے تو وہ انہیں عراق لے گیا ان کے حالات کا مزید تذکرہ اسی سال میں ان شاء اللہ آئے گا۔

اس سال فوت ہونے والے افراد

الحسن بن محمد ابو عبداللہ الوفی القرشی: شافعی المذہب تھے فتنہ بساسیری کے زمانہ میں بغداد میں قتل ہوئے اور اسی میں یوم عرفہ جمعہ کے دن دفن کیے گئے۔

داؤد اخو طغرلبیگ[1]: یہ بھائیوں میں سب سے بڑا تھا۔ اسی سال اس کا بھی انتقال ہوا۔ اس کی اولاد اس کی جانشین بنی۔

ابو الطیب الطبری[2]: ... فقیہ، شافعی مذہب کے شیخ، ان کا نام طاہر بن عبداللہ بن طاہر بن عمر تھا۔ یہ ۳۴۸ھ میں آمل طبرستان میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے علم حدیث ابو احمد الغطریفی سے جرجان میں اور ابو الحسن الماسرجسی سے نیشاپور میں حاصل کیا۔ انہی کے استاد سے اور ابو علی الزجاجی اور ابو القاسم بن کج سے علم فقہ پڑھا۔ پھر بغداد میں شیخ ابو حامد اسفرائینی سے علم حاصل کیا۔ مختصر المزنی اور فروع ابن الحداد کی شرح لکھی۔ اصول و جدل وغیرہ کے علاوہ بہت سے دیگر متنوع علوم میں کتابیں لکھیں۔ بغداد میں دارقطنی وغیرہ سے بھی علم حاصل کیا۔ ابو عبداللہ الصیمری کے انتقال کے بعد کرخ میں چوتھائی شہر کے قاضی بنے۔ وہ قابل اعتماد، دیندار، متقی اور اصول فقہ اور اس کی فروع کے عالم تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ اچھے اخلاق، درست طبیعت کے بھی مالک تھے۔ دن رات علم کی تعلیم میں مشغول رہنے والے تھے۔ انہوں نے طبقات شافعیہ کا ترجمہ کیا۔ شیخ ابو اسحاق شیرازی نے ان سے ایک حکایت نقل کی ہے۔ وہ ان کے استاد تھے۔ علامہ ابو الحسن کرخی کے بعد حلقہ میں بٹھایا گیا۔ ابو الطیب عمر میں بھی مسن ہو گئے۔ وہ نادار تھے بہت کم ہی کچھ رکھتے تھے۔ ان کا ایک موزہ درست کرنے کے لیے موزے بنانے والے کے پاس تھا۔ بنانے والے نے اصلاح کرنے میں بہت دیر لگائی۔ شیخ جب بھی اس کے پاس سے گزرتے تو وہاں کے موزہ کو اٹھا کر پانی میں ڈبو دیتا اور کہتا کہ اے شیخ ابھی تھوڑی دیر میں اس کو ٹھیک کر دیتا ہوں۔ شیخ نے اس سے کہا کہ میں نے تجھے موزہ اس لیے دیا ہے کہ تو اس کو ٹھیک کرے نہ کہ اس لیے کہ اس کو تیرنا سکھائے۔

ابن خلکان نے بتایا کہ شیخ اور ان کے بھائی کا صرف ایک عمامہ اور ایک قمیص تھی۔ اگر شیخ قمیص پہن لیتے تو بھائی گھر میں بیٹھ جاتا اور اگر بھائی پہن لیتا تو شیخ گھر میں بیٹھے رہتے۔ جب کپڑے دھوتے تو کپڑوں کے سوکھنے تک دونوں گھر میں ہی رہتے تھے۔ اسی بارے میں ابو الطیب نے یہ کہا کہ یہ کیا قوم ہے جو اپنی خوبصورتی کے کپڑے ... سے الگ ہے جو ہونے والے لباس کی فراغت تک گھر ہی میں رہتی ہے۔ انہوں نے اسی سال ایک سو دو سال کی عمر میں وفات پائی۔ اس عمر میں بھی ان کی عقل، سمجھ بوجھ اعضا وغیرہ ٹھیک ٹھاک تھے۔ وہ موت تک فتویٰ نویسی میں مشغول رہے۔ انہوں نے ایک دفعہ کشتی کا سفر کیا۔ جب اس سے نکلے تو آپ نے ایسی چھلانگ لگائی جو جوان بھی نہیں لگا سکتے تھے۔ ان سے دریافت کیا گیا کہ اے ابو الطیب یہ کیا ہے؟

---

[1] تاريخ ... [illegible] تتمة المختصر [illegible] دول الإسلام [illegible] شذرات [illegible] المنتظم [illegible] الكامل [illegible] مختصر دولة آل سلجوق [illegible] معجم الأنساب والأسرات الحاكمة [illegible] المنتظم [illegible] النجوم الزاهرة [illegible] الوافي بالوفيات [illegible] وفيات الأعيان [illegible]

[2] الأنساب [illegible] تاريخ بغداد [illegible] تبيين كذب المفتري [illegible] تتمة المختصر [illegible] تهذيب الأسماء واللغات [illegible] دول الإسلام [illegible] روضات الجنات [illegible] شذرات الذهب [illegible] طبقات الإسنوي [illegible] طبقات ابن هداية الله [illegible] طبقات ابن الصلاح [illegible] طبقات السبكي [illegible] طبقات الشيرازي [illegible] طبقات العبادي [illegible] العبر [illegible] الكامل في التاريخ [illegible] كشف الظنون [illegible] اللباب [illegible] المختصر في أخبار البشر [illegible] مرآة الجنان [illegible] المنتظم [illegible] النجوم الزاهرة [illegible] هدية العارفين [illegible] الوافي بالوفيات [illegible] وفيات الأعيان [illegible]

انہوں نے جواب دیا کہ یہ اعضاء ہیں جن کی ہم نے جوانی میں حفاظت کی ہے پس اللہ نے بڑھاپے میں ان سے فائدہ دیا ہے۔ رحمہ اللہ۔

القاضی الماوردی[1] ...... آپ حاوی کبیر کے مصنف ہیں۔ نام علی بن محمد بن حبیب ابوالحسن الماوردی البصری ہے حضرت شافعی کے مسلک سے تھے آپ اصول فروع، تفسیر، احکام سلطانیہ اور دین ودنیا کے ادب کے بارے میں بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے فقہ کو الاقناع میں چار ہزار صفحوں میں پھیلا دیا ہے حضرت بہت سے شہروں میں حاکم بھی رہے۔ ان کی شخصیت ادیب، باوقار اور بردبار تھی۔ ان کے تقویٰ اور ادب کی وجہ سے ان کے اصحاب نے کبھی بھی ان کا ازار بند نہیں دیکھا۔ طبقات میں ہم نے ان کے حالات مکمل تفصیل سے لکھ دیئے ہیں حضرت چھیاسی سال کی عمر میں اس دنیا سے رخصت ہوئے اور باب حرب میں انہیں دفن کیا گیا۔

رئیس الرؤساء ابوالقاسم بن المسلمہ ...... نام علی بن الحسین بن احمد بن محمد بن عمر تھا قائم بامراللہ کے وزیر تھے۔ انہوں نے سب سے پہلے ابواحمد الفرضی وغیرہ سے علم حدیث حاصل کیا۔ اس کے بعد ایک قابل اعتماد گواہ بن گئے تو قائم بامراللہ نے آپ کو کاتب اور وزیر بنا لیا اور رئیس الرؤساء شرف الوزراء اور جمال الوریٰ کا لقب دیا۔ بہت سے علوم وفنون اور صحیح رائے میں کمال حاصل تھا اس کے ساتھ ساتھ زبردست عقلمند بھی تھے آپ ۱۲ سال ایک ماہ تک وزارت کے عہدہ پر فائز رہے۔ پھر بساسیری نے بدسلوکی کر کے قتل کیا۔ جیسا کہ اس کی تفصیل گزر چکی ہے۔ انہوں نے ۵۲ سال ۵ ماہ عمر پائی۔

منصور بن الحسین ابوالفوارس اسدی حاکم جزیرہ تھے اسی سال انہوں نے وفات پائی لوگوں نے ان کے بعد ان کے بیٹے کو قائم مقام بنایا۔

سن ۴۵۱ھ میں پیش آنے والے واقعات

یہ سال اس حالت میں شروع ہوا کہ بغداد بساسیری کی حکومت میں تھا۔ وہاں پر مصر کے فاطمی حکمران کا خطبہ پڑھا جاتا تھا۔ اور خلیفہ عباسی حدیثہ عانہ میں ٹھہرا ہوا تھا۔ جب ۱۲ ذوالقعدہ کا دن آیا تو اس نے قضاۃ، ابوعبداللہ الدامغانی اور سرکردہ لوگوں کی جماعت کو بلایا اور ان سے حاکم مصر مستنصر الفاطمی کی بیعت لی پھر دارالخلافہ آیا۔ سارے لوگ بھی اس کے ساتھ تھے۔ اس نے حکم دیا کہ دارالخلافہ کے تاج کو توڑ دیا جائے۔ جب بعض لوگ توڑنے گئے تو اس سے کہا گیا کہ اس کے توڑنے میں مصلحت نہیں ہے تو اس نے اس کو چھوڑ دیا۔ پھر کوفہ جرار کی زیارت کرنے چلا گیا۔ اس نے نہر عیسیٰ کو عبور کرنے کا ارادہ کیا تاکہ اپنی نذر پوری کرنے کے لئے فرات کی طرف سے آئے۔ اس نے حکم دیا کہ ابن مسلمہ کے بیٹے کو حریم طاہری منتقل کر دیا جائے اور اسے دعا پر بھیجا جب خلیفہ کی ماں نے اس کو خط لکھا (اس کی ماں بہت بوڑھی ہو چکی تھی ۹۰ سال اس کی عمر ہو گی) اس کی نگاہ جاتی رہی تھی تو اس نے اس خط میں فقر وفاقہ اور تنگی حال کے بارے میں شکایت کی تھی۔ تو اس کی ماں کی طرف ایک آدمی بھیجا جو اسے حریم سے لایا اور دو باندیاں بھی اس کی خدمت کے لئے متعین کیں اور روزانہ اس کے کھانے کے لئے بارہ رطل روٹی اور گوشت کے چار رطل متعین کئے۔

---

[1] الانساب ورقة ۵۰۳، تاریخ بغداد ۱۲/۱۰۲، تتمة المختصر، دول الاسلام، روضات الجنات، شذرات الذهب، طبقات الاسنوی، طبقات ابن هداية الله، طبقات المفسرين للداودی، طبقات المفسرين للسيوطي، طبقات الفقهاء للشيرازي، طبقات ابن الصلاح، طبقات ابن قاضي شهبة، طبقات السبكي، العبر، كشف الظنون، الكامل، لسان الميزان، معجم الادباء، المنتظم، مختصر تاريخ دول الاسلام، المختصر في اخبار البشر، مرآة الجنان، ميزان الاعتدال، مفتاح السعادة، النجوم الزاهرة، هدية العارفين، وفيات الاعيان [illegible]

فصل

جب سلطان طغرل بیگ نے ہمدان کے محاصرہ سے چھٹکارا پایا تو اس نے اپنے بھائی ابراہیم کو قید کر کے گرفتار کر لیا اور قتل بھی کر دیا۔ تب اس نے اپنی حکومت پر قابو پا کر دلی خوشی محسوس کی اب ان شہروں میں طغرل بیگ کے لئے کوئی خطرہ نہیں تو اس کے بعد اس نے قریش کو خط لکھ کر حکم دیا کہ وہ خلیفہ کو اس کے وطن و گھر لوٹا دے۔ اور اگر کسی بھی وجہ سے ایسا نہیں کیا گیا تو پھر سخت سزا کے لئے تیار ہو جائے۔ قریش نے اس کو نرمی سے خط لکھا اور اس کے پاس آیا کہنے لگا کہ میں بساسیری کے خلاف اپنی قدرت کی حد تک آپ کے ساتھ ہوں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس پر غلبہ عطا کرے۔ لیکن مجھے خوف ہے کہ میں اس معاملہ میں جلد بازی کروں جس میں خلیفہ کے لئے کوئی خرابی ہو یا اس پر کوئی ایسی برائی منسوب ہو جائے کہ جس کی مذمت میرے اوپر آئے لیکن اس کے باوجود جو آپ نے مجھے حکم دیا ہے میں اس پر اپنی قدرت کی حد تک عمل کروں گا۔ طغرل بیگ نے اسے خلیفہ کی بیوی خاتون کو اس کے گھر لوٹانے کا حکم دیا۔ پھر قریش نے بساسیری کو خط لکھ کر خلیفہ کے واپس لوٹانے کا مطالبہ کیا اور بادشاہ طغرل بیگ سے ڈرایا اور اس سے کہا کہ تو نے ہمیں مستنصر فاطمی کی اطاعت کی دعوت دی حالانکہ وہ ہمارے اور اس کے درمیان چھ سو فرسخ کا فاصلہ ہے اور ہمارے پاس اس کے پاس سے کوئی قاصد نہیں آیا ہے جبکہ وہ کچھ ہم نے اس کو بھیجا اس پر اس نے غور نہیں کیا حالانکہ یہ بادشاہ ہمارے پیچھے گھات میں ہے قریب ہے اس کا ایک خط بھی میرے پاس آیا تھا جس کا عنوان یہ ہے کہ الی الامیر الجلیل علم الدین ابی المعالی قریش بن بدران مولی امیر المؤمنین من شاہنشاہ المعظم ملک المشرق والمغرب طغرل بیگ ابی طالب محمد بن میکائیل بن سلجوق۔ خط کے سرے پر سلطان کی تحریر میں علامت یہ لکھی ہوئی تھی "حسبی اللہ ونعم الوکیل"۔ اور خط میں ہے کہ اب اللہ نے ہمیں ہر دینی دشمن کی ہلاکت کی طرف لگایا ہے۔ اب ہمارے ذمہ صرف ایک کام رہ گیا ہے: مولانا القائم بامر اللہ امیر المؤمنین کی خدمت کے دوران ان کے تخت عزت پر ان کی امامت کی اطلاع دیتے ہیں کہ اور کوئی کام ہماری نظر میں اب اس سے بڑھ کر نہیں یہ کام ہمارے ذمہ ہے اور اس میں کوتاہی کرنے کی کوئی گنجائش نہیں۔ جب کے تمام مشرقی افواج اور گھوڑوں کو لے کر اس عظیم مہم پر آئے ہیں۔ اور ہم امیر جلیل علم الدین۔ عالی کامیابی کی ضمانت چاہتے ہیں جس کی انتہا توفیق الٰہی کی ہو اور وہ اس میں منفرد بھی ہیں۔ یہ بھی ہم چاہتے ہیں وہ امیر المؤمنین کی خدمت اور اس کے ساتھ ہو، جس کا دعویٰ کرے یا تو وہ اس کی عزت و امامت کے ساتھ واپس اس کی خلافت کی جگہ بغداد لے آئے اور وہ اس کے امر کا متولی اس کے حکم کو چلانے والا اور اس کی تلوار و قلم کو انہوں نے ملا دیا جائے یہی ہمارا مقصد ہے وہ ہمارا خلیفہ ہے اور یہ ایک خدمت ہے جو اس کے ماننے والے کی ہے ہم آپ کو پورے عراق کا والی مان چکے اور اس کی خشکی و تری کے نصف کمانے آپ کے لیے ہو گئے۔ ہم بھی گھوڑا دے ان مملکت کی زمینوں میں سے ایک بالشت زمین کا بھی تسلط پائیں گے اس کی مدد آپ کی مدد و نصرت کے خواہاں ہوں، پھر امیر تحقیق شخص کی طرح عمل کر کے حفاظت کریں تو ہمیں اس کی خدمت کا موقع نصیب ہو اس بات پر عمل پیرا ہو جاؤ اور امیر جلیل کا اقتدار ہے وہ جیسا ہم سے مل جائیں گے وہ جہاں چاہیں رہیں۔ ہم پورے عراق کا ان کو والی بنا دیں گے۔ جبکہ خدمت امامیہ میں ان کو غفلت دیکھئے پھر ہم اپنی آنکھوں کو مشرق و ملک کی طرف کریں گے کیونکہ یہی ہماری ہمت کا تقاضا ہے۔

اس وقت قریش نے مہارش بن مجلی کو خط لکھا اور کہا کہ مصلحت کی بات یہی ہے کہ تم خلیفہ کو میرے حوالے کر دو۔ خلیفہ اب تک مہارش بن مجلی کے پاس ہی تھا۔ تاکہ میں خلیفہ کے ذریعے اپنے اور تمہارے لیے امان لے لوں۔ مہارش نے اس بات کو ماننے سے انکار کیا اور کہا کہ مجھے بساسیری نے دھوکہ دیا ہے کیونکہ اس نے مجھ سے بہت سی اشیاء کے بارے میں وعدہ کیا تھا جن کو میں نے ایک بھی پورا ہوتے آج تک نہیں دیکھا اس لئے میں خلیفہ کو تمہارے پاس نہیں بھیجوں گا۔ میری گردن میں اس کے بہت سے عہد ہیں جنہیں میں نہیں چھوڑ سکتا۔ مہارش آدمی بڑا ہی سچا تھا اس نے خلیفہ سے کہا کہ مصلحت کا تقاضہ یہ ہے کہ ہم دونوں مستقل طور پر نکل کر چلیں اور وہاں پہنچ کر سلطان طغرل بیگ کے معاملے میں غور کر لیں۔ اگر وہ ہم پر غالب آئے تو ہم جزیرہ میں داخل ہو جائیں گے اگر معاملہ ہمارا ہوا تو ہم اپنی جانوں کا خیال کر کے کوئی معاہدہ کر لیں گے۔ مہارش نے کہا کہ میں تو بساسیری سے خوف زدہ ہوں کہ وہ ہمارے پاس آ جائے اور ہمیں پا لے۔ خلیفہ نے اس سے کہا کہ جو کام مصلحت کے مطابق ہو وہی کریں وہ دونوں اس ذی القعدہ

تو وہاں سے نکل کھڑے ہوئے یہاں تک کہ عراق کے نیچے کے قلعہ پر پہنچ گئے۔

وہاں انہیں سلطان طغرل بیگ کے قاصد ملے جو مقرر کردہ تحائف لے کر آئے تھے پھر یہ خبر آئی کہ سلطان طغرل بیگ بغداد میں داخل ہو گیا ہے وہ دن گویا کہ عید کا دن تھا مگر یہ ہوا کہ فوج نے خلیفہ کے گھر کے علاوہ پورے شہر میں لوٹ مار کی اور بہت سے تاجروں سے مطالبے کئے گئے اور ان کے بہت سے اموال چھین لئے گئے جبکہ انہوں نے دارالملک کی تعمیر شروع کر دی سلطان نے خلیفہ کے لئے بہت سی سواریاں گھوڑے وغیرہ کی قسموں میں سے بہت سے خیمے اور کپڑے اور جو چیزیں بھی ضرورت میں ضروری ہوتی ہیں وہ سب وزیر عمید الملک الکندری کے ہاتھ بھیجیں جب یہ سب چیزیں خلیفہ کے پاس پہنچیں تو انہوں نے ان کے پاس پہنچنے سے پہلے پریشانی کے دن گزارے تھے خیمہ لگایا اور خلیفہ اپنی شان کے مطابق کپڑے پہن کر باہر آ بیٹھے اور اس سے اجازت لے کر بیٹھے اور انہیں کئی گھنٹوں بعد اجازت ملی جب انہوں نے یہ کام کر لیا تو وزیر اپنے ساتھیوں کے ساتھ آیا اور ان سب نے خلیفہ کے سامنے زمین کو چوما اور اس کو یہ خوشخبری دی کہ سلطان آپ کی سلامتی اور بقا اور اسی پر بہت خوش ہے اور اس کے بعد عمید الملک نے بادشاہ کو خط لکھا اور اب جنگ کی کاروائی سے آگاہ کیا اس نے چاہا کہ خلیفہ اپنی مرضی سے اس کے حصے میں لگائے کیونکہ اس سے بادشاہ کی آنکھیں زیادہ ٹھنڈی ہوں گی۔ وزیر نے اپنی دوات طلب کی اور اس کے ساتھ قلم دان بھی تھی پھر کہا کہ یہ قلم دوات کی خدمت ہے جو خلیفہ اس بات سے بڑا خوش ہوا اور اپنے اس مقام سے چند روز بعد چلے جب وہ نہروان پہنچے تو سلطان باہر آ گیا تا کہ خلیفہ کا استقبال کرے جب سلطان خلیفہ کے خیموں میں پہنچا تو اس نے زمین کو خلیفہ کے سامنے سات بار چوما۔

خلیفہ نے تکیہ اٹھایا اور سلطان کے آگے رکھ دیا۔ پھر سلطان نے اسے پکڑ کر چوما۔ پھر خلیفہ کی منشاء کے مطابق اس پر بیٹھ گیا۔ بادشاہ نے خلیفہ کو نیلی بیج کے سرخ یاقوت کی لڑی دی تو خلیفہ نے اسے اپنے سامنے رکھ لیا اور بیس موتیوں کے ہار لے کر نکالے اور کہا کہ اسلام خاتون بھی بادشاہ کی بیوی جو کہ خلیفہ کی خدمت کرتی ہے اس نے اس سے درخواست کی کہ وہ ان کی تسبیح پڑھا کرے علاوہ ازیں دیر سے آنے کی وجہ سے معذرت کرنے لگا کیونکہ بھائی نے نافرمانی کی تھی اس نے اسے قتل کر دیا اور بڑے بھائی کی موت بھی اتفاقاً ہو گئی تو میں بھائی کے بعد اس کی اولاد کی تربیت میں مشغول رہا۔ میں یہ دونوں کام کر کے واپس آ گیا لیکن امیر المؤمنین کی خدمت میں لگا رہا۔ میں اب جا رہا ہوں البساسیری کے پیچھے جاؤں گا اور اسے قتل کروں گا ان شاء اللہ پھر شام جاؤں گا اور مصر کے بادشاہ کو بڑے مقابلے سے جو مناسب ہوگا دوں گا۔ خلیفہ نے اس کے لئے دعا کی خلیفہ نے بادشاہ کو جو تلوار اس کے پاس تھی دے دی جبکہ بقیہ امور خلافت میں اس کے پاس کچھ نہ رہا بادشاہ نے بقیہ فوج کے لئے اجازت طلب کی کہ وہ خلیفہ کی خدمت کرے تو مکانات کی جانب سے پردے ہٹا دیئے گئے۔ جب ترکوں نے خلیفہ کو دیکھا تو زمین کو چوما پھر وہ ۲۵ ذی قعدہ پیر کے دن بغداد میں داخل ہو گئے۔ وہ بڑی خوشی کا دن تھا ساری فوج اور قاضی اور لوگ اس کے ساتھ تھے اور سلطان اس کے خچر کی لگام کو پکڑ کر چل رہا تھا یہاں تک کہ وہ اپنے حجرہ تک پہنچ گیا۔

جب خلیفہ دارالخلافہ میں پہنچ گیا تو اب سلطان نے البساسیری کے مقابلہ پر جانے کی اجازت طلب کی جبکہ اس نے کوفہ کی جانب سے فوج بھیجی کہ اسے شام میں داخل نہ ہونے دے اور لوگ اس مہینہ کی ۲۹ تاریخ کو نکلے تھے جبکہ بساسیری واسط میں رہ کر تیاری کر رہا تھا اور سلطان سے جنگ کرنے کے لئے تیار ہو رہا تھا مگر ایک بادشاہ طغرل بیگ اور اس کی فوج کی کوئی حیثیت نہ تھی کہ وہ ان سے جنگ کرتا۔ اس لئے تھی کہ اللہ تعالیٰ اسے ہلاک کرنا چاہتے تھے ان شاء اللہ۔

سلطان طغرل بیگ کے ہاتھوں بساسیری کا قتل(۱) ...... جب سلطان اس کے پیچھے وہاں گیا تو پہلا دستہ آیا اس نے واسط میں ملاقات کی اور اس کے ساتھ ان کی جنگ کی تیاری بھی تھی اور انہوں نے جنگ کی اور اس کے ساتھی شکست کھا گئے اور بھاگ گئے۔ بساسیری نے خود گھوڑے سے

---

(۱) المنتظم ج۸ ص [illegible]، دول الاسلام [illegible]، العبر [illegible]، شذرات الذهب [illegible]، الکامل لابن الاثیر [illegible]، معجم الانساب والاسرات [illegible] الحاکمة [illegible]، النجوم [illegible]، مختصر تاریخ دولة آل سلجوق [illegible]، المختصر [illegible]، الوافی بالوفیات [illegible]، وفیات الاعیان [illegible]

پر سوار ہو کر جان بچائی۔ پھر ترکوں نے اس کا پیچھا کیا ایک نے اس کے گھوڑے کو مارا جس سے گھوڑا زمین پر گر پڑا اور وہ جلدی سے آیا اور اس نے اس کے چہرے پر ضرب لگائی اور اس کو نہ پہچانا۔ ان میں سے جس کا نام کمشتکین تھا اس نے اس کو قید کر لیا اس کا سر کاٹا اور اس کو سلطان کے پاس لے گیا اور ترکوں نے اس کی فوج سے اتنا مال غنیمت حاصل کیا کہ وہ اس کے اٹھانے سے عاجز تھے۔

جب بساسیری کا سر بادشاہ کے پاس پہنچا تو اس نے حکم دیا کہ اسے بغداد لے جایا جائے اور اسے نیزے پر گلیوں میں گھمایا جائے اور اس کے ساتھ ڈھول، بگل اور نقل بجانے والے بھی ہوں اور مرد و عورتیں اس پر خوشی منانے کے لئے گھروں سے نکلیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اسے خلیفہ کے گھر کے سامنے لٹکا دیا گیا اور بساسیری کے ساتھ اور بغدادی بھی تھے جو اس کے ساتھ آئے تھے وہ یہ سمجھ رہے تھے کہ بساسیری بغداد واپس آئے گا۔

پس وہ بھی ہلاک کر دیئے گئے۔ ان کے اموال بھی لے لیے گئے اور اس کے بہت کم ساتھی ہی بچ پائے اور ابن مزید تھوڑے سے ساتھیوں کے ساتھ بطیحہ فرار ہو گیا۔ اس کے ساتھ بساسیری کی اولاد اور اس کی بیوی بھی تھی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ان سب کو بھی پکڑ لیا گیا اور ان کے پاس کوئی چیز نہیں چھوڑی گئی۔ پھر ابن مزید کو سلطان کی طرف سے امن دے دیا گیا اور وہ بادشاہ کے ساتھ بغداد آیا۔ ترکوں نے واسط، بصرہ اور اہواز کے درمیان جو کچھ تھا سب لوٹ لیا۔ اس کی فوج کی شکست اور ان کا ضرورت سے زیادہ انتشار وغیرہ تھا۔ پھر جب خلیفہ دار الخلافہ واپس آیا تو اس نے اللہ تعالیٰ کے نام پر یہ عہد کیا کہ وہ بستر پر نہیں سوئے گا۔ اور جب وہ روزہ دار ہو تو کوئی اس کا کھانا لے کر نہیں آئے گا اور نہ کوئی افطار کے سلسلہ میں اس کی مدد کرے گا۔ بلکہ وہ یہ سارے کام اپنے خود ہی انجام دے گا۔ اور خلیفہ نے اللہ تعالیٰ کے نام پر یہ عہد بھی کیا کہ جنہوں نے اس کے ساتھ برا کیا ان کو سزا نہیں دے گا۔ جو کوئی اس پر ظلم کرے گا اس سے ظلم کا بدلہ نہیں لے گا اور کہا کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں میری نافرمانی کی تو تو نے اسے بھی اللہ کی اطاعت کے مثل سزا نہیں دی۔

اس سن میں ملک الپ ارسلان بن داؤد بن میکائیل بن سلجوق نے اپنے والد کے انتقال کے بعد اپنے چچا طغرل بیگ کے مقرر کرنے سے خراسان سنبھالا۔ اس کے اور بھائی بھی تھے جن کے نام سلیمان، قاورت بیک اور یاقوتی ہیں۔ بادشاہ طغرل بیگ نے ام سلیمان سے شادی کر لی۔ اسی سال مکہ میں سخت مہنگائی ہوئی حتیٰ کہ گندم کا ایک من کئی دینار میں بکا اور اس سال اہل عراق میں سے کسی نے حج نہیں کیا۔

ارسلان ابو الحارث البساسیری ترکی کے حالات

یہ بہاؤ الدولہ کا ایک غلام تھا۔ شروع میں یہ بسا شہر کے ایک آدمی کا غلام تھا اور اس کی طرف منسوب کر کے اس کو بساسیری کہا جانے لگا۔ اس ملک نے مظفر (کامیاب بادشاہ) کا لقب حاصل کیا۔ یہ خلیفہ القائم بامر اللہ کے نزدیک بڑی حیثیت والا آدمی بن گیا تھا۔ خلیفہ اس کے مشورے کے بغیر کسی بات کا فیصلہ نہیں کرتا تھا۔ پورے عراق کے منبروں پر اس کا خطبہ دیا جاتا تھا۔ پھر اس نے سرکشی، بغاوت، نافرمانی اور تکبر کیا اور خلیفہ اور مسلمانوں کے خلاف بغاوت پر اتر آیا اور فاطمیوں کی حکومت کی طرف دعوت دینے لگا۔ پھر اسی سال اس کی مقررہ مدت ختم ہو گئی۔ یہ ۸ ذی قعدہ ۴۵۰ھ میں اپنے لشکر سمیت بغداد آیا اور پھر مکمل ایک سال بعد ۸ ذی قعدہ ۴۵۱ھ کو ان کا خروج ہوا جیسا کہ طغرل بیگ کے ہاتھوں خلیفہ بغداد سے نکالا گیا اور یہ اتفاق کی بات ہے کہ ابن مسلمہ کے قتل سے ایک پورے سال میں بساسیری کا قتل واقع ہوا اور یہ اس سن کے ذی الحجہ کا واقعہ ہے۔

الحسن بن الفضل ... ابو علی الشرمقانی المؤدب اور مقری ہیں۔ قرآن کے متعدد قراءت اور اس کے اختلاف کے ماہر تھے۔ یہ بہت تنگ دست تھے۔ ایک دن ان کے استاد ابو علی نے دیکھا کہ وہ دریائے دجلہ کے کنارے سبزی کے پتے کھا رہے ہیں تو اس نے ابن المسلمہ کو آپ کے حال کی خبر دی تو ابن مسلمہ نے اپنے ایک غلام کو بھیجا اور اسے حکم دیا کہ وہ اس کی مسجد السادی کی طرف جائے تا کہ اس کی ایک دوسری چابی بنوائے۔ پھر وہ روزانہ اس کی مسجد میں تین روٹیاں، مرغی اور حلوہ رکھ دیتا۔ جب ابو علی الشرمقانی نے یہ خیال کیا کہ یہ کرامت ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اس کا اکرام کیا ہے اور یہ کھانا جنت سے آتا ہے اور اس نے ایک مدت تک اسے چھپائے رکھا اور یہ شعر پڑھتے

تا کہ کون لوگ ہیں جنھوں نے اسے راز سے باخبر کیا ہے اور اس نے اسے افشا کر دیا ہے جبکہ ان لوگوں نے اسے زندگی بھر رازوں کا یقین دلایا انھوں نے اس کو دور کر دیا پھر وہ ان کا قرب پانے میں کامیاب نہ ہو سکا جبکہ انہوں نے اس کو بدل بھی دیا ہے اب حالت یہاں تک پہنچ گئی کہ نصیحت وحشت بن گئی۔

دن گزرتے رہے یہاں تک کہ ایک دن ایسا آیا کہ ابن علاف نے آپ سے آپ کے مدرسہ میں قراءت کے لیے گفتگو کی دوران اس نے ان سے کہا کہ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ میں دیکھ رہا ہوں حالانکہ آپ تو فقیر آدمی تھے تو وہ انکار کرنے لگے مراحمت نہ کی تو اس نے کہا کہ ان کا کام ہی تحصیل تھی نہ کہ [illegible] پھر ابن علاف نے اصرار کیا تو انھوں نے بتایا کہ مجھے ہر روز میری انصاری سے جنت کا کھانا مل جاتا ہے جو میرے لئے کافی ہو جاتا ہے یہ ایک کرامت ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے اس کا اکرام کیا ہے۔ انہوں نے ان سے کہا کہ ابن الحسد کو یہ بیچ کیونکہ وہ یہ کام کرتا ہے اور اس نے ان کے سامنے صورت حال کی وضاحت کی تو اس امر نے ان کو تعجب میں ڈال دیا لیکن انہوں نے اسے عجیب نہیں سمجھا۔

علی بن محمود بن ابراہیم بن ماجرہ: ابوالحسن زوزنی شیخ الصوفیہ اور رباط زوزنی انہی کی طرف منسوب کیا جاتا ہے جسے انہوں نے شیخ ابوالحسن کے لئے بنایا تھا انہوں نے عبدالرحمن السلمی کی صحبت اختیار کی اور فرمایا کہ میں نے بزرگ کے ایک بڑے اساتذہ کی صحبت حاصل کی ہے ہر شیخ سے ایک حکایت حفظ کی تھی ان کا ۸۵ سال کی عمر میں ۱۰ رمضان المبارک میں انتقال ہوا۔

محمد بن علی(۱): ابن الفتح بن محمد بن علی بن ابی طالب الحربی جو کہ قد و قامت میں طویل ہونے کی وجہ سے العشاری سے مشہور ہیں انہوں نے دارقطنی وغیرہ سے سماع حدیث کیا۔ یہ قابل بھروسہ دیندار اور نیک آدمی تھے اسی سال جمادی الاولیٰ کے مہینہ میں ان کا انتقال ہوا انہوں نے ۸۰ سال سے کچھ زائد عمر پائی۔

ابو عبداللہ الدونی القرشی(۲): الحسین بن محمد بن عبداللہ الدونی ایک گاؤں جس کا نام دون تھا اس کی طرف منسوب کر کے آپ دونی کہلاتے ہیں یہ شہر ہمدان کے مضافات میں ہے قرشی شیخ العراق جو ابو حکیم عبداللہ بن ابراہیم تھے بہت علم ریاضی و میراث میں امام تھے لوگوں نے آپ سے ان علوم میں فائدہ بھی اٹھایا۔ اسی سال فتنہ بساسیری میں بغداد کے اندر شہید ہوئے۔

۴۵۲ھ میں پیش آنے والے واقعات وحادثات

ماہ صفر بروز جمعرات بساسیری کے قتل کے بعد سلطان شہر سے [illegible] سلطان بغداد پہنچے ۱۲ تاریخ کو خلیفہ اپنے گھر میں بیٹھا اور ملک طغرل بیگ کو دعوت دی۔ اس میں بہت بڑا دسترخوان بچھایا اس دعوت میں تمام خواص سب نے شرکت کی اس دعوت کے بعد ۷ ربیع الاول بروز جمعرات سلطان نے لوگوں کی دعوت کی ۹ جمادی الاخریٰ بروز منگل امیر عدۃ الدین ابوالقاسم عبداللہ بن ذخیرۃ الدین بن امیر المومنین القائم بامر اللہ آئے اور اس کی پھوپھی بھی اس کے ساتھ آئی اس وقت اس کی عمر ۲ سال تھی لوگوں نے اس کا استقبال اس کے دادا کی عظمت شان کی وجہ سے کیا۔ اس کے بعد اس نے

---

(۱) الانساب ۸/۵۹۹، تاریخ بغداد [illegible]، شذرات الذہب ۳/۲۸۰، طبقات الحنابلة [illegible]، العبر ۳/۲۲۶، الکامل [illegible] میزان الاعتدال ۳/۱۵۶، لسان المیزان [illegible]

(۲) الاکمال [illegible] الانساب [illegible] تاج العروس [illegible] شذرات الذہب ۳/۲۸۴ [illegible] طبقات السبکی [illegible] العبر [illegible] القاموس المحیط [illegible] الکامل لابن الاثیر [illegible] معجم البلدان [illegible] المنتظم [illegible]

خلافت منتقل ہوا اور اس کا نام المقتدی بامر اللہ رکھا گیا۔ ماہ رجب میں ابو الحسن محمد بن ہلال الصابی نے دارالکتب کو وقف کیا۔ یہ کتب خانہ غربی بغداد کی ایک سڑک ابن عوف میں ہے جس میں ایک ہزار کتابیں منتقل کی گئیں۔

(یہ کتب خانہ (دارالعلم شاپور) کتب خانے کے عوض میں بنایا گیا جو کرخ میں جل گیا تھا) ماہ شعبان میں محمود بن نصر نے حلب اور اس کے قلعہ پر اپنی حکومت قائم کی۔ جبکہ یہ سب علاقے فاطمیوں کے ہاتھوں سے چھینے گئے تھے۔ اس سال عراق کا کوئی بھی فرد حج نہ کر سکا البتہ ایک جماعت حج پر جانے والی تھی تو وہ بھی فاطمیوں کے ہمراہ ادھر چلی گئی۔

اس سال وفات پانے والے افراد

ابو منصور الجیلی ...... یہ داؤد کے شاگردوں میں سے ہیں اور باب طاق اور دارالخلافہ کے قاضی بھی ہے انہوں نے اساتذہ کی ایک بڑی جماعت سے درس حدیث پڑھا۔ خطیب نے کہا کہ ہم نے ان سے حدیث لکھی ہیں یہ سچے فاضل اور اچھے اعتقاد والے تھے۔

الحسن بن محمد ...... ابن ابو الفضل ابو القاسم الوراق حدیث پڑھے ہوئے تھے اور فن دوائی، مشکوک زخمی دواؤں اور مشک کو جلدی بو سے معلوم کرنے میں بہت مہارت رکھتے تھے جیسا کہ ان سے یہ بات نقل کی گئی ہے کہ ان کے سامنے ایک ایسی جماعت کو پیش کیا گیا جس پر چوری کا الزام تھا آپ ایک کوزہ لائے جس میں پانی پیا جاتا تھا اس سے ہر ایک جماعت کے سامنے افراد والے ایک ایک کو ٹھہرا لیے پھر انہوں نے اس کے بارے میں حکم دیا کہ یہی چوری کرنے والا ہے اور کہا کہ مجھے معلوم ہے یہ گھبرایا ہوا ہے۔ چنانچہ بات ایسے ہی تھی۔ ایک مرتبہ ایک شخص کو ہاتھ سے آپ کے سامنے قتل کر دیا گیا تھا تو قاضی ابو الطیب کے سامنے آپ پر دعویٰ کیا گیا اس نے قصاص کا حکم دیا تو انہوں نے اپنے مال کا ایک بڑا حصہ اس کے بدلے میں دے دیا یہاں تک کہ چھٹکارا حاصل کر لیا۔

محمد بن عبید اللہ[1] ...... ابن احمد بن محمد بن عمروس ابو الفضل البزار بغداد میں مالکی فقہا کی امارت آپ تک پہنچتی ہے۔ یہ بہت اچھے قاری اور مقبول اہل حدیث تھے۔ انہوں نے ابن حبابہ مخلص اور ابن شاہین سے سماع حدیث کیا ہے۔ ابو عبد اللہ الدامغانی نے ان کی شہادت قبول کی اور یہ بڑے معتبر آدمی تھے۔

قطر الندی ...... اسے علم الدنیا اور علم سے بھی موسوم کیا جاتا ہے خلیفہ قائم بامر اللہ کی ماں ہے یہ بہت بوڑھی تھی عمر ۹۰ سال کے لگ بھگ تھی۔ یہ بھی تھی جو البساسیری کے زمانے میں محتاج ہو گئی تھی۔ پھر اسی نے اس کا کچھ روزینہ مقرر کر دیا تھا اور خدمت کے لئے لونڈیاں بھی دی تھیں۔ ان کے مرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ نے ان کو بیٹے سے ملا کر آنکھیں ٹھنڈی کر دی تھیں۔ بیٹے سے ملاقات کے بعد بھی بیمار رہی پھر اس سال انتقال ہوا۔ جنازے میں اس کے بیٹے خلیفہ نے شرکت کی جنازے میں رش بہت تھا۔

۴۵۳ھ میں پیش آنے والے واقعات و حادثات

اس سال ملک طغرل بیگ نے خلیفہ کی بیٹی کو منگنی کا پیغام بھیجا جس سے خلیفہ بہت زیادہ پریشان ہو گیا اور کہنے لگا کہ ایسی بات نہیں ہونی چاہیے

---

[1] الانساب [illegible]، المنتظم [illegible]، تاریخ بغداد [illegible]، تاریخ الاسلام [illegible] ترتیب المدارک [illegible]، الدیباج المذہب [illegible]، شذرات الذہب [illegible]، طبقات الشیرازی ۱۶۹۔ [illegible] الکامل لابن الاثیر [illegible]، المنتظم [illegible]

تھی۔ پھر خلیفہ نے اس سے بہت سی چیزوں کا مطالبہ کیا کہ جتنی جاگیر واسط میں اس کی فوت شدہ بیوی کی تھی وہ اسے دی جائیں اور تین لاکھ دینار بھی تھے۔ اور یہ بات بھی کی کہ بادشاہ اسے بغداد میں رکھے گا ایک دن کے لئے بھی نہیں لے جائے گا۔ ان میں سے بعض باتوں پر اتفاق ہو گیا اس کے بعد بادشاہ نے اپنے بھائی داؤد کی بیٹی جو اب خلیفہ کی بیوی تھی کی ماں کے لئے ایک لاکھ دینار سونے چاندی کے برتن بھیجے اور ذخیرہ اور جواہرات اور سو گٹر سے جواہر کے تھے جن میں سے ہر ایک کا وزن ۳ مثقال سے ۱۰ مثقال کے درمیان تھا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ مزید اشیاء بھی بھیجی تھیں۔ لیکن خلیفہ چونکہ شرائط کے عدم کی وجہ سے منع کر دے گا عمید الملک وزیر اپنے مقصد سے ناراض ہو گیا۔ اور طویل جھگڑے شروع ہو گئے جن کا نتیجہ یہ تھا کہ سلطان خلیفہ کو ناراض کر بیٹھے [illegible] دارالملک منتقل کر دے یہاں تک کہ یہ بات طے ہو گئی کہ خلیفہ نے بغداد سے نکل جانے کا عزم کیا تو اس وجہ سے پریشان ہو گئے اور عقد کے لئے یہیں بغداد کے پاس سلطان کا خط آیا جس میں اس نے اسے [illegible] اور اس کے ساتھیوں کو دھمکایا تھا اور انہیں لوٹنے میں بہت ظلم کا حکم دیا۔ اس نے خاتون کو دارالملک لے جانے کی قسم بھی کھائی۔ اس غرض سے اس نے [illegible] بھیجا جو اسے شہر میں لے آئے جس میں بادشاہ ہے۔ یہ سارا معاملہ خلیفہ سے بادشاہ کی موت سے ہوا تھا۔

ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اسی سال ماہ رمضان المبارک میں ایک انسان نے خواب میں آنحضرت ﷺ کی زیارت کی۔ آپ کھڑے تھے اور آپ کے ساتھ کچھ آدمی اور تھے تو ان میں سے ایک آدمی اس شخص کے پاس آیا اور کہا کہ تو کھڑا نہیں ہوگا۔ اس نے کہا کہ میں معذور ہوں کھڑا نہیں ہو سکتا تو اس نے اس کا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ اب کھڑا ہو تو وہ کھڑا ہو گیا اور جاگ گیا تو اس نے دیکھا کہ وہ بالکل صحت مند ہو چکا ہے اور سب اپنی ضرورت کے لئے خوب چل پھر رہا ہے۔ ربیع الاول کے مہینے میں خلیفہ نے ابو الفتح منصور بن احمد بن دارست اہوازی کو وزیر بنایا اسے لباس پہنائے وغیرہ اور وہ مجلس وزارت میں بیٹھا۔ ۲۸ جمادی الآخر کو سورج گرہن لگا۔ تمام کا تمام غائب ہو گیا ایک [illegible] گھنٹوں تک [illegible] سب یہاں تک کہ ستارے نکل آئے اور پرندوں نے اپنے گھونسلوں میں جانے کی سخت تیاری کی [illegible]۔ اسی سال تمیم بن معز الدولہ افریقی ممالک کا والی بنا جب کہ اسی سال ابن نصر الدولہ احمد بن مروان کردی دیار بکر کا والی بنا۔ اسی سال قریش بن بدران موصل اور نصیبین کا والی بنا۔ اور اسی سال ابو عمر ابن محمد العمری (جن کا لقب کامل ہے) کو علویوں کی نقابت کا خلعت دیا گیا۔ اس نے المرتضیٰ لقب رکھا۔ اور اسی سال ابو اسحاق بن علاء یہودی خلیفہ کے مصر سے دمشق تک کی [illegible] بنا کر وہ ہر سال ۴۰ ہزار دینار ادا کرنے سے عاجز [illegible]۔ اس سال بھی کوئی عراقی شخص حج ادا نہ کر سکا۔

اس سال وفات پانے والے افراد

احمد بن مروان۔ ابو نصر کردی۔ ممالک بکر اور میافارقین کا حکمران تھا۔ اس کا لقب نصر الدولہ تھا۔ اس نے ۴۰۲ھ میں ان علاقوں پر اپنی حکومت قائم کر لی۔ وہ ایسا مقدر خوش حال ہو گیا کہ اس زمانے میں اس سے زیادہ کوئی خوش حال نہ تھا۔ اور نہ ہی اس کے ہمسروں میں سے کوئی اس کی خوش حالی تک پہنچ سکا۔ اس کے پاس پانچ سو کنیزیں اور پانچ سو خادم تھے ان کے علاوہ خادمات الگ تھیں۔ اس کے پاس گانے والیوں کی کثرت تھی جن کی قیمت پانچ ہزار دینار اس سے بھی زیادہ تھی۔ اس کے پاس جو کھیل کے آلات اور برتن وغیرہ تھے ان کی قیمت تقریباً دو لاکھ دینار سے زیادہ تھی۔ اس نے بہت سے بادشاہوں کی بیٹیوں سے نکاح کیے وہ بادشاہوں سے بہت زیادہ مصالحت کرنے والا تھا۔ جب دشمن اس کی طرف قصد کے ارادے سے آتے تو وہ ان کے پاس اتنا مال بھیجتا کہ وہ صلح کر لیتا اور وہ واپس چلے جاتے۔

اس نے ملک طغرل بیگ کو بھی ایک عظیم ہدیہ بھیجا تھا جب وہ عراق کا بادشاہ بنا تھا اس میں یاقوت کی ایک لڑی بھی جو [illegible] تھی۔ اس نے اس سے بہت سی چیزوں اور ایک لاکھ دینار وغیرہ کو خریدی تھی۔ ابو القاسم مغربی نے بھی اسے وزیر بنایا تھا اور ابو نصر محمد بن محمد بن جہیر نے بھی اسے

ایک بار ایسا ہوا تھا کہ اس کے زیر سلطنت علاقہ سب سے زیادہ پر امن و خوشگوار رہا اور انصاف والا تھا۔ اس کے پاس یہ اطلاع آئی کہ پرندے بھوکے ہوتے ہیں اور سردیوں میں دانہ دنکا نہ ملنے والوں کو کھانا کرتے ہیں جو بستیوں میں ہوتے ہیں۔ تو ایسے میں لوگ انہیں شکار کر لیتے ہیں تو اس نے ذخیروں کے کھولنے اور موسم سرما میں پرندوں کے لئے غلہ ڈالنے کا حکم دیا اور وہ عمر بھر سردیوں کے موسم میں اسی طرح صرف کرتا رہا اس نے تقریباً ۸۰ سال کی عمر میں وفات پائی۔

ابن خلکان نے کہا کہ ابن ازرق نے اپنی تاریخ میں بیان کیا ہے کہ اس نے اپنی زندگی میں ایک آدمی کے علاوہ کسی سے مدد نہیں مانگی۔ اور کثرت لذات میں مصروف رہنے کے باوجود بھی اس کی کوئی نماز فوت نہ ہوئی اس کی تین سو ساٹھ لونڈیاں تھیں ان میں سے ہر ایک کے پاس سال میں ایک دفعہ باری آتی تھی۔ اس نے بہت ساری اولاد اپنے پیچھے چھوڑی۔ وہ اسی زندگی گزارتا رہا یہاں تک کہ اس سال ۲۹ شوال کو فوت ہو گیا۔

سن ۴۵۴ھ میں پیش آنے والے حادثات

اس سال ملک طغرل بیگ کے بہت خطوط آئے جن میں اس نے خلیفہ کی حکومت اعمال اور اس کی عدم موافقت کی شکایت کی۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ آپ کے پاس دوسرے ملوک نے اس کے ساتھ کیا بھلائی کی۔ بعد وہ قاضی القضاۃ ابن دامغانی تھے۔ جب خلیفہ نے یہ بات دیکھی کہ ملک طغرل نے اپنے کارندوں کو خلیفہ کے اموال کی نگرانی کے لئے بھیجا تو اس نے بادشاہ کو اس بات کا جواب دیا جو وہ چاہتا تھا۔ جب بادشاہ کو یہ جواب ملا تو وہ بہت خوش ہوا اور اس نے اپنے کارندوں کو یہ پیغام بھیجا کہ وہ خلیفہ کی اطاعت کریں۔ اس طرح اختلاف کی وجہ ہٹ گئی اور آپس میں اتفاق ہو گیا۔

خلیفہ نے عقد پر اصرار کیا۔ شہر تبریز میں بادشاہ کی موجودگی میں عقد ہوا۔ خلیفہ نے ایک بڑی دعوت کا انتظام کیا۔ جب دلہن کو دیکھا تو بادشاہ اس کے احترام میں کھڑا ہو گیا اور زمین کو بوسہ دیا۔ خلیفہ کے لئے بہت دعائیں کیں پھر نکاح کا عقد ہوا۔ یہ اس سال ۱۴ شعبان جمعرات کے دن کا واقعہ ہے۔ پھر بادشاہ نے اپنی بیٹی جو کہ خلیفہ کی بیوی تھی اس کو اموال میں بہت سے تحائف دے کر بھیجا جن میں جواہر، بہت سا سونا، قیمتی موتی اور عظیم ہدیے دلہن کی ماں اور اس کے گھر والوں کے لئے بھیجے۔ اس کے بعد بادشاہ نے اعلانیہ طور پر کہا کہ میں جب تک زندہ ہوں خلیفہ کا غلام ہوں اور اپنے جسم کے کپڑوں کے سوا کوئی چیز میری نہیں۔ اس سال خلیفہ نے اپنے وزیر کو معزول کر دیا اور ابو نصر محمد بن جہیر کو وزیر بنایا اس نے اسے [illegible] سے بچایا۔ اس سال بڑی ارزانی رہی یہاں تک کہ بصرہ میں ۲ قیراط کی ایک ہزار رطل کھجور فروخت ہوئی اور اس سال کسی نے حج نہیں کیا۔

اس سال وفات پانے والے افراد

ثمال بن صالح ...... معز الدولہ صاحب حلب آپ بڑے بہادر سخی اور باوقار شخص تھے ابن جوزی نے فرمایا کہ ایک دفعہ فراش آپ کے ہاتھ دھلانے کے لئے آگے بڑھا تو لوٹے کی ٹونٹی ان کے دانتوں پر لگی وہ ٹوٹ کر طشت میں گر گئے تو حضرت نے اسے معاف کر دیا۔

الحسن بن علی بن محمد(1) ...... ابو محمد الجوہری شعبان ۳۶۳ھ میں پیدا ہوئے اساتذہ کی ایک جماعت سے حدیثیں سماعت کیں۔ بہت سے شیوخ سے ملے جن میں ابوبکر بن مالک القطیعی بھی ہیں اور وہ آخری شخص ہیں جن سے انہوں نے روایت کی ہے۔ ان کی وفات اسی سال ذیقعدہ میں ہوئی۔

---

(1) الانساب ۳: ۴۹۱، تاریخ بغداد ۷: ۳۹۳، الجوهري ۳: ۲۳۸، الذهبي دول الاسلام ۱: ۲۶۶، شذرات الذهب ۳: ۲۹۲، العبر ۳: ۲۳۰، الکامل ۱۰: ۲۲، کشف الظنون ۱: ۱۳۳، اللباب ۱: ۳۲۳، المنتظم ۸: ۲۲۸، ۲۲۹)

الحسین بن ابی یزید...... ابو علی اسد؛ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا تو میں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اسلام پر موت نصیب کرے تو آپ ﷺ نے فرمایا اور سنت پر۔

سعد بن محمد بن منصور ابو محمد الجرجانی، یہ اپنے زمانے کے رئیس تھے انہوں نے بادشاہ محمود بن سبکتگین کے پاس ۴۱۲ھ کی حدود میں بحیثیت سفیر بھیجا۔ یہ علامہ فقیہ و محدث تھے ایک جماعت سے آپ نے حدیث سنی۔ اور آپ سے ایک جماعت نے حدیث روایت کی یہاں کے مدارس اور شہروں میں آپ کی مجلس مناظرہ منعقد ہوتی اور ان کو استرآباد میں اسی سال ماہ رجب میں قتل کر دیا گیا۔

۴۵۵ھ میں پیش آنے والے حادثات

اس سال سلطان طغرل بیگ بغداد آیا اور خلیفہ سے ملاقات کا عزم کیا۔ لیکن پھر اپنے اس ارادہ کو ملتوی کیا اور پھر اپنے بجائے اپنے وزیر کو بھیجا۔ ساتھ میں لوگوں کو فوج سے بہت اذیت ہوئی فوج نے قابل احترام چیزوں سے بچنے کی پرواہ نہیں کی یہاں تک کہ انہوں نے مسلمانوں کی عورتوں پر حملے کئے اور لوٹ مار کی اس سے بہت زیادہ جمعہ جمعہ کے نمازوں میں رکاوٹ پڑی۔ فانا للہ وانا الیہ راجعون

بادشاہ طغرل بیگ کی خلیفہ کی بیٹی کے پاس آمد

جب سلطان بغداد میں قیام پذیر ہو گیا تو اس نے اپنے وزیر عمید الملک کو خلیفہ کے پاس اس مطالبہ کے لئے بھیجا کہ اس کی اہلیہ یعنی خلیفہ کی بیٹی کو دارالمملکت منتقل کر دے خلیفہ اس بات سے پھر انکار کرنے لگا اور کہنے لگا کہ تم نے صرف حصول برکت کے لئے عقد کا مطالبہ کیا تھا اور اب تم اس کی رخصتی کا مطالبہ کرنے کا اصرار کیا ہے یہ بات کئی روز تک بادشاہ اور خلیفہ کے معاملہ میں تکرار ہوتی رہی۔ اس کے بعد بادشاہ نے ایک بار پھر تحائف بھیجے اور ایک لاکھ پچاس ہزار درہم سے زیادہ نقدی اور دیگر تحائف خلیفہ کی بیٹی کو بھیجے۔

۱۵ صفر کو دلہن یعنی خلیفہ کی بیٹی کو دارالمملکت بھیجا گیا اس کے لئے دہلیز سے دارالمملکت تک خیمے لگائے گئے دلہن کے گھر میں داخل ہوتے وقت ڈھول اور باجے بجائے گئے جب وہ داخل ہو گئی تو اسے سونے سے جڑے ہوئے تخت پر بٹھایا گیا دلہن کے چہرے پر نقاب تھا۔ بادشاہ طغرل بیگ اس کے پاس آیا اور سامنے کھڑے ہو کر دلہن کو چوما۔ دلہن تخت سے اس کے لئے کھڑی ہوئی اور نہ ہی اسے دیکھا۔ اس کے بعد وہ بیٹھے بغیر گھر کے صحن میں آ گیا حاجب اور ترک دور دور تک خوشی سے رقص کر رہے تھے۔ خلیفہ نے اپنی بیٹی کی خادماؤں کے ہمراہ اس کے لئے دو قیمتی ہار اور سرخ یاقوت کا ایک بڑا انگوٹھا بھیجا پھر دوسرے دن اس کے پاس آیا اور دلہن کو بوسہ دیا اس کے سامنے والے تخت پر جو چاندی سے بنا ہوا تھا اس پر بیٹھ گیا اس کے بعد باہر نکل گیا اس نے دلہن کے لئے بہت سے قیمتی جواہرات اور سونے سے بنی ہوئی ایک قبا جس میں موتی لگے ہوئے تھے بھیجی اسی طرح ہر روز اس کے پاس آتا اور دلہن کو بوسہ دیتا اس کے سامنے تخت پر تھوڑی دیر بیٹھتا پھر باہر چلا جاتا اور تحائف وغیرہ بھیجتا۔ سات دن تک دلہن کی یہی حالت رہی اور ان سات دنوں میں وہ مسلسل دعوتیں کرتا رہا اور اس نے تمام امراء کو خلعتیں دیں پھر اسے سفر درپیش ہوا تو وہ ایک مرض میں مبتلا ہو گیا اس نے خلیفہ سے دلہن کو اپنے ساتھ لے جانے کی اجازت طلب کی اور کہا کہ پھر اس کے ساتھ واپس آ جاؤں گا۔ خلیفہ نے بہت دکھ کے ساتھ اجازت دی چنانچہ دلہن کے ساتھ صرف تین عورتیں خدمت کے لئے گئیں اس کے جانے سے اس کی والدہ کو بڑا دکھ ہوا۔ چنانچہ سلطان رے کی طرف اسی عالم میں بغداد سے نکلا۔

جب ۲۳ سلطان ان تمام کی سب کو اچانک اطلاع آئی کہ طغرل بیگ ۸ رمضان کو فوت ہو چکا ہے جس کے بعد بادشاہوں نے قصد کر دیا جنہوں

سے مسجد کی طرف۔ کہ ساعت مع سپاہ سب کو قتل بھی کر دیا اور بہت۔ سا سامان لوٹ۔ لیے اور محلہ غلاورت۔ کے وقت منتقل کی۔ کھانا پینا ترک کر دیا۔ نہ پینے لگے۔ یہاں تک کہ اسی حالت میں بیمار ہو کر گزر گئے۔ ان کے بعد ان کے بھتیجے سلیمان بن داؤد کی بیعت لی گئی۔ بادشاہ طغرل بیگ مرحوم نے اس کی صراحت اور وصیت بھی کی تھی۔ کیونکہ اس نے اس کی ماں سے نکاح کیا تھا۔ اب سلیمان بن داؤد پر سب کا اتفاق ہو گیا۔ اب صرف اس کے بھائی کی طرف سے ہی خوف باقی رہ گیا تھا اور وہ ملک عضد الدولہ الپ ارسلان بن داؤد تھا۔ فوج اس کی حمایت میں تھی اور جبال الجبل نے اس کا خطبہ پڑھا اور اس کے ساتھ اس کا وزیر نظام الملک ابو علی الحسن بن علی بن اسحاق بھی تھا۔ جب الکندری نے اس کی قوت حکومت کو دیکھا تو رے میں اس کا خطبہ پڑھا اور اس کے بعد اس کے بھائی کا خطبہ دیا۔

سلطان طغرل بیگ بڑا بردبار اور بوجھ برداشت کرنے والا نمازوں کی حفاظت کرنے والا تھا۔ نماز اول وقت میں پڑھنے اور جمعرات کو روزہ رکھنے والا اور سفید کپڑے پہننے کا پابند تھا۔ انتقال کے وقت اس کی عمر ستر سال تھی اور اس کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ اس نے تمام امور شاہی کی موجودگی میں ۲۶ سال تک حکومت کی۔ اس کے انتقال کے بعد حالات بہت خراب ہو گئے اعراب نے مار دھاڑ اور پوری زمین عراق پر فساد پھیلانے شروع کر دیے اور لوٹ مار کرتے تھے اور ایسی حالت میں دور دراز سفر کرنا اپنے آپ کو خطرہ میں ڈالنا تھا۔ لوگ اس صورت حال سے بہت پریشان ہو گئے۔

اسی سال ارض واسط اور شام میں شدید زلزلہ آیا اور طرابلس کی فصیل کا ایک حصہ گر پڑا۔ اس سال لوگوں میں طاعون کی طرح موتیں زیادہ واقع ہوئیں یا تو چیچک کی وجہ سے موت جلدی یا اچانک ہی موت واقع ہو جاتی۔ مصر میں بھی ایک شدید وبا پھوٹی جس کی وجہ سے وہاں پر روز تقریباً ایک ہزار جنازے اٹھنے لگے۔ اسی سال اصل کی طرف رجوع کریں حاکم یمن مکہ پر قابض ہو گیا اور کافی مقدار میں غلہ لایا، مکہ والوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا۔ اس کے اوائل میں خلیفہ کی بیوی الپ ارسلان نے اس کے پاس سے اپنے چچا کے پاس جانے کا مطالبہ کیا کیونکہ اس نے اسے مجبور رکھا تھا اور اس کی قدر نہیں پہچانی۔ بادشاہ نے اس کو وزیر الکندری کے ساتھ اس کے چچا کے ہاں بھیج دیا۔ جب وہ وہاں پہنچی تو اس کا باپ فوت ہو چکا تھا سو اس نے خلیفہ کو ملامت کرنے کا خط کے لئے بھیجا کہ اس نے اسے حقیر جانا تو خلیفہ نے اسے لکھا کہ "میری جوانی کا عروج اور مستی ختم ہو گئی۔ اب جوانی کے بعد دوبارہ آنے کی امید نہیں کی جا سکتی۔ اس زمانہ نے میرے اندر سے جدت کو ختم کر دیا ہے اور تم دوبارہ بھی کر رہے ہو جس میں نے اپنا جوانی کا دور گزارا ہے اور سکون کا وقت ہے پھر میری طرف سے سلام ہو۔

اس سال وفات پانے والے افراد

زہیر بن علی بن الحسن بن حزام ابو نصر الجزرائی..... یہ بغداد سے جرجان آئے شیخ ابو حامد الاسفرائینی سے علم فقہ پڑھا۔ سنن ابی داؤد قاضی ابو عمر ہاشمی سے پڑھی۔ انہوں نے بہت سی حدیثیں بیان کیں۔ اہل مشکلات اور فتویٰ لوگوں میں آپ سے رجوع کیا جاتا تھا۔ ان کی وفات اسی سال سرخس میں ہوئی۔

سعید بن مروان..... صاحب آمد۔ یہ بات مشہور ہو گئی تھی کہ آپ کو زہر دیا گیا تھا۔ دشمنی میں کار فرما نے اس سے سخت انتقام لیا جس نے ان کو زہر دیا تھا اس کو پاش پاش کر دیا۔

الملک ابو طالب..... محمد بن میکائیل بن سلجوق طغرل بیگ یہ آل سلجوق کے پہلے بادشاہ تھے آپ بہت صدقہ کرنے والے اور پکے نمازی تھے نماز کو اول وقت پڑھنے کے پابند تھے، پیر اور جمعرات کے روزے رکھا کرتے تھے لوگوں کی تکلیفوں کو برداشت کرنے والے تھے مساجد کی حفاظت کرنے والے تھے اپنے اعمال اور کردار میں نیک بخت تھے۔ مسعود بن محمود کے زمانہ میں انہوں نے تمام بلاد خراسان پر اپنی حکومت قائم کی۔ اس نے اپنے بھائی داؤد، چچا زاد شریک بھائی ابراہیم بن ینال اور اس کے بھائیوں کی اولاد کو بہت سے شہروں میں نائب بنایا۔ پھر خلیفہ نے اس کو

بغداد کی بادشاہت پیش کی جیسا کہ یہ واقعہ تفصیل سے گزر چکا ہے۔ انہوں نے اسی سال ۸ رمضان المبارک کو ۷۰ سال کی عمر میں وفات پائی۔ ان کی بادشاہت کا زمانہ ۳۰ سال کا تھا جن میں ۸ دن کم ۸ سال عراق کی بادشاہت کی ہے۔

سن ۴۵۶ھ میں پیش آنے والے واقعات وحادثات

اس سال سلطان الپ ارسلان نے اپنے چچا کے وزیر عمید الملک الکندری کو گرفتار کر لیا اور اس کے گھر میں قید کر دیا۔ پھر اس کی طرف آدمی بھیجا جس نے اسے قتل کر دیا۔ اس نے نظام الملک کی وزارت کو قابل اعتماد سمجھا جو کہ ایک بہترین وزیر تھا اور فقراء کا اکرام کرتا تھا۔ جب ملک شہاب الدولہ قتلمش نے نافرمانی کی اور اطاعت سے نکل گیا اور الپ ارسلان کو ختم کرنے کا ارادہ کیا تو الپ ارسلان اس سے ڈر گیا لیکن وزیر نے اس سے کہا کہ اے بادشاہ! مت ڈرو کیونکہ میں نے تمہاری خدمت میں رات کی فوج پیش کر دی ہے جس نے جب بھی کسی لشکر سے مقابلہ کیا خواہ وہ لشکر کیسا ہی ہو اس کو شکست دی ہے۔ بادشاہ نے اس سے کہا وہ کون لوگ ہیں۔ وزیر نے کہا کہ وہ ایک فوج ہے جو تیرے لئے دعا کرتی ہے اور اپنی نمازوں اور تنہائیوں میں توجہ سے تیری مدد کرتی ہے۔ وہ علماء فقراء اور نیک لوگ ہیں۔ یہ بات سن کر بادشاہ کا دل خوش ہو گیا۔ جب اس نے قتلمش سے جنگ کی تو اسے بڑی شکست دی اور اس کی بہت سی فوج کو قتل کر دیا۔ قتلمش بھی معرکہ میں مارا گیا۔ اب سب لوگ الپ ارسلان کی حکومت پر متفق ہو گئے تھے۔ اسی سال بادشاہ نے اپنے بیٹے ملک شاہ اور اپنے وزیر نظام الملک کو ایک بڑی فوج کے ساتھ بلاد کرخ بھیجا۔ انہوں نے بہت زیادہ قلعوں کو فتح کیا اور بہت زیادہ مال غنیمت حاصل کیا۔ مسلمان ان کی اس نصرت سے بہت خوش ہوئے۔ الپ نے بلاد ماوراء النہر کے حاکم کو خط لکھا کہ وہ اپنی بیٹی کی شادی میرے بیٹے سے کر دے تو وہ اس کی طرف بھیج دی گئی یعنی شادی ہو گئی۔ اور اس نے دوسرے بیٹے کا نکاح حاکم غزنی کی بیٹی سے کر دیا۔ اس کی وجہ سے سلجوقی اور محمودی دو بادشاہ آپس میں ایک دوسرے سے مل گئے۔

اس سال الپ ارسلان نے خلیفہ کی بیٹی کو اس کے باپ کے گھر جانے کی اجازت دے دی۔ اس کے ساتھ شیخ [illegible] اور امراء کو بھیجا وہ بڑی شان و شوکت سے بغداد پہنچی۔ لوگ اس کو دیکھنے کے لئے نکلے جب وہ دارالخلافہ میں داخل ہوئی خلیفہ اور اس کے گھر والے اس بات سے بہت خوش ہوئے۔ خلیفہ نے الپ ارسلان کے لئے منبر پر خطبوں میں دعا کے لئے حکم دیا اور اس طرح کہا گیا کہ اے اللہ سلطان معظم عضد الدولہ تاج الملۃ الپ ارسلان ابو شجاع محمد بن داؤد کی اصلاح فرما۔ پھر خلیفہ نے بادشاہ کی طرف شریف نقیب طراد اور ابو محمد التمیمی اور موفق خادم کے ہمراہ اس کے لئے خلعت اور عہد نامہ بھیجا۔ اور سلطان الپ ارسلان کی حکومت عراق پر قائم ہوئی۔

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ ماہ ربیع الاول میں بغداد کے علاوہ یہ بات پھیل گئی کہ کردوں کی ایک قوم شکار کے لئے نکلی ہے۔ انہوں نے جنگل میں ایک سیاہ خیمہ دیکھا اس خیمے سے شدید چیخوں اور بہت شور کی آواز سنائی دے رہی تھی اور کہنے والا یہ کہہ رہا تھا کہ جنوں کا بادشاہ سیدوک مر چکا ہے اور کون سا شہر ایسا ہے جس میں اس پر چیخ و پکار نہ ہوئی ہو اور اس کی وجہ سے ماتم کی مجلسیں نہ لگیں۔

وہ اپنی بات پر مسلسل قائم رہے یہاں تک کہ انہوں نے اپنے آپ کو اپنے بادشاہوں کے نزدیک بھی مبغوض بنا لیا لوگوں نے ان کو شہر سے نکال دیا۔ یہاں تک کہ ان کی وفات ان کے ایک گاؤں میں اسی سال ہوئی وفات کے وقت ان کی عمر تقریباً ۷۰ سال سے زائد ہو چکی تھی۔ یہ بھی عجیب بات ہے کہ آپ فروعی مسائل میں ظاہری مذہب سے تعلق رکھتے ہیں اور قیاس جلی وغیرہ سے کوئی بات نہیں فرماتے تھے یہ وہ بات تھی جس نے آپ کو علماء کی نظر میں گرا دیا تھا۔ ان کے نظر اور تصرف میں بھی بہت سی غلطیاں پائی جاتی تھیں۔ اس کے باوجود بھی وہ لوگوں سے باب الاصول اور آیات الصفات اور احادیث الصفات میں سخت تاویلات کیا کرتے تھے اس لئے کہ وہ پہلے آدمی تھے جنہوں نے علم منطق کو اچھی طرح حاصل کیا تھا یہ علم انہوں نے محمد بن حسن المذحجی الکتانی القرطبی سے حاصل کیا تھا اس بات کو ابن ماکولا اور ابن خلکان نے ذکر کیا ہے اسی وجہ سے ان کا قول باب الصفات میں بہت خراب تھا۔

عبدالواحد علی بن برہان[1] ...... ابوالقاسم نحوی یہ بہت برے اخلاق کے مالک تھے انہوں نے کبھی شلوار، کبھی ٹوپی نہیں پہنی، کسی کی بخشش و ہدیہ کو قبول کیا، ان کے بارے میں یہ بھی مشہور تھا کہ وہ بے ریش لڑکوں کو بڑے شوق سے چوم لیا کرتے تھے، ابن عقیل نے کہا ان کا تعلق مرجئہ معتزلہ کے مذہب سے تھا وہ دوزخ میں کفار کے ہمیشہ رہنے کی نفی کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہمیشہ کا عذاب ناپید ہوسکتا ہے جس کے لئے شفاعت کا جواز نہ ہو جبکہ گناہگار کے لئے اس بات کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت رحمت بیان کی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے قول ﴿خالدین فیہا ابدا﴾ اس کی تاویل ابدا بمعنی امدا کرتے تھے ابن جوزی کہتے ہیں کہ ابن برہان اصحاب احمد کی تعریف کرتے تھے اور مسلمانوں کے عقائد کے مخالف تھے اس لئے انہوں نے اجماع کی مخالفت کی ہے پھر اس نے ان کی گفتگو ذکر کی ہے اور دیگر امور بھی بیان کئے۔ واللہ اعلم۔

ابن جوزی کا فرماتے ہیں کہ ماہ محرم میں بغداد سے [illegible] کی طرف گئیں، وہ [illegible] ہیں، [illegible] سے عجائبات ہیں [illegible] پھلانگ رہیں، کچھ سردی کے وہ اسی طرح کی حرکتیں کرتے رہے اس کے علاوہ واسط، خوزستان اور دوسرے علاقوں میں بھی یہ پایا گیا۔ راوی فرماتے ہیں کہ یہ بات ایک عجیب ہے جس کی مثال نہیں ملتی۔

ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بروز جمعہ ۲ شعبان عبدالصمد کے ہمنشینوں میں سے کچھ لوگوں نے ابو علی بن ولید پر حملہ کر دیا جو کہ مذہب معتزلہ کا مدرس تھا، لوگوں نے اس کو گالیاں بھی دیں، لعنت بھی کی کیونکہ وہ لوگوں کو جامع مسجد میں نماز پڑھنے سے روکتا تھا اور یہ عجیب و غریب مذہب پڑھاتا تھا۔ اس کی توہین کی، اس کو گھسیٹا اور جامع منصور میں معتزلہ پر لعنت بھیجی گئی۔ ایک دفعہ وہ سعید بن ابی العلاء بیٹھ کر معتزلہ پر لعنت و ملامت کرنے لگے۔ شوال میں خبر آئی کہ سلطان نے ایک بڑے ملک سے جنگ شروع کی ہے جس میں چالیس ہزار ترک بیٹھے تھے اور اس نے ان کے بہت سے آدمیوں کو مار دیا اور تقریباً ۵۰ کو قید کر لیا۔

ذوالقعدہ کے مہینے میں بغداد اور اس کے علاوہ دوسرے عراق کے شہروں میں ایک شدید وبا پھوٹ پڑی اور [illegible] کی قیمتیں بڑھ گئیں [illegible] ہو گئیں [illegible] میں [illegible] ہو گئی۔ ہوا خراب ہو گئی۔ اس مہینے میں ابوالقاسم عمر بن محمد بن عبداللہ [illegible] کو [illegible] کی [illegible] اور نظام الملک کی خلعت دی گئی اور اسے ظاہر [illegible] لقب دیا گیا۔ [illegible] میں اس کا حکم [illegible] گیا اور اس سال اہل عراق نے حج کیا۔

اس سال وفات پانے والے افراد

ابن حزم ظاہری ...... وہ امام حافظ علامہ ابو محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم بن غالب بن صالح بن خلف بن معدان بن سفیان بن یزید ہیں۔ مولیٰ یزید بن ابی سفیان صخر بن حرب اموی ہیں۔ آپ کے نانا اعلیٰ [illegible] کے رہنے والے تھے وہ مسلمان ہو گئے [illegible] وہ مغربی ممالک میں داخل ہونے والوں میں سے پہلا آدمی تھا۔ ان کا اپنا شہر قرطبہ تھا، ابن حزم اسی قرطبہ میں رمضان کے آخر میں پیدا ہوئے ۳۸۴ھ حفظ قرآن شریف پڑھا، علوم نافعہ شرعیہ میں مشغول رہے، ان سب میں مہارت پیدا کی اور اپنے ہم عصروں سے آگے بڑھ گئے اور مشہور کتب تصنیف کیں، یہ بات مشہور ہے کہ انہوں نے ۴۰۰ کتابیں لکھیں جس میں تقریباً اسی ہزار ورق لگے۔ عربی ادب [illegible] وہ بہت فصیح تھے ان کی علم

---

[1] الإكمال [illegible]، [illegible]، بغية الملتمس [illegible]، [illegible]، [illegible]
[illegible] ابن [illegible]، الجواهر المضية [illegible]، [illegible]، دول الإسلام [illegible]، شذرات
الذهب [illegible]، طبقات ابن قاضي شهبة [illegible]، الطبقات السنية رقم [illegible]، طبقات الفقهاء [illegible] زاده [illegible]
العبر [illegible]، فوات الوفيات [illegible]، الفوائد البهية [illegible]، [illegible]، كتائب أعلام الأخيار رقم
[illegible]، كشف الظنون [illegible]، الكامل لابن الأثير [illegible]، لسان الميزان [illegible]، ميزان الاعتدال [illegible]، مرآة الجنان [illegible]
المختصر في أخبار البشر [illegible]، المنتظم [illegible]، النجوم الزاهرة [illegible]، نزهة الألباب [illegible]، هدية العارفين [illegible]

طب اور منطق میں کتابیں لکھی ہیں۔ وہ وزارت، ریاست، وجاہت، مال و دولت اور کثرت ثروت والے گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ شیخ ابو عمر بن عبداللہ النمری کے ہم عصر تھے اور شیخ ابو الولید سلیمان بن خلف الباجی سے دشمنی رکھتے تھے ان دونوں کے درمیان مناظرات بھی ہوئے جن کا ذکر بہت طویل ہے۔ ابن حزم اپنی زبان اور قلم سے علماء پر بہت عیب لگایا کرتے تھے۔ اس بات نے ان کے اہل زمانہ کے دل میں حسد پیدا کر دیا تھا۔

۴۵۷ھ کے واقعات و حادثات

اس سال عراقیوں کی ایک جماعت محافظوں کے ساتھ حج کے لئے روانہ ہوئی لیکن ان کے لئے جانا ممکن نہ ہو سکا۔ وہ کوفہ کی طرف مڑ گئے اور واپس آ گئے۔ اس سال ماہ ذوالحجہ میں مدرسہ نظامیہ کا تعمیراتی کام شروع ہوا۔ اس کی وجہ سے بہت سے گھر جو دریائے دجلہ کے کنارے کے ساتھ تھے گرا دیئے گئے اور بصرہ کا دروازہ بھی توڑ دیا گیا۔ اس سال تمیم بن معز بن بادیس، اولاد حماد اور عربوں نے بجایہ کے حمایتیوں اور زناتہ کے درمیان خوب جنگیں ہوئیں۔ تعجب ہے جو حافظ نے بغداد سے لوگوں کو حج کروایا۔ اسی سال عمید الملک کندری قتل کیا گیا۔ اس کا پورا نام منصور بن محمد ابو النصر الکندری ہے۔ یہ بادشاہ طغرل بیگ کا وزیر تھا۔ ایک مدت تک عمل دخل میں رہا۔ جب وہ قتل ہوئے تو ان کی انگلی اٹھا کر ان کے گاؤں کندر لے جایا گیا اور وہاں ان کے باپ کے ہاں دفن کی گئی۔ جو طریثیث کے مضافات میں ہے۔ یہ گاؤں کندر ہے جو کہ نیشاپور سے قریب ہے سلطان نے اس کی آمدنی و مال پر قبضہ کر لیا۔ وہ ذہین، فصیح اور شاعر تھا۔ اسے بہت سے فضائل حاصل تھے۔ بہت زیادہ حاضر جواب تھا۔ جب بادشاہ طغرل بیگ نے اسے خلیفہ کے پاس ان کی بیٹی کا رشتہ طے کرنے کے لئے بھیجا تھا اور خلیفہ نے اس سے انکار کر دیا تھا تو اس نے بطور مثال شاعر کے اشعار سنائے "کوئی بھی انسان اپنی بد بختی کو ٹال نہیں سکتا۔ ہوائیں اس رخ پر چلتی ہیں جو کشتیوں کے خلاف ہوتا ہے۔" خلیفہ یہ سن کر چپ ہو گیا اور سر جھکا کر پیچھے ہٹ گیا۔ جب قتل کیا گیا تو اس کی عمر چالیس سال سے کچھ زیادہ تھی اس کے کچھ اشعار یہ ہیں "اگر لوگ میرے معاملے سے غافل ہیں تو موت نے لوگوں پر دنیا کو تنگ کر دیا ہے میں وہ شخص ہوں کہ گزر گیا اور کچھ باقی نہیں رہا کوئی ایسا نہیں ہے جو ملامتوں کے پیالے کا گھونٹ نہ پیتا ہو۔"

بادشاہ طغرل بیگ نے اسے خوارزم شاہ کی بیوی کے پاس نکاح کا پیغام دے کر بھیجا تو اس نے اس سے خود ہی نکاح کر لیا تو بادشاہ نے ناراض ہو کر اس کو خصی کر دیا۔ اس کو اس کے عہدے پر قائم رہنے دیا اور اس کے آلہ تناسل کو خوارزم میں دفن کیا گیا۔ اس کا خون مرو الروذ میں بہا جب اس کو مرو الروذ میں قتل کیا گیا اس کے جسم کو اس کے گاؤں میں دفن کیا۔ اس کے سر کو نیشاپور لایا گیا اور وہاں دفن کیا گیا۔ اس کے سر سے جدا ہونے والی کھوپڑی کو اٹھا کر کرمان لایا گیا۔ اور میں کو اس بات پر تعجب ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک مقررہ دن تمام مخلوق کو جمع کرے گا جو جہاں کہیں بھی ہوں اور جس حیثیت میں ہوں اور جس صفت پر ہوں۔

۴۵۸ھ کے حادثات و واقعات

یوم عاشورہ میں کرخ والوں نے اپنی دکانیں بند کیں اور انہیں حضرت حسین پر نوحہ کرنے کے لئے جمع ہو گئے جیسا کہ ان کے ہاں کے لوگوں میں بدعت پہلے سے چلی آ رہی تھی جب عام لوگوں کو یہ بات معلوم ہوئی تو انہوں نے اس کو ناپسند کیا اور خلیفہ قائم سے اس کے خلاف درخواست کی تو خلیفہ نے بھی اسے ناپسند کیا اور لوگوں سے اس بات پر معذرت کی کہ اسے اس کا علم نہیں تھا۔ جب اسے اس کا علم ہو گیا تو اس نے اس کا خاتمہ کر دیا۔ اہل کرخ دیوان میں آئے اور اس بات کی معذرت کرنے لگے اور یہ طے پایا کہ جو شخص صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو گالیاں دے گا یا بدعات کی تشہیر کرے گا اس کا خون رائیگاں قرار دیا جائے گا۔

ابن جوزی نے کہا کہ ماہ ربیع الاول میں باب الازج میں ایک بچی پیدا ہوئی جس کے دو سر اور دو چہرے علاوہ گردن کے اور پورے بدن پر چار ہاتھ تھے۔ اس کے بعد وہ مر گئی۔ جمادی الاولیٰ یا الاخریٰ میں خراسان میں زلزلہ آیا جو کئی دن تک رہا جس سے پہاڑ پھٹ گئے لوگوں کی ایک جماعت ہلاک ہو گئی

ہلاک ہو گئی، بستیاں تباہ و برباد ہو گئیں۔ لوگ صحراؤں کی طرف چلے گئے اور وہاں رہائش پذیر ہو گئے اور پانی میں آگ لگ گئی۔ ایک سو آدمی زندہ ہو کر جل گئے، لوگوں کا بہت زیادہ نقصان ہوا اور لوگوں نے آپس میں ایک دوسرے کو قتل کیا۔ راوی کہتے ہیں کہ ماہ شعبان میں دمشق میں قتال شروع ہو گیا جامع کے قریب والے مکانات کو آگ لگ گئی اور جامع دمشق بھی جل گیا اسی طرح ابن جوزی فرماتے ہیں اور مشہور بات یہ ہے۔ جامع دمشق میں آگ ۱۵ شعبان ۴۶۱ھ کو تین سو بعد لگی جو بات یہاں مشہور ہے وہ یہ کہ فاطمی غلاموں کے عباسی غلاموں کے ساتھ جھگڑا ہوا اور دارالامارۃ الخضراء میں آگ پھینک دی گئی جس سے وہ جل گیا اور آگ بڑھتی گئی یہاں تک کہ جامع تک جا پہنچی اور اس کی چھتیں گر گئیں، خوبصورتی فنا ہو گئی، سنگ مرمر ختم ہو گئے اور ایک ویران جگہ بن گئی اور وہ دیواریں مضبوطی سے کھڑی رہ گئیں جن کی عمارت عباسیوں کی تھی اور فرش جھڑنے کے بعد تک ایک امیر بن گیا آگ لگنے کی اس کے مناسب ہونے کی وجہ سے صرف کچھ اور سے بچے۔ لوگوں کی رونق ختم ہو گئی ہے حالانکہ یہ جگہ جب سے اس کی سعد بن سلیمان رضی اللہ عنہ نے بنیاد رکھی تھی یہ دنیا کے عجائبات میں سے تھی۔ اس زمانے میں روئے زمین پر جامع اموی سے زیادہ کوئی چیز حسین اور خوبصورت منظر والی نہیں تھی، یہاں تک کہ اس کو جلا دیا گیا جس سے وہ طویل مدت تک خراب پڑی رہی۔ پھر بادشاہوں نے اس کی نئے سرے سے تعمیر شروع کرائی یہاں تک کہ بادشاہ عادل ابوبکر بن ایوب کے زمانے میں اس پر فرش لگا دیا گیا اور ہمارے اس موجودہ زمانے تک اس کے نشانات کی خوبصورتی میں اضافہ ہوتا رہا۔ ایک وقت ایسا آیا کہ اس کی ہر چیز پہلی کی طرح ہو گئی۔ اس کے بعد اس میں امیر سیف الدین تنکز بن عبداللہ الناصری کے زمانے ۷۳۰ھ تک اس کی خوبصورتی کا کام ہوتا رہا۔ کسی طرح اس سے پہلے بھی ہوا تھا اور اس کے بعد بھی تھوڑے عرصے تک کام ہوتا رہا۔

اس سال بغداد میں قیمتیں بہت زیادہ چڑھ گئیں جبکہ حلب میں بہت کم ہو گئیں۔ اسی سال بادشاہ الپ ارسلان نے اپنے بعد اپنے بیٹے ملک شاہ کی بادشاہی پر بیعت کروائی۔ وہ لوگوں کے آگے آگے چلا اور امراء اس کے آگے آگے چلے، وزیر کو اس کا نگہبان بنایا۔ اس سال نور الہدیٰ ابوطالب الحسین بن نظام الحضرتین الزینبی نے لوگوں کو حج کرایا اور خود بھی مکہ کے پڑوس میں رہا۔

اس سال وفات پانے والے افراد

حافظ کبیر ابوبکر بیہقی …… احمد بن حسین بن علی بن عبداللہ بن موسیٰ ابوبکر البیہقی۔ ان کی تصانیف لوگوں کے درمیان سارے شہروں میں مشہور تھیں۔ یہ ۳۸۴ھ میں پیدا ہوئے۔ یہ اپنے زمانہ میں اکیلے، حفظ، فقہ اور تصنیف میں بے مثال تھے۔ فقیہ محدث اور اصولی بھی تھے۔ حاکم ابو عبداللہ نیشاپوری سے علم حاصل کیا۔ ان کے علاوہ دوسروں سے بھی بہت کچھ حاصل کیا۔ بہت سی تصانیف کیں جن کی نظیر پہلے کسی نے نہیں کی تھیں اور نہ کوئی ان کے مرتبہ تک پہنچا۔ ان میں سے ایک کتاب السنن الکبیر ہے، دوسری نصوص الشافعی ہیں جس میں ہیں۔ اس کے علاوہ السنن الصغیر، الآثار، المدخل، الآداب، شعب الایمان، خلافیات، دلائل النبوۃ، البعث والنشور وغیرہ چھوٹی بڑی مفید کتابیں ہیں جن کا مقابلہ نہ کیا جا سکتا۔ عبادت میں ان کے قریب پہنچا جا سکتا ہے حضرت سچے آدمی تھے دنیا کم رکھتے تھے، عبادت اور ورع میں کثرت کرنے والے تھے۔ نیشاپور میں وفات ہوئے اسی سال جمادی الاولیٰ میں ان کا تابوت بیہق منتقل کر دیا گیا۔

حسن بن غالب …… ابن علی بن غالب بن منصور بن صعلوک ابوعلی التمیمی، ابن مبارک المقری کے نام سے مشہور ہیں۔ انہوں نے ابن سمعون کی صحبت اختیار کی اور قرآن پاک کو حروف پر پڑھا جس کی وجہ سے ان پر ملامت کی گئی۔ احادیث میں جھوٹ کا تجربہ بھی ہوا، بہت سی روایات میں جھوٹ کی تہمت بھی لگی، ابوبکر الطبری بھی آپ پر نکیر کرنے والوں میں شامل تھے۔ انہوں نے ان کے متعلق حروف مکروہ پڑھنے کی دستاویز لکھی۔ ابو محمد سمرقندی نے بتایا کہ یہ کذاب تھے۔ ان کا ۸۰ سال کی عمر میں انتقال ہوا اور ابو المحرمی کے پاس دفن کئے گئے۔ ابن خلکان نے کہا کہ انہوں نے علم فقہ ابو الفتح نصر بن محمد العمری المروزی سے حاصل کیا۔ پھر ان پر حدیث کے شوق کا غلبہ ہو گیا تو اسی سے مشہور ہو گئے اور علم حدیث کی طلب میں سفر بھی کیا۔

قاضی ابو یعلیٰ بن فراء حنبلی[1] محمد بن حسین بن محمد بن خلف ابن احمد الفراء القاضی ابو یعلیٰ حنبلی مذہب کے شیخ تھے اور عراق میں ان کے مذہب کی بنیاد تھے یہ ۳۸۰ھ محرم میں پیدا ہوئے انہوں نے بہت سی حدیثیں سنیں اور بہت سی روایت کرتے ہیں۔ ابن جوزی فرماتے ہیں کہ آپ بڑے قاضی اور عالم تھے انہوں نے ابن مقاتل اور ابن دامغانی کے پاس شہادت دی تو دونوں نے قبول کیا۔ انہوں نے منصب قضاۃ کے بارے میں غور و فکر کرنے کا عہد کیا تھا میں امام تھے امام حنبل کے مسلک کے مطابق ان کی بہت اچھی تصنیفیں ہیں۔ [illegible] کام کی حالت تک کرتے رہے آپ تک پہنچ کر چاروں مسلک (حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی) مکمل ہو جاتے ہیں ان کی تصانیف اور شاگرد پھیل گئے۔ امامت [illegible] [illegible] تھے اس سال رمضان میں ۸۰ سال کی عمر میں ان کا انتقال ہوا۔ آپ کے جنازہ میں قضاۃ اعیان کی بہت کثرت تھی۔ ان کے جنازہ کا دن بہت گرم دن تھا۔ آپ کے جنازہ کے ساتھ جانے والوں میں سے بعض نے سخت گرمی کی وجہ سے جنازہ کا ساتھ چھوڑ دیا۔ انہوں نے اپنے تین بیٹے سوگوار چھوڑے جن کے نام یہ ہیں۔ عبداللہ، ابوالقاسم، ابوالحسین، ابو حازم۔ بعض لوگوں نے انہیں خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا تو انہوں نے کہا کہ میرے اوپر رحم کیا، میری مغفرت کی، میرا اکرام کیا اور میرے درجات کو بلند کیا اور اپنی انگلیوں سے گننے لگے، پھر پوچھا عمل کی وجہ سے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں بلکہ صدق کی وجہ سے۔

ابن سیدہ[2] لغت میں محکم کے مؤلف ہیں۔ ابوالحسن علی بن اسماعیل اندلسی فن لغت میں امام اور حافظ تھے لیکن نابینا تھے۔ عربی اور لغت کا علم انہوں نے والد صاحب سے حاصل کیا تو ان کے والد صاحب بھی نابینا تھے۔ ابو العلاء صاعد بغدادی سے [illegible] رکھا۔ ان کی کتاب محکم کی جلدوں میں ہے ان کی ایک شرح حماسہ کی ہے جو کئی جلدوں پر مشتمل ہے اس کے علاوہ بھی ان کی کتابیں ہیں۔ انہوں نے [illegible] کتاب الغریب شیخ ابو عمر طلمنکی کے سامنے حفظ سنایا۔ لوگ اس بات پر بہت حیران ہوئے۔ جب یہ پڑھتے تھے شیخ کتاب سے دیکھتے جاتا تھا۔ بعض لوگوں نے ان کی قرأت کو ان سے زبانی سنا۔ [illegible] ربیع الاول میں ۶۰ سال کی عمر میں وفات پائی جبکہ بعض لوگوں کے نزدیک ان کی وفات ۴۴۸ھ میں ہوئی ہے لیکن پہلا قول صحیح ہے۔ واللہ اعلم۔

سن ۴۵۹ھ کے واقعات و حادثات

اس سال ابو سعد المستوفی جو کہ شرف الملک کے لقب سے مشہور ہیں انہوں نے بغداد میں امام اعظم ابو حنیفہ صاحب کا مزار تعمیر کیا اور اس پر ایک

---

[1] الأنساب [illegible] تاريخ بغداد [illegible] تتمة المختصر [illegible] دول الإسلام [illegible] شذرات الذهب [illegible] طبقات الحنابلة [illegible] العبر [illegible] مختصر طبقات الحنابلة للنابلسي [illegible] المختصر في أخبار البشر [illegible] [illegible] [illegible]

[2] [illegible] [illegible] تتمة المختصر [illegible] [illegible] دول الإسلام [illegible] شذرات الذهب [illegible] [illegible] كشف الظنون [illegible] [illegible] [illegible] معجم الأدباء [illegible] [illegible] [illegible]

گنبد بنایا گیا اس کے مقابل ایک مدرسہ تعمیر کروایا۔ ابو جعفر بن البیاضی جب امام صاحب کے مزار کی زیارت کرنے گئے تو انہوں نے یہ اشعار پڑھے ''کیا تو نے نہیں دیکھا کہ علم ضائع ہو چکا ہے لیکن اس کو جمع کیا اس غائب آدمی نے جو اب قبر میں سو رہا ہے اسی طرح یہ زمین بھی کسی وقت مردہ تھی اسے عمید ابو سعد کی سخاوت نے زندہ کیا ہے۔'' اس سال خوب گرم ہوا چلی جس سے بہت سے لوگ مر گئے۔ یہ خبر بھی بغداد سے آئی کہ وہاں لوگوں اور ترکی کے بہت سے لوگ صحت خراب ہو گئے اس سال میں مشہور معروف عالم کرخی کی قبر جل گئی اس کا سبب یہ ہوا کہ گھر والے اپنے مریض کے لئے جو پانی تیار کر رہا تھا اسی دوران آگ بڑھ کر لکڑیوں کو جا لگی اس کی وجہ سے مزار جل گیا۔ اس سال ملک طب حزن اور خراسان کے علاقوں میں مہنگائی اور ہلاکت شروع ہو گئی جو پانیوں کے اندر بھی ہلاکتیں نکل گئیں ان کے سر اور آنکھیں پھول جاتیں تو نوبت یہاں تک پہنچی کہ لوگ جنگلی گدھوں کو اپنے ہاتھوں سے پکڑ لیا کرتے تھے جبکہ وہ اس کے کھانے کو ناپسند کرتے تھے۔ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے منتظم میں لکھا ہے کہ دس ذی قعدہ کو عمید ابو سعد نے لوگوں کو جمع کیا تاکہ وہ بغداد میں نظامیہ کے درس میں حاضر ہو جائیں۔ اس کی تدریس کے لئے ابو اسحاق شیرازی کو مقرر کیا جب لوگ اچھی طرح جمع ہو گئے تو ابو اسحاق پڑھانے کے لئے آ گئے ان میں ایک فقیہ نوجوان شیخ سے ملا اس نے کہا کہ اے میرے سردار آپ ایک غصب کی ہوئی جگہ پر پڑھانے جا رہے ہیں جب شیخ نے یہ بات سنی تو جانے کے ارادہ کو ترک کر دیا اور گھر واپس چلے گئے۔ اس کے بعد شیخ ابو نصر صباغ کو پڑھانے کے لئے مقرر کیا گیا۔ جب نظام الملک کو یہ اطلاع ملی تو وہ عمید پر ناراض ہوا اور شیخ ابو اسحاق کے پاس پیغام بھیجا۔ پھر اسے اس سال ذوالحجہ میں دوبارہ نظامیہ کی تدریس پر مقرر کر دیا گیا۔ لیکن شیخ یہاں پر فرض نماز نہیں پڑھا کرتے تھے بلکہ کسی دوسری مسجد میں جا کر نماز پڑھتے تھے اس کی وجہ یہی تھی کہ انہیں پتہ تھا کہ جگہ غصب ہے۔ جبکہ ابن صباغ نے صرف بیس دن تدریس کی پھر ابو اسحاق دوبارہ لوٹ آئے تھے اس سال ماہ ذی قعدہ میں مکی امیر المومنین اور امام کے نام کا خطبہ جاری کیا گیا اس میں خلیفۃ المومنین قائم بامر اللہ عباسی کا خطبہ دیا گیا۔ اس سال ابو الغنائم نقیب نے لوگوں کو حج کرایا۔

اس سال وفات پانے والے افراد

محمد بن اسماعیل بن محمد ابو علی طرسوسی ان کو عراقی کہا جاتا ہے اس لئے کہ آپ کا عمر یہاں گزرا اور آپ کا قیام بھی زیادہ تر یہاں طویل مدت تک رہا اور اس عرصہ میں انہوں نے ابو حامد اسفرائنی سے علم حاصل کیا علم فقہ ابو طیب طبری سے حاصل کیا اس کے بعد شیخ ابو حامد اسفرائنی سے حاصل کیا۔ بعد میں یہ شہر طرطوس کے قاضی بھی بنائے گئے۔ یہ اہل مذہب کے فقہاء و فضلاء میں سے تھے۔

سن ۴۶۰ھ کے واقعات و حادثات

ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ماہ جمادی الاولیٰ میں فلسطین میں زلزلہ آیا تھا اس زلزلے نے شہر رملہ کو مکمل طور پر تباہ کر دیا جس نے رسول اللہ ﷺ کی مسجد کے کنگرے گرا دیے۔ یہ وادی تیماء اور علاقہ تک پہنچ گیا زمین میں سے بہت سے خزانے نکل آئے یہ پھٹ گئی اس زلزلے کے جھٹکے اور کوفہ تک محسوس کیے گئے بعض تاجروں کا خط آیا جس میں زلزلے کا ذکر تھا اس میں انہوں نے لکھا کہ رملہ سارا شہر زمین میں دھنس گیا ہے یہاں تک کہ اس زلزلے سے تھوڑے سے گھر محفوظ رہے اس کے ساتھ ساتھ پچیس ہزار باشندے بھی ہلاک ہو گئے ہیں اور سمندر پھٹ گیا لیکن پھر دوبارہ لوٹ آیا ہے۔ سمندر ایک دن کی مسافت کے مطابق پیچھے چلا گیا اور زمین میں دھنس گیا۔ پانی کی جواہر وغیرہ زمین سے نکل آئے لوگ اس جگہ جا کر وہ جواہر وغیرہ اٹھانے گئے سمندر پلٹ آیا جس نے بہت سے لوگوں کو ہلاک کر دیا اور جمادی الاخریٰ ۱۵ تاریخ کو اس قاری ابو الفتح کو پڑھا گیا جس میں اہل سنت کا مذہب ہے۔ اس میں اہل بدعت پر تنبیہ کی گئی ہے۔ ابو مسلم لیثی البخاری المحدث نے حاضرین کو ابن خزیمہ کی کتاب التوحید پڑھ کر سنائی۔ وزیر ابن

بھیجا تقیہ کی جماعت و باطل کلام والوں کے سامنے ان کا ذکر ہوا تو انہوں نے موافقت کا اعتراف کیا۔ پھر اعتقاد قادری شریف ابوجعفر بن المقتدی باللہ کے گھر میں جسے باب بصرہ میں پڑھ کر سنائے گئے اس لئے اس نے یہاں کے مصنف خلیفہ القادر باللہ سے سنا تھا۔

اس سال خلیفہ نے اپنے وزیر ابونصر محمد بن محمد بن جہیر کو معزول کر دیا۔ جس کا لقب فخر الدولہ تھا۔ خلیفہ نے اسے بہت سی باتوں پر عتاب کا پیغام بھیجا تو اس نے خلیفہ کے بارے میں اس سے معذرت کی وزارت کی واحتمال سے جو شیخ نے لکھا تو اسے یہ جواب دیا گیا کہ جہاں جانا چاہتے ہو چلے جاؤ اس نے ابن مزید کو منتخب کیا اس کے ساتھیوں نے اپنی جاگیر اور زمین بیچ دیں اپنی عورتوں کو طلاق دے دی اپنے گھروں سے عائل و اولاد کو لے کر کشتی میں سفر کرنے کے لئے روانہ ہوئے تاکہ وہاں سے چلے جائیں۔ لوگ اس کے جانے کی وجہ سے رو رہے تھے۔ جب وہ دارالخلافہ سے گزرا تو اس نے گلی کی زمین کو بوسہ دیا جبکہ خلیفہ کھڑکی سے یہ منظر دیکھ رہا تھا جبکہ وزیر کہہ رہا تھا کہ امیر المومنین میرے بڑھاپے، میری لکھ سے اور میری اولاد پر رحم فرمائیے۔ پھر وہ سلطان ابن مزید کی سفارش سے اگلے سال دوبارہ وزارت دے دی گئی۔ شعراء نے اس کی تعریف کی لوگ اس کے وزارت کے عہدے پر آنے سے بہت خوش تھے گویا کہ وہ ایک جشن کا دن تھا۔

متوفین

عبدالملک بن محمد بن یوسف بن منصور [1]...... جن کا لقب شیخ اجل ہے یہ بہت معروف و نیکی کا حکم کرنے والے کاموں میں جلدی کرنے اہل سنت پر احسان کرنے کے ساتھ ساتھ اہل بدعت پر سختی و ملامت کرنے پوشیدہ حال لوگوں کو تلاش کر کے ان کے ساتھ نیکی اور صدقہ کرنے والے تھے یہاں تک پوشیدہ ہو گئے تھے کہ زمانہ بھر میں مشہور تھے آپ کے عجیب واقعات میں ایک یہ بات ہے کہ آپ ہر انسان کو ہر روز دس دینار دیا کرتے تھے ابن رضوان انہیں آپ کے ساتھ بیٹھ کر کھاتے تھے۔ جب شیخ فوت ہو گئے تو ایک آدمی ابن رضوان کے پاس آیا اس نے رضوان سے کہا کہ جو مجھے شیخ دیا کرتے تھے وہ اب تم دو رضوان نے اس سے کہا کہ شیخ تو انتقال کر چکے ہیں اب میں تمہیں کچھ نہیں دوں گا تو وہ آدمی شیخ اجل کی قبر پر آیا قرآن شریف کی کچھ آیات پڑھیں شیخ کے لئے دعا اور رحم کی درخواست کی پھر واپس جانے کے لئے مڑا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک کاغذ ہے جس میں دس درہم پڑے ہوئے ہیں اس نے ان کو اٹھایا اور رضوان کے پاس لے جا کر سارا قصہ جو پیش آیا تھا سنایا رضوان نے کہا کہ یہ مجھ سے اس دن شیخ کی قبر کے پاس گر گئے تھے۔ تم ان کو اب لے لو ہر ماہ تجھ کو مجھ سے دس درہم لیا کرو۔

اس سال ماہ محرم ۶۵ برس کی عمر میں انہوں نے وفات پائی۔ آپ کی وفات کا دن بھی بڑا عظیم دن تھا اتنی مخلوق جنازہ میں شریک تھی کہ ان کی تعداد اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جان سکتا رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعہ۔

ابوجعفر محمد بن الحسن الطوسی...... شیعہ مسلک کے فقیہ تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مزار میں یہ دفن کئے گئے جب ۴۴۸ھ میں آپ کا گھر و کتابوں کو کرخ میں جلا دیا گیا تو اس وقت سے لے کر اس سال کے محرم تک وہاں رہا اور پھر وہاں ہی دفن ہوئے۔

سن ۴۶۱ھ کے واقعات و حادثات

اس سال ۱۵ شعبان کی شب جامع دمشق میں آگ بھڑک اٹھی جبکہ یہ جماعت فاطمی اور عباسی لڑ رہے تھے تو دار الملک خضراء میں جو مسجد اقصیٰ کی جہت سے جامع سے ملا ہوا تھا آگ بھڑک اٹھی جس سے وہ جل گیا۔ پھر آگ جامع تک پھیل گئی جس کی وجہ سے اس کی چھتیں گر گئیں اس

---

(۱) تاریخ بغداد ۱۰ / ۴۳۳، المنتظم ۸ / ۲۴۱، الکامل ۱۰ / ۵۸، المختصر ۲ / ۱۸۴، المنتظم ۸ / ۲۴۹، النجوم الزاہرہ ۵ / ۸۲

نے سنہری تختے بکھر گئے اس کے نشانات مٹ گئے آخر آگیا اور رنگ دار پتھر جو کہ اس میں اور دیواروں پر تھے ٹوٹ کر گر گئے اور دوسرے پتھروں سے تبدیل ہو گئے۔

اس کی چھتیں ساری کی ساری سنہری تھیں۔ اس کی دیواریں بھی سنہری رنگ اور تصویروں والی تھیں جن میں دنیا کے سارے ملک تھے۔ جب انسان ارادہ کرتا کسی صوبے یا شہر کی طرف نکلنے کا تو وہ اسے جامع میں اس کی ہیئت کی تصویر میں پا لیتا اور اس تک سفر نہ کرتا اور اس کے ڈھونڈنے میں مشقت نہ اٹھاتا کیونکہ وہ اسے مسجد کے اندر دیکھ لیتا۔ مکہ محراب کے اوپر ہے جبکہ دوسرے شہر [illegible] ہیں۔ ہر صوبہ اپنے [illegible] کے لحاظ سے مناسب جگہ پر ہے۔ اس میں ہر پھلدار اور غیر پھلدار درخت کی تصویر موجود ہے اس میں ان کے شہر اور وطن شامل تھے۔ اس کے صحن کی طرف کھلنے والے دروازوں پر پردے لٹکے ہوئے تھے۔ دیواروں کی بنیادوں سے ان کے ٹخنوں تک پردے تھے باقی دیواریں رنگین پتھروں سے بنائی گئی تھیں جبکہ اس کی زمین ساری کی ساری رنگین پتھروں کی تھی۔ اس میں عام فرش نہ تھا گویا کہ وہ ایسی تھی کہ اس سے بہتر کوئی عمارت دنیا میں نہیں بنائی گئی اور بادشاہوں نے محلات وغیرہ بھی اس طرح نہیں بنائے گئے تھے۔

لیکن جب اس میں آگ لگی تو اس کا حال بالکل تبدیل ہو کر متضاد ہو گیا سردی کے موسم میں اس کی زمین کیچڑ اور گرمیوں کے موسم میں اس کی زمین غبار آلود ہو جاتی ہے۔ اس میں گڑھے پڑ گئے اور اسی طرح ایک زمانہ تک پڑی رہی۔ یہاں تک کہ عادل بن ابو بکر بن ایوب کے زمانہ میں ہجرت کے چھ سو سال بعد اس کا فرش دوبارہ بنوایا گیا۔ جو سنگ مرمر گھٹیے اور لکڑیاں وغیرہ وہاں سے گری تھیں ان کو چن چن کر دیواروں پر جمع کر دیا گیا یہاں تک کہ کمال الدین الشہرزوری قاضی نور الدین محمود بن زنگی کے زمانے میں اس کام سے فارغ ہوا۔ جب اس نے قضا اور اوقاف کی ساری نگرانی کی تو اس کا ساری نگرانی کا کام بھی اس کے حوالے کیا۔ اس نے دار الحدیث وغیرہ کی بھی نگرانی کی۔ ہمارے اس زمانہ تک اس میں سابقہ سے بہت کم خوبصورتی کے نشانات موجود رہے۔ ہو سکتا ہے کہ شام کے زمانہ میں اس کی حالت بالکل ٹھیک ہو گی۔ جیسے بیان ہوا کہ ہم نے ۴۶۱ھ میں جو کچھ بیان کیا ہے ابن جوزی نے اس کی تاریخ بیان کی ہے ابن ساعی نے بھی اس سال میں [illegible] ہے۔ ہمارے شیخ نے تاریخ اسلام ذہبی اور ان کے علاوہ دوسرے لوگوں نے اسی طرح بیان کیا ہے واللہ اعلم۔

اس میں جنابلہ شیخ ابو الوفاء بن عقیل پر جو کہ ان کے بڑے تھے ناراض ہو گئے کیونکہ ابو علی بن ولید متکلم معتزلی کے پاس آتے جاتے تھے۔ ان لوگوں نے ان پر اس کی تہمت لگائی۔ لیکن وہ ان کے پاس اس لیے آتے جاتے تھے کہ ان سے علم کلام حاصل کریں۔ لیکن ان کو خوف تھا [illegible] معاملہ بہت الجھ گیا قریب تھا کہ معاملہ آپ کی موت پر ختم ہو جاتا۔ اس میں وہ حالت ختم ہو گئی جو ان کے اور ان کے درمیان [illegible] ایک جماعت نے اذیت اٹھائی ان کے درمیان ۴۶۵ ہجری تک چلتے رہے اس کے بعد انہوں نے [illegible] سے توبہ کی۔ [illegible] یہاں تک کہ وہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار میں داخل ہو گیا [illegible] بہت سا مال غنیمت حاصل کیا۔ [illegible] یہاں تک کہ [illegible] اس سال ابو الغنائم العلوی نے لوگوں کو حج کروایا۔

اس سال وفات پانے والے افراد

الفورانی صاحب الابانہ[1] ابو القاسم عبدالرحمن بن محمد بن احمد بن فوران الفورانی المروزی مسلک شافعی کے امام تھے۔ ابانہ آپ

[1] [illegible] طبقات ابن قاضی شہبۃ [illegible] طبقات النووی الورقة [illegible] طبقات السبکی [illegible] العبر [illegible] کشف الظنون [illegible] الکامل فی التاریخ [illegible] لسان المیزان [illegible] المختصر فی اخبار البشر [illegible] ہدیۃ العارفین [illegible] الاعلام [illegible]

کے مصنف ہیں جس میں ایسی نقول غریبہ اور اقوال موجود ہیں جو کسی اور کتاب میں نہیں پائی جاتیں۔ اصول فقہ میں بھی بڑے ماہر تھے آپ سے فقہ حاصل کی، امام الحرمین آپ کے پاس آتے اس وقت آپ بچے تھے تو آپ ان کی طرف متوجہ نہ ہوتے، امام الحرمین کو اس بات کی وجہ سے بہت دکھ ہوا تو وہ نہایہ میں ان کی بہت غلطیاں نکالتے تھے۔ ابن خلکان نے بیان فرمایا ہے کہ جب بھی آپ نے نہایہ میں یہ کہا کہ بعض مصنفوں نے یہ کہا ہے اس میں وہ غلطی پر ہیں۔ اسی طرح اس میں عیب گیری کی ہے۔ وہاں آپ کی مراد ابو القاسم الفورانی ہوتے ہیں۔ فورانی نے اس سال ماہ رمضان میں مرو شہر میں ۷۳ سال کی عمر میں وفات پائی۔ ان کے شاگرد ابو سعد عبد الرحمن بن محمد بن مامون المتولی بہت ماہر تھے۔ یہ ابو اسحاق کے بعد اور ابن صباغ سے پہلے بغداد میں بھی نظامیہ میں پڑھاتے رہے، ایک کتاب لکھی جس کا نام تتمۃ الابانۃ رکھا جس میں آپ باب حدود تک ہی پہنچ پائے تھے کہ کتاب کے پورا کرنے سے پہلے انتقال فرما گئے۔ ان کے بعد اسعد العجلی وغیرہ نے اس کو پورا کیا ہے جو متاخرین تک پہنچ چکے ہیں جس کے تذکرہ میں بہرحال انہوں نے اس کا نام تتمۃ التتمہ رکھا ہے۔

سن ۴۶۲ھ کے واقعات وحادثات

ابن جوزی نے بیان کیا ہے کہ اس سال کے حوادث میں سے ایک حادثہ یہ ہوا کہ ۱۱ جمادی الاولیٰ بمطابق ۱۸ مارچ بروز منگل تیسرے پہر کے وقت رملہ اور اس کے مضافات میں عظیم زلزلہ آیا جس سے اس کا اکثر حصہ تباہ ہو گیا، دیوار شہر بھی گر گئی، بیت المقدس اور نابلس تک یہ زلزلہ پھیل گیا چنانچہ ایلہ شہر زمین میں دھنس گیا، سمندر کا پانی ساحل سے ہٹ گیا یہاں تک کہ اس کی زمین نظر آنے لگی تو لوگ اس میں چلنے پھرنے لگے لیکن سمندر پھر دوبارہ پلٹ کر آیا اور متغیر ہو گیا۔ جامع مصر کے کونوں میں سے ایک کونہ گر گیا اس زلزلہ کے ساتھ ساتھ دو زلزلے اور بھی آئے۔ اس سال شاہ روم قسطنطنیہ سے عظیم لشکر لے کر شام گیا، وہاں اس نے منبج میں قیام کیا۔ ارض روم اور منبج کے درمیان جو بستیاں تھیں اس نے انہیں جلا دیا اور ان کے آدمیوں کو قتل کر دیا۔ ان کی عورتوں اور بچوں کو قیدی بنا لیا۔ حلب اور دوسرے مقامات میں لوگ اس سے بہت ڈرنے لگے۔ وہ منبج میں رہا، پھر اللہ تعالیٰ نے اسے ذلیل اور نامراد کر کے واپس بھیج دیا۔ یہ لشکر اس وجہ سے واپس لوٹا کہ ان کے پاس خوراک کم تھی اس لئے ان کی اکثر فوج بھوک سے ہلاک ہو گئی تھی۔ وللہ الحمد والمنۃ۔

اس سال امیر مکہ کے پاس غلہ وغیرہ کی تنگی ہو گئی اس وجہ سے اس نے کعبہ کے پردوں، پرنالے اور کعبۃ اللہ کے دروازے سے سونا اتارنا شروع کر دیا، پھر اس نے زمزم والا میزاب لے لیا۔ اس طرح حاکم مدینہ نے بھی مسجد نبوی کی قندیلوں کے ساتھ یہی معاملہ کیا اور اس سے مصر میں مہنگائی بہت زیادہ بڑھ گئی تو انہوں نے مردار، کتے بلیاں وغیرہ کھانے شروع کر دیئے۔ ایک کتا پانچ دینار میں بکتا تھا۔ ایک دفعہ جانور مر گئے تو صاحب مصر کے پاس سوائے تین گھوڑوں کے اور کچھ باقی نہ رہا جبکہ اس کے پاس اس قحط سے پہلے گھوڑے اور گدھے بہت بڑی تعداد میں تھے۔ ایک دن وزیر اپنے خچر سے اترا تو غلام بھوک کی شدت سے کمزور ہو جانے کی وجہ سے اس سے غافل ہو گیا، اتنے میں تین آدمی آئے انہوں نے خچر کو پکڑ کر ذبح کر کے کھا لیا لیکن وہ پکڑے گئے، انہیں سولی دی گئی، جب صبح ہوئی تو ان کی ہڈیاں کھلی پڑی تھیں، لوگوں نے ان کا گوشت اتار کر کھانا شروع کر دیا۔ ایک شخص کے بارے میں یہ بات پتہ چلی کہ وہ عورتوں اور بچوں کو قتل کر کے ان کے سر اور ہاتھ پاؤں دفن کر دیتا ہے جبکہ ان کے گوشت کو بیچ دیتا ہے تو اسے بھی قتل کر کے اس کا گوشت کھا لیا گیا۔ دیہاتی لوگ غلہ لاتے تھے لیکن اس کو شہر کے اطراف میں ہی فروخت کر دیتے تھے شہر میں داخل ہونے کی ہمت نہ کرتے تھے اس خوف سے کہ کہیں انہیں نوچ نہ لیا جائے۔ کوئی بھی شخص اپنی گھر کی میت کو دفن کرنے کی ہمت نہ کرتا تھا بلکہ رات میں خفیہ طور پر دفن کرتا تھا تاکہ اس کو لوگ نکال کر کھا نہ جائیں۔ حاکم مصر بھی محتاج ہو گیا یہاں تک کہ اس کو اپنی ذاتی قیمتی اشیاء بیچنی پڑیں جن میں گیارہ ہزار زرہیں، بیس ہزار ملمع والی تلواریں اور اسی ہزار جواہرات کے ٹکڑے، پچیس ہزار قیمتی ریشم کے کپڑے اور دوسرے کپڑے وغیرہ بہت سستے داموں فروخت کر دی گئیں۔ اسی طرح بہت سی املاک بھی فروخت ہو گئیں۔ ان چیزوں میں سے کچھ اشیاء خلیفہ القائم کی تھیں جو کہ بغداد میں فتنہ بساسیری کے وقت چھینی گئی تھیں۔ اس سال ملک الپ

ارسلان کی جانب سے خلیفہ کی طرف ہدیہ آیا اس میں خلیفہ کے بیٹے ولی عہد کا نام احمد تھا عمدہ تحریر لکھی قہستان کے علاقے لیکن دین بن ورد کا تھا جس پر حملہ کیا اور مصری کا نام ہٹا دیا گیا۔ اس سال صاحب مکہ کا قاصد امیر الپ ارسلان کے پاس آیا وہ اس وقت خراسان میں تھا اس نے خبر دی کہ مکہ میں قائم بامر اللہ اور سلطان کا خطبہ شروع کر دیا گیا ہے جبکہ مصری خطبہ کا سلسلہ منقطع کر دیا گیا ہے۔ ارسلان نے اس کو تیس ہزار دینار اور قیمتی خلعت دی اس کے علاوہ اس کو ہر سال دس ہزار دینار دینے کا اعلان کیا۔ اس سال عمید الدولہ ابن جہیر کا نکاح نظام الملک کی بیٹی سے رے میں ہوا۔ اس سال لوگوں نے ابو الغنائم کی قیادت میں حج کیا۔

اس سال وفات پانے والے افراد

الحسن بن علی ...... ابن محمد ابو الجوائز الواسطی۔ بغداد میں ایک طویل عرصہ تک رہے آپ شاعر ادیب اور خوش طبع آدمی تھے سن ۳۵۲ھ میں پیدا ہوئے۔ اس سال ان کا ایک سو دس سال کی عمر میں انتقال ہوا ان کے اچھے اشعار میں سے کچھ شعر یہ ہیں "آنکھ والوں پر میرا افسوس کرنا حالانکہ اس نے میرے ساتھ وعدے کی سچائی والی ذات کی قسم جس نے مجھے اس کے لئے وقف کر دیا کہ جب بھی میرے دل میں اس کا خیال آیا اس نے مجھے حیران کر دیا"۔

محمد بن احمد بن سہل ...... یہ ابن بشران النحوی یا الواسطی کے نام سے زیادہ مشہور ہیں ۳۸۰ھ میں ان کی پیدائش ہوئی۔ ادب کے بڑے اچھے عالم تھے مختلف علوم میں آپ سب کا مرجع تھے۔ ان کے بہت اچھے اشعار بھی تھے ان میں کچھ یہ ہیں "اے کلمات کو جمع کرنے والے ظہیر بن رک جا اس نے کیا جوان کا کل موت ہے یہ کلمات والوں کی جماعت بھی ایک جگہ جمع نہیں ہوتی مگر وہ جلدی دور ہو جاتے ہیں۔ البتہ زندگی تو ایک منتقل ہونے والے سایہ کی طرح ہے جس میں قرار نہیں۔ ان کو چھوڑ دے دنیا تجھے بھلانے والی ہے میں کوچ کر جاؤں گا اس لئے کہ ان کے ذکر کے سوا میری کوئی مراد نہیں میں نے کہا اے میری لذت ان کی جدائی سے دور ہو جاؤ گویا کہ میری زندگی کی صفائی ان کے بعد کدورت ہے اور اگر میرے دل کو ان سے قطع کی بیماری نہ ہوتی تو وہ اگر ان کو بھلا دے تو میں ان کو بھلا دیتا۔ اے کاش کہ ان کے ساتھ جدائی کے روز قربان کر دیئے جاتے زمین میں جنگل میں درندوں کو دیتا۔ اے دوری کی گھڑی آتی آنے والی قیامت ہے اے جدائی کی موت آتی ہجر کے وہاں آ گئی ہے۔ مزید کہتے ہیں کہ "میں نے ساری مخلوق میں سے کسی دوست کو آزمایا دوست تک پہنچنے کے لئے میری کوشش بے کار گئی۔ ہاں اگر کسی کو مجازاً دوست کہا جائے لیکن وہ "ود" کے معنی میں دوست نہیں ہوتا۔ پس میں نے عاشقین کی محبت کو تین طلاقیں دے دی ہیں اس لئے میں اپنی پوری کی پوری حفاظت کرنے کی وجہ سے طلاق یافتہ ہو گیا ہوں۔

سن ۴۶۳ھ کے واقعات و حادثات

...... اس سال روم کا بادشاہ ارمانوس فرنگی لشکروں کے ساتھ بڑے ساز و سامان اور تیاری کے ساتھ آیا اس کے ساتھ ۳۵۰۰۰ جرنیل بھی تھے ہر جرنیل کے ساتھ دو لاکھ سوار تھے اس کے ساتھ پینتیس ہزار فرنگی تھے قسطنطنیہ میں رہنے والے ۱۵۰۰۰ جنگجو بھی تھے نیز اس کے ساتھ ۱۰۰۰۰۰ آدمی ایسے تھے جو سرنگیں کھودتے تھے اس کے علاوہ کھدائی کا کام بھی کیا کرتے تھے ۱۰۰۰ روز گاری بھی تھے اس کے ساتھ ۴۰۰ چھکڑے نعل اور کیلیں اٹھائے ہوئے تھے اس کے علاوہ ۲۰۰۰ چھکڑے ہتھیار زین گھوڑوں اور منجنیقیں اٹھائے ہوئے تھے ان میں ایک منجنیق کی بارہ سو آدمی اس پر مشتمل تھی اس کا عزم تھا کہ (اللہ تعالیٰ اس کا برا کرے) اسلام اور مسلمانوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکے اس نے تمام شہروں یہاں

تک کہ بغداد کو بھی اپنے جرنیلوں کو جاگیر میں دے دیا تھا۔ بغداد کے نائب خلیفہ سے خبر کا عہد لیا تو اس نے اس سے کہا کہ اس شیخ سے نرمی سے پیش آنا کیونکہ وہ ہمارا ساتھی ہے۔ پھر جب عراق و خراسان کی حکومت ان کے لئے آسان ہو جائے گی تو وہ شام پر مکمل طور پر حملہ کر دیں گے جس سے اس کو مسلمانوں کے قبضہ سے واپس لے لیں گے لیکن تقدیر [illegible] کہہ رہی تھی کہ (تیری زندگی کی قسم وہ اپنی مدہوشی میں بھٹک رہے ہیں)۔ سلطان الپ ارسلان نے اس کے لشکر میں جو کہ ۲۰۰۰۰ کے قریب تھا بمقام زہوہ ۲۵ ذیقعدہ بدھ کے روز اس سے ملاقات کی۔ بادشاہ سلطان روم کی کثرت فوج کو دیکھ کر ڈر گیا تو فقیہ ابونصر محمد بن عبدالملک بخاری نے یہ مشورہ دیا کہ جنگ کا وقت جمعہ کے دن زوال کے بعد رکھا جائے جس وقت کہ خطیب مجاہدین کے لئے دعائیں کر رہے ہوں۔ جب وہ وقت آیا تو فریقین آمنے سامنے کھڑے ہو گئے جو ان ایک دوسرے کے سامنے آ گئے ایسے وقت میں سلطان اپنے گھوڑے سے اترا اللہ تعالیٰ کو سجدہ کیا اپنے چہرے کو مٹی میں لت پت کیا اللہ سے دعا کی اس سے مدد مانگی تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر مدد نازل کر دی ان کی مشکیں انہیں دے دیں جن سے انہوں نے بہت سے لوگوں کو قتل کیا۔ ان کا بادشاہ ارمانوس قیدی بنا لیا گیا۔ اس کو ایک رومی غلام نے گرفتار کیا۔ جب اسے سلطان الپ ارسلان کے سامنے پیش کیا گیا تو اس نے اپنے ہاتھ سے اسے تین کوڑے مارے اور کہا کہ اگر میں تیرے سامنے قیدی بنا کر کھڑا کیا جاتا تو تو کیا کرتا تو اس نے کہا کہ ہر برا کام کرتا۔ سلطان نے کہا کہ میرے بارے میں تیرا کیا گمان ہے اس نے کہا کہ یا تو مجھے قتل کر دے گا اور اپنے ملک میں مجھے رسوا کرے گا یا تو مجھے معاف کر دے گا، فدیہ لے گا اور مجھے میرے ملک بھیج دے گا۔ ارسلان نے کہا کہ میں نے معافی اور فدیہ کے علاوہ کسی اور چیز کا ارادہ نہیں کیا تھا۔ تو اس نے اپنی جان کا فدیہ ۱۵۰۰۰۰۰ دینار بھیج دیا۔ اس کے بعد سلطان کے سامنے آیا اس نے اسے پانی پلایا تو اس نے ارسلان کے سامنے زمین کو بوسہ دیا پھر اعزاز و اکرام کی وجہ سے خلیفہ کی طرف سے بھی زمین کو بوسہ دیا۔ ملک ارسلان نے اس کو ۱۰۰۰۰ دینار ہدیہ دینے کا اعلان کیا تاکہ وہ ان سے تیاری کر لے۔ ایک جماعت اس کے جرنیلوں کی بھی آزاد کر دی نیز ایک فرسخ تک خود بھی اس کے ساتھ ساتھ چلا۔ اس کے ساتھ ایک لشکر کو بھی بھیجا۔ جو اس کے ملک تک اس کو حفاظت سے چھوڑ آئے۔ ان کے پاس ایک جھنڈا بھی تھا جس پر لکھا ہوا تھا۔ جب وہ اپنے ملک پہنچا تو اس نے دیکھا کہ رومی کسی اور شخص کو اپنا بادشاہ بنا چکے تھے۔ تو اس نے سلطان کو معذرت نامہ بھیجا اس کے علاوہ تقریباً ۳۰۰۰۰۰ دینار کا سونا اور جواہر بھیجے نیز خود پرہیزگاری اختیار کر کے اون کا لباس پہن لیا۔ پھر اس نے بادشاہ سے مدد مانگی تو اس نے اسے پکڑ کر اس کی آنکھ پھوڑ دی۔ پھر سے سلطان کے پاس بھیجا کہ اس کے ذریعے قربت حاصل کرے۔ اس سال محمود نے خلیفہ قائم بامر اللہ اور سلطان الپ ارسلان کا خطبہ دیا تو خلیفہ نے اسے خلعت تحائف وغیرہ بھیجے۔ اس سال ابوالغنائم [illegible] نے لوگوں کو حج کرایا۔ اس نے مکہ میں خلیفہ قائم بامر اللہ کا خطبہ دیا۔ مصریوں کے خطبہ کا وہاں سے خاتمہ ہو گیا۔ حالانکہ تقریباً ۱۰۰ سال سے وہاں مصریوں کا خطبہ ہو رہا تھا جو اب ختم ہو گیا تھا۔

اس سال وفات پانے والے افراد

احمد بن علی[1] ... ابن ثابت بن احمد بن مہدی ابوبکر الخطیب البغدادی مشہور حفاظ میں سے تھے۔ تاریخ بغداد و دیگر مفید تصانیف کے

---

(۱) المنتظم [illegible]، الأنساب [illegible]، الاستدراك [illegible]، تاريخ دمشق [illegible]، تبيين كذب المفتري [illegible]، تذكرة الحفاظ لابن عبد الهادي [illegible]، المختصر [illegible]، تاريخ الخميس [illegible]، تذكرة الحفاظ [illegible]، تهذيب ابن عساكر [illegible]، [illegible] المختصر المحتاج إليه للذهبي [illegible]، دول الإسلام [illegible]، الرسالة المستطرفة [illegible]، روضات الجنات [illegible]، شذرات الذهب [illegible]، طبقات الأسنوي [illegible]، طبقات ابن قاضي شهبة [illegible]، طبقات السبكي [illegible]، طبقات الحفاظ [illegible]، العبر [illegible]، الفهرست [illegible]، كشف الظنون [illegible]، الكامل في التاريخ [illegible]، اللباب [illegible]، مرآة الجنان [illegible]، معجم الأدباء [illegible]، المختصر في أخبار البشر [illegible]، [illegible]، النجوم الزاهرة [illegible]، الوافي [illegible]، وفيات الأعيان [illegible]، هدية العارفين [illegible]

مصنف تھے جو تقریباً سو کتابیں ہیں بعض کے بیان کے مطابق ۱۰۰ ہیں واللہ اعلم۔ ۳۹۲ھ میں آپ کی پیدائش ہوئی۔ ایک قول یہ ہے کہ ۳۹۱ھ میں ہوئی انہوں نے بچپن ہی ۴۰۳ھ میں سماع کیا۔ بغداد میں نشو و نما پائی۔ ابو طالب طبری اور ان کے علاوہ شیخ ابو حامد اسفرائینی کے اصحاب سے علم حاصل کیا۔ اس کے علاوہ بہت سی حدیثوں کا سماع بھی کیا۔ آپ نے بصرہ، نیشاپور، اصفہان، ہمدان، شام اور حجاز کا سفر کیا اور خطیب کا لقب پایا کیونکہ یہ درب ریحان میں خطبہ دیا کرتے تھے جب کہ مکہ مکرمہ میں قاضی ابو عبداللہ محمد بن سلامہ القضاعی سے حدیث کا سماع کیا۔ صحیح بخاری کریمہ بنت احمد کو پانچ دن میں پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد بغداد آ گئے تو وزیر ابوالقاسم بن مسلمہ کے ہاں ایک مرتبہ پایا۔ جب یہود خیبر نے یہ دعویٰ کیا کہ ان کے پاس آپ ﷺ کا ایک خط ہے جس میں آپ نے فرمایا ہے کہ یہود سے جزیہ ہٹا دیا جائے تو ابن مسلمہ نے خطیب کو اس خط کے بارے میں بتایا تو انہوں نے کہا کہ یہ بالکل جھوٹ ہے۔ اس سے پوچھا کہ جھوٹا ہونے کی کوئی دلیل بھی ہے؟ فرمایا اس لئے کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کی شہادت ہے حالانکہ وہ جنگ خیبر میں مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ خیبر سات ہجری کو فتح ہوا تھا جبکہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے تھے۔ اسی طرح اس میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی بھی شہادت ہے حالانکہ وہ جنگ خیبر سے قبل ہی جنگ خندق کے سال میں (۵ ہجری) فوت ہو چکے تھے۔ لوگوں نے جب یہ سنا تو ہکا بکا رہ گئے خطیب نے اس میں سبقت کی اسی طرح محمد بن جریر نے بھی سبقت کی جیسا کہ میں اس کو دوسری کتاب میں بیان کر چکا ہوں۔

جب ۴۵۱ھ میں بغداد کے اندر بساسیری کا فتنہ ہوا تو خطیب شام چلے گئے تھے وہاں جامع مسجد دمشق کی شرقی اذان گاہ میں قیام فرمایا تو خطیب لوگوں کو حدیث پڑھ کر سناتے تھے آپ بلند آواز کے مالک تھے ان کی آواز مسجد کے چاروں اطراف میں سہولت سے سنی جاتی تھی۔ ایک دن یہ اتفاق ہوا کہ آپ لوگوں کو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے فضائل سنانے لگے تو روافض جو کہ فاطمیین کے حامی تھے انہوں نے آپ پر حملہ کر دیا حتیٰ کہ آپ کے قتل کا ارادہ بھی کر لیا لیکن شریف زینبی کے ذریعے ان کی سفارش کی گئی تو اس نے ان کو پناہ دی۔ اس کے بعد آپ کی رہائش دار العقیقی میں تھی۔ پھر آپ دمشق سے نکل صور شہر کے اندر مقیم ہو گئے۔ ابو عبداللہ کی بہت سی تصنیفیں آپ نے اپنے خط میں تحریر کیں اس میں سے اپنی جوانی سے کچھ مدد لیتے تھے۔ آپ اس کے بعد بھی مسلسل ۶۲ھ تک شام میں مقیم رہے۔ پھر بغداد میں واپس چلے آئے وہاں کی ہوئی باتوں میں سے جو ثمل بیان ہیں۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی کہ وہ ہزار دینار کے مالک بن جائیں اور جامع منصور میں تاریخ بھی پڑھا دیں۔ تو وہ دونوں چیزیں ان کے زندہ ہونے میں حاصل ہو گئے۔ جب ان کی موت کا وقت آیا تو ان کے پاس ۲۰۰ دینار موجود تھے۔ اس کے بارے میں انہوں نے وصیت کی کہ وہ حدیث پڑھنے اور پڑھانے والوں کو دیئے جائیں۔ انہوں نے سلطان سے درخواست کی کہ وہ اس وصیت کو نافذ کرے کیونکہ ان کا کوئی وارث نہ تھا۔ اس کی بات قبول کر لی گئی۔ ان کی بہت سی مفید تصنیفات ہیں ان میں سے چند یہ ہیں: کتاب التاریخ، کتاب الکفایۃ، الجامع، شرف اصحاب الحدیث، المتفق والمفترق، السابق واللاحق، تلخیص المتشابہ فی الرسم، الفصل للوصل، رواۃ مالک، الرحلۃ، روایۃ الصحابۃ من التابعین، اقتضاء العلم العمل، الفقیہ والمتفقہ وغیرہ جن کو ابن جوزی نے اپنی المنتظم میں بیان کیا ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ یہ بات مشہور ہے کہ ان تصانیف کا بیشتر حصہ ابو عبداللہ صوری کا ہے یا ان کی ابتداء کی ہے لیکن خطیب نے اس کو مکمل کیا اس سے اپنا لیا۔ خطیب اچھے قاری، فصیح زبان والے، ادب کو جاننے والے تھے شعر بھی کہتے تھے۔ آپ شروع میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر قائم تھے پھر بعد میں مذہب شافعی کی طرف منتقل ہو گئے پھر وہ امام احمد کے اصحاب پر سختی کے ساتھ جرح کرنے لگے ان کی مدت میں ان سے کئی تنقیدیں ملتی ہیں پھر ابن جوزی امام احمد کے اصحاب کا بدلہ چکانے کے واسطے شروع ہو گئے۔ وہ خطیب کے عیوب اور ان سے [illegible] کا عیب اور برائیوں کی طرف میلان کو بیان کرنے لگے جیسا کہ موقع ہے ابن جوزی نے ان کے اشعار میں سے ایک عمدہ قصیدہ بیان کیا ہے اس کے کچھ حصہ فرماتے ہیں: ''میری عمر کی قسم میں اس کے ساتھ فخر کرتا ہوں اس کے لذات نے اور دنیوی منازل کی خواہشات نے مجھے مشغول کیا ہے۔ دنیا کی خوشیوں نے شام کے بجائے آنسو اس لئے بہائے ہیں کہ میں نے خوب صورت عورتوں کے زمانے کو یاد کیا، دمشق سے۔'' [illegible] نے ان قلاقل ہوتا ہے دمشق نے اس کی قربانی کی ہے کہ وہ [illegible] میں نے اس کو اپنے بارے میں [illegible] لوگوں میں اس کے بے شمار مشتاق ہیں جس نے عشق ذات والوں میں اس کے [illegible] دیکھے ہیں کہ جس ذلت سے انہیں دوچار ہونا پڑتا ہے وہ بھی مجھی ہے جس نے [illegible]

[illegible]

طرح اکر نفاق ہی دیکھا۔ ہمارے زمانہ کے خاء میں کوئی اچھائی نہیں تم صورتوں کا اچھا لگنا بغیر کسی وجہ کے دیکھو گے۔ یہ ان سب کی تعریف وہ صنف ہے جس پر کہیں کہا کہ فلاں فلاں کے سوا ایسے ہیں جب میں نے حوادث روزگار کی تکالیف پر شریف آدمی کو موافقت کرتے ہوئے نہ پایا تو میں نے اپنے زمانہ کی مصیبتوں پر شریفانہ طریقے سے صبر کیا اور ان پر میں نے کسی گھبراہٹ دینے والے کا اظہار نہ کیا۔ میں صبح تک میں پریشان ہونے والا نہیں ہوں۔ میں انہیں کہتا ہوں رک جاؤ تو میرے لئے یہی کافی ہے لیکن میں سخت جان ہوں مضبوط دل کڑی ہوں۔ خوددار ہوں اس رزق کو پسند نہیں کرتا جو میری ناک رگڑے بغیر حاصل ہو جنت کی ذلت سے دوزخ کی آگ میں رہنا زیادہ بہتر ہے۔

ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں عادت کے مطابق ان کے بہت اچھے حالات بیان کئے ہیں۔ ان سے آپ کے کچھ اشعار بھی بیان کیے ہیں۔ "دنیا والے پر دنیا کی خوبصورتی کی وجہ سے رشک کرنے والے کی لذت جلد ختم ہونے والی ہے زمانہ بدلنے میں بہت تیز ہوتا ہے مخلوق کے مابین اس کا کیا دائرہ ہے کتنے شہد پینے والے ہیں کہ جن کی موت اس میں ہوتی ہے۔ کتنے ہی گلے میں تلوار لٹکانے والے ایسا اس کے قریب آنے سے مارے گئے ہیں" ان کی وفات اس سال ذی الحجہ میں پیر کے دن چاشت کے وقت ۸۲ سال کی عمر میں اس حجرے کے اندر جس میں آپ رہا کرتے تھے ہوئی۔ آپ باب سلسلہ میں مدرسہ نظامیہ کے پڑوس میں رہتے تھے لوگ ان کے جنازہ میں جمع ہو گئے۔ جنازہ اٹھانے والوں میں شیخ ابواسحاق شیرازی بھی تھے بشر حافی کی قبر کی جانب دفن کئے گئے وہ قبر ایسے شخص کی تھی جسے اس نے اپنے لئے تیار کر رکھا تھا جب اس سے پوچھا گیا کہ یہ جگہ خطیب کے لئے چھوڑ دے تو اس نے انکار کیا اور اس کے دل نے یہ کہا بھی نہ کہا یہاں تک کہ حاضرین میں سے کسی نے کہا کہ تجھے اللہ کی قسم اگر میں پوچھتا ہوں کہ اگر تو اور خطیب بشر کے پاس بیٹھے ہوتے تو وہ اپنی جانب کس کو بٹھاتا۔ اس نے کہا کہ خطیب کو بٹھاتا۔ اس آدمی نے کہا کہ تم اپنی جگہ خطیب کو بخش دو۔ اس طرح اس نے وہ جگہ خطیب کو ہبہ کر دی پھر وہ اس میں دفن کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے اور ان کے گناہوں کو معاف فرمائے۔ خطیب ان لوگوں میں سے تھے جن کے بارے میں یہ شعر کہا گیا ہے کہ "تو ہمیشہ تاریخ میں انہماک اور مشغولیت دکھاتا رہا یہاں تک کہ میں نے تجھے تاریخ میں لکھے ہوئے دیکھا۔"

حسان بن سعید[1]۔۔۔ ابن حسان بن محمد بن احمد بن عبداللہ بن محمد منیع بن خالد بن عبدالرحمن بن خالد بن الولید المخزومی المنیعی۔ آپ زمانہ جوانی میں پرہیزگاری و تجارت کے جامع تھے یہاں تک کہ اپنے زمانے کے لوگوں کے سردار بن گئے۔ پھر سرداری کو چھوڑ دیا اس کے بعد عبادت پرہیزگاری، نیکی صلہ رحمی اور صدقہ وغیرہ کی جانب مشغول ہو گئے اسی طرح مسجدیں اور خانقاہیں بنوائیں۔ [illegible] بادشاہ آپ کے پاس آتا تھا اور آپ سے برکت حاصل کرتا تھا جب مہنگائی ہو گئی تو آپ ہر روز بہت سی روٹیاں اور سالن پکاتے پھر لوگوں میں تقسیم کر دیتے۔ حضرت تقریباً ہر سال ایک ہزار لوگوں کو کپڑے اور جوتے پہناتے تھے اسی طرح بیوہ عورتوں وغیرہ کو بھی کپڑے پہناتے تھے۔ یتیم لڑکوں اور فقراء کی لڑکیوں کو جہیز بھی دیا کرتے تھے اس کے علاوہ انہوں نے نیشاپور کے علاقے سے بہت سارے ٹیکس معاف کروا دیے اس کے باوجود آپ نہایت کمزوری والی حالت اور عجیب طرح کے کپڑوں میں رہتے تھے شہوات کو تو بالکل چھوڑ چکے تھے اسی حالت میں مسلسل رہتے رہے یہاں تک کہ اسی سال ماہ محرم میں ان کا انتقال ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی رحمت سے ڈھانپ دے۔ ان کے درجات کو بلند کرے اور آپ کو آپ کی کوششوں میں کامیاب کرے۔

الحسن بن محمد بن حسن بن حمزہ۔۔۔ ابویعلیٰ جعفری یہ اپنے زمانے کے شیعہ مذہب کے فقیہ تھے۔

محمد بن وشاح بن عبداللہ۔۔۔ ابوعلی آپ ابوتمام محمد بن علی بن حسن الزینبی کے آزاد کردہ تھے حدیثوں کا سماع بھی کیا تھا۔ ادیب و شاعر بھی تھے ان کو مذہب معتزلہ و شیعیت کی طرف منسوب کیا جاتا ہے ان کے اشعار میں سے کچھ یہ ہیں "میں نے لاٹھی اٹھائی نہیں ہے لاٹھی میں نے کمزوری کی وجہ سے نہیں اٹھائی اور نہ میں بڑھاپے کی وجہ سے کمزور ہوا ہوں۔ اور لیکن اپنے آپ کو اس کے اٹھانے کا پابند کیا ہے تاکہ اسے

---

[1] الانساب (السمعانی) تذکرۃ الحفاظ ۱۱۳۰/۴، ۱۱۳۱، شذرات الذہب: ۳۲۳/۳، ۳۲۴، العبر ۲۵۳/۳، ۲۵۴، طبقات السبکی ۲۹۹/۴، ۳۰۲، الکامل فی التاریخ ۹۱/۱۰، اللباب ۲۹۵/۳، ۲۲۶، مرآۃ الجنان ۸۲/۳، معجم البلدان ۵/۵، المنتظم ۸/۱۸، الوافی ۳۴۲/۱۱

بتاؤں کہ عظیم سفر پر ہے۔

الشیخ الاجل ابو عمر عبد البر النمری … یہ پانچ بڑی بڑی کتابوں کے مصنف ہیں ان میں سے چند التمہید والاستذکار اور استیعاب وغیرہ ہیں۔

ابن زیدون[1] …… شاعر احمد بن عبداللہ بن احمد بن غالب ابن زیدون۔ ماہر شاعر اندلسی قرطبی تھے یہ امیر معتضد بن عباد جو کہ اشبیلیہ کے مصنف ہیں ان کے ساتھ رہتے رہے۔ ان کے پاس ایک رتبہ پایا کہ وزیر کی جگہ پر تعینات ہو گئے۔ پھر یہ ابن زیدون انکا اور انکے بیٹے کا وزیر بن گیا۔ وہ قصیدہ فراقیہ کے مصنف ہیں جس میں وہ یہ کہتے ہیں کہ "تم ہم سے دور ہو گئے ہو حالانکہ ہمارے پہلو تمہارے عشق سے اب تک سیراب نہیں ہوئے۔ ہماری آنکھیں خشک ہوئی ہیں۔ قریب ہے کہ جب تم سے سرگوشی کریں ہمارے دل تو تم ان کا کام تمام کر دو کہ تم نے ہم سے جدائی کی ہے تو کہ تمہاری جدائی کی وجہ سے ہمارا حالت تبدیل ہو کر سیاہ ہو گیا ہاں البتہ تمہارے ساتھ تو ہماری راتیں بھی سفید تھیں۔ ہم گذشتہ کل تک جدائی کے بارے میں کوئی خوف نہیں رکھتے تھے البتہ آج ملاقات کی کوئی امید بھی رکھتے" یہ ایک طویل قصیدہ ہے اس میں انکی مہارت سے کلام لایا گیا ہے کہ جو اسے سنتا ہے یا پڑھتا ہے تو وہ اس پر گویا ہو جاتا ہے اس لئے کہ تمام لوگ دوست، معشوق اور مشتاق دل وغیرہ سے جدا ہو گئے ہیں۔

کریمہ بنت محمد[2] …… ابن محمد بن ابی حاتم المروزیہ نیک عورت تھیں صحیح بخاری انہوں نے علامہ کشمیہنی سے پڑھی تھی انہوں نے خطیب اور امام ابو المظفر سمعانی رحمہ اللہ جیسے بزرگوں سے تعلیم حاصل کی۔

سن ۴۶۳ھ کے واقعات و حوادث

اس سال شیخ ابو اسحاق الشیرازی حنبلی کی معیت میں فساد پھیلانے والوں، شراب کا کاروبار کرنے والوں، سود کا کاروبار کرنے والوں اور زنا کار عورتوں کی کمائی کے خلاف نکل کھڑے ہوئے۔ انہوں نے ان سب کے بارے میں بادشاہ کو پیغام بھیجا تو خباثت کے بارے میں بادشاہ نے کئی خطوط بھیجے۔ اس سال بغداد میں ایک عظیم زلزلہ آیا کہ اس سے شہر کی دیواریں الٹ پلٹ ہو گئیں۔ اس سال سخت مہنگائی ہو گئی اور لوگوں کو بہت جلد پھیلنے والی بیماریاں لگ گئیں۔ اس طرح کہ ایک چرواہا صبح سویرے اپنی بکریاں چرانے کے لئے صبح اٹھا تو کیا دیکھتا ہے کہ وہ سب مر چکی ہیں۔ اس سال بہت زیادہ سیلاب بھی آیا اور بارش ہوئی۔ علاوہ ازیں بھی گڑھے بارش نے کھیتیوں اور پھلوں کو بالکل تباہ کر دیا۔ اس سال امیر عدۃ الدین خلیفہ کے صاحبزادے نے سلطان الپ ارسلان کی بیٹی "سفری خاتون" سے نکاح کر لیا وقت نکاح تیسا پوری بھی انجام پائی۔ سلطان کا وکیل نظام الملک تھا جب کہ ان کا وکیل عمید الدولہ ابن جہیر تھا۔ جب نکاح ہوا تو لوگوں پر قیمتی چیزیں لٹائی گئیں۔

---

[1] بدائع المکنون [illegible]، اعتاب الکتاب ۲۰۷، بغیۃ الملتمس ۱۸۶، ۱۸۷، تتمۃ المختصر ۱/۵۶۳، ۵۹۳، جذوۃ المقتبس ۱۳۰، ۱۳۱، الخریدۃ ۲/۳۸۴، دائرۃ المعارف الاسلامیۃ ۱/۲۲۶، الذخیرۃ [illegible]، شذرات الذهب ۳/۳۱۲، ۳۱۳، العبر ۳/۲۵۳، قلائد العقیان ۷۰، کشف الظنون [illegible]، کنوز الأجداد [illegible]، ابن زیدون: لعلی عبد العظیم، المختصر فی اخبار البشر [illegible]، نفح الطیب [illegible]، وغیرها والمغرب [illegible]، وفیات الأعیان [illegible]، طرائف [illegible]

[2] الاکمال [illegible]، تاج العروس [illegible]، (کشمیہنی) [illegible]، تتمۃ المختصر [illegible]، دول الاسلام [illegible]، شذرات الذهب [illegible]، العبر [illegible]، العقد الثمین [illegible]، القاموس المحیط [illegible] (کشمیہن)، الکامل [illegible]، المختصر فی اخبار البشر [illegible]، المنتظم [illegible]

اس سال وفات پانے والے افراد

ابو منصور خیشاپوری...... وہ یہ گمان کرتے تھے کہ وہ حضرت عثمان بن عفان کی اولاد میں سے تھے۔ یہ ابوبکر بن المذہب سے حدیثیں روایت کرتے تھے یہ قابل بھروسہ راوی تھے۔ اس سال محرم میں ان کا انتقال ہوا۔ عمر تقریباً ۸۰ سال تھی۔

محمد بن احمد(۱)...... ابن محمد بن عبداللہ بن عبدالصمد بن المہتدی باللہ، ابو الحسن ہاشمی۔ جامع منصور کے خطیب تھے یہ کئی ٹوپیاں پہننے کے عادی تھے۔ ابن رزقویہ وغیرہ سے روایت کرتے ہیں، خطیب ان سے روایت کرتے ہیں۔ قابل بھروسہ راوی، عادل آدمی تھے۔ آپ نے ابن دامغانی اور ابن ماکولا کے سامنے گواہی دی تو انھوں نے قبول کر لی۔ ۹۰ سال کی عمر میں ان کا انتقال ہوا۔ بشر حافی کی قبر کے قریب ان کو دفن کیا گیا۔

محمد بن احمد بن شاردہ...... ابن جعفر ابو عبداللہ اصبہانی۔ دجیل کی قضاۃ آپ کے سپرد کی گئی شافعی المذہب تھے۔ ابو عمر بن مہدی سے روایت کیا کرتے تھے بغداد میں ان کا انتقال ہوا اور ان کی لاش کو دجیل منتقل کیا گیا جو کہ اسوا کا ایک صوبہ ہے واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

سن ۴۶۵ھ کے واقعات وحادثات

۱۱ محرم بروز جمعرات ابو الوفاء علی بن محمد بن عقیل العقیلی الحنبلی دیوان میں تشریف لائے۔ انھوں نے اپنے بارے میں ایک خط لکھا کہ جس میں یہ بتایا کہ وہ عقائد معتزلہ سے توبہ کر چکے ہیں اور یہ بات بھی تھی کہ وہ حلاج کے اہل حق وخیر ہونے سے رجوع کرتے ہیں اور یہ بھی کہ انھوں نے اس کتاب سے بھی رجوع کر لیا ہے جو انھوں نے اس کے لئے تیار کی تھی۔ حلاج اپنی زندیقیت کی وجہ سے علماء اہل زمانہ کے اجماع سے قتل کر دیا گیا۔ وہ علماء اس کو قتل کرنے میں اور اس پر الزام لگانے میں حق بجانب تھے۔ البتہ وہ گناہگار تھا۔ کاتبوں کی ایک جماعت نے بھی اس کے خلاف گواہی دی وہ دیوان سے شریف ابو جعفر کے گھر واپس آئے تو اس کو سلام کیا اس سے صلح کی معذرت بھی کی اس لئے اس نے ان کی تعظیم کی۔

بادشاہ الپ ارسلان کی وفات اور اس کے بیٹے ملک شاہ کی حکومت

بادشاہ اسی سال ماوراء النہر کے علاقوں سے جنگ کے ارادے سے نکل کھڑا ہوا۔ کسی مقام پر پہنچ کر وہ یوسف خوارزمی نامی شخص پر غصہ ہو گیا تو اس کو اپنے سامنے بلا کر اس کی غلطیوں پر ڈانٹنا شروع کر دیا پھر اس کے بارے میں حکم دیا کہ اس کے لئے چار میخیں لگا کر اس کے درمیان اس کو باندھ کر لٹکا دیا جائے۔ اس شخص نے بادشاہ سے کہا کہ اے ہیجڑے مجھ جیسے شخص کو ایسے قتل کیا جاتا ہے؟ بادشاہ اس بات سے بہت غضبناک ہو گیا، اس کو چھوڑنے کا حکم دیا پھر کمان اٹھا کر اس پر تیر مارا، جو نشانے پر نہیں لگا۔ یہ شخص یوسف کھڑا تھا بادشاہ کے سامنے آ گیا تو سلطان نے اس کے خوف سے کھڑے ہو کر اترنے کا ارادہ کیا لیکن ٹھوکر کھا کر گر گیا۔ پھر یوسف نے اسے پکڑ کر ایک چھری اس کو دے ماری جس سے وہ قتل ہو گیا جبکہ وہاں جو ترک کے جوان تھے انھوں نے پکڑ کر یوسف کو قتل کر دیا۔ سلطان بری طرح زخمی ہو گیا تھا اس وجہ سے وہ ہفتہ کے دن ۱۰ ربیع الاول کو اسی سال انتقال

---

(۱) [تاریخ بغداد: ۱/۳۵۶؛ الکامل: ۱۰/۲۲؛ المنتظم: ۸/۲۷۵،۲۷۶؛ النجوم الزاہرۃ: ۵/۹۱]

کر کہا یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جب بخارا کے لوگ ان کے پاس سے گذرے تو اس کی فوج نے ان کی بہت سی اشیا کو لوٹ لیا جس کی وجہ سے انہوں نے اس کو بد دعا دی اور وہ مر گیا۔

جب ارسلان مر گیا تو اس کے بیٹے ملک شاہ نے حکومت سنبھال لی۔ امراء اس کے آس پاس کھڑے ہو گئے۔ وزیر نظام الملک نے اس سے کہا: اے سلطان بات کیجئے اس نے کہا کہ تم میں سے جو بڑا ہے وہ میرا باپ ہے جو درمیانہ ہے وہ بھائی ہے اور جو چھوٹا ہے وہ میرا بیٹا ہے میں تمہارے ساتھ وہ کروں گا جو پہلے کبھی نہیں کیا۔ وہ لوگ سوچ میں پڑ گئے تو اس نے بات کو دہرایا تو انہوں نے اس کی فرمانبرداری کو قبول کر لیا۔ اس کی بادشاہت کے بوجھ کو نظام الملک نے برداشت کیا اور فوج کے قیام میں سات لاکھ دینار کا اضافہ کیا۔ اس کے بعد مرو چلا گیا وہاں ارسلان کو دفن کیا۔

جب اس کی موت کی اطلاع بغداد پہنچی تو لوگوں نے تعزیت کے لئے اہتمام کیا بازار بند کر دیے گئے۔ خلیفہ نے کچھ گھبراہٹ کا اظہار کیا۔ سلطان کی بیٹی جو کہ خلیفہ کی بیوی تھی اس نے کپڑے اتار دیے اور مٹی پر بیٹھ گئی۔ ملک شاہ کے خطوط خلیفہ کے پاس آئے جس میں اس نے اپنے باپ کے بارے میں افسوس کیا، ساتھ میں یہ سوال بھی کیا کہ عراق وغیرہ میں اس کے لئے بیعت لے لی جائے۔ خلیفہ نے یہ کام کر لیا۔ ملک شاہ نے وزیر نظام الملک کو خلعت دی اس کے علاوہ بہت سے تحفے بھی دیے جن میں ۲۰۰۰۰ دینار بھی تھے۔ اس کو اتابک جیوش بک کا لقب دیا جس کا مطلب امیر کبیر والا ہے اسی طرح اس نے اچھا رویہ اختیار کیا۔ جب قاورت کے پاس اپنے بھائی ارسلان کی موت کی اطلاع پہنچی تو وہ ایک بڑا لشکر لے کر اپنے بھتیجے سے لڑنے کے ارادے سے روانہ ہوا۔ پس ان دونوں کے درمیان جنگ ہوئی تو قاورت کے ساتھی شکست کھا گئے جبکہ قاورت قید ہو گیا تو اس کے بھتیجے نے اس کو اندھا کر کے قید میں ڈال دیا پھر اس کے بعد زہر بھیج کر اسے قتل کر دیا۔

اس سال اہل کرخ اور باب البصرہ والوں کے درمیان خوب جنگیں ہوئیں جن میں باب الطاق کے لوگ مارے گئے۔ کرخ کا ایک بہت بڑا حصہ جل گیا۔ پھر اہل کرخ کے حامیوں نے باب البصرہ والوں سے انتقام لیا اس طرح کہ ان کا مال غنیمت لوٹ لیا اسی وجہ سے کہ جو کچھ انہوں نے ان کے ساتھ کیا تھا۔

اس سال بیت المقدس میں دولت عباسیہ قائم کر دی گئی۔ اس سال حاکم سمرقند محمد تکین نے شہر ترمذ پر اپنی حکومت قائم کر لی۔

اس سال وفات پانے والے افراد

سلطان الپ ارسلان ..... سلطان عالم اس کا لقب تھا ابن داؤد جغری بیک بن میکائیل بن سلجوق ترکی یہ اتنا بڑا سلطان ہے کہ بہت سے ممالک کا بادشاہ تھا۔ اس نے اپنے چچا طغرل بیک کے بعد ۱۰ سال حکومت کی۔ یہ انصاف پسند تھا اور لوگوں کے ساتھ نیک سلوک کرتا تھا۔ ان کے ساتھ سادگی کے ساتھ رحم دل اور اپنی رعایا پر شفیق تھا عاجزوں سے اچھا سلوک کرنے والا اپنے اہل و دوستوں اور غلاموں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا تھا اپنی نعمتوں کی بقاء کے لئے بہت دعائیں کرنے والا، بہت صدقات دینے والا ہر رمضان میں فقراء کو پندرہ ہزار دینار دینے والا تھا۔ اس کے زمانہ میں کوئی ظلم ہوتا یا رشوت نہیں پائی جاتی تھی۔ ملک اور رعیت پر شفقت کی اور فریادیوں میں ایک فریادی لینے پر قناعت کرنے والا تھا۔ ایک شخص نے بہتان لگاتے ہوئے اس کو ایک رقعہ دیا جو نظام الملک کے بارے میں تھا اس کے مال کے جو اس کا مال تھا اس کے بارے میں ذکر کیا تو بادشاہ نے اسے بلا کر کہا کہ اگر یہ بات سچ ہے تو تم اپنے اخلاق و احوال کی اصلاح کرو، اگر وہ جھوٹ بولنے والا ہے تو تم اس کی غلطی کو معاف کر دو۔ وہ رعایا کے مال کی حفاظت کے سلسلے میں بہت سخت تھے۔ ایک دفعہ اس نے اپنے کسی غلام کو دوسرے کے کپڑے چھیننے پر تو اس نے اس کو سولی دے دی۔ اس لئے دیگر سارے غلام اس کی سطوت کے خوف سے باز آ گئے۔ اس نے اپنی اولاد میں ملک شاہ، ایاز، تکش، بوری برس، ارسلان ارغو، سارہ، عائشہ اس کے علاوہ ایک اور بیٹی کو چھوڑا۔ اس نے اس سال ۴۱ سال کی عمر میں وفات پائی۔ اپنے والد صاحب کے ساتھ رے میں دفن کیے گئے۔ رحمہ اللہ۔

ابوالقاسم قشیری[1] .... صاحب رسالہ عبدالکریم بن ہوازن بن عبدالملک بن طلحہ ابوالقاسم القشیری ان کی والدہ قبیلہ بنو سلیم کی تھیں، بچپن ہی تھے کہ آپ کے والد فوت ہو گئے۔ ادب و عربی میں تعلیم حاصل کی، ابوعلی دقاق کے ساتھ رہے، علم فقہ ابوبکر بن محمد طوسی سے حاصل کیا۔ علم کلام ابوبکر بن فورک سے حاصل کیا، بہت سی کتابیں بھی تصنیف کیں، ان کی ایک تفسیر ہے اور ایک رسالہ ہے جس میں بہت سے نیک لوگوں کے حالات بیان کئے ہیں۔ امام الحرمین اور ابوبکر بیہقی کی معیت میں انہوں نے حج کیا، لوگوں کو وعظ بھی کیا کرتے تھے۔ اس سال نیشاپور میں ۷۰ سال کی عمر میں انتقال فرمایا، اپنے شیخ ابوعلی دقاق کی جانب دفن کئے گئے۔ آپ کے بعد احترام کی وجہ سے گھر والے ایک طویل مدت بعد آپ کے کتب خانہ میں داخل ہوئے۔ ان کا ایک گھوڑا تھا جس پر وہ سواری کیا کرتے تھے جو کسی نے ہدیہ دیا تھا، جب ان کا انتقال ہو گیا تو گھوڑے نے بھی چارہ کھانا چھوڑ دیا یہاں تک چند دنوں بعد ہی مر گیا، یہ بات ابن جوزی نے ذکر کی ہے۔ ابن خلکان رحمہ اللہ آپ کی بہت تعریف کیا کرتے تھے، آپ کے کچھ شعر بھی انہوں نے نقل کیے ہیں "اللہ تعالیٰ اس وقت کو سیراب کرے جب میں تم سے ملاقات کرتا تھا، جبکہ محبت کی وجہ سے ملامت کرنے والوں کی باتوں میں گھٹتے تھے ہم نے ایک زمانہ تک قیام کیا اس وقت آنکھیں ٹھنڈی تھیں اب ایسے دن آ گئے ہیں کہ آنکھیں پر نم ہیں" مزید کہتے ہیں کہ "کاش کہ جو کچھ ہمارے درمیان تھا تو اس میں ایک ساعت ہمارے ساتھ ہوتا اور ہمارے آخری فراق کو دیکھتا تو تجھے یقین ہو جاتا کہ آنسو بھی باتیں کرتے ہیں جبکہ بعض باتیں بھی آنسو ہیں" مزید کہتے ہیں کہ "جب عشق لمبا ہو جائے وہ سکون پہنچاتا ہے جبکہ میں راحت میں سکون پہنچانے والا نہیں میں نے اس کی ملاقات میں زیادہ سے زیادہ جو پایا ہے وہ تمنا ہی ہیں جو تلوار کے اچھے کی طرح پوری نہیں ہوتیں۔"

ابن صربعر[2] .... شاعر تھے ان کا نام علی بن حسین بن علی بن فضل ابومنصور الکاتب ہے جبکہ ابن صربعر سے مشہور ہیں نظام الملک آپ سے کہا کرتے تھے آپ صردر ہیں صربعر نہیں ایک شخص ان کی ہجو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے "اگر چہ لوگوں نے پہلے تیرے باپ کو لقب دیا ہے کہ کس کے بخل کی وجہ سے صربعر کا نام دیا ہے لیکن جو اس نے تھیلی میں جمع کیا تھا تو نے بکھیرا ہے اس کا نام شعر بکھرا ہے" ابن جوزی نے فرمایا کہ یہ بیان پر ظلم ہے کیونکہ ان کے شعر حسن کی انتہا کو پہنچے ہوئے ہیں، پھر مصنف نے اس کے کچھ اشعار ذکر کئے ان میں سے چند یہ ہیں "نعمان وادی کی رہائش کے بارے میں گفتگو کر کیونکہ دوستوں کی باتیں قصے ہوتے ہیں، جب بھی تمہاری زمین کی طرف سے ہوا چلتی ہے تو میں اس کی تلاش کرتا ہوں وہ کستوری اور عطر والی ہے"۔

---

(۱) (الانساب المتفقة ۱۲۲، الانساب ۱۰/ ۱۵۹، تاریخ بغداد ۱۱/ ۸۳، تاریخ ابی الفداء: ۲/ ۱۹۱، تاریخ الخمیس ۲/ ۳۵۸، ۳۵۹، تبیین کذب المفتری: ۲۷۱-۲۷۶، تلخیص ابن مکتوم ۱۱۳، تتمة المختصر ۱/ ۵۴۰، دمية القصر: ۲/ ۹۹۳-۹۹۸، دول الاسلام ۱/ ۲۷۴، ذیل الاسکیر (۱۱۱)، الرسالة المستطرفة: ۱۱۹، روضات الجنات: ۳۳۴، شذرات الذهب ۳/ ۳۱۹-۳۲۲، طبقات الاسنوي: ۲/ ۳۱۳-۳۱۵، طبقات الاولیاء ۱۵۵-۱۶۱، طبقات السبکی ۵/ ۱۵۳-۱۶۲، طبقات ابن الصلاح ورقة ۱۱، طبقات المفسرین للداودي ۱/ ۳۳۸-۳۴۱، طبقات الشافعية لابن قاضي شهبة: ۲۲۳، طبقات المفسرين للسيوطي ورقة ۱۰، ۲۲، العبر ۳/ ۲۵۹، الكامل ۱۰/ ۸۸، كشف الظنون ۴۵۰-۵۲۰، اللباب: ۳/ ۴۸، ۱۵۵، مرآة الجنان ۳/ ۹۱-۹۲، مسالك الابصار ۵/ ۱۱۲، ۹۹، مفتاح السعادة: ۲/ ۱۰۲، ۹۹، معجم السفر: ۱/ ۱۷۴، المنتظم ۸/ ۲۸۰، النجوم الزاهرة ۵/ ۹۱-۹۲، نكت الهميان ۳۵۲، هدية العارفين ۶۰۷-۶۰۸، وفيات الاعيان ۳/ ۲۰۵-۲۰۸، مقدمة الرسالة القشيرية، طبع الدكتور عبدالحليم محمود ومحمود بن الشريف، والقشيري بضم القاف وفتح الشين وسكون الياء وفي آخرها راء هذه النسبة الى قشير بن كعب بن ربيعة بن عامر بن صعصعة قبيلة كبيرة)

(۲) (بغية المستفيد ۱/ ۶۵۹-۶۶۸، دمية القصر ۱/ ۲۶۰، شذرات الذهب ۳/ ۳۲۲، العبر ۳/ ۲۵۹، الكامل ۱۰/ ۸۸-۸۹، المختصر في اخبار البشر ۲/ ۱۸۲، المنتظم ۸/ ۲۸۰-۲۸۲، النجوم الزاهرة ۵/ ۹۳، صفحة العربي: ۱/ ۳۶۱، ۱۹۴، وفيات الاعيان ۳/ ۳۸۵-۳۸۶)

راوی کہتے ہیں کہ یہ قرآن کے حافظ تھے جبکہ ابن غیلان وغیرہ سے حدیثیں بھی پڑھی ہیں، بہت سی احادیث بیان بھی کی ہیں ایک روز وہ اور ان کی والدہ ایک سواری پر سوار ہوئے، دونوں مقام مشتہد میں اس سے گر پڑے اور دونوں انتقال کر گئے، اور وہیں دفن ہوئے۔ یہ اس سال صفر کے مہینے کا واقعہ تھا ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عقیل حنبلی کی ایک تحریر پڑھی ہے، اس میں لکھا تھا کہ ہمارا ایک ساتھی رصافہ میں تھا جس پر الحاد کی تہمت تھی۔ ابن خلکان نے اس کے کچھ شعر ذکر کئے ہیں اور ان کی اس فن میں تعریف کی ہے۔ واللہ اعلم تعالےٰ۔

محمد بن علی[۲] ..... ابن محمد بن عبید اللہ بن عبد الصمد بن المہتدی باللہ ابو الحسین، جو کہ ابن الغریق کے نام سے مشہور تھے۔ ۳۷۰ھ میں ان کی پیدائش ہوئی۔ دارقطنی سے علم حدیث حاصل کیا آخری شخص ہیں دنیا کے جنہوں نے دارقطنی اور ابن شاہین سے روایت نقل کی ہیں۔ یہ اس میں متفرد ہیں۔ دوسرے لوگوں سے بھی انہوں نے علم حدیث پڑھا ہے قابل بھروسہ دیندار نماز روزہ میں بہت کثرت کرنے والے تھے، بنو ہاشم کے راہب کہلائے جاتے تھے وہ بہت علم و عقل رکھنے والے، کثرت سے تلاوت کرنے والے، نرم دل اور بہت زیادہ رونے والے تھے ان کے پاس دنیا بھر سے طلبہ آتے تھے آپ کی سننے کی طاقت کمزور پڑ گئی تھی تو لوگوں کو حدیث سنانے لگے تھے ایک آنکھ بھی ان کی خراب ہو چکی تھی۔ سولہ سال کی عمر میں پہلا خطبہ دیا۔ ۳۸۹ھ میں امام کے سامنے گواہی دی۔ ۴۰۹ھ میں قضاوں کا کام سنبھالا جامع منصور و جامع رصافہ میں ۷۶ سال کی عمر تک خطیب رہے جبکہ ۶۵ سال تک قاضی رہے۔ اس سال ذی القعدہ کے آخر میں ان کی وفات ہوئی عمر ۹۶ سال سے کچھ زیادہ تھی ان کے جنازہ کا دن ایک عظیم دن تھا آپ کے بارے میں لوگوں نے اچھے خواب دیکھے، اللہ تعالیٰ ان پر اور ہم پر رحم کرے ان کی اور ہماری غلطیوں کو معاف فرمائے۔ وہ قریب دعاؤں کو قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

۴۶۶ھ کے واقعات و حادثات

اس سال محرم میں خلیفہ نے ایک جلسہ عام کیا اس کے سر پر ... کے پاس ولی عہد امیر عدۃ الدین ابو القاسم عبد اللہ بن محمد بن القائم بامر اللہ تھا اس وقت اس کی عمر ۱۸ سال تھی، وہ بہت حسین تھا، امراء اور کبراء حاضر ہو گئے خلیفہ نے سلطان ملک شاہ کا جھنڈا اپنے ہاتھوں سے باندھا اس دن بڑی بھیڑ ہوئی، لوگوں نے آپس میں ایک دوسرے کو مبارکباد دی۔

بغداد کا غرق ہونا ..... ماہ جمادی الآخرہ میں خوب بارش ہوئی اور زبردست سیلاب آیا دریائے دجلہ بھر پڑا اس میں اضافہ بھی ہو گیا یہاں تک کہ بغداد کا ایک بڑا حصہ غرق ہو گیا لوگ بچاؤ کے لئے ... آ گئے، جوان عورتیں برہنہ چہرے لئے کڑی جانب چلی گئیں خلیفہ اپنے جلسہ گاہ سے بھاگ کھڑا ہوا اسے چلنے کا کوئی راستہ نہیں ملا تو ایک خادم اسے اٹھا کر تاج کی طرف لے گیا۔ وہ ایک بہت وحشت ناک منظر تھا لوگوں کے بہت قیمتی مال تباہ و برباد ہو گئے۔ بغداد کے کچھ لوگ اور مسافر ملبے کے نیچے آ کر مر گئے پانی کی سطح پر بہت سی لکڑیاں، جنگلی جانور اور سانپ آ گئے۔ دونوں جانبوں میں بہت سے مکانات گر گئے، بہت سی قبریں ڈوب گئیں ان میں سے ایک قبر ان کی قبر تھی جو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا مقبرہ تھا۔ العضدی اسپتال کی کھڑکیوں سے پانی داخل ہو گیا جب کہ سیلاب نے موصل تک کی بہت سی چیزوں کو تباہ و برباد کر دیا جامع کی دیوار سے جو ٹکرایا اور اسے گرا دیا اس کے دروازے کو چار فرسخ کے فاصلہ پر پہنچا دیا۔ اس سال ماہ ذی الحجہ میں بصرہ کی زمین پر بہت سخت آندھی آئی جس کی وجہ سے ۱۰۰۰۰ کھجور کے درخت جڑ سے اکھڑ گئے۔

---

(۲) (التاریخ بغداد: ۳/۱۰۹، تاج العروس (مادۃ قرل) ۸/۷۸، دول الاسلام: ۱/۲۷۱، الرسالۃ المستطرفۃ: ۱۷، شذرات الذہب: ۳/۳۲۳، العبر: ۳/۲۶۰، الکامل: ۱۰/۸۸، المنتظم: ۸/۲۸۳، الوافی بالوفیات: ۴/۱۲۷.)

اس سال وفات پانے والے افراد

احمد بن محمد بن الحسن السمنانی(1)...... حنفی اشعری تھے۔ ابن جوزی فرماتے ہیں کہ یہ بات عجیب ہے کہ قاضی القضاۃ ابن دامغانی نے ان کی بیٹی سے شادی کی۔ تو اس نے ان کو نائب قاضی بنادیا۔ قاضی شہادت شریف اور سب سے بہتر چال ڈھال والے تھے۔ ۸۰ سال سے زائد عمر میں ان کا انتقال ہوا۔

عبدالعزیز بن احمد بن علی(2)...... ابن سلیمان ابو محمد الکتانی الحافظ دمشق سے تعلق رکھنے والے تھے، بہت سی حدیثیں روایت کی تھیں اپنی یادداشت کی بنیاد پر احادیث املا کروایا کرتے تھے۔ خطیب نے ان سے ایک حدیث لکھی ہے اپنے شہر میں معزز، قابل بھروسہ، شریف اور مرتبہ والے آدمی تھے۔

لبابہ اور بیٹی...... علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ بصرہ کی ایک نیک خاتون تھیں، عورتوں میں وعظ بھی کیا کرتی تھیں۔ چرخہ کاتتی تھیں۔ یہ پچاس سال تک دن میں روزے رکھتی رہیں جبکہ رات بھر سوتی بھی نہیں تھیں اور چرخے کی روٹی سے قناعت حاصل کرتی تھیں۔ خشک کھجور پر گذارہ کرتی تھیں اور تیل کھایا کرتی تھیں تھوڑا بہت تیل اور انگور بھی کھا لیا کرتی تھیں۔ کبھی کبھار تھوڑا سا گوشت بھی کھالیا کرتی تھیں۔ جب ان کا انتقال ہوا تو اہل بصرہ ان کے جنازہ میں شریک ہوئے نیک لوگوں کے قبرستان میں انہیں دفن کیا گیا۔

۴۶۷ھ کے واقعات

اس سال ماہ صفر میں خلیفہ قائم بامر اللہ سخت بیمار ہو گیا اس کا حلق پھول گیا۔ اس نے فصد کروانے سے انکار کیا لیکن وزیر فخر الدولہ مسلسل اس کا اصرار کرتا رہا یہاں تک کہ راضی ہو گیا اور اس کی حالت بہتر ہو گئی۔ لوگ اس کی بیماری سے گھبرا گئے تھے اس کو صحت مل جانے سے خوش ہوئے۔ اسی مہینے خطرناک سیلاب آیا جس کی وجہ سے لوگوں نے بڑی مشکل کا سامنا کیا ابھی تک پہلے زلزلے کی وجہ سے منہدم شدہ تعمیرات بھی ٹھیک نہیں ہوئی تھیں۔ لوگ ریگستانوں میں چلے گئے اور بارش میں مجلسوں کی چھتوں پر بیٹھ گئے۔ مصر کے ساحل پر ایک شدید سمندری طوفان آیا جس سے وہاں کے تقریباً ۱۰۰ افراد مر گئے۔ اسی طرح واسط، بصرہ، خوزستان اور خراسان وغیرہ میں ہوا۔

خلیفہ قائم بامر اللہ کی وفات...... جب خلیفہ نے بعد میں وزیر کو جب گرمی کا موسم آیا تو آپ نے فصد کروایا جو کہ عام طور پر ہر سال میں کروایا کرتی تھی۔ اس کے بعد سو گیا تو اس کی رگ پھٹ گئی جب بیدار ہوا تو اسے اپنی قوت ختم ہوتی ہوئی محسوس ہوئی تو اب تقریباً دو دن سے زیادہ

---

(1) تاريخ بغداد: ۴/۲۸۲، تاريخ الخميس: ۲/۳۰۹، تاريخ الاسلام: ۱۱/۲۹، ۲۴۲، الجواهر المضية: ۱/۲۸۵، الكامل: ۱۰/۹۳، المنتظم: ۸/۲۸۸، طبقات السنية رقم: ۳۰۳ والسمناني بكسر السين وسكون الميم كسائر الأصل وعند ياقوت وابن الأثير وعند السمعاني بفتح الميم هذه النسبة إلى سمنان قرية بالعراق وهناك مواضع أخرى أيضا اسمها سمنان. انظر معجم البلدان: ۳/۲۵۱)

(2) الكامل: ۷/۸۲، الأنساب: ۱۰/۳۴۳، تاريخ ابن عساكر: ۱۰/۱۴۳، ۱/۱۷۵، المختصر المحتاج: ۳/۲۰۶، تذكرة الحفاظ ۳/۱۱۸۰، دول الإسلام: ۱/۲۷۵، شذرات الذهب: ۳/۳۲۴، طبقات الحفاظ: ۴۳۹، العبر: ۳/۲۶۱، الكامل في التاريخ: ۱۰/۹۳، كشف الظنون: ۲۰۱۹، اللباب: ۳/۸۲، الحفاظ: ۴۳۹، العبر: ۳/۲۶۱، الكامل في التاريخ: ۱۰/۹۳، كشف الظنون: ۲۰۱۹، اللباب: ۳/۸۲، المنتظم: ۸/۲۸۸، النجوم الزاهرة: ۵/۹۶)

گیا تھا۔ اس نے اپنے پوتے ولی عہد مقتدی بامر اللہ ابو القاسم عبداللہ بن محمد بن القائم کو بلایا۔ قاضیوں اور فقہاء کو اس کے پاس حاضر کیا اور اس کے بارے میں دوبارہ اپنے بعد ولایت کا عہد لیا۔ انہوں نے اس پر عہد کیا۔ اس کے بعد جمعرات شعبان کی ۱۳ تاریخ کو خلیفہ نے ۷۶ برس ۳ ماہ ۲۵ دنوں کی عمر میں وفات پائی۔ اس کی مدت خلافت ۴۴ سال ۸ ماہ اور ۲۵ دن تھی۔ اس سے پہلے کسی عباسی خلیفہ نے اتنی مدت خلافت نہیں کی تھی جبکہ اس کے باپ کی خلافت اس سے پہلے ۴۱ سال کی تھی اور ان دونوں کا کل مجموعہ ۸۵ سال چند ماہ بنتا ہے یہ بنو عباس کے لیے بڑی لمبی مدت ہے۔ اور یہ خلیفہ قائم بامر اللہ خوبصورت حسین سفید سرخی مائل چہرہ چوڑی پیشانی والا، فصیح، متقی، پرہیزگار اور ادیب کاتب بلیغ اور شعر گو تھا جیسا کہ پہلے اس کے کچھ اشعار ذکر کیے جا چکے ہیں اور صدقات وخیرات میں بہت بڑھا ہوا تھا۔ وہ انصاف پسند اور لوگوں کے ساتھ بہت احسان کرنے والا تھا۔ خلیفہ کو اس کی وصیت کے مطابق شریف ابو جعفر بن ابی موسیٰ حنبلی نے غسل دیا تھا۔ جب اس نے غسل دے دیا تو اس کے آگے مال وغیرہ پیش کیے گئے لیکن اس نے کچھ بھی قبول نہ کیا۔ اور جمعرات کے دن ظہر کے وقت خلیفہ کا جنازہ ادا ہو گیا جبکہ اس کو امام احمد کے پاس دفن کیا گیا پھر اسے رصافہ لے جایا گیا اب تک اس کی قبر پر زیارت کرنے لوگ جاتے ہیں۔ اس کی موت کی وجہ سے بازار بند کر دیئے گئے اس کے علاوہ [illegible] لٹکا دیئے گئے اس کی موت پر ہاشمی اور دیگر قبیلوں کی عورتوں نے نوحہ کیا وزیر ابن جہیر اس کا بیٹا تعزیت کرنے آئے تو زمین پر بیٹھ گئے اور لوگوں نے اپنے کپڑے پھاڑے۔ وہ ایک سخت دن تھا۔ یہ صورت حال تین دن تک چلتی رہی۔ یہ خلیفہ دین، علم اور حکومت کے لحاظ سے بنی عباس کے بہترین لوگوں میں تھا۔ فتنہ بساسیری کے وقت اس کی آزمائش ہوئی جبکہ اس کو گھر سے نکالا گیا، اس کی بیوی بچوں اور وطن سے جدا کیا گیا۔ اس نے مکمل ایک سال حدیثہ عانہ میں رہائش اختیار کی پھر اللہ تعالیٰ نے اسے دوبارہ امامت وخلافت کی دولت عطا فرمائی۔ ایک شاعر فرماتے ہیں کہ "اللہ تعالیٰ نے اس کی نعمتوں کو دوبارہ لوٹا دیا جیسے قریش نے ارادہ کیا۔ وہ بھی انہی جیسے انسان تھے۔ اس قسم کے واقعات پہلے سلف صالحین کے ساتھ بھی پیش آچکے ہیں۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ (ترجمہ آیت) "ہم نے آزمایا سلیمان علیہ السلام کو جبکہ ان کے تخت پر ڈالا ایک جسم کو، پھر انہوں نے رجوع کیا۔ ہم نے یہ خلاصہ ذکر کیا ہے اس کا جو کہ مفسرین نے سورہ "ص" کی تفسیر میں لکھا ہے ہم نے اس پر تفصیلی کلام کیا ہے۔ ۴۵۰ھ میں جیسے فتنہ بساسیری اور قصہ میں تفصیلی بیان آیا تھا۔

مقتدی بامر اللہ کی خلافت[۱] ..... وہ ابو القاسم عبداللہ ابن امیر ذخیرۃ الدین ابو العباس محمد بن الخلیفہ القائم بامر اللہ ابن القادر عباسی ہیں۔ ان کی والدہ ام ولد تھی جس کا نام ارجوان تھا اسے قرۃ العین کہا جاتا تھا۔ اس نے اپنے اس بیٹے اور اس کے بعد والے بیٹوں المستظہر اور المسترشد کا زمانہ خلافت بھی پایا۔ اس کا والد جب فوت ہو گیا تھا جبکہ یہ حمل میں تھا۔ جب لڑکا پیدا ہوا تو اس سے اس کا دادا بلکہ تمام مسلمان بہت خوش ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے قادری گھرانے کی خلافت کو مسلمانوں پر حفاظت سے باقی رکھا۔ اس نے کہ ان کے علاوہ جو لوگ تھے وہ بازاروں میں گھوما کرتے تھے عوام کے ساتھ کھیل کود میں مصروف رہتے تھے ان جیسے لوگوں کی خلافت لوگوں پر قائم ہونے کو لوگ ناپسند کرتے تھے۔ یہ بچہ اپنے دادا القائم بامر اللہ کی گود میں پلا۔ اس نے اپنی شان کے مطابق اس کی تربیت کی اور اسے اخلاق کی اچھی تربیت کرائی۔ جب مقتدی خلافت کا متولی ہوا تو اس کی عمر ۲۰ سال کی تھی وہ بہت زیادہ خوبصورت اور نیک سیرت تھا۔ اس کی بیعت بروز جمعہ اسی سال ۱۳ شعبان کو کی گئی۔ وہ دار الشجر میں سفید قمیص اور سفید طیلسان میں مسند چوکور موتیوں والی چادر میں بیٹھا۔ وزراء امراء اشراف اور بزرگ لوگ آئے اور اس سے بیعت کی۔ سب سے پہلے شریف ابو جعفر بن ابی موسیٰ حنبلی نے اس کی بیعت کی اور ایک شاعر کا شعر پڑھا "جب دادا ایک سردار مر جاتا ہے تو دوسرا اٹھ کھڑا ہوتا ہے" اس کے بعد اس پر ہچکی طاری ہو گئی اس کے بعد کہا کچھ بھول گیا تو خلیفہ نے وہ شعر مکمل کیا اور دوبارہ کہا کہ جو شریف لوگ کر گئے ہیں وہ کام کرتا ہے جو شریف لوگ کر گئے ہیں۔ اہل علم میں سے شیخ ابو اسحاق شیرازی، شیخ ابو نصر بن الصباغ الشافعی اور شیخ ابو محمد التمیمی الحنبلی نے ان کی بیعت کی۔ وہ آگے آیا اور عصر پڑھائی اس کے بعد اس کے

---

[۱] تاریخ الخلفاء ۴۲۳، ۴۲۵، ۴۲۹، المختصر ۲/۱۹۶، ۲۱۹، ۲۲۲، تاریخ الخمیس ۲/۳۵۹، خلاصۃ الذہب المسبوک ۲۶۸، شذرات الذہب ۳/۳۸۰، ۳۸۱، العبر ۳/۳۱۰، ۳۱۱، فوات الوفیات ۲/۱۹۱، ۲۲۹، العبر ۲۹۲، ۲۹۹، الکامل ۱۰/۴۲، ۸۷، ۹۶، ۲۲۹، ۲۳۱، معجم الانساب والاسرات الحاکمۃ ۳، المنتظم ۹/۱۸، ۲۹۳، ۲۸۹، المختصر ۲/۱۹۱، ۲۰۴، النجوم الزاہرۃ ۵/۱۳۰۔

دادا کا تابوت ابھی تک سکون و آرام سے لایا گیا جس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی تھی نماز جنازہ پڑھی گئی پھر قبرستان لے جایا گیا۔ خلیفہ مقتدی نیک دین دار شجاع تھا اس کا سارا زمانہ برکت والا تھا، رزق کی فراوانی سے تھا۔ اس کی خلافت بڑی باعظمت تھی۔ دوسرے بادشاہ اس کے سامنے چھوٹے تھے اور عاجزی سے رہتے تھے حرمین شریفین، بیت المقدس، مکمل شام میں اس کا خطبہ دیا جاتا تھا۔ اس کی قیادت میں مسلمانوں نے "الرہا" اور "انطاکیہ" دشمنوں سے چھین لئے تھے۔ بغداد اور اس کے علاوہ دوسرے شہر آباد ہو گئے۔

اس نے ابن جہیر کو وزیر بنایا پھر ابوشجاع کو بنایا لیکن پھر ابن جہیر ہی کو وزیر بنا دیا اور دامغانی اس کا قاضی اس کے بعد ابوبکر الشاشی اس کا قاضی بنا یہ سب بہترین قاضی اور امراء تھے۔ اس سال ماہ شعبان میں بغداد سے غلط کاری و فساد کرنے والی عورتوں کو نکالا گیا اس نے انہیں حکم دیا کہ وہ اپنے آپ پر بے حیائی و رسوائی کا اعتراف کریں، شرابوں، دکانوں اور زنا کے اڈے تباہ و برباد کر دیئے۔ جبکہ انہیں ذلت و حقارت سے غربی جانب ٹھہرایا۔ حماموں کے گندے پانی کو گرانا اور نالے بہانے سے روک دیا، لوگوں کو حکم دیا کہ وہ حماموں میں اپنی عورت سے اجتناب کریں، حمام والوں کو منع کیا کہ وہ فضلات وغیرہ دریا میں نہ پھینکیں اس نے انہیں پانی کی گندگی کی وجہ سے کنویں کھودنے کا ان پر لازم کیا تاکہ پینے کے پانی کی حفاظت ہو سکے۔ اس سال ماہ شوال میں بغداد کے بہت سے علاقوں میں آگ لگ گئی یہاں تک کہ [illegible] بھی پہنچ گئی اس کی وجہ سے بہت سے مکان اور دکانیں جل گئیں شہر واسط میں تو جلد آگ لگی۔ اسی وجہ سے وہاں ۱۲۰ [illegible] کے علاوہ اور دوسری بہت سی اشیاء بھی جل گئیں۔

اس سال بادشاہ ملک شاہ کے لئے رصد گاہ بنائی گئی جس پر علماء کی ایک جماعت نے اتفاق کیا اس پر بہت زیادہ مال و دولت بھی خرچ کیا اور وہ رصد کام استعمال ہوتی رہی یہاں تک کہ بادشاہ مر گیا تو وہ بند ہو گئی۔ اس سال ماہ ذی الحجہ میں دوبارہ مصریوں کا خطبہ دیا گیا، خطبہ حرمین میں بند ہو گیا یہ اس وجہ سے ہوا کہ حاکم مصری کی حکومت مضبوط ہو گئی حالانکہ وہ پہلے بے چینی و فکر کی وجہ سے کمزور ہو گئی تھی۔ جب قحط ختم ہوا سستی ہو گئی تو لوگ اپنی معمول کی زندگی خوشگوار ہو گئی جبکہ حرم میں اس کا خطبہ مکہ مکرمہ میں ۲۰ سال سے جاری تھا قریب وہ پہلے جیسے ہو جا بیٹھے جیسا کہ اس کی تفصیل آگے آ رہی۔ اس سال وباء کی وجہ سے اور بغداد کے پانی کی کمی کی وجہ سے لوگ وہاں سے بھاگ کھڑے ہوئے۔ اس سال لوگوں نے شریف ابوطالب حسنی بن محمد زینبی کی اقتداء میں حج کیا اور حرمین شریفین میں خلیفہ المقتدی کی بیعت لی

اس سال وفات پانے والے افراد

خلیفہ قائم بامر اللہ: ہم نے کچھ احوال اس کے اس کی وفات کے موقع پر بیان کر دیئے ہیں۔

الداودی[1]: صحیح بخاری کے راوی ہیں، پورا نسب نامہ اس طرح ہے عبدالرحمن بن محمد بن مظفر بن محمد بن داؤد ابوالحسن بن ابوطلحہ الداودی۔ ۳۷۴ھ میں پیدا ہوئے۔ بہت سی حدیثیں سنی ہوئی تھیں۔ شیخ ابوحامد اسفرائنی و ابوبکر القفال سے علم فقہ حاصل کیا۔ ابوعلی الدقاق و ابوعبدالرحمن السلمی کی صحبت اختیار کی، بہت سی چیزیں لکھیں۔ پڑھایا بھی فتویٰ نویسی کا کام بھی کیا، کتابیں تصنیف کیں، لوگوں کو وعظ و نصیحت بھی کی، نظم و نثر میں ان کو بڑی دسترس حاصل تھی۔ ان سب کے باوجود ذکر بہت کرتے تھے ان کی زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر رہتی تھی۔ ایک دن ان کے پاس وزیر نظام الملک آ کر دو زانو بیٹھ گیا تو شیخ نے اس سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے اپنے بندوں پر مسلط کیا ہے تو اس کا خیال رکھنا کہ تم ان کی حاجات کو کس طرح پورا کرتے ہو۔ ان کی وفات اسی سال پیش آئی، ۹۰ سال سے تھوڑا زیادہ عمر ہوئی۔ ان کے اشعار میں سے ایک یہ ہے "لوگوں سے اعتبار [illegible] ختم ہو گئی تو [illegible] چلی گئی۔ [illegible] زمانہ والے گزر گئے ہیں۔ [illegible]"

---

[1] (الأنساب: ۵/۲۹۳، ۲۹۲، السياق الورقة ۹۳ ب، شذرات الذهب: ۳/۳۲۲، طبقات الإسنوي: ۱/۵۲۵، ۵۲۶، طبقات ابن الصلاح الورقة: ۵۵ا، طبقات النووي الورقة: ۸۹ب، ۹۰أ، طبقات السبكي: ۵/۱۱۷، ۱۲۰، العبر: ۳/۲۶۵، ۲۶۶، فوات الوفيات ۲/۲۹۵، ۲۹۶، اللباب: ۱/۴۸۴، المنتخب الورقة: ۱۹۰، المنتظم: ۸/۲۹۶، المعجم: ۱۰۰، النجوم الزاهرة: ۵/۹۹)

ابو الحسن علی بن الحسن[1]...... ابن علی بن ابو طیب الباخرزی مشہور شاعر تھے ابتداء میں شیخ ابو محمد الجوینی سے اشتغال رکھا پھر چھوڑ دیا۔ اس کے بعد کتابت و شعر و شاعری کی طرف متوجہ ہو گئے تو اپنے اہل زمانہ پر اس میں سبقت لے گئے ان کا ایک مشہور دیوان ہے۔ اس میں سے ایک یہ ہے

”میں تیری کنپٹیوں کے رنگ کی شکایت کرتا ہوں جیسے کہ تم سے رخساروں میں ستارے ہیں جبکہ میں تیرے موتیوں جیسے دانتوں کے لئے روتا ہوں
یہ اب بھی سے وہ یتیم ہو کر بھی کا دم کیسے ہو سکتا ہے

۴۶۸ھ کے واقعات وحادثات

ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ شعبان میں موت اور ٹڈیوں کی تعداد میں ٹڈیاں آ کر غلات وغیرہ کھا گئیں۔ لوگوں کی بڑی مخلوق میں الفلاء اور بھوک کے مارے مرنے لگے۔ اس حالت میں باجرہ کے آٹے سے خوب بنا کر کھایا گیا پہلے پیدا ہو کر پڑی تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ٹڈی کو نقصان پہنچانے سے روک دیا وہ ٹڈی تھی لیکن کسی کو بھی نقصان نہیں کرتی تھی۔ بس فصلیں بڑھ گئیں۔ ساوی کہتے ہیں کہ دمشق میں بڑے وسعت سے مہنگائی ہو گئی جو کہ تین سال تک جاری رہی۔ اس سال نصر بن محمود بن صالح بن مرداس شہر حلب کا حاکم بنا رومیوں کو اس نے وہاں سے قلعہ یا القلعہ وزی واقعہ میں ہوا۔ اس سال اقسیس شہر دمشق کا حاکم بنا۔ وہاں سے معلی بن حیدر نائب مستنصر عبیدی کو شہر انیاس تک بھاگنا پڑا اور اس میں مقتدی کا خطبہ دیا گیا۔ جب سے عباسی مصریوں کا خطبہ منقطع ہے۔ اللہ ہی کے لئے تمام تعریفات و احسان ہیں مستنصر نے اپنے نائب کو بلوایا اس کو اپنے پاس قید کر لیا یہاں تک کہ وہ جیل ہی میں مر گیا۔

علامہ ابن جوزی کہتے ہیں کہ اقسیس وہی ہے جس کا نام اتسز بن اوق بن الخوارزمی ہے اس کا خطاب ملک معظم ہے وہ پہلا شخص تھا جس نے ممالک شام کو فاطمیوں کی غلامی سے چھڑایا تھا۔ وہاں سے حی علی خیر العمل والی اذان بند کروائی حالانکہ وہ اذان دو سو سال تک دمشق کے منارے سے منبروں سے دی جاتی تھی۔

علاوہ ازیں دو سو سال سے جاری تھی۔ مسجد اور دروازوں پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر لعنت کے کلمات لکھے ہوئے تھے (نعوذ باللہ) سلطان نے ان کو ختم کروا دیا تمام مذہب سے منع ہو گئے۔ اس نے انصاف کو عام کیا سنت کو ظاہر کیا وہ پہلا شخص تھا جس نے قلعہ دمشق کی بنیاد رکھی حالانکہ اس سے قبل مسلمانوں کے لئے وہاں کوئی قلعہ نہیں تھا جس کے ذریعے مسلمان دشمنوں سے بچاؤ کر سکے۔ مذکورہ قلعہ اس نے اسی محلہ میں بنایا تھا جس میں آج تک موجود ہے قلعہ کی جگہ باب البرید ہے جسے باب البرید بھی کہا جاتا ہے یہ جگہ دار عطان کے سامنے ہے جس کی ابتداء اس سے اگلے سال ہوئی جس کو اس کے بعد ملک مظفر تتش بن الپ ارسلان سلجوقی نے مکمل کیا جس کی تفصیل آگے والی ہے۔ اس سال لوگوں نے مقتدی الکوفی کی اقتداء میں حج کیا امیر مکی جنگل طرف کی ہیں جو کر طول کے نام سے معروف تھے۔ اس نے خلیفہ کے شہر میں بھگا دیا اور ان کے لئے عذاب تیز کیا یہاں تک کہ ان کے پاس صرف سال بھر کے رہ گئے۔ اس کے بعد بیج سالم تک پہنچ گیا۔ جب وہ سال ایک کشتی میں آیا تو چند سو غلاموں نے اس کو پکڑ لیا۔ اس نے ان کے ساتھ زبردست قتال کیا اور بری طرح شکست دی۔ اس کے بعد وہ البطائح میں رہتا تھا۔ ابن ساعی نے اپنی تاریخ بیان کرتے ہوئے کہا کہ اس سال ماوراء النہر سے عباسیوں کا خطبہ شروع کر دیا گیا جبکہ مصریوں کا خطبہ ختم کر دیا گیا۔

---

[1] دمیۃ القصر ۲۲/۲، تاریخ الأدب العربی لبروکلمان ۵/۲۷۶، من اسمہ عمرو، رسالۃ الطیب ۹۸، شذرات الذہب ۳/۲۹۶، الشعر العربی فی العراق وبلاد العجم ۱/۱۵۷، طبقات الأسنوی ۱/۲۳۴، طبقات السبکی ۵/۲۵۶، العبر ۳/۲۶۵، کشف الظنون ۱/۷۸۹، عقد الثلال ۲/۳۰۴، مرآۃ الجنان ۳/۹۵، المستفاد من ذیل تاریخ بغداد ۱۸۵، ۱۸۹، معجم الأدباء ۱۳/۳۳، ۴۸، مفتاح السعادۃ ۱/۲۳۳، منتخب السیاق ب ۲، معجم البلدان ۱/۳۱۶، النجوم الزاہرۃ ۵/۹۹، ہدیۃ العارفین ۱/۶۹۳، الوافی ج ۲۱۴/۲۱، وفیات الأعیان ۳/۳۸۷، ۳۸۸

اس سال وفات پانے والے افراد

محمد بن علی ...... ابن احمد بن عیسیٰ بن موسیٰ ابوتمام بن ابی القاسم ابن القاضی ابی علی، آپ ہاشمی خاندان کے سردار تھے وہ شریف ابوجعفر بن ابی موسیٰ الفقیہ الحنبلی کے چچا زاد بھائی تھے حدیث کے راوی بھی تھے ابوبکر بن عبدالباقی نے ان سے علم حدیث حاصل کیا اور باب حرب میں دفن کیے گئے۔

محمد بن القاسم ...... ابن حبیب بن عبدوس، ابوبکر الصفار۔ یہ نیشاپور کے تھے انھوں نے حاکم، عبدالرحمٰن سلمی اور دیگر لوگوں سے علم حدیث حاصل کیا۔ فقہ ابومحمد الجوینی سے پڑھا اور یہ ان کے حلقہ میں جانشین ہوا کرتے تھے۔

محمد بن محمد بن عبداللہ ابوالحسن البیضاوی شافعی مسلک کے تھے۔ ابوالطیب کے نواسے تھے علم حدیث پڑھے ہوئے تھے آپ ثقہ معتمد راوی اور اچھے آدمی تھے۔ اسی سال کے شعبان کے مہینے میں ان کا انتقال ہوا ابونصر بن الصباغ نے ان کا جنازہ پڑھایا نماز جنازہ میں ابوعبداللہ الدامغانی حنفی قاضی بھی شریک ہوئے اور اپنے آبائی گاؤں حمید الکرخ میں دفن کیے گئے۔

محمد بن نصر بن صالح ...... امیر حلب کے بیٹے تھے۔ وہ ۴۴۹ھ میں وہاں کے مالک ہوئے تھے۔ وہ لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت و باکردار تھے۔

مسعود بن المحسن[1] ...... ابن حسن بن عبدالرزاق بن جعفر البیاضی۔ یہ شاعر تھے ان کے چند اشعار یہ ہیں "میرا کوئی ساتھی اور مددگار سوائے رات کے نہیں۔ جب کہ یہ بھی میری طرف سے ہو جاتے۔ میں محبوب کے بعد اس سے شکایت کرتا ہوں اور وہ صبح کے بعد آنے سے شکایت کرتا ہے۔ یہ وہ شخص جس کی جدائی میں میں نے اپنی کمزوری کو چھپا لیا ہے یہاں تک میں عیادت کرنے والوں سے بھی پوشیدہ ہو گیا ہوں۔ میں طویل بے خوابی سے نڈھال ہو گیا ہوں لہٰذا تو نے میری آنکھوں کی پلکوں کو بھلا دیا تو نیند کیسے آسکتی ہے اگر یوسف علیہ السلام اپنی خوبصورتی کی وجہ سے عورتوں کے ہاتھ کاٹنے کا سبب بنے تھے تو تو میرے جگر کے ٹکڑے کرنے والا بن گیا۔

الواحدی المفسر[2] ...... علی بن حسن بن احمد بن علی بن متویہ الواحدی۔ ابن خلکان فرماتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ یہ نسبت کس طرف

---

[1] تتمة المختصر [illegible]، خريدة القصر [illegible]، شذرات الذهب [illegible]، الكامل لابن الأثير [illegible]، المختصر [illegible]، مرآة الجنان [illegible]، المنتظم [illegible]، النجوم الزاهرة [illegible]، وفيات الأعيان [illegible]، واليافعي: قال ابن خلكان: [illegible] ذلك لأبي أحمد [illegible] كان في مجلس بعض الفضلاء مع جماعة من [illegible] وكثر [illegible] فانه كان قد [illegible] الحلقة [illegible] من تلك البياض تحت الاسم [illegible] الشهرة.

[2] [illegible] الرواة [illegible]، إيضاح المكنون [illegible]، إشارة التعيين الورقة [illegible]، البلغة [illegible]، تتمة المختصر [illegible]، تاريخ الخميس [illegible]، تلخيص ابن مكتوم [illegible]، دمية القصر [illegible]، دول الإسلام [illegible]، روضات الجنات [illegible]، شذرات الذهب [illegible]، طبقات الإسنوي [illegible]، طبقات النحاة لابن قاضي شهبة [illegible]، طبقات المفسرين للداودي [illegible]، طبقات الشافعية لابن قاضي شهبة [illegible]، طبقات السبكي [illegible]، طبقات المفسرين للسيوطي [illegible]، طبقات ابن هداية الله [illegible]، العبر [illegible]، غاية النهاية [illegible]، الفلاكة والمفلوكين [illegible]، كشف الظنون [illegible]، الكامل لابن الأثير [illegible]، المختصر في أخبار البشر [illegible]، مرآة الجنان [illegible]، مسالك الأبصار [illegible]، مفتاح السعادة [illegible]، معجم الأدباء [illegible]، النجوم الزاهرة [illegible]، وفيات الأعيان [illegible]، [illegible] قال ابن خلكان: [illegible] ولا ذكرها السمعاني [illegible] ذكره أبو أحمد العسكري [illegible] والواحدي [illegible]

ہے الواحدی تین تفاسیر کے مصنف ہیں البسیط، الوسیط، الوجیز، انہیں سے امام غزالی رحمہ اللہ نے اپنی کتابوں کے نام رکھے ہیں نیز اسباب النزول اور التحبیر فی شرح الاسماء الحسنیٰ بھی آپ کی کتابیں ہیں حضرت نے دیوان متنبی کی بھی شرح لکھی اور شروح کی کثرت کے باوجود ان کی شرح کے مثل کوئی دوسری شرح نہیں۔ راوی نے کہا کہ آپ کی تصانیف میں قدرتی طور پر سعادت مندی رکھی گئی ہے ان کی تصانیف کے صحیح ہونے پر لوگوں کا اجماع ہے اور اساتذہ اپنے اسباق کے دوران ان کا ذکر کرتے ہیں۔ انہوں نے علم تفسیر الثعلبی سے پڑھا۔ بعد میں یہ ایک مدت تک بیمار رہے۔

ناصر بن محمد ۔۔۔ ابن علی ابو منصور الترکی الصاغری۔ وہ حافظ محمد بن ناصر کے والد تھے انہوں نے قرآن پڑھا اور احادیث کا سماع بھی کیا انہوں نے جامع منصور میں الخطیب سے علم تاریخ حاصل کیا۔ وہ بڑے خوش مزاج اور نیک صالح آدمی تھے۔ یہ حضرت اسی سال ذی قعدہ کے مہینے میں عین جوانی میں تیس سال سے پہلے وفات پا گئے۔ بعض لوگوں نے ان کی شان میں ایک طویل مرثیہ پڑھا علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ نے اسے المنتظم میں مکمل تحریر کیا ہے۔

یوسف بن محمد بن الحسن[1] ۔۔۔ ابو القاسم الہمدانی۔ انہوں نے سماع کیا اور کتابوں کی تصنیف و تالیف کا کام کیا۔ ان کا بھی اسی سال انتقال ہوا۔ انتقال کے وقت تقریباً ۹۰ سال کے تھے۔

۴۶۹ھ کے واقعات

اس سال قلعہ دمشق کی تعمیر کا کام شروع ہوا۔ اصل میں بات یہ ہے کہ جب ملک المعظم آتسز بن اوق خوارزمی نے گذشتہ سال دمشق عبیدیین سے چھینا تھا تو اس نے اس سال دمشق میں اس عظیم قلعہ کا تعمیراتی کام شروع کروایا تھا۔ جبکہ آج کل اس قلعہ کی جگہ پر ایک شہر کا دروازہ قائم ہے جو کہ باب الحدید کے نام سے معروف و مشہور ہے۔ وہ دروازہ آج کل کے دارِ رضوان کے سامنے تھا جو کہ الحدید کے باب سے لگتا تھا۔ قلعہ کی تعمیر ابھی مکمل نہ ہونے پائی تھی کہ بادشاہ مظفر تاج الملوک تتش بن الپ ارسلان السلجوقی نے اس سے یہ ملک چھین لیا۔ پھر اس نے اس کی عمارت کو بہت خوبصورت انداز میں مکمل کروایا۔ اور اس قلعہ میں دار رضوان بادشاہ کے لئے تعمیر کروایا۔ یہ عمارت نور الدین محمود بن زنگی کے زمانہ تک اسی حالت پر قائم رہی۔ اس کے بعد ملک صلاح الدین بن یوسف بن ایوب نے اس میں کچھ جدید تعمیر کا کام کروایا۔ پھر اس کے بعد اس کے بھائی ملک العادل نے اور اس کی اولاد نے اس کے برجوں کو آپس میں تقسیم کر لیا۔ ان میں سے ہر بادشاہ نے اس میں نیا برج بنوایا۔ ہر ایک نے بہت اعلیٰ، بلند و مضبوط بنوایا۔ بادشاہ ظاہر بیبرس نے اس کے مغربی جانب والے قلعے کو از سر نو تعمیر کروایا۔ اس کے بعد بادشاہ اشرف بن قلاوون کے دورِ حکومت میں اس کے نائب الشجاعی نے اس کا شمالی حصہ یعنی گنبد اور اس کے آس پاس کا حصہ تعمیر کروایا۔ اس سال ماہ محرم میں خلیفہ بہت سخت بیمار پڑ گیا۔ لوگوں نے اس کے معاملے میں الٹی سیدھی باتیں پھیلا دیں۔ اس صورت حال میں بادشاہ باہر نکل آیا لوگوں نے جب اس کو سامنے دیکھا تو مطمئن ہو گئے اس سال دریائے دجلہ میں پانی ساڑھے اکیس ہاتھ اوپر چڑھ گیا تو لوگوں نے اپنے مال و متاع منتقل کرنے شروع کر دیے۔ دار الخلافہ کے بارے میں لوگ ڈرنے لگے کہ یہ ڈوب نہ جائے اس لئے رات کو خلیفہ قائم بامر اللہ کا تابوت حرم رصافہ کے قبرستان منتقل کر دیا گیا۔

اس سال حنابلہ اور اشعریوں کے درمیان فتنے شروع ہو گئے۔ جو اس طرح کہ ابن قشیری بغداد آیا اور نظامیہ میں وعظ کرنے لگا اور حنابلہ کی مذمت اور ان کا عیب بیان کرنا شروع کر دیا۔ اور انہیں فرقہ مجسمہ کی طرف منسوب کرنے لگا۔ ابو سعید صوفی نے اس کی مدد کی۔ شیخ ابو اسحاق شیرازی بھی ان کی طرف مائل ہو گئے۔ اور نظام الملک کو خط بھیج کر حنابلہ کی شکایت کی جس میں ان کے خلاف اس سے مدد مانگی۔ ایک جماعت شریف ابو جعفر بن ابو موسیٰ شیخ حنبلی کے پاس گئی جبکہ وہ اپنی مسجد میں تھے دوسرے لوگوں نے آپ کا دفاع کیا اس کی وجہ سے لوگ آپس میں لڑنے لگے اور بازار [illegible]

---

[1] [illegible] ۳۳۲/۱۳، العبر ۲۶۹/۳، المنتظم: ۳۰۲/۸، وقد تصحف فیه الی الهمدانی بالدال المهملة

ایک درزی قتل ہو گیا۔ دیگر لوگ بھی زخمی ہو گئے۔ فتنہ پھوٹ پڑنے پر شیخ ابو اسحاق اور ابو بکر شاشی نے اپنے ایک خط میں جو فخر الدولہ کی طرف سے تھا نظام الملک کو اس واقعہ پر مذمت کی اور وہ اپنے بنائے ہوئے مدرسے کی طرف اس بات کو منسوب کرنا نہیں چاہتا تھا۔ شیخ ابو اسحاق نے ان فتنوں کی وجہ سے غصہ میں آ کر بغداد سے جانے کا ارادہ کیا۔ تو خلیفہ نے اس کو پیغام بھیجا جس میں اس کو تسلی دی۔ پھر خلیفہ نے اسکو شریف ابو جعفر کو، ابو سعد صوفی کو اور ابو نصر القشیری کو وزیر کے پاس جمع کیا۔ وزیر علی ابو جعفر کی تعظیم کرتے ہوئے اس کے افعال و اقوال کی طرف زیادہ متوجہ ہوا۔ پھر شیخ ابو اسحاق کھڑے ہوئے اور بولے کہ میں وہ شخص ہوں جسے آپ جانتے ہو جبکہ میں جوان تھا، یہ میری اصول میں کتابیں ہیں جس میں میں نے اشعریہ کے خلاف باتیں لکھیں ہیں۔ پھر انہوں نے ابو جعفر کے سر چوما۔ ابو جعفر نے اس سے کہا آپ نے سچ کہا لیکن جب آپ فقیر تھے تو آپ نے اپنے دل کی بات ظاہر نہیں کی تھی اب چونکہ سلطان اور نظام الملک کی طرف سے آپ کی مدد و نصرت ہو گئی ہے۔ اور آپ سیر ہو گئے ہیں اس لئے آپ نے اپنے دل کی بات کو ظاہر کر دیا۔ اس کے بعد ابو سعد صوفی نے بھی کھڑے ہو کر شریف ابو جعفر کے سر کو چوما اور نرمی سے مخاطب ہوا۔ لیکن وہ ان کی طرف غصہ سے متوجہ ہوا اور کہا کہ اے شیخ جب فقہا مسائل اصول میں بات کرتے ہیں تو انہیں ایک ملکہ حاصل ہوتا ہے لیکن آپ تو صرف سماع والے اور ناچنے والے آدمی ہو تو ہم میں سے کون تیرے باطل سے مقابلہ کرے گا۔ پھر اس نے وزیر سے کہا کہ آپ ہمارے درمیان کب صلح کراؤ گے اور ہمارے درمیان صلح کیسے ہو سکتی ہے۔ کیونکہ ہم ان چیزوں کو واجب سمجھتے ہیں اور ان کا اعتقاد رکھتے ہیں یہ لوگ ان کو حرام قرار دیتے ہیں اور ان اعمال کے مرتکب کی تکفیر کرتے ہیں اور خلیفہ کے دادا القائم اور القادر نے لوگوں کے سامنے کھلم کھلا اپنے مذہب کا اقرار کیا جو کہ اہل سنت والجماعت اور سلف صالحین کے مطابق تھا، ہم بھی اسی مذہب پر قائم ہیں جیسا کہ اہل عراق و اہل خراسان اس مذہب پر متفق ہیں۔ اسی مذہب کو تمام کچہریوں میں لوگوں کے سامنے پڑھ کر سنایا گیا۔ پس وزیر نے یہاں کا سارا معاملہ بتانے کے لئے بادشاہ کو خط بھیجا۔ بادشاہ کا جوابی خط آیا جس میں ساری جماعت کا اور خصوصاً شریف ابو جعفر کا شکریہ ادا کیا گیا تھا۔ پھر خلیفہ نے ابو جعفر کو سلام پیش کرنے کے لئے اور اس کی دعا سے تبرک حاصل کرنے کے لئے دار الخلافہ طلب کر لیا۔

علامہ ابن جوزی فرماتے ہیں کہ اس سال ماہ ذی قعدہ میں بغداد و اطراف اور سواد میں امراض کثرت سے پھیل گئے جبکہ ملک شام سے بھی ایسی ہی خبر آئی۔ اس سال بغداد سے ڈومنیاں اور بے حیا عورتیں نکال دی گئیں۔ فاسق و فاجر لوگ بھی وہاں سے بھاگ گئے۔ اسی سال نصر بن محمود بن مرداس نے اپنے والد کی وفات کے بعد حلب پر اپنی حکومت قائم کر لی۔ اسی سال امیر علی بن ابو منصور بن فرامرز بن علاء الدولہ بن کاکویہ نے السیدۃ ارسلان خاتون سے نکاح کیا جو کہ بادشاہ الپ ارسلان کے والد داؤد کی بیٹی تھی اور خلیفہ القائم بامر اللہ کی بیوی تھی۔ اس سال بادشاہ دمشق اقسیس نے مصر کا محاصرہ کیا۔ وہاں کے حاکم المستنصر باللہ کو پریشان کیا لیکن پھر دمشق واپس آ گیا اور اسی سال امیر جنفل ترکی مقطع کوفی نے لوگوں کو حج کرایا۔

اس سال وفات پانے والے افراد

اسفہید وست بن محمد بن الحسن ابو منصور الدیلمی: شاعر تھے انہوں نے عبداللہ بن حجاج اور عبدالعزیز بن نباتہ وغیرہ سے ملاقات کی جو کہ شاعر تھے۔ یہ شیعہ تھے بعد میں انہوں نے توبہ کر لی اور اپنے ایک قصیدہ میں انہوں نے اپنے اعتقاد کے بارے میں بتایا "جب مجھ سے میرے اعتقاد کے بارے میں پوچھا جاتا ہے تو میں کہتا ہوں کہ میرا مذہب وہی ہے" جو نیک لوگوں کا مذہب ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ محمد ﷺ کے بعد سب سے بہتر انسان حضور کا صدیق اور ان کا غار کا ساتھی ہے پھر ان کے بعد تین شخص (عمر فاروق، عثمان غنی، علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم) سب سے زیادہ مخلوق میں بہترین ہیں وہ پاکیزہ لوگوں کے سردار اور معزز ہیں۔ یہی میرا عقیدہ ہے اور اس میں اپنی کامیابی اور جہنم کی آگ سے آزادی کا امید رکھتا ہوں۔

طاہر بن احمد بن بابشاذ(۱): ابو الحسن المصری النحوی، یہ مصر میں جامع عمرو بن العاص کی چھت سے گر گئے تھے اور اسی سال رجب میں فوراً ہی انتقال کر گئے۔ ابن خلکان رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ یہ مصر میں اپنے اہل زمانہ کے درمیان امام نحو تھے۔ آپ کی نحو پر بہت ہی مفید تصانیف ہیں جن میں ان کا مقدمہ اور اس کی شرح اور جمل کی شرح اور محتسب بھی شامل ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ کا مصر میں یہ کام ہوتا تھا کہ جو بھی خطوط دیوان انشاء میں لکھے جاتے تھے وہ پہلے آپ کے سامنے پیش کیے جاتے تھے۔ تو ان خطوط میں جو بھی غلطی وغیرہ ہوتی تھی اس کی اصلاح فرما دیتے تھے۔ اس کے بعد ان خطوط کو جہاں بھیجنا ہوتا پتہ پر روانہ کیا جاتا تھا اس کام پر انھیں خاص تنخواہ بھی ملا کرتی تھی۔ ایک عجیب بات یہ ہے کہ آپ اپنے دوستوں کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے کہ اچانک ایک بلی آ گئی تو انھوں نے اس کے واسطے کوئی چیز پھینکی بلی نے اسے اٹھایا اور تیزی سے بھاگ گئی۔ پھر دوبارہ آ گئی۔ انھوں نے دوبارہ اس کے واسطے کوئی چیز پھینکی بلی اس کو بھی جلدی سے لے گئی۔ تیسری مرتبہ پھر آ گئی۔ اس بار بھی انھوں نے اس کے لیے کچھ پھینک دیا [illegible] اور ان کی وفات اسی سال جامع [illegible] کے [illegible] میں ہوئی۔

لیکن ساتھ میں وہ یہ بات بھی جان گئے کہ یہ خود اسے نہیں کھا رہی ہے اس لئے انہوں نے اس کا تعاقب کیا تو دیکھتے ہیں جہاں بلی جا رہی تھی وہاں ایک اندھی بلی تھی۔ اس بات نے انہیں بہت زیادہ متعجب کیا۔ شیخ نے کہا سبحان اللہ یہ ایک چوپایہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا رزق اس سے [illegible] تک پہنچا دیا تو [illegible] مجھے رزق نہیں دے گا۔ حالانکہ میں اس کا بندہ ہوں اور اس کی عبادت کرتا ہوں۔ اس کے بعد انہوں نے اپنے تمام اسباب چھوڑ دیئے اپنے گھر والوں کو چھوڑ دیا اور جامع عمرو بن العاص کے ایک کمرہ میں عبادت اور اشتغال وغیرہ میں لگ گئے یہاں تک کہ ان کا انتقال ہو گیا۔ کمرے میں آپ کی تعلیقات کو جمع کیا گیا ہے جو کہ تقریباً 15 جلدوں پر مشتمل ہیں۔ آپ کے شاگرد جیسے ابن بری وغیرہ ان کتابوں سے نقل کرتے ہیں۔ ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور انہیں تعلیق الغرفہ کے نام سے پکارتے ہیں۔

عبداللہ بن محمد بن عبداللہ(۲): ابن عمر بن احمد بن مجمع بن محمد بن یحییٰ بن معبد بن ہزار مرد ابو محمد الصریفینی جو کہ ابن [illegible] کے نام سے بھی مشہور ہیں مشہور مشائخ احادیث میں سے ایک ہیں [illegible] بہت سے مشائخ کی جماعت سے [illegible] وہ آخری شخص ہیں جنہوں نے [illegible] ابن الجعد [illegible] سے بیان کیا ہے [illegible] ان کی وجہ سے بہت لوگوں نے ان کی طرف سفر کیا۔ حفاظ کی ایک جماعت نے ان سے اس کا سماع کیا جن میں خطیب بھی شامل ہیں۔ وہ ثقہ [illegible] اچھے تھے۔ سلف کی [illegible] تھے ان کی وفات صریفین کے مقام پر ۸۵ سال کی عمر میں ہوئی۔

حیان بن خلف(۳): ابن حسین بن حیان بن محمد بن حیان بن وہب بن حیان الاموی مولاہم القرطبی [illegible]

---

(۱) [illegible]

[illegible]

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

جو کہ ۴۰ جلدوں پر مشتمل ہے اس کے مصنف تھے جو قوا ابو علی الغسانی ان کی فصاحت، بلاغت اور جانی کی تعریف کیا کرتے تھے۔ فرمایا کہ میں نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا کہ تین دن کے بعد مبارک باد پیش کرنا محبت کی تحقیر ہے، اسی طرح تین دن بعد تعزیت کرنا مصیبت کو تازہ کرنا ہے۔ ابن خلکان نے فرمایا کہ یہ اسی سال ماہ ربیع الاول میں فوت ہوئے، بعض لوگوں نے انہیں خواب میں دیکھا تو ان کا حال دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میری مغفرت ہو گئی ہے، دنیا میں تو میں پریشان ہوا تھا، لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی مہربانی سے مجھے معاف فرما دیا اور میرے گناہوں سے درگزر کیا۔

ابو نصر السجزی الوائلی ۔۔۔ ان کی نسبت سجستان کے ایک گاؤں کی طرف ہے اس کو ال کہا جاتا ہے انہوں نے بہت سی حدیثیں سنیں بہت سی کتابیں تصنیف کیں، پھر باہر چلے گئے اور حرم میں مقیم ہو گئے ان کی ایک تصنیف "کتاب الابانہ" ہے جو کہ اصول میں ہے ان کی فروع میں بھی تصنیفات ہیں بعض لوگ حفاظ میں الصوری پر ان کو ترجیح دیتے ہیں۔

محمد بن علی بن الحسین[1] ۔۔۔ ابو عبداللہ الانماطی، جو کہ ابن سکینہ کے نام سے زیادہ مشہور تھے یہ ۳۹۰ھ میں پیدا ہوئے۔ یہ بہت زیادہ احادیث سننے والے تھے ۷۹ سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

سن ۴۷۰ھ کے واقعات وحادثات

ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس سال ماہ ربیع الاول میں ایک مسجد محلہ کی غربی جانب دو کھجور کے درختوں پر بجلی گر گئی جس سے ان کے اوپر والے حصے جل گئے لوگوں نے اوپر چڑھ کر آگ کو بجھایا، اس کی شاخوں کو اتارا تو وہ بجلی سے جھلک رہی تھیں، راوی نے فرمایا کہ نظام الملک کی جانب سے ایک خط شیخ ابواسحاق الشیرازی کے پاس آیا جو ان کے اس خط کے بارے میں تھا، جو انہوں نے حنابلہ کے بارے میں لکھا۔ پھر ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے متن کے بارے میں کہا کہ کسی کے مذہب کو بدلنا اور اسے اس کے مذہب سے پھیرنا ممکن نہیں ہے اس علاقہ کے اکثر لوگ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد ہیں۔ ان کی عظمت شان اور وسعت علم اور علم کی حیثیت پوشیدہ نہیں، اتباع سنت کے معاملے میں بھی آپ کی شان بالکل واضح ہے یہ بات انہوں نے ایک طویل کلام میں بیان کی ہے جو کہ اس سال ماہ شوال میں حنابلہ اور شافعی فقہاء کے درمیان جنگ چھڑ گئی۔ دونوں میں سے ہر ایک فریق کو عوام کی حمایت حاصل تھی ان کے درمیان جنگ میں تقریباً ۲۰ آدمی مارے گئے جبکہ بہت سے زخمی بھی ہوئے اس کے بعد جنگ رک گئی۔ راوی نے کہا کہ ۱۸ شوال کو خلیفہ المقتدی کے ہاں ان کا بیٹا المستظہر ابوالعباس احمد پیدا ہوا۔ اس خوشی میں شہر کو مزین کیا گیا اور مبارکباد وصول کرنے کے لیے بیٹھا۔ پھر اتوار کے دن ۲۶ شوال کو اس کے ہاں ایک دوسرے بچے کی پیدائش ہوئی اس کا نام ابو محمد ہارون رکھا گیا۔ واقدی نے کہا ہے کہ اس سال تاج الدولہ اخو سلطان شام کا والی بنا اس نے حلب کا محاصرہ کیا مقطع العلوی نے اس سال لوگوں کو حج کرایا۔ ابن جوزی ذکر فرماتے ہیں کہ وزیر ابن جہیر نے ایک بڑا منبر بنایا تاکہ اس پر بیٹھ کر مکہ میں خطبہ دیا جا سکے جب وہ وہاں پہنچا تو مصریوں کا خطبہ دوبارہ شروع ہو چکا تھا اس لیے اس نے وہ منبر توڑ کر جلا دیا۔

اس سال وفات پانے والے افراد

احمد بن محمد بن احمد بن یعقوب ۔۔۔ ابن احمد ابو نصر [illegible] یہ آخری آدمی ہیں جنہوں نے ابوالحسن بن الصلت سے روایت کی ہے۔ یہ قاضی بھی رہے، عبادت گزار اور اچھے طور طریقے والے آدمی تھے خطیب نے آپ سے روایت لکھتے ہوئے کہا کہ آپ بہت سچے آدمی تھے۔

---

[1] المنتظم [illegible]

ان کا اسی سال ۸۵ سال کی عمر میں انتقال ہوا۔

احمد بن محمد[1] ابن احمد بن عبداللہ ابو الحسین بن النقور البزاز، مشہور مسند راویوں میں سے ہیں۔ بہت سے محدثین نے ان سے روایت کی ہے اور کئی شیوخ کی اشیاء میں منفرد ہیں جیسے نسخہ ہدبہ، کامل ابن عدی وغیرہ اور دوسرے ابن الحسن الحربی۔ آپ بہت مہارت رکھتے تھے۔ یہ حدیث سننے اور پڑھانے کا ایک دینار لیتے تھے۔ اس لیے کہ شیخ ابو اسحاق شیرازی نے حدیث پڑھانے پر اجرت لینے کے جواز کا فتویٰ ان کو دیا تھا کیونکہ یہ اسی کی وجہ سے کمائی وغیرہ کرنے سے قاصر رہتے تھے۔ ان کی وفات ۸۹ سال کی عمر میں ہوئی۔

احمد بن عبد الملک[2] ابن علی بن احمد ابو صالح مؤذن نیشاپوری حافظ، انہوں نے بہت کچھ لکھا، تصنیف و تالیف بھی کی۔ انہوں نے تقریباً ہزار شیوخ سے لکھا۔ یہ وعظ کیا کرتے تھے اور اذان دیتے تھے۔ ۸۱ سال سے زیادہ عمر میں ان کا انتقال ہوا۔

عبداللہ حسین بن علی ابو القاسم بن ابی محمد الخلال آخری شخص ہیں جنہوں نے امام ابو حفص الکتانی سے حدیث روایت کی ہیں۔ انہوں نے بہت سے شیوخ سے حدیث روایت کی ہے اور انہیں قابل اعتماد قرار دیا ہے۔ ۸۵ سال کی عمر میں ان کا انتقال ہوا، باب حرب میں دفن کیے گئے۔

عبدالرحمن بن منده ابن محمد بن اسحاق بن محمد بن یحییٰ بن ابراہیم ابو القاسم بن ابی عبداللہ الاصبہانی، انہوں نے اپنے والد سے بہت سی حدیثیں سنیں اور مختلف شہروں کے لوگوں سے حدیث کا سماع کیا، ان کی طرف سفر کرکے بہت سی چیزوں کو جمع کیا۔ یہ پاکباز، عبادت اختیار کرنے والے، مذہب کے پیروکار، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو پسند کرنے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعہ امام ابو عبداللہ الصوفی کی طرح اسلامی خدمت فرمائی ہے۔ یہ ابن منده ہیں ان کے متعلق ۸۷ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ ان کے جنازے میں لوگوں کی اتنی بڑی تعداد تھی کہ اس کی گنتی اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے، حقیقت میں کوئی نہیں جانتا۔

عبد الملک بن محمد ابن عبد الواحد بن محمد بن المظفر بن علی ابو القاسم الصوفی، یہ حافظ فقیہ اور عبادت گزاروں میں سے ایک تھے۔ ان کی خیر و تقویٰ، انہوں نے بہت حدیثیں سماع کیں، آپ اکثر طلبہ کے واسطے حدیثیں پڑھا کرتے تھے۔ اسی سال محرم میں فوت ہوئے اور امام احمد کی قبر کے پہلو میں دفن کیے گئے۔

شریف ابو جعفر حنبلی[3] عبد الخالق بن عیسیٰ بن احمد بن محمد بن عیسیٰ بن احمد بن موسیٰ بن محمد بن ابراہیم بن عبداللہ بن معبد بن عباس بن عبد المطلب ہاشمی، حنبلی مسلک کے امام تھے، عبادات اور زہد میں مشہور تھے، جو عبادات افضل عبادات اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم کرنے والے، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں مشہور تھے۔ آپ اللہ کے معاملے میں ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کرتے تھے۔ ۴۱۱ھ میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے قاضی ابو یعلیٰ سے علم حاصل کیا۔ آپ نے اپنے دور کے فقہاء میں ممتاز مقام پایا اور قاضی کی شہادت کو قبول کیا، اس کے بعد انہوں نے شہادت چھوڑ دی۔

---

[1] تاریخ بغداد ۳۸۱/۴، تذکرۃ الحفاظ ۱۱۸۳/۳، دول الاسلام ۲۷۴/۱، شذرات الذہب ۳۳۵/۳، ... النجوم الزاہرہ ۱۰۴/۵

[2] ... تذکرۃ الحفاظ ... دول الاسلام ... شذرات الذہب ... المنتظم ... النجوم الزاہرہ ۱۰۴/۵

[3] دول الاسلام ۵/۲، ذیل طبقات الحنابلہ ۱۵/۱، شذرات الذہب ۳۳۶/۳، المنتظم ۳۱۴/۸، النجوم الزاہرہ ۱۰۶/۵

بغدادی اور امانت میں مشہور تھے جب خلیفہ قائم بامر اللہ کے انتقال کا وقت آیا تو انہوں نے یہ وصیت کی کہ ان کو شریف ابو جعفر غسل دیں۔ ان کے واسطے خلیفہ نے بہت سی چیزوں اور عظیم مال کی وصیت کی لیکن انہوں نے کچھ بھی قبول نہ کیا۔ جب حنابلہ اور اشعریہ کے درمیان جنگ ہوئی ابن قشیری کی وجہ سے تو انہیں دارالخلافہ میں اعزاز و اکرام سے قید کر کے رکھا گیا ان کے پاس فقہاء وغیرہ آ کر ان کے ہاتھ اور سر کو بوسہ دیا کرتے تھے۔ مسلسل یہیں رہے یہاں تک کہ بیمار ہو گئے تو آپ کو اپنے گھر والوں کے پاس جانے کی اجازت مل گئی۔ حضرت اپنے گھر میں ۱۵ صفر بروز جمعرات اس سال انتقال کر گئے۔ ان کو امام احمد رحمہ اللہ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ لوگ آپ کی قبر کے پاس ہر جمعہ کی رات کو آ کر بار بار گزارا کرتے قبر کے پاس ختم پڑھا کرتے تھے یہاں تک سردی کا موسم آ گیا تو جو بھی اس وقت تک آپ کی قبر پر پڑھا گیا اور آپ کے لئے بخشا گیا وہ دس ہزار ختم تھے۔ واللہ اعلم۔

محمد بن محمد بن عبداللہ ابوالحسن بیضاوی۔ یہ الکرخ میں فقہائے شافعیہ میں سے ایک تھے۔ ان کے والد کے پاس ان کو دفن کیا گیا۔

سن ۴۷۱ھ کے واقعات

اس سال سلطان ملک المظفر تاج الملوک تتش بن الپ ارسلان السلجوقی دمشق کے بادشاہ بنے اور وہاں کے بادشاہ اقسیس کو قتل کر دیا۔ واقعہ اس طرح ہوا کہ اقسیس نے اس کی طرف یہ پیغام بھیجا کہ وہ مصریوں کے خلاف اس کی مدد کرے جب وہ پہنچا تو اقسیس اس کے استقبال کے لئے باہر نکلا۔ تو ارسلان نے اس کے قتل کا حکم دیا پس اقسیس اسی وقت قتل کر دیا گیا۔ اس کے خزانے میں ایک سرخ یاقوت کا پتھر ملا۔ جس کا وزن ۱۷ مثقال تھا۔ حبہ سالم موتیوں کے دانے بھی نکلے ان میں سے ہر ایک ایک مثقال سے زیادہ تھا۔ اس کے علاوہ ۱۰۰۰۰۰ دینار اور ۲۰۰ سونے کی زینیں وغیرہ بھی تھیں۔ وہ یا اقسیس ہے جو اتسز بن اوق الخوارزمی ہے ان کا لقب معظم تھا وہ نیک بادشاہ تھے نیک سیرت اور اچھی عادات کے مالک تھے۔ انہوں نے فاطمیت کو شام کے علاقوں سے ختم کیا اسی علی خیر العمل والی اذان انہوں نے ہی شام میں بند کرائی۔ تمام صحابہ سے راضی ہونے کا حکم دیا۔ انہوں نے دمشق میں وہ قلعہ بھی تعمیر کیا جو تمام محروسہ میں اسلام کا قلعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے۔ ان کی قبر کو رحمت سے تر کرے۔ ان کا ٹھکانہ جنت الفردوس میں بنائے۔ اس سال وزیر ابن جہیر نظام الملک کے حکم سے معزول کر دیا گیا اس وجہ سے کہ اس نے شافعیہ کے خلاف مدد کی تھی۔ پھر جب مقتدی نے نظام الملک سے اس کے لوٹنے کے بارے میں درخواست کی تو اس کے لڑکے کو لوٹا دیا گیا جبکہ اسے چھوڑ دیا گیا۔ اس سال سعد الدولہ جوہر امیر بغداد آیا۔ اس کی خوشی میں اوقات نماز میں اس کے گھر کے سامنے ڈھول بجائے گئے۔ اس نے خلیفہ کی بے ادبی کی اور گھوڑوں کی رسیاں باب الفردوس پر باندھیں۔ خلیفہ کو اس کے معاملہ کے بارے میں لکھا گیا تو خلیفہ کی جانب سے ایک خط آیا جس میں اس پر ڈانٹ تھی۔ اس سال مقطع الکوفی جنفل الحری کی قیادت میں لوگوں نے حج کیا اللہ تعالیٰ اس کو ثواب عطا فرمائے۔

اس سال وفات پانے والے افراد

سعد بن علی[1] ابن محمد بن علی بن حسین بن ابو القاسم الزنجانی۔ انہوں نے آفاق کا سفر کیا اور بہت سی حدیثیں حاصل کیں۔ وہ امام حافظ،

---

[1] (الکامل [illegible]، الأنساب [illegible]، معجم البلدان [illegible]، تذکرة الحفاظ [illegible]، دول الإسلام [illegible]، شذرات الذهب [illegible]، العقد الثمين [illegible]، العبر [illegible]، البداية [illegible]، المنتظم [illegible]، النجوم الزاهرة [illegible]. والزنجاني بفتح الزاي وسكون النون وفتح الجيم وفي آخرها نون هذه النسبة إلى زنجان وهي بلدة على حدود أذربيجان من بلاد الجبل.)

عبادت گزار تھے۔ پھر لمبی عمر میں خطیب مقرر ہو گئے تھے۔ لوگ ان سے برکت حاصل کرتے تھے۔ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لوگ تبرکاً ان کی مجالس میں ان کے ہاتھ پاؤں چومتے تھے۔

سلیم بن الجوزی یہ نسبت مصر کے کسی گاؤں کی طرف ہے۔ وہ عبادت گزار پرہیزگار تھے۔ ان کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ ایک مدت تک دمشق کے ایک منارے پر عبادت گزار رہتے تھے انہوں نے حدیث کا سماع کیا اور ان سے بھی سماع کیا گیا۔

عبداللہ بن شمعون ابو محمد الفقیہ المالکی القیروانی۔ علوم شرعیہ کے ماہر تھے۔ بہت سی کتب فقہ میں لکھ گئے۔ [illegible]

۴۷۲ھ کے واقعات وحادثات

اس سال بادشاہ تاج الملک محمود بن مسعود بن محمود بن سبکتگین نے ہندوستان کے کئی قلعوں پر قبضہ کیا پھر اپنے ملک لوٹ گیا اور بہت سا مال غنیمت لے کر پہنچا۔ اس سال امام المقتدی بامر اللہ کی باندی کے یہاں بیٹے کی پیدائش ہوئی۔

اس کی پیدائش پر بغداد کو سجایا گیا۔ اس سال صاحب موصل امیر شرف الدولہ مسلم بن قریش بن بدران العقیلی اپنے باپ کی وفات کے بعد بادشاہ ہوا۔ اس سال منصور بن مروان بھی اپنے باپ کے بعد بادشاہ بنا۔ اس سال سلطان نے ابن علان یہودی ضامن بصرہ کو غرق کرنے کا حکم دیا۔ اس کے خزانے میں سے چار سو دینار دیکھے گئے بصرہ کے تاجروں کے لئے ایک ہزار ... گھوڑوں کا ہر سال ضامن ہوا۔ اس سال عمید الدولہ بن نظام الملک نے تمام بصرہ پر قبضہ کر لیا۔ اس سال لوگوں نے بغداد سے المقتدی کی اقتدا میں حج کیا اور مکہ سے مصریوں کا خطبہ ختم کر دیا۔ ایک مدت سے عباسی خلیفہ اور سلطان ملک شاہ سلجوقی کا خطبہ شروع ہوا۔

اس سال فوت ہونے والے افراد

عبدالملک بن الحسن بن احمد بن خیرون انہوں نے بہت سی حدیثوں کا سماع کیا تھا۔ وہ متقی عبادت گزار تھے۔ مسلسل روزے رکھتے تھے اور ہر روز ایک قرآن شریف کا ختم کیا کرتے تھے رحمہ اللہ۔

محمد بن محمد بن احمد[1] بن حسین بن عبدالعزیز بن مہران بن العکبری۔ انہوں نے ہلال حفار، ابن رزقویہ اور شافعی وغیرہ سے حدیث کا سماع کیا اور شعر بھی کہتے تھے ان کے چند اشعار یہ ہیں۔ "جو لوگ پہلے گزر چکے ہیں ان میں سے جس کا تذکرہ ہے ان کے بارے میں طویل غور و فکر کرتا ہوں وہ لوگ موت کے بعد ذکر ہونے کی وجہ سے زندہ ہیں ہم تو گم نام ہیں اس لئے زندہ ہو کر بھی مردہ ہیں۔" اس سال رمضان میں ان کا انتقال ہوا ان کی عمر ۹۰ سال تھی۔

محمد بن عبداللہ[2] شام کے خطیب تھے حدیث بیان کی ہوئی تھی۔ وہ اپنے زمانہ کے پرہیزگاروں فقیہوں اور عبادت گزاروں

---

[1] الانساب ۹/۳۷۳ تاریخ بغداد ۳/۲۳۹ لسان المیزان ۵/۳۳۳ العبر ۳/۲۷۷ الکامل فی التاریخ ۱۰/۱۱۲ المنتظم ۸/۳۲۳ [illegible]

[2] الانساب [illegible] العبر ۳/۲۷۷ [illegible] طبقات السبکی [illegible] معجم البلدان ۲/۲۲۱ [illegible] المنتظم ۸/۳۲۳ [illegible] الانساب واللباب ومعجم البلدان [illegible] [illegible] بن عبداللہ

تھی سب سے بڑھ کر ہوتے تھے۔ کافی عرصہ تک مکہ مکرمہ میں رہتے ہوئے وہاں قیام کئے رہے۔ روزانہ تین بار پیدل عمرہ کیا کرتے تھے جب سے وہ مکہ آئے انہوں نے جوتے وغیرہ نہیں پہنے۔ وہ شہریوں کے ساتھ پیدل جا کر حضور ﷺ کی قبر کی زیارت کرتے تھے اسی طرح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی قبر پر طائف جا کر زیارت کیا کرتے تھے۔ کوئی چیز ذخیرہ نہیں کرتے تھے صرف ایک ہی قمیص پر اکتفا کیا کرتے تھے۔ اہل و اقلیم کے کسی حصہ میں مکہ کے ایک امیر نے آپ کو مارا جس سے آپ کافی دن تک بیمار رہے اور پھر انتقال کر گئے ۸۰ سال سے کچھ زیادہ عمر پائی۔ رحمہ اللہ

سن ۴۷۳ھ کے واقعات و حادثات

اس سال سلطان ملک شاہ کا بھائی خراسان کے بعض علاقوں کا حکمران بنا۔ اس سال واعظین و علماء کو [illegible] کرنے کی اجازت مل گئی جنہیں فتنہ ابن قشیری میں تقلیس وغیرہ کرنے سے روک دیا گیا تھا۔ اس سال نوجوانوں کی ایک جماعت کو گرفتار کیا گیا جنہوں نے ایک شخص عبدالقادر ہاشمی کو اپنا امیر بنایا ہوا تھا۔ جنہوں نے دور دراز علاقوں سے اس کے ساتھ خط و کتابت کی جو شخص اس کے تحت آتا وہ [illegible] وغیرہ کرتا سے ان رسول لیا جاتا تھا۔ یہ لوگ جنش بردہ کے پاس جمع ہوا کرتے تھے ان کے بارے میں یہ خوف ہوا کہ وہ کہیں مصریوں کے حمایتی نہ ہوں اس لئے ان کی گرفتاری کا حکم جاری [illegible] نے [illegible] کی زیر قیادت حج کیا۔

اس سال وفات پانے والے افراد

احمد بن محمد بن عمر ابن محمد بن اسماعیل ابو عبداللہ بن ابی الفضل المکی۔ انہوں نے علی بن شاذان سے احادیث سنی تھیں۔ وہ ظاہری مذہب پر چلتے تھے۔ تلاوت خوب کرتے تھے نیک سیرت آدمی تھے نیز اچھے اخلاق والے اور قناعت پسند تھے۔ رحمہ اللہ۔

الصلیحی یمن پر غالب ہونے والے۔ ابو الحسن علی بن محمد بن علی کا لقب صلیحی تھا ان کے والد یمن کے قاضی تھے سنی تھے یہ والد کے بعد انہوں نے علم سیکھا بہت سے علوم میں مہارت حاصل کی نیز یہ قرامطی شیعہ کے مذہب پر تھا اس کے بعد یہ پندرہ سال حاجیوں کی رہنمائی کے کام میں لگا رہا۔ ۴۲۹ھ میں اس نے پہاڑ میں بیعت مشہور ہوئی کی وجہ سے یمن پر قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد یہ علاقہ یمن میں ہر طرف پھیل گیا تھوڑی مدت میں تمام یمن میں اپنی حکومت قائم کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ ۴۵۵ھ میں اس کی حکومت مضبوط ہوئی۔ بادشاہ مصر نے مستنصر عبیدی کا خطبہ دیا۔ اس سال ۲۰۰۰ شہسواروں کے جھنڈ میں حج کرنے نکلا تو سعید بن نجاح کی مختصر جماعت نے حج کے موسم میں ان سے چھیڑ چھاڑ کی تو وہ جنگ کے لئے تیار ہو گیا۔ اس میں یہ اور اس کا بھائی مارے گئے۔ سعید بن نجاح نے اس کے بعد اس کے ملک اور خزانہ پر قبضہ کر لیا۔ صلیحی کے بعض اشعار یہ ہیں: ”میں نے خیمہ ہندی تلواروں کا ان کے گندی غلاموں سے نکاح کر دیا ہے ان کے سر جدائی میں لگے اور تلوار سے پڑے ہیں، اسی طرح جنہوں نے ان کا [illegible] ہمیشہ ہوتا ہے جو گھر مردوں کا طلاق ہوا۔“

محمد بن الحسین [1] ابن عبداللہ بن احمد بن یوسف ابن الشبل ابو علی، جو کہ بغدادی شاعر تھے۔ انہوں نے احادیث کا علم لیا۔

---

[1] الأنساب [illegible] الأنساب المتفقة [illegible] المنتظم [illegible] دمیة القصر [illegible] طبقات الأطباء [illegible] فوات الوفیات [illegible] کشف الظنون [illegible] المحمدون من الشعراء [illegible] معجم الأدباء [illegible] تاریخ بغداد [illegible] النجوم الزاهرة [illegible] وفیات الأعیان [illegible] [illegible]

[illegible] میں ان میں سے [illegible] علامت [illegible] عذر کرنے والے [illegible] دونوں سال [illegible] خوشی [illegible] ظاہر کرنے والوں [illegible] کے دل میں [illegible] ہوتی ہے [illegible] اپنی [illegible] ہے [illegible] گا [illegible] جاتا ہے [illegible] واقعات [illegible]

یوسف بن الحسن [illegible] ابو القاسم [illegible] ۳۹۵ھ میں ان کی پیدائش ہوئی [illegible] تقریباً [illegible] سال کی عمر میں ان کا انتقال ہوا۔

سن ۴۷۴ھ کے واقعات وحادثات

اس سال ابو کامل منصور [illegible] اپنے باپ کے متعلقہ علاقوں کا [illegible] سلطان اور خلیفہ نے اس کو خلعت دی۔ اس سال [illegible] شرف الدولہ مسلم بن قریش نے حران میں [illegible] اس سال [illegible] دمشق [illegible] فتح کر لیا [illegible] خلیفہ نے ابن جہیر کو بادشاہ کے پاس پیغام دے کر بھیجا [illegible] اپنی بیٹی [illegible] نکاح [illegible] اس کے [illegible]

اس سال وفات پانے والے افراد

داؤد بن سلطان ملک شاہ [illegible] اس کے باپ نے اس کی موت پر بہت غم کیا [illegible] بادشاہ [illegible] قتل کرنے کا ارادہ [illegible] بغداد [illegible] تعزیت کے لئے بیٹھے۔

القاضی ابو الولید الباجی[1] [illegible] سلیمان بن خلف بن سعد بن ایوب [illegible] الباجی [illegible] مالکی کے فقیہ تھے۔ [illegible] ۴۲۶ھ میں [illegible] مشرق کا سفر کیا [illegible] قاضی ابو الطیب طبری [illegible] سے [illegible] تین سال [illegible] بغداد [illegible] رہے۔ ایک سال [illegible] قاضی ابو جعفر السمنانی کے ساتھ [illegible] اصول [illegible] حاصل کیا۔ خطیب بغدادی [illegible] انہوں نے بھی ان سے احادیث لیں [illegible] حاصل [illegible] سال [illegible] تصنیفات [illegible] المنتقیٰ [illegible] احکام الفصول فی احکام الاصول، التعدیل والتجریح [illegible] ان کی پیدائش [illegible] ھ [illegible]

---

[1] [illegible]

اسی سال ابو حرب بھی انتقال کر گئے۔

ابوالاغر دبیس بن علی بن مزید ۔۔۔ ان کا لقب نور الدولہ تھا۔ اس سال ۸۰ سال کی عمر میں ان کا انتقال ہوا ان میں سے ساٹھ سال تک وہ امیر رہے۔ ان کے بعد ان کا بیٹا امیر منصور امیر مقرر ہوا جس کا لقب بہاء الدولہ تھا۔

عبداللہ بن احمد بن رضوان ۔۔۔ ابو القاسم بغدادی۔ یہ امراء میں سے تھے تین سال فالج کی بیماری میں مبتلا رہے۔ بیماری کے دنوں میں ایک جگہ میں رہتے تھے تہجد گزاری کو کیا کرتے تھے، دعا اور قرآن پڑھتے تھے۔

۴۷۵ھ کے واقعات و حادثات

اس سال مؤید الملک آ کر باب کے مدرسہ میں رہا۔ نمازوں کے اوقات میں اس کی آمد کی خوشی میں دروازہ پر ڈھول بجائے جاتے تھے۔ اس سال شیخ ابو اسحاق شیرازی کو قاصد بنا کر سلطان ملک شاہ اور وزیر نظام الملک کے پاس روانہ کیا گیا۔ شیخ ابو اسحاق جب بھی کسی شہر سے گزرتے تو شہر والے اپنے بچوں اور عورتوں کو لے کر باہر آتے ان سے ملاقات کرتے تبرک حاصل کرتے، ان کی سواری کو چھو کر بھی لوٹ جاتے اور آپ کی سواری کے پاؤں کے نیچے سے مٹی بھی لے لیتے۔ اسی طرح جب شیخ ساوہ پہنچے تو وہاں کے لوگ ان کے استقبال کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ وہ وہاں جس بازار سے بھی گزرتے تو لوگ ان کو اپنی عمدہ اشیاء ہدیہ میں پیش کرتے یہاں تک کہ موچیوں کے پاس سے گزرتے تو انہوں نے اپنے چھوٹے سلیپر ہدیہ دیے تو شیخ ان پر تعجب کرتے۔ اسی سال خلیفہ کی طرف سے سلطان ملک شاہ کی بیٹی کے لئے دوبارہ خطبہ دیا گیا۔ اس کی ماں نے ۴۰ لاکھ دینار کا مطالبہ کیا۔ اس کے بعد ۵۰۰۰۰ ہزار دینار پر اتفاق رائے ہو گیا۔ اس سال بادشاہ نے اپنے بھائی تکش سے جنگ کی اسے قید کر لیا لیکن پھر چھوڑ دیا جبکہ دمشق اور اس کے مضافات میں قبضہ کر لیا۔ اس سال لوگوں نے جنکل کی زیر قیادت حج کیا۔

اس سال وفات پانے والے افراد

عبدالوہاب بن محمد[1] ۔۔۔ ابن اسحاق بن محمد بن یحییٰ بن مندہ ابو عمر، حدیث کے گھرانے کے حافظ تھے انہوں نے بہت دور دراز کا سفر کیا۔ بہت سی حدیثیں سنیں اصبہان میں ان کی وفات ہوئی۔

ابن ماکولا[2] ۔۔۔ الامیر ابو نصر علی بن ابی نصر ہبۃ اللہ بن علی بن جعفر بن علکان بن محمد بن دلف بن ابی دلف العجلی امیر سعد الملک، ابو نصر ابن ماکولا، یہ ائمہ حدیث اور سادات امراء میں سے تھے انہوں نے چکر لگائے سفر کئے علوم حاصل کئے بہت محنت کی۔ الاکمال فی المختلف من الاسماء

---

(۱) تاریخ الاسلام ۲/۹۲ ، شذرات الذہب ۳/۳۴۴ ، العبر ۳/۲۸۳ ، الکامل ۱۰/۱۲۸ ، المنتظم ۹/۵ ۔

(۲) تاریخ ابن عساکر ۲۲/۱۲۹/۱ ، تتمۃ المختصر ۱/۵۷۶ ، تاریخ بروکلمان من نسخۃ العربیۃ ، دول الاسلام ۲/۱ ، الرسالۃ المستطرفۃ ۱۱۰ ، شذرات الذہب ۳/۳۸۱ ، طبقات ابن قاضی شہبۃ لابن رافع ۲۵۰ ، طبقات الحفاظ ۴۴۳ ، فوات الوفیات ۳/۱۱۰ ، کشف الظنون ۱۳۲ ، ۱۵۸۷ ، الکامل ۱۰/۱۲۴ ، مطلع الاکمال ۸۸ ، مرآۃ الجنان ۳/۱۲۳ ، المستفاد من ذیل تاریخ بغداد ۱۸۱ ، المنتظم ۹/۵ ، معجم الادباء ۱۵/۱۰۲ ، المختصر فی اخبار البشر ۲/۱۹۵ ، النجوم الزاہرۃ ۵/۱۱۵ ، ہدیۃ العارفین ۱/۶۹۴ ، وفیات الاعیان ۳/۳۰۵ ۔

بیان نہیں کیں۔ یہ ایک بڑی عمدہ کتاب ہے جو کئی جلدوں پر مشتمل ہے اس میں غلطیاں نہیں نکالیں گی۔ ابن نقطہ نے اپنی کتاب تکملہ الاکمال میں اس میں غلطیاں نکالی ہیں۔ اسی سال ان کے غلاموں نے ان کو کرمان میں قتل کر دیا۔ ان کی پیدائش ۴۲۰ھ میں ہوئی تھی۔ ابن خلکان نے کہا کہ ان کو ۴۷۵ھ میں قتل کیا گیا۔ بعض نے کہا کہ ان کا قتل ۴۸۷ھ میں ہوا۔ ابن خلکان نے بتایا کہ ان کا باپ قائم بامراللہ کا وزیر تھا۔ اور ان کا چچا عبداللہ بن حسین بغداد کا قاضی تھا۔ مزید کہا کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ ان کو ابن ماکولا کیوں کہا جاتا ہے؟ کہا جاتا ہے کہ یہ اپنے دادا امیر ابی دلف کی طرف منسوب ہوں۔

یہ اصل میں جرباذقان کے تھے ماہ شعبان میں عکبرا شہر ۴۲۲ھ میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے فرمایا کہ خطیب بغدادی نے کتاب تصنیف کی اس میں انھوں نے دارقطنی اور عبدالغنی کی دو کتابوں المؤتلف والمختلف کے درمیان تطبیق دی ہے اس کے بعد ابن ماکولا نے خطیب پر اضافہ کیا جس کا نام کتاب الاکمال رکھا۔ وہ اشکال مفید شکوک کو دور کرنے والی اور مفید کتاب ہے۔ اس جیسی کتاب کوئی نہیں لکھی گئی۔ یہ ان کی تصنیفات کے بعد کسی دوسری تصنیف کا محتاج نہیں۔ اس کتاب میں ان کی کثرت اطلاع، ضبط وتحریر واتقان کے بارے میں ان کی مہارت کا پتہ چلتا ہے۔ یہ اشعار بھی ان کی طرف منسوب ہیں جن میں سے چند یہ ہیں: "اس زمین سے اپنے نفس کو نکال لے جس میں تیری توہین ہوتی ہو اور [illegible] سے کنارہ کشی کر کیونکہ اس سے دوری رہنا چاہیے۔ جب ملک میں نقصان ہو جائے تو وہاں سے نکل جا، خوشبودار لکڑی اپنے ملک میں ایندھن بن جاتی ہے۔"

۴۷۶ھ کے واقعات وحادثات

اس سال عمید الدولہ ابن جہیر وزارت خلیفہ کی طرف سے معزول کر دیا گیا تو وہ اپنے بیوی بچوں کو لے کر سلطان کے پاس چلا گیا۔ ان لوگوں نے بادشاہ سے وزیر نظام الملک کے پاس جانے کا ارادہ کیا تو وزیر نے اس کے بیٹے فخر الدولہ کو دیار بکر کا امیر بنا دیا۔ وہ طبل، جھنڈوں اور فوجوں کے ساتھ وہاں گیا اور حکم دیا کہ سکوں اور منبروں پر اپنا نام اور وہاں میں اپنا خطبہ دے۔ مگر یہ اپنا نام لکھنے کی اس نے مسلسل کوششوں کے بعد ان سے چھین لیا اس ملک اس کے ہاتھوں برباد ہو گیا جیسا کہ اس کا بیان آگے آئے گا اور وزارت خلیفہ پر ابو الفتح مظفر ابن رئیس الرؤساء بیٹھے۔ پھر شعبان میں ان کو معزول کر دیا گیا۔ اس کے بعد ابو شجاع محمد بن حسین کو وزیر بنایا گیا اس کو ظہیر الدین کا لقب دیا۔ جمادی الاخریٰ میں مؤید الملک۔ ابو سعید عبد الرحمن بن المامون المتولی نظامیہ کی تدریس میں شیخ ابو اسحاق شیرازی کے بعد متولی تھا۔ اس سال حران والوں نے شرف الدولہ مسلم بن قریش کی نافرمانی کی تو وہ آیا اس نے محاصرہ کر کے اس کو فتح کر لیا اس کی دیوار گرادی۔ قاضی ابن حلبہ اور اس کے دونوں بیٹوں کو مار کر شہر پر سولی دے دی۔ اس سال شوال میں ابو المحاسن ابن ابی رضا کو قتل کر دیا گیا۔ اس لئے ہوا کہ اس بادشاہ سے نظام الملک کی چغلی کی تھی۔ اس نے بادشاہ سے کہا کہ نظام کو مجھے سپرد کر دیں میں اس سے تیرے واسطے ایک کروڑ دینار لے لوں۔ نظام الملک کو یہ پتہ چلا تو اس نے ایک بڑی دعوت کی، اپنے ہزاروں ترک غلاموں کو اس میں بلایا۔

پھر سلطان سے عرض کیا کہ یہ سب تیرا مال ہے جو تو نے مدارس، خانقاہیں وغیرہ وقف کی ہیں یہ سب دنیا میں تیرے شکر کا باعث اور آخرت میں تیرے اجر کا باعث ہوگا اور یہ سارے اموال وغلام تیرے ہیں میں تو ایک پیوند والی چادر اوڑھ کر بھی گزارا کر سکتا ہوں۔ سلطان نے جب یہ باتیں سنیں تو ابو المحاسن کے قتل کا حکم دیا حالانکہ وہ اس کے ہاں صاحب مرتبہ بھی تھا۔ اس کا خاص دشمن اور [illegible] رکھنے والا آدمی تھا۔ بادشاہ نے اس کے باپ ابو الرضا کو بھی عدالت سے معزول کر دیا اس کی جگہ مؤید الملک کو مقرر کیا۔ اس سال لوگوں نے امیر جنمل الترکی مقطع الکوفہ کی زیر قیادت حج کیا۔

اس سال وفات پانے والے افراد

شیخ ابو اسحاق الشیرازی[1]: یہ ابراہیم بن علی بن یوسف فیروزآبادی ہیں، فیروزآباد شیراز کے ایک گاؤں کا نام ہے جو لوگ اسے جمانہ شہر کہتے ہیں۔ شافعی مذہب کے شیخ تھے، شہر بغداد میں نظامیہ کے مدرس تھے۔ شیخ ۳۹۳ھ میں بعض لوگوں کے مطابق ۳۹۶ھ میں پیدا ہوئے۔ [illegible] سماعت بیضاوی سے علم فقہ حاصل کیا، اس کے بعد ۴۱۵ھ میں بغداد آئے اور وہاں قاضی ابوطیب طبری سے علم فقہ حاصل کیا۔ ابن شاذان اور برقانی سے علم حدیث حاصل کیا۔ وہ نیک، عبادت گزار، پرہیزگار اور اونچی شان والے، باعزت، باوقار، متقی تھے۔ فقہ، اصول حدیث اور بہت سے علوم میں امام تھے۔ ان کی بہت سی مفید تصنیفات ہیں جیسے المهذب في المذهب، التنبيه، النكت في الخلاف، اللمع في أصول الفقه، التبصرة اور طبقات الشافعیہ وغیرہ وغیرہ۔ شیخ ابن خلکان کہتے ہیں انہوں نے ان کے فضل کی تفصیل بہت شرح تہذیب کے ابتدا میں لکھ دیے ہیں۔ ان کی وفات ۲۱ جمادی الآخر اتوار کی رات ابو منصور بن رئیس الرؤساء کے گھر میں ہوئی۔ انہیں ابوالوفاء بن عقیل نے غسل دیا۔ ان کی نماز جنازہ دارالخلافہ کے باب الفردوس میں ہوئی۔ نماز جنازہ میں مقتدی بامراللہ بھی آئے۔ نماز جنازہ پڑھانے کے لئے ابوالفتح مظفر بن رئیس الرؤساء آگے بڑھ گئے۔ انہوں نے اس دن وزیر منصب سنبھالا تھا۔ اس کے بعد جامع القصر میں ان کی نماز جنازہ دوبارہ پڑھی گئی۔ باب ابرز میں دفن کئے گئے۔ رحمہ اللہ۔ شعراء نے آپ کی وفات پر مرثیے کہے، آپ کی زندگی میں بھی آپ کی تعریف کی۔ یہ ماہر فن کے ساتھ بہت اچھے شعر کہتے تھے۔ ابن خلکان نے ان کے شعر بیان کئے ہیں۔ [illegible] انہوں نے جواب دیا [illegible] صاحب ہو کر شریعت کا احکام سے [illegible] بیان کی ہیں۔

ابن خلکان فرماتے ہیں کہ جب یہ فوت ہوئے تو فقہاء نے مدرسہ میں ان کی تعزیت کی۔ مؤید الملک نے ابو سعید متولی کو ان کے قائم مقام مقرر فرمایا۔ جب یہ خبر نظام الملک کو پہنچی تو اس نے یہ لکھا ہے کہ مدرسہ کو ایک سال کے لئے بند رکھا جائے۔ پھر اس نے حکم جاری کیا کہ اب ان کی جگہ شیخ ابو نصر بن صباغ پڑھایا کریں گے۔

طاہر بن حسین: ابن محمد بن عبداللہ القواس قرآن پڑھتے اور حدیث بیان کرتے تھے۔ انہوں نے قاضی ابوطیب طبری سے علم فقہ حاصل کیا۔ انہوں نے حلقہ درس و فتویٰ کا کام کیا۔ ان کا جامع منصور میں مناظرہ اور فتویٰ کا حلقہ تھا۔ عبادت، پرہیزگاری میں ایک آیت تھے۔ وہ بالکل گھر میں مقیم رہے۔ ۸۶ سال کی عمر میں ان کا انتقال ہوا۔ امام احمد رحمہ اللہ کے قریب ان کو دفن کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔

محمد بن احمد بن اسمٰعیل[2]: یہ طرسوسی خطیب ابو جعفر کے نام سے مشہور ہیں۔ بہت سے شہروں کے چکر لگائے بہت سی

---

[1] [illegible] تاريخ [illegible] لابن كثير المصري [illegible] تهذيب الأسماء واللغات [illegible] المختصر [illegible] دول الإسلام [illegible] شذرات الذهب [illegible] طبقات السبكي [illegible] طبقات [illegible] وفيات الأعيان [illegible] العبر [illegible] الكامل [illegible] المختصر لأبي الفداء [illegible] معجم البلدان [illegible] المنتظم [illegible] النجوم الزاهرة [illegible] الوافي بالوفيات [illegible] وانظر الإمام الشيرازي حياته وآراؤه الأصولية للدكتور محمد حسن هيتو ومقدمة كتاب طبقات الفقهاء (بيروت ١٩٧٠) [illegible]

[2] [illegible] المنتظم [illegible] النجوم الزاهرة ٥/١١٥، الوافي بالوفيات [illegible]

حدیثیں سنیں، وہ قابل بھروسہ، نیک، باعمل، بامروت گزارتے تھے۔ خطیب بغدادی نے ان سے حدیثیں سنیں۔ ان کی بہت سی تصنیفیں بھی روایت کیں۔ ماہ جمادی الاخریٰ اتوار میں انتقال کر گئے۔ عمر تقریباً ۹۰ سال تھی۔

محمد بن احمد بن حسین بن جرادہ...... بغداد کے ایک رئیس تھے، وہ مالدار، بامروت اور سخی تھے، ان کا مال تقریباً تین لاکھ دینار تھا۔ یہ اصل میں عکبرا کے تھے، بعد میں بغداد میں سکونت اختیار کی۔ وہاں آپ کا ایک بہت بڑا گھر تھا جو تیس بیوت سے زائد مستقل گھروں پر مشتمل تھا، اس میں ایک حمام، ایک باغ اور دو دروازے تھے، ہر دروازہ پر مسجد تھی، جب ایک مسجد کا مؤذن اذان دیتا تھا تو وسعت کی وجہ سے دوسری مسجد میں آواز نہیں آتی تھی۔ ۴۵۰ھ میں فتنہ بساسیری کے وقت خلیفہ القائم کی بیوی اس کی حفاظت میں آ گئی تھی، تو اس نے امیر قریش بن بدران کو ۱۰۰۰ دینار دیئے۔ یہ بدران امیر عرب بھی تھا، تاکہ ان کے گھر کی حفاظت کرے۔ انہوں نے ایک مسجد بغداد میں بنوائی جو عکبراوی کے نام سے مشہور ہے۔ جب وہاں لوگوں نے اس مسجد میں قرآن ختم کیا تب یہ بغداد کا لباس نہیں پہنتے تھے۔ وفات اسی سال ماہ ذوالقعدہ کی ۳ تاریخ کو ہوئی، جنازہ قزوینی کی قبر کے قریب دفن کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ان پر اپنا رحم فرمائے۔

۴۷۸ھ کے واقعات و حادثات

اس سال خلیفہ کے وزیر فخر الدولہ بن جہیر اور ابن مروان صاحب دیار بکر کے درمیان جنگ ہوئی۔ ابن جہیر بادشاہ عرب پر غالب آ گیا۔ ان کی عورتوں کو قید کر لیا، شہروں پر بھی قابض ہو گئے۔ سیف الدولہ صدقہ بن منصور بن دبیس بن علی بن مزید الاسدی اس کے ساتھ تھا، اس نے عرب کے بہت سے لوگوں کا فدیہ دیا، شعراء نے اس کی اس بات پر تعریف کی۔

اس سال بادشاہ عمید الدولہ نے ابن جہیر کو ایک بڑی فوج کے ہمراہ روانہ کیا، قسیم الدولہ آقسنقر بھی اس کے ساتھ تھا جو کہ ملک شام و حمص کی جانب کا والی تھا۔ تو وہ دونوں موصل کے جاتے تھے، وہاں پہنچ کر قابض ہو گئے۔ اس سال ماہ شعبان میں سلیمان بن قتلمش نے انطاکیہ پر قبضہ کر لیا۔ شرف الدولہ مسلم بن قریش نے چاہا کہ اسے اس کے قبضہ سے آزاد کرائے لیکن سلیمان نے اسے شکست دی اور قتل کر دیا۔ یہ مسلم ایک نیک سیرت بہترین بادشاہ تھا۔

جو لوگ اس کے ساتھ تھے وہ سب قتل ہو گئے۔ ان کی حکومت منتشر ہو گئی تھی، ان کے بعد ان کا بھائی ابراہیم بن قریش حکمران بنا، وہ بہت عرصہ سے قید میں تھا لیکن آزاد ہو کر بادشاہ بن گیا۔ اس سال سلطان محمد بن ملک شاہ ماہ رجب کو سنجار میں پیدا ہوئے۔ اس سال بادشاہ کے بھائی تتش نے سرکشی کی تو سلطان نے اسے پکڑ لیا، اس کی آنکھیں نکال کر اسے قید خانہ میں ڈال دیا۔ اس سال لوگوں نے امیر خمارتکین الحسنائی کی اقتداء میں حج کیا۔ یہ اس وجہ سے ہوا کہ لوگوں نے جنفل کے بارے میں شکایت کی کہ سفر کے دوران ان پر ظلم کرتا ہے اور ان سے ٹیکس لیتا ہے اور قافلہ والوں نے کوفہ سے مکہ تک کا راستہ امن میں طے کیا۔

اس سال وفات پانے والے افراد

احمد بن محمد بن دوست...... ابو سعید نیشاپوری، صوفیت میں شیخ تھے، نیشاپور شہر میں ان کی ایک خانقاہ، جس کے دروازے سے جماعت بنے جاذمیت اہل بیعت کیا کرتے تھے۔ انہوں نے کئی دفعہ عراق کے راستے سے حج کیا، جب کہ مکہ کا راستہ بند کر دیا گیا تھا اور فقراء کی ایک جماعت لیے اور قبائل عرب سے ملتے تاکہ حج کر سکیں۔ اسی سال ان کا انتقال ہوا، عمر ۹۰ سال سے کچھ زیادہ تھی۔ اللہ تعالیٰ ان پر اور ہم پر رحم فرمائے۔ انہوں نے وصیت کی کہ ان کے بیٹے اسماعیل کو خلیفہ بنا دیا جائے۔ اس کے لئے خانقاہ کی مسند میں بٹھایا گیا۔

ابن الصباغؒ(۱) ...... شامل کتاب کے مصنف تھے، عبدالسید بن محمد بن عبدالواحد بن احمد بن جعفر امام ابو نصر ابن الصباغ فقیہ پورا نسب نامہ ہے۔ ۴۰۰ھ میں پیدا ہوئے۔ بغداد میں ابو طیب طبری سے فقہ حاصل کیا یہاں تک کہ عراق میں شافعیہ پر سبقت لے گئے۔ بہت سی مفید کتابیں لکھیں ان میں سے ایک "الشامل فی المذھب" ہے۔ عمدہ پختہ شخص تھے جنہوں نے اس کو نظامیہ میں پڑھایا۔ اسی سال ان کا انتقال ہوا۔ کرخ میں ہی اپنے گھر کے اندر دفن کیے گئے۔ پھر باب حرب منتقل کر دیئے گئے۔ ابن خلکان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ عراقی لوگوں کے فقیہ تھے۔ ابو اسحاق کے مشابہ تھے بلکہ ابن صباغ مذاہب کے بارے میں ان سے زیادہ علم رکھتے تھے اس معاملہ میں یہی لوگوں کا مرجع تھے۔ فقہ میں الشامل فی الفقہ نیز اصول فقہ میں عمدہ کتاب کے مصنف تھے۔ نظامیہ کی تدریس کے پہلی بار بھی نگران بنے تھے لیکن بیس دن بعد معزول کر کے ان کی جگہ شیخ ابو اسحاق کو نگران بنا دیا گیا۔ جب ابو اسحاق کا انتقال ہوا تو ابو سعد المتولی نگران بنے۔ اس کے بعد ابن متولی کی وجہ سے ابن صباغ کو معزول کر دیا گیا۔ شیخ ابن الصباغ قابل بھروسہ، معقول و ثقہ آدمی تھے ۴۰۰ھ میں ان کی پیدائش ہوئی۔ آخری عمر میں آنکھوں سے معذور ہو گئے تھے۔

مسعود بن ناصر(۲) ...... بن عبداللہ بن احمد بن اسماعیل ابو سعد السجزی۔ حافظ حدیث تھے۔ حصول حدیث میں سفر بھی کیے، جس میں بہت سی احادیث سنیں، کئی عمدہ کتابیں جمع کیں۔ ان کی لکھائی بہت اچھی تھی۔ نقل روایت بھی بہترین تھی، حافظہ اچھا تھا بھی تھے۔

۴۷۸ھ کے واقعات و حادثات

اس سال ماہ محرم میں ارجان میں زلزلہ آیا جس کی وجہ سے بہت سے مرد اور ان کے مویشی ہلاک ہو گئے اسی سال عراق، شام، حجاز وغیرہ میں امراض جیسے بخار، برسام، طاعون وغیرہ بہت زیادہ پھیلا جبکہ ان امراض کے بعد اچانک موت واقع ہو جاتی تھی، نوبت یہاں تک پہنچی کہ جنگلات میں وحشی جانور بھی مرنے لگے اس کے بعد چوپائے بھی مرنا شروع ہو گئے یہاں تک کہ گوشت اور دودھ وغیرہ کم پڑنے لگے۔ اس صورت حال کے باوجود اہل سنت اور روافض کے درمیان جنگ چھڑ گئی جس میں کافی لوگ موت کے منہ میں چلے گئے۔ ماہ ربیع الاول میں ایک تیز سیاہ ہوا چلی جس کی وجہ سے بہت سی عمارتیں، کھجوروں وغیرہ کے بہت سے درخت بھی اس نے گرا دیئے۔ بعض شہروں میں ایسی گرج دار آوازیں آئیں کہ کچھ لوگ سمجھے شاید قیامت آ گئی ہے پھر یہ کیفیت ختم ہو گئی۔ (تمام تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے) اس سال خلیفہ کے ہاں بیٹا پیدا ہوا جس کا نام عبداللہ مستمین رکھا گیا۔ اس کی خوشی میں بغداد کو سجایا گیا۔ طبل اور ڈھول وغیرہ بجائے گئے، صدقات خوب کثرت سے دیئے گئے۔ اس سال فخر الدولہ ابن جہیر بہت سے قلعوں کا مالک بنا جن میں آمد، میافارقین، جزیرہ ابن عمر بھی۔ بنو مروان کا اسی سال ابن جہیر کے ہاتھوں خاتمہ ہو گیا۔ اس سال ماہ رمضان میں ابوبکر محمد بن مظفر شامی بغداد کے قاضی القضاۃ بنے جبکہ سابق قاضی القضاۃ عبداللہ دامغانی کا انتقال ہو چکا تھا۔ اس کو یہاں کی خلعت دی گئی۔ اس سال لوگوں نے ختلغ کی زیر قیادت حج کیا۔ اس نے آتے ہوئے بھی اور جاتے ہوئے بھی حضور ﷺ کی زیارت کی۔ یہ خیال ظاہر کیا کہ یہ میرا آخری حج ہے۔ اور ایسا ہی ہوا۔

اس سال خلیفہ مقتدی بامر اللہ کا ہر محلے میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر نئے سرے سے شروع کرنے کے بارے میں شاہی حکم آیا۔ اس نے

---

(۱) تتمۃ المختصر [illegible]۔ تہذیب الاسماء واللغات [illegible]۔ دول الاسلام [illegible]۔ شذرات الذہب [illegible]۔ طبقات الاسنوی [illegible]۔ طبقات ابن ہدایۃ اللہ [illegible]۔ طبقات السبکی [illegible]۔ العبر [illegible]۔ الکامل [illegible]۔ کشف الظنون [illegible]۔ النجوم الزاہرۃ [illegible]۔ معجم المطبوعات [illegible]۔ وفیات الاعیان [illegible]

(۲) الاعلام [illegible]۔ الانساب [illegible]۔ تذکرۃ الحفاظ [illegible]۔ [illegible] العبر [illegible]۔ المنتظم [illegible]۔ [illegible]

دشمنوں پر غلبہ پانے کا وعدہ کر دیا [illegible] ان کو آخر سے نکال دیا۔

اس سال وفات پانے والے افراد

احمد بن محمد بن الحسن: ابن محمد بن زکریا بن دینار ابو یعلی العبدی البصری [illegible] تھے بغداد میں [illegible] ہونے کی وجہ سے لوگوں کو وعظ و نصیحت کیا کرتے تھے [illegible] مختلف مذہب والوں کے درمیان [illegible] بہت بڑی [illegible] ہوتی [illegible] تھے [illegible] نوے سال [illegible] عمر میں ان کا انتقال ہوا [illegible] دفن ہوئے۔

الحسن بن علی: ابو محمد المروزی اپنے زمانے کے [illegible] کامل مروت والے تھے [illegible] کے زمانے میں خدمت کیا کرتے تھے [illegible] بادشاہ ان کی تعظیم کیا کرتے تھے [illegible] ان سے خط و کتابت کرتے تھے یہ بہت زیادہ صدقہ کرنے والے [illegible] پڑھنے [illegible] تھے [illegible] سال عمر پائی [illegible] وفات [illegible] کیا گیا تھا۔

ابو سعد المتولی[1]: عبدالرحمن بن المامون بن علی ابو سعد المتولی، تتمہ کے مصنف تھے ابو اسحاق شیرازی کے بعد نظامیہ میں [illegible] کے فصیح و بلیغ اور بہت سے علوم کے ماہر تھے۔ اس سال ماہ شوال میں ان کی وفات ہوئی باون سال عمر پائی۔ قاضی ابو محمد [illegible] نے نماز جنازہ پڑھائی۔

امام الحرمین[2]: عبدالملک بن شیخ ابو محمد عبداللہ بن یوسف بن عبداللہ بن یوسف بن محمد بن حیویہ ابو المعالی الجوینی [illegible] ان کا امام الحرمین لقب اس لئے تھا کہ یہ چار سال مکہ کے پڑوس میں رہے ۴۱۹ھ میں ان کی پیدائش ہوئی۔ بہت سی حدیثیں سنیں [illegible] اپنے والد [illegible] سے علم حاصل کیا [illegible] ان کی جگہ درس دیتے رہے [illegible] قاضی حسین سے فقہ [illegible] پھر آپ [illegible] وہاں [illegible] پڑھا [illegible]

---

[1] [illegible] الكامل [illegible] كشف الظنون [illegible] مرآة الجنان [illegible] وفيات الأعيان [illegible]

[2] [illegible] الأنساب [illegible] دول الإسلام [illegible] طبقات الإسنوي [illegible] طبقات ابن هداية الله [illegible] مفتاح السعادة [illegible] معجم البلدان [illegible]

چار سال رہے پھر وہ واپس نیشاپور آ گئے تو تدریس، خطابت و وعظ ان کی سپرد کر دی گئیں۔ انہوں نے ''نہایۃ المطلب فی درایۃ المذہب'' البرہان فی اصول الفقہ، اس کے علاوہ دوسرے علوم میں بھی کتابیں لکھیں۔ طلباء سے بھی اشتغال رکھنے کے ساتھ ساتھ وہ دور دراز سے سفر کر کے ان کے پاس آتے تھے۔ ان کی مجلس درس میں ۳۰۰ طلبہ آتے تھے طبقات میں میں نے ان کے حالات مکمل بیان کر دیئے ہیں۔ آپ کی وفات اسی سال ۲۵ ربیع الاول کو ۵۹ سال کی عمر میں ہوئی۔ اپنے گھر میں ہی دفن کیے گئے۔ پھر اپنے والد کے پہلو میں منتقل کر دیئے گئے ابن خلکان نے کہا ہے کہ ان کی والدہ باندی تھیں ان کے والد نے انہیں اپنی کمائی سے جو نسخ سے حاصل ہوئی تھی خریدا تھا۔ ان کی ماں کو حکم دیا تھا کہ اس بچہ کو تمہارے سوا کوئی دودھ نہ پلائے اتفاق سے ایک عورت ان کے گھر آئی اس نے ان کو ایک دفعہ دودھ پلا دیا۔ شیخ ابو محمد نے آ کر اس بچے کو اٹھایا۔ اسے الٹا کیا۔ اس کے پیٹ پر ہاتھ رکھا۔ اس کے حلق میں انگلی ڈالی۔ وہ مسلسل لگے رہے یہاں تک کہ بچے نے اس عورت کا دودھ قے کر دیا۔ امام الحرمین بھی کبھی اپنی مجلس مناظرہ میں کمزوری محسوس کرتے تو کہتے ہیں کہ یہ اسی عورت کے دودھ پلانے کے آثار ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ جب وہ حجاز سے اپنے شہر نیشاپور آ گئے تو خطابت ان کے حوالے کر دی گئی خطابت، تدریس، جمعہ کی مجلس مذاکرہ بھی ان کی سپرد کر دی گئی۔ تیس سال تک بغیر کسی مخالفت کے وہاں رہے۔ ہر فن میں کوئی نہ کوئی کتاب لکھی۔ ان کی ایک کتاب نہایہ ہے کہ اس جیسی مذہب اسلام میں اب تک کوئی کتاب نہیں لکھی گئی۔ حافظ ابو جعفر نے کہا کہ میں نے شیخ ابو اسحاق شیرازی سے سنا کہ وہ امام الحرمین سے کہتے تھے ''اے مشرق و مغرب کو فائدہ پہنچانے والے آج تم اماموں کے بھی امام ہو''۔ ان کی تصانیف یہ ہیں الشامل فی اصول الدین، البرہان فی اصول الفقہ، تلخیص التقریب، الارشاد، عقیدۃ النظامیہ، غیاث الامم اور ان کے علاوہ بھی بہت کتابیں ہیں، جن کو آپ مکمل نہ کر سکے یہی ان کا کام تھا۔

ان کے بیٹے ابو القاسم نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ ان کے سوگ میں بازار بند کر دیئے گئے۔ ان کے شاگردوں نے اپنے قلم توڑ دیئے اور دواتیں بھی توڑ دیں۔ وہ طلبہ کل ۴۰۰ تھے جو ان کی وفات کے غم میں ایک سال تک بھی اشتغال سے رکے رہے۔ ان پر بہت مرثیے کہے گئے ان میں سے ایک کا قول یہ ہے کہ ''مخلوقات کے دل آگ پر ہیں اور مخلوق کی زندگی راتوں کی طرح ہے کیا اہل علم کی شاخ مکمل رہ گئی جبکہ امام ابو المعالی آج انتقال کر گئے ہیں۔''

محمد بن احمد بن عبید اللہ بن احمد(۱) ابو علی بن الولید مذہب معتزلہ کے شیخ ان کے مذہب کے مدرس تھے اہل سنت نے ان پر نکیر کی اس کے بعد وہ ۵۰ سال گھر میں چھپ کر گزارتے رہے یہاں تک کہ ان کا اس سال ذوالحجہ میں انتقال ہو گیا۔ الشونیزی کے مقبرہ میں دفن ہوئے یہ وہی شخص تھے جنہوں نے اور شیخ ابو یوسف قزوینی معتزلی مفسر نے جنت میں لڑکوں کی علت کے بارے میں مناظرہ کیا اس نے کہا کہ وہ اہل جنت کے لئے لڑکوں کے ساتھ ان کے پاخانوں میں وطی کرنے کو حلال سمجھتے تھے جیسا کہ ابن عقیل نے ان دونوں سے حکایت کیا ہے۔ ان دونوں کے پاس حاضر تھا تو وہ اس کے حلال ہونے کی طرف مائل ہو گیا اس لئے کہ یہ محل وہاں فساد سے محفوظ ہے۔ ابو یوسف نے فرمایا کہ یہ دنیا میں حلال ہے نہ آخرت میں حلال ہو سکتا ہے جبکہ ان کے پاخانے آخرت میں کہاں ہوں گے۔ یہ صرف دنیا میں ہی بنائی ہوئی ان کی ضرورت کی وجہ سے بنائے گئے ہیں اس لئے کہ یہ انسان کے لئے گندگی نکالنے کی جگہ ہے جنت میں کسی بھی قسم کی کوئی گندگی نہ ہوگی ہاں البتہ ان کے کھانے کے جو فاضل مادے ہوں گے وہ ان کی کھالوں سے پسینہ بن کر بہہ جائیں گے۔ وہاں دبر ہوگی ہی نہیں اور وہاں کوئی ضرورت نہ ہوگی۔ اس مسئلہ کی مکمل صورت نہیں ہو سکی۔ اس شخص نے ایک حدیث اپنے شیخ ابو الحسن عراقی بن احمد بن عبداللہ [illegible] سند سے شعبہ کے طریق سے روایت کی اس طرح کہ شعبہ سند روایت کی منصور سے انہوں نے ربعی سے انہوں نے ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم حیا نہ کرو تو جو جی چاہے کرو۔ اس شخص نے شعبہ سے روایت ہے ان سے تحقیق سے سوال کیا حدیث [illegible] نے روایت کیا ہے جب ۴۰۰ [illegible] ان کے پاس آئے تو وہ لڑکے [illegible] میں پیشاب کر رہے تھے۔ آپ نے ان سے [illegible] حدیث بیان [illegible] ان سے ان کا

---

(۱) شذرات الذہب ۳/۳۷۴، العبر ۳/۲۹۱ [illegible] لسان المیزان [illegible] المنتظم [illegible] المغنی فی الضعفاء [illegible] میزان الاعتدال ۳/ [illegible] [illegible]

کیا گیا وعظ کرتے ہوئے اس کو حدیث بیان کی یہ اقرار بھی کیا کہ وہ ان سے کوئی حدیث نہیں سنا پائے۔ یہ بھی مشہور ہے کہ تغلبی نے علم حدیث پڑھنے سے پہلے ان کے پاس سے گزرے تغلبی اس وقت شراب کے عادی تھے تو انہوں نے شعبہ سے حدیث سنانے کو کہا تو انہوں نے انکار کر دیا۔ تغلبی نے چھری نکال لی اور کہا تو سناؤ یا میں تمہیں قتل کر دوں گا۔ شعبہ نے انہیں یہ حدیث سنائی جس کو سن کر انہوں نے توبہ کر لی اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے پاس رہنے لگے اس لئے شعبہ رحمۃ اللہ علیہ سے دوبارہ نہ مل سکے۔ اس حدیث کے علاوہ ان سے مزید احادیث سننے کا اتفاق نہیں ہوا۔ واللہ اعلم۔

ابو عبداللہ دامغانی القاضی[1] ... محمد بن علی بن حسین بن عبدالملک بن عبدالوہاب بن حمویہ دامغانی۔ بغداد کے قاضی القضاۃ تھے ۳۹۸ ہجری میں پیدا ہوئے۔ علم فقہ ابو عبداللہ صیمری اور ابو الحسن قدوری سے حاصل کیا۔ انہوں نے ابن ابی [illegible] اور خطیب وغیرہ سے احادیث سنیں فقہ میں بہت ماہر تھے زیادہ عقل کے مالک تھے تواضع پسند تھے قضا کی سعادت ان کے [illegible] تھی۔ صحیح زبان والے عبادات میں کثرت کرنے والے تھے۔ اپنے ابتدائی طلب علم کے زمانہ میں فقیر تھے ہجری ۴۴۷ میں ابن ماکولا [illegible] امارت قضا ان کے سپرد کی۔
خلیفہ قائم بامر اللہ ان کا ذکر کرتا تھا بادشاہ طغرل بیگ ان کی عزت کرتا تو وہ عہدہ پر رہے [illegible] وہ انتہائی امانت و دیانت کے ساتھ تیس سال تک لگے رہے جمعہ کے دن اسی سال ۲۴ رجب کو انتقال کر گئے۔ عمر ۸۰ سال کے قریب تھی اپنے گھر میں باب الطاق کے پاس دفن ہوئے پھر امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کی طرف منتقل کر دیئے گئے۔

محمد بن علی المطلب ... ابو سعد وزیر علم ادب لغت میں اور دنیاوی علم پڑھے ہوئے تھے پھر انہوں نے ان سب کو چھوڑ دیا اور کثرت سے نماز روزہ و صدقہ کرنے لگے یہاں تک کہ اسی سال چھیاسی سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔

محمد بن طاہر العنبری ... ابن رشتی کے نام سے مشہور ہیں۔ ابن صباغ سے علم فقہ حاصل کیا قضا میں ان کے نائب تھے اچھے قابل تعریف تھے قاضی دامغانی کے سامنے گواہی دی تو انہوں نے قبول کر لی۔

منصور بن دبیس ... ابن علی بن مزید ابو کامل، جو کہ سیف الدولہ کے بعد امیر بنے۔ کثرت سے نماز پڑھنے والے صدقہ دینے والے تھے۔ اسی سال رجب میں ان کا انتقال ہوا۔ ان کو شعر و ادب میں بڑی فضیلت حاصل تھی۔ ان کے اشعار میں سے کچھ یہ ہیں "اگر میں بڑی چیز برداشت کروں تو [illegible] شکر کی قیامت نہ کروں، اور جو بڑی مصیبت پر صبر کر رہی [illegible] ظلم کرنے والے کو اس کے ظلم سے باز رکھوں۔ وہ صبح جس دن میں فخر کر پاؤں اور اس کی طرف نسبت کروں تو میرے واسطے نہ ہو [illegible] برداشت [illegible] چال تک پہنچ سکتا ہے۔

عبداللہ بن احمد السکی ... قاضی ابو بکر [illegible] امام ابو حنیفہ کے مذہب پر تھے بہت سی احادیث کی روایت کی۔ اسی سال محرم میں وفات پائی۔ ۹۰ سال سے کچھ زائد عمر پائی۔ ان کے کہے ہوئے اشعار جو ان میں سے کچھ یہ ہیں "میں نے اپنے رب سے ۹۰ سال کی امید کی تھی کیونکہ اس بارے میں حضور ﷺ سے روایت آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس عمر تک پہنچایا اس واسطے اس کا شکر ہے بلکہ اس کو پورا کرنے کے ساتھ ساتھ تین سال مزید عطا کیے۔ میں اس کے وعدے کا منتظر ہوں تاکہ وہ وفا کی طرح اپنا وعدہ مجھ سے پورا کرے۔

---

[1] الانساب ۵/۲۹۱، تاریخ بغداد ۳/۱۰۹، تاریخ العبسی ۲/۳۶۷، العبر [illegible]، [illegible] اللباب [illegible]، العبر [illegible]، شذرات الذهب [illegible]، الكامل [illegible]، اللباب [illegible]، المنتظم ۹/۲۲، النجوم الزاهرة ۵/۱۲۲، الوافي [illegible]۔ والدامغاني بفتح الدال وسكون [illegible] بعد الألف ميم مفتوحة وغين معجمة وسكون الألف وبعدها نون، هذه النسبة الى دامغان وهي بلدة كبيرة بين الري ونيسابور وهي قصبة قومس۔

سن ۴۷۹ھ کے واقعات وحادثات

اس سال تتش صاحب دمشق اور سلیمان بن قتلمش حلب آیا اور اس کی دوسری طرف کے علاقوں کے بادشاہ کے درمیان جنگ چھڑ گئی۔ سلیمان کی فوج شکست کھا گئی۔ وہ خود اس خنجر سے جو اس کے پاس تھا قتل ہو گیا تو اب سلطان ملک شاہ اصبہان سے حلب تک بادشاہ بن گیا تھا۔ ان ممالک کا بھی بادشاہ بن گیا جو راستے میں پڑتے تھے جیسے حران، رہا اور قلعہ جعبر وغیرہ۔ جعبر ایک بوڑھا آدمی تھا جو کہ اندھا ہو چکا تھا۔ اس کے دو بیٹے تھے۔ وہ ڈاکو تھا جو اس میں بیٹھتا تھا۔ اس میں قلعہ بند ہو گیا تھا۔ بادشاہ نے سابق ابن جعبر کے بارے میں گرفتاری کا حکم نامہ جاری کیا۔ اس نے انکار کیا۔ بادشاہ نے اس پر منجنیقیں وغیرہ نصب کروائیں، جس سے اس نے قلعہ فتح کر لیا۔ سابق کے قتل کا حکم دیا لیکن اس کی بیوی نے کہا کہ اگر اس کو قتل کرنا ہے تو مجھے بھی ساتھ ہی قتل کر دیں لوگوں نے اس کو اٹھا کر سر کے بل پھینک دیا تو وہ ٹوٹ گیا پھر اس کے بعد اس نے ان لوگوں میں جدائی کا حکم دیا لیکن عورت نے بھی اپنے آپ کو ان کے حوالے کر دیا جب لوگوں نے اس کو ملامت کی تو اس نے کہا کہ مجھے یہ ناپسند ہے کہ کوئی ترکی مجھ تک پہنچے۔ یہ بات میرے لئے بعد میں قابل شرم ہو اس لئے اس نے اس کو پسند کیا۔ بادشاہ نے قسیم الدولہ آقسنقر ترکی کو حلب کا نائب مقرر کیا۔ وہ عماد الدین شہید کا دادا تھا۔ اور محمد بن شرف الدولہ مسلم کو رحبہ، حران، رقہ، سروج اور خابور کا نائب بنایا۔ اپنی بہن زلیخا خاتون کا اس سے نکاح کر دیا۔ فخر الدولہ بن جہیر کو دیار بکر سے معزول کیا۔ عمید ابو علی البلخی کو وہاں کا امیر مقرر کیا۔ سیف الدولہ صدقہ بن دبیس الاسدی کو خلعت دی۔ اس کو اپنے باپ کی جگہ برقرار رکھا۔ اس سال ذی قعدہ میں وہ بغداد پہنچا وہ پہلی بار کسی دوسرے شہر میں آیا تھا اجتماعات وغیرہ وغیرہ کی زیارت کی۔ خلیفہ کے پاس گیا اس کے ہاتھ کو چوما اور اپنی دونوں آنکھوں پر رکھا۔ خلیفہ نے اس کو قیمتی خلعت دی لوگوں کے بہت سے معاملات اس کے سپرد کئے خلیفہ نے اپنے وزراء کو اس کے سامنے پیش کیا جبکہ نظام الملک اس کے سامنے ہی کھڑا تھا خلیفہ ایک ایک کر کے اپنے امراء کو ان کے ناموں کے ساتھ تعارف کرواتا گیا یہ بھی بتایا کہ اس کے پاس کتنی فوج لشکر وغیرہ ہیں پھر خلیفہ نے اس کو ایک قیمتی خلعت دی۔ وہ وہاں سے چلا گیا۔ مدرسہ نظامیہ پہنچا اگرچہ اس نے اس مدرسے کو پہلے نہیں دیکھا تھا خلیفہ نے اس کو پسند کیا لیکن اسے ناپسند قرار دیا۔ وہاں کے لوگوں سے اچھا برتاؤ کیا اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور دعا کی اللہ تعالیٰ اس کو خاص نیکی والے سے جانے۔ اپنی کتابوں کی الماری کے پاس آیا اپنی کئی اعلیٰ احادیث میں سے جو املاء کروائیں ابو القاسم علی بن حسین الحسنی العلوی بڑی شان و شوکت کے ساتھ بغداد آئے۔ ابو سعد متولی کے بعد مدرسہ نظامیہ میں مدرس لگ گئے۔

ماہ ربیع الآخر میں جامع قصر کا منارہ کھولا گیا۔ اس میں اذان دی گئی۔ اس سال عراق، شام اور جزیرہ میں سخت زلزلے آئے۔ بہت سی آبادیاں گر گئیں۔ زیادہ تر لوگ ریگستان چلے گئے تھے لیکن دوبارہ واپس آ گئے۔ امیر خمار تکین الحصانی کی قیادت میں لوگوں نے حج کیا مصریوں کا خطبہ مکہ اور مدینہ سے ختم کر دیا گیا۔ وہ لوہے کی چادریں جو کعبہ کی دیوار میں تھیں اکھاڑ دی گئیں اور دوسری نئی لگائی گئیں۔ ان میں مقتدی کا نام لکھا گیا۔ علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک سفید جانور واسط کے درمیان ڈالتے ہوئے دیکھا گیا حالانکہ اس کا اٹھانا تھا وہ بہت تیزی سے اڑتا تھا۔ بعد میں وہ قوم کے لگاتا تھا ۱۵ گز لمبی چھلانگ لگاتا۔ وہ نرم اور پکی دیوار پر تمام سے چڑھ جاتا تھا کوئی اس کو پکڑنے کی طاقت نہیں رکھتا تھا وہ عراق سے نکل سا گیا۔ راوی کہتے ہیں کہ اس سال جامع منصور میں ایک فقیہ مر گیا اس کی تھیلی میں ۳۰۰ مغربی دینار کے جن کو گھی جڑے ہوئے تھے۔ اسی طرح ہونے والے تھے اس سال سیف الدولہ نے سلطان جلال الدولہ ابو الفتح ملک شاہ کے واسطے ایک عظیم دعوت کی جو کہ ہزار بکریوں اور سو اونٹوں پر اور ہزار تکئی کی بوریوں پر مشتمل تھی پرندوں، وحشی جانوروں کی کئی اقسام بھی دعوت میں رکھی گئیں۔ جس کے بعد بھی بہت ساری چیزیں پیش کیں۔ سلطان نے اس سے جو چیزیں کھائیں پھر اس نے اشارہ کیا اور لوگوں نے سب کچھ اچک لیا۔ اس کے بعد وہاں سے اٹھ کر ایک جگہ گیا جہاں ریشم کے بڑے شامیانے اور خیمے تھے ایسے کہ بادشاہ نے ان سے پہلے بھی ایسے خیمے نہیں دیکھے تھے۔ اس میں ۵ چاندی کے ٹکڑے تھے ایسے رنگ تھے جو خوشبو دار لکڑی، مصطگی، عنبر کی شکل تھے۔ اس کے علاوہ اور بھی چیزیں تھیں اس میں ایک خاص دعوت کی گئی۔ اس دعوت میں سلطان نے خوب کھایا۔ اس کو ۲۰۰۰۰ دینار دیئے گئے۔ خیمہ ان کے مکمل سامان کے ساتھ اس کو پیش کر دیئے گئے اور وہ چلا گیا۔

اس سال وفات پانے والے افراد

امیر جعبر بن سابق القشیری:..... سابق نمیری ان کا لقب تھا طویل مدت تک قلعہ جعبر کے مالک رہے۔ یہ ان کی طرف اس کی نسبت کی گئی ہے اس کو اس سے پہلے دوسریہ کہا جاتا تھا اس وقت نسبت نعمان بن منذر کی طرف تھی۔ یہ امیر بوڑھا اور نابینا ہو گیا اس کے دو ڈاکو بیٹے تھے ان کے بعد سلطان ملک شاہ بن الپ ارسلان نے اس کو طلب کرتے ہوئے شکست دی تھی اور قلعہ چھین لیا تھا۔ اس کو قتل بھی کر دیا گیا تھا جیسا کہ تفصیل گزر چکی ہے۔

امیر ختلغ ترکی:..... حاجیوں کے امیر تھے کوفہ کی مسجد میں سبقت کرنے والے تھے ان کی عربوں کے ساتھ کئی جنگیں ہوئیں جو کہ ان کی شجاعت کو ظاہر کرتی ہیں ان کے دلوں میں رعب پڑ گیا اور وہ سب شہروں میں متفرق کر دیے گئے۔ وہ نیک سیرت نمازوں کے پابند اور تلاوت قرآن کریم کثرت سے کرتے تھے۔ مکہ کے راستہ میں ان کی اچھی یادگاریں ہیں چیزوں کو مرمت کروانے کے لئے اہم کوششیں ہیں جن کی حاجیوں کو راستہ میں ضرورت پیش آتی ہے۔

ان کا مذہب احناف پر ایک مدرسہ ہے جو کہ کوفہ میں پتھر کے مزار کے پاس واقع ہے۔ بغداد سے مغربی جانب دریائے دجلہ کے قریب ایک مسجد بنائی جو کہ کرخ کے گھاٹ سے قریب ہے۔ اس سال جمادی الاولیٰ میں ان کا انتقال ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔ جب نظام الملک کو ان کے انتقال کی خبر دی گئی تو کہا کہ ایک بڑا آدمی انتقال کر گئے۔

علی بن فضال المجاشعی[1]..... ابو الحسن النحوی المغربی ان کی ایسی کتابیں ہیں جو ان کی پختگی علم اور ذہانت و سمجھداری پر دلالت کرتی ہیں حدیثیں بھی روایت کی ہیں۔ اس سال ربیع الاول میں ان کا انتقال ہوا باب ابرز میں دفن کئے گئے۔

علی بن احمد التستری[2]..... یہ اہل بصرہ میں مال و دولت کے اعتبار سے سب سے بڑے تھے ان کی کشتیاں وغیرہ سمندر میں چلا کرتی تھیں۔ قرآن شریف پڑھے ہوئے تھے حدیثیں بھی سن رکھی تھیں سنن ابو داؤد سے روایت کرنے والے آپ واحد تھے۔ اس سال رجب میں ان کا انتقال ہوا۔

یحییٰ بن اسماعیل الحسینی..... زید بن علی بن حسین کے مذہب کے فقیہ تھے ان کو اصول و حدیث میں بھی معرفت تھی۔

---

[1] إرشاد الأريب [illegible]، إيضاح المكنون [illegible]، [illegible]، بغية الوعاة [illegible]، معجم [illegible]، روضات الجنات [illegible]، شذرات الذهب ٣/٣٣٢، طبقات المفسرين للسيوطي [illegible]، طبقات المفسرين للداودي [illegible]، طبقات ابن قاضي شهبة [illegible]، العبر ٣/٢٥٥، كشف الظنون [illegible]، الكامل [illegible]، [illegible]، معجم الأدباء [illegible]، المنتظم [illegible]، مرآة الجنان [illegible]، النجوم الزاهرة [illegible]، [illegible]، الوافي [illegible]، المجاشعي بضم الميم وفتح الجيم وسكون الألف وكسر الشين المعجمة وفي آخرها عين مهملة هذه النسبة إلى مجاشع بن دارم بن مالك بن حنظلة بن مالك بن زيد مناة بن تميم [illegible]

[2] شذرات الذهب [illegible]، العبر [illegible]، المنتظم [illegible]، الكامل [illegible]، التستري بضم التاء وسكون السين وفتح التاء وكسر الراء هذه النسبة إلى تستر بلدة من كور الأهواز من خوزستان يقول لها الناس شوشتر [illegible]

سن ۴۸۰ھ کے واقعات وحادثات

اس سال محرم میں بادشاہ ملک شاہ کی بیٹی کا سامان دارالخلافہ منتقل کیا گیا جو کہ ۱۳۰ اونٹوں پر مشتمل تھا جن پر رومی ریشم کے جھول تھے ان میں بہت سارے سونے اور چاندی کے برتن بھی تھے 74 خچر بھی تھے جن میں شاہی ریشم کے کئی اقسام کے جھول تھے۔ ان کی گھنٹیاں وقلادے سونے وچاندی کے تھے ان میں سے چھ پر ۱۲ چاندی کے صندوق تھے ان میں کئی قسم کے جواہر وزیورات تھے خچروں کے سامنے ۳۳ گھوڑے تھے جن میں سونے کی رکابیں جواہر سے مزین تھیں بڑے بڑے شاہی خیمے تھے جن پر سونے کی مزین چادریں تھیں۔

بادشاہ سے ان سے ملاقات کرنے ابو شجاع کو بھیجا اس سے مطالبہ کیا کہ ان کی شریف ساتھ دارالخلافہ پہنچا دے اس نے کام قبول کر لیا۔ نظام الملک وزیر اور دیگر امراء حاضر ہوئے۔ ان کے سامنے شمعیں ومشعلیں اتنے زیادہ تھے کہ شمار سے باہر تھے امیرزادیاں آ گئیں ان میں سے ہر ایک اپنی جماعت میں تھی اپنی باندیوں کے ساتھ تھی ان کے سامنے بھی شمعیں ومشعلیں تھیں۔ پھر سب سے آخر میں خاتون سلطان کی بیٹی خلیفہ کی بیوی آئی وہ پھیلی جھول والے ہودج میں تھی۔ اس پر بہت قیمتی ۱۳۰۰ جواہر تھے اس ہودج کو ۲۰۰ ترکی باندیاں گھیرے ہوئے تھیں جو عجیب وغریب مزین سواریوں میں تھیں جو آنکھوں کو بہت دلکش نظر آتی تھیں۔ وہ دارالخلافہ کی شان کے ساتھ داخل ہوئی۔ حرم ظاہر کو بھی خوب مزین کیا گیا شمعیں روشن کی گئیں۔ یہ خلیفہ کے لئے نہایت عظیم جشن والی رات تھی۔ دوسرے دن خلیفہ نے سلطان کے امیروں کو بلایا اور ایک بڑی دعوت کا انتظام کیا کہ شاید ہی پہلے بھی کسی نے کیا ہو۔ حاضرین وہاں تحفے سب ہی میں شامل ہوئے۔ بادشاہ کی بیوی ام عروس نے خاتون کو خلعت دی یہ بھی ایک جشن کا دن تھا۔ بادشاہ شکار پر گیا ہوا تھا چند دن اور یہ پہلے سال اس کا یہاں آنا ہوا۔ ماہ ذی القعدہ میں خلیفہ کے ہاں لڑکا پیدا ہوا جس کے لئے شہر کو سجایا گیا اسی سال سلطان ملک شاہ کے ہاں بھی ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام محمود رکھا گیا یہ وہی ہے جو ملک شاہ کے بعد بادشاہ بنا۔ اسی سال سلطان نے اپنے بیٹے ابو شجاع احمد کو اپنے بعد ولی عہد مقرر کیا۔ اس کو ملک الملوک، عضد الدولہ، تاج الملۃ اور عدۃ امیر المومنین کے القاب دیئے۔ منبروں پر اس کے خطبے دیئے گئے۔ اس کے نام کے ذکر سے خطباء پر سونا بکھیرا گیا۔ اس سال تاجیہ کی عمارت باب ابرز میں شروع کی گئی۔ ایک باغ لگایا گیا، گھوڑ دوڑ کے میدان کے پاس لگانے کے لئے سلطان کے حکم سے فصیل تعمیر کی گئی۔ واللہ اعلم۔

اس سال وفات پانے والے افراد

اسماعیل بن ابراہیم ...... بن موسیٰ بن سعید ابو القاسم نیشاپوری علم حدیث کے لئے جہاں بھر کا سفر کیا یہاں تک کہ ماوراء النہر کے علاقوں سے بھی آگے گئے۔ عرب وعراق ان میں ان کو بڑی مہارت تھی اس سال جمادی الاولیٰ میں نیشاپور میں ان کا انتقال ہوا۔

طاہر بن حسین البدیعی .. ابو وفا شاعر تھے ان کے نظام الملک کی تعریف میں قصیدے تھے ایک شعر ملاحظہ ہو جو اقطعوں کے بغیر تھا۔ ان میں سے پہلا یہ ہے "شعروں سے ملامت کی تلقین کرو وہ جانتے کہ ملامت کرنا ہوتی ہے تو ملامت نہیں کرتے۔ نظام الملک نے ان کی ملامت کو لوٹا دیا۔ ماہ رمضان میں آپ نے اپنے شہر میں ۸۰ سال سے زیادہ عمر میں وفات پائی۔

محمد بن امیر المومنین المقتدی .. ان کو چیچک کا مرض لاحق ہو گیا اسی مرض میں (نو) سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ ان کے والد اور لوگ سب ان کی موت پر بڑے غمگین تھے وتعزیت کے لئے بیٹھے۔ بادشاہ نے ان کی طرف پیغام بھیج کر کہا کہ ہمارے لئے حضور ﷺ کی ذات بہترین نمونہ ہے۔ اسی وقت کو یاد رکھنا چاہئے۔ جب آپ کے بیٹے حضرت ابراہیم فوت ہوئے تو آپ کا کیا طرز عمل تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اپنے

لوگ ہیں جن پر جب کوئی مصیبت آتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں (البقرہ: ۱۵۶) اس نے لوگوں کے سامنے یہ اعلان کیا۔ چنانچہ لوگ چلے گئے۔

محمد بن محمد بن زید[1] ابن علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب، ابو الحسین الحسینی۔ مرتضیٰ، وہ الشریف ہیں ان کا لقب تھا، ۴۰۵ھ میں پیدا ہوئے۔ احادیث کا بہت زیادہ سماع کیا۔ خود اپنے اساتذہ کو پڑھ کر سنائیں۔ حافظ ابوبکر الخطیب کی صحبت اختیار کی جس کی وجہ سے علم حدیث میں ان کو زبردست معرفت ہوئی۔ ان کی مرویات میں سے جو حدیثیں خطیب نے لی تھیں وہ ان سے منقول ہو گئے۔ اصبہان اور دیگر شہروں میں احادیث املاء کرائیں۔ آپ عقل کامل، احسان و انسانیت کے مالک تھے۔ زبردست اموال، وسیع املاک اور کثیر نعمتوں میں رہتے تھے۔ تقریباً ۳۰۰ گاؤں ان کی زیر ملکیت تھے۔ کثرت سے صدقہ، نیکیاں اور علماء و فقراء کے ساتھ نیک سلوک کرنے والے تھے۔ ان کے مال صامت کی زکوٰۃ عشر کے علاوہ ۱۰۰۰۰ دینار نکلتی تھی۔ ان کی ملکیت میں ایک ایسا باغ تھا کہ اس جیسا کسی کے پاس نہیں تھا۔ ماوراء النہر کے بادشاہ نے ان سے وہ باغ طلب کیا، جس کا نام خضر بن ابراہیم تھا۔ حالانکہ صرف سیر کرنے کے لئے مانگا تھا لیکن انہوں نے انکار کر دیا اور کہا کہ گرمیوں میں اس باغ میں وہ شراب نوشی اور ... جایا کرتا تھا۔ چونکہ پہلے علم حدیث و علم دین والوں کا ٹھکانہ تھا۔ تو سلطان نے ان سے اعراض کیا کیونکہ ان کو اپنے پاس آنے کی دعوت دی تاکہ ان سے مختلف امور پر تبادلہ خیال کرے، جب وہ اس کے پاس آ گیا تو اسے پکڑ لیا قلعہ میں قید کر دیا۔ ان کی ساری ملکیت آمدنی اور مال وغیرہ پر قبضہ کر لیا وہ کہتا تھا کہ میرے نسب کی حقیقت اسی مقدمہ میں ظاہر ہوتی، ہم جیسے آدمیوں پر آزمائش ضرور آتی ہے اس کے بعد ان کا کھانا پانی بند کر دیا گیا یہاں تک کہ وہ انتقال کر گئے۔ رحمہ اللہ۔

محمد بن ہلال بن المحسن ابوالحسن صابی، غرس النعمۃ ان کا لقب تھا۔ اپنے والد اور ابن شاذان سے احادیث کا سماع کیا۔ بہت کثرت سے صدقہ کرنے میں مشہور تھے۔ ان کا انتقال اپنے باپ کی تاریخ پر ہوا، جس کا انتقال خطیب بن ... کی تاریخ پر ہوا جس کا انتقال ابن ... کی تاریخ پر ہوا تھا۔ انہوں نے بغداد میں ایک گھر بنوایا جس میں مختلف علوم و فنون کی ۴۰۰۰ کتابیں رکھیں۔ جب ان کا انتقال ہوا تو ۷۰۰۰۰ ہزار درہم وراثت میں چھوڑے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مزار کے پاس مدفون ہوئے۔

ھبۃ اللہ بن علی ابن محمد بن احمد بن المجلی ابو نصر، ... بہت سے مشائخ سے احادیث سنیں۔ ... روایت کی نوبت آنے سے قبل ہی انتقال کر گئے تھے۔

ابوبکر بن عمر امیر الملثمین افریقہ کی سرزمین پر تھے ان کے تابع ایک ایسا جن ہو گیا تھا جو کسی بادشاہ کے تابع نہیں ہوتا تھا۔ جب وہ ۵۰۰۰۰ دشمن کی فوج سے قتال کرنے جاتے تو وہ بھی ساتھ جاتا تھا اور ان کی طاعت کا اعتقاد رکھتا تھا۔ ان کے پاس ۵۰۰۰۰۰ ... تھے، احکام اسلام کی حفاظت کرتے تھے، دین میں پکے تھے، ان کے اعتقاد اور دین کے پکے ہونے کے ساتھ ساتھ ان کی سیرت لوگوں میں شرعی سیرت تھی۔ ... کے ساتھ موالات تھی۔ ان کے حلق میں ایک تیر لگا جس نے ان کو اسی سال موت کے گھاٹ اتار دیا۔

فاطمہ بنت علی[2] مؤدبہ تھیں۔ بنت الاقرع کے نام سے مشہور تھیں۔ ابو عمر بن مہدی وغیرہ سے انہوں نے حدیث کا سماع کیا ... ابن بواب سے ... منسوب ... لکھی جاتی تھیں۔ لوگ اسی طرح یعنی بنت الاقرع لکھتے تھے۔ ان کے خط ... یہ چیز ... سے ... روم تک مصالحت ہو جایا کرتی تھی۔

---

[1] الانساب للسمعانی ... تذکرۃ الحفاظ ... دول الاسلام ... شذرات الذهب ... العبر ... طبقات الحفاظ ... المنتظم ... الوافی ...

[2] شذرات الذهب ... العبر ... الکامل ... المنتظم ...

آپ نے فرضیوں سے جب النسب الکندری کو ایک خط لکھا انہوں نے ان کو ۱۰۰۰ دینار دیئے۔ اس سال بغداد شہر میں ماہ محرم میں انتقال ہوا اور باب ابرز میں دفنائی گئیں۔

سن ۴۸۱ھ کے واقعات و حادثات

اس سال اہل سنت اور روافض کے مابین بے شمار فتنہ و فساد اور عظیم جنگیں ہوئیں۔ ماہ ربیع الاول میں ترک حرم سے نکال دیے گئے۔ وہ خلافت سے منسلک تھے۔ ابراہیم بن مسعود ابن ملک المؤید ابن ابراہیم بن مسعود بن محمود بن سبکتگین اپنے باپ کے بعد بلاد غزنہ کا بادشاہ تھا۔ اس سال سلطان ملک شاہ نے شہر سمرقند فتح کیا امیر خمارتکین کی زیر قیادت لوگوں نے حج کیا۔

اس سال وفات پانے والے افراد

احمد بن السلطان ملک شاہ یہ اپنے باپ کا ولی عہد تھا، اس کی وفات گیارہ سال کی عمر میں ہوئی لوگوں نے سات دن اس کی تعزیت کی کوئی گھوڑے پر سوار نہیں ہوا اور لوگ بازاروں میں اس پر نوحہ کرتے تھے۔

عبداللہ بن محمد ابن علی بن محمد ابو اسماعیل انصاری الہروی، انہوں نے بہت سی روایات کیں اور تصنیف بھی کیں اور ذات کو زیادہ تر جانا کرتے تھے۔ ان کی وفات ماہ ذوالحجہ میں ہرات میں ہوئی اس وقت ان کی عمر ۸۴ سال تھی اس سال وزیر ابو احمد کی زیر قیادت لوگوں نے حج کیا۔

۴۸۲ھ کے واقعات و حادثات

ماہ محرم میں ابوبکر شاشی نے مدرسہ تاجیہ میں جو باب ابرز میں ہے درس دیا جسے صاحب تاج الدین ابو الغنائم نے بنایا تھا۔ مدرسہ شافعی مذہب پر تھا۔ اس سال روافض اور اہل سنت کے درمیان بڑے لڑائی جھگڑے ہوئے لوگوں نے قرآن شریف اٹھا لیے بڑی بڑی جنگیں شروع ہو گئیں جن میں بے شمار لوگ قتل ہوئے۔

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ تعالیٰ نے منتظم میں محمد ابن عقیل سے روایت کی ہے کہ اس سال تقریباً دو سو آدمی مارے گئے۔ کرخ والوں نے صحابہ کرام اور ازواج مطہرات رضی اللہ عنہم اجمعین کو گالیاں دیں اور لعنت اور کرخ والوں پر حملوں نے کیا ہے۔ یہ بات اس لئے بتائی گئی ہے کہ رافضی کی سرکشی ان کی خباثت اسلام اور مسلمانوں سے ان کی دشمنی کا پتہ لگے۔ جیسا کہ ان سے ان کی ... اور ... کا بھی پتہ چلتا ہے۔ جو ... اقوال نے ... شریعت سے ... ہیں۔

اس سال سلطان ملک شاہ اور ... امرائے عرب کی ایک بڑی جماعت کا ... اس کے ... جنگیں لڑ چکے ہیں۔ ... مصر کے لشکر نے شام کے کئی شہروں پر قبضہ کر لیا ... اس سال ... کے قریب کا ... تعمیر کیا گیا۔ اس سال خاتون بادشاہ کی بیوی نے اپنے باپ کو پیغام بھیجا جس میں اس نے خلیفہ کے اعراض کرنے کے بارے میں شکایت کی تھی تو اس کے باپ (بادشاہ) نے عراقی صاحب اور امیر ... کو ان کے پاس بھیجا تاکہ وہ خاتون کو بادشاہ کے پاس لے آئیں۔ خلیفہ نے اس کو قبول کر لیا۔ خلیفہ نے اس کے ساتھ ایک ... اور ایک امراء کی ایک

جماعت روانہ کی۔ خلیفہ کا بیٹا ابو الفضل اور وزیر نکلے۔ ان دونوں نے اس کو نہروان تک رخصت کیا۔ یہ ماہ ربیع الاول کی بات ہے جب خاتون اپنے باپ کے پاس پہنچی تو شوال میں اصبہان کے مقام پر انتقال کر گئی۔ اس کی وجہ سے سات دن بغداد میں سوگ رہا۔ خلیفہ نے دو امیروں کو بادشاہ کے پاس اس بچی کی تعزیت کرنے کے لئے بھیجا۔ اس سال لوگوں نے خمارتکین کی قیادت میں حج کیا۔

عبد الصمد بن احمد بن علی[1] ... طاہر کے نام سے مشہور تھے نیشاپور کے رہنے والے تھے ثقہ تھے حدیثیں سننے کے لئے سفر کیے احادیث کی تخریج بھی کی۔ موت نے ان کو ہمدان کے مقام پر عین جوانی میں اچک لیا۔

علی بن ابی یعلی[2] ..... ابو القاسم الدبوسی شافعیوں کے مذہب کے استاد ہیں۔ بہت احادیث سنی گئیں۔ وہ ماہر فقیہ اور بہترین مناظر تھے۔

عاصم بن الحسن[3] ..... ابن محمد بن علی بن عاصم بن مہران، ابو الحسین العاصمی۔ کرخ کے رہنے والے تھے باب الشعیر میں رہائش پذیر ہوگئے۔ ۳۹۷ھ میں پیدا ہوئے۔ فضیلت اور ادب والے تھے۔ خطیب وغیرہ سے احادیث کا سماع کیا اور ثقہ حافظ تھے ان کے اشعار میں سے یہ بھی ہیں "اے میرے افسوس ہے قوم پر ایک مدت سے غصہ پی جانے کی وجہ سے، ملاقات والوں سے ملاقات پائی ہے جب قافلہ جا چکے ہوتے ہیں، جب سے جدا ہوئے ہیں میری آنکھوں سے آنسو بند نہیں ہوئے ہیں گویا آنکھیں اشک چڑھ جاتی ہیں کہ بند ہو۔ [illegible] ہیں۔ وہ چلے گئے جبکہ میرے آنسو مسلسل ان کی طرف جاری تھے میرا دل ان کے مرض میں گرفتار تھا۔ انہوں نے مجھ سے بدلہ لینا پسند کیا کہ میں ان کی جدائی برداشت کروں جو میرا جان ان کے پاس چھوڑ گئیں۔ میں نے ان پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنا دل قرض کے طور پر دیا۔ لیکن انہوں نے جو قرض لیا تھا وہ واپس نہیں کیا۔

محمد بن احمد بن حامد[4] ..... ابن عبید، ابو جعفر البخاری المتکلم المعتزلی بغداد میں اقامت پذیر تھے۔ قاضی حلب کے نام سے مشہور تھے۔ وہ فروعی مسائل میں حنفی تھے لیکن اصولاً معتزلی تھے۔ اس سال بغداد میں ان کا انتقال ہوا اور باب حرب میں دفن کیے گئے۔

محمد بن احمد بن عبد اللہ ... ابن محمد ابو بکر الاصبہانی۔ مطرز کے نام سے مشہور تھے گھومنے پھرنے اور سفر کرنے والے حافظ ہیں کثرت سے احادیث سنیں، کتابیں جمع کیں، ہجرت کی اور بغداد میں رہائش اختیار کی وہ نیک اور کثرت سے عبادت کرنے والے تھے۔ اس سال ماہ ذی الحجہ کی تیرہ تاریخ کو وفات پائی۔ واللہ اعلم۔

۴۸۳ھ کے واقعات وحادثات

اس سال ماہ محرم میں فقیہ ابو عبد اللہ طبری کے پاس وزیر نظام الملک کا پیغام نظامیہ کی تدریس کے بارے میں آیا۔ تو انہوں نے درس پڑھایا۔ بعد

---

[1] تذكرة الحفاظ ۴/۱۲۲۲، طبقات الحفاظ ۴۴۸، المنتظم ۹/۵۰.

[2] الأنساب ۵/۲۶۳ — ۲۶۴، طبقات الإسنوي ۱/۵۲۳، طبقات السبكي ۵/۲۹۸، الكامل لابن الأثير ۱۰/۱۰۰، اللباب ۱/۴۹۰، معجم البلدان ۲/۴۳۷، المنتظم ۹/۵۰، النجوم الزاهرة ۵/۱۲۹.

[3] [illegible] الأنساب [illegible] العبر [illegible] اللباب [illegible] المنتظم ۹/۵۰ [illegible] النجوم الزاهرة ۵/۱۲۹، هدية العارفين [illegible]

[4] الجواهر المضية ۲/۸، الطبقات السنية، كشف الظنون، لسان الميزان ۵/۴۵، ميزان الاعتدال ۳/۴۶۱، المنتظم ۹/۵۰، هدية العارفين [illegible] [illegible] نسبة إلى [illegible] وسكون [illegible] النون [illegible] ذلك [illegible] ولم يضبطها [illegible] وهي بلدة بين بخارى و [illegible] على مرحلة من بخارى.

میں فقیہ ابو محمد شیرازی ربیع الآخر میں اپنی تدریس کے بارے میں شاہی حکم لے کر آئے اس بات پر اتفاق ہوا کہ دونوں ایک ایک دن پڑھائیں گے۔ ماہ جمادی الاولیٰ میں اہل بصرہ میں ایک شخص ابو نکتہ ظاہر ہوا جس کا نام بلیا تھا وہ نجوم میں ماہر تھا۔ اس نے وہاں کے بہت سے لوگوں کو گمراہ بنا دیا لوگ یہ سمجھ بیٹھے تھے وہ مہدی ہے۔ اس نے بصرہ کی بہت سی چیزیں جلا دیں ان میں سے ایک وہ کتب خانہ تھا جو کہ مسلمانوں کے لئے وقف تھا۔ اس کتب خانہ کی طرح پورے عالم اسلام میں کوئی کتب خانہ نہیں تھا۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سی چیزیں جلا کر تباہ کر دیں جیسے رصد اور حوض وغیرہ تھے۔ اس سال ابو سعد مظفر ارغونی کو اس کے باپ کی وفات کے بعد مدرسوں کی تدریس میں خلعت دی گئی۔ اس سال کھڑکیوں کے متعلق یہ فتویٰ لیا گیا کہ آیا جس مسجد میں اس کی حفاظت کے لئے روک دیا جائے۔ انہوں نے اس کے کاغذ پر فتویٰ دیا۔ ان میں سے ایک شخص کے جو کہ شافعی مذہب کے فقیہ تھے ان کو معلوم تھا کہ مسجد کی حفاظت کیسے کی جاتی ہے ان کے علاوہ کسی کو غلطی نہیں کیا گیا۔ حق نے فتویٰ دینے میں آپ ﷺ کے اس قول سے استدلال فرمایا جو آپ نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دروازے کے علاوہ سب دروازے بند کر دیئے جائیں۔ حسب عادت اس سال لوگوں نے حرمین کی زیارت کی۔

اس سال وفات پانے والے افراد

وزیر ابو نصر بن جہیر[۱] ۔۔۔ ابن محمد بن محمد عمید الدولہ مشہور وزیر تھے خلیفہ القائم کے وزیر بنائے گئے تھے پھر ان کے بیٹے مقتدی کے بھی وزیر رہے۔ اس کے بعد سلطان ملک شاہ نے ان کو معزول کر دیا۔ ان کے بیٹے فخر الدولہ کو دیار بکر وغیرہ کا امیر مقرر کیا موصل میں ان کا انتقال ہوا پھر ان کی پیدائش بھی یہیں ہوئی تھی۔ اسی شہر میں دشمنوں کے قتل کا واقعہ جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۴۸۴ھ کے واقعات و حادثات

اس سال تجر نے واسط شہر والوں کو اپنی اطاعت کے لئے دعوت دی یہ وہی شخص ہے جس نے بصرہ کو جلا دیا تھا۔ اس نے اپنی کتاب میں لکھا کہ وہ زمانہ کا مہدی ہے جو کہ حق کی طرف بلاتا ہے یہ وہی ہے وہ کتاب ہے مخلوق کو حق کی ہدایت دیتا تھا۔ اگر تم اطاعت کرو گے تو امان پاؤ گے۔ اگر ان کو کرو گے تو تمہیں کافر و مرتد کیا جائیگا۔ اس لئے اللہ پر ایمان لاؤ اور مہدی پر ایمان لاؤ۔ اس سال ذمیوں کو غیار پہننے اور زنار باندھنے کا پابند کیا گیا۔ اسی طرح حمام وغیرہ میں ان کی عورتوں پر بھی پابندی لگائی گئی۔ ماہ جمادی الاولیٰ میں شیخ ابو حامد محمد بن محمد غزالی طوسی اصبہان سے نظامیہ کی تدریس کے لئے بغداد تشریف لائے۔ نظام الملک نے ان کو زین الدین شرف الائمہ کا لقب دیا۔ ابن جوزی نے کہا کہ ان کا کلام مقبول تھا۔ ان کی ذکاوت بہت زیادہ تھی۔ اس سال رمضان شریف میں وزیر ابو شجاع کو وزارت خلیفہ سے معزول کر دیا گیا۔ اس نے معزول ہوتے وقت یہ شعر پڑھا۔ اس نے جب اس شہر کا چارج سنبھالا تھا تو اس کا کوئی دشمن نہ تھا اب اس نے چارج چھوڑا ہے تو کوئی دوست نہیں ہے پھر وزیر کا خط اس کے پاس آیا اس نے کہا تھا کہ وہ بغداد سے فوراً نکل جائے اس لئے وہ وہاں سے نکل کر کئی شہروں پر گیا مگر کوئی بھی جگہ سے پسند نہ آئی تو اس نے حج کا ارادہ کیا۔ اس کے بعد نظام الملک اس سے خوش ہو گیا تو اس کے پاس پیغام بھیجا کہ وہ آ جائے اس کو واپس آنے کے بعد وزارت میں مقدم کا شخص ہوگا۔ ابن الموصلایا اس کا

---

[۱] الانساب [illegible]، تاریخ ابن خلدون [illegible]، تتمۃ المختصر [illegible]، شذرات الذہب [illegible]، العبر [illegible]، الکامل [illegible]، اللباب [illegible]، المختصر [illegible]، طبقات [illegible]، النجوم الزاہرۃ [illegible]، الوافی بالوفیات [illegible]، وفیات الاعیان [illegible]۔

ات میں: نہ تھا جو اہل یہود سے تیس سال کے قریب تک میں مسلمان ہو گیا تھا۔ اس سال رمضان میں سلطان ملکشاہ اور نظام الملک کے ساتھ بغداد آیا۔ اس کا استقبال کرنے کے لئے قاضی القضاۃ ابو بکر شاشی اور ابن الموصلایا مسلمان باہر نکلے۔ آس پاس کے (بادشاہ) اس کو سلام کرنے آئے ان میں سے ایک اس کا بھائی تاج الدولہ تتش حاکم دمشق تھا۔ اس کے علاوہ حاکم حلب امیر قسیم الدولہ آقسنقر بھی تھا۔ ماہ ذی قعدہ میں سلطان ملکشاہ اس کا بیٹا اور پوتا جو خلیفہ سے تھا ایک بڑے مجمع کے ساتھ کوفہ سے نکلا۔ اس سال ابو منصور بن جہیر کو وزیر بنایا گیا۔ اس بار اس کو دوسری مرتبہ مقتدی کا وزیر بنایا۔ خلعت دی گئی نظام الملک اس کے پاس آیا اس کے گھر میں باب عامہ میں مبارکباد دی۔ ماہ ذوالحجہ میں بادشاہ نے دجلہ میں میلا دیا۔ بڑی بڑی آگیں اور بہت سی شمعیں جلائی گئیں۔ رات کی مختصر سی مدت میں بہت سی گانے والی عورتیں جمع کیں۔ یہ رات بڑی عجیب و غریب پر رونق تھی۔ جس میں بہت سے شاعروں کو دعوت دی گئی تھی جنہوں نے نظمیں پڑھیں رات کے بعد جب صبح ہوئی تو ایک خبیث مجرم کو زندہ کیا گیا جس نے بھر دکھ دیا تھا۔ یہ وہی تھا جس نے وہ جہری بجائے اونٹ پر لادیا اور کرلادیا گیا وہ لوگوں کو گالیاں بکتا تھا لوگ اسے برا بھلا کہتے تھے۔ اس کے سر پر نمدے کی بڑی ٹوپی تھی، لوگوں نے اس کو بہت گھمایا پھرایا اس کے بعد سولی دے دی۔ اس سال سلطان ملک شاہ نے جامع السلطان کی تعمیر کا حکم دیا۔ یہ بڑی مسجد ہے بادشاہ کی طرف منسوب تھا۔ اس سال امیر المسلمین یوسف بن تاشفین نے حاکم بلاد مغرب کے بعد بہت سے اندلس کے شہروں پر قبضہ کر لیا۔ وہاں کے بادشاہ معتمد بن عباد کو قید کر دیا اسے اور اس کے اہل خانہ کو جیل میں ڈال دیا۔ بادشاہ معتمد بہت زیادہ صفات کا حامل تھا جن میں کرم، ادب، بہادری، اچھے اخلاق نرمی اور محبت کے ساتھ احسان کرنا وغیرہ وغیرہ شامل ہیں۔ لوگوں نے اس کے بارے میں غم کا اظہار کیا اس مصیبت پر شعراء نے بھی کلام کیا۔

اس سال فرنگ کے لوگوں نے مغربی ممالک کے ایک شہر صقلیہ پر قبضہ کر لیا۔ وہاں کا بادشاہ انتقال کر گیا اس کے بعد اس کا بیٹا قائم مقام بنا۔ وہ لوگوں میں مسلمان بادشاہوں کی طرح رہنے لگا گویا کہ وہ انہیں میں سے ہے اس لئے کہ اس نے مسلمانوں سے اچھا برتاؤ کیا تھا۔ اس سال شام وغیرہ میں کالی آندھیاں آئیں۔ بہت سی عمارتیں گر گئیں جن میں انطاکیہ کی دیواریں اور برج بھی شامل تھے ان کے گرنے کے نتیجے میں بہت سی مخلوق دب کر مر گئی۔ اس سال لوگوں نے ختار تکین کی زیر قیادت حج کیا۔

اس سال وفات پانے والے افراد

عبدالرحمن بن احمد کنیت ابو طاہر تمیمی، اصبہان میں پیدا ہوئے۔ سمرقند میں علم فقہ حاصل کیا۔ یہ سلطان ملکشاہ کے ہاتھوں اس کی حج کے سبب بنے۔ وہ سادات شافعیہ میں سے تھے، بہت سی روایتیں سنی ہوئی تھیں۔ عبدالوہاب میں متعدد نے کہا کہ ہم نے بچپن زمانہ ان سے بڑا انصاف پسند فقیہ و عالم نہیں دیکھا۔ یہ بڑا فصیح تھا بہت زیادہ مروت و مال والے تھے۔ بغداد ہی میں فوت ہوئے وزیر اور امراء ان کے جنازہ میں بھی شریک ہوئے سوائے نظام الملک کے وہ ہوا چاہتے تھے سے معذور ہو گئے۔ شیخ ابو اسحاق شیرازی کی جانب دفن کئے گئے۔ بادشاہ بھی قبر پر آیا ابن عقیل نے کہا کہ میں نے نظام الملک کی جانب بیٹھ کر تعزیت کی جبکہ بادشاہ اس کے سامنے کھڑے تھے۔ میں نے اس بات پر علم کی وجہ سے جرات کی۔

محمد بن احمد بن علی ...... ابو نصر المروزی قرات میں امام تھے۔ اس فن میں کئی کتابیں لکھیں انہوں نے اس کے لئے بہت سفر کیے اتفاق سے ایک سفر میں وہ سمندر میں غرق ہونے لگے۔ اسی دوران کچھ باتیں کر رہی تھیں اور صحاری تھیں کہا جاتا ہے کہ ابن تختے پر سوار ہو کر چاہتا تھا تو انہوں نے دعا کی نیت سے پانی میں ڈبکی لگائی جب اوپر آئے تو دیکھتے ہیں کہ ایک لکڑی ہے اس پر چڑھ گئے اللہ تعالیٰ نے ان کو نجات عطا کی اور سلامتی عطا فرمائی اس لئے بھی کہ انہوں نے نوے برس تک عمر پائی اس کے بعد کافی مدت تک زندہ رہے۔ کا اسی سال ۹۰ سال سے زائد عمر میں انتقال ہوا۔

محمد بن عبداللہ بن الحسن (۱): ابوبکر الناصح، فقیہ حنفی و معتزلی متکلم تھے۔ نیشاپور میں قضاء کے عہدہ پر فائز رہے لیکن اپنے نائبوں، وکلاء اور رشوت خوری کی وجہ سے معزول کر دیئے گئے۔ اس کے بعد رے کے قاضی بنے، بہت سی احادیث کی روایت کی ہوئی تھیں لیکن آپ معتزلی سے تھے۔ اسی سال رجب میں انتقال فرمایا۔

ارتق بن اکسب الترکمانی: آپ ترکوں کے ان بادشاہوں کی اولاد ہیں جو حلب میں، ماردین کے مالک تھے۔ یہ بڑے بہادر اور بلند ہمت والے تھے۔ بہت سے علاقوں پر غلبہ حاصل کیا۔ ابن خلکان نے آپ کے حالات بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ان کی وفات اسی سال ہوئی۔

۴۸۵ھ واقعات و حادثات

اس سال بادشاہ ملکشاہ نے طغرل بیک کی مشہور بازار کی دیوار دار الملک کی جانب کرنے کی تعمیر کا حکم دیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ بازار اور گھر نئے سرے سے بنوائے۔ اس جامع مسجد کی بھی نئے سرے سے تعمیر کا حکم دیا جو بہروز خادم کے ہاتھوں ۵۳۳ھ میں پایہ تکمیل کو پہنچی۔

نظام الملک نے اپنے لئے ایک عظیم عمارت کی تعمیر کا کام شروع کروایا اسی طرح تاج الملوک ابو الغنائم نے بھی ایک عظیم عمارت کی تعمیر شروع کروائی۔ دو بغداد میں مقیم رہے۔ ماہ جمادی الاولیٰ میں بغداد کے مختلف علاقوں میں زبردست آگ لگ گئی۔ اس کے بجھنے تک لوگوں کی بہت ساری چیزیں جل گئیں جتنے مکانات وغیرہ جل گئے تھے ان کے مطابق دوسری جگہوں نے تعمیر کر لئے اور دیگر تاوان ادا کیا۔ اس کے بعد بادشاہ اصفہان گیا۔ اس کے ساتھ خلیفہ کا بیٹا ابو الفضل جعفر بھی تھا۔ پھر رمضان میں دوبارہ بغداد آ گیا۔ عاشورا کے دن وہ ماہ تھی میں تھا کہ افطاری کے بعد ایک دیلمی لڑکے نے وزیر نظام الملک پر حملہ کر دیا اور اس پر چھری سے وار کیا تو تھوڑی ہی دیر بعد اس کا انتقال ہو گیا۔ بچے کو پکڑ کر قتل کر دیا گیا۔ عنقریب ہم ان کے حالات لکھتے ہوئے اس کا ذکر کریں گے۔ بادشاہ رمضان میں قصاب نیت سے بغداد آیا لیکن وہ دشمنوں کے لئے تیار کر کے آیا تھا واللہ تعالیٰ نے دیکھ لیا اس طرح تھا کہ جب اس کی سواری بغداد پہنچی تو لوگ اسے سلام کرنے اور اس کی آمد پر مبارک باد دینے آئے۔ خلیفہ نے بھی اسے مبارک باد کا پیغام بھیجا لیکن بادشاہ نے خلیفہ کی طرف پیغام بھیجا کہ تم فوراً خود بغداد سے نکل جاؤ اور جہاں جانا چاہتے ہو چلے جاؤ۔ خلیفہ نے اس پیغام کے جواب میں ایک مہینے کی مہلت مانگی تو بادشاہ نے ایک دن کی بھی مہلت دینے سے انکار کر دیا۔ خلیفہ نے پھر کسی کے ذریعے پیغام بھیج کر دس دن کی مہلت مانگی۔ انکار کرتے کرتے اس نے اجازت دے دی۔ ابھی یہ مدت پوری نہ ہوئی تھی کہ بادشاہ عید کے دن شکار کھیلنے نکلا۔ وہاں اس کو بخار ہو گیا تو اس نے فصد کروایا لیکن وہ اسی مرض میں اس دن سے پہلے پہلے مر گیا۔ اس کی موت کے بعد بیوی ترکان خاتون نے فوج کا کنٹرول سنبھال لیا۔ موت کے احوال و حالات کو کافی عرصہ تک چھپا کر رکھا۔ خلیفہ کے پاس پیغام بھیجا کہ اس کا بیٹا محمود اپنے باپ کے بعد بادشاہ بنے گا اور اس کے نام کا منبروں پر خطاب کیا جائے۔ خلیفہ نے اس بات کو قبول کر لیا۔

بادشاہ محمود کی عمر اس وقت صرف پانچ سال تھی۔ پھر اس کی ماں اس کو لے کر فوج کے ساتھ اصفہان تک گئی تاکہ پہلی حکومت پختہ ہو جائے۔ وہاں اس میں شامل ہو کر امراء کی مدد پوری ہوئی۔ تمام شہروں میں یہاں تک کہ حرمین میں بھی اس لڑکے کا خطبہ دیا گیا۔ تاج الملک نے ابو الغنائم المرزبان بن خسرو فیروز کو لڑکے کا وزیر بنایا۔ اس کی ماں نے خلیفہ کو پیغام بھیجا کہ تمام امور کی سربراہی اس کے بیٹے کو دی جائے۔ خلیفہ نے اس بات سے انکار کیا۔ غزالی نے اس بات کی صحت کی، علماء نے اس بات کے جواز کا فتویٰ دیا فتویٰ دینے والوں میں ایک ابو المعالی بن محمد الخطیب بھی تھے لیکن غزالی کا قول پوری طرح قبول کیا گیا۔ بادشاہ کے اکثر فوجی اس کے بعد اس کے دوسرے بیٹے برکیارق کی طرف ہو گئے۔ اس کے ہاتھ پر بیعت کی۔ ماں ترکان خاتون اس کا بیٹا امراء کے ساتھ فوج کی ایک مختصر جماعت ابھی رہ گئی۔ اس مختصر جماعت پر ترکان خاتون نے ۱۰۰۰۰ آدمی برکیارق بن ملکشاہ سے

---

(۱) الجواہر المضیئہ ۲/۷۵، شذرات الذہب ۳/۳۷۴، العبر ۳/۳۱۲، ۳/۱۲۹، [illegible] المنتظم ۹/۲۰۔

قبضہ کرنے کے لئے خروج کئے۔ ملک ابی الحجر میں ان کی مڈ بھیڑ ہوئی تو وہاں تتش اور اس کے بیٹے نے شکست کھائی۔ شیخ ابو الفرج کہتے ہیں کہ "وہ قوم ہر بڑا کا صاحب تھیں، دمشق میں ان کی امارت موروث ہے۔ [illegible] جو غلبہ نے مدینوں کے ساتھ میں کاوشیں کیں۔ حاجیوں کی جماعت نے امیر نماز تکین کے ساتھ مل کر اس سے قتال کیا اور انہیں شکست دے دی، دیہاتیوں کے اموال لوٹ لیے گئے (ابن عقیل کے لئے کچھ تعریفات ہیں ان کے احتجاجات ہیں) اس سال بصرہ میں سخت برف باری ہوئی۔ ایک ٹکڑے کا وزن پانچ رطل سے لے کر تیرہ رطل تک ہوتا تھا۔ کھجوریں اور دوسرے رنگ کے پھل اس کی وجہ سے تباہ ہو گئے۔ اس سال بہت سے بلاد میں وباء آئی۔ جس نے تین ہزار کھجور کے درخت اکھاڑ پھینکے۔ سب لوگ کہنے لگے ہیں اور اللہ کی طرف لوٹ کر جا پہنچے "جو کوئی مصیبت تمہارے اوپر آتی ہے وہ تمہارے گناہوں کی وجہ سے آتی ہے اور بہت سے گناہ تو اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے"۔ اس سال ملک تاج الدولہ تتش حاکم دمشق شہر حمص پر قبضہ کرنے کا ارادہ کیا، ملک بن یارتی کے ساتھ جم غفیر آقسنقر بھی تھے۔ بادشاہ نے ایک لشکر تیار کروا کر سعد الدولہ گوہر آئین، العیدی اور ترکمانوں کے دوسرے امیر کے ساتھ یمن بھیجا۔ وہ وہاں پہنچ گئے لیکن وہاں پر کامیاب نہیں ہوا۔ سعد گوہر آئین بھی اس شہر یمن پہنچ گیا اور وہاں مر گیا (تمام غیر یقینی بات نقل کیے گئے ہیں وہی احسن کرنے والا ہے)۔

اس سال وفات پانے والے افراد

جعفر بن یحییٰ بن عبداللہ[1] ... ابو الفضل الحکاک المکی۔ سے مشہور تھے طلب حدیث کے سلسلہ میں شام، عراق، اصفہان اور دیگر ممالک کے سفر کیے۔ بہت سی احادیث سماع کیں اور [illegible] تک پہنچے آپ حافظ [illegible] اور بڑے ثقہ تھے۔ [illegible] خط و کتابت کیا کرتے تھے۔ یہ شریف اور مروت والے انسان تھے۔ تقریباً ۸۰ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔

نظام الملک الوزیر[2] الحسن بن علی بن اسحاق ابو علی۔ بادشاہ الب ارسلان اور اس کے بیٹے ملک شاہ کے ۲۹ سال تک وزیر رہے۔ باقاعدہ وزیر تھے۔ ۴۰۸ھ میں طوس کے مقام پر پیدا ہوئے۔ ان کے والد صاحب محمود بن سبکتگین کے ساتھی دیہاتی تھے۔ انہوں نے اپنے اس بیٹے کو علم میں مشغول کیا۔ ۱۱ سال کی عمر میں انہوں نے قرآن شریف حفظ کر لیا تھا۔ اس کے بعد علم قرأت و علم فقہ شافعی مذہب کے مطابق سیکھا۔ علم حدیث و لغت و نحو بھی حاصل کیا۔ بلند ہمت آدمی تھے پہلے کئی چھوٹے عہدوں پر فائز رہے پھر مراتب میں ترقی کر کے یہاں تک کہ سلطان الب ارسلان بن داؤد بن میکائیل بن سلجوق کے وزیر بنے ان کے بعد ان کے بیٹے ملک شاہ کے ۲۹ سال وزیر رہے اتنے عرصہ میں کبھی ان پر کوئی مصیبت نہیں آئی۔ بغداد، نیشاپور اور دیگر شہروں میں مدارس قائم کیے۔ ان کی مجلس علماء و فقہاء سے اس طرح بھری رہتی تھی کہ دن کا زیادہ حصہ ان ہی کے ساتھ گذارتے تھے۔ ان سے کہا گیا کہ ان لوگوں نے آپ کو بہت سے ضروری کاموں سے روک رکھا ہے تو انہوں نے کہا کہ یہ لوگ دنیا و آخرت کا حسن ہیں۔ اگر میں ان کو اپنے سر پر بھی بٹھاؤں تو یہ بھی کوئی بڑی بات نہ ہوگی۔

جب ان کے پاس ابو القاسم قشیری یا ابو المعالی جوینی آتے تو وہ ان کے احترام میں کھڑے ہو جاتے تھے اپنے ساتھ ان کو مجلس میں بٹھاتے

---

[1] روضة الناظر [illegible]، شذرات الذهب ۳/۳۷۴، العبر ۳/۳۰۸، العقد الثمین ۳/۴۳۴، مرآة الجنان ۳/۱۳۶، المنتظم ۹/[illegible]، النجوم الزاهرة فی الوفیات [illegible]

[2] [illegible] عیون الشیعة [illegible]، الانساب [illegible]، ذکر [illegible] الرازکی، تاریخ ابن خلدون [illegible]، تاریخ دولة آل سلجوق [illegible]، التجارب [illegible]، الروضة [illegible]، [illegible]، طبقات الشافعیة [illegible]، طبقات السبکی [illegible]، طبقات النووی [illegible]، العبر [illegible]، الکامل فی التاریخ [illegible]، معجم البلدان [illegible]، المختصر [illegible]، النجوم الزاهرة [illegible]، وفیات الاعیان [illegible]

تھے۔ جب ابو علی فارمدی آتے تو بھی کھڑے ہو جاتے، ان کو اپنی جگہ پر بٹھاتے، خود ان کے سامنے بیٹھ جاتے۔ اس بارے میں ان سے پوچھا گیا، تو کہا کہ جب وہ میرے پاس آتے ہیں تو میری خوب تعریف کرتے ہیں تعظیم کرتے ہیں میری شان میں ایسی باتیں کہتے ہیں جو مجھ میں نہیں ہوتیں تو میں ان کی تعریف سے مغرور ہو کر حق کو بھول جاتا ہوں۔ جب میرے پاس ابو علی فارمدی آتے ہیں تو وہ مجھے میرے عیب اور ظلم ذکر کرتے ہیں۔

تو میں اس سے عادی طور پر خوف کرتا ہوں اور اپنی بہت سی برائی والی باتوں سے باز آ جاتا ہوں اور نمازوں کے ان کے اوقات کی حفاظت کے ساتھ پڑھنے کے پابند تھے۔ اذان کے بعد سوائے نماز کے کسی اور کام میں مصروف نہیں ہوتے تھے اور جمعرات کے روزے پابندی سے رکھتے تھے۔ ان کے بہت سے اوقاف تھے جن کی آمدنی کثیر تھی اور بہت صدقات کرتے تھے۔

صوفیاء کی بہت تعظیم کیا کرتے تھے۔ اس بارے میں ان سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ ایک صوفی کی بات ہے کہ میں کسی بادشاہ کی خدمت کرتا تھا تو ایک دن میرے پاس ایک انسان آیا اس نے کہا کہ تم کب تک ایسے لوگوں کی خدمت کرتے رہو گے جن کو کل کتے کھا جائیں گے۔ ایسے لوگوں کی خدمت بھی کرو جن کی خدمت کرنے سے تمہیں فائدہ ہو صرف اس کی خدمت نہ کرو جس کو کل کتے کھا جائیں گے۔ اس کی میں بات نہیں سمجھ سکا اتفاق سے وہ امیر اس رات میں نشہ میں ہو گیا اور درمیان رات بدہوش ہو کر نکلا، اس کے کچھ کتے تھے جن سے وہ رات میں مسافروں کا شکار کرتا تھا آج انہوں نے اس کو نہیں پہچانا اور اس کو چیر پھاڑ ڈالا صبح جب ہوئی تو کتے اس کو کھا چکے تھے۔

انہوں نے کہا کہ میں ایسا ہی شیخ چاہتا ہوں۔ وزیر نے بغداد وغیرہ کی مختلف مجلسوں سے احادیث کا سماع کیا۔ لیکن وہ کہتے تھے کہ میں یہ بات جانتا ہوں کہ میں حدیث روایت کرنے کا اہل نہیں ہوں البتہ اس کی خواہش ہے کہ آپ ﷺ سے نقل کرنے والے سلسلے میں شامل ہو جاؤں۔ یہ بات بھی کہا کرتے تھے کہ میں نے ایک دن خواب میں شیطان کو دیکھا تو اس سے کہا کہ تیرا بیڑا غرق ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے پیدا کر کے اپنے سامنے آدم علیہ السلام کو سجدہ کا حکم دیا لیکن تو نے انکار کر دیا اور مجھے سامنے اللہ تعالیٰ نے حکم نہیں دیا اس کے باوجود بھی میں اسے روزانہ کئی مرتبہ سجدے کرتا ہوں۔ پھر یہ شعر پڑھا جس کے معنی یہ ہیں کہ جو لائق نہیں ہوتا اس کے ساتھ احسان کرنا بھی گویا گناہ کرنا ہے۔

ایک دفعہ مقتدی بامر اللہ نے ان کو اپنے پاس بٹھا کر کہا کہ اے حسن اللہ تم سے راضی ہو امیر المومنین کی رضا کے صدقے سے۔ وہ ہزاروں ترکیوں کے مالک تھے۔ ان کے کئی بیٹے تھے پانچ وزیر تھے۔ ان کا بیٹا احمد سلطان محمد بن ملک شاہ کا وزیر تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ امیر المومنین مسترشد باللہ کا بھی وزیر تھا۔ وزیر نظام الملک بادشاہ کے ساتھ رمضان کی دسویں رات میں اسی سال اصبہان سے بغداد کا ارادہ کر کے نکلا۔ جب وہ اس دن آیا تو نہاوند کے قریب ایک گاؤں سے گزر رہے تھے۔ وزیر نے بادشاہ کے ساتھ ساتھ سواری پر چلتے ہوئے کہا کہ یہاں صحابہ کرام کی ایک بڑی تعداد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں قتل ہوئی تھی۔ پس خوشخبری ہے ان کے لئے جو ان میں تھا۔ اتفاق سے ایک دن وہ افطاری کر رہا تھا کہ ایک بچہ مانگنے والوں کی صورت میں آیا اس کے پاس بلایا گیا تھا جب وہ بچہ اس کے قریب پہنچا تو اس کے دل پر ایک چھری کا وار کیا اور بھاگ گیا لیکن خیمہ کی رسی سے الجھ کر گر گیا۔ اسے فوراً پکڑ کر قتل کر دیا گیا لیکن اس کے بعد وزیر کی بھی روح پرواز ہو گئی۔ بادشاہ وزیر کے پاس عیادت کرنے آیا تو اس نے بادشاہ کے سامنے ہی دم توڑ دیا۔ بادشاہ اس کے معاملہ میں مشکوک ہو گئے لوگ کہتے تھے اسی نے وزیر کے خلاف سازش کی ہے لیکن بعد میں بادشاہ کی مدت بھی طویل نہیں ہوئی وہ بھی صرف پینتیس دنوں بعد چل بسا۔ اس واقعہ میں عقلمند لوگوں کے لئے عبرت ہے۔ بادشاہ نے خلیفہ کو بغداد سے بھی نکالنے کا عزم کر لیا تھا البتہ وہ اپنے اس عزم کو (موت کی وجہ سے) پورا نہ کر سکا۔ جب اہل بغداد کو نظام کی موت کی اطلاع ملی تو وہ بہت غمگین ہو گئے۔ وزیر اور علماء وغیرہ نے تین دن اس کا سوگ منایا۔ شعراء نے اپنے قصائد میں اس کے مرثیے پڑھے۔ ان شعراء میں ایک مقاتل بن عطیہ بھی ہے وہ کہتا ہے کہ ”وزیر نظام الملک بے مثال موتی تھا اللہ تعالیٰ نے اس کو عزت سے ڈھالا تھا۔ زمانہ عاجز ہو گیا اور اس کی قیمت کو وہ نہ پہچان سکا اللہ تعالیٰ نے غیرت کی وجہ سے اس قیمتی موتی کو دوبارہ سیپی میں لوٹا دیا“۔

بے شمار لوگوں نے اس کی تعریفیں کیں یہاں تک کہ ابن عقیل اور علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ نے بھی اس کی تعریفیں کیں۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔

بے شمار لوگوں نے اس کی تعریف کی ہے یہاں تک کہ ابن عقیل [illegible] ابن جوزی کے معاصر تھے نے بھی اس کی تعریف کی ہے [illegible]

معتمد ہے۔

عبدالباقی بن محمد بن الحسن: ابن عبداللہ ابوالقاسم [illegible] شاعر تھے [illegible] ۴۰۰ھ میں پیدا ہوئے بہت ماہر تھے [illegible] لوگوں نے ان پر الزام لگایا کہ وہ پہلے [illegible] لوگوں کے [illegible] تھے اس کے علاوہ الہیات کی تعلیم نہیں کرتے تھے۔

آسمان میں کوئی [illegible] اس سے وہ جنت مراد لیتے تھے کیونکہ اس سے بھی [illegible] فرمایا ہے [illegible] جہاں کی [illegible] ہے۔ ابن جوزی نے ان سے [illegible] یہ بات نقل کی ہے بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ جب اس کا انتقال ہوا [illegible] اپنے [illegible] کے [illegible] کے [illegible] اللہ تعالیٰ سے توبہ کے [illegible] اس کے کلام سے [illegible]

[illegible]

مالک بن احمد بن علی[1] ابن ابراہیم ابوعبداللہ البانیاسی [illegible] اس کا دوسرا نام ابوالحسن تھا [illegible] قابل [illegible] صاحب [illegible] بہت سے مشائخ سے احادیث کا سماع کیا [illegible] تھے [illegible] کی موت واقع ہوئی [illegible] برس کی عمر پائی۔ محدثین کے نزدیک قابل اعتماد تھے۔

السلطان ملک شاہ[2] جلال الدین والدولہ ابوالفتح ملک شاہ ابن ابو شجاع الپ ارسلان بن داؤد بن میکائیل بن سلجوق ترکی [illegible] اپنے باپ کے بعد بادشاہ بنا [illegible] حکومت [illegible] بادشاہ [illegible] اس کی حکومت [illegible] راستے [illegible] ضعیف اور [illegible] کی حوائج پوری کرنے کے لئے [illegible] رہتے تھے۔

[illegible] عام [illegible] اور [illegible] کے [illegible] سے [illegible] اس نے [illegible] اس [illegible] دینار [illegible] اس نے [illegible] سے [illegible] کے [illegible] اس کے [illegible] سے [illegible] ایک کسان نے اس سے [illegible] شکایت کی کہ [illegible] لوگوں نے اس کی [illegible] ایک [illegible] کے [illegible] میں [illegible] کسان [illegible] اس نے کہا کہ [illegible] بادشاہ نے [illegible] بادشاہ نے [illegible] کسان [illegible]

---

(۱) [illegible] المنتظم [illegible] العبر [illegible] اللباب [illegible]

(۲) [illegible] المعرفة [illegible] تاریخ [illegible] الکامل فی التاریخ [illegible] المختصر [illegible] النجوم الزاهرة [illegible] وفیات الاعیان [illegible]

سامان اس کو اٹھا کر نکلا اور اس کے ہاتھ میں دربان بھی تھا، دربان نے اپنے آپ کو وہاں سے ۳۰۰ دینار دے کر آزاد کروا لیا۔ جب بادشاہ نے اپنے بھائی سے قتال کا ارادہ کیا تو طوس مقام سے گزرا، وہاں علی بن موسیٰ رضا کی قبر کی زیارت کرنے آئے ان کے ساتھ نظام الملک بھی تھا۔

بادشاہ نے نظام سے کہا "تو نے اللہ تعالیٰ سے کیا دعا مانگی" نظام نے کہا "آپ کی کامیابی کی دعا مانگی ہے" بادشاہ نے کہا "میں نے یہ دعا مانگی ہے کہ اگر میرا بھائی مسلمانوں کے لئے زیادہ بہتر ہے تو اللہ تعالیٰ اسے کامیابی دیں اور اگر میں مسلمانوں کے حق میں زیادہ بہتر ہوں تو مجھے کامیابی سے نوازیں" اپنے لشکر کو لے کر اصبہان سے انطاکیہ کی طرف پیش قدمی کی لاکھوں کی تعداد میں لشکر تھا لیکن کسی ایک لشکری کے بارے میں بھی یہ پتہ نہیں چلا کہ اس نے رعایا میں سے کسی پر ظلم کیا ہو۔ ایک دفعہ ایک ترکمانی نے آپ سے مدد طلب کرتے ہوئے کہا "فلاں شخص نے میری بیٹی کے ساتھ زنا کیا ہے" ترکمانی یہ چاہتا تھا کہ بادشاہ اسے اس کے قتل کرنے پر قدرت دیں۔ بادشاہ نے کہا "اگر تیری بیٹی چاہتی تو اسے روک سکتی تھی اگر تو قتل ہی کرنا چاہتا ہے تو اپنی بیٹی کو بھی اس کے ساتھ قتل کر" ترکمانی خاموش ہو گیا بادشاہ نے پھر کہا "کیا تم اس سے بہتر کام کرو گے" کہنے لگا "وہ کیا؟" بادشاہ نے کہا "زنا تو ہو چکا اب تو اپنی بیٹی کی اس کے ساتھ شادی کروا دے میں ان دونوں کو بیت المال سے ان کی ضرورت کے بقدر مہر دوں گا" چنانچہ ترکمانی نے ایسا ہی کیا۔

کسی واعظ نے آپ کے سامنے بیان کیا کہ ایک دفعہ کسریٰ سفر کے دوران جنگل میں اپنے لشکر سے علیحدہ ہو گیا تھا ایک بستی کے پاس سے گزرا، ایک گھر کے دروازے پر کھڑے ہو کر اس نے پانی مانگا ایک لڑکی نے گنے کا شربت اس کو دیا، کسریٰ نے پی لیا تو اسے بہت پسند آیا تو اس نے لڑکی سے پوچھا "تم یہ کیسے بناتے ہو" لڑکی نے کہا "ہم آسانی سے ہاتھوں سے نچوڑ دیتے ہیں" کسریٰ نے دوبارہ منگوایا جب لڑکی چلی گئی اس نے سوچا کہ ان سے یہ جگہ لے کر انہیں کوئی دوسری جگہ دے دینی چاہیئے، لڑکی کو تاخیر ہو گئی جب واپس آئی تو اس کے پاس کچھ بھی نہ تھا کسریٰ نے کہا "کیا ہوا؟" کہنے لگی "لگتا ہے ہمارے بادشاہ کی نیت خراب ہو گئی ہے اس لئے گنے کا رس نکالنا میرے لئے مشکل ہو گیا ہے" لڑکی کو پتہ نہ تھا کہ یہی بادشاہ ہے کسریٰ نے کہا دوبارہ جاؤ اس بار تم لے آؤ گی اس کے جانے کے بعد بادشاہ نے اپنی نیت تبدیل کر دی، چنانچہ وہ گئی اور فوراً دوسرا گلاس لے آئی۔ کسریٰ اسے پی کر واپس لوٹ گیا۔

قصہ سننے کے بعد بادشاہ نے واعظ سے کہا یہ قصہ تو میرے لئے مناسب ہے لیکن رعایا کو یہ قصہ بھی سناؤ کہ ایک دفعہ کسریٰ ایک باغ کے پاس سے گزرا پیاسا تھا عمر میں زردی آگئی تھی باغ والے نے کہا "ابھی تک بادشاہ نے باغ میں سے اپنا حق وصول نہیں کیا اس لئے میں تمہیں کچھ نہیں دے سکتا" یہ قصہ سن کر لوگوں کو بادشاہ کی ذہانت پر بہت تعجب ہوا، ایک دفعہ دو کسانوں نے امیر خمارتکین کے خلاف آپ سے مدد چاہی کہ اس نے ان کو بہت سا مال چھین لیا ہے اور ان کے دانت توڑ دیئے ہیں کہنے لگے ہم نے دنیا میں آپ کے انصاف کی شہرت سنی ہے اگر آپ اللہ کے حکم کے مطابق ہمیں انصاف دلوائیں تو ٹھیک ہے ورنہ ہم قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے آپ کے خلاف مدد چاہیں گے دونوں آپ کے گھوڑے کی رکاب پکڑ کے کھڑے ہو گئے تو آپ نے گھوڑے سے اتر کر کہا، میری آستین پکڑو اور کھینچتے ہوئے مجھے نظام الملک کے گھر لے چلو کسان ڈر گئے لیکن آپ نے اصرار کیا کہ ایسا ہی کرو چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا، نظام کو جب آپ کے آنے کی خبر ملی تو جلدی سے باہر نکلا آپ نے اس سے کہا میں نے تجھے اس لئے وزیر بنایا ہے کہ تو مظلوم کو ظالم سے انصاف دلوائے، نظام نے اسی وقت خمارتکین کو معزول کر دیا اور اسے لکھا کہ ان کسانوں کا مال لوٹا دے، کسانوں کو کہا کہ اگر گواہی ثابت ہو جائے تو تم بھی اس کے دانت توڑ دو۔ خود آپ نے انہیں ۱۰۰ سو دینار دیئے ایک دفعہ آپ نے چنگی ختم کر دی تو وصول کنندہ نے کہا "آپ نے جو چنگی ختم کیا ہے اس کی مالیت چھ سو ہزار دینار سے بھی زیادہ ہے" آپ نے کہا تیرا ناس ہو مال سارا اللہ کا ہے، بندے بھی اسی کے بندے ہیں ملک بھی اسی کے ہیں، میں تو صرف یہ چاہتا ہوں کہ میرے لئے یہ اللہ کے ہاں باقی رہ جائے جو مجھ سے اس معاملے میں جھگڑے گا اس کی گردن اڑا دوں گا، ایک دفعہ ایک خوبصورت عورت نے آپ کو گانا سنایا سن کر جھوم اٹھے دل اس عورت کا مشتاق ہو گیا چھیڑا اور پیار تو عورت نے کہا مجھے اس بات سے غیرت آتی ہے کہ اتنا خوبصورت چہرہ جہنم میں جائے حلال اور حرام میں ایک کلمے ہی کا فرق ہے چنانچہ آپ نے قاضی کو بلوا کر اس سے شادی کر لی۔

بغداد میں تاجیہ کا بانی

مرزبان بن خسرو و تاج الملک [1] وزیر ابو الغنائم تاجیہ کے بانی تھے اس کے مدرس ابو بکر شاشی تھے۔ شیخ ابو اسحاق کا مقبرہ آپ ہی نے بنوایا۔

سلطان ملک شاہ نے نظام الملک کی وفات کے بعد آپ کو وزیر بنانا چاہا۔ لیکن بہت جلد ہی آپ کا انتقال ہو گیا۔ پھر انہی نے آپ کے بیٹے محمود کو وزیر بنایا۔ جب اس کا بھائی برکیارق اس پر غالب آ گیا تو نظام کے غلاموں نے آپ کو قتل کر دیا اور آپ کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔ یہ اسی سال، ماہ ذی الحج کا واقعہ ہے۔

عبد اللہ بن عبد الوارث [2]... ابن علی بن احمد، ابو القاسم شیرازی، آفاق میں پھرنے والوں اور مختلف ممالک کے سفر کرنے والوں میں سے تھے، حافظ ثقہ، دیندار، متقی و پرہیزگار تھے، حسن اعتقاد، حسن سیرت کے حامل تھے۔ ان کی ایک اچھی تاریخ کی کتاب ہے۔ بغداد اور دوسرے شہروں سے طلبہ نے ان کی طرف سفر کئے۔ واللہ اعلم۔

آغاز ۴۸۶ھ و ۴۸۷ھ

اسی سال ایک شخص اردشیر بن منصور ابو الحسین عبادی حج سے واپسی پر بغداد آئے نظامیہ کے لوگوں کو وعظ کیا، مدرسے کے مدرس غزالی وعظ کی مجلس میں شریک ہوتے تو لوگوں کا ایک ہجوم ان کی مجلس میں جمع ہو گیا اور بعد کی مجلسوں میں بڑھتے چلے گئے، بہت سے لوگوں نے اپنے کاروبار چھوڑ دیئے، بعض اوقات ان کی مجلس میں تیس ہزار سے زیادہ افراد شریک ہوتے۔

بہت سے لوگ تائب ہوئے، مساجد کی پابندی کی، شراب بہا دی گئی، لہو و لعب کے آلات توڑ دیئے گئے، ذاتی طور پر نیک انسان تھے، عبادت گذار تھے۔ بڑے درجے کے زاہد تھے، نیک سیرت تھے، وہ لوگ ان کے وضو کے بچے ہوئے پانی پر ٹوٹ پڑتے تھے اور بسا اوقات جس تالاب سے وہ وضو کرتے لوگ برکت کے لئے اس سے پانی لے لیتے۔ ابن الجوزی نقل کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ان کے کسی ساتھی کو شامی شہتوت اور برف کھانے کا شوق ہوا تو اس نے سارا شہر چھان مارا مگر کہیں سے بھی اس کو مطلوبہ چیز نہ ملی، جب وہ لوٹا تو اس نے شیخ کو خلوت میں پایا اور پوچھا کہ کیا کوئی شخص آج شیخ کے پاس آیا ہے؟

تو اسے بتایا گیا "ایک عورت آئی تھی" اس عورت نے کہا کہ میں نے اپنے ہاتھ سے سوت کاتا ہے اور اس کو بیچا ہے اور میں چاہتی ہوں کہ شیخ کے لئے کوئی کھانے کی چیز خریدوں لیکن شیخ نے اسے منع کر دیا تو وہ رونے لگی تو شیخ کو اس پر رحم آ گیا اور کہا "جاؤ اور خرید لاؤ!" اس عورت نے کہا کہ آپ کیا چاہتے ہیں؟ شیخ نے کہا "جو آپ لانا چاہیں" تو وہ عورت چلی گئی اور برف اور شامی شہتوت لے آئی شیخ نے لے کر تناول فرمایا۔ شیخ کے خدام میں سے کسی کا قول ہے "ایک دن میں شیخ کے پاس آیا تو وہ شوربہ پی رہے تھے، میں نے دل ہی دل میں کہا" کاش!

---

(۱) [illegible] المنتظم [illegible] الکامل فی التاریخ [illegible] مجمع الآداب [illegible] شذرات الذہب [illegible]

(۲) [illegible] تذکرۃ الحفاظ [illegible] العبر [illegible] الکامل فی التاریخ [illegible] کشف الظنون [illegible] المستفاد من ذیل تاریخ بغداد [illegible] المنتظم [illegible]

بچا ہوا شوربہ مجھے دے دیں تاکہ میں اس کو حفظ قرآن کے لئے پی لوں" تو انہوں نے اپنا بچا ہوا مجھے دے دیا اور کہا "اسی نیت پر پیو" وہ کہتے ہیں کہ پس اللہ تعالیٰ نے مجھے حفظ قرآن سے نوازا۔ وہ علم حاصل کرنے والے اور بہت عبادت گزار تھے۔ پھر اتفاق تھا انہوں نے سونے کے کڑے جیسے زیورات کو گنج سونے کے بدلے میں بیچنے پر کچھ کلام کیا تو انہیں شہر میں رہنے سے منع کر دیا گیا وہ شہر بدر ہو گئے۔

اسی سال تتش بن الپ ارسلان نے سلطنت میں اپنے نام کا خطبہ چاہا اور خلیفہ سے بھی مطالبہ کیا کہ وہ عراق میں بھی اس کے نام کا خطبہ پڑھوائے۔ لیکن خلیفہ نے اس کے بھتیجے کی وجہ سے اس مطالبہ پر عمل کرنے سے توقف کیا۔ اس کے بعد تتش بن الپ ارسلان "رحبہ" کی طرف نکلا اور اس کی معیت اور ساتھ میں حلب کا حکمران آقسنقر اور رہا کا حکمران بوزان بھی تھا۔ اس نے رحبہ فتح کیا اور پھر موصل کی طرف روانہ ہوا۔ اور وہ موصل ابراہیم بن قریش بن بدران سے چھین لیا۔

اور اس کے بعد عقیل کے لشکر کو شکست اور بہت سے امراء کو سولی پر لٹکا کر قتل کیا یا اسی طرح دیار بکر پر بھی قبضہ کر لیا اور کافی ابن فخر الدولہ ابن جہیر کو وہاں نائب بنایا اور اس کے بعد ہمدان، دونوں پر بھی قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد آذربیجان پر بھی قبضہ کر لیا تو اس کا معاملہ حد سے بڑھ گیا۔ اس کے بعد "آقسنقر" اور بوزان علیحدہ ہو کر "برکیارق" سے جا ملے اور "تتش" اکیلا رہ گیا۔ اس کے بھائی برکیارق" نے اس میں کچھ کمی کی اس پر "تتش" واپس لوٹا تو اس نے قسیم الدولہ آقسنقر اور بوزان حلب کے دروازوں پر ملے تتش نے دروازے کے قریب آقسنقر اور بوزان کو قید کر لیا اور اس کے بعد سولی پر لٹکا دیا اور "بوزان" کا سر اپنے ساتھ لیا اور "حران" اور "الرہا" کا دورہ کیا اور دونوں اپنے قبضہ میں لے لیا۔ اسی سال روافض اور اہلسنت کے مابین قتل واقع ہوا۔ اور ان کے درمیان بہت زیادہ فتنہ رونما ہو گیا۔ شعبان کی ۱۵ تاریخ کو خلیفہ کے بیٹے المسترشد باللہ ابو منصور الفضل بن ابی العباس احمد المستظہر پیدا ہوئے۔ خلیفہ بہت خوش ہوئے۔ ذی القعدہ میں سلطان برکیارق بغداد میں داخل ہوئے وزیر ابو منصور بن جہیر نے باہر نکل کر ان کے آنے پر خلیفہ کی طرف سے مبارکباد دی۔ اسی سال سرزمین شام کے شہر "صور" پر المستعلی العبیدی" نے قبضہ کر لیا اور اہل عراق میں سے کوئی بھی حج کرنے نہ جا سکا۔

جن شخصیات کا اس سال انتقال ہوا ان میں چند ایک درج ذیل ہیں۔

جعفر ابن المقتدی باللہ

سلطان ملک شاہ کی بیٹی "الخاتون" کے بطن سے تھے جمادی الاولیٰ میں انتقال فرمایا وزیر اور ارکان سلطنت تین دن تک ان کے سوگ میں بیٹھے رہے۔

سلیمان بن ابراہیم

ابن محمد بن سلیمان ابو مسعود اصفہانی (۱) ...... بہت سے محدثین سے سماعت کی تصنیف کا مشغلہ بھی رہا۔
صحیحین کی تخریج بھی کی۔ علم حدیث سے بڑی دلچسپی رکھتے تھے۔ ابن مردویہ ابو نعیم اور ابو علی سے بھی سماعت کی اور خطیب وغیرہ سے کثرت کی۔ ذی القعدہ میں ۸۹ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔

---

(۱) الانساب [illegible]، فہرست الفہرست [illegible]، شذرات الذہب [illegible]، طبقات الحفاظ [illegible]، العبر [illegible]، لسان المیزان [illegible]، مرآۃ الجنان [illegible]، المغنی فی الضعفاء [illegible]، المنتظم [illegible]، میزان الاعتدال [illegible]، تذکرۃ الحفاظ [illegible]۔

عبدالواحد بن احمد بن الحسن

وشکری ابوسعد شافعی فقیہ تھے ابو اسحاق شیرازی کی صحبت اختیار کی، حدیث روایت کی۔ موصوف اہل سنت کے تصنیف کرنے والے تھے، بیان کرتے تھے کہ میرے یہ قدم کبھی کسی لذت کے لئے نہیں چلے۔ جب ان کا انتقال ہوا تو "حرب" کے قریب دفن کیے گئے۔

علی بن احمد بن یوسف..... کنیت ابوالحسن ہکاری تھی بغداد آئے اور یہیں قیام رہا حدیث کی سماعت کی متعدد حفاظ حدیث نے ان سے روایت حدیث کی۔ اور کہا کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں روضہ اقدس میں دیکھا تو پوچھا کہ یا رسول اللہ مجھے کوئی وصیت کر دیجئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ امام احمد بن حنبل کے مذہب سے اعتقاد رکھو اور اہل بدعت سے بچو۔ آپ کا محرم میں اسی سال انتقال ہوا۔

علی بن محمد بن محمد[1] ابوالحسن الخطیب الانباری، ابن الاخضر کے نام سے مشہور تھے ابو محمد الرضی سے سماعت کی سب سے آخر میں ان سے حدیث سننے والے یہی ہیں۔ اسی سال شوال میں بیانوے سال کی عمر میں انتقال ہوا۔

ابونصر علی بن ہبۃ اللہ ابن ماکولا..... ۴۲۲ھ میں پیدا ہوئے۔ بہت سے محدثین سے سماعت کی اور حفاظ حدیث میں شمار کیے جاتے تھے "المؤتلف" میں ان کی کتاب "الاکمال" ہے۔

آقسنقر اتابک... لقب قسیم الدولہ سلجوقی تھا، حاجب کے نام سے معروف تھے۔ حلب، دیار بکر اور جزیرہ کے حکمران تھے۔ ملک نور الدین زنگی بن آقسنقر کے دادا تھے۔ ابتداً سلطان ملک شاہ بن الپ ارسلان سلجوقی کے انتہائی قریبی اصحاب سے تھے، پھر ان کا مرتبہ بڑھتا ہی چلا گیا یہاں تک کہ وزیر نظام الملک کے ایماء پر حلب اور اس کے مضافات کا والی بنا دیا۔ انتہائی نیک سیرت اور پاک طینت تھے۔ رعایا ان کی حکمرانی میں امن کی زندگی گزارتی تھی انہیں عدل و انصاف سے محبت تھی۔ ان کی موت دمشق کے حکمران سلطان تاج الدولہ کے ہاتھوں ہوئی۔ اس کی وجہ یہ ہوئی کہ سلطان نے اپنے بھتیجے برکیارق بن ملک شاہ کے ساتھ جنگ کے لئے آپ سے اور حران اور رہا کے حکمران سے مدد طلب کی لیکن ان دونوں نے اس کا ساتھ نہ دیا اور چھوڑ کر بھاگ گئے۔ سلطان واپس دمشق چلا گیا پھر جب سلطان کو قدرت حاصل ہوئی اور یہ دونوں لوٹے تو اس نے "باب حلب" میں ان سے جنگ کی اور انہیں قتل کر کے سوائے حلب کے باقی شہروں پر قبضہ کر لیا بعد میں آقسنقر زنگی کے بیٹے کا محل ہو گیا یہ پانچ سو بیس ہجری کا واقعہ ہے اس جگہ "موصل" اور "رہا" کے حکمران بوزان دونوں سلطان ملک شاہ کے غلام تھے۔ جب تتش حلب کا بادشاہ ہوا تو اس نے ان کو حلب میں نائب بنا دیا لیکن جب اس نے انکار کر دیا اس پر تتش نے جو دمشق کا بھی حکمران ہو چکا تھا آپ کی طرف کوچ کیا اور اسی سال جمادی الاولیٰ میں جنگ میں قتل کر دیا۔ جب آپ قتل کر دیے گئے تو آپ کے بیٹے عماد الدین زنگی نے آپ کو دفن کیا جس کی کنیت ابو نور الدین تھی۔ آپ کے بیٹے نے فصیل کے پاس سے آپ کو شہر میں داخل کیا پھر یہیں دفن کیا۔

افواج کے سردار بدر جمالی ... مصری افواج کے سردار تھے تمام ممالک کے چلانے والے تھے۔ عقلمند اور کریم شخص تھے۔ مستنصر کے زمانے میں ہو اور بہ طاقتور کہ تمام امور انہی کی زیر نگرانی آ گئے۔ اسی سال ذیقعدہ میں ان کا انتقال ہوا۔ ان کے بعد ان کا بیٹا افضل قائم مقام رہا۔

خلیفہ مقتدی.... ان کے حالات گزر گئے۔

---

[1] وتذکرۃ الحفاظ ۳/۱۱۹۹، المعجم المعبسۃ ۲۲، ۳۰۳، للصباغ، فہرسہ ۲۱، شذرات الذہب ۳/۳۸۲، الفقعات رقم ۵۵۳، وطبع ۳/۲۲۳، المنتظم ۹/۷۹)

۴۸۸ھ کے واقعات

اسی سال یوسف بن ابق ترکمانی دمشق کے حکمران تتش کی طرف سے بغداد آیا تاکہ بغداد میں اس کی حکومت قائم کرے۔

تتش مقام "ری" میں اپنے بھتیجے سے جنگ کے لئے جا پہنچا تھا چنانچہ اس کا نائب جب بغداد پہنچا تو لوگ اس سے مرعوب ہو گئے۔ اس نے آتے ہی خلیفہ کے سامنے زمین بوسی کی لیکن عوام اس سے دور رہ کر جنگ کے لئے تیار ہو گئے اس سے پہلے کہ بات بڑھتی تتش کے بھتیجے نے "ری" کی جنگ میں سب سے پہلے تتش ہی ہلاک ہوا ہے لہٰذا اس کے نائب سے اب لڑنے کی کوئی ضرورت نہیں رہی۔

تتش کی وفات ۱۷ صفر المظفر ۴۸۸ھ کو ہوئی۔

اسی سال ۱۹ ربیع الاول کو ولی عہد ابو منصور الفضل بن مستظہر کے نام کا خطبہ پڑھا گیا۔ اس کو ذخیرۃ الدین کا لقب بھی دیا گیا۔

ربیع الثانی میں وزیر ابو منصور نے حرم کے گرد و نواح میں فصیل بنوائی۔ عورتوں کو ہر قسم کے کام کاج اور تفریح کرنے کی اجازت دے دی۔

اس سال امام غزالی ذیقعدہ میں بغداد سے نظامیہ کی تدریس سے الگ ہو کر دنیا سے کنارہ کش ہو کر اچھا لباس کہ جس کے نیچے سوتی لباس پہن کر بیت المقدس کی طرف چلے گئے آپ کی جگہ آپ کے بھائی نے تدریس کے فرائض انجام دیئے اس کے بعد امام غزالی آئندہ سال حج کر کے وطن واپس آ گئے اسی عرصے میں آپ نے کتاب الاحیاء تصنیف فرمائی لوگوں کا ایک بڑا مجمع روزانہ آپ کے پاس آ کر آپ سے سماع کرتے۔

اسی زمانہ میں حریم کے رئیس قاضی ابی الفرج عبدالرحمن بن محمد عبد اللہ بن الحسین پر خلعت کی گئی اور شرف القضاۃ کا لقب دیا گیا اور الحریم وغیرہ کا دوبارہ آپ کو قاضی بنایا گیا۔

سال رواں ہی میں حج کرنے کے بعد خفیہ طور پر حاجیوں نے صلح کر کے ایک مصری سے ملاقات کی انہیں کھانا کھلایا پلایا تو بڑا عجیب واقعہ ہے۔

اسی برس سمرقند کے حاکم احمد بن خاقان کو اس کی حکومت کر کے قتل کیا گیا کیونکہ اس سے اس کا زندیق ہونا ثابت ہو گیا تھا اس کی جگہ اس کے چچا زاد بھائی مسعود کو حکمران بنایا گیا۔

اسی سال ترک افریقہ میں داخل ہوئے انہوں نے یحییٰ بن تمیم بن معز بن بادیس سے عہد شکنی کی جس کی وجہ سے دونوں کے درمیان لڑائیاں ہوتی رہیں بالآخر ترکوں نے اس پر قبضہ کر لیا وہ اس کے باشندے بن گئے ان کا لیڈر شرقی نے کسی سردار کا غلام تھا وہ ملک تھا اس نے مصر میں خدمت گزاری کی پھر ایک جماعت کے ہمراہ مغرب کی طرف چلا گیا وہاں پر اس نے جو کچھ کیا اس کا بیان ہو چکا۔

اسی سال عراق کے باشندوں میں سے کسی نے حج نہیں کیا۔

خواص کی وفات

الحسن بن احمد بن خیرون کے حالات [1] ..... یہ حسین بن احمد بن خیرون ابو الفضل جو ابن الباقلانی سے مشہور ہیں بے شمار احادیث کا سماع کیا ان کی طرف سے خطیب نے نقل حدیث میں معرفت تامہ حاصل تھی ثقہ تھے اصحابی کے نزدیک معتبر تھے پھر ان کے تنگ نظری بن گئے پھر جنازے کے بعد ہے اسی سال رجب میں بیاسی سال کی عمر میں وفات پائی۔

تتش ابو المظفر ..... یہ تتش ابو المظفر تاج الدولہ بن الپ ارسلان دمشق وغیرہ کے حاکم رہے ہیں ایک عورت سے شادی کی اتفاقاً شادی کے فوراً بعد اس عورت کا انتقال ہو گیا اس موقع پر کسی نے ایک شعر کہا

---

[1] (تذکرۃ الحفاظ: ۴/۱۲۰۱، ۱۲۰۲۔ شذرات الذہب: ۳/۳۸۴)

ترجمہ: ... تمہاری ترقیوں میں اللہ کے دین اور دشمنوں کا کلام سیدھا ہی کے علاوہ مجھے کچھ نہیں رہے ان کی طرف توجہ مت کرو۔

ابن خلکان کا قول ہے یہ مشرقی علاقوں کے حکمران تھے اتسز نے مصر کے حاکم کی جانب سے اس سے ساز باز لشکر کے ساتھ جنگ کرنے میں مدد طلب کی جب یہ اس کی مدد کے لئے دمشق آیا تو اتسز کے مقابلہ میں نکل پڑا اتسز نے اس کی گرفتاری اور قتل کا حکم دیا وغیرہ یعنی ۴۷۱ھ میں دمشق اور اس کے مقامات کا حاکم بن گیا پھر اتسز نے جنگ کر کے اسے قتل کر دیا۔ پھر اس نے وہاں کے بھائی نے بلاد روم میں آئیل میں جنگ کی اس نے اپنے بھائی کو شکست دی تتش خود بھی میدان جنگ میں قتل کر دیا گیا اس کا لڑکا رضوان حلب کا بادشاہ بن گیا اسی کی طرف جو رضوان منسوب ہوئے صحب پر رضوان نے ان عہدوں تک پر ثبات کی اس کے بھائی کی مدد سے الغوری میں زہر دے کر اس کو ہلاک کر دیا اس کے بعد اس کا لڑکا تاج الدولہ کی بادشاہ میں تک ہوا پھر اس نے بعد ہر سے بڑے شمس الملوک اسماعیل نے تین سال تک اس پر بادشاہت کی اس کے بھائی کی والدہ نے اسے بھی قتل کر دیا۔ اس کی والدہ کا نام زمرد خاتون تھا جو دمشق کی لڑکی تھی۔ پھر اس نے اپنے بھائی شہاب الدین محمود بن بوری کو حاکم بنا دیا اس نے چار سال تک حکومت کی پھر اس کے بھائی محمد بن بوری ... ایک سال تک حلب پر بادشاہ رہا اس کے بعد ۵۳۴ھ کی ابتداء میں مجیر الدین ابق اس پر بادشاہ بنا مسلسل ... سال تک اس کی حکومت رہی پھر نور الدین محمود زنگی نے اس سے حکومت چھین لی جیسا کہ عنقریب اس کا بیان آئے گا اور دقاق معین الدین کے زمانہ میں فوج کا نگران تھا دمشق میں مدرسہ معینیہ اور غور میں ... معین الدین کی طرف منسوب ہے۔

رزق اللہ بن عبد الوہاب کے حالات[1] ... بن عبد العزیز ابو محمد التمیمی قرآن اور فقہ حدیث میں سے تھے مذہب حنبل کے فقیہ تھے ... پیدا ہوئے ... ان کے دیکھنے والوں کے لئے تھے خوبصورت اور لوگوں کی محبوب شخصیت تھے۔ ان کے عمدہ اشعار ہیں بہت بڑے عالم تھے۔ عربی زبان پر عبور حاصل تھا گفتگو کا اچھا سلیقہ تھا اپنے آباء سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث مسلسل روایت کی (ترجمہ) علم کی آواز ... اگر انسان عمل سے اس کا جواب دے تو ٹھہر جاتا ہے ورنہ رخصت ہو جاتا ہے خلیفہ کے مقربین میں سے تھے ... خلیفہ کے پاس جاتے تھے اسی سال ۱۵ جمادی الاولیٰ کو ... سال کی عمر ... کے روز وفات پائی خلیفہ کی اجازت سے اپنے گھر میں باب مراتب کے سامنے دفن کئے گئے ابن عبد العزیز کے ... ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

ابو یوسف القزوینی کے حالات[2] ... عبد السلام بن محمد بن یوسف بن بندار الشیخ معتزلہ کے شیخ ہیں عبد الجبار بن احمد ... سے ... ہیں مصر کا سفر کر کے چالیس سال تک وہاں پر مقیم رہے ... سات سو جلدوں پر مشتمل ایک تفسیر لکھی ابن الجوزی کا قول ہے ابو یوسف قزوینی نے ... تفسیر میں ... آیت (واتبعوا ما تتلوا الشیاطین علی ملک سلیمان) پر پوری ایک جلد میں کلام کیا۔

(تحفۃ ... ۲۸۵ ...)

ابن ... کا قول ہے ابو یوسف قزوینی کو علم اور شعر و ادب پر مکمل عبور حاصل تھا ... سے حدیث کا سماع کیا ... سال کی عمر میں بغداد میں وفات پائی۔

ابو شجاع الوزیر کے حالات[3] ... محمد بن حسین بن عبد اللہ بن ابراہیم ابو شجاع لقب ظہیر الدین مقام ولادت اھواز اصلاً ... رودراوری تھا مقتدی وزراء میں سے تھے ... ابو اسحاق شیرازی وغیرہ سے حدیث کا سماع کیا متعدد کتب تصنیف کیں ... ایک کتاب ... خلیفہ مقتدی کے وزیر ... بہت زیادہ خرچ کرتے تھے ایک شخص نے ابو شجاع

---

[1] (تذکرۃ الحفاظ ... العبر ...)

[2] (طبقات ...)

[3] (کشف الظنون ...)

سے کہا فلاں محلہ میں ایک بیوہ رہتی ہے اس کے چار بیٹے ننگے بھوکے ہیں ان کے پاس کھانے کے لئے کچھ نہیں ہے فوراً اپنے خاص آدمی کے ذریعہ ان کے پاس کھانے کے لئے کھانا اور لباس بھیجا سخت سردی کے باوجود کپڑے اتار کر لیٹنے لگے قسم بخدا جب تک مجھے ان کی خیریت معلوم نہیں ہوگی اس وقت تک کپڑے نہیں پہنوں گا حتیٰ کہ اس شخص نے آ کر بتایا کہ وہ خیر خیریت سے ہیں انہوں نے آپ کو خوب دعائیں دی ہیں اس کے بعد خوش ہو کر کپڑے پہنے۔

ایک بار ابو شجاع کے پاس کہیں سے میٹھی پوری آ گئیں جس سے فقراء کا دل خراب ہوا ابو شجاع نے ساری پوریاں اٹھا کر مسجد میں بھیج دیں وہاں پر فقراء اور محتاجوں نے ان کو کھایا۔

ان کی مجلس میں فقہاء موجود ہوتے جب کوئی مشکل امر پیش آ جاتا تو ان سے پوچھ کر فیصلہ کرتے سب سے عاجزی اور انکساری سے پیش آتے وزارت سے معزولی کے بعد حج پر گئے تو واپسی میں مدینہ ہی میں ٹھہر گئے کچھ عرصہ بعد بیمار ہو گئے جب مرض زیادہ ہو گیا تو روضۂ اقدس پر حاضر ہو کر قول خداوندی تلاوت کرنے لگے

> ترجمہ: اگر وہ جب انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا آپ کے پاس آتے اور اللہ سے بخشش طلب کرتے اور رسول بھی ان کے لئے بخشش طلب کرتا تو وہ اللہ کو توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا پاتے۔ (سورۃ النساء آیت ۶۴)

عرض کیا یا رسول اللہ میں گناہوں سے توبہ کرنے کے لئے آپ کے سامنے حاضر ہو گیا ہوں قیامت کے روز آپ کی سفارش کی امید رکھتا ہوں اسی روز انتقال فرمایا جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔

القاضی ابو بکر الشاشی محمد بن مظفر بن بکران الحموی ابو بکر الشاشی ہیں سن ولادت ۴۰۰ھ ہے اپنے شہر میں فقہ کی تعلیم حاصل کی سن ۴۱۷ھ میں حج پر تشریف لے گئے اس کے بعد بغداد آ گئے ابو الطیب طبری سے مزید فقہ کی تعلیم حاصل کی اور احادیث کا سماع کیا ابن ابو اسحاق کے پاس گواہی دی تو انہوں نے قبول کر لی پچپن سال تک مسجد میں لوگوں کو فقہ پڑھاتے رہے دامغانی کی وفات کے بعد ابو شجاع وزیر نے خلیفہ مقتدی کو انہیں قاضی بنانے کا مشورہ دیا چنانچہ خلیفہ نے ان کو قاضی بنا دیا تمام لوگوں سے زیادہ پاکدامن تھے بادشاہ وغیرہ کسی کا ہدیہ قبول نہیں کرتے تھے پیوند لگا سادہ کھانا اپنا سادہ لباس استعمال کرتے قضاء کی کوئی تنخواہ نہیں لیتے تھے تمام امور خود نمٹاتے کوئی ان کا نائب نہیں تھا کسی سے لڑتے جھگڑتے نہیں تھے۔ گواہوں کے علاوہ منکرین پر قرائن سے تہمت ثابت ہونے پر انہیں سزا دیتے جب تک وہ انکار سے باز نہ آ جاتے مذہب شافعیہ سے اس پر دلیل پیش کرتے اس پر انہوں نے ایک کتاب بھی تصنیف فرمائی اس بارے میں ابن عقیل نے ابو بکر شاشی کی حمایت کرتے ہوئے ارشاد خداوندی إِن كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِن قُبُلٍ (سورۃ یوسف آیت ۲۶) سے دلیل پیش کی ایک زمانے کے بڑے فقیہ ابو المظفر مشطب بن احمد بن اسامہ فرغانی نے قاضی ابو بکر شاشی کے سامنے کسی معاملہ میں گواہی دی قاضی ابو بکر نے ان کی گواہی قبول نہیں کی قاضی ابو بکر نے وجہ بیان کی کہ تم نے ریشم کے کپڑے اور سونے کی انگوٹھی پہنی ہوئی ہے مشطب نے کہا بادشاہ اور اس کا وزیر نظام الملک بھی تو انگوٹھی اور ریشم پہنتے ہیں قاضی ابو بکر نے کہا قسم بخدا اگر وہ دونوں سبزی کے ایک گٹھے پر بھی گواہی دیں تو میں ان کی گواہی قبول نہیں کروں گا۔

ایک بار ایک بہت بڑے فقیہ کی گواہی قاضی ابو بکر نے رد کر دی انہوں نے کہا کسی حاکم نے میری گواہی رد نہیں کی تم نے ایسا کیوں کیا قاضی ابو بکر نے کہا میں نے تمہیں برہنہ غسل خانہ میں غسل کرتے دیکھا اس وجہ سے تمہاری گواہی قبول نہیں کی۔

قاضی ابو بکر نے اسی سال دس شعبان منگل کے روز اٹھاسی سال کی عمر میں وفات پائی ابن سریج کے مزار کے قریب مدفون ہوئے۔

ابو عبد اللہ الحمیدی کے حالات [1] محمد بن ابی نصر فتوح بن عبد اللہ حمید اندلسی اندلس کے قریب جزیرہ کے رہنے والے تھے بغداد منتقل ہو گئے احادیث کا سماع کیا بہت بڑے حافظ الحدیث ادیب پرہیزگار ثقہ تھے انہیں کئی مصنفات ابن حزم و خطیب وغیرہ متعدد کتب کے مصنف تھے اسی سال ستر سال سے زائد عمر پا کر سترہ ذوالحجہ منگل کی شب وفات پائی پہلے باب ابرز میں پھر بعد میں بشر حافی کی قبر کے پاس مدفون ہوئے۔

---

(۱) شذرات الذہب ۳: ۳۹۲، العبر ۳: ۳۲۳

عبداللہ ابن الشیخ ابی الوفاء ابن عقیل: حافظ قرآن اور فقیہ تھے جوان ہو گئے والد نے علاج معالجے پر بڑی رقم خرچ کی لیکن شفا نہیں ہوئی ایک روز انہوں نے والد صاحب سے عرض کیا اے ابا جان آپ نے میرے لئے خوب دوا میں کی اور علاج کی بہت کوشش کی اور اللہ کو میرے بارے میں اختیار ہے اس لئے آپ مجھے اور میرے خدا کو اپنے حال پر چھوڑ دیں والد نے کہا آپ کی بات سے مجھے معلوم ہو گیا کہ خدا نے ان آپ کو مرتبہ کا اختیار دیا گیا واللہ اعلم۔

واقعات ۴۸۹ھ: ابن الجوزی نے منتظم میں لکھا ہے کہ جو اس نجومیوں نے فیصلہ سنایا کہ اس سال طوفان نوح کی مانند طوفان آئے گا تمام لوگوں میں یہ خبر مشہور ہو گئی خلیفہ مستظہر نے ابن عیشون نجومی کو بلا کر اس خبر کے بارے میں سوال کیا اس نے کہا طوفان نوح اس وقت آیا تھا جب برج حوت میں سات ستارے جمع ہوئے تھے اب ان میں سے چھ جمع ہوئے ہیں زحل جمع نہیں ہوا اس لئے ایک شہر میں طوفان ضرور آئیگا اور سب سے قریب بغداد ہی ہے اس لئے بغداد میں آنے کا خطرہ ہے اس کے بعد خلیفہ نے وزیر کو حکم دیا کہ جن مقامات سے سیلاب اور پانی آنے کا خطرہ تھا ان مقامات کی اصلاح کا حکم دیا لوگ طوفان کے منتظر تھے اسی دوران خبر آئی کہ حاجیوں کا قافلہ وادی مناقب کے قریب اترا تو قافلہ سیلاب کی زد میں آ گیا پہاڑوں پر چڑھنے والوں کے علاوہ تمام سواریاں اور لوگ سب ہلاک ہو گئے خلیفہ نے ابن عیشون نجومی پر خلعت کی بارش کی اور اس کے لئے سالانہ وظیفہ مقرر کر دیا۔

اسی زمانہ میں امیر قوام الدولہ ابو سعید کربوقا موصل شہر کا بادشاہ بن گیا شرف الدولہ محمد بن مسلم بن قریش کو قتل کر دیا اور موصل کا محاصرہ کرنے کے بعد اسے فتح کر لیا۔

حاکم دوالی کی جگہ تمیم بن معز صاحب افریقہ جو اس شہر سے اپنے بھائی عمر کو نکال کر اس کا بادشاہ بن گیا ابن سمہ خطیب نے اس موقع پر چند اشعار کہے۔

ترجمہ: (۱) تم نے عمر کو ہمارے قابس شہر فتح کرنے پر نہ مانا راضی ہونے کے باوجود مسکرایا۔

(۲) تم جب اس کے پاس آ مہمان ہوئے تو اس نے صرف تیز تلوار اور اعمال دی۔

(۳) اللہ جانتا ہے کہ اس نے صرف بیٹے والد کے گلے کے ہوئے پھولوں سے گل چنا ہے۔

(۴) بیشک عزیزوں میں تنگی کرنے والے شخص کے لئے شہروں کی چوٹیاں بھی تنگ ہوتی ہیں۔

اسی سال محرم میں شیخ ابو عبداللہ طبری نے جلیل رتبہ کے وزیر فخر الملک بن نظام الملک کے حکم سے نظامیہ میں درس دیا۔

اسی زمانہ میں خلیفہ نے سیف الدولہ صدقہ بن مزید بن منصور بن دبیس کے شہروں پر حملہ کیا حلہ میں حضرت حسین کے مزار کا قصد کیا وہاں پر منکرات اور فساد کا ارتکاب کیا سیف الدولہ صدقہ بن مزید نے ان پر حملہ کر کے قبر کے پاس ان کا خون کو قتل کر دیا اسی موقع پر ایک عجیب بات پیش آئی خلیفہ کی فوج میں سے ایک شخص نے گھوڑے سمیت فصیل سے چھلانگ لگا دی لیکن اس کا اور گھوڑے کا کوئی نقصان نہ ہوا۔ اس سال امیر خمارتگین حسائی نے لوگوں کو حج کرایا۔

عبداللہ بن ابراہیم بن عبداللہ کے حالات[1]: یہ ابو حکیم خبری کے ہمسائے ہیں خبر اہواز کا ایک شہر ہے حدیث کا سماع قاضی ابو اسحاق شیرازی سے کیا علوم فرائض لغت ادب کے ماہر تھے متعدد کتب کے مصنف تھے صاحب مذہب تھے اجرت پر قرآن کریم لکھتے تھے ایک روز لکھتے لکھتے قلم رکھ کر دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے فرمانے لگے خدا کی قسم اگر اسی حالت میں میری موت آ جائے تو میں راضی ہوں چنانچہ اسی وقت ان کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

عبدالمحسن بن احمد الشیحی کے حالات[2]: یہ عبدالمحسن بن احمد الشیحی التاجر جو ابن شیحا سے مشہور ہیں بغداد میں بے شمار احادیث کا سماع کیا سفر کیا بہت روایتیں خطیب سے کیں انہوں نے ہی خطیب کو العراق میں ہدیہ دیا تھا خطیب نے ان کو اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی تاریخ بغداد

---

[1] شذرات الذہب ۳/ ۳۸۳، النجوم الزاہرۃ ۵/ ۱۶۱؛

[2] شذرات الذہب ۳/ ۳۸۴، العبر ۳/ ۳۲۳

ان کو صدیقی اور اپنی مصنفات میں ان سے روایتیں کیں ان کا نام خطیب نے عبدالصمد لکھا ہے ثقہ تھے۔

عبدالملک بن ابراہیم کے حالات[1]...... عبدالملک بن ابراہیم بن احمد ابو الفضل ہیں جو ہمدانی سے مشہور، فقہ کی تعلیم ماوردی سے حاصل کی علوم شریعہ حساب وغیرہ میں خوب ماہر تھے ابو عبید کی (غریب الحدیث) ابن فارس کی (مجمل) کے حافظ تھے پاکدامن دنیا سے کنارہ کش تھے خلیفہ مقتدی نے قاضی القضاۃ کے عہدہ کی پیشکش کی لیکن عبدالملک نے کمزوری اور زیادتی عمر کی معذرت کر کے انکار کر دیا طبعاً بہت ظریف تھے ان کا قول ہے میرے والد ادب سکھانے کے لئے مجھے مارنے کے لئے ڈنڈا ہاتھ میں لیتے پھر اس کی نیت کرتے نیت سے فارغ ہونے سے پہلے ہی میں بھاگ جاتا ہوں اسی سال رجب میں وفات پائی ابن سریج کے نزدیک دفن ہوئے۔

محمد بن احمد بن عبدالباقی بن منصور کے حالات[2]...... یہ محمد بن احمد بن عبدالباقی بن منصور ابو بکر الدقاق ہیں ابن الخاضبہ سے مشہور اچھی قرأت کرتے تھے خوشخط تھے نقل کرنے میں بڑی مہارت تھی علوم قرأت و حدیث کے جامع تھے خطیب اور صاحب فضل سے اکثر روایتیں لیں۔

انہی کا قول ہے بغداد کے غرق ہونے کے ساتھ میرا گھر اور میری کتابیں بھی غرق ہو گئیں جس کی وجہ سے مجھے لکھنے کی ضرورت پیش آئی چنانچہ میں نے صحیح مسلم سات بار لکھی ایک رات میں نے خواب دیکھا کہ قیامت قائم ہو گئی ہے ایک شخص پکار پکار کر کہہ رہا ہے ابن الخاضبہ کہاں ہے چنانچہ میں حاضر ہوا تو مجھے جنت میں داخل کر دیا گیا اس کے بعد میں جنت میں گدی کے بل لیٹ گیا اور میں نے سوچا کہ اب لکھنے کے کام سے میں نے راحت حاصل کر لی اتنے میں میری آنکھ کھل گئی قلم میرے ہاتھ میں تھی اور تحریر میرے سامنے تھی۔

ابو المظفر السمعانی کے حالات[3]..... یہ منصور بن محمد بن عبدالجبار بن احمد بن محمد ابو المظفر السمعانی الحافظ مرو کے باشندے ہیں اپنے والد سے حنفی فقہ کی تعلیم حاصل کی کچھ عرصے بعد شافعی المسلک بن گئے ابو اسحاق اور ابن الصباغ سے تعلیم حاصل کی متعدد فنون کے ماہر تھے انہوں نے ایک قرآن کی تفسیر لکھی حدیث میں (کتاب الانتصار) اصول فقہ میں (البرہان و القواطع) لکھی الاصطلام بھی ان ہی کی تصنیف ہے لیکچر اور شعر میں ان کا حصہ اچھا تھا۔

ان کا قول ہے میں اپنی کوئی چیز میں بھول جاتا ہوں اخبار صفات کے بارے میں ان سے سوال کیا گیا جواب میں فرمایا تم بوڑھیوں کے دین اور لکھنے کے شوق کو لازم پکڑو ان سے استواء کے بارے میں سوال کیا گیا جواب میں دو شعر کہے۔

(۱) تم سعدی کے مکان کے بارے میں معلومات کرنے کے لئے میرے پاس آئے ہو اس بارے میں تم مجھے بخیل پاؤ گے۔
(۲) ... سعدی سے ملاقات کرنے والے کی موت ہے وہ پاکدامنی اور روشن چہرے کی جامع ہے ابو المظفر نے اسی سال ربیع الاول میں وفات پائی مقبرہ مرو میں دفن کئے گئے اللہ تعالیٰ ان پر اور ہم پر رحم کرے۔

واقعات ۴۹۰ھ

اسی سال خوارزم میں کی بادشاہت کی ابتداء ہوئی اس طرح کہ برکیارق اپنے چچا ارسلان ارغون بن الپ ارسلان کے قتل کے بعد بلاد خراسان کا بادشاہ بنا پھر اس نے حکومت اپنے بھائی ملک سنجر کے سپرد کر دی امیر قماج کو اتالیق مقرر کیا ابو الفتح علی بن حسین طغرائی کو وزیر بنایا پھر حبشی بن التونتاق کو خراسان کا عامل بنایا اور خوارزم شہر کا والی شاب کو بنایا جو محمد بن انوشتکین سے مشہور تھا اور اس کا والد سلاطین کے سرداروں میں سے تھا محمد بن انوشتکین ادب

---

(۱) تاریخ بغداد ۱۰/۸۱۳ لسان المیزان ۴/۵۵۷
(۲) الانساب ۱۴/۲۹۷ اللباب ۱/۴۳۹
(۳) شذرات الذہب ۳/۳۹۳ النجوم الزاہرہ ۵/۱۶۰

فضیلت حسن سیرت کا مالک تھا خوارزم کی ولایت کے بعد اس کا لقب خوارزم شاہ رکھ دیا گیا اس خاندان کا سب سے پہلا بادشاہ تھا اس نے اچھی سیرت اپنائی لوگوں سے حسن اخلاق کا معاملہ کیا اس کے بعد اس کا لڑکا اتسز بھی اسی کے نقش قدم پر چلا اس نے لوگوں کے درمیان عدل قائم کیا مذکورہ خوبیوں کی وجہ سے بادشاہ اور لوگوں کا محبوب بن گیا اور بہت بلند مقام حاصل کر لیا اسی سال الملک رضوان ابن تاج الدولہ تتش نے خلیفہ فاطمی مستعلی کے لئے خطبہ دیا۔

اسی سال شوال میں باب نوبی کے نزدیک ایک باطنی شخص کو قتل کیا گیا کیونکہ اس کے بارے میں اپنے مذہب کے پرچار کرنے پر دو عادل گواہوں (ان میں سے ایک ابن عقیل تھے) نے گواہی دی تھی قتل کے وقت یہ شخص کہنے لگا کلمہ پڑھنے کے باوجود تم مجھے قتل کرتے ہو پھر ابن عقیل نے قرآن کی یہ آیت پڑھی:

ترجمہ: ..... جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھا تو کہنے لگے ہم خدائے واحد پر ایمان لائے۔ (سورۃ غافر آیت ۸۴)

اسی زمانے میں رمضان میں بڑے سرداروں میں سے برسق کو قتل کیا گیا یہ بغداد کا پہلا کوتوال تھا اسی سال خمار تگین حسنانی نے لوگوں کو حج کرایا۔

سال رواں ہی میں بدل کرم کو جو سلسلہ دولت ابو المظفر ابن جلال العطائی ابو ابراہیم کے خلاف چند الزامات ثابت ہونے کی وجہ سے اس کا گھر لوٹ لیا گیا اس کا خون بہایا گیا اس کا گھر منہدم کر کے اس کی جگہ حنفیہ اور شافعیہ کے لئے دو مسجدیں بنادی گئیں بادشاہ ملک شاہ نے اسے دقوقا اور دیر باقولہ وغیرہ جاگیر کے طور پر دیے تھے۔

احمد بن محمد بن حسن کے حالات(۱) .... احمد بن محمد بن حسن ابن علی بن زکریا بن دینار ابو یعلی العبدی البصری ابن الصواف سے مشہور ہیں ان کی ولادت ۴۰۰ ہجری میں ہوئی حدیث کا سماع کیا زاہد صوفی فقیہ مدرس صاحب فتاویٰ اور مفتی نیز دین تھے خاص طور پر ان علوم کے علامہ تھے اسی سال نوے سال کی عمر میں رمضان میں وفات ہوئی۔

المعمر بن محمد ..... یہ معمر بن محمد ابن المعمر بن احمد بن محمد ابو الغنائم الحسینی حدیث کا سماع کیا حسن سیرت و صورت کے مالک بہت بڑے عابد تھا بغداد اور رے کی نقابت انکا عہدہ تھی ساٹھ سال سے زائد عمر پا کر وفات پائی ۳۲ سال نقیب رہے عبادات گزاروں میں سے تھے ان کے بعد ان کے لڑکے ابو الفتوح حیدر آئے ان کو الرضی ذی الفخرین لقب دیا گیا شعراء نے اشعار میں ان کا مرثیہ کہا ہے جسے ابن الجوزی نے ذکر کیا ہے۔

یحییٰ بن احمد بن محمد السیبی کے حالات ..... حدیث کا سماع کیا طلب حدیث کے لئے دور دراز کا سفر کیا ثقہ صالح صدوق ادیب تھے ایک سو بارہ سال تک عمر پائی اس کے باوجود حواس درست رہے قرآن اور حدیث کا درس دیتے رہے۔ (شذرات الذہب [illegible])

واقعات ۴۹۱ھ

اسی سال جمادی الاولیٰ میں بعض فرنگیوں نے شہر انطاکیہ کا محاصرہ کر کے اہل برجوں کے محافظوں کی مدد سے انطاکیہ شہر پر قبضہ کر لیا اس کا حاکم باغیسیان اپنا خاندان اہل و عیال چھوڑ کر کچھ لوگوں کے ساتھ بھاگ گیا لیکن راستہ میں اپنی بزدلی پر بہت شرمندہ ہوا حتیٰ کہ بیہوش ہو کر گھوڑے سے گر پڑا اس کے ساتھی اسی حالت میں اس کو چھوڑ کر چلے گئے ایک چرواہے نے اس کا سر تن سے جدا کر کے فرنگی بادشاہ کے سامنے لا کر رکھ دیا۔

جب موصل کے حاکم قوام الدولہ کربوقا کو اس کی اطلاع ملی تو اس نے فرنگیوں کے مقابلہ میں بڑا لشکر تیار کیا حمص اور دمشق کے حاکم دقاق اور جناح الدولہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو گئے چنانچہ یہ لشکر تیار ہو کر فرنگیوں کے مقابلہ میں روانہ ہوا ارض انطاکیہ میں دونوں کا مقابلہ ہوا بالآخر فرنگی غالب آئے انہوں نے متعدد افراد کو قتل کر دیا دشمن کے بہت سے مال پر قبضہ کر لیا [illegible] اس کے بعد فرنگیوں نے معرۃ النعمان کا محاصرہ کر کے اس پر

---

(۱) شذرات الذہب ۳۹۴/۳، العبر ۳۲۸/۳

کی تجدید کرنے جب اس بغر الشیر کا بادشاہ برکیارق کو علم ہوا تو اسے اس پر بے حد افسوس ہوا اس نے وزیر ابن جہیر اور امراء بغداد کو فرنگیوں سے مقابلہ کی تیاری کا حکم دیا چنانچہ مغربی بغداد میں بعض لشکر مکمل تیاری کیے ہوئے پہنچے بھی گئے لیکن وہ مصلحۃً زکر قمروں کی وہاں لوٹ گئے کیونکہ ان کو خبر پہنچی تھی کہ ایک گروہ فرنگیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

اس سال عمار تکین نے لوگوں کو حج کرایا۔

طراد کی وفات

طراد بن محمد بن علی کے حالات[1]۔ یہ طراد بن محمد بن علی ابن الحسن بن محمد بن عبدالوہاب بن سلیمان بن عبداللہ بن محمد بن ابراہیم الامام بن محمد بن علی بن عباس ابوالفوارس بن طلحہ الحسن بن ابی الفوارس ابو القاسم زینبی یہ ابن بنت سلیمان بن علی بن عبداللہ بن عباس کی اولاد سے ہیں اور وہ عبداللہ بن محمد بن ابراہیم الامام بن محمد بن عبداللہ بن عباس کی والدہ ہیں بے شمار احادیث کا سماع کیا بڑی بڑی کتابیں لکھیں ایک جماعت سے روایت میں تفرد اختیار کیا اور دور دور سے لوگ ان کے پاس استفادہ کے لئے آتے مختلف شہروں میں حدیث کا املاء کرایا ان کی مجلس میں سادات اور بڑے بڑے علماء شریک ہوتے حتی کہ ابو عبداللہ دامغانی جیسے حضرات بھی حاضر ہوتے تک حاضرین کے قریب سب ۹۰ سال سے زائد عمر میں وفات پائی مقابر الشہداء میں دفن ہوئے۔

المظفر ابوالفتح ابن رئیس الرؤساء ابوالقاسم...... ابن المسلمہ ان کے گھر علماء و زہاد کی آمد و رفت رہتی تھی اسی سال شیخ ابو اسحاق شیرازی نے ان کی جگہ کو بیٹھک کیا ابن المسلمہ شیخ ابو اسحاق کے پہلو میں دفن کیے گئے۔

واقعات ۴۹۲ھ

اسی سال فرنگیوں نے بیت المقدس پر قبضہ کیا...... سن ۴۹۲ھ تیس شعبان بعد چاشت ایک گروہ فرنگیوں نے (اللہ ان پر لعنت کرے) بیت المقدس پر قبضہ کر لیا اس کے وسط میں ساٹھ ہزار سے زائد مسلمانوں کو قتل کر دیا (اور گھروں کے اندر گھس گئے اور بڑی تباہی کی)

ابن الجوزی کا قول ہے فرنگیوں نے اس دوران صخرہ کے گرد سے چالیس قندیلیں چاندی کی لیں ایک قندیل چھ ہزار چھ سو درہم وزن کی تھی اسی طرح انہوں نے چالیس رطل شامی وزن کا ایک تنور بھی لیا اور تیس چاندی کی قندیلیں لے گئے لوگ فرنگیوں کے خلاف بادشاہ اور خلیفہ سے مدد طلب کرتے ہوئے شام سے عراق کی طرف بھاگے ان میں قاضی ابوسعید ہروی بھی تھے بغداد کے عوام یہ خوفناک خبر سن کر ڈر گئے اور رونے لگے اس موقع پر ابوسعید ہروی نے ایک کلام لکھا جو دیوان اور منبروں پر پڑھی گئی جسے سن کر لوگ بلند آواز سے رو پڑے خلیفہ نے فقہاء کو دوسرے شہروں کے لوگوں کو جہاد کی ترغیب دینے کے لئے مختلف شہروں کی طرف روانہ کیا چنانچہ ابن عقیل جیسے بڑے بڑے فقہاء نے مختلف مقامات کا دورہ کیا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا فانا للہ وانا الیہ راجعون اس موقع پر ابوالمظفر ابیوردی نے چند اشعار کہے:

(ترجمہ)۔۔ (۱) ہم نے بہنے والے آنسوؤں میں خون ملا دیا ہم سے بچ نکلنے کا کوئی راستہ نہیں رہا۔

(۲)۔۔ انسان کا سب سے برا ہتھیار آنسو ہے جو تلواروں کے ذریعہ بھڑک جانے والی جنگ کے وقت انسان کے چہرے سے گرتا ہے

---

[1] شذرات الذہب ج۳ ص۳۹۶ العبر ۳۰/ ۳۲

(۳) اے جماعت! مسلمین تمہارے پیچھے کوہانوں کو تلووں سے ملا دینے والی جنگیں ہیں۔

(۴) وہ آنکھ لغزشوں پر کیسے سو سکتی ہے جس نے ہر سونے والے کو بیدار کر دیا۔

(۵) شام میں تمہارے بھائی گھوڑوں کی پشتوں اور گدھوں کے پیٹوں پر قیلولہ کرتے ہیں۔

(۶) رومیوں نے انہیں رسوائی سے دوچار کر کے بڑی تکلیف دی ہے اور تم صلح کرنے والے کی طرح تواضع کا دامن کھینچتے ہو۔

(۷) تیز دھار تلواروں کی ضرب کے نیچے کے درمیان وقفہ تھا اتنا وقفہ کہ جس سے بچے بوڑھے ہو جاتے تھے۔

(۸) ان جنگوں سے جو شخص جان بچانے کی نیت سے غائب رہا وہ بعد میں شرمندہ ہونے والے شخص کی طرح دانت پیسے گا۔

(۹) مشرکین کے ہاتھوں میں سونتی ہوئی تلواریں ہیں جن میں سے کچھ عنقریب مشرکین کے گردنوں اور کھوپڑیوں کے نیام میں ڈالی جائیں گی۔

(۱۰) طیبہ میں آرام لینے والا ان کے سبب چیخ رہا ہے بلکہ بلند آواز سے آل ہاشم کو پکار رہا ہے۔

(۱۱) میرے سامنے میری قوم دشمنوں کی طرف نیزے بلند نہیں کر رہی حالانکہ دین انتہائی کمزور ہو چکا ہے۔

(۱۲) وہ آگ سے جان بچانے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ شرمندگی تو ایک لازمی ضرب ہے

(۱۳) کیا عرب کے سردار مصیبت پر خوش ہیں اور عجم کے بہادر ذلت کو پسند کرتے ہیں۔

(۱۴) جب غیرت کی بنا پر دین کا دفاع نہ کریں اور محارم سے بخل نہ کریں تو ان پر تہمت لگائی جائے۔

(۱۵) جب جنگ کا تنور گرم ہونے کے وقت انہوں نے اجر میں بے رغبتی کی تو پھر وہ غنیمت کی رغبت میں آپ کے پاس کیوں نہیں آئے۔

اسی سال سلطان سنجر کے سگے بھائی بادشاہ محمد بن ملک شاہ کی حکومت کا آغاز ہوا اس کا امر درست ہو گیا یہاں تک کہ ۱۷ ذی الحجہ میں اس کے نام پر خطبہ پڑھا گیا۔

اسی زمانہ میں محمد بن ملک شاہ نے رے کا رخ کیا وہاں پر اس کا اپنے بھائی برکیارق کی والدہ زبیدہ خاتون سے سامنا ہوا تو ملک شاہ نے زبیدہ کے گلا گھونٹنے کا حکم دیا اس وقت زبیدہ کی عمر چالیس سال تھی اسی سال ذی الحجہ میں محمد بن ملک شاہ کے برکیارق کے ساتھ پانچ بڑے معرکے ہوئے۔

اسی زمانہ میں بغداد میں غلہ کی گرانی اتنی زیادہ ہوئی کہ لوگوں کی ایک بڑی تعداد بھوک کی وجہ سے ہلاک ہو گئی۔ سال رواں ہی میں لوگوں میں ایک شدید وبا پھیلی حتیٰ کہ لوگوں کے لیے مردوں کو دفن کرنا مشکل ہو گیا۔

خواص کی وفات

السلطان ابراہیم بن السلطان محمود[1]..... یہ ابن مسعود بن السلطان محمود بن سبکتگین غزنہ کے حاکم اطراف ہند اور اس کے ارد گرد علاقوں پر ان کا دبدبہ، عزت، بڑی شان و شوکت تھی۔ ایک بار بادشاہ برکیارق نے اپنے دور حکومت میں الکیا الہراسی کو محمود بن سبکتگین کے پاس بھیجا الکیا الہراسی نے محمود بن سبکتگین کے عہد سلطنت کا مشاہدہ کیا ان کا راج [illegible] امور تیار کیے کو دیکھا الکیا الہراسی کہتے ہیں میں نے ان

---

[1] النجوم الزاہرہ ۵/۱۶۰، العبر ۳/۳۳۲

سب چیزوں کے باوجود ایک عجیب بات دیکھی کہ محمود بن سبکتگین نے ان کے سامنے ایک حدیث بیان کی چنانچہ فرمایا جنت میں حضرت سعد بن معاذ کا رومال ان سب چیزوں سے اچھا ہوگا اس کے بعد محمود بن سبکتگین رو پڑے۔

انہی کا قول ہے محمود بن سبکتگین جس علاقہ میں جاتے لوگ اس میں مسجد یا مدرسہ یا مسافر خانہ بناتے پھر اپنا گھر بناتے۔

محمود نے اسی سال تریسٹھ سال کی عمر پا کر وفات پائی چالیس سال تک انہوں نے حکومت کی۔

عبدالباقی بن یوسف کے حالات[1] ...... یہ عبدالباقی بن یوسف ابن علی بن صالح ابو تراب المراغی ہیں ولادت ۴۰۲ھ ہے ابوالطیب طبری سے فقہ کی تعلیم حاصل کی ان سے اور دوسروں سے حدیث کا سماع کیا اس کے بعد نیشاپور کو مسکن بنا لیا انہیں واقعات اور لطائف بہت یاد تھے سلف کی طرح گزارہ کرنے والے دنیا پر کفایت کرنے والے تھے۔

ایک بار عبدالباقی کے پاس ہمدان کی قضاء کا پیغام آیا جواب دیا۔ میں ملک الموت کے ہاتھ پر اللہ کے فرمان کا منتظر ہوں، قسم بخدا اس ستون کے پاس راحت قلب کے ساتھ ایک گھڑی بیٹھنا میرے نزدیک عراق کی حکومت سے بہتر ہے کسی طالب علم کو ایک مسئلہ کی تعلیم دینا میرے نزدیک روئے زمین کی ساری چیزوں سے بہتر ہے قسم بخدا دنیا کی مشغولیت قلب کی فلاح نہیں پانے دیتی علم تو صرف دلیل ہے جس عالم نے دنیا سے کنارہ کشی اختیار نہیں کی اسے علم سے کوئی فائدہ نہیں ہوا اگرچہ وہ عالم ہے لیکن اس کا علم صرف ظاہری علم ہے حقیقی علم تو اس کے علاوہ ہے قسم بخدا بادشاہان حکومت سے ہاتھ پاؤں کا کٹ جانا آنکھوں کا نکل جانا میرے نزدیک بہتر ہے۔

ابوالقاسم امام الحرمین ...... ایک باطنی شخص نے نیشاپور میں انہیں قتل کر دیا تھا اللہ ان پر اور ان کے والدین پر رحم فرمائے۔

واقعات ۴۹۳ھ

اسی سال سلطان برکیارق بغداد میں داخل ہو کر سعد الملک میں خطبہ میں اس کے بھائی محمد کے بجائے اسی کا نام لیا گیا خلیفہ نے اس کے پاس بڑے قیمتی تحائف بھیجے اس موقع پر عوام و خواص کو بڑی مسرت ہوئی لیکن برکیارق خود اپنے بھائی محمد کی وجہ سے پریشان تھا کیونکہ حکومت اس کی طرف متوجہ تھی اور لوگوں کی ان کے پاس آمد و رفت رہتی تھی دوسرا یہ کہ برکیارق بے حد کمزور تھا فوجی لوگ اس کا مطالبہ کرتے تھے برکیارق نے وزیر ابن جہیر پر جرمانہ عائد کرنے کا عزم کر لیا لیکن اس نے خلیفہ کا سہارا لے کر اس سے جان چھڑا لی بالآخر برکیارق اور وزیر ابن جہیر میں ایک لاکھ ساٹھ ہزار دینار پر صلح ہوگئی۔

اس کے بعد ہمدان کے قریب ایک جگہ پر برکیارق اور اس کے بھائی محمد کے درمیان مقابلہ ہوا محمد نے اسے شکست دی برکیارق پچاس سواروں کے ساتھ جان بچانے میں کامیاب ہوا اسی معرکے میں سعد الدولہ جوہر آئین الخادم قتل ہوا جو حکومت میں ترقی کرتا گیا تاجدار کا قول ہے بہادر، حسن سیرت کا مالک تھا اس کا مثل نہیں تھا تجربہ کار، عقلمند بہت باشعور رہتا تھا کسی بات کو بھی نہیں بھولتا تھا اس کے ہر کام میں سلیقہ تھا۔

اس کی شکست کی وجہ سے برکیارق کی قوت کمزور ہوگئی کچھ عرصہ بعد اس کا لشکر جمع ہو کر اس کے پاس آگیا امیر داد نے بھی بڑا لشکر جمع کر کے اس کی اطاعت کا اعلان کر دیا برکیارق نے اپنے بھائی محمد کے ساتھی سنجر سے مقابلہ کیا سنجر نے انہیں شکست دی برکیارق ایک چھوٹی سی جماعت کے ساتھ بھاگ گیا امیر داد کو گرفتار کر لیا گیا سنجر کے سرداروں میں سے ایک سردار برغش نے اسے قتل کر دیا اس کے بعد برکیارق کی قوت کمزور ہوگئی اس کی جماعت منتشر ہوگئی چنانچہ جب بغداد میں اس کا نام خطبہ سے ختم کر دیا گیا اور بادشاہ محمد کا نام خطبہ میں شروع ہوگیا۔

اسی زمانہ میں رمضان میں وزیر عمید الدولہ ابن جہیر اپنے دو بھائیوں زعیم الرؤساء ابوالقاسم اور اصیل ابوالبرکات الکافی کے ساتھ گرفتار کر لیا گیا ان

---

(۱) اللباب ۳/۲۰۹؛ المنتظم ۹/۱۱۰

سے بہت مال وصول کیا گیا اور قلاقس کو قید کر کے انطاکیہ لایا گیا حتیٰ کہ قید خانہ میں اس کا انتقال ہو گیا۔

اسی سال حاکم نے مصر کی پولیس پر مقرر الامیر یانس بلکہ مرتضیٰ کو ایک باطنی شخص نے قافلے میں گھیر کر قتل کر دیا اس نے اس سے جان بچانے کی بہت کوشش کی اسی وجہ سے اس رات کے علاوہ وہ کپڑوں کے نیچے زرہ پہنتا تھا اسی رات اس کے خاندان میں سے ایک جماعت بھی قتل ہوئی حتیٰ کہ اس کے گھر سے پانچ جنازے نکلے۔

اسی سال ذوالقعدہ میں ترکی بادشاہ تین لاکھ جنگجوؤں کے ساتھ آیا سبکتگین بن محمود الملک یمین الدولہ جس نے دمشق اور بصری میں سپہ ... نے اس کا مقابلہ کر کے اسے شکست دی اور ان میں سے بہت سوں کو قتل کر دیا صرف تین ہزار ہی بچ سکے ان میں سے بھی اکثر زخمی ہو گئے سبکتگین نے ترکی بادشاہ کو گرفتار کر لیا خوب ارشاد ہی کیا۔ والحمد۔

اس سال میں امیر الحج ترکی شافعی المسلک نے لوگوں کو حج کرایا۔

خواص کی وفات

عبدالرزاق الغزنوی الصوفی : یہ خانقاہ عتاب کے شیخ تھے متعدد بار حج کیا ایک سو سال کی عمر میں وفات پائی میراث میں کوئی چیز نہیں چھوڑی کہ کفن بھی نہیں تھا موت کے وقت بیوی نے کہا آج ہم رسوا ہو جائیں گے شیخ نے وجہ پوچھی بیوی نے جواب دیا کفن نہ ہونے کی وجہ سے شیخ نے کہا اگر کفن ہوتا تو پھر ہم رسوا ہوتے۔

ابن الکبیر : یہ شیخ ابو الحسن قیصافی کا ساتھی ہے کہ اس کا کوئی ... صرف ان کا لباس استعمال کرتے تھے ... ان کی وفات کے بعد ان کے ... لوگوں نے دونوں شخصوں کے حال پر تعجب کیا پہلے کا واقعہ ہم ... دوسرے کا ذکر کر رہے ہیں۔

ابو نصر عمید الدولہ ابن تمیم : یہ محمد بن ابی العرب محمد بن عبدالعزیز ابو منصور ہیں ... تھے تین خلیفوں کے دور میں ان میں سے ... کے وزیر رہے یہ عمدہ اور کامل مزاج تھے عمر کی زیادتی کی وجہ سے ان پر اعتراض تھا چند بار وزیر بنے آخری بار دارالخلافہ کے قید خانہ میں ڈال دیئے گئے پھر وہاں سے نکلے۔

ابن الجزار الطبیب کے حالات [1] : یہ طب پر المنہاج کتاب کے مصنف یحییٰ بن عیسیٰ بن جزلہ ہیں مذہباً نصرانی تھے شیخ ابو علی بن الولید المعتزلی کے پاس علم منطق پڑھنے کے لئے آتے تھے ابو علی اسلام کی حقانیت کی دلیل دے کر انہیں اسلام لانے کی دعوت دیتے چند دنوں کی کوشش کے نتیجے میں اسلام لے آئے اور اس کا اظہار کیا اور ... نے رجسٹروں کی تحریر ... سے ... اس کے بعد مفت لوگوں کا علاج کرتے تھے بعض مرتبہ اپنی طرف سے لوگوں کو دوا بھی دے دیتے انہوں نے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کے لئے اپنی کتابیں وقف کرنے کی وصیت کی تھی۔

واقعات ۳۹۳ھ

اسی سال اصفہان اور ... کے اردگرد علاقوں میں باطنیوں کی تکلیف بہت بڑھ گئی بادشاہ نے ان کے بہت سے لوگوں کو قتل کر دیا لوگوں کو ان کے گھروں اور محلوں سے نکلنے کی اجازت نہ دی اور بادشاہ نے لوگوں میں یہ اعلان کیا کہ اگر کوئی باطنی کسی کے ہاتھ لگ جائے تو اسی وقت اسے قتل کر

---

[1] المنتظم ج ۷ ص ۲۲۵ و طبقات الاطباء ۲/۲۴۸ ، ۲۲۰)

کے لیے کافی تھیں۔ ان باطنیوں نے متعدد قلعوں پر قبضہ کر لیا تھا سب سے پہلے انہوں نے سن ۴۸۳ھ میں ایک قلعہ پر قبضہ کیا تو باطنیہ کے ایک داعی حسن بن صباح نے اس پر قبضہ کیا پہلے اس نے مصر جا کر وہاں سے تعلیم حاصل کی پھر یہ اصبہان کے مضافات میں آ گیا وہاں وہ کسی بے وقوف جاہل نا سمجھ عقل و دولت سے عاری شخص کو تلاش کرتا اور اسے اخروٹ، شہد اور کلونجی میں ملا کر قہوہ پلا دیتا جس سے اس کے مزاج میں حرارت پیدا ہو جاتی اور اس کا دماغ خراب کر دیتا پھر اس کے سامنے اہل بیت کا تذکرہ کرتا اور بعض گمراہوں کی جھوٹی باتیں بیان کرتا تھا کہ اہل بیت مظلوم ہیں کیوں کہ اللہ اور اس کے رسول نے جو حق ان کے لیے مقرر کیا تھا وہ انہیں نہیں ملا جب خوارج حضرت علی کے لیے لڑ سکتے ہیں تو تو اپنے امام حضرت علی کے لیے لڑنے کا زیادہ حقدار ہے اور وہ مسلسل اسے شہد پلاتا رہتا اور اس پر مزید محنت کرتا رہتا تو وہ اپنے والدین سے زیادہ اس کا عقیدت مند بن جاتا اور اس کے سامنے کچھ خلاف عادت چیزیں ظاہر ہونے لگتیں تو وہ ہر طرح بات چلنے سے اس نے ایک بڑی جماعت تیار کر لی۔

سلطان ملک شاہ حسن بن صباح کو دھمکی دیتا رہا اور لوگوں کو گمراہ کرنے سے منع کرتا رہا اور علماء کرام کے فتاویٰ جات اس کے پاس بھیجتا رہا ایک بار جب سلطان ملک شاہ کا قاصد اس کے پاس خط لے کر گیا اور وہ خط اس کے سامنے پڑھا گیا تو اس نے اپنے اردگرد بیٹھے ہوئے نوجوانوں سے کہا میں چاہتا ہوں کہ تم میں سے کسی کو اس کے آقا کے پاس بھیجوں اس کے جواب میں ان میں سے ایک سے کہا تم اپنے آپ کو قتل کر دو اس نے چھرا نکال کر اپنے گلے میں گھونپ دیا اس کی جان نکل گئی پھر دوسرے کو ایک جگہ سے چھلانگ لگانے کا حکم دیا اس نے قلعے کے اوپر سے چھلانگ لگائی اس کا بھی دم نکل گیا پھر بادشاہ کے ایلچی کو کہا تمہارے خط کا یہ جواب ہے اس کے بعد بادشاہ نے اس سے خط و کتابت کرنا چھوڑ دی ابن الجوزی نے اسی طرح بیان کیا ہے عنقریب فاتح مصر سلطان صلاح الدین یوسف بن ایوب کے ساتھ پیش آنے والے واقعہ کا بیان آئے گا اسی طرح فاتح مصر کو سنان صاحب الاموت کے ساتھ اسی طرح کا واقعہ پیش آیا تھا اس کا بیان بھی آئے گا۔

سال رواں ماہ رمضان میں خلیفہ مستظہر نے جامع قصر کو حکم لکھے کہ پھر مغیثی ذکر کرنے اور اس میں اذان ترک کرنے اور تراویح پڑھنے کا اعلان کیا اور خواتین کو رات کے وقت تفریح کے لیے گھروں سے نکلنے سے منع کر دیا۔

اس سال کے شروع میں سلطان برکیارق بغداد میں داخل ہو گیا اس کے لیے خطبہ دیا گیا اس کے بھائی محمد اور سنجر بھی اس کے پاس پہنچ گئے اس وقت وہ بیمار تھا وہ دونوں طریق بغداد چلے گئے اس کے بعد خطبہ میں برکیارق کے بجائے محمد اور سنجر کا نام لیا گیا برکیارق واسط کی طرف فرار ہو گیا جن جن مقامات اور شہروں سے اس کا لشکر گزرا وہاں کے لوگوں نے ان پر لوٹ مار کی بعض علماء نے لوگوں کو لوٹ مار سے منع بھی کیا لیکن وہ باز نہیں آئے۔

اسی زمانے میں فرنگی بادشاہ بہت سے قلعوں قیساریہ، سروج وغیرہ کا مالک ہو گیا اس کے بعد بیت المقدس پر قبضہ کرنے والا فرنگی بادشاہ کندفری نے عکا کا رخ کیا اس کا محاصرہ کر لیا اسی دوران اس کی گردن میں تیر آ کر لگا اسی وقت اس کا دم نکل گیا اللہ اس پر لعنت کرے۔

مشہور لوگوں کی وفات

احمد بن محمد ... یہ احمد بن محمد بن عبدالواحد بن الصباغ ابو منصور ہیں حدیث کا سماع کیا قاضی ابو الطیب طبری سے فقہ کی تعلیم حاصل کی پھر اپنے چچا ابو نصر بن الصباغ سے تعلیم حاصل کی یہ بڑے فاضل پابند صلاۃ اکثر روزہ رکھنے والے تھے وہ کرخ کے قاضی مغربی بغداد کے محتسب رہے ہیں۔

عبداللہ بن حسن ... یہ عبداللہ بن حسن ابن ابی منصور ابو محمد الطبسی ہیں دور دراز علاقوں کا سفر کر کے احادیث جمع کیں پھر ان کو تصنیفی شکل دی بہت ذہین فقیہ ثقہ صدوق محدث کے عالم اور حسن اخلاق کے مالک تھے۔

عبدالرحمن بن احمد کے حالات(۱) ...... یہ عبدالرحمن بن احمد بن محمد ابو محمد الرزاز السرخسی مرو پہنچ کر حدیث کا سماع کیا لوگوں کو حدیث کا

---

(۱) شذرات الذہب ۳/۴۰۰ ، طبقۃ الشافعیۃ ۱/۲۵۸)

املا کرایا اور دور دور سے علماء حدیث کے سلسلے میں ان کے پاس آتے تھے مذہب شافعیہ کے حافظ و عبادت گزار تھے فقہ ان پر ختم ہو گئی۔

عزیزی بن عبدالملک۔۔۔ یہ عزیزی بن عبدالملک منصور ابوالمعالی الجیلی القاضی لقب شیدلہ ہے فروع میں شافعی اصول میں اشعری تھے یہ باب الازج کے پاس بیٹھا کرتے تھے باب الازج کے پاس رہنے والے حنابلہ سے ان کی بڑی دشمنی تھی ایک روز انہوں نے گدھا گم ہونے پر اعلان کرنے والے شخص کو یہ کہتے سنا کہ وہ باب الازج میں داخل ہو کر جس کا چاہے ہاتھ پکڑ لے ایک بار عزیزی نے نقیب طراد الزینبی سے کہا اگر کوئی شخص انسان کو نہ دیکھنے کی قسم اٹھانے کے بعد باب الازج کے لوگوں کو دیکھ لے تو وہ حانث نہیں ہوگا الشریف نے عزیزی سے کہا چالیس روز تک کسی قوم کے ساتھ رہنے والا شخص ان ہی میں سے شمار ہوتا ہے اسی لئے یہ لوگ ان کی وفات پر بڑے خوش ہوئے۔

محمد بن احمد۔۔۔ یہ محمد بن احمد بن عبدالباقی بن حسن بن محمد بن طوق ابوالفضائل الربعی الموصلی، شیخ ابو اسحاق الشیرازی سے فقہ حاصل کیا قاضی ابی الطیب طبری سے احادیث کا سماع کیا ثقہ صالح اور متعدد کتب کے مصنف تھے۔

محمد بن حسن۔۔۔ یہ محمد بن حسن ابو عبداللہ المرادی ہیں یہاں آئے عمدہ قاری فقیہ صالح تھے ان کی کرامات اور کشف مشہور ہیں قاضی ابو یعلیٰ بن الفراء سے حدیث وغیرہ کا علم حاصل کیا۔

ابن الجوزی کا قول ہے ایک بار ابو عبداللہ کے چھوٹے بچے نے ان سے ہرن کا شوربہ اصرار کے ساتھ مطالبہ کیا والد نے کہا کل تک انتظار کرو چنانچہ دوسرے روز ہرن ابو عبداللہ کے گھر آ کر دروازہ پر بیٹھ گیا انہوں نے لا کر اس کو ذبح کیا والد نے چھوٹے لڑکے سے کہا ہرن آ گیا ہے۔

محمد بن علی بن عبیداللہ کے حالات[1]۔۔۔ یہ محمد بن علی بن عبیداللہ بن احمد بن صالح بن سلیمان بن ودعان ابو نصر الموصلی القاضی ہیں ۴۹۳ھ میں بغداد آئے اپنے چچا سے اربعین ودعانیہ کی روایت کی ان کے چچا ابوالفتح بن ودعان نے زید بن رفاعہ الہاشمی سے یہ روایات چوری کر کے ان کی وفات کے بعد ان کی اسناد بیان کرنا شروع کر دیں جو سب مشہور ہو گئیں اگرچہ ان میں سے سچی بھی تھیں۔

محمد بن منصور کے حالات۔۔۔ یہ محمد بن منصور ابو سعد المستوفی شرف الملک الخوارزمی جلیل القدر کاتب تھے حنفیہ کے نام پر مرو میں مدرسہ وقف کیا اس کے لئے بہت کتابیں وقف کیں بغداد میں باب الطاق کے نزدیک ایک مدرسہ بنایا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پر قبہ بنایا، جنگلوں میں سرائے بنوائے اور دیگر متعدد رفاہی کام کئے بہت مالدار تھے پھر سب کام چھوڑ کر عبادت وغیرہ میں وفات تک مشغول رہے ستر سال عمر پائی۔

محمد بن منصور السمعانی۔۔۔ یہ محمد بن منصور السمعانی ابو بکر خراسان سے مشہور طغرل بیگ کے زمانہ میں بغداد آئے ابو الفضل محمد بن احمد بن مسرور سے احادیث بیان کیں اور درس میں حدیث بیان کی اور اصفہان اور ہمدان کے محدثین کے نام مدرسہ وقف کیا ابن الجوزی کا قول ہے ابوبکر کی اولاد آج تک اسی مدرسہ کی وارث چلی آ رہی ہے اسی میں ایک مدرسہ تھا اسی میں ان کی قبر ہے اسی سال شوال میں دار الاجل کو لبیک کہا۔

نصر بن احمد کے حالات[2]۔۔۔ یہ نصر بن احمد بن عبداللہ بن بطر ابو الخطاب البزاز القاری ہیں ان کی ولادت ۳۹۸ھ ہے یہ ثقہ اور صحیح السماع ہیں دور دراز سے حدیث کے سلسلے میں لوگ ان کے پاس آتے تھے۔

(شذرات الذہب ج۳ ص۴۰۲)

---

[1] (اللباب ج۳ ص۳۵۷، میزان الاعتدال ج۳ ص۶۵۵، ۶۵۶)

[2] (شذرات الذہب ج۳ ص۴۰۲، العبر ج۳ ص۳۳۱)

واقعات ۴۹۵ھ

اس سال محرم کو ابوالحسن علی بن محمد (جو الکیا الہراسی سے مشہور تھے) کو نظامیہ کی تدریس سے فارغ کر کے گرفتار کر لیا گیا کیونکہ خلیفہ کے پاس کسی نے ان پر باطنی ہونے کا الزام لگایا تھا لیکن علماء کی ایک جماعت نے (جس میں ابن عقیل بھی تھے) ان کے باطنی نہ ہونے کی گواہی دی جس کی وجہ سے خلیفہ کی طرف سے سلطان کے ذریعے ان کی رہائی کا حکم آیا۔

اسی زمانہ میں گیارہ محرم منگل کے روز خلیفہ مستظہر کندھوں پر چادر ڈال کر ہاتھ میں چھڑی لے کر دار الخلافہ میں مسند خلافت پر جلوہ افروز ہوا ملک شاہ کے دونوں بیٹے محمد اور سنجر نے اس کے سامنے آ کر زمین کو بوسہ دیا خلیفہ نے ان دونوں پر خلعت کی بوچھاڑ کی تلوار اور نگین موتیوں کا ہار ایک گھوڑا دیا تاج و اس سے محروم رہا محمد کو حکومت سپرد کی جس پر خلیفہ نے خود دستار بندی کر دی اس کے علاوہ تمام صوبوں کا اسے بادشاہ بنا دیا اس کے بعد محمد اسی ماہ کی ۱۷ تاریخ کو باہر آیا لوگ خوف زدہ ہو گئے اسی کے ساتھ برکیارق بھی نکل آیا محمد اور برکیارق میں متعدد لڑائیاں ہوئیں بالآخر محمد کو شکست کھانا پڑی اس کے ساتھ برا سلوک برتا گیا جیسے کہ آئے گا۔

سال رواں ہی میں قاضی ابوالحسن بن الدامغانی نے قاضی ابویعلی کے لڑکے ابوالحسین اور ابو حازم کی گواہی قبول کی۔ اسی برس یحییٰ بن عبداللہ الغزنوی کا ظہور ہوا یہ فروع میں شافعی اصول میں اشعری تھا اس نے لوگوں میں وعظ کیا جس کی وجہ سے بغداد میں اشعریہ اور حنابلہ کے درمیان جنگ ہوئی۔

اس سال سیف الدولہ صدقہ بن منصور بن دبیس کے دوست اور حلہ کے حاکم عمید عمری نے لوگوں کو حج کرایا۔

ابوالقاسم صاحب مصر کے حالات[1]: ....یہ ابوالقاسم مصر کے مستقل خلیفہ تھے لقب المستعلی تھا اسی سال ذی الحجہ میں وفات ہوئی ان کے بعد ان کا لڑکا ابو علی حاکم بنا الآمر بأحکام اللہ اس نے اپنا لقب رکھا۔

محمد بن ہبۃ اللہ کے حالات: ۔۔ یہ محمد بن ہبۃ اللہ ابو نصر القاضی البندنیجی الضریر الفقیہ الشافعی شیخ ابی اسحاق سے انہوں نے روایتیں لی ہیں پھر چالیس سال تک مکہ میں درس و تدریس اور فتوی کا کام کرتے رہے احادیث کی روایت بھی کی اور حج بھی کئے ان کے اشعار میں سے چند شعر ترجمہ کے ساتھ درج ذیل ہیں۔

اے میرے نفس تیرا ارادہ میرے بیماری سے تنگ نکل آیا میں اپنے رب سے عہد کر کے توڑ رہا ہوں میں شہوت کے مقابلہ میں عاجز آ چکا ہوں لیکن میری عمر موت کے مقابلہ میں میرا اجر کافی ہے تو شفی کی پروردگی دور مسافت ہے۔

واقعات ۴۹۶ھ

اس سال سلطان برکیارق نے اپنے بھائی محمد کا اصفہان میں محاصرہ کر لیا اس کے باشندوں پر رزق تنگ ہو گیا غلہ کی گرانی بھی بہت ہو گئی اور سلطان محمد نے اصفہان کے لوگوں سے مال کا مطالبہ کیا دوسری طرف وہ محاصرہ میں تھے گویا ان پر بیک وقت خوف بھوک اور مال تمام پھلوں کی کمی آ گئی۔ پھر سلطان محمد اصفہان سے بھاگ گیا اس کے بھائی برکیارق نے اپنے غلام ایاز کو اس کے تعاقب میں بھیجا لیکن وہ جان بچانے میں کامیاب ہو گیا۔ ابن الجوزی کا قول ہے کہ اسی مہینے کے بعد شوال میں قاضی القضاۃ ابوالحسن بن الدامغانی کے القاب میں تاج الاسلام کا اضافہ کیا گیا۔

سال رواں ہی میں ربیع الاول میں سلاطین کا نام خطبہ سے ختم کر کے صرف خلیفہ کا نام اور اس کے لئے دعا پر اکتفا کیا گیا پھر دونوں بھائی

---

(۱) النہایۃ ۱۲ / ۱۶۰ الوافی بالوفیات ۵ / ۲۷۵)

برکیارق اور محمد میں جنگ ہوئی محمد کو شکست ہوگئی پھر دونوں میں صلح ہوگئی۔

اسی سال دمشق کے حاکم دقاق بن تتش نے رحبہ شہر پر قبضہ کر لیا۔

اسی زمانہ میں ابو المظفر الخجندی الواعظ کو ری میں علوی نے قتل کر دیا یہ فقیہ شافعی، مدرس، عالم، واعظ تھے نظام الملک ان کی زیارت کے لئے آتا ان کی تعظیم کرتا تھا اس سال خمارتکین نے لوگوں کو حج کرایا۔

خواص کی وفات

احمد بن علی کے حالات[1] ... یہ احمد بن علی بن عبداللہ بن سوار ابو طاہر المقری علوم القرآن وغیرہ کے مصنف ثقہ ثبت امین، بہت بڑے عالم تھے عمر اسی سال سے متجاوز تھی۔

ابو المعالی ۔ یہ نیک صالح زاہد صاحب کرامات و مکاشفات تھے۔ بڑے عابد بقدر ضرورت دنیا پر کفایت کرنے والے تھے گرمی سردی صرف ایک کرتا پہنتے تھے سخت سردی میں لکڑی کے پھٹے پرانے کپڑے تھے۔

ایک بار رمضان میں فاقہ کی نوبت آگئی مجبوراً کسی ساتھی کے پاس قرض کے سلسلہ میں جانے کا ارادہ کیا اسی وقت ایک پرندہ آ کر اس نے کہا اے ابو المعالی میں فلاں بادشاہ ہوں آپ اس کے پاس نہ جائیں صبح ہم خود اس کو آپ کے پاس لے آئیں گے چنانچہ صبح وہ شخص ان کے پاس آگیا ابن الجوزی نے یہ واقعہ طویل طریق سے منتظم میں ذکر کیا ان کی وفات اسی سال ہوئی امام احمد کی قبر کے نزدیک دفن کئے گئے۔

السیدہ بنت قائم بامر اللہ ..... امیر المومنین طغرل بیگ نے ان سے شادی کی رسامہ میں ان کی بڑی صدقہ کرنے کا بہت زیادہ معمول تھا خلیفہ ان کی تعظیم کرتے تھے بیت النوبۃ التربۃ میں جنازہ ادا ہوا۔

واقعات ۴۹۷ھ

اسی سال فرنگیوں نے شام پر حملہ کا ارادہ کیا (اللہ ان پر لعنت کرے) مسلمانوں نے ان کا مقابلہ کر کے بارہ ہزار فرنگیوں کو قتل کر دیا۔

ترجمہ ۔ اللہ نے ان لوگوں کو جنہوں نے کوئی بھلائی حاصل نہیں کی ناکام کر دیا اسی واقعہ میں حاکم ... کو بدول گرفتار کیا گیا۔

اسی زمانہ میں واسط کا خوبصورت منارہ گر گیا لوگ اس پر افسوس کیا کرتے اس کے گرنے کے وقت لوگوں کے رونے کی آوازیں اور چیخ پکار کی مجلس ہو گئی اس کے باوجود مالی نقصان نہیں ہوا مقتدر کے زمانہ ۳۰۴ھ میں یہ منارہ بنایا گیا تھا۔

اسی سال دونوں شاہ برکیارق اور محمد کے درمیان صلح ہوئی امیر ایاز اور ... پر صلح کی گئی اسی زمانہ میں عکا وغیرہ کے ساحل پر قبضہ کیا گیا۔ ساحل روال کی ... سیف الدولہ صدقہ بن منصور نے واسط شہر پر قبضہ کیا۔

اسی زمانہ میں دمشق کے حاکم دقاق بن تتش کی وفات ہوئی اس کے غلام طغتکین نے اس کے چھوٹے لڑکے کو اس کی جگہ پر حاکم بنایا اس کے لئے بیعت لی طغتکین دمشق میں ایک عرصہ تک اس کا اتالیق رہا۔

اسی سال تمیم نے اپنے وزیر ابو الفتح المظفر ... کو معزول کر کے ... کی طرف جلا وطن کر دیا اسی زمانہ میں ابو المظفر الکامل المظفر ... نے دیوان الانشاء ... دیوان میں الحجب ... عبدالرزاق ... کو قتل کیا گیا اس کی چاروں ... اس سال امیر خمارتکین نے لوگوں کو حج کرایا۔

---

[1] ... المنتظم ... ۲۴۳ طبع دار الکتب العلمیہ ۱۸ ...

ازدشیر بن منصور ۔۔۔ ابوالحسین العبادی الواعظ پہلے گزر چکا کہ انہوں نے بغداد آ کر لوگوں کو وعظ کیا سن ۴۸۶ھ میں لوگوں نے ان کو پسند کیا معلوم ہوا ہے کہ ان کے احوال اچھے تھے۔

اسماعیل بن محمد ۔۔۔ ابن احمد بن عثمان ابوالفرج القومسانی ہمدان کے باشندے ہیں اپنے والد وغیرہ سے حدیث کا سماع کیا وہ نقاد الرجال اور مختلف فنون کے ماہر امام تھے۔

العلاء بن حسن بن وہب ۔۔۔ ابن الموصلایا ابوسعد امور خلافت کے کاتب انشاء تھے وہ نصرانی تھے پھر سن ۴۵۰ھ میں اسلام لے آئے ایک عرصہ تقریباً ۶۵ سال تک ریاست میں رہے ۔ بے حد احسان صدقہ کا بہت معمول تھا لمبی عمر پا کر وفات پائی۔

محمد بن احمد بن عمر ۔۔۔ ابو عمر النہاوندی ایک طویل عرصہ تک بصرہ کے قاضی رہے بڑے فقیہ تھے ابوالحسن الماوردی وغیرہ سے حدیث کا سماع کیا ان کی ولادت ۴۰۹ یا ۴۱۰ھ ہے۔

واقعات ۴۹۸ھ

اس سال برکیارق کی وفات ہوئی ۔ اس نے اپنے چھوٹے لڑکے کو ولی عہد بنایا جس کی عمر اس وقت چار سال چند ماہ تھی بغداد میں اس کے نام پر خطبہ دیا گیا خطبہ میں اس کے نام پر ابوالمظفر ملک شاہ کہا گیا امیر ایاز کو اس کا اتالیق بنایا گیا جو اس کا جلال الدولہ کا لقب رکھا گیا۔
پھر سلطان محمد بغداد آیا ارکان دولت اس کے استقبال کو آئے اور اس سے صلح کر لی ۔ لیکن بغداد ۔ میں پھر آنے کے لیے پھر اس سے صلح کر لی جامع مغربی بغداد میں اس کے نام کا خطبہ ہوتا اور مشرقی بغداد میں اس کے بھتیجے کے نام کا خطبہ ہوتا پھر امیر ایاز کو قتل کر دیا گیا خلعت حکومت بھی اس کے پاس بھیج دیا گیا اور سعد الدولہ کو اس کے پاس واسطہ میں لوگوں کو علم کی طرف رغبت دلانے کے لئے مقرر ہوئے۔
اس سال آخر رجب کو سن ۴۹۸ھ میں ذمیوں پر لگائی جانے والی پابندی اٹھا لی گئی لیکن اس کا سبب معلوم نہیں ہو سکا ۔ اس سال رملہ کے قریب فرنگیوں اور مصریوں میں جنگ ہوئی مصریوں نے فرنگیوں کے بہت سارے آدمی قتل کئے پھر فرنگیوں نے ان پر غلبہ پا لیا ان کے متعدد افراد قتل ہوئے۔

خواص کی وفات

السلطان برکیارق بن ملک شاہ کے حالات(۱) ۔۔۔ برکیارق رکن الدولہ سلجوقی ان کو بچپن ہی سے حکومت میں بڑے سخت حالات کا سامنا کرنا پڑا اور بغداد میں ان کے نام کا خطبہ دیا گیا پھر ختم کر دیا گیا وفات کے وقت ان کی عمر چوبیس سال چھ ماہ تھی وفات سے پہلے ان کا لڑکا ملک شاہ خلیفہ بنا لیکن بچہ کی وجہ سے اس کی حکومت چل نہیں سکی۔

عقیل بن عبدالقادر ۔۔۔ ابوالقاسم ابوالولید الغزنوی الاشعری کٹر اشعری تھے بغداد سے اپنے شہر کے لئے روانہ ہوئے تو راستہ میں ہمدان کے مقام پر وفات ہوئی۔

محمد بن احمد بن ابراہیم ۔۔۔ یہ محمد بن احمد بن ابراہیم ابن سلفہ اصبہانی ابو احمد ہیں ۔ شیخ ابوطاہر ثقہ تھے بہت سے محدثین عظام سے

---

(۱) طبری ج ۲۹۹ ۔ المنتظم ج ۹ ص ۱۲۰

[illegible] کے نام ہے۔

ابو علی [illegible] الحسین بن محمد: [illegible] (تصحیف المھمل علی الالفاظ) کے مصنف ہیں یہ بہت مفید کتاب ہے خوشخط تھے لغت، شعر و ادب کے ماہر تھے [illegible] حدیث کا سماع کرتے [illegible] جمعہ کی شب [illegible] میں وفات پائی۔

محمد بن علی بن حسن بن ابی الصقر کے حالات[1]: [illegible] حدیث [illegible] حاصل کی ادب میں [illegible] کے دو شعر ہیں۔

(۱) [illegible]

واقعات ۳۹۹ھ

اس سال [illegible] میں ایک شخص [illegible] نبوت کا دعویٰ کیا [illegible] ساتھیوں [illegible]

[illegible] اس شخص [illegible] نبوت [illegible] کر دیا گیا۔

اسی سال ایک [illegible] شخص نے [illegible] نبوت کا دوسرے نے [illegible] کا دعویٰ [illegible]

اسی زمانہ میں [illegible] بہت [illegible] کیا گیا۔

[illegible] میں [illegible] بغداد میں [illegible] کیا۔

[illegible]

ابو [illegible] الی [illegible] سے [illegible] وفات پائی۔

محمد بن احمد کے حالات[2]: یہ محمد بن احمد [illegible] وفات کے وقت ان کی عمر [illegible] خواب میں دیکھا [illegible]

---

(۱) النجوم الزاهرة ۲۲۱/۴، الوافی بالوفیات ۱۴۳/۴، ۲۲۲

(۲) شذرات الذهب ۱۵۴/۳، العبر ۳/۷۰ [illegible]

بخشش کیسے ہوئی فرمایا میں سورۃ فاتحہ کی تعلیم دینے کی وجہ سے اللہ نے میری مغفرت فرمادی۔

محمد بن عبید اللہ بن حسن یہ محمد بن عبید اللہ بن حسن بن الحسین ابو الفرج البصری بصرہ کے قاضی تھے ابو الطیب طبری، ماوردی وغیرہ سے حدیث کا سماع کیا، طلب حدیث کے لئے سفر بھی کیا، عابد تھے اور بڑے خشوع سے رہتے تھے۔

مہارش بن مجلی ... حدیثہ عانہ میں امیر العرب تھے انہی کے پاس مقتدی کے زمانہ میں قائم بامر اللہ نے امانت رکھوائی، بعد میں یہ خلیفہ کے پاس آئے تو اس نے ان کا بہت اکرام کیا، ان کو ان کے احسان کا پورا پورا بدلہ دیا، مہارش کا کثرت سے نماز پڑھنے اور تلاوت کرنے کا معمول تھا اسی سال اسی سال کی عمر میں وفات پائی۔

واقعات ۵۰۰ھ

امام ابو داؤد نے سنن ابی داؤد میں ابو ثعلبہ خشنی کی سند سے آپ علیہ السلام کا ارشاد نقل کیا ہے کہ میری امت کو اللہ تعالیٰ نصف یوم سے عاجز نہیں کرے گا۔ دوسری حدیث حضرت سعد بن ابی وقاص کے حوالے سے بیان کی کہ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا میری امت اپنے رب کے پاس عاجز نہیں آئے گی کہ اللہ ان سے نصف یوم کو مؤخر کر دے۔ حضرت سعد سے نصف یوم کی تحدید کے بارے میں سوال کیا گیا جواب دیا نصف یوم پانچ سو سال کا ہوگا۔ یہ حدیث دلائل نبوت سے ہے جو ذکر کردہ مدت سے زیادتی کی نفی تو نہیں کرتی بلکہ جو پایا گیا وہ فقط اتنا ہے۔ کیونکہ آپ علیہ السلام نے قیامت کی جو علامات بیان کی ہیں جن کا ہونا ضروری ہے ہمارے زمانے کے بعد عنقریب ان کا ذکر آئے گا ہم اللہ ہی سے مدد کے طلب گار ہیں۔

اسی زمانہ میں سلطان ملک شاہ نے باطنیہ کے متعدد قلعوں کا محاصرہ کیا ان میں سے بہت سے قلعے فتح کئے، باطنیہ کے بہت سے افراد کو قتل کیا ان قلعوں میں سے ایک بہت مضبوط قلعہ تھا جس کو اس کے والد نے اصفہان کے قریب مشکل پہاڑ کی چوٹی پر تعمیر کروایا تھا، اس کا واقعہ یوں ہے کہ ایک بادشاہ شکار کے دوران اس کے کتا بھاگ گیا وہ کتا تلاش کرتے کرتے اس پہاڑ کی چوٹی پر پہنچ گیا وہاں پر بادشاہ کے ساتھ ایک رومی ایلچی تھا وہ رومی کہنے لگا کہ اگر یہ پہاڑ ہمارے ملک میں ہوتا تو ہم اس پر قلعہ بناتے۔ اسی وقت بادشاہ نے اس پر قلعہ بنانے کا ارادہ کر لیا حتیٰ کہ ایک ہزار دینار خرچ کر کے وہ قلعہ تیار کروایا، اس کے بعد ایک باطنی شخص احمد بن عبد الملک بن عطاش نے اس پر قبضہ کر لیا جس کی وجہ سے مسلمان پریشان ہو گئے، اس کے بعد بادشاہ کے بیٹے سلطان محمد نے ایک سال تک اس کا محاصرہ کئے رکھا، آخر اسے فتح کر لیا اس باطنی کی کھال ادھیڑ کر اس میں بھوسہ بھر دیا گیا پھر اسے شہر کا گشت کرایا گیا، اس کے بعد اس قلعہ کو منہدم کر دیا گیا، اس باطنی کی بیوی نے قلعہ کے اوپر سے خود کو گرا کر اپنے جواہر سمیت ہلاک کر دیا جو اس قلعہ سے وصول کئے تھے اور کہتے تھے کہ ان کا مہر تک اس کا خمیر کا خرچ اس میں ہے جس کا اندازہ نہیں تھا۔

اس سال ذوالحجہ میں حاجیوں اور بنی خفاجہ میں لڑائیاں ہوئیں بنو خفاجہ نے قافلہ پر غلبہ پا کر ان سے [illegible] گذشتہ جلد۔ اسی سال [illegible] کے قتل کے بعد سیف الدولہ صدقہ نے تکریت شہر پر قبضہ کر لیا۔

اسی زمانہ میں سلطان محمد نے موصل امیر جاولی سقاوہ کو جاگیر میں دے دیا مگر اس کی طرف سے پہنچا تو وہاں کا امیر جگرمش تھا، اس سے قتال کر کے اسے شکست دی، موصل اس سے چھین لیا اس کے بعد اس کو قتل کر دیا، یہ امیر جگرمش بہترین سیرت عمدہ حسن اخلاق کے اعتبار سے گذشتہ امراء سے بہتر تھا، اس کے بعد قلیج ارسلان بن قتلمش نے موصل کا محاصرہ کر کے اس پر قبضہ کر لیا، جاولی نے موصل سے فرار ہو کر رحبہ پر قبضہ کر لیا، پھر جاولی قلیج سے کی طرف قتال کرنے کے لئے آیا، جاولی نے اسے شکست دی اور قلیج نے نہر میں گھوڑا دوڑا کر اپنے آپ کو غرقاب کر دیا۔

اسی برس رومی اور فرنگیوں میں بے شمار بڑی بڑی لڑائیاں ہوئیں فریقین کے متعدد افراد ہلاک ہوئے بالآخر رومی فرنگیوں پر غالب آ گئے وللہ الحمد۔

فخر الملک ابو المظفر کا قتل (۱)...... اسی سال ماہ محرم میں فخر الملک ابو المظفر ابن نظام الملک کو قتل کیا گیا جو اپنے والد کا سب سے بڑا لڑکا اور سلطان سنجر شاہ کا وزیر تھا۔ روزہ کی حالت میں ایک باطنی شخص نے اس کو قتل کیا۔ گذشتہ رات فخر الملک نے خواب میں حضرت حسین بن علی کی زیارت کی وہ ان سے کہہ رہے تھے جلدی سے ہمارے پاس آجاؤ آج رات افطار ہمارے پاس کرنا۔ صبح ہونے کے بعد حیران تھے بہرحال اسی وقت روزہ کی نیت کر لی ان کے بعض ساتھیوں نے مشورہ دیا کہ آج آپ گھر سے نہ نکلیں۔ شام کے وقت کسی کام سے گھر سے نکلے ایک شخص کو ہاتھ میں رقعہ لئے فریاد کرتے ہوئے دیکھا فخر الملک نے اس سے پوچھا کیا کام ہے اس نے رقعہ تھما دیا۔ جب فخر الملک اس رقعہ کو پڑھ رہے تھے کہ اس نوجوان نے خنجر سے ان پر حملہ کر کے انہیں قتل کر دیا۔ اس نوجوان کو گرفتار کر کے فیصلے کے لئے بادشاہ کے پاس لے گئے تو اس نے بادشاہ کے سامنے قتل کا اقرار کرتے ہوئے کہا کہ مجھے اس قتل پر فخر الملک کے بعض ساتھیوں نے تیار کیا تھا حالانکہ وہ جھوٹا تھا بادشاہ نے اس نوجوان کو اور جن لوگوں کے بارے میں اس نے نشان دہی کی تھی سب کو قتل کر دیا۔

اسی زمانہ میں جب مستظہر خلیفہ نے وزیر ابو القاسم علی بن جہیر کو وزارت سے معزول کر کے اس کا گھر لوٹنے کا اعلان کیا۔ یہ گھر وزیر کے والد نے بہت سے لوگوں کے گھروں کو منہدم کر کے بنایا تھا اس واقعہ میں عقلمندوں کے لئے بڑی عبرت اور نصیحت ہے خلیفہ نے اس کی جگہ قاضی ابو الحسن الدامغانی اور ان کے ساتھ ایک دوسرے شخص کو مقرر کیا اس سال محمد بن ملک شاہ کی طرف سے خراسان کے امیروں نے لوگوں کو حج کرایا۔

خواص کی وفات

احمد بن محمد بن مظفر...... یہ احمد بن محمد بن مظفر ابو المظفر الخوافی الفقیہ الشافعی ہیں۔ ابن خلکان کا قول ہے احمد اپنے زمانہ کے صاحب فصاحت لوگوں میں سے تھے امام الحرمین سے فقہ کی تعلیم حاصل کی جن کے بڑے شاگردوں میں سے تھے طوس اور اس کے مضافات کے قاضی رہے ہیں۔ مباحث و مناظرہ کرنے اور مدمقابل کو لاجواب کرنے میں مشہور تھے۔ (الخوافی) خا معجمہ کے زبر کے ساتھ نیشاپور کی بستیوں میں سے ایک بستی خواف کی طرف منسوب ہے۔

جعفر بن محمد کے حالات (۲)...... ابن الحسین بن احمد بن جعفر السراج ابو محمد القاری البغدادی ہیں آپ کی ولادت ۴۱۶ھ ہے قرآن پاک روایات کے ساتھ پڑھا مشائخ اور مشاہیر سے مختلف شہروں میں بے شمار احادیث کا سماع کیا۔ حافظ ابوبکر خطیب نے ان کے مسموعات کے اجزاء کی تخریج کی بہت لکھنے والے۔ جید۔ حسن۔ ادیب۔ شاعر۔ اچھی نظم کہنے والے تھے آپ نے القراءات کے بارے میں نظم کی صورت میں ایک کتاب لکھی اسی طرح التنبیہ۔ الخرقی وغیرہ بھی آپ کی تصانیف میں سے ہیں اسی طرح مصارع العشاق وغیرہ بھی آپ نے لکھی آپ کے چند اشعار درج ذیل ہیں۔

(۱) ..... جن لوگوں نے اپنی جہالت سے قتل کیا اور دوسروں پر عیب لگانے لگے۔
(۲) ..... اور گھمنڈی متہم قوموں سے اٹھانے والوں کو بھی تہمت لگانے لگے۔
(۳) ..... اگر تم پر روایات کا فقدان اور شریعت محمدیہ کی اقتدا کا التماس حدیث شمار کرتے۔
(۴) ..... تو تم گمراہی کی بدعتوں کو فروغ ہوتا دیکھتے۔
(۵) ..... ہر شخص جہالت کی وجہ سے کہہ رہا ہے کہ وہ مظلوم کا مددگار ہے۔
(۶) ..... حق کے بیان کا ذمہ دار اہل حدیث گروہ تھا۔

---

(۱) تاریخ الاسلام: ۳۴/۳۴۴ دول الاسلام: ۲/۳۰
(۲) شذرات الذہب ۴/۱۱، ۱۲/۲ العبر: ۳/۳۵۵

(۷) یہ لوگ تقویٰ والے اور حیران پر آسودہ جنت کے مصاحب ہیں۔

(۸) یہ سب محمد کے رفقاء ہیں آپ کے حوض کوثر سے سیراب ہو کر واپس لوٹیں گے۔

ابن خلکان نے جعفر بن محمد کے عمدہ اشعار میں سے دو شعر نقل کئے ہیں۔

(۱) نوجوانی کے بعد جب آدمی کے بالوں پر سفیدی نمایاں ہو جاتی ہے اپنی داڑھی کو خضاب لگاتا ہے۔

(۲) اس کے لئے یہی بات کافی ہے کہ وہ اپنی داڑھی کے بارے میں جھوٹ بولتا ہے۔

عبدالوہاب بن محمد ...... یہ عبدالوہاب بن محمد ابن عبدالوہاب بن عبدالواحد بن محمد الشیرازی الفارسی ہے حدیث کا سماع کیا اور فقہ کی تعلیم حاصل کی سن ۴۸۳ھ میں نظام الملک نے مدرسہ نظامیہ کی تدریس ان کے سپرد کی طویل عرصہ تک تدریس کے فرائض نبھاتے رہے احادیث لکھتے تھے لیکن اس میں بہت غلطی کرتے تھے ایک بار حدیث املاء کرائی اور کتاب کی غلطی نکلی پھر کہا کتاب غلط ہے پھر اس کی تصحیح کی کہ وہ اس سے زیادہ روشن ہے۔

محمد بن ابراہیم ...... ابن عبدالاسعدی الشاعر جس کی تہامی شاعر سے ان کی ملاقات ہوئی ہے جس کے اچھے اشعار کا سودا کرنے والے کو بہت پسند کرتا تھا محمد بن ابراہیم نے یمن، عراق، حجاز، خراسان میں اقامت اختیار کی ان کے دو شعر ہیں۔

(۱) میں نے کہا میں بار بار آنے سے گراں بار ہو گیا اس نے کہا میرا آنا عنایات سے گراں بار ہو گیا۔

(۲) میں نے کہا تو نے لمبا کر دیا اس نے کہا میں نے احسان کیا میں نے کہا تو نے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اس نے کہا میری محبت کی رسی کو۔

یوسف بن علی ...... ابوالقاسم الزنجانی الفقیہ بڑا تقویٰ دار تھے شیخ ابو اسحاق شیرازی نے قاضی ابی الطیب سے نقل کیا ہے کہ ہم ایک دن جامع منصور میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک نوجوان آیا اس نے مصراۃ کے بارے میں حضرت ابوہریرہ کی حدیث بیان کر کے کہا یہ حدیث غیر مقبول ہے جس کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی چھت سے ایک سانپ آ گرا لوگ خوف کی وجہ سے بھاگ گئے سانپ نے اس نوجوان کا رخ کیا لوگوں نے نوجوان سے کہا توبہ کرو تو اس نے کہا میں توبہ کرتا ہوں تب جا کر وہ سانپ گیا لیکن کوئی پتہ نہیں چلا کہ وہ سانپ کہاں گیا۔ ابن الجوزی نے شیخ ابی الحکم الانصاری سے یہ واقعہ نقل کیا ہے۔

واقعات ۵۰۱ھ

اس سال خلیفہ نے وزیر ابوالمعالی ہبۃ اللہ بن محمد بن مطلب پر از سر نو مہربانی کی اس کی تعظیم و تکریم کی اس زمانہ میں سلطان محمد بغداد آیا وزیر اور معزز لوگوں نے اس کا استقبال کیا اس نے اہل سے حسن اخلاق کا معاملہ کیا اس کے لشکر میں سے کسی نے تعرض نہیں کیا بادشاہ تکریت اور حلہ کے حاکم صدقہ بن منصور اسدی سے اس وجہ سے ناراض ہوا کہ اس نے بادشاہ کے ایک دشمن ساوہ کے حاکم ابودلف سرخاب بن کیخسرو دیلمی کو پناہ دی تھی بادشاہ نے حلہ کے حاکم سے اپنے دشمن کے حوالے کرنے کا مطالبہ کیا لیکن اس نے حوالے نہیں کیا۔

اس کے بعد بادشاہ نے صدقہ کے مقابلے میں ایک لشکر بھیجا جس نے صدقہ کو شکست دے دی حالانکہ اس کا لشکر بیس ہزار گھڑسوار اور تیس ہزار پیادہ لوگوں پر مشتمل تھا صدقہ خود اس معرکہ میں قتل کر دیا گیا اس کے بڑے بڑے سرداروں کی ایک جماعت گرفتار کر لی گئی اس کی بیوی سے پانچ لاکھ دینار اور جواہرات وصول کئے۔

ابن الجوزی کا قول ہے اسی سال ایک آدمی کی بیٹی کا ظہور ہوا جو لوگوں کو ان کے دلوں کی باتیں بتاتی تھی لوگوں نے مختلف طریقوں سے اس کا

امتحان لیا لیکن تخمین کامیاب نہیں ہوئی اس کے بعد علماء اور خواص نے انگوٹھی کے نقوش میں غور کیا، درحقیقت یہ حروف وغیرہ کے ذریعے اس کو آزمایا گیا۔ اس نے سب سے پہلے بتایا کہ ایک شخص نے ذکر کیا جو اس کے پاس تھا اس سے پوچھا اس نے کہا یہ اس کو اپنے اہل وعیال کے پاس سے جانتا تھا۔

اسی سال طرابلس کا امیر فخر الملک بن عمار فرنگیوں کے خلاف مسلمانوں سے مدد طلب کرنے کے لئے بغداد آیا، بادشاہ غیاث الدین محمد نے اس کا بہت اکرام کیا، اس پر خلعت کی اور فرنگیوں سے مقابلہ کرنے کے لئے زبردست طریقے سے اس کی مدد کی۔

خواص کی وفات

تمیم بن معز بن بادیس …… یہ افریقہ کے حاکم، علم، کرم، احسان کے اعتبار سے اچھے بادشاہوں میں سے تھے، پچھتر سال تک بادشاہ رہے، بانوے سال عمر پائی، ایک سو سے زائد لڑکے اور ساٹھ لڑکیاں چھوڑیں، وفات کے بعد ان کا لڑکا یحییٰ حاکم بنا، ایک شاعر نے دو شعروں میں تمیم کی خوب تعریف کی۔

(۱) تمیم کی وفات کے بارے میں چند مجہول روایات سے جو کچھ ہم نے سنا وہ اس سے بہت مختلف ہے۔
(۲) میزاب بارش، دریا اور تمیم کی ہتھیلی سے ان باتوں کو روایت کرتے ہیں۔

صدقہ بن منصور کے حالات[1] …… یہ صدقہ بن منصور ابن دبیس بن علی بن مزید الاسدی امیر سیف الدولہ عرب وغیرہ کے حاکم، رب کریم، بہترین وقت کا خیال رکھنے والے تھے، ظرف و زمانہ کے محافظ تھے، ان کی حکومت میں غیر مامون شخص امن والا ہو جاتا تھا، مشکل کتابوں کا مطالعہ کرتے تھے، خود صاحب تمیز بھی تھا، بہت عمدہ کتابیں انہوں نے جمع کی تھیں، وہ عفت کے لئے نکاح میں صرف ایک عورت رکھتے، ملک یمین کے طور پر صرف ایک باندی رکھتے، ان کی بہت زیادہ تعریف کی گئی ہے، ایک جنگ کے موقع پر ان کے غلام برغش نے ان کو قتل کیا، وفات کے وقت انسٹھ سال عمر تھی۔

واقعات ۵۰۲ھ

اسی سال ۲۲ شعبان بروز جمعہ خلیفہ مستظہر نے سلطان محمد کی بہن ملک شاہ کی لڑکی سے شادی کی، ایک لاکھ دینار مہر مقرر ہوا، سونا بھی نچھاور کیا گیا، اصفہان میں عقد نکاح کیا گیا۔

اسی زمانہ میں دمشق کے حاکم طغتکین اور فرنگیوں کے درمیان لڑائیاں ہوئیں۔ سال رواں ہی میں سعید بن حمید العمری نے قلعہ حدیثہ پر قبضہ کیا، اسی برس دجلہ کا پانی چڑھ آیا جس کی وجہ سے غلے تباہ ہو گئے اور مہنگائی بہت ہو گئی، اس سال امیر قیماز نے لوگوں کو حج کرایا۔

خواص کی وفات

الحسن العلوی …… حسن علوی ابو ہاشم ہمدان کے امیر اور رئیس تھے، بہت بڑے مالدار، ایک بار بادشاہ نے ان پر نو لاکھ دینار جرمانہ عائد کیا تو انہوں نے وہ ساری رقم زمین وغیرہ فروخت کئے بغیر ادا کر دی۔

---

(۱) شذرات الذہب : ۳/۲/۳

الحسن بن علی ...... یہ حسن بن علی بن ابی الفوارس بن خازن، ابو نصر، مشہور کاتب ہیں، اسی سال ذی الحجہ میں وفات پائی۔
ابن خلکان کا قول ہے حسن بن علی نے اپنے ہاتھ سے پانچ سو خط لکھے اچانک وفات پائی۔

الرویانی صاحب البحر ...... یہ عبدالواحد بن اسماعیل ابوالمحاسن الرویانی طبرستان کے باشندے ہیں، شافعی فقیہ ہیں، ہے تھے جن کی ولادت ۴۱۵ھ ہے مختلف علاقوں کا سفر کیا حتی کہ ماوراء النہر تک پہنچے کئی علوم حاصل کئے بے شمار احادیث کا سماع کیا، مذہب پر کتابیں لکھیں، ان ہی میں سے البحر فی المذہب ہے، یہ کتاب غرائب وغیرہ کو شامل ہے، اسی کتاب کے بارے میں مشہور ہے بحر سے حدیث بیان کرو اس میں کوئی حرج نہیں انہی کا قول ہے اگر تمام کتب شافعیہ جل جائیں تو میں تمام کتب کو حافظہ سے لکھوا سکتا ہوں، ماہ محرم جمعہ کے روز جامع طبرستان میں عبدالواحد کے کسی رشتہ دار نے غلطی سے انہیں قتل کر دیا۔

ابن خلکان کا قول ہے فقہ میں ان کے استاذ ناصر مروزی ہیں، انہی کی موجودگی میں حاشیہ بھی لکھا، بڑی شان و شوکت والے، عالی مقام کے مالک تھے، اصول اور فروع میں کتابیں تصنیف کیں ان میں سے چند کتابیں یہ ہیں۔ (۱) بحر المذہب۔ (۲) کتاب مناصیص الامام الشافعی۔ (۳) کتاب الکافی۔ (۴) حلیۃ المؤمن۔
خلافیات پر بھی انہوں نے کتابیں لکھیں۔

یحییٰ بن علی کے حالات[۱] ...... یہ یحییٰ بن علی ابن محمد بن حسن بن بسطام الشیبانی التبریزی ابو زکریا لغت کے امام ہیں، ابو العلاء وغیرہ ان کے استاد ہیں، ایک جماعت (جن میں منصور بن جوالیقی بھی ہیں) نے آپ سے تربیت پائی، ابن ناصر کا قول ہے نقل میں ثقہ تھے، ان کی متعدد تصانیف ہیں۔
ابن خیرون کا قول ہے ان کا مذہب اچھا نہیں تھا، اسی سال جمادی الثانی میں وفات پائی، باب ابرز کے پاس شیخ ابی اسحاق شیرازی کے پہلو میں دفن کئے گئے۔

واقعات ۵۰۳

اسی زمانہ میں فرنگیوں نے طرابلس شہر پر قبضہ کر کے اس کے مردوں کو قتل کر دیا، بچوں اور عورتوں کو قیدی بنا لیا، سامان اور اموال پر قبضہ کر لیا، اس کے دس روز بعد فرنگیوں نے جبلہ شہر پر قبضہ کر لیا، فخر الملک ابن عمار وہاں سے بھاگ کر دمشق کے حاکم طغتکین کے پاس چلا گیا، اس نے اس کا خوب اکرام کیا، اس کے نام پر بہت سی املاک کیں۔
سال رواں ہی میں ایک باطنی شخص نے وزیر ابو النصر ابن نظام الملک پر حملہ کر کے اس کو زخمی کر دیا، اس باطنی کو گرفتار کر کے اسے شراب پلائی گئی، اس نے ایک جماعت کے بارے میں اس حملہ میں شریک ہونے کا اقرار کیا، سب کو پکڑ کر قتل کر دیا گیا۔
اسی برس امیر قیماز نے لوگوں کو حج کرایا۔

خواص کی وفات

احمد بن علی ...... احمد بن علی ابن احمد ابو بکر العلوی ہیں، دیوار پر چونا کرنے کا کام کیا کرتے، تصویر نقش بنانے، مفت میں کام کرتے تھے

---

[۱] شذرات الذہب ۵/۴، اللباب: ۱/۲۰۶-۲۰۷۔

ان کی کچھ املاک تھی جس سے اپنی ضروریات پوری کرتے۔ قاضی ابویعلی سے حدیث کا سماع کیا، ان ہی سے کچھ فقہ کی تعلیم بھی حاصل کی، حج کے موقع پر قبروں کی زیارت کرتے ہوئے جب فضیل بن عیاض کی قبر کے پاس سے گذرے تو اس کی ایک جانب میں اپنی چھڑی سے لکیر کھینچ کر کہتے ای جگہ، ای جگہ۔

بعض کا قول ہے کہ انہوں نے اسی سال حج کے موقع پر احرام کی حالت میں وقوف عرفہ کیا اسی روز شام کو وفات ہوگئی اس کے بعد غسل، کفن دے کر جنازہ کعبہ کا طواف کرایا گیا پھر اسی جگہ لے جا کر فضیل بن عیاض کے پہلو میں انہیں دفن کر دیا گیا۔ بغداد میں ان کی وفات کی اطلاع پہنچنے پر لوگوں کی ایک وافر تعداد نے ان کا غائبانہ نماز جنازہ ادا کیا اگر بغداد میں ان کی وفات ہوتی تو شاید لوگوں کی اتنی بڑی تعداد ان کے نماز جنازہ میں شرکت نہ کرتی۔

محمد بن عبدالکریم ...... محمد بن عبدالکریم ابن سعدویہ الاصبہانی ثم عثمانی طلب حدیث کے سلسلہ میں دنیا کے کونے کونے میں گئے، احادیث کی تخریج کی، ان کا انتخاب کیا، اللہ تعالیٰ نے علوم میں ان کو بہت عطا فرمایا تھا، ثقہ تھے جن سے ابو موسیٰ المدینی نے یہ کتاب الحسن سنی تھی۔ اسی سال مرو میں یہاں ان کی وفات ہوئی۔

محمد معروف بابی حماد ...... یہ محمد ابوحماد کے نام سے مشہور ہیں، اکابر صلحاء میں سے تھے۔ انہیں ذہن کا مرض تھا ایک بار خواب میں آپ علیہ السلام کی زیارت ہوئی تو شفایاب ہو گئے۔

اس کے بعد چالیس سال تک اپنی مسجد میں رہے، صرف جمعہ کے لئے مسجد سے نکلتے۔ لوگوں سے اختلاط بالکل ترک کر دیا۔ اسی سال ان کی وفات ہوئی ایک کونے میں امام ابوحنیفہ کی قبر کے نزدیک دفن ہوئے۔

واقعات ۵۰۲ھ

اس سال کے شروع میں بغداد سے علماء کی ایک جماعت جس میں ابن الدامغانی بھی تھے، نے جہاد اور فرنگیوں سے قتال کرنے کے لئے شام جانے کا ارادہ کیا، کیوں کہ ان کو اطلاع ملی تھی کہ فرنگیوں نے بہت سے شہروں پر قبضہ کر لیا ان ہی میں سے صیدا شہر بھی تھا جس پر انہوں نے ربیع الاول میں قبضہ کیا تھا لیکن پھر ان میں سے اکثر فرنگیوں کی تعداد کی زیادتی کی خبر سن کر واپس آ گئے۔

اسی سال میں خلیفہ کی زوجہ خواہر ملک شاہ بغداد آئی وہ اپنے بھائی سلطان محمد کے گھر میں ٹھہریں اس کا سامان بارہ اونٹوں اور ستائیس خچروں پر لاد کر لایا گیا، اس موقع پر بغداد خوب سجایا گیا، ماہ رمضان کی شب وہ بغداد آئی وہ رات ایک تاریخی رات تھی۔

سال ربیع ہی میں ابوبکر الشاشی نے ابن جہیر کے ساتھ نظامیہ میں درس دیا اور درس میں فقہاء اور بڑے بڑے سردار شریک ہوئے۔ اس سال قیماز نے حج کرایا لیکن خراسانی حاجی پیاس اور پانی کی کمی کی وجہ سے حج نہیں کر سکے۔

خواص کی وفات

ادریس بن حمزہ ...... یہ ادریس بن حمزہ ابوالحسن الشاشی الرملی العثمانی مذہب شافعیہ کے بڑے علماء میں سے تھے فقہ کی تعلیم ابوالفتح نصر بن ابراہیم سے پھر ابواسحاق شیرازی سے حاصل کی، تعلیم کے سلسلہ میں خراسان گئے حتیٰ کہ ماوراء النہر تک پہنچ گئے، سمرقند میں اقامت اختیار کی، اسی کے مدرسہ میں اس سال وفات تک درس دیتے رہے۔

علی بن محمد: یہ علی بن محمد ابن علی بن عماد الدین ابو الحسن الطبری جو الکیا الہراسی سے مشہور ہوئے شافعیہ کے فقہاء کبار میں سے ہیں ان کی ولادت ۴۵۰ھ ہے امام الحرمین کے شاگرد ہیں علی بن محمد اور امام غزالی امام کے بڑے شاگردوں میں سے ہیں، دونوں بغداد کے مدرسہ نظامیہ میں درس دیتے رہے۔ ابو الحسن فصیح خوبصورت، بلند آواز تھے۔ نیشاپور میں مدرسہ نظامیہ کی ستر سیڑھیاں تھیں ہر سیڑھی پر چڑھتے وقت شیطان پر سات بار لعنت کرتے۔ مناظر، محقق، مدرس تھے، اکابر فضلاء سادات فقہاء میں سے تھے، انہوں نے ایک کتاب لکھی جس کی صرف ایک جلد میں امام احمد کے تفردات پر رد کیا، اس کے علاوہ بھی ان کی تصانیف ہیں۔

ایک مرتبہ باطنیہ کی مدد کرنے کے سلسلہ میں ان پر تہمت لگی جس کی وجہ سے ان کو تدریس سے معزول کر دیا گیا، پھر علماء کی ایک جماعت نے (جس میں ابن عقیل بھی تھے) ان کی براءت پر گواہی دی جس کی وجہ سے ان کی تدریس بحال کر دی گئی اسی سال محرم کے شروع میں جمعرات کے روز چون سال کی عمر میں وفات پائی شیخ ابی اسحاق شیرازی کے پہلو میں دفن کئے گئے۔ ابن خلکان کا قول ہے کہ ابو الحسن کو احادیث یاد تھیں احادیث کے ذریعہ لوگوں سے مناظرہ کرتے تھے ابو الحسن کا ابن خلکان کا قول ہے جب حدیث کے شہسوار مقابلہ کے میدان میں جولانی کرتے ہیں تو ہواؤں کے اڑنے کی جگہ پر قیاس کرنے والوں کے سر اڑ جاتے ہیں۔

سلفی سے منقول ہے ابو الحسن سے فتویٰ طلب کیا گیا کہ کیا کاتبان حدیث فقہاء کی وصیت میں داخل ہوں گے انہوں نے جواب دیا کیوں نہیں اس لئے کہ آپ علیہ السلام کا فرمان ہے چالیس احادیث یاد کرنے والے انسان کو اللہ رب العزت عالم کی شکل میں اٹھائیں گے۔

یزید بن معاویہ کے بارے میں ان سے پوچھا گیا تو انہوں نے ان کے بارے میں تلاعب اور فسق ظاہر کیا، اس کو گالی دینے کو جائز رکھا، لیکن امام غزالی نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے مذکورہ چیزوں سے منع کیا، کیونکہ یزید مسلمان ہے، حضرت حسین کے قتل پر اس کا راضی ہونا ثابت نہیں، اگر ثابت ہو بھی جائے تو پھر بھی لعنت کرنا جائز نہیں۔ کیونکہ قاتل پر لعنت نہیں کی جاتی خصوصاً جب کہ توبہ کا دروازہ کھلا ہو، اللہ غفور و رحیم ہے۔

امام غزالی کا قول ہے یزید پر رحمت بھیجنا جائز بلکہ مستحب ہے، اور ہم اس پر جملہ مسلمین مسلمات کے ضمن میں رحمت کرتے ہیں خصوصاً نماز میں، ابن خلکان نے الکیا کے حالات میں یہ بات اسی طرح تفصیل سے ذکر کی ہے۔ الکیا بلند شان بڑی عزت والا شخص تھا۔

واقعات ۵۰۵ھ

اسی سال بادشاہ غیاث الدین نے موصل کے حاکم امیر مودود کے ساتھ ایک بہت بڑا لشکر (جس میں مختلف علاقوں کے حاکم امراء، وزراء بھی تھے) شام کی طرف فرنگیوں کے مقابلہ میں روانہ کیا سب کا امیر موصل کے حاکم مودود کو بنایا، چنانچہ انہوں نے فرنگیوں کے قبضہ سے بہت سے قلعے چھین لئے، ان کے متعدد افراد قتل کر دیئے، واللہ الحمد۔

دمشق میں داخل ہونے کے وقت امیر مودود جامع دمشق میں نماز پڑھنے کے لئے گیا، ایک باطنی شخص سائل کے بھیس میں اس کے پاس آیا، اس سے سوال کیا تو اس نے کچھ دیا، لینے کے لئے قریب ہوتے وقت اس نے مودود کے دل میں تیر مارا، اسی وقت امیر مودود کا انتقال ہو گیا، اسی روز جامع کی چھت سے ایک نابینا شخص پکڑا گیا جس کے ہاتھ میں زہر آلود چاقو تھا، کہا گیا ہے کہ وہ خلیفہ کو قتل کرنا چاہتا تھا۔

اسی سال خلیفہ کے ہاں بچہ کی ولادت ہوئی خوشی میں ڈھول باجے بجائے گئے لیکن اس کا انتقال ہو گیا کیونکہ دنیا اسی طرح فانی ہے، وزیر پہلے مبارکبادی کے لئے پھر اس کی تعزیت کے لئے بیٹھا۔ اسی سال وزیر احمد بن نظام کو سلطان نے چار سال وزارت پر بیٹھنے کے بعد معزول کر دیا۔

اسی سال فرنگیوں نے صور شہر کا محاصرہ کیا جو مصریوں کے قبضہ میں تھا اور ان کی طرف سے عز الملک الاعز امیر حاکم تھا، اس نے فرنگیوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ حتیٰ کہ اس کے پاس تیر اور دیگر سامان جنگ ختم ہو گیا، اس موقع پر دمشق کے حاکم طغتکین نے سامان اور آلات جنگ کے ذریعہ اس کی مدد کی جس کی وجہ سے عز الملک الاعز کا دل مضبوط ہو گیا، بالآخر شوال میں فرنگی اسے چھوڑ کر چلے گئے۔

اس سال سالار لشکر نظر الخادم نے لوگوں کو حج کرایا، یہ سال فراوانی اور سستائی والا سال تھا۔

غزالی کی وفات

محمد بن محمد بن محمد کے حالات (۱) …… یہ محمد بن محمد بن احمد ابو حامد الغزالی ہیں، ان کی ولادت ۴۵۰ھ ہے، امام الحرمین سے فقہ کی تعلیم حاصل کی، مختلف علوم میں مہارت حاصل کی، بہت سی کتابیں ان کی تصنیف کردہ ہیں، ہر لحاظ سے عمدہ ہیں، آپ ذہین لوگوں میں سے تھے، جوانی ہی میں آپ سرداری تک جا پہنچے، تیس سال کی عمر میں ۴۸۲ھ میں مدرسہ نظامیہ میں درس دیا، بڑے بڑے ابوالخطاب اور ابن عقیل جیسے علماء آپ کے درس میں شریک ہوتے، یہ دونوں حنابلہ کے سرداروں میں سے ہیں، یہ آپ کی فصاحت و بلاغت پر حیران ہو جاتے تھے۔ ابن الجوزی کا قول ہے ان دونوں حضرات نے امام غزالی کے کلام کو اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے۔

اس کے بعد امام غزالی دنیا سے یکسو ہو کر عبادات اور اعمال آخرت کی طرف مشغول ہو گئے، کتابت کے ذریعہ روزی کماتے تھے، پھر شام چلے گئے، وہاں پر دمشق اور بیت المقدس میں ایک عرصہ تک رہے۔ اسی دوران آپ نے کتاب احیاء علوم الدین لکھی، یہ ایک عجیب کتاب ہے جو شریعت کے علوم کثیرہ، تصوف اور اعمال قلوب کی لطیف باتوں پر مشتمل ہے، لیکن اس میں دیگر کتب فروع کی طرح غریب، منکر اور موضوع احادیث ہیں جن سے حلال و حرام پر استدلال کیا جاتا ہے، لیکن موضوع کتب پر ترغیب و ترہیب کے اعتبار سے دیگر کتب کے مقابلہ میں آسان ہوتی ہے۔

ابوالفرج ابن الجوزی، محمد بن الصلاح نے کتاب احیاء علوم الدین کی بہت مذمت کی ہے، المازری نے تو اس کے جلانے کا ارادہ کر لیا تھا اور ان کا کہنا تھا کہ یہ کتاب معرفت امام غزالی کے علوم کا احیاء کا ذریعہ ہے، امام کے علوم کے احیاء کا ذریعہ تو کتاب اللہ اور سنت رسول ہے جیسا کہ میں نے طبقات میں ان کے حالات میں بیان کر دیا ہے۔

ابن شکر نے کتاب احیاء علوم الدین کے کئی مقامات کا تعاقب کیا ہے اور ایک مفید کتاب میں اس کی تعلیقات کو واضح کیا ہے خود امام غزالی کا قول ہے میں حدیث میں کمزور ہوں، بعض علماء کا قول ہے امام غزالی نے آخری عمر میں حدیث کا سماع اور صحیحین کو پڑھنا شروع کر دیا تھا۔

ابن الجوزی نے احیاء علوم کے خلاف ایک کتاب لکھی اس کا نام اعلام الاحیاء باغلاط الاحیاء ہے۔

ابن الجوزی کا قول ہے کہ وزیر نے امام غزالی کو نیشاپور جانے کا حکم دیا چنانچہ آپ نے نیشاپور آکر مدرسہ نظامیہ میں درس دیا، پھر اس کے بعد آپ اپنے شہر طوس واپس چلے گئے، وہاں آپ نے خانقاہ بنوائی اور خوبصورت مکانات بنوائے، اس میں باغ لگوایا، بعد میں تلاوت قرآن کریم اور احادیث کے یاد کرنے میں مشغول ہو گئے۔ امام غزالی کی وفات اسی سال چودہ جمادی الثانیہ کے روز ہوئی، طوس میں دفن کئے گئے (اللہ ان پر رحم فرمائے) نزع کی حالت میں کسی نے امام غزالی سے وصیت کی درخواست کی آپ نے فرمایا اخلاص کو لازم پکڑو، مسلسل یہی بات کہتے کہتے آپ کی وفات ہوئی۔

واقعات ۵۰۶ھ

اس سال جمادی الثانی میں ابن الطبری کو مدرسہ نظامیہ کے اہتمام سے ہٹا دیا اور الشاشی کو تدریس سے معزول کر دیا گیا۔ اسی سال میں ایک عابد شیخ یوسف بن داؤد بغداد تشریف لائے انہوں نے لوگوں کو وعظ کیا جس کی وجہ سے عوام میں انہیں بہت مقبولیت حاصل ہوئی، یہ مسلکاً شافعی تھے، شیخ ابو اسحاق شیرازی سے فقہ کی تعلیم حاصل کی، پھر عبادات اور زہد میں مشغول ہو گئے۔

ایک مرتبہ ایک شخص ابن السقاء نے ان سے کسی مسئلہ میں مناظرہ کیا، شیخ یوسف نے اس کو کہا خاموش ہو جا مجھے تیری باتوں سے کفر کی بو

---

(۱) المنتظم ۹/ ۱۶۸، وفیات الاعیان ۴/ ۲۱۶، ۲۱۹)

محسوس ہو رہا ہے تیرا خاتمہ ایمان پر نہ ہونے کے بارے میں مجھے خطرہ ہے، اس کے بعد تھوڑی ہی دیر میں آپ وہاں پر عربی کی یہ الالفۃ تالیف المعون۔

ایک مرتبہ شیخ داؤد سے وعظ کے دوران ابوبکر شاشی کے دو شاگردوں نے کھڑے ہو کر کہا کہ جب اشعری پر آپ نے بحث کرنی ہے تو ہمیں جانے دیں خاموش ہو جاؤ شیخ ابو داؤد نے کہا تم بڑی جلدی سے ... دنوں میں ان کے چند ہی دنوں میں دونوں کا انتقال ہو گیا۔

اس سال بھی سالار لشکر طر الخادم نے لوگوں کو حج کرایا لوگوں نے بہت ہی تکلیف برداشت کی۔

مشہورین کی وفات

صاعد بن منصور: یہ ابن اسماعیل بن صاعد ابو العلاء الخطیب النیشاپوری ہے، اس نے حدیث کا سماع کیا اور والد کی وفات کے بعد خطیب بنے، تدریس، وعظ و نصیحت کا کام سنبھالا، ابو المعالی الجوینی نے ان کی تعریف کی اور خوارزم کے قاضی رہے ہیں۔

محمد بن موسیٰ بن عبد اللہ: یہ محمد بن موسیٰ بن عبد اللہ ابو عبد اللہ البلاساغونی الترکی الحنفی جو دمشق کے مشہور قاضی ہیں، ابن عساکر نے ان سے ایک حدیث روایت کی اور بیان کیا کہ ابو عبد اللہ کو بیت المقدس کا قاضی بنایا گیا لوگوں کو ان سے تکلیف پہنچی تو ان کو معزول کر کے دمشق کا قاضی بنا دیا گیا یہ کرامی تھے دمشق میں اقامت اختیار کی اور کہا کہ اگر مجھے ولایت ملی تو سلطان نور الدین کی حکومت کے دور میں اس کو ... کرے گا اور ان کا قول ہے ابو عبد اللہ نے جامع دمشق میں حنفی امام رکھنے کا ارادہ کیا لیکن دمشق کی عوام نہیں مانی، انہوں نے اس کے پیچھے نماز پڑھنے سے ... دار الخلیل میں نماز پڑھی، دار الخلیل جامع دمشق سے پہلے مدرسہ امینیہ کی جگہ پر تھا اس کو مار دیا گیا تھا۔

ابو عبد اللہ کہا کرتے تھے کہ اگر میری حکومت ہوتی تو میں اصحاب شوافع سے جزیہ لیتا، اصحاب مالک سے بھی ان کے تعلقات اچھے نہیں تھے، راوی کا بیان ہے قضاۃ کے معاملہ میں ان کا سلوک اچھا نہیں تھا، ان کی وفات اسی سال جمادی الاولیٰ بروز جمعہ ہوئی، راوی کا بیان ہے کہ میں جامع میں ان کے جنازہ میں شریک ہوا اس وقت میری عمر ... تھی۔

المعمر بن معمر: یہ ابو سعد بن ابی عمارہ واعظ ہیں، فصیح بلیغ ظریف ادیب اور محسن تھے، ان کا وعظ اچھا تھا، سوانح موسومہ بھی لکھے تھے، اسی سال ربیع الاول میں وفات پائی، باب حرب کے نزدیک دفن کیے گئے۔

ابو علی المصری: ... عابد زاہد اور کرامت کرنے والے تھے، بعد میں علم کیمیا کی جستجو میں لگ گئے ان کو ... اللہ نے ان کا اس کے بعد ان کو کوئی پتہ نہیں چلا۔

نرجس: ... خلیفہ مستنجد باللہ کی ام ولد تھی، رباط ... کی شریف النفس تھی اسی سال بارہ شوال بروز جمعہ کے روز وفات پائی۔

ابو سعد السمعانی: ... یہ حافظ امام عبد الکریم بن محمد بن ابی المظفر السمعانی ابو سعید المروزی الفقیہ الشافعی الحافظ الکبیر ... ہیں ... طلب حدیث کے لئے سفر کئے، بے شمار احادیث کا سماع کیا تقریباً چار ہزار شیوخ سے احادیث لکھیں تفسیر تاریخ انساب وغیرہ پر کتابیں لکھیں، خطیب بغدادی کی تاریخ پر مقدمہ لکھا، ابن خلکان نے ان کی چند عمدہ تصنیف کا تذکرہ کیا ہے ان میں ایک وہ کتاب بھی ہے جس میں ابو سعد نے ایک ہزار شیوخ سے ایک ہزار احادیث جمع کیں ان پر سند اور متن کے اعتبار سے کلام بھی کیا یہ کتاب بہت مفید ہے۔

(البدایہ ۱۲/ [illegible])

واقعات ۵۰۷ھ

اسی سال مسلمانوں اور فرنگیوں کے درمیان اقحوانہ جگہ پر بڑا معرکہ ہوا جس میں فرنگیوں کے مقابلے میں دمشق کے بادشاہ طغتکین سے ... ما منیا، حاکم موصل اور حاکم ماردین بھی تھے انہوں نے فرنگیوں کو بری طرح شکست فاش دی ان کے متعدد افراد قتل کر دیئے اور غنیمت میں ان کا بہت سامان لوٹ لیا ان کے علاقوں پر قبضہ کر لیا وللہ الحمد والمنۃ۔ اس کے بعد یہ دمشق واپس آ گئے۔

ابن الساعی نے اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے کہ اسی سال موصل کے امیر مودود کو قتل کیا گیا اور اس کا بیان ہے کہ موصل کے امیر مودود اور طغتکین جامع مسجد میں جمعہ کی نماز سے فارغ ہو کر ہاتھ میں ہاتھ ڈالے جا رہے تھے کہ ایک باطنی نے حاکم موصل کو قتل کر دیا اور ایک قول ہے کہ طغتکین نے باطنی کو ... فرنگیوں کی طرف سے خط آیا جس میں لکھا تھا کہ جس قوم نے اپنے امیر کو عید کے روز اللہ کے گھر میں قتل کر دیا ہو اللہ تعالیٰ پر اس کو برباد کرنا حق ہے۔

اسی زمانہ میں حلب کے امیر رضوان بن تتش اپنے والد کے بعد صاحب حلب تھا وفات پا گیا اس کے بعد امور سلطنت سنبھالنے کے لئے اس کا بیٹا الپ ارسلان ... ارسلان کی بادشاہت کا صرف نام رہ گیا۔

اسی سال بغداد میں کمشتکین خادم کے بنائے ہوئے ہسپتال کا افتتاح کیا گیا ... اس میں ... نے لوگوں کو ... کر دیا۔

خواص کی وفات

اسماعیل بن ابی نصر ابی بکر بن الحسین البیہقی ...... بے شمار محدثین سے حدیث کا سماع کیا اور اس سلسلہ میں شہروں کا سفر کیا خوارزم میں درس دیتے رہے فاضلین اہل حدیث میں سے تھے پسندیدہ مذہب سمجھے جاتے تھے اسی سال اپنے شہر بیہق میں وفات پائی۔

شجاع بن ابی شجاع کے حالات(۱) ... یہ شجاع بن ابی شجاع فارس بن الحسین بن فارس ابو غالب الذہلی ہیں ... محدثین سے حدیث کا سماع کیا اور فن حدیث کے فاضل تھے اور تاریخ خطیب کے ... کرنے میں لگے رہے پھر کئی سال تک ... سے استغفار کرتے رہے تھے کیونکہ انہوں نے ابن حجاج کے اشعار کو مرتب کیا تھا اسی سال ... سال کی عمر میں وفات پائی۔

محمد بن احمد کے حالات ... یہ محمد بن احمد بن محمد بن احمد بن اسحاق بن الحسن بن منصور بن معاویہ بن محمد بن عثمان بن عنبسہ بن عتبہ بن عنبسہ بن ابی سفیان بن صخر بن حرب الاموی ابو المظفر بن ابی العباس الابیوردی الشاعر لغت اور انساب کے عالم تھے بہت سی ... تاریخ اور انساب العرب ... تصنیف کی المختلف والمؤتلف کے بارے میں بھی ان کی تصانیف ہیں ... اور ... اللہ پاک سے مشرق اور مغرب کی بادشاہت کا سوال کرتے تھے ایک ... انہوں نے خلیفہ المقتدی کی طرف ... خلیفہ نے ... سے ختم کر دیا تو عادی ہو گیا ان کے اشعار میں سے دو شعر درج ذیل ہیں۔

(۱) ایک زمانہ میرا ... ہو گیا اور میرا مقام ... ہے ... ہیں۔

(۲) زمانے نے ... مجھے اپنے ... کر دیا ... ہے۔

محمد بن طاہر کے حالات(۲) ... یہ محمد بن طاہر ابن علی بن احمد ابو الفضل المقدسی الحافظ ان کی ولادت ۴۴۸ھ ... سے پہلے ... ۴۴۸ھ

---

(۱) الانساب: ۷/۹۸، تاریخ اسلام: ۳/لوحہ ۱۸۰

(۲) تاریخ اسلام: ۳/۲۸۲ ب، ۱۸۴، تذکرۃ الحفاظ: ۴/۱۲۴۲-۱۲۴۵

میں حدیث کا سماع کیا، طلب حدیث کے سلسلہ میں دنیا کے کونے کونے میں گئے۔ بے شمار محدثین سے حدیث کا سماع کیا، فن حدیث کے شہسوار تھے، بہت عمدہ عمدہ کتابیں تصنیف کیں، اس کے علاوہ سماع کی اباحت اور تصوف پر بھی کتاب لکھی، ان دونوں کتابوں میں منکر احادیث ذکر کی ہیں، ان کے علاوہ دوسری کتب میں بھی احادیث ذکر کی ہیں، ائمہ حضرات نے ان کے اس نظریہ پر تنقیدی کلمات کہے ہیں۔

ابن الجوزی نے اپنی کتاب میں ان کی صفۃ التصوف نامی کتاب کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ جو بھی دیکھنے والا آدمی ان کو دیکھ کر ہنس پڑتا تھا، ان کا مذہب اباحت والا تھا، لوگوں نے ان کی تعریف صرف حافظہ کی وجہ سے کی ہے ورنہ ان کی جرح کرنا اولیٰ ہے، سلفی کا بیان ہے کہ ابو سعد سمعانی نے ان کا تذکرہ کیا ہے، ساتھ ہی ان کا دفاع کیا ہے، اس سے پہلے ان کا قول ہے کہ میں نے اپنے شیخ اسماعیل بن احمد الطلحی سے ابو طاہر کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے ان کی بہت تعریف کی حالانکہ وہ ان کے بارے میں اچھی رائے نہیں رکھتے تھے، راوی کا بیان ہے کہ ہم نے ابو الفضل بن ناصر کو یہ کہتے سنا کہ ابو طاہر حجت کے اہل نہیں تھے، ابو طاہر نے امردوں کے دیکھنے کو جائز کہا ہے، اس بارے میں ان کا مذہب اباحت کا تھا، اس کے بعد ابن طاہر کے چند اشعار نقل کئے۔

(۱) جوارح کے شغل زہد، تصوف وغیرہ کو چھوڑ دے۔

(۲) راہبوں کے دیر کا قصد کر جہاں پر پادری و راہب شماس رہتے ہیں۔

(۳) کافرہ کے ہاتھ سے کہنہ شراب نوش کر، وہ تجھے نظر اور گلاس سے دو شراب پلائے گا۔

(۴) پھر پتلی کمر والی ہرن کی سارنگی کی آواز سن جس کی آنکھ الماس سے بھی زیادہ تیز ہے۔

(۵) لوگوں کو امرؤ القیس کے اشعار سناؤ کیونکہ وہ لوگوں میں مشہور ہے اور اس کے اشعار کاغذوں میں ان کے پاس لکھے ہوئے ہیں۔

(۶) اگر تمہاری جانب سے آنے والی باد صبا سے تسلی نہ ملتی تو میں سانس کی گرمی سے جل چکا ہوتا۔ سمعانی کا قول ہے، امید ہے کہ ابو طاہر نے تمام باتوں سے توبہ کر لی ہو گی، ابن الجوزی کا قول ہے یہ بہت مناسب نہیں ہے کہ ابو طاہر کے بارے میں ائمہ کی جرح ذکر کر کے توبہ کی امید پر اس کی طرف سے معذرت کی جائے۔

ابن الجوزی نے ذکر کیا ہے کہ ابو طاہر وفات کے وقت بار بار یہ اشعار پڑھتے تھے، ظلم و ستم نہیں جانتے تھے تم نے یہ کہاں سے سیکھی ہے، اسی سال ربیع الاول میں سفر حج سے بغداد میں لوٹتے ہوئے وفات پائی۔

ابوبکر الشاشی کے حالات …… یہ مستظہری کے مصنف محمد بن احمد بن حسین الشاشی ہیں، اپنے زمانہ میں شافعیہ کے امام تھے، ان کی ولادت محرم ۴۲۷ھ ہے، ابو یعلیٰ ابن فراء، ابو الخطیب، ابو اسحاق الشیرازی سے حدیث کا سماع کیا، ابن بیان سے فقہ کی، شامل کو اس کے مصنف ابن الصباغ کے سامنے پڑھا، اس کو اپنی کتاب میں مختصر کیا، وہ کتاب انہوں نے خلیفہ مستظہر کے لئے لکھی تھی، اس کا نام حلیۃ العلماء بمعرفۃ مذاہب الفقہاء ہے، وہ مستظہری سے مشہور ہے، ابوبکر نظامیہ میں تدریس کرتے رہے، پھر معزول کر دیئے گئے، ان کے عمدہ اشعار یہ ہیں۔ ([illegible])

(۱) اے نوجوان! شاخ کی سرسبزی اور طبیعت قابل ہونے کے وقت میں علم حاصل کر۔

(۲) لوگوں کا خاموش رہنا اور تیرا بولنا تیرے فخر اور شرف کے لئے یہی کافی ہے۔

ابوبکر نے اسی سال ماہ شوال ہفتہ کی صبح وفات پائی اور باب ابرز کے قریب ابو اسحاق شیرازی کے پہلو میں دفن کئے گئے۔

المؤتمن بن احمد …… یہ المؤتمن بن احمد بن علی بن حسین بن عبید اللہ ابو نصر الساجی المقدسی ہیں، بے شمار احادیث کا سماع کیا، احادیث کی تخریج کی، ان کی نقل صحیح تھی، عمدہ محدث تھے، سیرت اچھی تھی، شیخ ابو اسحاق شیرازی سے فقہ سیکھی، اصبہان وغیرہ کا سفر کیا، چند گنے چنے حفاظ میں سے تھے خصوصاً متن کے سلسلہ میں، ابن طاہر نے ان پر اعتراض کیا ہے، ابن الجوزی کا قول ہے یہ ان کی زیادتی ہے۔

اسی سال ماہ صفر ہفتہ کے روز مؤتمن کی وفات ہوئی، باب حرب کے نزدیک دفن کئے گئے۔ واللہ اعلم

واقعات ۵۰۸ھ

اس سال بغداد میں زبردست آگ لگ گئی۔ اسی زمانہ میں بلاد جزیرہ میں زبردست زلزلہ آیا جس کی وجہ سے تیرہ برج رہا کے بہت سے گھر، خراسان کے گھر مکان مختلف جگہوں کے بہت سے مکانات منہدم ہو گئے خراسان کا نصف قلعہ سمیساط مکمل ہلاک ہو گیا جس کے نیچے بے شمار افراد ہلاک ہو گئے۔

سال رواں ہی میں حلب کے حاکم تاج الدولہ الپ ارسلان بن رضوان بن تتش کو اس کے ایک غلام نے قتل کر دیا اس کے بعد اس کا بھائی سلطان شاہ بن رضوان حاکم بنا۔

اسی زمانہ میں سلطان سنجر بن ملک شاہ اور غزنہ کے بادشاہ کے شدید قتال کے بعد اس کے نام کا خطبہ دیا گیا اس نے وہاں کے باشندوں سے بہت مال وصول کیا پانچ تاج تھے ہر تاج کی قیمت ایک کروڑ تھی تیرہ سو چاندی کے تخت تھے، تیرہ سو ہاتھی ملے ہوئے تھے وہ چالیس روز وہاں رہا پھر اس نے سبکتگین خاندان کے ایک شخص بہرام شاہ کو وہاں کا حاکم بنا دیا۔ سنجر کے علاوہ سلجوقیوں میں سے کسی کے نام کا خطبہ نہیں دیا گیا وہ اہل جہاد و اہل سنت کے بادشاہ تھے کسی بادشاہ کو ان کے خلاف متحد ہونے کی جرأت نہیں ہوئی تھی یہ اولاد محمود سبکتگین تھے۔

سال رواں ہی میں سلطان محمد نے الامیر آقسنقر البرسقی کو موصل وغیرہ کا حاکم بنایا اور فرنگیوں سے اس کو قتال کرنے کا حکم دیا چنانچہ اس سال کے آخر میں اس نے فرنگیوں سے مقابلہ کر کے رہا، سروج اور سمیساط پر قبضہ کر لیا ماردین کو لوٹ لیا اور اس کے بعد ماردین کے ایلغازی کو گرفتار کر لیا۔ سلطان محمد نے اس کو دھمکانے کے لئے آدمی بھیجا تو وہ بھاگ کر دمشق کے حاکم کے پاس چلا گیا اور دونوں نے سلطان محمد کی نافرمانی پر اتفاق کر لیا ان دونوں اور حمص کے نائب حاکم کے درمیان جنگیں ہوئیں پھر ان میں صلح ہو گئی۔ اسی زمانہ میں فرنگی بادشاہ مرعش کی وفات کے بعد اس کی بیوی بادشاہ بن گئی۔

اس سال سالار لشکر امیر ابو الخیر یمن الخادم نے لوگوں کو حج کرایا۔

واقعات ۵۰۹ھ

اس سال سلطان غیاث الدین محمد بن ملک شاہ نے ہمدان کے حاکم برسق بن برسق کو ایک بڑے لشکر کے ہمراہ دمشق کے حاکم طغتکین اور آقسنقر البرسقی سے مقابلہ کرنے کے لئے بھیجا کیونکہ ان دونوں نے بادشاہ کی نافرمانی کی تھی اس کو یہ بھی حکم دیا کہ ان سے فارغ ہو کر فرنگیوں سے قتال کرے، جب شام کے قریب قافلہ پہنچا تو وہ دونوں بھاگ کر فرنگیوں کے ساتھ مل گئے۔ امیر برسق نے کفر طاب پہنچ کر زبردستی اسے فتح کر لیا، عورتوں اور بچوں کو گرفتار کر لیا انطاکیہ کا حاکم روجیل پانچ سو گھڑ سوار اور دو ہزار پیادوں کے ساتھ آیا اس نے مسلمانوں پر حملہ کر دیا کافی لوگوں کو قتل کر دیا بہت سامان چھین لیا امیر برسق تھوڑی سی جماعت کے ساتھ بھاگ کر بچ گیا لشکر منتشر ہو گیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اسی برس ذیقعدہ میں سلطان محمد بغداد آیا دمشق کے حاکم طغتکین اس کے پاس معذرت خواہی کے لئے آئے بادشاہ نے اس پر خلعت کی اس سے خوش ہو گیا اس کی ذمہ داری بحال رکھی۔

خواص کی وفات

اسماعیل بن محمد ۔۔۔۔۔ ابن احمد بن علی ابو عثمان الاصبہانی طلب حدیث کے لئے سفر کیا، جامع منصور میں ۲۳ مجلسوں میں وعظ کیا محمد بن

نے ان سے احادیث کی روایت کی۔ اصبہان میں وفات پائی۔

نجیب بن عبداللہ المستظہری ...... یہ ابن الامام ہیں بڑے عابد تھے ابن ناصر نے ان کی تعریف کی ہے ان کا بیان ہے کہ انہوں نے اصحاب حدیث کے لئے کچھ چیزیں وقف کیں۔

عبداللہ بن المبارک کے حالات[1] ...... ابن موسیٰ ابو البرکات السقطی ہے متعدد محدثین سے احادیث کا سماع کیا اس سلسلہ میں سفر بھی کیا لغات کے ماہر تھے اصحاب حدیث کے نزدیک مجروح کئے گئے۔

یحییٰ بن تمیم بن معز بن بادیس ...... افریقہ کے حاکم اچھے بادشاہوں میں سے تھے فقراء علماء سے بہت محبت کرتے تھے ان کا وظیفہ مقرر کیا ہوا تھا اور باون سال کی عمر میں تیس بیٹے اولاد چھوڑ کر وفات پائی اور ان کے بعد ان کا لڑکا علی حاکم بنا۔

واقعات ۵۱۰ھ

اس سال بغداد میں آگ لگی جس میں متعدد مکانات منہدم ہو گئے ان میں نور الہدیٰ زینبی کا مکان، بہروز کی خانقاہ، نظامیہ کی لائبریری بھی تھی، کتابیں محفوظ رہیں، کیونکہ فقہاء نے ان کو اٹھا لیا تھا۔

اسی زمانہ میں سلطان محمد کی مجلس میں مراغہ کے حاکم کو ایک باطنی شخص نے قتل کر دیا۔

ماہ رمضان میں امام محرم کو طوس شہر میں علی بن موسیٰ کے مزار پر اہل سنت اور شیعوں میں بڑی شدید لڑائی ہوئی جس میں بہت سے لوگ مارے گئے۔ اسی سال فارس کے حاکم جاولی کی وفات کے بعد ان کے حاکم کی طرف سے فارس پر قبضے کے خوف سے سلطان محمد فارس گیا۔

اسی سال نظر الخادم نے لوگوں کو حج کرایا، یہ سال سرسبز و شاداب اور امن کا سال تھا۔ واللہ اعلم۔

خواص کی وفات

عقیل بن الامام ابی الوفا ...... علی بن عقیل الحنبلی ہیں، ماہر و ذہین تھے قرآن کے حافظ تھے معانی قرآن سے خوب واقف تھے وفات کے بعد آپ کے والد نے صبر و شکر سے کام لیا اور کسی نے تعزیت میں یہ آیت پڑھی: قالوا یا ایہا العزیز ان لہ ابا شیخا کبیرا ابن عقیل خوب روئے۔

علی بن احمد بن محمد ...... یہ علی بن احمد بن محمد ابن بیان الرزاز ہیں ابن مخلد سے سب سے آخر میں حسن بن عرفہ کے جزء کو انہوں نے ہی روایت کیا ہے کچھ جزوں میں منفرد بھی ہیں اسی سال [illegible] سال کی عمر میں وفات پائی۔

محمد بن منصور ...... یہ محمد بن منصور ابن محمد بن عبدالجبار ابو بکر السمعانی ہیں، متعدد محدثین عظام سے بہت سی احادیث کا سماع کیا، احادیث بیان کیں، نظامیہ میں لوگوں کو وعظ کیا، مرو میں ایک سو چالیس مجلسوں میں املاء کرایا، حدیث میں معرفت تامہ حاصل تھی، ادیب شاعر فاضل تھے، لوگوں کی محبوب شخصیت تھی، مرو میں تینتالیس سال کی عمر میں وفات پائی۔

---

(۱) میزان الاعتدال ۲/۴۶۲ لسان المیزان ۳/۱۸۱

محمد بن احمد بن طاہر...... یہ محمد بن احمد بن طاہر ابن احمد بن منصور ابو نصر ابن ابی العباس کے بھتیجے اور کرخ میں ان کے مفتی ہیں، ابوالوقت ابن غیلان سے حدیث کا سماع کیا، اسی سال رمضان میں وفات پائی۔

محمد بن علی بن محمد...... ابوبکر المصری الملقب الشافعی ہیں حدیث کا سماع کیا، بغداد میں گواہوں کا تزکیہ کرتے تھے، فاضل ادیب شاعر تھے۔

محفوظ بن احمد کے حالات...... یہ محفوظ بن احمد ابن الحسن ابوالخطاب الکلوذانی ہیں حنابلہ کے امام دین کے مصنف ہیں، متعدد محدثین سے حدیث کا سماع کیا، قاضی ابو یعلیٰ سے فقہ حاصل کی، لوگوں کو فتویٰ سنائے، مسائل اور درس دیتے تھے، اصول و فروع پر کتابیں لکھیں، ان کے عمدہ اشعار بھی ہیں، ایک قصیدہ میں انہوں نے اپنا عقیدہ و مذہب بیان کیا ہے اسی قصیدہ کے چند اشعار درج ذیل ہیں۔

(المنتظم ۱۰/۱۹۱۔ شذرات الذہب ج۴ ص۲۷)

(۱)۔۔ دوست احباب کا ذکر کرنے والے کی مشغولیت کی یاد چھوڑ دے۔

(۲)۔۔ منزل کی یاد کرتے ہوئے رونا یہ بدبخت شخص کا مشغلہ ہے اگر تو قیامت کے دن کی تنگی سے عمدہ رستہ چاہتا ہے تو معانی کو سن اور میری بات پر عمل کر انشاء اللہ کامیاب ہو جائے گا۔

یہ پورا قصیدہ ذکر کیا گیا ہے جو بہت طویل ہے، اسی سال جمادی الاولیٰ میں اٹھتر سال کی عمر میں وفات پائی، جامع منصور میں نماز جنازہ ادا کی گئی امام احمد کے پہلو میں دفن کیے گئے۔

واقعات ۵۱۱ھ

اسی سال ۴ صفر کو چاند کو مکمل طور پر گرہن ہوا اور جمادی الآخرہ میں فرنگی حماۃ کے علاقے پر حملہ کر کے متعدد افراد کو قتل کر کے اپنے شہر واپس لوٹ گئے۔

سال رواں ہی میں بغداد میں سخت زلزلہ آیا، مشرقی بغداد میں بہت سی عمارتیں منہدم ہو گئیں، غلے کی گرانی بھی بہت ہو گئی، اسی زمانہ میں امیر رضوان بن تتش کی وفات کے بعد حلب پر قبضہ کرنے والے لولو الخادم کو ترکوں کی ایک جماعت نے قتل کر دیا، وہ ایک لشکر کے ساتھ حلب سے جعبر جا رہا تھا کہ اس کے محافظوں نے ارنب ارنب (خرگوش خرگوش) پکار کر اس کو تیروں سے قتل کر دیا ظاہر یہ کیا کہ وہ خرگوش کو تیر مار رہے تھے۔

اسی برس بلاد عراق، خراسان اور عجم وغیرہ کے حاکم غیاث الدین السلطان محمد بن ملک شاہ بن الپ ارسلان بن داؤد بن میکائیل بن سلجوق کی وفات ہوئی، یہ بہترین بادشاہوں میں سے تھا، سیرت، عدل، حسن اخلاق، معاشرت کے اعتبار سے اچھا تھا، وفات کے وقت اپنے لڑکے محمود کو بلا کر گلے سے لگایا اور دونوں رو پڑے پھر حکومت کے تخت پر بیٹھنے کا اسے حکم دیا، اس وقت اس کی عمر چودہ سال تھی، وہ تخت پر بیٹھ گیا، اس کے سر پر تاج رکھا اور کنگن پہنائے اور حاکم بنا دیا، والد کی وفات کے بعد اس نے خزانے کھول کر فوج کے حوالے کر دیا، اس کی حکومت مستحکم ہو گئی، بغداد وغیرہ میں اس کے نام کا خطبہ پڑھا گیا، سلطان محمد نے ذکی عمر ۳۷ سال چار ماہ کچھ یوم پائی۔

اسی زمانے میں ملک العادل نور الدین محمود بن زنگی بن آق سنقر کا دمشق میں پیدا ہوا۔

مشہورین کی وفات

القاضی المرتضیٰ...... یہ ابو محمد عبداللہ بن القاسم بن المظفر بن علی بن القاسم الشہرزوری قاضی جمال الدین الشہرزوری کے والد ہیں ابو ...

زکی کے زمانہ میں دمشق کے قاضی رہے ہیں، بغداد میں فقہ کی تعلیم حاصل کی، مسلکاً شافعی تھے، ادیب و شاعر، اچھی نظم کہنے والے تھے، عمدہ شعر کہتے، انہوں نے ایک قصیدہ کہا جس میں قلوب پر گفتگو کیا کرتے تھے، ابن خلکان نے بلیغ اور عمدہ ہونے کی وجہ سے پورا قصیدہ ذکر کیا ہے اس کے ابتدائی چند اشعار درج ذیل ہیں:

(۱) آنکھ روشن، رات تاریک ہوگئی، میری خواب اکتا گیا، مجھے حیران ہو گیا۔
(۲) میں نے رات دیکھا جدائی کی وجہ سے میری فکر طویل، میری آنکھ بیدار تھی۔
(۳) میرا دل زخمی اور میرا عشق بیمار تھا۔
(۴) اے رات میں تمہاری زیارت کو آیا تو زمین میرے لیے سمیٹ دی گئی۔
(۵) میں نے اپنے غلام کو اس سے الگ کرنے کے بعد موڑا۔
(۶) اے اہل کرب تک نصیحت فائدہ نہیں دیتی، مذاق چھوڑ دو اس نے تمہیں کتنا نقصان پہنچایا۔
(۷) کسی وعدے نے زخم سے تھکا کر انہیں دی ہوئی شراب کی وجہ سے مرگیا، وہ محسوس نہیں کرتا حتیٰ کہ تو ہوش میں آئے۔ یہ قاضی مرتضیٰ نے اسی سال وفات پائی۔ ابن خلکان کا قول ہے، شیخ عماد الدین نے بیان کیا ہے کہ قاضی مرتضیٰ کی وفات سن ۵۲۰ھ کے بعد ہوئی۔

محمد بن سعد: یہ محمد بن سعد ابن نبہان ابو علی الکاتب ہیں، احادیث کا سماع کیا اور انہیں روایت بھی کیا، سو سال عمر پائی، موت سے پہلے ہی حالت تبدیل ہوگئی تھی، ان کے عمدہ اشعار ہیں، ان کے ایک قصیدہ کے چند اشعار یہ ہیں:

(۱) اللہ نے میرا رزق مقدر کردیا، پس میں رزق سے بچتا ہوں۔
(۲) حتیٰ کہ اپنے مقدر رزق کو بچانے کے لیے اس سے لے لیتا ہوں۔
(۳) اچھے لوگوں نے تنہا میں مجلس میں ان کے پاس جاتا تو ان میں بیٹھ جاتا تھا۔
(۴) ابن نبہان اپنے معبود کے پاس چلا گیا، اللہ امیر اور ہم پر رحم کرے۔

امیر الحاج: یہ یمن بن عبداللہ ابو الخیر المستظہری ہے، فیاض، کریم، قابل تعریف، صاحب رائے روشن آدمی تھا، ابی نصر اصبہانی کی مدد سے ابی عبداللہ حسین بن طلحہ نعالی سے حدیث کا سماع کیا، وہ ان کو نماز پڑھاتے تھے، امیر الحاج جب ایلچی بن کر اصبہان گئے تو وہاں پر احادیث بیان کیں، اسی سال ربیع الثانی میں وفات پائی، اصبہان میں دفن کیے گئے۔

واقعات ۵۱۲ھ

اسی سال خلیفہ مستظہر کے حکم سے سلطان محمد بن ملک شاہ کے نام پر خطبہ دیا گیا، اسی زمانہ میں دبیس بن صدقہ اسدی نے حلہ وغیرہ میں سلطان محمود سے اپنے والد کی آمدنیاں دینے کا مطالبہ کیا چنانچہ اس نے بعض آمدنیاں اس کو سونپ دیں جس کی وجہ سے اس کا مرتبہ بلند ہو گیا۔

خلیفہ مستظہر باللہ کی وفات: یہ ابو العباس احمد بن مقتدی ہیں، فاضل، ذہین، ماہر، خوبیوں کے مالک تھے، انہوں نے ہی خط منسوب لکھا، ان کا دورِ حکومت عیدوں کے مانند تھا، امور خیر میں دوسروں سے سبقت کا مادہ تھا، سائل کو واپس نہیں کرتے تھے، حسن اخلاق کے مالک تھے، چغلخوروں کی باتوں پر توجہ نہیں دیتے تھے، کام کرنے والوں پر اعتماد نہیں کرتے تھے، امور خلافت کو کنٹرول کرکے احسن طریقے سے نبھایا، ان کے پاس بہت علم تھا، ان کے عمدہ اشعار بھی ہیں، ان کی خلافت کے بیان میں ہم نے ان کے اشعار نقل کیے ہیں، ابن عقیل، ابن سنی جیسے لوگوں نے انہیں غسل دیا، ان کے لڑکے منصور الفضل نے نماز جنازہ پڑھائی، نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہیں، ان کے حجرہ میں ان کو دفن کیا گیا۔

سلطان الپ ارسلان کی وفات کے بعد خلیفہ قائم کی وفات، سلطان ملک شاہ کی وفات کے بعد خلیفہ مقتدی کی وفات، سلطان محمد کی وفات کے بعد سلطنت الملکی کو مستظہر کی وفات کا عجائبات میں سے ہے۔ خلیفہ مستظہر کی کل عمر اکتالیس سال تین ماہ گیارہ دن تھی۔

امیر المؤمنین کی خلیفہ مسترشد کی خلافت ...... یہ مستظہر کے لڑکے ہیں ابو منصور الفضل تھے جیسے کہ ہم نے بیان کیا۔ والد کی وفات کے بعد ان کے لئے بیعت لی گئی۔ سعد بن برہان کے نام کا خطبہ دیا گیا۔ والد کی وفات کے بعد تئیس سال خلیفہ بنے۔ قاضی القضاۃ ابو الحسن بن الدامغانی نے ان کے لئے بیعت خلافت لی۔ خلافت مضبوط ہونے کے بعد ان کا بھائی ابو الحسن تین افراد کے ساتھ کشتی میں بیٹھ کر فرار ہو گیا۔ وہیں بن صدقہ بن منصور بن دبیس بن علی بن مزید الاسدی کے پاس حلہ چلا گیا۔ اس نے اس کے بھائی کا خوب اکرام کیا۔ خلیفہ مسترشد کو اس سے بڑی پریشانی ہوئی۔ اس نے نقیب النقباء کے ذریعے دبیس سے اپنے بھائی کے سلسلہ میں بات چیت کی، لیکن خلیفہ کا بھائی وہاں سے بھی فرار ہو گیا۔ اس کے بعد خلیفہ مسترشد نے اپنے بھائی کے تعاقب میں ایک لشکر روانہ کیا۔ لشکر نے خلیفہ کے بھائی کو جنگل کی طرف جانے پر مجبور کیا۔ جنگل میں اسے شدید پیاس لگی۔ بدوؤں کی ایک جماعت سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے خلیفہ کے بھائی کو پانی پلایا اور اسے خلیفہ کے پاس بغداد لے آئے۔ تو دونوں بھائی معانقہ کر کے رو پڑے۔ خلیفہ نے اس گھر میں اس کے قیام کا انتظام کیا جس میں خلافت سے پہلے رہتے تھے۔ اس سے حسن اخلاق کا معاملہ کیا۔ اس کو خوش کر دیا۔ خلیفہ کا بھائی گیارہ ماہ بغداد سے باہر رہا۔ اس کے بعد بلا اختلاف خلیفہ مسترشد کی خلافت چلی اور مضبوط ہو گئی۔

سال رواں میں بغداد میں غلہ کی گرانی خوب ہوئی، بارش بھی کم ہوئی، کھیتی نایاب ہو گئی۔ مفسدین نے بغداد میں زور پکڑا اور دن دہاڑے گھروں کو لوٹ لیتے تھے، کہ مفسدین پولیس کے قابو سے باہر ہو گئے۔ اس سال ابو القاسم نے لوگوں کو حج کرایا۔

خواص کی وفات

خلیفہ المستظہر ...... ان کی وفات اسی سال ہوئی جیسا کہ پہلے گزر چکا۔

ارجوان الارمنیہ ...... یہ مستظہر کی دادی اس کے والد مقتدی کی والدہ ہیں قرۃ العین سے مشہور تھیں، بہت نیکی کرنے والی تھیں، تین حج کیے۔ اپنے لڑکے مقتدی، پوتے مستظہر، پڑپوتے مسترشد کا دور خلافت یعنی مسترشد کا زمانہ بھی دیکھا۔

بکر بن محمد بن علی ...... یہ بکر بن محمد بن علی ابن الفضل ابو الفضل الانصاری حدیث روایت کی، امام ابو حنیفہ کے مذہب میں ان کی مثال دی جاتی تھی۔ عبد العزیز بن محمد الحلوانی سے فقہ کی تعلیم حاصل کی، مذاکرہ اور مراجعت کے بغیر جہاں سے سوال کیا جاتا اسباق کھول دیتے تھے۔ بعض مرتبہ مسئلہ کی ابتدائی حالت میں چار سو اوراق دیکھتے تھے۔ اسی سال شعبان میں وفات پائی۔

الحسین بن محمد بن عبد الوہاب ...... الزینبی ہیں، حافظ قرآن تھے، احادیث کا سماع کیا، ابو عبد اللہ الدامغانی سے فقہ حاصل کر کے اس میں کمال پیدا کیا اور خوب رہے۔ امام ابو حنیفہ کی قبر کے پاس درس دیتے رہے۔ ان کے اوقات میں غور کیا۔ اپنے زمانے میں خلیفہ کے امام تھے، ارباب الدولہ نے لکھا، بادشاہوں کے پاس گئے، سلاطین اور عباسیوں کے نقیب بنے، چند ماہ بعد نقابت سے استعفیٰ دے دیا، پھر ان کے بعد ان کے بھائی طراد نقیب بنے۔ اسی سال گیارہ صفر بدھ کو نوے سال کی عمر پا کر وفات پائی، ان کے لڑکے ابو القاسم نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جنازہ میں علماء امراء نے شرکت کی، گنبد کے اندر امام ابو حنیفہ کی قبر کے نزدیک دفن کیے گئے۔

یوسف بن احمد ابو طاہر ...... یہ یوسف بن احمد ابو طاہر بغدادی الجزری سے مشہور ہیں، خلیفہ مستظہر کے داروغہ تھے، لیکن مسترشد کے ولی عہد ہونے کے باوجود اس کی خاطر خواہ عزت نہیں کرتے تھے، جب مسترشد خلیفہ بنا تو اس نے ابن الجزری پر ایک سال مسلط کیا، اس کی دیوالی کے بعد

ابن الجزری کے غلام نے آگے بڑھ کر ایک گھر کی طرف اشارہ کیا اس گھر سے چودہ لاکھ دینار برآمد ہوئے خلیفہ نے ان پر قبضہ کر لیا پھر اسی سال چند دنوں کے بعد ابن الجزری کی وفات ہو گئی۔

ابوالفضل بکر بن خازن کے حالات [1] ...... یہ ادیب لطیف شاعر فاضل تھے، ان کے چند اشعار درج ذیل ہیں:

(۱) میں اس کے گھر گیا ہر شخص خندہ پیشانی سے مجھ سے ملا۔

(۲)... غلام کے چہرہ پر خوشی آقا کے چہرہ کی خوشیوں کے مقدمات کا نتیجہ ہے۔

(۳) میں نے اس کی جنت اور عمدہ ترین باغوں کی زیارت کی ہے میں نے اس کی رضامندی اور مالک کی مہربانی کا شکریہ ادا کیا۔

واقعات ۵۱۳ھ

اسی سال سلطان محمود بن محمد اور اس کے چچا سلطان سنجر کے درمیان متعدد لڑائیاں ہوئیں اور آخر کار فتح سنجر کو ہوئی اس سال ماہ جمادی الاول کو بغداد میں اس کے چچا کے نام کے بعد اس کے نام کا خطبہ پڑھا گیا۔ اسی زمانہ میں فرنگیوں نے حلب پر حملہ کر کے اس پر قبضہ کر لیا اس کے باشندوں کو قتل کر دیا اس کے بعد دوبارہ یہ کام ایلغازی بن ارتق نے ایک بڑے لشکر کے ساتھ فرنگیوں پر حملہ کر کے انہیں شکست دے دی جس قلعہ میں جا کر انہوں نے پناہ لی وہیں پر اور دین کے حاکم نے انہیں نکالا پھر ان میں سے اکثر کو قتل کر دیا، ستر سے اوپر ان کے سرداروں کو گرفتار کر لیا۔ مقتولین میں ان کا ایک سرکردہ بھی جالب بھی تھا اس کا سر بغداد لایا گیا بعض شعراء نے اس موقع پر بہت اچھے اشعار کہے۔

(۱) تو جو چاہتا ہے کہہ تیری بات مقبول ہے خالق کے بعد تجھ پر ہی بھروسہ کرنا لازم ہے۔

(۲) جس وقت تو نے ان کو مارا قرآن خوش ہو گیا اس کے افراد کے گم ہونے کی وجہ سے انجیل رو پڑی۔

اسی سال بغداد کے کوتوال الامیر منکو برس کو قتل کیا گیا یہ بہت بڑا ظالم بد خو بد اخلاق تھا سلطان محمود بن محمد نے اسے باندھ کر چند وجوہ سے اپنے سامنے قتل کیا، ان میں سے ایک وجہ یہ تھی کہ اس نے اپنے والد کی باندی سے عدت پوری ہونے سے پہلے شادی کر لی، سلطان محمود نے بہت اچھا کیا کہ اس کو قتل کر کے ایک ظالم کے ظلم سے مسلمانوں کو نجات دلائی۔

ماہ رمضان میں شیخ ابوالفضل ابوالقاسم بن علی بن ابی طالب بن محمد الزینبی کو بغداد کا قاضی القضاۃ بنایا گیا ابوالحسن دامغانی کی وفات کے بعد ان پر خلعت کی گئی۔ اسی زمانہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے دو بیٹے حضرت اسحاق، حضرت یعقوب کی قبریں ظاہر ہوئیں، لوگوں نے ان کا مشاہدہ کیا ان کے جسم مبارک بوسیدہ نہیں ہوئے تھے ان کے پاس سونے چاندی کی قندیلیں تھیں۔ یہ واقعہ ابن الاثیر نے اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے اور منتظم سے تفصیلاً اس کو نقل کیا ہے۔

مشہور لوگوں کی وفات

ابن عقیل ...... یہ ابن عقیل علی بن عقیل بن محمد ابوالوفاء ہیں بغداد میں حنابلہ کے شیخ تھے، الفنون وغیرہ کتب کے مصنف تھے ان کی ولادت ۴۳۱ھ میں ہوئی ابن سہل سے قرآن پڑھا، ابوبکر محمد بن بشران سے حدیث کا سماع کیا، قاضی ابو یعلیٰ بن الفراء سے فقہ کی تعلیم حاصل کی، ابن الولید سے ادب، عبدالملک ہمدانی سے فرائض پڑھا، ابو طاہر بن العلاف سے وعظ سیکھا، ابن سمعون کی صحبت اختیار کی، ابوالولید معتزلی سے اصول پڑھا، ہر مذہب کے علماء سے آپ

---

(۱) (تاریخ الاسلام: ۲۲۳/۳۴، شذرات الذهب: ۴/۵۸)

کے تعلقات تھے اس بارے میں ملامت کرنے والوں کی ملامت کی آپ فکر نہیں کرتے تھے اسی وجہ سے اپنے ساتھیوں سے [illegible] میں اپنے زمانے کے امام تھے اس کے باوجود [illegible] حسن اخلاق کے مالک تھے۔

ایک بار ابن عقیل نے لوگوں کو وعظ کرنا شروع کیا تو [illegible] کی وجہ سے آپ نے [illegible] یہ واقعات [illegible] کے ہاتھوں [illegible] آپ نے وفات پائی [illegible] کی نماز [illegible] امام احمد کی قبر کے نزدیک [illegible] دفن [illegible]۔

ابوالحسن علی بن محمد بن نصر اسفرائنی...... قاضی القضاۃ ابن قاضی القضاۃ تھے [illegible] بغداد کے باب طاق کے قاضی بنائے گئے اس وقت ان کی عمر ۲۰ سال تھی۔ ان کے علاوہ [illegible] حکومت میں [illegible] ثقہ تھے۔ چھیاسی سال [illegible] امام ابو حنیفہ کی قبر کے نزدیک [illegible] قبر ہے۔

المبارک بن علی کے حالات[1] ...... [illegible] قاضی [illegible] کے مالک تھے [illegible] فیصلے کرتے تھے [illegible] شیخ عبدالقادر جیلی [illegible] سے معزول کر دیئے گئے [illegible] اسی سال محرم میں وفات پائی امام احمد کی قبر کے پاس ابوبکر خلال کے پہلو میں دفن کئے گئے۔

واقعات ۴۱۵ھ

اسی سال وسط ربیع الاول میں [illegible] کے پاس [illegible] سلطان محمود اور مسعود کے درمیان [illegible] سلطان محمود نے [illegible] کی ایک جماعت [illegible] قتل [illegible]

اس کے بعد سلطان محمود نے اپنے بھائی مسعود کے پاس [illegible] بھیجا اور [illegible] صلح ہو گئی۔

[illegible] خلیفہ المقتفی کے سامنے [illegible] بغداد [illegible] خلیفہ نے اس کے قتل کے لئے [illegible] سلطان محمود [illegible] بغداد [illegible] ابن خطیب کی بات [illegible] سلطان کا [illegible] کے مقابلے میں [illegible] ایک ہزار [illegible] خلیفہ اور سلطان کے پاس معذرت نامہ بھیجا [illegible] انہوں نے قبول نہیں کیا [illegible] کا محاصرہ کر لیا [illegible] تنگی [illegible]۔

اسی سال طلیس کے قریب [illegible] اور مسلمانوں کے درمیان شدید جنگ ہوئی [illegible] انہوں نے بہت سے مسلمانوں کو قتل کر دیا ان کا بہت سا مال لوٹ لیا [illegible] ہزار کے قریب مسلمان گرفتار کر لئے [illegible] ان علاقوں کو لوٹ لیا [illegible] طلیس کا محاصرہ کر کے [illegible] کے قاضی اور خطیب نے ابن المطلب [illegible] قتل کر کے [illegible] فتح کر لیا اس

---

[1] (شذرات الذہب: [illegible]، العبر [illegible])

کے عام باشندوں کو قتل کر دیا بچوں کو قیدی بنا لیا اموال پر قبضہ کر لیا۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

اسی برس جوسلین فرنگی حرب اور ترکمان پر حملہ کر کے ان کو قتل کر دیا ان کا مال لوٹ لیا۔ یہی رھا کا حاکم تھا۔ اسی زمانہ میں آوارہ گردوں نے بغداد میں دن رات اعلانیہ طور پر گھروں کو لوٹ لیا حسبنا اللہ ونعم الوکیل۔

اسی سال بلاد مغرب میں محمد بن تومرت کی حکومت کی ابتدا ہوئی۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ محمد بن تومرت نو عمری میں بلاد مغرب سے بغداد آ کر مدرسہ نظامیہ میں داخل ہو گیا علم پڑھنا شروع کر دیا امام غزالی وغیرہ سے اصول اور فروع کی تعلیم شروع کی عبادت، زہد و تقویٰ کا اظہار کرنے لگا اور امام غزالی پر حسن لباس کی وجہ سے اعتراضات کرنے لگا خصوصاً نظامیہ کی تدریس کی خلعت پر بہت اعتراض کئے۔ اس کے بعد حج کر کے اپنے شہر واپس چلا گیا وہاں پر امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا کام کیا قرآن کی تعلیم دی لوگوں کو فقہ پڑھایا۔ لوگوں میں اس کی شہرت ہو گئی۔ افریقہ کے حاکم نے اس سے ملاقات کی اس کا اکرام کیا اس سے دعاؤں کی درخواست کی اس کی وجہ سے بھی اس کی شہرت ہو گئی۔

محمد بن تومرت اپنے ساتھ صرف عصا اور چھاگل رکھتا صرف مساجد میں قیام کرتا، ایک شہر سے دوسرے شہر جاتا حتیٰ کہ وہ اپنے شاگرد عبدالمومن بن علی کے ساتھ مراکش پہنچ گیا، وہاں پر اس نے دوسرے شہروں کے مقابلہ میں برائیاں زیادہ دیکھیں، ان میں سے ایک یہ کہ مرد چہرہ پر کپڑا ڈال کر اور عورتیں بلا پردہ گھومتی تھیں اس نے اس پر تنقید کی حتیٰ کہ ایک بار اس کے پاس سے مراکش کے حاکم کی لڑکی دوسری عورتوں کے ساتھ سواریوں پر بے پردہ گذری اس نے سواریوں کو مارنا شروع کیا حتیٰ کہ بادشاہ کی لڑکی سواری پر سے گر گئی بادشاہ نے اسی وقت اس کو اور فقہاء کو بلایا ان کی موجودگی میں اس مسئلہ میں اس سے بات کی اس نے فقہاء کو لاجواب کر دیا پھر بادشاہ کو وعظ کرنا شروع کر دیا حتیٰ کہ بادشاہ رو پڑا اس کے باوجود بادشاہ نے اس کو جلاوطن کر دیا، اس نے بادشاہ کی مخالفت شروع کر دی، لوگوں کو اس سے لڑنے کے لئے تیار کیا اس کے ساتھ بہت سے لوگ تیار ہو گئے۔

بادشاہ نے اس کے مقابلے میں ایک بڑا لشکر روانہ کیا لیکن محمد بن تومرت نے اسے شکست دے دی، اس کے بعد اس کا مرتبہ بڑھ گیا، لوگوں میں مشہور ہو گیا اس نے اپنا نام مہدی جماعت کا نام جیش الموحدین رکھا توحید پر کتاب لکھی عقیدہ کا نام مرشدہ رکھا، پھر اس کی بادشاہ کے لشکر کے ساتھ لڑائیاں ہوتی رہیں، بعض معرکوں میں اس نے ستر ہزار تک آدمی قتل کئے۔

محمد بن تومرت کا کہنا تھا فرشتہ اس کے پاس آ کر اسے قرآن اور موطا پڑھاتا ہے ایک کنویں میں فرشتے اس کی اس بات کی گواہی دیتے ہیں جب وہ اس کے پاس سے گزرا تو لوگ اس نے پہلے سے وہاں کھڑے کئے ہوئے تھے جب ان سے سوال کیا تو انہوں نے اس کے بارے میں گواہی دی پھر، جب اس نے ان کو کنویں کے پاٹ بند کرنے کا اشارہ کیا جو لوگ اس کے ساتھ تھے سب ہلاک ہو گئے، اسی وجہ سے کہا گیا ہے ظالم کی اعانت کرنے والے پر اللہ اسی ظالم کو مسلط کرتا ہے۔

اس کے بعد ابن تومرت نے مراکش کا محاصرہ کرنے کے لئے ابو عبداللہ تومرتی اور عبدالمومن کی سربراہی میں ایک لشکر تیار کیا چنانچہ انہوں نے مراکش کا محاصرہ کر لیا مراکش کے عوام ان کے مقابلے میں نکل آئے دونوں طرف سے شدید جنگ ہوئی ابن تومرت کے متعدد افراد ہلاک کر دیئے گئے جن میں عبداللہ التومرتی بھی تھا بعد میں مقتولین میں وہ نہیں ملا، اس کے ساتھیوں نے کہا فرشتے اس کو اٹھا کر لے گئے، حالانکہ عبدالمومن نے اس کو دفن کر دیا تھا، جس وقت لشکر تیار کیا تھا اس وقت وہ قریب المرگ تھا عبداللہ تومرتی کے قتل پر اس کو بڑا رنج ہوا اس کے بعد عبدالمومن کو حاکم بنا دیا امیر المومنین اس کا لقب رکھا، یہ نوجوان، حسین، عقلمند تھا اس کے بعد ابن تومرت کا انتقال ہو گیا اس کی عمر اکاون سال تھی، دس سال وہ حاکم رہا۔

عبدالمومن نے حاکم بننے کے بعد لوگوں سے اچھا برتاؤ کیا، حسن اخلاق کا معاملہ کیا جس کی وجہ سے اس کی حکومت کا دائرہ وسیع ہو گیا اس نے مراکش کے حاکم سے عداوت بدستور قائم رکھی سن ۲۵ تک دونوں میں لڑائیاں ہوئیں، اس کے بعد تاشفین کا انتقال ہو گیا، اس کے بعد اس کا لڑکا یوسف بن تاشفین حاکم بنا عبدالمومن نے اس کی طرف لشکر کشی کی، بالآخر مراکش شہر فتح کر لیا اس جنگ میں بے شمار افراد ہلاک ہوئے ان کا بادشاہ اسحاق بھی قتل ہوا جو مرابطین کا سب سے آخری بادشاہ تھا، ستر سال وہ حاکم رہا مرابطین کے چار شخصوں نے اس پر حکومت کی علی اس کا لڑکا یوسف، اس کے دو لڑکے ابو سفیان، اسحاق، عبدالمومن نے مراکش کو وطن بنایا یہاں پر اس کی حکومت مضبوط ہو گئی سن ۴۳ میں اس نے دکالہ قبیلے کے ذریعہ کامیابی

حاصل کر لی۔ یہ ایک بہت بڑا لشکر تھا جو دو ہزار پیدل اور تیس ہزار شہسواروں پر مشتمل تھا۔ یہ بڑا بہادر خلیفہ تھا عبدالمومن نے ان کو قتل کر کے بچوں کو قیدی بنا لیا اور ان کا مال لوٹ لیا یہاں تک کہ خوبصورت ترکی چھوکری چند درہم میں فروخت ہونے لگی۔

میں نے بیروت کے بن تومرت کے نام سے ایک کتاب دیکھی جس میں تومرت کے حالات تھے جو مغرب پر قبضہ کی تفصیل تھی، مگر اس کے اوپر سیاہ حوالہ۔ تعجب ہے اس کا ٹھیک ہونا معلوم ہوتا تو حالانکہ وہ اس کے احوال بیان ہونے ان کی دو سال میں اس کا ... ہوتی ہے۔

مشہورین کی وفات

احمد بن عبدالوہاب بن السبتی ..... یہ ابوالبرکات محدث کی اسناد بیان کی خطیب مظفر کی اولاد سے احمد تھے مسترشد نے اپنے دور حکومت میں ان کو وزیر خزانہ بنایا، بہت مالدار تھے صدقہ کرنے کا معمول تھا اہل علم کی خبر گیری رکھتے تھے، دولاکھ دینار میراث میں چھوڑے ان میں سے تین ہزار دینار مکہ مدینہ کے لئے وقف کئے اسی سال چھپن سال کی عمر میں وفات پائی روز جمعہ ابو علی بن صدقہ نے نماز جنازہ پڑھائی، باب حرب کے نزدیک دفن کئے گئے۔

عبدالرحیم بن عبدالکریم ..... عبدالرحیم بن عبدالکریم بن ہوازن ابونصر القشیری اپنے والد اور امام الحرمین سے تعلیم حاصل کی ایک جماعت سے احادیث روایت کیں، وہ ذہین و فطین تھے، حاضر جواب، تیز اللسان تھے بغداد آ کر لوگوں کو وعظ کیا جس کی وجہ سے حنابلہ اور شوافع میں فتنہ کھڑا ہو گیا اس کے نتیجے میں الشریف ابو جعفر بن ابی موسیٰ گرفتار کر لیا گیا فتنہ کو دبانے کے لئے ابن القشیری کو وطن روانہ کیا گیا وطن کے بعد وہ اپنے شہر واپس آ گئے۔ اسی سال وفات پائی۔

عبدالعزیز بن علی ..... یہ عبدالعزیز بن علی بن حامد ابو حامد غزنوی مالدار ہونے کے ساتھ فیاض بھی بہت تھے ہم رتبہ تھے، خلیفہ کے مقربین میں سے تھے، روایت حدیث، خطابت و اذان کا کام کرتے رہے شیریں گفتار تھے دلی میں وفات پائی۔

واقعات ۵۱۵ھ

اسی سال سلطان محمود نے امیر ایلغازی کو شہر میافارقین جاگیر میں دیا جو صلاح الدین یوسف بن ایوب کے قبضہ کرنے تک ان کی اولاد کے پاس رہا۔ اسی زمانہ میں خلیفہ مسترشد نے موصل شہر زنگیوں سے لڑنے کے لئے جاگیر میں دیا۔ اسی سال روان میں ایلغازی کے بھتیجے بلک بن بہرام نے رہا شہر کا محاصرہ کر کے اس کے حاکم جوسلین فرنگی کو مع ایک جماعت کے گرفتار کر لیا پھر ان کو قلعہ خرتبرت میں بند کر دیا۔

اسی برس مسلسل تین روز تک تیز سرخ ہوا چلی جس نے بہت سے افراد اور جانور ہلاک کر دیئے۔ اسی سال تہامہ میں سخت زلزلہ آیا جس کی وجہ سے رکن یمانی اپنی جگہ سے ہل گیا تھا اس کا بعض حصہ گر گیا اور اسی میں آپ علیہ السلام کی مسجد کا بھی کچھ حصہ شہید ہو گیا۔

اسی زمانہ میں ایک علوی شخص کا ظہور ہوا اس نے فقہ شافعی کی تعلیم مدرسہ نظامیہ میں حاصل کی تھی امر بالمعروف بھی کیا کرتا تھا بہت سے افراد نے اس کی اتباع کی پھر مکہ کے حاکم ابن ابی ہاشم نے حرمین کی طرف سے جلاوطن کر دیا۔

اسی سال اصفہان میں بادشاہ کا گھر جل گیا، مرغ یاقوت کے علاوہ سب چیزیں جل گئیں جو بڑا قیمتی تھا، چاندی سب جل گیا اس سے ایک ہفتہ قبل اصفہان کی جامع مسجد جل گئی یہ جامع مسجد بہت بڑی تھی اس میں دو ہزار دینار کی لکڑی لگی ہوئی تھی، اس میں جلنے والی جملہ اشیاء میں سے پانچ سو قرآن کریم کے نسخے بھی تھے ان میں ایک نسخہ وہ بھی تھا جو حضرت ابی بن کعب کے ہاتھ کا لکھا ہوا تھا یا لکھوایا ہوا تھا۔

اسی برس شعبان میں خلیفہ مسترشد بڑی شان و شوکت کے ساتھ خلافت کی مسند پر جلوہ افروز ہوا اور سلطان محمود اور مسعود نے آ کر زمین کو بوسہ دیا وہ دونوں اس کے سامنے کھڑے ہو گئے خلیفہ نے محمود پر سات خلعتیں کیں ایک ہار ڈالا اور کنگن پہنائے ایک تاج عطا کیا اسے کرسی پر بٹھا کر اس کو نصیحت کرتے ہوئے یہ آیت (فمن یعمل مثقال ذرة خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرة شرا یرہ) پڑھی اور رعایا کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا اپنے ہاتھ سے اس کو دو جھنڈے دیے اس کو بادشاہت کا قلادہ ڈالا اور دونوں بھائی ملاقات سے فارغ ہو کر باب شاہی سے نکلتے ہوئے اعزاز و اکرام کے ساتھ دار الخلافہ سے باہر آئے اس حال میں کہ بڑی شان و شوکت سے لشکر ان کے آگے آگے چل رہا تھا۔

اس سال قطر الغلام نے لوگوں کو حج کرایا۔

ابن القطاع اللغوی ابوالقاسم علی بن جعفر بن محمد ..... یہ ابن الحسین بن احمد بن محمد بن زیادۃ اللہ بن محمد بن اغلب السعدی الصقلی ثم المصری اللغوی ہیں کتاب الافعال کے مصنف وہ کتاب الافعال جس کے ذریعے ابن الحسین نے ابن القوطیہ پر سبقت حاصل کی ان کی متعدد تصانیف ہیں سن ۵۰۰ کے اوائل میں مصر آئے مصری باشندوں نے ان کو خوب اکرام دیا مگر روایت میں سست تھے ان کے عمدہ اشعار بھی ہیں اسی سال سے تجاوز عمر میں وفات پائی۔

ابوالقاسم شہنشاہ ..... یہ ابوالقاسم شہنشاہ الافضل ہیں جو امیر الجیوش کے لڑکے ہیں مستنصر کی حکومت کے منتظم تھے ان ہی کی طرف قیساریہ امیر الجیوش (جو مصر میں ہے) منسوب ہے عام لوگ اس کو مرجوش کہتے ہیں ان کے والد اس جامع کے بانی تھے جو اسکندریہ کی سرحد پر سوق العطار میں واقع ہے اسی طرح عسقلان میں ان کے والد مشہد الراس کے بھی بانی تھے ابوالقاسم کے والد صور شہر پر مستنصر کے نائب تھے بعض کا قول ہے عکہ کے نائب تھے، پھر مستنصر نے موسم سرما میں ابوالقاسم کے والد کو اپنے پاس بلایا اس کے بعد مستنصر ان کے والد کو مصر کا نائب بنا کر خود مستعلی کی طرف چلا گیا، ابوالقاسم کے والد نے محنت کر کے حکومت کی خرابیوں کو درست کیا، پھر سن ۴۸۷ھ میں ان کے والد کا انتقال ہو گیا اس کے بعد ان کے بیٹے ابوالقاسم وزیر بنائے گئے جو شجاعت و خودداری میں اپنے والد کی مانند تھے ابوالقاسم نے ابن مستنصر کی وفات کے بعد مستعلی کو حاکم بنایا اس نے امور سلطنت احسن طریقہ سے نبھائے جس کی وجہ سے حکومت مضبوط ہوئی مستعلی عادل حسن سیرت کا مالک اور فیاض تھا، واللہ اعلم۔

ایک موقع پر کسی نے ابوالقاسم پر حملہ کر کے اسے زخمی کر دیا اس نے اس کا علاج کرایا پھر سن ۵۱۵ھ میں کسی نے اس کو قتل کر دیا اپنے والد کی وفات کے بعد ابوالقاسم اٹھائیس سال وزیر رہا اس کا گھر آج بھی مصر میں دارالوکالہ کے نام سے مشہور ہے ابوالقاسم نے وراثت میں بے حساب مال چھوڑا سونا چاندی کے ڈھیر، نشان زدہ گھوڑے، چوپائے، کھیتیاں، قیمتی جواہرات، یہ سارا کچھ بیس خلیفہ فاطمیین کے خزانہ میں جمع کر دیا گیا جمع کرنے والے کو خود بھی نہ ملا خلیفہ نے ابوالقاسم کی جگہ پر ابوعبداللہ بطائحی کو وزیر بنایا مامون اس کا لقب تھا۔

ابن خلکان کا بیان ہے ابوالقاسم نے بے حساب مال چھوڑا اس میں سے کچھ چیزیں یہ تھیں، چھ کروڑ دینار، ڈھائی سو اردب درہم کے اردب مصر خالص ریشم کے کپڑے تیس اونٹنیاں، عراقی سونے کے کنگن سونے کی دوات جس میں بارہ ہزار دینار کے جواہرات لگے ہوئے تھے، سونے کی سو میخیں ایک میخ کا وزن سو مثقال تھا، دس نشستوں میں لگی ہوئی تھیں جن پر عمامے لپٹے ہوئے تھے ہر عمامہ کا رنگ اس لباس کے رنگ جیسا تھا پانچ سو صندوق لباس کے تھے، غلام، گھوڑے، خچر، کشتیاں، عطر، جواہرات بے حساب تھا اسی طرح گائے بھینسیں بکریاں بھی بے شمار تھیں وفات کے روز اس کے صرف دودھ کا حساب تیس لاکھ دینار بنا تھا سونے کی سوئیوں کے دو بڑے بڑے صندوق بھرے ہوئے تھے جن کے ذریعہ عورتوں پر نشان لگایا جاتا ہے۔

عبدالرزاق بن عبداللہ ..... یہ عبدالرزاق بن عبداللہ ابن علی بن اسحاق الطوسی ہیں جو نظام الملک کے بھتیجے تھے امام الحرمین سے فقہ کی تعلیم حاصل کی، مفتی، مدرس اور مناظر رہے ملک سنجر کے وزیر رہے ہیں۔

خاتون اسفریہ ..... سلطان ملک شاہ کی بھتیجی، نیک دو بادشاہوں محمد اور سنجر کی والدہ تھی لوگوں پر مال خرچ کرنے والی اور احسان کرنے والی تھی، حجاج کے ساتھ ہر سال حج پر جاتی تھی، اس میں دینداری، بھلائی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی، اس کے اور اس کی والدہ کے درمیان ایک عرصہ سے رابطہ منقطع تھا، اس لئے یہ اپنی والدہ سے رابطہ کرنے کی کوشش کرتی رہتی تھی کہ اس کو کسی ذریعہ سے اس کا پتہ معلوم ہو گیا، اور ایک بھاری رقم خرچ کر کے اسے اپنے پاس بلا لیا، جب اس کی والدہ اس کے گھر پہنچی تو خاتون اسفریہ اس کا امتحان لینے کے لئے باندیوں کے درمیان چھپ گئی، والدہ نے آواز سن کر اسے پہچان لیا، جلدی سے اٹھ کر اپنی والدہ کے پاس آ گئی، دونوں نے معانقہ کیا، دونوں کی آنکھوں میں آنسو آ گئے، اس کے بعد اس کی والدہ نے اس کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا۔ رحمہا اللہ تعالیٰ۔

ترکوں اور عجمیوں کی حکومت میں اس کی والدہ دو بادشاہوں کے جننے میں منفرد تھی، اس کی نظیر بہت کم پائی جاتی ہے، جیسے ولادہ عباس نے عبدالملک کے لئے ولید اور سلیمان کو جنم دیا، شاہ فرند نے ولید کے لئے یزید اور ابراہیم کو جنم دیا، دونوں خلیفہ بھی بنے، خیزران نے مہدی کے لئے ہادی اور رشید کو جنم دیا۔

الطغرائی ..... قصیدہ لامیۃ العجم کے مصنف، حسین بن علی بن عبدالصمد مؤید الدین الاصبہانی العمید فخر الکتاب اللیثی الدؤلی جو طغرائی سے مشہور ہیں، ایک عرصہ تک وزیر کے عہدہ پر رہے ہیں، ابن خلکان نے ان کا قصیدہ لامیہ جو طغرائی نے سن ۵۰۵ھ میں تالیف کیا تھا ذکر کیا ہے جس میں طغرائی نے اپنے احوال اور وقت بیان کئے ہیں، اس کے ابتدائی تین شعر درج ذیل ہیں:

(۱) رائے کی اصالت نے غلطی سے میری حفاظت کی اور فضل کے زیورات نے بے زیور ہونے کے وقت مجھے زینت بخشی۔
(۲) شروع میں اور آخر میں میری بزرگی نمایاں ہے، چاشت کے سورج اور دوپہر کے سورج کی طرح روشنی پھیلاتی ہے۔
(۳) میں الزوراء میں کس لئے اقامت کروں جہاں میری نہ رہائش ہے نہ اونٹنی کچھ بھی نہیں ہے۔

واقعات ۵۱۶ھ

اس سال سلطان طغرل بیگ نے اپنے بھائی سے بغاوت کرنے کے بعد دوبارہ اس کی اطاعت قبول کر لی اور آذربیجان کے شہر پر قبضہ کر لیا، اسی زمانہ میں سلطان محمود نے آقسنقر کو موصل کے ساتھ واسط شہر بھی جاگیر کے طور پر دے دیا، عماد الدین زنگی کو اس کا معاون مقرر کیا جس نے وہاں کے لوگوں سے حسن اخلاق کا معاملہ کیا، کفایت شعاری سے کام لیا، اسی سال صفر میں سلطان محمود ابو طالب السمیرمی کے وزیر کو ایک باطنی شخص نے قتل کر دیا، وہ بہت صاحب جاہ تھا، اس کی اہلیہ سو باندیوں کے ساتھ سونے کی کشتی پر سوار تھی جب اسے شوہر کے قتل کی خبر ملی تو بہت عزت مند ہونے کے بعد ذلیل ہو کر واپس لوٹی۔ بادشاہ نے اس کی جگہ شمس الدین الملک عثمان بن نظام الملک کو وزیر بنا دیا۔

سال رواں میں مسترشد اور دبیس بن صدقہ کے درمیان لڑائی ہوئی۔ دبیس نے بری طرح شکست دی، اس کے لشکر میں سے ایک جماعت قتل کر دی، بادشاہ منصور بن صدقہ نے دبیس کے بھائی سمیت اس کے لشکر کو گرفتار کر لیا، دونوں کو قلعہ میں بند کر دیا، دبیس نے وہاں کے لوگوں کو تکلیف میں مبتلا کیا، شہروں کو لوٹ لیا، اپنے بال کاٹ دئے، سیاہ لباس پہن لیا، بلکہ خلیفہ کے بھی اموال لوٹ لئے، اس صورت حال کے پیش نظر بغداد میں جہاد کے لئے نکلنے کا اعلان کرا دیا گیا، خلیفہ سیاہ جبہ پہن کر نکلے جس پر چادر اوڑھ کر ہاتھ میں چھڑی لئے ہوئے کمر پر پٹی باندھ کر ایک بڑے لشکر کے ساتھ نکلا۔ اس موقع پر خلیفہ کے ساتھ اس کا وزیر نظام الدین احمد بن نظام الملک، نقیب النقباء علی بن طراد الزینبی، شیخ الشیوخ صدر الدین بن اسماعیل بھی تھے، اس کے علاوہ آقسنقر البرسقی بھی لشکر کے ساتھ خلیفہ کے ساتھ ہو گیا، اس نے لشکر ترتیب دیا اور خلیفہ کے سامنے کھڑا کیا۔

مد مقابل دبیس بھی آ پہنچا، اس حال میں کہ لونڈیاں اس کے سامنے ڈھول بجا رہی تھیں، مسخرے ہاتھوں میں لہو و لعب کے آلات لئے ہوئے تھے، فریقین میں جنگ شروع ہوئی، خلیفہ نے تلوار سونت کر نعرۂ تکبیر بلند کیا اور آگے بڑھا، عنتر بن ابی العسکر نے خلیفہ کے میمنہ پر حملہ کر کے اسے

شکست دے دی اس کے میمنہ کو قتل کر دیا پھر دوبارہ حملہ کر کے دوبارہ شکست دے دی۔ اس کے بعد خلیفہ کی طرف سے عمادالدین زنگی نے حملہ کر کے عفیف، بدیل بن زائدہ کو گرفتار کر لیا، دبیس کا لشکر شکست کھا گیا، انہوں نے خود کو پانی میں ڈال دیا، کچھ ان میں سے پانی میں غرق ہو گئے، خلیفہ نے اپنے سامنے گرفتار شدگان کی گردن اڑانے کا حکم دیا اور دبیس کی بیویاں اور باندیاں بھی گرفتار کر لی گئیں۔

اس کے بعد خلیفہ واپس ہوا آئندہ سال محرم کو بغداد پہنچا خلیفہ کے یوم بغداد سے باہر جا کر دبیس نکل گیا اس نے پہلے غزیہ کا قصد کیا پھر منتفق کے ساتھ تعلق کیا ان ہی کے ساتھ بصرہ پہنچ گیا، وہاں اس نے امیر کو قتل کر کے لوٹ مار کا بازار گرم کیا لیکن برسقی سے خوف زدہ ہو کر بصرہ چھوڑ کر جنگل کی طرف چلا گیا، پھر فرنگیوں سے مل گیا، حلب کے محاصرہ میں ان کے ساتھ شریک رہا، پھر انہیں بھی چھوڑ کر سلطان محمود کے بھائی طغرل بیگ کے پاس جا کر ٹھہرا۔

اسی زمانہ میں ملک سلطان حسام الدین تمرتاش بن ایلغازی ابن ارتق نے اپنے والد کی وفات کے بعد قلعہ ماردین پر قبضہ کیا اور اس کے بھائی سلیمان نے میافارقین پر قبضہ کیا۔ اسی برس قلعہ ذی القرنین کے قریب دیار بکر میں تانبے کی کان ظاہر ہوئی۔ سال رواں ہی میں واعظین کی ایک جماعت بغداد آئی بغداد میں انہیں بڑی پذیرائی حاصل ہوئی۔ اس سال نظر الخادم نے لوگوں کو حج کرایا۔

خواص کی وفات

عبداللہ بن احمد کے حالات[1] ...... یہ عبداللہ بن احمد بن عمر بن ابی الاشعث ابو محمد السمرقندی ابوالقاسم کے بھائی ہیں، حفاظ حدیث میں سے تھے، بڑوں اور چھوٹوں سے بھی اچھا خیال کرتے تھے، ایک مدت تک خطیب کی صحبت میں رہے احادیث جمع کر کے تصنیف و تالیف کا کام کیا، اسی سال ماہ ربیع الاول میں بروز اتوار بہتر سال کی عمر میں وفات پائی۔

علی بن احمد السمیرمی ...... سمیرمی اصفہان کی ایک بستی کی طرف منسوب ہے، یہ سلطان محمود کے وزیر تھے، اعلانیہ ظلم و فسق کرنے والے تھے، انہوں نے لوگوں پر بڑے بڑے ٹیکس عائد کئے، مدت سے ممنوع شدہ ٹیکس دوبارہ بحال کر دیئے، ان کا قول تھا کہ بے مدار بدنامی اور بہت زیادہ نئے ٹیکس لگانے سے مجھے حیا آتی ہے۔

ہمدان روانگی کے وقت علی بن احمد نے نجومیوں کو بلوا کر حساب لگوایا نجومیوں نے آپ کی جلدی واپسی کے لئے آپ کے جانے کے وقت روانگی کا وقت لکھوایا چنانچہ علی بن احمد سفر پر روانہ ہوئے اس حال میں کہ آپ کے آگے آگے تلواریں اور سنہری چاندی کی ساز و سامان کے ساتھ غلام آگے آگے چل رہے تھے، لیکن ان چیزوں میں سے کسی چیز نے اسے فائدہ نہیں دیا بلکہ ایک باطنی شخص نے اسے قتل کر دیا، بعد میں اس باطنی کا بھی انتقال ہو گیا، علی بن احمد کی بیویاں ننگے سر برہنہ چہرہ کے ساتھ سونے کی کشتیوں پر واپس ہوئیں۔ اللہ نے ان کی بداعمالیوں کی وجہ سے ان کی عزت کو ذلت میں امن کو خوف میں خوشی کو غم میں تبدیل کر دیا، یہ معزول ہونے کے دو ماہ بعد کا واقعہ ہے، ان کی حالت ابوالعتاہیہ کے قول کے زیادہ مشابہ ہے جو اس نے مہدی کی وفات پر خیزران اور ان کی باندیوں کے بارے میں کہا تھا۔

(۱) وہ ریشمی لباس کے ساتھ روانہ ہوئیں، واپسی میں ان پر ٹاٹ تھے اور ہر مرتے ہوئے شخص کے لئے ہلاکت کا دن ہے۔

(۲) اگر چہ تجھے عمر نوح مل جائے پھر بھی تو نے اس دنیا کو چھوڑنا ہے، اگر تو نے نوحہ کرنا ہے تو اپنے نفس کا نوحہ کر۔

صاحب مقامات کے حالات[2] ...... یہ القاسم بن علی بن محمد بن محمد بن عثمان فخر الدولہ ابو محمد الحریری، شہرہ آفاق کتاب مقامات کے

---

(۱) تذکرۃ الحفاظ ۴/۱۲۶۲، شذرات الذھب ۴/۴۹

(۲) وفیات الاعیان ۴/۶۳، تذکرۃ الحفاظ ۴/۱۲۵۷

مصنف ہیں، یہ وہ ہے کہ فصاحت میں قرآن سے بھی بڑھ جائیں۔ قاسم بن علی بن محمد بصری با فضیلت شخص ہیں، آپ کی ولادت ۴۴۶ ہے۔ حدیث کا سماع کیا، لغت و نحو کی تعلیم حاصل کی، اور یہ کتاب لکھی جس کی وجہ سے آپ تمام ہمعصروں پر فوقیت لے گئے۔

اس کے بعد بغداد میں خلیفہ کے دروازہ میں کاتبوں کے ساتھ انشاء پردازی کا کام کرتے رہے۔ آپ ان لوگوں میں سے تھے جن کی بدیہہ گوئی کا اندازہ نہیں ہو سکتا، آپ کی عظمت اور قدر و منزلت کیا ہو سکتا۔

ابن الجوزی کا قول ہے کہ قاسم بن علی نے کتاب لکھی، ادب و لغت کی تعلیم حاصل کی، فصاحت حسن بیان میں اپنے ساتھیوں پر فوقیت حاصل کی، مقامات کتاب لکھی، اس کا مطالعہ کرنے والا شخص آپ کی فصاحت، تبحر علمی، ذہانت کا صحیح طور پر اندازہ کر سکتا ہے۔ قاسم بن علی نے اسی سال بصرہ میں وفات پائی۔

بعض کا قول ہے ابو زید اور حارث بن ہمام ان دونوں کا کوئی وجود نہیں، یہ کتاب مقامات تمثیل باب سے ہے۔

بعض کا قول ہے ابو زید یہ مطہر السروجی کا وجود تھا جو فضل اور لغت کا ماہر تھا۔ واللہ اعلم۔

ابن خلکان نے ذکر کیا ہے کہ ابو زید کا نام مطہر بن سلام تھا جو بصری، مشہور ادیب، نحو و لغت کا ماہر تھا، حریری کا بصرہ میں اس کے پاس آنا جانا تھا، حارث بن ہمام نے اپنی تعریف کی ہے کیوں کہ حدیث شریف میں آتا ہے تم میں سے ہر شخص حارث اور ہمام ہے۔ ابن خلکان نے اسی طرح بیان کیا ہے۔ حقیقت میں یہ ناموں میں سب سے صحیح نام حارث اور ہمام ہیں، کیوں کہ ہر شخص کاسب ہونے کی وجہ سے حارث ہے اور ہمام ہمت سے ماخوذ ہے جس کے معنی ارادہ کے ہیں۔

بعض کا قول ہے قاسم بن علی نے سب سے پہلے اڑتالیسواں مقامہ لکھا، یہ کا مقامہ حرامیہ ہے۔ اس مقامہ کے لکھنے کا سبب یہ تھا کہ بصرہ کی مسجد میں دو چادروں والا فصیح اللسان شخص آیا، قاسم نے اس سے نام پوچھا جس نے ابوزید سروجی نام بتایا، تو قاسم نے اسی کے بارے میں مقامہ حرامیہ لکھا، اس کے بعد خلیفہ کے وزیر جلال الدین بن عمید الدولہ ابو علی الحسن بن ابی العز بن صدقہ نے باقی مقامات کی تکمیل کا مشورہ دیا۔

ابن خلکان کا قول ہے کہ یہ بات اس کے حاشیہ پر مصنف کے خط میں لکھی ہوئی دیکھی، بعض کا قول ہے مشورہ دینے والے وزیر کا نام شرف الدین ابو نصر انوشروان بن خالد بن محمد القاشانی ہے جو مسترشد کا وزیر تھا، لیکن اول قول صحیح ہے۔ بعض کا قول ہے حریری نے چالیس مقامات تحریر کئے بغداد آنے کے بعد لوگوں نے ان کی تصدیق نہیں کی، ایک وزیر نے ان کو فی البدیہہ مقامہ تیار کرنے کا حکم دیا، چنانچہ حریری قلم دوات لے کر ایک کونے میں بیٹھ گیا، لیکن اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوا، پھر حریری نے اپنے شہر آنے کے بعد دس مقامات اور تیار کئے، چنانچہ پچاس ہو گئے۔ مقامات کی تکذیب کرنے والے شاعروں میں سے ایک شاعر ابوالقاسم علی بن افلح نے حریری کے بارے میں چند شعر کہے۔

(۱) ربیعۃ الفرس ۔ سے ہمارا ایک شیخ ہیں جنون کی وجہ سے اپنی داڑھی کو نوچتے ہے۔

(۲) اللہ نے المشان میں اسے ایسے بلایا ہے جیسے بغداد کے درمیان اس پر گونگے ہونے کی تہمت لگائی ہے۔

مشان بصرہ میں ایک جگہ کا نام ہے، حریری اس کا دیوان کا صدر تھا، بعض کا قول ہے حریری بداخلاق شخص تھا، اتفاق سے ایک شخص اس کے پاس آیا، اس نے حریری کو حقیر خیال کیا، حریری اس کی بات کو سمجھ گیا جس پر حریری نے دو شعر کہے۔

(۱) تو پہلا شخص نہیں ہے جسے چاند نے دھوکہ دیا ہو اور پہلا گھاس تلاش کرنے والا شخص نہیں ہے کہ کوڑی کی سبزی نے حیران کر دیا

(۲) میرے علاوہ دوسرے شخص کو منتخب کرے میں معیدی کی طرح عجیب شخص ہوں، میرے متعلق سن اور مجھے دیکھ نہیں۔ بعض کا قول ہے معیدی عرب میں ایک بدصورت گھوڑے کا نام ہے۔ واللہ اعلم۔

بغوی المفسر ..... یہ حسین بن مسعود بن محمد الفراء ابو محمد ہیں۔ تفسیر، شرح السنۃ، التہذیب فی الفقہ، الجمع بین الصحیحین، المصابیح فی الصحاح وغیرہ کے مصنف ہیں، قاضی حسین سے علوم حاصل کر کے ان میں مہارت حاصل کی، وقت کے علامہ تھے، دیندار متقی زاہد عابد صالح تھے۔ اسی سال شوال سن ۵۱۶ھ میں وفات پائی، طالقان میں قاضی حسین کے ساتھ دفن کئے گئے۔

واقعات ۵۱۷ھ

اسی سال ماہ محرم کو خلیفہ دبیس سے جنگ جیت کر بڑی شان وشوکت کے ساتھ بغداد واپس آیا۔ اسی زمانہ میں خلیفہ نے اپنے بارہ بچوں کی ختنہ کرانے کا ارادہ کیا، اس کی خوشی میں سات روز تک کر کے بغداد شہر خوب آراستہ کیا گیا۔

ماہ رمضان ہی میں اسعد میہنی مدرسہ نظامیہ میں مدرس اور مناظر بن کر آئے اور ابن القری کو مدرسہ نظامیہ کی تدریس سے فارغ کر دیا گیا، اسعد نے مدرسہ نظامیہ میں دس طلباء کے علاوہ باقی سب کو مدرسے سے نکال دیا، اس کی وجہ سے عامۃ کے درمیان کشیدگی پیدا ہو گئی اور لوگوں نے اس کو بہت برا خیال کیا۔

اسی سال سلطان محمود بادرنج کی طرف گیا اس کا سنجر سے اختلاف ہو گیا سلطان محمود نے اس سے قتال کر کے اس کو شکست دے دی۔ اس کے بعد وہ ہمدان واپس آ گیا۔ اسی زمانہ میں دمشق کا حاکم طغتکین نے حماۃ شہر کے حاکم قراجا کی وفات کے بعد اس پر قبضہ کر لیا، حماۃ شہر کا حاکم ظالم اور غاصب تھا۔

ماہ رمضان ہی میں طالبیین کے نقیب علی بن افلح کو دبیس کا جاسوس ہونے کی وجہ سے نقابت سے معزول کر دیا گیا، اس کا گھر بھی منہدم کر دیا گیا، عباسیوں کے نقیب علی بن طراد کو طالبیین کا بھی نقیب بنا دیا گیا۔

خواص کی وفات

احمد بن محمد کے حالات ...... یہ احمد بن محمد ابن علی بن صدقہ الثعلبی جو ابن الخیاط الشاعر الدمشقی الکاتب سے مشہور ہیں ان کے اشعار کا دیوان مشہور ہے۔

ابن عساکر کا قول ہے دمشق میں احمد بن علی کے اشعار پر شعراء کے شعر ختم تھے ان کے عمدہ اشعار تھے ان کو متقدمین کے اشعار بہت سے یاد تھے ابن خلکان نے ان کے ایک قصیدہ کے بڑے عمدہ اشعار نقل کئے ہیں اگر احمد بن علی کا اس کے علاوہ دوسرا قصیدہ نہ ہوتا تو بھی ایک قصیدہ ان کی کامیابی کے لئے کافی تھا۔ وہ اشعار درج ذیل ہیں:

(۱) نجد کی باد صبا سے اس کے دل کے لئے امان طلب کرو قریب ہے کہ اس کی ذہنیت اس کی عقل کے ساتھ چلا کر جائے۔

(۲) اس نسیم سے بچنا کیوں کہ جب وہ چلتی ہے تو غم اس کی سب سے آسان مصیبت ہوتی ہے۔

(۳) اے میرے دوست اگر تم محبت کرتے تو تمہیں عشق کا احساس اس کی تنگی سے معلوم ہو جاتا ہے۔

(۴) کیا یاد کرتا ہے وہ پڑوس ولاتی ہے اور وہ شوق مشتاق ہوتا ہے اور محبت جس سے تعلق پیدا کرتی ہے وہ اسے عاشق بنا دیتی ہے۔

(۵) محبت کی امید اور نا امیدی پیدا کرتی ہے وہ قرابت کا ٹھکانہ جب دوری کے بعد ہوتی ہے۔

(۶) قافلہ میں ایک شخص ہے جس کے پہلو میں سوز عشق لئے ہوئے ہے اور جب اسے عشق کا داعی آواز دیتا ہے وہ اسے لبیک کہتا ہے۔

(۷) دل کی جانب سے آنے والی توجہ صاحب کے بغیر اس کے لئے علاج کو لئے ہوئے ہوتی ہے۔

(۸) تیروں کے درمیان ایک کباب پوش رخ پھیرے ہوئے ہے وہ دل میں اس کے خوف سے اس کے چھپنے کی مانند کیفیت ہے۔

(۹) جب میں نے قبیلہ میں اس کی محبت کی وجہ سے دل کی آواز محسوس کی اس نے غیرت دلائی احمد بن محمد نے اسی سال رمضان میں ستاسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی۔

واقعات ۵۱۸ھ

اسی سال آمد میں باطنیہ کا ظہور ہوا آمد کی عوام نے باطنیہ سے قتال کر کے ان کے سات سو افراد قتل کر دیئے۔ اسی زمانہ میں بغداد کی شحنگی سعد الدولہ یرنقش زکوی کو دی گئی، دبیس کے بھائی منصور بن صدقہ نے اسے دار الخلافہ میں پہنچنے کے لئے اسے سپرد کیا، یہ خبر بھی آئی کہ دبیس نے طغرل بیگ سے مدد طلب کی ہے تا کہ وہ بغداد پر قبضہ کا پروگرام بنا لے، لوگوں نے ان دونوں سے لڑنے کے لئے تیاری کی۔ خلیفہ نے آقسنقر کو موصل آنے کا حکم دیا، البرسقی عماد الدین زنگی بن آقسنقر کو نائب بنایا۔

اسی زمانہ میں ربیع الاول میں حلب کا حاکم ملک حسام تمرتاش بن ایلغازی بن ارتق آیا ملک بن بہرام کے بعد یہ حلب کا حاکم بنا تھا۔ بلک بن بہرام نے قلعہ منبج کا محاصرہ کیا ہوا تھا۔ اس کے حلق میں ایک تیر آ کر لگا جس کی وجہ سے اسی وقت اس کا انتقال ہو گیا، اس کے بعد تمرتاش کو حلب کا حاکم بنایا گیا۔ اس کے بعد اس نے ماردین کا رخ کیا جس کی وجہ سے حلب اس کے ہاتھ سے نکل گیا، آقسنقر نے موصل کے ساتھ اپنے لے لیا۔

سال رواں ہی میں خلیفہ نے قاضی ابوسعید ہروی کو سلطان سنجر کی لڑکی کا پیغام نکاح دینے کے لئے بھیجا، خلیفہ نے شب زفاف کے لئے دجلہ کے کنارے ایک گھر کی تعمیر شروع کی۔ اس سال جمال الدولہ اقبال مسترشدی نے لوگوں کو حج کرایا۔

- **احمد بن علی بن برہان** ابوالفتح جو ابن الحمامی سے مشہور ہیں، ابوالوفاء بن عقیل سے فقہ حنبلی کی، مذہب میں خوب مہارت حاصل کی پھر ان کے ساتھیوں نے ان پر کچھ اعتراضات کئے جس کی وجہ سے انہوں نے مذہب شافعیہ کی طرف رخ پھیر لیا، امام غزالی، شاشی وغیرہ سے تعلیم حاصل کر کے ان میں مشغول ہو گئے، علوم میں خوب مہارت حاصل کی، سردار بن گئے، زینبی کے پاس گواہی دی انہوں نے قبول کر لی، نظامیہ میں ایک ماہ تدریس کی، اسی سال جمادی الاولیٰ میں وفات پائی باب ابرز کے پاس دفن کئے گئے۔

عبداللہ بن محمد بن جعفر یہ عبداللہ بن محمد بن جعفر ابو محمد الدامغانی حدیث کا سماع کیا، اپنے بھائی احمد کے پاس گواہی دی کرخ میں اپنے بھائی کے نائب بنے پھر سب کچھ چھوڑ کر باب النوبی کے دربان بنے پھر معزول کئے گئے پھر دربان بنائے گئے اسی سال جمادی الاولیٰ میں وفات پائی۔ احمد بن محمد بن ابراہیم ابوالفضل المیدانی کتاب الامثال کے مصنف اس بارے میں ان کا کوئی ہمسر نہیں تھا ان کے عمدہ اشعار ہیں اسی سال پچیس رمضان بدھ کے روز وفات پائی۔

واقعات ۵۱۹ھ

اسی سال دبیس اور طغرل بیگ نے بغداد پر قبضہ کا ارادہ کیا جب بغداد کے قریب پہنچے تو خلیفہ خود ایک بڑے لشکر کے ساتھ ان کے مقابلہ میں آ گیا، اس وقت بارش کی وجہ سے پل ان کے آگے نہ آ سکے، خلیفہ وہاں بیٹھ کر پل چلنے کے بعد لوگ بھی سوار ہو گئے، جس صبح بغداد پر لوٹ مار کا پروگرام بنایا تھا اسی رات اللہ نے بارش برسا دی، اسی رات سلطان طغرل بیگ بیمار ہو گیا اس کی فوج بھی منتشر ہو گئی اور وہ انتہائی ذلت کے ساتھ واپس ہو گئے، دبیس اور طغرل نے سنجر سے امان طلب کی، سنجر نے ان کے لئے ان کے سلسلہ میں خلیفہ اور بادشاہ سے بات کی، دبیس کو ایک قلعہ میں بند کر دیا اس کے بعد خبر پھیل گئی کہ خلیفہ ملک و عراق پر قبضہ کرنا چاہتا ہے اور دونوں دشمنوں سے مقابلہ کرنے کے لئے ان کی طرف گیا ہے، اس خبر سے سنجر کے دل میں بدگمانی پیدا ہو گئی لیکن اس کے باوجود اس نے اپنی لڑکی کی شادی خلیفہ سے کی

اسی زمانہ میں قاضی ابوسعید بن نصر بن منصور ہروی کو ہمدان میں باطنیوں نے قتل کر دیا یہ وہی ہیں جو خلیفہ کی جانب سے ملک سنجر کی لڑکی کا

پچاس لاکھ سے زائد کے تھے۔

آق سنقر البرسقی ..... حلب کے مالک کو فدائی باطنیوں نے جمعہ کے روز ان کے اپنے جامع میں قتل کیا، یہ ترکی تھا۔ اچھی سیرت کا مالک تھا پابند صلوٰۃ تھا اللہ تعالیٰ کی محبت میں فقراء پر خوب دل کھول کر خرچ کرنے والا تھا، رعایا کے ساتھ حسن سلوک کرنے والا تھا، اس کے بعد اس کا لڑکا عزالدین مسعود حاکم بنا، سلطان محمود نے اس کو اس کے والد کی جگہ پر برقرار رکھا۔

بلال بن عبدالرحمان ..... ابن بشر بن المرتضی احمد بن محمد بن ابراہیم بن سلمان بن بلال ہیں یہ آپ علیہ السلام کے موذن رہے کے خوش گلے تھے، یہ بلند آواز والے بہترین گلا، سریلی آواز والے تھے اسی سال سمرقند میں وفات پائی۔

القاضی ابو سعید ہروی ..... احمد بن نصر مشہور فقیہ ہوئے، ہمدان والوں میں سے ہیں، ہمدان میں باطنیوں نے انہیں قتل کیا۔

واقعات ۵۲۰ھ

اس سال سلطان محمود اور خلیفہ نے سنجر کے خلاف مراسلت کی اور یہ دونوں سنجر کے خلاف متحد ہو گئے، سنجر کو جب اس کا علم ہوا تو اس نے اپنے بھتیجے کو اس سے منع کیا کہ خلیفہ سے متحد ہو جائے اور یہ کہا کہ وہ تم سے فارغ ہو کر تیرا رخ کرے گا۔ سلطان محمود کو چچا کی بات سمجھ میں آگئی جس کی وجہ سے اس نے اپنا ارادہ ترک کیا تو خلیفہ بگڑ گئے پس جب سلطان محمود نے بغداد میں داخل ہونے کا ارادہ کیا تو خلیفہ نے خط کے ذریعہ قحط کا خوب عذر کر کے اسے بغداد میں داخل ہونے سے منع کر دیا لیکن سلطان محمود نے اس کی بات نہیں مانی بلکہ بغداد کی طرف اس نے سفر شروع کر دیا جب وہ بغداد کے قریب پہنچا تو خلیفہ گھر سے نکل کر مغربی جانب چلا گیا، سلطان محمود اور عوام نے خلیفہ کی اس بات کو پسند نہیں کیا، عید الاضحیٰ کے موقع پر خلیفہ نے خود ایک فصیح و بلیغ خطبہ دیا، جامع کے خطباء نے اس کے پیچھے تکبیریں کہیں، یہ ایک یادگار دن تھا، ابن الجوزی نے حاضرین کی ایک جماعت اور اس خطبہ کے حاضرین سے بالتفصیل اس خطبہ کو بیان کیا ہے، خطبہ سے فارغ ہو کر خلیفہ نے اونٹ ذبح کیا اور خیمہ میں چلا گیا، لوگوں پر رقت طاری ہو گئی انہوں نے خلیفہ کے لئے توفیق اور نصرت کی دعائیں کیں۔

سلطان محمود اٹھارہ ذی الحجہ منگل کے روز بغداد میں داخل ہو گیا اور اپنے لشکر کے ہمراہ لوگوں کے گھروں میں داخل ہو گیا، ان کی خواتین کی بے حرمتی کی، پھر سلطان محمود نے خلیفہ سے صلح کے بارے میں مراسلت کی لیکن اس نے انکار کر دیا، خلیفہ لشکر کے ہمراہ اس کے مقابلہ میں اتر آیا، ترکیوں سے اس نے قتال کیا، عام عوام خلیفہ کے ساتھ تھی، خلیفہ نے ترکیوں کی ایک جماعت کو قتل کر دیا، اسی موقع پر عماد الدین زنگی واسط سے کشتیوں میں ایک بہت بڑا لشکر لے کر سلطان محمود کی مدد کے لئے آیا، خلیفہ کو جب اس کی خبر پہنچی تو اس نے صلح کا پیغام بھیجا، چنانچہ سلطان اور خلیفہ کے درمیان صلح ہو گئی، اس سے عوام میں خوشی کی لہر دوڑ گئی، سلطان محمود نے خلیفہ سے معذرت کی پھر آئندہ سال سلطان محمود بیماری کے باعث ہمدان چلا گیا، وہاں پر سلطان محمود نے ایک ... تیرہ سال کی عمر میں خطبہ دیا، لوگوں نے اس پر اعتراضات کئے، شیخ ابو الحسن علی بن یعلیٰ علوی بلخی نے سلطان محمود کو جو بڑا قیمتی تھا کہ وہ منبر پر تھا، پھر اس نے خطبہ دیا یہ ایک یادگار دن تھا۔

ابن الجوزی کا قول ہے کہ اس روز ہجوم بہت بڑا مجمع تھا۔ اسی سال دمشق کے حاکم طغتکین اور فرنگیوں کے درمیان جنگ ہوئی طغتکین نے فرنگیوں کے بہت سے افراد کو قتل کر دیا اور ان کا بہت سا مال غنیمت ہوا۔ وللہ الحمد۔

احمد بن محمد بن محمد ..... الشیخ الصوفی الغزالی ابو حامد غزالی کے بھائی، بہت بڑے صوفی و زاہد تھے ان کی متعدد کرامتیں مشہور ہیں ایک یہ: بادشاہ محمود نے گھر میں دعوت کیا اس نے آپ کو ایک ہزار دینار صدقہ میں دیئے گھر سے باہر نکلے تو وزیر کا گھوڑا سونے کی زین میں تھا اور وہ بات نے

ساتھ تیار کھڑا تھا شیخ اس پر سوار ہو گئے پھر خچر کی زین ... کی اجازت کر جا تب گھوڑا ان سے لے لیا۔

ایک دن ابوالفتح عصر کی نماز پڑھ کر وہاں سے ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ ابن الجوزی کا قول ہے کہ ابوالفتح کی کرامات سے انکار نہیں لیکن ان کا کلام زیادہ تر تخلیط، احادیث موضوعہ، حکایات فارغہ پر مشتمل ہوتا تھا، امام ابن الجوزی نے ان کی بہت سی باتیں بھی بیان کی ہیں جو ان پر ثقیل ہیں۔

جب ان کو کوئی مشکل امر پیش آتا تو بیداری میں آپ علیہ السلام کی زیارت کرتے اس بارے میں آپ ﷺ سے مشورہ کرتے تو آپ ﷺ ابوالفتح کو صحیح بات بتا دیتے اور یہ ابلیس کی مدد اور ان کو معذور سمجھتا تھا ابن الجوزی نے ان پر اعتراضات کئے ہیں اور ان کے بارے میں طعن گفتگو کی ہے۔

داؤد کا بیان ہے کہ محمد بن محمد کی طرف امرد لڑکے سے محبت اور مشاہدہ کی نسبت کی گئی ہے۔ ابن خلکان کا بیان ہے کہ احمد بن محمد خوش منظر، خوش الحان واعظ تھے۔ نیز صاحب کرامات، مرد مکاشفات تھے فقیہ بھی تھے لیکن وعظ کا ان پر غلبہ تھا اپنے بھائی کے زاہد بننے کے بعد نظامیہ میں ان کی جگہ پر تدریس کی اور اپنے بھائی کی احیاء علوم الدین کو مختصر کر کے ایک جلد میں مرتب کیا اس کا نام لباب رکھا گیا۔ کتاب الذخیرة فی علم البصیرة بھی ان کی تصنیف ہے۔ اور شہروں کا سفر کر کے صوفیوں کی خدمت بھی کی۔ بہرحال یہ تنہائی اور گوشہ نشینی کو پسند کرتے تھے۔

احمد بن علی: یہ احمد بن علی ابن محمد الوکیل (جو ابن برہان سے مشہور ہیں) ابوالفتح الفقیہ الشافعی ہیں اور فقہ میں ان کے استاد غزالی اور کیا ہراسی، شاشی تھے۔ اصول میں بڑی مہارت تھی۔ کتاب الذخیرة فی اصول الفقہ ان کی تصنیف ہے۔ وہ فن سے الگ ماہر تھے ایک رات سے لے کر صبح تک کتاب بھی پڑھا دیتے۔

بہرام بن بہرام: ابوشجاع البیع ہیں، حدیث کا سماع کیا، امام احمد کے اصحاب کے لئے کلواذی میں مدرسہ بنایا اور اپنی زمین کا کچھ حصہ فقہاء کے لئے وقف کیا۔

ساعد بن سیار: ابن محمد بن عبد اللہ بن ابراہیم ابوالعلاء الاسحاقی الہروی الحافظ، حدیث کا سماع کیا، باب ہراة کے ... ماہ ذوالحجہ میں وفات ہوئی۔

واقعات ۵۲۱ھ

اس سال کے شروع میں سلطان محمود اور خلیفہ کے درمیان بگاڑ پیدا ہو گیا۔ خلیفہ مشرقی جانب والے خیمہ میں تھا۔ کیونکہ حاکم ... سلطان ... کہ ایک لشکر نے دارالخلافہ میں داخل ہونے کی کوشش کی جس میں ایک بڑا جنگجو ہتھیاروں سے لیس نوجوان تھے انہوں نے خوب لوٹ مار کی، ... طلب کرتی ہوئی ... کہ وہ دارالخلافہ میں داخل ہو گئیں۔

ابن الجوزی کا قول ہے کہ میں نے یہ سارا منظر خود دیکھا ہے کہ خلیفہ لشکر کے ساتھ نکلا، کشتی ... بغداد میں چیخ و پکار شروع ہو گئی جیسے معلوم ہوتا تھا زمین ہل گئی، عام لوگوں نے بھی بادشاہ کے لشکر کے ساتھ مقابلہ کیا آخر سلطان کا لشکر شکست کھا گیا اس کے امراء کی ایک جماعت قتل کر دی گئی، کچھ گرفتار بھی ہوئے، سلطان ... اس کے طبیب ابوالبرکات کا گھر لوٹ لیا گیا یہاں تک کہ امانتیں بھی اٹھا لی گئیں ... بہت ... ہو گئے۔ سلطان کی فوج ... کی حفاظت ... اسی طرح ... صورت ... رہی ... لوگوں نے سلطان کو گالیاں دیتے ہوئے ... کہ باطنی فرقہ اور ... کی جماعت ہم خلیفہ سے ... اس کے بعد ... محرم ... تک معمول پر آ گئے۔

اس کے بعد سلطان نے خلیفہ سے امان اور صلح طلب کی۔ خلیفہ نے دونوں میں بھی صلح کا خیال ہے ... امام نے ایک دوسرے سے صلح کی خوشخبری دی، چنانچہ خلیفہ نے خطیب ... قاضی القضاة ... شیخ ... کو صلح کے لئے بھیجا، سلطان نے اس ... تک قبول کر کے

رکھا اس کی وجہ سے لوگوں کو پہلے جیسے حالات کا خطرہ ہو گیا بغداد کا کوتوال برنقش سلطان کو بغداد کی عوام کے بارے میں ان کے گھروں کو لوٹنے کے لئے ورغلاتا رہا لیکن اس سلطان نے اس کی بات کا اثر قبول نہیں کیا، سلطان نے اس وفد کو بلایا؛ چنانچہ خلیفہ کا وفد مغرب کے وقت اس کے پاس پہنچا، قاضی نے نماز مغرب کی امامت کی، اس کے بعد سلطان کو خلیفہ کا خط پڑھ کر سنایا، دونوں طرف سے معاہدہ طے پا گیا قسموں کے ساتھ صلح نامہ لکھا گیا۔

اس کے بعد سلطان کا لشکر انتہائی خراب حالت میں بغداد میں داخل ہوا انہوں نے کہا اگر صلح نہ ہوتی تو ہم بھوک کی وجہ سے مر جاتے۔ سلطان نے عوام سے عدل باری کا مظاہرہ کیا، خلیفہ نے لشکر کا لوٹا ہوا مال واپس کرنے کا حکم دیا اور یہ کہ جس نے کسی چیز کو چھپا لیا تو اس کا خون معاف ہے، خلیفہ نے علی بن طراد کو بیس چیدہ گھوڑے سواری کرنے کے لئے تحائف دے کر سلطان کے پاس بھیجا۔ سلطان نے خلیفہ کے قاصد کا اکرام کیا اس کے دروازے پر تین وقت نوبت بجانے کا حکم دیا اور بڑی فراخدلی کا مظاہرہ کیا۔

اس کے بعد سلطان محمود بغداد میں بیمار ہو گیا طبیب نے اس کو ہمدان منتقل ہونے کا مشورہ دیا چنانچہ عید کے بعد دس شوال میں سلطان بغداد سے ہمدان منتقل ہو گیا۔ بغداد کی شحنگی سپرد کی اور حلہ بھی مجاہد الدین بہروز کے حوالہ کر دیا عماد الدین زنگی کو موصل کا حاکم بنا دیا۔

اسی سال حسن بن سلیمان نے نظامیہ میں درس دیا۔

اسی دوران میں ابو الفتوح الاسفرائینی واعظ بن کر بغداد آیا اس نے وعظ میں منکر احادیث بیان کیں اس سے فتنہ برپا ہو گیا تو خلیفہ نے اس کو بغداد سے دوسرے شہر منتقل ہونے کا حکم دیا، اشعری کی ایک جماعت بھی اس کے ساتھ دوسرے شہر چلی گئی، کچھ عرصہ بعد وہ جماعت واعظ کی حیثیت سے واپس آ گئی جس کی وجہ سے بغداد میں فتنہ کھڑا ہو گیا حتیٰ کہ بازاروں میں لوگوں نے اسے پتھر مارے، یہ سب کچھ اس وجہ سے ہوا کہ تقریر میں اس واعظ نے جو جو باتیں کہیں لوگوں نے پسند نہیں کیں، اسی دوران شیخ عبد القادر جیلی نے بغداد میں وعظ کیا تو ان کا وعظ لوگوں کو بہت پسند آیا پھر لوگوں نے ان کا وقت کے لئے مقرر کر دیا۔

سال رواں ہی میں سلطان سنجر نے بارہ ہزار باطنیوں کو قتل کیا، اسی سال نظر الخادم نے لوگوں کو حج کرایا۔

خواص کی وفات

محمد بن عبد الملک ...... ابن ابراہیم ابن احمد ابو الحسن بن ابی الفضل الہمدانی الفرضی، حدیث کے ثقات سے، تاریخ کے مصنف ہیں ابن الجوزی نے اپنے شیخ عبد الوہاب سے نقل کیا ہے کہ محمد بن عبد الملک پر اعتراض کیا گیا ہے، اسی سال شوال میں اچانک وفات پائی، ابن شریح کے پہلو میں دفن کئے گئے۔

فاطمہ بنت الحسین ابن الحسن ابن فضلویہ ...... انہوں نے خطیب، ابن مسلمہ وغیرہ سے حدیث کا سماع کیا، ان کی خانقاہ تھی جس میں زاہدہ خواتین کا اجتماع ہوتا تھا، ابن الجوزی نے ان سے مسند شافعی کا سماع کیا۔

ابو محمد عبد اللہ بن محمد ...... یہ ابن السید البطلیوسی ہیں المثلثات فی اللغۃ وغیرہ کے مصنف ہیں انہوں نے مثلث کو دو جلدوں میں جمع کیا قطرب پر اس میں بہت زیادتی کی، ابو العلاء کی سقط الزند کی بھی انہوں نے شرح لکھی ہے جو مصنف کی شرح سے بھی عمدہ ہے اسی طرح ابن قتیبہ کی ادب الکاتب کی بھی انہوں نے شرح لکھی ہے، ابن خلکان نے ان کے دو شعر نقل کئے ہیں:

(۱) صاحب علم کا موت کے بعد اس کی ہڈیاں بوسیدہ ہونے کے بعد بھی اس کا نام زندہ رہتا ہے۔

(۲) جاہل آدمی زمین پر چلنے کے باوجود مردوں میں شمار کیا جاتا ہے۔

واقعات ۵۲۲ھ

اس سال کے شروع میں سنجر کا قاصد خلیفہ کے پاس آیا کہ بغداد میں سنجر کے نام کا خطبہ [illegible] ان کے نام کا خطبہ دیا جاتا ہے۔ اسی زمانے میں خلیفہ کے وزیر ابن صدقہ کی وفات ہوئی اس کی جگہ [illegible] کو وزیر بنایا گیا۔

سال رواں میں سلطان سنجر نے اپنے بھتیجے سے ملاقات کی جس میں دونوں نے آپس کی [illegible] ختم کر کے صلح کرلی [illegible] اس شرط پر صلح کرنے کا وعدہ کیا کہ سلطان محمود، سنجر اور خلیفہ کے درمیان صلح کرائے گا اور [illegible] موصل کی حکومت سے معزول [illegible] زنگی [illegible] کے ساتھ ساتھ [illegible] کے لشکر سے [illegible] بغداد [illegible] کے ساتھ [illegible] ہو گئے [illegible]

اس سال ملک اتابک طغتکین [illegible] دمشق [illegible] کے بعد [illegible] فرنگیوں کے خلاف بہت زیادہ جہاد کیا [illegible] دیواریں بنائی گئیں۔

اس سال بھی گزشتہ سال کی طرح [illegible] لوگوں نے حج نہ کیا۔

خواص کی وفات

حسن بن علی بن صدقہ کے حالات[1] حسن بن علی بن صدقہ وزیر خلیفہ مسترشد کے وزیر تھے [illegible] ابو المظفر [illegible] نے ان کے دو اشعار نقل کیے ہیں [illegible] خلیفہ کی تعریف میں [illegible] ہے۔

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

حسین بن علی [illegible] حسین بن علی ابن ابی القاسم [illegible] مکہ [illegible] اسی سال [illegible] وفات پائی۔

طغتکین الاتابک کے حالات[2] ..... یہ دمشق کے حاکم ترکی الاصل [illegible] فرنگیوں سے جہاد کرنے والے تھے۔ ان کے بعد ان کا بیٹا تاج الملوک بوری حاکم بنا۔

---

(۱) شذرات الذہب: [illegible]، العبر [illegible]

(۲) شذرات الذہب: [illegible]، العبر [illegible]

واقعات ۵۲۳ھ

اسی سال محرم میں سلطان محمود بغداد آیا، خلیفہ کو دبیس سے راضی کر کے بلاد موصل کا حاکم بنانے کی کوشش کی، خلیفہ راضی نہیں ہوا اور اس نے صاف جواب دے دیا، اسی وجہ سے دبیس بغداد نہیں آیا، اس کے بعد دبیس بغداد آ گیا، لوگوں نے اسے لعن طعن کی اور اس کے سامنے اس کو گالیاں دی۔

عماد الدین زنگی بھی بغداد پہنچ گیا، اس نے سلطان اور خلیفہ کو سالانہ ایک لاکھ دینار اور تحفے تحائف دینے اور موصل کی حکومت کا ان سے مطالبہ کیا، خلیفہ نے اس کا مطالبہ مان لیا اور اس پر خلعت کی۔ اس کے بعد وہ واپس آ گیا، حلب اور حماہ کا حاکم بن گیا، حلب کے سابق حاکم سونج بن تاج الملوک کو گرفتار کر لیا گیا، پچاس ہزار دینار دے کر اس نے رہائی حاصل کی۔

اسی زمانہ میں ربیع الآخر کے آخر میں سلطان نے نقیب الطالبیین پر مستقل طور پر خلعت کی، اس کے علاوہ عباسیین میں سے کوئی بھی وزیر نہیں تھا۔ اسی زمانہ میں رمضان میں دبیس لشکر کے ہمراہ حلہ کی طرف آیا، اس نے اس پر قبضہ کر لیا اور تین سو شہسواروں کے ساتھ حلہ میں داخل ہو گیا، اس کے بعد اس نے اموال جمع کرنے اور بستیوں سے غلات سمیٹنا شروع کئے، چنانچہ پانچ لاکھ دینار جمع ہو گئے اور دس ہزار شہسواروں سے اس نے خدمت لی، اس علاقہ پر اس کا اثر و رسوخ بڑھ گیا، اس کے بعد دبیس نے خلیفہ کو راضی کرنے اور اس کے پاس مال بھیجنے کی کوشش کی، لیکن خلیفہ راضی نہیں ہوا اور اس نے مال قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

اس کے بعد سلطان نے اس کی طرف لشکر روانہ کیا، دبیس شکست کھا کر جنگل کی طرف فرار ہو گیا، لیکن کچھ عرصہ بعد اس نے بصرہ میں لوٹ مار کی جس میں اس نے سلطان اور خلیفہ کا مال لوٹ لیا، اس کے بعد وہ جنگل کی طرف چلا گیا پھر اس کا کوئی پتہ نہیں چلا۔ اسی زمانہ میں دمشق کے حاکم نے چھ ہزار باطنی قتل کر دیئے، اور ان کے سرداروں کو باب القلعہ پر لٹکا دیا، اللہ نے اہل شام کو ان کے شر سے نجات دی۔

اسی برس فرنگیوں نے دمشق شہر کا محاصرہ کر لیا، دمشق کے باشندوں نے نکل کر ان کا مقابلہ کیا، شدید جنگ ہوئی، دمشق والوں نے خلیفہ سے مدد طلب کرنے کے لئے عبد اللہ المعلم کو تاجروں کی ایک جماعت کے ساتھ بھیجا، خلیفہ نے ان سے وعدہ کیا کہ وہ عنقریب سلطان کے پاس تمہاری فوجی مدد کے سلسلہ میں خط لکھے گا لیکن اس نے خط نہیں لکھا۔ حتیٰ کہ اللہ نے غیب سے مسلمانوں کی مدد فرمائی، چنانچہ مسلمانوں نے فرنگیوں کو شکست دی، ان کے دس ہزار افراد قتل کر دیئے صرف چالیس آدمی جان بچانے میں کامیاب ہوئے، والحمد للہ کہ ان کا حاکم بمند قتل کیا گیا۔

اس سال دبیس کے فتنے کی وجہ سے حج کا وقت تنگ ہونے کی وجہ سے مسلمان بہت پریشان ہوئے، تو "یرنقش الزکوی" نامی شخص نے مسلمانوں کو حج کرایا۔

اسعد بن ابی نصر...... یہ اسعد بن ابی نصر المیہنی ابو الفتح ہیں، اپنے زمانہ میں شافعیہ کے امام تھے، ابی المظفر السمعانی سے فقہ کی تعلیم حاصل کی، سردار بنے، علوم میں مہارت حاصل کی، تمام ساتھیوں سے سبقت لے گئے، بغداد میں نظامیہ کی تدریس سنبھالی، عام و خاص میں مقبولیت حاصل کی، خلافیات پر حاشیہ لکھا، ایک عرصہ بعد نظامیہ کی تدریس سے معزول کر دیئے گئے، اس کے بعد ہمدان چلے گئے، وہیں اس سال انتقال فرمایا۔

واقعات ۵۲۴ھ

اس سال بغداد میں اتنا سخت زلزلہ آیا کہ بہت سی عمارتیں منہدم ہو گئیں۔ اسی زمانہ میں موصل میں زوردار بارش ہوئی بعض مقامات پر بجلی بھی گری، جس کی وجہ سے بہت سے مکانات جل گئے اور اس بارش سے متعدد افراد ہلاک ہو گئے اور لوگ وہاں سے بھاگ گئے۔ سال رواں ہی میں بغداد میں کثرت سے دو ڈنک والے بچھو ظاہر ہوئے، جن سے لوگ بہت خوف زدہ ہو گئے۔ اسی زمانہ میں سلطان سنجر نے سمرقند شہر پر قبضہ کر لیا اس

کے ساتھ محمد بن خاقان بھی قتل ہو گیا، پھر عماد الدین زنگی نے جزیرہ کے متعدد شہروں کو فتح کر لیا جو فرنگیوں کے قبضہ میں تھے عماد الدین زنگی نے ان سے متعدد جنگیں لڑیں اس مقام میں اللہ نے مسلمانوں کو فتح نصیب فرمائی۔ جس وقت حلب شام آئے تو عماد الدین زنگی نے ان کی ایک جماعت کو قتل کر دیا شعراء نے شعروں میں عماد الدین زنگی کی تعریف کی۔

مصر کے حاکم کا قتل...... ۲ ذوالقعدہ کو خلیفہ فاطمی الآمر باحکام اللہ ابن المستعلی حاکم مصر کو چونتیس سال کی عمر میں باطنیوں نے قتل کر دیا۔ ان کی مدت خلافت ۲۹ سال ساڑھے پانچ ماہ تھی عبید اللہ مہدی کا دسواں لڑکا تھا اس کے قتل کے بعد دیار مصر پر اس کے خاصوں میں سے ایک ارمنی غلام غالب آ گیا، تین یوم تک اس نے تمام امور پر قبضہ کر کے رکھا حتیٰ کہ ابو علی احمد بن الافضل بن بدر الجمالی نے آ کر حافظ ابو المیمون عبد المجید بن الامیر ابی القاسم بن المستنصر کو خلیفہ بنایا اس وقت اس کی عمر اٹھاون سال تھی، لیکن خلیفہ بنانے کے بعد بدر جمالی نے خود تمام امور پر قبضہ کر لیا اس کو اس کی نشست گاہ تک محدود کر دیا حتیٰ کہ بدر جمالی نے دار الخلافہ سے تمام اموال اپنے گھر منتقل کئے، حافظ یہاں صرف نام کا خلیفہ رہ گیا۔

خواص کی وفات

ابراہیم بن یحییٰ بن عثمان بن محمد...... ابو اسحاق کلبی، آپ غزہ کے رہنے والے تھے عمر بھر سے مجرد تھے، آپ نے ترکوں کے بارے میں بہت عمدہ اشعار کہے ہیں۔

(۱،۲) ترکی فوج کے جوانوں کے حسنوں نے رہنے کے لئے آواز اور حیرت تک نہیں چھوڑی وہ ایسے لوگ ہیں اگر ان سے ملاقات کی جائے تو وہ خوبصورت فرشتے ظاہر ہوتے ہیں اور اگر ان سے مقابلہ کیا جائے تو وہ عفریت ظاہر ہوتے ہیں۔

(۳)...... جس نے تیرے بعد مجھے عشق کے لئے چاہے مجھ پر ظلم کرنے والے کا شخص اس نے محبت کو اور سے عدم جان تقسیم کی ہوئی

(۴) میں نے شیر دیکھا ہے میں اس کے حملے سے بچتا تھا جب وہ قریب آیا تو مجھے ہرن کی آنکھ ملتی ہے۔

(۵) یہ زیرکی تو صرف حاجت ہے جسے پہچاننے والا ہی تنگ ہے۔

(۶) گزشتہ کو بنتے ہوئے کیا انتظار ہے جس کی امید ہے وہ غائب ہے جس میں تو موجود ہے تیری قیامت وہی ہے۔

(۷) جو کوئی نے کہا آپ شعر کیوں نہیں پڑھتے میں نے کہا ضرورت کی حدیث اسباب کا دروازہ بند ہے۔

(۸) تم ویران ہو گئے اگر کبھی نے بھی ملاقات چھوڑ دی انسانی خوبصورت عشق کرتا ہے۔

(۹) عجیب بات ہے کہ اسے خریدا نہیں جاتا کساد بازاری کے باوجود اس میں خیانت اور چوری کی جاتی ہے۔ ابو اسحاق کی وفات اسی سال بلخ میں ہوئی اور وہیں دفن کئے گئے۔

ابن خلکان نے آپ کے بارے میں مندرجہ ذیل اشعار کہے ہیں۔

(۱)...... تیرا اشارہ وہ ہے جو کافی ہے جو سب سے عمدہ کلام کا جواب ہے تو جو بہار کی صبح کھلے ہوئے پھولوں سے دیا گیا۔

(۲) حتیٰ کہ جدائی سے اس کی چادر گر پڑی اور ملنے سے اس کا دھاگہ اندھیروں میں کھل گیا۔

(۳) اس کی مسکراہٹ سے ملاقات روشن ہو گئی اس نے روشنی میں گھر سے ملنے والے قتل کئے۔

حسین بن محمد...... یہ حسین بن محمد بن عبد الوہاب بن احمد بن محمد بن حسین بن عبید اللہ بن قاسم بن عبد اللہ بن سلیمان بن وہب ابو عبد اللہ النحوی البارع کے نام سے مشہور ہیں قراءات پڑھیں اور احادیث کا سماع کیا نحو لغت ادب میں معرفت تامہ حاصل کی البارع کے عمدہ اشعار بھی ہیں اسی سال اسی سال سے زائد عمر پا کر وفات پائی۔

محمد بن سعدون بن مرجی کے حالات(۱) ۔۔۔ یہ محمد بن سعدون بن مرجی ابو عامر العبدری القرشی الحافظ اصلاً بلادِ مغرب اور بغداد کے شہر میورقہ کے باشندے تھے وہیں پر ابی طراد الزینبی اور حمیدی وغیرہ سے حدیث کا سماع کیا، حدیث میں خوب مہارت تھی فروع میں ظاہری مذہب اختیار کیا، اسی سال ربیع الثانی میں بغداد میں وفات پائی۔

واقعات ۵۲۵ھ

اسی سال دبیس جنگل میں راستہ بھول گیا ایک دیہاتی سردار نے اسے پکڑ کر دمشق کے حاکم بوری بن طغتکین کے حوالے کیا جس نے موصل کے حاکم زنگی بن آقسنقر کو پچاس ہزار دینار میں فروخت کردیا، اس کے پاس پہنچ کر دبیس کو اپنی ہلاکت کا یقین ہوگیا کیونکہ ان دونوں کی آپس میں دشمنی تھی لیکن برخلاف عادت موصل کے حاکم زنگی نے اس کا اعزاز و اکرام کیا اور کافی دن تک اسے رکھا اس کے بعد خلیفہ کا قاصد دبیس کی تلاش کرتے ہوئے موصل کے حاکم کے پاس پہنچ گیا اس نے دبیس کو اس ایلچی کے ساتھ بھیج دیا اس کے بعد اس کو قلعہ میں بند کردیا گیا۔

سال رواں ہی میں دو بھائی محمود اور مسعود میں کشیدگی ہوگئی دونوں نے جنگ کی تیاری کرنی شروع کردی تھی، بعد میں دونوں میں صلح ہوگئی۔ اسی زمانہ میں ملک محمود بن ملک شاہ کی وفات ہوگئی اس کی جگہ اس کا لڑکا داؤد حکمران بنا اس کے والد کے وزیر نے اس کا اتالیق مقرر کیا، متعدد شہروں میں اس کے نام کا خطبہ پڑھا گیا۔

مشہورین کی وفات

احمد بن محمد بن عبدالقاہر الصوفی ۔۔۔ حدیث کا سماع کیا شیخ ابو اسحاق شیرازی سے فقہ حاصل کی خوبصورت شیخ تھے، زہد و عبادت اور علم کے نور سے روشن تھا ابن الجوزی کا قول ہے کہ مجھے احمد بن محمد نے چند اشعار سنائے۔

(۱) ہر حال میں اللہ سے کامیابی کی امید رکھ مصائب اور تکالیف میں بھی۔
(۲) اگر تو نے بھلائی حاصل کرلی تو صرف عزیمت کی وجہ سے حاصل کی، اگر تو محروم رہے گا تو غفلت کی وجہ سے محروم رہے گا۔
(۳) لوگوں کے سونے کے وقت میں نے حبیب کا دروازہ کھٹکھٹایا، میں اپنے مولیٰ کے پاس اپنے فقر کی شکایت کرنے کے لئے حاضر ہوا۔
(۴) میں نے عرض کیا اے میرے مولیٰ آپ ہر مصیبت کے وقت میرا سہارا ہیں، مشکلات کے دور کرنے کے لئے آپ ہی کو پکارا جاتا ہے۔
(۵) مصائب میں مبتلا ہونے کے وقت میں نے آپ کی طرف ہاتھ پھیلایا ہے، ضرورتوں میں آپ ہی کے سامنے ہاتھ پھیلائے جاتے ہیں۔
(۶) اے میرے مولیٰ مجھے خالی ہاتھ واپس نہ کرنا، آپ کی سخاوت کا دریا ہر ایک کو سیراب کرتا ہے۔

الحسن بن سلیمان ۔۔۔۔۔ یہ حسن بن سلیمان ابن عبداللہ بن عبدالغنی ابو علی الفقیہ نظامیہ کے مدرس تھے، جامع قصر میں ان کا وعظ ہوتا تھا فتویٰ دیا کرتے تھے نقل اچھی کرتے تھے وعظ کی ابتداء کوئی کتاب ... اسی سال رجب میں وفات پائی قاضی ابو العباس بن الرطبی نے غسل دیا اور باب ابرز کے قبرستان میں دفن کئے گئے۔

حماد بن مسلم کے حالات(۲) ۔۔۔ یہ حماد بن مسلم الرحبی الدباس ہیں ان کے احوال، مکاشفات، غیب کی باتوں پر مطلع ہونے کا تذکرہ

---

(۱) تذکرۃ الحفاظ: ۱۲۷۱، ۱۲۷۵، العبر: ۶۷/۴
(۲) العبر ۶۳/۴، النجوم الظاہرۃ: ۲۴۶/۵

جاتا ہے، ابن الجوزی ان پر اعتراضات کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ حماد الدباس علوم شریعہ سے عاری ہیں، معرفت اصحاب کاموں میں فرق کرنے والے ہیں یہ بھی ذکر کیا گیا ہے کہ ابن عقیل حماد سے نفرت کا اظہار کرتے تھے حماد الدباس کہا کرتا تھا ابن عقیل میرا دشمن ہے۔
ابن الجوزی کا قول ہے لوگ جو نذرانے پیش کرتے تھے جنہیں وہ قبول کر لیا کرتا تھا کچھ عرصے بعد اس نے نذرانے لینے بند کر دیئے اور سونے کی چیزوں سے پیسے لے کر اپنے ساتھیوں پر خرچ کرتا تھا اسی سال رمضان میں وفات پائی اور شونیزیہ میں دفن ہوا۔

علی بن المستظہر باللہ ..... یہ خلیفہ مسترشد باللہ کے بھائی ہیں، اسی سال رجب میں اکیس سال کی عمر میں وفات پائی، وفات پر ڈھول باجے بند کر دیئے گئے کچھ مدت تک لوگ ان کی تعزیت کے لئے بیٹھے۔

محمد بن احمد ..... یہ محمد بن احمد ابن ابی الفضل الماہانی ہیں، ائمہ شافعیہ میں سے ہیں، امام الحرمین وغیرہ سے فقہ حاصل کی طلب حدیث کے لئے دور دراز کے سفر کئے، مدرس، مفتی، مناظر تھے، اسی سال نوے سال سے زائد عمر پا کر وفات پائی، مرو کی بستی ماہان میں دفن کئے گئے۔

محمود السلطان ابن السلطان ملک شاہ کے حالات[1] ..... یہ نیک بادشاہوں میں سے تھا، اس میں علم، بردباری اور صلاحیت تھی، کئی روز تک لوگ اس کی تعزیت کے لئے بیٹھے، اللہ ان سے درگزر کا معاملہ فرمائے۔

ھبۃ اللہ بن محمد ..... یہ ھبۃ اللہ بن محمد بن عبدالواحد بن احمد بن عباس بن حصین ابو القاسم شیبانی، علی بن مذہب سے، ابی بکر بن مالک عن عبداللہ بن احمد بن حنبل ابیہ سے مسند کے راوی ہیں انہوں نے بہت پہلے سماع کر لیا تھا کیونکہ ان کی ولادت ۴۳۲ھ ہے، ابو علی التمیمی ان کے والدین نے ان کے بھائی کے ساتھ مشائخ کی ایک گروہ جماعت کے پاس بھیج کر حدیث کا سماع کرایا، ابن الجوزی وغیرہ نے ان سے احادیث روایت کیں، ثقہ صحیح السماع تھے، اسی سال چھیانوے سال کی عمر میں بدھ کے روز ظہر و عصر کے درمیان عالم آخرت کی طرف کوچ فرمایا، اللہ ان پر رحم فرمائے۔

واقعات ۵۲۶ھ

اسی سال مسعود بن محمد بن ملک شاہ بغداد آیا، نیز قراجا الساقی اور سلجوق شاہ بن محمد بھی حکومت حاصل کرنے کی نیت سے بغداد آئے عماد الدین زنگی بھی ان دونوں سے ملنے کی نیت سے بغداد آیا لیکن ساقی نے اس سے جنگ کر کے اسے شکست دے دی، بالآخر زنگی شکست خوردہ ہو کر تکریت کی طرف فرار ہو گیا، وہاں پر قلعے کے نائب فاتح بیت المقدس صلاح الدین یوسف کے والد نجم الدین ایوب نے اس کی خدمت کی یعنی کہ زنگی پھر اپنے شہر واپس چلا گیا، نجم الدین ایوب کے یہاں آنے میں بھی حکمت تھی، وہ حلب میں تھا اس نے اس کی خدمت کی، پھر کچھ مدت بعد وہ بھی شام آئے جیسا کہ عنقریب آئے گا۔ اس کے بعد مسعود اور سلجوق شاہ نے آپس میں صلح کر لی اور دونوں نے ملک سنجر کا رخ کیا، ملک سنجر کے لشکر کی تعداد ایک لاکھ ساٹھ ہزار تھی، ان دونوں کے لشکر کی تعداد تیس ہزار کے قریب تھی، چنانچہ دونوں فریق میں جنگ ہوئی، دونوں طرف سے چالیس ہزار آدمی قتل ہوئے، سنجر کے لشکر نے ساقی کو گرفتار کر کے سنجر کے سامنے قتل کر دیا، اس کے بعد طغرل بن محمد شاہی تخت پر جلوہ افروز ہوا، منبروں پر اس کے نام کا خطبہ پڑھا گیا، سنجر اپنے شہر واپس چلا گیا، طغرل نے دبیس، زنگی کو خط کے ذریعے بغداد پر قبضہ کرنے کی ترغیب دی، چنانچہ وہ دونوں ایک لشکر کے ہمراہ بغداد کی طرف روانہ ہوئے، خلیفہ خود ان کے مقابلہ میں نکلا بالآخر ان کو شکست ہوئی، خلیفہ نے ان کے لشکر کی ایک جماعت قتل کر دی، پھر خلیفہ نے مسلمانوں کی ان کے شر سے حفاظت فرمائی وللہ الحمد۔

اسی سال حافظ قاضی ابو الحسین بن الفراء الحنبلی کو قتل کیا گیا اس نے جو مال اپنے گھر میں چھپا رکھا تھا قاتلوں نے اس پر قبضہ کر لیا، اس

---

[1] شذرات الذہب: ۴/۶۹، ۳۴ العبر ۴/۶۶

کے بعد اس نے ابوالفتح یانس الحافظی کو وزیر بنا کر امیر الجیوش کا لقب دیا، پھر سازش کے ذریعے اسے بھی قتل کر دیا، اس کے لڑکے حسن کو وزیر بنایا، اس کے لئے ولی عہد کا خطبہ پڑھا گیا۔ اسی زمانہ میں مسترشد نے اپنے وزیر علی بن طراد الزینبی کو معزول کر کے بڑی رکاوٹ کے بعد انوشیروان بن خالد کو وزیر بنایا۔

اسی سال شمس الملوک اسماعیل بن بوری بن طغتکین اپنے والد کی وفات کے بعد دمشق کا بادشاہ بنا، اس نے یوسف بن فیروز کو وزیر بنایا، یہ ذہین بادشاہ تھا، بہت سے شہروں کو اس نے فتح کیا، اس کے بھائیوں نے اس کا بہت ساتھ دیا۔

خواص کی وفات

احمد بن عبیداللہ کے حالات(۱) ...یہ احمد بن عبیداللہ بن محمد بن عبیداللہ بن محمد بن احمد بن حمدان بن عمر بن عیسیٰ بن ابراہیم بن سعد بن عتبہ بن فرقد سلمی جو ابن کادش العکبری ابو العز بغدادی سے مشہور ہوئے، یہ کثیر احادیث کا سماع کیا اور احادیث کو خوب اچھی طرح سمجھ کر روایت کرتے تھے اسانید سے سب سے آخر میں روایت کرنے والے یہی ابن کادش ہیں، بہت سے لوگوں نے ان کے بارے میں تعریفی کلمات کہے ہیں جن میں محمد بن خشاب بھی ہیں، محمد بن ناصر نے ان پر اعتراض کرتے ہوئے کہا ہے کہ انہوں نے خود موضوع حدیث روایت کرنے کا اقرار کیا ہے۔ عبدالوہاب انماطی کا قول ہے یہ احادیث کو خلط ملط کرتے تھے، اسی سال جمادی الاولیٰ میں وفات پائی۔

محمد بن محمد بن حسین ...یہ محمد بن محمد بن حسین ابن القاضی ابو یعلیٰ ابن الفراء حنبلی ہیں، ماہ شعبان ۴۵۱ھ میں پیدا ہوئے، والد وغیرہ سے حدیث کا سماع کیا، فقیہ، مدرس، مناظر، متقی تھے، ان کے پاس ایک گھر تھا جس میں وہ رہتا تھا، ایک رات کسی نے ان کو قتل کر کے ان کے مال پر قبضہ کر لیا، لیکن اللہ نے ان کے قاتل کو ظاہر کر دیا، لوگوں نے اسے قتل کر دیا۔

واقعات ۵۲۷ھ

اسی سال صفر میں سلطان محمود بغداد آیا، اس کے نام کا خطبہ پڑھا گیا، خلیفہ نے اس پر خلعت کی، سلطنت اس کے سپرد کر دی، لوگوں پر دراہم و دنانیر نچھاور کئے گئے، سلطان داؤد بن محمود پر بھی خلعت کی گئی، اسی زمانہ میں دبیس نے واسط میں ایک بہت بڑا لشکر جمع کیا، خلیفہ نے اس کے مقابلہ میں لشکر روانہ کیا جس نے اس کے لشکر کو شکست دے دی، اس کا لشکر منتشر ہو گیا، اس کے بعد خلیفہ نے زنگی سے موصل چھیننے کا ارادہ کیا، زنگی نے اس کو تحفے تحائف اور اموال پیش کئے لیکن اس نے قبول نہیں کئے، پھر اس کو خطرہ ہوا کہ سلطان مسعود نے دبیس سے صلح کر لی اور اس پر خلعت کی، خلیفہ بھی سلامتی کے ساتھ بغداد واپس آ گیا۔

اسی سال حنابلہ کے امام ابو الحسن ابن الزاغونی کا انتقال ہوا، ابن الجوزی نے ان کے حلقہ کو طلب کیا، ان میں ایک نوجوان بھی تھے لیکن ابن الجوزی نے ان کے علاوہ کسی دوسرے کا نام لیا، لیکن وزیر انوشیروان نے اسی نوجوان کو مقرر کر دیا، چنانچہ اسی سال اس نوجوان نے مختلف مقامات پر وعظ کیا، لوگوں نے اس کا وعظ بہت پسند کیا جس کی وجہ سے اس کا حلقہ وسیع ہو گیا۔

اسی زمانہ میں شمس الملوک اسماعیل حاکم دمشق نے زنگی کے قبضہ سے حماۃ شہر چھین لیا، سال رواں کے ذی الحجہ میں ترکمان نے طرابلس شہر لوٹ لیا، قومص فرنگی ان کے مقابلہ میں نکلا، انہوں نے اسے شکست دے دی، اس کے ساتھیوں کی ایک جماعت قتل کر دی، پھر لمبی مدت تک اس کا محاصرہ کر کے

---

(۱) از شذرات الذہب ۴/۸۰ العبر ۴/۶۸

تعاقب کیا اور وہ ہزیمت کھا کر لوٹ گئے اسی دوران ترکمان ابن ایلغازی نے بیت المقدس کے بعض علاقوں پر حملہ کیا شمس الملوک سے آپ نے عظیم قتال کیا اسی زمانہ میں باطنیوں نے حکومت کے لئے شام میں قدموس قلعہ خریدا انھوں نے اسے سلطان کی طرف سے ابن عمرون سے لیا تھا۔ دمشق میں فرنگیوں اور شمس الملوک میں شدید لڑائی ہوئی اور شمس الملوک نے ان سے قتال کر کے ایک ہزار فرنگیوں کو قتل کر دیا اور بہت سا مال غنیمت کے طور پر حاصل کیا اسی طرح وہ تمام غنیمت ہوا ہے۔ اس سال بھی گذشتہ سالوں کی طرح قطز الخادم نے لوگوں کو حج کرایا۔

خاص خاص لوگوں کی وفات

احمد بن سلامہ کے حالات [1] یہ احمد بن سلامہ بن عبد اللہ بن مخلد ابو العباس ابن الرطبی ہیں بغداد میں ابی اسحاق اور ابن الصباغ سے اور اصفہان میں محمد بن ثابت خجندی سے فقہ حاصل کی۔ اس کے بعد آپ حریم کے قاضی اور خلفاء کے مؤدب بنے آپ فتویٰ اور تدریس فرماتے تھے اسی سال رجب میں دار فانی سے رخصت ہوئے۔ ابو اسحاق کے پہلو میں دفن ہوئے۔

اسعد بن ابی نصر بن ابی الفضل۔۔ یہ اسعد بن ابی نصر بن ابی الفضل ابو الفتح المیہنی مجد الدین ائمہ شافعیہ میں سے ہیں۔ تعلیقہ والطریقہ کتاب کے مصنف ہیں سن ۵۱۷ سے سن ۵۲۳ تک بغداد کے نظامیہ میں تدریس کی پھر معزول کر دیئے گئے لیکن آپ کے مرتبے میں کمی نہیں آئی یہ بات پہلے گذر چکی ہے سن ۵۱۷ میں آپ نظامیہ کے مدرس بنے اور سن ۵۲۳ میں آپ نے وفات پائی۔ ابن خلکان کا قول ہے سن ۵۲۷ میں آپ نے وفات پائی۔

ابن الزاغونی الحنبلی۔۔۔۔ یہ ابن الزاغونی الحنبلی علی بن عبید اللہ بن نصر بن السری ابو الحسن الزاغونی امام مشہور ہیں آپ قاری تھے، حدیث کا سماع کیا فقہ اور لغت کی تعلیم حاصل کی، ابن الزاغونی نے اصول و فروع پر متعدد کتب تصنیف فرمائیں، بہترین واعظ تھے نماز جنازہ میں لوگوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔

حسن بن محمد۔۔۔۔ یہ حسن بن محمد ابن ابراہیم ابو علی البارع اصفہان کے قراء میں سے تھے احادیث کا سماع کیا حدیث کے سلسلے میں سفر بھی کیا اور احادیث کی تخریج بھی کی، حسن نے تاریخ پر بھی کتاب لکھی، ابو علی ان کا اچھا قرأت کی وجہ سے تھا اسی سال اصفہان میں وفات پائی۔

علی بن یعلی۔ علی بن یعلی ابن عوض ابو القاسم العلوی الھروی ابی عیسیٰ سے مسند احمد اور ابی عامر ازدی سے ترمذی کا سماع کیا، نیشاپور میں لوگوں کو وعظ کرتے تھے بعد میں بغداد آ کر وعظ کرنے لگے۔ بغداد میں ابن یعلی کو بڑی پذیرائی حاصل ہوئی وہاں پر انھوں نے بہت سا مال و متاع بھی جمع کر لیا۔

ابن الجوزی کا قول ہے مجھے وعظ میں سب سے پہلے انھوں نے بٹھایا اور میں نے بچہ ہونے کے باوجود ان کے سامنے تقریر کی۔

محمد بن احمد یہ محمد بن احمد ابن یحییٰ ابو عبد اللہ العثمانی الدیباجی البغدادی کی نسبت سے مشہور ہوئے اشعری تھے بغداد میں لوگوں کو وعظ کرتے تھے ابن الجوزی کا قول ہے ایک مجلس میں میں نے ان سے یہ اشعار سنے۔

(۱) مجھے دوست ہونے کے باوجود مجھ پر حسرت ہے کیونکہ گناہوں نے میرا دل زخمی کر دیا۔
(۲) میری جان نے گناہوں کی شکل کو سیاہ کر دیا اور مجھے بڑھاپے نے موت کی خبر دی۔

---

(۱) تذکرۃ الحفاظ: ۱۲۸۸، الوافی بالوفیات، ۶/۲۹۲، ۲۹۷

(۳) جب بھی میں نے اپنے کسی زخمی دل کو ٹھیک کیا تو گناہوں نے میرا دل دوبارہ زخمی کر دیا۔
(۴) - کامیابی اور آسودگی حشر میں امن اور سکون کے ساتھ آنے والے شخص کے لئے ہے۔

محمد بن محمد ..... یہ محمد بن محمد بن الحسین بن محمد بن محمد بن خلف بن احمد بن ابی یعلیٰ بن الفراء الملقب ابن القاضی ہیں ان کی ولادت ۴۹۴ھ ہے۔ حدیث کا سماع کیا، عمدہ دیندار متقی زاہد فقیہ تھے۔

ابو محمد عبد الجبار ..... ابن ابی بکر محمد بن حمدیس الصقلی الازدی الشاعر المشہور، ابن خلکان نے آپ کے عمدہ اشعار ذکر کئے ہیں۔
(۱) کھڑا ہو شراب والے ہاتھ سے پکڑ لے رات نے صبح کی خوشخبری دینے والے کی موت کی خبر دی ہے۔
(۲) صبح جلدی لذتوں کی طرف جا اور ان کے لئے لہو ولعب کے تیز رو اور تازہ دم چلنے والے گھوڑوں پر سوار ہو جا۔
(۳) کیا اس نے دیکھا نہیں کہ چاشت کے وقت کا سورج لہو کے نقاب کو کس طرح گول بنانے کے لئے آسمان سے چمک رہا ہے۔ ان کے نادر معانی میں سے ایک شعر یہ ہے۔
وہ میرے سامنے آئی تو آنکھوں سے بات کی اور اس نے تیرے قتل کو زخم آلود کیا اور وہ بہت قتل کرنے والی ہے۔

واقعات ۵۳۸ھ

اس سال خلیفہ اور زنگی کے درمیان صلح ہو گئی، اسی زمانہ میں زنگی نے بہت سے قلعوں کو فتح کیا اور فرنگیوں کی ایک جماعت قتل کر دی۔ سال رواں میں حسن السلوک نے [illegible] فتح کیا اور فرنگیوں کے بہت سے شہروں کو لوٹ لیا۔

اسی برس سلجوق شاہ بغداد آیا، شاہی محل میں اس نے قیام کیا، خلیفہ نے اس کا اکرام کیا اور اس کا خرچہ اپنے ذمہ لے لیا، اس کے بعد سلطان مسعود بھی بغداد آگیا، اس نے اکثر تاجروں کے محصول کی وجہ سے ... ان پر ... تھا اسی سال ... کی حکومت سلیمان بن ... الملکی کی اولاد کو ملی ... ان کے ... تھی، اسی زمانہ میں ابن طراد کو دوبارہ وزیر بنایا گیا۔

سال رواں میں اقبال مسترشدی پر بادشاہوں کی خلعت ڈالی گئی، ملک العرب سیف الدولہ کا لقب دیا گیا، پھر وہ خلعت پہن کر سوار ہو کر دیوان گیا۔ اسی سال ملک طغرل کی حکومت مضبوط ہوئی اور ملک مسعود کی حکومت کمزور ہو گئی۔

خواص کی وفات

احمد بن علی بن ابراہیم ..... یہ احمد بن علی بن ابراہیم ابو الوفا الفیروز آبادی مشائخ صوفیاء میں سے ہیں، رباط الزوزنی کی خانقاہ میں سکونت اختیار کر رکھی تھی، ان کا کلام شیریں تھا، صوفیہ کے حالات، سیرت، اشعار سے اچھی طرح واقف تھے۔

ابو علی الفارقی ..... یہ ابو علی الفارقی الحسن بن ابراہیم بن برہون ہیں، ان کی ولادت ۴۳۳ھ ہے، اولاً محاملی کے مصنف ابی عبداللہ محمد بن بیان الکازرونی سے فقہ کی تعلیم حاصل کی، پھر شیخ ابی اسحاق اور ابن الصباغ سے حاصل کی، آپ ابو علی فارقی المہذب اور الشامل کا تکرار کرتے تھے، بعد میں واسط کے قاضی بنا دیئے گئے، حسن سیرت کے مالک تھے، اوقات کے پابند، اپنے علم اور فضل سے بھرپور فائدہ مند شخص تھے، اسی سال محرم میں پچانوے سال کی عمر میں وفات پائی۔

عبداللہ بن محمد ..... یہ عبداللہ بن محمد بن احمد بن حسن ابو محمد بن ابی بکر الشاشی، حدیث کا سماع کیا، اپنے والد سے فقہ کی تعلیم حاصل کی، مناظر

متقی اور بہت فاضل، ذو علم، فصیح، سمجھدار تھے۔ ابن الجوزی نے ان کے وعظ، نظم و نثر الفاظ کے حسن کی تعریف کی ہے۔ چالیس سال کی عمر کے قریب اسی سال محرم میں وفات پائی اپنے والد کے پہلو میں دفن کئے گئے۔

محمد بن احمد... یہ محمد بن احمد بن علی بن ابی بکر الاصبہانی جو ابن الحاج البغدادی سے مشہور ہیں، حدیث کا سماع کیا، قاری بھی تھے، نیک سیرت زاہد عابد تھے تبرکاً ان سے دعا کرائی جاتی تھی اور لوگ ان کی زیارت کے لئے آتے تھے۔

محمد بن عبدالواحد الشافعی... یہ محمد بن عبدالواحد الشافعی ابو رشید ہیں، اہل طبرستان کے باشندے تھے، ان کی ولادت ۴۳۳ھ ہے۔ حج کیا، کچھ عرصہ مکہ میں اقامت اختیار کی، کچھ احادیث کا سماع کیا۔ ابو رشید زاہد، لوگوں سے کنارہ کش، گوشہ نشین تھے۔ ایک بار کچھ تاجروں کے ساتھ دریائی سفر پر گئے، راستے میں ایک جزیرہ پر ٹھہر گئے۔ ابو رشید نے کہا مجھے یہیں چھوڑ دو میں یہاں اللہ کی عبادت کروں گا، تاجروں نے اپنے ساتھ جانے پر بہت اصرار کیا لیکن ابو رشید نہیں مانے بالآخر انہوں نے ان کو وہیں چھوڑ دیا اور خود سفر پر روانہ ہو گئے لیکن ہوا نے تاجروں کو ابو رشید کے پاس لا کر چھوڑ دیا، تاجروں نے ابو رشید سے کہا اگر تم نے یہاں ٹھہرنا ہی ہے تو اس وقت تو تم ہمارے ساتھ چلو بعد میں دوبارہ آ جانا، چنانچہ ابو رشید ان کے ساتھ چلے گئے ان کو چھوڑ کر دوبارہ اسی جزیرے کے پاس آ کر مقیم ہو گئے، ایک مدت تک ٹھہرنے کے بعد دوبارہ اپنے شہر چلے گئے۔

بعض کا قول ہے ابو رشید اس جزیرہ میں موجود اشیاء سے خوراک حاصل کرتے تھے وہاں پر ایک اژدہا بھی تھا جو انسانوں کو نگلتا تھا اسی طرح وہاں پر ایک پانی کا چشمہ تھا جس سے ابو رشید پانی پیتے اور وضو کرتے تھے۔ ان کی قبر آمل میں مشہور ہے۔ لوگ اس کی زیارت کے لئے آتے ہیں۔

ام خلیفہ... یہ مسترشد کی والدہ ہیں، اسی سال اخیر شوال بدھ کی شب بعد عشاء وفات پائی۔

واقعات ۵۲۹ھ

اسی سال مسترشد کی وفات ہوئی اس کا تذکرہ اس طرح ہے کیوں کہ سلطان مسعود اور خلیفہ کے درمیان کشیدگی تھی جس کی وجہ سے خلیفہ نے بغداد سے اس کا خطبہ ختم کرنے کا ارادہ کیا، اتفاقاً سلطان مسعود کے بھائی طغرل بن محمد بن ملک شاہ کا انتقال ہو گیا جس کی وجہ سے سلطان مسعود دوسرے شہروں کی طرف چلا گیا، وہاں کا مالک بن گیا اب اس کا حوصلہ بڑھ گیا اور اس نے خلیفہ سے بغداد پہنچنے کے لئے لشکر جمع کرنا شروع کر دیا، جب خلیفہ کو اس کا علم ہوا تو وہ خوف زدہ ہو گیا اس نے اس کی تیاری شروع کر دی، امراء کی ایک جماعت ملک محمد سے خوف زدہ ہو کر خلیفہ کے پاس آ گئی۔

خلیفہ پہلی جمادی کو ایک عظیم لشکر کے ہمراہ بغداد سے نکلا، ضعیف لشکر تھا اور امراء پر مشتمل تھا وہ اس کے آگے آگے چلتے رہے یہاں تک کہ خلیفہ خیمہ میں داخل ہو گیا، خلیفہ نے ایک جماعت آگے بھیجی ملک مسعود نے بھی دبیس بن صدقہ بن منصور کی ماتحتی میں ایک جماعت مقدمہ کے لئے آگے کی، حاصل کلام یہ ہے کہ دس رمضان پیر کے روز جنگ شروع ہوئی بڑی شدید لڑائی ہوئی لیکن دونوں جانبوں سے صرف پانچ آدمی قتل ہوئے۔

اس کے بعد خلیفہ نے مسعود کے لشکر پر حملہ کر کے اسے شکست دے دی، اس کا لشکر اصفہان چلا گیا، پھر مسعود کے لشکر نے خلیفہ کے لشکر پر حملہ کر کے اسے شکست دے دی، خلیفہ گرفتار ہو گیا، مسعود کے لشکر نے اموال اور جو بھی تھا پر قبضہ کر لیا جس میں چار کروڑ دینار اور دیگر سامان، فرنیچر اور برتن بھی تھے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ چاروں طرف یہ خبر مشہور ہوئی، بغداد خبر پہنچی تو لوگ خوف زدہ ہو گئے اور وہ بے چین ہو گئے، عوام نے منبروں کے پاس آ کر انہیں توڑ دیا، جماعت میں حاضر ہونے سے رک گئے، خواتین برہنہ سر خلیفہ کی گرفتاری پر نوحہ کرتے نکلیں، ایک بہت بڑا فتنہ کھڑا ہو گیا۔ بلاد عراق میں بھی یہی صورت حال ہوئی۔

بالآخر ملک سنجر نے اپنے بھتیجے کو خط کے ذریعے اس امر عظیم کے انجام سے متنبہ کیا اور خلیفہ کو دوبارہ لوٹانے کا حکم دیا جب جا کر ملک

مسعود نے خلیفہ کے لئے خیمہ لگایا اس میں ایک تخت تھا خلیفہ وہیں جا بیٹھا [illegible] سلطان مسعود [illegible] کے ہاتھ میں [illegible] سے [illegible] یہاں تک کہ خلیفہ تخت پر بیٹھ گیا اور ملک مسعود نے ان کے سامنے کھڑے ہو کر [illegible] خلیفہ نے اس پر خلعت کی۔ اس کی بات [illegible] ان کے [illegible] جانب [illegible] تھے [illegible] خلیفہ خوش کرنے کے لئے [illegible] پھر سلطان نے آگے بڑھ کر دبیس کی سفارش کی [illegible] یہ الفاظ جاری تھے اے امیر المؤمنین میں [illegible] چاہتا ہوں [illegible] معاف [illegible] خلیفہ نے معافی کا اعلان کر دیا اور [illegible] معاف [illegible] اس کے بعد [illegible] خلیفہ کے ہاتھ [illegible] کی درخواست کی خلیفہ نے اجازت دے دی دبیس نے خلیفہ کے ہاتھ [illegible] اپنے چہرہ [illegible] معاملہ صاف ہو گیا پھر چاروں طرف پھیل گئی ان سے لوگوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔

[illegible] میں ملک سنجر نے [illegible] لکھا اپنے بھتیجے کو خلیفہ کے ساتھ حسن سلوک کرنے اور اسے بغداد واپس کرنے کے بارے میں پیغام بھیجا [illegible] خلیفہ کی خدمت کے لئے [illegible] غلام بھی بھیجے ان کے ساتھ [illegible] جب یہ غلام خلیفہ کے پاس پہنچے تو باطنیوں نے ان پر حملہ [illegible] اسے قتل کر دیا اور اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے [illegible] خلیفہ نے [illegible] باطنیوں [illegible] کو پکڑ کر جلا دیا گیا۔ بعض کا قول ہے انہیں خلیفہ کے قتل کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ واللہ اعلم۔

خلیفہ کی موت کی [illegible] آگ کی طرح پھیل گئی لوگوں کا غم خلیفہ مسترشد پر بڑھ گیا [illegible] بغداد میں [illegible] ان کے [illegible] بغداد لائے گئے [illegible] کہ خلیفہ راشد کے ہاتھ پر بیعت کر لے [illegible] خلیفہ مسترشد [illegible] بہت [illegible] خلیفہ ہونے کے ساتھ خطیب بھی [illegible] آخری خلیفہ تھا ان کی عمر ۴۵ سال [illegible] مدت خلافت ۱۷ سال [illegible] ان کی والدہ ترک کی ام ولد تھی۔

راشد باللہ کی خلافت...... ابو جعفر منصور بن مسترشد ہیں ان کے والد نے ولی عہد ان کو بنایا تھا [illegible] ان کا [illegible] ان کے والد کی وفات کے بعد لوگوں نے ان کے ہاتھ پر بیعت کی [illegible] خطبہ [illegible] اس وقت راشد کی عمر [illegible] تھی [illegible] راشد خلیفہ [illegible] سال [illegible] راشد [illegible] بیعت [illegible] لوگوں کی ایک بڑی تعداد نے ان کی نماز جنازہ ادا کی [illegible] حالت میں [illegible] راشد کی حکومت کے شروع میں باطنیوں نے [illegible]۔

احمد بن محمد بن حسین...... یہ احمد بن محمد بن حسین بن عمر ابوالمظفر بن ابی بکر الشاشی اپنے والد سے فقہ کی تعلیم حاصل کی ان کے بھائی کی وفات [illegible] ان کی [illegible] روایت [illegible] عمر [illegible] تھی۔

اسماعیل بن عبداللہ...... یہ اسماعیل بن عبداللہ بن علی ابوالقاسم [illegible] امام الحرمین سے فقہ کی تعلیم حاصل کی اسماعیل [illegible] اکرام کا معاملہ کرتے تھے [illegible] ان کی وفات [illegible] میں دفن کئے گئے۔

دبیس بن صدقہ...... یہ دبیس بن صدقہ بن منصور بن دبیس بن علی بن مزید ابوالاعز الاسدی الامیر [illegible] کے گھر [illegible] تھے [illegible] دبیس نے بہت سے کارنامے انجام دیئے خلیفہ کے خوف سے [illegible] کی طرف نکل گئے خلیفہ کی وفات کے بعد دبیس صرف [illegible] رہے ایک وقت سلطان نے ان پر [illegible] دبیس نے زنگی [illegible] کے ذریعہ سلطان کے پاس آنے سے منع کیا ہے دبیس کو سلطان سے خوف [illegible] سلطان نے ایک ارمنی غلام کو اس کے پاس بھیجا غلام نے دبیس کو خیمہ میں سر جھکائے ہوئے [illegible] غلام نے بات کرنے سے پہلے ہی [illegible] سر تن سے جدا کر دیا بعض کا قول ہے کہ سلطان نے دبیس کو اپنے پاس بلا کر [illegible]

ہونے تک کرا دیتا تھا۔

طغرل السلطان ابن السلطان محمد بن ملک شاہ۔۔۔ اس سال محرم میں جمعرات کے روز ہمدان میں وفات پائی۔

علی بن محمد التمروجانی۔۔۔ یہ عابد و زاہد تھے ابن الجوزی نے نقل کیا ہے کہ علی بن محمد کا قول ہے کہ قتل کرنا پڑے تو اس سے بہتر ہے کہ بعد میں کسی سے مدد طلب کریں علی بن محمد اس بات سے ناآشنا ہونے کی وجہ سے علاج کو معذور سمجھتے گئے۔

الفضل ابو منصور۔۔۔ یہ امیر المومنین المسترشد ہیں ان کے حالات گزر چکے۔

واقعات ۵۳۰ھ

اس سال خلیفہ راشد اور سلطان مسعود کے درمیان جنگ ہوئی کیونکہ مسعود نے خلیفہ کے پاس خط لکھا کہ جس وقت میں نے تمہارے والد کو گرفتار کیا تھا اس وقت انہوں نے میرے نام چار لاکھ دینار کی تحریر لکھی تھی اب میں تم سے اس رقم کا مطالبہ کرتا ہوں خلیفہ راشد نے اس کا انکار کرتے ہوئے کہا کہ اب ہمارے تمہارے درمیان تلوار فیصلہ کرے گی۔

سلطان کو جب خلیفہ کا جواب موصول ہوا تو اس نے لشکر تیار کرنا شروع کر دیا خلیفہ نے بھی امراء کو مسعود کا مقابلہ کرنے کے لئے تیاری کا حکم دیا۔ عماد الدین زنگی کو بلوایا اور خلیفہ کے ارد گرد جمع ہوگئے۔ اسی دوران سلطان داؤد بن محمود بن محمد بن ملک شاہ بھی خلیفہ کے پاس پہنچ گیا خلیفہ نے بغداد میں اس کے نام پر خطبہ دلوایا اس کو خلعت دی اس کی بادشاہت پر بیعت لی اس سے خلیفہ اور مسعود کے درمیان کشیدگی میں اضافہ ہوگیا خلیفہ بغداد سے نکلا، اس کے ساتھ لوگوں کی طرح لشکر بھی تھے یہ لوگ شعبان کے آخر میں پیر کے روز اصفہان کی جانب سے نکلے۔

جب خلیفہ کو سلطان مسعود کے لشکر کی روانگی کی اطلاع ملی تو عماد الدین زنگی نے خلیفہ کو بڑے خوبصورت انداز میں اپنے ساتھ موصل جانے کا مشورہ دیا اتفاقاً ان کی غیر موجودگی میں مسعود چار شوال کو بغداد میں داخل ہوگیا اس نے سب کچھ سمیت بغداد پر قبضہ کرلیا۔ پھر خلیفہ کی حویلیوں اور باغات وغیرہ سے زیورات اور زیب و زینت کی چیزیں بھی لے لیں مسعود نے قاضیوں اور فقہاء کو جمع کرکے ان کو خلیفہ راشد کا خط دکھایا کہ جب میں مسعود سے جنگ کرنے کے لئے بغداد سے جاؤں گا تو خلافت سے دستبردار ہو جاؤں گا اس پر فقہاء نے خلیفہ راشد کی خلافت سے دستبردار ہونے کا فتویٰ دے دیا چنانچہ حکومت والی پولیس کے روبرو گئے حکم اور فقہاء کے فتوی کی روشنی میں راشد کو خلافت سے معزول کردیا گیا اس کی خلافت تقریباً ایک سال رہی۔ سلطان نے اپنے چچا مقتفی بن المستظہر کو بلایا اپنے بھتیجے راشد کی جگہ چچا کے ہاتھ پر بیعت خلافت لی۔

مقتفی لامر اللہ کی خلافت۔۔۔ یہ ابو عبداللہ بن المستظہر ہیں ان کی والدہ ام ولد تھی جس کا نام نسیم تھا اور ست السادۃ بھی کہا جاتا تھا۔ خلافت کے وقت ان کی عمر چالیس سال تھی راشد کے خلافت سے دستبردار ہونے کے دوسرے دن ان کے ہاتھ پر بیعت خلافت لی گئی اسی ذی قعدہ جمعہ کے روز ان کے نام پر منابر پر خطبہ دیا گیا۔ مقتفی ان کا لقب رکھا گیا کیونکہ ان کا قول تھا کہ میں نے خواب میں آپ ﷺ کی زیارت کی آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ عنقریب تمہیں خلافت ملے گی اس وقت تم میری اقتداء کرنا اس خواب کے چھ دن بعد ان کو خلافت مل گئی اسی وجہ سے انہوں نے اپنا لقب مقتفی رکھا۔

ایک اہم فائدہ کے متعلق تنبیہ۔۔۔ دو بھائیوں کے خلیفہ بننے کی بہت سی مثالیں ہیں، جیسے مسترشد اور مقتفی، سفاح اور منصور، ہادی اور رشید، معتصم کے دو لڑکے واثق اور متوکل اسی طرح تین بھائیوں کے خلیفہ بننے کی بھی مثالیں موجود ہیں، جیسے رشید کے تین لڑکے امین، مامون، معتصم، متوکل کے تین لڑکے منتصر، معتز، معتمد، معتضد کے تین لڑکے، مکتفی، مقتدر، قاہر، مقتدر کے تین لڑکے راضی، متقی، مطیع۔ البتہ چار بھائیوں کے خلیفہ

بنے تو صرف ایک مثال ہے عبدالملک بن مروان کے لڑکے ولید، سلیمان، یزید، ہشام۔
مقتفی کی خلافت منعقد ہونے کے بعد راشد مسلسل زنگی کے ساتھ رہا حتیٰ کہ اسی سال ذی الحجہ میں موصل میں داخل ہوا۔

خواص کی وفات

محمد بن حمویہ: یہ محمد بن حمویہ ابو عبد اللہ الجوینی ہیں، حدیث کے راوی ہیں، صدوق، علم و زہد میں مشہور تھے، صاحب کرامات ہیں، بغداد آئے، واپسی پر اپنی اولاد کے لئے یہ اشعار کہے۔

(۱) میرے جانے کے بعد اگر تمہاری طرف میری کوئی حسب بھیجے میرے عزیز کی سمتیں تمہاری طرف ہوں گی۔
(۲) اگر نہیں تو پھر میری طرف سے تمہیں سلام قبول ہو۔

محمد بن عبد اللہ: یہ محمد بن عبد اللہ بن احمد بن حبیب ابو بکر العامری ہیں ابن الخباز سے مشہور ہوئے، حدیث کا سماع کیا صوفیہ کے طرز پر وعظ کرتے تھے، ابن الجوزی جیسے حضرات ان کی تربیت میں رہے ہیں، ابن الجوزی نے ان کی تعریف کی ہے، ان کے کچھ اشعار ہیں۔

(۱) عشق میں میری ناکامی ثابت ہونے کی صورت میں میں کیسے علیہ کروں، ملامت کرنے والی ملامت سے عذر اشتیاق مجھ پر حاوی ہے۔
(۲) میں اس کی محبت میں مشغول ہو کر کیسے شکایت کروں، میرے اہم امور اور میرے معمولات میں وہ حائل ہو جاتا ہے، فقہ اور حدیث میں معرفت تھی۔

محمد بن عبد اللہ نے کتاب الشہاب کی شرح لکھی، انھوں نے ایک خانقاہ بنوائی تھی جس میں زاہدین عابدین کی ایک جماعت رہتی تھی، بوقت وفات تقویٰ اور اخلاص کی اپنے مریدین کو وصیت کی، پھر ان پر موت نزع شروع ہوئی، پیشانی عرق آلود ہوگئی، اپنا ہاتھ اٹھا کر کسی شاعر کا یہ شعر پڑھا، آپ میں نے تیرے سامنے ہاتھ پھیلا دیے، فضل کا حسن تو یہ ہے کہ تو خالی واپس کر کے دشمن کو خوش نہ کرے۔

اس کے بعد فرمانے لگے میں مشائخ کی ایک جماعت دیکھ رہا ہوں ان کے سامنے تھیلیاں پڑی ہیں وہ میرے انتظار میں ہیں، اس کے بعد وفات ہوگئی، اس وقت ۲۰ رمضان بدھ کا دن تھا، باب حرب میں دفن کئے گئے، پھر ۵۵۴ھ میں خانقاہ قبر سمیت غرق ہوگئی۔

محمد بن الفضل: ابن احمد بن محمد بن ابی العباس ابو عبد اللہ الصاعدی الفراوی ہیں، والد کا تعلق فراوہ کی سرحد سے تھا بعد میں نیشاپور میں داخل ہوگئے تھے، ان کا محمد پیدا ہوا، انھوں نے حدیث کا سماع کیا، فقیہ، متقی، مناظر، واعظ، ظریف، خوبصورت، خوب سیرت، وقت کے مفتی تھے، ایک ہزار سے زائد مجالس کو حدیث کا املاء کرایا، اطراف سے ان کے پاس طلبہ آتے تھے حتیٰ کہ ان کے بارے میں مشہور ہو گیا، الفراوی ایک ہزار راوی ہیں، بعض کا قول ہے کہ ان کی انگوٹھی میں یہ لکھا ہوا تھا صحیح مسلم کا بیس سے زائد مرتبہ سماع کیا، اسی سال نوے سال کی عمر میں شوال میں وفات پائی۔

واقعات ۵۳۱ھ

اس سال اصفہان میں اچانک اموات بہت ہوئیں جس کی وجہ سے متعدد مکان بند ہو گئے۔ اسی زمانہ میں خلیفہ نے خاتون فاطمہ بنت محمد بن ملک شاہ سے ایک لاکھ دینار پر نکاح کیا، تقریب میں اس کا بھائی سلطان مسعود، ارکان دولت، وزراء، امراء شامل تھے، لوگوں پر مختلف قسم کی چیزیں نچھاور کی گئیں۔

اس برس اہل بغداد نے رمضان کے تیس روزے رکھے مگر تیسویں رات آسمان صاف ہونے کے باوجود چاند نظر نہیں آیا۔ ابن الجوزی کا قول ہے ایسا کبھی نہیں ہوا۔

اس برس ملک مصر کا وزیر تاج الدولہ بہرام نصرانی بھاگ گیا وجہ یہ ہوئی کہ اس نے قبضہ کر کے وہاں سب بڑے شہروں سے اچھے مسلمان نکال دیئے خلیفہ حافظ نے اسے تنبیہ کی اور ایلچی کے ہاتھ گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا پھر اسے چھوڑ دیا تو اس نے رہبانیت اختیار کر لی اور کچھ عرصہ بعد مر گیا خلیفہ نے اس کی جگہ رضوان بن ولخشی کو وزیر بنایا اور ملک الافضل اس کا لقب رکھا اس سے پہلے کسی وزیر کا یہ لقب نہیں رکھا گیا۔ کچھ عرصہ بعد خلیفہ اور اس وزیر کے درمیان بھی کشیدگی پیدا ہو گئی جو بڑھتی رہی حتیٰ کہ خلیفہ نے اسے بھی قتل کر دیا اور تمام مصر کا خود والی بن گیا۔

اسی سال اتابک زنگی چند شہروں کا مالک بنا۔ سال رواں کی شب شام میں ایک سیاہ بادل ظاہر ہوا جس سے پوری دنیا تاریک ہو گئی پھر یہ بادل اس کے بعد سرخ بادل ظاہر ہوا جس نے پوری دنیا کو روشن کر دیا اس کے بعد سخت آندھی چلی جس نے بہت سے درختوں کو اکھاڑ دیا اس کے بعد زبردست بارش ہوئی جس کی وجہ سے بڑے سیلاب آئے۔ سال رواں میں روم کے بادشاہ نے شام پر حملہ کر کے فرنگیوں کے قبضے سے متعدد شہروں کو فتح کر لیا اس جنگ میں ارمن کے بادشاہ ابن لیون نے رومی بادشاہ کا ساتھ دیا۔

خواص کی وفات

احمد بن محمد بن ثابت: یہ احمد بن محمد بن ثابت ابن الحسن ابو سعد الخجندی ہیں۔ فقہ کی تعلیم اپنے والد امام ابی بکر الخجندی الاصبہانی سے حاصل کی بغداد آئے مدرسہ نظامیہ میں کئی مرتبہ مدرس بنے اور مشہور ہوئے حدیث کا سماع کیا اور واعظ بھی تھے۔ اسی سال شعبان میں نوے سال کے قریب عمر پا کر وفات پائی۔

عبداللہ بن احمد: یہ عبداللہ بن احمد بن محمد ابو محمد الیوسفی ہیں۔ یہ شیخ تھے۔ بہت سے محدثین سے حدیث کا سماع کیا۔ ابو الحسن ابن القزوینی سے روایت کرنے والے سب سے آخری راوی یہی ہیں۔ خطیب نے ان سے احادیث بیان کی ہیں۔ یہ بہت کثرت سے صدقہ اور خیرات کرتے تھے۔ وفات تک اپنے حواس اور قوی سے فائدہ حاصل کرتے رہے تھے۔ اسی سال جمادی الاولیٰ میں چھیاسی سال کی عمر میں وفات پائی۔

واقعات ۵۳۳ھ

اسی سال معزول خلیفہ راشد قتل کیا گیا۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ ملک داؤد اور امراء کی ایک جماعت اس کے پاس آ کر کہنے لگی کہ مسعود سے قتال کرنا ضروری ہے چنانچہ ارض مراغہ میں دونوں میں جنگ ہوئی مسعود نے راشد کو شکست دے کر اس کے لشکر کو منتشر کر دیا اور ایک جماعت کو قتل کر دیا جس میں صدقہ بن دبیس بھی تھے اس نے بھائی محمد کو حلہ کا حاکم بنا دیا۔ خلیفہ راشد بھاگ کر اصبہان میں داخل ہو گیا۔ اس کے خادموں میں سے ایک خراسانی خادم نے اس پر حملہ کر کے زخمی کر دیا بعد میں اس کا زخم ٹھیک بھی ہو گیا لیکن ۲۵ رمضان کو کسی نے اسے قتل کر دیا۔ اصبہان کے باہر شہرستان میں اس کو دفن کر دیا۔ سفید خوبصورت ذی وجاہت جسیم بارعب چہرہ والا تھا اس کی والدہ ترکی ام ولد تھی۔

اسی سال تاجر رامشت الفارسی نے اٹھارہ ہزار دینار کا بیت اللہ پر غلاف چڑھایا کیونکہ اس سال بادشاہوں کے اختلاف کی وجہ سے بیت اللہ پر غلاف نہیں چڑھا تھا۔ اسی زمانے میں شام، جزیرہ اور عراق میں سخت زلزلہ آیا جس سے بہت سے مکانات گر گئے۔ نیچے دب کر بے شمار لوگ

مر گئے۔ اسی برس محرم میں عماد الدین زنگی نے حمص شہر پر قبضہ کر لیا اور رمضان میں دمشق کے حاکم کی والدہ ست زمرد خاتون سے شادی کی، اس کی طرف الخاتونیۃ البرانیہ منسوب ہے۔

سال رواں ہی میں رومی بادشاہ نے حلب سے چھ میل کے فاصلے پر بزاعہ شہر پر قبضہ کر لیا، قتل اور گرفتاری سے بچنے والے افراد نے بعد ازاں مسلمانوں سے مدد طلب کی، بغداد میں خطیب دعوت کی خاطر نکلتے رہا کرتے۔

اسی سال سلطان مسعود نے سفری بنت دبیس بن صدقہ سے شادی کی، اس کی خوشی میں سات روز تک بغداد آراستہ کیا گیا، ابن الجوزی کا قول ہے اس کی وجہ سے بغداد میں خوب فساد پھیلا، کچھ عرصہ بعد اس نے چچا کی لڑکی سے شادی کی اس موقع پر بھی تین روز تک بغداد آراستہ کیا گیا۔ اسی زمانہ میں قلعہ تکریت میں سلطان ناصر الدین صلاح یوسف بن ایوب بن شادی کے ہاں بچہ پیدا ہوا۔

اس سال وفات پانے والے مشہور لوگ

احمد بن محمد...... یہ احمد بن محمد ابوبکر بن ابی الفتح احمد دینوری حنبلی نے حدیث کا سماع کیا، ابو الخطاب کلوذانی سے فقہ کی تعلیم حاصل کی، فتوے کا کام بھی کیا، پڑھایا بھی، مناظرے بھی کئے، اسعد میہنی ان کے بارے میں کہا کرتے تھے ابوبکر دینوری نے ہر ایک کی دلیل توڑ دی، ابن الجوزی بھی ان کی تربیت میں رہے ہیں انہوں نے ان کے یہ اشعار سنائے:

(۱) بلا کوشش کے تو فقیہ مناظر بننا چاہتا ہے جنون کی مختلف قسمیں ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔

(۲) بلا مشقت مال نہیں ہو سکتا تو علم کیسے حاصل ہوگا۔

عبدالمنعم عبدالکریم کے حالات(۱)...... یہ عبدالمنعم بن عبدالکریم ابن ہوازن ابو المظفر القشیری ہیں، ان میں سے باقی رہنے والے سب سے آخری شخص ہیں، اپنے والد ابوبکر بیہقی وغیرہ سے حدیث کا سماع کیا، ان سے عبدالوہاب انماطی نے سماع کیا، ابن الجوزی کو اجازت دی، نوے سال کے قریب عمر پائی۔

محمد بن عبدالملک...... یہ محمد بن عبدالملک ابن محمد بن عمر ابوالحسن الکرجی مختلف شہروں میں بے شمار محدثین سے حدیث کا سماع کیا، فقیہ مفتی تھے۔ ابی حاتم شافعی وغیرہ سے فقہ کی تعلیم حاصل کی، شاعر فصیح تھے، ان کی متعدد تصانیف ہیں، الفصول فی اعتقاد الائمۃ الفحول، اس میں اعتقاد کے باب میں سلف کے مذاہب بیان کئے ہیں نیز عجیب عجیب چیزیں اس میں ذکر کی ہیں، انہوں نے تفسیر اور فقہ پر بھی کتاب لکھی، نماز فجر میں قنوت کے قائل نہیں تھے۔ کہتے تھے کہ یہ حدیث سے ثابت نہیں ہے اور یہ بھی فرماتے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے جب حدیث صحیح ہو تو وہ میرا مذہب ہے میری بات دیوار پر مار دو، حسین و جمیل اخلاق کے مالک تھے، ان کے دو شعر درج ذیل ہیں:

(۱) اس کا گھر مجھ سے دور ہونے کے باوجود اس کے حسن کا خیال میرے دل میں جاگزیں ہے۔

(۲) دل بھرنے کے بعد اس سے ملنا کافی ہوتا تصور ان دونوں میں ہوتا ہے، نوے سال کے قریب عمر میں وفات پائی۔

خلیفہ راشد کے حالات()...... یہ خلیفہ راشد منصور بن مسترشد ہیں، جو ہمدان میں قتل کئے گئے، سبب قتل میں مختلف اقوال ہیں:

(۱) راشد کو زہر دیا گیا۔

---

(۱) الانساب: ۱۰/۱۵۹، الطبقہ: الورقہ: ۱۶۲، شذرات الذهب: ۴/۹۹، طبقات الاسنوی: ۲/۳۱۸، ۳۱۹، طبقات السبکی: ۴/۱۹۲، ۱۹۳، العبر: ۴/۸۸، المنتظم: ۱۰/۷۴

(۳) باطنیوں نے قتل کیا۔

(۴) آپ کی حکومت کے اراکین نے قتل کیا۔ ابن الجوزی نے بیان کیا ہے کہ [illegible] ہر چھٹا خلیفہ معزول کیا جاتا ہے اور قتل ہوتا ہے۔ ابن الجوزی کا قول ہے کہ میں نے اس امر کے قول میں غور کیا تو یہ بات ثابت ہوئی [illegible] کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے ان کے بعد عمر، عثمان، علی، معاویہ، حسن تھے حسن کو معزول کر کے قتل کیا گیا اس کے بعد یزید، معاویہ بن یزید، مروان، عبدالملک، عبداللہ بن زبیر میں سے عبداللہ بن زبیر معزول کئے گئے اور قتل کیے گئے اس کے بعد ولید، سلیمان، عمر بن عبدالعزیز، یزید، ہشام، ولید بن یزید میں سے ولید بن یزید معزول اور قتل کئے گئے اس کے بعد عباسی خلفاء سفاح، منصور، مہدی، ہادی، رشید، امین میں سے امین معزول اور قتل کئے گئے اس کے بعد مامون، معتصم، واثق، متوکل، منتصر، مستعین، معتز میں سے معتز معزول اور قتل کئے گئے اس کے بعد قاہر، راضی، متقی، مستکفی، مطیع، طائع میں سے طائع معزول ہوئے اس کے بعد قادر، قائم، مقتدی، مستظہر، مسترشد، راشد میں سے راشد معزول اور قتل کئے گئے۔

انوشروان بن خالد کے حالات (۲): یہ انوشروان بن خالد بن محمد القاشانی القینی ابو نصر الوزیر ہیں۔ جن کا شمار ایک سخی لوگوں میں ہوتا ہے سلطان محمود اور خلیفہ مسترشد کے وزیر تھے عاقل اور باادب شخص تھے۔ انوشروان نے ہی حریری کو مقامات کی تصنیف کا حکم دیا تھا کیوں کہ ایک دن حریری بصرہ کے ایک محلے کی مسجد بنی حرام میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص اس کے پاس آیا اس نے پوچھا تم کون ہو؟ اس نے جواب دیا میں [illegible] ایک قدیم [illegible] حریری نے مقامات [illegible] اچھا کام [illegible] اس نے حریری کو مزید مقامات تیار کرنے کا حکم [illegible] پچاس مقامات ہو گئے [illegible] آج تک [illegible] مشہور [illegible] انوشروان الکاتب الحریری نے ان کی مدح میں مندرجہ ذیل اشعار کہے۔

(۱) کاش مجھے احساس ہوتا اور یہ معلوم ہوتا کہ کاش میں [illegible] اگرچہ اس میں تکلیف اور رنج والے کے لئے راحت ہو۔
(۲) کیا تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے گھر دور ہونے کے بعد سے میرا قرب تمہارے [illegible] سے دور ہو گیا۔
(۳) میں شوق کی تکلیف برداشت کرنے والا ہے پھر اپنے [illegible] اور [illegible]۔
(۴) ملاقات کا زمانہ مجھے یاد آتا ہے اس کی محبت میں [illegible] ظاہر کرتے [illegible]۔
(۵) مجھے ہر وقت تمہارا خیال رہتا ہے [illegible]۔
(۶) قسم بخدا اگر میں تمہارے شوق کا بھید [illegible] تو وہ شرق و غرب میں پھیلا ہوا ہوتا۔
(۷) میرے خطوط کے لکھنے پر راضی ہونے سے میرے دل کو تسلی اور [illegible]۔
(۸) [illegible]۔
(۹) [illegible] تمہاری طرف چلنے کے وقت مجھے [illegible] کے ساتھ تمہاری طرف روانگی سے [illegible]۔
(۱۰) میں نے اپنے خط کو [illegible] کا کاتب [illegible] کرتا ہے۔
(۱۱) [illegible] ہوئے میری [illegible] ہیں۔
(۱۲) [illegible]۔

---

(۱) تاریخ الخلفاء: ۴۳۶-۴۳۷، تاریخ الخمیس ۲/۳۶۲، تاریخ دولۃ آل سلجوق ۱۷۸، ۱۸۱، [illegible] دول الاسلام: ۵۲-۵۳، شذرات الذہب: ۴/۱۰۰-۱۰۱، العبر: ۴/۸۹-۹۰، الفخری ۳۰۱، فوات الوفیات ۲/۶۸، ۱۹۸، المنتظم ۱۰/۶۶)

(۲) شذرات الذہب: ۴/۱۰۱، العبر: ۴/۹۰، الفخری ۳۰۲، الکامل ۱۱/۶۹-۷۱، کشف الظنون ۲/۱۷۸۸، [illegible] المنتظم: ۲۹۵، النجوم الزاہرۃ: ۵/۲۶۱، [illegible] العارفین: ۱/۲۲۸، وفیات الاعیان ۲۴۳)

واقعات ۵۳۳ھ

اس سال جنزہ شہر میں سخت زلزلہ آیا جس کے سبب وہاں کے تیس ہزار افراد ہلاک ہو گئے اور اس جگہ پر ایک کالا سیاہ پانی بن گیا۔ حلب کے باشندوں نے ایک رات میں ۸۰ بار زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے۔ اسی زمانہ میں سلطان مسعود نے بہت سے ٹیکس معاف کئے۔ لوگوں نے اسے بہت دعائیں دیں۔

اسی برس سلطان سنجر اور خوارزم شاہ میں سخت معرکہ ہوا سنجر نے خوارزم شاہ کو شکست دے کر اس کے لڑکے کو قتل کر دیا جس پر والد کو سخت صدمہ ہوا۔ سال رواں ہی میں دمشق کے حاکم شہاب الدین محمود بن تاج الملوک بوری بن طغتکین کو اس کے خواص میں سے تین آدمیوں نے قتل کر دیا وہ پکڑے گئے انہیں سولی دی گئی اور ایک بھاگ گیا۔ اسی سال یہود و نصاریٰ کو ملازمتوں سے معزول کر دیا گیا ایک ماہ سے پہلے ہی دوبارہ بحال کر دیا گیا۔ اس سال نظر الخادم نے لوگوں کو حج کرایا۔

خواص کی وفات

زاہر بن طاہر کے حالات[1] ..... یہ زاہر بن طاہر بن محمد ابوالقاسم بن ابی عبدالرحمن بن ابی بکر الشحامی المحدث المستملی ہیں شیوخ کا ذکر کرنے والے متعدد مشائخ سے حدیث کا سماع کیا نیشاپور میں ایک ہزار مجالس کا املاء کرایا ابو سعید سمعانی نے ان پر نماز چھوڑنے پر اعتراض کیا ابن الجوزی نے جواب دیا کہ یہ بیمار تھے بعض کا قول ہے بیماری کی وجہ سے نمازوں کو جمع کر لیتے تھے اسی سال ربیع الثانی میں ۸۵ سال کی عمر میں نیشاپور میں وفات پائی۔

یحییٰ بن یحییٰ بن علی ..... یہ یحییٰ بن یحییٰ ابن الصائغ ابوالقاسم الکاتب ہیں مسترشد نے ان پر خلعت کر کے جمال الملک کا لقب دیا روایت ہے چور گھر بیچے اس کا گھر ان کے پہلو میں تھا اس کو گرا کر ایک مکان بنا کر لب ہولیں کر چھوڑ دیا خلیفہ نے انہیں پکڑ لیا نقش و نگار کا سامان دیا اپنی اور ملازموں کی نظر سے اس پر عمدہ عمدہ اشعار رکھے اس کے دروازے پر مندرجہ ذیل اشعار لکھے ہوئے تھے۔

(۱) اگر میرے ظاہر کو دیکھنے والے تعجب کریں تو میرا باطن اس سے عجیب تر ہے۔
(۲) وہ عدل گویا میں اس کے ہاتھ میں بادل ہوں جس سے برسنے والا بادل شرما جاتا ہے۔
(۳) اس کے اخلاق کا باغ مجھ سا اور ان کے دیار و دمن پر احسان تھا۔
(۴) اس کے بیٹے نے میرے چہرے کو اپنے نور سے آفتاب بنایا جو زمانہ میں غروب نہیں ہوتا۔

نشست پر یہ اشعار لکھے ہوئے تھے:

(۱) یہ مجلس نوجوانوں کی مروت سے ہے کہ مروت کا اچھا گھر یہی رہے۔
(۲) دنیا میں یہی تیرے لئے کافی ہے آخرت کے لئے کچھ تیار کر لے۔
(۳) جو عہدے تو نے پورے کئے ہیں اللہ اور تم کو ارزانی ہوں۔

ایک دوسری جگہ یہ اشعار تھے:

---

[1] (التاریخ بروکلمان: ۶/ ۲۳۹، دول الاسلام ۲/ ۱۳۵، المستطرف ۲/ ہی شذرات الذهب: ۴/ ۱۰۲، العبر ۴/ ۹۱، ۹۲، کشف الظنون: ۱/ ۷۴۳ الکامل: ۱۱/ ۷۷ لسان المیزان: ۲/ ۴۷۰، المنتظم: ۱۰/ ۷۹، ۸۰ میزان: ۲/ ۶۴)

(۱) محلہ کے باغات کی طرح ایک محل ہے جنہوں نے اپنے حسن سے عارضوں سے خوبصورتی لی ہے۔

(۲) اس نے اس کے پاس جماعت کا راستہ روکنے کے لئے اسے حوادثات زمانہ دیئے۔

(۳) اسے مشرق اور مغرب میں بنایا جاتا تھا۔

(۴) وہاں حسن کا فوج چھڑکا تے بات کو مہمان آئے۔

(۵) اسے بہشت شمال صاحب فضل کو جب تک نہ دیکھا ہو جو نہ رہے۔

(۶) مگر وقت زمانے نے تیرے پردے میں اس سے مصالحت کرلی تو مجھ وہاں سے گزرنا ہے۔

قسم بخدا اس کی یہ تمنائیں پوری نہیں ہوئیں، کیونکہ اس بعد خلیفہ نے وہاں سے عمارت کی اس پر تہمت لگائی تھی خلیفہ نے اس کا گھر ویران کرنے کا حکم دیا ایک دیوار بھی باقی نہیں رہی اور وہ حسین عمارتوں کی کھنڈرات بننے کے بعد ویران ہو گیا گویا کہ وہ کل تمہاری عکاسی کرتی ہے جس کی حیثیت سے قضا اور قدر چلتی ہے۔ شاید یہ بنیاد والے گھر کی بھی حکمت ہوتی ہے جیسا کہ اس طرح آخرت ہے اس کی بھی ابن الجوزی نے اس کی نظم کے کچھ اشعار اور نثر کے چند کلمات ذکر کئے ہیں چند اشعار یہ ہیں۔

(۱) عشق کا عشق کے عاریوں کے لئے کچھ اور ہے جنہوں نے اس کی مشق کرنے سے مشکل بنا دیا ہے۔

(۲) تجربہ جیسا نفس چیزوں میں اپنے نفس کو ڈالنا ہے تو تجربہ کار پر بات مشکل ہو جاتی ہے۔

(۳) اگر تو مجھ سے جنگ کی طاقت نہیں رکھتا تو میرے سے بہت سے کام کو پانے والے ہیں مگر یہ حصول مشکل ہوتا ہے۔

(۴) بلبلوں کو مجھے اعتماد دینے والے لعل پر قربان کر اس کا الٹ پلٹ ہو جو نہ مجھے دور کرتا ہے۔

(۵) مجھ سے مہکنے والی خوشبو کو ہر کام کا سز جنگل کا روشن کرنے والا فصلوں سے خوش کرتا ہے۔

(۶) یہ شاید تحصیل والے خیال میں ہے پاس لانے والے سے دوری خواب میں اختیار کی۔

(۷) ایک ساعت کے لئے ہمارے پاس رکے تو ہم گھر کو یاد کریں اور مطلع ادا کیا۔

(۸) اسی جگہ کو جب آنے کے لئے تیار کیا جاتا ہے ان کے لئے میں نے سرخ لکھے ہیں۔

(۹) ہمارا زمانہ بہت اچھا تھا اللہ اس زمانہ کو واپس لائے۔

(۱۰) ہمارے درمیان جمع ہونے کا ایک ہی دن ہے جس میں ہماری ملاقات ہوگی وہ دن ہمارے روز محشر کے علاوہ ہوگا۔

واقعات ۵۴۳ھ

اس سال فرنگی نے دمشق کا محاصرہ کیا اور ایک معین الدین بن طغتکین نے اسے مضبوط کیا اتفاق سے دمشق کے بادشاہ جمال الدین محمد بن بوری بن طغتکین کا انتقال ہو گیا تو معین الدین نے اپنے بھائی مجیر الدین ابق کے پاس حلب میں پیغام بھیجا اس نے دمشق پر قبضہ کر لیا اس کے بعد جنگی حلب چلا گیا اس نے حلب پر قبضہ کر کے نجم الدین ایوب صلاح الدین کو اس کا نائب مقرر کر دیا اسی سال ہمدان میں خلیفہ ظافر کا ملازم بہت سلطان مسعود کے پاس آیا کچھ مدت تک بغداد رہا۔

اسی زمانے میں ایک مرد صالح کی جنازے کا اعلان کیا گیا تو لوگ اس کے جنازے پڑھنے کے لئے شیخ عبد القادر کے مدرسہ میں جمع ہو گئے اتفاق سے ایک شخص کو چھینک آئی تو وہ شخص بھی مر گیا پھر ایک دوسرے شخص کا جنازہ لایا گیا لوگوں نے اس کی نماز جنازہ پڑھی۔

اسی سال پوری دنیا میں پانی کی قلت ہو گئی۔ ماہ شوال میں حماہ کے حاکم تقی الدین عمر شاہنشاہ بن ایوب بن شادی کے ہاں بچے کی ولادت ہوئی۔

خواص کی وفات

احمد بن جعفر..... یہ احمد بن جعفر ابن الفرج ابوالعباس الحربی، عابدین زاہدین میں سے ہیں، صاحب کرامت تھے، ایک سال حج پر نہ جانے کے باوجود لوگوں نے عرفات میں ان کو دیکھا۔

عبدالسلام بن فضل..... یہ عبدالسلام بن فضل ابوالقاسم جیلی حدیث کا سماع کیا، الکیا الہراسی سے فقہ کی تعلیم حاصل کی، اصول وفروع میں مہارت حاصل کی، البصرہ کے قاضی بنے، ماہر فقہاء میں ان کا شمار ہوتا تھا۔

واقعات ۵۳۵ھ

اس سال چوغہ اور چھڑی بغداد لائی گئی، مسترشد کی وفات میں، سلطان سنجر نے ان دونوں کو اپنے پاس حفاظت سے رکھا ہوا تھا، اس سال اسے واپس بغداد بھیج دی۔

اسی زمانہ میں مخزن کتاب کے مؤلف کمال الدین ابی الفتوح حمزہ بن علی کی طرف منسوب مدرسہ کمالیہ کی تعمیر مکمل ہوئی، شیخ ابوالحسن خلی نے اس میں تدریس شروع کی، ہر دو قسم کے لوگ ان کے پاس پڑھنے کے لیے آتے تھے۔

خواص کی وفات

اسماعیل بن محمد بن اسماعیل بن محمد ابن الفضل ابوالقاسم التیمی الطلحی الاصفہانی بے شمار محدثین سے حدیث کا سماع کیا، اس سلسلہ میں دوسرے شہروں میں بھی گئے، کتابیں بھی تصنیف فرمائیں، اصفہان میں تین ہزار کے قریب مجالس کو حدیث کا املا کرایا، حدیث، فقہ، تفسیر، لغت کے امام تھے، حافظ اتقان کی صفت کے ساتھ متصف تھے، عید الاضحیٰ کی شب وفات پائی، غسل دینے والے نے آپ کی شرمگاہ سے کپڑا اٹھایا تو آپ نے ہاتھ سے اسے روک دیا، بعض کا قول ہے: آپ نے اپنا ہاتھ شرمگاہ پر رکھ دیا۔

محمد بن عبدالباقی..... یہ محمد بن عبدالباقی بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمن بن الربیع بن ثابت بن وہب بن مشجعہ بن الحارث بن عبداللہ بن کعب بن مالک الانصاری، حدیث کا سماع کیا، مشائخ کی ایک جماعت سے سماع میں منفرد ہیں، جامع قصر میں حدیث کا املا کرایا، متعدد علوم کے عالم تھے، بچپن میں رومیوں نے ان کو گرفتار کر لیا تھا، انہوں نے ان سے کلمہ کفر کہلوانے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہیں ہوئے، البتہ اسیری کے دوران محمد بن عبدالباقی نے رومی خط سیکھ لیا، آپ کہا کرتے تھے: عبادات کی خدمت کرنے والے شخص کی ہر خدمت کرتے ہیں، ابن الجوزی نے ان سے کچھ اشعار، ان کا معنی نقل کیا ہے:

(۱) اپنی زبان کی حفاظت کرو اور مذہب کے بدلنے سے بچا کرو۔

(۲) ان تین باتوں پر تین شخصوں سے آزمایا جا چکا مقدر مکتوب ہے۔

(۳)... موت کا ایک دن مقرر ہے جو ایک لمحہ بھی آگے پیچھے نہیں ہو سکتا، اگر پھاڑنے والا شیر مجھ سے دشمنی کرے تو وقت مقررہ سے پہلے مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

ابن الجوزی کا قول ہے کہ محمد بن عبدالباقی کی عمر ترانوے سال تھی اس وقت تک ان کی عقل اور حواس صحیح تھے۔ اسی سال ماہ رجب کو وفات پائی۔ عام لوگوں نے نماز جنازہ میں شرکت کی بشر کی قبر کے قریب دفن ہوئے۔

یوسف بن ایوب کے حالات[1]۔ ۔۔۔ یہ یوسف بن ایوب ابن الحسین بن زہرہ ابو یعقوب الہمذانی، شیخ ابو اسحاق سے فقہ حاصل کی۔ فقہ اور مناظرہ میں ماہر تھے پھر سب کچھ ترک کر کے عبادت اور صالحین کی صحبت، اختیار کر لی پہاڑوں میں چلے گئے، کچھ عرصہ بعد دوبارہ بغداد آ گئے، وہاں وعظ اور مجلسوں میں بڑی پذیرائی حاصل ہوئی اسی سال ربیع الاول میں ہرات کی ایک بستی میں وفات پائی۔

واقعات ۵۳۶ھ

اسی سال سلطان سنجر اور خوارزم شاہ میں سخت معرکہ ہوا، خوارزم نے سنجر کو شکست دے کر مرو پر قبضہ کر لیا، پھر سنجر کو قتل کر دیا۔ خوارزم نے فقہاء حنفیہ کے ساتھ برا سلوک کیا خوارزم کا لشکر تین لاکھ جانبازوں پر مشتمل تھا۔ اسی زمانہ میں دمشق کی علمداری نیرونہ نے بغداد کے کوتوال علی صاحب جامع الحربی الدوری کو خلعت دی، پھر تمیر زادہ اور سلطان مسعود نے کشتی میں سوار ہو کر اس نہر کی سیر کی۔ سلطان بہت خوش ہوا کیونکہ اس نے اس نہر پر ستر ہزار دینار خرچ کئے تھے۔ اسی برس الحکومت کے مخالف ترک ابن طلحہ حج سے واپسی پر کام چھوڑ کر زہد اختیار کر کے گھر میں گوشہ نشین ہو گئے۔

سال رواں میں خلیفہ کی اجازت سے جامع سلطان کی مسجد میں نماز جمعہ ادا کی گئی۔ اس سال نظر نے لوگوں کو حج کرایا۔

خواص کی وفات

اسماعیل بن احمد بن عمر کے حالات[2]۔ ۔۔۔ یہ اسماعیل بن احمد بن عمر بن الاشعث ابو القاسم بن ابی بکر السمرقندی الدمشقی ثم البغدادی ہیں۔ بے شمار مشائخ سے حدیث کا سماع کیا، کچھ مشائخ سے سماع میں منفرد ہیں، ان کا سماع صحیح تھا، جامع منصور میں تیس برس کے قریب مجالس کا حدیث کا املاء کراتے رہے۔ اسی سال ۸۲ برس کی عمر میں وفات پائی۔

یحییٰ بن علی کے حالات[3]۔ ۔۔۔ یہ یحییٰ بن علی ابن محمد بن علی ابو محمد بن الطراح المدیر ہیں۔ ان کی ولادت ۴۵۹ھ ہے متعدد محدثین سے حدیث کی سماعت کی، دوسروں کو سماع کرایا، شیخ حسین و جمیل بارعب بہت زیادہ عبادت گزار تھے۔ اسی سال رمضان میں وفات پائی۔

---

(۱) الانساب ۲/۳۳۴ جامع کرامات الاولیاء ۲/۲۸۹ ، ۲/۱۱ دول الاسلام ۲/۵۴ ، ۵۵ شذرات الذہب ۴/۱۱۰ طبقات الاسنوی ۲/۵۴۱ طبقات الشعرانی ۱/۱۵۹ العبر ۴/۹۸ الکامل ۱۱/۸۰ اللباب ۱/۱۸۹ المنتظم ۹/۱۰۲، ۱۰۲ ۹۳ ۹۵ النجوم الزاہرہ ۵/۲۶۸ وفیات الاعیان ۷/۷۸، ۸۱)

(۲) تہذیب تاریخ دمشق ۳/۱۲، ۱۳ دول الاسلام ۲/۵۵ ذیل تذکرۃ الحفاظ لابن فہد مکی ۲۱ شذرات الذہب ۴/۱۱۲ طبقات السبکی ۷/۴۶ الکامل لابن الاثیر ۱۱/۸۲ المنتظم ۱۰/۹۸، ۹۹ مرآۃ الزمان ۸/۱۷۶، ۱۹۲، ۱۹۹ النجوم الزاہرۃ ۵/۲۶۸ المستفاد من ذیل تاریخ بغداد ۹۵، ۹۶ فوات الوفیات ۱/۱۹۸)

(۳) شذرات الذہب ۴/۱۱۳ العبر ۴/۱۰۰ المنتظم ۱۰/۱۰۲ النجوم الزاہرۃ ۵/۲۶۸)

واقعات ۵۳۷ھ

اسی سال عماد الدین زنگی نے حدیثہ پر قبضہ کیا اور آل مہارش کو وہاں سے موصل لے گیا وہاں پر اپنی طرف سے نائب مقرر کئے۔

واقعات ۵۳۸ھ

اسی سال سلطان مسعود زنگی سے موصل اور شام لینے کی کوشش کی اسی سلسلہ میں سلطان مسعود نے اس سے ایک لاکھ دینار پر صلح کر لی زنگی نے بیس ہزار دینار دے کے باقی چھوڑ دیے کیونکہ اس کا لڑکا سیف الدین غازی سلطان مسعود کی خدمت کرتا تھا اسی زمانہ میں زنگی نے بلاد بکر میں سے کئی شہروں پر قبضہ کیا ساتھ ہی اسی میں ملک سنجر نے خوارزم کا محاصرہ کیا پھر اس سے مال لے کر محاصرہ ختم کر دیا۔
اسی زمانہ میں ایک شخص نے ایک بچہ کے ساتھ بدفعلی کی اس شخص کو منارہ کی چوٹی سے گرا دیا گیا۔ اسی برس ۲۲ ذیقعد سوموار کے روز سخت زلزلہ آیا۔
اس سال نظر الخادم نے لوگوں کو حج کرایا۔

خواص کی وفات

عبدالوہاب بن مبارک کے حالات (۱)...... یہ عبدالوہاب بن مبارک ابن احمد ابوالبرکات الانماطی الحافظ ہیں ثقہ دیندار متقی، ذکی اور حسن اخلاق کے مالک تھے، چھیاسی سال کی عمر میں اسی سال محرم میں وفات پائی۔

علی بن طراد کے حالات (۲)...... یہ علی بن طراد ابن محمد الزینبی الوزیر ابوالقاسم ہیں، مستظہر کے دور میں دو جماعتوں کے نقیب النقباء تھے مسترشد کے وزیر رہے ہیں اس سال رمضان میں ۸۶ سال کی عمر میں وفات پائی۔

الزمخشری محمود کے حالات (۳)...... یہ الزمخشری محمود ابن عمر بن محمد بن عمر ابوالقاسم الزمخشری۔ الکشاف فی التفسیر۔ اور المفصل فی النحو وغیرہ کے مصنف ہیں ان کے علاوہ بھی ان کی متعدد تصانیف ہیں، [illegible] خوارزم کے [illegible] حدیث کا سماع کیا مکہ میں اقامت اختیار کی، مسلکاً

---

(۱) المنتظم [illegible] ذیل تاریخ بغداد [illegible] ذیل طبقات الحنابلہ [illegible] تذکرۃ الحفاظ [illegible] مناقب احمد [illegible]

(۲) الانساب [illegible] دول الاسلام [illegible] العبر [illegible] الکامل فی التاریخ [illegible] النجوم الزاہرۃ [illegible]

(۳) [illegible] الانساب [illegible] تذکرۃ الحفاظ [illegible] تاریخ [illegible] النجوم [illegible] طبقات [illegible] طبقات المفسرین للسیوطی [illegible] طبقات المفسرین للداؤدی [illegible]

معتزلی تھے، اپنے اس مذہب کی زمخشری نے تفسیر میں صراحت کی، اور اس پر متعدد قطعے بھی کہے، اسی سال عرفہ کی شب خوارزم میں وفات پائی، عمر ان کی ۷۱ سال تھی۔

واقعات ۵۳۹ھ

اسی سال عماد زنگی نے فرنگیوں کے قبضہ سے جزیرہ کے قلعوں رہا وغیرہ پر قبضہ کیا، بہت سے فرنگیوں کو قتل کر دیا، متعدد خواتین کو گرفتار کر لیا، بہت سامان غنیمت حاصل کیا، اس سے مسلمانوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ اس سال نظر الخادم نے لوگوں کو حج کرایا۔ امیر مکہ اور نظر الخادم نے مقابلہ کیا، آخر امیر مکہ نے طواف کرتے ہوئے لوگوں کو لوٹ لیا۔

ابراہیم بن محمد بن منصور کے حالات[1]: ... یہ ابراہیم بن محمد بن منصور بن عمر ابو الولید الکرخی ہیں، ابو سعد متولی سے فقہ کی تعلیم حاصل کی حتیٰ کہ فقہ اور نقل میں یکتائے زمانہ بن گئے۔ اسی سال وفات پائی۔

سعد بن محمد کے حالات[2]: ... یہ سعد بن محمد بن عمر ابو منصور الرزاز ہیں، حدیث کا سماع کیا، غزالی، شاشی، متولی، الکیا سے فقہ کی تعلیم حاصل کی، نظامیہ کے مدرس بھی رہے ہیں، با جماعت ادا ہونے والے، صاحب وقار، صاحب سکون تھے، ان کا جنازہ ایک تاریخی جنازہ تھا، ابو اسحاق کے پاس دفن کیے گئے۔

عمر بن ابراہیم: ... یہ عمر بن ابراہیم ابن محمد بن احمد بن علی بن حسین بن علی بن حمزہ بن یحییٰ بن حسین بن زید بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب، قرشی العلوی ابو البرکات الکوفی ثم الحنفی زیدی، متعدد محدثین سے حدیث کا سماع کیا، بہت سی کتب کے مصنف تھے، دمشق میں ایک عرصہ مقیم رہے۔

فقہ، حدیث، تفسیر، لغت کے ماہر تھے، نحو پر بھی ان کی تصانیف ہیں، مالی اعتبار سے تنگدست صابر محتسب تھے، اسی سال ستانوے سال کی عمر میں شعبان میں وفات پائی۔

واقعات ۵۴۰ھ

اسی سال علی بن دبیس نے اپنے بھائی محمد کا محاصرہ کیا اور مسلسل اس کا محاصرہ کر کے حلہ پر قبضہ کر کے اس کا بادشاہ بن گیا۔ اسی دوران میں سلطان مسعود سے حاکم عباس اور محمد شاہ بن محمود کی ملاقات کے خوف سے بغداد آ گیا، پھر رمضان میں وہاں سے چلا گیا۔

اس سال امیر الحج نظر کے غلام جہان نے گذشتہ سال نظر اور امیر مکہ میں جنگ کی وجہ سے لوگوں کو حج کرایا۔

---

(۱) الانساب ۱۰/۴۳۴، شذرات الذهب ۴/۱۲۱، العبر ۴/۱۰۸، المنتظم ۱۰/۱۱۳، النجوم الزاهرة ۵/۲۷۱

(۲) دول الاسلام ۲/۵۸، شذرات الذهب ۴/۱۲۳، طبقات السبکی ۷/۹۲، العبر ۴/۱۰۸، الکامل فی التاریخ ۱۱/۱۰۲

خواص کی وفات

احمد بن محمد کے حالات[1]: یہ احمد بن محمد بن الحسن بن علی بن احمد بن سلیمان ابوسعد الاصبہانی ثم البغدادی، حدیث کا سماع کیا، سلف کے طریقہ پر بہترین عادات، تکلفات سے دور، بعض مرتبہ ٹوپی پہن کر بازار چلے جاتے، گیارہ حج کیے، حدیث کا املاء کرایا کرتے تھے، کثرت سے روزہ رکھتے تھے، اسی سال اسی سال کی عمر میں نہاوند میں ربیع الاول کے مہینے میں وفات پائی۔

علی بن احمد: یہ علی بن احمد بن الحسین بن احمد ابوالحسن الیزدی ابوبکر شاشی سے فقہ کی تعلیم حاصل کی، حدیث کا سماع کر کے دوسروں کو سماع کرایا، ان کے اور ان کے بھائی کے پاس صرف ایک قمیص تھی، اپنی اپنی ضرورت کے مطابق دونوں باری باری اسی قمیص کو پہنتے تھے۔

موہوب بن احمد کے حالات[2]: یہ موہوب بن احمد بن محمد بن خضر ابومنصور الجوالیقی اپنے زمانہ کے شیخ اللغۃ تھے، شیخ ابی زکریا تبریزی کی وفات کے بعد نظامیہ کے شیخ اللغۃ بنے، مقتفی کو امامت کراتے تھے، خلیفہ ان کو خط پڑھ کر سناتے تھے، یہ عاقل، متواضع، خاموش، متفکر شخص تھے، رجب کے ایام میں جامع قصر میں ان کا حلقہ لگتا تھا، زبان میں لکنت تھی، ان کے پہلو میں ایک مغربی خوابوں کی تعبیر بتانے والا بیٹھتا تھا، وہ عالم تھے لیکن مجلس میں فیند کا ان پر غلبہ ہوتا تھا، کسی ادیب نے ان دونوں کے بارے میں مندرجہ ذیل اشعار کہے ہیں:

(۱) بغداد کا کتا ہر گز معاف نہیں ہوگا، اس کے عیب چھپ نہیں سکتے۔
(۲) جو لکنت کی حالت میں لغت کا املاء کرتا ہے، مغربی خوابوں کی تعبیر بیان کرتا ہے۔
(۳) ایک لکنت کا اسیر ہو کر فصاحت سے بات کرتا ہے، ایک بیداری کے وقت اندھے کی تعبیر کرتا ہے۔

واقعات ۵۳۱ھ

اس سال ربیع الاول کے شروع میں مسترشد کا بنایا ہوا محل جل گیا جو بہت خوبصورت تھا، خلیفہ مقتفی نے اپنی خاص لونڈیوں کے ساتھ اس میں تین روز قیام کیا تھا، اسی دوران ایک باندی کے ہاتھ میں شمع تھی جو کسی لکڑی سے لگ گئی جس کی وجہ سے آگ لگی جس میں محل جل گیا، اللہ کے فضل و کرم سے خلیفہ مع اہل وعیال بچ گیا، صبح ہوتے ہی خلیفہ نے بہت کچھ صدقہ خیرات کیا، بہت سے قیدیوں کو آزاد کیا۔

اسی زمانہ میں رجب میں خلیفہ اور سلطان مسعود کے درمیان بگاڑ ہوگئی، خلیفہ نے جامعات و مساجد کی طرف پیغام بھیجا، تین روز تک وہ بند رہیں، اس کے بعد دونوں نے صلح کر لی، سال رواں ہی کے وسط ذیقعدہ میں جمعہ کے روز سلطان مسعود کی موجودگی میں واعظ نے تقریر کی، سلطان مسعود نے لوگوں پر بہت زیادہ ٹیکس عائد کیا تھا، اس نے تقریر کے دوران بادشاہ کو مخاطب کر کے کہا اے عالم کے بادشاہ آپ بعض مرتبہ خوش ہو کر گھوڑا کا انعام دیتے ہیں حتیٰ کہ آپ نے مسلمانوں پر ٹیکس لگایا ہے، آپ مجھے گھوڑا دیں اور اس وقت آپ خوش بھی ہیں تو آپ اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے ہوئے مجھ سے ٹیکس معاف کر دیں، بادشاہ نے کہا معاف کر دیا، لوگوں نے خوب دعا کی، پھر ایک تحریر نامہ لکھا

---

[1] تذکرۃ الحفاظ [illegible]، دول الاسلام [illegible]، شذرات الذہب [illegible]، العبر [illegible]، الکامل [illegible]، المنتظم [illegible]، النجوم الزاہرۃ [illegible]، الوافی بالوفیات [illegible]

[2] بغیۃ الوعاۃ [illegible]، الانساب [illegible]، تذکرۃ الحفاظ [illegible]، تلخیص ابن مکتوم [illegible]، تاریخ بروکلمان [illegible]، ذیل طبقات الحنابلہ [illegible]، شذرات الذہب [illegible]، طبقات ابن قاضی شہبہ ورقہ [illegible]، العبر [illegible]

کیا [illegible] ہو گئی۔

اس سال [illegible] بہت [illegible] کثرت سے [illegible] نکل آئیں لوگوں کے گھر خراب ہو گئے اس کی وجہ سے بھی [illegible] ہوا۔

اسی زمانہ میں حاکم موصل و حلب وغیرہ ملک عماد الدین زنگی ابن آق سنقر کو قتل کر دیا گیا اس نے قلعہ جعبر کا محاصرہ کر رکھا تھا صاحب قلعہ مالک بن مالک عقیلی نے زنگی کے چند خادموں کو رشوت دے کر [illegible] انہوں نے اسے قتل کر دیا ابن الاثیر کا قول ہے کہ زنگی اس وقت نشہ کی حالت میں تھا۔ واللہ اعلم۔ زنگی بہترین بادشاہوں میں سے تھا [illegible] سیرت کا مالک تھا، بہادر [illegible] تھا، عراق کے بادشاہ اس سے ڈرتے تھے [illegible] عوام کے معاملہ میں نرم تھا اس کے بعد اس کا لڑکا سیف الدین غازی موصل کا حاکم بنا اور نور الدین محمود نے حلب پر قبضہ کر لیا [illegible] کے والد نے اس کو فتح کیا تھا اس کے قتل کے بعد عوام نے [illegible]

اسی سال مغرب کے [illegible] کے بعد جزیرہ اندلس پر قبضہ کر لیا۔ اسی سال [illegible] فرنگیوں نے طرابلس الغرب شہر پر قبضہ کر لیا۔

اس سال [illegible] دمشق [illegible] پر دوبارہ قبضہ کر لیا اسی زمانہ میں نجم الدین ایوب دمشق کے حاکم کے پاس آیا اس نے قلعہ ان کے سپرد کر [illegible] اسی زمانہ میں سلطان مسعود نے اپنے [illegible] طغرل بیگ [illegible] کو قتل کر دیا [illegible] عباس کا سر [illegible] کے ساتھ [illegible] بہت زیادہ [illegible] اس کا انتقال ہو گیا [illegible] اس سال [illegible]

خواص کی وفات

زنگی بن آق سنقر [illegible] ان کے حالات پیچھے بیان ہو چکے ہیں [illegible] شیخ ابو شامہ نے [illegible] میں تفصیل سے ان کے حالات بیان کیے ہیں۔

سعد الخیر کے حالات[1] یہ سعد الخیر محمد بن سہل بن سعد ابو الحسن المغربی الاندلسی [illegible] مختلف شہروں کا سفر کرنے والے [illegible] ابن الجوزی [illegible] روایت [illegible] نماز جنازہ [illegible] امام احمد [illegible] قبر کے پاس [illegible] لوگوں کی ایک جماعت نے شرکت کی۔

شافع بن عبد الرشید کے حالات[2] یہ شافع بن عبد الرشید ابن القاسم ابو عبد اللہ الجیلی [illegible] غزالی وغیرہ سے علم حاصل کیا [illegible] جامع منصور [illegible] ابن الجوزی کا قول ہے کہ میں ان کے حلقہ میں حاضر ہوتا تھا۔

---

[1] [illegible]

[2] [illegible]

عبداللہ بن علی...... یہ عبداللہ بن علی ابن احمد بن عبداللہ ابو محمد سبط ابی منصور الزاہد سے قرأت پڑھیں اور اس کے بارہ میں کتابیں تصنیف کیں، بے شمار احادیث کا سماع کیا اور عمدہ کتابیں تصنیف کیں اپنی مسجد میں پچاس سال سے زائد مدت تک لوگوں کو قرآن کی تعلیم دی۔ ابن الجوزی کا قول ہے کہ میں نے عبداللہ بن علی کی قرأت سے اچھی کسی کی قرأت نہیں سنی، ان کے جنازہ میں بہت سے لوگ شریک ہوئے۔

عباس شحنہ الری...... موصل تک پہنچ کر اس پر قبضہ کرلیا، پھر مسعود نے انہیں قتل کر دیا، رعایا پر خوب خرچ کرنے والے ان کا بہت زیادہ خیال رکھنے والے تھے، انہوں نے باطنیوں کو قتل کر کے ری میں ان کے سروں کا منارہ بنادیا، لوگوں نے ان کے قتل پر بڑے دکھ کا اظہار کیا۔

محمد بن طراد...... یہ محمد بن طراد ابن محمد الزینبی ابو الحسن نقیب النقباء ہیں جو علی بن طراد وزیر کے بھائی ہیں، انہوں نے اپنے چچا ابی نصر وغیرہ سے متعدد احادیث کا سماع کیا، نوے سال کے قریب عمر پائی۔

وجیہ بن طاہر کے حالات...... یہ وجیہ بن طاہر بن محمد بن محمد ابو بکر الشحامی زاہد کے بھائی ہیں، بے شمار محدثین سے حدیث کا سماع کیا، حدیث کی معرفت حاصل کی، یہ شیخ خوبصورت، اللہ کے خوف سے رونے والے، بہت زیادہ ذکر فعل و قول کے جامع تھے، اسی سال بغداد میں وفات پائی۔

واقعات ۵۴۲ھ

اسی سال فرنگیوں نے جزیرہ اندلس کے بہت سے قلعوں پر قبضہ کیا، اسی زمانہ میں نورالدین زنگی نے ساحل پر بہت سے قلعے فرنگیوں سے چھینے۔
اسی برس مستنجد باللہ کے والد کی وفات کے بعد اس کے لئے ولی عہد کا خطبہ دیا گیا۔ سال رواں ہی میں عون بن یحییٰ بن ہبیرہ نے دیوان الزمام کی کتابت کا کام سنبھالا اور وہ نظام الدین یحییٰ بن جعفر الحرمی المستوفی کا معاون رہا۔
اس سال افریقہ میں قحط کی گرانی بہت ہوئی اس کے سبب متعدد افراد ہلاک ہو گئے، گھر خالی ہو گئے، قبیلے منتشر ہو گئے۔ اسی سال سیف الدین غازی نے ماردین کا محاصرہ کرنے کے بعد اس کے حاکم حسام الدین تمرتاش بن ارتق کی لڑکی سے شادی کرلی، اس پر اس سے صلح کرلی، وہ اس کے بعد اسے موصل لایا گیا اس وقت وہ بہت بیمار تھا اس سے دخول کرنے سے پہلے ہی اس کا انتقال ہو گیا، اس کے بعد اس کا بھائی قطب الدین مودود موصل کا حکمران بنا اس نے بھی اس سے نکاح کیا۔ ابن الجوزی کا قول ہے اس سال صفر میں خواب میں کسی شخص کو کوئی کہہ رہا ہے احمد بن حنبل کی زیارت کرنے والے کی بخشش ہو گئی اور یہ کہتا ہے کہ ہر عام و خاص نے ان کی زیارت کی۔ ابن الجوزی کا قول ہے اس دن وہاں پر میں نے بھی مجلس منعقد کی تھی اس میں ہزاروں لوگ جمع ہوئے۔

خواص کی وفات

اسعد بن عبداللہ...... یہ اسعد بن عبداللہ ابن احمد بن محمد بن عبداللہ بن عبدالصمد ابن المحمود ابو الفتح ابو منصور، بے شمار احادیث کا سماع کیا، یہ نیک صالح انسان تھے وفات تک اپنے حواس اور قویٰ سے بہرہ مند رہے اور ایک سو سات سال کے قریب عمر پائی۔

ابو محمد عبداللہ بن محمد کے حالات(۱) ...... یہ ابو محمد عبداللہ بن محمد ابن خلف بن احمد بن عمر اللخمی الاندلسی المریی الرشاطی ہیں۔ اقتباس الانوار والتماس الازہار فی انساب الصحابۃ ورواۃ الآثار کتاب کے مصنف ہیں یہ بڑی بڑی تصانیف میں سے عمدہ تصنیف ہے یہ جمادی الاولیٰ بروز جمعہ مریہ میں شہید کر دیئے گئے۔

نصر اللہ بن محمد کے حالات(۲) ...... یہ نصر اللہ بن محمد بن عبدالقوی ابوالفتح اللاذقی المصیصی الشافعی ہیں۔ شیخ نصر بن ابراہیم المقدسی سے اصول میں فقہ حاصل کی ان سے اور ابوبکر خطیب سے حدیث کا سماع کیا بغداد اور انبار میں بھی حدیث کا سماع کیا شام کے مشائخ میں سے تھے اصول و فروع میں فقیہ تھے ۹۴ سال کی عمر پا کر اسی سال وفات پائی۔

ہبۃ اللہ بن علی کے حالات(۳) ...... یہ ہبۃ اللہ بن علی ابن محمد بن حمزہ ابوالسعادات ابن الشجری النحوی ہیں۔ ان کی ولادت ۴۵۰ھ ہے حدیث کا سماع کیا نحاۃ کی ریاست بھی ان پر ختم ہوتی ہے انہی کا قول ہے کہ کسی نے ایک شعر جو مذمت میں کہا ہے کے قول سے بھی زیادہ بلیغ تھا

ترجمہ...... میں ہلال ہوں جو تمہارے پاس ضائع ہوتی ہے حالانکہ گھڑوں کے پاس وہ بکتی ہے۔

واقعات ۵۴۳ھ

اسی سال مجیر الدین ابق صاحب دمشق نے حلب کے حاکم نورالدین سے فرنگیوں کے خلاف مدد مانگی چنانچہ وہ فوراً ان کے مقابلہ میں نکلا، ارض بصریٰ میں ان سے لڑائی کر کے انہیں شکست دے دی اور وہیں آ گیا جس مقام پر پڑاؤ کیا تھا دمشق کے بادشاہ مجیر الدین ابق نے نکل کر اس کی خدمت کی، دماشقہ نے نورالدین کی عزت کا مشاہدہ کیا تھا کہ وہ اپنے لئے اس کی تمنا کرنے لگے اسی زمانہ میں فرنگیوں نے مہدیہ پر قبضہ کیا اس کا حاکم حسن بن علی بن یحییٰ بن تمیم بن معز بن بادیس بن منصور بن یوسف بن بلکین تھا اپنے اہل و عیال کے ساتھ وہاں سے فرار ہو گیا اور اپنے مال کے ساتھ شہروں میں ہلاک ہو گیا عساکر نے انہیں کھا لیا، یہ بنی بادیس کا آخری بادشاہ تھا ان کی حکومت کی ابتدا ۳۶۳ھ میں ہوئی تھی فرنگی مہدیہ کے ان خزانوں سے بھرے ہوئے شہر میں داخل ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

سال رواں ہی میں فرنگیوں نے ستر ہزار جانبازوں کے ساتھ دمشق کا محاصرہ کر لیا جرمن کا بادشاہ بھی اتنے ہی لوگوں کے ساتھ ان کے ساتھ تھا۔ اس وقت دمشق کا بادشاہ مجیر الدین تھا اور اس کا اتالیق معین الدین تھا یہ اسی سال سات ربیع الاول ہفتہ کے روز کا واقعہ ہے۔ دمشق کا بادشاہ ایک لاکھ تیس جرار جانبازوں کے ساتھ ان کے مقابلہ میں نکلا اور ان کے درمیان شدید لڑائی ہوئی۔ پہلے روز ۲۰۰ مسلمان قتل ہوئے اور فرنگی بے شمار قتل ہوئے، ایک مدت تک جنگ جاری رہی۔ مصحف عثمان جامع کے صحن میں لایا گیا۔ اس کے ارد گرد لوگوں نے چیخ چیخ کر خوب دعائیں کیں، خواتین اور بچے بھی

---

(۱) بغیہ الملتمس ۳۴۱ تذکرۃ الحفاظ ۴/۱۳۰۷ ۳۰۸ تاج العروس ۵/۱۴۴ کشف الظنون ۱۳۳ معجم البلدان ۳/۲۵ معجم ابن الابار ۲۳۶ ۲۳۳ نفح الطیب ۳/۲۲ ہدیۃ العارفین ۱/۴۵۱ وفیات الاعیان ۳/۱۰۶ ۱۰۸)

(۲) روضات الجنات ۴/۳۵ ۳۵۶ غایۃ النہایۃ ۵۵ البدر الطالع ۲۱۹ بغیۃ الوعاۃ ۴/۲۱۳ معجم ابن عساکر ۲۰۶ ۲۰۸ تاریخ بروکلمان ۵/۱۲۵ وفیات الجمعیۃ ۲۳۱ شذرات الذہب ۴/۱۳۳ ۱۳۴ طبقات ابن قاضی شہبہ ۲/۲۹۴ ۲۸۲ العبر ۴/۱۱۶ کشف الظنون ۱۹۴ ۲۶۴ طبقات الشافعیہ ۱۳۰ معجم الادباء ۱۹/۲۸۲ ۲۸۴ مرآۃ الجنان ۳/۲۷۵ ۲۷۷ ہدیۃ العارفین ۲/۲۹۵)

(۳) الانساب ۲/۲۲۱ ۲۲۲ تذکرۃ الحفاظ ۴/۱۲۹۳ دول الاسلام ۲/۵۸ طبقات ۱/۴۲۴ شذرات الذہب ۴/۱۳۱ طبقات السبکی ۷/۲۲۰ ۲۲۱)

مردود ہو کر دعائیں کرتے رہے۔ بہت شہروں میں مصیبت نازل رہی، دمشق کے نائب نے حلب کے حاکم نور الدین محمود اور اس کے بھائی موصل کے حاکم سیف الدین غازی سے مدد طلب کی، وہ دونوں فوراً ستر ہزار جانبازوں کے ساتھ ان کی مدد کو نکلے، جب فرنگیوں کو ان کی آمد کا علم ہوا تو وہ شہر چھوڑ کر فرار ہو گئے، لیکن انہوں نے ان کا تعاقب کر کے ان کے بے شمار افراد قتل کر دیے، الیاس نامی ان کے پادری کو بھی قتل کر دیا، اسی نے فرنگیوں کو دمشق کا محاصرہ کرنے پر برانگیختہ کیا تھا اور دلیل یہ پیش کی تھی کہ مجھے خواب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دمشق کی فتح کا وعدہ کیا ہے، یہ بھی اسی موقع پر قتل کیا گیا (اللہ اس پر لعنت کرے) اور اس سے فرنگیوں کا مقصود دمشق شہر پر قبضہ کرنا تھا، لیکن اللہ نے اپنی قدرت اور طاقت سے اس کی حفاظت فرمائی، اس کے بارے میں ارشاد خداوندی ہے:

ترجمہ: …… اگر یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کا ایک دوسرے سے دفاع کرتا ہے تو نصاریٰ کے خلوت خانے اور عبادت خانے اور یہود کے عبادت خانے اور مسجدیں جن میں اللہ کا نام بکثرت لیا جاتا ہے سب منہدم ہو گئے ہوتے۔ دمشق شہر پر کفار قبضہ نہیں کر سکتے کیونکہ اس کے بارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ فتنوں اور فساد کے وقت اسلام کا قلعہ یہی ہوگا اور اسی مقام پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا۔

فرنگیوں نے بھی اس موقع پر دمشق کے بہت سے لوگوں کو قتل کیا، مقتولین میں فقیہ کبیر لقب حجۃ الدین شیخ المالکیہ بھی تھے، اسی طرح ابوالحجاج یوسف بن دوناس الفندلاوی بھی شرف نیرب میں قتل ہوئے اور باب الصغیر کے قبرستان میں دفن کیے گئے۔

دمشق کے حاکم مجیر الدین نے فرنگیوں سے دمشق کے بدلے بانیاس کے علاقہ پر صلح کر لی تو انہوں نے دمشق چھوڑ کر بانیاس کا علاقہ لے لیا۔ اسی سال سلطان مسعود اور اس کے وزراء کے درمیان اختلاف ہو گیا، جس کی وجہ سے وہ اس سے جدا ہو گئے، انہوں نے بغداد میں عوام سے قتال کر کے بہت سے لوگوں کو قتل کر دیا، اس کے بعد اتابک کی طرف پہنچے تو انہوں نے بادشاہ سے معذرت کرتے ہوئے اس کے سامنے شکایت کی تو اس نے [illegible] پھر وہ ان کی طرف چلے گئے، شہروں میں نکل گئے، وہاں پر انہوں نے لوٹ مار کی جس کی وجہ سے عراق میں قحط کی گرانی ہو گئی۔ اسی سال رمضان ہی میں ابوالحسن علی بن احمد بن علی بن [illegible] دامغانی کو بغداد کا قاضی القضاۃ بنایا گیا، یہ تقرری الزینبی کی وفات کے بعد ہوئی۔

اسی سال غور کے حاکم سوری بن حسین نے غزنی شہر پر قبضہ کیا اس کا حاکم بہرام شاہ بن مسعود نے فرغانہ کے حاکم سے مدد طلب کی، فرغانہ کا حاکم لشکر لے کر آیا اس نے سوری سے جنگ کر کے اسے گرفتار کر کے سولی پر لٹکا دیا، سوری کافی فراخ دل اور سخاوت میں خوب دل کھول کر خرچ کرنے والا تھا۔

اس سال وفات پانے والے مشہور افراد

ابراہیم بن محمد کے حالات[1] …… یہ ابراہیم بن محمد بن نبہان بن محرز الغنوی الرقی، حدیث کا سماع کیا، شافعی مسلک امام غزالی سے فقہ کی تعلیم حاصل کی، امام غزالی کی تصنیف کو لکھا، ان کو آپ کے سامنے پڑھا، ادب میں ماہر، شاعر اور ماہر فن تھے، اسی سال ذی الحجہ میں اسی سال کے قریب عمر پا کر وفات پائی۔

شاہان شاہ بن ایوب …… یہ شاہان شاہ بن ایوب بن شادی نور الدین کے ساتھ شہید کیے گئے، عز الدین فرخ شاہ کے والد ہیں جو [illegible] وقف کرنے والے ہیں، اور التقویہ کے وقف کرنے والے تقی الدین عمر ہیں۔

علی بن حسین کے حالات[2] …… یہ علی بن حسین بن محمد بن علی الزینبی ابوالقاسم اکمل بن ابی طالب الزینبی تھے، ابی الحسن نظام الحضر

---

(۱) تذکرۃ الحفاظ ۴/۱۲۹۴، شذرات الذہب ۴/۱۳۵، طبقات السبکی ۷/۳۹، العبر ۴/۱۱۹، الکامل فی التاریخ ۱۱/۱۲۷، المنتظم ۱۰/۱۳۳، الوافی بالوفیات ۶/۱۱۸]

(۲) تذکرۃ الحفاظ ۴/۱۲۹۷، الجواہر المضیئۃ ۲/۵۶۸، دول الاسلام ۲/۶۲، شذرات الذہب ۴/۱۳۵، الطبقات السنیۃ رقم ۱۴۸۳، الکامل ۱۱/۱۲۹، المنتظم ۱۰/۱۳۵، ۱۳۲، النجوم الزاہرۃ ۵/۲۸۲)

کی ابن نجیب المظفر بن ابی القاسم بن قاضی ابی تمام العباسی بغداد کے قاضی القضاۃ تھے حدیث کا سماع کیا، فقیہ و متقی، باوقار، خوبصورت، صاحب پسندیدہ مذہب، کریم انسان تھے خلیفہ کے ساتھ ان کا معاملہ [illegible] تھا، انہوں نے بہت فیصلے کئے، پھر بغداد آ گئے، یہیں ساٹھ سال سے زائد عمر پا کر وفات پائی، جنازہ میں لوگوں کے ایک جم غفیر نے شرکت کی۔

ابو الحجاج یوسف بن دریاس کے حالات[1] یہ ابو الحجاج یوسف بن دریاس الفندلاوی دمشق میں مالکیہ کے شیخ تھے، اس سال ارض غوطہ میں نیرب کے قریب چھ ربیع الاول بروز ہفتہ قتل کئے گئے یہ اور شیخ عبدالرحمٰن الحلحولی زاہد پیدل تھے۔

واقعات ۵۴۴ھ

اس سال قاضی عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ بن عیاض الیحصبی السبتی قاضی کی وفات ہوئی، علماء مالکیہ کے شیخ تھے، متعدد کتب کے مصنف تھے، جیسے شرح مسلم، مشارق الانوار وغیرہ، ان کے عمدہ اشعار بھی ہیں، بہت سے علوم کے امام تھے مثلاً فقہ، لغت، حدیث، ادب، تاریخ، ان کی ولادت ۴۷۶ھ میں ہوئی، جمادی الآخری یا رمضان میں جمعہ کے روز وفات پائی۔

اس زمانہ میں حلب کے بادشاہ نور الدین محمود بن زنگی نے فرنگیوں کے شہروں پر حملہ کر کے بہت سے فرنگیوں کو قتل کر دیا جن میں انطاکیہ کا حاکم البرنس بھی تھا، ان کے بہت سے قلعوں کو فتح کر لیا، فرنگی نے دمشق کے حاکم معین الدین سے مدد طلب کی، اس نے امیر مجاہد الدین بن مروان بن ماس کی ماتحتی میں لشکر بھیجا، اس لشکر نے بڑی بہادری کا مظاہرہ کیا، شعراء نے اس غزوہ کے بارے میں خوب اشعار کہے، ابن القیسرانی شاعر نے بھی اشعار کہے، ابو شامہ نے روضتین میں یہ اشعار نقل کئے ہیں، اس سال بروز بدھ تین ربیع الثانی کو ابو المظفر یحییٰ بن ہبیرہ خلیفہ کا وزیر بنا، عون الدین اس کا لقب رکھا گیا، اس پر خلعت کی گئی۔

سال رواں ہی میں بادشاہ ملک شاہ بن محمود نے امراء و ترکمان کی ایک جماعت (جس میں علی بن دبیس تھا) کے ساتھ بغداد کا رخ کیا، خلیفہ سے خطبہ کا مطالبہ کیا، خلیفہ نے انکار کر دیا، خلیفہ کے پاس خطوط آتے رہے، خلیفہ نے سلطان مسعود کے پاس خط لکھا کہ اسے آنے پر آمادہ کرے لیکن اس نے تاخیر کی، وقت تنگ ہو گیا، حالات بہت کشیدہ ہو گئے، ملک مسعود نے اپنے بھتیجے کو خلیفہ کے پاس آنے سے سختی سے منع کر دیا، وہ سال کے آخر میں آیا، اس وقت حالات درست ہو گئے، کشیدگی خوشی میں تبدیل ہو گئی۔

اس برس [illegible] لوگ ذات الجنب کی بیماری میں مبتلا ہو گئے، مریض بات کرنے سے پہلے ہی مر جاتا۔

اسی سال موصل کے حاکم سیف الدین غازی بن زنگی کا انتقال ہوا، ان کا بھائی قطب الدین مودود بن زنگی حاکم بنا، اس نے اپنے بھائی کی بیوی خاتون بنت تمرتاش بن ایلغازی بن ارتق سے شادی کی، اس کے بھائی نے اس عورت سے دخول نہیں کیا تھا، قطب الدین کی اس بیوی سے جو بیٹے ہوئے وہ سارے باری باری موصل کے حاکم بنے، اس عورت نے چھ بادشاہوں کے سامنے دوپٹہ اتارا تھا۔

اس برس نور الدین نے سنجار فتح کیا، اس کے بھائی قطب الدین مودود نے اس سے واپس لینے کے لئے لشکر تیار کیا، پھر دونوں میں آپس میں صلح ہوئی، قطب الدین نے اپنے بھائی کو سنجار کے بدلے حمص دے دیا، سنجار قطب الدین کے پاس رہا اور نور الدین اپنے شہر واپس آ گیا، پھر اس نے فرنگیوں سے لڑائی کر کے ان کے بہت سے افراد قتل کر دیئے، انطاکیہ کا حاکم برنس گرفتار کر لیا گیا، شعراء نے اس پر اس کی تعریف کی، مثلاً القیسرانی نے اس کی مدح میں ایک قصیدہ کہا جس کے ابتدائی اشعار درج ذیل ہیں۔

---

[1] تاریخ ابن القلانسی ۴۴۶ شذرات الذهب ۱۳۶/۴ العبر ۱۲۰/۴ اللباب ۴۴۴/۲، معجم البلدان ۲۷۵/۴
۴۷۸ مرآة الزمان ۱۹۴/۸

(۱) یہ بزرگ ہیں جو کہ شور کرنے والی گھوڑیوں پر بیہودہ باتوں کے بجائے حقیقی کام کرتے ہیں۔

(۲) یہ ایسے ہیں جب یہ خطاب کریں تو ان کے سامنے فصحاء اور خطیب بے وقعت ہو جاتے ہیں۔

(۳) اے عاشق الدین! تو نے اس کی چوٹی سے شکل سے مصافحہ کیا ہے جبکہ اکثر اس کے سامنے تھک جاتے ہیں۔

(۴) اور بعض اوقات تیرا قصیدہ ہر شخص کی چوٹی پر تعمیر کرتا ہے حتیٰ کہ اس کی سفید سیپیوں نے ایک گنبد بنا دیا۔

اسی سال نورالدین نے حماۃ کے قریب قلعہ فامیہ فتح کیا۔ اسی زمانے میں مصر کے حاکم حافظ لدین اللہ عبدالمجید بن ابی القاسم ابن المستنصر کی وفات ہوئی اس کے بعد اس کا لڑکا الظافر اسماعیل حاکم بنا احمد بن الافضل ابن امیر الجیوش نے حاکم مصر حافظ پر غلبہ پالیا تھا۔ تین دن تک اس کے نام پر خطبہ پڑھا گیا آخر کار اس نے اذان میں حی علی خیر العمل ختم کیا۔ حافظ ہی نے قولنج کا طبل بنوایا تھا جب اس پر چوٹ لگائی جاتی تھی تو اس سے ریح اور اس میں موجود ہوا اس سے نکلتی۔

اسی زمانے میں امیر نظر الخادم حجاج کے قافلے کے ساتھ روانہ ہوا کوفہ پہنچ کر بیمار ہو گیا۔ جس کی وجہ سے حج کا امیر اپنے غلام قیماز کو بنا کر خود واپس آگیا۔ بغداد پہنچنے کے چند دن بعد اس کا انتقال ہو گیا۔ عربوں کو حاجیوں پر طمع ہوئی۔ حجاج کی واپسی پر انہوں نے راستہ میں رکاوٹ پیدا کی۔ قیماز نے ان کے مقابلے میں سست روی کا مظاہرہ کیا اور اپنے لئے ان سے امان لے کر حاجیوں کو ان کے سپرد کر گیا۔ بدوؤں نے لوگوں کو قتل کر دیا اور ان کے اموال لوٹ لئے بہت کم ہی لوگ صحیح سلامت واپس لوٹنے پائے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اسی برس معین الدین انر ایک بڑے امیر کا دمشق میں انتقال ہو گیا۔ یہ طغتکین کے غلاموں میں سے عقلمند اور الست خاتون زوجہ نورالدین کا والد تھا۔ اسی نے باب الخریث میں مدرسہ معینیہ وقف کیا تھا۔ اس کی قبر الشامیہ البرانیہ کے ستونوں کے ساتھ محلہ عونیہ میں دار البطیخ کے پاس ہے۔ معین الدین کی وفات کے بعد دمشق کے رئیس مؤید الدولہ علی ابن الصوفی اور اس کے بھائی زین الدولہ حیدرہ کی قوت میں اضافہ ہو گیا۔ ان دونوں اور ملک مجیر الدین ابق میں نفرت پیدا ہوگئی۔ دونوں نے عام اور ذلیل لوگوں پر مشتمل لشکر تیار کیا۔ جنگ ہوئی بہت افراد ہلاک ہوئے۔ پھر دونوں میں صلح ہوگئی۔

خواص کی وفات

احمد بن نظام الملک کے حالات[1]۔۔۔۔۔ یہ احمد بن نظام الملک ابو الحسن علی بن نصر ہیں۔ مسترشد اور سلطان محمود کے وزیر تھے۔ حدیث کا سماع کیا، اچھے وزراء میں سے تھے۔

احمد بن محمد کے حالات[2]۔۔۔۔۔ یہ احمد بن محمد ابن الحسین الارجانی تستر کے قاضی تھے۔ حدیث روایت کی اور ان کے عمدہ اشعار ہیں جو اپنے اندر اچھے معانی لئے ہوئے ہیں۔

(۱) مصائب کے وقت میں نے لوگوں کو حوادث کی گنتی میں ہی پایا۔

(۲) میں تجربوں کی دونوں حالتوں سے گزرا ہوں۔ میں نے قبیلہ میں آدمی نہیں پایا جو کوئی مددگار ہو۔

(۳) میں نے تکلیف کے وقت لوگوں کو قتل ہونے والا پایا اور خوشی میں حسد کرنے والا پایا۔

---

(۱) الفخری ۳۰۹ = الکامل فی التاریخ ۱۱/ ۱۳۰ = المنتظم ۱۰/ ۱۳۸، ۱۳۹، الوافی بالوفیات ۶/ ۳۲۲

(۲) الانساب ۱/ ۱۸۳، تذکرۃ الحفاظ ۴/ ۱۳۰۲، تتمۃ المختصر ۲/ ۶۶، ۶۸، تاریخ بروکلمان ۵/ ۳۳، ۳۴، دول الاسلام ۲/ ۶۲، شذرات الذہب ۴/ ۱۳۴، طبقات السبکی ۶/ ۵۴، ۵۵، طبقات الاسنوی ۱/ ۱۰۰، ۱۰۲، العبر ۴/ ۱۰۱، الکامل ۱۱/ ۱۳۰

(۴) ... میں نے دنیا کی محبت چھوڑ دی کسی کی طرف متوجہ ہوئے بغیر میں چل دیا۔
(۵) اے میری دونوں آنکھو! تم ایک نظر سے خوش ہو گئی ہو جس نے میرے دل کو تلخ گھونٹ پلا دیا ہے۔
(۶) اے میری دونوں آنکھو! میرے دل سے دور ہٹ جاؤ کیونکہ تم دونوں کا ایک ہی قتل میں کوشش کرنا بجا ہے۔

قاضی عیاض بن موسیٰ السبتی کی وفات بھی اسی سال ہوئی مشہور کتب کے مصنف ہیں ان کے چند اشعار ہیں:
(۱) ... اللہ ہی جانتا ہے کہ جب سے میں نے تم کو نہیں دیکھا میں کتنا بے چین ہوں۔
(۲) اگر میں مجبور نہ ہوتا تو ہوا کے ذریعہ اڑ کر تمہارے پاس پہنچ جاتا، کیونکہ تمہاری جدائی میرے لئے ناقابل برداشت ہے۔ ان کے حالات ابن خلکان نے بڑے اچھے انداز میں بیان کئے ہیں۔

عیسیٰ بن ہبۃ اللہ …… یہ عیسیٰ بن ہبۃ اللہ ابن عیسیٰ ابو عبداللہ النقاش ہیں حدیث کا سماع کیا، ان کی ولادت ۴۵۶ھ ہے۔ ابن الجوزی کا قول ہے عیسیٰ خوش مزاج اور خوش اخلاق تھے ان کی نادر معمولات اور باتیں ہیں، بادشاہوں کی صحبت میں رہے، میرے پاس بھی ان کی آمد و رفت تھی۔ مجھ سے خط و کتابت بھی رہتی تھی، ایک بار میں نے بڑی تعظیم و تکریم کے ساتھ ان کے پاس خط لکھا، عیسیٰ نے اس کے جواب میں لکھا کہ شاید آپ نے تعظیمی کلمات کہہ کر مجھ سے استہزاء کا ارادہ کیا ہو، اس خط میں مندرجہ ذیل اشعار بھی تھے۔
(۱) جب شیخ نے خوشی محسوس کی تو یہ بھی میری موت کا سبب بنی۔
(۲) ... آپ نے نہیں دیکھا کہ چراغ کے بجھنے سے پہلے اس سے شعلہ نکلتا ہے۔

غازی بن آقسنقر …… موصل کا حاکم ملک سیف الدین جو کہ حلب و دمشق کے حکمران نور الدین محمود کا بھائی تھا۔ سیف الدین بہترین بادشاہ اور سیرت، صورت اور نیت کے اعتبار سے عام بادشاہوں سے بہت بہتر تھا۔ نہایت بہادر اور سخی تھا۔ اپنی فوج کے لئے روزانہ ایک سو بکریاں اور غلاموں کے لئے تیس بکریاں ذبح کرواتا تھا۔ عید کے دن ایک ہزار بکریاں ذبح کرواتا۔ گائے اور مرغیوں کی تعداد ان کے علاوہ تھی۔ اطراف کے بادشاہوں میں یہ پہلا بادشاہ تھا جس نے اپنے سر پر جھنڈا اٹھایا اور ہر سپاہی کے لئے گرز اور تلوار کے ساتھ سوار ہونا لازم کیا۔
سیف الدین نے موصل میں ایک مدرسہ اور ایک خانقاہ تعمیر کرائی حیص بیص (یہ سعد بن محمد بن سعد کی کنیت ہے جو کہ اہل بغداد کا مشہور شاعر تھا لقب ابو الفوارس تھا شروع میں فقہ سے شغف تھا فاضل عالم اور ایک ادیب تھا۔ حیص بیص کا اصل تکلیف اور پریشانی ہے۔ اس نے لوگوں کے لئے کہا تھا لوگ کتنے حیص بیص میں ہیں۔ چنانچہ اس کا نام یہی پڑ گیا) نے جب اس کی مدح کی تو اسے ایک ہزار دینار اور خلعت انعام میں دیئے۔ جمادی الآخر کے مہینے میں بخار میں مبتلا ہو کر اس کا انتقال ہو گیا اور اسی مدرسہ میں مدفون ہوا، اس وقت اس کی عمر چالیس سال تھی اور اپنے باپ کے بعد اس نے تین سال چند دن حکومت کی۔ اللہ اس پر رحم کرے۔

نظر الخادم …… یہ تیس سال سے زائد عرصے تک حجاج کرام کے امیر رہے۔ حدیث سنی اور ابن الطیوری کو حدیث بیان کی، علم و صدقہ سے محبت کرنے والے شخص تھے۔ حجاج ان کے ساتھ بہت آرام، راحت اور امن میں ہوتے تھے۔ یہ سب اس لئے تھا کہ خلفاء اور بادشاہوں کے ہاں ان کا بڑا مقام اور وجاہت تھی۔ گیارہ ذوالقعدہ منگل کی رات انتقال ہوا اور [illegible] میں انہیں دفن کیا گیا۔

۵۴۵ھ کے واقعات

اس سال افامیہ کا مضبوط قلعہ نور الدین محمود کے ہاتھوں فتح ہوا۔ بعض مؤرخین کے مطابق ایک سال پہلے فتح ہوا تھا۔ اس سال نور الدین نے دمشق پر قبضہ کرنے کا ارادہ کیا مگر کامیاب نہ ہو سکا، اس نے وہاں کے حاکم مجیر الدین اتابک اور اس کے نائب ابن الصوفی کو خلعت دی اور اپنا خطبہ وہاں

پڑھوایا اور اپنے سکے بھی جاری کروا دیئے۔

اسی سال قلعہ اعزاز بھی فتح کیا اور بادشاہ جوسلین کے بیٹے کو گرفتار کر لیا مسلمان بہت خوش ہوئے۔

اس کے بعد اس نے جوسلین کو بھی گرفتار کر لیا جس کی بھی مسلمانوں کو بہت خوشی ہوئی اس نے جوسلین کے زیر قبضہ بہت سے شہر فتح کئے۔ اس سال محرم میں یوسف دمشقی مدرسہ نظامیہ میں تدریس کے لئے آئے وہاں انہیں خلعت عطا ہوئی۔ مگر چونکہ اس میں خلیفہ و سلطان کا حکم نہ تھا اس لئے انہیں روک دیا گیا اور وہ گوشہ نشین ہوئے اور کبھی مدرسہ کی طرف نہیں گئے۔ امیر خلیفہ کی اجازت اور سلطان کے حکم پر مدرسہ شیخ ابو نجیب نے سنبھال لیا۔ ابن جوزی کہتے ہیں کہ اس سال یمن میں خون کی بارش ہوئی جس نے لوگوں کے کپڑے رنگ دیئے۔

۵۴۵ھ میں وفات پانے والے بڑے لوگ

حسن بن ذوالنون ...... یہ ابن ابی القاسم بن ابو الحسن ابو المفاخر نیشاپوری ہیں یہ بغداد آئے اور وعظ کیا شاعر و ادیب بھی تھے لوگوں نے آپ کو پسند کیا مگر چھان بین سے پتہ چلا کہ یہ معتزلی ہیں لہٰذا شہرت کم ہو گئی ان کی وجہ سے بغداد میں خانہ جنگی ہوئی۔ ابن جوزی نے ان سے کچھ اشعار سنے:

مات الكرام ومروا وانقضوا ومضوا
ومات من بعدهم تلك الكرامات
وخلفوني في قوم ذوي سفه
لو ابصروا طيف ضيف في الكرى ماتوا

ترجمہ: ...... بھلے لوگ مر گئے گذر گئے ختم ہو گئے اور چلے گئے ان کے بعد اچھے کام بھی ختم ہو گئے اور وہ مجھے ان بے وقوف لوگوں میں چھوڑ گئے جو نیند میں بھی اگر مہمان کو دیکھیں تو مر جائیں۔

عبد الملک بن عبد الوہاب ...... یہ قاضی بہاؤ الدین حنبلی ہیں فقہ حنبلی اور حنفی دونوں کے ماہر تھے اور دونوں کی جانب سے مناظرے کیا کرتے تھے۔ ان کو صحراء کے قبرستان میں اپنے باپ دادا کے ہمراہ دفن کیا گیا۔

عبد الملک بن ابی نصر بن عمر ...... یہ ابو المعالی الحلی ہیں جو کہ نیک عابد و زاہد شخص تھے کہتے ہیں کہ عمر بھر نکاح نہ کیا تھا ہر قسم کی مساجد میں رات گذارا کرتے کسی میں مقیم نہ ہوتے۔ عبادت کرتے اور جب رات ختم ہو جاتی تو چل پڑتے۔ اہل علم ان کی بہت تعریف کیا کرتے تھے۔

فقیہ ابو بکر ابن العربی ...... ابو بکر ابن عربی المالکی ترمذی کے شارح اور فقیہ امام زاہد و عابد گذرے ہیں آپ نے فقہ میں مہارت کے بعد حدیث کا سماع کیا امام غزالی کے شاگرد رہے مگر امام غزالی کو فلسفی ماننے سے متہم کرتے اور کہتے کہ یہ فلسفیوں کے پیٹ میں داخل ہو گیا اور وہاں سے نکل نہ سکا۔

۵۴۶ھ کے واقعات

۵۴۶ھ میں سلطان نور الدین کی فوج نے اسماعیلی علاقوں پر حملہ کیا تو ان کے بہت سے لوگ مارے گئے اور بہت سا مال ہاتھ آگیا۔ اسی سال اس نے کئی مہینوں تک دمشق کا محاصرہ کئے رکھا۔ پھر محاصرہ چھوڑ کر حلب چلا گیا اور برہان علی کے ہاتھوں صلح ہو گئی اسی سال انگریزوں اور مسلمانوں کی جنگ

ہوئی جس میں مسلمانوں کو شکست ہوئی اور بے شمار لوگ شہید ہوگئے یہ واقعہ نورالدین پر بہت شاق گزرا جس نے قسم کھائی کہ اس کا انتقام لے کر رہے گا ترکمان کے بعض علاقوں پر ترکمانی امراء اور ان کے مددگاروں کا ایک گروپ جو سلین فرنگی کی حمایت میں تھا اور وہ سلطنت کے مخالف تھے، انہوں نے شہروں کو بگاڑ لیا پھر نورالدین نے حملہ کر کے ترکمانوں سے جو کچھ چھینا تھا وہ چھین لیا۔ اور اپنے سامنے اسے ذلیل حالت میں گرفتار کیا اور بعد میں قتل کر ڈالا یہ اس کے بعد نورالدین اس کے علاقے کی طرف گیا اور اس پر قبضہ کر لیا اور اس کے مال پر بھی قبضہ کر لیا۔

اس سال ذوالحجہ میں ابن العبادی نے جامع المنصور میں تقریر کی قریب تھا کہ حنابلہ اس کو قتل کر دیتے مگر اللہ کے فضل و کرم سے بچ گئے اس سال قیماز ارجوانی لوگوں کے حج کا امیر تھا۔

۵۴۶ھ میں وفات پانے والے

شیخ برہان الدین ابوالحسن بلخی ... اس سال دمشق کے شیخ الاحناف برہان الدین ابوالحسن بلخی وفات پا گئے پہلے یہ مسجد طب میں مدرس تھے پھر خاتونیہ برانیہ میں مدرس ہوئے بڑے عالم باعمل انسان اور متقی پرہیزگار شخص تھے باب الصغیر کے قبرستان میں مدفون ہوئے۔

۵۴۷ھ کے واقعات

اس سال سلطان مسعود کا انتقال ہوگیا۔ پھر اس کے بعد سلطان ملکشاہ بن محمود (اس کے بھتیجے) نے حکومت سنبھالی پھر سلطان محمد نے حکومت لے لی اور ان کا تخت پر قبضہ ہو گیا جس نے امیر خاص بیگ کو قتل کروا دیا اور اس کی دولت چھین کر اسے کتوں کے سامنے پھینکوا دیا۔

خلیفہ واسط میں پہنچا وہاں فتنہ فساد کی اطلاع ملی تو وہ فوج کے ساتھ بڑی شان سے واسط روانہ ہوا وہاں کے حالات درست کئے اور پھر کوفہ اور حلہ پر حملے کئے پھر واپس بغداد آگیا اس کی آمد پر بغداد کو سجایا گیا۔ اسی سال مغرب کے حکمران عبدالمومن نے بجایہ پر قبضہ کر لیا جو کہ بنی حماد کا علاقہ تھا اس کا آخری حکمران یحییٰ بن عبدالعزیز بن حماد تھا اس کے بعد عبدالمومن قلعہ بنی حماد اور قسنطینہ کے ذریعے صنہاجہ کا محاصرہ کر کے یحییٰ کے ملک و دولت پر قابض ہوگیا۔

اسی سال سلطان نورالدین زنگی اور فرنگیوں کا خونی معرکہ ہوا جس میں آپ نے فرنگیوں کو شکست دی اور بے شمار مار ڈالے۔ اس سال سلطان سنجر اور غور کے پہلے بادشاہ علاؤالدین الحسین بن الحسین کے درمیان جنگ ہوئی۔ سلطان سنجر نے شکست دے کر اسے گرفتار کر لیا۔ جب اسے سلطان سنجر کے سامنے لایا گیا سلطان نے کہا اگر تو مجھے پکڑ لیتا تو کیا سلوک کرتا؟ تو اس نے چاندی کی ایک ہتھکڑی نکال کر کہا کہ تجھے یہ پہناتا۔ اس پر سلطان سنجر نے اسے چھوڑ دیا۔ چنانچہ پھر وہ غزنی گیا اور اس کے حکمران بہرام شاہ سبکتگینی سے غزنی چھین کر اپنے بھائی سیف الدین کے حوالے کر دیا اس کے جانے کے بعد اہل شہر نے بے وفائی کر کے سیف الدین کو بہرام شاہ کے حوالے کر دیا بہرام نے اس کو رسوا کر کے قتل کر دیا اور پھر کچھ دن بعد خود بھی مر گیا۔ یہ حالات سن کر علاؤالدین دوبارہ غزنی آیا تو خسرو شاہ بن بہرام شاہ غزنی چھوڑ کر بھاگ گیا۔ چنانچہ علاؤالدین نے شہر میں داخل ہو کر تین دن تک لوٹ مار کی اور بہت سے لوگ قتل کر دیئے اور شہریوں کو خوب ذلیل و خوار کیا چنانچہ شہریوں نے شہر سے دور ایک جگہ میں پہاڑوں میں پناہ لی اور ایک قلعہ تعمیر کر لیا جو کہ آج تک معروف ہے یوں غزنی سے بنی سبکتگین کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔ ان کی حکومت ۳۶۶ھ سے لے کر ۵۴۷ھ تک رہی۔

یہ لوگ بہترین بادشاہ تھے کفار سے خوب جہاد کرتے تھے مال و دولت، خزانہ اور سامان ان کے پاس کافی سے زیادہ تھے بت شکنی کی خوب کوشش کی اور اتنا جہاد کیا جتنا دوسرے بادشاہوں نے نہیں کیا تھا حالانکہ یہ لوگ بہترین ملکوں والے تھے اور پانی اور سبزہ خوب تھا چنانچہ یہاں کا سب

مخالف ہو گیا اور ان کے پاس چلا گیا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہہ دیجئے اے اللہ بادشاہت کے مالک تو جس کو چاہتا ہے حکومت دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے چھین لیتا ہے تو جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلت دیتا ہے بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے (سورۃ آل عمران آیت ۲۶)۔

پھر علاء الدین نے غور، ہندوستان اور خراسان پر قبضہ کر لیا اور اس کی حکومت وسیع ہو گئی سلطان کی گرفتاری کے بعد سے اس کی عظمت میں اضافہ ہو گیا۔ ابن جوزی لکھتے ہیں کہ اس سال مرغی نے ایک انڈا دیا [illegible] مرغی کے بچے [illegible] ایک عجیب بات ہے۔

اس سال وفات پانے والے بڑے لوگ

المظفر بن اردشیر .... واعظ ابو منصور العبادی، حدیث کو سن کر کے بغداد آئے اور یہاں حدیث کی روایت کی۔ اور وعظ کیا اور لوگ ان کو پسند کیا کرتے تھے چنانچہ ان کی مجلس وعظ بہت بڑی ہوتی تھی۔ ابن جوزی نے لکھا ہے کہ ان میں سے ایک مجلس میں بڑی باتیں کی گئیں جو اچھی نہیں تھیں۔ ابن جوزی نے ان پر اعتراض کیا ہے اور تنقید کی ہے کہ انہوں نے ایسی بات کہی [illegible] کہ ایک مرتبہ وعظ کے دوران بارش ہوئی تو لوگ بارش سے بچنے کے لئے دیوار کی طرف چلے گئے تو انہوں نے کہا کہ تم لوگ رحمت سے [illegible] ہے جو تعصب سے متعلق ہے۔ ان کی عمر پچاس سے [illegible] کا انتقال ہو گیا۔

سلطان مسعود ..... ([illegible] (۵۲۸ھ) شذرات الذہب (۴/۱۴۵) (الکامل ۱۱/۱۶۰) وغیرہ) اس سال جمادی الآخر کے آخر میں بدھ کے دن سلطان مسعود کا انتقال ہو گیا جو کہ عراق وغیرہ کا حکمران تھا۔ اسے باقی طاقت اور خوش قسمتی حاصل ہوئی جو پہلے اور کسی حکمران کے حصے میں نہیں آئی اور پھر طویل مصیبتوں کا سلسلہ شروع ہو گیا (جیسا کہ گزرا) اس نے ایک جنگ میں خلیفہ مسترشد کو بھی گرفتار کر لیا تھا جیسا کہ گزرا۔

یعقوب خطاط کاتب ..... اس سال یعقوب خطاط کا نظامیہ میں انتقال ہو گیا اور اس کی میراث حاصل کرنے کے لئے کچھ لوگ آئے اور فقہاء نے انہیں روک دیا چنانچہ ایک بڑی جنگ ہوئی اور انجام کار شیخ ابو نجیب کو معزول کر دیا گیا اور مدرسے میں لے جا کر تعزیر بھی لگائی گئی۔

۵۴۸ھ کے واقعات

اس سال سلطان سنجر کی ترکوں سے جنگ ہوئی جس میں ترکوں نے اس کی فوج کے ساتھ [illegible] کے خلاف بغاوت کی [illegible] اور انہوں نے [illegible] اس کے بعد جب [illegible] ترکوں کے سامنے تھا [illegible] اور [illegible] میں [illegible] ہوا کہ [illegible] تھے چنانچہ سلطان نے [illegible] مرو میں داخل ہوئے جو خراسان کا دارالحکومت تھا وہاں ایک شخص نے اس سے پوچھا کہ کیا مرو سے جا کر بھی [illegible] گا؟ تو اس نے کہا کہ یہ دارالحکومت ہے اس کو دیکھنا ممکن نہیں۔ اس بات پر لوگ [illegible] کی آواز نکالنے لگے اور سلطان حکومت چھوڑ کر خانقاہ میں چلا گیا اور فقیر بن گیا۔ چنانچہ ان ترکوں نے شہر پر قبضہ کر کے اسے لوٹ لیا اور ویران کر کے چھوڑ دیا [illegible] پھر سلیمان شاہ کو بادشاہ بنایا گیا [illegible]

اسے عہدے سے معزول کر دیا پھر سلطان سنجر کے بھانجے خاقان محمود بن کوخان کو حکمران مقرر کر دیا۔ پھر حالات بگڑ گئے ان ممالک کے ہر کونے پر کسی نہ کسی شخص کا قبضہ ہو گیا ہے۔ سنجر کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔

اس سال عبدالمؤمن اور بلاد مغرب کے عربوں کی آپس میں بہت سی لڑائیاں ہوئیں۔ اس سال انگریزوں نے غزہ کے ساحل کی طرف سے عسقلان پر قبضہ کر لیا۔ اس سال خلیفہ مقتفی لشکر لے کر واسط گیا اور وہاں کے حالات درست کئے پھر بغداد لوٹ آیا۔ اور لوگوں کے ساتھ حج پر گیا حج کے قافلے میں قیماز ارجوانی بھی تھا۔

اس سال وفات پانے والی اہم شخصیات...... اس سال دو اہم مشہور شعراء کی وفات ہوئی جو اپنے زمانے کے فرزدق اور جریر مشہور رہے۔

شعراء...... ان دونوں میں سے ایک تو ابوالحسن احمد بن منیر اطرابلسی تھا جو کہ حلب میں رہتا تھا۔ دوسرا ابو عبداللہ محمد بن نصر بن صغیر قیسرانی حلبی تھا جو دمشق میں رہتا تھا۔

علی بن سلار...... علی بن سلار حاکم مصر ظافر کا وزیر تھا اس کا لقب عادل تھا۔ حافظ سلفی کے مدرسہ شافعیہ کا بانی تھا۔ یہ عادل اپنے نام کی ضد تھا بڑا ظالم اور غاصب شخص تھا ابن خلکان نے اس کے حالات تفصیل سے لکھے ہیں۔

۵۴۹ھ کے واقعات

اس سال خلیفہ مقتفی بڑا لشکر لے کر تکریت پہنچا اور اس کے قلعے کا محاصرہ کر لیا جہاں اس کی ترکوں اور ترکمانوں سے جنگ ہوئی اللہ تعالیٰ نے اسے فتح عطا فرمائی پھر وہ بغداد واپس آ گیا۔

سلطان نورالدین دمشق میں...... اس سال اہل مصر میں ان کے خلیفہ ظافر کو عباس نے قتل کر دیا اور اس کے بیٹے فائز جو پانچ سال کے بچے کو خلیفہ قرار دے کر اسے فائز کا لقب دیا ہے چنانچہ خلیفہ مقتفی نے سلطان نورالدین زنگی کو مصر اور شام کے علاقوں کی امارت کا پروانہ عطا کر کے مصر روانہ کر دیا۔

آگ بھڑک اٹھی...... اس سال ایک سیاہ غبار کے بعد سرخ ہوا آئی جس میں آگ تھی اور زمین جل گئی لوگ خوفزدہ ہو گئے کہ کہیں یہ قیامت نہ ہو، جبکہ پانی بھی سرخ ہو گیا تھا اور واسط میں زمین سے خون نکلا جس کا سبب پتہ نہ لگ سکا۔ ملک سنجر کے بارے میں خبریں آئیں کہ وہ ترکوں کی قید میں بڑی ذلت اور مسکینی کی حالت میں ہے وہ ہر وقت اپنی حالت پر روتا رہتا ہے۔

اسی سال نورالدین محمود نے دمشق، حاکم مجیر الدین ابق سے چھین لیا اسے یہ فتح اس کی بیکار سی حکومت کی کمزوری اور قلعہ میں ان کا محاصرہ ہونے کی وجہ سے حاصل ہوئی جو محاصرہ مجیر الدین اور اس کے وزیر مؤید الدولہ نے کیا تھا اور خادم عطاء اپنے ظلم و ستم کی وجہ سے دمشق پر حاوی ہو گیا نیز یہ لوگ ہر وقت دھمکیاں دیتے رہتے تھے کہ اسے نورالدین زنگی کے حوالے کر دیں گے چنانچہ اتفاق یہ ہوا کہ انگریزوں نے عسقلان پر قبضہ کر لیا۔ جب نورالدین کو اس کا علم ہوا تو اسے رنج ہوا مگر وہ وہاں تک نہیں پہنچ سکتا تھا کیونکہ درمیان میں دمشق حائل تھا۔ نورالدین دمشق کا محاصرہ کرنے سے ڈرتا تھا کہ عوام کو اس سے رنج و تکلیف ہوگی۔ اور وہ مجیر الدین کو انگریزوں کی طرف جھکنے سے بھی ڈرتا تھا کیونکہ اس سے قبل بھی نورالدین کے ساتھ کئی بار ایسا ہو چکا تھا۔

یہ بات اس طرح بھی کی انگریز چاہتے تھے کہ نورالدین زنگی دمشق پر قبضہ نہ کرے کیونکہ اس سے نورالدین کو طاقت ہو جاتی اور انگریز اور

الدین پر حاوی نہ ہو سکتے تھے بہر حال نور الدین نے امیر اسد الدین شیرکوہ کو ایک ہزار سواروں کے ساتھ صلح کی گفتگو کے لئے بھیجا مگر مجیر الدین نے اس پر توجہ نہیں دی نہ اہمیت دی اور نہ ہی شہر کے بڑے لوگوں میں سے کوئی اس کے استقبال کے لئے نکلا۔ چنانچہ شیرکوہ نے اس حرکت کی اطلاع نور الدین کو دے دی چنانچہ نور الدین فوج لے کر آیا اور دمشق کے علاقے عیون الفاسریہ (یا عیون القاسریہ) میں اترا۔ اور مشرقی دروازے سے داخل ہو گیا۔

نور الدین دمشق میں ۱۰ صفر بروز اتوار ۵۴۹ھ کو داخل ہوا۔ ادھر مجیر الدین قلعہ میں محصور ہو گیا مگر نور الدین نے اسے وہاں سے اتارا اور حمص شہر کی امارت دے کر اسے وہاں بھیج دیا۔ اور قلعہ پر بھی قبضہ کر لیا یوں اس کا قبضہ دمشق پر مضبوط ہو گیا۔ اس نے شہر میں امان اور بھلائی کا اعلان کر دیا اور ان کے ٹیکس معاف کر دیے اور منبروں پر لکھوا کے سنوا دیے جس سے لوگوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور انہوں نے نور الدین کو خوب دعائیں دیں۔ ادھر انگریز حاکموں نے بھی اس کو مبارکباد دی اور اس کے قرب کی خواہش کی اور فرمانبرداری کا اظہار کیا۔

اس سال وفات پانے والی اہم شخصیات

رئیس مؤید الدولہ..... مجیر الدین ابق کا دمشق میں وزیر تھا نام علی بن صوفی تھا۔ اس نے بادشاہ پر کئی مرتبہ حملہ کیا جس سے بات بہت بڑھ گئی تھی اور پھر دونوں کے درمیان صلح ہو گئی۔ جیسا کہ گزرا۔

عطاء خادم..... یہ دمشق کا ایک امیر تھا مجیر الدین کے حکم سے پہلی معاملات کا نگران تھا اور اسی کا حکم چلتا تھا۔ بعد میں یہ بعلبک پر نائب کے فرائض انجام دیتا تھا۔ ظالم و غاصب شخص تھا۔ شرقی دروازے کے باہر مسجد عطاء اسی کے نام سے منسوب ہے۔

۵۵۰ھ کے واقعات

اس سال خلیفہ خوب تیار ہو کر دقوقا روانہ ہوا اور اس کا محاصرہ کر لیا۔ دقوقا کے باشندے اس کے پاس آئے کہ وہ محاصرہ چھوڑ کر چلا جائے کیونکہ عوام کے باشندے فرنگیوں کے ہاتھوں پہلے ہی بڑی تعداد میں مارے جا چکے ہیں۔ چنانچہ خلیفہ نے ان کی بات مان لی اور وہاں سے چلا گیا۔ دو ماہ بعد بغداد واپس آ گیا پھر وہاں سے حلہ اور کوفہ گیا۔ فوج اس کے آگے آگے تھی۔ سلیمان شاہ نے کہا کہ میں تمہارا ولی عہد ہوں اگر آپ مجھے برقرار رکھیں تو ٹھیک ہے ورنہ میں بھی ایک امیر ہوں۔ اسی طرح سلیمان شاہ نے اس سے نیکی کرنے کا وعدہ کیا۔

یہ خلیفہ کے آگے آگے تھا کہ گھوڑے پر وہ آگے کر چلے۔ چنانچہ خلیفہ نے اس کے معاملات کو سیدھا اور مضبوط کیا اور مشہد (مدفن حضرت علی رضی اللہ عنہ) کی زیارت سے سلام کا اشارہ کیا۔ یا تو وہ اپنے لئے دوزخی کی معصیت سے ڈر گیا تھا پھر قبروں کی کوئی اہمیت ان کے دل میں نہ تھی وغیرہ۔

نور الدین کا بعلبک پر قبضہ..... اس سال کے شروع میں نور الدین زنگی نے بعلبک کو فتح کر لیا۔ واقعہ یوں ہوا کہ نجم الدین ایوب وہاں شہر اور قلعہ کا نائب تھا اس نے ضحاک بقاعی والی سے قلعہ سپرد کر دیا تھا تو اس نے قبضہ کر لیا۔ مجیر الدین نور الدین سے خط و کتابت کرتا رہا۔ نور الدین نے پہلے اس کو اور پھر قلعہ پر قبضہ کر لیا اور نجم الدین کو اپنے پاس بلا کر عزت و عہدے دیئے اور ان کے بھائی اسد الدین شیرکوہ سے اس کا بڑا اکرام کیا۔ بلاشبہ دمشق کی فتح میں اسد الدین شیرکوہ کا بڑا ہاتھ تھا۔ اس نے شمس الدولہ توران شاہ بن نجم الدین کو دمشق کا کوتوال بھی بنا دیا اور اس کے بعد اس کے بھائی صلاح الدین یوسف ایوبی کو دمشق کا کوتوال بنایا اور اسے اپنے خواص میں شامل کیا۔ سفر ہو یا اقامت اس سے الگ نہیں ہوتا تھا کیونکہ وہ بہت خوبصورت تھا پولو کا زبردست کھلاڑی تھا۔ نور الدین گھوڑوں کی تربیت کے لئے پولو کھیلتا

پسند کرتا تھا کیونکہ اس میں تیزی سے آگے بڑھنے اور اچانک پہنچنے کی تربیت ہوتی ہے۔ صلاح الدین کے زمانہ نوجوانی میں ایک شاعر نے اس سے متعلق یہ اشعار کہے۔

شاعر عرقلہ حسان بن نمیر کلبی ہے

رویدکم یا لصوص الشام
فانی لکم ناصح فی مقالی
فایاکم وسمی النبی یوسف
رب الحجا والکمال
فذاک مقطع ایدی النساء
وھذا مقطع ایدی الرجال

ترجمہ: ... اے شام کے چورو! نرمی اختیار کرو میں اپنی بات میں تمہاری خیرخواہی کر رہا ہوں۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے ہمنام سے بچنا جو کہ عقلمند اور صاحب کمال شخص ہے۔ حضرت یوسف تو عورتوں کی انگلیاں کاٹنے والے تھے اور یہ (یوسف) مردوں کے ہاتھ کاٹتا ہے۔

پھر نورالدین نے اس کے بھائی توران شاہ کو یمن کے علاقوں کا بادشاہ بنایا، اس نے شمس الدولہ کا لقب اختیار کیا تھا۔

اس سال وفات پانے والی اہم شخصیات

محمد بن ناصر ... ابن محمد بن علی الحافظ، ابوالفضل بغدادی، پیدائش: شعبان ۴۶۷ھ کو ہوئی، بہت زیادہ سماع کیا اور بہت سے مشائخ سے سنا۔ یہ حافظ، بہترین یادداشت کے مالک، سنت کے پابند، کثرت سے ذکر الٰہی کرنے والے، جلد آنسو بہانے والے انسان تھے جن لوگوں نے ان سے حدیث حاصل کی ان میں علامہ ابن جوزی شامل ہیں۔ انہوں نے مسند احمد وغیرہ جیسی بڑی کتب انہی سے سنیں۔ ابن جوزی ان کی بہت تعریف کیا کرتے تھے۔ اور ابوسعد سمعانی کے قول کا بھی جواب دیا ہے کہ محمد بن ناصر لوگوں کی غیبت پسند کرتے تھے، ابن جوزی نے جواب دیا کہ لوگوں پر جرح و تعدیل کرنا غیبت کرنے میں نہیں آتا لیکن سمعانی امام احمد کے اصحاب سے متعصبانہ رویہ پسند کرتے ہیں ہم برے عقائد اور تعصب سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ محمد بن ناصر ۱۸ شعبان منگل کی رات ۸۳ سال کی عمر میں فوت ہوئے کئی بار جنازہ ادا ہونے کے بعد باب حرب میں دفن ہوئے۔

مجلی بن جمیع ابوالمعالی ... المخزومی الارسوفی ثم المصری، مصر کے قاضی اور شافعی فقیہ تھے الذخائر نامی کتاب کے مصنف تھے جس میں بہت سی نادر فروعات ہیں اور بہت مفید کتاب ہے۔

۵۵۱ھ کے واقعات

محرم کے مہینے میں سلطان سلیمان شاہ بن محمد بن ملک شاہ بغداد آیا (اپنے چچا سے بچنے کے لئے) اپنے سر پر سائبان سے سایہ کئے ہوئے تھا۔ بغداد میں وزیر ابن ہبیرہ نے سلطان کا استقبال کیا اور سلطان کو خلیفہ تک پہنچایا، خلیفہ کے دروازے پر پہنچ کر سلطان نے زمین کو بوسہ دیا۔ ... بیعت ... اس نے خلیفہ سے خیرخواہی اور اطاعت کی بیعت کا حلف اٹھایا۔ اس کے علاوہ اس کو شاہی خلعت سے نوازا اور دونوں میں یہ طے پایا کہ عراق میں

خلیفہ کی حکومت ہوگی اور خراسان کے بیچ والے علاقے سلطان فتح کرتا جائے گا وہاں سلطان کی حکومت ہوگی۔

سلطان سلیمان شاہ کی گرفتاری...... اس کے بعد سلطان سلیمان شاہ کے لئے ہمذان میں بھی خطبہ پڑھا گیا۔ سنجر کے بعد سلیمان شاہ پہلا بادشاہ ہے جس کے لئے بغداد میں خطبہ پڑھا گیا۔ پھر ربیع الاول میں سلیمان شاہ بغداد سے روانہ ہو گیا۔

بغداد سے روانگی کے بعد سلطان سلیمان شاہ اور محمد بن محمود بن ملک شاہ کی آپس میں جنگ ہوئی۔ محمد نے سلیمان کو شکست دی اور سلیمان شکست کھا کر بھاگ گیا اس دوران اس کی ملاقات موصل کے حکمران قطب الدین مودود بن زنگی کے نائب سے ہوئی جس نے اس کو گرفتار کر لیا اور موصل کے قلعے میں قید کر دیا اور ساتھ ہی اس کی خوب خدمت اور خاطر مدارات کی۔ خود ہی قید کرنا اور پھر خدمت کرنا عجیب و غریب اتفاقات میں سے ہے۔

المہدیہ پر قبضہ...... اسی سال مغربی علاقوں میں زبردست جدوجہد کے بعد انگریزوں نے مہدیہ نامی شہر پر قبضہ کر لیا جبکہ دوسری طرف نور الدین محمود بن زنگی نے "تل باشر" نامی قلعہ کو فتح کر لیا اور انگریزوں (فرنگیوں) کو وہاں سے مار بھگایا حالانکہ یہ قلعہ نہایت مضبوط اور محفوظ ترین قلعوں میں شمار ہوتا تھا۔ اس قلعے کی فتح ایک ایسی کامیابی تھی جس کے مقابلہ میں بہت سی جنگ اور قتل و خونریزی ہوئی۔ چنانچہ اس شاندار کامیابی پر شعراء نے نور الدین کی خوب مدح سرائی کی۔

سنجر کا فرار...... اسی سال سنجر کو ترکوں کی قید سے فرار ہونے کا موقع ملا جو پانچ سال سے وہاں قید تھا اور وہ بھاگ کر اپنے ملک مرو آ گیا۔

جبکہ دوسری طرف مغربی علاقوں کے حکمران عبد المومن نے اپنی اولاد کو مختلف علاقوں کا حکمران بنا دیا ان میں سے ہر ایک بڑے بڑے علاقوں میں اپنے باپ کے نائب کے طور پر حکومت انجام دیتے رہے۔

بغداد کا محاصرہ...... محمد بن محمود بن ملک شاہ نے بغداد میں المقتفی کے پاس پیغام بھیجا اور مطالبہ کیا کہ بغداد میں اس کے نام کا خطبہ پڑھا جائے۔ المقتفی نے اس کی بات ماننے سے انکار کیا چنانچہ وہ ہمدان سے ایک لشکر لے کر بغداد کی طرف روانہ ہوا۔ لشکر کی آمد کا سن کر لوگ بھاگنے لگے جبکہ خلیفہ نے بغداد کی حفاظت کا انتظام کرنا شروع کر دیا تھا۔ محمد بھی اپنا لشکر لے کر بغداد آ پہنچا اور محاصرہ کر لیا اور ہر طرف سے شہر کے ساتھ جنگ کی صف باندھ کر جنگ شروع کی اور شہر کی طرف تیر برسانے شروع کر دیے۔ اہل بغداد نے خلیفہ کے ساتھ جم کر جنگ کی اور ڈٹ کر مقابلہ کیا اور قلعہ اور فصیل کے گرد پہرا دیا۔

ابھی یہ جنگ جاری ہی تھی کہ محمد کو اطلاع ملی کہ اس کے بھائی نے اس کی غیر موجودگی میں ہمدان پر قبضہ کر لیا ہے چنانچہ وہ ربیع الاول ۵۵۲ھ میں اپنا لشکر سمیت بغداد سے واپس ہمدان روانہ ہو گیا اور ادھر ادھر کے مختلف علاقوں سے جمع شدہ افواج اپنے اپنے علاقوں کو چلی گئیں۔

بغداد کی بدحالی...... محمد کی واپس روانگی کے بعد بغداد میں وبا پھوٹ پڑی اور لوگ تیزی سے مرنے لگے۔ بہت سے علاقوں میں آگ لگی اور قحط جیسی صورتحال پیدا ہو گئی اور یہ سلسلہ کافی عرصہ تک جاری رہا۔

دوسری طرف اسی سال وزیر ابن ہبیرہ کے بیٹے ابو الولید ابو البدر کو تکریت سے رہا کیا گیا جہاں وہ تین سال سے قید تھا اور ملنے آنے والے لوگوں سے اس کی ملاقات ہوئی۔ شعراء نے اس کی مدح سرائی کی ان شاعروں میں الحیص بیص شاعر بھی تھا جس نے ابو الولید کو چند اشعار سنائے۔ پہلا شعر یہ تھا:

ترجمہ۔ میں [illegible] خوشی کو گرمی سے بدلا کیوں نہ دیکھوں جبکہ وہ جانتے ہیں کہ "وہ سب جھوٹے تھے اور میں جاگ رہا تھا۔"

دوسرا ایک شعر کا ترجمہ یہ ہے کہ

وہ دوری کی ایک رات کی ملاقات کو بہت زیادہ (طویل) سمجھتے ہیں حالانکہ بے بسی کی حالت میں سالہا سال گزر چکے ہیں۔

جب یہ اشعار اس کو سنائے گئے تو وہ بہت خوش ہوا اور اس نے اسے عطا کرنے کا ارادہ کیا اسی سال قیماز نے لوگوں کے ساتھ حج بھی کیا۔

مشہور معروف لوگ جن کی اس سال وفات ہوئی

علی بن الحسین(۱) ..... ابوالحسن علی بن الحسین الغزنوی الواعظ جو عوام الناس میں قبول عام حاصل تھا مستظہر باللہ کی بیوی نے ان کے لئے باب الازج کے قریب خانقاہ تعمیر کروائی تھی اور اس پر خوب مال خرچ کیا تھا ان کی شہرت دور دور تک پہنچی یہاں تک کہ سلطان بھی ان سے ملنے آتا تھا۔

آپ وعظ بہت اچھا کہتے تھے، ہر طرح کے لوگ آپ کا وعظ سننے آتے تھے۔ ان کے وعظ کی مجلس کی باتیں ابن جوزی نے بھی نقل کی ہیں فرماتے ہیں کہ ایک دن میں نے ان کو یہ کہتے سنا کہ ”علم کا امیر اقبال کے بڑے بڑے امیروں اور بادشاہوں سے بہتر ہے“ اس کے بعد انہوں نے چند اشعار پڑھے۔

ترجمہ: ..... بچہ جب پیدا ہو جائے تو اس کے لئے میرے دل میں کیسی کیسی خواہشات جنم لیتی ہیں پھر تو اس کی اچھی تربیت چاہتا ہوں لیکن وہ یہ چاہتا ہے کہ مجھے دولہا اور باپ بنا دیا جائے۔

ایک مرتبہ فرمایا کہ میری قوم میرے ہنر کی وجہ سے مجھ سے حسد کرتی ہے کیونکہ میں اپنے ہنر میں زبردست تلوار کی طرح ہوں، میں تو رات بھر جاگتا رہا اور وہ سوتے رہے، بھلا جاگنے والا اور سونے والا برابر ہو سکتے ہیں؟

فرمایا کہ آپ کہا کرتے تھے کہ تم لوگ بیہودہ فضولیات سے کیل چلن کرتے ہو حالانکہ جب تمہارے عمل کا دن ۲۴ ہے تو تمہارے ..... کمائیاں دیتے ہیں اور پھر انگلی منہ میں رکھ لیتے ہیں اور ہم کیا سمجھتے ہیں۔ پھر کہنے لگے سنو! کیا میں نے (سونے کا چمچ) کو سمجھایا؟

فرمایا کرو اپنے آپ کو شہید بھی کہا کرتے تھے، پھر ان کے وعظ کو روکنے کی کوشش بھی کی گئی لیکن پھر اجازت دے دی گئی، لیکن لوگوں پر حسد ظاہر ہو گیا حالانکہ ان کی طرف بہت سے لوگ مائل تھے حتی کہ سلطان بھی ان کی تعظیم کرتا اور ان کی مجلس میں بیٹھا کرتا تھا۔

سلطان مسعود کی وفات کے بعد ترکی بادشاہ کے زمانے میں ان کی بہت زیادہ توہین کی گئی اور اسی سال ان کی وفات ہوئی۔

ابن جوزی کہتے ہیں کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ نزع کی حالت میں آپ سینے میں قرآن پڑھتے جاتے تھے لیکن حالت پھر جلدی سنبھل جاتی تھی اس وقت آپ کہتے تسلیم و رضا کے بغیر چارہ نہیں، وفات کے بعد ان کی خانقاہ میں ہی تدفین عمل میں آئی۔

محمود بن اسماعیل بن قادوس ..... ابو الفتح دمیاطی مصر کے کاتب (سیکرٹری) اور میر منشی، شیخ قاضی الفاضل آپ سے استفادہ کرتے تھے ..... بھی کہا جاتا تھا، عماد کاتب نے اپنے جریدے میں آپ کا تذکرہ کیا ہے۔

وہ لوگ شعر میں [illegible] کے بارے میں آپ نے اشعار کہے ہیں [illegible] کثرت کی وجہ سے [illegible] ایک مرتبہ [illegible] کے خلاف [illegible] ہوا۔

شیخ ابو البیان(۲) ..... ابو البیان نبا بن محمد ابن الحورانی کے نام سے جانے پہچانے جاتے ہیں، آپ فقیہ، زاہد، عبادت گزار، فاضل و اللہ سے ڈرنے والے تھے قرآن کریم کی تعلیم کے بعد شافعی مذہب کی کتب ”کتاب التنبیہ“ کی تعلیم حاصل کی، لغت سے بہت اچھی واقفیت رکھتے تھے۔

---

(۱) دیکھئے شذرات الذہب [illegible] اللہ کی [illegible] المنتظم ج [illegible] ص [illegible]

(۲) دیکھئے [illegible] مختصر [illegible] تاج العروس [illegible] اور [illegible] مختصر [illegible] الطالب [illegible] اور [illegible] العرب [illegible]

مطالعہ سب سے زیادہ کرتے تھے اور آپ کے کلام کو آپ کے حوالے سے نقل کیا کرتے تھے۔ میں نے ان کی خود اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی کتاب بھی دیکھی ہے جس میں ان کے اشعار اور ساتھی عجیب و غریب انداز سے پڑھا کرتے تھے یہاں تک کہ وفات تک آپ نے نہایت عمدہ سیرت سے زندگی گزاری۔ دمشق شہر کے اندر واقع ان کی خانقاہ کو سلطان نور الدین محمود نے آپ کو تحفتاً دیا تھا ساتھ ہی مال و اسباب بھی وقف کیا۔

ان کی وفات اسی سال ۳ ربیع الاول بروز منگل اسی سال یعنی ۵۵۱ھ میں ہوئی باب صغیر کے قریب واقع قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ آپ کی وفات سے لوگ ایسے غمگین ہو گئے تھے گویا آج ہی قیامت کا دن ہو۔ میں نے ان کا تذکرہ طبقات شافعیہ میں بھی کیا ہے۔

عبدالغافر بن اسماعیل(۱) ...... عبدالغافر بن عبدالغافر بن محمد بن عبدالغافر بن احمد بن سعید الفارسی ابوالحسن فقیہ تھے امام الحرمین سے حاصل کیا اپنے نانا شیخ ابوالقاسم القشیری سے بھی بعض اوقات آپ فیض کرتے رہے اور مختلف شہروں کا سفر بھی کیا اور لوگوں کو علم کی روشنی سے منور بھی کیا "المفہم فی غریب المسلم" کے نام سے ایک کتاب بھی تصنیف کی نیشاپور کے خطیب بھی رہے۔ بڑے فصحاء میں سے تھے حدیث کے حافظ بھی تھے۔

۵۵۲ھ کے واقعات

اس سال کا آغاز ہوا تو جنگ و جدل جاری تھی جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ شاہ محمد بن محمود بغداد کو محصور کئے ہوئے تھے جبکہ دوسری طرف خلیفہ اور بغداد کی طرف سے زبردست مزاحمت کا سامنا تھا جنگ و قتال کا تانتا بندھا ہوا تھا کہ زبردست قحط کی نوبت بھی نہیں آئی تھی بالآخر محاصرہ ختم ہو گیا سلطان واپس چلا گیا اور اللہ تعالیٰ نے سلطان کو واپس بھیج کر لوگوں پر آسانی اور سہولت کے دروازے کھول دیئے۔ ابن جوزی نے اس سال کے حالات بہت سی تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں۔

شام کی تباہی: اس سال شام میں زبردست زلزلہ آیا جس سے لاتعداد لوگ ہلاک ہو گئے جن کی تعداد اللہ ہی کو معلوم ہے صرف حلب کا ایک حصہ، شیزر، حمص، کفرطاب، حصن الاکراد، لاذقیہ، معرۃ، افامیہ، انطاکیہ اور طرابلس کا اکثر حصہ منہدم ہو گیا تھا۔ ابن جوزی کہتے ہیں کہ شیزر نامی شہر میں صرف ایک خاتون اور اس کا خادم زندہ بچے باقی تمام افراد راہی ملک عدم ہو گئے اور ویسے ہی اپنے قلعوں سمیت پورا میدان ہی بن گیا جبکہ حران کا قلعہ دو حصوں میں تقسیم ہو گیا اور اس کے اندر سے بہت سے نوادرات اور گھر برآمد ہوئے۔

اور فرماتے ہیں کہ "اسی طرح باقی علاقوں میں سے بھی اکثر تباہ ہو گئے شام کے کئی علاقوں کی فصیلیں اور دیوار منہدم ہو گئیں یہاں تک کہ حماۃ میں تو بچوں کا ایک مدرسہ بھی تباہ ہو گیا اور کوئی زندہ نہ بچ سکا (اموات کی کثرت کی وجہ سے) کوئی اس مدرسے کے بارے میں پوچھنے تک نہیں آیا۔"

شیخ ابوشامہ نے اپنی کتاب الروضتین میں اس کا ذکر کیا ہے اور اس واقعہ کے بارے میں شعراء نے جو قصیدے لکھے ہیں ان کا بھی ذکر کیا ہے۔

بعلبک اور شیزر پر قبضہ ...... اسی سال شیزر کے تمام علاقوں پر اس کے بادشاہ منقذ کے بیٹوں کا قبضہ ہوا اور سلطان محمود بن زنگی نے محاصرے کے بعد شیزر کے قلعہ پر قبضہ کیا اور ابوالبقائی کے زیر نگرانی شہر بعلبک پر بھی قبضہ کر لیا یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ واقعہ ۵۵۰ھ کا ہے جیسا کہ پیچھے گزر چکا۔ واللہ اعلم۔
اسی سال نور الدین بیمار ہوا (اس کی بیماری کے غم میں) پورا شام بھی بیمار ہو گیا لیکن پھر اسی سال اللہ تعالیٰ نے نور الدین کو شفا عطا فرمائی تو

---

(۱) دیکھیں: المنتظم ۱۰/۱۶۵ اور تاریخ الاسلام ۳۶/۲۴۸ اور تذکرۃ الحفاظ ۴/۱۲۷۶ اور تاریخ ابن الاثیر الکامل ۹/۲۳۵ ... اور العبر ... اور شذرات الذہب ۴/۱۲۳ اور طبقات السبکی ... اور طبقات الاسنوی ۲/۲۵۹ ... اور ابن قاضی شہبہ کی طبقات ... اور العبر ۴/۱۱۲ اور کشف الظنون ... اور معجم ... ۲/۳۳۴ ... اور مرآۃ الجنان ۳/۲۹۱ ... [illegible]

مسلمانوں کے قیدی ہو گئے اور لوگ خوش ہو گئے نور الدین نے اپنے بھائی موصل کے گورنر قطب الدین مودود کو تحریر کیا کہ ابن مرا کا گورنر بنایا اسی سال خلیفہ نے خانہ کعبہ کے لیے سنگ مرمر کا ایک عمدہ دروازہ بنوایا اور پرانے دروازے سے اپنے لیے تابوت بنوایا۔

اسی سال اسماعیلیوں نے خراسان کے حاجیوں کے قافلے پر حملہ کیا اور قتل عام کیا یہاں تک کہ کسی ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑا ان میں بہت سے عبادت گزار اور دینی کامل عالم۔

خراسان میں قحط ...... اسی سال خراسان میں زبردست قحط پڑا یہاں تک کہ حشرات الارض اور سبزے کھانے کی نوبت آ گئی ایک آدمی نے کسی علوی کو ذبح کر ڈالا اور بازار لے جا کر فروخت کیا لیکن جب اس کا معاملہ کھلا تو اس کو قتل کر دیا گیا۔

بانیاس کی فتح ...... ابو شامہ نے ذکر کیا ہے کہ بانیاس کی فتح اسی سال نور الدین کے ہاتھوں ہوئی دمشق کے محاصرے کے دوران معین الدین نے بانیاس کو دمشق بچانے کے لیے فرنگیوں کے حوالے کر دیا تھا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ نور الدین نے بانیاس کو چھینا تھا اور خوب مال غنیمت حاصل کیا تھا۔

اسی سال شیخ ابو الوقت عبد الاول بن عیسیٰ بن شعیب السجزی بغداد تشریف لائے لوگوں نے وزیر کے گھر بیٹھ کر ان سے بخاری کا درس لیا اور لوگوں نے قیماز کے ساتھ حج کیا۔

اس سال وفات پانے والے مشہور و معروف لوگ

احمد بن محمد ...... احمد بن محمد بن محمد بن احمد بن اسماعیل ابو الطیب الصعلوکی سمرقند سے تعلق تھا۔ حدیث اور فقہ کا علم حاصل کیا اور فتویٰ دیا کرتے تھے، بہت نیک سیرت تھے۔ بغداد تشریف لائے اور لوگوں کو وعظ سنایا اور اپنے شہر کی طرف واپس چلے گئے، راستے میں ڈاکوؤں نے قتل کر دیا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

احمد بن بختیار ...... احمد بن بختیار بن علی بن محمد ابو العباس الماندائی الواسطی واسط کے قاضی تھے حدیث کا علم حاصل کیا علم ادب اور لغت میں کامل مہارت رکھتے تھے۔ اس کے علاوہ علم تاریخ وغیرہ میں کتابیں بھی تصنیف کیں ثقہ اور صدوق تھے بغداد میں انتقال ہوا نظامیہ میں ان کی نماز جنازہ پڑھی گئی۔

سلطان سنجر[1] ...... ابو الحارث احمد سنجر بن ملک شاہ بن الپ ارسلان بن داؤد بن میکائیل بن سلجوق ترکی ان کا لقب سنجر ۴۷۹ھ رجب کے مہینے میں ولادت ہوئی ساٹھ سال سے زیادہ حکومت کی ۴۰ سال تک تنہا حکمران رہے پھر پانچ سال غز کی قید میں رہے پھر فرار ہو کر اپنے ملک مرو پہنچے اور اسی سال یعنی ۵۵۲ھ میں ماہ ربیع الاول میں وفات پائی ان کی تدفین ایک گنبد میں ہوئی جو انہوں نے بنوایا تھا جس کا نام دارالآخرۃ رکھا تھا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ۔

---

[1] مزید معلومات کے لیے دیکھیں الانساب [illegible] والمنتظم [illegible] اور تاریخ ابن خلدون [illegible] اور [illegible] اور تاریخ [illegible] اور دول الاسلام [illegible] اور شذرات الذہب [illegible] اور العبر [illegible] اور الکامل [illegible] اور المنتظم [illegible] اور مختصر تاریخ دولت آل سلجوق [illegible] اور [illegible] اور النجوم الزاہرہ [illegible] اور وفیات الاعیان [illegible] اور [illegible]

محمد بن عبداللطیف [۱] ..... محمد بن عبداللطیف بن محمد بن ثابت ابوبکر الخجندی الشافعی، بغداد میں مدرسہ نظامیہ کی تدریس سپرد کی گئی۔ بہت اچھے مناظر تھے نکلی گھوڑوں کے ٹھیرے میں وعظ کہا کرتے تھے۔ ابن جوزی کہتے ہیں کہ وعظ کہنے میں ماہر تھے ان کا حال ان علماء سے زیادہ مشابہ تھا جو وزیر بنا کرتے ہیں، بادشاہوں کے پاس رہے یہاں تک کہ ان کی رائے اور مشورے سے احکامات کا صدور ہوتا تھا اصفہان میں اچانک وفات پائی۔

محمد بن المبارک ..... محمد بن المبارک بن محمد بن الخل ابوالحسن بن علی البغدادی نے حدیث کی تعلیم حاصل کی اور شاشی سے فقہ کی تعلیم حاصل کی، عرصہ دراز تک درس و تدریس اور افتاء سے منسلک رہے، اسی سال محرم میں وفات پائی اور اسی سال ان کے بھائی شیخ ابوالحسین بن الخل الشاعر واسط میں فوت ہوئے۔

یحییٰ بن عیسیٰ ..... یحییٰ بن عیسیٰ بن ادریس ابو برکات الانباری الواعظ قرآن حدیث اور فقہ کی تعلیم حاصل کی، اور صالحین کے طریقے پر لوگوں کو وعظ و نصیحت کرنے کے لئے منبر پر چڑھتے ہوئے رونا شروع کر دیتے اور جب تک وعظ سے فارغ ہو کر نیچے نہ اتر آتے روتے رہتے زاہد تھے عبادت گذار تھے پرہیزگار تھے نیکی کا حکم دیتے برائی سے روکتے اللہ تعالیٰ نے ان کو نیک اولاد سے نوازا تھا جن کے نام انہوں نے خلفاء راشدین کے ناموں پر رکھے تھے چار بیٹے تھے (۱) ابوبکر (۲) عمر (۳) عثمان (۴) علی چاروں کو قرآن کریم حفظ کروایا اور بہت سے لوگوں نے ان سے قرآن کریم ختم کیا، سارا سال صوم الدہر (بجز ایام ممنوعہ) رکھتے تھے رات بھر عبادت کیا کرتے تھے اور فقراء کے ساتھ افطار کیا کرتے تھے۔ صاحب الہام و کرامت بزرگ تھے۔ ان کی وفات کے بعد ان کی اہلیہ نے دعا کی کہ اے اللہ مجھے بھی اب زندہ نہ رکھ چنانچہ ان کی وفات سے چند دن بعد ان کا بھی انتقال ہو گیا۔ یہ خود بھی نہایت نیک خاتون تھیں اللہ ان پر رحم فرمائے۔

۵۵۳ھ کے واقعات

اسی سال ابن مرحوم الایوانی کے ترکمان ساتھیوں کا فساد بہت بڑھ گیا خلیفہ مقتفی لامراللہ نے ان کے خلاف ایک زبردست لشکر تیار کیا اور ان پر حملہ آور ہوا ان کو زبردست شکست سے دوچار کیا اور بہت سے قیدیوں کو لے کر واپس ہوئے ان میں بڑے بڑے سرکردہ لوگ بھی شامل تھے۔

محمود اور غز کی جنگ ..... اسی سال سلطان محمود اور غز کی زبردست جنگ ہوئی غز بری طرح شکست کھا گئے پھر شہروں میں لوٹ مار ہوئی، پھر وہ لوگ مرو میں جا کر ٹھہرے اور سلطان کو اپنے پاس بلایا سلطان خوفزدہ ہو گیا اور اپنی جگہ اپنے بیٹے کو ان کے پاس بھیجا انہوں نے سلطان کے بیٹے کے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا۔ یہ دیکھ کر سلطان بھی ان کے پاس جا پہنچا چنانچہ سب لوگ سلطان کے پاس جمع ہو گئے اور اس کی تعظیم کی۔

مؤید اور ابوالقاسم کی جنگ ..... اسی سال مرو میں ایک شافعی فقیہ مؤید بن الحسین اور علویوں کے نقیب ابوالقاسم زید بن الحسن کے درمیان جنگ ہوئی جس میں بہت سے لوگ قتل ہوئے، بہت سے مدرسوں، مسجدوں اور بازاروں کو جلا دیا گیا مؤید شافعی شکست کھا کر قلعوں کی طرف بھاگ گیا۔

---

[۱] دیکھئے تتمۃ المختصر ۹۴/۲ ، شذرات الذہب ۱۶۳/۴ ، طبقات سبکی ۱۳۲/۶ - ۱۳۳ ، طبقات اسنوی ۴۹۰/۱ ، العبر ۱۴۹/۴ ، الکامل فی التاریخ ۲۲۸/۱۱ ، المنتظم ۱۸۹/۱۰ ، المختصر ۳۲/۳ ، مرآۃ الجنان ۲۸۰/۳ ، خجندی خجند شہر کی طرف نسبت ہے جو مشرقی علاقوں میں فرغانہ سے ملحق سیحون کے کنارے پر واقع تھا۔ اس کو ہ کے اضافے کے ساتھ خجندہ بھی کہا جاتا ہے (دیکھئے الانساب ۵۲۵/۵)

مستضیئ کی پیدائش...... اسی سال ۵ صفر کو امیر المؤمنین ابو العباس احمد بن المستضیئ بامر اللہ کی ولادت ہوئی اسی سال مستنجد تیر کھینچتے ہوئے انبار کی طرف روانہ ہوا اور راستے میں فرات کو پار کیا اور حسین سے ملاقات کی اور سالار اور پھر وہاں سے بغداد کی طرف واپس آ گئے۔

وزیر اس کے ساتھ تھا۔ اسی سال بھی قیماز ارجوانی نے لوگوں کو حج کرایا۔

فرنگیوں کی شکست...... اسی سال مصری لشکر نے عسقلان میں فرنگیوں کو شکست دی، یہ شکست قابل فراموش تھی اس سلسلے میں سلطان صالح ابو الغارات فارس الدین طلائع بن رزیک کے بھی شاندار اشعار ہیں اور اس زبردست کامیابی پر قصیدے لکھے۔

سلطان کی دمشق واپسی...... اسی سال سلطان نور الدین حلب سے دمشق آیا اس وقت سلطان صحت یاب ہو چکا تھا سلطان کی صحت یابی کی خبر سے مسلمانوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ اس کے بعد سلطان فرنگیوں سے جنگ کرنے لگا لیکن اس کے لشکر کو شکست ہو گئی چند ساتھیوں کے ساتھ سلطان دشمنوں کے نرغے میں رہا انہوں نے اس مختصر جماعت پر تیر اندازی شروع کر دی اچانک فرنگی خوفزدہ ہو گئے کہ کہیں یہ سلطان کی جنگی چال نہ ہو اور سلطان کی طرف سے کمیں اور پیچھے سے کمین گاہ میں چھپا ہوا سلطان کا تازہ دم لشکر حملہ آور ہو جائے چنانچہ مسلمانوں کو اسی حال میں چھوڑ کر یہ واپس بھاگ نکلے۔

اس سال وفات پانے والے مشہور و معروف لوگ

عبدالاول بن عیسیٰ(۱)...... عبدالاول بن عیسیٰ بن شعیب بن ابراہیم بن اسحاق ابو الوقت السجزی الصوفی الہروی، بخاری اور مسند دارمی کے راوی ہیں اس کے علاوہ مسند عبد بن حمید کے منتخب حصوں کی بھی روایت کی، بغداد تشریف لائے تو لوگوں نے ان سے مذکورہ کتابیں سنیں۔ یہ مشائخ میں سے تھے بہترین اخلاق اور سیرت والے تھے حدیث کی تعلیم پر صبر کرنے والے تھے۔

ابن جوزی فرماتے ہیں کہ مجھے ابو عبداللہ محمد بن الحسین التکریتی الصوفی نے بتایا کہ انہوں نے ان کی نسبت اپنی طرف کی پھر ان کا انتقال ہو گیا وفات کے وقت ان کے آخری کلمات یہ تھے "اے کاش میری قوم جان لیتی کہ رب نے میری مغفرت فرما دی اور مجھے عزت والوں سے بنایا۔"

{سورۂ یٰسین آیت ۲۶، ۲۷}

نصر بن منصور...... نصر بن منصور بن حسن بن محمد بن عبد الملک العطار ابو القاسم الحرانی، بہت مالدار تھے اپنے مال سے نکلنے والے صدقات اور زکوٰۃ وغیرہ سے بہت سے اچھے اچھے کام کیا کرتے تھے۔ اکثر اوقات قرآن کریم کی تلاوت میں مشغول رہا کرتے تھے نماز باجماعت کی بہت پابندی کیا کرتے تھے تقریباً اسی سال الحرانی کی موت کے بارے میں بہت سے اچھے اچھے خواب بھی دیکھے گئے۔

یحییٰ بن سلامہ...... یحییٰ بن سلامہ بن حسین بن ابو الفضل الشافعی الحصکفی (حصن کیفا) نامی قلعہ کی طرف نسبت ہے۔ نحو، ادب وغیرہ بہت سے علوم میں امامت کے درجے پر فائز تھے، نظم و نثر میں قادر الکلام تھے، بعض ان کے بارے میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ غالی شیعہ تھے، ابن جوزی نے ان کی نظم کا ایک نمونہ نقل کیا ہے جس کا ترجمہ مندرجہ ذیل ہے، عشق کے دن انہوں نے میرے جگر کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے تقسیم کر دیئے۔ چنانچہ ان کے جانے کے بعد میرے پاس مجھ والی نہیں۔ پلکوں پر سفر کرتے ہوئے دل میں آ ٹھہرے اور میرے پاس بٹھانے میں سے آنسوؤں کے پاس آئے۔ اور میرے آنسو بھی

---

(۱) (دیکھیے الانساب [illegible]، الاستدراک لابن نقطہ باب السجزی و السجری، تذکرۃ الحفاظ [illegible]، دول الاسلام [illegible]، شذرات الذہب [illegible]، العبر [illegible]، الکامل فی التاریخ [illegible]، اللباب [illegible]، المنتظم [illegible]، المستفاد من ذیل تاریخ بغداد [illegible]، مرآۃ الجنان [illegible]، النجوم الزاہرۃ [illegible])

جارہے ہیں اور میرا جگر زخمی ہے اور میری بیماری کا انہوں نے شروع کیا۔ اور میرا عشق نہ ختم ہونے والا ہے اور میری آنکھ خون سے تر ہے اور اس کی خماری ہوئی ہے اس میں سے ایک نازک بدن نے مجھے پلایا اس نازک بدن کو شاہ بن ریب کی طرح موتی ہوئی ہے اور اس کا ماتھا صاف ہے اور اس کی کالی لالی ہیں اس کے گال کی سرخی سے اوپر اس کی کچی بھلی ہوئی ہے اور اس پر لبوں کی تحریر ملاحت لگی ہوئی ہے گویا اس سے مہکنے والی خوشبو اور اس کا لعاب مشک اور شراب ہیں اور اس کے دانت (صفائی اور چمک دمک میں) اولوں کی مانند ہیں۔

گذرتے ہوئے اس کی سرین اس کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور دل میں اس کے تھنے بیٹھے ہیں۔ بے قرار ہے اس کا قد و قامت بید کی طرح سیدھا درست ہو کر جھومتا ہے اور اس میں کوئی لچک عیاں نہیں ہے۔

یہ نظم بہت طویل ہے بہر حال پھر اس انداز تغزل کو بدلتے ہوئے اہل بیت اور ان کی مدح میں مشغول ہو جاتے ہیں چنانچہ کہتے ہیں۔

اے اہل بیت کی محبت کے بارے میں مجھ سے پوچھنے والے مجھے کیا تو شک میں ہے کیا میں ان کی محبت کا اقرار کروں یا انکار کروں۔

تو ان سے ان کی محبت تو میرے جسم (گوشت پوست) اور جان (خون) کی مانند ہے اور وہ ہدایت اور اعلیٰ کا راستہ ہے پہلے جو تھا (یعنی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا) ہیں پھر حسنین (یعنی ان کے دونوں صاحبزادے) امام ان کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ امام ان کے ساتھ آ سکتے ہیں۔

پھر جعفر صادق اور ابن جعفر موسیٰ ہیں امام ان کے بعد ان کے ساتھ آنے والے علی ہیں پھر ابو الحسن ان کے بیٹے محمد ہیں اور پھر علی اور ان کے بیٹے المسعود ہیں پھر حسن ثانی اور ان کے پیچھے محمد بن الحسن ہیں جو پوشیدہ ہیں۔ سو یہ میرے امام اور سردار ہیں اور گو کوئی جماعت مجھے مذمت کرے تو ان کا قول باطل ہے۔

یہ وہ امام ہیں جن کی محبت میں دوسرے ناموں کی عزت کرتا ہوں ان کے نام خوبصورت موتیوں کی لڑی کی مانند ترتیب سے پروئے ہوئے ہیں۔

واللہ کے بندوں پر اس کی حجت ہیں اور اللہ کی طرف جانے کا راستہ اور سیدھا ہی ہیں وہ ایسی قوم ہیں جن کی فضیلت اور مرتبہ لوگوں پر ایسی عیاں ہے کہ مشرق و مغرب سے یکساں چمکتے ہیں۔

وہ ایسے لوگ ہیں کہ جن کا مزار بر سرزمین میں ہے لیکن ان کا مزار تو ہر دل میں موجود ہے

وہ میری قوم ہیں جن دونوں مشعر اور مروہ اور مسجد بھی انہی کی ہے

مکہ ابطح مسجد خیف جمع اور بقیع الغرقد بھی انہی کا ہے

اس کے بعد نہایت لطیف طریقے سے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ بیان کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ۔

اے مصطفیٰ (ﷺ) کے گھر والو! اے میری متاع عزیز جس کی محبت پر مجھے اعتماد ہے۔

کل اللہ کی جناب میں آپ ہی لوگ میرا وسیلہ ہوں گے پھر میں کیوں خوفزدہ ہوں جبکہ میں آپ سے قوت حاصل کرتا ہوں۔

آپ سے تعلق رکھنے والا آخرت میں ہمیشہ زندہ رہے گا اور آپ کا مخالف دوزخ کی آگ میں ہمیشہ جلتا رہے گا میری آپ سے عقیدت کی وجہ سے نفرت کی وجہ نہیں ہے (کیونکہ اگر ایسا ہوا تو پھر تو میں بدبخت ہوں گا خوش قسمت نہیں۔

چنانچہ کوئی ناصبی یہ گمان نہ کرے کہ میں نے اس کی تائید کی ہے اور نہ ہی کوئی خارجی مجھے ایسا گمان کرے کیونکہ جناب نبی کریم ﷺ کے بعد خلفاء اربعہ ہی میرے نزدیک بلند فضائل کی سب سے افضل ترین ہستیاں ہیں۔

انہوں نے درست لکھے ہیں کہ اصل بنیاد کی طرف انہوں نے ہی ان دین کے ارکان رہے اور ان کا صبر طلب ہے اور اگر کوئی احمد (ﷺ) کے ساتھیوں کے بارے میں خیانت سے کام لے گا تو آخرت میں احمد ﷺ اس کے مخالف ہوں گے۔ یہی میرا عقیدہ ہے اس پر ڈٹ جاؤ تاکہ کامیاب ہو جاؤ گے اور یہی میرا طریقہ ہے اس پر چلو گے تو ہدایت پا جاؤ گے۔

مذہب شافعی ہی میرا مذہب ہے کیونکہ آپ کے اقوال نہایت عمدہ ہیں۔

میں نہ صرف اصول میں بلکہ فروعات میں بھی انہی کا مقلد ہوں سو طالب علم اور مرشد والوں کو میری اتباع کرنی چاہیے۔ جب کوئی کلام

نمازی سستی کرتا ہے تو میں اللہ کی قسم سے بیان ہوتے ہوئے اور آگے بڑھتے والا ہوتا ہوں پھر کہتے ہیں۔ جب میرا دل گم ہو جائے تو آپ مجھے پریشان بہت زیادہ غم زدہ اور ہاتھوں کو کھائے ہوئے دیکھیں گے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ نے میرے سے مل وملامت معاف کی ہو تو آپ مجھے فرحہ تکبر کرتے ہوئے بھی دیکھیں گے کہ سادگی اور ناشتہ کا مال کھانے کی لیس نہ سے دیا جائے۔

۵۵۳ھ کے واقعات

اس سال خلیفہ مقتفی شدید بیمار ہونے کے بعد صحت یاب ہوا اسی خوشی میں بغداد میں نقارہ بجایا گیا اور خوب صدقہ وخیرات بھی کیے گئے۔

بغداد کی تباہی۔۔۔۔ اسی سال عبدالمومن نے مہدیہ کا شہر فرنگیوں کے ہاتھ سے واپس چھین لیا۔ انہوں نے اس شہر پر ۱۲ سال سے قبضہ کیا تھا۔ عبدالمومن نے جنگ میں خوب قتل عام کیا یہاں تک کہ مقتولوں کی ہڈیوں سے ایک بہت بڑا ٹیلہ بن گیا۔ اسی سال بغداد میں بڑے بڑے اولے پڑے جو سات سات بڑے بڑے تھے کہ ایک اولے کا وزن پانچ رطل تھا اور ان میں سے بعض ایسے بھی تھے جو بغداد کے آٹھ رطل کے برابر تھے چنانچہ اس کی وجہ سے بہت سی کھیتی باڑی تباہ ہو گئی۔ خلیفہ واسط کی طرف چلا گیا وہاں بازار کا معائنہ بھی کیا اور جامع مسجد کا بھی اسی دوران اچانک گھوڑے سے گرنے کی وجہ سے اس کی پیشانی پر چوٹ آئی لیکن جلدی صحت یاب ہو گیا۔

بغداد میں سیلاب سے تباہی۔۔۔۔ ربیع الثانی میں دریائے دجلہ میں سیلاب آیا چنانچہ بغداد کی بہت سی جگہیں اس سیلاب میں ڈوب گئیں حتیٰ کہ کئی گھروں نے ٹیلوں کی صورت اختیار کر لی۔ اس میں امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی قبر بھی ڈوب گئی اور بہت سی قبریں بالکل تباہ ہو گئیں اور ان میں موجود لاشیں پانی کی سطح پر تیرنے لگیں جیسا کہ ابن الجوزی نے کہا ہے۔ اس کے علاوہ بھی اس سال بیماریاں اور اموات کثرت سے ہوئیں۔

اس سال روم کا بادشاہ ایک بہت بڑے لشکر کے ساتھ شام کی طرف روانہ ہوا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کو ناکام کر کے واپس بھیجا اور یہ سب کچھ قحط خوراک کی وجہ سے ہوا تھا۔ اس میں مسلمانوں نے شاہ روم کے بھانجے کو بھی گرفتار کر لیا تھا اور تمام تعریفیں تو اللہ کے لئے ہیں۔ بعد ازاں اس سال بھی قیماز الارجوانی نے لوگوں کو حج کرایا۔

اس سال وفات پانے والے بڑے بڑے سرکردہ لوگ

احمد بن معالی۔۔۔۔ احمد بن معالی بن برکۃ الحربی ہیں ابو الخطاب الکلوذانی سے علم فقہ حاصل کیا اور خوب ماہر ہو گئے بحث اور مناظرے میں درس وتدریس اور افتاء وغیرہ میں مشغول رہے پھر شافعی مسلک اختیار کر لیا لیکن پھر دوبارہ حنبلی ہو گئے، بغداد میں وعظ کیا کرتے تھے اسی سال بغداد میں وفات پائی ان کی وفات کا واقعہ اس طرح ہوا کہ آپ اپنی سواری پر ایک تنگ جگہ سے گزر رہے تھے کہ اچانک زین کی لکڑی ان کے سینے میں لگی جس سے ان کی موت واقع ہو گئی۔

سلطان محمد بن محمود بن محمد بن ملکشاہ۔۔۔۔ سلطان جب بغداد کے محاصرے سے واپس ان کی طرف واپس آیا تو سل کے مرض میں مبتلا ہو گیا اور جانبر نہ ہو سکا چنانچہ اسی سال ذی الحجہ میں اس کا انتقال ہو گیا۔ وفات سے چند دن پہلے اس نے حکم دیا کہ تمام خزانے اس کے سامنے حاضر کی

جو کچھ جن کا وہ مالک تھا اور ان کا حساب بھی کیا جائے۔ تو ایک تخت بچھایا گیا چنانچہ اس کا لشکر پورے کر و فر کے ساتھ تیار ہوا اور تمام مال و دولت کو حاضر کیا گیا تو تمام ہاتھی اور غلام اور ان کی چیزیں بھی موجود تھیں۔

سلطان یہ سب دیکھ کر رونے لگا اور کہنے لگا کہ یہ تمام مال و زر اور لشکر وغیرہ سب مل کر بھی مجھے میرے رب کے حکم سے نہیں بچا سکتے تو یہ چیزیں اس قابل ہیں کہ میری عمر میں ایک لمحہ کا بھی اضافہ کر سکیں۔ پھر بہت شرمندہ ہوا اور خلیفہ کے ساتھ ہونے والے معاملات پر افسوس کا اظہار کرنے لگا۔ بغداد کا محاصرہ اور اہل بغداد کی تکالیف سے اس کو دلی افسوس ہوا۔

پھر کہنے لگا کہ اگر موت کا فرشتہ یہ مال و دولت اور جواہرات لے کر بطور فدیہ کے میری جان کے بدلے قبول کر لے تو میں سب کا سب اس کو دے دوں اور یہ خوبصورت لونڈیاں اور غلام بھی میرے بدلے قبول کر لے تو اس سارے مال کی سخاوت کروں۔ پھر ان آیات کی تلاوت کی۔

"مجھے میرے مال نے کچھ فائدہ نہ دیا اور میری بادشاہت بھی مجھ سے چھن گئی۔" (سورۃ الحاقۃ آیت ۲۸-۲۹)

پھر تب مال و اسباب میں سے بہت سا مال تقسیم کر دیا اور پھر اس کا انتقال ہو گیا۔ اس کا ایک بچہ بھی تھا۔ چنانچہ فوجیوں اور امراء نے اس کے چچا سلیمان شاہ بن محمد بن ملکشاہ کو بادشاہ بنانے کا فیصلہ کیا جو موصل میں قید تھا لہٰذا اس کو قید سے نکالا گیا اور بادشاہ بنایا گیا۔ اور بغداد اور عراق کے علاوہ ان علاقوں میں اس کے نام کا خطبہ پڑھا گیا اور اللہ تعالیٰ سب سے بہتر جاننے والے ہیں۔

۵۵۵ھ کے واقعات

اس سال خلیفہ مقتفی بامراللہ کی وفات ہوئی۔

ابو عبداللہ محمد بن المستظہر باللہ …… حلق کی کسی بیماری میں مبتلا ہو گیا تھا۔ وہ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس کے حلق میں کوئی دانہ نکل آیا تھا۔ چنانچہ ۲ ربیع الاول اتوار کی رات اس کا انتقال ہوا اور اس وقت اس کی عمر ۱۴ دن کم چھیاسٹھ سال کی تھی، دار الخلافہ میں تدفین عمل میں آئی پھر عام قبرستان میں منتقل کر دیا گیا۔

اس کی حکومت ۲۴ سال تین ماہ اور ۱۶ دن رہی۔ وہ نہایت ذہین بہادر اور دلیر آدمی تھا۔ معاملات خود ہی حل کرتا تھا۔ جنگوں میں شرکت کرتا۔ سلطنت کے امور پر بہت مال خرچ کرتا تھا۔ یہ وہ پہلا شخص ہے جس نے سلطان سے بے نیاز ہو کر خود عراق پر حکومت کی۔ اس کی یہ حکومت سلجوقیوں کے زمانے سے لے کر اس کی موت تک رہی۔ مسند خلافت پر متمکن ہوا اور فوجوں اور امراء پر رعب کے ساتھ حکم چلایا۔

قدر مشترک …… اس کے اور اس کے باپ میں بہت سی چیزیں قدر مشترک تھیں۔ حلق دونوں کی ایک بیماری ہوئی اور دونوں کی وفات ربیع الاول میں ہوئی۔ جس طرح اس کے باپ المستظہر سے تین ماہ پہلے سلطان محمد کی وفات ہوئی تھی اسی طرح اس سے ٹھیک تین ماہ پہلے سلطان محمد شاہ کی وفات ہوئی۔ اس کے باپ کی وفات بغداد کی غرقابی سے ایک سال بعد ہوئی تھی اور اس کی بھی۔

خلیفہ طلاح کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں کسی کو کہتے سنا کہ جب تین پانچ جمع ہو جائیں گے تو مقتفی مر جائے گا۔ خمس (پانچ) اور خمسین (پچاس) اور خمسمائۃ (پانچ سو) اور یہی اس کا سن وفات ہے یعنی ۵۵۵ھ۔

ابو المظفر یوسف بن المقتفی المستنجد باللہ کی خلافت …… جب اس کے باپ مقتفی کی وفات ہوئی جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے تو اتوار کے دن صبح ۲ ربیع الاول ۵۵۵ھ اس کے ہاتھ پر بیعت کی گئی اس کے بعد بڑے لوگوں نے اس کے ہاتھ پر بیعت کی پھر وزراء قاضی علماء اور امراء نے بیعت کی۔ اس وقت اس کی عمر ۴۵ سال کی تھی۔ یہ ایک نیک انسان تھا اور ایک طویل مدت سے اپنے باپ کا ولی عہد تھا۔ خلیفہ بننے کے بعد اس نے اپنے باپ کی تعزیت کی۔ اس کے علاوہ جب جمعہ کے خطبہ میں اس کا نام آیا تو لوگوں پر دراہم اور دینار نچھاور کئے گئے۔ اس کے باپ کے بعد اس سے

بھی استحسان قرار دیا ہے۔

اس سال وزیر ابن ہبیرہ [illegible] عہدے پر [illegible] بھی دیا گیا [illegible] اس عہدے پر برقرار رکھا جب کہ قاضی القضاۃ ابن دامغانی کو معزول کر کے ان کی جگہ ابو جعفر بن عبدالواحد ثقفی کو بنایا یہ بہت بڑا بزرگ تھا۔ وہ عدالت کا کام بھی کر چکا تھا اس کے علاوہ اس کو کوفی حکومت کا بھی تجربہ تھا۔ مگر جلد ہی اسی سال ذی الحجہ کے مہینے میں اس کی وفات ہوئی۔

اس سال ماہ شوال میں [illegible] کا [illegible] اتفاق ہوا اور ارسلان شاہ بن طغرل کے لئے خطبہ پڑھا گیا۔ وہاں [illegible] کی وفات ہوئی۔

مصر کا فاطمی خلیفہ الفائز: ابو القاسم عیسیٰ بن اسماعیل الظافر اس سال ماہ رجب میں اس کی وفات ہوئی۔ وفات کے وقت اس کی عمر ۱۱ سال تھی اس کا دور حکومت ۶ سال اور ۲ ماہ پر مشتمل تھا۔ اس کی حکومت کا کام [illegible] تھا اس کی وفات کے بعد العاضد خلیفہ بنا جو فاطمیوں کا آخری خلیفہ تھا اس کا نام ابو محمد عبداللہ بن یوسف ابن الحافظ تھا اس کا باپ خلیفہ نہ تھا [illegible] اس کی حکومت کا انتظام الملک الصالح طلائع بن رزیک [illegible] کے لئے بیعت لی اور [illegible] کے ساتھ اس کا نکاح کر دیا اور [illegible] جس کی تعریف بیان کی [illegible] اپنے [illegible] وفات کے بعد [illegible] طلائع بن رزیک کے ہاتھوں اہل فاطمی حکومت کے زوال کا ذکر بھی کیا ہے [illegible] اسی سال [illegible] کا اقتدار ہوا۔

خسرو شاہ بن ملکشاہ: اس سال خسرو شاہ بن [illegible] مسعود بن ابراہیم بن محمود بن سبکتگین کی وفات ہوئی ان کا تعلق شاہی خاندان سے تھا۔ اس کے آباؤ اجداد سب کے سب حکمران تھے [illegible] بہت نیک سیرت تھا علم اور اہل علم سے محبت رکھتا تھا [illegible] اس کی وفات ہوئی۔ اس کے بعد اس کا بیٹا ملکشاہ بادشاہ بنا۔ چنانچہ علاء الدین الحسین بن الحسین غوری نے اس پر چڑھائی کی [illegible] اس کا علاقہ واپس لے لیا۔

ملکشاہ بن سلطان محمود بن محمد بن ملکشاہ: اس سال ملکشاہ بن سلطان محمود بن محمد بن ملکشاہ السلجوقی کی وفات ہوئی۔ اس کی وفات اصفہان میں زہر کے اثر سے ہوئی۔ کہا جاتا ہے کہ [illegible] نے [illegible] زہر [illegible] اسی سال [illegible] کی وفات بھی ہوئی۔

قیماز بن عبداللہ الارجوانی: اس سال امیر الحاج قیماز بن عبداللہ الارجوانی کی وفات بھی ہوئی یہ خلیفہ کے میدان میں پولو کھیلتے ہوئے گھوڑے سے گرا اس کا دماغ اس کے کانوں سے نکل کر بہہ گیا۔ چنانچہ اسی وقت اس کی وفات ہو گئی۔ یہ بہت نیک آدمی تھا۔ لوگ اس کی وفات پر بہت غمزدہ ہوئے اس کے جنازے میں بے شمار لوگوں نے شرکت کی۔ اس کی وفات کا واقعہ اسی سال شعبان میں ہوا لہٰذا اس کی جگہ کوئی [illegible] اس سال لوگوں کو حج کرایا۔

اس سال امیر [illegible] شیرکوہ بن شادی نے حج کیا یہ سلطان نور الدین زنگی کی فوجوں کا سالار اعظم تھا اور [illegible] اس نے خوب صدقہ خیرات کیا۔

اس سال دمشق کے قاضی زکی الدین ابو الحسن علی بن محمد بن یحییٰ ابو الحسن القرشی نے عہدۂ قضاء سے استعفیٰ دے دیا [illegible] ان کی جگہ قاضی کمال الدین محمد بن عبداللہ شہرزوری کو دمشق کا قاضی بنایا گیا [illegible] بہت [illegible] صدقہ [illegible] اس کی وفات کے بعد بھی جاری ہے دمشق میں مسجد [illegible] کی سمت [illegible] جہاں [illegible] کی طرف منسوب ہے [illegible] سب سے زیادہ جانتے ہیں۔

اس سال وفات پانے والے بڑے بڑے لوگ

الامیر مجاہد الدین ..... امیر مجاہد الدین بزان بن مامین الکردی، شامی لشکر کے سالاروں میں سے ایک تھے نور الدین کی حکمرانی سے پہلے بھی اور بعد میں بھی اس کا عہدہ برقرار رہا، صرخد میں بطور نائب رہا، بہت دیندار، بہادر، متقی اور صدقہ و خیرات کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا تھا۔

قصر کے قریب نصیبین کے علاقہ میں مدرسہ المجاہدیہ اسی نے بنایا تھا اس کے علاوہ اسی نام سے ایک مدرسہ باب الفرج کی دیوار کے اندر بھی ہے اور اسی میں اس کی قبر بھی ہے اس کے علاوہ اب زیادہ کے اندر جامع مقصورہ کے پاس بھی اس کا نام سے ایک جگہ مسجد المجاہدی واقع ہے اس سال ماہ صفر میں اپنے گھر میں وفات ہوئی اس کا جنازہ جامع مسجد کی طرف لے جایا گیا اور وہیں نماز جنازہ ادا کی گئی پھر میت کو مدرسہ میں لایا گیا اور باب الفرج دیوار کے اندر دفن کی گئی۔ لوگ اس کی موت پر بہت غمزدہ تھے۔

الشیخ عدی بن المسافر[1] ..... شیخ عدی بن المسافر بن اسماعیل بن موسیٰ بن مروان بن الحسن بن مروان الہکاری، صدیہ کردوں کے سردار، دمشق کے مغربی حصے البقاع سے ان کا تعلق تھا جہاں بیت فار نامی قریہ بھی ہے پھر یہ بغداد آگئے، یہاں ان کے پاس شیخ عبدالقادر اور شیخ حماد الدباس بھی آئے۔

ان کے علاوہ شیخ عقیل المنبجی، شیخ ابو الوفا الحلوانی اور شیخ ابو النجیب السہروردی وغیرہ بھی ان کے پاس آئے پھر یہ لوگوں سے الگ ہو گئے اور جبل ہکار پر خلوت اختیار کی، وہاں ان کی ایک خانقاہ بنادی گئی، اس علاقے کے رہنے والے آپ کے زبردست معتقد ہو گئے بلکہ بعض تو اس حد تک آگے بڑھ گئے کہ ان کو اللہ تعالیٰ کا شریک بلکہ خود خدا بنا دیا حالانکہ یہ بہت گندہ عقیدہ ہے اس کی وجہ سے انسان دین سے مکمل طور پر خارج ہو جاتا ہے بہرحال اسی سال ۹۰ سال کی عمر میں اپنی خانقاہ میں ان کی وفات ہوئی۔

عبدالواحد بن احمد ..... عبدالواحد بن احمد بن محمد ابو جعفر الثقفی، بغداد کے قاضی القضاۃ، اس سال کے شروع میں ابو الحسن الدامغانی کی جگہ ان کا تقرر ہوا تھا جبکہ اس سے پہلے کوفہ کے قاضی تھے، ماہ ذی الحجہ میں ان کا انتقال ہوا اس وقت قریب قریب ان کی عمر ۸۱ سال تھی۔ ان کے بعد ان کے بیٹے جعفر کو قاضی بنایا گیا ان دونوں حضرات کا المقتفی کی حکومت کی تیاری کا تذکرہ کرتے ہوئے پہلے ہو چکا ہے۔

محمد بن یحییٰ[2] ..... محمد بن یحییٰ بن علی بن مسلم ابو عبداللہ الزبیدی، یمن کے زبید نامی شہر میں ۴۶۰ھ میں ان کی پیدائش ہوئی، ۵۰۹ھ میں بغداد آگئے اور وعظ کہنے لگے علم نحو اور ادب میں زبردست مہارت رکھتے تھے فقر و فاقہ پر صبر کرتے تھے کسی کو اپنی حالت سے آگاہ نہ کیا کرتے تھے ان کے حالات بہت اچھے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔ اور سب سے زیادہ جاننے والے اللہ تعالیٰ ہی ہیں۔

---

[1] (ملاحظہ ہو بہجۃ الاسرار [illegible]، تاریخ اربل [illegible]، المنتظم [illegible]، تاریخ [illegible]، الحوادث الجامعۃ [illegible]، جامع کرامات الاولیاء [illegible]، دول الاسلام [illegible]، روضۃ الناظر [illegible]، شذرات الذہب [illegible]، طبقات الشعرانی [illegible]، العبر [illegible]، الکامل فی التاریخ [illegible]، کواکب الدریۃ [illegible]، المختصر [illegible]، مرآۃ الجنان [illegible]، النجوم الزاہرۃ [illegible])

[2] (الانساب [illegible]، بغیۃ الوعاۃ [illegible]، سیر اعلام النبلاء [illegible]، العبر [illegible]، النجوم الزاہرۃ [illegible]، الکامل فی التاریخ [illegible]، المنتظم [illegible]، معجم الادباء [illegible]، مرآۃ الزمان [illegible]، طبقات [illegible]، [illegible])

۵۵۶ھ کے واقعات

اس سال سلطان سلیمان شاہ بن محمد بن ملکشاہ کو قتل کر دیا گیا۔ یہ شخص دین کا مذاق اڑایا کرتا تھا حتیٰ کہ رمضان المبارک میں بھی شراب پیتا تھا۔ چنانچہ اس کی حکومت کے ناظم بزرگ اکابر نے اس پر حملہ کیا اور اسے قتل کر دیا اور اس کے بعد سلطان ارسلان شاہ بن طغرل بن محمد بن ملکشاہ کے ہاتھ پر حکومت کی بیعت کر لی۔

ملک الصالح طلائع کا قتل: ...... اس سال ملک صالح فارس الدین ابو الغارات طلائع بن رزیک الارمنی کو بھی قتل کیا گیا یہ مصری خلیفہ عاضد کا وزیر اور اس کا سسر تھا، عاضد کی کم سنی کی وجہ سے اس کی حکومت کے تمام امور پر قابض ہو گیا تھا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا رزیک وزیر بنا اور اپنے لئے عادل لقب اختیار کیا۔ اس کا باپ نہایت نیک صالح اور شریف انسان تھا، خود بھی ادیب تھا۔

اہل علم سے محبت کرتا اور ان سے حسن سلوک کرتا تھا۔ اچھے شعر والوں اور موزوں طبعوں میں سے شمار ہوتا تھا حتیٰ کہ شعراء نے بھی اس کی تعریف میں قصیدے لکھے ہیں۔

ابن خلکان کا بیان ہے کہ یہ پہلے متعصب کی وجہ سے معتزلی اور گمراہ تھا لیکن بعد میں عاضد کا وزیر بن گیا۔ اس سے پہلے یہ فائز کا وزیر بھی رہ چکا تھا۔ اس کے قتل کے بعد اس کا بیٹا رزیک بن طلائع وزیر بنا اور اس کی وزارت اس وقت تک جاری رہی جب تک شاور نے اسے چھین نہ لی جیسا کہ آگے بیان ہوگا۔

کہتے ہیں کہ یہ صالح وہی ہے جس نے قاہرہ کے باہر باب زویلہ کے پاس جامع مسجد بنوائی تھی۔ مورخ لکھتے ہیں کہ یہ عجیب اتفاق ہے کہ اس کو انیسویں تاریخ کو وزیر بنایا گیا اور وزارت سے وہ قرافہ کی طرف بھی انیسویں تاریخ کو منتقل ہوا، اسی طرح اس کی حکومت کا خاتمہ آخری مہینے کی انیسویں تاریخ کو ہوا۔ اس کے بعض اشعار کو زین الدین علی بن نجا الحنبلی نے روایت کئے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں: تیرے بڑھاپے نے جوانی کے کارناموں کو مٹا دیا ہے (جیسے) زمانہ نے اسے ترکہ لینے میں آ بیٹھا ہو۔ تو خواہ سو رہا ہے لیکن گذرے وقت کے حوادث جاگ رہے ہیں کہ انہوں نے تیری کوئی نامعلوم (تم جیسا کوئی دوسرا) نہیں چھوڑا۔

تیری عمر کیسے ختم ہوئی حالانکہ یہ تو وہ خزانہ ہے جس میں سے میں بلا حساب خرچ کرتا رہا اور ایک جگہ فرمایا کہتے ہیں: یہ عادتیں ہیں جو زمانے نے عبرت کے طور پر ہمیں دکھائے ہیں لیکن ہم ان سے چشم پوشی کر جاتے ہیں۔

ہم موت کو بھلا بیٹھے ہیں بس اللہ کو یاد بھی نہیں کرتے لیکن جب بیمار ہوتے ہیں تو ہمیں موت یاد آ جاتی ہے یہ بھی اسی کے اشعار ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ہمارے گناہوں سے ماتحت بزرگ حضرت کو حکومت میں ہمارا مددگار رہنا قبول فرمایا اور ہمیں معلوم ہو گیا کہ مال ختم ہو جاتا ہے خواہ ہزاروں کی تعداد میں ہو اور ہمارے بعد ہمارے نیک کاموں کا اجر و ثواب باقی رہ جائے گا۔

ہم نے تجارت میں اور جنگ دونوں کو اس طرح آزمایا گویا کہ ہم بادل ہوں ہوا نے ترک دریا کے قطرے سے ہو سکتی ہو ہوں۔

مندرجہ ذیل اشعار اپنی موت سے تین روز قبل انہوں نے موزوں کیے تھے: ہم غفلت اور نیند کی حالت میں مشغول ہیں جبکہ موت کے پاس ایسی آنکھیں ہیں جو کبھی نہیں سوتیں۔

ہم نے موت کی طرف سفر شروع کر دیا ہے ایک طویل عرصے سے، اے کاش مجھے علم ہوتا کہ موت کب آئے گی۔

عادل کی وزارت: ...... بہرحال اس کو ۶۱ سال کی عمر میں عاضد کے غلاموں نے اچانک حملہ کر کے قتل کر دیا باب القصر کے دہلیز میں وزیر ہوا اس کے بعد اس کے بیٹے عادل کو وزیر بنایا گیا عمارۃ یمنی نے بہت عمدہ قصیدہ کی صورت میں اس کا مرثیہ کہا ہے جب اس کی میت کو قرافہ کی طرف منتقل کیا جا رہا تھا تو عاضد بھی ساتھ تھا اور تدفین میں بھی شریک ہوا۔ ابن خلکان کا بیان ہے کہ فقیہ عمارۃ نے اس کے تابوت کے بارے میں ایک

قصیدہ کہا ہے جس کی اس شعر سے ابتدا کی ہے۔

خفاجہ اور اہل کوفہ میں جنگ.... گویا کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تابوت ہے جس کے دونوں جانب سکون اور وقار رکھا گیا ہے۔ اسی سال اہل کوفہ اور خفاجہ کے درمیان زبردست جنگ ہوئی جس میں بے شمار اہل کوفہ قتل ہوئے، مقتولین میں امیر قیصر بھی شامل تھا، امیر الحاج بھی شدید زخمی ہوا، چنانچہ خلیفہ کا وزیر عون الدین ابن ہبیرہ اہل کوفہ کے انتقام کے لئے اٹھ کھڑا ہوا اور ان کا تعاقب کیا اور منذر بن مظفر کے ساتھ ان کے پیچھے جنگل میں داخل ہو گیا، چنانچہ اہل خفاجہ نے معافی مانگ لی۔

اس کے علاوہ اسی سال مکہ کا امیر الشریف عیسیٰ بن قاسم بن ابی ہاشم کو بنایا گیا، جبکہ بعض حضرات کے مطابق امیر مکہ قاسم بن ابی فلیتہ ابن قاسم بن ابی ہاشم کو بنایا گیا۔ اسی سال خلیفہ نے ان دکانوں کے ہٹانے کے احکامات جاری کئے جن سے راستے تنگ ہو جاتے ہیں، اس کے علاوہ یہ کہ کوئی راستے کی چوڑائی میں بیٹھ کر چیزیں نہیں بیچے گا تا کہ راہ گیروں کو تکلیف نہ ہو۔

ابوحکیم کی وفات.... اس کے علاوہ بغداد میں مہنگائی بالکل ختم ہو گئی، اسی سال اس مدرسہ کا افتتاح ہوا جسے ابن الشمحل نے مامونیہ میں بنایا تھا، ابوحکیم ابراہیم بن دینار النہروانی الحنبلی اس میں مدرس مقرر ہوئے۔ اسی سال کے آخر میں ان کی وفات ہو گئی، ان کے بعد ابوالفرج ابن الجوزی اس مدرسے کے مدرس مقرر ہوئے حالانکہ یہ ابوحکیم کے درس کا تکرار کروایا کرتے تھے، اپنی موت سے پہلے باب الازج پر جا کر آپ نے تدریس کو خیرباد کہہ دیا تھا۔

اس سال وفات پانے والے مشہور معروف لوگ

حمزہ بن علی ابن طلحہ.... ابو الفتوح حمزہ بن علی بن طلحۃ الحاجب آپ المسترشد اور المقتفی کے خاص آدمیوں میں سے تھے، انہوں نے اپنے گھر کے اندر ہی ایک خوبصورت مدرسہ بنوایا، حج بھی کیا اور حج کے بعد دنیا سے کنارہ کشی اختیار کر لی اور تقریباً بیس سال تک اپنے گھر میں دنیا سے کنارہ کشی اختیار کئے رہے، بہت سے شعراء نے آپ کی تعریف میں قصیدے بھی لکھے ہیں مثلاً:

اے اسلام کی قوت بڑھانے والے وہ شخص جس کی ہمت فاخر بلندیوں تک جا پہنچی ہے، دنیا تیرے لئے تھی لیکن تو اس سے راضی نہ ہوا اور اپنی حکمت میں دنیا اور آخرت کو اپنے لئے اختیار کر لیا۔

۵۵۷ھ کے واقعات

اس سال گرجیوں نے اسلامی ملکوں پر حملہ کیا اور بہت سارے لوگوں کو قتل کر ڈالا، بچوں کو قیدی بنا لیا، چنانچہ اس حملے کے بعد عسکر بن ایلدکز آذربائیجان سے ایک لشکر لے کر نکلا، اسی طرح اہل بلاد سے ابن قسطر جمع ہوئے، اور یہ لوگ گرجیوں کے علاقوں کی طرف روانہ ہوئے، وہاں خوب لوٹ مار کی، اور بچوں کو قیدی بنا لیا، زبردست جنگ ہوئی جس میں گرجیوں کو ذلت آمیز شکست کا سامنا کرنا پڑا، اسلامی فوج تین دن گرجیوں کے علاقوں میں رہی اور قتل و غارت اور لوٹ کھسوٹ میں مصروف رہی۔

نظام الملک کی معزولی.... اسی سال رجب کے مہینے میں یوسف بن محمد نظام الملک کو معزول کر کے قاضی ابن سیخ کو اس پر مقرر کیا گیا، کیونکہ ایک عورت نے دعویٰ کیا تھا کہ اس (نظام الملک) نے اس سے نکاح کیا ہے، پہلے تو نظام الملک نے انکار کیا لیکن پھر اعتراف کر لیا چنانچہ

تدریس سے معزول کر دیا گیا۔

اس سال وہ مدرسہ پایہ تکمیل کو پہنچا جسے ابن ہبیرہ نے باب البصرہ کے قریب بنوایا تھا، یہاں مدرسوں اور فقہاء کا تقرر ہوا۔ ابوالحکیم نہروانی نے درس دینا شروع کیا۔

اس سال وفات پانے والے مشہور و معروف لوگ

شجاع شیخ الحنفیہ ۔۔۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کے قریب ان کی تدفین ہوئی، ان اطراف میں مذہب کے شیخ سمجھے جاتے تھے، مدت عرصے میں لوگوں کو امامت کیا کرتے تھے، بہت سے حنفیہ نے ان سے علم حاصل کیا۔

صدقہ بن وزیر الواعظ ۔۔۔۔۔ بغداد آنے کے بعد وعظ کہنا شروع کیا، جہانی کا قصد کیا، یہ تصوف اور علم کلام کی طرف مائل تھے، لیکن اس کے باوجود عوام میں شہرت حاصل کی حتیٰ کہ ان کی شہرت بعض امراء تک بھی جا پہنچی، بغداد میں آپ کو خوب مال و دولت بھی ملا جس سے آپ نے اپنی خانقاہ بنائی، یہیں ان کی تدفین ہوئی۔ اللہ ان پر رحم فرمائے۔

زمرد خاتون ۔۔۔ جاولی کی بیٹی اور سلطان دقاق کی ماں شریک بہن، اس نے دمشق سے باہر صنعاء کے قریب ایک جگہ (جسے "حکر العناب" لوگ بولا کرتے تھے) خاتونیہ کے نام سے مدرسہ بنوایا، دمشق کے مغرب میں شام کے صفاء سے شرق کی طرف، یہ علاقہ بہت پہلے سے مشہور و معروف ہے، اس مدرسے کو اس خاتون نے شیخ برہان الدین علی بن محمد بلخی (جن کا ذکر پہلے گذرا ہے) ایک شخص البلوکی کے لئے وقف کر دیا تھا، سلطان بوری بن طغتکین کی بیوی تھی، اس سے اس کے دو بیٹے ہوئے ایک شمس الملوک اسماعیل جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے، جو اپنے باپ کے بعد بادشاہ بنا اور اس نے ظلم و ستم میں قدم بڑھایا، یہ مسلمانوں کی بجائے فرنگیوں کی طرف مائل تھا اور شہر کو ان کے حوالے کرنا چاہتا تھا، سب ان کو دیا جاتا تھا لیکن مسلمانوں نے اس کو قتل کر دیا اور اس کا بھائی اس کی جگہ بادشاہ بن گیا، یہ معاملہ عصمت زمرد خاتون کی رضامندی اور مدد سے ہوا، اس خاتون نے نہ صرف قرآن کریم کی تعلیم حاصل کی تھی بلکہ حدیث کا سماع بھی کیا تھا، مذہب میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے طریقے پر تھی، علماء، نیک لوگوں سے محبت رکھتی تھی، حلب کے حکمران اتابک زنگی نے اس سے اسی بنا پر نکاح کر لیا تھا کہ اس کی وجہ سے دمشق پر قبضہ کر سکے گا، لیکن اس کو کامیابی نہ ہوئی، کیونکہ وہ اس کے ساتھ حلب چلی گئی تھی اور جب اس کی وفات ہو گئی تو دمشق واپس آ گئی، بغداد بھی آئی اور پھر وہاں سے حجاز کی طرف روانہ ہو گئی، سال بھر مکہ کی مجاورت اختیار کی، پھر مدینہ منورہ آ گئی اور یہیں رہ پڑی، یہیں اس کی وفات ہوئی، اور جنت البقیع میں اس کی تدفین ہوئی۔

کثرت سے نیک کام صدقہ و خیرات کیا کرتی تھی، نماز روزے کی پابندی تھی، سبط کا بیان ہے کہ اس کی وفات اس وقت ہوئی جب اس کی تمام پونجی ختم ہو گئی، بلکہ مدینہ منورہ میں جہاں تو بسر اوقات کرتی تھی اور بھلا اس سے زیادہ خوش قسمتی اور حسن خاتمہ کیا ہو سکتی ہے، اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے، تمام معاملات کا علم تو اللہ ہی کو ہے۔

۵۵۸ھ کے واقعات

عبدالمومن کی وفات ۔۔۔ اس سال مغرب کے حکمران عبدالمومن بن علی القیسی کا انتقال ہوا، اس کے بعد اس کا بیٹا یوسف بادشاہ بنا، اور اپنے باپ کی سیرت پر چلا۔ یہ بڑا ہی منتظم شخص تھا ... ہے، وہاں تک کہ اس کی موت کا اعلان کیا، لوگوں نے اس کے باپ کی تعزیت کی اور اس

کے ہاتھ پر حکومت کی بیعت کی گئی اور اس کو امیر المومنین کا خطاب دیا۔

یہ عبدالمومن زبردست بہادر، ذکی اور شریعت کا احترام کرنے والا تھا، اس کے زمانے میں جو شخص نمازوں کی پابندی نہ کرتا قتل کر دیا جاتا، چنانچہ مؤذن کی اذان سے پہلے ہی مسجد میں لوگوں کا ہجوم ہو جاتا، خود یہ بہت اچھی نماز ادا کرتا تھا، اطمینان سکون اور خشوع و خضوع کا پیکر تھا، لیکن خون بہانے میں بہت آگے تھا حتیٰ کہ چھوٹی چھوٹی غلطیوں پر بھی قتل کروا دیا کرتا تھا۔ بہر حال اس کا معاملہ بھی اللہ کے ہاتھ میں ہے جیسا چاہے فیصلہ فرمائے۔

سیف الدین کا قتل ..... اس کے علاوہ اس سال سیف الدین محمد بن علاء الدین الغوری کو اہل غز نے قتل کر دیا تھا، جو کہ یہ عادل اور انصاف پسند تھا۔

اس سال فرنگیوں نے نور الدین اور اس کے لشکر پر حملہ کیا جس میں مسلمانوں کو شکست کا سامنا کرنا پڑا، بھاگتے ہوئے کسی کو دوسرے کی خبر نہ تھی، نور الدین گھوڑے پر سوار ہوا لیکن گھوڑے کے پیروں میں رسی بندھی ہوئی تھی کہ اچانک ایک کردی آگے بڑھا اور رسی کاٹ دی چنانچہ نور الدین اپنی جان بچانے میں کامیاب ہو گیا۔ بعد میں یہ کردی فرنگیوں کے ہاتھ لگ گیا انھوں نے اسے قتل کر دیا، اللہ اس پر رحم فرمائے، نور الدین نے زندگی بھر اس احسان کو ہمیشہ نہ صرف یاد رکھا بلکہ اس کی آل اولاد کے ساتھ نہایت عمدہ سلوک کیا۔

بنو اسد کی جلاوطنی ..... اس سال خلیفہ نے بنو اسد کے حلہ سے جلاوطنی کے احکامات جاری کیے اور جس نے بھی وہاں سے جانے سے انکار کیا اس کو قتل کر دیا گیا، اور اس کی وجہ یہ تھی کہ بنو اسد کے تعلقات سلطان محمد شاہ کے ساتھ تھے، انہوں نے ہی سلطان کو [illegible] بغداد کے محاصرے پر ابھارا تھا، چنانچہ بنو اسد کے چار ہزار افراد قتل کر دیے گئے، باقی جان بچا کر وہاں سے چلے گئے اور خلیفہ کے نائبوں نے حلہ پر قبضہ کر لیا۔ اس کے علاوہ اس سال بھی امیر برغش نے لوگوں کو حج کروایا۔

وہ مشاہیر جن کی اس سال وفات ہوئی

ابو محمد عبدالمومن بن علی ..... ابو محمد عبدالمومن بن علی القیسی الکومی یا الکوفی، ابن تومرت کا شاگرد تھا، اس کا باپ مٹی کا کام کرتا تھا، جب ابن تومرت کی نظر اس پر پڑی تو اس کو بھا گیا، ابن تومرت نے اپنی فہم و فراست سے اندازہ لگایا کہ یہ ذہین بہادر، دلیر اور نیک ہے چنانچہ اس کو اپنے ساتھ لے گیا، وہاں اس نے خوب ترقی کی، ابن تومرت نے جو بھی معاہدے وغیرہ طے کئے تھے وہ سب اس کی طرف منتقل ہو گئے [illegible] اس نے ان فوجوں والے [illegible] تلمسان کے بادشاہ علی بن یوسف بن تاشفین پر حملہ کیا اور مراکش کی طرف بڑھا [illegible] قبضہ کر لیا پھر [illegible] مراکش کا محاصرہ کیے رکھا آخر کار ۵۴۲ھ میں اس نے مراکش کو فتح کر لیا اور اپنی حکومت کا مستقر بنایا [illegible]۔

یہ نہایت عقلمند، بردبار، خوبصورت اور بھلائی کو پسند کرنے والا تھا، اس سال یعنی ۵۵۸ھ میں اس کی وفات ہوئی، اس نے ۳۳ سال حکومت کی، یہ خود کو امیر المومنین کہلواتا تھا، اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔

طلحہ بن علی ..... ابن طراد ابو احمد الزینبی نقیب النقباء، اس کی وفات اچانک ہوئی، اس کے بعد اس کے بیٹے نے نقابت کا عہدہ سنبھالا [illegible] وزارت بھی [illegible] تھی اسے معزول کیا گیا [illegible] اس سال ہوا۔

محمد بن عبدالکریم ..... ابن ابراہیم ابو عبداللہ جو ابن الانباری کے نام سے مشہور [illegible] بغداد میں [illegible] اچھے اخلاق، خوش مزاج، ادیب تھا، انشاء میں اپنی نوع کا الگ ہی ماہر تھا۔ سلطان محمود وغیرہ کی طرف اس نے اپنے نمائندے بھی بھیجے [illegible] اس کی عمر ستر سال کے لگ بھگ تھی، اس نے شاعری بھی کی ہے اور خوبصورت چیزوں سے محبت کرنے والوں سے [illegible]

نیز اس کے اشعار کا ترجمہ مندرجہ ذیل ہے: اے وہ شخص جس نے لاپرواہی سے دوری کو اختیار کر لیا۔ (بھلا بتا تو کہ) وصال کی دولت روز بروز بھی کم کی گئی ہے؟

اے میری جان کی تکلیف کیا میں یہ امید رکھوں کہ تیری محبت میں میرے دل پر انعام کیا جائے گا تیرا کیا جاتا ہے کہ تو مجھے وصال کے عاشق وصال پر باقی رکھتی ہے کہ تو اور تیری محبت میرے علاوہ کسی اور کے حصے میں ہو اے میری قاتل میں کیسے خوش رہوں۔

اس سے پہلے میری آنکھوں کے کنارے نہ صرف سیاہ تھے بلکہ پسینہ تھے گویا کہ وہ انہی شعلوں کی علامت کرنے والے تھے مجھ سے محبت کرنے کی وجہ سے وہ اکٹھے ہو گئے ہیں۔ بھلا کسی نے کہا اور مجھ سے کہا: اے وہ شخص جو مجھ پر اس کے بعد کے لئے کی پابندی لگاتا ہے (جان لے) کہ میں عاشق ہوں اور میرا (دل) محبت کے تلے دبا ہے۔

کیا اس کو چھوڑ دینے کی بات درست ہے کیا ہی خوب ہے یہ بات اگر میرے لئے بھی مناسب ہوتی میں نے اپنے صبر و وقت برداشت کو اس کے اندر ملاقات ہونے سے دل ہی بلکہ جدائی کا جوش و جذبہ میرے خیال میں ہے۔

۵۵۹ھ کے واقعات

شاور کے بیٹوں کا قتل...... اس سال شاور بن مجیر الدین ابو شجاع السعدی (جس کا لقب امیر الجیوش تھا) آیا ان دنوں وہ آل رزیک کے بعد مصری علاقوں میں وزیر کے عہدے پر فائز تھا کیونکہ رزیک بن طلائع کو الامر سے قتل کر دیا تھا اور اس کے بعد وہ اسد کے عہدے پر فائز ہو گیا اور خوب ترقی کی۔ وہاں موجود ایک امیر جس کا نام ضرغام بن سوار تھا نے اس پر حملہ کر دیا اور اپنے ساتھ بہت سے لوگوں کو جمع کر لیا اور اس پر غالب آ گیا اس کے دونوں بیٹوں طے اور سلیمان کو قتل کر دیا اور تیسرے بیٹے کامل بن شاور کو گرفتار کر لیا اور اسے قتل کرنے کے بجائے قید کر دیا۔ اور اس کی وجہ یہ تھی کہ اس کے باپ کا اس پر احسان تھا اس لئے اس نے اس کو قید کرنے پر اکتفا کیا اور ضرغام کو وزیر بنا لیا اور اس کا لقب منصور رکھا۔ چنانچہ شاور مصری علاقوں سے فرار ہو کر ضرغام کے ہاتھوں سے بچ کر بھاگا تاکہ نور الدین محمود کے پاس پناہ حاصل کر سکے۔ اور ان دنوں وہ جولان کے علاقے ان الاخطر (مرج میدان) میں مقیم ہوا تو نور الدین نے شاور کی خوب مہمان نوازی کی اور اس کو دمشق میں ٹھہرایا۔ شاور نے نور الدین سے لشکر کا مطالبہ کیا تاکہ اسے اپنے ساتھ لے جا کر مصری علاقوں کو فتح کر سکے۔

ضرغام کا قتل...... اور یہ بھی کہ مصری وزارت سے جو حاصل ہونے والی پیداوار کا ایک تہائی حصہ بھی نور الدین کو دیا کرے گا۔ چنانچہ نور الدین نے ایک لشکر اس کے ساتھ کر دیا اس لشکر کا کمانڈر اسد الدین شیرکوہ بن شادی تھا۔ چنانچہ یہ لشکر جب مصری علاقوں میں پہنچا تو وہاں موجود لشکر مقابلے پر آیا اور زبردست جنگ شروع ہوئی شیرکوہ نے انہیں شکست سے دوچار کیا ان کی ایک بہت بڑی تعداد کو قتل کر دیا ضرغام بن سوار کو بھی قتل کر دیا گیا اور اس کے سر کو شہروں میں گھمایا گیا۔ اس طرح شاور کا معاملہ درست ہو گیا اور اس کی حالت بھی درست ہو گئی۔

فرنگیوں کا حملہ...... اس کے بعد عاضد اور شاور نے اسد الدین شیرکوہ کے خلاف اتحاد کر لیا اور نور الدین سے جو معاہدہ کیا تھا اس کی بھی مخالفت شروع کر دی اور اسد الدین کو واپس جانے کا حکم دے دیا۔ لیکن وہ شہر میں ڈٹا رہا اور شہروں میں لوٹ مار اور قتل و غارت گری کرتا رہا بہت سا مال حاصل کیا، مشرقی علاقوں میں بہت سے علاقے فتح کر لیے۔ جو کہ شاور نے فرنگیوں کے بادشاہ سے مدد مانگی جو عسقلان میں تھا اس کا نام مری تھا۔ وہ بہت بڑا لشکر لے کر شاور اور عاضد کی مدد کے لئے آیا۔ اسد الدین بلبیس جا پہنچا اور وہاں قلعہ بند ہو گیا اور اس میں اس نے خوب انتظام کر لیا اور آلات جنگ وغیرہ اکٹھے کر لیے۔ انہوں نے تین ماہ تک اسد الدین شیرکوہ کا محاصرہ کیے رکھا۔ اسد الدین اور اس کے ساتھیوں نے زبردست مزاحمت کی۔

سلطان نور الدین کا حملہ ..... اسی دوران یہ اطلاع ملی کہ سلطان نور الدین فرنگیوں کی غیر موجودگی کو غنیمت سمجھتے ہوئے ان کے علاقوں کی طرف روانہ ہو گیا ہے اور وہاں زبردست قتل و غارت گری شروع کر چکا ہے۔ حارم کو فتح کر لیا ہے اور بڑی تعداد میں فرنگیوں کو قتل کر کے بانیاس کی طرف روانہ ہو گیا ہے۔ یہ اطلاع ملتے ہی عسقلان کا فرنگیوں کا بادشاہ گھبرا گیا اور اسد الدین سے صلح کا مطالبہ کیا۔ اسد الدین نے اس کا مطالبہ مان لیا اور شاور سے منہ مانگی رقم لے لی۔ اس کے بعد اسد الدین اور اس کا لشکر نکلے اور ذی الحجہ میں شام کی طرف روانہ ہو گئے۔

حارم کی فتح ..... اس سال رمضان المبارک میں حارم فتح ہوا جیسا کہ ابھی ہم نے بیان کیا۔ اس کا قصہ یوں ہے کہ نور الدین نے اسلامی لشکروں کو اپنی مدد کے لئے طلب کیا۔ اسلامی فوجیں ہر طرف سے دوڑتی ہوئی جمع ہونے لگیں تاکہ فرنگیوں سے انتقام لے سکیں۔ نور الدین ان فوجوں کو لے کر حارم پہنچے وہاں فرنگیوں سے مڈبھیڑ ہوئی۔ فرنگیوں کو زبردست شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ انطاکیہ کا حکمران پرنس بوہیمند، طرابلس کا حکمران قومس اور روم کا حکمران ڈوک اور ابن جوسلین گرفتار کر لیے گئے۔ فرنگیوں کے دس ہزار افراد قتل کر دیئے گئے۔ بعض مورخین کے مطابق بیس ہزار افراد قتل ہوئے۔

بانیاس کی فتح ..... اسی سال ذی الحجہ میں نور الدین نے بانیاس کو فتح کیا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ نور الدین نے بانیاس کو ۵۶۰ھ میں فتح کیا۔ واللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں۔

نور الدین کے ساتھ اس کا بھائی نصر الدین امیر امیران بھی تھا۔ وہاں جنگ میں تیر لگنے سے اس کی ایک آنکھ ضائع ہو گئی تھی۔ سلطان نور الدین نے اس سے کہا کہ اگر تو اس کا اجر و ثواب دیکھ لے جو اس جہاد اور آنکھ کے بدلے اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے آخرت میں تیار کیا ہے تو یہ چاہتا کہ تیری دوسری آنکھ بھی حق کے راستے میں قربان ہو جائے۔

ابن معین الدین سے سلطان نے کہا کہ آج تیرے باپ کی جہنم سے خلاصی ہو گئی ہے کیونکہ اس نے یہ شہر فرنگیوں کے حوالے کیا تھا اور دمشق کے بارے میں صلح کی تھی۔

جیرون کی تباہی ..... اس سال ذی الحجہ کے مہینے میں جیرون نامی محل میں زبردست آگ بھڑک اٹھی اور سب کچھ جل گیا۔ اسی رات باقی امراء اسد الدین شیرکوہ وغیرہ بھی نور الدین کے ساتھ مل کر اس آگ کو بجھانے کی کوششوں میں مشغول ہو گئے اور جامع کی چار دیواری کو اس آگ سے بچایا۔

اس سال وفات پانے والے مشاہیر

جمال الدین ..... موصل کے وزیر قطب الدین مودود بن زنگی نیک کام بہت کثرت سے کیا کرتے تھے۔ محمد بن علی بن ابی منصور ابو جعفر اصفہانی، ملقب جمال، صدقہ و خیرات اور نیکیوں میں انتہا کو پہنچے ہوئے تھے۔ مکہ و مدینہ میں بہت سے آثار چھوڑے، مثلاً میدان عرفات میں چشمہ جاری کروایا، وہاں کی دیواریں وغیرہ بنوائیں، مسجد خیف اور اس کی سیڑھیاں بنوائیں اور ان پر سنگ مرمر لگوایا، مدینہ منورہ کی چار دیواری کروائی، جزیرہ ابن عمر کے پاس دجلہ کے اوپر تراشے ہوئے پتھر کا پل بنوایا اور بہت سی خانقاہیں بنوائیں۔ اپنے دروازے سے ہر روز بہت سا صدقہ کیا کرتا تھا، ہر سال شہیدوں کی طرف سے دس ہزار دینار بھیجے جاتے تھے۔ اس کے علاوہ فقہاء و فقراء پر اس کے صدقات جاری رہا کرتے تھے۔ صرف بغداد میں نہیں بلکہ دوسرے شہروں میں بھی اسی طرح جاری رہتے۔ ۵۵۸ھ میں اس کو گرفتار کر لیا گیا۔

کرامت ..... ابن ساعی نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ ان کے ساتھ ایک شخص قید خانے میں تھا، اس نے بتایا کہ قید خانے میں ان کی موت سے پہلے ان کے پاس ایک سفید پرندہ آیا تھا اور یہ پرندہ ان کے پاس آتا رہا اور یہ قرآن پڑھنے میں مشغول رہے یہاں تک کہ اسی سال شعبان میں ان کی وفات ہو گئی۔ ان کو پہلے وہاں سے لا کر موصل میں اپنے لئے انہوں نے خانقاہ بنوائی تھی اسی میں تدفین ہوئی۔

شیرکوہ کے ساتھ تعلق: اسد الدین شیرکوہ کے ساتھ انہوں نے [illegible] کا ذکر کیا تھا اور [illegible] ان دونوں میں سے جو پہلے مرے گا دوسرا اس کی [illegible] نماز [illegible] موصل [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] (البدایہ والنہایہ [illegible])

سعادت: ابن الجوزی [illegible] سال کا بیان ہے کہ ان کی قبر [illegible] [illegible] ان کی نماز جنازہ ادا کی [illegible]
ان کی میت کو لوگوں پر [illegible] اور جب تک [illegible] ساتھ ساتھ چلتی رہیں۔
ان کی میت [illegible] نہ صرف [illegible] ان کی تعریف کی [illegible] ان کی تعریفیں کیں۔

اس سال وفات پانے والے مشاہیر

ابن الخازن الکاتب: احمد بن محمد بن الفضل بن عبدالخالق ابو الفضل جو ابن الخازن الکاتب [illegible] کے نام سے مشہور تھے، بہت عمدہ لکھا کرتے تھے، اپنے ہمعصروں سے فائق تھے [illegible] کی کتابت میں مشغول رہے۔ ان کے بیٹے ابو نصر محمد نے مقامات کی کتابت کر کے خوب کمال کیا۔ انہوں نے اپنے بیٹے کے اشعار کا دیوان بھی جمع کیا۔ ابن خلکان نے ان میں سے چند اشعار کا تذکرہ کیا ہے۔

۵۷۰ھ کے واقعات

اس سال اصفہان میں فقہی مسلکی اختلافات کی وجہ سے زبردست جنگ شروع ہو گئی جو کئی دن جاری رہی، اس لڑائی میں بہت سے لوگ قتل ہو گئے۔ اسی سال بغداد میں آگ لگی جس میں بہت سی دکانیں جل گئیں۔
ابن الجوزی نے بیان کیا ہے کہ اس سال بغداد میں ایک عورت کے ایک ہی پیٹ سے چار بچیاں پیدا ہوئیں۔ اور حسب معمول امیر [illegible] نے لوگوں کو حج کروایا۔

اس سال وفات پانے والے مشاہیر

محمد بن [illegible]: [illegible] جنہوں نے بغداد میں جامع مسجد [illegible] تعمیر کروائی اور اس میں جمعہ کی نماز کی خلیفہ سے اجازت [illegible] مسجد [illegible] قبروں [illegible] اور قبروں سے مردوں [illegible]

چنانچہ اس کا بھی اللہ تعالیٰ نے یہی حشر کیا، لوگوں نے بعد اس کی قبر بھی اکھاڑ پھینکی تھی پورا پورا بدلہ ہے۔

محمد بن عبداللہ بن العباس بن عبدالحمید[1] ابو عبداللہ الحرانی، یہ ان لوگوں میں سے آخری شخص تھے جو ابوالحسن العلاف کے پاس آئے ہوئے تھے ان کی اجازت تھی۔ انہوں نے حدیث کا سماع کیا تھا، بہت خوش مزاج اور ہلکی پھلکی طبیعت کا مالک تھا اس نے ایک کتاب مرتب کی تھی جس کا نام روضۃ الادب رکھا ہے اور اس میں بہت عمدہ بیان کیا ہے۔

ابن جوزی کا بیان ہے کہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ ان کی زیارت کی تو میں کافی دیر بیٹھا رہا پھر میں نے اٹھنا چاہا تو مجھ سے انہوں نے کہا تو انہوں نے یہ اشعار پڑھے کہ میں ملامت اور دوری سے تنگ کیا ہوں، تو ملاقات کرنے سے میری عظمت بلند ہوئی تو نے صرف میری محبت کو ہی محفوظ دیا ہے اور ہم الفت کی بھاری ہوا ہے۔

مرجان الخادم مختلف قراءت پڑھنے میں مہارت رکھتے تھے فقہ شافعی کی تعلیم حاصل کی متعصب تھے حنابلہ کو ناپسند کرتے تھے چنانچہ ان کی جب سے وزیر ابن ہبیرہ کا اور ابن جوزی سے شدید دشمنی رکھتے تھے یہاں تک کہ ابن جوزی سے کہتے تمہارے مذہب کو ختم کرنا میرا مقصد اور تمہارے ذکر کو مٹا دینا میرا وظیفہ ہے چنانچہ جب اس سال وزیر ابن ہبیرہ کی وفات ہوئی تو ابن جوزی کے خلاف ان کی طاقت بڑھ گئی لہٰذا ابن جوزی خوفزدہ ہو گئے لیکن اس سال ذی قعدہ میں ان کی وفات ہوئی تو ابن جوزی بہت خوش ہوئے۔

ابن تلمیذ بہت ماہر طبیب تھا نام ہبۃ اللہ بن صاعد ہے ۹۵ سال کی عمر میں انتقال ہوا بہت خوشحال تھا لوگوں میں اس کا بہت عزت والا امر تھا، لیکن اس سال اس کی وفات ہوگئی اللہ تعالیٰ اس کے دین کا بیڑا غرق کرے، [illegible] ہوئی اللہ اس پر رحم نہ کرے کہ یہ عیسائی ہو مرا ہے، لوگوں کا خیال تھا کہ یہ مسلمان ہے، پھر بھی بہ حال اپنے دین (عیسائیت) پر ہی اس کی موت واقع ہوئی۔

وزیر ابن ہبیرہ ابوالمظفر یحییٰ بن محمد بن ہبیرہ خلیفہ المقتفی لامر اللہ کی خلافت کا وزیر، کتاب الافصاح کا مصنف، قرآن کریم کی تعلیم حاصل کی حدیث کا سماع کیا، علم لغت اور عروض میں عمدہ مہارت رکھتے تھے فقہ حنبلی کی تعلیم حاصل کی بہت ہی عمدہ اور مفید کتابیں تصنیف کیں۔ ان میں سے ایک "الافصاح" ہے جو کئی جلدوں میں ہے اس کتاب میں انہوں نے صحیحین کی شرح کی ہے اور فقہاء کے مذہب پر کلام کیا ہے العقیدۃ مذہب (فقہ حنبلی) کے مقلد تھے، مال و دولت بہت کم تھا، پھر خدمت کے لئے خلیفہ کے پاس حاضر ہو گئے یہاں تک کہ مقتفی کے وزیر بن گئے اور اس کے بعد اس کے بیٹے مستنجد نے بھی عہدۂ وزارت پر برقرار رکھا، وزراء میں سب سے اچھے تھے، سیرت میں سب سے عمدہ، ظلم سے کوسوں دور، کبھی ریشم کا کپڑا نہ پہنتے تھے، خود مقتفی اس بات کا اعتراف کرتا تھا کہ خلفاء بنو عباس کو آج تک ایسا وزیر نہیں ملا، اسی طرح مقتفی کا بیٹا مستنجد بھی نہ صرف اس کا معترف تھا بلکہ حیران بھی رہتا تھا۔

مرجان خادم کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ابن ہبیرہ مستنجد کے سامنے تھے تو میں نے امیر المؤمنین کو ابن ہبیرہ کی مدح میں اشعار کہتے سنا۔

تیرے پاس وہ خصلتیں ہیں جو عاص اور حاتم ان کو پالیں تو کہیں کہ تجھے قیامت تک باقی رہنا چاہیے
تیری خلافت دنیا تو خود تیری اور تیری سخاوت کی ترجمان ہے جبکہ بخل لوگوں میں اختیاری ہو چکی ہے۔
اے یحییٰ اگر [illegible] تجھ سے پیچھے رہنے کا ارادہ کریں تو یحییٰ اور جعفر ان کو روک دیں گے۔

یہ واقعہ میں نے آج تک ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جس نے تیرے سوا کوئی [illegible] کامیاب ہوا ہو۔

بغداد میں خلافت کا استحکام ابن ہبیرہ خلافت عباسیہ کے استحکام اور سلاطین کو قابو میں رکھنے کی کوشش کیا کرتے تھے۔

---

[1] (شذرات الذہب ۴/۱۹۲، العبر ۴/۱۶۸، کشف الظنون ۹۱۹، المنتظم ۱۰/۲۱۲، النجوم الزاہرۃ ۵/۳۷۲، ہدیۃ العارفین ۲/۹۲، الوافی بالوفیات ۳/۳۳۰، ۳۳۱)

انہی کی کوششوں کا نتیجہ تھا کہ پورے عراق میں عمل داری خلیفہ کی حکومت مستحکم ہو گئی تھی ورنہ عراقی حکومت میں سلاطین کا کوئی حصہ باقی نہ تھا اور یہ بھی تعریفیں تو اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اس کے علاوہ اپنے گھر پر علماء کی مجلس منعقد کرتے۔ جہاں علماء بحث و گفتگو اور مناظرے کرتے۔ چنانچہ اسی طرح وہ ابن ہبیرہ ان سے اور ابن ہبیرہ علماء سے مستفید ہوتے۔

ایک روز اتفاق سے وہاں موجود فقہاء میں سے کسی نے دوسرے کے لئے نامناسب کلمہ زبان سے نکل گیا۔ یا حمار (اے گدھے) وغیرہ، لیکن بولنے والا فوراً شرمندہ ہو گیا اور کہا کہ میں چاہتا ہوں جس طرح میں نے تجھے نامناسب کہا اسی طرح تو بھی مجھے نامناسب کلمات کہہ لے لیکن دوسرے کا انکار کر دیا اور دونوں میں صلح ہو گئی۔ لیکن پھر ابن ہبیرہ تک شکایت کر گیا۔ کہا جاتا ہے کہ ان کو طبیب نے زہر دیا تھا لہٰذا چھ ماہ بعد اس طبیب کو بھی زہر دے دیا گیا طبیب خود بھی اعتراف کرتا تھا کہ میں نے اسے زہر دیا تھا چنانچہ طبیب کو بھی زہر دیا گیا۔

ابن ہبیرہ کی وفات ..... ۱۳ جمادی الاولیٰ اتوار کے روز اسی سال یعنی ۵۶۰ھ میں ۶۱ سال کی عمر میں انتقال ہوا ابن جوزی نے غسل دیا، ان کے جنازے میں خلق کثیر و جم غفیر شریک ہوا تمام دفاتر اور بازار بند کرا دیئے گئے تھے ہر شخص ان کی وفات پر رو رہا تھا باب بصرہ کے قریب ایک مدرسہ جو انہوں نے بنوایا تھا اس میں دفن ہوئے اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے بہت سے شعراء نے ان کے مرثیے کہے ہیں۔

۵۶۱ھ کے واقعات

اس سال نور الدین محمود نے شام کے قلعہ المنیطرہ کو فتح کیا، اس قلعے کے پاس بے شمار فرنگی قتل ہوئے۔ بے انتہا مال غنیمت حاصل ہوا۔

عز الدین کا فرار ..... اس سال عز الدین ابن الوزیر ابن ہبیرہ قید خانے سے فرار ہوا، اس کے ساتھ ایک ترکی غلام بھی تھا لیکن بروقت اطلاع ہو گئی، چنانچہ شہر میں اعلان کروا دیا گیا کہ جو ان دونوں کو لائے گا اس کو بہت انعام دیئے جائیں گے اور اگر کسی نے ان کو پناہ دی تو صرف یہی نہیں کہ اس کا گھر منہدم کرا دیا جائے گا بلکہ اس کو اس کے دروازے پر ہی پھانسی دے دی جائے گی اور اس کی اولاد اس کے سامنے ذبح کر دی جائے گی، چنانچہ یہ اعلان سن کر ایک شخص نے اس کا پتہ بتا دیا انہیں ایک باغ میں سے گرفتار کیا، اس کی زبردست پٹائی ہوئی اور دوبارہ قید خانے لے جایا گیا اس مرتبہ اس کی نگرانی پہلے سے بھی زیادہ سخت کر دی گئی۔

اس سال رافضیوں نے کھلم کھلا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گالیاں دینی شروع کیں اور بہت سی عجیب و غریب نامعلوم باتوں کا اظہار کیا جن کو ان سے پہلے زمانوں میں کوئی نہ جانتا تھا، کیونکہ اس سے پہلے وہ ابن ہبیرہ کے خوف سے پوشیدہ رہتے تھے۔

اسی سال حنابلہ میں خلق قرآن کے مسئلے سے متعلق باتیں شروع ہو گئیں۔ اور امیر برغش نے لوگوں کو منع کر دیا۔

اس سال وفات پانے والے بعض مشاہیر

الحسن بن عباس[1] ..... ابن ابی الطیب ابن رستم ابو محمد الاصبہانی، فقہ پڑھا، نیک لوگوں میں سے تھے جو کثرت سے رونے والے تھے [illegible] ایک دن [illegible] اللہ تعالیٰ کی مجلس میں حاضر ہونے والوں کے بارے میں [illegible] چنانچہ [illegible]

---

[1] الانساب [illegible] دول الاسلام [illegible] شذرات الذهب [illegible] طبقات السبكي [illegible] طبقات الاسنوي [illegible] العبر [illegible] الكامل [illegible] اللباب [illegible] المنتظم [illegible] مرآة الزمان [illegible] النجوم الزاهرة [illegible] الوافي بالوفيات [illegible]

تو اب کی [illegible] مجھ سے [illegible] تھے کہ آپ [illegible] کی گرمی میں حاضر ہوا ہوں [illegible] تم سے لئے [illegible] حرم کر دوں گا۔ چنانچہ [illegible] کی صلاحیت سے گرم تھا اور اس کے کنارے [illegible] کی گئی تھیں [illegible] اور دیکھ رہا ہوں۔

عبدالعزیز بن الحسین ابن الحباب الاغلبی السعدی القاضی ابوالمعالی المصری ابن الجلیس کے نام سے جانے جاتے تھے کیونکہ مصر کے حکمرانوں کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے، علماء نے اپنی کتابوں میں ان کا تذکرہ کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ صاحب فضیلت بزرگ اور ادیب تھے، یہ اشعار کہے تھے:

عجیب بات ہے کہ ان کے پاس تلواریں بھی حیض کی طرح خون بہاتی ہیں حالانکہ تلواریں مذکر ہوتی ہیں

اور عجیب تر یہ ہے کہ وہ ان کی ہتھیلیوں میں آگ بھڑکاتی ہیں حالانکہ ہتھیلیاں تو سمندر ہوتی ہیں۔

شیخ عبدالقادر الجیلی (الجیلانی)[1] ابن ابی صالح ابو محمد الجیلی ۴۷۰ھ میں آپ کی پیدائش ہوئی، بغداد آئے، حدیث کا سماع کیا، ابوسعید المخرمی الحنبلی سے فقہ کی تعلیم حاصل کی، انہوں نے ایک مدرسہ بنایا تھا وہ شیخ عبدالقادر کے حوالے کر دیا، یہاں وہ لوگوں کے لئے وعظ بیان کرتے اور ان کو زہد و عبادات کی تعلیم دیتے، لوگوں نے ان سے بہت فائدہ اٹھایا، بہت اچھے اخلاق کے مالک تھے، امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے معاملہ میں بڑے [illegible] تھے [illegible] ان سے [illegible] بہت اچھے تھے ان [illegible] اور [illegible] بھی بہت ہوتے تھے، ان کے بارے میں [illegible] اور [illegible] نے [illegible] ہیں اور ان سے بہت سے اقوال و افعال اور مکاشفات نقل کرتے ہیں جن میں سے زیادہ تر غلو پر مبنی ہیں، حالانکہ شیخ بہت نیک اور متقی پرہیزگار تھے، انہوں نے غنیۃ الطالبین اور فتوح الغیب کے نام سے کتابیں لکھیں، ان میں بہت اچھی باتیں ہیں، لیکن ان میں بہت سی احادیث ایسی ذکر کی ہیں جو ضعیف اور موضوع ہیں، بہرحال وہ بڑے مشائخ میں سے تھے، نوے (۹۰) سال کی عمر میں وفات پائی اور اپنے مدرسے میں دفن ہوئے جہاں وہ پڑھایا کرتے تھے۔

۵۶۲ھ کے واقعات

مصر پر حملہ اس سال اسدالدین شیرکوہ دوبارہ مصری علاقوں کی طرف روانہ ہوئے، خود مصریوں نے بھی ان کو [illegible] علاقوں پر فرنگیوں کا قبضہ ہو گیا [illegible] اسدالدین شیرکوہ نے نورالدین سے [illegible] مصر جانے کی اجازت دی، کیونکہ وزیر شاور نے [illegible] کی خلاف ورزی کی [illegible] پہلے [illegible] بہرحال نورالدین نے ان کو اجازت دے دی [illegible] ربیع الثانی میں مصر روانہ ہوئے، ان کے ساتھ ان کا بھتیجا صلاح الدین یوسف بن ایوب بھی تھا، لوگوں کے [illegible] مصری [illegible] عماد الکاتب (جو [illegible] کے نام سے مشہور تھا) نے چند اشعار کہے ہیں:

ترکوں نے مصر کا ارادہ کیا [illegible] سے [illegible] کر گئی۔

جس طرح حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد حضرت یوسف علیہ السلام کی وجہ سے مصر کے مالک بنے تھے

اسی طرح [illegible] ایک یوسف مصر کا مالک بنے گا [illegible]

---

[1] الانساب [illegible]، معجم [illegible]، بهجة الاسرار [illegible]، [illegible] عبدالقادر، للتطوي [illegible]، المختصر [illegible] ذيل طبقات الحنابلة [illegible]، شذرات الذهب [illegible]، طبقات الشعراني [illegible]، فوات الوفيات [illegible]، العبر [illegible]، الكامل [illegible]، [illegible]، مرآة الزمان [illegible]، المختصر [illegible]، النجوم الزاهرة [illegible]

اسد الدین کی مصر آمد: مصر میں جب شاور کو اسد الدین کی آمد کی اطلاع ملی تو انہوں نے فرنگیوں سے مدد مانگی فرنگی روانہ ہوئے مدد کے لئے پہنچے اور پھر اسد الدین کو بھی فرنگیوں کی آمد کی اطلاع ہو گئی اس وقت ان کے ساتھ صرف ایک ہزار سوار تھے چنانچہ انہوں نے تمام امراء کو جمع کر کے ان سے مشورہ کیا فرنگیوں کی تعداد کے پیش نظر تمام امراء نے یہی مشورہ دیا کہ نور الدین کے راستے پر ہو جائیں البتہ شرف الدین بزغش نے کہا کہ جو شخص قتل و قید سے ڈرتا ہے وہ اپنے گھر پر بیوی کے پاس بیٹھا رہے اور جو لوگوں کا مال کھاتا ہو وہ ان کے شہر دشمنوں کے حوالے نہیں کرتا اور یہی مشورہ اسد الدین کے بھتیجے صلاح الدین یوسف بن ایوب نے بھی دیا چنانچہ سب نے جہاد کا عزم کیا اور فرنگیوں کی طرف روانہ ہوئے اور زبردست جنگ ہوئی بے شمار فرنگی قتل ہوئے اور ان کو زبردست شکست کا سامنا کرنا پڑا اس لشکر نے اتنے فرنگی قتل کئے کہ ان کی گنتی تو صرف اللہ ہی کو معلوم ہوئی اور تمام تعریفیں تو اللہ ہی کے لئے ہیں۔

اسد الدین کے ہاتھوں اسکندریہ کی فتح[1]

پھر اسد الدین نے اسکندریہ کی طرف چلنے کا مشورہ دیا اور وہاں کے اموال کا مالک ہو گیا پھر وہاں اپنی جگہ اپنے بھتیجے صلاح الدین یوسف بن ایوب کو نائب بنایا اور خود بالائی مصر الصعید کی طرف روانہ ہو گیا اور اس پر قبضہ کر لیا یہاں سے انہیں بہت سا مال و اسباب ہاتھ آیا پھر اس کے بعد فرنگیوں اور مصریوں نے جمع ہو کر شہر اسکندریہ کا محاصرہ کر لیا تا کہ صلاح الدین یوسف بن ایوب کے ہاتھ سے اسے چھین لیں کیونکہ اسد الدین صعید میں ہی موجود تھا صلاح الدین نے زبردست مزاحمت کی لیکن اسکندریہ میں مال و اسباب اور خوراک وغیرہ ختم ہو چکی تھی لہٰذا اسد الدین صلاح الدین کی مدد کے لئے روانہ ہوا تو فرنگیوں اور شاور نے اسکندریہ کے بدلے پچاس ہزار دینار پر صلح کر لی چنانچہ اسد الدین نے اس کا معاوضہ تسلیم کر لیا صلاح الدین بھی اسی وقت اپنی فوجوں کے ساتھ وہاں سے نکلا اور اسکندریہ کو مصریوں کے حوالے کر دیا اور شام کی طرف واپس آ گیا اور شاور نے فرنگیوں کو بہت سے شہر دے دیئے اور یہ بھی کہ ان کا ایک نمائندہ قاہرہ میں مستقل اقامت اختیار کرے گا اس کے علاوہ بہت زیادہ مال دینے کا وعدہ کیا اور دوسری طرف نور الدین ان کے علاقوں پر پہلے ہی چڑھ دوڑا تھا اور بہت سے قلعے فتح کر چکا تھا ان میں سے بہت سے فرنگیوں کو قتل کر دیا اور بے شمار بچوں اور عورتوں کو گرفتار کر لیا اور بے شمار مال غنیمت حاصل کیا تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں اس کے ساتھ اس کا بھائی قطب الدین [illegible] بھی تھا پھر نور الدین نے اپنے بھائی کو رقہ کا حکمران بنا دیا اور اس کے حوالے کر دیا۔

عماد الکاتب کی دمشق آمد: اسی سال ماہ شعبان میں عماد الکاتب بغداد سے دمشق آیا اس کا پورا نام ابو عبداللہ محمد بن محمد الاصبہانی ہے مصنف فتح قدسی، برق شامی و خریدہ وغیرہ اس کے علاوہ اور کئی دوسری تصنیفات ہیں۔

قاضی القضاۃ کمال الدین شہرزوری نے اسے بہت عزت دی اور اسے مدرسہ نوریہ شافعیہ میں ٹھہرایا جو آج تک اسی کے نام سے منسوب ہو کر مدرسہ عمادیہ کہلاتا ہے۔ پھر شیخ قطب الدین نیشاپوری کے بعد اس کی تدریس بھی انہی کو سونپ دی گئی اس منصب پر سب سے پہلے جس شخص نے [illegible] نجم الدین ایوب تھا [illegible] سے ہی دونوں ایک دوسرے کو پہچانتے تھے۔ چنانچہ اس نے اس کی تعریف میں ایک قصیدہ لکھا جسے ابو شامہ نے ذکر کیا ہے اس وقت اسد الدین اور صلاح الدین مصر میں تھے چنانچہ اس نے صلاح الدین کو مصر پر حکومت کی خوشخبری سناتے ہوئے کہا۔

مصر میں یوسف کا [illegible] چاہا جائے گا اسی سے جدائی کے بعد یعقوب کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی وہ تب یوسف کی ملاقات اپنے بھائیوں سے

---

[1] [illegible] المختصر [illegible] الروضتین [illegible]

[illegible]

[illegible]

ہوگی اور اللہ تعالیٰ ان کو ہماری مذمت کے جمع کریں گے ان کے بعد علامہ ابن الجوزی نے ان کا تذکرہ کیا ہے۔

اس سال وفات پانے والے مشاہیر

برغش امیر الحاجی: فوج لے کر آگے بڑھا جو شملہ سے جنگ کرنے کے لئے بغداد سے روانہ ہوا تھا اپنے گھوڑے سے گر پڑا اور اس کا انتقال ہو گیا۔

ابوالمعالی الکاتب: محمد بن الحسن بن محمد بن علی بن حمدون مصنف تذکرہ حمدونیہ رحمہ اللہ طویل عرصہ تک دیوان کے معاملات ان کے ہاتھ میں رہے۔ پھر ان کو معزول کر کے قید کر دیا گیا اور قریش کے قبرستان میں دفن کئے گئے۔

الشیخ الصدقی: لوگوں کے سامنے لوہے پر بیٹھا کرتا تھا بہت عجیب تھا اور جب لکھتا تو سماع کی محفلوں میں قرأت کرتا اور جب وہ کسی کو دیکھتا تو اتفاق سے جب اس کی موت آئی تو اس وقت بھی وہ ذکر کی محفل میں اسی میں مشغول تھا۔

۵۶۳ھ کے واقعات

اس سال شرف الدین ابوجعفر بن البلدی واسط سے بغداد پہنچا۔ شہر کے لوگ اور دولت کے بڑے لوگ اس کے استقبال کے لئے نکلے۔ لوگ اس کے آگے آگے چلتے ہوئے باب النوبی تک پہنچے۔ اس کو وزارت پر فائز کیا گیا اس کے بعد سے ... بڑے بڑے منصب عطا کئے گئے اور اس کا لقب شرف الدین جلال الاسلام معز الدولہ سید الوزراء صدر المشرق والمغرب رکھا گیا۔

بغداد میں لوٹ مار: اس کے علاوہ اس سال عیاروں نے لوٹ مار کا بازار گرم کیا اور بہت سے مکانوں کو لوٹ لیا۔ بغداد سے ایک لشکر ان کی گرفتاری کے لئے روانہ ہوا تو یہ لوگ جنگلوں میں چھپ گئے اور فوج ان کو نہ پا سکی۔ جب وہ واپس آئی تو انہوں نے پشت سے فوج پر حملہ کر دیا بہت سوں کو قتل کر دیا اور بہت سوں کو گرفتار کر لیا۔ فوج نے بھی ان کے بہت سے آدمیوں کو گرفتار کر لیا اور ان کو پھانسی پر لٹکا دیا۔

ملکہ کا حج: اس سال ماہ شوال میں سلطان نور الدین محمود بن زنگی کی اہلیہ حج کے ارادے سے بغداد پہنچی اس کا نام عصمت الدین خاتون بنت معین الدین تھا۔ اس کے ساتھ بہت سے خدمت گزار تھے ان میں سے ایک صندل خادم بھی تھا۔ بغداد میں ان کی بہت عزت و تکریم کی گئی۔

اس سال بغداد کے قاضی القضاۃ زینبی کا انتقال ہوا پھر ۲۳ دن تک شہر بغیر قاضی کے رہا۔ آخر رجب میں ابوالحسن بن الدامغانی کو قاضی القضاۃ بنایا گیا۔

اس سال وفات پانے والے مشاہیر

جعفر بن عبدالواحد: ابوالبرکات ثقفی اپنے والد کے بعد بغداد کے قاضی القضاۃ بنے ۵۴۹ھ میں ولادت ہوئی ان کی وفات کا سبب یہ ہوا کہ ان سے ایک غلطی ہو گئی اور اس سلسلے میں وزیر ابن البلدی نے بہت تنگ کیا تھا یہ خوفزدہ ہو گئے اور ان کے جسم سے خون بہنے لگا جس سے

ان کی موت واقع ہوئی۔

ابو سعد السمعانی: یہ عبد الکریم بن محمد بن منصور ابو سعد السمعانی ہیں۔ بغداد کا سفر کیا اور یہاں سماعت کی۔ خطیب بغدادی کی تاریخ پر ذیل لکھی۔ ابن الجوزی نے منتظم میں ان کے ساتھ مناقشہ کیا ہے اور ان کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ اپنے مذہب کے بہت متعصب تھے اور شیوخ سے سماعت کرتے تھے، بہت حاسدانہ گفتگو کرتے تھے مثلاً بعض بڑے شوافع کے بارے میں صرف یہ کہہ دیا کہ ان میں یا شعور تھا، انہیں کسی نے ہوتے نہیں کہا کہ یہ کسی ذی ایمان کی جگہ اکمل فرض جانا جاتا تھا، وغیرہ وغیرہ۔

عبد القاہر بن محمد: ان کا سلسلہ نسب ابو النجیب السہروردی کہا جاتا ہے کہ یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے تھے۔ حدیث اور فقہ کی تعلیم حاصل کی اور النظامیہ کی مدرسہ نظامیہ میں بھی پڑھایا اور پھر ایک مدرسہ اور خانقاہ تعمیر کروائی۔ یہ ساتھ ساتھ آپ صوفی بھی تھے اور لوگوں کو وعظ بھی کیا کرتے تھے۔ اسی مدرسے میں تدفین ہوئی۔

محمد بن عبد الحمید: ابن ابی الحسن ابو الفتح الرازی علاء العالم کے نام سے معروف تھے۔ یہ فقیہ تھے، نظر بہت عمدہ تھی، جدل و اختلاف میں امتیازی حیثیت رکھتے تھے۔ ایک خصوصی طریقہ "التعلیقہ" اعلوم پر کیا کرتے تھے۔

ابن الجوزی کا بیان ہے کہ وہ بغداد آئے اور میری مجلس میں بھی حاضر ہوئے۔ ابو سعد السمعانی کہتے ہیں کہ شراب نوشی بہت کرتے تھے اور کہتے تھے کہ دنیا میں سوائے کتاب اور شراب کے جام سے زیادہ اچھی اور کوئی چیز نہیں جس میں سے میں شراب پیتا ہوں۔

ابن الجوزی کہتے ہیں کہ پھر مجھے معلوم ہوا کہ انہوں نے مناظرہ اور شراب پینا چھوڑ دیا اور دین اور عمل کے کاموں میں مشغول ہو گئے ہیں۔

یوسف بن عبد اللہ[1]: ابن بندار الدمشقی بغداد کے مدرسہ نظامیہ کے مدرس، اسعد المیہنی سے علم فقہ حاصل کیا اور مناظرہ میں خوب مہارت پیدا کی، متعصب شافعی لوگوں میں سے تھے۔ کسی معاملہ کی وجہ سے خلیفہ کی طرف سے بھیجے گئے تھے اور وہیں وفات پائی۔

۵۶۴ھ کے واقعات

مصر کی فتح: اس سال امیر اسد الدین شیرکوہ کے ہاتھوں مصر فتح ہوا اور اسی سال فرنگی دوبارہ مصر پر حملہ آور ہوئے اور اس کا سبب یہ ہوا کہ فرنگیوں نے دوبارہ مصر کی لوٹ مار کا عزم کیا تھا اور ان کے بہت سے حمایتی ان کے ساتھ ملے ہوئے تھے یہاں تک کہ وہ ان کی پشت پناہی کرتے تھے اور ان کے شہروں پر قبضہ کر لیتے اور وہاں سے مسلمانوں کو نکال دیتے۔ ان کے شہر اور مال و اسباب اختیار کر چکے تھے۔ پھر جب فرنگیوں کو ان کی اطلاع ملی تو بڑے خوش ہوئے اور اپنے متعلقات کے فرنگی حکمران کی زیر نگرانی بیت المقدس سے آکر حملہ آور ہوئے۔ یہ دیکھ کر انہوں نے شہر بلبیس پر قبضہ کیا اور بہت سے لوگوں کو قتل کر دیا اور بعض دوسروں کو قید کر لیا اور وہاں اپنا محافظ بنایا اور اپنے قدم جمائے اور قاہرہ کی طرف بڑھے پھر وہاں سے پیچھے ہٹ کر قاہرہ کا محاصرہ کر لیا۔ وزیر شاور نے لوگوں کو مشورہ دیا کہ مصر کو آگ لگا دی جائے اور سب لوگ قاہرہ منتقل ہو جائیں، انہوں نے شہر کو لوٹنا شروع کر دیا، لوگ اپنا بہت سا مال و اسباب چھوڑ کر چلے گئے۔ مصر میں ۵۴ دن مسلسل آگ جلتی رہی۔ یہ صورتحال دیکھ کر مصری حکمران عاضد نے نور الدین سے مدد کی درخواست کی اور اپنی خواتین کے بال ان کے پاس بھیجے اور کہلا بھیجا کہ جلدی پہنچیں اور ہماری خواتین کو فرنگیوں کے ہاتھوں سے بچا لیں، اس کے ساتھ ہی اس نے یہ شرط بھی لگائی تھی کہ اسد الدین ان کے پاس مصر میں رہیں گے لیکن مصر کا تہائی خراج نور الدین کو دیا کرے گا۔ اس کے علاوہ بہت سے قطعے اور جاگیروں کا وعدہ کیا گیا۔

---

[1] [illegible]

نور الدین کی مصر روانگی۔۔۔ چنانچہ نور الدین نے مصر کی طرف جانے کے لئے لشکر تیار کرنا شروع کر دیا جیسے ہی وزیر شاور کو مسلمانوں کی آمد کی اطلاع ہوا اس نے اپنا نمائندہ فرنگیوں کی طرف بھیجا اور پیغام دیا کہ جو محبت میں تم سے کرتا ہوں اس سے تم لوگ واقف ہو لیکن عاضد اور سلطان ملک تمہاری مدد کرنے پر میرے ساتھ اظہار رضامندی نہیں کرتے اس طرح فرنگی ان سے دس لاکھ دینار کی ادائیگی پر صلح کر لی اور ایک لاکھ دینار کا فوری بندوبست کر دیا چنانچہ فرنگی دوسری مرتبہ واپس آنے کے لالچ اور نور الدین کے لشکر کے خوف سے واپس چلے گئے۔ وہ انہوں نے مکاری کی اور اللہ تعالیٰ ان کے خلاف تدبیر کی اور اللہ تعالیٰ بہترین تدبیر کرنے والوں میں سے ہیں۔ [سورۃ آل عمران: آیت ۵۴]

شاور کا انجام۔۔۔ اس کے بعد وزیر شاور نے فرنگیوں کو جو معاوضہ دینا طے کیا تھا اس کے جمع کرنے کے لئے لوگوں سے مطالبہ کرتا رہا اور لوگوں کے ساتھ نہایت سختی کے ساتھ پیش آنے لگا حالانکہ لوگ پہلے ہی جلے ہوئے شہر اور قتل و غارت گری کی وجہ سے خوف و ہراس میں مبتلا تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے غموں کا مداوا اس طرح کیا کہ ملک شام سے لشکر آ پہنچا اور وزیر ان کے ہاتھوں ہلاک ہو گیا۔

اسد الدین کی کرامت۔۔۔۔ یہ اس طرح ہوا تھا کہ نور الدین نے حمص سے اسد الدین کو حلب کی طرف بلا بھیجا اسد الدین رات ہی کو روانہ ہوا اور ایک ہی رات میں سارا راستہ طے کر ڈالا کیونکہ وہ فجر کی نماز پڑھتے ہی اپنے گھر گیا اسباب سفر و ساز و سامان لیا اور سورج طلوع ہوتے ہوتے روانہ ہو گیا اور دن ختم ہونے سے قبل حلب میں سلطان نور الدین کے پاس جا پہنچے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ کرامت صحابہ کے علاوہ اور کسی سے ظاہر نہیں ہوئی تھی بہر حال نور الدین بہت خوش ہوا اور لاکھ دینار دیئے بہت سے مشائخ و امراء اس کے ساتھ کئے اور اس کو لشکر کا قائد بنا کر روانہ کیا تمام لوگ اللہ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کی خاطر جہاد میں جا رہے تھے انہی امراء میں اسد الدین کا بھتیجا صلاح الدین یوسف بن ایوب بھی شامل تھا لیکن وہ اس سفر پر جانے کو پسند نہ کر رہا تھا لیکن اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ "آپ کہہ دیجئے اے میرے رب اے اللہ تو ملک کا مالک ہے۔" [سورۃ آل عمران: آیت ۲۶]

اس لشکر میں چھ ہزار گھڑ سوار تھے اور ان سب کا اتفاق بھی ہوا اور اسد الدین کو سپہ سالار مقرر کیا گیا جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں، چنانچہ یہ لشکر حلب سے دمشق کی طرف روانہ ہوا اور نور الدین ان کے ساتھ تھا دمشق سے اس لشکر کو تیار کر کے مصری علاقوں کی طرف روانہ کر دیا خود نور الدین دمشق میں ٹھہر گیا۔

شیرکوہ کا استقبال۔۔۔ جب نور الدین کے لشکر مصری علاقوں میں پہنچے تو فرنگی ناکام و نامراد ہو کر مصر سے واپس جا چکے تھے جبکہ نور الدین کی فوجیں ربیع الثانی کو مصر پہنچ گئی تھیں، چنانچہ اسی دن اسد الدین امیر عاضد کے پاس پہنچے عاضد نے ان کو خلعت دیا اور اسد الدین خلعت پہن کر شہر کے باہر اپنے خیموں کی طرف آگئے۔ مسلمانوں میں نور الدین کے لشکر کے آنے کی خوشی کی لہر دوڑ گئی تھی اور وہ یہ کہ وہ اسد الدین کو تحائف دیتے تھے بلکہ کثرت سے شہر سے باہر اسد الدین کے پاس اس کی خدمت کے لئے پہنچنا شروع ہو گئے تھے چنانچہ جو لوگ اسد الدین تک پہنچے ان میں خود خلیفہ عاضد بھی تھا جو بھیس بدل کر آیا تھا اور اپنے وزیر شاور سے قتل کئے جانے کا اندیشہ بھی اس کے سپرد کر گیا تھا اس کے ساتھ ساتھ اس نے امیر اسد الدین کو بہت زیادہ قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھنا شروع کر دیا تھا لیکن نور الدین کے ساتھ اس نے جو وعدے کئے تھے ان میں ٹال مٹول شروع کر دی تھی جبکہ وہ اس کے باوجود اسد الدین کے پاس آتا جاتا رہتا تھا اس کے ساتھ سوار بھی ہوتا۔ عاضد نے امیر اسد الدین کی مہمان نوازی کا ارادہ بھی کیا تھا لیکن امیر اسد الدین کو اس کے ساتھیوں نے عاضد کی مکاری اور چال کے خوف سے منع کر دیا علاوہ شاور کے قتل کا مشورہ کرنے لگے لیکن امیر اسد الدین نے انکار کر دیا، تاہم وہ اس کام پر کمربستہ ہو گیا تھا۔

شاور کا قتل۔۔۔ ایک دن شاور خود ہی اسد الدین سے ملنے اس کی قیام گاہ کی طرف آیا تو اسے معلوم ہوا کہ اسد الدین تو امام شافعی کی قبر کی زیارت کے لئے گیا ہوا ہے لیکن اس کا بھتیجا صلاح الدین یوسف بن ایوب وہاں موجود تھا صلاح الدین نے وزیر شاور کی گرفتاری کا حکم دیا شاور کے ساتھی اس کو چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے صلاح الدین کے لئے اپنے چچا اسد الدین سے مشورے کے بغیر شاور کو قتل کرنا ممکن نہ تھا چنانچہ انہوں نے آپس میں مشورہ کیا اور عاضد کو اطلاع دی کہ شاید وہ کوئی مفید مطلب بات کہے لیکن عاضد نے شاور کا سر منگوا لیا چنانچہ انہوں نے شاور کو قتل کر کے اس کا سر عاضد کے پاس بھیج دیا گیا۔

مسلمانوں کی خوشی مسلمانوں کو شاور کے قتل سے بہت خوشی ہوئی۔ اسد الدین نے شاور کا گھر لوٹنے کا حکم دے دیا جس پر لوٹ مار کی گئی۔ پھر اس کے بعد اسد الدین عاضد کے پاس چلا گیا، عاضد نے امیر اسد الدین کو اپنا وزیر بنا لیا اور پوست خلعت سے نوازا اور الملک المنصور کا لقب دیا۔ اسد الدین نے شاور کے گھر میں قیام کیا یوں اسد الدین کا مرتبہ پہلے سے بہت بلند ہو گیا۔

اور جب نور الدین کو مصر کی خبر ملی تو وہ بہت خوش ہوا۔ شعراء نے اس خبر پر مشتمل قصیدے لکھے۔ البتہ نور الدین کو یہ بات پسند نہ آئی تھی کہ اسد الدین عاضد کا وزیر بن گیا تھا اس طرح جب وزارت اسد الدین سے اس کے بھتیجے صلاح الدین تک پہنچی تو یہ بات بھی نور الدین کو پسند نہ آئی، چنانچہ نور الدین نے اسد الدین اور صلاح الدین کی حکومت زائل کرنے کی کوششیں شروع کر دیں لیکن ان میں اس کو کامیابی نہ ہوئی خصوصاً اس وقت تو نور الدین کی ناگواری انتہا کو پہنچی جب اس کو علم ہوا کہ صلاح الدین یوسف بن ایوب عاضد کے لوگوں کا مال بھی لے بیٹھا ہے تو اس کی ناگواری اور بڑھ گئی۔ [illegible] واللہ تعالیٰ۔ اور اللہ تعالیٰ ہی سب سے زیادہ جاننے والے ہیں۔

اسد الدین کی وفات اسد الدین نے محل سے ایک نمائندہ بطور یرغمالی طلب کیا چنانچہ انھوں نے ایک فاضل قاضی کو اس امیر اسد الدین کے پاس بھیج دیا کہ وہ اس کی باتیں سنے گا اور اس کی مرضی پر چلے گا۔ اسد الدین نے مصر کے مختلف علاقوں میں گورنروں اور حاکموں کا تقرر شروع کر دیا اور جاگیریں دینی شروع کر دیں، چند دن خوشی خوشی گزرے لیکن اس کی موت کا وقت آ گیا۔ چنانچہ ۲۳ جمادی الثانی بروز ہفتہ ۵۶۴ھ میں امیر اسد الدین شیرکوہ بن شادی کا انتقال ہو گیا۔

مصر میں اسد الدین نے دو ماہ اور پانچ دن حکومت کی۔ اسد الدین کی وفات کے بعد شامی امراء نے عاضد کو مشورہ دیا کہ صلاح الدین کو اسد الدین کی جگہ وزیر مقرر کیا جائے چنانچہ عاضد نے صلاح الدین کو وزیر مقرر کر دیا، خلعت دی اور لقب الملک الناصر رکھا۔

صلاح الدین کو پہنائی جانے والی خلعت کی خصوصیات

ابو شامہ وغیرہ نے اس خلعت میں جو خاصیات نقل کی ہیں وہ یہ ہیں: سفید عمامہ جس کے کناروں پر سونے کا کام تھا، ریشمی کپڑا جس پر سونے کا کام تھا اسی طرح کا ایک قیمتی جبہ جس پر سونے کا کام کیا ہوا تھا، سونے کے کام سے جڑا ہوا ایک جبہ چادر، دس ہزار دینار قیمت کے جواہرات پر مشتمل ہار، پانچ ہزار دینار کی قیمتی جڑاؤ تلوار، آٹھ ہزار دینار کا جڑاؤ پٹکا جس پر سونے کا کام اور جواہرات لگے ہوئے تھے اور اس کے اوپر بھی قیمتی پتھروں کے سو دانے لگے ہوئے تھے، اور نیچے کی چار قیمتی جواہرات سے مرصع بار تھے، سر کی طرف ایک سونے کا بند تھا جس میں ایک سفید رنگ کی تاج نما قلمدان تھی جس میں سفید نشانات تھے۔ اس کے علاوہ خلعت کے ساتھ گھوڑے، چند گھڑیاں اور دیگر اشیاء بھی تھیں۔ اس کے علاوہ عہدہ وزارت کا تقرر نامہ سفید اطلس کے کپڑے میں لپٹا ہوا تھا۔ یہ ساری کارروائی بروز پیر ۲۵ جمادی الثانیہ کو عمل میں آئی۔ یہ بہت بڑا دن تھا، پورا قاہرہ الملک صلاح الدین کی خدمت میں موجود تھا، عین الدولہ یاروقی کے علاوہ کسی نے اس کی مخالفت نہ کی۔ عین الدولہ نے کہا کہ میں نور الدین کے بعد صلاح الدین یوسف بن ایوب کی خدمت نہ کروں گا اور اپنے ہم خیال لشکر کو لے کر شام کی طرف روانہ ہو گیا جب نور الدین کے پاس پہنچا تو نور الدین نے اسے برا بھلا کہا اور صلاح الدین مصر میں نور الدین کے نائب کی حیثیت سے جلوہ گر ہو گیا۔ مصر میں اس کے نام کا خطبہ بھی دیا جانے لگا۔ امیر اسفہسلار نے بھی صلاح الدین سے خط و کتابت شروع کر دی، صلاح الدین نے اس سے خط و کتابت میں نہایت عاجزی و انکساری کا مظاہرہ کیا، لیکن لوگوں کے دل صلاح الدین کی طرف مائل ہو چکے تھے اور لوگ اس کے فرمانبردار بن چکے تھے، عاضد سے اس کی حکومت کے دنوں میں اس پر بہت [illegible] لیکن ان علاقوں میں لوگوں کے درمیان صلاح الدین کی قدر و منزلت بڑھتی ہی گئی صلاح الدین نے انعام و اکرام میں بھی اضافہ کر دیا چنانچہ لوگوں کے دلوں میں اس کے لئے نہ صرف محبت پیدا ہو گئی بلکہ وہ اس کا احترام اور خدمت بھی کرنے لگے۔ نور الدین نے صلاح الدین کو بذریعہ خط غیر مشروط وزارت دینے کی پیشکش بھی کی اور یہ بھی کہ مصری علاقوں کا

حساب برابر رہے لیکن صلاح الدین نے نورالدین کی بات کی طرف کوئی توجہ نہ دی چنانچہ نورالدین نے ... میں جو حالات ... کا سامان اسباب بیان کیا ہے۔

پھر صلاح الدین نے نورالدین کو خط لکھا اور درخواست کی کہ میرے اہل خانہ بھائی بند اور رشتہ دار میرے پاس بھیج دیئے جائیں چنانچہ نورالدین نے اپنی اطاعت فرمانبرداری کی شرط پر تمام افراد کو صلاح الدین کے پاس بھیج دیا۔

اس کے بعد مصر میں صلاح الدین کا معاملہ پکا ہو گیا یہاں تک کہ اس کے زیر نگیں آ گیا، اس کی سلطنت و شوکت مکمل ہو گئی اور ارکان مضبوط ہو گئے۔

بعض شعراء نے صلاح الدین (ایوبی) کے ہاتھوں شاور کے قتل کے بارے میں اشعار کہے ہیں۔

جب وہ جنوبی مصر پر چند برسوں کا ماتحت حکمران تھا۔ یہ شخص نجد کی طرف سے ... کے ساتھ جس کا عہد طے شدہ تھا، یہاں عماد الدین نے ہاتھوں شاور کا مارا جانا ایسے ہی ہے جیسے حضرت داؤد علیہ السلام کے ہاتھوں جالوت کا مارا جانا، ابوشامہ کا بیان ہے کہ اسی سال عاضد نے شاور کی اولاد کو بھی قتل کروا دیا، ان کے ایک بیٹے کا نام شجاع تھا جس کا لقب کامل تھا اور ایک بیٹے کا نام طاری تھا جس کا لقب معظم تھا، ان کا ایک اور بیٹا تھا جس کا لقب فارس المسلمین تھا، ان کے قتل کے بعد ان کے سروں کو مصری علاقوں میں گھمایا گیا۔

طواشی کا قتل: یہ شخص صلاح الدین کے بارے میں خلیفہ اور اس کے ساتھیوں کا امین تھا۔ اس کے قتل کا سبب یہ تھا کہ اس نے اور اس کے رفقاء نے فرنگیوں کو خط لکھا اور ان کو مصری علاقوں سے شامل ہو کر صلاح الدین کو نکال باہر کرنے ... خط لکھنے والا اور بھیجنے والا یہی طواشی ہی تھا جو کہ محل خلافت میں خلافتی امور کا نگران تھا، یہ حبشی تھا اس نے ایک ... آدمی کے ہاتھوں خط روانہ کیا۔

لیکن راستے میں اس کو ایک اجنبی ملا جو اس کو صلاح الدین کے پاس لے گیا، تفتیش پر وہ خط برآمد ہو گیا، صلاح الدین کو حالات کا علم ہو گیا لیکن اس نے اس کا اظہار نہ کیا، ادھر امین الدولہ طواشی کو اس بات کا اندازہ ہو گیا کہ صلاح الدین کو حالات کی اطلاع مل گئی ہے لہٰذا وہ اس کے خوف سے کئی دن تک محل سے باہر نہ نکلا، لیکن ایک مرتبہ شکار کے لئے نکلا تو صلاح الدین نے اس کے پیچھے اپنے کارندے بھیج دیئے جو اس کے قتل پر مقرر کئے گئے تھے، چنانچہ انہوں نے طواشی کو قتل کر کے اس کا سر صلاح الدین کے پاس پہنچا دیا، اس کے بعد صلاح الدین نے محل کے تمام خدمت گزاروں کو معزول کر دیا اور ان کے بدلے محل میں بہاؤ الدین قراقوش کو نائب بنا دیا اور اس کو حکم دیا کہ تمام امور جو چھوٹے ہوں یا بڑے سب اپنی نظر میں رکھے۔

سوڈان کا واقعہ: اس کا سبب یہ تھا کہ جب طواشی حبشی قتل ہو گیا اور محل سے تمام خدمت گزار معزول کر دیئے گئے تو یہ بات سوڈانیوں کو گراں گزری چنانچہ وہ طواشی کے انتقام کے لئے پچاس ہزار کے قریب جمع ہو گئے، چنانچہ محلات کے درمیان سوڈانیوں اور صلاح الدین کے لشکر کے درمیان جنگ ہوئی، عاضد اپنے محل سے یہ منظر دیکھ رہا تھا کہ ایک طرف سے پتھر آئے تو دوسری طرف سے تیر بھی، کہا جاتا ہے کہ یہ سب کچھ عاضد کے کہنے پر ہوا تھا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ سب کچھ عاضد کے کہنے پر نہیں ہوا تھا۔

توران شاہ کی تدبیر: پھر توران شاہ شمس الدولہ (جسے اس جنگ میں نورالدین نے اپنے بھائی کی مدد کے لئے بھیجا تھا) نے تدبیر یہ کی کہ ... عاضد یہ منظر دیکھ رہا ہے، چنانچہ محل کا دروازہ کھول دیا گیا اور یہ اعلان کیا گیا کہ امیر المومنین تمہیں حکم دیتے ہیں کہ ان سوڈانیوں (کالوں) کو اپنے شہروں اور علاقوں سے نکال باہر کرو، اس سے شاہی فوج کے حوصلے مضبوط ہو گئے اور سوڈانی لشکر کمزور ہو گیا اور سلطان نے سوڈانیوں کے محلے کو جلانے کا حکم بھی دے دیا تھا جو باب زویلہ کے پاس منصورہ کے نام سے آباد تھا چنانچہ وہ لوگ ... ان میں سے بہت سے لوگ قتل کر دیئے گئے پھر ان لوگوں نے امان طلب کی ان کو امان دے کر جیزہ کی طرف بھگا دیا گیا لیکن پھر توران شاہ شمس الدولہ (صلاح الدین کا بھائی) ان کے پیچھے گیا ... ان میں سے بہت تھوڑے لوگ ہی بچے ... ان کے محلے کئی ... سے خالی اور ویران پڑے ہیں۔

قلعہ جعبر کی فتح اسی سال نور الدین نے قلعہ جعبر کو فتح کیا اور اس کے حکمران شہاب الدین مالک بن علی العقیلی کے ہاتھوں سے چھین لیا یہ خاندان ملک شاہ کے زمانے سے یہاں حکمران تھا اسی سال حلب کی جامع مسجد جل گئی چنانچہ نور الدین نے اسے نئے سرے سے بنوایا۔ اس کے علاوہ "یاروق" کی وفات بھی ہوئی جس کی طرف حلب کے باہر واقع ایک محلہ منسوب کیا جاتا ہے۔

اس سال وفات پانے والے مشاہیر

سعد اللہ بن نصر بن سعید الدجاجی ابو الحسن الواعظ الحنبلی ۴۸۰ھ میں ان کی ولادت ہوئی، حدیث اور فقہ کی تعلیم حاصل کی اور وعظ میں مشغول رہے وہ وعظ بہت اچھا اور پُر اثر کہتے تھے ابن الجوزی نے ان کی تعریف کی ہے اور یہ بھی ذکر کیا ہے کہ ایک مرتبہ ان سے ان احادیث کے بارے میں سوال کیا گیا جن میں صفات کا تذکرہ ہے تو انہوں نے جواب دینے سے انکار کیا اور یہ اشعار پڑھے۔

اے نفس! تو نے مجھے راضی کرنے سے انکار کر دیا ہے اور تو ہے کہ اس کی اطاعت کو فرض قرار دے رہا ہے۔

چنانچہ تشبیہ کو نہیں چھوڑ سکتا مت چھوڑ خواہ وہ میں اور تیرے سے دونوں کو کل چھوڑنا چاہیں۔

اس سے ابو الفرج ابن الجوزی نے یہ بھی نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ مجھے خلیفہ سے خوف ہوا تو خواب میں مجھے کسی کہنے والے نے کہا کہ لکھو۔

اپنے صبر سے پیش آنے والے حالات کو دور کرو اور اسی کے لطف و کرم کا امیدوار رہو جو اکیلا ہے اور سب کچھ جاننے والا ہے۔ تو ہرگز نا امید نہ ہو اگر چہ تکلیفیں تجھ کو تنگ کر رہی ہوں اور تجھے حادثات کا آ جانا تیر کی طرح دور پھینک دے۔ اللہ تعالیٰ تو ایسے حالات میں بھی کشادگی اور سہولت پیدا فرما دیتے ہیں جو عقل و فہم میں آنا مشکل ہوتی ہیں کتنے ہی ایسے شہسوار ہیں جو نیزوں کے سامنے آ کر بھی محفوظ رہے اور کتنے ہی ایسے ہیں جنہیں تیر سے بھی چوٹ نہیں لگی۔ اس سال ماہ شعبان میں ۸۴ سال کی عمر میں وفات پائی، پہلے زوزنی خانقاہ میں تدفین ہوئی پھر امام احمد کے مقبرے کی طرف منتقل کر دیئے گئے۔

شاور بن مجیر الدین[1] ابو شجاع السعدی، اس کا لقب امیر الجیوش تھا، عاضد کے ایام حکومت میں مصری علاقوں کا وزیر تھا۔ یہی وہ شخص ہے جس نے رزیک کے ہاتھوں سے وزارت چھینی تھی اور یہی وہ سب سے پہلا شخص ہے جس نے قاضی الفاضل کو میر منشی (سیکریٹری) بنایا تھا اور اسے اس مقصد کے لئے مصر کے [illegible] سے بلوایا تھا چنانچہ وہ اس کے پاس کام کرنے لگا اور جب لوگ اس کی قدر و منزلت سے آگاہ ہوئے تو کل کی تمام خط و کتابت اسی کے ہاتھ آ گئی۔ بعض شعراء مثلاً عمارہ یمنی وغیرہ نے اس کی تعریف میں اشعار بھی کہے ہیں، مثلاً [illegible] نے اس سے [illegible] کا شعر کہا ہے جو نہیں بنتا۔

زمانے نے قسم کھائی کہ مثل اس جیسا اور نہ لائے گا مگر زمانے کی قسم ٹوٹ گئی چنانچہ اے زمانے تو اب کفارہ دے۔ شاور کا طوطی مصر میں بولتا رہا حتیٰ کہ امیر ضرغام بن سوار نے اس کے خلاف کاروائی شروع کی۔ شاور نے نور الدین سے مدد مانگی، نور الدین نے اسد الدین کو اس کے ساتھ کر دیا چنانچہ اسد الدین نے دشمن کے خلاف اس کی مدد کی لیکن بعد میں شاور نے وعدہ خلافی کی چنانچہ اسد الدین بھی اس کے خلاف ہو گیا لہٰذا اسی کے بھتیجے صلاح الدین کے ہاتھوں شاور قتل ہو گیا۔ صلاح الدین نے امیر جردیک کے ساتھ اس کی گردن اڑائی تھی۔ یہ واقعہ ۱۸ ربیع الثانی کا ہے اس کے بعد اسد الدین کو وزیر بنایا گیا لیکن وہ دو ماہ اور پانچ دن سے زیادہ وزارت نہ کر سکا اس کا انتقال ہو گیا۔

---

[1] العبر [illegible]، تاریخ ابن خلدون [illegible]، [illegible]، حسن المحاضرة [illegible]، دول الإسلام [illegible]، المختصر [illegible]، شذرات الذهب [illegible]، العبر [illegible]، الکامل [illegible]، مرآة الزمان [illegible]، مفرج الکروب [illegible]، المختصر [illegible]، النجوم الزاهرة [illegible]، وفیات الأعیان [illegible]

شاور کا نسب ..... ابن خلکان شاور کے بارے میں لکھتا ہے کہ:

"اس کا نام ابو شجاع شاور بن مجیر الدین بن نزار بن عشائر بن شاس بن مغیث بن حبیب بن الحارث بن ربیعہ بن یخنس بن ابی ذویب عبداللہ ہے اور یہ ابو السعدی ہیں جو حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے والد ہیں، اسی طرح کہا"۔

ابن خلکان کے بیان میں کچھ اشکال ہے کیونکہ شاور اور اس کے مذکورہ جد اعلیٰ میں فاصلہ بہت ہے جبکہ اس طویل مدت کے مقابلے میں نسب مختصر ہے بہر حال اصل بات تو اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔

شیر کوہ بن شادی ..... اسد الدین الکردی الزرزاری، یہ کردوں کا سب سے زیادہ عزت والا قبیلہ ہے، جو آذربائیجان کے تین شہروں میں دوین نامی علاقے میں رہا کرتے تھے، اس کے ساتھ اس کا چھوٹا بھائی نجم الدین ایوب بھی تھا۔ ان دونوں نے مجاہد الدین بہروز الخادم کی خوب خدمت کی جو عراق کا افسر تھا۔

چنانچہ اس نے تکریت کے قلعے میں نجم الدین کو اپنا نائب بنا دیا، اتفاق سے انہی دنوں عماد الدین زنگی قراجا الساقی سے بھاگ کر یہاں آیا، ان دونوں بھائیوں نے اس کے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا اور اس کی خدمت کی لیکن اتفاق سے عوام میں سے کوئی شخص قتل ہو گیا چنانچہ بہروز نے ان دونوں کو قلعے سے نکال دیا، چنانچہ حلب میں زنگی کے پاس چلے گئے، اس نے بھی ان کے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا، جبکہ اس کے بعد یہ دونوں عماد الدین زنگی کے بیٹے نور الدین محمود زنگی کے پاس ہی رہ گئے۔

اسد الدین کی ترقی ..... عماد الدین نے نجم الدین ایوب کو بعلبک میں اپنا نائب مقرر کیا تھا، نور الدین نے اس کو برقرار رکھا، جبکہ اسد الدین نور الدین کے بڑے امراء میں سے ہو گیا، اور خاص ترین آدمی گنا جانے لگا، چنانچہ رحبہ اور حمص کے ساتھ دیگر بہت سے علاقوں کی حکومت بھی اس کو مل گئی۔

ان میں سے بعض وہ علاقے بھی تھے جن پر وہ پہلے ہی حکومت کر رہا تھا اور یہ مقام معروف اس کی شجاعت و بسالت اور فرنگیوں سے جہاد کی بدولت اس کو چند ہی دنوں میں مل گیا تھا خصوصاً دمشق کی فتح نے ایک اہم کردار ادا کیا تھا اور اس سے بڑھ کر وہ حملے تھے جو اس نے مصر میں انجام دیئے تھے، جبکہ اللہ تعالیٰ نے ہی اس کا مقام بلند کیا تھا اور جنت میں اس کا ٹھکانہ بنایا تھا، اس کی وفات اچانک ہی ہوئی جو دم گھٹنے سے ہوئی یہ ۲۲ جمادی الثانیہ کا واقعہ ہے، اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔

ابو شامہ کے بیان کے مطابق مصر میں شرق قبلی کی طرف موجود خانقاہ اسدیہ اسی کی طرف منسوب کی جاتی ہے، اس کے بعد معاملہ اس کے بھتیجے صلاح الدین یوسف تک جا پہنچا اور پھر حکومت کرنا اس کے لئے ممکن ہو گیا اور یہیں سے اس کی سلطنت کا آغاز ہوا۔

محمد بن عبداللہ بن عبدالواحد ..... ابن سلیمان جو ابن البطی کے نام سے معروف تھے، بہت سی احادیث سنیں اور [illegible] لوگ دور دراز سے سفر کر کے ان کے پاس آتے، نوے سال کی عمر میں انتقال ہوا۔

محمد الفارقی ..... ابو عبداللہ الواعظ، ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ نہج البلاغہ کو یاد کرتے تھے اور اس کے الفاظ کی تعبیر کرتے تھے، بہت فصیح و بلیغ تھے، ان کا کلام لکھا جاتا تھا، ان سے ایک کتاب روایت کی جاتی ہے جو "الحکم الفارقیہ" کے نام سے مشہور ہے۔

المطہر بن عبدالواحد[1] ..... ابن رجاء ابو احمد الاصبہانی الحفاظ میں سے ایک تھے، واعظ بھی تھے، ابو نعیم کے اصحاب سے روایت کرتے تھے، حدیث میں خوب مہارت رکھتے تھے، جنگل کے راستے حج کو جاتے ہوئے انتقال ہوا، اللہ ان پر رحم فرمائے۔

---

[1] تاریخ الاسلام ۲/۱۹۲، شذرات الذہب ۴/۲۱۳، ۲۱۴، العبر ۴/۱۹۳، المنتظم ۱۰/۲۲۹، المستفاد من ذیل تاریخ بغداد ۹، النجوم الزاہرۃ ۵/۳۸۲، شذرات میں بھی اسی طرح ہے اور تاریخ بغداد کے ذیل میں محمد بن عبدالباقی بن احمد بن سلمان لکھا ہے۔

۵۶۵ھ کے واقعات

اس سال ماہ صفر میں فرنگیوں نے مصر کے علاقے دمیاط کا پچاس دن تک محاصرہ کیے رکھا، اس دوران انہوں نے بڑی سختی سے کام لیا اور بہت [illegible]

نجم الدین کی مصر روانگی [illegible]

لشکر کا استقبال [illegible]

[illegible]

امام مسجد کا خواب [illegible]

"[illegible] محمود [illegible]"

ترجمہ: [illegible]

[illegible] محمود [illegible]

سے نواسا محمد بعد بھی جو یہ نورالدین سے کہا کہ تم نے سچ کہا اور اس بات کی تصدیق کی اور خوشی میں سے [illegible] جو اس نے پہچی ہی تو تجھے زیادہ گئی تھی وہ بالکل سچ تھی۔

کرک کا مختصر محاصرہ: حماۃ کا تب کا بیان ہے کہ اس سال نورالدین نے جامع مسجد بنوائی تو آج بھی وہاں ہے اس کے علاوہ جہاں مسجد امام سلیمان دارانی کے مزار کو بھی آباد کیا اور اسی طرح دمشق میں بھی اسی سال نورالدین نے چاروں نے کرک کا محاصرہ بھی کیا جس میں نورالدین نے نجم الدین ایوب جو اس کا اپنے بیٹے صلاح الدین کی طرف روانہ ہوا نورالدین نے اسے سمجھایا تھا کہ تیرے بیٹے صلاح الدین کو کہے کہ مصر میں عباسی خلیفہ المستنجد باللہ کے نام کا خطبہ پڑھا کرے کیونکہ خلیفہ نے نورالدین کے پاس اپنا نمائندہ بھیج کر اس سے ملنے میں بہت عجلت کی تھی۔

اس سال فرنگی کرک کو بچانے کے لئے شیب بن الرقیق اور ابن القنفری کے ساتھ ساحل کی طرف سے آئے یہ دونوں فرنگیوں کے سب سے زیادہ بہادر جوان تھے لہٰذا نورالدین ان سے مقابلہ کرنے کے لئے ان دونوں کی طرف بڑھا لیکن یہ دونوں نورالدین کے راستے سے ہٹ گئے۔

زلزلہ: اس سال شام اور جزیرہ اور اکثر ممالک میں زبردست زلزلہ آیا شام کی کئی فصیلیں تباہ ہو گئیں، بہت سے لوگ مر گئے اور لوگ دب کر مر گئے، خصوصاً دمشق، حمص، حماۃ، حلب، بعلبک وغیرہ، اکثر فصیلیں اور قلعے تباہ ہو گئے۔ چنانچہ اکثر فصیلیں جو تباہ ہو گئیں تھیں نورالدین نے دوبارہ بنوائیں۔

اس سال وفات پانے والے مشاہیر[1]

الملک قطب الدین مودود بن زنگی: موصل کے حکمران نورالدین محمود زنگی کا بھائی، چالیس سال کی عمر میں وفات پائی۔ ۱۲ سال حکومت کی، بہت نیک حکمران تھا، رعایا سے محبت کرتا، حسن سلوک کرتا اور احسان کرنے والا تھا، اور چہرے سے اچھا، بہت ہی خوبصورت آدمی تھا۔

اس کے بعد اس کا بیٹا سیف الدین غازی بادشاہ بنا جو ست خاتون بنت تمرتاش بن ایلغازی بن ارتق کے بطن سے تھا جو ماردین کے حکمران تھے اس کی حکومت کا ناظم اور نگران فخر الدین عبدالمسیح تھا، جو نہایت ظالم و جابر انسان تھا۔ اس سال جزیرہ اندلس اور مغربی علاقوں کے درمیان بہت سی جنگیں ہوئیں، اسی طرح مشرقی علاقوں کے حکمرانوں سے بھی متعدد جنگیں ہوئیں۔ علاوہ ازیں اس سال اور اس سے پہلے حسب دستور امیر برغش نے لوگوں کو حج کروایا۔ قطب الدین کے علاوہ مشاہیر میں سے کسی کا انتقال ہوا ہو تو میرے علم میں نہیں ہے۔

۵۶۶ھ کے واقعات

اس سال مستنجد کی وفات ہوئی اور اس کا بیٹا المستضئی خلیفہ بنا۔ وفات کا سبب یہ تھا کہ اس سال کے شروع میں مستنجد شدید بیمار ہو گیا پھر کچھ عرصہ بعد تندرست ہو گیا چنانچہ اس خوشی میں ایک زبردست دعوت کا اہتمام کیا گیا جس میں بہت سے لوگ شریک ہوئے پھر اطباء مستنجد کو حمام میں لے گئے حالانکہ ابھی بیماری کے بعد کمزوری بہت باقی تھی، چنانچہ حمام ہی میں مستنجد کا انتقال ہو گیا۔

---

[1] البدایۃ [illegible]، المختصر [illegible]، دول الاسلام [illegible]، العبر [illegible]، الکامل [illegible]، شذرات الذہب [illegible]، النجوم [illegible]، مرآۃ الزمان [illegible]، مفرج الکروب [illegible]، [illegible]

مستنجد باللہ: یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اسے ارکانِ خلافت میں سے کسی نے کسی طبیب کے ہاتھوں [illegible] مروا دیا۔ مستنجد کا انتقال بروز بدھ ۸ ربیع الاول ۶۶ھ چھیالیس سال کی عمر میں ہوا۔ مستنجد نہ صرف بہت نیک تھا بلکہ بہت ہی عادل، منصف، پسندیدہ اور [illegible] تھا۔ اس نے ٹیکس اور چنگیاں وغیرہ عوام کو معاف کر دیئے تھے اور عراق میں کسی قسم کا کوئی ٹیکس نہ تھا۔ ایک مرتبہ اس کے بعض ساتھیوں نے کسی شخص کی [illegible] دس ہزار دینار اس سلسلے میں خرچ کرے گا۔ خلیفہ نے کہا کہ میں تمہیں [illegible] اس جیسا شخص لے آؤ [illegible]۔

حلیہ: مستنجد کا رنگ گندمی تھا اور داڑھی طویل تھی۔ بتیسواں (۳۲) عباسی خلیفہ تھا اور یہ حروفِ ابجد کے حساب سے "ل" اور "ب" سے ملتا ہے اسی بنا پر بعض شعراء نے کہا ہے کہ:

بنو عباس کی عقل ختم ہو گئی جب تو بنو عباس کے خلفاء کو ابجد کے حساب سے گنے گا۔

اس کے علاوہ مستنجد امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بھی کرتا تھا اس نے جناب نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ فرما رہے ہیں:

اللھم اھدنی فیمن ھدیت وعافنی فیمن عافیت۔ دعائے قنوت مکمل

تدفین: ظہر سے پہلے اس کی نماز جنازہ پڑھی گئی اور دارالخلافہ میں اس کی تدفین ہوئی بعد میں اسے رصافہ کے قبرستان میں اس کی میت کو منتقل کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحمت فرمائیں۔

مستضئ کی خلافت: …… امام ابو محمد الحسن بن یوسف المستنجد بن المقتفی اس کی ماں ارمینیہ کی تھی جسے عصمت کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ ۱۱ شعبان ۵۳۶ھ میں ولادت ہوئی۔ جس دن اس کے باپ خلیفہ مستنجد کا انتقال ہوا اسی دن لوگوں نے اس کے ہاتھ پر خلافت کی بیعت کی۔ [illegible] اللہ تعالیٰ کے بعد اس کے علاوہ کسی ایسے شخص کو خلافت نہیں ملی جس کا نام حسن ہو بلکہ کنیت بھی ایک جیسی ہو۔ اس دن اس نے ایک ہزار [illegible] یہ بہت اچھا حکمران تھا۔

بغداد کے قاضی القضاۃ کا عہدہ بروز جمعہ ربیع الثانی کو روح بن الحدیثی کے حوالے کیا گیا [illegible] خطبہ بھی [illegible] اس کے علاوہ [illegible] مختلف علاقوں کے عام امیروں پر ظلم [illegible] طویل مدت بعد [illegible] اجازت لی [illegible] بڑے [illegible] ہو چکے تھے۔ پھر ان کا [illegible] جب مستضئ کی خلافت کی خبر [illegible] پہنچی تو [illegible] کاتب نے مندرجہ ذیل اشعار کہے۔

زمانہ مستضئ کی وجہ سے روشن ہو گیا اور نبی کریم ﷺ کا چچا زاد۔
حق تو [illegible] آمد [illegible] کے لئے۔
تو خبر [illegible] بغداد کے لئے [illegible] کامیاب ہو گئے [illegible] دمشق کے ساتھ [illegible] سے پہلے [illegible] میں تھے
وہ [illegible] واپسی کے لئے [illegible] اس سے پہلے [illegible] میں تھے۔

رقہ پر قبضہ: علاوہ ازیں اس سال سلطان نور الدین محمود نے [illegible] اسی طرح نصیبین، سنجار اور خابور پر بھی قبضہ کر لیا اور یہ علاقے اپنے بھتیجے [illegible] کے حوالے کر دیئے۔ پھر موصل پہنچا اور وہاں [illegible] اپنے بھتیجے سیف الدین غازی بن قطب الدین مودود کو حکمران بنایا اور اپنی چھوٹی بیٹی کے ساتھ اس کا نکاح کر دیا۔

مساجد کی تعمیر: …… اس کے علاوہ جامع مسجد کی نئے سرے سے تعمیر [illegible] خطیب [illegible] امام غزالی کے شاگرد [illegible] فقیہ [illegible]

[illegible]

علاوہ ازیں موصل کے ایک محلے کی جامع مسجد کے لئے بھی مال خرچ کیا۔ یہ تمام کام نورالدین نے شیخ الصالح عمر الملا کے کہنے پر کئے، ان کی ایک خانقاہ بھی تھی جہاں نورالدین جایا کرتا تھا، یہ ہر سال ربیع الاول کے مہینے میں دعوت کا اہتمام بھی کیا کرتے تھے، اس جشن میں بادشاہ، امراء، وزراء بھی شریک ہوا کرتے تھے۔

نورالدین ان کا شاگرد تھا، مختلف معاملات میں ان سے مشورے بھی کرتا اور اہم معاملات میں ان کے مشوروں پر عمل بھی کرتا، انہی نے نورالدین کو قیام موصل کے دوران ان تمام خیرات و صدقات کا مشورہ دیا تھا جو نورالدین نے کئے چنانچہ یہی وجہ ہے کہ نورالدین کے آتے ہی اہل موصل خوش ہو گئے اور ان سے تمام نقصانات اور مسائل دور ہو گئے چنانچہ نورالدین نے آتے ہی موصل سے فخرالدین عبدالمسیح جیسے ظالم و جابر کو نکال باہر کیا اور اس کا نام عبداللہ رکھا اور اسے اپنے ساتھ دمشق لے گیا اور اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا جیسا کہ پہلے بیان کیا تھا پھر اس نے اسلام کا اظہار کیا۔

نورالدین کا استقبال: ۔۔۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس نے اپنے گھر میں گرجا بنا رکھا تھا اور خود بھی نہایت بداخلاق تھا خصوصاً علماء اور مسلمانوں کے حق میں بہت ہی بداخلاق اور بے لحاظ تھا۔ نورالدین جب موصل آیا تھا تو شیخ عمر الملا نے اس کے لئے نورالدین سے امان طلب کی تھی لہٰذا جب نورالدین موصل آیا تھا اس کو بھیجا اس کے استقبال کے لئے شہر سے باہر نکلا اور اس کے سامنے آ موجود ہوا اس کا اکرام کیا اور بہت اچھا سلوک کیا اور خلیفہ سے ملی ہوئی خلعت اس کو پہنائی۔ چنانچہ نورالدین ایک بڑے مجمع کے ساتھ موصل میں داخل ہوا تو نورالدین سخت سردیوں میں موصل آیا تھا اور یہاں ٹھہرا تھا جیسا کہ ہم نے پہلے ذکر کیا ہے۔

خواب میں زیارت: ۔ جب موصل میں نورالدین کے قیام کی آخری رات تھی تو نورالدین نے خواب میں جناب رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی آپ ﷺ ارشاد فرما رہے تھے کہ تیرے شہر کی فضا تیرے لئے سازگار ہو گئی تو نے جہاد اور اللہ کے دشمنوں کو قتل کرنا چھوڑ دیا۔" یہ سنتے ہی نورالدین فوراً اٹھ کھڑا ہوا اور سفر پر روانہ ہو گیا، دوسرے دن کی صبح سفر کی حالت میں صبح ہوئی، شیخ ابن ابی عصرون کو قاضی بنایا اس سے پہلے یہ سنجار، نصیبین اور خابور کے عامل تھے چنانچہ ابن ابی عصرون نے اپنے تمام نائبوں کو چھوڑا۔

شیعہ قاضیوں کی معزولی: ۔ اس سال صلاح الدین نے مصر کے قاضیوں کو معزول کر دیا کیونکہ وہ شیعہ تھے، اور قاضی القضاۃ کا عہدہ صدرالدین عبدالملک بن درباس الماردانی الشافعی کے حوالے کیا چنانچہ انہوں نے تمام معاملات میں شافعی قاضیوں کو اپنا نائب مقرر کیا اور ایک مدرسہ شافعیوں کے لئے تعمیر کروایا۔ اس کے علاوہ ایک مدرسہ مالکیوں کا بھی تعمیر کروایا۔ اس کے علاوہ آپ کے بھتیجے تقی الدین عمر نے ایک گھر خریدا جو "منازل العز" کے نام سے مشہور تھا، اس گھر میں بھی آپ نے شوافع کا ایک مدرسہ قائم کیا اور اس پر باغات وغیرہ وقف کئے۔

مصر میں اہم امور: ۔۔۔ صلاح الدین نے شہر کی فصیلیں تعمیر کروائیں اسی طرح اسکندریہ کی بھی فصیلیں تعمیر کروا دی گئیں، رعایا کے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا، پھر دوبارہ جہاد کے لئے گھوڑے پر سوار ہو گیا اور عسقلان اور غزہ کے علاقوں میں فرنگیوں سے جنگ کرنے لگا، ایلہ میں ان کا ایک قلعہ تھا اس کو فتح کر لیا اور سب قلعہ والوں کو قتل کروا دیا، اسی دوران اپنے اہل و عیال سے اس کی ملاقات ہوئی جو شام سے آ رہے تھے، چنانچہ ایک طویل جدائی کے بعد اپنے گھر والوں سے مل کر اس کو ایک گونہ سکون حاصل ہوا، اسی سال صلاح الدین نے مصر میں ہونے والی اذانوں سے "حی علی خیر العمل" کے کلمے کو ختم کیا اور منبروں پر بنو عباس کے لئے خطبہ کہنا شروع کیا۔

اس سال وفات پانے والے مشاہیر

ظافر بن محمد بن ظافر[1] ۔۔۔ ابو منصور شمس بیت المقدس کے رہنے والے تھے، [illegible] ہمدان میں درس دیا کرتے تھے

---

[1] [illegible] شذرات الذهب [illegible] العبر [illegible]

۴۸۱ھ میں ولادت ہوئی۔ اپنے والد حافظ محمد بن طاہر المقدسی اور ان حضرات سے سماع حدیث کیا جو مسند شافعی کی روایت کرتے تھے۔ ہمدان میں بروز جمعہ عید الاضحیٰ کو وفات ہوئی ۸۵ سال کے قریب عمر پائی۔

یوسف القاضی صاحب دیوان الانشاء[1] ابو الحجاج بن الخلال، مصر میں چیف سیکرٹری تھے اور اس فن میں شیخ القاضی الفاضل تھے اس فن میں مشغول ہوئے اور ایسی مہارت حاصل کی کہ جب بڑھاپے کی وجہ سے ناتواں ہو کر اس علم کی خدمت ترک کر چکے تھے تو لوگوں نے ان کے لئے ان کے گھر میں تنخواہ شروع کر دی اور ان کی وفات تک قاضی الفاضل نے ان کی اور ان کے گھر والوں کی اعانت کی اور ان کی وفات کے بعد بھی ان کے گھر والوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتے اور ان کی کفالت کرتے رہے۔

یوسف بن الخلیفہ المستنجد باللہ ابن المقتفی بن المستظہر ان کے حالات وہ ہیں کہ وفات پہلے گزر چکا ہے اس کی وفات کے بعد ان کے چچا ابو نصر ابن المستظہر کی وفات ہوئی یہ اپنے بھتیجے کی وفات کے چند دن ہی بعد فوت ہوئے اس کے بعد مستظہر کی اولاد میں سے کوئی باقی نہ رہا اس کی وفات منگل ۲۸ ذیقعدہ کو ہوئی۔

۵۶۷ھ کے واقعات

مصری خلیفہ عاضد کی وفات اس سال کے پہلے جمعے میں مصر کے فاطمی خلیفہ عاضد کا انتقال ہوا، چنانچہ صلاح الدین نے اپنی پاس مصر اور اس کے علاقوں میں عباسیوں کے لئے خطبہ دینا شروع کیا یہ اس سال کا دوسرا جمعہ تھا اور مصر کی تاریخ میں اہم دن تھا۔ جب نور الدین کو اس بات کا علم ہوا تو اس نے فوراً خلیفہ کے پاس قاصد بھیج کر اس بات کی اطلاع دی اس مقصد کے لئے ابن ابی عصرون کو بھیجا گیا تھا بغداد میں خوشی و مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ بغداد کو سجایا گیا، بازار بند ہو گئے ہر طرح کی تزئین و آرائش کا انتظام کیا گیا اور مسلمانوں نے بے تحاشا خوشیاں منائیں۔

اس سے پہلے مصر میں عباسیوں کا خطبہ ۳۵۹ھ میں پڑھا گیا تھا جب مطیع العباسی خلیفہ تھا۔ جس کے بعد معز فاطمی کے ذریعے مصر پر فاطمیوں کا غلبہ ہو گیا، معز فاطمی نے قاہرہ کو بنایا ہے اور اب ۲۰۸ سال بعد دوبارہ صلاح الدین نے مصر میں بنو عباس کے نام کا خطبہ پڑھا تھا۔ ابن الجوزی کہتے ہیں کہ میں نے اس بارے میں ایک کتاب بھی لکھی ہے اور اس کا نام "النصر علی مصر" رکھا ہے۔

عبیدیوں کے آخری خلیفہ "عاضد" کی موت[2] لفظ "عاضد" کے معنی ہیں کاٹنے والا، کہا جاتا ہے "لا يعضد شجرها" یعنی اس کا درخت نہیں کاٹا جائے گا۔ اور اس کی وفات کے ساتھ ہی ان کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔

اس کا نام عبداللہ اور کنیت ابو محمد تھی پورا نام ابو محمد عبداللہ بن یوسف الحافظ ابن المستنصر بن الظاہر بن الحاکم بن العزیز بن المعز بن المنصور القائم بن ابی القاسم محمد بن المہدی ہے ابو القاسم محمد بن المہدی ان کا پہلا حکمران تھا۔

ولادت عاضد کی پیدائش ۵۴۶ھ میں ہوئی ۲۱ سال زندہ رہا، بد اخلاق تھا، خبیث اور متعصب شیعہ تھا، اگر اس کا بس چلتا تو اہل سنت میں سے کسی کو زندہ نہ چھوڑتا۔ اس بات پر اتفاق ہے کہ جب مصر میں سلطان صلاح الدین کی حکومت پختہ ہو گئی تو انہی دنوں عباسی خلیفہ نے سلطان

---

[1] تتمة المختصر ۲/ ۱۲۲، حسن المحاضرة ۱/ ۲۳۳، شذرات الذہب ۴/ ۲۱۹، العبر ۴/ ۲۰۲، الکامل فی التاریخ ۱۱/ ۳۶۹، المختصر ۳/ ۵۰۔

[2] تاریخ ابن خلدون ۴/ ۸۲، تاریخ ابن الوردی ۲/ ۸۱، خطط المقریزی ۱/ ۳۵۷، ۴۹۶، شذرات الذہب ۴/ ۲۰، ۲۲۲، ۲۲۳، الکامل ۱۱/ ۳۶۸، ابن ... النجوم الزاہرة ۵/ ۳۳۴، وفیات الاعیان ۳/ ۱۰۹

نورالدین کو مصر میں اپنے نام کا خطبہ کھلوانے پر زور دیا اور نورالدین نے یہ پیغام مصر میں سلطان صلاح الدین کو لکھ بھیجا، چنانچہ سلطان صلاح الدین نے مصر میں خلیفہ کے نام خطبہ پڑھنا شروع کروا دیا، مستنجد اس وقت شدید بیمار تھا، کہتے ہیں وہ انہی دنوں وفات پا گیا، اس کے بعد اس کا بیٹا مستضئی خلیفہ بنا پھر مصر میں صلاح الدین نے جو خطبہ پڑھنا شروع کیا وہ مستضئی ہی کے لئے تھا۔

عاضد کی وفات ...... ادھر مصر میں عاضد ان دنوں بیمار ہو چکا تھا، اس کی وفات یوم عاشوراء کے دن ہوئی، سلطان صلاح الدین اس کے جنازے میں حاضر ہوا، اس کے اہل خانہ سے اس کی تعزیت کی اور صبر کی تلقین کی اور دل کا اظہار کیا اور رو بھی دیا کیونکہ صلاح الدین عاضد کا مطیع فرمانبردار تھا، عاضد خود نہایت عمدہ انسان تھا، عاضد تقریباً اس سے صرف نظر فرماتے۔

عاضد کی وفات کے بعد صلاح الدین اس کے محل پر اور تمام ساز و سامان پر قابض ہو گیا، اور عاضد کے اہل خانہ کو محل سے منتقل کر کے ایک دوسرے گھر میں منتقل کر دیا، اور چونکہ یہ ایک خلیفہ کے گھر والے تھے، لہٰذا صلاح الدین نے ان کو کھانا اور آسائش زندگی فراہم کی۔

چونکہ صلاح الدین نے عاضد کی وفات سے پہلے ہی عباسی خلیفہ کے نام خطبہ پڑھنا شروع کروا دیا تھا اس لئے وہ سوچ کر پریشان ہوا کہ اگر وہ چند دن ٹھہر جاتا تو کیا تھا؟ عاضد کی وفات کے بعد ہی عباسی خلیفہ کے نام کا خطبہ شروع کرتا لیکن بہر حال تقدیر میں جو لکھا ہو وہ ہو کر رہتا ہے اس بارے میں علماء عرب نے جو اشعار کہے ہیں وہ یہ ہیں۔

عاضد لے پالک کی وفات ہو گئی اب مصر میں کوئی بدعت کا اعتراف نہیں کرنے والا کوئی نہیں۔
مصر کے فرعون کا زمانہ گزر گیا اور اب مصر میں یوسف کی حکومت قائم ہو گئی ہے۔
گمراہی کی چنگاریاں بجھ گئیں اور شرک کے شعلے کے انگارے زمین میں چھپ گئے۔
صلاح الدین کی شجاعت پہلی فتح ہو گئی اور دوسروں کا اسے پر چھوڑ دیا گیا ہے۔
جب اس نے عباسی خلفاء کی علامات کو ظاہر کیا تو باطل پاش پاش ہو گیا۔
تو عبیدی کی حقیقت کہنے والے نے اسکندریہ میں بات گزاری کہ آپ نے مشرکوں سے انتقام لے کر انہوں نے دو گلی کی اور عبیدیوں کا خاتمہ میں ان کو دیا۔

جب علماء کے جواب سے پہنچے تو جاہل اندھیروں میں جا گئے۔
مستضئی کے ہاتھوں حق کی کڑی ہوئی خلافت دوبارہ کھڑی ہوئی۔
وہ گھر سے دوبارہ قائم ہو گئی جو صدیوں سے مغلوب ہو گئی تھی۔
دین کا کنارہ خوشی سے جھومنے لگا اور چہرہ خوشی سے کھل اٹھا۔
صاحب کے چہرے خوشی سے کھل اٹھے اب کھڑا ہوا ہے کہ رحمت کی شاخ چھوڑ نہ سکتا ہے۔
دشمنوں کے دروں کی راحت ختم ہوئی اور دشمنوں کی صفیں منتشر ہو گئیں۔
گل سے کل شاب کرتا ہے اور ہم نے کمال کے گھر کو آباد کرتے ہیں۔
خاموشی کے بعد اصل گل کا پرچم بلند ہو گیا اور گرم ہوا اور اس کی ناک کٹ گئی۔

اور مصر میں عباسی خلیفہ کے نام کا خطبہ پڑھے جانے کی مبارکباد دیتے ہوئے علماء نے عباسی خلیفہ مستضئی کے سامنے یہ اشعار پڑھے:

مبارک ہو آپ کی ایک ایسی شخصیت کا ملنا جس میں آپ کی طرف تیزی سے مدد آ گئی ہیں۔
تو نے مصر کو پا لیا ہے اس فتح کے ساتھ جس کے پیچھے شرک کی پیٹھ ٹوٹی تھی۔
اور سارا عالم اسلام اللہ کے فضل سے آپ کے حوالے سب شہروں پر فخر کرتا ہے۔
اگر مصر یوسف کا اعتبار ہو گیا ہے تو کوئی عجیب بات نہیں وہ پہلے اس کی باندیوں کو پکڑا تھا۔

لہٰذا یہ عادت تخلیق اور صفت میں اسی کی طرح ہے اور زمین پر سب اللہ کے نائب ہیں۔

تو نے یہاں ہاشم کی اولاد سے عار کو دور کر دیا ہے جس نے تیری تلوار کے خلاف دوبارہ اٹھنے سے انکار کر دیا تھا۔ ان اشعار کو ابو شامہ نے بھی روضتین میں نقل کیا ہے اور اس سے زیادہ طوالت کے ساتھ نقل کیا ہے اور یہ بھی ذکر کیا ہے کہ ابو الفضائل حسین بن محمد بن برکات الوزیر نے یہ اشعار خلیفہ کے والد کی موت کے وقت ایک خواب دیکھنے کے بعد کہے تھے اور ان اشعار میں یوسف ہاشمی سے ذکر کی مراد خلیفہ مستنجد ہے۔ اسی طرح ابن الجوزی نے بھی بیان کیا ہے کہ یہ اشعار مستنجد کی زندگی ہی میں کہے گئے تھے البتہ خطبہ اس کے بیٹے مستضیٔ کے لئے دیا گیا ہے۔ اس کے بعد سے صلاح الدین کا معاملہ عام ہو گیا۔ خلیفہ نے نور الدین اور صلاح الدین کے پاس مبارکبادی اور شاباشی کے پیغام اور بندھے ہوئے سیاہ جھنڈے بھیجے جو شام اور مصر کی جامع مساجد پر لہرا دیئے گئے۔

محلات سے حاصل شدہ سامان کی تفصیل …… ابن ابی طے نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ "جب صلاح الدین مصری رحمۃ اللہ علیہ حکومت کو اپنے ماتحت لینے، عباسی کے لئے خطبہ پڑھنے اور عاضد کی تعزیت جیسے امور سے فارغ ہو گیا تو اس تمام سامان کی تفصیلات طلب کیں جو دونوں محلات سے حاصل ہوا تھا۔ ان میں بہت سی چیزیں تھیں، ساز و سامان، آلات جلیس ساز، بیش قیمت قالین اور غالیچے وغیرہ تھے۔ اس کے علاوہ سات سو نہایت قیمتی نادر جواہرات، ایک بالشت سے لمبا زمرد کا ٹکڑا اور زمرد کی لڑی ہوئی انگور جیسے کے برابر موتی۔ یاقوت سے ایک بہت بڑا حصہ جو نہایت قیمتی پتھر سے بنا ہوا تھا، ایک خاص قسم کا طبلہ جو قولنج کے درد کے علاج کے لئے تھا۔ جس کو کوئی درد قولنج کا مریض جس کے پیٹ سے خارج ہوا نہ نکلتی ہو وہ اس کو بجاتا تو اس کی رکی ہوئی ہوا فوراً پیٹ سے نکل جاتی اور ساری تکلیف دور ہو جاتی۔ اتفاق سے کردوں میں سے کسی نے اس طبلے کو ہاتھ میں لیا۔ چونکہ وہ اس کی حقیقت سے واقف نہ تھا لہٰذا اس نے اس کو بجایا، بجاتے ہی بہت زور سے اس کی ہوا خارج ہوئی اور اسی گھبراہٹ میں یہ طبلہ اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر گر پڑا طبلہ گرتے ہی ٹوٹ گیا اور بجا بہت کی وجہ سے اس امیر نے اس طبلے کو توڑ دیا اس طرح اس کا معاملہ ختم ہوا۔ رہا زمرد کا ٹکڑا (کرسٹل) تو صلاح الدین نے اس کو توڑ کر تین ٹکڑے کر دیئے اور اپنی بیویوں میں تقسیم کر دیا۔ اس کے علاوہ بھی بہت سے امراء میں بہت سی چیزیں تقسیم کیں۔ قیمتی پتھر بلخش کے ٹکڑے جو ترکی کے شہر بلخشان سے نکلتا ہے اس کے علاوہ یاقوت، سونا، چاندی، ساز و سامان، برتن وغیرہ۔ جو سامان اور چیزیں تقسیم کے بعد بچ گئیں وہ بیچنے کے لئے بازار میں۔ محلوں اور ان کی خرید و فروخت کے لئے دس سال بڑے تاجر سب جمع ہو گئے۔ یہ چیزیں اور ساز و سامان اتنی بڑی تعداد میں تھیں کہ دس سال تک فروخت ہوتی رہیں۔ اس کے علاوہ صلاح الدین نے ان چیزوں میں سے نہایت قیمتی تحائف بغداد کے عباسی خلیفہ اور سلطان نور الدین زنگی کے لئے بھی بھیجے لیکن اپنے لئے اس میں سے کچھ نہ رکھا بلکہ اپنے والد اور دیگر امراء و لشکر سرداروں کو دے دیا۔

نور الدین کی خدمت میں ہدیہ …… نور الدین زنگی کو صلاح الدین نے جو چیزیں بھیجی تھیں ان میں بلخش نامی قیمتی پتھر کے تین ٹکڑے بھی تھے جن میں سے ایک کا وزن ۳۱ مثقال (مثقال ایک وزن ہے جو ہمارے آج کل کے حساب سے تقریباً پونے دو سو گرام کا ہوتا ہے) دوسرے کا ۱۹ مثقال اور تیسرے کا ۱۳ مثقال تھا۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بہت سے قیمتی پتھر لعل وغیرہ تھے، ساٹھ ہزار دینار، اس کے علاوہ ایسی خوشبوئیں اور عطریات تھے کہ جن جیسی اس سے پہلے کسی نے سونگھی نہ ہوں، علاوہ ازیں ایک گدھی اور ایک بہت بڑا ہاتھی بھی۔ چنانچہ گدھی تو خلیفہ کے ساتھ بھیجے جانے والے تحائف کے ساتھ بھیج دی گئی۔

ابن ابی طے نے لکھا ہے کہ اس کے علاوہ کتابوں کا ایک ذخیرہ بھی تھا جس کی مثال تمام اسلامی ممالک میں کہیں نہ تھی۔ یہ تقریباً ۱۲۰۰۰۰ مجلدوں پر مشتمل تھا۔ آگے لکھا ہے کہ "عجیب بات یہ ہے کہ اس ذخیرے میں ۱۲۲۰ (ایک ہزار دو سو بیس) نسخے صرف تاریخ طبری کے تھے" عماد الکاتب لکھتا ہے کہ "ذخیرے میں کتابوں کی تعداد ۱۲۰۰۰۰ جلدیں تھیں" جبکہ ابن اثیر نے لکھا ہے کہ "اس ذخیرے میں ایک لاکھ قلمی نسخے تھے۔ یہ ذخیرہ قاضی الفاضل کے حوالے کر دیا گیا۔ قاضی الفاضل نے اس ذخیرے میں سے اپنی پسند کی بہت سی کتب لیں۔

آگے لکھا ہے کہ صلاح الدین نے محل کے شمالی حصے کو امراء کے درمیان تقسیم کر دیا تھا چنانچہ وہ وہیں بسنے لگے، صلاح الدین نے اپنے والد

نجم الدین ایوب جو بادشاہ کے نئے شیخ تھے ایک بہت بڑا محل دیا گیا جس کو "لؤلؤ" کہا جاتا تھا۔ اس میں ایک باغ تھا جسے "بستان الکافوری" کہتے تھے۔ اکثر امراء، سرداروں کو وہ گھر دیے جن میں پہلے فاطمی رہتے تھے۔ لیکن صلاح الدین نے خود ان سرداروں کو ان میں سے کوئی چیز نہ دی، چنانچہ جو وہاں موجود لوگوں نے چیزیں اتار لیں اور گھروں کو لوٹ لیا یہاں تک کہ ان میں سے بہت سے لوگ ادھر ادھر بکھر گئے اور مختلف شہروں کی طرف چلے گئے۔

خلیفہ مہدی الفاطمی فاطمیوں نے تقریباً دو سو اسی سال تک حکومت کی۔ اس کے بعد وہ خود زائل ہو گئے جیسے سورۃ ہود آیت ۹۵ میں ہے "گویا کبھی اس میں رہے ہی نہیں"۔ فاطمیوں کا پہلا خلیفہ مہدی تھا اس کا تعلق سلمیہ سے تھا اور یہودی تھا۔ اس کا نام عبید تھا اور رنگ ریز تھا۔ یہ بلاد المغرب کے علاقوں میں داخل ہوا اور اپنا نام عبید اللہ رکھا اور یہ دعویٰ کیا کہ وہ نہایت اصل نسب فاطمی ہے اور اپنے آپ کا مہدی ہونا مشہور کر دیا جیسے کہ کئی ایک علماء اور ائمہ نے چوتھی صدی ہجری کے بعد بیان کیا ہے اور ہم بھی اس وضاحت سے بیان کر چکے ہیں۔

مقصد یہ ہے کہ اس جھوٹے نے جو جھوٹ بولا تھا، وہ چل نکلا اور مختلف علاقوں میں پھیل گیا۔ جاہلوں کی ایک جماعت نے اس کو تقویت پہنچائی اور پھر اس کو حکومت و طاقت حاصل ہو گئی یہاں تک کہ انہوں نے ایک شہر آباد کیا اور اسی کی طرف نسبت کرتے ہوئے اس شہر کا نام "مہدیہ" رکھا۔ یہ بادشاہ ملک اس کا فرمانروا ہو گیا تو اس نے رافضیت کا اظہار کیا اور کفریہ عقائد پھیلانے شروع کر دیئے۔

فاطمی خلفاء اس کے بعد اس کا بیٹا القائم محمد اس کا خلیفہ بنا، پھر اس کا بیٹا المنصور اسماعیل، پھر اس کا بیٹا المعز معد، جو بنی فاطمیوں کا پہلا خلیفہ ہے جو مصری علاقوں میں داخل ہوا اور اس کے لئے قاہرہ معزیہ اور دو محل تعمیر کیے گئے، پھر اس کا بیٹا العزیز نزار، پھر اس کا بیٹا الحاکم منصور، پھر اس کا بیٹا الظاہر علی، پھر اس کا بیٹا المستنصر معد، پھر اس کا بیٹا المستعلی احمد، پھر اس کا بیٹا الآمر منصور، پھر اس کا چچا زاد الحافظ عبدالمجید، پھر اس کا بیٹا الظافر اسماعیل، پھر الفائز عیسیٰ، اور پھر سب سے آخر میں اس کا چچا زاد العاضد عبداللہ۔ یہ کل ۱۴ خلفاء ہوئے اور ان کی مدت حکومت دو سو اسی سے چند سال زیادہ ہے۔ اسی طرح بنو امیہ کے خلفاء کی تعداد بھی ۱۴ ہی ہے لیکن ان کی مدت خلافت ۹۰ سال سے کچھ ہی زائد ہے۔

خلفاء بنو امیہ اور ملوک فاطمیہ کے نام اسی ترتیب اور طریقے سے نظم کیے گئے ہیں جس طرح خلفاء بنو عباس کی خلافت ختم ہونے پر ان کے ناموں کو نظم کیا گیا تھا۔ یہ کام ۶۵۶ھ میں ہوا جیسا کہ آگے آئے گا۔

فتنوں کا عمومی پھیلاؤ تمام خلفاء میں فاطمیہ سب سے زیادہ مالدار اور دوسروں سے بے نیاز تھے۔ یہ لوگ ظالم بھی بہت ہوا کرتے تھے بلکہ نہ صرف ظالم و جابر بلکہ نہایت بداخلاق اور گندی عادات و اطوار کے مالک ہوا کرتے تھے۔ ان کی حکومت میں بہت سی بدعات اور منکرات پھیلیں، فتنہ باز اور فسادی لوگ بہت ہو گئے۔ ان حکمرانوں کے پاس علماء اور نیک لوگوں کی بہت قلت تھی۔ ان کے زمانے میں شام میں عیسائیوں، دروزیوں اور حشیشیوں (اسماعیلیوں) کی تعداد بہت زیادہ ہو گئی تھی اور فرنگی بھی شام کے ساحلوں پر مکمل طور پر قابض ہو چکے تھے یہاں تک کہ قدس، نابلس، عجلون، غور وغیرہ کے علاقے، عسقلان، کرک، الشوبک، طبریہ، بانیاس، صور، عکا، صیدا، بیروت، صفد، طرابلس، انطاکیہ اور اس کے گرد کے جتنے علاقے تھے ایاس اور سیس تک سب پر فرنگی قابض ہو گئے تھے۔ اس کے علاوہ آمد، الرہا، راس العین اور دیگر مختلف علاقوں پر بھی قابض ہو گئے تھے اور مسلمانوں کی اتنی بڑی تعداد کو قتل کر دیا تھا کہ جس کی صحیح تعداد اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کسی کو معلوم نہ ہوگی۔ اسی طرح وہ عورتیں اور بچے بھی لاتعداد ہیں جنہیں غلام بنایا گیا۔ یہ تمام وہ علاقے تھے جنہیں صحابہ کرام نے فتح کیا تھا اور اب یہ علاقے دارالاسلام بن چکے تھے۔ اس کے علاوہ ان کو مسلمانوں سے بے شمار مال غنیمت بھی ملا۔ قریب تھا کہ یہ لوگ دمشق پر بھی قابض ہو جاتے لیکن اللہ تعالیٰ نے دمشق کو ان کے فتنوں سے محفوظ رکھا اور جب ان کے دن گزر گئے اور ان کی حکومت ختم ہو گئی تو اللہ تعالیٰ نے یہ تمام علاقے دوبارہ مسلمانوں کے حوالے کر دیئے۔ چنانچہ اس بارے میں مشہور زمانہ شاعر حسان بن نمیر بن عجل الکلبی عرقلہ نے اچھے اشعار کہے ہیں۔ یہ شاعر دمشق کا رہنے والا تھا۔ اس نے سلطان صلاح الدین کی تعریف میں قصیدہ لکھا تھا اس پر شعر منعقد ہوا تھا۔

ان حالات کے بارے میں اس نے جو اشعار کہے ہیں وہ یہ ہیں۔

مشرقی علاقے تو ایک مدت حضرت علی کی اولاد کے بعد صلاح الدین بن شیرکوہ بن شاذی کی اولاد کے قبضے میں آ گئے ہیں
تو اب مشرق مغرب سے حسد کرے گا کیونکہ اسی کی وجہ سے جس نے مصر کو بغداد سے زیادہ بارونق بنا دیا ہے۔
انہوں نے عزم و ہمت اور تیز دھار تلواروں سے اس پر قبضہ کیا ہے اور کتنی ہی لڑائی جو ان کے قبضہ میں رہ گئی ہے
بعلوک زمان اور عزیز مصری طرح تحسین اور شرقی استاد خطیب جیسے ہیں،

ابن تاسعا کا بیان ہے کہ یہاں استاد سے مراد کافور الاخشیدی ہے

اور کئی لوگ کہتے ہیں ان کی مراد اپنے گمان کے مطابق بنی فاطمی خلفاء ہیں حالانکہ وہ فاطمی نہیں بلکہ ان کی نسبت تو عبیدی کی طرف ہے اس کا نام سعید تھا اور وہ سلمیہ سے تعلق رکھتا تھا یہودی لوہار تھا۔ اس کے بعد اس نے بھی وہی لکھا ہے جو ابھی ہم نے کچھ تھوڑی دیر پہلے لکھا ہے اور اسی طرح اس (ابو شامہ) نے بھی ان کے نسب میں طعن کیا ہے

اس نے بعد اپنی کتاب الروضتین میں اس جگہ بہت سی باتیں نقل کی ہیں، جن میں وہ بری عادات جو ان میں تھیں، اور وہ منکرات جو یہ لوگ کیا کرتے تھے، اور ان کے تذکرے میں بہت سی باتیں کہی گئی ہیں۔

آگے لکھا ہے کہ میں نے اس موضوع پر ایک الگ کتاب لکھی ہے جس کا نام میں نے کشف ما کان علیہ بنو عبید من الکفر والکذب والمکر والکید" یعنی ان کفریات، جھوٹ، دھوکہ بازی اور مکاریوں کی اطلاع جو عبیدی کرتے تھے۔ اسی طرح دیگر بہت سے علماء نے ان کے رد میں کتابیں لکھی ہیں ان میں سے ایک کتاب قاضی ابوبکر الباقلانی نے انہوں نے اپنی کتاب کا نام کشف الاسرار وھتک الاستار بعض شعراء نے صلاح الدین یوسف بن ایوب اور اس کے گھرانے کی کیا ہی خوب تعریف کی ہے۔

تم نے مصر سے عبیدیوں کی کافر حکومت کا خاتمہ کر دیا اور یہ تمہاری خوبی کی علامت اور فضیلت کی بات ہے
وہ زندیق، شیعی، مجوسی اور شیعہ تھے ان کے حسب نسب کا نبیوں کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔
وہ کفر چھپا کر شیعیت کا اظہار کرتے تھے تاکہ جہالت و کفر کو چھپا لیں اور جہالت ان میں عام تھی۔

صلاح الدین اور نور الدین کی ناراضگی ... اس سال صلاح الدین نے اہل مصر کے تمام ٹیکس اور چنگیاں معاف کر دیں اور ۳ صفر بروز جمعہ نماز جمعہ کے بعد مصری حکومت کا آئین تمام لوگوں کو پڑھ کر سنا دیا گیا۔ اسی سال صلاح الدین اور سلطان نور الدین کے درمیان شکر رنجی پیدا ہوئی اور یہ اس وجہ سے تھی کہ نور الدین نے اسی سال شام کے ساحلی علاقوں کی طرف سے فرنگیوں کے خلاف جہاد کیا تھا جس کی وجہ سے فرنگیوں کو جان کے لالے پڑ گئے تھے۔ اس کے بعد سلطان نور الدین نے کرک کے محاصرے کا ارادہ کیا اور صلاح الدین کو خط لکھا کہ تم مصری فوج لے کر کرک میں مجھ سے ملو تاکہ متحد ہو کر فرنگیوں کے خلاف جنگ کی جا سکے اور اس سے حاصل ہونے والے فوائد سے مسلمانوں کو مزید فائدہ پہنچ سکے۔ لیکن صلاح الدین اس مہم کا انکاری ہو گیا کہ کہیں یہ کوئی چال نہ ہو جس کا مقصد مصر میں صلاح الدین کے تسلط کو ختم کرنا ہو۔ لیکن چونکہ مصری لشکر کا ایک بڑا حصہ روانہ ہونے کی تیاری کر چکا تھا لہٰذا بادل ناخواستہ صلاح الدین ان کے ساتھ روانہ ہوا لیکن فراری قوت کی کمی کا بہانہ کر کے راستے سے ہی واپس آ گیا۔ ساتھ یہ خدشہ بھی تھا کہ کہیں مصر سے اس کی عدم موجودگی کی وجہ سے معاملات ہاتھ سے نکل نہ جائیں، چنانچہ صلاح الدین نے نور الدین کے پاس نمائندہ بھیج کر معذرت کر لی۔

نور الدین کی مصر روانگی ... اس معذرت کی وجہ سے سلطان نور الدین کے دل میں صلاح الدین کی طرف سے ناگواری کے تاثرات پیدا ہوئے اور وہ خفا ہو گیا، چنانچہ اس نے ارادہ کر لیا کہ اب مصر کی طرف روانہ ہو گا اور وہاں سے صلاح الدین کی حکومت ختم کر کے کسی اور کو اس کی جگہ وہاں کا حکمران مقرر کرے گا۔

صلاح الدین کی پریشانی ...... جب صلاح الدین کو نور الدین کے اس عزم و ارادے کا علم ہوا تو صلاح الدین پریشان ہو گیا اور اس معاملے میں امراء اور سرداروں سے مشورہ کیا، صلاح الدین کا بھتیجا تقی الدین عمر آگے بڑھا اور کہنے لگا کہ "خدا کی قسم اگر نور الدین نے ہم سے جنگ کا ارادہ کیا تو ہم بھی اس کے ساتھ جنگ کریں گے" یہ بات سنتے ہی صلاح الدین کے باپ امیر نجم الدین ایوب نے اس کو ڈانٹا اور برا بھلا کہہ کر خاموش کروا دیا اور اپنے بیٹے سلطان صلاح الدین سے کہا کہ "میری بات غور سے سنو میں تم سب کا باپ ہوں اور یہاں پر مجھ سے اور تیرے ماموں شہاب الدین الحارمی سے زیادہ اور کوئی مہربان نہ ہوگا، اگر ہم نے نور الدین کو دیکھا کہ وہ ہماری طرف بڑھ رہا ہے تو ہم آگے بڑھ کر اس کے سامنے زمین کو چوم لیں گے اور صرف ہم نہیں بلکہ باقی تمام امراء اور لشکر بھی اور اگر اس نے بذریعہ خط مجھے حکم دیا کہ میں تمہیں اونٹ پالان کے ساتھ بھیج دوں تو میں یہ بھی کر دوں گا" پھر اس نے سب لوگوں کو وہاں سے چلے جانے کا مشورہ دیا۔

صلاح الدین کو باپ کی نصیحت ...... جب صلاح الدین اور اس کا باپ اکیلے رہ گئے تو اس نے صلاح الدین سے کہا کیا تیرے پاس عقل نام کی بھی کوئی چیز ہے؟ بھلا اس طرح کی باتیں کوئی امراء اور سرداروں کے سامنے بھی کرتا ہے؟ وہ بھی تقی الدین عمر (صلاح الدین کا بھتیجا) اس جیسی نازیبا باتیں کرے اور تو اسے ڈانٹے بھی نہیں، دیکھا اس وقت نور الدین کا اہم ترین مقصد تو اور تیرا قتل اور ہم سے مصر کی حکومت کا چھیننا ہے کیونکہ اگر لشکر نے دوسری طرف سے نور الدین کو آتے دیکھ لیا تو کوئی بھی تیرا ساتھ نہ دے گا سب تجھے چھوڑ کر سلطان نور الدین کے پاس چلے جائیں گے، بچنے کا صرف یہی ایک راستہ ہے کہ تو نرمی اختیار کر، اس کے سامنے تواضع اور انکساری سے کام لے اور اس کے پاس یہ پیغام بھیجے کہ آپ کا غلام حاضر ہے سلطان کو بھلا خود آنے کی کیا ضرورت ہے؟ سلطان چاہے کسی نمائندے کو بھیج دے میں سلطان کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں گا۔

نور الدین کی رضامندی ...... چنانچہ صلاح الدین نے ایسا ہی کیا، جب نور الدین کو صلاح الدین کی اطاعت اور تواضع کا علم ہوا تو اس کا دل نرم ہو گیا اور اس نے مصر اور صلاح الدین کا ارادہ ترک کر دیا اور واپس چلا گیا، اور ہوتا وہی ہے جو اللہ چاہتا ہے۔

ڈاک کا نیا نظام ...... اس سال نور الدین نے پیغام رساں کبوتروں کا نظام بنوایا کیونکہ اس کی مملکت اور حکومت خوب وسعت اختیار کر چکی تھی، نور الدین کی حکومت نوبہ سے لے کر ہمدان تک پھیل چکی تھی، بیچ میں فرنگیوں کے علاوہ جو کوئی شہر تھا وہ سب کے سب اس کے رعب و دبدبہ اور جنگ بندی معاہدے سے بندھے ہوئے تھے، چنانچہ اسی لئے اس نے ہر قلعے میں پیغام رساں کبوتر رکھے تاکہ ضروری پیغامات جلد از جلد دور دراز تک پہنچائے جا سکیں، قاضی الفاضل نے کیا ہی خوب کہا ہے کہ کبوتر بادشاہوں کے فرشتے ہوتے ہیں، علامہ کاتب نے اس کو تفصیل کے ساتھ خوب مزے لے لے کر نہایت عجیب و غریب انداز میں بیان کیا ہے۔

اس سال وفات پانے والے مشاہیر

عبداللہ بن احمد[1] ...... ابن احمد بن احمد ابو محمد بن الخشاب، قرآن و حدیث کی تعلیم حاصل کی، پھر نحو میں مشغول ہو گئے یہاں تک کہ ان علوم

---

(۱) بغیۃ الرواۃ ۲/ ۲۹، ۳۰، بغیۃ الوعاۃ ۲/ ۲۹، ۳۰، تلخیص ابن مکتوم ۹۸، ۹۹، تاریخ ابن کثیر ۱۲/ ۲۶۹، ۲۷۰، تتمۃ المختصر ۲/ ۱۲۲، خریدۃ القصر ۱/ ۸۹، ذیل طبقات الحنابلۃ ۱/ ۳۱۶، ۳۲۳، شذرات الذہب ۴/ ۲۲۰، ۲۲۲، طبقات ابن قاضی شہبۃ ۲/ ۳۰، العبر ۴/ ۱۹۲، ۱۹۷، العلاقۃ والمعلومۃ ۶۸-۷۸، الکامل ۱۱/ ۳۴۵، ۳۴۷، کشف الظنون ۱۲۰۸، ۱۲۰۲، المنتظم ۱۰/ ۲۳۸، ۲۳۹، معجم الادباء ۱۲/ ۴۷، ۵۳، مرآۃ الزمان ۸/ ۱۸۱، المختصر فی اخبار البشر ۳/ ۵۲، المستفاد من ذیل تاریخ بغداد ۱۲۲، ۱۲۴، مسالک الابصار ج ۲/ ۱۱۲، ۱۱۳، معجم المطبوعات ۱/ ۸۳، مرآۃ الجنان ۳/ ۳۸، ۳۹، النجوم الزاہرۃ ۶/ ۶۹، نکت الہمیان ۱۷۸، روضات الجنات ۵/ ۱۰۲، ۱۰۳۔

میں اپنے زمانے کے سردار گنے جانے لگے انہوں نے ابو القاسم ہروی کی مجلس کی شرح بھی لکھی تھی، یہ بہت نیک اور صالح انسان تھے وہ ایک گوشوں میں بہت مشہور ہو گئی جاتی ہے، اس سال شعبان میں وفات پائی، امام احمد کے قریب دفن ہوئی۔ کسی نے ان کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا تو انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے معاف کر دیا اور جنت میں داخل کر دیا البتہ یہ ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا کہ ایک جماعت سے منہ پھیر لیا ہو جو یہ کہا [illegible] تم ان کو چھوڑ کر کیا کرتے تھے۔ ابن خلکان کا بیان ہے کہ آپ کھانے پینے میں تکلف نہیں کرتے تھے اور کسی کی آنے جانے سے بے پروائی کیا کرتے تھے۔

محمد بن محمد بن محمد[1] : ابو منصور البروی [illegible] مجھے معلوم نہیں کہ یہ نسبت کس طرف ہے، سمعانی نے بھی اس کا تذکرہ نہیں کیا، میرا غالب گمان یہ ہے کہ طوس کا کوئی نواحی علاقہ ہے، ابن الجوزی نے ان کو [illegible] کے ساتھ نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ نسبت بروا کی طرف ہے اور [illegible] کی طرف نسبت ہے تو سمعانی نے انساب میں [illegible] کے تحت ذکر کیا ہے لیکن صاحب ترجمہ کا ذکر نہیں کیا اور میں نے یہ نسبت تاریخ الاسلام سے بروی اور البدایہ سے بروی نقل کی ہے۔

ابو المظفر [illegible] محمد بن یحییٰ سے علم فقہ کی تعلیم حاصل کی مناظرے کئے اور بغداد میں وعظ کہے عقیدے کے لحاظ سے اشعری تھے اور فروع کے لحاظ سے حنفی، اس سال رمضان میں آپ کا انتقال ہوا۔

ناصر بن الجوینی الصوفی : علم حدیث حاصل کرنے کے لئے بہت سفر کیا کرتے تھے بغداد میں وفات ہوئی۔

ابن شاہ کا بیان یہ بھی ہے کہ ان کی وفات اسی سبب ہوئی۔

نصر اللہ بن عبد اللہ ابو الفتوح : اسکندری المعروف بابن قلاقس الشاعر بعید ہے ۵۶ سال کی عمر میں انتقال ہوا اور شیخ ابو بکر یحییٰ بن سعدون القرطبی مقری الموصلی مصر آکر [illegible] فرمایا اور اس سال صلاح الدین کے بیٹے العزیز اور الظاہر پیدا ہوئے اور الملک المنصور محمد بن تقی الدین مر گئے۔

۵۶۸ھ کے واقعات

اس سال نور الدین نے الموفق خالد بن القیسرانی کو [illegible] کر صلاح الدین کے پاس بھیجا تاکہ مصری علاقوں کا حساب لے سکے کیونکہ سلطان نور الدین کو وہ تحائف بہت پسند آئے تھے جو مصر سے سلطان صلاح الدین نے خزانے سے بھیجے تھے اور اب وہ چاہتا تھا کہ مصری خزانوں پر بحیثیت نگران (بخشی) مقرر کیا جائے۔

کرک کا محاصرہ..... اسی سال صلاح الدین نے کرک اور شوبک کا محاصرہ کر لیا اور ان علاقوں کے [illegible] پر [illegible] تنگ کر دیا اور ان علاقوں کے آس پاس سے بہت سے مقامات تباہ کر دیئے لیکن یہ ان کو فتح نہ کر سکا۔

فرنگیوں کا فرار اور قتل..... اس سال فرنگیوں نے زراعت تباہ کرنے کے لئے شام میں پیش قدمی کی اور دمشق تک پہنچے لیکن اتنے میں سلطان نور الدین آ پہنچا [illegible] فرنگی بھاگ کھڑے ہوئے اور وہ بھی ان کے پیچھے وہاں سے بھاگے ہوئے [illegible] سلطان

---

[1] المنتظم [illegible] شذرات الذهب [illegible] طبقات السبکی [illegible] طبقات الاسنوی [illegible] العبر [illegible] الکامل [illegible] المختصر [illegible] مرآة الجنان [illegible] النجوم الزاهرة [illegible] الوافی بالوفیات [illegible]

نورالدین نے فرنگیوں کو سبق سکھانے کے لئے ایک بریگیڈ مصر کی طرف روانہ کی، چنانچہ اس بریگیڈ نے فرنگیوں کو جا پکڑا، بہت سوں کو قتل کیا، بہت سوں کو گرفتار کیا، بہت سا مال غنیمت لے کر کامیاب [illegible] فرنگیوں [illegible] ہو [illegible] ۔

نوبہ کی فتح اس سال سلطان صلاح الدین نے اپنے بھائی شمس الدولہ توران شاہ کو نوبہ کے علاقوں کی طرف بھیجا، چنانچہ اس نے نوبہ فتح کرلیا اور اس کے قلعے پر قبضہ ہو گیا اس قلعے کا نام ابریم تھا۔ جب اس نے دیکھا کہ اس شہر میں کوئی خاص فائدہ نہیں ہے تو اس پر کوئی ٹیکس وغیرہ نافذ کر [illegible] ابریم میں ایک [illegible] کو [illegible] بنایا اور [illegible] کے ساتھ کر دیا۔ چنانچہ وہاں ان کا مال زیادہ ہو گیا اور [illegible] ہو گئے، اور کرد کے علاقوں پر حملے کر کے بہت سا مال غنیمت حاصل کر لیا۔

نجم الدین کی وفات اس سال سلطان صلاح الدین کے والد امیر نجم الدین ایوب بن شاذی کا انتقال ہوا، ان کا انتقال گھوڑے سے گرنے کی وجہ سے ہوا ان کے حالات عنقریب بیان کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

اسی سال سلطان نورالدین محمود زنگی سلطان ابن مسعود بن قلج ارسلان بن سلیمان بن سلجوق کے علاقوں کی طرف روانہ ہوا، اس کی حکومت میں بگاڑ پیدا ہو رہا تھا اس کو دور کرنے کے لئے [illegible] اور مرعش [illegible] فتح کیا اور ان کے بچے [illegible] کے ساتھ [illegible] سلوک کیا۔

قطب الدین نیشاپوری سے ملاقات علامہ ابوشامہ کہتے ہیں کہ اسی سال سلطان نورالدین کی ملاقات اپنے وقت کے سب سے بڑے فقیہ اور عالم الامام الکبیر قطب الدین نیشاپوری سے ہوئی، اس وقت آپ باب العراق کے مدرسہ میں تھے، پھر سلطان ان کو لے کر دمشق آ گیا، چنانچہ دمشق آ کر [illegible] جامع شیخ عمر المقدسی کے نام سے معروف تھی، اس میں درس دینے لگے اس کے بعد مدرسہ [illegible] میں درس دینا شروع کر دیا، پھر نورالدین نے شوافع کے لئے ایک بڑا مدرسہ تعمیر کروانا شروع کیا لیکن اس سے پہلے ہی اس کا آخری وقت آ پہنچا۔
ابوشامہ کا بیان ہے کہ یہ مدرسہ عادلیہ تھا جسے نورالدین کے بعد ملک عادل ابوبکر بن ایوب الکامل نے تعمیر کروایا۔

شہاب الدین کی بغداد سے واپسی اسی سال شہاب الدین بن ابی عصرون بغداد سے واپس آیا، یہ مصری علاقوں میں عباسی خلفاء کے نام کا خطبہ پڑھے جانے کی خوشخبری لے کر گیا تھا۔ اس کے بعد [illegible] اور [illegible] کے ساتھ نورالدین کے [illegible] جانے کی سند بھی تھی، کیونکہ یہ علاقے اس سے پہلے نورالدین کے والد عمادالدین زنگی کے ماتحت تھے، چنانچہ نورالدین نے ارادہ کیا کہ [illegible] ایک مدرسہ [illegible] ۔ نورالدین [illegible] ۔

متفرق واقعات اسی سال خوارزم کے ایک شہر میں سلطان شاہ اور اس کے دشمنوں کے درمیان بہت سی جنگیں ہوئیں، ابن الاثیر نے الکامل میں ان کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔
اسی سال دمشق کے [illegible] شمس الدین بن المقدم نے رومی لشکر کو شکست دی اور ان سے بہت سا مال غنیمت حاصل کیا اور نورالدین کے پاس بھی بہت سا مال بھیجا اور تین بڑے بڑے سرداروں کو نورالدین کے پاس بھیج دیا جنہیں نورالدین نے خلیفہ مستضیٔ کی خدمت میں بغداد بھجوا دیا۔
اسی سال سلطان صلاح الدین نے ایک گروپ کو تقی الدین عمر بن شاہنشاہ کے غلام قراقوش کی زیر نگرانی ایک گروپ افریقی علاقوں کی طرف بھیجا چنانچہ انہوں نے بہت سے علاقے فتح کر لئے، ان میں سے طرابلس مغرب اور بعض دوسرے علاقے بھی تھے۔

اس سال وفات پانے والے مشاہیر

[illegible] ابو [illegible] [illegible] تکریت کا حکمران [illegible] سلطان محمود [illegible] شان و شوکت [illegible]

کی اور آذربیجان، ہمدان، جبل وغیرہ علاقوں پر اس کی حکومت قائم ہو گئی، یہ شخص نیک، عادل، انصاف پسند، بہادر اور رعایا کے ساتھ احسان کرنے والا تھا، ہمدان میں آپ کی وفات ہوئی۔

امیر نجم الدین ابوالشکر ایوب بن شادی: ...... ابن مروان، بعض لوگوں نے مروان کے بعد ابن یعقوب کا اضافہ بھی کیا ہے۔ البتہ جمہور کے نزدیک شادی سے پہلے ان کا نسب معلوم نہیں، بعض لوگوں نے یہ بھی کہا ہے کہ ان کا گمان ہے کہ ان کا نسب ملک مروان بن محمد سے ملتا ہے جو بنوامیہ کا آخری خلیفہ تھا، مگر یہ صحیح نہیں، جس کے بارے میں دعویٰ کیا گیا ہے وہ ابوالفداء اسماعیل بن طغتکین بن ایوب بن شادی سے اور اس سیف الاسلام کے نام سے مشہور تھا، جو باپ کے بعد یمن کا بھی حکمران بن گیا، چنانچہ یہ آپے سے بہت بڑھ گیا اور خلافت کا دعویٰ کر دیا اور اپنا الہادی باللہ کا لقب تجویز کر لیا۔ اور اسی نام سے پکارا جانے لگا، جیسے کسی نے کہا ہے کہ:

میں ہی ہادی خلیفہ ہوں جیسے آگے بڑھتے ہوئے ان کی گردنوں کو پکڑ کر اپنے گھوڑوں سے روندتا ہے۔
میرے لئے بغداد کے گروں کو لپیٹ دینا ضروری ہے تا آسمان کو چادر پر چھتری کی طرح پھیلا دوں۔
اپنے جھنڈے بغداد کی چوٹیوں پر گاڑ دوں اور اپنے آباء کی میراث کو زندہ کروں۔
تمام منبروں پر میرا ہی خطبہ ہو اور زمین کے چپہ چپہ پر اپنا حکم نافذ کروں۔

حالانکہ اس نے جو دعویٰ کیا تھا وہ صحیح نہ تھا، اور نہ ہی اس کی کوئی اصل ہے جس پر اعتماد کیا جائے اور قابل اعتماد بات ہے اور مشہور یہ ہے کہ نجم الدین ایوب اپنے بھائی اسد الدین شیرکوہ سے عمر میں بڑا تھا، موصل میں اس کی ولادت ہوئی، امیر نجم الدین بہت بہادر تھا، محمد بن ملکشاہ کی خدمت کی، جب محمد بن ملکشاہ نے اس میں عقل اور امانت دیکھی تو اس کو تکریت کا گورنر بنا دیا چنانچہ نجم الدین نے یہاں بہت عمدہ انداز سے حکومت کی اور خود بہت شریف النفس تھا۔

عمادالدین کے پاس: ...... پھر سلطان مسعود نے مجاہد الدین بہروز کو عراق کا حاکم بنا دیا تو یہ بھی وہیں رہنے لگا، اتنی دیر میں سلطان عماد الدین زنگی قراجا ساقی سے شکست کھا کر بھاگا تو نجم الدین ایوب نے اس کو پناہ دی اور بہت اچھی خدمت کی اور مرہم پٹی بھی کی، سلطان عماد الدین اس کے پاس کئی دن تک رہا، پھر اپنے علاقے موصل کی طرف چلا گیا۔ اتفاق سے نجم الدین ایوب نے ایک عیسائی کا تعاقب کر کے اس کو قتل کر دیا، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس کو نجم الدین کے بھائی اسد الدین شیرکوہ نے قتل کیا تھا، حالانکہ یہ ابن خلکان کی تحقیق کے خلاف ہے، ابن خلکان لکھتے ہیں کہ خدمتگاروں میں سے ایک لڑکی ان کے پاس آئی اور اس کو بتایا کہ قلعہ کے دروازے پر موجود اصطبل والا اس کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرتا ہے، چنانچہ اسد الدین شیرکوہ روانہ ہوا اور ایک چھوٹے نیزے سے اس کو قتل کر دیا۔

اسد الدین کی گرفتاری: ...... قتل کے بعد اس کو اس کے بھائی نجم الدین ایوب نے گرفتار کر لیا اور مجاہد الدین بہروز کو صورت حال سے آگاہ کر دیا۔ اس نے جواب میں لکھا کہ تمہارے باپ نے میری بہت خدمت کی ہے اور تم نے بھی، لہٰذا اس کو اس کے بھائی نجم الدین سے پہلے میں کبھی نہیں چھوڑتا، چنانچہ میں تمہارا لحاظ کرتا ہوں، میں تم سے انتقام لینا پسند نہیں کرتا لیکن یہ کہ اس قلعے سے تم دونوں نکل جاؤ، چنانچہ مجاہد الدین بہروز نے ان دونوں بھائیوں کو اس قلعے سے نکال دیا۔

صلاح الدین کی ولادت: ...... جس رات یہ لوگ قلعہ سے نکلے اسی رات سلطان صلاح الدین یوسف کی ولادت ہوئی، اس کی ولادت پر کہا گیا کہ اس کا باپ شہر اور وطن چھوڑنے کی وجہ سے پریشان تھا اور اس کو بدشگونی سمجھتا تھا تو بعض لوگوں نے اس سے کہا کہ اس بچے کی وجہ سے تم پر حکومت کے اثرات آئے ہیں وہ تم دیکھ رہے ہو، اسی وجہ سے وہ قتل نہ ہوا کیونکہ یہی بچہ ایک دن بہت بڑا سلطان اور بادشاہ بنے گا اور اس کا بہت شہرہ ہوگا، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

بہرحال یہ دونوں بھائی سلطان عماد الدین زنگی کی خدمت میں جا پہنچے جو سلطان نور الدین زنگی کا باپ تھا، عماد الدین کے بعد یہ دونوں نور الدین کے منظور نظر بن گئے پھر نور الدین نے نجم الدین کو بعلبک میں اپنا نائب بنایا اور اسد الدین کو بڑے عاملوں میں سے بنا لیا۔

نجم الدین کی وفات...... نجم الدین کافی عرصہ بعلبک میں رہا اور اس کی زیادہ تر اولاد وہیں پیدا ہوئی، اس کے بعد سے لے کر مصر آنے تک کے تمام حالات وہی ہیں جو ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔

بہرحال مصر میں ماہ ذی الحجہ ۵۶۸ھ میں نجم الدین ایوب اپنے گھوڑے سے گر گیا اور آٹھ دن بعد ۲۷ ذی الحجہ ۵۶۸ھ میں وفات پائی۔ اس وقت سلطان صلاح الدین کرک کا محاصرہ کئے ہوئے تھا اور باپ کے پاس موجود نہ تھا چنانچہ جب اس کو باپ کی موت کی اطلاع ملی تو نہایت غمزدہ ہوا اور یہ شعر پڑھا:

میری عدم موجودگی میں موت کے پہنچنے نے اس (میرے باپ) کو اچک لیا، مجھے اتنا صدمہ تو نہ ہوتا اگر میں بھی کچھ پاتا، اگر میں وہاں ہوتا بھی تو کیا کر لیتا۔

کردار و حالات...... نجم الدین کثرت سے نمازیں پڑھتا تھا، صدقے دینے والا اور سخی تھا، بہت شریف النفس، سخی اور قابل تعریف شخصیت کا مالک تھا، ابن خلکان کے مطابق مصر میں اس کی ایک خانقاہ بھی تھی اور اس کے علاوہ قاہرہ کے باب النصر کے باہر ایک مسجد اور بہت سے غلام بھی تھے جنہیں اس نے مسجد کی خدمت کے لئے ۵۶۶ھ میں وقف کر دیا تھا۔

میں (علامہ ابن کثیر) کہتا ہوں کہ ان کی دمشق میں بھی ایک خانقاہ تھی جس کا نام نجمیہ تھا۔ سلطان صلاح الدین جب کرک کی طرف روانہ ہوا تو مصر میں والد نجم الدین کو اپنا نائب بنا گیا تھا اس کے علاوہ خزانے کا نگران بھی نجم الدین ایوب ہی تھا کیونکہ بہت امانت دار، نیک اور شریف تھا، عماد الکاتب اور دیگر بہت سے شعراء نے اس کی مدح کی ہے۔ اس کی میراث میں بہت سی چیزیں پائی گئیں، شیخ ابو شامہ نے روضتین میں تمام چیزوں کی تفصیل بیان کی ہے۔

تدفین...... وفات کے بعد نجم الدین کی تدفین اپنے بھائی اسد الدین کے پہلو میں دار الامارۃ میں ہوئی، پھر دونوں کو ۵۸۰ھ میں مدینہ منورہ کی طرف منتقل کر دیا گیا اور وہاں ان کی تدفین جمال الدین الموصلی کے مقبرے میں ہوئی، ان کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ جمال الدین نے اسد الدین شیر کوہ کے ساتھ بھائی چارے کا رشتہ قائم رکھا تھا۔ یہ جمال الدین وہی ہیں کہ ان کی قبر جناب رسول اللہ ﷺ کے روضہ مبارک سے بیس ہاتھ کے فاصلے پر ہے۔ ابو شامہ کا بیان ہے کہ اسی سال مستضیء اور نور الدین بادشاہ کی وفات ہوئی۔

الحسن بن صافی بن بزدن الترکی...... بغداد کے ان بڑے سرداروں میں سے تھا جن کا زور حکومت پر بھی چلتا تھا، لیکن یہ رافضی خبیث تھا، رافضیوں کے لئے بہت متعصب تھا اور لوگ اس کے شر و فساد کی وجہ سے بہت تکلیف اٹھاتے تھے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس سال ماہ ذی الحجہ میں مسلمانوں کو اس سے آرام پہنچایا یعنی یہ مر گیا، پہلے اس کی تدفین اس کے گھر پر ہوئی پھر قریش کے قبرستان میں منتقل کر دیا گیا، بہرحال تمام تعریفیں اور احسان اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اس کی موت پر اہل السنۃ والجماعت بہت خوش ہوئے اور انہوں نے اللہ کا شکر ادا کیا، کوئی ایک بھی ایسا نہیں ملتا تھا جو اللہ کا شکر ادا نہ کرتا ہو البتہ شیعہ غضبناک ہو گئے اور اسی وجہ سے شیعوں اور سنیوں میں فتنہ کھڑا ہوا۔

ابن الساعی نے اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے کہ یہ شخص اپنی عمر میں بہت خوبصورت نوجوان تھا جس سے سب لوگ محبت کرتے تھے اور بادشاہوں کا منظور نظر تھا۔ یہ لکھا کہ جب وہ مرے تو شیخ ابو الیمن الکندی کی آنکھ خراب ہوئی تھی تو انہوں نے اس کی تعریف میں یہ اشعار کہے تھے۔

بے شک ہر روز میں اس کے دروازے پر کھڑا ہوتا ہوں اور اس کو سلام کہتا ہوں۔
مجھے بتایا گیا کہ وہ اپنی آنکھوں میں بیماری کی شکایت کرتا ہے حالانکہ ہم اس کی شکایت کی شکایت کرتے ہیں۔

۵۶۹ھ واقعات

بغداد میں اولے باری ابن الجوزی نے "المنتظم" میں لکھا ہے کہ "اس سال بغداد میں نارنگیوں اور ناخنوں کے سائز کے بڑے بڑے اولے پڑے جن سے اکثر لوگ [illegible] یہاں تک کہ [illegible] جب اولے پڑنے بند ہوئے تو زبردست سیلاب آیا دجلہ میں حد سے زیادہ پانی آ گیا [illegible] بہت سی چیزیں تباہ ہو گئیں آبادی [illegible] قبریں [illegible] لوگ صحراؤں میں نکل گئے [illegible] اللہ کی طرف متوجہ ہو گئے اور مغفرت اور اس آفت سے نجات کی دعائیں مانگنے لگے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے [illegible] یہ بھی اللہ تعالیٰ ہی کا احسان تھا۔

موصل میں سیلاب سے تباہی آگے لکھا ہے کہ "یہاں تک کہ موصل کا بھی یہی حال تھا، موصل میں پانی سے دو ہزار گھر تباہ ہو گئے، بہت سی دکانیں بھی تباہ ہو گئیں اس علاقے میں بہت سے لوگ ہلاک ہو گئے اور دجلہ کی طرح دریائے فرات میں بھی طغیانی آئی ہوئی تھی چنانچہ اس وجہ سے بہت سے گاؤں اور بستیاں تباہ ہو گئے، پھل اور زراعت کی کھیتیاں [illegible] عراق میں آسمان سے [illegible] برسنے لگیں، بہت سی بکریاں [illegible] مر گئیں، بہت سے لوگ [illegible] سے اس وجہ [illegible] بیمار ہو گئے۔

ابن الساعی نے لکھا ہے کہ "اس سال ماہ شوال میں دیار بکر اور موصل میں کثرت سے بارشیں ہونی شروع ہو گئیں اور یہ سلسلہ چالیس دن تک مسلسل جاری رہا ان چالیس دنوں میں صرف دو مرتبہ بہت تھوڑی دیر کے لئے سورج دکھائی دیا، اور پھر بادلوں نے سورج کو چھپا لیا۔ ان بارشوں سے بہت سے مکان تباہ ہو گئے، بہت سے لوگ اپنے مکانوں اور گھروں میں دب گئے، ان بارشوں کی وجہ سے دجلہ میں زبردست طغیانی آئی بغداد اور موصل کے بہت سے گھر بہہ گئے پھر اللہ کے حکم سے پانی کم ہونا شروع ہوا۔

نورالدین اور شہرزوری کی ملاقات ابن الجوزی نے لکھا ہے کہ "اس سال ماہ رجب میں ابن الشہرزوری نورالدین کے پاس پہنچا، اس کے پاس مصری [illegible] ایک گدھی تھی جس کی جلد [illegible] کی طرح رنگی ہوئی تھی۔

ابن الشاشی کی معزولی اسی سال ابن الشاشی کو مدرسہ نظامیہ کی تدریس سے معزول کیا گیا اور مدرسہ نظامیہ کی تدریس کی ذمہ داری ابو الخیر القزوینی کے سپرد کر دی گئی۔ آگے لکھا ہے کہ "اس سال ماہ جمادی الثانیہ میں فقیہ [illegible] کو قید کر دیا گیا ان پر زندیق ہونے [illegible] لوگ [illegible] ان کی تعریفیں کرنے لگے چنانچہ ان کو رہا کر دیا گیا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ انہوں نے [illegible] کی مقام پر وعظ کہا تو ان کا وعظ سننے کے لئے تیس ہزار کے قریب لوگ جمع ہو گئے۔"

غلام کی وفاداری ابن الساعی نے لکھا ہے کہ "اس سال امیر المؤمنین المستضی کا بیٹا ایک اونچے گنبد سے نیچے گر گیا لیکن اس کا الٹا ہاتھ [illegible] کلائی بھی اور ناک بھی ٹوٹ گئی، اس لڑکے کے ساتھ اس وقت اس کا سیاہ غلام بھی تھا جس کا نام نجاح تھا، اس نے جب اپنے آقا کو نیچے گرتے دیکھا تو سوچا کہ اس کے بعد میں زندہ رہ کر کیا کروں گا، چنانچہ اس نے بھی اس کے پیچھے چھلانگ لگا دی لیکن یہ بھی محفوظ رہا اور جب یہی لڑکا جو گرا تھا ابو العباس الناصر خلیفہ بنا تو نجاح کو نہ بھولا اور اس کو اپنا مقرب بنایا اور اس کے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا، جب یہ دونوں [illegible] سے گرے تھے بچے تھے۔

اسی سال سلطان نورالدین رومی علاقوں کی طرف چڑھا اس کے لشکر میں ارمنوں کے بادشاہ کے علاوہ ملطیہ کا بادشاہ بھی، اس کے علاوہ اور بھی بہت بڑی تعداد تھی، انہوں نے چند قلعے فتح کئے اور روم کے قلعے کا محاصرہ کر لیا اس قلعے کے گورنر نے پچاس ہزار دینار کے بدلے صلح کر لی، پھر نورالدین [illegible] نورالدین نے جہاں [illegible] کیا کامیابی نے اس کے قدم چومے چنانچہ خوش و خرم ہو کر دمشق واپس آ گیا۔

یمن کی فتح اس سال صلاح الدین نے یمنی علاقوں کو فتح کیا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ صلاح الدین کو اطلاع ملی تھی کہ یہاں ایک ایسا شخص ہے جو خود کو عبدالنبی بن مہدی کہلواتا ہے اور یمن میں اس کا غلبہ ہو گیا ہے لوگوں کو اپنی طرف بلاتا ہے اور خود کو امام سمجھتا ہے اور اس کا یہ خیال ہے کہ عنقریب ساری دنیا کا بادشاہ بن جائے گا۔ اس سے پہلے اس کا بھائی علی بن مہدی یمن پر قابض ہو چکا تھا اور اہل زبید کے ہاتھوں سے اس نے یہ علاقہ چھینا تھا اور ۵۶۰ھ میں اس کا انتقال ہوا تھا اور اس کے بعد اس کا بھائی اس شہر پر قابض ہوا تھا دونوں بھائی ظالم اور بدکردار اور بداخلاق تھے چنانچہ صلاح الدین نے اپنی قوت اور فوجیوں کی کثرت کی بناء پر ان کا قلع قمع کرنے کے لئے ایک دستہ ان کی طرف روانہ کرنے کا ارادہ کیا۔

عبدالنبی کے ساتھ جنگ صلاح الدین کا بھائی شمس الدولہ بہادر، بارعب اور بہت ہی اچھا انسان تھا، مشہور شاعر عمارۃ الیمنی اس کی صحبت میں بیٹھا کرتا تھا اور اس کے سامنے یمن کے حسن وجمال اور خوشحالی کی تعریف کرتا رہتا تھا، چنانچہ ان باتوں نے اس کو اور بھی ابھارا کہ وہ بھی اس دستہ میں شرکت کرے، چنانچہ وہ مکہ مکرمہ پہنچا، عمرہ کیا اور پھر زبید کی طرف روانہ ہوا۔

اس کی آمد کا سن کر عبدالنبی بھی نکلا اور جنگ شروع ہوئی تو توران شاہ نے اس کو بری طرح شکست دی بلکہ اس کو بیوی سمیت گرفتار بھی کر لیا۔ اس کی بیوی کا نام حرہ تھا اور وہ نہایت مالدار عورت تھی۔ لیکن اس نے اس دولت سے جو بھی نہ چھپایا تھا لشکر نے زبید سے مال غنیمت سمیٹنا شروع کر دیا۔

عدن روانگی اس کے بعد یہ لشکر عدن کی طرف متوجہ ہوا عدن کا حکمران یاسر مقابلہ کے لئے نکلا لیکن توران شاہ نے اس کو بھی شکست دی اور گرفتار کر لیا اور شکست کے بعد شہر پر قبضہ کر لیا اور لشکر کو لوٹ مار سے منع کر دیا اور کہا کہ ہم شہر کو آباد کرنے آئے ہیں نہ کہ ویران کرنے آئے ہیں، پھر یہاں کے لوگوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آیا۔ لوگ اس سے محبت کرنے لگے اور تمام قلعے بھی اس کے حوالے کر دیئے اس کے علاوہ تمام جزیرے اور قلعے بھی توران شاہ کے سپرد کر دیئے لہٰذا یمن پر توران شاہ کی حکومت پختہ ہو گئی اور یمن نے اپنے تمام جگر گوشے اس کے قدموں پر ڈال دیئے۔ توران شاہ نے یمن میں بھی عباسی خلیفہ مستضیء کا خطبہ پڑھا اور وہاں سے گمراہ مذہب کو ختم کر دیا۔ یمن تمام گندگیوں سے صاف ہو گیا اور پہلے جیسا علاقہ بن گیا۔

توران شاہ نے ساری صورت حال اپنے بھائی صلاح الدین کو لکھ بھیجی کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو فتح کرنے کی توفیق دی اور اس پر احسان کیا۔ صلاح الدین نے یہ صورت حال نور الدین کو لکھ بھیجی کہ نور الدین نے یمن کی فتح اور وہاں خلیفہ کے خطبے کی خوشخبری کی اطلاع دربار خلافت میں پہنچا دی۔

مصر میں بغاوت اس سال خالد بن القیسرانی ابن المولی نے مصر میں بغاوت کی حالانکہ سلطان صلاح الدین نے ہی اسے مصر اور عراق کا صاحب کتاب اس کے سپرد اسی طرح کر رکھا تھا جیسے نور الدین نے کیا تھا۔ قریب تھا کہ سلطان صلاح الدین یہ اطلاع پاتے ہی اس کی مخالفت پر کمر باندھتا اور اس کی مخالفت پر متفق ہو جاتا لیکن اس نے فوراً خود کو سنبھالا اور دوبارہ صلاح الدین کی اطاعت قبول کر لی اور صلاح الدین نے دوبارہ اس کو اپنے منصب پر مقرر کیا اور صاحب کتاب کا تقرر ہوا چنانچہ فوراً ہی اس محکمے کے لوگوں نے اپنی ذمہ داریاں سنبھال لیں۔ صلاح الدین نے ابن القیسرانی کے ساتھ بہت سے قیمتی تحائف بھی بھیجے جو مندرجہ ذیل اشیاء پر مشتمل تھے۔

قرآن کریم کے پانچ نسخے جو بالکل عمدہ خطوط سے لکھے ہوئے تھے نہایت قیمتی موتیوں کے سو ہار اس کے علاوہ نہایت قیمتی بخش نامی پتھر یاقوت اور قیمتی جواہرات اور برتن جگ سونے اور چاندی کے تھال رنج کے گھوڑے، غلام، باندیاں نہایت خوبصورت سونے کے بھرے ہوئے زین، بند صندوق جن کے بارے میں یہ علم نہ تھا کہ ان میں کتنا مال ہے سونے کے مصری سکے، ابن القیسرانی ان تمام تحائف کو لے کر مصر سے روانہ ہوا ابھی شام تک نہیں پہنچا تھا کہ سلطان نور الدین زنگی کا انتقال ہو گیا۔ زمینوں اور آسمانوں کا رب ان پر رحمت فرمائے، چنانچہ صلاح الدین نے تمام تحائف وغیرہ واپس منگوا لئے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان تحائف میں وہ مال بھی تھا جو خلفاء سے حاصل کیا گیا تھا اس بات کا علم صلاح الدین کو اس وقت ہوا جب تمام سامان واپس لا کر اس کے سامنے رکھا گیا۔

عمارۃ بن ابی الحسن ۔۔۔ ابن زیدان الحکمی قبیلہ قحطان سے تعلق تھا، ابو محمد لقب نجم الدین الیمنی الفقیہ الشاعر۔ اس کے قتل کا سبب یہ تھا کہ انہوں نے فاطمی حکومت کے بڑے بڑے لوگوں کو جمع کیا اور سب نے مل کر یہ طے کیا کہ فاطمی حکومت دوبارہ قائم کی جائے چنانچہ انہوں نے مدد کے لئے فرنگیوں سے خط و کتابت شروع کی اور فاطمیوں میں سے ایک خلیفہ مقرر کیا اور صرف یہی نہیں بلکہ وزراء اور سردار بھی مقرر کر لئے تھے حالانکہ سلطان صلاح الدین اس وقت کرک کا محاصرہ کئے ہوئے تھا۔ اتفاق سے وہ واپس آگیا تو یمن کے حکمران سلطان صلاح الدین کے بھائی توران شاہ نے اس کو یمن کی طرف روانگی پر ابھارا تا کہ وہاں موجود مصری لشکر میں زنگیوں کے مقابلے میں جو کمزوری آئی ہے اس کو دور کیا جاسکے، کیونکہ فرنگی فاطمیوں کی حمایت پر کمر بستہ ہو چکے تھے چنانچہ توران شاہ تو روانہ ہو گئے لیکن عمارۃ یمنی ان کے ساتھ نہ نکلا، بلکہ قاہرہ ہی میں ٹھہرا رہا اور اسی قسم کی گفتگو میں لگا رہا ساتھ ہی فاطمی حکومت کے خواہشمند لوگ اس کے پاس آتے جاتے رہے۔ یہ یمنی لوگوں میں سب سے بڑا تھا جو خلافت فاطمیہ کو دوبارہ قائم کرنے کی دعوت دے رہے تھے اور لوگوں کو اس پر ابھار رہا تھا لہٰذا اس کے پاس بعض ایسے لوگ بھی پہنچے جن کی نسبت صلاح الدین کی طرف کی جاتی ہے کیونکہ وہ متعصب اور چالباز لوگ تھے جانتے تھے کہ ان کے بڑے کاموں کی ضرورت زیادہ تھی اور وہ شیخ زین الدین علی بن نجا الواعظ، چنانچہ انہوں نے سلطان صلاح الدین کو ان کی خفیہ سرگرمیوں کی اطلاع دے دی، لہٰذا سلطان صلاح الدین نے اس کو خوب مال و اسباب اور قیمتی لباسات سے نوازا، پھر سلطان نے باری باری ان سب لوگوں کو بلوایا اور ان سے اس سلسلے میں پوچھ گچھ کی، انہوں نے اقرار کیا لہٰذا سلطان نے انہیں گرفتار کروا دیا اور پھر فقہاء کرام سے اس بارے میں فتویٰ پوچھا کہ ان کے ساتھ کیا معاملہ ہونا چاہئے؟ چنانچہ فقہاء نے ان کے قتل کا فتویٰ دے دیا چنانچہ اس گروہ کے بڑے بڑے سردار اور بڑے بڑے لوگوں کو قتل کیا گیا اور ان کے بچوں اور غلاموں کو چھوڑ دیا گیا، اس کے بعد عبیدیوں (فاطمیوں) میں سے جو موجود تھا اس کو دور دراز علاقوں کی طرف جلاوطن کر دیا گیا۔ عاضد اور اس کی اولاد کو ایک الگ گھر میں نظر بند کر دیا گیا تا کہ ان سے کوئی ملاقات نہ کر سکے خواہ وہ ان کا خیر خواہ ہو یا بد خواہ لیکن ان کے وظائف، رزق، کپڑے وغیرہ باقاعدہ جاری رہے۔

عمارۃ کی حماقت ۔۔۔۔ عمارۃ قاضی الفاضل سے دشمنی رکھتا تھا چنانچہ جب عمارۃ کو سلطان کے سامنے پیش کیا گیا تو قاضی الفاضل عمارۃ کی سفارش کے لئے کھڑا ہوا لیکن عمارۃ سمجھا کہ شاید یہ میری مخالفت کرے گا اور فوراً اپنی آواز سے پکار کر کہا سلطان اس کی بات مت سنئے گا، یہ بات سن کر قاضی الفاضل کو غصہ آگیا اور وہ محل سے باہر چلا گیا۔ عمارۃ کو سلطان نے بتایا کہ وہ تو تمہاری سفارش کرنا چاہتا تھا یہ سن کر عمارۃ بہت شرمندہ ہوا۔ جب عمارۃ کو پھانسی گھاٹ کی طرف لے جایا جا رہا تھا تو وہ قاضی الفاضل کے گھر کے سامنے سے گذرا، عمارۃ نے درخواست کی کہ قاضی الفاضل کو بلوایا جائے لیکن وہ گھر پر موجود نہ تھا لہٰذا عمارۃ نے یہ شعر پڑھے۔

عبدالرحیم تو چھپ گیا ہے اور اب نجات حاصل کرنا تو حیرت ہے۔

ابن اثیر نے لکھا ہے کہ "جن لوگوں کو پھانسی دی گئی ان میں سے ایک شخص ابن الکامل القاضی تھے جن کا نام ہبۃ اللہ بن عبداللہ بن کامل ہے جو فاطمیوں کے زمانے میں مصر کے قاضی القضاۃ تھے اور ان کا لقب فخر الامناء (امانت داروں کا فخر) تھا، یہ پہلے شخص تھے جن کو پھانسی دی گئی جیسے کہ عماد نے کہا ہے، حالانکہ ان کی نسبت بہت صاحب فضیلت و ادب کی جانب تھی اور وہ عمدہ شعر کہتے تھے، چنانچہ سقاء غلام کے بارے میں ان کے اشعار یہ ہیں۔

اے بڑے پیچ سے لوگوں کو پلانے والے اس کی محبت نے میرا قرار رہنے نہیں دیا۔
جو آگ نے دل کے چشمے کو بھڑکا رکھا ہے شاید کہ وہ قناعت کی بھیک سے بجھ جائے۔

پھانسی دیئے جانے والوں میں سے ایک ابن عبد القوی داعی الدعاۃ بھی تھے۔ محل میں جہاں جہاں خزانے دفن تھے ان کو ان تمام مقامات کا علم تھا، پھر ان مقامات کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے ان پر تشدد کیا گیا لیکن انہوں نے نہ بتایا اور اسی حالت میں ان کی موت واقع ہوگئی اور خزانے اندر ہی دب گئے۔

ان کے علاوہ پھانسی دیئے جانے والوں میں ایک شخص عویرس تھا جو مصر کا ناظر تھا ان تمام کے علاوہ عہدہ قضا بھی اس کے حوالے کیا گیا تھا ایک

شخص شبریا تھا، جو گویا کہ [illegible] تھا۔ ایک عبد الصمد الکاتب تھا جو مصری سرداروں میں سے ایک تھا۔ ایک شخص نجاح الحمامی تھا اور ایک عیسائی نجومی تھا جس نے ان کو بشارت دی تھی کہ یہ معاملہ علم نجوم کی مدد سے ختم ہوگا۔

عمارۃ الیمنی الشاعر[1] …عمارۃ الیمنی بہت فصیح و بلیغ ادیب اور قادر الکلام شاعر تھا اس میدان میں کوئی اس کا ہمسر نہ تھا اس کا ایک دیوان بھی مشہور ہے۔ میں نے اس کا ذکر طبقات شافعیہ میں کیا ہے کیونکہ وہ اسی مذہب پر عمل پیرا تھا۔ اس نے بعض کتابیں بھی تصنیف کیں۔ مثلاً:

(۱) اخبار یمن میں کتاب [illegible]۔

(۲) کتاب الوزراء الفاطمیین (فاطمی وزراء)۔

(۳) اور ایک کتاب سیرت کے موضوع پر۔ مصری عوام اس کی کتاب کو بہت پسند کرتے تھے کیونکہ وہ صرف ادیب ہی نہیں بلکہ شریف ادیب فقیہ بھی تھا البتہ یہ ہے کہ اس کی نسبت فاطمی حکمرانوں کی طرف کی جاتی تھی اور اس نے فاطمی خلفاء اور ان کے وزراء اور ان کے امیروں کے متعلق قصیدے لکھے اور بھی اس کی نسبت رافضیت کی طرف بھی کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ اس پر زندیقی اور پکے کافر ہونے کی تہمت بھی لگی۔ کاتب عماد نے لکھا ہے کہ اس نے اپنے ایک قصیدے میں کہا ہے کہ:

ہم جب تک علم کا فتاح تھا تو تلوار کی دھار بھی قلم سے بے نیاز تھی۔ یہ بہت طویل قصیدہ ہے اور اس میں بہت سی کفر و زندیقی کی باتیں ہیں۔ مثلاً

یعنی اس دین کی ابتدا ایک ایسے شخص سے ہوئی جس نے یہ کوشش کی کہ وہ تمام امتوں کا سردار کہلائے۔ (معاذ اللہ)

عماد الکاتب نے لکھا ہے کہ "مصر کے اہل علم نے اس کے قتل کا فتویٰ دے دیا اور اس کے اور اس جیسوں کے قتل پر ابھارنے لگے" آگے لکھا ہے کہ یہ بھی ممکن ہے یہ شعر اس کے خلاف [illegible] واللہ تعالیٰ ہی سب سے زیادہ جاننے والے ہیں۔

ابن الساعی نے اس کے بعض پسندیدہ اشعار نقل کیے ہیں جن میں یہ کسی بادشاہ کی مدح کر رہا ہے۔

جب میں اس کی پیشانی کے سامنے جاتا ہوں تو اس سے الگ ہو جاتا ہوں اور خوشی میری پیشانی پر ہوتی ہے

اور جب میں [illegible] سے اس کے گھر سے نکلتا ہوں [illegible] بادشاہ میرے [illegible] اور ایک قصیدے میں ہے کہ:

کوئی بری بلا کے حق میں میرا عذر قبول کرے۔ کیونکہ میرے پاس ان کا کوئی حل نہیں۔

میری ضرورت ہے کہ میں [illegible] کو اور ان کو بیٹے سے [illegible] کر دوں۔

بھی میری پسند ہے اگر تو راضی ہے تو ٹھیک تو مجھے میری پسند کے لئے چھوڑ دے۔ اور جب عمارۃ الیمنی کو سولی دی جانے لگی تو کندی نے یہ اشعار کہے

عمارہ نے سلطان ہو کر [illegible] کا اظہار کیا اور صلیب اور [illegible] کی بیعت کی۔

وہ [illegible] کے مذہب میں شرک کا شریک ہو گیا اور صلیب کی محبت میں خود گویا کہ صلیب ہو گیا۔

جس کی اس نے کوشش کی اس کو اس نے پا لیا اور آگ میں [illegible] اور ہڈیاں اس کی خوراک ہوں گی۔

شیخ ابو شامہ نے لکھا ہے کہ "صلیب کا پہلا مطلب تو وہ ہے جو عیسائیوں کی صلیب ہوتی ہے، دوسرا معنی مصلوب یعنی جس کو پھانسی دی جا رہی ہو اور تیسرے سے [illegible] اور [illegible] کی ہڈیوں کی چکنائی [illegible] کے ہیں۔

---

[1] الکامل ابن اثیر [illegible]، تتمة المختصر [illegible]، حسن المحاضرة [illegible]، الخریدة (قسم الشام) [illegible]، ذیل [illegible]، الروضتین [illegible]، السلوک [illegible]، شذرات الذهب [illegible]، صبح الاعشی [illegible]، طبقات الاسنوی [illegible]، العبر [illegible]، کشف الظنون [illegible]، مرآة الزمان [illegible]، مفرج الکروب [illegible]، المختصر [illegible]، معجم [illegible]، النجوم الزاهرة [illegible]، وفیات [illegible]

سلطان صلاح الدین نے ان سب لوگوں کو بروز ہفتہ ۲ رمضان المبارک ۵۶۹ھ کو پھانسی دی اور یہ بات الملک سلطان نور الدین کو لکھ دی۔

عماد الکاتب نے لکھا ہے کہ "صلاح الدین کی طرف سے بھیجی ہوئی اطلاع جب نور الدین کے پاس پہنچی تو اس وقت نور الدین کا انتقال ہو چکا تھا۔ اللہ تعالیٰ دین پر رحم فرمائے۔ ان کے علاوہ صلاح الدین نے اسکندریہ کے ایک شخص جس کو قدید القفاص کہا جاتا ہے کو بھی قتل کروایا۔ وہ اس شخص میں سے تھے جو بہت سے فتنوں میں پڑے ہوئے تھے۔ اس نے لوگوں کو ایسا پھنسا رکھا تھا کہ لوگ اپنے اموال میں اس کا ایک حصہ مقرر کئے ہوئے تھے یہاں تک کہ عورتیں بھی۔ چنانچہ اس کو گھیرے میں لے لیا گیا لیکن اب بھاگنے کا کوئی راستہ نہ تھا چنانچہ اس کو بھی پہلے لوگوں کی طرح قتل کر دیا گیا۔

عمارۃ یمنی نے فاطمیوں کی حکومت کے بارے میں جو مرثیے کہے ہیں ان میں سے بعض اشعار یہ ہیں۔

افسوس ہے علام فاطمہ کے زمانے کے ختم ہونے پر جیسے وہ دوست افسوس کرتا ہے جس کی انگوٹھی دور جانے کے دن اس کے بعد ٹوٹ گئی ہو۔
افسوس ہے تیرے محل کے مجمعوں پر جب وہ خالی ہو گئے اے نبی کے بیٹے وفد کے ہجوم سے۔
افسوس ہے تیری ان مجلسوں سے جدائی پر جو بہت بڑے فخر سے ہوتے سمندر کی موجوں کی مانند تھے۔
تو نے مومن کو امیر مطیع [illegible] کی اصلاح سے
شاید کہ عالم لوٹا دیں تمہاری طرف جو بھی عادات تم سے لوٹ کر جا چکی ہیں۔

اس کے علاوہ چند اشعار یہ ہیں۔

اے مجھے حضرت فاطمہ بنت محمد ﷺ کی اولاد سے محبت کرنے پر ملامت کرنے والے اگر تو اپنی ملامت میں کمی کرے تو مجھ پر ملامت ہو۔
خدا کی قسم دونوں محلات کی زیارت کرا اور میرے ساتھ ہو جا بیشک مقتین اور مجمل پر مت رو۔
تو کیا دیکھتا ہے کہ کربلا میں ابرار ماتمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نسل سے کیا کرنے والے تھے۔

اس نے قصیدوں میں تحقیق بھی مدح و تمجید کی ہے ان میں سے اکثر اشعار شیخ ابو شامہ نے روضتین میں نقل کئے ہیں، ان کے علاوہ ابن خلکان نے بھی مشہور اشعار نقل کیے ہیں۔

ابن قرقول ابراہیم بن یوسف[1] ... قاضی عیاض کی کتاب مشارق الانوار کی شرح مطالع الانوار کے مصنف تھے۔ اپنے شہر کے مشہور علماء فضلاء میں سے تھے ۶۳ سال کی عمر میں ۶ شوال ۵۶۹ھ میں جمعہ کی نماز کے بعد اچانک انتقال ہو گیا۔ جیسا کہ ابن خلکان نے کہا ہے۔ اور سب سے زیادہ جاننے والے اللہ تعالیٰ ہی ہیں۔

فصل

سلطان نور الدین زنگی کی وفات اور سیرت[2] - سلطان العادل نور الدین ابو القاسم محمود بن سلطان ۵۱۱ھ بہت قسیم الدولہ عماد

---

[1] ان سے متعلق حالات کی کتابیں یہ ہیں: تکملۃ الصلۃ ۱۵۱، تاریخ بروکلمان [illegible]، شذرات الذہب [illegible]، العبر [illegible]، کشف الظنون [illegible]، مرآۃ الجنان [illegible]، معجم المصنفین للتونکی [illegible]، ہدیۃ العارفین [illegible] وفیات الاعیان [illegible] [2] اعمال [illegible] المختصر فی اخبار البشر [illegible] تاریخ ابن الفرات [illegible] تاریخ [illegible] الجواہر المضیۃ [illegible] الفارقی [illegible] الروضتین فی اخبار الدولتین النوریۃ والصلاحیۃ [illegible] الکواکب الدریۃ فی السیرۃ النوریۃ لابن قاضی شہبۃ تحقیق الدکتور محمود [illegible] الکامل [illegible] [illegible] کتاب التاریخ [illegible] وفیات الاعیان [illegible] [illegible]

الدین ابی سعید زنگی جس کا لقب شہید بن سلطان آق سنقر اتابک تھا اور سلطان عماد الدین کا لقب قسیم الدولہ ترکی سلجوقی (غلامی کے رشتے کے لحاظ سے) تھا۔

ولادت اور تعلیم: ماہ شوال ۵۱۱ھ بروز اتوار طلوع شمس کے وقت حلب میں ولادت ہوئی حلب موصل اور دیگر بہت سے علاقوں کے بادشاہ اپنے والد سلطان عماد الدین کی زیر نگرانی پرورش پائی قرآن کریم، شہسواری اور تیر اندازی کی تعلیم حاصل کی بہت زبردست، دلیر، بہادر، عالی ہمت، نیک، صالح، عزت دار، دیانت دار تھے۔

دمشق کی تعمیر نو: ۵۴۱ھ میں جب سلطان عماد الدین قتل ہوئے تو سلطان نور الدین قلعہ جعبر کا محاصرہ کیے ہوئے تھے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے۔ چنانچہ حلب کی حکومت نور الدین کے ہاتھ آگئی اس کے بھائی سیف الدین غازی نے موصل کو اپنے حوالے کر دیا، پھر آگے چل کر ۵۴۹ھ میں دمشق بھی فتح کر لیا اور اہل دمشق سے حسن سلوک کے ساتھ پیش آیا، وہاں بہت سے مدارس، مساجد اور خانقاہیں بنوائیں، چلنے والوں کے لیے بہت سے راستے بنائے، راستوں پر سائبان لگوائے، دیواروں کو وسیع کروایا، گلیوں کے بڑے بڑے دروازوں وغیرہ کے کواڑوں پر پہرے مقرر کیے۔

کردار و عادات: ..... سلطان نور الدین زنگی متقی تھا، علماء اور فقراء سے بے حد محبت کرتا تھا، ان کا احترام کرتا تھا بلکہ ان کی خدمت کرتا اور ان کے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا کرتا تھا۔ احکام میں عدل و انصاف سے کام لیتا، شریعت مطہرہ کا پابند تھا، عدل و انصاف کی مجلس قائم کرتا اور خود اس کی نگرانی کرتا، اس مجلس میں اس کے پاس قاضی، فقہاء اور تمام مذاہب کے مفتی جمع ہوتے۔ منگل کے دن کشک میں موجود مسجد معلق میں بیٹھتا تاکہ مسلمان اور ذمی سب اس تک پہنچ سکیں، سب کے ساتھ برابر سلوک کرتا، یہودیوں کے تباہ شدہ محلے کے ارد گرد دیوار بنوائی، باب کیسان کو بند کر دیا اور باب الفرج کو کھولا، اس سے پہلے وہاں کوئی دروازہ نہ تھا، اپنے ملک میں سنت کو اجاگر کیا اور بدعت کو ختم کیا، اذان میں حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح کا حکم دیا، اس کے باپ دادا کے زمانے میں اذان میں یہ کلمات نہیں کہے جاتے تھے بلکہ ان کلمات کے بجائے حی علی خیر العمل کہنے کا رواج تھا جو شیعوں کا دستور ہے۔ سو کے قریب قلعوں کو فتح کیا، فرنگیوں کو کئی بار عبرت ناک شکست دی۔ علاوہ ازیں بہت سے علاقے اور قلعے ان کے ہاتھوں سے چھڑائے جن پر وہ قبضہ کیے بیٹھے تھے جیسا کہ اس سے پہلے ہم ان کی تفصیل ذکر کر چکے ہیں، دمشق میں ایسا ہسپتال بنوایا کہ اس سے پہلے شام میں نہ تھا اور نہ ہی اس کے بعد بنا، جو لوگ یتیموں کو پڑھنا لکھنا سکھاتے ان پر خوب مال خرچ کرتا، ان کے لیے کھانا اور کپڑا دیتا، اسی طرح حرمین کے مجاوروں پر بھی بہت خرچ کرتا، اس نے بھلائی کے تمام کاموں پر خرچ کے لیے وقف کیے تھے۔

قاضی کمال الدین کی تقرری ..... ضرورت مند لوگ جو اس سے وظائف حاصل کرتے رہتے تھے۔ دمشق کی جامع مسجد تھی چنانچہ اس نے وہاں کے ایک بزرگ قاضی کمال الدین محمد بن عبد اللہ شہرزوری الموصلی کو وہاں مقرر کیا، وہ دمشق کا قاضی القضاۃ بھی تھا، ان کے وقت میں بہت سے امور طے کیے اور جو لوگ جامع مسجد سے حاصل ہونے والی آمدنی لیتے تھے۔ جب ۵۶۱ھ میں جامع مسجد کی آمدنی ان کے پاس آئی تو فیصلہ کیا کہ خود وقف کرنے والوں کی شرائط کے مطابق ہی اس میں خرچ ہوگا اور اس میں ضرورت مند فقراء اور مساکین، بیواؤں اور یتیموں وغیرہ کا حصہ بھی مقرر کیا۔

عادات: سلطان نور الدین کی تحریر بہت عمدہ تھی، دینی کتب کا مطالعہ کثرت سے کیا کرتے تھے، تہجد کے پابند تھے، جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی پابندی کرتے تھے، تلاوت بھی بہت کثرت سے کیا کرتے تھے اور بھلائی کے کاموں میں خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتے تھے، بلکہ بے انتہا کوشش کرتے، کھانے پینے میں اپنے اور اپنے گھر والوں پر خرچ کرنے میں میانہ روی اختیار

کرتے تھے۔ یہاں تک کہ کہا جاتا ہے کہ ان کے زمانے میں ادنیٰ درجہ کا فقیر بھی بغیر دنیا کو ترک کر دینے والا اور اللہ کے سلطان نور الدین سے زیادہ ڈرنے والا ہوتا تھا۔ علاوہ ازیں سلطان نور الدین کی زبان سے کبھی فحش کلمہ نہیں سنا گیا، نہ ہی غصے کی حالت میں اور نہ ہی خوشی کی حالت میں، زیادہ تر خاموش رہتے اور باوقار تھے۔

ذرائع گزر بسر ابن اثیر نے لکھا ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کے بعد سلطان نور الدین جیسا کوئی نہیں گزرا اور نہ ہی کوئی ایسا حاکم جو عدل و انصاف کے لئے ان سے زیادہ غور و فکر کرتا ہو۔ مال غنیمت میں سے ملنے والے حصے سے ہی سلطان نے کچھ دکانیں خریدی تھیں اور انہی کی آمدنی سے گزر بسر کرتے۔ اپنی اہلیہ کے اصرار پر ان کو کچھ دکانیں دے رکھی تھیں۔ سلطان نے علماء سے فتویٰ دریافت کیا کہ مجھے بیت المال سے کتنا مال لینا جائز ہے، علماء نے جتنا بتایا اس کا تقاضا کیا کرتے تھے، اس سے زیادہ ہرگز نہ لیا کرتے تھے خواہ بھوک سے مر ہی کیوں نہ جائیں۔

پسندیدہ کھیل ... سلطان گیند (پولو) سے کھیلا کرتے تھے۔ اس زمانے میں صالحین میں سے ایک بڑے بزرگ نے ان کو تعجب سے کہا تو سلطان نے کہا اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے، اس کھیل سے میرا مقصد گھوڑوں کو جنگ کی تربیت دینا ہے کیونکہ ہم جہاد نہیں چھوڑ سکتے۔

سلطان ریشمی کپڑا نہیں پہنتے تھے اور گھوڑا اور تیر کے ذریعے اپنے ہاتھ سے کمائی کرتے تھے۔ ایک مرتبہ بعض ساتھیوں کے ساتھ کہیں جا رہے تھے اس وقت سورج ان کے پیچھے تھا اور سایہ ان کے آگے تھا۔ اس بات کو کسی نے محسوس نہ کیا اور اسی کے دوران سایہ ان کے پیچھے ہو گیا کیونکہ اب سورج سامنے تھا تو سلطان نے گھوڑے کو تیز چلا دیا۔ فوراً کہا دیکھا ان کا سایہ بھی ان کے پیچھے پیچھے آنے لگا۔ تب جا کر سلطان نے اپنے ساتھی سے کہا کیا تم جانتے ہو کہ اس چیز کی مثال کس طرح ہے؟ اس کی مثال دنیا کی طرح ہے کہ جو اس کو حاصل کرنا چاہتا ہے تو وہ اس کے آگے آگے بھاگتی ہے اور جو اس سے بھاگتا ہے تو دنیا اس کے پیچھے پیچھے بھاگتی ہے۔ چنانچہ انہی میں سے کسی نے اس بارے میں اشعار کہے ہیں۔

اس دنیا کی مثال جسے حاصل کرنا چاہا جاتا ہے ایسی ہے جیسے تیرا سایہ جو تیرے ساتھ چلتا ہے کہ اگر تو اس کے پیچھے ہو گا تو نہ پا سکے گا اور اگر تو اس سے منہ موڑ لے تو وہ تیرے پیچھے پیچھے بھاگتا ہے۔ سلطان نور الدین زنگی حنفی مذہب کے فقیہ بھی تھے انہوں نے حدیث کا علم حاصل کیا اور حدیث سنائی بھی۔ رات رات بھر صبح تک نماز پڑھا کرتے یہاں تک کہ گھوڑے پر سوار ہو جاتے۔

اللہ تعالیٰ کا خوف اور دلیری ان میں جمع ہو گئے تھے تو کیا ہی خوب بہادر ہے جو محراب میں کھڑا ہے۔

اہلیہ نور الدین زنگی ... اسی طرح سلطان کی بیوی عصمت الدین خاتون بنت اتابک معین الدین بھی رات بھر عبادت کیا کرتی تھیں۔ ایک مرتبہ ان کی آنکھ لگ گئی اور رات کو عبادت کے لئے نہ اٹھ سکیں جس کی وجہ سے صبح غصہ کی حالت میں رہیں۔ جب نور الدین نے وجہ پوچھی تو اس نے بتایا کہ میں عبادت کے لئے نہ اٹھ سکی۔ اس وقت سے نور الدین نے قلعہ میں سحر کے وقت طبل بجانا شروع کر دیا تاکہ جو لوگ رات کو عبادت کیا کرتے ہیں وہ بھی وقت پر اٹھ سکیں اور اس پر طبل بجانے والے کو بہت زیادہ مال و دولت سے نوازا۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ رحمت کا بادل پھیلا رہے اگرچہ مٹی کے نیچے پوشیدہ ہو گئے ہیں، ان کی قبر کو رحمت سے بھرے اور اس کی جگہ کو رضوان سے بھرا رکھے۔

عدالت میں حاضری ابن اثیر نے نقل کیا ہے کہ ایک دن نور الدین پولو کھیل رہے تھے کہ انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جو کسی دوسرے شخص سے باتیں کر رہا تھا اور ہاتھ سے اشارہ بھی کر رہا تھا۔ نور الدین نے دربان کو بھیجا کہ اس سے پوچھے کہ کیا معاملہ ہے؟ دربان نے پوچھا تو معلوم ہوا کہ یہ شخص [illegible] کو لے کر آیا ہے اور کہتا ہے کہ میرا حق نور الدین پر ہے۔ صاحب الامر نے کہا یہ معاملہ قاضی کے پاس [illegible] نور الدین نے کھیل (پولو) ختم کر دیا اور پیدل چل کر قاضی کمال الدین کے پاس آئے اور قاضی سے کہا کہ [illegible] جب دونوں عدالت میں پہنچے تو قاضی نے [illegible] اس شخص کا کوئی حق نور الدین پر [illegible]

ذمے واجب الادا ہے تو نور الدین نے کہا کہ میں اس کے ساتھ اس لئے آیا تاکہ سب کو یہ معلوم ہو جائے کہ جب شریعت چلا سکتا تو کوئی پیچھے نہ رہے، کیونکہ ہم مقررین لوگ میں اور ہم میں سے کوئی اکیلا بھی اولیٰ ہم رسول اللہ ﷺ اور شریعت اسلامیہ کے ادنیٰ خادم اور نوکر ہیں لہٰذا ہم اطاعت گذاروں کی طرح اس کے سامنے کھڑے ہیں اور جب شریعت ہمیں کوئی حکم دے تو ہم اس پر عمل کریں اور شریعت ہمیں جس چیز سے منع کرے ہم اس سے رک جائیں، مجھے معلوم ہے کہ اس شخص کا مجھ پر کوئی حق واجب الادا نہیں لیکن اس کے باوجود میں گواہی دیتا ہوں کہ اس نے مجھ پر جس چیز کا دعویٰ کیا ہے میں اس کو دیتا ہوں اور ہبہ کرتا ہوں۔

دارالعدل کی تعمیر...... ابن اثیر نے لکھا ہے کہ ”سلطان نور الدین ہی وہ پہلا شخص ہے جس نے انصاف کے لئے دارالعدل بنایا، ہفتے میں دو مرتبہ اس میں بیٹھا کرتا تھا بعض مؤرخین کے مطابق چار مرتبہ اور بعض مؤرخین کے مطابق ہفتے میں پانچ مرتبہ اس میں بیٹھا کرتا تھا تمام مذاہب کے علماء و فقہاء بھی اس مجلس میں شریک ہوتے تھے کوئی دربان نہ ہوتا ہر خاص و عام مرد و عورت کو آنے جانے کی اجازت تھی۔ لوگوں کو خود خطاب کرتا، ان کے حالات دریافت کرتا، بے انصافی کا قلع قمع کرتا اور مظلوم کو ظالم سے اس کا حق دلاتا، کیونکہ سلطان کے ہاں اسد الدین شیرکوہ کا مقام و مرتبہ حاصل تھا کہ یہ بھی سلطان ہی معلوم ہوتا، چنانچہ اس نے بہت مال و دولت اور جاگیریں جمع کر لیں، اس سلسلے میں اس کے بعض ملازمین نے پڑوسی والے زمینداروں پر ظلم کرنا شروع کر دیا تھا، اور پھر قاضی کمال الدین کے پاس جو شخص بھی انصاف کے لئے آتا، قاضی اس کی مدد کرتا خواہ وہ کسی بھی امیر کے خلاف ہو، علاوہ اسد الدین کے کہ اس کے خلاف قاضی کچھ نہ کرتا تھا اور نہ ہی اچانک اس کے پاس پہنچتا تھا چنانچہ جب نور الدین نے دارالعدل بنایا تو اسد الدین نے اپنے کارندوں کو سمجھایا کہ اب بھی اگر تم ظلم کرتے رہے تو تم نہ بچ سکو گے اس لئے وہ ظلم سے باز آ گئے لہٰذا جب طویل عرصے میں کسی نے اسد الدین کے خلاف شکایت نہ کی تو نور الدین نے قاضی کمال الدین سے اس کی وجہ دریافت کی، قاضی نے وجہ بیان کی تو سلطان نے سجدۂ شکر ادا کیا اور کہا کہ اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں ایسے ساتھی دیئے جو خود ہی ظلم کا خیال رکھتے ہیں۔

سلطان کی بہادری...... سلطان نور الدین کی دلیری اور بہادری کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ گھوڑے پر اتنا جم کر بیٹھتا کہ کوئی نہ بیٹھ سکتا تھا اور اس حوالے میں کوئی اس سے زیادہ مہارت رکھتا تھا، پولو کھیلتے ہوئے گیند اور چھڑی کو پیچھے دوڑتے ہوئے اوپر اچک کر گیند کو پکڑ لیتا اور میدان کی دوسری طرف پھینک دیتا، اس کو چوگان (پولو کی لکڑی) اس کے سر سے ہی اونچی نہیں ہوتی تھی ہاتھ میں نہیں کیونکہ ہاتھ آستین میں پوشیدہ رہتا تھا۔ پولو کھیلنے میں بہت مہارت تھی۔

جنگوں میں شرکت. بہت مستقل مزاجی اور دلیری سے جنگوں میں شریک ہوتا، لوگ اس کی بہادری کی مثالیں بیان کیا کرتے تھے، اس کا کہنا تھا کہ میں نے کئی مرتبہ شہادت حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن مجھے ابھی تک یہ مرتبہ حاصل نہ ہو سکا، اگر میں بھلائی کرنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے ہاں میری کوئی قدر و قیمت ہوئی تو اللہ تعالیٰ مجھے ضرور شہادت سے نوازیں گے کیونکہ اعمال کا دارومدار تو نیتوں پر ہے۔

قاضی قطب الدین کا جواب...... ایک مرتبہ قاضی قطب الدین نیشاپوری نے سلطان سے مخاطب ہو کر کہا کہ اے سلطان! آپ اپنی جان کو خطرے میں نہ ڈالا کریں کیونکہ اگر آپ قتل ہو جائیں یا آپ شہید ہو گئے تو ہم سب بھی قتل کر دیئے جائیں گے اور دشمن شہروں پر قبضہ کر لے گا اور مسلمان کمزور ہو جائیں گے۔ سلطان نے کہا قطب الدین چپ ہو جاؤ اللہ کے حضور بے ادبی نہ کرو، محمود کی کیا حیثیت ہے؟ مجھ سے پہلے مسلمانوں اور اسلامی شہروں کی حفاظت کون کرتا تھا؟ محمود کی کیا حیثیت؟ راوی کہتا ہے کہ اس وقت وہاں موجود تمام لوگ رونے لگے۔

سلطان کی گرفتاری. ایک مرتبہ سلطان کو ایک فرنگی بادشاہ نے گرفتار کر لیا اور اپنے ساتھیوں سے مشورہ کرنے لگا کہ کیا سلطان نور الدین کو قتل کر دیا جائے یا مال و دولت لے کر چھوڑ دیا جائے، اس بات پر ان میں اختلاف ہو گیا تو آخر میں یہ طے پایا کہ سلطان کو چھوڑ دیا جائے اور فدیہ لے لیا جائے، چنانچہ سلطان نے ایک آدمی کو اپنے ملک بھیجا کہ وہ فدیہ کا مال وغیرہ لے کر آئے، یہ شخص جلدی واپس آیا، سلطان نے ادا کر دیا اور سلطان

واپس آ گیا اس فدیہ کا مال لے کر فرنگی بادشاہ نے ایک ایسا ہسپتال بنوایا جس میں امیر غریب کو آنے کی اجازت تھی، مگر کوئی نایاب دوا یہاں موجود ہوتی تو اس کے حصول میں بھی کوئی رکاوٹ نہ تھی۔ خود سلطان نے بھی ایک بار یہاں سے دوا لی۔

میں (علامہ ابن کثیر) کہتا ہوں کہ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ جب سے یہ ہسپتال بنا ہے اس وقت سے اب تک یہاں مسلسل آگ جل رہی ہے، اور اللہ تعالیٰ ہی سب سے زیادہ جانتے ہیں۔

ترقیاتی کام سلطان نورالدین نے راستوں میں سرائے اور ہوٹل تعمیر کروائے، خطرناک اور دشوار گزار علاقوں میں محافظ اور چوکیدار رکھے، خط لے جانے والے کبوتر رکھے تاکہ ہر جگہ کی اطلاع ملتی رہے، اس کے علاوہ خانقاہیں بھی بنوائیں، علماء اور صوفیاء کے ساتھ اکثر مجالس رہتیں، سلطان ان کا بہت احترام و اکرام کرتا اور نیکیوں سے محبت بھی۔ ایک مرتبہ قاضی قطب الدین نے سلطان کے پاس بیٹھے ایک فقیہ عالم کو برا بھلا کہا تو سلطان نے کہا کہ ہلاک ہو جاؤ، اگر تو نے سچ کہا تو اس کی نیکیاں اس کو ختم کر دیں گی جو تیرے پاس نہیں اس کی نیکیاں اس کی برائی کو دھو ڈالیں گی، اللہ کی قسم میں تمہاری تائید و تصدیق نہیں کروں گا، اگر دوبارہ تمہارے منہ پر یہ بات آئی یا میرے سامنے کسی نے کسی دوسرے کی برائی کی تو میں تجھے ضرور سزا دوں گا، خبردار اس سے باز آ جاؤ اور آئندہ ایسی حرکت مت کیجیو۔

دارالحدیث کی تعمیر سلطان ہی وہ شخص ہے جس نے سب سے پہلے دارالحدیث بنایا، سلطان بہت بارعب اور پروقار شخصیت کا مالک تھا، سب امراء اس سے ڈرتے تھے حتیٰ کہ بغیر اجازت کوئی اس کے سامنے بیٹھ بھی نہ سکتا علاوہ امیر نجم الدین ایوب کے حتیٰ کہ اسد الدین شیرکوہ اور حلب کے نائب مجد الدین ابن الدایہ بھی کھڑے رہتے تھے، لیکن جیسے ہی کوئی فقیہ عالم یا فقیر صوفی آتا تو سلطان کھڑا ہو جاتا، اس کے ساتھ چلتا اور نہایت پروقار انداز میں اس کو اپنے تخت پر بٹھاتا، جب کسی کو کچھ دیتا تو کہتا یہی لوگ تو اللہ کا لشکر ہیں انہی کی دعاؤں سے ہم جنگیں جیتتے ہیں، جتنا میں نے ان کو دیا ہے بیت المال میں ان کا حق اس سے کہیں زیادہ ہے، یہ بھی ان کا ہم پر احسان ہے کہ اتنا سا حق لے کر یہ لوگ ہم سے راضی ہو جائیں۔

سنت سے لگاؤ ...... ایک مرتبہ کسی نے حدیث کا ایک ٹکڑا سنایا کہ رسول اللہ ﷺ تلوار کو اپنے گلے میں لٹکائے ہوئے گھر سے باہر تشریف لائے تو سلطان حیران ہو کر بولا حسرت ہے لوگ رسول اللہ ﷺ کا طریقہ کیسے تبدیل کر دیتے ہیں، پھر اس نے تمام سپاہیوں اور امراء کو تلوار کمروں سے کھول کر گلوں میں لٹکانے کا حکم دیا، اگلے دن جب سلطان نے سپاہیوں کا معائنہ کیا تو سب نے تلوار گلے میں لٹکائی ہوئی تھی اور خود سلطان نے بھی، اور یہ صرف رسول اللہ ﷺ کے اتباع کی خاطر تھا۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔

خواب کی تعبیر ایک مرتبہ وزیر موفق الدین خالد بن محمد بن نصر القیسرانی الشاعر نے سلطان سے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا کہ میں آپ کے کپڑے دھو رہا ہوں، سلطان نے فوراً کہا کہ عوام کے تمام ٹیکس معاف کر دو اور کہا کہ یہ خواب کی تعبیر ہے، اور پھر لوگوں کو بتایا کہ اب وہ آزاد ہیں ان میں سے کوئی شئ نہیں لی جائے گی، حالانکہ یہ مال دشمن سے جنگ کرنے، اسلامی ملک کی خواتین اور بچوں کے دفاع میں خرچ ہوتا ہے، پھر یہ احکامات تمام ماتحت ممالک اور شہروں میں بھجوا دیے گئے اور واعظین حضرات سے کہا کہ لوگوں کو بتائیں کہ آج دن سے یہ ٹیکس وغیرہ لینا بند ہے اور خود بعد میں اس طرح دعا کرتا کہ اے اللہ لوگوں سے ٹیکس اور عشر وصول کرنے والے الکلب پر رحم فرما۔

گناہوں سے نفرت ایک مرتبہ برہان الدین بلخی نے سلطان پر عوام سے وصول کردہ ٹیکس کو جنگ میں استعمال کرنے پر اعتراض کیا تو سلطان نے کہا کہ تم لوگ کیسے جنگ جیت سکتے ہو جبکہ تمہارے لشکر میں ماحول بانسریوں اور شرابوں کا ہے۔

ٹیکسوں کا خاتمہ ...... یہ بھی کہا جاتا ہے کہ عوام سے ٹیکس وغیرہ ختم کرنے کی وجہ یہ تھی کہ ایک بڑے نیک آدمی اور عالم ابو عثمان جسے ابن ابی محمد الواسطی کہا جاتا تھا سلطان کو ایسے اشعار سنائے جن میں سلطان کو امور سلطنت میں مصروف رہنے کی بناء پر شدید تنبیہ کی گئی تھی تو سلطان بہت رویا

اور باقی ماندہ شہروں سے بھی ٹیکس وغیرہ ختم کر دیئے اور تمام گورنروں اور رسالداروں کو لکھ دیا کہ موصل میں شیخ عمر الملا کے علم میں لائے بغیر کوئی فیصلہ نہ کریں، کیونکہ وہ نہایت نیک اور صالح انسان تھے۔ سلطان خود بھی روزہ افطار کرنے کے لئے انہی سے قرض لیا کرتا تھا اور یہ خشک سالن کے ٹکڑے اور جو کی روٹیاں سلطان کے پاس بھیجتا اور سلطان افطاری کرتا۔

یہ شخص واعظ ابو عثمان بہت نیک تھا، کسی سے کچھ لیتا اور نہ دیتا صرف ایک جبہ تھا جو سردی کے وقت پہنتا، اس کی مجلس میں ہزاروں لوگ آتے، چند اشعار اس نے سلطان کو سنانے کو بھیجے تھے۔

اے قیامت کے دن ہم کو کمانے والے انسان تو کیسے کھڑا ہوگا جبکہ آسمان بھی پارہ پارہ ہوگا۔
اگر کوئی یہ کہے کہ نور الدین نور سے الگ ہو گیا ہے تو تو کیا زندہ رہا اور تیرے پاس نور نہ ہو۔
تو نے دوسروں کو تو شراب پینے سے منع کر دیا ہے لیکن تو خود ظلم و بے انصافی کے نشے میں ڈوبا ہوا ہے۔ تو نے نیکی کے اظہار کے لئے شراب کے پیالوں کو تو چھوڑ رکھا ہے لیکن تو جہالت کے پیالے پیئے جا رہا ہے۔ ہوش میں آ جا۔ آ جا۔
تیرا کیا خیال ہے کہ جب تجھے تنہا قبر میں ڈال دیا جائے گا اور منکر نکیر تیرے پاس آ جائیں گے؟
تیرا کیا خیال ہے جب تو تنہا حساب دینے کھڑا ہوگا اور ذلیل و رسوا ہوگا اور حساب کی سختی ہوگی؟
تیرے مخالف تیرے پیچھے پڑے ہوں اور تجھے جہنم کی زنجیروں میں باندھ کر گھسیٹا جا رہا ہو؟
تیرے لشکر تو تجھ کو چھوڑ کر چلے جائیں گے اور تو قبر کی تنگی میں اکیلا رہ گیا ہو؟
تو پسند کرے گا کہ کاش تجھ کو حکمران نہ بنایا گیا ہوتا ایک دن بھی اور نہ کوئی تجھ کو امیر رکھتا۔
اور کیا تو چاہتا ہے کہ موت کے بعد گڑھے میں پڑا رہے، موت کے عالم میں اور ہو بھی تو تجھے؟
اور تیرا حشر اس حال میں ہو کہ تو ننگا ہو، بھوکا ہو اور شرمندگی سے رو رہا ہو لیکن لوگوں میں کوئی تجھے چھڑانے والا نہ ہو۔
کیا تو راضی ہے کہ جنت سے کوئی تو زندہ ہو اور تیرا اس کے بعد بھی اپنی برائی کو پسند کرے اور جہنم آ رہا ہو؟
کیا تو راضی ہے کہ تیرے علاوہ کوئی اور جنت الفردوس کے قریب کے گھر میں رہے اور تو عذاب میں پھنسا ہوا ہو
اپنے لئے ایسا عمل تیار کر لے جس سے تو آخرت کے دن نجات حاصل کر سکے، وہ دن عنقریب ہے جس دن تمام پوشیدہ باتیں ظاہر ہو جائیں گی۔

شیخ عمر کے ساتھ خط و کتابت...... ایک دن شیخ عمر ملا نے نور الدین کو خط لکھا کہ مفسد لوگ بڑھتے جا رہے ہیں ان کے لئے کسی اچھے انتظام کی ضرورت ہے، اور ایسا اس وقت ہوتا ہے جب کثرت سے مارا جائے، قتل کیا جائے اور پھانسی دی جائے، اور جو کسی کو جنگل میں گرفتار کیا جائے تو بھلا کون گواہی دے گا۔ نور الدین نے اس خط کے پیچھے لکھا کہ بے شک اللہ نے مخلوق کو پیدا کیا اور ان کے زندہ رہنے کے لئے دین کا ایک طریقہ مقرر کیا، اور وہی زیادہ بہتر جانتا ہے کہ اس وقت مخلوق کو کس چیز کی زیادہ ضرورت ہے، اگر اللہ تعالیٰ مناسب سمجھتے کہ مصلحت میں شریعت کی نسبت اضافہ ہے تو مصلحت کو شریعت کے بجائے قانون بنا دیتے، اللہ نے جو قانون ہمارے لئے مقرر کیا ہے ہمیں اس سے زیادہ کی ضرورت بھی نہیں، اور اگر کوئی شریعت میں اضافہ کرتا ہے تو گویا کہ شریعت کو ادھورا سمجھتا ہے اور اپنی اضافہ شدہ چیز سے دین کو مکمل کرنا چاہتا ہے اور اس کے مقرر کردہ قانون کے خلاف بڑی جرأت کی بات ہے، اندھی عقلوں کو ہدایت کی روشنی نہیں ملتی، اللہ تعالیٰ تمہیں بھی اور ہمیں بھی سیدھے راستے کی طرف ہدایت دے۔

شیخ عمر ملا کو جب یہ خط ملا تو اس نے لوگوں کو جمع کیا اور کہا کہ یہ دیکھو زاہد (عبادت گذار) نے بادشاہ کو کیا لکھا اور بادشاہ نے زاہد کو کیا لکھا؟

ایک مرتبہ شیخ ابو زبیر کا بھائی سلطان کے پاس آیا اور ایک شخص کے خلاف شکایت کرنے لگا کہ اس نے مجھے گالی دی ہے اور برا بھلا کہا ہے پھر اس کے بارے میں اصرار کرنے لگا، سلطان نے اس سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا:

"جب جاہل انہیں مخاطب کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں سلامتی ہو" (سورۃ الفرقان آیت ۶۳) کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا کہ

"جاہلوں سے بے رخی اختیار کر"۔ (سورۃ الاعراف آیت ۱۹۹)

تو شیخ ابو الحیان کا بھائی خاموش ہو گیا اور کوئی جواب نہ دیا حالانکہ سلطان اس کا اور اس کے بھائی دونوں کا عقیدت مند تھا اور کئی مرتبہ ان کی ملاقات کو گیا تھا اور ان پر خرچ بھی کرتا تھا۔

شیخ ابو الفتح کا بیان۔۔۔ بغداد کے مدرسہ نظامیہ کے معید (سبق یاد کرانے والے) شیخ ابو الفتح الاشری الفقیہ جنہوں نے نور الدین کے حالات میں ایک کتاب بھی لکھی ہے لکھا ہے کہ نور الدین تمام شروط و ارکان کا لحاظ رکھتے ہوئے جماعت سے نماز پڑھنے کی پابندی کرتا تھا رات رات بھر نماز پڑھتا رہتا سجدے میں اللہ سے عاجزی و انکساری سے دعا کرتا۔

دشمن کی شہادت۔۔۔ آگے لکھا ہے ہمیں بعض قابل اعتماد صوفیاء سے معلوم ہوا کہ جب فرنگی قبضہ کرتے ہوئے قدس پہنچے تو انہوں نے ان کو پکڑنے سے عاجز ہو کر کہا ہے کہ قسیم بن القسیم کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ خصوصی معاملہ ہے وہ فوجوں کے ذریعے ہمارے خلاف کامیابی حاصل نہیں کرتا بلکہ دعاؤں اور صلوٰۃ اللیل کے ذریعے ہمارے خلاف کامیاب ہوتا ہے کیونکہ وہ رات کو نماز پڑھتا ہے اپنے ہاتھوں کو دعا کے لئے اللہ تعالیٰ کے سامنے پھیلاتا ہے اور دعا مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول کرتا ہے جو وہ مانگتا ہے اس کو دیتا ہے لہٰذا وہ ہمارے خلاف کامیاب ہو جاتا ہے آگے لکھا ہے کہ یہ کافروں کی باتیں تھیں جو سلطان کے بارے میں۔

مساجد کی تعمیر۔۔۔ شیخ ابو شامہ نے لکھا ہے کہ سلطان نے المیدان کے باغ کو (ساتھ موجود جنگل کے علاوہ) دو حصوں میں تقسیم کیا آدھا جامع دمشق کی تعمیر و ترقی کے لئے اور آدھے کے بھی دس حصے کئے ان دس میں سے ایک حصہ جامع دمشق کے لئے اور باقی آٹھ مگر ۹ مساجد کے لئے استعمال ہوئے۔ مساجد کے نام یہ ہیں:

(۱) ۔۔جبل قاسیون کی مسجد الصالحین۔
(۲) ۔محلہ کی جامع مسجد۔
(۳) ۔۔مسجد عطیہ۔
(۴) ۔عطاروں کی مسجد ابو لبید۔
(۵) ۔مسجد دار محسن الحلق۔
(۶) ۔محلہ میں مسجد العباس
(۷) ۔۔مسجد دار البطیخ العتیق۔
(۸) ۔۔یہودیوں کے عبادت خانے کے پڑوس میں واقع مسجد جسے سلطان نے نئے سرے سے تعمیر کروایا۔ ان سب مسجدوں کو آدھے کے آدھا میں سے ایک حصہ ملا۔ سلطان کے کارنامے اور خصوصیات تو بہت زیادہ ہیں ہم نے چند ایک کے بیان پر اکتفا کیا ہے جن سے باقی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

وفات۔۔۔ شیخ شہاب الدین نے الروضتین کے شروع میں سلطان کی اور بہت سی خصوصیات ذکر کی ہیں اور وہ قصیدے بھی بیان کئے ہیں جو سلطان کی شان میں لکھے گئے۔ انہوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ جب اسد الدین شیرکوہ مصر کے جلد وفات پا گیا اور صلاح الدین مصر کا حکمران بن گیا تو نور الدین نے کئی مرتبہ چاہا کہ صلاح الدین کی جگہ کسی اور کو مصر کا حکمران بنائے لیکن فرنگیوں سے جنگوں کی وجہ سے وہ ایسا نہ کر سکا آخر میں اس کی وفات کا وقت قریب آ گیا اور ۵۶۹ھ میں اس نے وفات پائی۔

اس نے مصر جانے کا ارادہ کر لیا تھا اور موصل میں موجود اپنی فوجوں کو اطلاع بھجوا دی تھی کہ وہ شام ہی میں ٹھہری رہیں تاکہ فرنگی حملوں سے بچایا جا سکے اور سلطان خود مصر جائے گا صلاح الدین اس کی آمد کا سن کر خوفزدہ ہو گیا تھا۔

مہمانوں کی ضیافت ... اس سال عید الفطر کے دن بروز اتوار عید کی نماز کے لئے میدان اخضر گیا اور پھر کمان پھینک دی جو زبان حال سے اسے یہ کہہ رہی تھی کہ اے سلطان یہ تیری آخری عید ہے۔ اس نے اس دن بہت بڑا دسترخوان بچھایا اور اسے لوٹ لینے کا حکم دیا۔ پھر اس کے بیٹے صالح اسمٰعیل کا ختنہ کے بعد بلایا گیا اور میدان اس کی ختنہ کی خوشی میں پورے شہر کو سجایا گیا اور لگے۔ ان سلطان پر بڑھاپے ہوتے ہوئے خلاف عادت کسی امیر پر شدید غصہ ہوا اور پریشانی کی وجہ سے اپنے محل میں چلا گیا۔ کیونکہ یہ خلاف عادت ہوا تھا غم اور پریشانی کی شدت سے سلطان بدمزاج ہو گیا تھا، خود بھی کسی سے نہ ملا۔ اس کی جان جا رہی تھی اور لوگ اپنی خوشیوں میں مشغول تھے۔ اس کے ہونے سے لوگ خوش تھے لیکن اس کی عدم موجودگی سب پر کھٹکنے لگی۔ اسی پریشانی میں اسے خناق کی بیماری ہو گئی۔ جس کی وجہ سے وہ کسی سے بات بھی نہ کر سکتا تھا۔ اس کو پچھنے کا مشورہ دیا گیا لیکن بادشاہ نے اس علاج کا مشورہ بھی رد کر دیا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حکم آ چکا تھا۔ آخر کار ۱۱ شوال بروز بدھ ۵۶۹ھ کو ۵۸ سال کی عمر میں سلطان نور الدین محمود زنگی نے وفات پائی۔

تدفین ... اس نے کل ۲۸ سال حکومت کی۔ قلعہ کی جامع مسجد میں اس کی نماز جنازہ ہوئی اور پھر اسی قبرستان میں اس کی تدفین ہوئی جسے اس نے باب الخواصین اور الدرب کے باب القیس کے درمیان حنفیہ کے لئے بنوایا تھا۔ اس کی قبر زیارت گاہ خاص و عام ہے۔ لوگ اس کی قبر سے خلوق لگاتے ہیں اور برکت حاصل کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ یہ سلطان نور الدین محمود کی قبر ہے جس کی وفات خناق کی بیماری سے ہوئی۔ اس کے بیٹے کو بھی شہید کہا جاتا ہے۔ ہمارے بزرگ ان کو القسم بن القسم کہتے ہیں۔ متعدد شعراء نے آپ کی تعریف میں قصیدے لکھے ہیں جو ابو شامہ نے بیان کئے ہیں۔ عماد الکاتب نے کیا ہی خوب کہا ہے۔

جب موت سلطان کے پاس شہنشاہانہ انداز میں آئی تو میں حیران رہ گیا۔
کہ کون آسمانِ شان کے نور کے مدفن میں کیسے چھپ گیا ہے؟
اور مشہور شاعر حسن بن ... جو عرقلہ کے لقب سے مشہور ہے نے اس کی تدفین کے موقع پر مدرسے کے بارے میں کہا کہ
مدرسے سمیت ہر چیز مٹ جانے کی لیکن یہ علم اور قربانی میں باقی رہے گا۔
اس مدرسے کا ذکر نور الدین کی وجہ سے مشرق و مغرب میں پھیل جائے گا۔
وہ کہتا ہے اس کا کچھ شک و شبہ نہیں شاہ سے کتابوں کے نتیجے کا بھلا رقی ہے۔
تمام شہروں میں ہمارا ادارہ غلافِ فضل ہے اور مدارس میں سے یہ مدرسہ سلک کی بتی ہے۔

سلطان کا حلیہ ... سلطان کا قد لمبا، رنگ گندم گوں، آنکھیں خوبصورت، پیشانی چوڑی اور خوبصورت اور ترکوں جیسی شکل تھی۔ معمولی سی داڑھی تھوڑی کے نیچے تھی، بارعب ہونے کے ساتھ ساتھ منکسر المزاج تھا، چہرے پر نور اور عظمت تھی، اسلام اور اس کی ضروریات کی اہمیت کو سمجھتا تھا اور اس کا خیال رکھتا تھا اور شریعت کا بہت ادب اور تعظیم کرتا۔

صالح کی حکومت ..... اس سال شوال میں نور الدین کی وفات کے بعد اس کے بیٹے صالح اسمٰعیل کی حکومت کی بیعت کی گئی۔ یہ چونکہ ابھی بچہ تھا اس لئے امیر شمس الدین بن مقدم کو اس کا نگران مقرر کیا گیا۔ اس موقع پر امراء اور سرداروں میں اختلافات پیدا ہو گئے، جھگڑے ہونے لگے، شراب نوشی عام ہونے لگی۔ یہ سب چیزیں سلطان کے زمانے میں بھی موجود تھیں لیکن عام نہ ہو سکی تھیں یہاں تک کہ سلطان کے بھتیجے سیف الدین غازی بن مودود جو حلب کا حکمران تھا اور سلطان کے سامنے دم نہیں مار سکتا تھا اس کو جب سلطان کی وفات کا علم ہوا تو اس کے ہرکارے نے شہر میں فضول کھیل، شراب نوشی، نشہ آور چیزوں وغیرہ پر عام معافی کا اعلان کر دیا۔ اعلان کے دوران اس کے پاس دف، بانسری اور شراب کا جام بھی تھا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ سیف الدین غازی بن مودود سلطان کے بھتیجے تھے۔ امراء اور سردار چونکہ سلطان کے خوف سے غلط کاموں کا ارتکاب نہیں کر سکتے تھے۔ سلطان کی وفات کے بعد ان کو کھیل کھیلنے کا موقع مل گیا جیسے کسی شاعر نے کہا ہے۔

کی اور مجھے شراب پلاؤ اور یہ کہ یہ شراب ہے اور چھپانے کی ضرورت نہیں کیونکہ اب علی الاعلان پینا ممکن ہے۔

دمشق پر قبضہ...... یہ صورتحال دیکھ کر دشمنوں کو بھی لالچ ہوا اور فرنگی دمشق پر چڑھ دوڑے، سلطان کے بیٹے صالح اسمٰعیل کا نگران شمس الدین ابن مقدم لشکر لے کر ان کے مقابلے میں نکلا لیکن فرنگیوں سے مقابلہ نہ کر سکا اور بہت سا مال و دولت دے کر صلح کر لی، کیونکہ فرنگیوں کو صلاح الدین کا خوف بھی تھا۔ ادھر جب سلطان صلاح الدین کو ان حالات کا علم ہوا تو اس نے ابن مقدم وغیرہ کو بہت برا بھلا کہا اور دھمکی دی کہ میں فرنگیوں کے مقابلے کے لئے دمشق آنے والا ہوں، تو انہوں نے سلطان صلاح الدین کو جواب لکھا اور نہایت سخت جواب لکھا اور پھر سیف الدین غازی کو بھی اطلاع دی اور بتایا کہ وہ سیف الدین کو اپنا بادشاہ بنالیں گے لیکن وہ ان کو سلطان صلاح الدین سے کمزور لگے، لیکن سیف الدین کسی سازش کے ڈر سے ان کی مدد کی حامی نہیں بھری کیونکہ سلطان نور الدین نے ایک خواجہ سرا سعد الدولہ مستکین کو جاسوس بنا کر سیف الدین کے پاس رکھا ہوا تھا تاکہ وہ فاسق اور لہو و لعب سے بچا رہے، سلطان کی وفات کی خبر سن کر خواجہ سرا خوف زدہ ہوا کہ کہیں سیف الدین اس کو پکڑ نہ لے لہٰذا وہ روپوش ہو گیا، ادھر سیف الدین کو جب اپنے چچا کی وفات کا یقین ہو گیا تو اس نے خواجہ سرا کو تلاش کیا نہ ملنے پر اس کے سازوسامان پر قبضہ کر لیا، خواجہ سرا حلب سے ہوتا ہوا دمشق روانہ ہو گیا اور سرداروں سے مل کر یہ طے کیا کہ دمشق کی نگرانی ابن مقدم کے سپرد، قلعہ جمال الدین ایلبا ان کے حوالے اور سلطان کا بیٹا صالح اسمٰعیل خواجہ سرا سعد الدولہ مستکین کے حوالے، لہٰذا صالح اسمٰعیل کو حلب پہنچا دیا گیا، لہٰذا اسی سال ۲۳ ذی الحجہ میں صالح اسمٰعیل کو حلب کے تخت پر بٹھایا گیا اور مجد الدین کے بھائی اور سلطان نور الدین کے دودھ شریک بھائی شمس الدین ابن دایہ کا خیال تھا کہ صالح اسمٰعیل اس کی زیر تربیت ہو جائے کیونکہ یہ اس کا زیادہ مستحق ہے، لیکن وہ نہ مانے اور ان سب کو پکڑ کے کنویں میں قید کر دیا۔

صلاح الدین کو جب اس صورتحال کا علم ہوا تو اس نے ان لوگوں کو برا بھلا کہا اور ان کے کئی خطوط لیے بہت اچھے سردار بھیجے صلاح الدین کو یہی حق تھا کہ انہوں نے بچے کو ابن دایہ کے حوالے کیوں نہ کیا حالانکہ ان کو مرحوم سلطان نور الدین کے ہاں بڑا عزت و مرتبہ حاصل تھا، وہ تو عزت کے مستحق تھے، لیکن ان لوگوں نے صلاح الدین کو بہت برے طریقے سے جواب دیا، جس سے سلطان صلاح الدین نے تیاریاں شروع کر دیں لیکن مصر کی مصروفیت کی بنا پر فوراً روانہ نہ ہو سکا۔ جیسا کہ آگے بیان ہوگا۔

اس سال وفات پانے والے مشاہیر

الحسن بن الحسن[1] ...... ابن احمد بن محمد بن ابو العلاء الہمدانی الحافظ، بہت سی احادیث کا سماع کیا اور بہت سے ملکوں کا سفر کیا، مشائخ سے ملاقات کی، بغداد سے متعدد کتب حاصل کیں، علم قرأت اور لغت میں معروف ہیں، آپ تمام فنون میں ضرب المثل ہیں، آپ نے متعدد کتب تصنیف کیں، مذہب میں بہت اچھے تھے، نیک، متقی، صحیح عقیدے والے اور خیر خواہ تھے، ان کو قبولیت عامہ حاصل تھی۔ اس سال ۱۹ جمادی الثانی جمعرات کی رات میں وفات ہوئی، ۸۰ سال سے چند دن اوپر عمر ہے، ابن الجوزی نے لکھا ہے کہ مجھے کسی نے بتایا کہ کسی نے آپ کو خواب میں دیکھا کہ آپ جس شہر میں ہیں وہاں کی دیواریں وغیرہ سب کتابوں سے بنی ہیں اور آپ ان کے مطالعے میں مصروف ہیں جب آپ سے اس بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے کہا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ مجھے مرنے کے بعد بھی اسی کام میں مصروف رکھے جو میں دنیا میں کرتا تھا تو عطا

---

[1] [illegible] ابن الجوزی فی المنتظم [illegible] الکامل فی التاریخ [illegible] شذرات الذہب [illegible]

[illegible] غایۃ النہایۃ [illegible] المختصر المحتاج الیہ [illegible] معرفۃ القراء [illegible] ارشاد الادیب [illegible]

تعالیٰ نے میری دعا قبول کرلی۔

الزوزی…… امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر موجود گنبد بنانے کے نگران اسی سال ربیع الاول میں پاک انتقال فرما گئے۔

محمود بن زنگی بن آق سنقر …… سلطان عادل نورالدین شام اور دیگر متعدد شہروں کے بادشاہ فرنگیوں سے جہاد اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر، علماء اور فقراء و صوفیاء سے محبت اور ظلم سے نفرت کرتے تھے صحیح عقیدے اور اچھے اعمال کو ترجیح دیتے تھے آپ نے شریعت کا علم بلند کیا، سلطان کے رعب کی وجہ سے کوئی برائی نہ کر سکتا تھا۔ سلطان کثرت سے روزے رکھتا رات بھر نماز پڑھتا اپنے نفس پر قابو رکھتا۔ مسلمانوں کے لئے آسانیاں اور سہولت پسند کرتے تھے علماء فقراء مساکین یتیموں اور بیواؤں کو عطیات وغیرہ دیا کرتا۔ سلطان کے نزدیک دنیا کی کوئی حیثیت نہ تھی اللہ تعالیٰ سلطان پر رحم فرمائے۔

ابن جوزی نے لکھا ہے کہ سلطان نے فرنگیوں سے پچاس سے زائد شہر واپس لئے مصر بھی سلطان سے ملحقہ کر دی۔

آگے لکھا ہے کہ جب سلطان کی موت کا وقت قریب آیا تو سلطان نے امراء اور سرداروں سے اپنے بیٹے صالح اسمٰعیل کے لئے وعدہ لیا اور طرابلس کے حکمران سے بھی وعدہ لیا کہ جب تک شامی فوج میں جان موجود ہیں وہ شام پر حملہ نہیں کرے گا، کیونکہ ایک مرتبہ سلطان نے حاکم طرابلس اور اس کے ساتھیوں کو گرفتار کیا تو اس نے اپنی رہائی کے لئے ان کے بدلے پانچ سو گھوڑے پانچ سو لوہے کی زرہیں اور ہتھیار اور پانچ سو مسلمان قیدی بطور فدیہ دیئے اور یہ معاہدہ بھی کیا کہ سات سال سات مہینے اور سات دن تک مسلمانوں کے علاقوں پر حملہ نہیں کرے گا اور فرنگیوں اور ان کے بڑے بڑے سرغنوں کے سو بیٹے بطور یرغمال اپنے پاس رکھ لئے تھے کہ ان کی جان کے خوف سے وعدہ خلافی نہ کرے۔

مدت حکومت …… سلطان نے بیت المقدس فتح کرنے کا ارادہ بھی کیا تھا لیکن شوال میں سلطان کا آخری وقت آ گیا، لیکن چونکہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اس لئے سلطان کو اپنی نیت کا ثواب ملے گا۔ سلطان نورالدین نے ۲۸ سال اور چھ مہینے حکومت کی جیسے کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔ یہ ابن جوزی کے بیان کا مفہوم ہے۔

الخضر بن نصر …… علی بن نصر اربلی الشافعی الفقیہ، یہی وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اربل میں درس دیا اور یہ ۵۳۳ھ کا واقعہ ہے، وہ فاضل اور دیندار تھے لوگوں کو ان سے بہت فائدہ ہوا، بغداد میں الکیا ہراسی وغیرہ سے علم حاصل کیا [illegible]۔

ابن عساکر نے اس سال کے بیان میں لکھا ہے اور ابن خلکان نے بھی اپنی کتاب الوفیات میں ان کے حالات بیان کئے ہیں اور لکھا ہے کہ "آپ کی قبر مرجع خلائق ہے میں نے کئی مرتبہ اس کی زیارت کی، میں نے خود لوگوں کو آپ کی قبر پر آتے جاتے اور برکت حاصل کرتے دیکھا ہے جیسا کہ ابن خلکان نے لکھا ہے۔

بعض اہل علم نے آپ اور آپ جیسے دیگر لوگوں پر اعتراض کیا ہے جو قبروں سے برکت حاصل کرتے ہیں علاوہ ازیں اسی سال فرنگیوں کا بادشاہ مری (murrey) کا انتقال ہوا اللہ تعالیٰ اس پر لعنت فرمائے وہ غالب عسقلان وغیرہ علاقوں کا حکمران تھا اگر مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کی شفقت اور دولت نوری کو دشمن نہ کرتی تو یہ خبیث اسلامی علاقوں پر قبضہ کر لیتا۔

واقعات ۵۷۰ھ

مصر پر حملہ …… اس سال کا آغاز ہوا تو سلطان ناصر صلاح الدین یوسف بن ایوب بلاد شام کو فرنگیوں سے بچانے کے لئے وہاں جانے کا ارادہ کیا تھا لیکن اچانک اسے ایک کام آ پڑا جس نے اسکو غافل کر دیا اور وہ یہ کہ فرنگی ایک بڑی فوج جس کی مثل نہیں ملتی تھی اور بہت سی کشتیوں اور جنگی سامان محاصرہ کرنے کے آلات اور جانبازوں کے ساتھ مصری ساحل آ گئے، جن میں ۲۰۰ کشتی تھیں اور ہر ایک میں ایک سو پچاس آدمی تھے اور ۳۰ سوار بھی

ڈرات تھے اور صقلیہ سے اسکندریہ کے بیرون ان کی آمد سال کے آغاز سے چار دن پہلے ہوئی پس انہوں نے شہر کے اردگرد منجنیق اور گوپھنیں نصب کر دیں۔ اہل شہر ان کے مقابلے کے لئے نکلے اور انہوں نے اس کی حفاظت کے لئے کئی دن تک مقابلہ کیا دونوں طرف سے کئی جانیں ہلاک ہو گئیں۔ پھر اہل شہر نے منجنیقوں اور دبابوں کے جلانے پر اتفاق کیا اور انہوں نے ایسا ہی کیا۔ اور اس بات نے فرنگیوں کے دلوں کو کمزور کر دیا پھر مسلمانوں نے ان پر حملہ کر دیا۔ ان کی ایک جماعت کو قتل کر دیا اور ان سے بہت کچھ حاصل کیا اور ہر طرف سے ان کو شکست دے کر ان کے پاس قتل کے سمندر اور سامیہ کے علاوہ کوئی راستہ نہ بچا تھا اور مسلمانوں نے ان کے اموال، گھوڑوں اور خیموں پر قبضہ کر لیا۔ اور جو باقی بچے وہ بچ نکل کر چلے گئے۔

سازش: ..... اور جن باتوں نے ملک ناصر کو شام آنے سے روکا ان میں یہ بات بھی تھی کہ ایک شخص جس کے نام میں اختلاف ہے بعض کے ہاں کنز اور بعض کہتے ہیں عباس بن شادی اور وہ دیار مصر فاطمی حکومت کے لوگوں میں سے ایک تھا۔ اس نے ایک شہر کا سہارا لیا جسے اسوان کہتے ہیں اور لوگ اس کے پاس جمع ہونے لگے۔ اور حبشیوں کے بہت سے بے وقوف لوگ اس کے پاس جمع ہو گئے۔ اور وہ لوگوں میں یہ تصور دینے لگا کہ وہ فاطمیین کی حکومت کو جلد ہی واپس لائے گا۔ اور ترکوں کو وہاں سے بھگا دے گا۔ پس بہت سے لوگ اس کے پاس جمع ہو گئے۔ پھر انہوں نے قوص اور اس کے مضافات کا ارادہ کیا اور اس کے مددگاروں اور نوجوانوں کی ایک جماعت کو قتل کر دیا تو صلاح الدین نے فوج کا ایک دستہ اس کی طرف روانہ کر دیا اور اپنے بھائی عادل ابوبکر کو اس کا امیر بنایا۔ پس جب دونوں کی لڑائی ہوئی تو ابوبکر نے اسے شکست دی اور اس کے اکثر کو قید کر لیا اور اسے قتل کر دیا۔

جب شہر ہموار ہو گیا..... اور وہاں مصری حکومت کا کوئی سردار نہ رہا تو سلطان ملک ناصر الدین یوسف ترکی فوج کے ساتھ بلاد شام کو گیا اور یہ اس وقت کی بات ہے جب بادشاہ ابن بادشاہ نور الدین محمود بن زنگی فوت ہو گیا تو اس کے باشندوں کو خوفزدہ کیا گیا اور ان کے ارکان کمزور ہو گئے اور ان کے حکام نے اختلاف کیا اور ان کا جوڑ توڑ بگڑ گیا۔ ان کا مقصد ان کے باشندوں کے ساتھ اخلاق اور حسن سلوک کرنا اور ان کے بیواؤں اور بچوں کو امن دینا اور اسلام کی مدد کرنا اور بدعتیوں کو دور کرنا اور قرآن کو غالب کرنا تھا۔

بلبیس روانگی..... پس صفر کے آغاز میں وہ برکہ میں اترا اور وہاں قیام کیا حتیٰ کہ فوج اس کے پاس اکٹھی ہو گئی اور اپنے بھائی ابوبکر کو مصر پر نائب مقرر کیا ۱۳ ربیع الاول کو بلبیس چلا گیا۔ اور ربیع الاول کے آخر میں پیر کو دمشق میں داخل ہوا اور بغیر تلوار کے چلے اور یہ واقعہ یوں ہوا کہ جب شمس الدین بن المقدم نے اس کو پہلے خط لکھا تھا اور خط میں اس سے محبت کی اور جب اسے اس کی تیزی کو دیکھا تو وہ اس سے خط و کتابت کرنے لگا اور اس نے اسے دمشق آنے پر آمادہ کیا۔ اور شہر اس کے لئے فتح کرنے کا وعدہ کیا۔ جب اس نے سنجیدگی کو دیکھا تو مخالفت نہ کر سکا تو اس نے مدافعت کے بغیر شہر اس کے سپرد کر دیا۔

گھر واپسی..... اور سب سے پہلے سلطان اپنے والد کے گھر دار العقیقی میں اترا جسے ملک ظاہر بیبرس نے مدرسہ بنایا تھا اور اعیان شہر اسے سلام کرنے آئے تو انہوں نے اس سے بہت حسن سلوک دیکھا اور اس وقت تک قلعہ آخر ریحان خادم کے قبضہ میں تھا اس نے اس سے مراسلت کی اور اس کے مطیع کو پیارا کر دیا حتیٰ کہ اس نے قلعہ کو اس کے سپرد کر دیا پھر وہ اس کے پاس آیا تو اس نے اس کا اکرام و احترام کیا۔ پھر سلطان نے کہا کہ وہ نور الدین کے بیٹے کی تربیت کا لوگوں سے زیادہ حق دار ہے۔ نور الدین کے اس پر بہت احسان ہیں۔ اور اس نے بیان کیا کہ اس نے دیار مصر میں نور الدین کا خطبہ دیا پھر سلطان نے لوگوں سے حسن سلوک کا معاملہ کیا۔ اور نور الدین کے بعد جو ٹیکس لگائے گئے تھے ان کے ابطال کا حکم دیا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا اور سارا کام اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔

حلب روانگی   جب سے دمشق امن میں ہو گیا تو جلدی سے حلب میں گیا کیونکہ وہاں خرابی اور فساد تھا اور اس نے دمشق پر اپنے بھائی

طغتکین بن ایوب ملقب بہ سیف الاسلام کو نائب مقرر کیا اور جب وہ حمص سے گذرا اس کے گرد و نواح کو فتح کر لیا اور اس کے قلعے پر اشتغال نہ کیا اور پھر وہ حماۃ کی طرف گیا اور اس کے حکمران عز الدین بن جبریل سے اسے لے لیا۔ اور اس سے کہا کہ وہ اس کے اور حلبیوں کے درمیان اس کا سفیر بن جائے تو اس نے اس کی بات مان لی چنانچہ وہ اس کے پاس گیا اور انہیں صلاح الدین کی جانب سے ڈرایا مگر انہوں نے اس کی طرف دھیان نہ دیا بلکہ اسے گرفتار کر کے قید میں ڈالنے کا حکم دیا۔ پس اس نے دیر سے سلطان کو جواب دیا تو اس نے انہیں ایک خط لکھا جس میں انہوں نے اختلاف اور عدم اتحاد پر ملامت کی تو انہوں نے اس کو بہت برا جواب دیا تو اس نے اس کی طرف آدمی روانہ کئے۔ چنانچہ انہیں اس کا اور اس کے باپ کا زمانہ یاد دلائے اور اس نے پہچان تو اس تعریف اور موقف کی جن میں اس نے نور الدین کا فتح ہوئے تھے نیز وہ بعد اپنی خدمت میں حاضر ہوتا تھا پھر وہ حلب کی طرف گیا اور جبل جوشن پر اترا پھر اہل حلب میں اعلان کیا گیا کہ وہ باب العراق کے میدان میں حاضر ہوں پس وہ جمع ہوئے تو ملک نور الدین کا بیٹا ان کے پاس آیا اور ان سے دوستی کی اور صلاح الدین سے جنگ پر آمادہ کیا۔

شیعوں کی شرائط: ... اور یہ بات خاص وزیروں کے مشورے سے تھی۔ اور اہل شہر نے اسے جواب دیا کہ اس کی اطاعت واجب ہے اور ان میں سے ایک نے اس پر شرائط عائد کیں کہ:

(۱) ... حی علی خیر العمل کی اذان کی دوبارہ اجازت ہو اور
(۲) ... بازاروں میں اس کا ذکر ہو اور
(۳) ... جامع میں ان کے لئے شرقی جانب ہو اور
(۴) ... جنازوں کے آگے بارہ ائمہ کے نام آئیں اور
(۵) ... یہ کہ جنازوں پر پانچ تکبیریں کہیں۔
(۶) ... اور یہ کہ ان کے نکاح کا عقد شریف ابو طاہر بن ابو المکارم حمزہ بن زہرا الحسینی کے سپرد ہو اور انہوں نے ان کی باتیں مان لیں پس جامع اور باقی سب شہروں میں حی علی خیر العمل کی اذان دی گئی اہل شہر محاصرے سے عاجز تھے۔

صلاح الدین پر قاتلانہ حملہ: ... اور حلبیوں نے اس کی سازش کی پس سب سے پہلے شیبان صاحب الحصون کے پاس پیغام بھیجا گیا اس نے ایک جماعت ناصر کے قتل کے لئے روانہ کی مگر کامیاب نہ ہوئی بلکہ وہ زخمی ہو گئے۔ اس نے قلعہ پایا اور قتل کر دیا۔ اس موقع پر انہوں نے حاکم طرابلس القومص فرنگی سے دوستی کی اور وعدہ کیا کہ وہ ناصر کو ان سے ہٹا دے تو وہ اسے بہت مال دیں گے۔ اس قومص کو نور الدین نے قید میں ڈالا اور دس سال قیدی رہا۔ پھر ایک لاکھ دینار اور ایک ہزار مسلمان قیدی فدیے میں دیے۔

طرابلس روانگی: ... اور جب اسے معلوم ہوا تو اس نے حمص پر قبضے کا فیصلہ کر لیا تو سلطان ناصر اس کے مقابلے کے لئے نکلا اور سلطان نے اس کے شہر طرابلس کی طرف ایک دستہ روانہ کیا۔ جس نے لوگوں کو قتل کیا اور قیدی بنائے اور غنیمت حاصل کی اور جب ناصر اس کے قریب ہوا تو وہ اپنے ملک سے اپنے شہر واپس ہوا۔ جو اس نے چاہا تھا اسے اس کا جواب مل گیا۔ ناصر کا حمص میں تسلط ہو گیا اس نے قلعہ لیا تھا تو اس نے اس کے لئے اس پر مجانیق نصب کر دیں اور زبردستی لے لیا۔ اور اس پر قبضہ کر لیا۔ واپس حلب آ گئے۔ جو اس نے چاہا اللہ نے دے دیا۔ تو قاضی فاضل نے سلطان سے خطیب شمس الدین کے ہاتھ ایک شاندار کے ہاتھ ایک لمبا چوڑا خط بھیجا جس میں اس نے کہا۔ جب ہم دل کی جنگ کا ارادہ کرتے ہیں تو خوب مدد مانگتا اور وہ حوادث کی تحریریں قوم کو دیں اور ہمیں شکست کرنے والے ہیں اگر ان کے بارے میں کہا جائے کہ وہ بھی ہیں۔ تو ان میں سے اکثر جدا ہو چکے ہیں اور ان سے شرح صدر کرتا ہوں سے جدا کیا جائے اور طرح کی تاویل کی ان کا فتح کر جاتا تھا ان کی عبادت پوشیدہ نہیں ہوئی۔

اور یہ عجیب بات ہے کہ زمین میں عجیب و غریب کام ہوتا ہے جن کے متعلق امید کیا جاتا آدمی کی بھی جانا کیسے اونٹ کو پیاس مار دیتی ہے۔ اور پانی اس کی پشت کے اوپر رکھا ہوا ہے۔

رجز بیانی...... ہم اپنی ہتھیلیوں میں آگ لیتے ہیں اور لوگ نور حاصل کرتے ہیں اور ہم اپنے ہاتھوں سے پانی نکالتے ہیں۔ اور دوسرے باتیں کرتے ہیں۔ اور ہم اپنے سینوں میں تیر کھاتے ہیں اور دوسرے عصاؤں پر اعتماد کرتے ہیں۔ اور بدن ہماری پونجی کو اس دل کو اس عدل کے موقف میں واپسی کا سوال کرتے ہیں۔ جو کبھی ہوئی چیز کو واپس کرتا ہے۔ اور ہم اطاعت کا اظہار کرتے ہیں اور دلوں کے جھنڈے کی طرح جھنڈے پیچھے ہیں اور ہمارا پہلا حال یہ تھا کہ ہم شام میں تھے ہم فتوحات کرتے تھے اور اپنی افواج سے آگے بڑھ کر کفار سے جہاد کرتے تھے۔ ہم اور ہمارا والد اور ہمارا چچا ایسی کون سا شہر فتح ہوا اور دشمن کا کون سا قلعہ یا فوج یا اسلام کا میدان کارزار ہے جس میں اس کے ساتھ لڑائی ہوئی ہے۔ ہمارے کارناموں سے کوئی ناواقف نہیں اور دشمن انکار نہیں کر سکتے حملے پر کنٹرول کرتے ہیں اور آگے بڑھتے ہیں۔ اور فوج کو اکٹھا کرتے ہیں۔ اور تیاری کے بارے میں سوچتے ہیں۔ پھر ہم وہ کام کرتا ہے جو ہونے سے ہمارا علم اور ہمارے لئے یہ بات نقصان دہ نہیں کہ ان کا ذکر کریں۔ پھر ان کی ان باتوں کا کیا کہ جو انہوں نے کفر کو شکست منکرات کو دور اور فرنگیوں کو تباہ کرنے اور بدعات ختم کرنے کے بارے میں مصر میں کیا اور جو اس کا عدل پھیلا اور احسان کو نشر کیا اور جو بلاد حرم و یمن اور نوبہ اور افریقہ میں عباسیوں کے خطبے قائم کئے۔

حماۃ روانگی جب خط ان کے پاس پہنچا تو انہوں نے برا جواب دیا انہوں نے حاکم موصل سیف الدین غازی بن مودود سے جو نورالدین محمود بن زنگی کا بھائی تھا مدد و اعانت طلب کی اس نے اپنے بھائی عزالدین کو اپنی فوج کے ساتھ بھیجا اور وہ ان کے پاس آیا حلبی بھی ان کے ساتھ مل گئے۔ اور انہوں نے ناصر کی غیر حاضری اور قلعہ حمص میں اس کے اشتغال و تعمیر کے باعث حماۃ کا قصد کیا اور جب اسے اس کے متعلق اطلاع ملی تو وہ تھوڑی سی فوج کے ساتھ ان کے مقابلہ میں آگیا اور ان تک پہنچ گیا۔

صلح کی دعوت...... اور وہ بڑے لشکروں کے ساتھ تھے پس انہوں نے اس کا سامنا کیا فوج کی قلت دیکھ کر اسے کھول لالچ دیا اور اس نے رہا اور اس کو جنگ کا ارادہ کیا اور وہ انہیں چکر دیتا رہا اور انہیں باہم مصالحت کی دعوت دیتا رہا کہ شاید فوج اس سے آملے حتی کہ یہ بھی کہا کہ میں صرف مجھے دمشق پر قناعت کرتا ہوں اور میں وہاں ملک صالح اسماعیل کا خطبہ قائم کروں گا اور دیگر شام علاقے چھوڑ دوں گا۔ مگر خادم سعد الدین گمشتگین نے مصالحت سے انکار کر دیا۔ سوائے اس کے کہ وہ اس الرحبہ سے جو اس کے عمزاد ناصر الدین بن اسد الدین کے قبضے میں تھا نے کہا یہ مجھ سے نہیں ہو سکتا اور نہ ہی میں طاقت رکھتا ہوں۔

پس انہوں نے صلح کرنے سے انکار کر دیا۔ اور جنگ پر آمادہ ہو گئے۔

صلاح الدین کے ساتھ جنگ اس نے اپنی فوج کا ایک دستہ بنایا اور ۱۹ رمضان المبارک اتوار کے دن قرون حماۃ کے قریب کا واقعہ ہے۔ اس نے بڑا استقلال دکھایا اور اسی دوران میں اس کا بھتیجا تقی الدین عمر بن شاہنشاہ آ گیا اور اس کے ساتھ اس کا بھائی فرخ شاہ بھی فوج کے ایک دستے میں تھا۔ اس کی فوج غالب آ گئی ان پر ان کا رعب ڈالا وہ شکست کھا کر منہ پھر گئے اور اس نے ان کے کچھ سرداروں کو قیدی بنایا اور اعلان کیا کہ بھاگنے والوں کا تعاقب نہ کیا جائے اور زخمیوں کو نہ مارا جائے اور جو لوگ قید میں تھے ان کو رہا کر دیا۔

حلب کی طرف روانگی...... جلدی ہی وہ حلب کی طرف روانہ ہو گیا جہاں حالات بہت خراب تھے۔ ان کو اپنے کئے کا انجام مل گیا تھا۔ کہ کل وہ صلح کر رہا تھا اور آج وہ صلح کی درخواست چھوڑ کر واپس چلا جائے۔ اس کے پاس حماۃ حمص کے علاقے کے علاوہ المعرۃ کفر طاب اور ماردین کا علاقہ بھی اس کے پاس رہے گا۔ تو اس نے یہ بات قبول کر لی اور اپنے جنگ کے ارادے کو ترک کر کے قسم کھائی کہ اس کے بعد وہ بادشاہ صلاح الدین سے جنگ نہیں کریں گے۔ اور اپنے ملک کے تمام منابر پر اس کے لئے دعا کریں گے اور اس کے بھائی عمادالدین نے بلاد الرحبہ کے متعلق سفارش کی کہ ان سے پہلے وصول کریں اور اس نے ایسا کیا اور پھر کامیاب کامران ہو کر واپس آ گیا۔

نئے امراء کی تقرری...... اور جب وہ حماۃ میں تھا تو بادشاہوں نے مصر و شام کے مہر اس کے پاس بھیجے اور اس نے ان کو اہل و اقارب

میں خلعت کرتے۔ وہ ایک جشن کا دن تھا اور اس نے حماۃ پر اپنے ماموں کے بیٹے اور اپنے داماد شہاب الدین کو نائب مقرر کیا پھر حمص کی طرف چلا اور اسے اپنے عمزاد ناصر کو دے دیا جیسا کہ اس سے پہلے وہ اس کے باپ اسد الدین شیرکوہ کے پاس تھا۔ پھر ذوالقعدہ میں العقبہ سے دمشق تک کا علاقہ بھی لے لیا۔

جھوٹا نبی: ...... اور اس دمشق کے صوبے مغر الحق سے ایک شخص ظاہر ہوا جو مغربی تھا اس نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ اس نے کچھ خلاف عادت، محال باتیں اور شعبدات اور نیرنگیات دکھائے جس سے عوام اور جاہل لوگ فتنے میں پڑ گئے۔ پس سلطان نے اس کی تلاش کی تو حلب کے صوبے کی طرف بھاگ گیا۔ اور ہر جاہل اس کے پاس جمع ہو گیا۔ اس نے بہت سے کسانوں کو گمراہ کر دیا۔ اور اس نے ایک عورت سے شادی کر لی جس سے وہ محبت کرتا تھا۔ اور وہ کاشتکاروں کے رہنے والے میں سے تھی۔ اسے اس کے متعلق معلوم کیا کہ اس نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ ان دونوں کا قصہ مسیلمہ اور سجاح کے مشابہ ہو گیا۔

کچھ متفرق واقعات: ...... اس سال خلیفہ کا وزیر بھاگ گیا۔ اور اس کا گھر لوٹ لیا گیا۔ اور اس سال ابوالفرج ابن جوزی نے اس مدرسہ میں درس دیا۔ جس کے لئے تعمیر کیا گیا تھا۔ اور قاضی القضاۃ ابوالحسن بن الدامغانی اور فقہاء اور کبراء آپ کے پاس حاضر ہوئے۔ اور یہ دن ایک جشن کا دن تھا۔ اور آپ کو خلعت انعام دیا گیا۔

اس سال میں وفات پانے والے مشاہیر

روح بن احمد[1] ...... ابو طالب الحدیثی جو ایک وقت بغداد کے قاضی القضاۃ رہے آپ کا بیٹا بھی حجاز میں تھا۔ جب اسے اپنے بیٹے کی موت کی اطلاع ملی تو وہ بیمار ہو گیا اور آپ چند دن بعد فوت ہو گئے۔ آپ پر فسق کی تہمت تھی۔

شملہ ترکمانی[2] ...... یہ بلاد فارس پر غالب ہو گیا اور نئے قلعے بنائے اور کئی قلعوں پر غالب ہو گئے تھے اور تقریباً بیس سال تک سب آپ کے ساتھ رہا۔ پھر بعض ترکمانوں نے اسے جنگ کر کے قتل کر دیا۔

قیماز بن عبداللہ[3] ...... قطب الدین المستنجدی آپ خلیفہ المستضئ کے دور میں بڑے تھے اور آپ تمام افواج کے سالار تھے۔ پھر آپ نے خلیفہ کے خلاف بغاوت کی اور دار الخلافت کا ارادہ کیا تو خلیفہ اپنی گھر کی چھت پر چڑھ گیا اور اس نے عوام کو قیماز کے گھر کے لوٹنے کا حکم دیا۔ اور اسے لوٹ لیا گیا اور یہ شخص گھر کے پچھواڑے سے نکلا اور وہ اور اس کے ساتھی جنگلات میں بھاگ گئے۔

---

[1] ابن الجوزی نے المنتظم ۱۰/۲۵۵ میں اور ابن الدبیثی نے الورقہ [illegible] میں اور الذہبی نے تاریخ اسلام الورقہ [illegible] ۱۲/۲۹۰ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ علاوہ ازیں ابن الجوزی [illegible]

[2] ابن الجوزی کی المنتظم ۱۰/۲۵۵ [illegible] علاوہ ابن الاثیر کی تاریخ الکامل [illegible] الذہبی کی تاریخ الاسلام [illegible] العبر [illegible]

[3] [illegible] المنتظم [illegible] الذہبی کی تاریخ الاسلام [illegible] العبر [illegible]

واقعات ۵۷۱ھ

صلاح الدین اور فرنگیوں کی صلح ...... اس سال فرنگیوں نے بادشاہ صلاح الدین سے جب کہ وہ مرج الصفر میں مقیم تھا۔ مطالبہ کیا کہ وہ ان سے صلح کر لے تو اس نے ان کی بات مان لی کیونکہ شام میں قحط تھا اور اس نے قاضی فاضل کے ساتھ اپنی فوج کو دیار مصر کی طرف روانہ کیا۔ تاکہ غلہ حاصل کر کے واپس آ جائیں۔

اور خود شام میں ٹھہرنے کا ارادہ کیا اور قاضی کو بتایا [illegible] اس سے زیادہ کوئی چیز نہ تھی۔

اور علیحدہ رضامندی سے کوئی بات نہیں تھی لیکن ضروریات کے لئے احکام ہوتے ہیں۔ سو بادشاہ کا قیام شام میں تھا۔ اور دمشق کے ساتھ فوج کا رہنا ضروری تھی اور وہ خود ایک چھوٹی سی جماعت کے ساتھ رہ گیا تھا تو اللہ تعالیٰ اس کی جیت کے مددگار بن گئے۔

سیف الدین کا خط ...... نور الدین کے بھتیجے سیف الدین غازی حاکم موصل نے حلبیوں کی جماعت کو خط لکھا جس میں انہیں اس صلح پر شرمندگی دلائی جو انہوں نے ناصر الدین سے کی اور بیان کیا کہ اس وقت وہ اپنے بھائی کے ساتھ جنگ کرنے اور محاصرہ کرنے میں لگا ہوا تھا اور [illegible] سنجر میں تھا اور یہ کوئی اچھا کام نہ تھا اور اس کی اپنے بھائی کے ساتھ جنگ اس بات پر ہوئی کہ اس نے ملک ناصر کی اطاعت کرنے میں انکار کر دیا تھا جس اس نے اپنے بھائی کے ساتھ اس وقت صلح کی جب اسے ناصر اور اس کے مددگاروں کا پتہ چلا پھر اس نے حلبیوں کو عہد توڑنے کی ترغیب دی تو انہوں نے اس سے جو وعدے کئے تھے اس کی طرف روانہ کر دیئے۔ اور اسے ان کی طرح دعوت دی تو اس نے ان کے خلاف اللہ سے مدد مانگی اور مصری افواج کو پیغام بھیجا کہ وہ اس کے پاس آ جائیں جبکہ موصلی اپنی افواج کے ساتھ آیا۔

سیف الدین کا صلاح الدین کا ٹکراؤ ...... اس نے اپنے چچازاد ملک صالح عماد الدین اسماعیل سے ملاقات کی اور وہ تقریباً بیس ہزار جنگجوؤں کے ساتھ حلب کے گرد گھوڑوں پر سوار ہو کر گیا اور ناصر بھی اس کی طرف روانہ ہوا اور وہ حملہ کرنے والے شیر کی طرح تھا۔ اس کے ساتھ صرف ایک ہزار سوار تھے اور تھوڑی سی چھوٹی جماعتیں تھیں لیکن کتنی ہی چھوٹی جماعتیں بڑی بڑی جماعتوں پر غالب آ جاتی ہیں۔ لیکن مصری افواج ان تک پہنچ گئے اور اس کی مدد کو لشکر بھی پہنچ گیا [illegible] ایک دوسرے کا [illegible] شوال جمعرات کا واقعہ ہے۔

سیف الدین کی شکست ...... آغاز میں شدید جنگ کی یہاں تک کہ ملک ناصر الدین نے خود حملہ کیا اور شکست اللہ کے حکم سے ہوئی بہت سے اہل حلب اور موصل کو قتل کر دیا اور ملک سیف الدین غازی کے خیموں اور ذخائر پر قبضہ کر لیا۔ ان کی ایک جماعت کو قیدی بنا لیا۔ اور ناصر نے ان کے بیٹوں اور سروں پر چادریں ڈال کر انہیں چھوڑ دیا حالانکہ انہوں نے جنگ کے دوران [illegible] اور سلطان سیف الدین کے خیمے میں ان پرندوں کی موجودگی پائی [illegible] شراب [illegible] کا حکم۔ اور [illegible] اس خوفناک حالت سے [illegible] نکلتا ہے۔

سامان کی تقسیم ...... اور اس نے ان سے بہت سی چیزیں حاصل کیں اور انہیں اپنی فوجوں میں تقسیم کر دیا اور خود [illegible] تھے سیف الدین غازی کا خیمہ اپنے بھتیجے فرخ شاہ [illegible] عز الدین کو [illegible] کے خیمے میں [illegible] ساتھ [illegible] کی طرف واپس [illegible]

اور کہا انہیں کہا کہ یہ آلات تمہیں رزم و جنگ سے زیادہ محبوب ہیں اور اس نے موصل کی فوج کو شرابیوں اور کھیل کود کے سامان کی کثرت کے باعث شراب کی دکان کی طرح پایا اور یہ ہر گناہ گار اور غافل اور بھول جانے والے کا طریقہ کار ہے۔

فوج کی شرمندگی —— اور جب فوجیں حلب کی طرف واپس آ گئیں تو وہ بڑے ٹھکانے کی طرف پلٹ آئیں اور جو کچھ انہوں نے اور بادشاہ کی مخالفت کرنے پر پشیماں ہو گئیں۔ اور انہوں نے شیر کے خوف سے شہر کو مضبوط کیا اور حاکم موصل نے بھی جلدی کی اور وہاں پہنچ گیا اور [illegible] تک کہ اس میں داخل ہو گیا۔

اور جب ناصر غنیمت کے مال سے فارغ ہو گیا تو وہ جلدی سے حلب کی طرف گیا اور وہ جنگی طاقت میں تھا اس نے دیکھا کہ انہوں نے حلب کو مضبوط کر لیا ہے۔ اس نے کہا مصلحت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم شہر کے ارد گرد کے قلعوں کے فتح کرنے کی طرف سبقت کریں پھر ہم ان کی طرف واپس آئیں گے اور ان میں سے وہ سب سے کوئی بھی رکاوٹ نہ ہو گی پس وہ ایک ایک قلعہ کو فتح کرنے لگا اور ان کی حکومت [illegible] کرانے لگا۔ پس اس نے بزاعہ اور منبج کو فتح کیا۔ پھر اعزاز کی طرف روانہ ہو گیا اور حلبیوں نے سنان کی طرف پیغام بھیجا کہ وہ بادشاہ کے قتل کے لئے ایک جماعت بھیجے اور ان میں سے ایک جماعت سپاہیوں کے لباس میں اس کی فوج میں شامل ہو گئی اور انہوں نے شدید جنگ کی اور ان سے مل گئے اور انہوں نے ایک دن موقع پایا اور بادشاہ لوگوں سے بے خبر تھا ان میں سے ایک شخص نے اس پر حملہ کر دیا اور اس کے سر پر چاقو مارا مگر اس کی خود نے اور نیچے سے [illegible] نے بچا لیا۔ پھر تو اس نے گال پر لگایا جس سے وہ معمولی زخمی ہوا۔ پھر حملہ کرنے والے نے بادشاہ کو پکڑ کر [illegible] زمین کی طرف [illegible] سے لے [illegible] حملہ کرنے والے کو پکڑ کر اس کو قتل کر کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا پھر اس نازک وقت میں ایک اور نے اس پر حملہ کر دیا لیکن وہ بھی قتل ہوا تو تیسرا اٹھ کھڑا ہوا لیکن اسے بھی قتل کر دیا۔ اس روز جنگ بند رہی پھر بادشاہ نے شہر کو فتح کرنے کا پکا ارادہ کر لیا اور آخر میں اس کو فتح کیا اور تقی الدین عمر بن شاہنشاہ بن ایوب کو [illegible] دے دیا اور حلب والوں پر اس کا غصہ [illegible] کیونکہ انہوں نے قتل کرنے والوں کو بھیجا تھا اور انہوں نے اس پر دلیری کی تھی پس وہ آیا اور شہر کے سامنے جبل جوشن پر قصر الامارہ [illegible] اور یہ واقعہ [illegible] ہے کہ اس نے [illegible] کو اٹھا لیا اور [illegible] سے نکل گیا اور شہر میں [illegible] کے [illegible] میں لے لیا حتیٰ کہ یہ سال گذر گیا۔

اور اس سال کے ذوالحجہ میں بادشاہ کا بھائی توران شاہ یمن سے اپنے بھائی سے ملاقات کے شوق میں اس کے پاس لوٹ آیا اور اس نے بہت سے مال حاصل کئے۔ اور سلطان اس سے خوش ہوا اور جب دونوں اکٹھے ہوئے تو [illegible] بادشاہ نے کہا [illegible] میرا بھائی ہے اور اس نے اپنے رشتہ دار کو شہر [illegible] پر نائب مقرر کیا اور بعض کہتے ہیں کہ اس کی آمد موصلی جنگ سے پہلے ہوئی تھی [illegible] اور [illegible] کی [illegible] فتح اور کامیابی کا سب سے بڑا سبب تھا۔ اور اس سال [illegible] تقی الدین عمر [illegible] اپنے غلام [illegible] کے ساتھ ترکوں کی [illegible] مغرب کی طرف روانہ کیا۔ اور اس نے بہت سے شہروں کو فتح کیا۔ اور اس نے بہت سے مال حاصل کئے [illegible] طرف روانہ ہوئے۔ اور اس سال ابو الفتوح [illegible] عبد السلام بن یوسف بن محمد بن مقلد تنوخی دمشقی [illegible] دمشق آیا [illegible] اور کہا جاتا ہے کہ وہ [illegible] اور تقریر کے لئے بیٹھا اور بادشاہ صلاح الدین بھی اس کے پاس آیا اور اس کے [illegible] سے [illegible] کی [illegible]

[illegible] کے [illegible] سے [illegible] میں حاضر ہوا [illegible] سے [illegible] کی [illegible] اور اس میں [illegible] سے پہلے [illegible] میں [illegible] سے [illegible] کہ [illegible] سے [illegible] اور [illegible] سے [illegible] اور [illegible] سے [illegible] ہوں گا۔

اس سال میں وفات پانے والے مشہور لوگ

علی بن الحسن بن ہبۃ اللہ[1] ...... ابن عساکر ابوالقاسم دمشقی آپ اکابر حفاظ حدیث میں سے تھے اور جو لوگ ضبط کے ساتھ مجموعوں کے ساتھ تصنیف کے ساتھ دور طلب کے ساتھ اور اس کی اسانید اور متون کے حفظ اور اس کے مصنوعات اور متون کے مشہور ہونے میں معروف ہوئے ہیں، آپ ان میں سے تھے۔ آپ نے تاریخ دمشق ۸۰ جلدوں میں تصنیف کی ہے۔ اور وہ آپ کے بعد ہمیشہ رہنے والی ہے اور آپ سے پہلے مؤرخین میں آپ جیسا کوئی نہیں ہوا ہے۔ اور متاخرین میں سے آپ کے بعد آنے والے لوگوں کو بھی آپ نے درماندہ کر دیا ہے اور آپ ان کی بازی لے گئے ہیں۔ اور جس شخص نے بھی اس میں غور و فکر کی جو کچھ آپ نے اس میں بیان کیا ہے۔ اس نے تاریخ میں آپ کے زمانے میں اکیلا ہونے کا فیصلہ دیا ہے، اور یہ پہاڑ کی چوٹیوں میں سے بلند چوٹی ہے اس کے ساتھ علوم حدیث میں آپ کی مفید کتب بھی ہیں جو عبادت اور تعریف کرنے والے طریقے پر مشتمل ہیں اور اطراف الکتب الستہ اور الشیوخ النبل اور تبیین کذب المفتری علی ابی الحسن الاشعری اور ان کے علاوہ چھوٹی بڑی تصانیف اور الاجزاء اور الامالی بھی آپ کی کتابیں ہیں اور آپ نے حدیث کی تلاش میں بہت سفر کیے ہیں شہروں اور شیوخوں کو پا لیا ہے اور آپ نے اپنی تاریخ میں تالیف کی ہے آپ دمشق کے اکابر سرداروں میں سے تھے اور ان میں آپ کی امیری و قیام و شان والے اور بہت مال والے اور عطیات دینے والے لوگوں میں بہت بلند تھے۔

آپ کی وفات ۱۱ رجب کو ہوئی اور آپ کی عمر ۷۲ سال تھی۔ بادشاہ صلاح الدین آپ کے جنازہ میں شامل ہوا اور باب الصغیر کے قبرستان میں آپ کو دفن کیا گیا اور شیخ قطب الدین نیشاپوری نے آپ کا جنازہ پڑھایا۔ ابن خلکان نے بیان کیا ہے کہ آپ کے اشعار بہت ہیں ان میں سے یہ اشعار ہیں۔

میرے نفس نے جو کچھ ہو جائے پر افسوس کیا کہ زمانہ اب تک ہے حجاب جو جاتا رہا ہے، بہادر جوانی ایک پل میں چلی گئی گویا وہ آئی ہی نہیں تھی اور بڑھاپا ایسا آ گیا ہے گویا وہ کبھی ختم نہیں ہو گا۔ مجھے اپنے نفس نے دھوکہ دیا اور اب میری موت قریب آ گئی ہے کاش کہ مجھے معلوم ہو جاتا کہ آخرت میں خدا تعالیٰ میرے ساتھ کیا معاملہ کرے گا۔

ابن خلکان نے بیان کیا ہے کہ آپ نے اس میں التزام مالا یلزم کیا ہے اور دونوں لام کے ساتھ ہے۔ اور آپ کے بھائی کا نام صائن الدین ہبۃ اللہ بن الحسن فقیہ محدث اور عالم تھے جس نے بغداد میں اسعد المیہنی کے پاس بہت مدت گزاری اور پھر دمشق آ کر غزالیہ میں پڑھایا اور ۶۳ کی عمر میں وفات پائی۔

---

[1] ان کے حالات دیکھیے: [illegible] معجم الادباء [illegible] تاریخ [illegible] مختصر تاریخ دمشق [illegible] وفیات الاعیان [illegible] طبقات السبکی [illegible] شذرات الذہب [illegible] کشف الظنون [illegible] معجم الادباء [illegible] مرآۃ الجنان [illegible] مفتاح السعادۃ [illegible] الروضتین [illegible] ایضاح المکنون [illegible] کتاب [illegible] کی وفیات [illegible]

۵۷۲ھ کے واقعات

اس سال کے آغاز میں شاہ مصر نے حلب کا محاصرہ کیا تو انہوں نے اس کی [illegible] حاصل کرکے اس سے مطالبہ کیا کہ وہ ان سے مصالحت کرکے صلح کرلے پس اس نے اس شرط پر ان سے صلح کی کہ حلب اور اس کے آس پاس صرف بادشاہ صالح کے لئے ہوں گے تو انہوں نے یہ تحریر لکھ دی اور جب شام ہوئی تو بادشاہ صالح نے اسماعیل کو بھیجا کہ وہ اس سے [illegible] اٹھا لائے اور اس کی چھوٹی بہن خاتون بنت نور الدین کو بھی بھیجا تو وہ امیروں سے مطالبے کے قبول کرنے پر شکریہ ادا کرنے آئی تاکہ ان سے عزاز حاصل کرے اور بادشاہ نے اس بچی کو دیکھا تو کھڑا ہو گیا۔ وہ اس سے عزاز [illegible] بادشاہ نے اس کے مطالبے کو قبول کیا اور اسے جواہرات اور بہت سے تحفے دیئے۔ پھر حلب سے چلا گیا۔ اور اس نے اسماعیلیوں کی طرف جانے کا ارادہ کیا جنہوں نے اسے قتل کرنے کی کوشش کی تھی پس بادشاہ نے اس کے قلعے کو چاروں طرف سے گھیر لیا اور لوگوں کو قتل کیا بہت سوں کو قیدی بنایا اور چارپایوں کو پکڑ لیا اور کھیتیاں جلانے والوں کو بھی تہس نہس کر دیا تھا اور قلعوں کو گرا دیا۔ پھر اس کے ماموں شہاب الدین محمود بن تکش حماۃ کے حاکم نے ان کے بارے میں سفارش کی کیونکہ وہ اس کے پڑوسی تھے تو اس نے اس سفارش کو قبول کیا اور بعلبک کے نائب امیر شمس الدین محمد بن الملک المقدم نے جو کہ دمشق کا نائب تھا فرنگیوں کی ایک جماعت اس کے سامنے پیش کی گئی جنہوں نے اس کی غیر حاضری میں فساد اور تباہی کی تھی جس کی وجہ سے اس کے دل نے فرنگیوں کے خلاف جنگ کرنے پر سے مجبور کیا۔ پس اسماعیلیوں نے سنان کے لوگوں کے ساتھ صلح کر لی پھر دمشق واپس آ گیا۔ تو اس کے بھائی شمس الدولہ توران شاہ نے اس کا استقبال کیا تو اس کو معظم کا لقب دیا گیا پھر شاہ مصر نے مصر میں داخل ہونے کا ارادہ کیا اور قاضی کمال الدین شہرزوری بھی اسی سال ۶ محرم کو وفات پا گئے آپ بہترین بزرگوں میں سے تھے اور نور الدین کے بہت خاص آدمی تھے۔ اس نے جامع اور دارالحرب کے خزانے اور دیواروں کی تعمیر اور عام انتظام کی نگرانی آپ کے ذمہ لگا دی تھی۔ اور جب آپ وفات پانے لگے

تو آپ نے اپنے بھتیجے ضیاء الدین بن تاج الدین شہرزوری کو قاضی بنانے کی وصیت کی حالانکہ وہ آپ سے ناراض تھا کیونکہ آپ کے اور اس کے درمیان اس وقت سے ناراضگی پائی جاتی تھی جب صلاح الدین نے اسے دمشق میں قید کیا تھا اور آپ کی مخالفت کرتا تھا پھر بھی آپ نے اپنے بھتیجے کے لئے وصیت جاری کی اور وہ اپنے باپ کے طریقے پر ختم ہونے والی حکومت کی کرسی پر بیٹھا۔

اور سلطان کے دل میں شرف الدین ابو سعید عبداللہ بن ابی عصرون جنہیں کو قاضی بنانے کی تمنا تھی۔ اس نے بادشاہ کی طرف دمشق کی طرف ہجرت کی تھی۔ اور اس نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اسے دمشق کا قاضی بنائے گا اور اس نے اس کے متعلق قاضی فاضل سے خفیہ طور پر بات کی تو فاضل نے ضیاء کو مشورہ دیا کہ وہ اس عہدے سے استعفیٰ دے دے [illegible] تو اس نے استعفیٰ دے دیا جو منظور کر لیا گیا۔ اور اس نے بیت المال کی وکالت بھی اس کے لئے ترک کر دی اور بادشاہ نے ابن ابی عصرون کو اس شرط پر قاضی مقرر کیا کہ وہ قاضی محی الدین ابو المعالی محمد بن زکی الدین کو نائب مقرر کرے تو اس نے اسے مقرر کیا۔ اس کے بعد محی الدین ابو حامد بن ابی عصرون اپنے باپ کی عزت کے بدلے میں اس کے دیکھنے کی کمزوری کی وجہ سے نیابتاً قاضی بن گیا۔

اور اسی سال ماہ صفر میں بادشاہ ناصر نے حرم شافعی کی [illegible] قرافہ پر اور اس میں شرعی علوم سے مشغولیت کرنے والے اور دینی علوم کی تدریس پر وقف کیا۔ اور اس کی استاد قطب الدین نیشاپوری کو نگران مقرر کیا۔ اور اسی سال سلطان مصر نے الست خاتون عصمت الدین بنت امیر معین الدین انر سے نکاح کیا جو نور الدین کی بیوی تھی۔ اور قلعہ میں رہتی تھی اور اس کا بھائی امیر الدین [illegible] اس کے نکاح کی ذمہ داری [illegible] قاضی ابن ابی عصرون [illegible] کے ساتھ گواہوں میں شامل ہوئے اور شاہ مصر نے یہ شب اور اس کے بعد کی رات اس کے ساتھ گزاری اور دوسرے دن مصر کی طرف چلا گیا اور وہ جمعہ کے روز [illegible] سے پہلے سوار ہوا اور مرج الصفر میں اترا پھر [illegible] کے قریب [illegible] پھر اسی سال ربیع الاول کو ہفتے کے روز مصر میں داخل ہوا اور [illegible] بادشاہ عادل سیف الدین ابوبکر [illegible] نے اس کا استقبال کیا۔ اور اس [illegible]

اور اس کے خاص تمام خوبیوں کو بیان کرنے لگا اور اس سے الزام کو دور کیا اور اس کی ذمہ داری ختم کر دی ہے۔ اور اس میں بہت مبالغہ کیا ہے۔ [illegible] تحقیق میں بیان ہے۔

اس سال شعبان میں [illegible] اور اپنے بیٹے کامل [illegible] اور عزیز عثمان [illegible] سے قرابت [illegible] اور ان [illegible] کے [illegible] سے بعد ہفتہ [illegible] سلطان [illegible] کے [illegible] گیا [illegible] سے [illegible] روزے [illegible] اور شہر [illegible] کی تعمیر مکمل ہو گئی اور [illegible] نے [illegible] اس کی [illegible] اور ان کی حرمت [illegible] کے [illegible] ہونے کا حکم دیا [illegible] سے بچنے کا حکم دیا۔ ان میں بہت بڑی [illegible] جو ان سب کاموں کے لئے کافی تھی، اور رمضان ہی میں قاہرہ والوں [illegible] روزے رکھے گئے۔

اور اس سال عادل نے حضرت امام شافعی کی قبر پر شافعیہ کے لئے ایک مدرسہ تعمیر کرنے کا حکم دیا اور شیخ [illegible] الشافعی [illegible] اور اس سال اس نے قاہرہ میں [illegible] تعمیر کرنے کا حکم دیا۔ اور اس سال [illegible] کے [illegible] مجاہد الدین قیماز [illegible] جامع [illegible] ایک حافظ [illegible] اور ایک مدرسہ [illegible] موصل [illegible] اس کی وفات [illegible] میں [illegible] اور اس سال خلیفہ نے [illegible] سے الگ [illegible] ہم اللہ تعالیٰ سے عافیت کی دعا کرتے ہیں۔

اور ابن جوزی نے المنتظم میں ایک عورت کے متعلق بیان کیا ہے کہ [illegible] راستے میں جا رہی تھی تو جب میں ایک [illegible] کے پاس سے گذری تو اس نے مجھے [illegible] تو اس نے [illegible] مجھ سے [illegible] اور [illegible] چنانچہ میں نے [illegible] کے پاس جا کر [illegible]

اس سال فوت ہونے والے مشہور و معروف لوگ

علی بن عساکر[1] ابو [illegible] البطائحی المقری [illegible] آپ نے حدیث کا سماع کیا [illegible] اور [illegible] کی [illegible] آپ کی [illegible] بغداد [illegible] کے لئے وقف کر دیں [illegible] سال [illegible] میں انتقال ہوا۔

محمد بن عبداللہ[2] ابن [illegible] دمشق [illegible] آپ نے شافعی مذہب [illegible] اور [illegible] مدرسہ [illegible] آپ [illegible] دمشق میں [illegible]

---

[1] [illegible]

[2] [illegible]

شہر زوری کے زمانے میں قاضی مقرر ہوئے اور اس نے آپ کو وزیر بھی بنایا جیسا کہ ابن الساعی نے اس کے بارے میں بیان کیا ہے کہ وہ پیغام رسانی کرنے کے لئے آپ کو بھیجتا تھا اور آپ نے ایک دفعہ خلیفہ مستضیئ کو ایک رقعہ لکھا اور اس پر لکھا تھا محمد بن عبداللہ الرسول تو خلیفہ نے اس کے نیچے ﷺ لکھا میں کہتا ہوں کہ نور الدین نے جامع، دار الضرب اور دیواروں کی نگرانی آپ کے سپرد کی ہوئی تھی اور آپ کے لئے ہسپتال اور مدارس تعمیر کئے۔ آپ کی وفات اس سال محرم میں دمشق میں ہوئی۔

شمس الدین خطیب …… ابن الوزیر ابو المضاء، خطیب اور مصر کے وزیر کا بیٹا، آپ پہلے شخص ہیں جنہوں نے صلاح الدین کے حکم سے دیار مصر میں خلیفہ مستضیئ بامر اللہ عباسی کا خطبہ دیا پھر آپ نے اس کے ہاں مرتبہ حاصل کیا حتیٰ کہ اس نے آپ کو اپنے اور خلیفوں کے بادشاہ کے درمیان سفیر بنا دیا آپ بڑے صالح اور قابل تعریف تھے شاعروں اور ادیبوں میں آپ کو اپنا کلام سناتے تھے پھر [illegible] نے آپ کی جگہ بادشاہ کے حکم سے شہر زوری کو مقرر کر دیا اور اس کا کام مقرر ہوا۔

۵۷۳ھ کے واقعات

اس سال ملک ناصر نے قلعہ جبل اور قاہرہ اور مصر کے گرد دیوار تعمیر کرنے کا حکم دیا چنانچہ قلعے کو بادشاہ کے لئے تعمیر کیا گیا اور مصر کے لوگوں کے لئے اس کی مثال اور اس کی شکل کا کوئی قلعہ نہ تھا۔ اور اس کی تعمیر کا کام امیر بہاؤ الدین قراقوش کے سپرد کیا گیا۔ اور اس سال مسلمانوں کے خلاف الرملہ کا معرکہ ہوا۔ اور اس سال جمادی الاولیٰ میں بادشاہ ناصر مصر سے انگریزوں سے جنگ کرنے گیا۔ اور شہروں تک پہنچ گیا جہاں اس نے قیدی بنائے اور غنیمت حاصل کی۔ اس کی فوج بستیوں اور گاؤں میں پھیل گئی اور وہ فوج کے ایک دستے کے ساتھ اکیلا رہ گیا تو انگریزوں نے جانبازوں کے ایک لشکر کے ساتھ اس پر حملہ کر دیا اور وہ بڑی کوشش کے بعد جان بچا سکا پھر فوج اس کے بعد واپس آئی اور چند دنوں بعد اس کے پاس اکٹھی ہو گئی۔ اور اس کی وجہ سے لوگوں نے جھوٹی خبریں پھیلائیں لیکن مصر والوں نے یہاں تک کہ اسے دیکھ لیا اور معاملہ اس کے کہنے کے مطابق ہوا کہ میں واپسی کے بجائے غنیمت سے راضی ہو گیا۔ اس کے باوجود شہروں میں سلطان کی سلامتی کی خوشیوں میں شادیانے بجانے لگے اور یہ جنگ دس سال بعد ہوئی یہ یوم حطین ہے اور بادشاہ نے اس جنگ میں بڑی مردانگی دکھائی۔ اور اس نے بادشاہ ناصر تقی الدین کے پاس قیام کیا۔

اور اس کا دوسرا بیٹا قتل ہوا۔ اور وہ نوجوان تھا جس کی جوانی ابھی تازہ تھی۔ اس کے قتل ہونے والے پر قریب تھا [illegible] ایوب کی طرح صبر [illegible] اسی طرح [illegible] اور وہ عالم بھائی ضیاء الدین عیسیٰ ہکاری اور شمس الدین بھی قید ہو گئے۔ دو سال بعد بادشاہ نے ۶۰ ہزار دینار دے کر چھڑوا لئے اور اس سال حلب کی حکومت میں گڑبڑ ہو گئی۔ اور سلطان ملک صالح اسماعیل بن نور الدین نے خادم کمشتکین کو گرفتار کر لیا۔ اور اسے قلعہ حارم کے حوالے کرنے کا پیغام دیا اور وہ قلعہ اس کا تھا۔ اس نے اس بات سے انکار کیا۔ تو اسے الٹا کر کے لٹکا دیا گیا اور ناک میں دھواں کر دیا گیا جس سے وہ مر گیا۔ اس سال فرنگیوں کے بادشاہوں میں سے ایک بڑے بادشاہ کی بغیر حاضری میں اس کے نائبین کے اپنے شہروں میں مشغول ہونے کی وجہ سے شام پر قبضے کے ارادے سے [illegible] العماد کاتب کا بیان ہے کہ انگریزوں کی صلح میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ جب ان کے بادشاہوں میں سے کوئی بادشاہ آئے تو وہ اسے بچا نہیں سکتے ہیں اور وہ اس کے ساتھ مل کر جنگ کریں گے اور اس کی مدد کریں گے اور جب وہ اس کو چھوڑ کر واپس چلا جائے گا تو صلح پہلے کی طرح قائم ہو جائے گی پس اس بادشاہ نے جمع انگریزوں کے ساتھ شہر حماۃ کا ارادہ کیا۔ اور اس نے [illegible] بادشاہ کا ماموں شہاب الدین محمود بیمار تھا۔ اور نائب بھی دمشق اور حماۃ کے ساتھ امیر تھے وہ اپنے اپنے شہروں میں مشغول تھے قریب تھا کہ وہ شہر پر قبضہ کر لیتے لیکن مسلمانوں نے ان کو شکست دی اور [illegible] بہت کئے۔ اور اس پر قبضہ کرنے کی ہمت نہ رہی۔ پھر حارم [illegible] ملک صالح نے انہیں اس سے [illegible] مال اور قیدی انہوں نے [illegible] سے اٹھنے دے [illegible] اور بادشاہ ناصر کا ماموں شہاب الدین محمود [illegible] فوت ہو گیا۔ اور اس کے تین دن پہلے اس کا بیٹا [illegible] فوت ہوا اور [illegible] بادشاہ

نے [illegible] وہاں سے [illegible] آنے کی خبر سنی تو وہ مصر سے شام کے شہروں کی طرف جانے کے لئے نکلا اور ۱۲ شوال کو دمشق میں آ گیا۔ اور اس کا تب اس کے ساتھ اور [illegible] کے باعث مصر میں پیچھے رہ گئی۔

اور اس سال امیر [illegible] نے افضل کو لکھا کہ اس کے ہاں بیٹا ہوا ہے اور وہ ابو سلیمان داؤد ہیں۔ اور اس کے ذریعے اس کے ہاں بیٹے ہو گئے۔ اور اس کے بعد بھی اس کے یہاں کئی لڑکے پیدا ہوئے اور وہ (۱۲) لڑکے اور ایک اکیلی لڑکی جس کا نام مؤنسہ تھا چھوڑ کر مر گیا۔ مؤنسہ سے اس کے فرزند ملک کامل محمد بن عادل نے نکاح کیا۔

اس سال بغداد میں یہود اور عوام کے درمیان بڑی جنگ ہوئی اس کی وجہ یہ تھی کہ ایک مؤذن نے گرجا کے پاس اذان دی [illegible] سخت کلامی کی اور مسلمانوں نے بھی انہیں گالیاں دیں اور دونوں لڑ پڑے۔ مؤذن نے [illegible] کی کچہری میں شکایت کی جس سے حالات خراب ہو گئے لوگ جمع ہو گئے اور فساد پیدا ہو گیا۔ اور جب جمعہ کا وقت آیا تو بعض جامع مسجد میں لوگوں نے خطبہ کو روک دیا اور جلدی سے باہر جا کر عطاروں کے بازاروں کو جن میں یہودی رہتے تھے لوٹ لیا اور یہودیوں کے گرجے کو بھی لوٹ لیا پس انہیں روکنے کی ہمت نہ ہوئی خلیفہ نے عوام کے پکڑے ہوؤں کو پھانسی دینے کا حکم دیا پس رات کو ان شریروں کی جماعت کو جو قید خانوں میں تھی باہر نکالا گیا اور ان کا قتل واجب ہو چکا تھا انہیں پھانسی دی گئی اور بہت سے لوگوں نے خیال کیا کہ یہ اس واقعہ کی وجہ سے ہوا ہے۔ تو لوگ سکون سے خاموش ہو گئے اس سال خلیفہ مستضیء باللہ کا وزیر ابن رئیس الرؤساء حج کی روانہ ہوا تو لوگ اسے رخصت کرنے کے لئے نکلے تو تین نقاب پوش اس کی طرف بڑھے [illegible] کے پاس بھی تھے پس ان میں سے ایک آہستگی کے ساتھ اس کی طرف بڑھا [illegible] پکڑائے پس اس نے اسے کئی چھریوں سے کئی ضربیں لگائیں۔ اور اسی طرح دوسرے اور تیسرے نے اس پر حملہ کیا۔ پس انہوں نے اس کے ٹکڑے کر دیے اور اس کے اردگرد جو جماعت تھی اسے زخمی کر دیا اور تینوں کو اسی طرح قتل کر دیا اور وزیر کو اٹھا کر اپنے گھر لایا گیا۔ وہ اسی روز مر گیا اور یہ وہی آدمی ہے جس نے وزیر ابن ہبیرہ کے دو بیٹوں کو قتل کیا اور پھانسی دی تھی پس اللہ نے اسے اس پر مسلط کر دیا۔ جس نے اسے قتل کر دیا اور جیسا کرے گا۔ ویسا بھرے گا۔

اس سال میں وفات پانے والے مشہور معروف لوگ

صدقہ بن الحسین[1] [illegible] ابو الفرج الحداد آپ نے قرآن پڑھا اور حدیث کا سماع کیا اور عالم بنے اور فتوے دیے اور شعر کہے۔ ابن [illegible] نے [illegible] اور آپ کی تاریخ بھی ہے۔ آپ نے اپنے شیخ ابن الزاغونی پر [illegible] مضمون لکھا ہے جس میں عجیب و غریب باتیں ہیں۔ ابن الساعی نے بیان کیا ہے کہ آپ عالم فاضل آدمی تھے اور کتابت کی اجرت سے گذارہ کرتے تھے اور [illegible] کے پاس ایک مسجد میں قیام کرتے تھے اس میں آپ امام تھے اور آپ [illegible] کو شرح و [illegible] کرتے تھے۔ اور میں نے دیکھا کہ ابن جوزی المنتظم میں بھی آپ کی خدمت کرتے تھے۔ اور آپ پر بری باتوں کی تہمت لگاتے تھے اور آپ سے ان کے شعر بھی بیان کئے گئے ہیں جن میں [illegible] سے بیزاری پائی جاتی تھی۔ واللہ اعلم آپ اس سال ربیع الاول کے آخر میں [illegible] سال کی عمر میں وفات پائی۔ اور آپ کو باب الحرم میں دفن کیا گیا۔ آپ کے متعلق برے خواب دیکھے گئے ہم اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت میں خیر و عافیت کی دعا کرتے ہیں۔

---

[1] [illegible] ابن الاثیر کی الکامل [illegible] المنتظم [illegible] تاریخ الاسلام [illegible]

محمد بن اسعد بن محمد[1] ...... ابو منصور العطار، آپ حفدہ کے نام سے مشہور ہیں آپ نے بہت سا سماع کیا اور فقہ سیکھی اور مناظرے کے لئے اور فتوے دیئے اور بہت پڑھایا۔ بغداد آ کر وہیں وفات پائی۔

محمود بن تکش شہاب الدین الحارمی ...... سلطان صلاح الدین کے ماموں، آپ بہترین امیروں اور بہادروں میں سے تھے۔ آپ کے بھانجے نے حماۃ آپ کو جاگیر میں دیا اور انگریزوں نے اس کو گھیرے میں لے لیا۔ آپ اس وقت بیمار تھے۔ یہی اسی وجہ سے انگریزوں نے حماۃ پر قبضہ کرلیا اور اس کے بعد بہت شہریوں کو قتل کردیا۔ پھر اس کے شہریوں نے بہادری دکھائی اور ان کو ناکام واپس کر دیا۔

فاطمہ بنت نصر العطار ...... آپ سادات عورتوں میں سے تھیں اور کرن موقف کی بہن کی نسل سے تھیں اور پردہ کرنے والی تقویٰ اختیار کرنے والی اور عبادت کرنے والی عورتوں میں سے تھیں کہا جاتا ہے کہ آپ صرف اپنے گھر سے تین دفعہ باہر نکلیں اور خلیفہ قبیلہ گھر گئیں۔

۵۷۴ھ کے واقعات

اس سال قاضی فاضل نے ناصر کو اس کے ہمراہ بادشاہوں کی سلامتی کا خط بھیجا جس میں لکھا تھا کہ وہ خط کے تسلسل سے خوش و خرم زندگی گزار رہے ہیں۔ اور بہترین جواب بیان کہ اللہ کی برداشت اور صبر کا نتیجہ ہے کہ جس نے حق کی بھلائی اور دوری پر صبر کیا تو یہ اس کی عقلمندی ہے۔ وہ اللہ کی طرف امتحان ہے اور ایک بڑی نعمت ہے کیا مالک یہ چاہتا ہے کہ اس میں عزت دی جائے اور وہ اپنے بیٹوں کو دیکھنا چاہتا ہے۔ کیا اس کا دل ان کو دیکھنے کا شوق نہیں رکھتا۔ یہ پڑھتا ان کے دل کشش و عزم کا گا اور آنکھ اللہ سماعت رکھنے سے بچاؤ ہے۔

میرا دل ان کی محبت میں مجبور کرتا ہے لیکن برداشت کرنا پڑ رہا ہے

اور اس سال صلاح الدین نے ملک کے معاملات سے نکل کر ساتھ کو رہے۔ حالانکہ ان سے بہت کچھ مطلوب ہوتا ہے۔ وہ اپنا ملک تقرر کرنے پر قید کیا جاتا ہے اور بعض اوقات اسے اپنے قبضہ میں نہیں رکھتے اور اس نے کے امیروں کے حوالے دیا۔ بعض مصر میں اسے جاگیر کی اس کے ساتھ ہر سال تیس ہزار اردب غلہ لانے کا حکم تاکہ وہ اس کے علاوہ اس کے ذریعے مکی بدوی کرنے والوں کے لئے مددگار ہوں۔ اور اس کے ہاتھ جو کچھ ہوا اس کا ملک کا باعث ہے اور اسی طرح اس نے حرم سے مدینے کے لئے مقرر کیے جو ان کے پاس آتے تھے۔ (رحمہ اللہ)

ابن اثیر کا بیان...... اس سال میں امیر شمس نے بعلبک میں بغاوت کردی اور سلطان کی خدمت میں حاضر نہ ہوا اور وہ حمص میں فروکش تھا جس کی وجہ سے سلطان شاہ نے اس سے بعلبک مانگا تو اس نے دینے سے انکار کردیا اور ابن مقدم نے اس سے باہر نکلنے سے انکار کردیا۔ یہاں تک کہ سلطان نے خود آکر بغیر جنگ کے بعلبک لے لیا اور ابن مقدم کو اس کے بدلے میں بہت سا علاقہ دیا اور وہ باہر نکل گیا تو اسے تورانشاہ کے حوالے کردیا گیا۔

ابن اثیر کا بیان ہے کہ اس سال بارش بہت کم ہوئی۔ جس کی وجہ سے گرانی ہوگئی جس کے اثرات عراق، شام اور دیار مصر میں ۵۷۵ھ تک رہے پھر بارش ہوئی اور چیزیں سستی ہوگئیں۔ ان کے بعد وبا جاری آئی اور ایک اور مرض شام کے اکثر حصوں پر طاری ہوگیا ۵۷۶ھ میں ہوا اس کی وجہ سے بہت سے لوگ مرگئے جن کو صرف اللہ جانتا ہے۔ اور اس سال رمضان میں خلیفہ کے ساتھی صلاح الدین کے پاس آئے اور اس کے ساتھ امیر المومنین کا خلعت تھا۔ اور اس کے بھائی تورانشاہ کو مستعلی امیر المومنین کا لقب دیا۔

---

[1] ابو جعفر کا حکمران محمود الفتح اسماعیل حیدر کا ذکر ۱۱ حصے میں بھی آئے گا اس کے علاوہ التحبیر ۲/۸۹، التکملۃ ... تذکرۃ الحفاظ ... دول الاسلام ... شذرات الذہب ... طبقات السبکی ... طبقات الاسنوی ... النجوم الزاہرہ ... وفیات الاعیان ...

فروخ شاہ ۔۔۔ اس سال ناصر نے اپنے بھتیجے فروخ شاہ شہنشاہ کو ان فرنگیوں سے جنگ کرنے کے لئے روانہ کیا جنہوں نے بغداد کے اردگرد علاقوں میں دوبارہ شرارت شروع کر رکھی تھی۔ روانگی کے وقت ناصر نے انہیں کسی غلطی کا ارتکاب کرنے سے منع کیا کہ جب تک وہ فرنگی اس کے پاس نہ آئیں تو وہاں سے جنگ نہ کرے لیکن جب فرنگیوں نے اسے کمزور سمجھا تو مستی میں آکر خود ہی جنگ شروع کر دی۔ جس کی بنیاد پر انہیں شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اور فرنگیوں کے بادشاہوں میں سے الناصر والعزیز کا حکمران قتل ہو گیا۔ جو ان کے بڑے بہادر بادشاہوں میں سے ایک تھا۔ وہ جنگ کر کے نہیں نکلا تھا بلکہ قول ہے کہ وہ قتل ہوا۔ پھر ناصر نے اپنے بھتیجے کے پیچھے لشکر بھیجا لیکن وہ ابھی راستے ہی میں تھا کہ انہیں پہنچ گیا اسے اس سے پہلے ہی پہنچ کر اور قیدی بنا کے جس کے پیچھے ان کے بھتیجے کا لشکر تھا۔

قلعہ وادیہ ۔۔۔ اور اس سال فرنگیوں نے وادیہ کے نئے قلعہ بنایا جنہوں نے مسلمانوں کے ساتھ توڑ لے اور ان کا راستہ روکنے کا ارادہ بنا لیا۔ اور فرنگیوں کے بادشاہوں نے صلاح الدین کے ساتھ کئے ہوئے معاہدوں کو توڑ دیا۔ پھر فرنگیوں نے ہر طرف سے شہروں کے اندر دخل اندازی پر حملے کئے اور مسلمان اس وعدہ خلافی سے بے خبر تھے جس کی وجہ سے مسلمان گھبرا گئے۔

پس سلطان نے اپنے بھتیجے عزیز کو اس پر مقرر کیا تھا۔ وہ اس کے ساتھ ابن مقدم اور سیف الدین علی بن احمد المشطوب کو لیکر جاتے تھے اور انہیں مقرر کیا اور فرنگیوں کے خلاف جنگ کرنے کے لئے اپنے نائب کو اپنے بھائی ملک ابوبکر کے پاس چند روز مسلمانوں کی مدد حاصل کرنے کے لئے بھیجا۔ اور فرنگیوں کو حکم بھیجا کہ وہ الوادیہ کے لئے چلے جائیں تو یہ قلعہ عادلیہ لیکن فرنگیوں نے انکار کر دیا اور کہا کہ اس قلعے کی تعمیر پر جو خرچ ہوا ہے وہ انہیں دے دیں تو اس نے پہلے ساٹھ ہزار دینار دیئے جو انہوں نے قبول نہ کئے تو وہ بڑھا کر ایک لاکھ دینار دے تو اس کے بھتیجے تقی الدین نے اس سے کہا انہیں مسلمانوں کے سپاہیوں پر خرچ کر دیں اور قلعے کو مسمار کر دیں پس اس کی بات مان لی گئی اور آئندہ سال اسے تباہ کر دیا جیسا کہ اس کا بیان ہوگا۔

اور اس سال گزرنے سے پہلے خلیفہ نے حضرت امام احمد بن حنبل کی قبر کی تختی لکھنے کا حکم دیا جس میں آیت الکرسی اور اس کے بعد لکھا تھا "یہ حبر الامت عالی ہمت عالم عابد فقیہ احمد کی قبر ہے۔ اور ساتھ ہی ان کی تاریخ وفات تھی۔

قتل رافضی اس سال بغداد میں ایک شاعر کی گرفتاری کی گئی جو رافضی لوگوں کے لئے صحابہ کی بے حرمتی اور دین کے ساتھ محبت کرنے والے لوگوں کی شان میں گستاخی کے شعر پڑھتا تھا پس خلیفہ کے حکم سے اس کے لئے ایک مجلس منعقد ہوئی جس میں اس شاعر سے بات ہوئی تو پتہ چلا وہ واقعی رافضی تھا اور لوگوں کو گمراہ کر رہا تھا۔

پس علماء دین نے اس کے دونوں ہاتھ اور زبان کاٹنے کا حکم دیا اور اس کے ساتھ بیان کیا اور پھر لوگوں نے اسے پکڑ لیا ہوا اسے اینٹوں سے مارنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ تنگ آکر اس نے اپنے آپ کو دجلہ میں چھلانگ لگا دی۔ تو لوگوں نے دجلہ سے نکال کر اسے قتل کر دیا۔ جب وہ مر گیا تو لوگوں نے اس کے پاؤں کے ساتھ رسی باندھ کر اسے چہرے کے بل گھسیٹتے رہے اور شہر کے تمام بازاروں میں اسے گھمایا۔ پھر اسے اینٹوں اور پتھروں کے ساتھ ایک چولہے میں ڈال دیا۔ پولیس بھی اسے لوگوں سے چھڑا نہ سکی۔

اس سال میں وفات پانے والے مشہور و معروف لوگ

اسعد بن بلدرک الجبریلی[1] ۔۔۔ آپ نے حدیث سنی تھی اور آپ اچھی بات کرنے والے تھے اور آپ کا نام بہت روشن ہوا اور ۹۰ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔

---

[1] وتتمہ من المنتظم ۱۲؍ ۹۳، العبر ۴؍ ۲۶۵

حیص بیص [1]: ۔۔۔۔۔ان کا نام سعد بن محمد بن سعد لقب شہاب الدین ابوالفوارس حیص بیص کے نام سے آپ مشہور ہوئے۔ آپ کے شعروں کی کتاب مشہور ہے آپ کی عمر ۸۰ سال تھی۔ اور ۵۷۴ھ ۵ شعبان منگل کے دن آپ نے وفات پائی۔ اور آپ کا جنازہ نظامیہ میں پڑھا گیا۔ اور باب التبن میں دفن ہوئے آپ کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ مراسلات کا کوئی آپ کی طرح بیان کرنے والا نہیں تھا۔ آپ ان کی عربی میں جاتے اور انتہائی شائستگی سے نحو کا اعتبار کرتے اور ان کی مطابقت نہ کرتے تاکہ وہ مجبور نہ ہو جائیں آپ کا خیال تھا کہ آپ تمیم سے ہیں۔ آپ کے والد سے آپ کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ مجھے اس بارے میں کوئی علم نہیں میں نے یہ بات صرف ان سے سنی ہے ایک شاعر نے اس کی تعریض کرتے ہوئے کہا ہے۔

کون کب تک بادشاہوں کی طرح بننے کی کوشش کرے گا حالانکہ تیرے خاندان کی قیمت تو ان کی کوئی خاصیت ہی نہیں ہے۔ وہ کون اونچا بننے کی کوشش کرتا ہے حالانکہ تیری نسبت تو یہ ہے کہ تو ایک کنجوس آدمی ہے اور عزت اللہ والا وقت تک نہیں رہ سکتا اب تک کہ تمیم بن مرہ کی تعداد ذکر سے اور مصیبت ان کے کام آئے اور حیص بیص کے اچھے اشعار میں سے یہ بھی ہیں۔

کوئی آدمی اگر ایک وقت تک عمر کی پیشانی رہے تو کیا یہ کوئی عجیب بات ہے؟ اپنی موت سے بھاگتا ہے لیکن موت اس کے پیچھے لگی ہوئی ہے۔ وہ حادثوں سے اپنے آپ کو بچانا چاہتا ہے جبکہ وہ چاہتا ہے کہ وہ زندہ رہے لیکن وہ زندہ موت کے قریب ہوتا جا رہا ہے۔ اور موت سے وہ کیسے بچ سکتا ہے۔

پھر کہتا ہے:

اے انسان کسی کی عمر کے سے بھی ایسے دن کو باقی رہتے ہوئے اس کا صحیح خیال نہ کرتا۔ جو دنیا تو مردوں کی جگہ ہے اور جو دن تو اپنا حصہ خیال نہیں کرتا۔ اور کسی عمر کے علم کے بغیر اسے جنت خیال کر جنت تو آخرت میں ہے جو کہ بہت قریب ہے؟ نے اس سے جتنا آخرت کے بالکل قریب ہے جاں کے ساتھ ساتھ وہ اشعار ہیں جو العقد کے مؤلف احمد بن محمد بن عبد ربہ اندلسی نے اپنی کتاب العقد میں بیان کئے ہیں۔

اے انسان یہ دنیا تو ایک جنگل کی مثال ہے کہ جس کے ایک جانب سبزہ ہوتا ہے اور دوسری جانب سوکھا ہوا ہے۔ دنیا کے ساتھ امید پر مت باندھ صرف ذکر ہے دل باتیں ہیں اور دنیا کی لذتیں سوائے پرچھائی کے اور کچھ نہیں۔ پس اگر تیرا کوئی مر جائے تو اس کی موت پر مت رو اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ایک دن تو بھی اس دنیا سے چلا جائے گا۔

ابو سعد سمعانی نے حیص بیص کا ذکر اپنے ذیل میں کیا ہے اور اس کے دیوان اور رسالے پڑھے کہ اس کی تعریف کی ہے قاضی ابن خلکان نے بھی ان کے رسالوں کی تعریف کی ہے۔ اور اس کے بارے میں کہا ہے کہ اس میں غرور اور تکبر تھا اور وہ تعریض کے ساتھ باتیں کرتے تھے۔ اور شافعی مذہب کا فقیہ تھا پھر وہ خلافت اور مناظرہ کے علم میں مصروف تھا بعد میں ان سب کو چھوڑ کر شعر کہنے لگا۔ وہ عرب والوں کے اشعار اور زبان کا آپس میں باہم مختلف ہونے کے سبب سمجھا جاتا تھا۔ ابن خلکان نے کہا ہے کہ اسے حیص بیص اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس نے لوگوں کو دیکھا کہ لوگ ایک دوسرے میں جھگڑ رہے ہیں تو کہنے لگا کہ اس حالت میں لوگوں کے لئے کیا پڑا ہے سوائے اس کے کہ شر اور فساد ہے۔ اس کی وجہ سے اس کا نام حیص بیص پڑ گیا اور وہ خیال کرتا تھا کہ وہ عرب کا خطیب اکثم ابن صیفی کی اولاد میں سے ہے جو کہ ایک ایک اولاد میں شامل ہوتا تھا۔ اور الحلہ میں اس کا قرض تھا جسے وصول کرنے کے لئے جا رہا تھا اور بغداد میں فوت ہو گیا۔

محمد بن نسیم ۔۔۔۔۔ابو عبداللہ الخیاط عتیق الرئیس ابی الفضل بن عیسون آپ نے حدیث سنائیں اور ۱۰۰ سال کے قریب زندگی ہو چکی ہے گزار کر

---

[1] مصنف نے لوگوں [illegible] اس کا ذکر کیا ہے مثلاً [illegible] کی عراقی قسم میں عماد اصفہانی ۱/۲۰۳، [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ۲/۳۶۵، [illegible] سیر اعلام النبلاء ۲۱/۶۱، [illegible] [illegible] ۴/۲۲۰، [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ۱۱/۱۹۹، [illegible] [illegible] ۴/۲۴۷ [illegible] ذکر کیا ہے۔

مر گئے۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ مجھے مولی معین الدین علامہ القاسم بن عیسیٰ نے یہ اشعار سنائے۔

بڑھاپے والا آدمی گناہ کرے تو اس کی مثال اس راہب کی طرح ہے کہ جو چکلے گھر میں بیٹھ جائے اور اسے آپ کو ہی بے کی طرح خدا کے نیک بندے کو چاہئے کہ وہ خدا کی عبادت کرے تا کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے اور اپنے ساتھ معافی مانگے اور دنیا کی رونق اور پورا آخرت کو نہ ہو جائے۔ اور انسان اتنا کہ بار بار سوچتا رہتا ہے جس سے اپنی موت کی کوئی فکر نہیں ہوتی۔ پھر آخرت کے سوال و جواب سے بے خبر انسان کو چاہئے کہ اپنے رب سے ڈرے۔

۵۷۵ھ کے واقعات

اس سال مرج عیون کی لڑائی ہوئی۔ اس سال کے شروع میں بادشاہ صلاح الدین ناصر نے اپنی فوج کے ساتھ بانیاس میں قاضی کے صحرا میں قیام کیا۔ پھر فرنگیوں نے اپنی فوج کے ساتھ اس کا پیچھا کیا تو وہ بھی مقابلے کے لئے آیا۔ جب آمنا سامنا ہوا تو اللہ تعالیٰ کی مدد سے اس نے فرنگیوں کی فوج کو تہ و بالا کا منہ دیکھنا پڑا اور ان کی ایک بڑی تعداد میدان میں ماری گئی۔ اور بادشاہوں کی ایک جماعت کو قید کر لیا گیا تو وہ لوگ شکست کھا کر بھاگ گئے اور ہلاک ہو گئے۔ جن میں اسٹادیہ کا سردار اور اسبتاریہ کا سردار اور طبریہ کا سلطان اور رملہ کا بادشاہ اور دوسرے سرداروں کے علاوہ ان کے بہت سے بہادر اور دلیر آدمی بھی شامل تھے اور بڑے بڑے تقریباً تین سو قیدی ان کے ساتھ تھے۔ اور بیڑیوں میں ان کو باندھ دیا گیا۔ عماد نے لکھا ہے کہ بادشاہ نے رات کو انہیں پیش کرنے کا حکم دیا تو ان کے ساتھ پوری رات بیٹھے رہے۔ یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ اور اس روز اس نے عشاء کے وضو کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی۔ اور اس وقت اس کے ساتھ تھوڑے آدمی تھے جبکہ فرنگیوں کی تعداد بہت زیادہ تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کی۔ پھر اس نے ان قیدیوں کو دمشق کی طرف بھیج دیا کہ ان کو اس کے قلعے میں قید کر دیا جائے۔ بادشاہ رملہ ابن بارزان نے ایک لاکھ پچاس ہزار دینار اور چار ہزار اپنے ساتھ ایک ہزار قیدیوں کو رہا کر دیا اور ان میں سے ایک جماعت نے اپنے فدیے میں بہت سا مال دیا اور کچھ قید خانے میں مر گئے۔

اتفاق سے جس دن مرج عیون میں بادشاہ نے فرنگیوں کو شکست دی۔ اسی دن مصری لشکر کا بحری بیڑہ فرنگیوں کی کشتی پر غالب آ گیا۔ اور اس کے ساتھ ایک اور کشتی بھی تھی انہوں نے اس کشتی سے ایک ہزار قیدیوں کے ساتھ ساحل کی طرف واپس ہوئے اور شعراء نے اس جنگ میں بادشاہ کی بہت تعریف بیان کی ہے اور اس نے بغداد کو لوگوں کو جب یہ خبر دی تو وہاں خوشی کے شادیانے بجائے گئے اور بادشاہ مظفر تقی الدین عمر نے جو کہ اس معرکہ میں موجود نہ تھا۔ اور اس سے بڑے کام میں مصروف تھا۔ اور وہ کام یہ تھا کہ روم کے بادشاہ قزل ارسلان نے قلعہ رعبان کو حاصل کرنے کے لئے فوج بھیجی اور اس نے خیال کیا کہ نور الدین نے اسے اس سے قبضہ کر لیا ہے اور اس کے بیٹے نے اس کی بات نہیں مانی اور اس کا بادشاہ کو جواب نہیں دیا۔ پس روم کے بادشاہ نے تیس ہزار سپاہیوں کو اس جنگ کے لئے بھیجا اور سلطان نے تقی الدین عمر کو آٹھ سو سواروں کے ساتھ بھیجا جن میں سے سیف الدین علی بن احمد بھی تھا۔ پس انہوں نے ان کے ساتھ جنگ کی اور اللہ کے حکم سے ان کو شکست دی۔ اور قلعہ رعبان پر صلاح الدین کا حکم مستحکم ہو گیا اور اس نے اس مقدمہ کو بھی جیت لیا اس کے بدلے میں وہی قلعہ اس میں بھی شامل تھا اور تقی الدین کو اس جنگ پر فخر تھا اس کا خیال تھا کہ اس نے تیس ہزار فوج کو شکست دی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ تیس ہزار کو آٹھ سو سے شکست دی ہے۔ اور اس کی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے اس پر اچانک حملہ کیا اس لئے وہ ٹھہر نہ سکے اور پیچھے بھاگ گئے۔ پس اس نے ان کا قتل عام شروع کیا اور جو کچھ وہ خیموں میں چھوڑ گئے تھے ان سب پر قبضہ کر لیا۔ کہا جاتا ہے کہ اس نے انہیں اس روز شکست دی جس روز سلطان نے مرج عیون میں فرنگیوں کو ہرایا تھا۔

قلعہ احزان کی تباہی کا بیان...... یہ قلعہ صفد کے نزدیک ہے اس کے بعد سلطان اس قلعے کی طرف گیا۔ جسے فرنگیوں نے از سر نو بنایا تھا۔ اور اس میں کنواں کھودا تھا۔ جسے انہوں نے اپنے لئے چشمہ بنایا تھا۔ اور اسے داویہ کے سپرد کر دیا تھا پس سلطان نے ہر طرف سے چوتھی طرف

سے گھیر لیا اور تمام اطراف سے نقب لگانے کے کام میں لگ گیا پھر اسے جنگی طور سے توڑ کر برباد کر دیا اور جو کچھ اس میں موجود تھا اسے حاصل کر لیا۔ جس میں سے ایک لاکھ ہتھیار اور بہت سے کھانے کا سامان تھا۔ اور اس نے سات سو قیدی پکڑے جن میں سے بعض کو قتل کر دیا اور باقیوں کو دمشق بھیج دیا۔ پھر وہ کامیاب و کامران ہو کر دمشق واپس آیا۔ ہاں اس کے دس امیر محاصرے کی مدت میں گرمی اور بیماری سے مر گئے۔ چودہ دن کا محاصرہ کے بعد [illegible] بیت یعقوب [illegible] اور شعراء نے اس کی تعریف کی اور ایک نے کہا ہے۔

تیری ایسی قسمت ہے کہ مشرق کے تمام امیر تیرے خلاف چل نہ سکے اور وہ خود تیری بزرگی کو دیکھتے رہے، تیرا جو ستارہ ہے وہ بھی قسمت کا ستارہ ہے اور تو اور بے شک اللہ نے دشمنوں پر چھا دیا اور بیت الاحزان کے قلعے پر قبضہ اور جنگ کا میدان میرے سامنے ہے جس میں وہ مارے ہوئے پڑے ہوئے جو کوئی اور میدان میں پڑے ہوئے ہیں۔ اس جنگ کی وجہ سے وہ دشمن ہو گئی ہے جس وقت انہوں نے حملہ کیا تو ذلیل ہو گئی اور کئی پیچھے رہ گئے اور جو بلوں [illegible] اور صلیب [illegible] ایک تیز تلوار تیرے سامنے جس وقت سامنے آئے تو ان کے کانوں کا پھٹنا تھا۔ جن کی لیے گرجوں میں صلیب اور کلیسوں اور دین حنیف اور دین عیسیٰ کے وہ مشہور ہوئے ہیں صلیب اور ان کے جنڈے اور قسطل کی جگہ کس نے بنایا میدان تھا۔ کیا تو کلیسوں کے وطن میں ان کو برباد کرنا چاہتا ہے کہ ہر ایک سے تیری عادت ہوتی ہے میں تمہیں یہ نصیحت کرتا ہوں۔ وہ خیر خواہی کرتا ہوں میں فریاد کی ہے۔ یعقوب کے گھر کو چھوڑ دو یوسف آ گیا ہے۔

اور ایک دوسرے شاعر نے کہا ہے۔

فرنگیوں کی ہلاکت جلد آ گئی اور اب ان کا قلعوں کو توڑنے کا وقت آ گیا ہے اور اگر اس کا موت کا وقت قریب نہ آیا ہوتا تو وہ بیت الاحزان آباد نہ کرتے۔

قاضی فاضل کا خط: قاضی فاضل نے اس قلعے کی بربادی کے متعلق جو خط بغداد کی طرف لکھا اس کا کچھ حصہ یہاں درج ہے۔

اس قلعے کی دیوار کی چوڑائی کا اندازہ لگایا گیا تو وہ دس ہاتھ سے بڑھ گئی اور اس کے لیے پتھروں کے ٹکڑے کاٹے گئے جن میں سے ہر پتھر کے اوپر کا اور نیچے کا سات ہاتھ کا تھا۔ اور ان کی تعداد بیس ہزار پتھروں سے زیادہ تھی۔ اس کی بنیاد میں ایک پتھر چار دینار یا اس سے بھی زیادہ میں تھا اور دونوں دیواروں کے درمیان موٹے اور ٹھوس پتھر بھرے ہوئے تھے۔ جن لوگوں نے انہیں پہاڑوں سے لائے تھے۔ اور اس قلعے کی چوڑائی ہونے کے باعث سے مالی کی گئی کہ جب پتھروں سے اسے چھپا دیا گیا۔ اور اس نے چونے سے مثال کا مقابلہ کرتے تو لوہا بھی اسے توڑنے سے قاصر تھا۔ اور اسی سال صلاح الدین نے اپنے بھتیجے عز الدین فرخ شاہ کو بعلبک میں جاگیر دی اور اس نے اس سال صفت اور اس کے مقامات پر قتل و غارت شروع کی۔ اور اس نے عیسائیوں کی ایک بڑی جماعت کو قتل کر دیا۔ اور فرخ شاہ بہادروں میں سے تھا۔

اور اسی سال قاضی فاضل نے دمشق سے جا کر حج کیا اور پھر مصر واپس آ گیا۔ اور راستے میں اسے بڑے خوف برداشت کرنے پڑے اور گزشتہ سال اس نے مصر سے جا کر حج کیا تھا اور واپس شام آ گیا اور یہ سال گزشتہ سال کی نسبت آسان تھا۔ اور اس سال یمن میں زلزلہ آیا جس کی وجہ سے قصبے اور بستیاں تباہ ہو گئیں اور بہت سے لوگ مر گئے اور پہاڑوں سے بڑی بڑی چٹانیں گر پڑیں اور سمندر اور جنگلوں میں پہاڑوں کے درمیان دراڑیں پڑ گئیں۔ حالانکہ پہاڑ ملے ہوئے تھے۔ اور اس سال لوگوں کو شدید مشکل اور تنگی اور سخت تکلیف سے گزرنا پڑا اور اس سے بہت لوگ مر گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مستضیٔ (بامر اللہ) کی وفات اور اس کے کچھ حالات[1]…… آخر شوال میں اس کے مرض کی ابتداء ہوئی اور اس کی بیوی نے اسے چھپانا چاہا مگر اس سے ایسا نہ ہو سکا اور بغداد میں بہت جنگ شروع ہو گئی اور عوام نے بہت سے گھروں اور مالوں کو لوٹ لیا اور جب ۲۲ شوال کا جمعہ آیا تو بادشاہ کے وارث ابو العباس احمد بن المستضیٔ کا خطبہ پڑھا گیا اور وہ خلیفہ ناصر اللہ کے لقب کا ہے۔ وہ دن جس کا اس نے مصر پر اپنے نام سے

---

[1] اس کے مطابق [illegible] کتب میں موجود ہیں [illegible] المستضیٔ [illegible] الکامل [illegible] تاریخ [illegible] ابن کثیر [illegible] تاریخ اسلام [illegible]

نے تمہیں اپنے دلوں اور باپ سے محبت ہے۔ وہ بیمار ہوا اور مرض تھا جس میں وہ مرا۔ میں القصر نے ابن الجوزی [illegible] یہاں تک
کہ بیس شوال کے آخر میں مر گیا۔ اس کی عمر ۳۹ سال کی تھی اور اس کی خلافت کا زمانہ ۹ سال اور کچھ ماہ تھا اسے غسل دے کر دوسرے دن نماز
جنازہ پڑھی گئی اور اپنے تعمیر کردہ دار النصر میں دفن ہوا اور اس کی وصیت کے مطابق ہوا۔ اس کے دو لڑکے تھے ایک اس کا وارث تھا جو اپنے
والد کی طرح کامیاب تھا۔ جس کا نام ابو العباس احمد الناصر لدین اللہ تھا اور دوسرا ابو منصور ہاشم تھا۔ جس نے دو سال میں وزارت کی اور ظہیر الدین ظہیر ان
میں سے تھا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والا تھا۔ بدعات اور لوگوں کے مصیبتوں کو دور کرنے والا تھا اور صبر کرنے والا اور سخی تھا۔ اس نے
بہت صبر وار شمار کیا۔

اس سال میں وفات پانے والے بزرگ اور معروف لوگ

ابراہیم بن علی: ابو اسحاق شافعی مذہب کے امام تھے آپ ابن الفراء البوی کے بعد بغدادی کے نام سے مشہور تھے۔ اور ادیب حافظہ کرنے والے اور صاف اور عمدہ گفتگو کرنے والے شاعر تھے۔ آپ نے ۷۳ سال کی عمر میں وفات پائی۔ آپ کا جنازہ ابو الحسن القزوینی نے مدرسہ نظامیہ میں پڑھایا۔

اسماعیل بن موہوب: ابن محمد بن احمد الخضر ابو طاہر الجوالیقی اور اسلام کو مزین کرنے والے تھے آپ اپنے زمانے میں زبان کے امام تھے اور اپنے دوستوں میں اچھے اخلاق والے اور صحیح یقین والے، زبان اور نحو کے علم میں گفتگو کرنے والے بہت حسین اور باطن میں محبت سے خوش رہنے والے تھے۔ آپ نے حدیث سنی ہے اور دوسرے بزرگوں کے اقوال بیان کئے اور ان کی پیروی کی۔ رحمہ اللہ۔

المبارک بن علی بن الحسین: ابو محمد بن الطباخ البغدادی مکہ میں اترنے والے اور اس کے مجاور تھے وہاں کے محدث کو یاد کرنے والے اس کے ساتھ علم رکھنے والے تھے۔ جس دن آپ کا جنازہ پڑھا گیا وہ دن قیامت کی طرح تھا۔

ناصر لدین اللہ ابو العباس احمد بن المستضیٔ: جب آخر شوال ۵۷۵ھ میں اس کا والد مر گیا اور بڑے بڑے سرداروں، امیروں اور اہل حل و عقد لوگ اور عام لوگوں نے اس کی بیعت کی اور اس کے والد کی موت کے تھوڑے عرصے بعد منبروں پر اس کا خطبہ دیا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ اس نے اپنی موت سے ایک دن پہلے اس کے واسطے وعدہ دیا تھا۔ اور بعض کہتے ہیں کہ ایک ہفتہ پہلے لیا تھا لیکن اللہ نے لکھا تھا اس کی وفات کے بعد کسی آدمی نے بھی اس کے بیٹے کی اتنی اطاعت نہ کی۔ اور اسے ناصر کا لقب دیا گیا۔ اور بنو عباس کے خلیفوں میں کسی نے اتنی لمبی مدت تک خلافت نہیں کی تھی۔ یہ اپنی وفات کے سال کے ساتھ ۴۳ سال تک خلیفہ رہا، یہ بڑا عقلمند بہادر اور رعب والا آدمی تھا، جیسا کہ اس کی وفات کے موقع پر اس کے بارے میں بیان کیا جائے گا۔ اور اس سال کے ذوالقعدہ کو تاج الدین ظہیر الدین ابو بکر بن العطار کو معزول کر کے اس کی اور اس کے دوستوں کی انتہائی بے عزتی کی گئی۔ پھر ان کے اہانت سے اسے قتل کر دیا گیا۔ اور شہر میں یہ بات مشہور کی گئی کہ خلیفہ ناصر کی حکومت مضبوط ہو گئی۔ اور ملک میں اس کے دبدبہ اور رعب کی شہرت ہو گئی اور تمام کاموں میں خلافت کا انتظام پہنچا اور جب عید الاضحیٰ آئی تو وہ حاضر ہوا اور دستور کے مطابق دربار میں اقامت کی گئی۔

۵۷۶ھ کے واقعات

اس سال سلطان صلاح الدین نے فرنگیوں کے ساتھ صلح کر لی اور بلاد روم کی طرف گیا تاکہ روم کے شہر میں گیا اور وہاں کے بادشاہوں کے

درمیان ارتق میں صلح کرائی اور ارمن کے شہروں پر حملہ کیا۔ وہ وہاں تباہ کیا۔ اور ان کے بعض قلعوں کو فتح کیا۔ اور ان سے بہت سے مال غنیمت کے حاصل ہوئے اور چاندی کے برتن حاصل کیے۔ کیونکہ ان کے بادشاہ نے ترکمانوں کے لوگوں سے خیانت کی تھی اس لئے اس نے اس بادشاہ کو تنبیہ کی طرف واپس آگیا اور پھر اس نے اس بادشاہ سے صلح کی کہ وہ اپنے ساتھ لائے گا اور قیدیوں کو اپنی قید سے آزاد کرے گا اور دوسروں کو فرنگیوں کے ہاتھوں سے چھڑائے گا اس کے بعد وہ کامیاب و کامران ہو کر واپس آگیا اور جمادی الاخری کے آخر ماہ میں داخل ہوا اور شاعروں نے اس پر اس کی تعریف بیان کی ہے کہ موصل سیف الدین غازی بن مودود وفات پا گیا۔ یہ خوبصورت خوش طبیعت بہادر تھا اور گول داڑھی والا جوان تھا۔ جس نے اس سلطنت و شاہت کی اور تیس سال کی عمر میں وفات پا گیا۔ یہ عجب دل اور عزت والا آدمی تھا۔ جب سوار ہو کر بیٹھتا تو لڑائی جھگڑا ہو کر رہ۔ یہ بہت غیرت مند تھا کہ اس کی وجہ سے خدام کو گھوڑوں کے پاس جانے نہیں دیتا تھا۔ خون ریزی کو پسند نہ کرتا تھا۔ اور کہا جاتا ہے کہ وہ بخیل تھا اللہ اسے معاف کرے۔ جب اس نے مرض الموت پائی اس کا ارادہ تھا کہ وہ اپنے بیٹے عزالدین سنجر کو بادشاہ بنائے گا۔ مگر چونکہ وہ چھوٹا تھا اس وجہ سے امراء نے اس کے ساتھ اتفاق نہ کیا۔ اور سب نے اس کے بھائی پر اتفاق کر دیا اور اسے بادشاہ بنا دیا جس کا نام عزالدین مسعود تھا۔ اس نے مجاہد الدین قیماز کو نائب اور مملکت میں منتظم بنایا اور خلیفہ کے پیغام پہنچانے والے صلاح الدین کے پاس درخواست کرتے ہوئے آئے کہ وہ سروج، الرہا اور حران کو اور [illegible] ان کے قبضے میں رہنے دے۔ جیسے کہ وہ اس کے بھائی کے قبضے میں تھے۔ سلطان نے اس بات سے انکار کر دیا۔ اور کہا کہ یہ شہر مسلمانوں کی سرحدوں کی حفاظت کے لئے ہیں۔ اور میں نے ان کے ہاتھوں میں انہیں اس لئے چھوڑا ہے کہ وہ فرنگیوں کے خلاف جنگ میں اس کی مدد کریں۔ مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ اور خلیفہ کو خط لکھ کر بتایا کہ مصلحت اسی میں ہے کہ اسے مسلمانوں کی مدد کے لئے چھوڑ دیا جائے۔

سلطان توران شاہ کی وفات

اس سال میں سلطان ملک معظم شمس الدولہ توران شاہ بن ایوب بہادر ملک صلاح الدین نے وفات پائی۔ اس نے اپنے بھائی کے حکم سے یمن کے شہروں کو فتح کیا تھا اور وہاں ایک مدت عرصہ تک قیام کیا تھا۔ اور اس نے وہاں سے بہت سا مال اکٹھا کیا اور پھر ان میں نائب مقرر کیا۔ اور بھائی سے ملاقات کے شوق میں شام کی طرف آیا اور راستے میں اس نے اپنے بھائی کی طرف کچھ اشعار لکھے جو ایک شاعر نے جسے ابن المنجم کہا جاتا ہے اس کے لئے تیار کئے تھے اور وہ بہت اچھے ترجمے کے اشعار تھے۔

”اے میرے بھائی تو اس بات کو اچھی طرح علم ہے کہ خوشی کا دور رفت گیا آنا بہت مدت کے بعد ہو جائے لیکن وہ پھر اس کی طرف آئے گا۔ اور میں اس کی ملاقات سے ایک دن پہلے فیصلے پر ہوں اور اگر موت جلدی آ جائے تو میں اس کی بیعت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اور وہ اس وقت سے بھی [illegible] تھا اور جب ایک دوسرے کی [illegible] ملتے ہیں تو ہمیں ملاقات کا عرصہ آنے لگتا ہے میں اس بادشاہ کی طرف جا رہا ہوں کہ جب وہ ظاہر آتا ہے تو بادشاہ اس کی عظمت دیکھ کر اس کے سامنے جھکتے ہیں۔ میں نے خط میں اپنے ملاقات کے شوق کا کچھ حال لکھا ہے۔ اور میں نے بہتروں کو دیکھا کہ وہ جب آتے ہیں تو میں نے ان سے وہ سیکھا ہے۔ اور بادشاہت کی مثال ایک انگوٹھی کی طرح ہے اور تیری مثال اس کے نگینے کی طرح ہے کہ بادشاہت کو آگے کیا ہوا ہے اور ہماری مثال انگلیوں کی ہے کہ جن سے بادشاہت کو پیچھے کیا جاتا ہے۔

وہ ۵۷۱ھ میں اپنے بھائی کے پاس آیا اور اس کے ساتھ مشہور جنگوں میں شامل ہوا۔ اور اس نے اسے کچھ عرصے تک دمشق کا نائب مقرر کیا تھا پھر وہ مصر گیا تو اس نے اسے اسکندریہ کا نائب مقرر کیا۔ مگر اسکندریہ میں اس کی طبیعت ناخوش رہی اور اسے قولنج کی بیماری ہو جاتی تھی جس کی وجہ سے اسی سال وہ مر گیا۔ اور قصر امارت میں دفن ہوا اور پھر اس کی بہن ست الشام بنت ایوب اسے اٹھا کر لے گئی۔ اور قبر میں دفن کیا جو اس نے الشامیہ البرانیہ میں بنائی تھی۔ جس میں اس کی قبر قبلی ہے اور قبر کے درمیان اس کا خاوند ابو عمر ناصر الدین محمد بن اسد الدین شیرکوہ صاحب حمص ہے اور اس کے پیچھے ان کی قبر ہے اور تربت حسامیہ اس کے بیٹے حسام الدین عمر بن لاجین کی طرف منسوب ہے اور یہ قبر مدرسے کے اندر ہے۔ یہ توران شاہ بہادر عجب

[illegible] دلی اور بہت فیاضی کرنے والا تھا، ابن سعدان حلبی نے اس کے بارے میں کہا ہے۔

"چہ جائیکہ جب کہ اگر قیصر و کسریٰ سے اس کا مقابلہ کیا جائے تو وہ بھی اس کے سامنے غلام ہیں اور یہ سخاوت میں حاتم طائی سے بھی بڑھ کر تھا، اگر ہم نے کسی سے اس کے متعلق سنا ہوتا تو شاید یقین نہ آتا لیکن ہم نے اسے خود دیکھا ہے، اس لئے جو اس کی پناہ میں آجاتا تو اس پر کوئی ظلم اور زیادتی نہیں کر سکتا اور جب وہ غریبوں پر پیسے تقسیم کرتا تو ایسا لگتا تھا کہ جیسے بادل برس رہا ہو اور ایسا لگتا تھا کہ اس کے ہاتھ پیسے تقسیم کرتے کرتے تھک جاتے تھے [illegible] لیکن ہاتھ نرم و نازک رہتے تھے اور یہ اپنے ہاتھ سے لوگوں میں مال تقسیم کرتا تھا"۔

حج بیت اللہ اور اسی سال رجب میں خلیفہ مصر کے پیغام پہنچانے والے آئے اور ناصر الدین کے پاس تاج اور تحفے لائے تو اس نے دمشق کا خلیفہ بننے کا تاج پہنا اور شہر کو اس کے لئے سجایا گیا اور وہ جشن کا دن تھا، اور جب شعبان میں بادشاہ مصر کے مالوں پر غور و فکر کرنے کے لئے اور وہاں رمضان کے روزے رکھنے کے لئے گیا اور چاہتے تھے کہ اس کا ارادہ اسی سال حج کرنے کا تھا تو اس نے بھتیجے عز الدین فرخ شاہ کو شام کا نائب مقرر کیا، جو بہت خوبیوں والا تھا قاضی فاضل نے بادشاہ عادل ابو بکر کے متعلق حسن فقیع اور مکہ کے باشندوں کو لکھا کہ بادشاہ مصر کا اس سال حج کا ارادہ ہے، اور بغداد کے شیخ جو بہت بڑے شیخ تھے صدر الدین ابو القاسم عبدالرحیم بھی ان کے ساتھ ہوں گے جو خلیفہ کی طرف سے پیغام رسانی کا کام کریں گے، وہ تاج لے کر آئے تھے تا کہ مصر کے دریا تک اس کی خدمت میں رہیں اور حجاز بھی اس کے ساتھ جائیں۔ جب بادشاہ مصر آیا تو شیخ نے اس کا استقبال کیا اور شیخ نے وہاں تھوڑا ہی عرصہ قیام کیا، یہاں تک کہ وہ سمندر کے راستے حجاز چلا گیا اور مسجد الحرام میں روزے رکھے۔

اس سال یہ تقریباً بادشاہ مغرب کی طرف بھی گیا فارس اور اس کے ارد گرد کے بہت سے قلعوں کو گھیرے میں لے لیا۔ اور اکثر قلعوں پر اس نے قبضہ کر لیا، اتفاق سے اس نے ایک قلعے سے ایک کالے رنگ کے غلام کو قیدی بنایا۔ اور جب اس نے اس قیدی کو قتل کرنا چاہا تو قلعہ والوں نے اس سے کہا کہ اسے قتل نہ کریں اور اس کی رہائی کے عوض دس ہزار دینار لے لو لیکن اس نے انکار کر دیا قلعہ والوں نے بڑھاتے ہوئے دس ہزار سے ایک لاکھ دینار تک کر دیئے لیکن وہ نہیں مانا اور اسے قتل کر دیا تو قلعہ کا مالک جو ایک بڑا شیخ تھا اترا اور کہا میں بڑا آدمی ہوں اس کے پاس اس قلعے کی چابیاں بھی تھیں اس نے چابیاں بادشاہ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا کہ اس کی اور اس کے بیٹے کی حفاظت کرتا تھا جسے تو نے قتل کر دیا میرے لڑکے اور بھائی بھی ہیں اس لئے میں یہ نہیں چاہتا کہ وہ میرے بعد اس قلعے کے مالک ہوں تو اس نے بادشاہ کو قلعے میں ٹھہرایا اور بہت سا مال دیا۔

اس سال میں وفات پانے والے معروف اور بزرگ لوگ

حافظ ابو طاہر سلفی[1] ……آپ کا نام احمد بن ابراہیم تھا، اور آپ کا لقب الحافظ الکبیر المعمر اور کنیت ابو طاہر سلفی اصبہانی تھی آپ کے دادا

---

[1] ان مشہور لوگوں نے ان کا تذکرہ کیا ہے مثلاً الکامل ۱۱/۴۶۹ میں ابن اثیر نے، السابق ۹۹/۱ میں [illegible] وفیات ۱/۱۰۵ میں ابن خلکان نے، تاریخ ابن الدبیثی الورقة ۱۸۵، [illegible] الروضتین میں ابو شامہ نے، تاریخ دمشق میں ابن عساکر نے، تہذیب ۱/۴۴۹، التاریخ المجدد میں ابن النجار نے جیسا کہ دمیاطی کے ذیل سے معلوم ہوتا ہے الورقة ۲۰، الذیل میں ابن نقطہ نے الورقة ۳۰، اہل المائة ۱۴۴، العبر ۲۲۸/۴، تذکرہ ۱۲۹۸/۴، ذہبی تاریخ الاسلام الورقة ۱۹، احمد ثالث [illegible] تاریخ بغداد کے ذیل جیسا کہ ابن منظور کی مختصر الورقة ۹۹ سے معلوم ہوتا ہے، مرآۃ میں سبط ابن الجوزی ۳۶۲/۸، طبقات ۳۲/۶ السبکی نے [illegible] میں [illegible] "الف" کے ذیل میں از الوافی میں صفدی نے ۲۵۱/۷، النجوم ۸۲/۶، المعجم المختار [illegible] الورقة ۹۳، المختصر المحتاج الیہ من التاریخ الدبیثی ۱۹۰/۱، میزان ۱۵۵/۱، طبقات حفاظ ۴۴ میں [illegible] اور [illegible] کتابوں معجم شیوخ بغداد اور معجم السفر میں [illegible] تفصیل سے ان کی حالات زندگی بیان کئے ہیں کیونکہ یہ [illegible] رسالہ [illegible] دیکھیں ڈاکٹر بشار عواد کی تعلیق ذہبی کی اہل المائة ۱۴۴ پر اور معجم السفر مطبوعہ کے مقدمہ میں ان کا مقالہ طبع [illegible] العدد الاول [illegible] ۱۹۶۹ء)

ابو الطاہر کی وجہ سے آپ کو سلفی کہا جاتا تھا۔ سلفی اس لئے کہا جاتا تھا کہ ان کا ہونٹ پھٹا ہوا تھا جس سے اس کے ہونٹ تین حصے بن گئے تھے اس نے عجمیوں نے آپ کا یہ نام رکھ دیا ابن خلکان نے بیان کیا ہے کہ آپ کو صدر الدین کا لقب دیا گیا اور آپ شافعی مذہب سے تعلق رکھتے تھے۔

آپ بغداد آئے تو وہاں الکیا الہراسی سے جان پہچان ہوئی۔ اور خطیب ابو زکریا یحییٰ بن علی تبریزی سے زبان سیکھی اور حدیث کا بہت سماع کیا اور حدیثوں کو جمع کرنے کے لئے دور دور تک گئے۔

پھر ۵۱۱ھ میں اسکندریہ کی سرحد پر اترے اور خلیفہ وقت کے وزیر جو کہ انصاف کرنے والا تھا ابوالحسن علی بن السلار نے آپ کے لئے مدرسہ تعمیر کیا جو کہ آج تک آپ کے نام سے مشہور ہے ابن خلکان نے کہا ہے کہ آپ ۴۷۲ھ میں پیدا ہوئے۔ اور حافظ عبدالغنی نے آپ سے روایت کی ہے کہ "مجھے نظام الملک کا ۴۸۵ھ میں قتل ہونا یاد ہے میں تقریباً اس وقت دس سال کا تھا"۔

اور ابوالقاسم صفراوی نے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میری پیدائش اندازاً یقیناً ۴۷۸ھ میں ہوئی اس اندازے کے مطابق آپ کی عمر ۹۸ سال بنتی ہے اس لئے آپ نے ۵، ربیع الثانی ۵۷۶ھ کو جمعہ کی رات کو اسکندریہ میں وفات پائی۔ (واللہ اعلم) اور وعلہ میں آپ کو دفن کیا گیا۔ اس میں نیک لوگوں کی ایک جماعت ہے۔ اور ابن خلکان نے صفراوی کے کہنے کو ترجیح دی ہے اور کہا ہے کہ ہمیں ۳۰۰ھ سے قاضی ابوالطیب طبری کے سوا کسی کے متعلق اطلاع نہیں ملی کہ اس کی عمر سو سال سے زیادہ ہوئی ہو۔ ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں آپ کے بہت اچھے کارنامے بیان کئے ہیں اور حالانکہ وہ آپ سے پانچ سال پہلے فوت ہو گئے تھے۔

انہوں نے حدیثوں کو حاصل کرنے کے لئے اقالیم میں آپ کے سفر کرنے اور پھرنے کا ذکر کیا ہے کہ پہلے آپ صوفی تھے پھر اسکندریہ کی سرحد پر قیام کیا اور ایک مالدار عورت سے نکاح ہوا تو پھر آپ کی حالت اچھی ہوگئی۔ اس نے وہاں آپ کا مدرسہ بنایا اور آپ کے یہ اشعار بھی بیان کئے ہیں "جاہل اس بات سے محفوظ ہے کہ موت اچانک آ جائے نہیں بلکہ موت تو نوجوان ادھیڑ اور بوڑھے پر بھی آتی ہے وہ تو جوانی کی ٹہنی کو بھی توڑ سکتی ہے اور توڑ دیتی ہے۔ اور زمانے اور موت نے کسی کو نہیں چھوڑا۔ موت نہ برے لوگوں کو چھوڑتی ہے نہ خوبصورت بادشاہوں کو اور یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کیونکہ حضور اور فاطمۃ الزہرا اور تمام صحابہ کرام جو اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے تھے وہ ہمیشہ کے لئے زندہ نہ رہے اور فوت ہو گئے۔

پھر کہا ہے:

اے علم کو جاننے کی غرض سے حدیثوں کی طلب رکھنے والے تو ہدایت کے راستوں سے بھٹک کر پھر رہا ہے۔ مجھے تو معلوم ہے کہ علوم تو بہت ہیں لیکن سب سے بڑا علم دین کا ہے اور جو شخص اس دین پر عمل کرے تو اللہ کے ہاں اس کا بہت مرتبہ ہے اگر سنت اور حدیث پر عمل نہ کیا جاتا تو حضور ﷺ کا لایا ہوا دین اپنی حالت میں نہ رہتا اور جو کچھ آپ نے فرمایا وہ ہم تک نہ پہنچتا اور جب کوئی [illegible] کر سکے تو وہ دشمن پر سب سے زیادہ بھاری ہے۔

۵۷۷ھ کے واقعات

یہ سال جب شروع ہوا تو سلطان صلاح الدین قاہرہ میں علم حدیث کی تعلیم حاصل کر رہا تھا [illegible] شام کے ملک کے پچھلے سال روم اور فرنگیوں [illegible] کی بنا پر جو نقصانات ہوئے تھے [illegible] پیدا ہوئے [illegible]

[illegible] سلطان صلاح الدین اسکندریہ [illegible] شیخ ابو طاہر بن عوف سے موطا امام مالک کا [illegible] اس مجلس نے سلطان [illegible]

سلطان صالح بن نور الدین الشہید کی وفات: اس سال ۲۵ رجب، حلب کے قلعہ میں حلب کے حکمران سلطان صالح بن نور الدین کی وفات ہوئی اور تدفین بھی وہیں ہوئی۔

جیسا کہا جاتا ہے کہ اس کی وفات کی وجہ یہ تھی کہ امیر علم الدین سلیمان بن حیدر نے اس کو شکار گاہ میں انگور کے رس میں زہر ملا کر دیا تھا۔ بعض مورخین کا بیان ہے یاقوت اسدی نے کسی مشروب میں زہر دیا تھا اور اس سے سلطان کو درد قولنج ہو گیا تھا اسی مرض میں سلطان کی وفات ہوئی۔

سلطان کا تقویٰ: سلطان بڑا خوبصورت نوجوان تھا اور اس کی عمر ابھی ۲۰ سال بھی نہ ہوئی تھی، بہت پاک دامن تھا، ظلم نہیں کرتا تھا۔ بیماری میں معالجوں نے شراب پینے کا مشورہ دیا تو سلطان نے فقہاء سے مسئلہ پوچھا تو انہوں نے اجازت دے دی۔ سلطان نے پوچھا آیا اس کے پینے سے میری عمر میں اضافہ ہوگا یا نہیں؟ فقہاء نے کہا نہیں تو سلطان نے کہا خدا کی قسم میں شراب نہ پیوں گا، یہ نہیں ہو سکتا کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کروں کہ میں وہ چیز استعمال کروں جس کے استعمال سے اللہ تعالیٰ نے باز رہنے کا حکم دیا ہے۔

وصیت: جب سلطان کو اندازہ ہوا کہ اب زندگی باقی نہیں رہی تو اپنے امراء اور سرداروں کو بلایا اور قسم دی کہ وہ اس کے چچازاد بھائی عز الدین مسعود حکمران موصل کو صلاح الدین کا سامنا کرنے سے روکیں کیونکہ عز الدین بھی خوب مضبوط حکمران تھا اور اس کو خدشہ تھا کہ کہیں صلاح الدین کے مقابلہ میں نہ آ جائے۔ اس کو یہ بھی ڈر تھا کہ کہیں عز الدین مسعود سنجار کے حکمران سلطان کے نیک اور چچازاد بھائی عماد الدین زنگی کے ہاتھ پر مصلحت کی بیعت نہ کر لے۔ وہ صرف سلطان کا بہنوئی تھا بلکہ سلطان کے والد کا تربیت یافتہ بھی تھا لیکن صلاح الدین سے نہ بچ سکتا تھا۔

عز الدین کی حلب آمد: سلطان کی وفات کے بعد اہل حلب نے عز الدین مسعود بن قطب الدین کو حلب آنے کی دعوت دی وہ جلدی سے [illegible] حلب میں داخل ہوا، یہ حلب کی تاریخ میں جشن کا دن تھا۔ حلب آتے ہی اس نے سلطان کے خزانے [illegible] وغیرہ پر قبضہ [illegible] وغیرہ بھی، اس کا چچا تقی الدین [illegible] سے حماۃ چلا گیا وہاں بھی لوگوں کو عز الدین مسعود کا نام لیتے ہوئے پایا۔

اہل حلب نے عز الدین کو دمشق پر قبضہ کرنے پر اکسایا کیونکہ سلطان صلاح الدین وہاں موجود نہ تھا اور یہ بھی کہا کہ صلاح الدین سلطان نور الدین کے خاندان سے محبت رکھتا ہے لیکن اس نے جواب دیا کہ ہمارے صلاح الدین کے ساتھ بہت سے معاہدے ہیں میں ان معاہدات کی خلاف ورزی نہ کروں گا۔ بہرحال چند مہینے وہ حلب رہا، شوال میں سلطان صالح کی ماں سے نکاح کر لیا اور پھر رقہ آ گیا اور اس کے بھائی عماد الدین زنگی کے نامہ بر آئے تھے جو اس سے حلب کے بدلے سنجار کا مطالبہ کر رہے تھے۔

چونکہ اس کا بھائی قوت و شوکت کے لحاظ سے اس سے زیادہ تھا۔ لہٰذا مجبوراً اس کو بھائی کی بات ماننا پڑی اور حلب بھائی کے حوالے کر دیا۔ عز الدین نے خود سنجار، [illegible] اور سروج وغیرہ حلب کے بدلے لے لیے۔

حلب پر قبضہ: ادھر جب صلاح الدین کو صورتحال کا علم ہوا تو وہ فوج لے کر روانہ ہوا اور دریائے فرات کو عبور کر کے یہاں صلاح الدین نے موصل [illegible] مگر وہ خود ملاقات سے کترا رہا تھا۔ صلاح الدین جزیرہ کے تمام علاقوں پر قابض ہو گیا، موصل کے محاصرے کا ارادہ تھا لیکن وہ موصل سے ہٹ کر حلب آیا اور اس پر قبضہ کر لیا کیونکہ عماد الدین میں اتنی طاقت نہ تھی کہ حلب کی حفاظت کر سکتا اور پھر عز الدین نے اس [illegible] جیسا کہ آئندہ سال کے واقعات میں یہ بات آئے گی۔

یمن میں طغتکین کی حکومت: علاوہ ازیں اسی سال الکرک کے حکمران ابرنس نے حجاز کے تیماء پر حملے کا ارادہ کیا کیونکہ وہ وہاں سے [illegible] تو صلاح الدین نے دمشق سے ایک دستہ تیار کر کے بھیجا جس نے [illegible] صلاح الدین نے اپنے بھائی سیف الاسلام طغتکین بن ایوب کو یمن کا نائب مقرر کیا کیونکہ یمن میں صلاح الدین کے بھائی معظم کی وفات ہو گئی تھی اور وہاں کے امراء بہت پریشان تھے۔ [illegible] یمن پہنچا اور نہایت عمدگی سے حکومت شروع کی اور وہاں زبید کی حکمران حطان بن منقذ نے مال و دولت کی گرانی بھی کی

لگا جو ایک کروڑ دینار سے بھی زیادہ تھے۔ عدن کا نائب حکمران عثمان زنجیلی اس کے یمن آنے سے پہلے ہی شام پہنچ چکا تھا اس نے یمن میں بہت اوقاف کیے جو مشہور ہیں وہ باب توما کے باہر موجود دار المعظم کے سامنے قائم مدرسہ زنجیلیہ کی نسبت اسی کی طرف کی جاتی ہے اس نے یمن سے بہت مال حاصل کیا۔

فرنگیوں کی عہد شکنی ……اس سال فرنگیوں نے اپنے معاہدے توڑ دیے اور مسلمانوں کے تمام بحری بری راستے بند کر دیے لیکن اتفاق سے ان کی ایک بہت بڑی کشتی جو ڈھائی ہزار بہترین لڑاکوں سے بھری ہوئی تھی جزیرہ پر اٹک گئی، وہاں موجود لشکر نے ان کو گھیر لیا، ۱۷۰۰ قیدی گرفتار کر لئے گئے اور باقی ڈوب مرے۔

قراقوش کی افریقہ روانگی ……اس سال قراقوش افریقہ گیا، متعدد شہروں کو فتح کیا، مغرب کے عبدالمومن سے جنگ کی اور اس کی شان و شوکت بڑھ گئی، یہ صلاح الدین کے بھتیجے تقی الدین عمر کا غلام تھا، یہ مصر واپس آیا تو سلطان صلاح الدین نے اس کو فصیلوں کی تعمیر کا حکم دیا، یہ اس کے افریقہ روانہ ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے یہ اس کی سلطان سے آخری ملاقات تھی کیونکہ جیسا کہ بیان ہوا ابھی فصیلوں کی تکمیل کے بعد ہی وفات ہو گئی۔ اس نے نہ صرف بیت المقدس بلکہ آس پاس کے علاقوں کو بھی فتح کیا، مصر سے باہر نکل کر جب اس نے خیمہ لگایا تو اس وقت اس کے بیٹے اس کے ساتھ ہی تھے اس نے ان کو چومنا چاٹنا شروع کر دیا تو کسی دیکھنے والے نے اشعار کہے۔

نجد کے نرگس پھول کی خوشبو سے لطف اٹھاؤ، کیونکہ شام ہونے کے بعد نرگس نہ رہے گا۔

چنانچہ ویسا ہی ہوا جو ہوا تھا، پھر وہ مصر واپس نہ آیا بلکہ شام ہی میں رہنے لگا۔ اس سال سلطان صلاح الدین کے دو بیٹے پیدا ہوئے معظم توران شاہ اور ملک محسن احمد، یہ دونوں سات دن کے وقفے سے پیدا ہوئے تھے، پورے شہر کو سجایا گیا اور چودہ دن تک مسلسل خوشیاں منائی جاتی رہیں۔

اس سال وفات پانے والے مشاہیر

الشیخ کمال الدین ابوالبرکات …… عبدالرحمن بن ابی السعادات عبیداللہ بن محمد بن عبیداللہ الانباری، نحوی، فقیہ، عابد، زاہد تھے، تمام اوقات مشغول رہتے تھے، کسی سے ملنے جلنے حتیٰ کہ خلیفہ سے بھی گریز کرتے تھے، دارالخلافہ میں صوفیوں کی مجلس میں حاضر ہوا کرتے تھے، خلیفہ سے کسی قسم کے انعامات حتیٰ کہ چند پیسے بھی قبول نہ کرتے، اپنے کاموں میں مستقل مزاج تھے، متعدد مفید تصانیف ہیں۔

اور شوال میں وفات پائی، ابن خلکان نے لکھا ہے کہ آپ نے اسرار العربیہ نامی ایک کتاب لکھی ہے جو بہت مفید ہے، طبقات النحاۃ بھی بہت مفید ہے اور نحو میں المیزان بھی بہترین کتاب ہے۔

۵۷۸ھ میں ہونے والے واقعات

اس سال سلطان صلاح الدین جنگ اور رعایا سے حسن سلوک کے لئے مصر سے دمشق روانہ ہوا، اس موقع پر اس نے فرنگی علاقوں پر حملہ کیا، یہ سلطان کا مصر میں آخری دور تھا، بہرحال اس نے مصر پر اپنے بھائی تاج الملوک بوری بن ایوب کو افسر مقرر کیا، سات دن بعد ازرق نامی جگہ پر عز الدین فرخ شاہ نے جزیرہ پر حملہ کیا متعدد قلعوں کو فتح کیا اور بہت سے لوگوں کو قیدی بنایا، مال غنیمت میں بیس ہزار جانور حاصل کئے۔

دوبارہ حلب روانگی …… صفر کی سات تاریخ کو سلطان دمشق آیا اور ربیع الاول سے پہلے صفر ہی میں وہاں سے روانہ ہو گیا، جاتے ہوئے

جب یہ بیسان کے مضافات میں واقع قلعہ کوکب کے پاس جنگ کی، دونوں طرف کے بہت سے لوگ قتل ہوئے، مسلمانوں کو کامیابی ہوئی، سلطان پھر دمشق آ گیا، پھر حلب اور مشرقی علاقوں پر قبضے کے لیے روانہ ہوا اور وہاں کی اصل حالت معلوم کی، حلب نے سلطان سے مقابلے کے لیے فرنگیوں سے مدد مانگی تو فرنگیوں نے اس کو مشغول رکھنے کے لیے بعض علاقوں پر حملے کئے، سلطان حلب پہنچا اور تین دن تک محاصرہ کئے رکھا، لیکن اس کو چھوڑ کر فرات کی طرف روانہ ہو گیا اور جزیرہ، الرہا، رقہ اور نصیبین پر قبضہ کر لیا، یمن کے حکمران اس کے اطاعت گزار بن گئے پھر حلب والوں نے بھی تنگ آ کر اس کا قبضہ لے لیا، مشرق و مغرب کے تمام حکمرانوں نے ساتھ دیئے اور جنگ نہ کرنے کے معاہدے کئے جس سے سلطان کو فرنگیوں کے خلاف خوب طاقت حاصل ہو گئی۔

فصل

انگلستان کا بادشاہ الفرنس عکہ میں جب مسلمانوں کا مقابلہ نہ کر سکا تو بحری راستے سے چند جہاز شروع سال کی شرائط میں بیروت اور مغرب تک پہنچ گئی تھیں اور ان شہروں کے بہت سے لوگ قید ہو گئے تھے چنانچہ جنگ عادل امیر حسام الدین ... جو بیروت کا تھا اپنے ساتھ لے کر تیار ہونے کا حکم دیا، جنگ ہوئی تو مسلمانوں کو کامیابی ہوئی، بہت سے فرنگی قتل ہوئے، ان کے بہت سے جہاز جل گئے، بہت سے غرق ہو گئے اور بہت سے قید ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرنگی اور ان کی بحری جنگ کا امن قائم ہو گیا، سلطان صلاح الدین نے خوش ہو کر شکریے کے لئے اپنے بھائی کو تہنیت کا پیغام بھیجا اور بغداد میں عباسی خلیفہ کو بھی اطلاع بھجوا دی۔

عزالدین فرخ شاہ کی وفات ..... عزالدین فرخ شاہ بن شاہنشاہ بن ایوب بعلبک کا بادشاہ اپنے چچا سلطان صلاح الدین بن ایوب کا دمشق میں نائب تھا، امجد بہرام شاہ اس کا بیٹا تھا جو اس کے بعد بعلبک کا حکمران بنا، دمشق کے شمالی مشرق میں ... مدرسہ فرخ شاہیہ اسی کی طرف منسوب ہے، اس کے بیٹے امجد کی قبر بھی اس کے ساتھ ہی ہے اور یہ دونوں مدرسے حنفیہ اور شافعیہ کے لئے وقف ہیں۔

خوبیاں فرخ شاہ ذہین، سمجھدار، قابل تعریف اور سخی تھا، شعراء نے اس کی تعریف کی وجہ سے اس کے قصیدے بھی لکھے ہیں، تاج الدین الکندی کے بڑے ساتھیوں میں سے تھا ان کی آپس میں جان پہچان تھی، قاضی فاضل کی مجلس میں بھی ان کی آمد و رفت تھی، اس کے ساتھ بہت سے علماء بھی آتے تھے، اس نے العماد الکاتب نے ان کی مدح کی ہے، اس کا بیٹا امجد بھی بہت اچھا شاعر تھا، صلاح الدین نے اس کے بعد بعلبک کا حکمران بنا دیا تھا، امجد طویل عرصہ بعلبک پر حکومت کرتا رہا، فرخ شاہ کی خوبیوں میں سے تاج الدین الکندی کی صحبت بھی ہے، الکندی نے اس کی ... اشعار بھی کہے ہیں۔

میں دیکھ رہا ہوں کہ ... لوگوں ... موجود ہے۔
... کا ... ہے۔
... میں ... ہوں۔
میں نے ... ہے۔

سخاوت ... ایک مرتبہ حمام میں داخل ہوا تو اس نے اپنی جان پہچان والے ایک آدمی کو دیکھا جس کی غربت کی وجہ سے یہ حالت ہوئی تھی ... اس نے ایک گھوڑا اور ... دینے کا حکم دیا ... اس کے علاوہ ... ہزار ... دیا ... حمام سے ... نکلا ...

[illegible]

اس سال وفات پانے والے مشاہیر

الشیخ ابو العباس ..... احمد بن علی ابو الحسن علی بن ابی العباس احمد جو ابن الرفاعی کے نام سے مشہور تھے۔ احمدیہ رفاعیہ کے شیخ ہیں۔ ام عبیدہ نے بطائح کی ایک بستی میں ان کو رہائش دی تھی جو بصرہ اور واسط کے درمیان ہے۔ اصل کے لحاظ سے آپ عرب تھے لیکن اس علاقے میں آپ نے رہائش اختیار کی۔ کہا جاتا ہے کہ آپ [illegible] تھے اور آپ نے شافعی مذہب کی کتاب التنبیہ کو حفظ کیا تھا۔

ابن خلکان نے لکھا ہے کہ آپ کے پیروکاروں کے عجیب و غریب حالات تھے، وہ لوگ زندہ سانپ کھا جاتے اور تنوروں کی دہکتی ہوئی آگ میں جا گھستے، بڑے علاقوں میں شیروں پر سوار ہو کر گھومتے پھرتے ہیں۔

آگے لکھا ہے کہ شیخ کی اپنی کوئی اولاد نہ ہوئی البتہ ان کے بھائی کی نسل چلی جو ان اطراف میں ان کے وارث بنتے ہیں، مندرجہ ذیل اشعار کی نسبت بھی آپ کی طرف کی جاتی ہے۔

جب میری رات گہری ہو جاتی ہے تو میرا دل تمہاری یاد میں پاگل ہو کے پھڑکتا ہے اور میں ایسے روتا ہوں جیسے بندھا ہوا کبوتر۔
میرے اوپر ایسا بادل ہے جو مجھ پر حزن و ملال کی بارش برساتا ہے اور میرے نیچے ایک سمندر ہے جو غم سے موجیں مارتا ہے
سو اس سے پوچھو! اس کے قیدی کی رات کیسے گزرتی ہے وہ اس کے علاوہ میرے قید ہونے کو چھڑاتی ہے اور وہ بندھا ہوا ہے
وہ محبوس نہیں ہے کہ قتل کی طرف آئے اور نہ ہی وہ احسان مند ہے جو آزاد کر دئے گئے ہیں۔
مجھے بڑی تعجب اور حیرت آتی ہے جو اس کے قریب ہو اور اس کو بھاتا ہے اور وہ اس کا باپ ہو یا ماں۔
اسی طرح میں آئینے سے بھی حسد محسوس کرتا ہوں اس کی آنکھ کے بدلے جب آئینہ اس کو دیکھتا ہے جو میں دیکھتا ہوں۔
آگے لکھا ہے کہ اسی سال ٢٢ جمادی الاولیٰ بروز جمعرات آپ کا انتقال ہوا۔

خلف بن عبد الملک بن مسعود بن بشکوال ..... ابو القاسم القرطبی، حافظ تھے، محدث تھے، مؤرخ بھی تھے، متعدد کتب تصنیف کیں، ان میں سے ایک کتاب الصلہ بھی ہے جسے آپ نے تاریخ ابو الولید الفرضی کے ضمیمہ کے طور پر لکھا ہے۔ اس کے علاوہ کتاب المستغیثین باللہ (اللہ سے مدد مانگنے والے) بھی آپ کی تصنیف ہے، خطیب بغدادی کی طرح ان کی بھی ایک کتاب ہے جس میں انہوں نے مبہم ناموں کی تصنیف کی ہے۔ اس کے علاوہ آپ کی ایک معجم ہے جس میں آپ نے موطا امام مالک کے راویوں کے نام جمع کئے ہیں اس کتاب میں ٧٣ افراد کا ذکر ہے، [illegible] ٨٤ سال کی عمر میں انتقال ہوا۔

علامہ قطب الدین ابو المعالی مسعود بن محمد بن مسعود النیشاپوری، امام غزالی کے شاگرد محمد بن یحییٰ سے علم فقہ پڑھا اور دمشق آئے، مدرسہ الغزالیہ اور المجاہدیہ میں درس دیا۔ حلب میں مدرسہ نور الدین اور مدرسہ اسد الدین کے مدرس رہے پھر ہمدان گئے، پھر دمشق آگئے اور مدرسہ الغزالیہ میں درس دیا، اپنے زمانے میں شافعیہ کے سرخیل تھے، رمضان المبارک کے آخر میں عید کے دن ٥٧٨ھ میں ٧٣ سال کی عمر میں دمشق میں آپ کا انتقال ہوا۔ حافظ ابن عساکر وغیرہ نے آپ سے تعلیم حاصل کی، اور یہی وہ ہیں جنہوں نے حافظ ابن عساکر کی نماز جنازہ پڑھائی تھی۔ اللہ پاک ان سب سے راضی ہو چکے ہیں۔

٥٧٩ھ کے واقعات

آمد کی فتح ..... اس سال محرم کی ١٣ تاریخ کو سلطان صلاح الدین نے ایک طویل محاصرے کے بعد آمد کو فتح کر لیا، اس سے پہلے اس کا

حکمران تھے ان تک مال و دولت وہاں بے شمار تھا لیکن اس بار جو کچھ بھی بہت تھا مال غنیمت کے طور پر ملا اسلحہ بھی اس میں شامل تھا ایک بہت بڑا برج جس میں تیروں کی نوکیں بھری ہوئی تھیں ایک برج میں ایک لاکھ شمعیں مشتعلین رکھی تھیں اور باقی چیزیں اس کے علاوہ تھیں۔ ایک بہت بڑا کتب خانہ بھی تھا جس میں کتابوں کی تعداد ایک کروڑ چالیس لاکھ تھی سلطان نے یہ ساری قاضی الفاضل کو دے دیں قاضی الفاضل نے ان میں سے اتنی کتابیں منتخب کیں جتنی وہ ستر گدھوں پر لاد سکے جو ممکن تھا۔ اس کے علاوہ اس شہر میں جو کچھ بھی تھا سلطان نے نور الدین محمد بن قرا ارسلان کو دے دیا کیونکہ ان کا اس سلسلے میں پہلے سے وعدہ تھا۔ اس سے کسی نے پوچھا کہ کیا یہ ذخیرے بھی اس میں شامل ہوتے ہیں؟ تو سلطان نے جواب دیا کہ میں ان کے متعلق اس سے کنجوسی والا معاملہ نہ کروں گا۔ اس اقتصادی کے خزانے میں کل تین کروڑ دینار تھے، کسی شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے

بادشاہوں سے کہہ دو کہ اپنی حکومتوں سے ایک طرف ہو جاؤ۔ دنیا کی لین دین کرنے والا آ گیا ہے۔

بوری بن ایوب کا انتقال ..... محرم کے باقی دنوں میں سلطان حلب کا محاصرہ کرتے رہے اہل حلب کے ساتھ دست بدست جنگ ہوئی سلطان کا بھائی تاج الملوک بوری بن ایوب شدید زخمی ہو گیا اور کچھ ہی دنوں بعد اس کا انتقال ہو گیا۔ وہ نجم الدین ایوب کا سب سے چھوٹا بیٹا تھا۔ اس کی عمر ابھی بیس سال بھی نہیں ہوئی تھی لیکن بعض مورخین کہتے ہیں کہ وہ بیس سال کا تھا۔ ذہین اور سمجھدار تھا اس کے عمدہ اشعار کا دیوان بھی ہے صلاح الدین کو اس کے انتقال کا بہت دکھ ہوا تھا اسے پہلے حلب میں دفن کر دیا گیا لیکن پھر سلطان اس کو دمشق لے گیا۔

آق سنقر کے ساتھ معاہدہ ..... پھر سلطان صلاح الدین کا حلب کے حکمران عماد الدین زنگی بن آق سنقر سے یہ معاہدہ ہو گیا کہ وہ حلب کے بدلے سنجار لے لے اور حلب کو سلطان کے حوالے کر دے۔ چنانچہ اس کے بعد عماد الدین سلطان سے ملا اور اس کے بھائی کی تعزیت کی خیمے میں اس کے پاس آ کر بیٹھا اور اس کے بعد اپنا ساز و سامان سنجار منتقل کر لیا۔ سلطان صلاح الدین نے خابور، نصیبین اور سروج بھی اس کے حوالے کر دیئے اور یہ شرط مقرر کی کہ وہ اپنی فوجوں کو فرنگیوں کے مقابلے پر سلطان کے ساتھ بھیجے گا۔ پھر سلطان نے اس کو وداع کیا اور وہ محل حلب کی سیر کرنے کے لئے چلے گئے لیکن اس کو اس کا موقع نہ ملا تو ۲۷ صفر بروز پیر قلعہ حلب کی طرف روانہ ہوا۔

صلاح الدین کی دعوت ..... قلعہ کے امیر طمان نے سلطان کی زبردست دعوت کی سلطان جب قلعے میں داخل ہوا تو یہ آیات تلاوت کیں "کہہ دیجئے کہ اے اللہ سب آپ ہی ملکوں کے اصل بادشاہ ہیں۔" (سورۃ آل عمران آیت ۲۶) اور جب امیر کے گھر میں داخل ہوا تو یہ آیت پڑھی "اور تمہیں وارث بنا دیا ان کی زمین کا اور ان کے گھر کا اور ان کے اموال کا (سورۃ الاحزاب)۔ پھر مقام ابراہیم پر آ کر دو رکعت پڑھ کر طویل سجدہ کیا اور اللہ تعالیٰ کی جناب میں دعا اور آہ و زاری کرتا رہا اور اس کے بعد دعوت کی خوشیوں میں مشغول ہو گیا۔ امراء اور سرداروں کو خلعتیں دیں اور فقراء کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آیا۔ جنگ ختم ہو گئی۔ شاعروں نے اس کی شان میں قصیدے لکھے چونکہ قلعہ بہت اچھا تھا لہٰذا سلطان نے کہا کہ مجھے حلب کے بجائے اس قلعہ کی فتح سے زیادہ خوشی ہوئی ہے۔ اس کے بعد اس نے حلب اور باقی علاقوں کے تمام ٹیکس وغیرہ ختم کر دیئے۔

بیت المقدس کی فتح کی خوشخبری ..... دوسری طرف اس کی خبر مشہور ہو گئی جو فرنگیوں نے بھیجی تھی جہاد شروع کیا اس نے فوراً اقدام کر لیا پھر حلب کی فتح کے بعد ہی بیت المقدس کی فتح کی خوشخبری دی گئی تھی۔

ہوا یوں کہ فقیہ شافعی کے فقیہ مجد الدین ابن جہبل نے ابو الحکم کی تفسیر میں سورۃ روم کی آیت ۱ تا ۳ میں بیت المقدس کی فتح کی خوشخبری محسوس کی اور اس پر معلوم ہوا کہ ۵۸۳ھ میں بیت المقدس فتح ہو جائے گا اس نے اس آیت سے اور بھی متعدد تقریبات نکالیں۔ پھر تمام تفصیلات ایک ورق پر لکھ کر وہ ورق اس نے فقیہ عیسیٰ الہکاری کو دے دیا کہ وہ سلطان تک اس خوشخبری کو پہنچائے۔ عیسیٰ الہکاری چونکہ سلطان سے خائف تھا لہٰذا اس نے یہ بشارت قاضی محی الدین کو دے دی تو اس نے اس کے مفہوم کو اشعار میں بیان کر دیا۔

وہ صفر میں تیری حلب کی فتح نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ تو رجب میں بیت المقدس فتح کرے۔ یہ قصیدہ جب اس نے سلطان کو سنایا تو سلطان کو بہت

آیا چنانچہ بیت المقدس جب فتح ہوا جیسا کہ آگے آئے گا تو سلطان نے ابن زکی کو حکم دیا اس نے جمعہ کے دن خطبہ دیا، سلطان کو جب یہ معلوم ہوا کہ یہ بات سب سے پہلے ابن جہبل نے کہی ہے تو اس نے ابن جہبل کو حکم دیا تو اس نے منبر پر تقریر کی اور درس دیا، سلطان نے نہ صرف اس کی تعریف کی بلکہ اس کو انعام اور عطیہ بھی دیا۔

حلب سے روانگی...... پھر سلطان ربیع الثانی کے آخر میں حلب سے روانہ ہو گیا اور وہاں اپنے بیٹے ظاہر غازی کو اپنا نائب اور والیٔ قلعہ کا عہدہ ابن یازکی کے حوالے کیا، اس نے حلب میں اپنا ایک نائب مقرر کیا اور خود سلطان کے ساتھ روانہ ہو گیا۔

جمادی الاولیٰ کی ۳ تاریخ کو دمشق پہنچا یہ ایک یادگار دن تھا۔ اس کے بعد فرنگیوں سے لڑنے کے لئے جمادی الثانیہ میں دمشق سے بیت المقدس کی طرف چلا، پھر راستے میں بیسان کو لوٹا، پھر عین جالوت تک پہنچا آگے گیا اس نے ایک زبردست لشکر بھیجا اس لشکر میں بدر دلدرم اور جاولی اسدی بھی تھا سلطان کا بھتیجا اسد الدین شیرکوہ بھی آیا۔ جب انہوں نے فرنگی لشکر کو اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھتے دیکھا تو ان پر حملہ آور ہوا اور ۷۰ فرنگیوں کو قتل کر دیا اور ۷۰ کو گرفتار کر لیا، مسلمانوں میں سے صرف ایک شخص شہید ہوا اور ان ختم ہوئے تو واپس اپنی کمین گاہ میں آ پہنچا۔ اتنے میں سلطان کو یہ اطلاع ملی کہ فرنگی اس سے جنگ کے لئے جمع ہو گئے ہیں تو وہ ان کی طرف روانہ ہوا اور ان سے جنگ کی امید پر ان کے پیچھے لگ گیا، بے شمار فرنگی قتل ہو گئے، بے شمار زخمی ہوئے، فرنگی بہت خوفزدہ ہو چکے تھے لہٰذا لڑنے کی بجائے بھاگ کھڑے ہوئے، اسلامی فوج قتل و غارت کرتی ان کے پیچھے گئی یہاں تک کہ فرنگیوں کے علاقوں تک بھی جا پہنچی لیکن پھر وہاں سے واپس آ گئی۔

قاضی فاضل نے تمام تفصیل خلیفہ کو لکھ بھیجی کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی مدد و نصرت کی جب کہ خلیفہ کے نائب اور احترام و شان کو ختم کرنے کی وجہ سے کوئی کام خلیفہ کو اطلاع دیئے بغیر نہ کرتا تھا۔

الکرک کا محاصرہ...... رجب کے مہینے میں سلطان الکرک کی طرف روانہ ہو گیا اور اس کا محاصرہ کر لیا، اس کے ساتھ اس کا بھتیجا تقی الدین عمر بھی تھا اس نے اپنے بھائی عادل کو اپنے پاس بلایا تاکہ اس کے معاملے کے مطابق اس کو حلب اور اس کے مضافاتی علاقوں کی حکومت دے دے۔ سب سے پہلے حلب کا محاصرہ کیے رکھا لیکن کامیابی نہ ملی تو معلوم ہوا کہ فرنگی بھی الکرک کو بچانے کے لئے جمع ہو چکے ہیں چنانچہ سلطان دمشق واپس آ گیا یہ بھی دلیری کی بات تھی۔ پھر مصر میں سلطان صلاح الدین نے تقی الدین عمر کو اپنا نائب بنا کر مصر بھیج دیا، قاضی الفاضل بھی اس کے ساتھ تھا اس نے اپنے بھائی کو حلب اور اس کے پاس کے علاقوں کا حکمران بنا کر بھیجا۔

سلطان کا بیٹا ظاہر بھی اس کے پاس آ گیا اس کے بعض نائب اور وزیر بھی اس سے آ ملے، حلب اس نے اپنے بھائی کو تحفہ کے طور پر دے دیا تھا کیونکہ کوئی فیصلہ اس کے مشورے کے بغیر نہ کرتا تھا۔ سلطان نے اپنے بیٹے کو بھائی سے ایک لاکھ دینار دلوا کر لے لئے اور ظاہر کو سلطان صلاح الدین حلب سے جدائی پر غمزدہ تھا کیونکہ اسے وہاں رہتے ہوئے چھ سال ہو چکے تھے لیکن اس بات کا اظہار اپنے باپ سلطان صلاح الدین کے سامنے نہ کر سکتا تھا لیکن پھر بھی یہ بات اس کے چہرے کے تاثرات اور بعض باتوں سے ظاہر ہو گئی۔

۵۸۰ھ کے واقعات

لشکروں کی آمد اس سال سلطان صلاح الدین نے فرنگیوں سے جنگ کے لئے مصر، حلب، جزیرہ اور شام کی افواج کو اپنی مدد کے لئے بلا بھیجا۔ چنانچہ مصر سے تقی الدین عمر اور قاضی فاضل اس کے پاس آ گئے۔

حلب سے عادل، جزیرہ اور سنجار کے حکمران بھی اپنے اپنے لشکر لے کر آ پہنچے، یہ تمام لشکر الکرک کی طرف روانہ ہوا، ۱۴ جمادی الاولیٰ کو الکرک پہنچ کر انہوں نے اس کا محاصرہ کر لیا اور منجنیقیں نصب کر دیں۔ کیونکہ سلطان نے باقی شہروں کی نسبت اس شہر کی فتح مسلمانوں کے لئے زیادہ

حتیٰ کہ اب بھی الکرک کے باشندے حاجیوں کے قافلوں کے راستوں میں بھی رکاوٹیں ڈالتے تھے۔ اسی دوران اس کو اطلاع ملی کہ فرنگی پیدل اور سوار فوجوں نے الکرک کو بچانے کے لئے اس سے جنگ کرنے کا منصوبہ بنایا ہے، چنانچہ سلطان ان کی طرف متوجہ ہوا اور حسان اور پھر ماہر کی طرف روانہ ہو گیا۔

فرنگیوں کا تعاقب: ... پس فرنگیوں کو شکست ہوئی۔ سلطان نے اپنا دستہ ان کے تعاقب میں بھیجا جس نے خوب قتل و غارت کی، بے شمار فرنگی قتل و زخمی ہوئے۔ اس کے بعد سلطان سواحل کی طرف متوجہ ہوا جو جوں سے ٹکڑا تھا نابلس اور اس کے گرد کی دوسری بستیاں بھی لوٹ لی گئیں۔ اس کے بعد سلطان دمشق واپس آ گیا اور باقی فوجوں کو اپنے اپنے شہروں کو لوٹ جانے کی اجازت دے دی، خود سلطان اور حکمران لبنان کے ساز و سامان کو اور کرنے نکھروں میں پھیلا ہوا تھا اور تلوار کو تیز کرنے کے لئے دمشق ہی میں ٹھہر گیا تھا۔

یہاں سلطان صلاح الدین کو خلیفہ کی خلعت پہنچی جسے سلطان نے قبول کیا اور اپنے ساتھ اپنے بھائی عادل اور اپنے چچا زاد بھائی محمد بن شیرکوہ کو بھی پہنایا، جس نے آگے اپنی خلعت ناصر الدین بن قرا ارسلان کو دے دی جو ان پر ایمان لایا اور تہ کے قلعوں کا حاکم تھا جو بھی اس کو سلطان صلاح الدین نے دیا تھا۔

اربل کا نمائندہ: مغربی علاقوں کے حکمران یوسف بن عبدالمومن بن علی کی وفات بھی اسی سال ہوئی اس کے بعد اس کا بیٹا یعقوب حکمران بن گیا۔ اسی سال کے آخر میں سلطان کو اطلاع ملی کہ موصل کے حکمران کا موصل کا ارادہ ہے۔ اربل کے حکمران نے نمائندہ سلطان کے پاس موصل کرنے کے لئے بھیجا، فوراً اس کے پاس سے ہو کر حلب اور پھر وہاں سے حماۃ کی طرف روانہ ہو گیا۔ وہاں پہنچ کر اس کا تب کا انتقال ہو گیا کیونکہ یہ مسلسل سفر سے کچھ کمزور بھی ہو گیا تھا، پھر حماۃ ہی میں ٹھہر گیا، قاضی الفاضل کو جب ان کی بیماری کا علم ہوا تو وہاں سے طبیب بھیجا طبیب کا نام اسعد ابن مطران تھا اس نے علاج کیا کیونکہ وہی اس کا علاج مسلسل کرتا ہے جس سے وہ صحت یاب ہو۔

۵۸۱ھ کے واقعات

اس سال کے شروع میں سلطان حماۃ کے باہر خیمہ لگائے ہوئے تھا، پھر حلب کی طرف روانہ ہو گیا اور صفر میں موصل کے ارادے سے حلب سے اگلے حران آیا اور اس کے حکمران مظفر الدین کو گرفتار کر لیا۔ یہ اربل کے حکمران زین الدین کا بھائی تھا لیکن پھر صلح ہو گئی لہٰذا سلطان نے اس کو رہا کر دیا اور اس کا ملک اس کے حوالے کر دیا حتیٰ کہ اس کا تسلط دوبارہ قائم ہو گیا۔ پھر سلطان موصل کی طرف روانہ ہوا اور وہاں اس کی ملاقات تمام علاقوں کے حکمرانوں سے ہوئی، عماد الدین ابو بکر بن قرا ارسلان اس کی خدمت میں حاضر ہوا۔

سلطان وہاں سے روانہ ہوا اور موصل کے قریب اسمعیلیات کے مقام پر پڑاؤ ڈالا۔ یہیں سلطان کی ملاقات اربل کے حکمران نور الدین سے ہوئی اور دوسرے علاقوں کے دوسرے حکمران اس کے ساتھ شریک تھے۔ سلطان صلاح الدین موصل کے محاصرے کا ارادہ کر رہا تھا، اس نے اس بات کی خلیفہ کو اطلاع دینے کے لئے شیخ الشیوخ کو خلیفہ کے پاس بھیجا کہ وہ اس کا مقصد بیان کرے اور خلیفہ کی اطاعت کا اظہار کرے۔ چنانچہ اس نے موصل کا محاصرہ کر رکھا تھا اور ان علاقوں پر قبضہ کر لیا جن کی تفصیلات علامہ ابن الاثیر نے اپنی تاریخ الکامل میں اور ابو شامہ نے الروضتین میں لکھی ہیں۔

اہل موصل کی سلطان کے ساتھ صلح: ... اس کے بعد سلطان صلاح الدین اور اہل موصل کے درمیان اس شرط پر صلح ہو گئی کہ سلطان جب بھی انہیں فرنگیوں کے خلاف مدد کے لئے بلائے گا تو وہ اس کی مدد کو آئیں گے اور یہ کہ اپنے خطبوں میں سلطان کا نام لیا جائے اور سکوں پر بھی اس

کا اعلان کیا جائے چنانچہ ان تمام علاقوں میں یہ کام شروع ہوگیا اور اس سے پہلے جن علاقوں میں ظالم عبیدیوں اور رافضیوں کے نام کا خطبہ پڑھا جاتا تھا وہ ختم ہوگیا۔

صلاح الدین کی بیماری...... پھر سوئے اتفاق سے اس کے بعد سلطان صلاح الدین شدید بیمار ہوگیا لیکن اس نے صبر سے کام لیا اور درد و تکلیف کا بالکل بھی اظہار نہ کیا حتیٰ کہ اس کی حالت بہتر ہوگئی اور وہ دوبارہ صحت مند ہوگیا۔ صحت مند ہونے سے پہلے ہی سلطان حران گیا کہ تمام تر تکلیف کے باوجود وہاں خیمے لگا چکا تھا۔ بہت لوگوں میں گھبراہٹ بھی تھی اور خوف زدہ ہوگئے تھے اور کافر لوگ اس کی آمد سے کانپ اٹھے۔ سلطان کا بھائی عادل دوائیں اور طبیبوں کو لے کر حلب سے روانہ ہوا۔ سلطان بہت کمزور ہوچکا تھا۔ عادل نے سلطان کو وصیت کرنے کا مشورہ دیا تو سلطان نے وصیت شروع کی اور کہا مجھے کوئی پرواہ نہیں کیونکہ میں اپنے بعد ابوبکر، عمر، عثمان اور علی کو چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے ناموں سے مراد اس کا اپنا بھائی عادل، حماۃ کا حکمران تقی الدین عمر بن شاہنشاہ جو ان دنوں مصر میں اس کا نائب بھی تھا اور وہ بھی تھے اور سلطان کے اپنے دونوں بیٹے عثمان العزیز اور علی الافضل۔ پھر سلطان نے منت مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اسے اس بیماری سے صحت یاب کر دیا اور وہ اپنی ساری ہمت فرنگیوں کے ساتھ جنگ پر لگا دے گا اور اس کے بعد بھی کسی سے صلح نہیں کرے گا اور بیت المقدس کو فتح کرنے کی انتہائی کوشش کرتا رہے گا خواہ اس کے لئے اس کو اپنا سارا مال و دولت اور ذخائر ہی کیوں نہ اللہ کے راستے میں خرچ کرنے پڑیں اور کرک کے حکمران البرنس کو اپنے ہاتھ سے قتل کرے گا کیونکہ اس نے وعدہ خلافی کی تھی اور جناب رسول اللہ ﷺ کی تنقیص کی تھی۔

اس کا واقعہ یہ ہوا تھا کہ ایک قافلہ مصر سے شام جا رہا تھا کہ اس نے ان کو پکڑ لیا اور ان کا مال و اسباب چھین لیا اور یہ کہا جاتا تھا کہ تمہارے محمد کہاں ہیں؟ انہیں بلاؤ وہ تمہیں بچا جائے۔

پھر سلطان نے قاضی الفاضل کے کہنے اور مجبور کرنے پر منت مانی تھی تو اس کا مقصد یہ تھا کہ سلطان نے گویا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک قسم کا معاہدہ کر لیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سلطان کو شفا دی اور اس مرض سے صحت عطا فرمائی تاکہ اس کے گناہ بھی معاف ہوں۔ ہر طرف سے مبارک بادیں بھیجی جانے لگیں اسی خوشی میں شہروں کو سجا دیا گیا۔

قاضی الفاضل نے دمشق سے مظفر عمر کو لکھا ہے کہ سلطان صلاح الدین ابو مظفر کو اللہ تعالیٰ نے صحت عطا فرمائی اور اس کی اطلاع مستند اور صحیح ہے جو ہر طرف پھیل گئی ہے۔ اندھیرے کے بعد اس کے انوار طلوع ہو گئے ہیں، پوشیدہ ہونے کے بعد اس کے آثار ظاہر ہو گئے ہیں، پریشانی دور ہوگئی اور تمام تعریف و احسان تو اللہ تعالیٰ ہی کا ہے۔ اس بیماری کی آگ بجھ گئی، اس کا گرد و غبار دور ہوگیا، اس کی چنگاریاں بجھ گئیں، یہ ایک ایسا فتنہ تھا جس کے شر و ادراک سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں بچایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس بڑی بیماری کے نتیجے میں ہونے والے حالات کی مار سے اللہ تعالیٰ نے اسلام کو بچالیا۔ یہ بڑی آفت تھی جس سے اللہ تعالیٰ نے ہمارے دلوں کو بچا لیا۔ معاملہ بہت گمبھیر تھا لیکن اللہ تعالیٰ اسلام کو ضائع نہیں کرتا۔ دل اللہ تعالیٰ کی طرف خلوص سے مائل ہو گئے، اس طرح قبولیت میں دیر نہیں لگی تو گویا کہ ایسا کچھ ہوا ہی نہیں۔ اللہ تعالیٰ صحت اور خوشحالی کے وعدے کو پورا کرتے ہیں۔ ملاقات اب ... احباب اس سے مایوس ہو چکے تھے۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

زمانے نے تعزیت (کسی موت کی اطلاع) میں ہم کو افسردہ کر دیا ہو پھر کی کے بعد نعمت بن گئی۔
اور ڈرانے والے نے اس بارے میں جو کچھ کہا تھا کہ جس نے سوچ اور خیالوں کو الٹ پلٹ دیا ہے۔

چنانچہ اس کے بعد سلطان صلاح الدین ایک نئے جوش و جذبے سے تیار ہوتے ہوئے میدان جہاد و حرب کی طرف متوجہ ہوا جیسے سب ختم ہوچکا تھا اور آسمانی مراحل سے گزر گئے ہوں بعض اوقات ہم اپنے خوف زدہ بھی ہو گئے کہ اگر تاخیر ہو جائے تو موقع ہاتھ سے نکل جائے۔ بہرحال صحت کے بعد سلطان حران سے حلب پہنچا اور وہاں سے دمشق آیا یہ دمشق کی تاریخ میں اہم بات ہے۔

اس سال وفات پانے والے مشاہیر

مہذب الدین عبداللہ بن اسعد موصلی...... حمص کے مدرس تھے، کئی علوم وفنون میں مہارت رکھتے تھے خاص طور پر شعر وادب آپ کا میدان تھا، عماد الکاتب اور شیخ شہاب الدین ابوشامہ نے آپ کی بہت تعریف کی ہے۔

امیر ناصر الدین محمد بن شیرکوہ..... حمص اور رحبہ کے گورنر صلاح الدین کے چچازاد بھائی تھے سلطان نے اپنی بہن الست الشام بنت ایوب کا نکاح انہی سے کروایا۔ ان کی وفات کے بعد ان کی بیوی ان کی میت کو الشامیہ البرانیہ کی قبر میں لے آئی جو اس کے بھائی یمن کے حکمران معظم توران شاہ کے درمیان حائل تھی۔ اس کا ترکہ، مال واسباب ایک کروڑ دینار سے بھی زیادہ ہے یوم عرفہ میں اچانک اس کا انتقال ہو گیا۔ اس کی وفات کے بعد حمص کا حکمران سلطان صلاح الدین کے حکم سے اس کا بیٹا اسد الدین شیرکوہ بنا۔

المحمود بن محمد بن علی بن اسماعیل..... ابن عبدالرحیم الشیخ جمال الدین ابوالثناء محمود ابن الصابونی، مشہور ہستیوں میں سے تھے چونکہ آپ کے دادا سلطان محمود بن زنگی کی محبت میں کثرت سے دعا کرتے تھے اس لیے المحمود کہلاتے تھے۔

وہ اس کا اکرام کرتے تھے، پھر مصر روانہ ہو گئے اور وہیں رہے سلطان صلاح الدین بھی اس کا اکرام کیا کرتا تھا، اس پر ہی اس کی اولاد پر ان کی حصہ کی جا آج تک ان کے پاس ہے۔

الامیر سعد الدین مسعود..... ابن معین الدین، نور الدین اور صلاح الدین کے زمانے میں بڑے سرداروں میں سے تھے اور الست خاتون کے بھائی بھی ہیں، چنانچہ صلاح الدین نے جب اس کا نکاح کروایا تو اپنی بہن الست ربیعہ خاتون بنت ایوب سے کروایا جس کی طرف قاسیون کی چوٹی پر واقع حنابلہ کا مدرسہ الصاحبیہ کی نسبت کی جاتی ہے، حالانکہ اس کا وقت گزر چکا تھا، اس کی وفات ۶۴۳ھ میں ہوئی، یہ نجم الدین ایوب کی پشت سے آخری اولاد تھی اور اس کی وفات دمشق میں میافارقین کے محاصرے کے دوران لگنے والے ایک زخم سے جمادی الآخر میں ہوئی۔

الست خاتون عصمت الدین..... بنت معین الدین جو دمشق کا نائب تھا اور نور الدین سے پہلے دمشق کے قلعوں کا مالک تھا، یہ نور الدین کی بیوی تھی، پھر بعد میں ۵۷۲ھ میں سلطان صلاح الدین نے اس سے نکاح کر لیا تھا، یہ نہایت حسین نیک، پاک دامن اور خوب صدقہ کرنے والی خاتون تھیں۔

یہی وہ خاتون ہیں جنہوں نے حجر الذہب کے محلے میں احناف پر ایک مدرسہ وقف کیا تھا، اس کے علاوہ باب النصر کے باہر بھی پہاڑی پر اس کی پرانی خانقاہ خاتون کو بھی اس نے وقف کیا تھا اور اس کی تدفین بھی قاسیون کے دامن میں واقع اپنا اس کے قبرستان میں باب الرکیہ کے نزدیک دفن کیا تھا، اس کے ایک طرف دار الحدیث اشرفیہ اور دائیں طرف کچھ ہیں، اور دوسری طرف بغدادی جگہوں کو اس نے وقف کیا ... ایرانی خواتین پر وقف ہے، یہ جگہ جہاں مدرسہ واقع ہے کل شعب الاحزاب (الاحزاب کا قبلہ) کے نام سے مشہور ہے۔ اس کو قمر خاتون بنت جو دولی نے بنوایا تھا جو سلطان دستاق کی ذوالقربیٰ، بیس الدرگی کی بیوی تھی جو حلب کے بادشاہ نور الدین کا باپ تھا اور یہ پہلے ہی وفات پا چکی تھی جیسا کہ پیچھے بیان ہو چکا ہے۔

الحافظ الکبیر ابو موسیٰ المدینی..... محمد بن عمر بن ابو احمد اصبہانی المدینی الشافعی، آپ ان حفاظ میں سے ہیں جنہوں نے دنیا بھر کا چکر لگایا تھا متعدد کتب تصنیف کیں اور بہت سی احادیث کی شرح بھی لکھی، اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔

ابو القاسم السہیلی

تعارف: ابو زید عبدالرحمن بن الخطیب ابی محمد عبداللہ بن الخطیب ابی عمر احمد بن ابی الحسن اصبغ بن حسین بن سعدون بن رضوان بن فتوح (جو اندلس آئے تھے) الخثعمی السہیلی۔

ابن خلکان نے لکھا ہے کہ خود آپ نے اپنا سلسلہ نسب اسی طرح لکھوایا تھا اور ایک بستی کی نسبت کی وجہ سے آپ کو سہیلی کہا جاتا تھا، یہ بستی مالقہ کے قریب ہے اور اس کا نام سہیل، کیونکہ سہیل ستارہ سوائے اس علاقے کے مغرب میں صرف اسی جگہ سے دکھائی دیتا ہے جو اس کے پاس ایک بلند پہاڑ کی چوٹی پر ہے، یہ مغربی جانب والی بستیوں کے نزدیک ہے۔

ولادت: سہیلی ۵۰۸ھ میں پیدا ہوئے، قراءت کا علم حاصل کیا اور شب و روز اسی میں مشغول ہو گئے، اپنی فطری ذہانت اور ذکاوت اور حسن تصنیف کی وجہ سے اپنے زمانے کے بڑے لوگوں میں سے کہلائے اور مزید اللہ تعالیٰ کا فضل ہی ہے کیونکہ آپ نابینا تھے۔ آپ کی ایک کتاب بہت مشہور ہے جس کا نام روض الانف ہے جس میں آپ نے سیرت طیبہ کے بارے میں نہایت عمدہ نکات بیان کیے ہیں جن میں سے بعض کا ذکر ان سے پہلے کسی اور نے بیان نہیں کیے ہیں۔ "الاعلام فیما ابھم فی القرآن من الاسماء الاعلام" نامی کتاب بھی آپ ہی کی تالیف ہے، بہت سی اور مفید باتیں بھی ہیں اور عمدہ اشعار بھی۔

آپ نیک، پاک دامن اور تنگ دست تھے، عمر کے آخری حصے میں مراکش کے حکمران سے بہت سا مال و دولت حاصل ہوا، اسی سال شعبان بروز جمعرات آپ کا انتقال ہوا۔ آپ نے ایک نہایت عمدہ قصیدہ بھی لکھا جس میں آپ نے قبولیت کی امید کے ساتھ مناجات کی۔ جو یہ ہے:

اے وہ ذات جو مافی الضمیر کو دیکھتا اور سنتا ہے تو ہی ہر ایک چیز کو تیار کرنے والا ہے جس کے ہونے کی امید ہوتی ہے۔ اے وہ ذات جس سے تمام مشکلوں میں امید کی جاتی ہے، اے وہ ذات جس کے دربار میں شکایت کی جاتی ہے اور جائے پناہ صرف وہی ہوتی ہے۔

اے وہ ذات جس کے ایک کن میں تمام رزق کے خزانے ہیں مہربانی کر تیرے ہی پاس ساری بھلائی جمع ہے
میرے پاس تیری محتاجی کے علاوہ تیری طرف کوئی وسیلہ نہیں ہے اور اسی محتاجی کے وسیلے سے میں اپنا فقر دور کروں گا۔
میرے پاس تیرا دروازہ کھٹکھٹانے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں اور اگر میں تیرے دروازے سے دھتکار دیا گیا تو میں کہاں جاؤں گا۔
کس سے میں امید رکھوں گا اور کس کو پکاروں گا؟ میرے پکارنے والوں کا اگر تیرے فضل کو تیرے فقیر سے روک دیا گیا
یہ بات تیری بزرگی کی شان کے لائق نہیں کہ تو کسی گناہ گار کو ناامید کر دے کیونکہ تیرا فضل بہت ہے اور مغفرت بہت وسیع ہے۔

۵۸۲ھ کے واقعات

اس سال ربیع الاول کی ۱۰ تاریخ کو سلطان صلاح الدین مصر سے چل کر دمشق پہنچا یہاں قاضی الفاضل سے ملاقات کی اور مشورہ کیا کیونکہ وہ اس سے مشورہ کیے بغیر کوئی کام نہ کیا کرتا تھا، پھر اس نے اپنے بیٹے علی الافضل کو اپنا دمشق میں نائب مقرر کیا اور ابوبکر عادل اپنے داماد ملک ظاہر بن غازی کی وجہ سے حلب سے ایک طرف ہو گیا، اس کے بعد سلطان صلاح الدین نے اپنے بھائی عادل اور اپنے بیٹے عماد الدین کو مصر کا نائب بنا کر بھیجا، ملک عادل اس کا اتالیق تھا اس کی بہت سی جاگیریں بھی تھیں، تقی الدین عمر کو مصر کی نیابت سے معزول کر دیا تو اس نے افریقہ جانے کا پختہ ارادہ کر لیا، سلطان مسلسل اس کے ساتھ نرمی سے پیش آ رہا تھا یہاں تک کہ وہ اپنی فوج لے کر سلطان کے پاس آ گیا، سلطان نے اس کا اکرام و احترام کیا اور حماۃ کے علاوہ کئی شہر بطور جاگیر اس کے حوالے کر دیئے یہ شہر پہلے بھی اس کی جاگیر میں دے چکے تھے لیکن اس مرتبہ سلطان نے ساتھ میافارقین کا

بھی فتح کر دیا تھا۔ علامہ العماد کاتب نے اس کی مدح میں ایک قصیدہ لکھا ہے جس کا ذکر الروضتین میں شیخ ابوشامہ نے کیا ہے۔

اس سال طرابلس کے قومس نے سلطان کے ساتھ صلح کی درخواست کی۔ نیز فرنگی بادشاہوں کے ساتھ جنگ بھی کی اور ان کے علاقوں اور بچوں کو گرفتار بھی کر لیا جو مسلمان ہو۔ نیز وہ اقطاعیں سلطان نے اسے دیں مگر اسی کفر کی حالت میں ہی اس کی موت واقع ہوئی۔ اس سے صلح کرنے کا مقصد کامیابی کی امید تھی ان کے دلوں میں اگر کوئی دخل اندازی ہوتا تو اس کے خلاف پختگی سے کام لیتا۔

علامہ العماد کاتب نے لکھا ہے کہ نجومیوں نے متفق اللسان ہو کر یہ خبر دی کہ اس شعبان میں پانچوں چھوٹے بڑے سیارے برج میزان میں جمع ہو جائیں گے جس سے تباہی ہوگی۔ بڑی تیز ہواؤں کے طوفان آئیں گے۔ آگے لکھا ہے کہ بعض جاہل لوگ نجومیوں کی اس بات سے ڈر کر پہاڑوں میں غاریں اور زمین میں تہہ خانے بنانے میں مصروف ہو گئے۔

آگے لکھا ہے کہ جب وہ رات آئی جس کے بارے میں نجومیوں نے پیشین گوئی کی تھی تو محسوس ہوا کہ اس سے زیادہ پرسکون رات کبھی نہیں دیکھی۔ شعراء نے بھی نجومیوں کو برا بھلا کہا، بہت سے لوگوں نے اس بات کا تذکرہ کیا ہے اور نجومیوں کے جھوٹ پر بہت سے اشعار کہے گئے مثلاً

تقویم اور زیچ کو بتا دو کہ کیا کوئی خطرہ واقع ہوئی کہ تقویم اور زیچ وغیرہ پالا اور غبار سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتے۔ (زیچ ایک جدول ہے جو علم فلکیات میں کام آتا ہے)۔

تم نے ساتوں کے لئے جو یہ ایک بے بنیاد بیان دیا کہ جب یہ برج میزان میں آئیں گے تو ہوا ان پر تعدی کرے گی۔
بہت زور کی ہوا نے چلنا ہے یہاں تک کہ گرد و غبار سے بھر جائے گی اور زمین پر زلزلے کی اور اموات کی کثرت ہو جائے گی۔
میدان اونچی جگہوں اور پہاڑوں کی طرح ہو جائیں گے ہم نے حکم لگایا یقین ہو کر منجم کا انکار کرو کیونکہ وہی جھوٹا ہے۔
دین شریعت میں اس بات کو بیان کیا ہم اللہ کی کتاب کی تعلیمات لے کر آئے ہیں جب تم قرآن پڑھنا چاہتے ہو تو علم کی قبر بنتے ہیں۔
شرمندگی اور ندامت کے لئے تمہارے لئے یہی کافی ہے جو شعراء نے تمہارے بارے میں کہا ہے کیونکہ یہ سب جھوٹ ہے۔ مگر ان فضول فیصلوں یا اور کسی نے نقل کیا۔
جب ان کمینے لوگوں نے زمین میں کوئی چیز ناپاک کیا ہے تو اسے کاش کہ ٹوٹ اور بطلیوس کا اسطرلاب اور زیچ کے ساتھ تباہ و برباد ہو جائیں۔
اور جب تک دشمن آسمان اور زمین ہی اس پر جاری ہو۔

اس سال وفات پانے والے مشاہیر

ابو محمد عبداللہ بن ابی الوحش۔ بری بن عبد الجبار بن بری المقدسی ثم المصری یہ اپنے زمانے میں لغت اور علم نحو کے اماموں میں سے ایک، ابن جنی کے بعد مختلف خط وغیرہ آپ کے سامنے پیش کئے جاتے تھے، بہت معلومات رکھنے والے تھے اور ان معاملات کو جاننے والے تھے۔ عام گفتگو میں تکلف سے کلام نہ کیا کرتے اور اعراب وغیرہ کی طرف زیادہ دھیان نہ دیا کرتے تھے۔ متعدد مفید کتابیں تصنیف کیں، ۸۳ سال کی عمر میں وفات پائی۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے، اللہ تعالیٰ ہی سب سے زیادہ جاننے والے ہیں۔

۵۸۳ھ کے واقعات

اس سال عظیم کام پیش آیا جو بیت المقدس کی فتح کی ایک نشانی اور اشارہ تھا کہ بیت المقدس کافروں کے ہاتھ سے آزادی حاصل کر لیا۔

ابن الاثیر نے لکھا ہے کہ ہفتہ کا دن تھا نوروز کی تقریب تھی یہ اہل فارس کے کیلنڈر کا پہلا مہینہ ہوتا تھا اور شمسی سے رومی کیلنڈر کا بھی پہلا سال

تو یہی وہ دن ہے جس میں قسم کھانے والے روزوں اور حج نفل میں داخل ہوتے ہیں، ایسا بھی کہا گیا ہے۔

پھر بروز ہفتہ سلطان دمشق سے نکلا اور راس الماء کی طرف روانہ ہوا، اس کا بیٹا الافضل ایک دستے کے ساتھ وہاں جا پہنچا جب سلطان باقی لشکر لے کر بصریٰ کی طرف روانہ ہوا اور قصر ابی سلامہ کے سامنے خیمہ زن ہو گیا اور حاجیوں کا انتظار کرنے لگا، ان حاجیوں میں اس کی بہن ست الشام اور بھانجا حسام الدین محمد بن عمر بن لاجین بھی تھا تاکہ یہ سب لوگ الکرک کے حکمران ابرنس کی ریشہ دوانیوں سے محفوظ رہیں، چنانچہ جب حاجیوں کا قافلہ خیر و عافیت سے یہاں سے گزر گیا تو سلطان الکرک کی طرف روانہ ہوا، الکرک کے ارد گرد کے درخت کاٹ ڈالے، کھیت اپنے جانوروں کے حوالے کر دیے، پھل لشکر کو کھلا دیے، چنانچہ تمام مصری اور مشرقی لشکر بھی آ پہنچے اور سلطان کے بیٹے کے پاس رہ گئی۔ پھر الافضل نے ایک دستہ فرنگی علاقوں کی طرف بھیجا، یہ دستہ کامیابی سے قتل و غارت کرتا ہوا مال غنیمت لے کر خیر و عافیت لوٹا اور ابتدائی فتوحات کی خوشخبری سنائی، اسی دوران سلطان بھی اپنے بڑے لشکر سمیت آ پہنچا اور ساری فوج اس کے پاس جمع ہو گئی، فوج کو منظم کر کے ساحلی علاقوں کی طرف روانہ ہو گیا، مجاہدوں کے علاوہ اس کے ساتھ بارہ ہزار افراد وہ بھی تھے جو رضا کار تھے، فرنگیوں کو بھی اطلاع ملی تو ان سب نے آپس میں اتحاد کر لیا، طرابلس کے قومس اور الکرک کے ابرنس نے بھی صلح کر لی اور حطین وغیرہ کے گرد میدان میں آ پہنچے، اپنے ساتھ صلیب بھی لائے تھے جو ان کے شیطان کے پجاریوں نے اٹھا رکھی تھی اور باقی مرد لوگ بھی ان کے ساتھ تھے، یہ لوگ اتنے زیادہ تھے کہ ان کی تعداد سے اللہ ہی آگاہ ہے، بعض مؤرخین نے ان کی تعداد پچاس ہزار اور بعض نے تریسٹھ ہزار بیان کی ہے۔

جب طرابلس کے حکمران نے انہیں مسلمانوں سے ڈرایا تو ابرنس بولا کہ لگتا ہے کہ تم مسلمانوں سے محبت کرتے ہو اور ان کی تعداد سے ڈرتا ہے، تم نے جس کا تذکرہ عرض کیا تو عنقریب ان کا انجام دیکھ لے گا، دونوں طرف سے فوجیں آگے بڑھیں، سلطان نے کامیابی کے ساتھ طبریہ پر قبضہ کر لیا اور وہاں موجود ساز و سامان سے مدد لی، دشمن کا کام پیاس نے ہلکا کر دیا، پیاس سے تنگ تھا لیکن سلطان نے پانی اور رسد پر بھی قبضہ کر لیا حتیٰ کہ دشمن ایک قطرہ پانی لینے سے بھی عاجز آ گئے اور پیاس سے بے حال ہو گئے، اس کے بعد سلطان طبریہ سے حطین نامی بستی کے پاس سے ہوتا ہوا مغربی پہاڑی کی سمت پر آ گیا، یہ وہی بستی جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہاں حضرت شعیب علیہ السلام کی قبر ہے، دشمن بھی یہیں آ پہنچا، ان میں "کفر کا سردار اور سوار وغیرہ کے بادشاہ بھی تھے" گھمسان کا رن پڑا، چہرہ ایمانی روشن ہو گیا اور کفر و سرکشی کا چہرہ سیاہ اور گرد آلود ہو گیا، صلیب کے پجاریوں کو منہ کی کھانی پڑی، یہ واقعہ جمعہ کے دن شام کو ہوا، رات انہوں نے جنگ کے میدان ہی میں گزاری، ہفتے کے دن کی صبح تھی جو اقوام نے جانوں کے لئے بہت سخت تھی، یہ ۲۵ ربیع الاول کی تاریخ تھی، فرنگیوں کے چہروں پر سورج طلوع ہوا اور گرمی سخت ہو گئی، فرنگی سخت پیاسے تھے، گھاس ان کے گھوڑوں کے پیروں تلے بچھی ہوئی، فرنگیوں کے لئے دن برا ثابت ہوا، اتفاقاً سلطان کے حکم سے نفط پھینکا گیا تو گھوڑوں کے پیروں تلے آگ بھڑک اٹھی، اوپر سے سورج کی تمازت، پیاس کی بے چینی، اسلحہ کی گھما گھمی، تیروں کی لپک بھی شامل تھی، ابتدا میں جنگجوؤں نے آپس میں مقابلے کئے پھر سلطان کے لشکر نے تکبیر بلند کر کے زبردست حملہ کیا، اللہ تعالیٰ نے زبردست فتح عطا فرمائی، ان میں سے تیس ہزار ایک دن میں قتل کئے گئے اور ان کے تمام بہادروں اور شہسواروں میں سے تیس ہزار گرفتار کر لئے گئے، طرابلس کے حکمران قومس کے علاوہ باقی سب بادشاہ بھی پکڑے گئے تھے کیونکہ وہ معرکہ کے شروع ہی میں شکست کھا چکا تھا، سلطان نے ان کی سب سے بڑی صلیب چھین لی جس پر ان کے عقیدے کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی دی گئی تھی، اس صلیب کو انہوں نے ہیرے جواہرات اور قیمتی پتھروں سے آراستہ کر رکھا تھا جس کے بارے میں پہلے کسی نے سنا بھی نہ تھا، باطل اہل باطل سمیت تباہ حال ہو گئے، یہاں تک کہ کہا جاتا ہے کہ ایک کسان نے ایک شخص کو تیس سے زیادہ فرنگی لے جاتے دیکھا جنہیں اس شخص نے خیمے کی رسی سے باندھ رکھا تھا اور بعض نے ایک جوتے کے بدلے قیدی کو بیچا تاکہ جوتا پہن سکے اور ایسے ایسے واقعات سنے گئے کہ جو صحابہ اور تابعین کرام کے زمانے کے علاوہ کبھی نہ سنے گئے تھے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کے لئے بہت ساری پاک مبارک ہمیشہ کی تعریف ہے۔

اس جنگ کے بعد سلطان نے خیمہ لگانے کا حکم دیا اور تخت پر بیٹھا اور لگ گیا، اس کا قانون تھا قیدیوں کو پابند سلاسل کر کے لایا گیا ان میں سے داویہ کا ایک گروپ کی گردنیں اڑانے کا سلطان نے حکم دیا جبکہ باقی قیدی اس کے سامنے کھڑے یہ منظر دیکھ رہے تھے کسی ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑا گیا، پھر بادشاہوں کو لایا گیا اور سلطان کے دائیں جانب ان کے مرتبوں کے مطابق بٹھایا گیا، چنانچہ ان کے سب سے بڑے بادشاہ اور ابرنس

اس کے علاوہ انہیں جو شربت دیا گیا تھا وہ بھی جانب ٹھنڈا کیا گیا اس کے بعد سلطان کے پاس برف والا شربت لایا گیا، سلطان نے پیا پھر ایک بادشاہ کو دے دیا اس نے پی کر البرنس ارناط کو دے دیا، سلطان کو غصہ آگیا اور اس سے بولا میں نے تجھے پینے کے لئے دیا تھا لیکن اجازت نہ دی تھی کہ تو آگے کسی کو منتقل کرے، اس لئے مجھ پر کوئی ذمہ داری نہیں پھر سلطان وہاں سے خیمہ کی اندرونی سمت چلا گیا، اور البرنس کے حکمران ارناط کو اندر بلایا۔ جب ارناط سلطان کے سامنے کھڑا ہوا تو سلطان نے تلوار اٹھائی اور اس کو اسلام کی دعوت دی اس نے انکار کیا تو سلطان نے کہا کہ ہاں میں رسول اللہ ﷺ کا نائب ہوں ان کی امت کی مدد کرنے میں پھر اس کو قتل کر دیا اور اس کا سر بادشاہوں کے پاس بھیج دیا وہ ابھی خیمہ کے بیرونی سمت میں بیٹھے تھے اور سلطان نے کہا کہ یہ شخص رسول اللہ ﷺ کو گالی دیا کرتا تھا، پھر اس کے بعد داویہ، استتاریہ وغیرہ گروہوں کے جتنے قیدی وہاں موجود تھے سب کو قتل کر دیا اور مسلمانوں کو ان دونوں خبیث جنسوں سے آرام و سکون ملا، قیدیوں میں سے سوائے چند ایک کے جس کو بھی اسلام کی دعوت دی گئی اس نے قبول نہیں کیا جاتا ہے کہ اس دن مقتولین کی تعداد تیس ہزار تک جا پہنچی اسی طرح قیدیوں کی تعداد بھی تیس ہزار تھی، اور فرنگی لشکر کی کل تعداد تریسٹھ ہزار تھی بہت ہی کم لوگوں نے اسلام قبول بھی کیا، زیادہ تر زخمی حالت میں فرار ہوئے۔ لہٰذا وہ اپنے ملکوں میں جا کر مر کھپ گئے، اسی طرح طرابلس کا حکمران تو یہ بھی مرا، وہ زخمی حالت میں شکست کھا کر بھاگا تھا اور اسی حالت میں مر گیا تھا، اس کے بعد سلطان نے قاضی ابن ابی عصرون کے ساتھ مقتولین کے سر، زندہ قیدی اور صلیب اعظم کو دمشق بھجوا دیا تا کہ قلعہ میں رکھوا دے چنانچہ صلیب کو جھکائے ہوئے دمشق پہنچے، یہ بھی تاریخ میں ایک اہم ترین دن تھا۔

پھر سلطان طبریہ سے عکا کی طرف روانہ ہوا اور اس پر قابض ہو گیا، قلعہ طبریہ جو دراصل یافا اور آس پاس کے علاقوں میں بنا ہوا تھا اور اس سرزمین کو دو حصوں میں تقسیم کرتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اس تقسیم سے راحت پہنچائی۔

پھر سلطان حطین کی طرف روانہ ہوا اور حضرت شعیب علیہ السلام کے روضہ مبارک کی زیارت کی اور پھر وہاں سے اردن کی طرف روانہ ہوا اور اردن کے تمام علاقوں پر قبضہ کر لیا، یہ متعدد چھوٹے بڑے علاقوں پر مشتمل تھا، پھر عکا کی طرف گیا اور ربیع الثانی بروز بدھ وہاں پہنچا اور جمعہ کے دن بغیر لڑے صلح سے ہی فتح ہو گیا۔ یہاں موجود بادشاہوں کے ذخیروں پر قبضہ کر لیا اور یہاں موجود مسلمان قیدیوں کو رہائی ملی جو چار ہزار افراد تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے امن و راحت عطا فرمائی اور یہاں جمعہ پڑھنے کا حکم دیا، یہ پہلا جمعہ تھا جو ساحل کو فرنگیوں سے چھڑانے کے بعد یہاں ادا کیا گیا، یہ ستر سال کے بعد ادا ہوا تھا۔

پھر سلطان صیدا اور بیروت کی طرف روانہ ہوا اور ساحل کے علاقوں کو ایک کے بعد ایک کر کے فتح کرتا جاتا تھا کیونکہ یہاں جنگجو اور بادشاہ نہیں اور پھر وہاں سے غزہ، عسقلان، نابلس، بیسان اور غور کی سرزمین کی طرف واپس ہوا اور تمام علاقوں کو فتح کر لیا، نابلس میں اپنے بھتیجے حسام الدین عمر بن محمد بن لاجین کو نائب بنایا، اسی نے اس کو فتح کیا تھا، اس تھوڑی سی مدت میں سلطان نے پچاس شہر فتح کئے یہ بڑے بڑے شہر تھے جہاں مقاتلہ بھی ہوا، قلعے بھی تھے، لشکر بھی اور یہاں سے مسلمانوں نے بہت ہی زیادہ مال غنیمت سمیٹا اور بڑی تعداد میں قیدی ہاتھ آئے۔

پھر سلطان نے لشکر کو حکم دیا کہ ان علاقوں میں چند ماہ آرام کریں تا کہ بیت المقدس کی فتح کے لئے نئے سرے سے خود بھی تازہ دم ہو جائیں اور اپنے گھوڑوں و جنگی سامان کو تیار کریں یہ بات لوگوں میں پھیل گئی کہ سلطان بیت المقدس کی فتح کا ارادہ کئے ہوئے ہے چنانچہ علماء و صلحاء خوشی خوشی سلطان سے آ ملنے لگے۔ حطین کے واقعہ کے بعد اب اس کا بھائی العادل بھی سلطان سے آملا اس نے خود بھی بہت سے شہر فتح کئے تھے لہٰذا بہت سے اللہ کے بندے اور لشکر جمع ہو گئے اس وقت سلطان بیت المقدس کی طرف روانہ ہوا جیسا کہ ابھی آئے گا۔

حطین کے واقعہ کی وجہ سے شعراء نے اس کی تعریف میں بہت ہی کثرت سے قصیدے لکھے۔ قاضی الفاضل جو کسی بیماری کی وجہ سے ان دنوں دمشق ہی میں مقیم تھا، اس نے سلطان کو لکھا کہ مبارک ہو میرے سردار کو، کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو دین قائم کرنے کا ذریعہ بنایا اور غلاموں سے خدمت لیا، اس کے حق میں لکھا، سر سجدوں سے نہیں اٹھے، آنسو گالوں سے نہیں ہٹے اور ہمیشہ غلام بھی ذکر کرتے رہے تھے کہ گرجے مسجدوں میں بدل گئے، اور وہ جگہیں جہاں اللہ تعالیٰ کو تین میں کا ایک کہا جاتا تھا۔

وہاں اب یہ کہا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ ایک ہی ہے، بار بار اللہ کا شکر کرتا ہے جو اس کی زبان سے بہتا ہوا نکلتا ہے اور کبھی یہ شکر اللہ کی توحید کے

ساتھ ان کی نگاہوں سے ظاہر ہوتا ہے اللہ تعالیٰ جو شقی ہو تباہ ہے جو حق ہے اسے فتح کرنے والا ہے اور یہ کہا جائے کہ محمد اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور سچے ہیں اور امانت دار ہیں اللہ تعالیٰ یوسف (صلاح الدین ایوبی) کو جزائے خیر دے کہ اس نے قید خانوں سے ان غلاموں وغیرہ کو نکالا جو اپنے آقاؤں کے انتظار میں تھے یہ وہ شخص ہے جو دمشق کے حمام میں داخل ہوا تھا اس نے طبریہ کے حماموں میں جانے کی خواہش کا اظہار کیا۔

یہ وہ اخلاق اور مکارم ہیں کوئی مدح ان کے پاس نہیں اور یہ کلام بھی شعر سے مکمل اوپر ہے بلکہ شعر ہیں۔

پھر لکھا کہ اس فتح کے بعد واقع ہونے والی فتح اور دعا اور ثواب بہت تعریفوں سے بھری ہوئی ہیں۔

اسی سال بیت المقدس کی فتح

”اور ۹۲ سال بعد عیسائیوں کے ہاتھوں سے اس کی واگزاری“ جب سلطان نے ان تمام علاقوں کو فتح کر چکا جن کا ذکر اوپر ہو چکا تو عسقلان کو فتح ہونے کا حکم دیا اور پھر بیت المقدس کی طرف روانہ ہوا اور اسی سال ۱۵ رجب کو مغربی بیت المقدس پہنچ کر ڈیرے ڈال دیے۔ سن ۵۸۳ھ۔ شہر تو انتہائی حد تک محفوظ و مضبوط بنایا گیا تھا وہاں ساٹھ ہزار جنگجو موجود تھے یا اس سے بھی زیادہ اور بیت المقدس میں ان کے علاوہ بیت المقدس کا حکمران ان دنوں بالیان بن بارزان نامی ایک شخص تھا۔ اس کے ساتھ وہ لوگ بھی تھے جو حطین کے واقعہ میں بچ گئے تھے اور یہ استبتاریہ شیطان کے عبادت گزاروں کی جماعتیں وغیرہ۔ بہرحال اس جگہ سلطان پانچ دن ٹھہرا اور لشکر کے ہر ایک گروپ کو قلعہ اور دیواریں اور برج تقسیم کر دیے پھر سلطان شام کی سمت والے میدان میں آ گیا کیونکہ یہ جگہ وہاں کے سب سے زیادہ وسیع میدان تھا چنانچہ جب جنگ ہوئی تو زبردست جنگ ہوئی مسلمانوں نے اپنا سارا جان و مال اسلام کی مدد و نصرت میں جھونک دیا۔ محاصرے میں بعض مسلمان سردار شہید ہوئے یہ دیکھ کر مسلمان جانی جوش میں آ گئے اور انہوں نے زبردست طریقے سے جنگ شروع کر دی بڑی اور بھاری منجنیقیں نصب کر دیں تلواریں اور خنجر سے چمکنے لگے نگاہیں قلعے کی دیواروں پر لگی ہوئی تھیں اور چلّے چڑھی ہوئی تھیں اور چنانچہ قبہ کے اوپر ایک بہت بڑی صلیب نصب کی ہوئی تھی اس سے اہل ایمان کا جوش اور زیادہ بڑھ گیا کافر تیزی سے سمٹ رہے تھے میدان کافروں کے اوپر بہت سخت تھا چنانچہ سلطان شمال مشرقی کونے کی دیوار کی طرف بڑھا اور اس میں نقب لگانی شروع کی اور اس میں گھس کر اس کو بھر دیا اور آگ لگا دی چنانچہ اس جگہ کی دیوار گر پڑی اور اس کے ساتھ ساتھ اس جانب کا برج گر پڑا چنانچہ جب فرنگیوں نے یہ خطرناک حادثہ دیکھا تو ان کے بڑے سلطان کی طرف دوڑے

اور امان کے لئے سفارش کرنے لگے لیکن سلطان نے انکار کیا کہ میں اس کو اسی طرح فتح کروں گا جس طرح تم نے اس کو فتح کیا تھا اور جس طرح تم نے یہاں کے مسلمانوں کو عورتوں بچوں تک کو ذبح کیا تھا اسی طرح میں بھی یہاں کسی عیسائی کو زندہ نہیں چھوڑوں گا۔ یہ صورت حال دیکھ کر بالیان بن بارزان نے امان طلب کی اور کہا کہ وہ سلطان کے پاس حاضر ہونا چاہتا ہے سلطان نے اجازت دی تو بالیان نے آ کر انتہائی عاجزی اور انکساری کے ساتھ منت سماجت اختیار کی اور انتہائی حد تک سفارش کی لیکن سلطان نے کوئی جواب نہ دیا تو بالیان بن بارزان نے کہا کہ اگر آپ ہماری امان قبول نہ کریں گے تو ہم اپنے پاس موجود ہزاروں قیدیوں کو قتل کر دیں گے اور اپنی عورتوں اور اپنی اولادوں کو بھی قتل کر دیں گے گھروں اور اپنی چیزوں کو جلا دیں گے اور مال و ذخائر کے تمام سامان و اسباب ضائع کر دیں گے قبہ صخرہ کو بھی گرا دیں گے اور جس کسی چیز کو جلا سکیں گے اس کو جلا دیں گے پھر ہم باہر آ کر قیامت تک جنگ کریں گے پھر ہماری زندگی میں کوئی خیر نہیں ہوگی اور ہم تم میں سے کسی ایک کو مارے بغیر نہ مریں گے پھر تم کیسی بھلائی کی امید کرتے ہو؟

یہ سن کر سلطان نے اس شرط پر صلح قبول کر لی کہ ان میں سے ہر شخص اپنی طرف سے دس دینار اور ہر عورت کی طرف سے پانچ دینار اور ہر بچے کی طرف سے دو دینار اپنی جان کا فدیہ ادا کرے اور جو نہ دے سکے وہ قیدی بنا لیا جائے اور تمام ہتھیار بھی۔ مسلمانوں کے ہاتھ میں آ جائیں گے اور وہ سب اپنی جانب سے پالیاں صور کی طرف روانہ ہو جائیں گے اور یہ بھی کہا گیا کہ فدیہ ادا کرنے کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہوگی۔ چنانچہ اسی طرح سولہ ہزار مرد عورتیں اور بچے قید کئے گئے۔

سلطان مسلمانوں کے ساتھ نماز جمعہ سے تھوڑی دیر قبل ہی شہر میں داخل ہوا۔ یہ ۲۷ رجب کا واقعہ ہے عماد الکاتب کا بیان ہے کہ یہ معراج کی رات تھی جس میں جناب رسول اللہ ﷺ نے مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک کا سفر فرمایا تھا۔

شیخ ابو شامہ نے لکھا ہے کہ یہ بھی معراج کے بارے میں ایک قول ہے لیکن اس روز مسلمانوں کو وہاں جمعہ کی ادائیگی کا اتفاق نہیں ہوا کیونکہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ بھی کرنی بیت المقدس میں مسلمانوں کا پہلا جمعہ تھا حالانکہ یہ صحیح نہیں۔ اور نہ ہی یہ صحیح ہے کہ اس روز سلطان نے صخراقی علاقوں میں جمعہ پڑھا ہو تھا بلکہ صحیح بات یہ ہے کہ چونکہ وقت کم تھا لہٰذا اس روز نماز جمعہ کی ادائیگی نہ ہو سکی بلکہ اگلا جمعہ ادا ہوا تھا اور محی الدین بن محمد بن علی القرشی ابن الزکی خطیب تھے جیسا کہ آگے بیان ہوگا۔

بہر حال مسلمانوں نے مسجد اقصیٰ کی صفائی کی، صلیبوں، راہبوں، خنزیروں سے پاک کیا اور عبادت کے ان گھروں کو بھی گرا دیا۔ جو انہوں نے محراب کی مغربی سمت بنائے تھے، انہوں نے محراب کو مورتیاں گڑوانے کی جگہ بنایا تھا اللہ تعالیٰ ان پر لعنت فرمائیں، لہٰذا ان سب چیزوں کو وہاں سے ہٹایا گیا اور اس کو دوبارہ اسی طرح بنا دیا گیا جس طرح مسلمانوں کے زمانے میں تھی، عرق گلاب اور بہترین قسم کی کستوری سے اسے غسل دیا گیا چنانچہ اس کے بعد مسجد دیکھنے والوں کے لئے خوب واضح ہو گئی ورنہ اس سے پہلے اس کی شان و شوکت پوشیدہ ہو چکی تھی۔ اس کے گنبد سے صلیب کو ہٹا دیا گیا لہٰذا مسجد دوبارہ پہلی شان و شوکت میں بدل گئی البتہ مسجد کے کچھ حصوں سے عیسائیوں نے پتھروں کے ٹکڑے کاٹ کر ان کے وزن کے برابر سونا لے لیا تھا اور ان ٹکڑوں کا لانا بہر حال مشکل تھا۔

اس کے بعد ان لوگوں کی باری آئی جنہوں نے اپنی جانوں کا فدیہ نہیں ادا کیا تھا۔ اکثر کو رہا کر دیا گیا جن میں بادشاہوں کی بیٹیاں وغیرہ بھی تھیں بچے اور مرد تھے، متعدد کو ایسے ہی معاف کر دیا گیا، متعدد کو سفارش پر معاف کیا گیا، جتنا سونا ان سے حاصل ہوا تھا وہ سارا افواج پر تقسیم کر دیا گیا۔ خود سلطان نے اس میں سے کچھ نہ لیا کیونکہ وہ بہت حلیم و کریم اور سخی طبیعت کا مالک تھا۔

بیت المقدس میں پہلا جمعہ ۔۔۔ جب بیت المقدس کو صلیبوں، راہبوں اور ناقوسوں وغیرہ سے پاک کر دیا گیا اور مسلمان اس میں داخل ہو گئے تو قرآن کریم کی تلاوت ہونے لگی اور اللہ الرحمن کو واحد قرار دیا گیا تو پہلا جمعہ ماہ شعبان میں فتح بیت المقدس کے آٹھ دن بعد پڑھا گیا، محراب کے ایک طرف منبر نصب کیا گیا، چٹائیاں بچھائی گئیں، قندیلیں لٹکائی گئیں قرآن کی تلاوت ہوئی، حق آ گیا، باطل مٹ گیا، نماز کی صفیں بچھا دی گئیں، رکوع سے سجدے اور عبادتیں ہونے لگے، دعائیں مانگی جانے لگیں، برکات نازل ہونا شروع ہوئیں اور مصیبتیں دور ہونے لگیں، نمازیں اور اذانیں شروع ہو گئیں، پادری خاموش ہو گئے ساری تکلیفیں دور ہو گئیں، خوشیوں کا دور دورہ ہو گیا نحوست بھاگ کھڑی ہوئی، خدائے واحد نے جس کا کوئی باپ بیٹا نہیں اس خدا کی عبادت ہونے لگی، عابدوں نے اس کی بڑائی بیان کی، مسجد بھر گئی، دل نرم ہو گئے آنسو بہنے لگے، پھر زوال سے پہلے موذن نے اذان دی۔ ابھی تک مسجد میں خطیب کا تقرر عمل میں نہ آیا تھا۔ چنانچہ سلطان نے ایک فرمان کے ذریعے قاضی محی الدین ابن الزکی کو خطیب مقرر کیا انہوں نے سیاہ خلعت پہن کر فصیح و بلیغ ارشاد فرمایا جو بیت المقدس کی عزت، عظمت، فضیلت اور ترغیبات پر مشتمل تھا اور دیگر علاقوں کا بیان بھی ہوا۔ شیخ ابو شامہ نے اپنی کتاب الروضتین میں پورا خطبہ لکھا ہے جس کی ابتدا اس طرح ہے "ظالم گروہ کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا گیا اور تمام تعریفیں اللہ رب العالمین ہی کے لئے ہیں۔"

(سورۃ الانعام آیت ۴۵)

پھر قرآن کریم کی تمام تحمیدات بیان کیں۔ اور کہا کہ "تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے اپنی مدد سے اسلام کو عزت بخشی اور اپنے قہر سے شرک کو ذلیل کیا اور اپنے حکم سے معاملات کو مقرر کرتا ہے اور اپنے شکر سے نعمتوں میں اضافہ کرتا ہے اور اپنی تدبیر سے کافروں کو بتدریج تباہ کرتا ہے جو اپنے عدل و انصاف سے زمانے میں تبدیلی پر قادر ہے، جس نے اپنے فضل سے اچھا انجام متقیوں کے لئے رکھا ہے جو اپنے بندوں پر شبنم اور بارش نازل کرتا ہے جس نے اپنا دین دنیا کے ہر دین پر پوری طرح غالب کر دیا۔ وہ اپنے بندوں پر غالب ہے کوئی اس کے راستے میں رکاوٹ نہیں پیدا کر سکتا۔ وہی غالب ہے اس سے جھگڑا نہیں کیا جا سکتا۔ جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے اس سے اس سلسلے میں کوئی بات نہیں کی جا سکتی اور نہ ہی اس کے حکم کو ٹالا جا سکتا ہے۔ اپنے بندوں کو کامیابی دینے پر میں اس کی حمد بیان کرتا ہوں وہی ہے جو بیت المقدس کو شرک کی گندگیوں سے پاک کرنے والا ہے وہی

تو ہے جو اس کو اپنی طہارت بنانے والے کی تعریف کرتا ہے اور اس کے ظاہر و باطن کو پاک کرتا ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہ اکیلا ہے اور بے نیاز ہے نہ وہ کسی کا باپ ہے اور نہ کسی کا بیٹا اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہے، گواہی بھی یہ اس شخص کی ہے جس نے بذریعہ توحید اپنے دل کو پاک و صاف کیا اور اپنے رب کو راضی کر لیا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں جو شرک کو ختم کرنے والے شرک کا خاتمہ کرنے والے اور جھوٹ کو ختم کرنے والے ہیں جو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک رات بھر میں لائے گئے اور پھر یہاں سے آپ آسمانوں پر لے جائے گئے حتیٰ کہ سدرۃ المنتہیٰ تک جا پہنچے" جہاں جنت الماویٰ ہے۔ نہ ہی آپ کی نگاہ نے ٹھوکر کھائی اور نہ حد سے تجاوز کیا۔" اور ابوبکر صدیق پر جو آپ ﷺ کے خلیفہ ہیں اور ایمان کی طرف پہل کرنے والے ہیں اور امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پر جو اس گھر سے صلیب وغیرہ کو دور کرنے والے پہلے شخص ہیں اور حضرت عثمان بن عفان پر جو قرآن کریم کو جمع کرنے والے ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ پر جو شرک کو ہلا دینے والے بتوں کو توڑنے والے ہیں اور آپ ﷺ کے آل و اصحاب اور ان لوگوں پر جو خلوص دل سے آپ ﷺ کی پیروی کرتے ہیں اے اللہ تیری رحمت ہو۔

پھر وعظ کیا جو ایسی باتوں پر مشتمل تھا جس سے وہاں پر موجود لوگ رشک کرنے لگے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو شرف عطا فرمایا کہ بیت المقدس کو فتح کریں جس کی ایسی ایسی شان ہے۔ اس کے بعد اس کی شان و شوکت اور عظمت کا ذکر کیا کہ یہ سب سے پہلا قبلہ ہے اور دوسری مسجد ہے اور تیسرا حرم ہے یہی وہ تیسری مسجد ہے کہ جس کی طرف سفر کیا جا سکتا ہے، یہی اعتکاف کئے جانے کے قابل جگہ ہے۔ معراج کی رات مسجد حرام سے یہیں آپ ﷺ کو لایا گیا جہاں آپ ﷺ نے تمام انبیاء کرام و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کو نماز پڑھائی اور یہیں سے آسمانوں پر تشریف لے گئے۔ یہیں واپس تشریف لائے اور یہاں سے براق پر مسجد حرام تشریف لے گئے، قیامت کے دن یہی میدان حشر ہوگا۔ یہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ٹھکانہ اور اولیاء کرام کا مقصد ہے اور پہلے ہی دن سے اس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے۔

میں یہ کہتا ہوں کہ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت ابراہیم کے مسجد حرام تعمیر کرنے کے چالیس سال بعد سب سے پہلے حضرت یعقوب علیہ السلام نے سب سے پہلے اس کی بنیاد رکھی، پھر حضرت سلیمان بن داؤد علیہما الصلوٰۃ والسلام نے اس کی تجدید کی جیسے کہ مسند، سنن، صحیح ابن حبان، ابن خزیمہ اور مستدرک حاکم کی احادیث سے ثابت ہے۔

اس سے فارغ ہونے کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے تین دعائیں مانگیں ایک تو یہ کہ آپ علیہ السلام کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے مطابق ہو، دوم یہ کہ آپ علیہ السلام کو ایسی حکومت مل جائے جو آپ سے پہلے یا بعد کسی کو نہ ملی ہو۔ اور سوم یہ کہ جو شخص یہاں آ کر نماز پڑھے تو اپنے گناہوں سے پاک ہو جائے جیسے اپنی پیدائش کے دن تھا۔

یہ دونوں خطبے مکمل کرنے کے بعد عباسی خلیفہ اور سلطان صلاح الدین کے لئے دعا کی۔ نماز کے بعد سلطان سے اجازت لے کر شیخ زین الدین ابوالحسن ابن علی ابن نجا المصری منبر پر تشریف لائے اور وعظ کیا۔ قاضی ابن الزکی مسلسل چار جمعوں تک لوگوں کو جمعہ پڑھاتے رہے اور خطبے دیتے رہے، پھر سلطان نے باقاعدہ المقدس کے خطیب کا تقرر کیا اور حلب سے وہ منبر منگوایا جو سلطان نور الدین نے بیت المقدس کے لئے بنوایا تھا۔ نور الدین کی یہ دلی تمنا تھی کہ وہ بیت المقدس کو خود فتح کرے لیکن سلطان کی وفات کے بعد اس خواہش کی تکمیل سلطان کے نقش قدم پر چلنے والے سلطان صلاح الدین کے ہاتھوں ہوئی۔

عجیب و نادر نکتہ۔۔۔ شیخ ابوشامہ نے اپنی کتاب الروضتین میں لکھا ہے کہ ہمارے شیخ ابوالحسن علی بن محمد السخاوی سے ایک نکتہ یہ بھی سنا کہ امام ابوالحکم الاندلسی ابن برجان کی تفسیر میں سورۃ روم کے شروع میں بیت المقدس کی فتح سے متعلق پیشین گوئی بیان کی گئی ہے کہ بیت المقدس ۵۸۳ھ میں فتح ہوگا۔

سخاوی کہتے ہیں کہ میرے خیال میں آپ نے یہ حکم حروف سے نہیں بلکہ سورۃ روم کی آیت سے اخذ کیا ہے اور نجومیوں کی طرح تاریخ وار اس کی بنیاد بنائی ہے اور یہ کہا ہے کہ وہ فلاں فلاں سال میں قبضہ کریں گے اور فلاں فلاں سال میں ان کو شکست ہو جائے گی، جیسا کہ تقدیر میں لکھا ہوگا۔

نے لکھا ہے کہ یہ اچھی بات ہے جو تجربہ کے مطابق ہے بشرطیکہ صحیح ہو یہ بات آپ نے حقیقت میں اس واقعے کے ہونے سے پہلے کہی تھی اور یہ اس واقعے سے پہلے ہی تو آپ کی کتاب موجود تھی جہاں سے دیکھ کر آپ نے اس کو بیان کر دیا۔ لہٰذا یہ بات علم الحروف سے تعلق رکھتی ہے نہ تو اس کا تعلق کشف کرامت سے ہے اور نہ ہی صحت۔ صاحب آگے لکھا ہے کہ آپ نے سورۃ قدر کی تفسیر میں تحریر کیا ہے کہ اگر نزول قرآن کے وقت کا علم ہو جائے تو اس وقت کا علم بھی ہو جائے گا کہ جس میں قرآن کریم اٹھا لیا جائے گا۔

میرا یہ خیال ہے کہ مفسر ابن برجان اس بات کو اپنی تفسیر میں ۵۲۲ھ کی حدود میں بیان کر چکے ہیں کہا جاتا ہے کہ جب سلطان صلاح الدین کو اس بات کی اطلاع دی گئی تو اس نے ۵۸۳ھ تک زندہ رہنے کی خواہش کا اظہار کیا تھا۔ سلطان کی پیدائش ۵۳۲ھ میں ہوئی تھی، اور اس نے اس کام کی تیاری کی۔ چنانچہ اس نے بیت المقدس کے لئے ایک عظیم الشان منبر بھی بنوایا تھا کہ اسے فتح کر کے خود وہاں رکھوائے گا۔ واللہ اعلم۔

اس کے علاوہ صخرہ معظمہ کے اردگرد جتنی بھی چیزیں تصویریں، صلیبیں وغیرہ تھیں سلطان نے ان کو بھی ختم کیا اور قبضہ واپس حاصل ہونے کے بعد اس کی عزت پائے گزرا ہوا تھا گویا کہ پوشیدہ تھا جناب حضرت شیخ ... حکم ہوا کہ اس کے اردگرد لوہے کی کھڑکیاں بنائے۔ پھر اس نے اس کا قاعدہ بنوایا اور امام کا تقرر کیا اور اچھی طرح وظیفہ مقرر کیا اسی طرح مسجد اقصیٰ کے امام کے لئے بھی۔ اس کے علاوہ شوافع کے لئے ایک مدرسہ بنوایا جسے الصلاحیہ اور الناصریہ بھی کہا جاتا تھا۔

یہاں پہلے ایک گرجا تھا جس میں حضرت مریم علیہا السلام کی والدہ کی قبر بھی تھی۔ صوفیاء کے لئے بطریرک کا مکان ایک خانقاہ وقف کی جو قمامہ کے پہلو میں تھی اور دوسرے اپنی عمارات کے خلفاء اور فقہاء کی طرح ایسی شہرت تھی۔ مسجد اقصیٰ اور صخرہ کے پاس قلم دوات اور کتابیں وغیرہ فراہم کئے تاکہ باہر سے آنے والے زائرین جو پڑھنا چاہیں پڑھیں۔ اس کے علاوہ بھی بنو ایوب نے بہت اچھے اچھے کام کئے۔ اس خاندان کا ہر فرد نیکیوں کی ایک دوسرے سے بڑھ کر محبت رکھتا تھا۔

سلطان قمامہ کو گرا کر ہموار کرنا چاہتا تھا تاکہ عیسائیت جڑ سے ختم ہو جائے لیکن اسے بتایا گیا کہ خواہ کچھ ہو جائے لیکن عیسائی زمین کے اس ٹکڑے کی زیارت کرنا نہ چھوڑیں گے کیونکہ اس سے پہلے بھی حضرت عمرؓ نے جب اس سرزمین کو فتح کیا تھا تو زمین کا یہ حصہ ان کے ہاتھ رہنے دیا تو آپ کی زندگی میں آپ کے لئے بھی نمونہ ہے۔ چنانچہ سلطان اس سے ایک طرف ہو گیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اس کا پیچھا چھوڑ دیا۔ لیکن چار عیسائیوں سے زیادہ کو یہاں آنے جانے سے منع کر دیا جو یہاں کی خدمت کیا کرتے تھے۔ سلطان نے عیسائیوں کا وہ قبرستان بھی برابر کروا دیا تھا جو باب رحمت کے پاس تھا۔ وہاں موجود گنبد بھی گروا دیئے حتیٰ کہ اس کے آثار ہی ختم ہو گئے۔

اس کے علاوہ قدس میں موجود مسلمان قیدیوں کو رہا کر دیا گیا، ان کو لباس اور عطیات دیئے گئے حسن سلوک کیا گیا۔ یہ لوگ اپنے اپنے وطن کی طرف روانہ ہو گئے اور گھر بار کی طرف لوٹ گئے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور احسانات پر تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں۔

فصل

قدس کی فتح سے فراغت پر سلطان صلاح الدین ۵ شعبان کو ساحل کی طرف سے صور کی طرف روانہ ہوا اس کی فتح پہلے مؤخر ہو گئی تھی اور القدس کی فتح کے بعد یہاں فرنگی تاجر جمع ہو گئے ان میں سے مرکیس نامی ایک شخص یہاں قابض ہو گیا تھا سلطان کی آمد کی اطلاع پا کر مرکیس نے صور کی قلعہ بندی کر لی، ... اور خندق کھودی ... سلطان بھی آ پہنچا اور ایک عرصہ تک محاصرہ کئے رکھا، پھر مصر سے جنگی بیڑہ منگوا لیا اور خشکی اور تری ہر طرف سے صور کا محاصرہ کر لیا۔

ایک رات فرنگی خاموشی سے نکلے اور اسلامی بیڑے کی پانچ کشتیوں پر قبضہ کر لیا۔ مسلمان بہت غمزدہ ہو گئے اسی دوران سردیوں کا موسم بھی

آ گیا، سامان کم اور زخم زیادہ ہو گئے اور امراء اور سرداران لشکر تھک گئے چنانچہ انہوں نے سلطان سے درخواست کی کہ انہیں واپس جانے کی اجازت مل جائے تو وہ تھوڑا آرام کر لیتے اور نئے سرے سے تازہ دم ہو کر حملہ آور ہوں گے تھوڑے دن رکنے کے بعد سلطان نے ان کی درخواست مان لی اور دمشق کی طرف روانہ ہو گیا، راستے میں عکا سے گزرا اور لشکر اپنے اپنے علاقوں کی طرف واپس روانہ ہو گئے۔

خود سلطان عکا سے گذرتے ہوئے اس کے قلعے میں ٹھہرا اور اپنے بیٹے الافضل کو وہاں کے برج میں ٹھہرایا اور عز الدین جردیک کو اس قلعے کا نائب بنایا۔ بعض لوگوں نے اس ذریعے سے عکا کو تباہ کرنے کا مشورہ دیا کہ فرنگی دوبارہ اس پر حملہ آور نہ ہوں، سلطان نے اس مشورے پر عمل درآمد کا ارادہ کیا لیکن پھر باز رہا اور شاید وہ اس پر عمل کر ہی گذرتا لیکن اس نے تباہی کے بجائے اس کی تعمیر اور خوبصورتی بہاء الدین قراقوش کے ذمے لگا دی، مقدس میں موجود دار الاستشاریہ کو فقہاء اور فقراء کے لئے وقف کر دیا، دار الاسقف کو اچھا ہسپتال بنا دیا اور بہت کچھ اس پر وقف کیا اور ان دونوں کی دیکھ بھال اور نگرانی اس کے قاضی جمال الدین ابن الشیخ ابی النجیب کے حوالے کی۔

ان امور سے فارغ ہو کر سلطان کامیاب و کامران ہو کر دمشق لوٹا، اور گرد و نواح کے بادشاہوں اور گورنروں نے تحائف بھیجے اور مبارک بادی کے پیغامات بھجوائے، البتہ عباسی خلیفہ نے سلطان سے چند معاملات میں باز پرس کی، ایک تو یہ کہ حطین کی فتح کی خوشخبری سلطان نے ایک ایسے نوجوان کے ہاتھ بھیجی تھی جو ان کے ہاں نہایت ناپسندیدہ اور کم حیثیت کا مالک تھا جس کی کوئی قدر و قیمت نہ تھی جبکہ بیت المقدس کی فتح کی خوشخبری شرفاء کے ہاتھ بھیجی، دوسرے یہ کہ سلطان نے خلیفہ کے مقابلے میں اپنا لقب ناصر کیوں رکھا؟

سلطان نے خوش دلی سے خلیفہ کے اعتراضات سنے، اطاعت کا اظہار کیا اور معذرت بھی کی اور کہا کہ مجھے جنگ نے ان باتوں کی طرف دھیان دینے کا موقع ہی نہ دیا، رہا لقب کا مسئلہ تو میرا لقب ناصر تو خلیفہ مستضیٔ کے زمانے سے ہے لیکن پھر بھی امیر المومنین مجھے جو لقب دیں گے میں اسی کو اختیار کر لوں گا۔ اور سلطان نے خلیفہ کے سامنے نہایت ادب و احترام کا مظاہرہ کیا باوجود اس کے سلطان کو اس کی ضرورت نہ تھی۔

دوسری طرف اسی سال ہندوستان میں شہاب الدین غوری (غزنی کے بادشاہ) اور ہندوستان کے سب سے بڑے بادشاہ کے درمیان معرکہ ہوا، ہندو فوجی لشکر اور ہاتھیوں کو لے کر حملہ آور ہوئے، گھمسان کا رن پڑا، شروع میں مسلمانوں کا میمنہ و میسرہ پسپا ہوئے اور حالت یہ ہو گئی کہ سلطان شہاب الدین غوری سے کہا گیا کہ آپ اپنی جان بچائیے لیکن اس سے سلطان کا جوش اور بڑھ گیا اور وہ خود پیش قدمی کر کے لڑنے لگا، چنانچہ سلطان نے ایک ہاتھی پر حملہ کیا، ہاتھیوں کے زخم اتنی جلدی نہیں بھرتے لہٰذا اسلامی لشکر نے ہاتھیوں پر تیر اندازی شروع کر دی، دشمن کی طرف سے ایک ہاتھی بان نے سلطان پر نیزے سے حملہ کیا، نیزہ سلطان کی کلائی میں لگا اور پار ہو گیا سلطان زمین پر گر پڑا، دشمن [illegible] اس کو گرفتار کرنے کے لئے حملہ آور ہوئے لیکن سلطان کے جانثار ساتھیوں نے سلطان کو گھیرے میں لے لیا اور اس کے ارد گرد شدید جنگ شروع ہو گئی، اس کے بارے میں پہلے کبھی نہیں سنا گیا، بہر حال مسلمان ہندوؤں پر غالب آئے اور سلطان کو بچا لیا اور کندھوں پر اٹھا کر [illegible] سلطان کا خون بہہ رہا تھا، ہوش میں آ کر سلطان نے اپنے امراء اور سرداروں سے باز پرس کی اور قسم کھائی کہ جو امراء اپنے گھوڑے [illegible] غزنی تک ان کو پیدل جانا ہو گا۔

علاوہ ازیں اسی سال بغداد کے مضافاتی اور جنگلاتی علاقوں میں ایک عورت نے بچی جنی جس کے دو دانت تھے۔ اسی سال عباسی خلیفہ الناصر نے اپنے استاذ ابو المظفر ابن الصاحب کو قتل کیا کیونکہ وہ معاملات پر حاوی ہو گیا تھا اور خلیفہ گویا اس کی اطاعت کرتا [illegible] باوجود یہ ابو المظفر دنیا اور مال سے پاک تھا، نیک سیرت تھا، خلیفہ نے اس کے پاس سے بہت سا مال و دولت اور [illegible] حاصل کئے۔ اسی سال خلیفہ نے ابو المظفر جلال الدین کو اپنا وزیر بنایا اور ارکان حکومت بلکہ قاضی القضاۃ ابن الدامغانی بھی اس کے گھوڑے کے ساتھ پیدل چلے، حالانکہ یہ ابن یونس قاضی سے [illegible] موجود تھا۔ اور یہ وزیر کے ساتھ چلتے ہوئے کہہ رہا تھا اللہ تعالیٰ ظالم پر لعنت کرے، چنانچہ اسی سال کے آخر میں قاضی کی وفات ہوئی۔

اس سال وفات پانے والے مشاہیر

الشیخ عبدالمغیث بن زہیر الحربی حنابلہ میں سے نہایت نیک شخص تھے لوگ ان کی زیارت کے لئے آیا کرتے تھے انہوں نے یزید بن معاویہ کی فضیلت میں ایک کتاب بھی تصنیف کی اور اس میں عجیب و غریب باتیں لکھی ہیں جنہیں ابن الجوزی نے ان کا رد لکھا ہے اور بہت اچھا اور بہت خوب لکھا ہے۔ ایک مرتبہ حسن اتفاق سے عباسی خلیفہ بھیس بدل کر ان کے پاس پہنچا اور پوچھا کیا آپ یزید بن معاویہ پر لعنت بھیجنا جائز سمجھتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں اس کی اجازت نہیں دے سکتا کیونکہ اگر یہ دروازہ کھل گیا تو ہمارے خلیفہ پر بھی لعنت شروع ہو جائے گی۔ شیخ در اصل خلیفہ کو پہچان چکے تھے لیکن اظہار نہیں کیا تھا۔ خلیفہ نے پوچھا وہ کیسے؟ تو شیخ نے کہا کیونکہ ہمارے خلیفہ میں بھی بہت سی برائیاں ہیں اور وہ بہت سی غیر شرعی حرکات کا ارتکاب کرتا ہے۔ اور پھر ایک ایک کر کے اس کی برائیاں گنوانی شروع کر دیں اور اس کو انہوں نے بد دعا دی۔ پھر خلیفہ وہاں سے چلا گیا اور سب برائیاں چھوڑ دیں کیونکہ ان کے کلام میں اثر تھا جس سے خلیفہ کو فائدہ ہوا تھا۔ اس سال محرم میں خلیفہ کا انتقال ہوا اور شیخ کا انتقال بھی اسی سال ہوا۔

علی بن خطاب بن خلف ... عابد زاہد صالحین میں سے ایک صاحب کرامات تھے جزیرہ ابن عمر میں رہا کرتے تھے۔ تاریخ الکامل میں ابن اثیر نے لکھا ہے: "حسن اتفاق صورت سیرت تقویٰ عبادت میں میں نے ان جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا"۔

الامیر شمس الدین محمد بن عبدالملک بن المقدم ... سلطان صلاح الدین کے نائبین میں سے ایک۔ جب سلطان نے بیت المقدس فتح کیا تو انہی دنوں میں وہاں سے ایک جماعت نے احرام باندھا۔ اس سال ابن مقدم حاجیوں کے امیر تھے لہٰذا وقوف عرفہ کے دوران آپ نے ڈھول بجانے اور جھنڈے کھولنے کا حکم دیا اور سلطان صلاح الدین کی عزت و شوکت کا اظہار کیا۔ پھر خلیفہ کی طرف سے عراقی حاجیوں کے امیر طاشتکین نے غصے کا اظہار کیا اور اس سے باز رہنے کا کہا لیکن ابن مقدم نے کوئی کان نہ دھرا جس کے نتیجے میں ان کی آپس میں جنگ ہو گئی جس میں ابن مقدم زخمی ہو گیا اور اگلے دن منیٰ میں اس کا انتقال ہو گیا اور وہیں دفن ہوئے۔ اس کے ساتھ ہی بہت سی شکایات اٹھ کھڑی ہوئیں۔ طاشتکین کو بہت برا بھلا کہا گیا جب کہ وہ خلیفہ اور سلطان صلاح الدین کی طرف سے ہونے کے اندیشے سے خوف زدہ ہو گیا تو خلیفہ نے اس کو اپنے منصب سے معزول کر دیا۔

محمد بن عبید اللہ ... ابن عبد اللہ سبط ابن التعاویذی الشاعر آخری عمر میں نابینا ہو گیا تھا، ستر سال سے زیادہ عمر پائی شوال کے مہینے میں وفات پائی۔

نصر بن فتیان بن مطر فقہ حنبلی کے فقیہ ابن المنی کے نام سے مشہور تھے بہت عبادت گزار متقی پرہیزگار تھے۔ ۵۰۱ھ میں ولادت ہوئی۔ شیخ موفق الدین ابن قدامہ مقدسی، حافظ عبدالغنی، محمد بن خلف بن راجح، الناصر عبدالرحمن بن نجم بن عبدالوہاب اور عبدالرزاق بن شیخ عبدالقادر جیلانی ان کے مشہور تلامذہ میں سے ہیں۔ رمضان المبارک کی ۵ تاریخ کو ان کا انتقال ہوا۔ اسی سال قاضی القضاۃ کی بھی وفات ہوئی۔

ابوالحسن سعد اللہ الاصولی المقتفی اور المستنجد نے اپنے دور حکومت میں منصب پر فائز کئے رکھا لیکن پھر معزول کر دیا گیا۔ المستضی کے ایام حکومت میں منصب پر بحال ہوا پھر الناصر کے زمانے میں بھی اسی منصب پر رہے یہاں تک کہ اسی سال ان کی وفات ہوئی۔

۵۸۴ھ کے واقعات

اس سال محرم کے مہینے میں سلطان نے قلعہ کوکب کا محاصرہ کر لیا لیکن یہ قلعہ نہایت مضبوط اور دشوار گزار تھا چنانچہ پانچ ماہ تک محاصرہ جاری رہنے کے بعد

قایماز نجمی کی ذمہ داری سونپ دی۔ ان سواروں نے ان کے رستے وغیرہ بند کر دیئے۔ اسی طرح صفد کی ذمہ داری صفت پر ڈالی لہٰذا وہ پہرے پر تھے، پانچ سو سوار طغرل بیگ جاندار کی زیر نگرانی غلہ وغیرہ کو ان تک پہنچنے سے روکتے تھے۔

الکرک کی طرف لشکر کی روانگی ۔۔۔ اس کے علاوہ الکرک الشوبک کی طرف بھی لشکر بھیجا تاکہ اہل کرک کا جینا دوبھر کر دیں اور محاصرہ کر لیں، تاکہ ان مقامات پر جنگ کرنے کے لئے اپنے دیگر معاملات سے فارغ ہو جائے۔ اس جنگ سے دمشق واپسی پر سلطان نے دیکھا کہ الصفی بن القابض وزیر خزانہ نے قلعہ پر اس کے لئے ایک نہایت خوبصورت اور عظیم الشان گھر تعمیر کیا ہے جو الشرف القبلی سے دکھائی دیتا ہے، تو سلطان اس سے ناراض ہو گیا اور اس کو عہدہ سے معزول کر دیا اور کہا کہ ہم دمشق میں اور کسی دوسرے شہر میں تعمیر کے لئے پیدا نہیں ہوئے، ہم صرف اللہ کی عبادت اور اس کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے پیدا ہوئے ہیں۔ تمہارا کام ہم لوگوں کے مقصد پیدائش میں رکاوٹ ڈالنا ہے۔

صلاح و مشورہ ۔۔۔ اس کے بعد سلطان دار العدل میں بیٹھا، دیگر قضاۃ اور قاضی الفاضل اور علماء وغیرہ اس سے ملنے آئے۔ اس نے قاضی الفاضل کے اس باغ میں اس سے ملاقات کی جو ابن الفراش کے محل کے اوپر ہے اور اس کے سامنے اب تک کی تفصیلات بیان کیں، آئندہ درپیش مہمات اور جنگوں کے بارے میں اس سے مشورہ لیا اور دمشق پھر وہاں سے روانہ ہوا یوں وہاں سے البقاع کی طرف روانہ ہوا اور وہاں سے حمص اور حماۃ آیا۔ جزیرہ سے بھی فوجیں آ پہنچیں، جبکہ وہ اس وقت عاصی نامی مقام پر تھا۔

سواحل کی فتح ۔۔۔ چنانچہ وہاں سے شمالی سواحل کی طرف روانہ ہوا اور انطرطوس اور دیگر متعدد قلعوں جبلہ اور لاذقیہ وغیرہ کو بھی فتح کیا جو باعتبار تعمیر، سنگ مرمر اور محلات کے لحاظ سے مضبوط ترین شہر تھے، پھر صہیون، بکاس اور الشغر نامی مضبوط قلعوں کو فتح کیا، پھر برزیہ نامی قلعہ کو فتح کیا جو بلند پہاڑ پر نہایت مضبوط اور عظیم الشان قلعہ ہے، اس کے پیچھے نہایت گہری وادیاں ہیں جن کی مثالیں مسلمانوں اور عیسائیوں کے ہاں بیان کی جاتی ہیں، اس قلعہ کا سلطان نے سخت محاصرہ کیا جو بڑی بڑی منجنیقیں وہاں لے گیا۔ فوج کو تین حصوں میں تقسیم کیا، ایک حصہ جنگ کرتا اور باقی دو حصے آرام کرتے۔ جنگ مسلسل جاری رہی، جب سلطان والے حصے کی لڑنے کی باری تھی تو پھر قلعہ فتح ہوا، یہاں سے بے شمار مال غنیمت حاصل ہوا اور بہت سے لوگوں کو قتل کیا گیا عورتوں اور بچوں کو غلام بنا لیا گیا۔

شاہ انطاکیہ کے ساتھ خط و کتابت ۔۔۔ اس کے بعد دربساک اور بغراس کے قلعوں کا رخ کیا اور جنگ کر کے فتح کر لیا خوب مال غنیمت حاصل ہوا، اور سلطان محفوظ بھی رہا۔ اس فتح سے سلطان کا حوصلہ اور بڑھا اور انطاکیہ کی فتح کا ارادہ کیا، کیونکہ اس کے ارد گرد کے سب علاقوں پر سلطان کی افواج قابض ہو چکی تھیں۔ انطاکیہ کے بادشاہ نے بذریعہ خط و کتابت سلطان سے صلح کرنا چاہی اور کہا کہ وہ اپنے پاس موجود مسلمان قیدیوں کو چھوڑ دے گا، چونکہ فوج بھی تھک چکی تھی لہٰذا سلطان نے اس کی بات مان لی اور سات مہینے کے لئے صلح ہو گئی، کیونکہ سلطان خود بھی آرام کرنا چاہتا تھا۔

سلطان نے نمائندہ بھیج کر مسلمان قیدی منگوا لئے، واپسی کے دوران اپنے بیٹے الظاہر کے پاس حلب سے گزرتے ہوئے تین دن وہاں گزارے، اسی طرح اپنے بھتیجے تقی الدین کے بیٹے کے پاس ایک رات حماۃ میں گزاری اور وہیں اور واقع ان کو جاگیریں دیں، پھر بعلبک پہنچ کر حمام میں داخل ہوا، شروع رمضان میں دمشق پہنچا یہ ایک اہم دن تھا یہیں سے الکرک کی فتح کی خوشخبری ملی، اللہ تعالیٰ نے اس طرف سے ان کو راحت دی اور دشوار گزار سرزمین کو تاجروں، نمازیوں اور حاجیوں کے لئے آسان کر دیا۔

صفد اور قلعہ کوکب کی فتح ۔۔۔ چند ہی دن بعد صفد کی طرف روانہ ہوا اور رمضان کے دوسرے عشرے میں وہاں آ کر منجنیقیں نصب کر دیں، پانی بہنے والی سخت سردی میں بھی محاصرہ جاری رہا، آٹھ شوال کی تاریخ کو صلح سے فتح کر لیا پھر کوکب کی طرف روانہ ہوا اور قیادت کی اور سے

حوالے کر دی اور اپنی فوج اور اپنے غیرہ سے ایک طرف ہو گیا حتیٰ کہ فتح کے بعد اسے مطمئن ہو گیا کہ علاقے بھی فتح ہوں گے چنانچہ وہاں سے کرک کی طرف روانہ ہوا جس طرح مقصد وہ یہ کہ شوبک والوں کا قصہ تھا اسی طرح کرک والوں کا قلعہ تھا۔ وہ بھی فرنگی سلطان سے زیادہ نفرت رکھتے تھے انتہا جب سلطان ان میں سے کسی کو پکڑتا تو قتل کر دیتا اور کسی کو نہ چھوڑتا تھا۔ اس قلعے پر محاصرے کے بعد قبضہ کر لیا اور اسی طرح قلعوں کو فتح کر دیا۔ یہاں سے گزرنے والوں کو امن حاصل ہوا۔ آسمان پر سورج ہوا یہی چمک رہا تھا۔ آئے اور کچھ کچھ فتح کیا لیکن سلطان تا بعد قدم رہا اس جنگ میں قاضی فاضل بھی مصر رہ کر چنانچہ جب سلطان کے بھائی عادل کے عزیز سلطان کو سلطان فوج کی مدد کے لئے بلاتے ہوئے سے اس کو سلطان نے عطا کیے گئے مصر سے کا عزم رکھا ہے اور بیان کرتے ہیں کہ وقتی طور پر مصر اور طرابلس کا محاصرہ کرے گا۔ پھر قاضی الفاضل نے فوراً مصر جانے کا ارادہ کیا۔ سلطان سے ملاقات ہوا۔ اس نے قدس میں جمع ہو کر جمعہ پڑھا اور عید کی عید منائی۔ یہاں سے اس کا بھائی سلطان عادل بھی مع تحفہ استقبال کو آیا۔ سلطان نے بھائی کو عسقلان کے بجائے الکرک دے دیا اور مصر میں واپسی کا حکم کیا تاکہ مصر میں اس کے بیٹے العزیز کا نائب ہو کے خلاف ... رہے اور بے واپسی میں حلب کے تخت تک ٹھہرا۔

فاطمیوں کی ریشہ دوانیاں علاوہ ازیں اس سال مصر میں رافضیوں کے ایک گروپ نے خلافت فاطمیہ کے لئے بغاوت کی کوشش کی۔ سلطان العادل مصر میں تھا انہوں نے عثمان العزیز بن صلاح الدین سے معاملہ چھپائے رکھا واردات کے وقت وہ اسی خیال سے یا آل علی کی پکار لگاتے ہوئے نکلے شاید لوگ ان کا جواب دیں لیکن کسی نے ان کا جواب نہ دیا بلکہ پکڑے گئے اور ان کو قید کر دیا گیا۔

سلطان صلاح الدین کو جب اس بات کا علم ہوا تو اسے بہت دکھ ہوا۔ قاضی فاضل بھی وہیں تھا اس نے کہا یہ تو خوشی کی بات ہے کیونکہ عوام میں سے کسی نے ان کا ساتھ نہیں دیا۔ اگر آپ خود جاسوس بھیجتے تو آپ نے ان کی اطاعت سے یقیناً خوش ہو جاتے ہیں کہ سلطان کا حکم ہو گیا چنانچہ سلطان نے اسی کو مصر بھیج دیا۔

اس سال وفات پانے والے مشاہیر

الامیر الکبیر سلالۃ الملوک والسلاطین ... مشہور اور مؤید الدولہ ابو الحارث و ابو المظفر اسامہ بن مرشد بن علی بن مقلد بن نصر بن منقذ مشہور شاعروں میں سے ایک ۹۶ سال کی عمر پائی۔ اس کی اپنی عمر مستقل تاریخ کی حیثیت رکھتی ہے۔ عمر دمشق میں گزاری جب وہ پایا۔ اس کا گھر علماء، فضلاء کا ٹھکانا تھا۔ وہ معانی پر مشتمل متعدد اشعار کہے۔ وہ بہادر اور ماہر تھے کئی اور صاحب فضیلت تھے۔ شیزر کے بادشاہوں کی اولاد میں سے تھے۔ فاطمی حکومت میں مصر میں رہے پھر شام لوٹ آئے۔ ۵۷۰ھ میں سلطان صلاح الدین کے پاس آئے اور یہ اشعار پڑھے۔

مجھ پر اپنی طویل عمر کی تعریف کرتے ہوں حالانکہ میں نے اس کی آفتوں کو برداشت کر لیا ہے۔

کیونکہ میں تو منہ موڑ کر دشمن کے بعد ایک کے مصیبت سے ملوں۔

اس کے علاوہ اعتراف کے بارے میں بھی اس کے اشعار ہیں جن کا آغاز بچپن اور اس کے خاتمے سے محروم ہو گئے۔

میرے ساتھی میری محبت سے مجھ پر ناراض تھا میں بلا سے کے لئے آج دل پر ہاتھ رکھ کر محبت کرتا رہا ہے

میں نے تمہیں نہ پایا جب سے ہم ہے ہیں لیکن جب وہ پیچھے والوں کے لئے ظاہر ہو گیا تو ہم جدا ہو گئے اس کے اشعار کا ایک بڑا دیوان ہے۔ جو بھی سلطان کا مسودہ سے زیادہ پسندیدہ دیوان تھا۔ آپ کی ولادت ۴۸۸ھ میں ہوئی۔ جوانی میں دلیر اور باوقار تھا حتیٰ کہ شیر کو ہلاک کیا تھا۔ آپ منگل کی رات ۲۳ رمضان ۵۸۴ھ میں اس کی وفات ہوئی جبل قاسیون کے مشرقی حصے میں دفن ہوئی اور کہا کہ میں نے اس کی قبر کی زیارت کی ہے اور اس کے یہ اشعار بھی کہے ہیں۔

ان کی جدائی پر صبر کا معاملہ کیونکہ میرے قوی مسلسل جدائی سے کمزور ہو چکے ہیں۔

مجھے معلوم ہے کہ اگر تو خوشی خوشی ان کی طرف لوٹ آیا تو ٹھیک، ورنہ تمام ہو کر رہے گا۔ ایک اور جگہ کہا ہے:
یہ تعجب ہے کہ یہ ہاتھ قلم بھی نہیں اٹھا سکتا حالانکہ وہ شیر کے سینے میں نیزہ بھی گاڑ دیتا ہے۔
اور جو شخص لمبی عمر کا خواہشمند ہے اس کو بتا کہ لمبی عمر کا نتیجہ اور ہے۔

ابو محمد عبداللہ بن علی ۔۔۔ ابن عبداللہ بن سوید التکریتی حدیث کے ماہر تھے ان کی کتب تصنیف ہیں۔

الحازمی الحافظ ۔۔۔ ابو شامہ نے لکھا ہے کہ اسی سال حافظ ابوبکر محمد بن موسیٰ بن عثمان بن حازم الحازمی الہمدانی نے بغداد میں وفات پائی۔ صاحب تصانیف تھے اور کم عمر میں ہی فوت ہوئے۔ العجالة فی النسب، الناسخ والمنسوخ وغیرہ۔ ۲۔ آپ کی پیدائش ۵۴۸ھ یا ۵۴۹ھ میں ولادت ہوئی۔ ۲۸ جمادی الاولیٰ ۵۸۴ھ میں وفات ہوئی۔

۵۸۵ھ کے واقعات

اس سال خلیفہ کی طرف سے ایک خط پیغام لایا کہ ابو النصر محمد بن الخلیفہ الناصر کو ولی عہد بنایا گیا ہے چنانچہ سلطان نے دمشق کے خطیب ابو القاسم عبدالملک بن زید الدولعی کو خطبوں میں اس کا نام لینے کا حکم دیا۔ پھر اسی سال سلطان کے ہاتھ بہت سا زر و مال اور تحائف اور فرنگی قیدی جو اب تک جنگ کی حالت میں تھے، صلیب اعظم بھی جسے خلیفہ کے محل میں باب نوبی کی دہلیز کے نیچے دفن کر دیا گیا تاکہ عیسائیوں کی طرف سے عزت و احترام اور تعظیم کے بجائے ذلت کے ساتھ قدموں سے روندی جائے۔ یہ صلیب ایک چبوترے پر نصب تھی اور سونے کا پانی چڑھا ہوا تھا اور تانبے سے بنی ہوئی تھی، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسے حقیر کر کے ان کے حوالے کر دیا۔

واقعہ عکا ۔۔۔ جب صور میں موجود فرنگی جمع ہو گئے اور عکا کی طرف روانہ ہوئے اور عکا کا محاصرہ کر لیا۔ مسلمانوں نے قلعہ بندی کر لی ہوئی تھی اور سامان تیار کر لیا۔ سلطان کو اطلاع ملی تو جلدی سے دمشق سے روانہ ہوا اور وہاں پہنچا تو انہوں نے اپنے شہر کا محاصرہ کر رکھا تھا جیسا کہ انگوٹھی نے چھوٹی انگلی کو گھیر رکھا ہے۔ چنانچہ اس نے محاصرہ توڑنا شروع کیا یہاں تک کہ عکا کے دروازے تک راستہ مل گیا اور سپاہی بازاروں اور گلیوں تک سے جس نے اندر جانا ہو چلا جائے۔ پھر بہت سا سامان بھی اندر منگوایا اور فصیل پر چڑھ کر فرنگیوں کا سامنا کیا۔ فرنگیوں پر لوگ غالب رہے تھے اور ان کی قوت بڑھ رہی تھی۔ پھر اپنے خیمے میں واپس آیا۔ ان کے پاس بھی ہر طرف سے لشکر پہنچ رہے تھے جن میں پیدل اور سوار ہر قسم کے لوگ تھے۔ شعبان کے آخری عشرے میں فرنگی اپنے مورچوں سے نکلے تین ہزار پیدل اور دو ہزار سوار تھے۔ سلطان بھی اپنے لشکر کے ساتھ نکلا۔ چنانچہ معرکہ کی ابتدا میں گھمسان کا رن پڑا۔ شروع دن میں مسلمانوں کی ایک جماعت کو شکست ہوئی لیکن پھر فرنگیوں کو شکست ہوئی، چنانچہ ان کے مقتولین کی تعداد سات ہزار سے بھی بڑھ گئی۔
پھر یہ معرکہ ختم ہونے کے بعد سلطان ایک دوسری جگہ چلا گیا جو مقتولین کی بدبو سے دور تھی تاکہ تکلیف اور اذیت سے بچ جائے اور سواروں اور گھوڑوں کو بھی آرام کرائیں۔ لیکن سلطان کو یہ معلوم نہ تھا کہ یہ بات اس کے خلاف چلی جائے گی۔ چنانچہ فرنگیوں نے غنیمت سمجھا اور اپنے خیموں کے گرد سمندر تک خندق کھودی اور اس کی مٹی سے دیوار بنا کر بیچ میں دروازے نکالے۔
تو جب جاڑے یہاں سے نکل جائے گا، پھر اسی میں زخمی تھے مسلمانوں کے خلاف ہو گئے اور بعد میں واپس ہو گئے۔ یہ دمشق کی طرف سے آرہا تھا۔ سلطان کا خیال تھا کہ وہ جلد ہی حملہ آور ہوں گے اور اس وقت تک جنگ کریں جب تک سمندر پر سکون نہ ہو جائے اور کمک آ جائے لیکن لشکر کی تھکاوٹ اور اکتاہٹ کی وجہ سے یہ ممکن تھا، ہر شخص فرنگیوں کے مقابلے میں کمزور تھا اور قلعہ اور قیدی کے بارے میں بے بس تھا۔ چنانچہ سلطان نے امداد کے لئے ہر طرف خطوط لکھے اور خلیفہ کو بھی ترغیبی خط لکھا اور ہر طرف اسی طرح کے خطوط بھیجے۔ چنانچہ اللہ کے لشکر جوق در جوق اس کے پاس آنے لگے مصر سے بھی۔ سلطان نے اپنے بھائی عادل کو بلایا اور جلدی کرنے کو کہا ساتھ ہی بحری بیڑا بھی بھیجا اور وہ پہنچ گئے تو یہ بہت بڑی فتح

[illegible] تو [illegible] مصری [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] ہو گئیں [illegible] اور [illegible] قوت بھی [illegible] اس سے [illegible] نکل گئے اور [illegible] سال [illegible] حالات [illegible] تھے [illegible] اللہ
تعالیٰ کے علاوہ کوئی اس پر قادر نہیں ہے۔

اس سال وفات پانے والے مشاہیر

القاضی شرف الدین ابو سعد عبداللہ بن محمد بن ہبۃ اللہ بن ابی عصرون شافعی کے اماموں میں سے ایک تھے [illegible] تصنیف [illegible] دمشق کے قاضی القضاۃ بھی رہے، اپنی وفات سے [illegible] سال پہلے نابینا ہو گئے تھے [illegible] اپنے بیٹے [illegible] ولی [illegible] [illegible] سال عمر [illegible] میں دفن ہوئے جو باب البرید کے [illegible] آپ [illegible] [illegible] ایک [illegible] ہے۔

[illegible] نہایت [illegible] تھے۔ ابن خلکان نے لکھا ہے کہ [illegible] میں آپ [illegible] کے علاوہ [illegible] رہنے والے تھے [illegible] مختلف شہروں کا سفر کیا [illegible] ابو علی فارقی [illegible] ایک مدت [illegible] موصل [illegible] اور [illegible] کی ہے۔ [illegible] [illegible] سب [illegible] [illegible] ایک [illegible] [illegible] دمشق [illegible] قاضی [illegible] اس سال وفات تک [illegible]

تالیفات انہوں نے [illegible] قاضی [illegible] ایک [illegible] تصنیف [illegible] مذہب ہے [illegible] بعض [illegible] کی [illegible] ہے۔"
انہوں نے متعدد کتابیں بھی تصنیف کیں، مثلاً صفوۃ المذہب فی نہایۃ المطلب سات جلدوں میں ہے اور الانتصار چار جلدوں [illegible] جلدوں میں ہے [illegible] المرشد [illegible] الذریعہ فی معرفۃ الشریعۃ [illegible] اور [illegible] میں ایک مختصر [illegible] ہے، ابن [illegible] نے اپنی تاریخ میں [illegible] العماد الکاتب نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور تعریف بھی کی ہے اسی طرح قاضی الفاضل نے بھی [illegible] اور ابن خلکان نے ان کے بہت سے اشعار بھی نقل کیے ہیں مثلاً
میں زندگی کی [illegible] اور [illegible] میرے پاس [illegible] کی چار [illegible] گزرتی ہیں [illegible] بھی [illegible] [illegible] چند راتیں باقی ہیں جو میں زندہ رہوں گا۔

احمد بن عبدالرحمن بن وہبان جو [illegible] افضل الزمان کے نام سے مشہور تھے ابن الاثیر نے لکھا ہے کہ [illegible] اصول، حساب، فرائض، نجوم، ہیئت، منطق وغیرہ میں [illegible] علم تھے [illegible] وفات [illegible] اخلاق و محبت کے [illegible] سب سے بہترین تھے

الفقیہ الامیر ضیاء الدین عیسیٰ الہکاری [illegible] شیر کوہ کے ساتھیوں میں سے تھے [illegible] ساتھ مصر [illegible] اور [illegible] اپنی وفات تک سلطان صلاح الدین کے ساتھ [illegible] عکا کے قریب [illegible] وفات پائی [illegible] منتقل کئے گئے اور [illegible] [illegible] حاصل کرنے والوں میں سے ایک [illegible] بڑے فضلا [illegible] تھے۔

[illegible] [illegible] فقہ [illegible] اور [illegible] بلند مرتبہ حاصل [illegible] آپ [illegible] کی [illegible] طبقات میں آپ کا ذکر کیا ہے۔

واقعات ۵۸۶ھ

اس سال کا آغاز ہوا تو سلطان [illegible] عکا کا محاصرہ کئے ہوئے تھا۔ اور فرنگیوں کی مختلف جماعتیں [illegible] سے ان کے پاس آ رہی تھیں، حتیٰ کہ [illegible] عورتیں بھی [illegible] کی نیت سے نکل آئیں۔ اور ان میں سے بعض [illegible] کی نیت سے نکلی تھیں، جو کسی [illegible] میں [illegible] سے [illegible] کر لیں اور [illegible] خدمت اور [illegible] کرتے ہیں۔ ان کے پاس ایک کشتی آئی جس میں تین سو خوبصورت ترین عورتیں اسی نیت سے ان کے پاس آئیں۔ [illegible] کے لئے [illegible] حتیٰ کہ بعض جاہل مسلمان ان عورتوں کی [illegible] کے پاس چلے گئے اور [illegible] شاہ قسطنطنیہ کی جانب سے [illegible] بیت المقدس کے [illegible] کے لئے [illegible] پر سلطان اور مسلمانوں کو بہت خوف ہوا اور [illegible] سے بھی خوفزدہ ہوئے لیکن اللہ تعالیٰ نے [illegible] اور ہلاک ہو گیا۔

[illegible]: فرنگیوں کے جنگ کرنے اور اپنے شہروں سے [illegible] کا سبب یہ تھا، جیسا کہ [illegible] نے کامل میں بیان کیا ہے کہ بیت المقدس کے [illegible] کی ایک جماعت [illegible] شہروں اور [illegible] جانب سمندری علاقوں میں [illegible] بیت المقدس کا [illegible] ترغیب دیتے رہے اور [illegible] بیت المقدس کے [illegible] کے ساتھ [illegible] تھے۔

[illegible] انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ایک عربی کی تصویر [illegible] حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو [illegible] دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ یہ [illegible] تکلیف [illegible] ہر طرح کے لوگ اکٹھے ہو کر [illegible] گئے۔

قلعہ پر قبضہ: [illegible] سلطان نے [illegible] قلعے پر قبضہ ہو گیا۔ یہاں [illegible] سلطان [illegible] صلاح الدین کے پاس [illegible] سمندری راستے [illegible] تھے۔

برجوں کی تباہی: فرنگیوں نے [illegible] سلطان نے [illegible] مسلمانوں نے [illegible]

آگ دیدبان کا قردن پر بہت سخت تھا فرنگیوں نے سات سات سیڑھیوں کا کر کے بیہ بندی کی ہوئی تھی جو خندق میں گر کر ہلاک ہو چکے تھے ۲۲ ربیع الاول کا دن اور یہی دن تھا اور سات دن پورے شعلہ بنے رہے تھے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفرقان آیت ۲۳ میں فرمایا ہے کہ "وقدمنا الی ما عملوا من عمل فجعلناہ ھباء منثورا" چنانچہ سلطان نے اس نوجوان کو انعامات دینا چاہے لیکن اس نے یہ کہہ کر لینے سے انکار کر دیا کہ میں نے صرف اللہ کی رضا کے لئے یہ کیا تھا کسی انعام کے لالچ میں نہیں مجھے جو ملنا ہوگا میں اللہ تعالیٰ سے لے لوں گا۔

مصری بیڑے کی آمد: اسی سال مصری بیڑہ بھی آ پہنچا جس میں عکہ شہر کے لئے زاد راہ اور کمک تھی چنانچہ فرنگیوں نے اپنے بیڑے آگے بڑھا دیئے تاکہ اسلامی بیڑے کا مقابلہ کریں لیکن اس طرف سے سلطان الملک المظفر نے اور کچھ فوجوں نے ان کو پیچھے سے ایک طرف تو سمندری کی مقابلے پر سمندر میں بیڑوں کا مقابلہ بھی ہونے لگا یہ وقت دن تھا بڑی سخت جنگ ہوئی فرنگی اسلامی بیڑے کی ایک کشتی کو ڈبونے میں کامیاب ہوئے لیکن باقی کو اللہ تعالیٰ نے محفوظ رکھا اور زاد راہ والا بیڑہ عکہ شہر تک پہنچ گیا جس کی شہر والے شدت سے ضرورت محسوس کر رہے تھے۔

جرمن افواج کی تباہی: جرمن بادشاہ اس کا پیچھا کر رہا تھا۔ یہ وہ بھی بڑی تعداد میں جنگجو لے کر آیا ان کی تعداد تقریباً تین لاکھ تھی، جو تباہی اور قتل کی نیت سے آئے تھے تاکہ بیت المقدس کا انتقام لیا جا سکے اور پانچ حصہ کا سلسلہ جاری رکھا جا سکے یہاں تک کہ وہ اس کو ختم کر دے اور دین کو پھیلاتا چاہتا تھا لیکن اللہ تعالیٰ مدد دے ہے جو قوم پسند کرتی ہو اور ہلاکت کا سامان کر دیا ان کے جو طول کر لیں چھپ جاتا تاکہ یہ سب لوگ چلے جاتے جب بہت کم ہو گئے ایک اور سے گزرا جو بڑی سے بھی ہم تھا اس کو تیرنے کا شوق ہوا لیکن جب وہ ڈوب گیا اور اس پانی کا دھارا بہہ کر لے گیا اور اس کا سر ایک درخت سے ٹکرا کر پھوٹ گیا اس کا کام تمام ہو گیا اللہ نے اس کے شر سے اپنی مخلوق کو محفوظ رکھا اس کے بعد اس کے چھوٹے بیٹے کو بادشاہ بنایا لیکن وہ لوگ بہت پریشان ہو چکے تھے وہاں تعداد کم ہو گئی تھی حالانکہ ہر طرف سے قتل عام کرتے ہوئے گزر رہے تھے لیکن جب وہ شام کے ساحلوں کے پاس پہنچے تو ان کی تعداد ایک ہزار سے بھی کم تھی چنانچہ ان کے آنے سے عیسائیوں کو کوئی قوت حاصل نہ ہوئی، دوسروں کی نسبت میں ان کی کوئی قدر و منزلت نہ تھی کیونکہ جو کوئی بھی اسلام کی مخالفت اور اس کی روشنی کو بجھانے کی کوشش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو بھی ختم کر دیتے ہیں۔

جرمنوں کی آمد کے اثرات: عماد الکاتب نے لکھا ہے کہ جرمنوں کی تعداد پانچ ہزار تھی اور عیسائیوں کا ان کا آنا کوئی بڑا واقعہ نہیں تھا کہ وہ جرمن بادشاہوں کی شان و شوکت کی وجہ سے اپنی حکومتوں کے زوال سے ڈر رہے تھے ان کے آنے سے صور کا حکمران اور کیس بڑا خوش ہوا تھا کہ اس نے یہ خیال کیا ہوا تھا چونکہ ان کے آنے سے جو مال فائدہ ہوگا اس میں شک نہیں کہ یہ بڑا جنگجو قبیلہ ہے اس لئے کہ بڑی دولت لے کر آیا ہوگا تو بھی بعد میں جرمن فوج نے تعاون نہ کیا تھا اور بکھرا رہا کیونکہ جو فیصلہ ہو چکا تو اس کو آخر ہونا ہی تھی۔

سلطان کے خیمے پر حملہ: جب جرمن بادشاہ کی ان کے ساتھ ملاقات ہوئی اور مسلمانوں سے ٹکرایا مسلمانوں نے ان کا مقابلہ کیا ایک مرتبہ وہ جماعت کو لوٹ مار سلطان نے خیمے پر حملہ آور ہوئے اور لوٹ مار شروع کی اسی اثناء میں ایک دن نے انہیں گھیر لیا اور کچھ دیر کا بعد مسلمان فوج اسلامی لشکر میں کے پھر چاروں طرف سے گھیر لیا اور تیر مارنے لگے اچانک سے ہیں تو پھر مارے جانے لگے۔ سلطانی فوج نے ان کا قتل کرنا شروع کیا اور کشتوں کے پشتے لگا دیئے تو کہتے ہیں یہ لوگ ذلیل ہوئے جو بھاگ سکے دیکھتے رہ گئے اللہ تعالیٰ نے ان کو ذلیل و خوار کیا۔ یہ بات بھی سچ ہے کہتے ہیں کہ یہاں پانچ ہزار افراد کو قتل کیا گیا اور عماد الکاتب نے لکھا ہے کہ ظہر اور عصر کے درمیان دس ہزار عیسائیوں کو قتل کیا اللہ تعالیٰ ہی زیادہ جاننے والے ہیں۔

فرنگی کمک کی آمد: دوسری طرف مصر والوں کو معلوم ہی نہ تھا کہ کیا ہوا ہے وہ دوپہر کے وقت خیموں میں آرام کر رہے تھے ان کا تعاقب کرنے والے دس ہزار سے زیادہ تھے مسلمانوں کے آس پاس بھی کم افراد شہید ہوئے یہ بھی اللہ تعالیٰ کا عظیم احسان ہے اس سے فرنگی بہت کمزور

ہو گئے لہٰذا وہ صلح کا سوچ رہے تھے لیکن اسی دوران ان کو سمندر کی راستے سے کمک پہنچ گئی یہ کمک جرمنی کے بادشاہ نے بھیجی تھی۔ یہ بہت بڑا لشکر تھا جنہوں نے اس نے خوب مال خرچ کیا، قرض دیا اور لوگوں کو مسلمانوں کے خلاف نکلنے پر ابھارا، عکا پر دو منجنیق نصب کیں ان میں سے ہر ایک پر پندرہ سو دینار خرچ کئے۔ مسلمانوں نے ان دونوں کو آگ سے جلا دیا۔ قسطنطنیہ کے بادشاہ نے سلطان کو خط لکھ کر وضاحت کی کہ جرمن بادشاہ نے اس سے پوچھے بغیر اس کے ملک کی سرحد پار کی ہے چونکہ ان کے ساتھ بہت زیادہ فوج تھی لہٰذا میں اسے نہ روک سکا لیکن میں سلطان کو خوشخبری دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہر جگہ پر قدم قدم پر ہلاک کرے گا یہ وہ نہیں پہنچ سکیں گے اور اس نے سلطان کو بتایا کہ وہ اپنے علاقے میں مسلمانوں کے جمعہ اور خطبے کا انتظام کرے گا۔ سلطان نے اس کے نمائندوں کے ساتھ خطیب اور منبر بنا کر بھیج دیا یہ بہت خوشی کا دن تھا لہٰذا اس طرح قسطنطنیہ میں خطبہ ہونے لگا خلیفہ کے لئے دعا ہوئی اور وہاں موجود مسلمان تاجر اور قیدی اکٹھے ہو گئے اور تعریف تمام جہانوں کے رب کے لئے ہی ہے۔

فصل

قراقوش کا خط ۔۔۔ عکا کے گورنر امیر بہاؤ الدین قراقوش نے شعبان کے پہلے عشرے میں سلطان صلاح الدین کی طرف ایک تیراک کے ہاتھ خط لکھا کہ ان کے پاس صرف شعبان تک کی خوراک باقی ہے۔ سلطان تک خط پہنچا تو یوسف نے چھپا لیا اور اشاعت کے خوف سے اس کا اظہار نہ کیا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ دشمن کو اس بات کا علم ہو جائے اور وہ مسلمانوں پر حملہ کر دیں اس طرح ان مسلمانوں کے حوصلے کمزور ہو جائیں گے۔

خوراک کی آمد ۔۔۔ اس نے مصری بیڑے کے امیر لؤلؤ سے کہا تھا لیکن اس نے دیر کر دی۔ پھر بھی ۱۵ شعبان تک تین کشتیاں پہنچ گئیں جن میں اتنا غلہ تھا جو پوری سردیوں کے لئے کافی تھا۔ یہ کشتیاں حاجب لؤلؤ لے کر آ رہا تھا، شہر کے قریب پہنچے تو فرنگی بیڑے نے مزاحمت شروع کر دی۔ جنگ ہونے لگی اور خشکی میں مسلمان ان کی کامیابی کی دعائیں کرنے لگے فرنگی بھی دونوں جگہ شور مچا رہے تھے اتنے میں اہل شہر ہوا اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح سے ہمکنار کیا ہوا بھی موافق ہو گئی، کشتیاں بخیر و عافیت بندرگاہ تک پہنچ گئیں فرنگی کشتیاں جنہوں نے بندرگاہ کو گھیر رکھا تھا ان کو جلا دیا گیا اس سے اہل شہر اور اسلامی فوج کو بہت خوشی ہوئی۔

بیروت سے کمک ۔۔۔ اس کے علاوہ ان تینوں کشتیوں سے پہلے سلطان نے بیروت سے ایک بہت بڑی کشتی بھیجی تھی، جو غلہ، چربی، خشک گوشت کے ٹکڑوں، تیر اور نفط سے بھرے ہوئے برتنوں پر مشتمل تھی۔ یہ فرنگیوں کی ان کشتیوں میں سے ایک تھی جو مال غنیمت کے طور پر حاصل ہوئی تھی اس لئے اس میں موجود مجاہدوں کو فرنگیوں جیسا لباس پہننے کا حکم دیا گیا حتیٰ کہ انہوں نے اپنی داڑھیاں تک منڈوا دیں، گلے میں صلیبیں ڈال لیں اور کشتی میں کچھ خنزیر بھی رکھ دیئے اور کشتی کو فرنگیوں کی کشتی کے پاس لے آئے تاکہ وہ اس کو اپنی کشتی سمجھیں، فرنگیوں نے ان کو تنبیہ کی کہ بندرگاہ کی طرف سے شہر چلا جائے گا تو انہوں نے ان سے معذرت کر لی کہ ہم مجبور ہیں ہوا کی زبردست طاقت کی وجہ سے اس کشتی کو روک نہیں سکتے لہٰذا اسی طرح وہ بندرگاہ تک پہنچ گئے اور اپنے پاس موجود غلے کو بندرگاہ پر الٹ دیا، جنگ ہے ہی دھوکے کا نام بندرگاہ با آسانی یہ مال پہنچ گیا۔ مصری کشتیاں آنے تک کے لئے یہ کافی تھا۔

برجوں پر حملہ ۔۔۔ شہر میں دو برج تھے ایک کا نام برج الذبان تھا لہٰذا فرنگیوں نے ایک بہت بڑی کشتی تیار کی جس میں سونڈ بھی بنائی اور یہ چاروں طرف حرکت کر سکتی تھی، جس برج تک چاہتے پہنچا دیتے۔ مسلمانوں کے لئے بڑی مشکل پیدا ہو گئی اور انہوں نے تدبیریں شروع کر دیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کشتی پر آگ کا ایک شعلہ پھینکا جس سے پوری کشتی جل گئی اور لوگ جل گئے یا ڈوب گئے۔

اسی طرح فرنگیوں نے اس کشتی میں بہت سا اسلحہ اور ایندھن جمع کر رکھا تھا اور باقی کشتیاں اس کے پیچھے تھیں جن میں صرف ایندھن تھا۔ مسلمانوں نے اپنی حفاظت کے ارادے سے حملہ کیا اور نفط ایندھن والی کشتی پر گرایا تو وہ جل گئی اس کی وجہ سے ان کی دوسری کشتی بھی جل گئی اور

عیسائیوں نے جب برج الذبان پر نفط پھینکا تو خود ہی جھلس گئے کیونکہ رات کو شدت کی ہوا چل رہی تھی جس کا رخ فرنگیوں کی طرف تھا لہٰذا نفط انہی کی کشتی پر گرا اور وہ بھی شعلہ زن ہو گئی اس کے پیچھے ان کی جنگی کشتیاں تھیں وہ بھی پے بہ پے جل کر تباہ ہو گئیں۔ ایک کشتی میں مضبوط عمارت تھی جو برج پر جنگ کر رہے تھے وہ بھی جل مرے اور سب کے سب پہلے اہل تابوت کی طرح شکست خوردہ ہو گئے۔

جیسے سورۂ حشر کی آیت میں ہے کہ وہ اپنے گھروں کو خود اور مسلمانوں کے ہاتھوں سے تباہ کرتے ہیں۔

کامیاب کارروائی ... رمضان المبارک کی ۳ تاریخ کو فرنگیوں نے شہر کا نہایت سخت محاصرہ کیا یہاں تک کہ خندق میں بھی اتر گئے اہل شہر جب مقابلے کے لئے ان کے سامنے آئے تو انہوں نے بہت سوں کو قتل کر دیا اور انہوں نے تجلیوں اور قلعوں کی آگ کو اپنے قابو میں رکھا۔ آگ بہت بڑے کبش کو لگ گئی اور ایک زبردست شعلہ آسمان کی طرف بلند ہوا اس کے بعد مسلمانوں نے لوہے کے آنکڑوں کے ساتھ جو زنجیروں میں لگے ہوئے تھے اسے اپنی طرف کھینچ لیا تو وہ ان کے ہاتھ آ گیا انہوں نے اس پر ٹھنڈا پانی ڈال دیا چند دنوں میں ٹھنڈا ہو گیا تو اس میں سے ایک سو دمشقی قنطار کے برابر لوہا نکلا۔

شاہ اربل کی وفات اسی طرح ۲۸ رمضان المبارک کو سلطان کے ساتھ عکا کے محاصرے میں شریک اربل کے بادشاہ سلطان زین الدین کا انتقال ہو گیا۔ یہ بالکل نوجوان تھا علم سے بھی واقف اور تقویٰ کا بھی بہت نیک اور صالح تھا چنانچہ لوگ بہت غمزدہ ہو گئے اور تعزیت کے لئے اس کے بھائی مظفر الدین کے پاس آئے۔ بھائی کے بعد مظفر الدین بادشاہ تھا اور سلطان صلاح الدین سے درخواست کی کہ شہرزور، حران، الرہا، سمیساط کی حکومت میں شامل کر دے تو وہ پچاس ہزار دینار کا بوجھ برداشت کرنے کو تیار ہے چنانچہ سلطان نے اس کی بات مان لی فرمان لکھ دیا اور اربل کا چھوڑا ہوا جھنڈا باندھ دیا اور اسے سلطان مظفر تقی الدین کے ساتھ شامل کر دیا گیا جو سلطان صلاح الدین کا بھتیجا بھی تھا۔

قاضی فاضل کا خط مصر کا انتظام قاضی فاضل سنبھالے ہوئے تھا اور سلطان کی ضرورت کی چیزوں کو وہاں سے بھیجا کرتا تھا چنانچہ اس نے تیر اور خطوط لکھے محاصرے کی طوالت اور شدت کا سبب ایک خط میں اس نے گناہوں کی کثرت اور حرام کاموں کا ارتکاب بتایا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے اطاعت گزاروں کو ہی اپنے خزانوں میں سے دیتا ہے، اپنے احکام پر عمل کرنے والوں اور اپنی طرف رجوع کرنے والوں کے مصائب و مشکلات دور کرتا ہے۔ اب چونکہ ہر طرف گناہ پھیلے ہوئے ہیں تو اسی وجہ سے محاصرہ لمبا ہو رہا ہے، پس اللہ تعالیٰ کے پاس آگے چلئے جس سے مغفرت کی امید ہے۔

ایک اور خط قاضی الفاضل کو یہ اطلاع بھی ملی تھی کہ بیت المقدس میں قاضی کا بھی عمل جاری ہے اور کتنے ظلم ہو رہے ہیں جن کی تلافی شدید محنت و مشقت کے بغیر ممکن نہیں۔

چنانچہ ایک خط میں اس نے لکھا ہے کہ ہم صرف اپنے نفسوں کی طرف سے آگئے ہیں۔ اگر ہم سچے ہوتے تو اللہ تعالیٰ ہمارے حج کا نتیجہ جلد دے دیتا، اگر ہم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے تو اللہ تعالیٰ ہم پر ہمارے دشمنوں کو مسلط نہ کرتے، اگر ہم اپنی طاقت کے مطابق اس کے حکم پر عمل کرتے تو وہ ہمارے ساتھ بہتر معاملہ کرتا جو اس کے علاوہ کوئی نہ کر سکتا چنانچہ ہر ایک کو چاہئے کہ اپنے نفس کی اصلاح کرے اور صرف اللہ ہی سے امید رکھے، فوج اور لشکر کی کثرت سے ہم کے عمل پر بھروسہ نہ کرے اور نہ کسی کی حفاظت کرنے والے کی حفاظت سے دھوکہ کھانے کی ضرورت رہے گی۔ ان چیزوں سے انسان اللہ تعالیٰ سے غافل ہو جاتا ہے اور کامیابی نہیں ہوتی کیونکہ کامیابی تو اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے، ہمیں اس بات سے خوف کھانا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے حوالے کر دے کامیابی تو اسی کی طرف سے ہے ہم اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں اگر ہمارے گناہ راستے میں رکاوٹ نہ بنتے تو ہم جواب لے چکے ہوتے۔

اللہ سے ڈرنے والوں کی آنکھوں سے بہنے والے آنسوؤں میں کیا کچھ جادو ہے لیکن راستے میں رکاوٹ تھی اللہ تعالیٰ نے ہمارے سلطان کو پچھلے قصوروں کا نتیجہ دیا ہے۔

تیسرا خط …… آخری خط میں اس نے اس بات پر دکھ کا اظہار کیا ہے کہ مصیبتوں کی کثرت کی وجہ سے سلطان کمزور ہو چکا ہے جو بات عیاں تھی اس کو دلاسے سے خوشیوں کے چہروں میں پائی جانے والی کمزوری سلطان ہی کی کمزوری کا باعث ہے چونکہ وہ ہمارے دل میں رہتا ہے اور ہم دل وجان سے اس پر فدا ہیں پھر کہا:

تمہارے ساتھ تو حاسدوں کا گروہ ہے تمہیں بھلا کیا تکلیف ہو اگر وہ میری بات سے خوفزدہ ہیں تو میں اتنا کیا کم اہل۔

ابو شامہ نے الروضتین میں لکھا ہے کہ قاضی فاضل نے سلطان کو بہت سے خط لکھے جو فصاحت و بلاغت، حکمت اور ترغیب جہاد کے مضامین پر مشتمل ہیں اللہ تعالیٰ اس پر رحمت فرمائے کہ وہ نہایت فصیح و بلیغ آدمی تھے اور اس دور میں بڑی جرأت کا نظیر خود تھا اور اس کی نثر درست عقل پر تھی۔

شاہ مغرب کو اطلاع …… اسی طرح قاضی فاضل نے سلطان کی طرف سے مغرب کے بادشاہ امیر المسلمین والموحدین سلطان یعقوب بن یوسف بن عبد المومن کو بذریعہ خط حالات کی اطلاع دی اور سمندر میں کشتیوں کے ذریعے مدد مانگنے کی درخواست کی تاکہ فرنگی شیاطین کے خلاف مسلمانوں کی مدد کی جا سکے۔ یہ خط نہایت طویل مگر نہایت ہی فصیح و بلیغ اور خوبصورت انداز میں لکھا گیا جسے شیخ ابوشامہ نے الروضتین میں نقل کیا ہے اس کے علاوہ سلطان صلاح الدین نے الامیر شمس الدین ابو الحزم عبدالرحمن بن منقذ کے ہاتھ خط کے ساتھ تحفے تحائف بھی بھجوائے وہ ۸ ذوالقعدہ کو بذریعہ سمندر روانہ ہو کر ذوالحجہ کو مغرب کے حکمران کے پاس جا پہنچا اور ۵۸۸ھ کے عاشورہ محرم تک وہیں رکا رہا مگر ان تحفوں کے بھیجنے کا کوئی فائدہ نہ ہوا کیونکہ مغرب کا بادشاہ امیر المومنین کا لقب نہ دیے جانے کی وجہ سے ناراض ہو گیا تھا قاضی فاضل نے یہ مشورہ پہلے ہی دیا تھا کہ ہدایا و تحائف نہ بھیجے جائیں مگر جو ہونا تھا ہو کر رہا۔

فرنگیوں کا حملہ …… سلطان چونکہ مسلسل مختلف قسم کی تکلیفیں برداشت کر رہا تھا لہٰذا اس کے مزاج میں کچھ چڑچڑا پن ہو گیا تھا۔ اسی دوران ذلیل دشمن نے اسلامی علاقوں پر حملہ آور ہونے کا ارادہ کیا اور ایک گروپ تیار ہو کر نکلا جبکہ وہ مرض میں مصروف رہے۔

عیسائیوں کا یہ گروپ ساز و سامان سے مکمل طور پر لیس ہو کر آئے تھے سلطان نے بھی ان کے مقابلے کے لئے دائیں بائیں حلب اور ہر طرف فوجوں کو ترتیب سے رکھا دشمن ساری فوج کی بڑی تعداد دیکھ کر بھاگ کھڑا ہوا انہیں پھر بھی اسلامی فوج نے ایک بہت بڑی تعداد کو قتل کر دیا۔

اہل شہر کی درخواست …… سردیوں کا موسم آتے ہی فرنگیوں کا بیڑہ سمندری طوفان کے ڈر سے شہر سے دور ہو گیا تو اہل شہر نے سلطان سے درخواست کی کہ وہ انہیں جنگ کے مسلسل دباؤ اور دن رات جنگ لڑنے سے کچھ عرصے کے لئے آرام کرنے کا موقع دے اور شہر سے ان کے بجائے دوسرے لوگ بھیجے سلطان کا دل نرم ہو گیا اس نے پختہ ارادہ کیا اور بیس ہزار افراد کی ایک فوج تیار کی اگرچہ یہ مناسب نہ تھا لیکن سلطان کی نیت صاف تھی کہ یہ لوگ شہر میں عزم مصمم کے ساتھ داخل ہوں گے حالانکہ وہ ان کی نسبت زیادہ سکون میں تھے لیکن جو شہری لوگ باہر نکل کر آ چکے تھے۔ انہیں شہر اور جنگ دونوں سے واقفیت تھی اور صبر و شکر سے گزارا کر سکتے تھے اور انہوں نے سال بھر کی خوراک، سامان وغیرہ جمع کر لیا تھا۔ جو اسی وجہ سے ضائع ہو چکا تھا۔ اسی دوران مصر سے ایک کشتی کے ذریعے اتنا سامان جو سال بھر کے لئے کافی تھا آیا لیکن بدقسمتی سے سمندر سے بندرگاہ کے نزدیک پہنچی تو سخت تند و تیز ہوا چلی جس سے کشتی الٹ گئی، کسی چٹان وغیرہ سے ٹکرا کر پاش پاش ہو گئی، جو کچھ اس میں تھا لوگ اور سامان وغیرہ سب ڈوب گیا اس سے مسلمانوں میں کمزوری آ گئی، حالات سخت ہو گئے سلطان بھی بیمار ہو گیا، بیماری مرض پر مرض بڑھتے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مسلمانوں کی مدد کے لئے فرنگیوں کی مدد کو بہت ہو گئی تھی تو مشرق کے پاس سے اللہ اسی سال ذوالحجہ میں پیش آیا اندر آنے والوں کا سردار امیر سیف الدین علی بن احمد المشطوب تھا۔

فصیل پر جنگ …… ذوالحجہ میں فصیل میں ایک بڑا سوراخ ہو گیا فرنگی تیزی سے اس کی طرف بڑھے لیکن مسلمانوں نے ان سے بھی زیادہ تیزی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے سینوں سے اسے بند کیا اور مسلسل فرنگیوں کے راستے میں رکاوٹ ڈالتے رہے یہاں تک کہ انہوں نے اس شگاف کو پہلے سے بھی زیادہ مضبوط اور مستحکم بنا دیا۔ اس کے علاوہ مسلمانوں اور کافروں میں اسی سال زبردست دو بڑی جنگیں ہوئیں جس کے بارے

میں سلطان ہی آرہا تھا کر۔

قتل کر دو مجھے اور مالک کو اور قتل کر دو مالک کو میرے ساتھ۔

چنانچہ ذوالحجہ کی ۲ تاریخ کو جرمن بادشاہ کے بیٹے اور مصری سرداروں کی ایک جماعت اور فرنگیوں کی ایک جماعت کی موت واقع ہوگئی اللہ تعالیٰ ان پر رحمت فرمائے۔ فرنگیوں نے جرمن بادشاہ کے بیٹے کی موت کا غم منایا اور خیموں میں آگ جلائی روزانہ سو دو سو فرنگی ہلاک ہونے لگے اور ایک گروہ نے تنگی بھوک اور جنگ کے باعث تنگ آ کر سلطان سے امان طلب کی اور بہت سوں نے تو اسلام بھی قبول کر لیا۔

اس سال قاضی فاضل مصری سلطان کے پاس آئے دونوں ایک دوسرے سے ملنے کا شوق رکھتے تھے دونوں ایک دوسرے کی باتوں سے خوش ہوتے تھے لیکن انہوں نے مسلمانوں کی مفید مطلب باتوں کو پوشیدہ رکھا۔

اس سال وفات پانے والے مشاہیر

جرمن بادشاہ: ... جیسے کہ پہلے لکھا جا چکا کہ وہ تین لاکھ فوجیوں کے ساتھ روانہ ہوا تھا جن میں اکثر راستے میں ہی مر گئے اور وہ فرنگیوں کے پاس پانچ ہزار افراد ہی لے کر پہنچ سکا بعض مورخین کے مطابق صرف دو ہزار افراد کے ساتھ پہنچ پایا یہ اسلام کو مٹانے اور تمام علاقوں کو مسلمانوں کے قبضے سے چھڑانا چاہتا تھا اور یہاں کا رخ کر کے بیت المقدس کا انتقام لینا چاہتا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کو فرعون کی طرح ڈبو کر ہلاک کر دیا اس کی موت کے بعد اس کا چھوٹا بیٹا بادشاہ بنا تھا جو بچی کھچی فوج کے ساتھ فرنگیوں کے پاس پہنچا تھا اور عکا کے محاصرے میں شریک تھا، اس کی بھی اسی سال موت واقع ہوئی۔

محمد بن محمد بن عبداللہ: ... ابو حامد موصل کے قاضی القضاۃ کمال الدین الشہرزوری الشافعی عماد الکاتب نے ان کی تعریف کی ہے اور ان کے اشعار بھی بیان کیے ہیں۔

صفات محبت کرنے والے کے دل کے تمام ہوگئے ہیں اور فرقت مطلقہ کے کناروں کی کرن پھوٹ چکی ہیں۔
جب تجربے کے نظر آئے تو صحیح اصولوں نے تشبیہ اور تمثیل والوں کو شکست دے دی۔
کتاب وسنت کے دلائل کی روشنی میں ہم نے جو فلسفہ تجویز کیا ہے وہ باقی ہے۔
جو شخص شریعت کی مان کر نہیں چلا۔ جہالت کی شدت نے گمراہی کے گڑھے میں دھکیل دیا ہے۔

۵۸۷ھ کے واقعات

اس سال فرانسیسی، انگریز اور اس کے علاوہ فرنگ کے بادشاہ اپنے ساتھیوں کے پاس عکا آئے۔ اور عکا پر قبضہ کرنے کے بارے میں ایک دوسرے کی مدد کی اس سال کے آغاز ہی میں عکا کے ارد گرد کے شہروں کے ساتھ بہت جنگ کی۔ دشمنوں کی فوج سمندر کی جانب پڑاؤ ڈالے ہوئی تھی تاکہ سمندر کے راستے سے ان کی امداد کی خوراک وغیرہ کی آمد بند ہو سکے۔

فرنگیوں پر حملہ: ... اس سال ربیع الاول کی پہلی رات کو مسلمانوں نے فرنگیوں پر حملہ کر دیا۔ اور ان کے بہت سے آدمیوں کو قتل کر کے ان

سے مال غنیمت حاصل کی اور بہت سوں کو قیدی بنا لیا۔ اور بارہ فرنگی عورتوں کو قیدی بنا لیا۔ اس کے علاوہ فرنگیوں کی ایک بڑی کشتی ٹوٹ گئی۔ اس کشتی میں جو لوگ تھے وہ غرق ہو گئے۔ اور جو بچے تھے ان کو قیدی بنا لیا گیا۔ حمص کے حکمران اسد الدین شیرکوہ نے طرابلس کے علاقے میں فرنگیوں کے مویشیوں پر حملہ کر دیا۔ جس سے بہت سے گھوڑے، گائیں اور بکریاں لے گیا۔ پھر ان سے فرنگیوں کو شکست دی اور بہت سے آدمیوں کو قتل کیا۔ مسلمانوں میں صرف ایک شخص مارا گیا جو اپنے گھوڑے سے گر گیا تھا۔

فرانسیسی بادشاہ کی آمد..... ۱۲ ربیع الاول کو فرانس کا بادشاہ صلیب کے باشندوں کے ساتھ تقریباً ساٹھ کشتیوں کے ساتھ فرنگیوں کے پاس آ گیا اور بادشاہ اس کی موجودگی کو دیکھ کر اس سے بہت خوش ہوئے کیونکہ اس کے پاس ایک بڑا سفید باز بھی تھا جسے اشہب کہا جاتا ہے۔ وہ اس کے ہاتھ سے اڑ کر عکا کی دیوار پر جا بیٹھا تو وہاں کے باشندوں نے اسے پکڑ کر سلطان صلاح الدین کے پاس بھیج دیا۔ فرنگی نے ایک ہزار دینار دے دینا چاہے مگر وہ خاموش ہو گیا۔ اس کے بعد کیو فری آ پہنچا جو بڑے بادشاہوں میں سے ایک تھا۔ اس کے ساتھ انگلستان کے بادشاہ کی کشتیاں بھی تھیں مگر ان کے ساتھ ان کا بادشاہ نہیں تھا کیونکہ وہ جزیرہ قبرص کو حاصل کرنے میں لگا ہوا تھا جو ان سے چھین لیا گیا تھا۔ اور اسی طرح موسم بہار کے شروع میں بہت سی فوج سلطان بادشاہ صلاح الدین کی خدمت میں آئی۔ جیسا کہ ابو شامہ نے بیان کیا ہے۔

چوروں کی آمد مسلمانوں کے چور فرنگیوں کے خیموں سے چوری کرتے تھے یہاں تک کہ مردوں کو بھی چوری کر لیتے تھے۔ ان میں سے ایک نے ایک عورت کے تین ماہ کے دودھ پیتے بچے کو اٹھا لیا۔ اس کی ماں پریشان ہو کر اپنے بادشاہ کے پاس شکایت لے کر گئی تو اس بادشاہ نے کہا کہ تو مسلمانوں کے بادشاہ کے پاس بھی جا، جا کر اپنی شکایت کو بیان کر کیونکہ وہ بہت رحمدل ہے۔ ابو شامہ نے لکھا ہے کہ جب وہ عورت بادشاہ کے پاس آئی اور اپنی شکایت بیان کی تو سلطان کو بہت ترس آیا اور اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اس نے اسی وقت حکم دیا کہ بچوں کو حاضر کیا جائے۔ پتا چلا کہ اس بچے کو بازار میں فروخت کر دیا گیا ہے تو بادشاہ نے بچے کو خرید کر اس کی ماں کے حوالے کر دیا۔ اور جب تک اس عورت کو بچہ نہ ملا وہ وہیں کھڑا رہا جب بچے کو اس کے حوالے کر دیا گیا تو اس نے بچے کو گود میں اٹھا کر اسے دودھ پلایا اور بہت ہی زیادہ خوشی اور محبت کی وجہ سے رونے لگی۔ بادشاہ نے اس عورت کو سواری پر سوار کر کے اس کے خیمے تک پہنچانے کا حکم دیا۔

عکا کے محاصرے میں سختی..... ماہ جمادی الاولیٰ میں فرنگیوں نے شہر عکا کا گھیراؤ سخت کر دیا اور ہر طرف سے اس شہر کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کی۔ انگریزوں کا بادشاہ ایک بڑی فوج کے ساتھ جو کہ پچیس کشتیوں پر تھی ان کے پاس آیا جس سے اہل شہر بڑی آزمائش میں پڑ گئے۔ جس کی مثال کہیں نہیں تھی۔ اس وقت شور شرابا اور حرکت ہوئی اور سلطان نے بھی ایسا ہی کیا کیونکہ یہی علامت مقرر تھی۔ اور شہر کے لوگ منتقل ہو گئے تا کہ انہیں شہر سے منتقل کیا جا سکے۔ لیکن انہوں نے چاروں طرف سے گھیر لیا اور سات منجنیقیں نصب کر دیں جو رات دن پتھر برسانے میں مصروف رہتیں، برج عین البقر کو تو اس کا نشانہ بنایا گیا آخر وہ متاثر ہونے لگا۔ مقتولوں اور مردہ جانوروں کی کثرت کی وجہ سے خندقیں پر ہونے لگیں اور فرنگی اسے بند کرنے لگے لیکن جو کچھ وہ ڈالتے مسلمان اسے سمندر میں پھینک دیتے۔ فرنگیوں کے بادشاہ نے بیروت سے اسلحہ اور سامان سے لدی ہوئی ایک بڑی کشتی پر قبضہ کر لیا جو مسلمانوں کی مدد کے لئے آ رہی تھی۔ وہ خود بھی کشتیوں کا بیڑا لئے سمندر میں کھڑا تھا شہر میں گھسنے نہ دیتا۔ مذکورہ کشتی میں چھ سو افراد تھے جو سب کے سب شہید ہو گئے اللہ ان پر رحم فرمائے۔

ہوا یوں کہ جب اس کشتی کو گھیر لیا گیا تو ان کو یقین ہو گیا کہ یا تو قتل ہونا ہے یا ڈوب جانا ہے چنانچہ انہوں نے پوری کشتی میں ہر طرف سوراخ کر دیئے کشتی خود ڈوب گئی اور فرنگی ہاتھ ملتے رہ گئے۔ مسلمانوں کا غم اس سے دو چند ہو گیا۔ فانا للہ وانا الیہ راجعون۔

برج کی تباہی لیکن دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے ان کے غم کو ہلکا بھی کر دیا کہ مسلمانوں نے فرنگیوں کا ایک بہت مضبوط برج جلا دیا۔ اس کی پہلی منزل لکڑی کی، دوسری سیسے کی، تیسری لوہے کی اور چوتھی تانبے کی تھی۔ وہ اسلامی فصیلوں کی نگرانی کے لئے استعمال ہوتا تھا اور اہل شہر کی تکلیف کا باعث تھا قریب تھا کہ مسلمان اس کی تکلیف کی وجہ سے فرنگیوں سے امان طلب کر لیتے اور شہر ان کے حوالے کر دیتے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس روز جب

کی اولی بھی اس کو بچانے کا بندوبست کر دیا۔

صلاح الدین سے فرنگی بادشاہ کی درخواست ——— ہوا یوں کہ اہل شہر نے سلطان کے پاس درخواست کی کہ جب سے فرنگی بادشاہ آیا ہے، [illegible] باوجود محاصرے میں شدت آگئی ہے یہی حال فرانسیسی بادشاہ کا ہے اور انگلیس بھی آگیا ہے لیکن اس بات کی وجہ سے ان کی شرارت زیادہ ہو گئی اور انگلیس ان سے الگ ہو گیا ہے اور طاقت حاصل کرنے کے لئے [illegible] واپس صور چلا گیا ہے فرنگی بادشاہ نے سلطان کو پیغام بھیجا کہ اس کے پاس شکاری پرندے ہیں جو وہ سلطان کو دینے کے لئے سمندر سے لے آیا ہے لیکن وہ کمزور ہو چکے ہیں اور یہ کہ ان کو مرغ اور کبوتر کی ضرورت محسوس کرتا ہے تا کہ ان سے طاقت حاصل کرے، سلطان نے یہ جان لیا کہ یہ چیزیں وہ اپنے لئے منگوا رہا ہے بطور ہدیہ بھجوا دیں، پھر اس نے سلطان سے پھل اور برف مانگی سلطان نے وہ بھی بھجوا دی لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا، تندرست ہونے کے بعد اس نے پھر محاصرہ سخت کر دیا، اہل شہر نے سلطان سے درخواست کی کہ یا تو کوئی فیصلہ کن قدم اٹھائیں ورنہ ہم فرنگیوں سے صلح کر لیتے ہیں، سلطان کو یہ بات بہت بری لگی کیونکہ اس نے شام، مصر اور سواحل کا اسلحہ اور حطین اور بیت المقدس سے حاصل کردہ مال غنیمت بھی یہیں بھیجا تھا، چنانچہ سلطان نے دشمن پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا اور اگلے دن فوج لے کر نکلا فرنگی بھی سامنے آئے ہوئے تھے اور ان کے پیادہ سواروں کے ارد گرد دیوار کی طرح کھڑے تھے، گویا کہ وہ ٹھوس لوہا ہیں جس سے کوئی بھی نہیں گزر سکتا لہٰذا وہ فوج کا ارادہ معلوم کرنے کے لئے [illegible] تھا اس کی دلیری اسے [illegible] تھی۔

فصیل کی تباہی ——— دوسری طرف محاصرہ میں شدت آگئی فرنگیوں نے آگے بڑھ کر رات یا گاؤں کی طرف ایک بڑا حصہ فصیل سے گرا دیا تو فصیل گر گئی، فرنگی شہر میں گھس گئے مسلمانوں نے شدید مزاحمت کی اور چھ فرنگی سرداروں کو مار ڈالا فرنگی غضبناک ہو گئے لیکن رات ہو گئی تھی اس لئے واپس چلے گئے، اگلی صبح شہر کا امیر احمد بن المشطوب فرانسیسی بادشاہ کے پاس پہنچا اور امان طلب کی اور شہر پر قبضہ کرنے کا کہا، بادشاہ نے اس کی بات کا جواب نہ دیا اور کہا کہ امان تمہیں فصیل گرنے کے بعد یاد آئی ہے، وہاں سے ابن المشطوب نہایت بے دلی کے ساتھ واپس آیا جب اس نے صورتحال اہل شہر کو بتائی تو وہ خوفزدہ ہو گئے انہوں نے سلطان کو اطلاع پہنچائی، سلطان نے انہیں شہر سے باہر سمندر کی طرف سے آ کر رات کی تاخیر نہ کریں اور کوئی وہاں نہ رہے، لیکن چند لوگ اسلحہ وغیرہ سمیٹنے کی وجہ سے اندر ہی رہ گئے تھے ادھر جو چھوٹے غلاموں نے سلطان کی بات کی اپنے ہم قوم فرنگیوں کے پاس پہنچ کر ان کو بتا دی تو انہوں نے سمندر کے ذریعے حفاظت کا انتظام کر لیا، چنانچہ شہر سے نہ کوئی انسان نکل سکا اور نہ کوئی چیز۔ چنانچہ سلطان نے اس رات حملہ کرنا چاہا لیکن فوج نے ساتھ نہ دیا چنانچہ اگلی صبح سلطان نے اس شرط پر اہل شہر کے لئے امان طلب کی کہ وہ ان فرنگی قیدیوں کو رہا کر دے گا جو اس کے پاس ہیں اور صلیب اعظم بھی انہیں واپس کر دے گا، لیکن وہ نہ مانے اور کہا کہ تمام قیدیوں کو واپس کرو اور بیت المقدس سمیت تمام ساحلی علاقے بھی ہمارے حوالے کرو، سلطان بھی نہ مانا، خط و کتابت ہوتی رہی محاصرہ سخت ہوتا رہا فصیلوں میں شگاف پڑتے گئے، متعدد مسلمان سپاہیوں نے اپنے سینوں سے بند کئے اور مستقل مزاجی کا مظاہرہ کیا اور شہادت کے درجے پر پہنچے اور ان لوگوں نے بذریعہ خط سلطان کو اطلاع دی کہ آپ ان کی بات نہ مانیں ہم نے جہاد پر بیعت کی ہے یہاں تک کہ ہم سب قتل ہو جائیں۔ اور اللہ ہی مددگار ہے۔

فصیلوں پر فرنگیوں کا قبضہ ——— جمادی الثانیہ کی ۱۷ تاریخ کو شہر کی فصیلوں پر کافروں کے جھنڈے، صلیبیں اور آگ آ پہنچی اہل شہر کو اس بات کا علم نہ تھا فرنگیوں نے نعرہ لگایا، مسلمانوں کی حالت پتلی ہو گئی اور غم میں اضافہ ہو گیا اور لوگ انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنے لگے لوگ حیرت زدہ تھے فوج میں شور برپا ہو گیا [illegible] بادشاہوں کو دیئے اس دن شہر میں بادشاہوں کے جھنڈے داخل ہوئے اور ایک جھنڈا جمعہ کے دن اذان خانے پر لگایا گیا، دوسرا قلعہ پر، تیسرا [illegible] کے برج پر اور چوتھا برج قتال پر لگایا گیا، مسلمان قیدی حالت میں ایک [illegible] میں جمع ہوئے تھے بچوں عورتوں اور مال و دولت پر قبضہ کر لیا جا سکتا تھا، بہادر بیڑیوں میں تھے اور جوان زخمی ہو رہے تھے، جنگ کا پانسہ بالکل پلٹ گیا لیکن پھر بھی اللہ کا شکر ہے۔

سلطان نے لوگوں کو ایک طرف ہونے کا حکم دیا اور خود بھی دیکھتا رہا کہ فرنگی کیا کرتے ہیں اور کس پر بھروسہ کرتے ہیں۔ فرنگی تمام [illegible] [illegible] تھے۔ سلطان واپس لشکر میں آ گیا اس کے [illegible] کو اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔ امراء اور سردار اپنی اپنی حیثیت کے مطابق سلطان کو تسلیاں دیتے رہے۔

فرنگیوں کے ساتھ خط و کتابت — اس کے بعد سلطان نے اپنے پاس موجود قیدیوں کے بارے میں خط و کتابت کی تو انہوں نے اپنے قیدی، ایک لاکھ دینار اور صلیب اعظم کا مطالبہ کیا [illegible] اور صلیب تو [illegible] لیکن قیدیوں میں سے [illegible] موجود تھے فرنگیوں کے مطالبہ پر سلطان نے [illegible] انہیں صلیب دکھائی وہ سب کھڑے ہو کر [illegible] اس کے بعد انہوں نے [illegible] اور قیدی لینے کے لئے نمائندے بھیجے تو سلطان نے انکار کر دیا اور کہا کہ [illegible] پاس مسلمان قیدی [illegible] فرنگی [illegible] [illegible] لیکن سلطان [illegible] صلیب [illegible] دمشق [illegible] فرنگیوں نے [illegible] مسلمانوں کو شہر سے باہر لا کر اچانک ان پر حملہ کر دیا اور سب قتل کر دیئے اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے [illegible] عورتوں بچوں [illegible] انہوں نے چھوڑا [illegible] پایا تھا۔

جو وہ چاہتے تھے وہ ہو گیا سلطان [illegible] سے [illegible] تک [illegible] میں قیام کیا اس دوران فرنگیوں کے [illegible] ہزار افراد قتل ہو گئے۔

عکا پر فرنگی قبضہ — اس کے بعد وہ سب عسقلان کی طرف روانہ ہو گئے سلطان بھی فوج کے ساتھ ساتھ چلتا رہا [illegible] ان کا مقابلہ بھی کرتا رہا مسلمان موقع بموقع ان کو قتل [illegible] اس کے علاوہ ان کا کوئی بھی قیدی سلطان کے پاس لایا جاتا تو سلطان اس کو فوراً قتل کر دیتا [illegible] دونوں فوجوں کی جھڑپیں ہوتی رہیں [illegible] فرنگی بادشاہ نے سلطان کے بھائی ملک عادل سے ملاقات کی اور اس شرط پر صلح کی درخواست کی کہ ساحلی علاقے سارے [illegible] فرنگیوں کے حوالے [illegible] لیکن ملک عادل نے کہا کہ [illegible] قتل کیا جائے گا فرنگی بادشاہ غصے میں [illegible] وہاں سے چلا گیا۔

مسلمانوں کی فتح — اس کے بعد ارسوف کے جنگل کے پاس فرنگیوں کی مسلمانوں کے ساتھ مڈبھیڑ ہوئی جس میں مسلمانوں کو فتح ہوئی، اس جھڑپ میں [illegible] ہزار [illegible] فرنگی مارے گئے [illegible] متعدد مسلمان بھی قتل ہوئے اس جھڑپ کے شروع میں فوج سلطان کو چھوڑ کر بھاگ گئی اور سلطان اپنے [illegible] جانبازوں کے ساتھ میدان میں ڈٹا رہا جھنڈے اسی طرح کھلے ہوئے تھے، پھر اچانک اسلامی فوج پلٹ آئی [illegible] تھے، بہرحال فتح کے بعد آگے بڑھ کر سلطان عسقلان کے باہر خیمہ زن ہوا مشیروں نے فرنگیوں کے خوف سے عسقلان کی تباہی کا مشورہ دیا [illegible] بیت المقدس پر قبضہ [illegible] عکا کی طرح [illegible]

عسقلان کی تباہی …… سلطان رات بھر غور و فکر کرتا رہا، صبح [illegible] اس کے دل میں اللہ تعالیٰ نے یہ بات ڈالی کہ [illegible] اس نے [illegible] اس بات کا تذکرہ کیا اور انہیں [illegible] قسم [illegible] سب بچوں کا مرنا مجھے اس کے ایک پتھر گرنے [illegible] زیادہ آسان [illegible] مسلمانوں کی بھلائی ہے تو کوئی حرج نہیں۔ پھر اس نے کاریگروں کو بلا کر دشمنوں کے اس تک پہنچنے سے پہلے ہی اس کو تباہ کرنے کا حکم [illegible] اس کو تباہ و برباد کر دیا گیا [illegible] لوگ [illegible] یہاں آ گئے [illegible] جمادی الثانیہ سے شعبان تک [illegible]

فرنگی بادشاہ سے گفتگو …… رمضان المبارک کی ۳ تاریخ کو سلطان روانہ ہو گیا اور جاتے ہوئے [illegible] قلعہ بھی تباہ [illegible] اور جلد ہی بیت المقدس واپس آ گیا۔ اس کے بعد فرنگی بادشاہ نے سلطان سے کہا کہ دونوں طرف آدمی مر رہے ہیں، ہم صرف صلیب اعظم، ساحلی علاقے اور بیت المقدس کے طلبگار ہیں، ہماری جنگ ختم ہو جائے گی۔ سلطان نے صاف اور کھرا جواب دیا فرنگی القدس کی طرف بڑھے سلطان بھی روانہ

ہوا۔ ذوالقعدہ میں سلطان اور بھائی ملک عادل قدس میں آکر شہر کو مضبوط کیا اور خندقوں کو گہرا کروایا خود سلطان نے اور اس کے بیٹوں نے بھی کام کیا۔

یہ قیامت کا وقت تھا شہر کے باہر فرنگیوں سے لڑائی شروع ہو چکی تھی۔ جس میں لوگ روز افزوں قتل و قید ہو رہے تھے یہ سال تو اسی طرح گذر گیا۔

[illegible] … عماد الکاتب نے لکھا ہے کہ محی الدین محمد بن الزکی کو دمشق کا قاضی بنایا گیا اس کے علاوہ اس سال قلعہ کے امیر [illegible] بن خلیفہ [illegible] بن محمد بن علی [illegible] نے [illegible] کے [illegible] سے [illegible] پھر اس کے [illegible] جب سلطان کو [illegible] اس واقعہ کی خبر ملی تو اس نے قلعہ کے امیر کو معزول کر دیا اور ان کے بھائی [illegible] کو امیر بنا دیا اس نے [illegible] پر موجود [illegible] ۵۸۸ھ میں وفات پائی۔

اس سال وفات پانے والے مشاہیر

ملک مظفر: تقی الدین عمر بن شہنشاہ بن ایوب اپنے چچا سلطان صلاح الدین کو بہت عزیز تھا صلاح الدین نے اس کو مصر وغیرہ کا نائب بھی بنایا، پھر حماۃ اور اردگرد کے جزیرہ کے بہت سے شہر تھے اس کے حوالے کر دیئے یہ اپنے چچا کے ساتھ عکا میں موجود تھا، پھر سلطان نے اجازت دی کہ جزیرہ اور اس کے پاس کے علاقوں کی نگرانی کرے۔ جب وہاں روانہ ہوا تو وہیں کا ہو گیا اور پڑوس کے علاقوں پر بھی ہاتھ ڈالنے لگا اور جنگیں کرنے لگا، اسی سال میں اس کی موت واقع ہوئی جبکہ سلطان اس کی اس حرکت کی وجہ سے اس سے ناراض تھا حماۃ میں اس کی تدفین ہوئی وہاں اس کا ایک بڑا مدرسہ تھا اسی طرح دمشق میں بھی تھا اس نے بہت سی جائیدادیں اس پر وقف کیں۔

اس کے بعد اس کا بیٹا المنصور ناصر الدین محمد اس کے علاقوں کا بادشاہ بنا۔ بڑی کوششوں اور وعدوں کے بعد سلطان صلاح الدین بھی اس پر راضی ہو گیا اگر ملک عادل نے اس کی سفارش نہ کی ہوتی تو سلطان اس کو باپ کی جگہ ہرگز برقرار نہ رکھتا۔ بہرحال ملک مظفر کی وفات اس سال ماہ رمضان المبارک میں ہوئی بہت بہادر اور دلیر آدمی تھا۔

امیر حسام الدین محمد بن عمر بن لاشین: … اس کی ماں سلطان کی بہن الست شام بنت ایوب تھی جس نے دمشق میں شامیتین کو وقف کیا تھا۔ اس کی وفات ۱۹ رمضان بروز جمعہ ہوئی ایک ہی دن میں بھتیجے اور بھانجے کی موت کا سلطان کو بہت غم ہوا۔ اور ان دونوں نے اس کی بڑی مدد کی تھی۔ آپ کو حسامیہ قبرستان میں دفن کیا گیا اور اسے آپ کی والدہ نے شامیہ برانیہ میں تعمیر کیا۔

امیر علم الدین سلیمان بن جندر الحلبی: … آپ حکومت حلبیہ کے بڑوں میں سے تھے اور سلطان جہاں بھی جاتے وہاں ان کی خدمت میں حاضر رہتے تھے۔ آپ ہی نے سلطان کو عسقلان گرا دینے کا مشورہ دیا تھا۔ آپ جب قدس میں بیمار ہو گئے تو آپ نے دمشق میں علاج کی فرمائش کی تو سلطان نے آپ کی بات مان لی تو آپ جلدی سے یہاں پہنچے [illegible] آپ کا انتقال ہو گیا۔

بلکش بن القافی: … اس سال رجب میں امیر عز الدین نائب دمشق بلکش بن القافی کا انتقال ہوا اور حکومت سے پہلے آپ سلطان کے حاجبوں میں سے تھے پھر آپ کو دمشق کا نائب مقرر کیا گیا تھا آپ کا انتقال اسی سال ہوا تھا۔

ماہر طبیب اسعد بن المطران: … اور ربیع الاول میں ماہر طبیب اسعد بن المطران کی وفات ہوئی۔ آپ اسلام قبول کر چکے تھے۔ اور عوام و خواص نے آپ کے علاج کی تعریف کی۔

نجم الدین خبوشانی: آپ سلطان صلاح الدین کے کہنے پر جامع [illegible] قیام پذیر تھے۔ [illegible] خراسان پہنچی [illegible] وقف کر دیں۔ [illegible] نگہداشت کو آپ نے خود لے لیا۔ سلطان آپ کا احترام کرتے تھے۔ [illegible] آپ کے مذہب کے [illegible] کی آپ کی تصنیف شرح الوسیط کا ذکر کیا ہے جب نجم خبوشانی کا انتقال ہوا اور ایک جماعت نے پڑھنے کا مطالبہ کیا تو ملک عادل نے اپنے بھائی کے [illegible] انہیں [illegible] پڑھانے کی اجازت مل گئی۔ پھر سلطان کی وفات کے بعد [illegible] سے نکال [illegible] سلطان کے بیٹوں کا ہاتھ [illegible] کے بعد فقہاء اور مدرسین ان کی طرف [illegible] ہے۔

واقعات ۵۸۸ھ

اس سال کی ابتداء ہوئی تو سلطان صلاح الدین جو [illegible] تھے۔ انہوں نے فصیل کو اپنے بیٹوں اور امراء میں تقسیم کر دیا۔ اور خود بھی اس میں کام کیا۔ اور [illegible] کے آگے پیچھے [illegible] کے درمیان پتھر اٹھاتے [illegible] کی طرح کام کرتے [illegible] اور قاضی [illegible] بھی کام کرتے تھے اور فوج اللہ تعالیٰ کی اطاعت [illegible] انہوں نے شہر چاروں طرف سے گھیرا ہوا تھا [illegible] کی طرف [illegible] تھے اور انہوں نے قدس کا محاصرہ کرنے کے لیے پورا عزم کیا ہوا تھا۔ [illegible] اسلام کے خلاف [illegible] سب کا اتفاق تھا [illegible] مغلوب ہو جاتے [illegible] حسام الدین [illegible] جب عکا پر قبضہ [illegible] یہاں کے نائب تھے۔ انہوں نے [illegible] اور [illegible] اس کا انتقال ہوا۔

المرکیس کا قتل: [illegible] صور کا بادشاہ مرکیس قتل کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس پر لعنت فرمائے۔ فرنگی بادشاہ نے اس [illegible] تھا۔ ان دونوں قاتلوں نے عیسائیت کا اظہار کیا [illegible] اختیار کی [illegible] انہوں نے [illegible] قتل کر دیا۔ بعد ازاں فرنگی بادشاہ نے اپنے بھتیجے [illegible] کو اپنا نائب بنا دیا [illegible] کی طرف سے بھی نائب [illegible] دونوں اس کے [illegible] اس نے [illegible] کے درمیان شدید عداوت اور دشمنی کی جگہ [illegible] صلاح الدین ان دونوں [illegible] آسان تھا۔

الداروم پر قبضہ: جمادی الاولیٰ [illegible] فرنگی [illegible] الداروم پر قابض ہو گئے اور اس کو منہدم کر دیا [illegible] قتل کر دیا [illegible] بچوں کو گرفتار کر لیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ [illegible] کی طرف بڑھے۔ سلطان ایک لشکر کے ساتھ [illegible] جنگ شروع ہوئی [illegible] کی طرف واپس آ گیا۔ [illegible] اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "اور اللہ تعالیٰ نے کافروں کو ان کے غصے سمیت واپس لوٹا دیا [illegible] اللہ تعالیٰ قوی اور زبردست ہے۔" (سورۃ الاحزاب: ۲۵)

مسلمانوں کی پریشانی: پھر انگریزوں کے بادشاہ [illegible] فرنگیوں [illegible] اسلامی لشکر کے خلاف کامیابی ہوئی [illegible] حملہ کرنے کے [illegible] بہت سے اونٹ، گھوڑے اور [illegible] غنیمت [illegible] کی تعداد [illegible] فرنگی قوت میں اضافے کا باعث بنے۔ چنانچہ [illegible] گھوڑوں [illegible] مسلمانوں [illegible] کے [illegible] کاموں میں [illegible] قلعہ القدس [illegible] کے بعد [illegible] فرنگی بادشاہوں سے [illegible] سلطان نے [illegible] نصب کر دیا اور [illegible]

ہے اور [illegible] پانی [illegible] ضائع کر دیں۔

صلاح و مشورہ جمادی الثانی کی ۱۹ تاریخ بروز جمعرات عصر کے وقت سلطان نے اپنے امرا ابو الہیجا السمین اور المشطوب اور الاسدیہ کو طلب کیا اور ان کی [illegible] میں مشورہ کرنے لگا جو جنگ کی صورت میں ہو۔ قاضی بہاء الدین نے یہ مشورہ دیا کہ صخرہ کے پاس آپس میں [illegible] کہ دشمن سے لڑتے ہوئے مر جائیں گے اور پیچھے نہیں ہٹیں گے تب جو لوگ موجود تھے سب نے اس بات کو تسلیم کیا لیکن سلطان سر جھکائے کچھ سوچتا رہا۔ سب لوگ خاموش بیٹھے ان کے سروں پر جیسے پرندے بیٹھے ہوں۔ پھر سلطان بولا:

سلطان کا خطاب … تمام تعریفیں صرف اللہ کے لئے ہیں اور درود و سلام ہو جناب نبی کریم ﷺ پر۔ یاد رکھو! آج تم لوگ اسلام کے سپاہی ہو مسلمانوں کی جان مال، عزت آبرو کی حفاظت تمہاری ذمہ داری ہے۔ اللہ تعالیٰ بروز قیامت ان کے بارے میں تم سے پوچھ گچھ کرے گا۔ مسلمانوں میں تمہارے علاوہ اور کوئی نہیں جو اس شہر اور اہل شہر کی حفاظت کرے۔ اگر تم ہی پیٹھ پھیر کر پیچھے ہٹ گئے تو کافر اتنا بڑھ جائیں گے کہ ان سب شہروں پر قبضہ کر لیں گے لوگوں کو قتل کریں گے، مال و دولت، مسلمان عورتوں اور بچوں پر قبضہ کر لیں گے اور مسجدوں میں صلیب کی پوجا کی جانے لگے گی، نماز اور قرآن کریم کو دور کر دیا جائے گا۔ ان سب چیزوں کی حفاظت تمہاری ذمہ داری ہے تم ہی مسلمانوں کے بیت المال سے کھاتے ہو تم ان کے دشمنوں کو بھگاؤ اور ان کے شہروں کی مدد کرو، ان سب ملکوں کے مسلمان تمہارے ساتھ ہیں۔ والسلام۔

حاضرین کی دعوت سیف الدین المشطوب نے کہا: ''اے سلطان! ہم آپ کے غلام ہیں آپ نے ہمیں بڑائی اور عظمت عطا کی۔ ہم اپنی گردنیں صرف آپ کے سامنے ہیں خدا کی قسم جب تک ہم زندہ ہیں آپ کی مدد کرتے رہیں گے۔'' باقی حاضرین نے بھی یہی جواب دیا جسے سلطان خوش ہو گیا اور ان کی زبردست مہمان نوازی کی۔ عشاء کے بعد وہاں ایک سردار نے کہا کہ خطرہ ہے کہ کہیں ہمارے ساتھ بھی وہی سلوک نہ ہو جو اہل عکا کے ساتھ ہوا ہے، دشمن ایک ایک کر کے تمام شہروں پر قبضہ کر لیں گے۔ یہی چاہئے کہ ہم شہر سے باہر نکل کر جنگ کریں۔ اگر ہم ان کو شکست دینے میں کامیاب ہو گئے تو بقیہ شہروں پر بھی قبضہ کر لیں گے بصورت دیگر تو ہم [illegible] گی تو وہ بیت المقدس پر بھی قابض ہو جائیں ہم طویل عرصے تک بیت المقدس کے علاوہ باقی اسلامی علاقوں کی حفاظت کر سکیں گے۔

سلطان سے درخواست اس کے بعد انہوں نے سلطان کے پاس پیغام بھیجا کہ اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ ہم القدس میں ٹھہریں تو محاصرے میں رہیں تو آپ کے خاندان کے کسی فرد کو بھی ہمارے ساتھ رہنا ہوگا تاکہ فوج ایک جگہ متحد رہے کیونکہ کرد ترکوں کی ماتحتی قبول نہ کریں گے اور ترک کردوں کی ماتحتی قبول نہ کریں گے۔ سلطان کو اس بات کا علم ہوا تو سلطان کو بہت افسوس ہوا اور سلطان رات بھر سوچتا رہا۔ پھر معاملہ صاف ہو گیا اور [illegible] ان سے طے پایا کہ بعلبک کا گورنر ملک امجد القدس کے [illegible] آپ کے [illegible] ان کے پاس رہے گا

یہ چونکہ جمعہ کا دن تھا اس لئے جب مؤذن نے جمعہ کے لئے اذان دی تو اس نے دونوں اذانوں کے درمیان دو رکعت نماز پڑھی اور اللہ تعالیٰ کے حضور خوب گڑگڑایا اور اس بڑی مصیبت سے چھٹکارے کی دعا کی۔

اگلے دن شہر کے اندر موجود لوگوں نے خبر دی کہ فرنگیوں کے بیچ اختلافات پیدا ہو گئے ہیں فرانسیسی بادشاہ کہتا ہے کہ ہم دور دراز سے آئے ہیں اور بیت المقدس کو مسلمانوں کے ہاتھوں سے چھڑانے کے لئے بے حد و حساب مال و دولت خرچ کر چکے ہیں اور اب تو گویا بیت المقدس مسلمانوں کے ہاتھوں سے نکل ہی چکا ہے۔

فرنگیوں کا مشورہ … جبکہ انگریز بادشاہ کہتا ہے کہ اس شہر کا محاصرہ بہت مشکل ہو گیا ہے کیونکہ یہاں پانی ختم ہو چکا ہے اور دور دراز سے ہمارے پاس پانی نہیں آ سکتا۔ اسی سے محاصرے کا عرصہ ختم ہو جائے گا [illegible] تباہ ہو جائے گی۔ آخر یہ طے ہوا کہ یہ لوگ آپس میں تین سو افراد کا منصف مانیں اور پھر ان میں سے بارہ افراد ان کے منصف ہیں۔ پھر ان بارہ میں سے تین افراد کا انتخاب ہوا اور وہ رات بھر سوچ بچار کرتے رہے آخر

صبح انہوں نے یہاں سے کوچ کرنے کا حکم دیا، کوئی ان کی مخالفت نہ کر سکا اور بادل نخواستہ واپس روانہ ہو گئے، چلتے چلتے رملہ پہنچے سفر کی تھکن اور پیاس بھی ان پر غالب آ چکے تھے۔

فرنگیوں کا تعاقب ...... ۲۱ جمادی الثانیہ کی صبح سلطان اپنا لشکر لے کر القدس سے باہر گیا اور فرنگیوں کا تعاقب شروع کر دیا کہ کہیں وہ مصر کی طرف نہ چلے جائیں کیونکہ ان کے پاس افرادی اور مالی قوت بہت زیادہ تھی، انگریز بادشاہ اس پر مصر تھا، بہرحال اللہ تعالیٰ نے ان کو ناکام کر دیا۔

صلح کی گفتگو ...... فرنگی بادشاہ نے سلطان کے پاس امن کے لئے نمائندے بھیجے اور یہ طے کرنا چاہا کہ تین سال تک ان کے درمیان جنگ نہ ہو، عسقلان فرنگیوں کے حوالے کیا جائے اور بیت المقدس کا سب سے بڑا چرچ قمامہ فرنگیوں کے حوالے کر دیا جائے تاکہ عیسائی کسی قسم کے ٹیکس یا ٹکٹ کی ادائیگی کے بغیر اس کی زیارت کے لئے آ سکیں، قمامہ کی بات تو سلطان نے تسلیم کر لی لیکن عسقلان دینے سے انکار کر دیا اور قمامہ کی زیارت کے لئے کچھ ٹیکس بھی لگا دیا۔ لیکن فرنگی بھی نہ مانے اور انہوں نے کہا کہ جب تک عسقلان کی فصیل تعمیر کر کے ہمارے حوالے نہ کیا گیا، ہم اس معاہدے کو تسلیم نہ کریں گے، لیکن سلطان ڈٹا رہا اور یافا کی طرف روانہ ہو گیا اور شدید محاصرے کے بعد یافا کو فتح کر لیا، فرنگیوں نے تمام اہل یافا کے لئے امان طلب کی لیکن اتنے میں بحری راستے سے فرنگیوں کو مدد آ پہنچی اور وہ مضبوط ہو گئے چنانچہ انہوں نے نافرمانی پر کمر باندھی اور دوبارہ حملہ کر کے شہر پر قابض ہو گئے، وہاں پیچھے رہ جانے والے مسلمانوں کو بدعہدی کر کے قتل کر دیا۔ سلطان فوج کو بچانے کے لئے محاصرے کی جگہ سے پیچھے ہٹ گیا، فرنگی بادشاہ سلطان کے حملے کی تیزی اور شدت پر سخت حیران تھا کہ جو شہر سلطان نے صرف دو دن میں فتح کیا تھا وہ کوئی اور دو سال میں بھی فتح نہ کر سکتا تھا، لیکن میں یہ نہیں سمجھتا کہ وہ اپنی خودداری اور ذہانت کے باوجود صرف میرے آنے سے پیچھے ہٹا ہو حالانکہ ہم لوگ سمندر سے خالی ہاتھ ہی باہر نکلے ہیں۔

دوبارہ گفتگو ...... فرنگی بادشاہ نے دوبارہ صلح کی گفتگو شروع کرنا چاہی تاکہ عسقلان اسے مل سکے لیکن سلطان انکار کرتا رہا۔ اسی دوران سلطان نے رات کے وقت ان پر حملہ کر دیا، اس وقت وہ صرف ۱۷ آدمی تھے اور اس کے علاوہ کچھ پیادے بھی ان کے اردگرد موجود تھے، چنانچہ وہ اپنی فوج لے کر حملہ آور ہوا اور شدید محاصرہ کرنا چاہا لیکن لشکر نے ساتھ نہ دیا، سلطان ان کو ابھارتا رہا لیکن وہ ایسے انکار کرتے رہے جیسے کوئی مریض دوا پینے سے انکار کر دیتا ہے۔

فرنگیوں کی للکار ...... دوسری طرف فرنگی بادشاہ نے اپنی صفیں درست کر کے اسلامی میمنے اور میسرے کو للکارا لیکن نہ ہی کسی مسلمان سپاہی نے حرکت کی نہ ہی اس کی للکار کا جواب دیا، یہ صورتحال دیکھ کر سلطان نہایت غمزدہ حالت میں واپس پلٹا، اسے اس بات کا شدید غم تھا کہ کسی نے اس کی بات نہ مانی تھی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اگر اس میں طاقت ہوتی تو وہ کسی ایک کو بھی بیت المال سے ایک پیسہ بھی نہ لینے دیتا۔

شاہ فرنگ کی بیماری ...... ادھر فرنگی بادشاہ سخت بیمار ہو گیا، اس نے سلطان سے درخواست کی کہ وہ برف اور پھل بھیجے، سلطان نے سخاوت کا مظاہرہ کرتے ہوئے پھل اور برف اسے بھجوا دیے، کچھ ہی عرصے بعد وہ لعنتی صحت یاب ہو گیا۔ صحت مند ہوتے ہی دوبارہ اس کے نمائندے عسقلان کا مطالبہ کرنے سلطان کے پاس آنے لگے، اس بار سلطان نے ان کا مطالبہ تسلیم کر لیا چنانچہ رمضان المبارک کی ۲۲ تاریخ کو دونوں بادشاہوں کے درمیان صلح نامہ تحریر کیا گیا، ان کے تمام امراء اور سرداروں نے پکے وعدے کئے، جبکہ مسلمان امراء اور سرداروں نے حلف اٹھائے اور اپنی اپنی تحریر لکھی، سلطان نے سلاطین کے دستور کے مطابق صرف بات کرنے پر اکتفا کیا، دونوں گروپ بہت خوش تھے چنانچہ ساڑھے تین سال تک جنگ نہ کرنے کا معاہدہ ہوا اس کے علاوہ یہ کہ جو ساحلی علاقے ان کے پاس ہیں وہ بدستور ان پر قابض رہیں گے، جبکہ مسلمان ان کے مقابلے میں جبل کے علاقوں پر قابض رہیں گے، ان کے درمیان معاملات انصاف پر مبنی ہوں گے۔ اس کے بعد سلطان نے سو نقب زن عسقلان کی فصیل کو خراب کرنے اور وہاں موجود فرنگیوں کو نکالنے کے لئے بھیجے۔

بادشاہ قدس واپس آ گیا۔ اور اس کے حالات اور معاملات کو ترتیب دی اور مضبوط کیا۔ اور مدرسہ کے وقف میں ایک بازار دوکانوں سمیت اور ایک زمین باغات سمیت مزید دے دی اس سال اس نے حج کرنے کا ارادہ کیا۔ اس نے حجاز یمن مصر اور شام کی طرف لکھا کہ وہ اس بات کو معلوم کریں اور اس کے لئے تیار ہیں۔ اور قاضی فاضل نے اسے اس ارادے حج سے روکنے کا خط لکھا۔ کہ انگریز شہروں پر قبضہ کر لیں گے اور وہاں بہت ظلم کریں گے لوگوں اور حج میں خرابیاں پیدا کریں گے۔ ان کی خیر خواہی کم ہو جائے گی۔ اور اس سال مسلمانوں کے حالات کی حفاظت کرنا آپ کے لئے بہتر ہے۔ اور دشمن ابھی تک شام میں خیمے لگائے ہوئے ہیں اور آپ کو پتہ ہے کہ وہ طاقت اور اکثریت حاصل کرنے کے لئے صلح کرتے ہیں اور پھر فریب اور خیانت کرتے ہیں چنانچہ سلطان نے اس کی بات غور سے سنی اور اس کی خیر خواہی کا شکریہ ادا کیا حج کا ارادہ ترک کر کے دوسرے ممالک کو بھی لکھ دیا۔ اور وہ پورے رمضان میں قدس شریف میں رہا اور روزے رکھتا اور نماز پڑھتا اور قرآن پڑھتا رہا۔ اور جب کوئی انگریز سردار اس سے ملاقات کرنے کے لئے آتا تو وہ اس کا دل جیتنے کے لئے اس کی بہت عزت کرتا۔ ان کا ہر بادشاہ بھیس بدل کر قمامہ کو دیکھنے آتا اور وہ بادشاہ کے پاس اس وقت آتا جب عوام حاضر ہوتی تا کہ وہ اسے دیکھ نہ سکے اور بادشاہ اس کو بالکل نہ جانتا۔ اس لئے وہ ان کا اکرام کرتا اور حسن سلوک کرتا۔ اور اپنے خوبصورت اخلاق دکھاتا۔

۵ شعبان کو بادشاہ فوج کے ساتھ قدس سے دمشق کی طرف روانہ ہوا اور اس نے قدس پر عز الدین جوردیک کو نائب اور بہاء الدین بن یوسف بن رافع بن تمیم الشافعی کو قاضی مقرر کیا اور وادی الجیب سے گزرا اور الفادیہ کے تالاب پر رات گذار کر صبح نابلس چلا گیا اور وہاں کے حالات دیکھنے کے بعد وہاں سے چل پڑا۔ اور وہ قلعوں اور شہروں کے پاس سے گذرا اور اس کے حالات پر غور کیا اور ان کے ظلم کو ہٹانے لگا اور راستے میں انطاکیہ کا حکمران تمنہ اس کے پاس آیا تو اس نے اس سے بہت حسن سلوک کیا۔ اور بہت انعام و اکرام کیا۔ اس وقت عماد کاتب بھی اس کے ساتھ تھا۔

اس نے اس کو ایک ایک منزل کی اطلاع دی اور اس کو یہ بھی کہا کہ اس نے پیر کے دن عین الجر کو عبور کیا اور بیروت لی۔ جرا کا کو تنگ کیا تو تنگی دور ہو گئی وہاں دمشق کے مشہور معروف لوگ اس کے پاس آئے اور منگل کو وہ العراد و گیا۔ اور وہاں بھی تحائف ملے اور ملنے والے آ گئے۔ اور ۲۶ شوال بدھ کے دن صبح دمشق میں سواری کے ساتھ داخل ہوا بادشاہ چار سال کے بعد جب دمشق واپس آیا تو دمشق نے اپنا سب کچھ باہر نکال دیا۔ اپنی عورتوں بچوں اور مردوں کو بھی نکالا۔ یہ خوشی کا دن تھا۔ اور شہر کے رہنے والوں کی بڑی تعداد باہر آ گئی۔ سلطان کے سب بیٹے اکٹھے ہوئے اور باقی ملکوں کے بادشاہوں کے نمائندے بھی اس کے پاس آئے۔ اور اس نے بقیہ سال شکار کرنے اور عدل کے جگہ میں حاضر ہونے اور حسن سلوک کرتے ہوئے قیام کیا اور جب عید الاضحی آئی تو ایک شاعر نے آپ کی شان میں ایک قصیدہ کہا وہ کہتا ہے۔

اس کے باپ کی قسم اگر اس کی آنکھ محبت نہ کرتی تو میں محبت کے بارے میں شعر نہ کہتا میں ملک ناصر کی تعریف میں سوچ رہا تھا یہ ایسا بادشاہ ہے جس نے ملکوں کو انصاف سے یوں بھر دیا ہے جس طرح اس نے عوام کے ساتھ بہت کھلی نیکی کی ہو۔ وہ عید کو جو روزے رکھنے اور افطار کرتے ہوئے حلال کرتا ہے اور سختی اور نرمی میں ہمارے اللہ سے ملاقات کرتا ہے اور اللہ کی اطاعت کا حکم دیتا ہے خواہ وہ مصر کا بادشاہ بن جائے تو جو دین اور دنیا میں [illegible] نے بادشاہوں میں فخر حاصل کیا تو اصل اور فرع کی دو بزرگیوں کا جمع کرنے والا ہے اور تو دنیا اور آخرت کا مالک ہے۔

اس سال ہونے والے واقعات میں ایک عظیم جنگ وہ بھی ہے جو غزنی کے بادشاہ شہاب الدین جو غزنی کا سبکتگین سلسلے کا بادشاہ تھا کے اور ہندوستان کے مشہور [illegible] کے درمیان ہوئی۔ شہاب الدین کو ۵۸۳ھ میں ہندوؤں کے ہاتھوں شکست ہو چکی تھی چنانچہ اس بار اللہ تعالیٰ نے ہندوؤں کو شکست دی اور شہاب الدین کو کامیابی سے ہمکنار کیا اور ان کے بے شمار لوگوں کو قتل کیا اور بہت سے قید کر لئے۔ ان قیدیوں میں ان کا سب سے بڑا بادشاہ اور [illegible] بھی شامل تھے جن میں وہ ہاتھی بھی تھا جس کو اس نے زخمی کیا تھا۔ پھر اس حاکم کو جو اس کے سامنے لایا گیا تو اس نے اس کی خوب بے عزتی کی اور [illegible] قلعے پر بھی قبضہ کر لیا جو کچھ اس قلعے میں مال تھا اور اسے ہر چھوٹی بڑی چیز کے بارے میں خبر دی۔ اس کے بعد اس حاکم کو قتل کر دیا پھر وہ کامیابی کے ساتھ فتح و نصرت سے غزنی واپس آ گیا۔

اور اسے بغداد کے امیر حج طاشتکین پر الزام لگایا کہ یہ صلاح الدین ایوبی سے خط و کتابت کر رہا ہے اور اس کے اور بغداد کے مابین کوئی رکاوٹ نہیں [illegible] تھا مگر طاشتکین کی کوتاہی ہوئی اور وہ ان کا مطلب ہوا اور گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا گیا۔

اس سال وفات پانے والے مشہور لوگ

قاضی شمس الدین محمد بن موسیٰ: ..... یہ ابن الفراش کے نام سے مشہور تھے جس وقت دمشق میں افواج کے قاضی تھے تو بادشاہ انہیں اپنا نمائندہ بنا کر آس پاس کے حکام کے پاس بھیجا کرتا تھا ان کی حلب میں وفات ہوئی۔

سیف الدین علی بن احمد مشطوب: ..... یہ اسد الدین شیرکوہ کا ساتھی تھا ان کے ساتھ تین جنگوں میں شریک ہوا اور پھر صلاح الدین کے بڑے امراء میں سے ہو گیا۔ جس وقت انگریزوں نے عکا پر قبضہ کیا تو یہ بھی گرفتار کر لئے گئے۔ اور پچاس ہزار دینار فدیہ دے کر آزاد ہو گیا۔ صلاح الدین کے پاس قدس پہنچا تو صرف صلاح الدین نے اس کو اس رقم کا بڑا حصہ دیا بلکہ نابلس کا گورنر بھی بنا دیا اس کا ۲۳ شوال بروز جمعرات انتقال ہوا اور گھر ہی میں دفن کیا گیا۔

عز الدین قلیج ارسلان بن مسعود: ..... یہ قلیج ارسلان کا بیٹا ہے اس نے اپنی زندگی میں کہ اس کی ساری اولاد بچھا رہے اپنے سب علاقے اپنے بیٹوں میں بانٹ دیئے مگر انہوں نے اس کی نافرمانی کی اپنی عزت خوب کرائی اور اس کی بے عزتی کی۔ یہ اسی حال میں رہا اور اسی سال انتقال کر گیا۔

شاعر ابو المرہف نصر بن منصور النمیری: ..... اس کا انتقال اسی سال ربیع الآخر میں ہوا آپ علم حدیث سے وابستہ تھے، چودہ سال کی عمر میں چیچک کی وجہ سے ان کی نظر کمزور ہو گئی علاج کے لئے عراق گئے مگر طبیبوں نے بے بس کر دیا لہٰذا قرآن کے حفظ کرنے اور صالحین کی مجلس کو اختیار کر لیا اور مذہب ہونے کی وجہ سے ان کا مسلک پوچھا جانے لگے۔

أحب عليا والبتول وولدها
ولا أجحد الشيخين فضل التقدم
وأبرأ ممن نال عثمان بالأذى
كما أتبرأ من ولاء ابن ملجم
ويعجبني أهل الحديث لصدقهم
فلست إلى قوم سواهم بمنتمي

ترجمہ: حضرت علی (بتول فاطمہ رضی اللہ عنہا) بتول اور ان کے بچوں سے محبت کرتا ہوں شیخین کے تقدم کی فضیلت کا منکر نہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اذیت پہنچانے والوں سے بری ہوں جیسا کہ میں ابن ملجم سے بری ہوں، مجھے حدیث سے اشتغال رکھنے والے اپنی سچائی کی وجہ سے حیرت میں ڈال دیتے ہیں میں ان کے سوا کسی کی طرف خود کو منسوب نہیں کرتا۔

ان کا انتقال بغداد میں ہوا اور باب حرب کے مقبرۃ الشہداء میں انہیں دفن کیا گیا۔

ختم شد

حصہ دوازدہم تاریخ ابن کثیر

سیرت اور سوانح پر دارالاشاعت کراچی کی مطبوعہ مستند کتب

سیرت طیبہ [illegible]	[illegible]	[illegible]
سیرت النبی [illegible]	[illegible]	علامہ شبلی نعمانی و سید سلیمان ندوی
رحمۃ للعالمین [illegible]	[illegible]	قاضی محمد سلیمان منصور پوری
[illegible] اور انسانی حقوق	[illegible]	[illegible]
رسول اکرم کی سیاسی زندگی	[illegible]	[illegible]
شمائل ترمذی	[illegible]	[illegible]
عہد نبوت کی برگزیدہ خواتین	[illegible]	[illegible]
دور تابعین کی نامور خواتین	[illegible]	۔ ۔ ۔ ۔ ۔
جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین	[illegible]	۔ ۔ ۔ ۔ ۔
ازواج مطہرات	[illegible]	[illegible]
ازواج الانبیاء	[illegible]	[illegible]
ازواج صحابہ کرام	[illegible]	[illegible]
اسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم	[illegible]	[illegible]
اسوۂ صحابہ ۲ جلد [illegible]	[illegible]	[illegible]
اسوۂ صحابیات مع سیر الصحابیات	[illegible]	۔ ۔ ۔ ۔
حیاۃ الصحابہ ۳ جلد [illegible]	[illegible]	[illegible]
طب نبوی [illegible]	[illegible]	امام ابن قیم
الفاروق	[illegible]	علامہ شبلی نعمانی
حضرت عثمان ذوالنورین	[illegible]	[illegible]

اسلامی تاریخ پر چند جدید کتب

طبقات ابن سعد	[illegible]	[illegible]
تاریخ ابن خلدون	مقدمہ	علامہ عبدالرحمن ابن خلدون
تاریخ ابن کثیر	اردو ترجمہ البدایۃ والنہایۃ	[illegible]
تاریخ اسلام		[illegible]
تاریخ ملت	[illegible]	[illegible]
تاریخ طبری	اردو ترجمہ تاریخ الامم والملوک	[illegible]
سیر الصحابہ	[illegible]	[illegible]

دارالاشاعت ✻ اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان [illegible]
مستند اسلامی و علمی کتب کا مرکز